

شمس اللطیف الکی علمی و فنی کاوش کا عظیم تاریخی مرجع



مخزن حکمت

اول

گھر کا ڈاکٹر و حکیم

شمس اللطیف، ڈاکٹر و حکیم غلام حبیبانی خان صاحب

اعجاز پبلشنگ ہاؤس،
نئی دہلی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا وَأَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً
کہاؤں کے جہاں میں نہیں کوئی ایسا
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا

مخزن حکمت

گھڑ کا ڈاکٹر و حکیم

جلد اول

مُصَنِّفُهُ وَمَوْلَاهُ

شمسُ الْأَطْبَاءِ ڈاکٹر و حکیم غلام جیلانی خان صاحب

سابق میڈیکل آفیسر سفارتخانہ برطانیہ و ایران

ورکن مجلس حفظِ صحت

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۰۶۰ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

جُمْلَہ حقوق محفوظ ہیں

جی

۱۹۹۶ء

بار اول:

مخزنِ حکمت کامل

نام کتاب:

ڈاکٹر و حکیم غلام جیلانی خالص صاحب

مؤلف:

۴۰۰
چھ سو

تعداد:

ایس۔ ایچ آفسیٹ پریس، نئی دہلی ۲

مطبع:

۴۰۰

چھ سو روپے

قیمت:

ناشر

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۰۶ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

فون: ۳۲۵۳۲۶۸

جلد اول

اس میں یہ دو حصے ہیں یعنی حصہ اول و حصہ دوم

حصہ اول

باب تشریح و منافع الاعضاء بالتصویر اس باب میں بھی کچھ ترمیمات و اضافات کئے گئے ہیں :

باب حفظان صحت۔ اس میں بہت سے اضافات کئے گئے ہیں :

باب تیمارداری۔ اس میں بھی بہت سے ضروری اور مفید اضافات کئے گئے ہیں :

اور آخر میں ضمیمہ نسخہ جات انگریزی و فہرست مضامین :

جلد دوم

اس میں یہ دو حصے ہیں یعنی حصہ سوم و حصہ چہارم

حصہ سوم

باب۔ امراض خوں و امراض عامہ : باب امراض دماغ و جنجاع

باب امراض چشم (آنکھ) : باب۔ امراض گوش (کان)

باب۔ امراض بینی (ناک) : باب امراض حنجرہ دریہ

باب۔ امراض قلب (دل) : باب امراض دہن (بان و حلق

باب۔ امراض معدہ و امعاء :

باب۔ امراض جگر و طحال : باب۔ امراض گردہ و مثانہ

باب۔ امراض جلد و ناخن

باب امراض مخصوصہ مردان :

باب۔ امراض مخصوصہ زنان :

باب۔ امراض حمل و حاملہ : باب۔ امراض ولادت و زچہ

باب امراض اطفال : باب امراض متعلقہ جراحی :

اتفاقی حادثات اور ان کا فوری علاج :

مخروج کو پہلی امداد ضروری :

باب۔ سمیات و تریاقات :

اور آخر میں ضمیمہ نسخہ جات انگریزی و فہرست مضامین :

تقریظ از جناب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب
بانی و سرکاری طبیہ کالج دہلی و رئیس اعظم - دہلی

میں نے محزون حکمت کو متفرق طور پر دیکھا ہے۔ اس کتاب میں ہر ایک مرض کے اردو عربی اور انگریزی نام بڑی محنت سے جمع کئے گئے ہیں۔ امراض کی تطبیق ایک بڑا مشکل کام ہے اور وہ شخص جو علم طب سے بہرہ رکھتا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ صحیح تطبیق کو ایک مشکل کام ہے لیکن لائق مصنف نے اس خدمت کو بڑی خوبی سے انجام دیا ہے۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ حصہ اول میں جسے کلیات طب سمجھنا چاہئے تشریح و افعال الاعضاء حفظ صحت اور تیمارداری بالترتیب تین بابوں میں مذکور ہیں۔ باب تشریح کو بہت سی تصاویر سے مزین کیا گیا ہے جن سے مسائل تشریح عام فہم ہو گئے ہیں۔ ابواب حفظ صحت و تیمارداری میں بھی چند مفید بحثیں ہیں جن کا پڑھنا عام طور پر فائدہ سے خالی نہیں ہو سکتا۔ حصہ دوم میں جو عملیات طب میں ہے تمام امراض کا بالترتیب بیان ہے۔ اس حصہ میں متعدی امراض کا جو ایک علیحدہ باب دیا گیا ہے وہ علم الجراثیم کی جدید تحقیقات کا نتیجہ ہے اور خاص طور پر قابل امتیاز ہے جس کا مطالعہ اطباء یونانی کے لئے ضرور مفید ہو گا۔ حصہ سوم میں مردوں و عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کا ذکر ہے۔ لائق مؤلف نے مختصر طور پر ہر ایک مرض کے اسباب علامات اور معالجات ڈاکٹری سے توجہ واقفیت نہیں ہے۔ اس لئے اس کے طریق علاج کی نسبت میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ میں نے اس کتاب میں جس مرض کے یونانی معالجات کو دیکھا انہیں یونانی اصول کے مطابق پایا۔ بلکہ بعض امراض کے علاج کا ذکر کرتے ہوئے لائق مصنف نے بعض مجربات ایسے اچھے لکھے ہیں جنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔ بہر حال یہ کتاب مفید خاص و عام ہے اور مجھے امید ہے کہ پبلک اسکی قدر کر کے لائق مؤلف کی داد دینے میں بخل نہیں کریں گی۔

یہ کتاب ایک اور لحاظ سے بھی زیادہ عزت کے قابل ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈاکٹری اور طب یونانی کا مجموعہ ڈاکٹروں اور طبیوں کے تبادلہ خیالات کا بھی بہت اچھا ذریعہ ثابت ہو گا اور دونوں گروہوں میں سے اس بے تعلقی کو جواب تک ان میں باہمی اصطلاحات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے پائی جاتی ہے کم کر دے گا۔



جناب رائے بہادر
مسٹر فی این دت صاحب
(ایم اے)

رجسٹرار آف دی یونیورسٹی آف دی پنجاب فرماتے ہیں۔ محزن حکمت کو میں نے دلچسپی سے پڑھا ہے۔ تندرستی کو محفوظ رکھنے اور بیماریوں کا علاج کرنے کے لئے یہ اردو کی ایک عام فہم عملی اور ضخیم کتاب ہے جس سے باسانی مشورہ لیا جاسکتا ہے اس میں بچپن اور جوانی کے بھی بہت سے امراض کے علاج و معالجہ کے متعلق خاص خاص ہدایات ہیں اس کتاب کا یہ مدعا ہے کہ یہ وقت ضرورت خاص و عام کے کام آئے اور انکو فائدہ پہنچائے۔ اسکی یہ غرض نہیں کہ یہ خطرناک امراض میں قابل ڈاکٹروں کے مشورہ یا علاج و معالجہ سے مریضوں کو بالکل مستغنی کر دے۔ یہ تمام کتاب آسان اور سلیس اردو میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کے باب حفظان صحت میں غذا۔ ہوا۔ پانی۔ ورزش اور مکانات سکنی وغیرہ پر جو مضامین لکھے ہوئے ہیں وہ سب علم آموز ہیں۔

محزن حکمت بحیثیت مجموعی کالجوں اور سکولوں کی لائبریریوں کے لئے ایک مفید اضافہ ہوگا۔

جناب مولوی ضیاء الدین احمد
(ایم اے) (ایل۔ ایل۔ بی)

سپرٹنڈنٹ آف پولیس علاقہ بمبئی فرماتے ہیں:- محزن حکمت مصنفہ جناب شمس الاطباء کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ طب خانگی پر یہ ایک نہایت مفید کتاب ہے۔ روزمرہ کے معمولی امراض وغیرہ میں اس کے سادہ اور زود اثر معالجات کا اور اس کی آسان ہدایات کا میں تو نہایت معتقد ہوں اس لئے میں تو اس کو ہر ایک گھرانے کے کتب خانہ کے لئے ایک نہایت ضروری کتاب سمجھتا ہوں اور خود میں تو اس کو سفر میں بھی ہمیشہ اپنے ہمراہ رکھتا ہوں۔ ایک پیشہ ور معالج کی عدم موجودگی میں اور بالخصوص کیمپ لائف یعنی مسافرانہ زندگی میں معمولی امراض و شکایات کے علاج و معالجہ کے لئے یہ کتاب ایک صحیح اور معتبر رہنما ہے اور چونکہ یہ کتاب بہت آسان طریق پر لکھی ہوئی ہے اس لئے معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی اسے باسانی سمجھ سکتا ہے زفاہ عام کی اس نہایت اعلیٰ خدمت کے لئے جناب شمس الاطباء تمام ملک کے بہترین شکریمہ کے مستحق ہیں۔

تقریظ از جناب

حکیم محمد عبدالعزیز صاحب مرحوم لکھنؤ
والد جناب سفار الملک حکیم عبدالرشید مرحوم و
سفار الملک حکیم عبدالحمید صاحب

میں نے کتاب مخزن حکمت کو دیکھا ہے۔ واقعی یہ اپنے رنگ میں ایک نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے مصنف نہایت قابل و جامع شخص ہیں۔ مجھ کو امید ہے کہ جناب شمس الاطباء حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب نے جس قدر محنت مخزن حکمت کی تصنیف و تالیف میں کی ہے۔ پبلک ضرور اس کی قدر کریں گی۔

نیز ان اطباء کے لئے جو اپنے فن طب یونانی کو حاصل کر چکے ہیں اور طب جدید یعنی ڈاکٹری معلومات سے واقف ہونا چاہتے ہیں مخزن حکمت نہایت مفید ثابت ہوگی۔

جناب ڈاکٹر سر محمد اقبال ضار پی ایچ ڈی،

بیرسٹریٹ لارڈ فیلو آف دی پنجا ب یونیورسٹی فرماتے ہیں۔

”مخزن حکمت (یا) گھر کا ڈاکٹر و حکیم“

کو میں نے نہایت شوق سے پڑھا ہے۔ خصوصاً اسکے ایسے تمام مقامات کو جن میں طب قدیم و جدید کے مسائل اختلافی یا اتفاقی پر بحث کی گئی ہے۔ میں و ثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ کتاب ”مخزن حکمت“ یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم اردو زبان کے طبی لٹریچر میں ایک نہایت قیمتی اضافہ ہے اور اپنے مصنف کے لئے بابر امتیاز ہے۔ میرے خیال میں یہ کتاب عوام الناس کے لئے نہایت کارآمد ہے میں قابل مصنف کو ایک ایسی مفید خاص و عام کتاب کی تصنیف و اشاعت کے لئے مبارکباد دیتا ہوں اور میری یہ عیس خوشی ہے کہ مخزن حکمت کی ہندوستان میں کثرت سے اشاعت ہو۔“

فہرست مضامین مخزن حکمت طبع نجم بہ ترتیب حروف تہجی

اس فہرست میں تمام امراض وغیرہ کے اُردو عربی و انگریزی نام سب ترتیب وار درج ہیں :-

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
آ		آتشکِ موروئی	۹۸۵	آنکھ کی جھلی	۱۳۰
آبِ سر و کا تر پڑا	۳۱۳	آتشکِ مولودی	۹۸۵	آنکھ کی رطوبتیں	۱۳۶
آبلہ	۶۷۴	آٹوا نفیکش	۳۹۸	آنکھ کے پردے	۱۳۲
آبلہِ فرنگ	۹۷۸	آچار	۲۲۱	آنکھ کے متعلقات	۱۲۷
آبلہ گاؤ	۶۹۳	آرتھر وڈیا	۱۵	آواز اور تنفس کے آلات	۵۲
آبِ لیموں	۳۳۳	آرتھروٹائٹس	۱۰۸۹	آواز اور گفتگو	۵۳
آبِ نارنج	۳۳۳	آرٹھری جیج آرٹھریز	۳۵	آواز نکلتا	۶۱
آپونین	۴۱۵	آرٹھری اولر	۴۱	آہ کھینچنا	۶۱
آتشک	۹۷۸	آرکائیٹس	۱۰۳۶	آٹرس	۱۳۳
آتشکِ ابرائی	۹۸۱	آش جو	۳۳۳	آئی	۱۲۷
آتشکِ پیدائشی	۹۸۵	آش جو پتلا	۳۳۳	آئی بال	۱۳۱
آتشکِ ثانوی	۹۸۲	آش جو موتی	۳۳۴	آئی برڈر	۱۲۷
آتشکِ ثلاثی	۹۸۴	آلاتِ اشک	۱۲۸	آئی لڈز	۱۲۷
آتشکِ حاصل کردہ	۹۸۱	آنتیں	۸۱	آئی لیشرز	۱۲۸
آتشکِ حقیقی	۹۷۸	آنتیں بڑی	۸۳	۱	
آتشکِ کا علاجِ ڈاکٹری	۹۸۸	آنتیں چھوٹی	۸۱	اپرائیٹری میٹرز	۷
آتشکِ کا علاجِ طبی	۱۰۰۶	آنتوں کا ہضم	۸۵	اُپس تھوٹوٹوس	۱۰۸۹
آتشکِ کا نیا علاجِ ڈاکٹری	۹۹۰	آنتوں کی حرکت و ودیہ	۸۲	انتاء عشری	۸۱
آتشکِ کا قدیم علاجِ ڈاکٹر	۹۹۴	آنتوں کی ساخت	۸۲	اجہامِ تریاقیہ	۴۱۶
آتشکِ کبھی	۹۸۱	آنسو کی پھینکی	۱۲۹	احتشاء الصدر	۱۰۷
آتشکِ کی علامات	۹۸۲	آنسو کی گھٹی	۱۲۹	اخراجِ بول	۱۰۰
آتشکِ کے نجاتِ ڈاکٹری	۱۰۰۳	آنسو کی تالی	۱۲۹	اذن القلب	۲۹
آتشکِ کے یونانی مجربات	۱۰۰۸	آنکھ	۱۲۷	اذن و قوتِ سماعت	۱۳۸
آتشکِ مجازی	۱۰۱۲	آنکھ کا ڈھیلا	۱۳۱	اذن یسرعی	۳۱
آتشکِ نمسوبہ	۹۸۱	آنکھ کا موتی	۱۳۶	اذن بینی	۳۰

۱۰۴	اُم حنوتہ	۷	اطراف جسم	۳۲۴	ارادوٹ
۱۰۲	اُم دماغ	۸	اطراف زیرین	۱۲	اربطہ
۶۱۸	امراض تعفن	۸	اطراف سفلی	۱۰۴	ازکناؤد میہرین
۹۷۶	امراض خبیثہ	۷	اطراف علیا	۲۹	الریکل
۹۷۶	امراض زہرہ	۶۵	اعتدال حرارت	۷۱۴	اری سلیس
۳۶۱	امراض متعدیہ	۱۳۵۱۱۱	اعصاب	۳۲۸	اری گہیرا دوش
۱۰۴	اُم رقیق	۱۲۴	اعصاب دماغی	۴۲۵	ازالہ عھونت
۱۰۳	اُم صفیق	۱۲۵	اعصاب شریکی	۳۴۶	اسباب الامراض
۱۰۳	اُم صلب	۱۲۵	اعصاب کے افعال	۳۴۸	اسباب اندرونی
۸۱	امعاء	۱۲۴	اعصاب نخاعی	۳۵۱	اسباب بادیه رخارجہ
۸۱	امعاء وفاق	۱۲۵	اعصاب ہمدردی	۳۴۸	اسباب بدنیہ
۸۳	امعاء غلاظ	۹۳	اعضائے بول	۳۴۶	اسباب بعیدہ
۱۰۳	اُم غلیظ	۱۲۸	اعضائے دمع	۳۵۱	اسباب بیرونی
۴۰۴	امنیہ	۵۲	اعضائے صوت و نفس	۳۵۰	اسباب خارجہ
۴۰۴	امیونی ٹی	۶۷	اعضائے غذا	۳۵۳	اسباب خصوصی
۴۱۸	امیونی ٹی انڈو جیل	۱۰۲	اعضائے نفسانیہ	۳۴۸	اسباب سابقہ
۴۱۸	امیونی ٹی ایکوارڈ	۸۳	اعور	۳۴۸	اسباب قریبہ
۴۱۹	امیونی ٹی ایکٹو	۱۰۲	انغشیہ دماغ	۳۴۸	اسباب محرکہ
۴۲۴	امیونی ٹی پے رتو	۹۰	افعال جگر	۳۴۸	اسباب معدہ
۴۱۷	امیونی ٹی ریس	۹۷	افعال کلاہ گردہ	۳۴۸	اسباب واصلہ
۴۱۷	امیونی ٹی فیملی	۹۶	افعال گردہ	۶۹	استان
۴۱۷	امیونی ٹی کے اقسام	۱۳	اقسام مفاصل	۶۹	استان دائمہ
۴۱۷	امیونی ٹی نچرل	۱۰۶	اگلا دماغ	۶۹	استان لینیہ
۱۵	ان آر تھ ورس	۲۰۹۷	السراجہ	۱۰۹	اصل النخاع
۴۱۹	اناکولیشن	۱۰۹۷	التقاوہ	۶	اضلاع
۷۱	انٹس ٹائیز	۳۳۴	السی کی چائے	۶	اضلاع حقیقیہ
۴۷	انجذاب	۱۰۵۳	الکلب	۶	اضلاع خلف
۲۱	انجما و خون	۱۱۳	امتناع حرکت متعککہ	۶	اضلاع زور
۲۱۰	انڈے	۱۰۳	اُم جانبیہ	۷	اطراف بالا

۶۴	اینی ٹل ہیٹ	۳۵۷	اوزان و پچاسے	۳۳۵	انڈے کا پانی
	ب	۱۰۸	اوسط دماغ	۲۱۰	انڈوں کی شناخت
۶۹۹	باد آبلہ	۱۱۹	اوسط دماغ کے افعال	۳۵۵	انڈا مرض
۹۷۸	باد فرنگ	۱۰۷	اُون دھنوں کا مرض	۱۴۲	آلف و قوت شامہ
۸۱	بارہ انگشتی آنت	۳۳۵	اول ٹین	۶۵۱	انفلوئنزا
۷۲۲	باریطوس	۴۱۵	آہرک کا نظریہ	۶۶۳	انفلوئنزا قسم تنفسی
۲۰۸	بالائی	۷۵	ایب ڈومن	۶۶۱	انفلوئنزا قسم حقی
۹۱	بالقراس	۳۶۲	ایپی ڈیک ڈیزیز	۶۶۳	انفلوئنزا قسم جھیش
۹۲	بالقراس کے منافع	۵۹۰	ایپی ڈیک سیرنی و سپاٹل	۶۶۴	انفلوئنزا قسم معدی
۷	بانہیں اور مانگیں	۳۴۶	ایشیا لوی	۶۶۴	انفلوئنزا قسم محوی
۷	بانہ کی ہڈیاں	۹۶	ایڈری نل	۳۶۱	انفیکشن ڈیزیز
۹۰	بائل (صغراء)	۷۹۷	ایڈی سنڈ ڈیزیز	۳۹۵	انفیکشن
۳۱۶	بھپارہ دینا	۷۴	ایٹاٹ گنس	۳۹۸	انفیکشن آٹو
۱۰۷۲	بشرہ خبیثہ	۱۱۳	ایصال تاثیر	۴۲	انفیکشن بی کولائی
۷۸۰	بشور زینہ	۱۳۶	ایکولس ہومر	۴۰۰	انفیکشن ٹرمینل
۱۰۹۶	بچوں کا کزاز		ایکیوٹ پرائے ٹائٹس	۳۹۷	انفیکشن جنرل
۴۳۹	بخار		ایکوالی نیا	۳۹۸	انفیکشن سہل
۲۵۱	بخار ایک دن کا	۶۳۷	ایکیوٹ روماتزم	۳۹۹	انفیکشن پے سے فک
۴۰۵	بخار ہیپیشی کا	۱۱۰۳	ایکٹی نو مائیکروسس	۳۹۷	انفیکشن لوکل
۲۵۵	بخار بلا حرارت	۳۳۵	ایک فلپ	۳۹۸	انفیکشن کمڈ
۲۵۱	بخار پانچ دن کا	۳۳۵	ایلن بری فوڈ	۳۹۹	انفیکشن نان پے سے فک
۶۰۵	بخار پر سوت کا	۸۲	ایلمیم	۳۹۹	انفیکشن وونڈ
۲۵۳	بخار سینے کا	۶۷	ایلی مینٹری کینال	۱۰۴	آئیکس لان
۶۲۰	بخار پیپ کا	۱۴	ایفی آر تھروسس	۱۰۷۰	انگارہ
۲۵۵	بخار پیٹ کا	۱۰۷۰	ایٹیجھریس	۲۲۲	انہضام طعام
۶۳۲	بخار تپ وق	۴۱۵	ایٹی باؤیز	۳۲۷	ایجا
۵۴۱	بخار تجاری	۴۱۵	ایٹی ٹاکسینہ	۱۷	اوتار
۴۵۳	بخار تجاری کا علاج	۴۲۶	ایٹی سیٹیک	۵۳	اوتار الصوت
۴۸۲	بخار تکان کا	۳۶۲	انڈیک ڈیزیز	۴۲	آوروہ

۶۵۱	بُخار و بانی	۵۷۴	بُخار قید خانی	۶۵۱	بُخار تین دن کا
۵۷۴	بُخار ہذیانی	۶۵۰	بُخار کا اُترنا	۶۵۲	بُخار جاڑا (موسمی)
۶۶۳	بدعات	۶۵۲	بُخار کالا رکالا آزار	۶۵۳	بُخار جاڑا کا علاج
۶۶۴	بدن کی گرمی	۵۳۲	بُخار کم ہونے والا	۶۵۶	بُخار جوش خون کا
۱۰۸	برزخ الدماغ	۶۵۰	بُخار کی اقسام	۵۷۴	بُخار جہازی
۷۲	برزخ الحلقوم	۶۳۹	بُخار کی تعریف	۶۵۲	بُخار چوتھیا
۷۵۸	برنکائیٹس کیلپری	۶۴۶	بُخار کی علامات	۵۱۰	بُخار چوتھیا کا علاج
۳۳۵	برید جلی	۶۳۹	بُخار کی ماہیت	۶۰۹	بُخار چوسے کالے کا
۱۰۶	برزا دماغ	۶۴۸	بُخار کے اوقات	۶۰۰	بُخار حیردی کا
۱۲۰	بڑے دماغ کے افعال	۶۳۷	بُخار گھٹے کا	۶۵۵	بُخار خبیث
۱۲۰	بڑے دماغ میں مراکز وظائف	۷۲۷	بُخار گلیوں کا	۶۴۶	بُخار خفیف
۷۵	بطن	۶۵۱	بُخار لازمی	۶۵۵	بُخار خونی
۳۱	بطن ایسٹر	۵۲۶	بُخار لازمی بلغمی	۵۳۶	بُخار خونی پیشاب کا
۳۰	بطن امین	۵۳۰	بُخار لازمی چوتھیا	۶۵۳	بُخار داغ دار
۲۹	بطن القلب	۵۷۴	بُخار شکی	۶۵۲	بُخار ڈنگو (بڑی توڑ)
۱۰۷	بطن مؤخر	۶۵۳	بُخار مالٹا دہریا	۶۰۵	بُخار ریت مٹی کا
۱۰۷۰	بلغمیہ - جمرہ	۵۶۹	بُخار مثل محرقہ اسہالی	۶۵۲	بُخار زرد
۶۲۹	بلڈ پائزنگ	۵۹۰	بُخار محرقہ دماغی	۶۵۱	بُخار سات دن کا
۷۲	بلعوم	۵۹۰	بُخار محرقہ سرسامی	۵۹۵	بُخار ساود و انہی
۱۰۴	بلیدر	۵۷۴	بُخار محرقہ ہذیانی	۶۴۶	بُخار سرخ
۱۲	بندھن (جوڑ)	۵۸۱	بُخار محرقہ یرقانی	۶۵۲	بُخار سوداوی
۳۳۶	بنجرز فوڈ	۶۴۴	بُخار طبریانی	۵۸۵	بُخار سوداوی کا علاج
۹۵۰	بول الدم جراثیمی	۵۶۹	بُخار موتی جھرا (مبارکی)	۶۵۶	بُخار سیاہ پیشاب کا
۹۲۲	بول الدم جراثیمہ قولونیہ	۶۵۰	بُخار میں موت	۶۵۲	بُخار صفراوی
۱	بونز	۵۴۱	بُخار میعادوی	۵۱۴	بُخار صفراوی لازمی
۹	بونز سیسے مائیڈ	۶۵۱	بُخار میعادوی (اکتیس دن کا)	۶۵۵	بُخار عارضی (علامتی)
۱۲۷	بجھوں - آبرو	۶۵۱	بُخار میعادوی (چودہ دن کا)	۶۳۰	بُخار عفونی
۱۰۴	بھیجا - دماغ	۶۵۵	بُخار نوعی (مرضی)	۶۵۲	بُخار قحط کا (لوٹ آنے والا)
۲۶۴	بے اعتدالی	۶۵۲	بُخار نوعی (باری کا)	۶۰۰	بُخار قحط کا افریقی

۹۵۸	پلیگ ابارٹو	۱۶۹	پانی میں غذائیت	۹۵۰	بیس لیٹوریا
۹۵۸	پلیگ ابارٹو	۱۶۵	پانی تل کا	۲۳۶	بیشہ نیمیر شستہ ر نیمرو
۹۶۲	پلیگ ان ٹائٹل	۱۶۷	پانی ہلکا	۳۶۵	بیکٹیریا لوجی
۹۶۰	پلیگ بونک	۸۲	پائیز پیچیز	۳۳۶	بیکٹنگ پاؤڈر
۹۶۱	پلیگ سیتی ٹیک	۶۳۲	پانی امیا	۹۳۲	بی کولائی انفیکشن
۹۶۳	پلیگ سیری برل	۱۰۴	پایا میٹر	۹۴۷	بی کولائی سس ٹائٹس
۹۶۳	پلیگ سیلو کوئی ٹس	۱۲۷	پنچوٹ جمع پوٹے	۹۴۳	بی کولائی کا طریقہ سرایت
۹۶۱	پلیگ فلمی ٹیٹ	۹۰	پت	۹۴۴	بی کولائی کے مواقع سرایت
۹۶۳	پلیگ گیسٹوان ٹسٹائل	۸۹	پتہ پتہ	۹۴۹	بی کولائی بننے چوریا
۹۶۲	پلیگ نیمونک	۱۲۴ و ۱۱۱	پتے	۱۰۷۸	بے حسی کا کوڑھ
۹۶۱	پلیگ ہیوراجک	۱۲۴	پتے حرام مغز کے	۱۰۳۵	بیلانا ٹیسٹ
۱۰۷۳	پلموڈی اینتھریکس	۱۲۴	پتے دماغی		
۵۳	پلیڈرا	۱۰۷	پچھلا دماغ	۱۶۶	پاک و صاف پانی
۱۰۸۹	پلیوروتھوٹوٹاس	۷۲۸	پرٹس	۱۰۸	پائیز پاؤڈر و لائی
۶۹۹	پنساہا	۶۹	پرے نیٹ ٹیٹھ	۱۶۹	پانی بارش کا
۲۰۹	پنیر	۱۷	پلازما (آب خون)	۱۷۷	پانی بھاری
۶۹۹	پوچ آبلہ	۳۱۷	پلٹس	۱۷۶	پانی پینے کا
۵۵	پھیپھڑے	۳۱۹	پلٹس آٹے کی	۱۷۰	پانی تالاب کا
۱۰۷۳	پھیپھڑے کا جمرہ	۳۱۸	پلٹس لسی کی	۱۷۰	پانی جوہڑ کا
۷۸۰	پھیپھڑے کی پھنسیاں	۳۱۴	پلٹس برف کی	۱۷۰	پانی جھیل کا
۷۵	پیٹ	۳۱۴	پلٹس برف کی	۱۷۱	پانی چپٹہ کا
۹	پے ٹلا (رضفہ)	۳۱۹	پلٹس چوکر کی	۱۷۰	پانی دریا اور نہر کا
۹۱۳	پیش	۳۱۹	پلٹس ندی کی	۱۰۵۳	پانی ڈر الکلب
۹۳۲	پیش امیبی	۱۰۸	پل دماغ	۱۷۸	پانی کا امتحان
۹۳۷	پیش امیبی کا علاج	۶	پسلیاں	۱۸۰	پانی کو سرو کرنا
۹۱۸	پیش پرائی	۷۷۵	پسلی چلنا	۱۷۸	پانی کو صاف کرنا
۹۱۴	پیش جراثیمی	۷	پسلیوں کی لمبائی	۱۷۲	پانی کنوئیں کا
۹۱۸	پیش چھوٹی آنتوں کی	۱۲۸	پنک جمع پنکیں	۱۷۸	پانی کی صفات
۹۳۱	پیش حوی	۷۲۵۲	پلیگ	۱۷۸	پانی کی کثافتیں

۶۱	تنفس کے خاص خاص حالات	۲۷	تامور	۹۱۶	پیش خفیف
۱۰۱۷	توتہ - توتہ	۲۷۸۰	تپ دق	۹۲۰	پیش دیدانی
۳۲۲	تھرامیٹر لگانا	۲۵۳	تحویل تاثیر	۹۱۶	پیش شدید
۲۶	تھوریکس	۱۱۳	تدرن	۹۳۲	پیش صفراوی
۲۷	تھوریکس و سیری	۲۱۵	تریاق جراثیم	۹۳۰	پیش کرمی
۵۰۲	تھوریکس و سیری و گٹ	۴۲۹	تسم دم	۹۳۱	پیش لمیریائی
۷۳	تھوک	۴۲۹	تسم غضن	۹۱۲	پیش دیانی
۷۲	تھوک کی گلیٹیاں	۳۵۲	تخفیف الامراض	۹۱۲	پیش ورمی
۶۲	تھرائڈ گلیٹ	۱	تشریح جسم و افعال اعضا	۸۲	پیشیدہ آنت
۶۳	تھائس گلیٹ	۲۱۹	تطعيم	۶۲	بیدارش حرارت
۷۸۰	تھائی سبس	۸۲	تخریج سینی	۸۲	پیرا سٹائیک موثر
۸۰۱	تھائی سبس سیر و مینیل	۶۲۶	تخفیف خون آخری	۷۳	پیرا و گلیٹ
۷۹۵	تھائی سبس ایکٹیوٹ	۹۵۱	تخفیف خون بی کولائی	۷۲۲	پیرا و مائیس انفیکشنس
۷۹۸	تھائی سبس ایکٹیوٹ نیمونک	۶۲۰	تخفیف خون نفاسی	۷۲۲	پیرا و مائیس ایپی ڈیک
۸۰۲	تھائی سبس بزرگکیل	۶۳۰	تخفیف دم	۲۷	پیری کارڈیم
۸۰۵	تھائی سبس لبائی	۶۳۶	تخفیف دم اختتامی	۹۹	پیٹرو
۷۹۶	تھائی سبس پائکرٹیک	۹۵۱	تخفیف دم جرثومہ قولونیہ	۹۵۸	پینٹرس مائیر
۷۹۷	تھائی سبس لمیویری	۱۵۱	تقدم المعرفة	۱۰۱	پیشاب کی نالی
۷۹۸	تھائی سبس ڈایا بیٹک	۳۵۵	تقدیر و تدبیر	۹۹	پیلوس
۷۹۸	تھائی سبس سفلیٹک	۶۳۲	تقیح الدم	۷۱	پے لیٹ
۸۷۶	تھائی سبس فیبرائڈ	۲۲۰	تلقیح	۳۵۷	پیمانے
۷۹۸	تھائی سبس کرانک	۲۹۲	تلقیح بمبادہ جدری	۹۱	پینکریاس
۸۰۸	تھائی سبس گیلوپنگ	۶۹۲	تلقیح بمبادہ جدری بھری	۷۷	پینے کے پانی کے متعلق ہدایات
۷۹۶	تھائی سبس لیٹریل	۹۳	تلی	۶۲۰	پیورپل سپٹی پٹیا
۷۹۸	تھائی سبس نیمونک	۲۲۲	تباکو	۶۲۰	پیورپل سیسپرس
۷۹۶	تھائی ڈیٹریکولائی	۱۰۸۵	تبد		ت
۲۸۹	یتار داری	۵۷	تنفس اور ضرورت تنفس	۹۶	تاج الکلیہ
۲۹۶	مریض کا اٹھانا بٹھانا	۷۵۹	تنفس کی حرکات	۱۵۲	تازہ ہوا
۲۸۹	مریض کا کمرہ	۷۵۸	تنفس کی حکمت	۷۱	تالو

۴۹۷	ٹوبر کو لوسس آف نور	۳۵۶	ٹریٹمنٹ ایکس پیکٹ	۲۹۱	مریض کلباس غسل وغیرہ
۴۹۶	ٹوبر کو لوسس آف لیرنگس	۳۵۵	ٹریٹمنٹ ایمپریکل	۳۰۶	مریض کا مشاہدہ
۴۹۵	ٹوبر کو لوسس آف فوڈل ٹری	۳۵۵	ٹریٹمنٹ پرومائی ٹیک ٹیک	۳۱۱	آنتیں و راجابت
۴۹۵	ٹوبر کو لوسس آف نور	۳۵۵	ٹریٹمنٹ پیری وینو	۳۰۹	بھوک و پیاس
۸۶۵	ٹوبر کو لوسس ایڈوینس	۳۵۶	ٹریٹمنٹ پٹی ایڈو	۳۰۷	پھریری وغیرہ
۴۹۶ و ۴۹۹	ٹوبر کو لوسس ایکٹوٹ طبری	۳۵۶	ٹریٹمنٹ ڈایاٹٹیک	۳۰۹	تغصن کھانسی وغیرہ
۴۹۳	ٹوبر کو لوسس ایڈوین	۳۵۶	ٹریٹمنٹ ریشٹل	۳۰۷	درد یا تکلیف
۴۹۳	ٹوبر کو لوسس بوڈائن	۳۵۶	ٹریٹمنٹ کلائی میٹک	۳۱۲	دواؤں کے اثرات
۴۹۶ و ۸۰۱	ٹوبر کو لوسس ٹیپویری	۳۵۶	ٹریٹمنٹ کیڈرے ٹو	۳۰۸	والت جلد
۴۹۶ و ۴۹۹	ٹوبر کو لوسس جنرل	۳۵۶	ٹریٹمنٹ ہائی جینک	۳۰۹	حالت زبان
۴۹۳	ٹوبر کو لوسس ریٹیاٹل	۱۱۳	ٹریٹمنٹ فرینس	۳۰۶	حرارت جسم و نبض
۴۹۸	ٹوبر کو لوسس سر جیکل	۳۱۵	ٹکور کرنا	۳۱۰	قارورہ
۴۹۸	ٹوبر کو لوسس سیوڈو	۷۸۳	ٹوبر کل	۳۰۹	متلی اور قے
۸۶۳ و ۴۹۶	ٹوبر کو لوسس کلینڈ ٹولر	۷۸۳	ٹوبر کل پٹی سس	۳۱۲	مزاج کی حالت
۴۹۳	ٹوبر کو لوسس ہیوین	۱۰۷۷	ٹوبر کو لوسس پیری	۲۹۷	مریض کو پیشاب وغیرہ کرانا
۷۹	ٹوٹھ جمع ٹیٹھ	۷۹۸	ٹوبر کو لوسس رتھرائیٹس	۳۱۳	مریض کو ترچادر میں لیٹا
۳۳۸	ٹوٹھ وارڈ	۷۹۷	ٹوبر کو لوسس پٹی پٹی ہائیس	۲۹۷	مریض کو دوا پلانا
۱	ٹوٹھ پھری	۷۹۷	ٹوبر کو لوسس ٹائیسٹ	۳۱۳	مریض کو پہنچ کرنا
۱۰۸۵	ٹوٹھ ٹائیسٹ	۷۷۷	ٹوبر کو لوسس	۲۹۰	مریض کی چارپائی بستر وغیرہ
۱۰۸۸	ٹوٹھ ٹائیسٹ اوپوٹیک	۷۷۷	ٹوبر کو لوسس انٹارٹل	۲۹۲	مریض کی ریاضت نیند
۱۰۸۸	ٹوٹھ ٹائیسٹ ٹائیسٹ	۷۹۸	ٹوبر کو لوسس آف لون	۲۹۲	غذا وغیرہ
۱۰۸۸	ٹوٹھ ٹائیسٹ ٹوٹھ	۷۹۶	ٹوبر کو لوسس آف پیری ٹوٹھ	۳۳۳	مریضوں کی خاص غذائیں
۷۹۶	ٹوٹھ ٹائیسٹ	۷۹۷	ٹوبر کو لوسس آف پیری ٹوٹھ	۱۴۰	یہہ
۳۲۵	ٹوٹھ ٹائیسٹ چارٹ	۷۹۶	ٹوبر کو لوسس آف ٹوٹھ		ٹ
	ٹوٹھ ٹائیسٹ	۷۹۷	ٹوبر کو لوسس آف پیری ٹوٹھ	۷۲۹	ٹوٹھ ٹائیسٹ
۲۹	ٹوٹھ ٹائیسٹ	۷۹۶	ٹوبر کو لوسس آف ٹوٹھ	۷۲	ٹوٹھ ٹائیسٹ
۱۲	ٹوٹھ ٹائیسٹ	۷۹۷	ٹوبر کو لوسس آف ٹوٹھ	۸	ٹوٹھ ٹائیسٹ
۷۲	ٹوٹھ ٹائیسٹ	۷۹۵	ٹوبر کو لوسس آف ٹوٹھ	۵۳	ٹوٹھ ٹائیسٹ
۲۷	ٹوٹھ ٹائیسٹ	۷۸۰	ٹوبر کو لوسس آف ٹوٹھ	۳۵۵	ٹوٹھ ٹائیسٹ

۱۲۶	جن جنج آجفان	۳۹۴	جراثیم کی تساہیر	۳۵۳	جُدری
۸۸	جگر	۳۹۵	جراثیم کی تعریف	۴۶۴	جُدری کفری
۹۰	جگر کے افعال	۳۹۹	جراثیم کی جسامت	۴۶۹	جُدری خبیثہ
۱۴۵	جلد	۳۹۵	جراثیم کی ساخت	۴۶۹	جُدری خفیفہ
۱۴۵	جلد کی ساخت	۴۸۴	جراثیم کی سمیت	۴۹۹	جُدری کاذب
۱۴۶	جلد کے ذریعے انجذاب	۳۶۳	جراثیم کی شناخت	۴۶۸	جُدری دُموتیہ
۱۴۶	جلد کے فضلات	۳۶۳	جراثیم کی غذا	۴۶۸	جُدری مُتَصَلّیہ
۶۲	جمائی	۳۶۱	جراثیم کی وسعت	۴۶۸	جُدری مُتَفَصِّلہ
۱۰۶۰	جمہ	۳۶۶	جراثیم کے افعال	۳۶۵	جراثیم
۱۰۶۳	جمہ رُیوئیہ	۳۶۹	اختار	۳۶۶	جراثیم باریک
۱۰۶۴	جمہ کا علاج ڈاکٹری	۳۶۹	تعفن و فساد	۳۶۶	جمہ اِثیم بلدار
۱۰۶۵	جمہ کا علاج طبی	۳۸۰	تولید سمیات	۳۹۲	جراثیم بلدار کے امراض
۳۲۶	جنگٹ	۳۸۴	جراثیم کے امراض	۳۶۶	جراثیم تارنا
۶۲	جُنین کی گلی	۳۸۸	گول جراثیم کے	۳۶۶	جراثیم جوڑے
۲۱۶	جوار	۳۸۸	سیدھے جراثیم کے	۳۶۶	جراثیم چوڑی
۲۵۶	جوتایا بوٹ	۳۸۹	سیدھے مقامی جراثیم کے	۳۶۶	جراثیم خوشہ دار
۱۲	جوڑ	۳۹۱	سیدھے منتقل جراثیم کے	۳۶۶	جراثیم زنجیر دار
۱۵	جوڑ کھیلنے والا	۳۹۲	سیدھے منتشر جراثیم کے	۳۶۶	جراثیم سیدھے
۱۴	جوڑ درز والا	۳۶۵	جراثیم کے نباتی خواص	۳۶۶	جراثیم سیدھے زنجیر نما
۱۴	جوڑ سلانی دار	۳۶۵	جراثیم کے نوعی خواص	۳۶۸	جراثیم طفیلی
۱۳	جوڑ غیر متحرک	۹۵۰	جراثیمی پیشاب	۳۶۸	جراثیم عفونی
۱۳	جوڑ قائم	۴۸۴	جراثیمی سِل	۳۶۹	جراثیم غیر ہوائی
۱۵	جوڑ قبضہ دار	۱۰۶۶	جذام	۳۶۶	جراثیم گول
۱۴	جوڑ کم متحرک	۱۰۶۶	جذام درنی	۳۶۶	جراثیم مقامی
۱۴	جوڑ کیل نما	۱۰۶۸	جذام مخدر	۳۶۶	جراثیم منتشر
۱۴	جوڑ گردا ہوا	۱۰۶۹	جذام مُرکب	۳۶۹	جراثیم ہوائی
۱۵	جوڑ گول پیانی دار	۱۰۸۰	جذام کا علاج ڈاکٹری	۳۸۴	جراثیم کا منبت و مسکن
۱۵	جوڑ گھومنے والا	۱۰۸۴	جذام کا علاج طبی	۳۹۶	جراثیم کی اقسام و شکل
۱۵	جوڑ متحرک	۲۲۶	جسمانی صفائی	۳۶۰	جراثیم کی پیدائش و افزائش

۱۲۷	جس حرّی	۳۹۹	چھوٹ نوئی	۱۲	جوڑنالی دار
۱۳۸	جس خشوی	۱۰۷	چھوٹا دماغ	۱۳	جوڑوں کے اقسام
۶۵	حفظ حرارت	۱۱۸	چھوٹے دماغ کے افعال	۹۹	جوف عامہ
۲۵۲	حُصْب	۶۲	چھینک	۲۱۵	جو مشعر
۷۰۲	حُصْبِ اخضر	۳۵۳	چپک	۲۱۵	جھٹی
۷۰۴	حُصْبِ خبیثہ	۶۶۲	چپک چھیدی	۸۱	جھونم
۷۰۶	حُصْبِ خفیفہ	۶۶۸	چپک خبیث		جج
۷۰۷	حُصْبِ ومویہ	۶۶۸	چپک خفیف	۲۱۹	چاول
۷۰۷	حُصْبِ سلیم	۶۶۸	چپک خونی	۳۳۶	چاولوں کی جلی
۱۲۹	حفظ صحت	۶۹۲	چپک کا پیوند لگانا	۱۰۸۵	چاندنی
۲۶۸	حفظ صحت کا خلاصہ	۶۹۲	چپک کا ٹیکا لگانا	۲۳۲	چائے
۲۸۸	حقنہ کرنا	۶۹۳	چپک گاؤ	۲۳۵	چائے پکانا یا دم کرنا
۳۲۷	حقنہ تارپین	۶۶۸	چپک گھنی	۲۳۲	چائے کی ماہیت و فوائد
۳۲۹	حقنہ غذائی	۶۸	چپک جم چپکس	۲۳۵	چائے کے نقصانات
۳۲۹	حقنہ نشاستہ		ح	۲۲۱	چپٹی
۷۲	حلق	۱۲۷	حاجب جمع حاجبتین	۶۹۹	چکن پاکس
۷۲	حلقوم	۹۹	حالبین	۳۹۵	چھوٹ
۲۳۹	حمی جمع حمیات	۵۵	حجاب منصف الصدر	۲۰۰	چھوٹ آخری
۲۵۲	حمی اصفر (رکھانی)	۶۲	حرارت بدنہ	۳۹۸	چھوٹ ذاتی
۲۸۱	حمی الدنج (صالبہ)	۳۲۳	حرارت جسم دریافت کرنا	۳۹۹	چھوٹ زخم کی
۲۵۲	حمی البلغمیہ (جبار البخار) کا علاج	۶۲	حرارت غریزی	۳۹۸	چھوٹ سادہ
۶۰۱	حمی البلغمیہ کہنہ	۶۵	حرارت کا اعتدال	۲۳۳	چھوٹ سے پاک کرنا
۵۰۳	حمی بلا حرارت	۶۵	حرارت کا حفظ	۲۳۲	چھوٹ سے اسباب کو پاک کرنا
۵۰۷	حمی بول اسود	۶۲	حرارت کی پیدائش	۲۳۲	چھوٹ سے مکان کو پاک کرنا
۵۳۶	حمی بول الدم	۱۱۱	حرام مغز	۳۹۷	چھوٹ عمومی
۵۳۶	حمی تعبئہ	۱۱۰	حرام مغز اور اس کی جھلیاں	۳۹۹	چھوٹ غیر نوئی
۲۵۱	حمی تیغوسہ	۱۱۲	حرام مغز کے افعال	۲۰۰	چھوٹ کا طریقہ
۶۲۸	حمی تیغودہ	۱۲۲	حرکات منبکسہ	۳۹۸	چھوٹ مخلوط
۲۵۱	حمی ثلاثیہ	۱۲۸	جس ثقل یا جس مضی	۳۹۷	چھوٹ مقامی
۲۵۱					
۶۰۵					

۲۵۴	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵	۲۵۵
۲۸۰	۵۹۵	۶۲۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۴	۶۰۰	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۴۹	۲۵۰	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۲	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۵۱	۲۳۹	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۵	۲۴۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۳	۲۴۹	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۰	۲۴۵	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۵	۲۴۸	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۳۷	۵۲۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۵	۶۰۹	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۱	۲۵۳	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۶	۶۱۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۸	۲۵۴	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۸	۲۵۴	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۹	۲۵۴	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۹	۲۵۴	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۹	۵۲۲	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۲۹	۵۲۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۱۲	۵۶۵	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۹۹	۵۳۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۵۲	۵۹۰	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۷۱	۵۷۲	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۱۲۶	۵۸۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۱۲۶	۶۲۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
	۵۶۹	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۸۱	۲۵۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۶۸	۵۷۲	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۷۰۲	۲۵۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۷۰۶	۵۴۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۷۰۲	۵۴۱	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۷۰۲	۵۷۲	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۷۰۲	۲۶۲	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶
۷۰۶	۲۵۰	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۶

۴۰۲	دودھ سیرک	۴۰۲	دانتوں کے فرائض	۴۰۲	خسرہ شدید
۴۰۲	دودھ بھینس کا	۴۰۲	دال کا پانی	۴۰۲	خسرہ غنی
۴۰۲	دودھ زرد بھنم	۴۰۲	دالیں	۴۰۲	خمیر
۴۰۲	دودھ سوڑا	۴۰۲	دال المکلب	۴۰۲	خنازیر
۴۰۲	دودھ کا امتحان	۴۰۲	دال المفاصل	۴۰۲	خناق و بانی
۴۰۲	دودھ کی شناخت	۴۰۲	دائیں جاذب نالی	۴۰۲	خواب یا نیند
۴۰۲	دودھ کے متعلق احتیاطیں	۴۰۲	دق - تپدق	۴۰۲	خواب یا نیند کا طریق
۴۰۲	دودھ کا ڈھاکا ہوا	۴۰۲	دق الزمعا	۴۰۲	خواب یا نیند کا مقام
۴۰۲	دودھ گائے کا	۴۰۲	دل	۴۰۲	خواب یا نیند کا وقت
۴۰۲	دودھ گدھی کا	۴۰۲	دل کا بایاں کا بائیں بطن	۴۰۲	خواب یا نیند کی طبعی مقدار
۴۰۲	دودھ گھوڑی کا	۴۰۲	دل کا دایاں کان دایاں بطن	۴۰۲	خوشی و خرمی
۴۰۲	دودھ مصنوعی	۴۰۲	دل کا غلاف	۴۰۲	خون
۴۰۲	دودھ میں کثافت	۴۰۲	دل کا فعل	۴۰۲	خون کا انجماد
۴۰۲	دوران خون	۴۰۲	دل کا وضع قیام	۴۰۲	خون کا پانی
۴۰۲	دوران خون کا تجربہ	۴۰۲	دل کی آوازیں	۴۰۲	خون کا پیپ دار ہونا
۴۰۲	دورہ دمویہ	۴۰۲	دل کے حصے	۴۰۲	خون کا دوران
۴۰۲	دورہ رلویہ	۴۰۲	دل و نبض کی حرکت	۴۰۲	خون کا دہریلا ہونا
۴۰۲	دورہ صغیرہ	۴۰۲	دلیا	۴۰۲	خون کا متعفن ہونا
۴۰۲	دورہ کبیرہ	۴۰۲	دماغ	۴۰۲	خون کی پیدائش
۴۰۲	دلیلہ البطنین	۴۰۲	دماغ کی بالائی سطح	۴۰۲	خون کی ماہیت
۴۰۲	دلیلہ الاذن	۴۰۲	دماغ کے پردے	۴۰۲	خون کے دانے
۴۰۲	دھونی فارمے بین کی	۴۰۲	دماغ	۴۰۲	خون کے سرخ دانے
۴۰۲	دھونی کلورین گیس کی	۴۰۲	دواؤں کی مقدار جو راک	۴۰۲	خون کے سفید دانے
۴۰۲	دھونی گندھک کی	۴۰۲	دودھ	۴۰۲	خونی پیشاب کی روئی
۴۰۲	دہی اور دہی کا پانی	۴۰۲	دودھ و آتش جو	۴۰۲	دانت
۴۰۲	دو	۴۰۲	دودھ انڈا	۴۰۲	دانت دائمی
۴۰۲	ڈاگ بانٹ	۴۰۲	دودھ اونٹنی کا	۴۰۲	دانت دودھ کے
۴۰۲	ذیہ اطفال	۴۰۲	دودھ بالائی اٹما رہوا	۴۰۲	دانتوں کی حفاظت
۴۰۲	ذیہ اطفال کا علاج ڈاکٹری	۴۰۲	دودھ بکری کا	۴۰۲	

۱۳۸	رطوبت زجاجیہ	۷۷۴	ذات الریہ استثنائیہ	۷۷۷	ذبیہ اطفال کا علاج طبی
۴۸	رطوبت کلبیہ	۷۷۴	ذات الریہ بلعیہ	۴۲۵	ڈس انفیکشن
۲۱	رطوبت لیفیہ	۷۷۷	ذات الریہ ثقیل	۴۲۵	ڈس ان فیک ٹینٹس
۳۵	رگیں	۷۷۳	ذات الریہ دموی	۴۲۷	ڈس ان فیک ٹینٹس فزیکل
۴۱	رگیں بال سی	۷۷۳	ذات الریہ فصی	۴۲۸	ڈس ان فیک ٹینٹس کیمیکل
۳۵	رگیں تربیہ والی	۷۷۷	ذات الریہ قتی	۴۲۶	ڈس ان فیک ٹینٹس نیچرل
۴۱	رگیں ساکن	۷۷۵	ذات الریہ سلی	۷۳۷	ڈیفنسیو
۴۷	رواح	۷۷۸	ذات الریہ شعی	۶۲	ڈھال ساعدود
۱۸	روح	۷۷۹	ذات الریہ شعی اولی	۱	ڈھانچ
۵۵	رغین	۷۷۰	ذات الریہ شعی ثانوی	۴۲۶	ڈی آڈورنیٹ
۱۰۵۳	رے بیز	۷۷۸	ذات الریہ شخصیتی	۱۵	ڈی آر تھورس
۶	ریڑھ کاستون	۷۷۷	ذات الریہ مرکزی	۹۱۳	ڈی سینٹری
۱۳۴	ریٹی نا	۷۷۷	ذات الریہ منتقل	۹۱۴	ڈی سینٹری ای پی ڈیک
۱۱۳	ری فلیکس ایشن	۷۷۸	ذات الریہ نرزی	۹۳۳	ڈی سینٹری امی بک
۱۱۰۳	رے فنگس			۹۱۸	ڈی سینٹری ایڈیٹور
۷۷	ریق	۲۶۵	راحت و آرام	۹۱۴	ڈی سینٹری ہینڈلری
۸۴	ریکم	۱۰۹	راس الخاع	۹۱۶	ڈی سینٹری ہینڈلری ایکٹ
		۳۰	رائٹ آرٹیکل	۹۱۶	ڈی سینٹری ہینڈلری سب ایکٹ
۱۴۳	زبان	۵۱	رائٹ لمفٹک ڈکٹ	۹۴۰	ڈی سینٹری لہار زیل
۷۲	زبان کی چلی گلی	۳۰	رائٹ وین ٹریکل	۹۱۴	ڈی سینٹری بیکٹریل
۹۱۳	زحیر	۱۲	رباط جمع رباطات	۹۳۱	ڈی سینٹری پروڈوژوئل
۹۳۳	زحیر امینی	۶	ریڈر پسیاں	۹۱۸	ڈی سینٹری کرائنگ
۹۳۵	زحیر امینی کا علاج	۶	ریڈر و - فاس	۹۴۱	ڈی سینٹری لمیوئل
۹۱۶	زحیر بلعنی	۶۸	رخسار	۹۴۰	ڈی سینٹری ورمی لنس
۹۱۴	زحیر جراثیمی	۹	رضخہ	۸۱	ڈیوڈنیم
۹۳۱	زحیر حوینی	۱۳۶	رطوبت چشم	۱۰۳	ڈیو رامیٹر
۹۴۰	زحیر دیدانی	۱۳۶	رطوبت قنوریہ		ڈیو
۹۳۲	زحیر صفراوی	۱۳۶	رطوبت بیضہ	۷۴۳	ذات الریہ
۹۱۸	زحیر مزمن	۱۳۶	رطوبت جلیدیہ	۷۴۳	ذات الریہ اختلاقی

۳۶۸۱	سہل	۱۰۴۸	سرایت جرتو مہ سوزاک	۹۳۰	زحیر مزمن کا علاج
۳۶۸۰					
۳۶۵					
۶۹۱	اسباب پیدائش	۱۰۹	سہل حرام مغز	۹۲۱	زحیر کا علاج ڈاکٹری
۶۸۹	استعداد عمومی	۱۱۶	سہل حرام مغز کے افعال	۹۲۶	زحیر کا علاج طبی
۶۸۸	استعداد و موروثی	۶۱۴	سہل خباہ - سہل خباہ	۹۱۴	زحیر و بانی
۶۸۹	استعداد و مقامی	۴۵۳	سہل خجہ	۹۱۶	زحیر و رمی
۶۸۸	استعداد و کموبہ	۲۴	سہل کولیشن آف بلڈ	۹۱۶	زحیر لمیر یائی
۶۸۴	اقسام سہل باعتبار اعضاء ماؤ	۲۵	سہل کولیشن لمونری	۲۲	زرداب
۶۹۴	سہل عام منتشر	۲۵	سہل کولیشن سٹو مینک	۱۰۴۲	زلفہ
۶۹۹	سہل اغدیوس	۲۵	سہل کولیشن لیسر	۹۴۸	زہری
۶۱۶					
۶۹۵	سہل بینی (انفی)	۸۴۶	سہل آف وی لنگ		س
۶۹۶	سہل تاموری (غلاف دل)	۴۵۸	سہل خشی	۱۰۱۲	سافٹ شکر
۶۹۳	سہل جلدی	۴۲۸	سہل دیکھی	۳۳۸	ساگودانہ
۶۹۸					
۶۹۵	سہل چشم (عین)	۴۲۸	سہل و بانی	۳۳۸	ساگو متوی
۶۹۵	سہل طمقی	۹۴۸	سہل (آتشک)	۸۲	سالیٹری گلیٹنڈز
۶۹۶	سہل خجہ (خجری)	۹۸۱	سہل ایکوارڈ	۱۳	سانی نوویل میسرین
۶۹۴	سہل روئی (شش)	۹۸۱	سہل پراہری	۲۱۶	سبز ترکاریاں
۶۹۴					
۶۹۵	سہل شکمی (بطنی)	۹۸۴	سہل ٹرٹری	۱۴۶	سبیشی ٹس گلیٹنڈز
۸۶۵					
۸۶۶	اسباب	۹۸۲	سہل سیکنڈری	۴۲	سب لنگول گلیٹنڈز
۸۶۹	تشخیص و انجام	۹۸۸	سہل کا علاج ڈاکٹری	۴۲	سب میگزری گلیٹنڈز
۸۶۵	تعریف	۱۰۰۶	سہل کا علاج طبی	۱۱۱	سپائل کارڈ
۸۶۰	علاج ڈاکٹری	۹۸۵	سہل کن جینی ٹل	۱۲۴	سپائل نروز
۸۶۶	علامات	۹۸۵	سہل ہیریڈی ٹری	۶۲۹	سپریمیا
۸۶۶	ماہیت	۳۶۴	سہل اول	۹۳	سٹیلین
۶۹۶	سہل طمانی (تلی کی)	۱۳۲	سہل امیکا	۳۶۲	سٹوریڈک ڈیزیز
۶۹۳	سہل غدردی	۴	سہل کل	۴۵	سٹامک
۶۹۴					
۶۹۶	سہل قصبی	۱۴	سہل ے سیں	۶	سٹرنم
۶۹۶	سہل کبیدی (جگر کی)	۱	سہل ٹن	۹۱۸	سج بلتی
۶۹۶	سہل کلاہ گردہ	۸۴	سہل ٹلیکشر	۱۰۲	سجایا
۶۹۶	سہل تلبہ (بالقراسی)			۴	سر

۴۶	سواکی	۸۳۸	عوارضات کا علاج	۶۹۵	سب ماساریقی
۹۶	سوپر پرائیل کیپ شول	۸۴۱	علاج ٹوبرکولینی	۶۹۶	سب مثانی
۱۰۲۰	سوزاک	۸۴۲	علاج طبی	۶۹۶	سب معوی (آنتوں کی)
۱۰۲۲	سوزاک پرائانا	۸۴۸	محرکات طبی	۶۹۸	سب مفصلی (جوڑوں کی)
۱۰۲۲	سوزاک مزمن	۸۵۲	محرکات طبی	۶۹۶	سب معدہ (معدی)
۱۰۲۲	سوزاک کا علاج ڈاکٹری	۸۶۰	مناسب غذائیں	۶۹۳	اقسام سب باعتبار جراثیم وغیرہ
۱۰۲۴	سوزاک کا علاج شافی	۶۹۸	سب نیمونیائی	۶۹۳	سب انسانی (بشری)
۱۰۳۰	سوزاک کے ڈاکٹری نجات	۸۶۸	سب کا علاج خانگی	۶۹۳	سب پرندی (طیری)
۱۰۳۴	سوزاک کا علاج سیرمی	۶۸۶	سب کا طریق تعدیہ	۶۹۳	سب حشرات
۱۰۳۳	سوزاک کا جدید علاج	۶۳	سب لائوا	۶۹۳	سب گاوی (بقری)
۱۰۳۵	سوزاک کے عوارضات	۶۲	سلاٹوری گلیٹنڈز	۶۹۸	سب تشکی
۱۰۳۵	سپاری کی سوجن	۱۱۰۴	سلیپنگ سیکٹ نیس	۸۰۵	سب ذات الرئی حقیقی
۱۰۳۶	سوزاک کی خیزش	۸۱	سماں اینٹس ٹرائٹرز	۸۰۶	سب ذات الرئی نرنی
۱۰۴۰	سوزاک کی گھٹیا	۶۵۳	سماں پاکس	۶۹۸	سب ذیابیطی
۱۰۴۱	سوزاک عورتوں کا	۶۹۴	سماں پاکس اناکولیشن	۸۶۶	سب ریشہ دار
۱۰۴۱	سوزاک عورتوں کا فرجی	۶۶۸	سماں پاکس ڈس کریٹ	۸۰۲	سب سرخ (رالج)
۱۰۴۱	سوزاک عورتوں کا مہیسی	۶۶۸	سماں پاکس کان فلوئٹٹ	۶۹۹	سب شدید
۱۰۴۲	سوزاک عورتوں کا علاج	۶۶۹	سماں پاکس ماڈیفائیڈ	۶۹۸	سب شدید و خنی
۱۲۶	سوانٹ گلیٹنڈز	۶۶۹	سماں پاکس میلگ نیٹ	۸۰۵	سب کاذب (غیر حقیقی)
۶۶۸	سیاہ سرفہ	۶۶۸	سماں پاکس ہیپوراجک	۸۶۶	سب ٹوبرنیمونیا
۶۳۰	سپٹی سیمیا	۱۲۵	سپے ٹھینک نروز	۶۹۸	سب لیفی
۶۳۶	سپٹی سیمیا ٹریٹمنٹ	۲۵۳	سٹم ایٹالوجی	۸۰۸	سب مرمن
۱۲۸	سپٹک ڈیزیز	۶۹	سٹن حج اسنان	۸۱۰	علامات
۶۵۳	سیتلا	۲۶	سینہ	۸۱۶	تشخیص
۶۶۴	سیتلائٹو	۵۵	سینہ کا زرمیانی پردہ	۸۱۸	علاج ڈاکٹری
۶۹۳	سیتلاموتیا	۵۴	سینہ کی بخلی	۸۱۹	حفظ ما تقدم
۸۴	سیدھی آنت	۵۰	سینہ کی نالی	۸۲۲	علاج شافی
۲۲	سیرم	۶	سینہ کی بڑیاں	۸۳۰	علاج دوائی
۲۴۳	سیر و تفریح	۲۴۳۶	سینہ کے اعضاء	۸۳۱	خاص دوائیں
				۸۳۶	مفید محرمات

۹۵۶	طاعون کے اسباب	۳۳۸	شوربا گوشت کا	۱۰۶	سیری برقم
۹۶۳	طاعون معوی	۳۳۹	شوربا نباتی	۱۰۷	سیری بیلیم
۹۶۱	طاعون ملک	۷۲۸	شہقہ	۸۳	سیکم
۹۶۲	طاعون نیمونیا	۷۹۳	شیلیم	۱۲۶	سین سیریا سین شیشتر
۲۷۸	طب جدید	۷۹۸	ص	۱۲۶	سین سیریا سین شیشتر
۱۳۲	طبقات چشم	۲۶	صدر	۱۲۶	سین سیریا سین شیشتر
۱۳۴	طبقة شکبہ	۱۷	صفقات	۱۲۷	سین سیریا سین شیشتر
۱۳۲	طبقة مصابہ	۲۴۷	صفائی جسمانی	۱۲۸	سین سیریا سین شیشتر
۱۳۴	طبقة عنبہ	۲۷۳	صفائی کوچہ و بازار کی	۱۲۸	سین سیریا سین شیشتر
۱۳۳	طبقة مشیمہ	۲۷۱	صفائی مکان کی	۱۲۰	سین سیریا سین شیشتر
۱۳۰	طبقة ملجمہ	۹۰	صفرا	۳۱۵	سینک کرا
۲۷۸	طبیعت و حفظ صحت	۹۰	صفرا کے خواص اور فوائد	۸۸۴	سینی لوریا
۹۳	طحال (تلی)		ط	۱۳	سی نارنہروس
۹۳	طحال کے افعال	۲۵۳	طاعون	۱۲	سیوچ
	ع	۹۵۵	طاعون بطنی		ش
۶۸	عارض	۹۵۸	طاعون خفیف	۶۳۷	شندید گھیا
۳۹۵	عدوی	۹۶۱	طاعون خونی	۲۳۷	شراب
۲۰۰	عدوی اختتامیہ	۹۶۳	طاعون دماغی	۲۴۱	شراب کی اقسام
۶۳۶	عدوی بسیطہ	۹۵۸	طاعون دوار	۲۳۹	شراب کی تاثیرات
۳۹۸	عدوی جراثیم	۹۶۳	طاعون سرسامی	۲۳۷	شراب کی تاریخ
۳۹۹	عدوی جراحت	۹۶۱	طاعون غصہ	۲۳۹	شراب کے فوائد
۹۶۲	عدوی جرثومہ قولونیہ	۹۶۰	طاعون عدوی گلہنی	۲۴۰	شراب کے نقصانات
۱۰۴۸	عدوی جرثومہ سوزاکیہ	۹۶۳	طاعون فلغمونی	۳۵	شراب کی تاثیرات
۳۹۸	عدوی ذاتیہ	۹۶۴	طاعون کاعلاج ڈاکٹری	۳۶	شراب کی ساخت
۳۹۷	عدوی عمومیہ	۹۷۳	طاعون کاعلاج طبی	۳۸	شراب کی تاثیرات
۳۹۹	عدوی غیر نوعیہ	۹۷۲	طاعون کے عوارضات کاعلاج	۶۸	شراب کی تاثیرات
۲۰۰	عدوی کا طریق	۹۶۹	طاعون کے نجات ڈاکٹر کی	۲۳۸	شراب کی تاثیرات
۲۹۷	عدوی کی اقسام	۹۵۵	طاعون کی تاریخ	۳۳۸	شراب کی تاثیرات
۳۹۵	عدوی کی تعریف	۳۹۵	طاعون کی تعریف	۳۳۹	شراب کی تاثیرات
۳۹۶	عدوی کا موضوع	۹۵۸	طاعون کی اقسام		شراب کی تاثیرات

۴۹	غذو جاذبہ	۳۵۶	علاج حکیمانہ	۳۹۶	عدوی کے نتائج
۶۳	غذو الجنین	۳۵۶	علاج شافی	۳۹۸	عدوی مقامیہ
۷۳	غذو خلف الاذن	۳۵۶	علاج عطائیانہ	۳۹۹	عدوی نوعیہ
۶۲	غذو درقیہ اور اسکے افعال	۳۵۶	علاج غذائی	۳۵	عروق
۱۴۶	غذو سحمیہ	۳۵۶	علاج مترصدی	۴۷	عروق جاذبہ
۱۴۶	غذو عرقیہ	۳۵۵	علاج مانع مرض	۴۸	عروق جاذبہ کی رطوبت
۷۲	غذو لعابیہ	۳۵۳	علامات الامراض	۴۱	عروق سواقی
۱۸۰	غذا (عمدہ)	۳۵۴	علامات باطن	۴۲	عروق سواکن
۱۹۵	غذا انسان کی طبعی	۳۵۴	علامات تشخیصہ	۴۱	عروق شعریہ
۲۲۱	غذا بازاری	۳۵۴	علامات ذاتیہ (مستقیمہ)	۳۵	عروق ضواریہ
۲۰۰	غذا حیوانی و نباتی	۳۵۴	علامات مشرکیہ	۴۸ و ۴۷	عروق کیلوریہ
۲۳۳	غذا حیوانی و نباتی کا نقشہ	۳۵۴	علامات ظاہرہ	۴۸ و ۴۷	عروق لبنیہ
۸۷	غذا کا ہضم ہونا	۳۵۳	علامات عامہ	۱۰۶۹	عض الکتب
۱۸۱	غذا کی ترکیب	۳۵۴	علامات عرضیہ	۱۵	عضلہ جمع عضلات
۱۸۱	غذا کی ضرورت	۳۵۴	علامات مخصوصہ	۱۷	عضلات کی تعداد
۱۸۶	غذا کی مقدار	۳۵۴	علامات مزاجیہ	۱۷	عضلات کی دبیر جھلیاں
۷۴ و ۷۷	غذا کی نانی	۳۵۴	علامات مقامیہ	۱۶	عضلات کی شکل و جسامت
۱۸۸	غذا کے اوقات	۳۵۴	علامات مندرہ	۱۵	عضلات کی ساخت
۱۹۰	غذا کے متعلق ہدایات	۱۴۹	علم حفظ صحت	۹	عظم الرضفہ
۲۱۹	غذا کے اجزاء کا نقشہ	۳۴۲	علم طب تعریف وغیرہ	۱	عظام
۲۲۳	غذا کے ہضم کا نقشہ	۶	عموم الفقرات	۹	عظام ہمسائیہ
۱۸۹	غذا کی کم خوری یا پر خوری	۳۵۵	عوارضات مرض	۶۲۸	عفونی امراض
۶۴۹	غسل	۹۶	عرق الکلیہ	۶۳۰	عفونت نفاسی
۲۵۲	غسل گرم	۱۲۷	عین (آئینہ)	۱۱۳	عکس تاثیر
۲۵۱	غسل معتدل		ع	۳۶۵	علم الجراثیم
۲۵۱	غسل نیم گرم	۱۲۹	غذو الذمخ	۳۵۵	علاج الامراض
۵۶	غشاء الریہ	۷۲	غذو تحت اللسان	۳۵۶	علاج آب و ہوائی
۵۴	غشاء الصدر	۷۲	غذو تحت الفك	۳۵۶	علاج تشخیصی
۱۰۳	غشاء صلب	۶۳	غذو ترسیہ	۴۵۶	علاج حفظ صحتی

۳۳۹	کانچی	۸۲	قوٹون صاعد	۲۵۳	فیورمالٹا (انڈیولنیٹ)
۷۳	کان کی گلی	۸۲	قوٹون مستعرض	۲۶۲	فیورمیریل
۸۳	کانی آنت	۸۲	قوٹون نازل	۵۳۶	فیورمیلانیورک
۸۰	کانل (کیلوس)	۲۳۶	قبوہ	۲۵۰	فیورمیں موت
۸۰	کام (کیوس)	۲۳۶	قبوہ کے نقصانات	۲۵۳	فیوربیک ٹک
۸۸	کبد (جگر)		ک	۲۵۵	فیورمہیوراجک پر نی شرس
۱۰۶۹	گتے کا کاٹنا	۳۳۹	کاڈیل	۵۳۶	فیورمہیوگلونی نیورک
۹۲	کڈنی تیج کڈنیز	۹	کارٹیلج	۲۵۲	فیورمیلو
۱۳۶	کرستے لائن لینرز	۱۳۳	کارنیا (قرنیہ)	۵۸۱	قی
۷۲۲	کرنول	۱۰۳۶	کارڈی	۱۲۹	قانون صحت
۱۳۱	کرٹو چشم	۶۹۹	کاکڑا لاکڑا	۲۱۲	قتل جراثیم
۹	کڑی	۵۳۲	کالا آزار	۲۳۲	قتل حشرات
۱۲۲	کرنے نپل نروڑ	۸۹۰	کالرا		قدم فطری
۱۰۸۵	کراز	۸۹۰	کالرا کے اسباب	۱۰۱۲	قرحہ رخوہ
۱۰۸۹	کراز قداری	۸۹۱	کالرا کی اقسام	۱۰۱۲	قرحہ زہریہ
۱۰۹۶	کراز بچوں کا	۸۹۲	کالرا کی علامات	۱۳۳	قرنیہ
۱۰۸۹	کراز جانی	۸۹۲	کالرا کی تشخیص	۶	قص
۱۰۸۹	کراز خلفی	۸۹۲	کالرا کا انجام	۱۱۰۱	قلاع و بانی (دبابہ)
۱۰۸۸	کراز ذاتی	۸۹۲	کالرا سے حفظ ما تقدم	۲۸	قلب (دل)
۱۰۸۸	کراز صیبانی	۸۹۳	کالرا کے عوارض و نتائج	۱۲۰	قنوت ہالیہ
۱۰۸۸	کراز ضربی	۸۹۸	کالرا کا علاج ڈاکٹری نیا	۱۳۸	قوت بصارت
۱۰۸۹	کراز مستقیم	۹۰۳	کالرا کا علاج ڈاکٹری پرا	۱۳۳	قوت ذالہ
۲۶۱	کیونی کیٹیل ڈیزیز	۹۱۰	کالرا کا علاج طبی	۱۳۸	قوت سامعہ
۱۰۹۷	کنارہ	۹۰۷	کالرا کے مجرب نسخہ جات	۱۲۲	قوت شامہ
۷۲۲	کن پیڑے	۹۰۸	کالرا کے عوارضات کا علاج	۱۲۵	قوت لامسہ
۳۶۱	کن بیجی لس ڈیزیز	۱۳۸	کان اویشنوالی	۱۲۷	قوت لامسہ کا مقام
۷۹۲	کنٹھ مالا	۱۲۰	کان اندرونی	۲۰۲	قوت مدافعت مرض
۸۷۳	کنٹھے	۱۳۹	کان بیرونی	۲۰۷	قوت مدافعت مرض کی حقیقت
۷۲۲	کن جنک ٹاٹو	۱۳۹	کان ورمیانی	۸۲	قوٹون

۲۵۱	فیور سپاٹڈ	۲۵۵	فیور الجائیڈ پر نی شس	۱۰۳	غشاء و غلبہ
۲۵۵	فیور پینے سے فک	۲۵۶	فیور انفیکشس	۱۰۴	غشاء و لیت
۲۵۲	فیور کارلیٹ	۲۵۵	فیور انفلامیٹری	۱۳	غشاء و سمبہ
۵۸۵	فیور سپیل کا نئی نیوڈ	۲۵۲	فیور انفلاوٹریٹ	۹	غشرون
۶۲۶	فیور سپیل کا نئی نیوڈ	۲۵۲	فیور انفلامیٹری (ایگٹو)	۵۲	غشرون و مکی
۲۵۵	فیور سپیٹنگ	۲۵۴	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۲۶	غلاف القلب و غلاف دل
۲۵۶	فیور سوڈو خس	۶۵۱	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۶۱	غلاف قلب
۶۳۰	فیور سپیٹنگ	۲۵۵	فیور ایڈیٹنگ کٹارل		ف
۵۹۰	فیور سپیٹری بر و سائل	۵۲۶	فیور ایڈیٹنگ کٹارل		فادریم
۲۵۱	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۱	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۳۵	فارسی
۵۹۵	فیور سپیٹری ڈیز	۵۴۱	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۱۰۹۶	فایسیر
۶۰۰	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۶۲	فالودہ سادہ
۶۰۵	فیور سپیٹری ڈیز	۵۲۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۳۹۹	فایسیر
۵۶۴	فیور سپیٹری ڈیز	۵۶۹	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۲۱	فایسیر
۲۵۱	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۸۴	فایسیر
۶۰۵	فیور سپیٹری ڈیز	۶۳۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۱۰۱۶	فایسیر
۲۵۱	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۱	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۱۰۵۳	فایسیر
۲۵۰	فیور سپیٹری ڈیز	۶۰۵	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۲۶۴	فایسیر
۲۵۶	فیور سپیٹری ڈیز	۵۴۱	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۱۱۰۳	فایسیر
۲۵۲	فیور سپیٹری ڈیز	۵۶۴	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۶۶	فایسیر
۵۲۰	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۶۲۲	فایسیر
۵۲۲	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۶۴	فایسیر
۵۶۴	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۳۳۹	فایسیر
۲۵۱	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۶۴۶	فایسیر
۲۵۰	فیور سپیٹری ڈیز	۵۲۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۱۶	فایسیر
۲۴۹	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۴۱۴	فایسیر
۲۴۹	فیور سپیٹری ڈیز	۶۳۶	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۴۳۹	فایسیر
۲۴۶	فیور سپیٹری ڈیز	۶۰۹	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۲۴۵	فایسیر
۲۴۵	فیور سپیٹری ڈیز	۲۵۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۲۵۳	فایسیر
۵۴۱	فیور سپیٹری ڈیز	۵۲۲	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۲۵۱	فایسیر
۶۲۶	فیور سپیٹری ڈیز	۵۹۵	فیور ایڈیٹنگ کٹارل	۶۴۶	فایسیر

۲۱۱	گوشت گائے کا	۱۲۹	کیش الدَّمع	۱۱۳	کنڈکشن
۱۰۴۸	گوڈاکس انفیکشن	۸۰	کیلوں-کیوس	۷۶۸۰	کنڈر میٹن
۱۰۵۱	گوڈاکس انفیکشن کا علاج		گ	۸۰۱	کنڈر پتھر
۲۰۹	گھی	۶۸	گال (صفراء)	۷۶۹	کوتا
۷۷	گیٹرک جوس	۸۹	جبال بلیڈر	۷۷۱	کورا فیلڈ
۲۱۴	گیہوں	۶۴	گروہ جمع گروے	۱۰۷۶	کوڑھ (جذام)
۲۱۵	گیہوں کا آٹا-روٹی	۹۶	گروے کی ٹوٹی	۱۰۷۷	کوڑھ اُبھار دیا
	ل	۹۴	گروے کی ساخت	۱۰۷۸	کوڑھ بے حسی کا
۸۳	لارج اینٹس ٹائیز	۹۹	گروے کی نالیاں	۱۰۷۹	کوڑھ مرگب
۱۰۸۵	لک جا	۹۶	گروے کے افعال	۲۳۷	کوکو
۳۳۹	لائم وائر	۵۳	گفتگو	۹۶	کلا و گروہ
۲۵۳	لباس	۷۴	گلا	۹۷	کلاہ گروہ کے افعال
۲۵۴	لباس رنگدار	۷۹۹	گلاس پاکس	۹۴	کلیہ-کلیتین
۲۵۵	لباس ریشمی و ادنی	۱۰۹۷	گلائڈرس	۸۴	کولن (قون)
۲۵۳	لباس کی ضرورت	۷۲۲	گلڈے	۸۴	کولن سٹینڈنگ
۲۵۵	لباس گرم	۱۰۲۲	گلیٹ	۸۴	کولن ٹیمپس ورس
۲۵۶	لباس مستعمل	۷۹	گم جمع گمز	۸۴	کولن ڈسینڈنگ
۲۵۷	لباس کو دھونا و دھلانا	۱۴	گمفوسس	۲۸۹	کونین
۲۵۴	لباس مسامدار	۱۵	گینگلی مس	۲۹۰	کونین کی تاریخ
۹۱	لیبہ	۱۰۲۰	گنورھیا	۲۹۰	کونین کے اقسام
۷۲	لبے - لوزٹین	۱۰۴۱	گنوریادی کائٹل	۲۹۲	کونین دینے کے طریقے
۶۸	لپ (ہونٹ)	۱۰۴۰	گنوریل رومارٹیم	۲۹۵	کونین کے متعلقہ ہدایات
۶۹	لشہ جمع لبتات	۱۰۴۷	گنوریل سبس ٹائیس	۲۹۸	کونین کے مضرات
۱۴۳	لسان	۱۰۴۳	گنوریل ولوائٹیس	۲۹۹	کونین کے مجربات
۷۳	لغاب	۲۱۰	گوشت	۶۲	کھانا
۱۲	لگے مینٹ	۲۱۱	گوشت بکری کا	۲۵۳	کھسرہ
۴۸	لیف	۲۱۰	گوشت بھیرپی کا	۷۰۴	کھوپری
۴۷	لینے تکس	۲۱۳	گوشت پرندوں کا	۴۱	کے پلیریز
۴۷	لینے تک کے پیریز	۲۱۱	گوشت سور کا	۳۳۰	کیش پیٹر

۳۳۴	مرض دودارہ	۳۶۱	متعدی امراض	۴۹	لفٹ ٹک گلینڈز
۳۳۵	مرض دوری	۳۶۹	متعدی امراض عام	۵۵	لنگز (پھیپھڑے)
۳۳۵	مرض ذاتی (اوتی)	۳۷۰	متعدی امراض کا نقشہ	۷۲	لوہر تین
۳۳۳	مرض شدید	۳۶۱	متعدی امراض کے اقسام	۸۸	لوہر (جگر)
۳۳۵	مرض بشرکی	۳۶۲	متعدی امراض کی مابیت	۸	لوہر ایکسٹریٹ
۳۳۴	مرض طاری	۹۹	مذات	۷۱	لہات
۳۳۵	مرض عارضی	۱۰۱	بجری البول	۱۴۰	سے برنچہ
۳۳۴	مرض عام	۱۲۹	بجری آنف	۱۰۷۲	لیپرسی
۳۳۴	مرض غضن	۵۱	بجری جاذب آئین	۱۰۷۸	لیپرسی انا بھیتک
۳۳۳	مرض فعلی	۳۷۷	بجری صدر	۱۰۷۷	لیپرسی ٹوبرکولر
۳۵۵	مرض کا انجام	۶۷	بجری غذا	۱۰۷۹	لیپرسی کبڈ
۳۳۳	مرض کی اقسام	۲۱۳	بھلی	۵۲	لے رنکس
۳۳۳	مرض کی تعریف	۱۵	بھلیاں (عضلات)	۳۱	لیفٹ آرٹیکل
۳۵۵	مرض کے عوارضات	۱۰۴	مح (بھیجا)	۳۱	لیفٹ وین ٹریکل
۳۵۵	مرض کے نتائج	۱۰۶	مح کبیر	۲۱	لیفین
۳۳۴	مرض متعدی	۱۰۷	منج	۴۷	لیکٹی ٹنڈ
۳۳۴	مرض متفرق	۳۰۱	مدت حضانت مرض	۱۲۹	لیکریل سٹیک
۳۳۳	مرض مزمن (پڑانا)	۴۷	مرا بھ	۱۲۹	لیکریل کینال
۳۳۴	مرض مشری	۸۹	مرا راد	۱۲۹	لیکریل گلینڈ
۳۳۴	مرض مقامی	۳۳۳	مرض	۷۹۸	لیو پس
۳۳۵	مرض موروثی	۱۱۰۱	مرض الفم والقدم	۴۱۴	لیوکوسائی ٹوسس
۳۳۵	مرض مولودی	۱۱۰۴	مرض التوم (نوام)		م
۱۰۷۰	مرض ندآف الصدف	۷۹۷	مرض ایڈی سن	۴۵۳	ماربلائی (خسرہ)
۳۳۵	مرض نفسانی	۶۴۲	مرض بی کولائی	۱۳۸	ماہیت بصارت
۳۳۵	مرض نوعی	۹۵۱	مرض بی کولائی کا علاج	۱۳۴	ماہیت ذائقہ
۳۳۴	مرض دہائی	۱۱۰۳	مرض پھیپھڑوں کی شعی	۱۴۱	ماہیت سماعت
۳۳۵	مرض وطنی	۳۳۳	مرض ترکیب	۱۴۲	ماہیت شہم
۳۳۵	مرض	۳۳۵	مرض شانوی	۱۴۷	ماہیت لامسہ
۳۳۱	مزاج	۳۳۳	مرض خفیف	۳۴۰	ماد الجین

۵۰۱	ملیریا کا مخلوط علاج	۱۵	مفصل داخل	۳۵۰	مزاج بلغمی
۴۷۰	ملیریا کا مچھر	۱۵	مفصل دوری	۳۴۹	مزاج دموی
۴۶۷	ملیریا کا کرم	۱۵	مفصل زاوی	۳۵۰	مزاج سوداوی
۴۶۸	ملیریا کے کرم کا دوریز نرگی	۱۵	مفصل سلس	۳۵۰	مزاج صفراوی
۴۷۳	ملیریا کے اسباب	۱۴	مفصل شقی	۳۵۰	مزاج عصبی
۴۷۸	ملیریا کی اقسام	۱۴	مفصل غیر (کم متحرک)	۴۲۵	مزایات عفونت
۴۶۶	ملیریا کی تاریخ	۱۳	مفصل کے اقسام	۴۲۸	مزایات عفونت آبی
۴۷۵	ملیریا کی روک تھام	۱۵	مفصل متحرک	۴۳۱	مزایات عفونت جامد یا خشک
۴۶۵	ملیریا کی ماہیت	۱۴	مفصل مدد رذر	۴۲۸	مزایات عفونت دُخانی
۵۳۰	ملیریا کی نقاہت	۱۴	مفصل مرکوز	۴۲۷	مزایات عفونت طبعی
۴۶۴	ملیریا کی بُخاروں کا بیان	۱۵	مفصل سطح	۴۲۶	مزایات عفونت قدرتی
۷۲۲	مہینش	۱۴	مفصل مساری	۴۲۸	مزایات عفونت کیمیائی
۴۰۴	مناعت	۱۴	مفصل مُسنن	۳۱۹	مسٹر ڈپلاٹر
۴۲۴	مناعت انفعالی	۱۳	مفصل مؤثّق	۱۵	مُثل جمع مُثلز
۴۱۸	مناعت ذاتی کبی	۱۴	مفصل منیرابی	۳۵۲	مساوک
۴۱۸	مناعت شخصی	۳۵۸	مقدار خوراک ادویہ	۶۹	مسورے
۴۱۷	مناعت طبعی	۶۰	مقدار ہوا متفس	۲۲۱	مصالح
۴۱۷	مناعت قوی	۱۰۶	مقدم دماغ	۲۶۰	مطالعہ یا پڑھائی
۴۱۸	مناعت کبی	۱۳۱	مُقلدہ (ڈھیلہ)	۸۲	مِخا، دقیق
۴۱۷	مناعت کی اقسام	۲۶۸	مکانات رہائشی	۸۱	مِخا، صائم
۴۰۴	مناعت کی تعریف	۲۷۰	مکانات رہائشی کی تعمیر	۸۴	مِخا، مستقیم
۴۰۷	مناعت کی ماہیت	۲۷۱	مکانات کی صفائی	۷۵	معدہ
۴۱۹	مناعت کبی فاعلی	۲۱۵	مکئی	۷۸	معدے کا ہضم
۴۱۸	مناعت کبی مصنوعی	۲۰۹	مکھن	۷۵	معدے کی تشریح
۴۱۷	مناعت نبی	۶۹	ملک ٹیتھ	۷۷	معدے کی رطوبت
۶۷	مُثَنّہ	۴۶۴	ملیریا	۷۶	معدے کی ساخت
۶۷	مؤثّقہ	۴۷۸	ملیریا سے بچنے کی بدایات	۱۲	مفصل جمع مفاعیل
۶۹۹	موتیا سیٹلا	۴۸۶	ملیریا کا ڈاکٹری علاج	۱۴	مفصل ارتقائی (کم متحرک)
۱۰۷	موخر دماغ	۵۰۲	ملیریا کا طبّی علاج	۱۲	مفصل ثابت

۶۴۷	نیمونیا ماسوز ثقیل	۱۲۴	روز سپاٹل	۲۷۴	موسم
۶۴۷	نیمونیا منتقل (کریٹیک)	۱۲۵	روز سچے تھیک	۲۷۶	موسم ہر سات
۲۶۵	نہند	۱۲۴	روز کرے ٹیل	۲۷۵	موسم بہار
۱۱۰۴	نہند کی بیماری	۱۱۲	روز موٹر	۲۷۷	موسم سرما
۲۶۷	نہند کا مقام	۱۰۲	روز سسٹم	۲۷۵	موسم گرما
۲۶۷	نہند کا طریق	۶۵۱	زلہ وبائیہ	۵۵	نہند یا سٹائٹم
۲۶۷	نہند کا وقت	۳۵۹	نسخہ نویسی	۱۰۹	نہند آؤ بلا ٹکیٹا
۲۶۶	نہند کی طبی مقدار	۱۷	نہیں	۳۵۳	میزس
	و	۱۰۲	نظام عصبی	۷۰۲	میزس بلیک
۶۹۹	واٹر پاک	۱۰۳۶	نحوط سوزا کی	۷۰۴	میزس سٹیل
۷۳۷	وبائی خناق	۱۳۹	نفع جمع نفع	۷۰۶	میزس میلگ نیٹ
۶۵۱	وبائی زکام	۳۶۰	نمودہ نسخہ جات	۷۰۶	میزس مہیوراجک
۷۲۸	وبائی کھانسی	۱۲۹	نیزل ڈکٹ	۱۰۷۲	میلگ نیٹ پس چوٹ
۱۳۸	وٹرلٹس ہیومر	۱۱۰۴	نوام - مرض النوم	۳۴۰	میلنر فوڈ
۶۳۷	وجع المفاصل حاد	۷۳۳	نیمونیا	۱۰۲	مے منجیز
۶	ورٹی برل کالم	۷۴۷	نیمونیا اپیکس (چوٹی کا)	۱۰۲	مے ٹیکس
۲۵۷	ورزش یا ریاضت	۷۷۴	نیمونیا استثنائی	۲۱۸	میوہ جات
۲۵۹	ورزش باقاعدہ	۷۷۴	نیمونیا ان بلش برانکو	۲۲۴	میوہ جات کے مزاج
۲۶۰	ورزش کی اقسام	۷۵۸	نیمونیا برانکو (کھانسی کا)		ن
۲۵۸	ورزش کی مقدار	۷۵۹	نیمونیا پرائمری برانکو	۱۴۵	تآخون
۲۵۹	ورزش کے اوقات	۷۷۴	نیمونیا شش	۱۳۹	ناک کی نالی
۷۲۲	ورم اصل الاذن	۷۷۴	نیمونیا ڈیکلونی ش	۱۴۲	ناک اور بویائی
۷۲۲	ورم بن گوش	۷۶۰	نیمونیا سیکندری برانکو	۱۰۱	ناشرہ
۷۴۳	ورم پھیپھڑے کا	۷۴۷	نیمونیا سنٹرل (مرکزی)	۱۱۱	نخاع (حرام مغز)
۱۰۳۵	ورم حشفہ	۷۴۳	نیمونیا شدید (ایلیوٹ)	۱۱۰	نخاع و افشہ نخاع
۱۰۳۶	ورم خصیہ سوزا کی	۷۵۸	نیمونیا کٹارل (زلہ کا)	۱۰۹	نخاع مستطیل
۱۰۴۳	ورم شفتہ سوزا کی	۷۴۳	نیمونیا کروزیس	۵۲	نرخہ
۱۰۳۶	ورم غدہ مذی سوزا کی	۷۴۳	نیمونیا لوئر	۱۱۴ و ۱۱۳	نرودن
۹۴۷	ورم کلیہ جرثومہ قولونیہ	۷۵۸	نیمونیا لوئر	۱۱۳	نروز سنسری

۷۲۸	ہو پنگ کف	۱۰۵۳	ہائڈرو فوبیا	۹۴۷	ورم گروہ بی کولائی
۶۸	ہوٹ - ہوٹھ	۱۳۹	ہائی جین	۱۰۴۳	ورم لہسائے فرج سوزاکی
۸۹۰	ہیضہ	۱۶۳	ہجوم ضائع کے خطرات	۹۴۷	ورم مشانہ بی کولائی
۸۹۱	ہیضہ کی اقسام	۶۱	ہچکی آنا	۹۴۷	ورم مشانہ جرثومہ قولونہ
۸۹۰	ہیضہ کے اسباب	۱۲۸	ہدب جمع اہداب	۱۰۳۷	ورم مشانہ سوزاکی
۸۹۲	ہیضہ کا انجام	۱	ہڈیاں	۴۲	ورید جمع آورہ
۸۹۲	ہیضہ کی تشخیص	۷	ہڈیاں بانہ کی	۴۳	وریدوں کی اقسام
۸۹۲	ہیضہ سے حفظہ ماتقدم	۹	ہڈیاں بن سیسی	۴۴	وریدوں کے نام وغیرہ
۸۹۲	ہیضہ کی علامات	۸	ہڈیاں ٹانگ کی	۵۳	وکل کارڈز
۸۹۳	ہیضہ کے عوارض و نتائج	۶	ہڈیاں سینہ کی	۱۰۷۰	وول سارٹرز ڈیزیز
۹۰۳	ہیضہ کا علاج ڈاکٹری پراتا	۴	ہڈیوں کی تعداد	۳۴۰	وہ
۸۹۸	ہیضہ کا علاج ڈاکٹری نیا	۲	ہڈیوں کی ساخت	۳۵۳	ویری آولا
۹۱۰	ہیضہ کا علاج طبی	۱	ہڈیوں کی شکل	۶۷۴	ویری سیلا
۹۰۸	ہیضہ کے عوارضات کا علاج	۱۰	ہڈیوں کے نام	۶۹۹	ویس ٹی بیول
۹۰۷	ہیضہ کے تجربی نسخجات	۶۷	ہضم غذا	۱۴۰	ویکسینیا
۷۰۷	ڈاکٹری	۷۸	ہضم معدی	۶۹۳	ویکسینا
۱	ہیکل عظمی	۸۵	ہضم معوی	۶۹۳	ویکسی نیشن
	ہی	۷۹۶	ہلاس	۴۲	وین جمع وینز
۱۰۱۷	ہیارد لوشہ	۱۰۵۳	ہلکاؤ	۲۹	وین ٹریکل
۱۰۱	ہیورجھرا	۱۶۳	ہوا کی صفائی	۹۷۶	وینٹیل ڈیزیز
۷۷	ہیورسے ٹرنز	۱۵۶	ہوا کی کثافتیں	۴۱	وی نیولز
۱۳۹	ہیٹیکین ٹیوب	۱۵۷	ہوا کی کثافت کے اسباب		۵
۷۱	ہیڈولا	۱۵۵	ہوا کی ناہیت	۲۸	ہارٹ
۳۴۰	ہیڈوم پخت	۱۶۱	ہوائے مطلوب فی کس	۹۷۸	ہارڈ شینکر
۳۴۰	ہیڈی بنائی دلمی	۵۳	ہوا کی تالی	۳۳۱	ہائیڈوریک سرچ

مخزن حکمت

جلد دوم

اس جلد دوم میں مخزن حکمت کا حصہ سوم اور حصہ چہارم ہے۔ اس کا حجم بھی ۱۲۰۰ صفحات ہے۔
جلد اول کی طرح اس جلد دوم میں بھی سہ ہجرت تک کی اکثر جدید طبی معلومات کا اور کئی
ایک جدید امراض کا اور بعض امراض کے نئے نئے مفید و مجرب معالجات اور مجرب نسخجات
کا بیش قیمت اضافہ کیا گیا ہے +

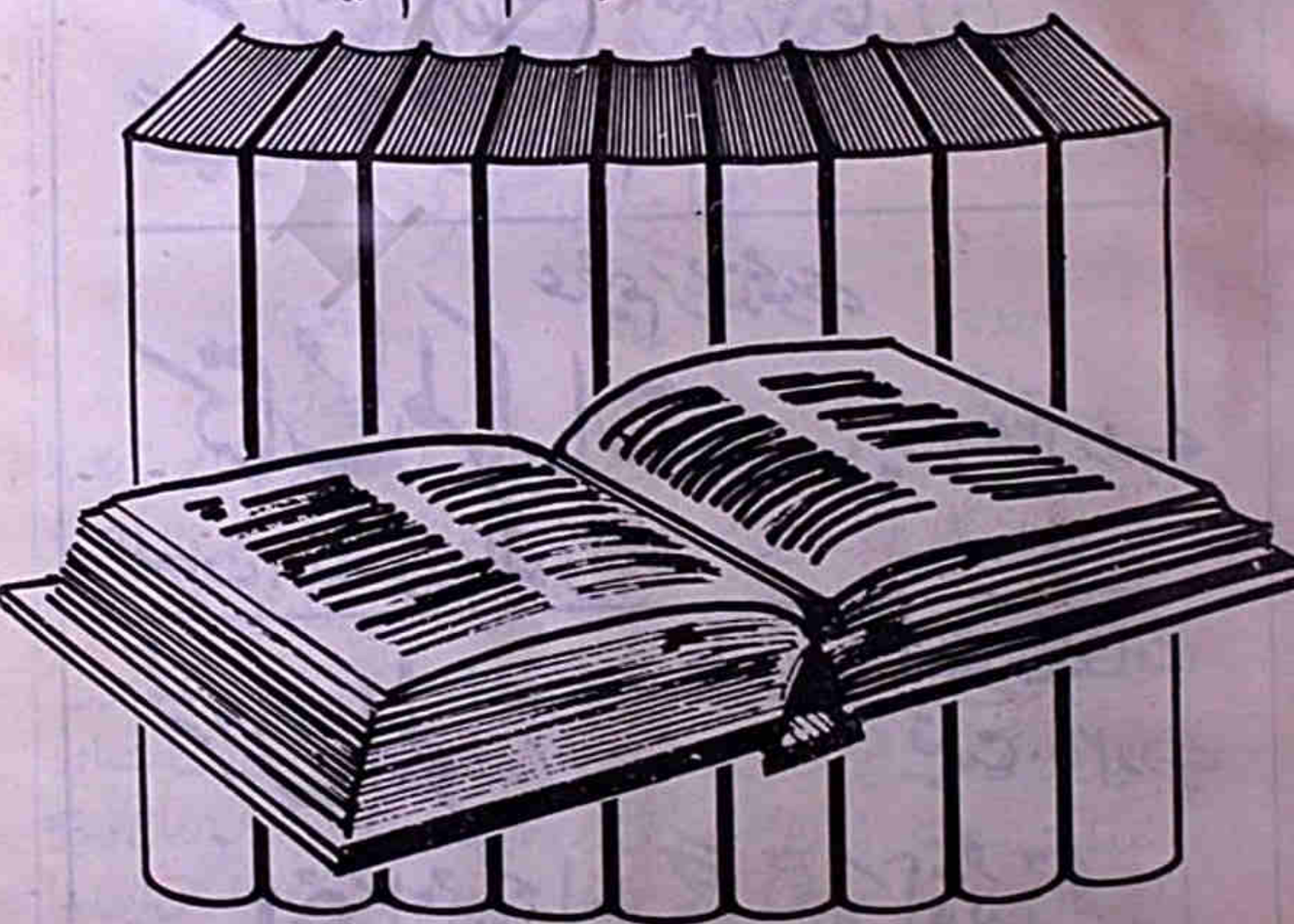
مخزن حکمت کے حصہ سوم میں یہ بارہ ابواب ہیں۔ جن میں حسب ذیل امراض ہیں :-
ب۔ امراض خون و امراض عامہ۔ اس باب میں کئی ایک نئے امراض کا اضافہ کیا گیا ہے
ب۔ امراض دماغ و نخاع و اعصاب۔ ب۔ امراض چشم۔ اس باب میں بھی کئی ایک امراض
کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ب۔ امراض گوشہ۔ ب۔ امراض بینی۔ ب۔ امراض حنجرہ و شش۔
ب۔ امراض قلب۔ اس باب میں بھی چند امراض بڑھائے گئے ہیں۔ ب۔ امراض
دہن و زبان۔ ب۔ امراض معدہ و امعاء۔ اس باب میں بھی کئی امراض بڑھائے گئے ہیں
ب۔ امراض جگر و طحال۔ اس باب میں بھی چند امراض کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ب۔ امراض
گردہ و مثانہ۔ اس باب میں کئی امراض کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ب۔ امراض جلد۔
بال و ناخن۔ اس میں بھی اضافات کئے گئے ہیں +

مخزن حکمت کے حصہ چہارم میں یہ سات ابواب ہیں۔ جن میں حسب ذیل امراض ہیں :-
ب۔ امراض مخصوصہ مردان۔ ب۔ امراض مخصوصہ زنان۔ ب۔ امراض حمل و حاملہ
ب۔ امراض ولادت و زچہ۔ ب۔ امراض اطفال۔ ب۔ اتفاقی حادثات اور
ان کا فوری علاج اور مجروح کو پہلی امداد وغیرہ۔ ب۔ سمیات و تریاقات یعنی زہریں
اور ان کے تریاق +

مخزن الجواهر

طبی و داکتری لغت

شمس الاطباء و داکٹر و حکیم غلام جیلانی



اعجاز پبلشنگ ہاؤس،
نئی دہلی

تین نادر و نایاب اور عظیم الشان طبی تحفے
”شمس الطباء حکیم و ڈاکٹر غلام جمیلانی خان صاحب“

بیسویں صدی کا پہلا طبی عجوبہ

محزن حکمت (مکمل دو جلدیں)

گھر کا ڈاکٹر و حکیم
قیمت ۶۰۰ روپے

عظیم ترین مجموعہ

کتاب المركبات

قیمت ۱۲۵ روپے

المعروف: مخزن المركبات

طبی و ڈاکٹری لغات
قیمت ۲۵۰ روپے

محزن الجواهر

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۰۶ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

مِخْرَنُ الْحِكْمَةِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ط

حصہ اول باب اول تشریح و افعال الاعضاء ڈھانچہ یا ہٹھری

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

سکیلے ٹن

ہیکل عظمی

ڈھانچہ

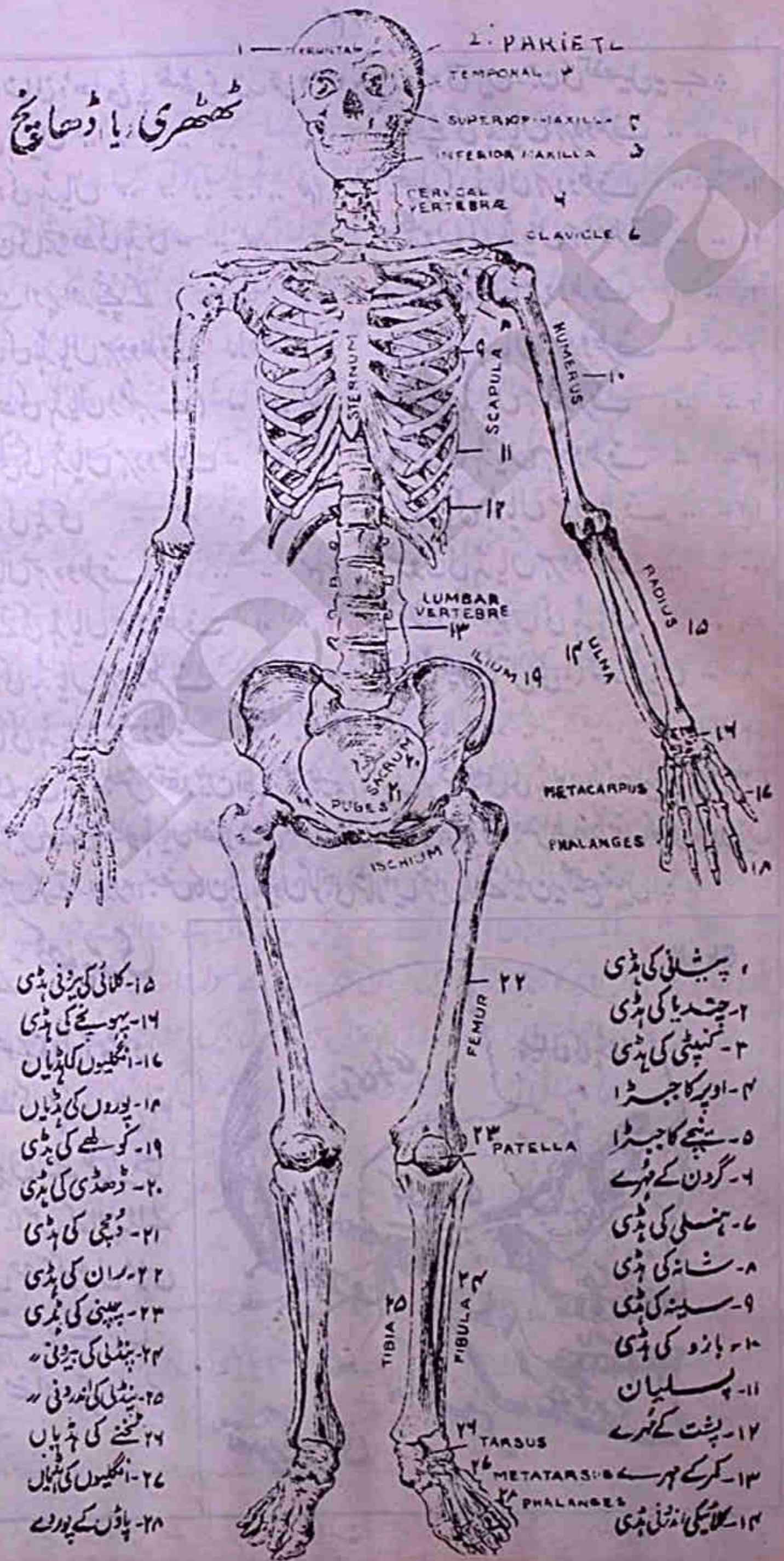
انسان کا ڈھانچہ ہڈیوں سے بنا ہوا ہے۔ جو تمام جسم کی بنیاد اور سہارا ہیں۔ جسم کا سارا بوجھ یہی ہڈیاں اٹھائے ہوئے ہیں۔ بغیر ان کے چلنا پھرنا یا کوئی کام کرنا دشوار بلکہ محال تھا ہڈیاں اپنی ساخت میں سخت اور مضبوط مگر ہلکی اور لچکدار ہوتی ہیں۔ تمام عضلات بدن (گوشت) جو جسم کے مختلف اعضاء کو مختلف حرکات دیتے ہیں۔ انہیں ہڈیوں پر لگے رہتے ہیں۔ جسم کے اہم اور نازک اعضاء کو بیرونی آفات اور صدمات سے یہی ہڈیاں محفوظ رکھتی ہیں۔ جیسے کھوپڑی کی ہڈیاں دماغ کو بریٹھ کی ہڈیاں حرام مغز کو۔ اور سینے کی ہڈیاں دل اور پیپھڑوں وغیرہ کو محفوظ رکھتی ہیں۔ ہڈیوں کی شکل مختلف اشکال کے لحاظ سے ہڈیاں چار قسم کی ہوتی ہیں (۱) طبی ہڈیاں جنکے اوپر اور نیچے کے دوسرے اور ایک درمیانی جسم ہوتا ہے۔ جیسے ران اور

بازو کی ہڈیاں ۲، چوٹی ہڈیاں جیسے شانے اور سرین کی ہڈیاں (۳) چھوٹی ہڈیاں جیسے پہونچے اور ٹخنے کی ہڈیاں (۴) نامہوار یا بے قاعدہ ہڈیاں جیسے ریڑھ کے مہرے + ہڈی کی ساخت - ہڈی کی ساخت میں ایک تنہائی حیوانی مادہ (سینگ کی قسم) اور دو تنہائی خاکی مادہ چوڑے کی قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر شیشے کے ایک برتن میں شورے یا نمک کا ہلکا تیزاب ڈال کر اس میں ہڈی کو دو تین روز تک بھگو رکھیں۔ تو اس خاکی مادہ تیزاب میں حل ہو جانے کے سبب وہ نرم پگھلی اور ہلکی ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہڈی کسی کھلی جگہ پر جلا دیں۔ تو اس کا حیوانی مادہ جل کر وہ کھربا ہٹی کی طرح سفید اور خستہ ہو جاتی ہے + پرندوں کی ہڈیاں زیادہ ہلکی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ آسانی سے ہوا میں اڑ سکتے ہیں بچوں کی ہڈیوں میں حیوانی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور خاکی مادہ کم۔ اس لئے جب بچے گر پڑتے ہیں۔ تو ان کی ہڈیاں خم کھا جاتی ہیں۔ مگر ٹوٹتی نہیں۔ برخلاف ازیں بوڑھوں کی ہڈیوں میں خاکی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے بوڑھوں کی ہڈیاں خفیف صدمات سے بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ ہڈی کی لچک پسلیوں میں خوب نمایاں ہوتی ہے جو سانس لینے وقت اچھی طرح دیکھی جاسکتی ہے۔ ملک عرب میں لڑکے اونٹ کی پسلی کی ہڈی کی کمان بنا لیتے ہیں +

اگر کسی ہڈی کو کھڑے طور پر آری وغیرہ سے کاٹ کر دیکھیں۔ تو اس کی ساخت میں دو حصے دکھائی دیتے ہیں جن میں سے باہر والا حصہ ہاتھی دانت کی مانند سخت ہوتا ہے۔ اور اندر والا حصہ خانہ دار ہوتا ہے۔ لمبی ہڈیوں میں ایک نالی سی ہوتی ہے۔ جس میں گودا بھرا رہتا ہے۔ ہڈی کی بیرونی سطح پر ایک جھلی لگی رہتی ہے۔ جس میں خون کی رگیں حال بنا کر ہڈی کی پرورش کرتی رہتی ہیں۔ اگر ہڈی پر سے یہ جھلی اتر جاوے۔ تو ہڈی مُردار پڑ جاتی ہے +

جنین میں (یعنی جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے) سارا ڈھانچہ کریوں کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ جو بعد میں رفتہ رفتہ ہڈیاں بن جاتی ہیں۔ جنین میں سب ہڈیوں سے پہلے ریڑھ کی ہڈی یا مہروں کا ستون بنتا ہے۔ مختلف ہڈیوں میں عمر کے مختلف اوقات میں خاکی مادہ پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ یعنی وہ کریوں سے ہڈیاں بننے لگتی ہیں۔ اور ۲۵ برس کی عمر تک ہڈیوں کا ڈھانچہ بالکل مکمل ہو جاتا ہے +

ٹھٹھری یا ڈھانچ



- ۱۵- گھٹائی کی ہڈی
- ۱۶- پیر کی ہڈی
- ۱۷- انگلیوں کی ہڈیاں
- ۱۸- پوروں کی ہڈیاں
- ۱۹- گولہ کی ہڈی
- ۲۰- ڈھڈی کی ہڈی
- ۲۱- دھجی کی ہڈی
- ۲۲- ران کی ہڈی
- ۲۳- پچنی کی ہڈی
- ۲۴- پٹلی کی ہڈی
- ۲۵- پٹلی کی ہڈی
- ۲۶- پٹلی کی ہڈی
- ۲۷- پٹلی کی ہڈی
- ۲۸- پاؤں کے پوروں

- ۱- پیشانی کی ہڈی
- ۲- چہرہ کی ہڈی
- ۳- گھٹائی کی ہڈی
- ۴- اوپر کا جبڑا
- ۵- نیچے کا جبڑا
- ۶- گردن کے ہڈے
- ۷- ہنسل کی ہڈی
- ۸- شانہ کی ہڈی
- ۹- سینہ کی ہڈی
- ۱۰- بازو کی ہڈی
- ۱۱- سلیبان
- ۱۲- پشت کے ہڈے
- ۱۳- کمر کے ہڈے
- ۱۴- پیر کی ہڈی
- ۱۵- گھٹائی کی ہڈی
- ۱۶- انگلیوں کی ہڈیاں
- ۱۷- پوروں کی ہڈیاں
- ۱۸- گولہ کی ہڈی
- ۱۹- ڈھڈی کی ہڈی
- ۲۰- دھجی کی ہڈی
- ۲۱- ران کی ہڈی
- ۲۲- پچنی کی ہڈی
- ۲۳- پٹلی کی ہڈی
- ۲۴- پٹلی کی ہڈی
- ۲۵- پٹلی کی ہڈی
- ۲۶- پٹلی کی ہڈی
- ۲۷- پٹلی کی ہڈی
- ۲۸- پاؤں کے پوروں

انسانی ڈھانچ یا ٹھٹھری میں کل ۲۴۶ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے :

سر کی ہڈیاں ۸	پہونچنے کی ہڈیاں ہر دو طرف ۱۶
چہرہ کی ہڈیاں ۱۴	ہتھیلی کی ہڈیاں ہر دو طرف ۱۰
زبان کی جڑھ کی ہڈی ۱	انگلیوں کی ہڈیاں ہر دو طرف ۲۸
دانت اوپر اور نیچے کے ۳۲	کولہے کی ہڈیاں ہر دو طرف ۲
کان کی ہڈیاں ہر دو طرف ۶	زبان کی ہڈیاں ہر دو طرف ۲
ریڑھ کی ہڈیاں (مہرے) ۲۶	چینی کی ہڈیاں ہر دو طرف ۲
ہنسل کی ہڈیاں ہر دو طرف ۲	پنڈلی کی ہڈیاں ہر دو طرف ۴
سینے کی ہڈی ۱	ٹخنوں کی ہڈیاں ہر دو طرف ۱۴
پسلیاں ہر دو طرف ۲۴	تلووں کی ہڈیاں ہر دو طرف ۱۰
شانے کی ہڈیاں ہر دو طرف ۲	پاؤں کی انگلیوں کی ہڈیاں ۲۸
بازو کی ہڈیاں ہر دو طرف ۲	چھوٹی چھوٹی تلی کی مانند ہڈیاں .. ۸
کلانی کی ہڈیاں ہر دو طرف ۴	کل ہڈیاں ۲۴۶

نوٹ (۱) بعض متقدمین اطباء تل جیسی ہڈیوں کو نیز چینی کی ہڈیوں کو ڈھانچ کی ہڈیوں میں شمار نہیں کرتے کیونکہ یہ ہڈیاں عضلات کی نسوں میں ہوتی ہیں۔ اور (۲) بعض اطباء دانتوں کو بھی ہڈیوں میں شمار نہیں کرتے۔ اور (۳) بعض کان کی ہڈیوں کو بھی شمار میں نہیں لاتے لیکن یہ صحیح نہیں ہے :

سر - کھوپری

سر کھوپری کی آٹھ اور چہرے کی چودہ کل ۲۲ ہڈیوں سے مل کر بنتا ہے۔ اس کے اوپر والے گول حصے کو عزلی میں کرے نیم کہتے ہیں۔ سامنے اور نیچے والے

Skull



تصویر کھوپری

حصے کو چہرہ - عربی میں وجہ اور انگریزی میں فیش کہتے ہیں۔ سر میں کان کی ہڈیوں کے علاوہ کل آٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اور چہرہ میں دانتوں کے سوا کل چودہ ہڈیاں ہوتی ہیں۔

کھوپری میں آٹھ ہڈیاں بترتیب ذیل ہوتی ہیں۔ ایک سامنے یعنی پیشانی میں ایک پیچھے یعنی گدی میں۔ دو چھت یعنی چند یا میں۔ دو دونوں طرف کی کنپٹیوں میں۔ ایک کھوپری کے نیچے یعنی صحن میں ریہ ہڈی چمگادڑ کی شکل کی سی ہوتی ہے۔ اور ایک آنکھوں ہڈی جو بہت ہلکی اور جالیدار ہوتی ہیں۔ پیشانی کی ہڈی کے سامنے اور نیچے ناک کی تھپت میں ہوتی ہے۔ کھوپری کی شکل گول محرابدار ہوتی ہے۔ جس سبب سے یہ نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ اور اس کے جوف میں دماغ یعنی بھیجا محفوظ رہتا ہے۔ کھوپری کی پھلی یعنی گدی کی ہڈی میں ایک بڑا سوراخ ہوتا ہے۔ جس کے راستے حرام مغز باہر آکر ریڑھ کے ستون کی نالی میں جاتا ہے۔ سر کے نیچے والی ہڈی میں کمی سوراخ ہوتے ہیں۔ جن کی راہ سے چند دماغی اعصاب یا پٹھے نیچے آتے ہیں۔ بچوں میں سات برس کی عمر تک سر کی ہڈیاں باہم خوب پیوست نہیں ہوتیں کیونکہ اس عمر تک بچوں کا دماغ بڑھتا رہتا ہے۔ سات برس کی عمر کے بعد سر کی تمام ہڈیاں اچھی طرح باہم پیوستہ ہو کر کاسہ سر کو نہایت مضبوط بنادیتی ہیں۔

چہرہ - جو سر کے سامنے اور نیچے کا حصہ بناتا ہے۔ چودہ ہڈیوں سے مل کر بنتا ہے دو ناک کی ہڈیاں مل کر ناک کا بانسہ بناتی ہیں۔ دو سپی نما ہڈیاں ناک کے غار کے ہر دو پہلوؤں میں ہوتی ہیں۔ ایک پتلی سی ہڈی ناک کے بیچ کی دیوار بناتی ہے۔ دو اوپر کے جبرے کے ہڈیاں باہم مل کر اوپر کا جبر بنا تی ہیں۔ جس میں اوپر کے سولہ دانت لگے رہتے ہیں۔ دو آنسوؤں کی ہڈیاں چشمنی انوں کے اندر وئی کونوں میں ہوتی ہیں۔ دو رخساروں کی ہڈیاں جو رخساروں کے ابھار بناتی ہیں۔ دو تالوں کی ہڈیاں جو باہم مل کر تالو بناتی ہیں۔ اور ایک چودھویں ہڈی نیچے کے جبرے کی جس میں نیچے کے سولہ دانت لگے ہوتے ہیں۔ یہ آخری ہڈی سر اور چہرے کی باقی ہڈیوں سے پیوستہ نہیں ہوتی۔ بلکہ متحرک ہوتی ہے۔ اور غذا کے چبانے میں یہی ہڈی حرکت کرتی ہے۔

کان - بیرونی کان تو کمرسی کا بنا ہوا ہے۔ مگر ہر ایک کان کے اندر تین چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کی شکل ہتھوڑی کی مانند ہوتی ہے۔ دوسری کی نہانی یا آہرن کی مانند۔ اور تیسری کی رکاب کی مانند۔

ریڑھ کا ستون

اردو نام

عربی نام

سک انگریزی نام

ریڑھ کا ستون

عمود الفقرات

دری بل کالم

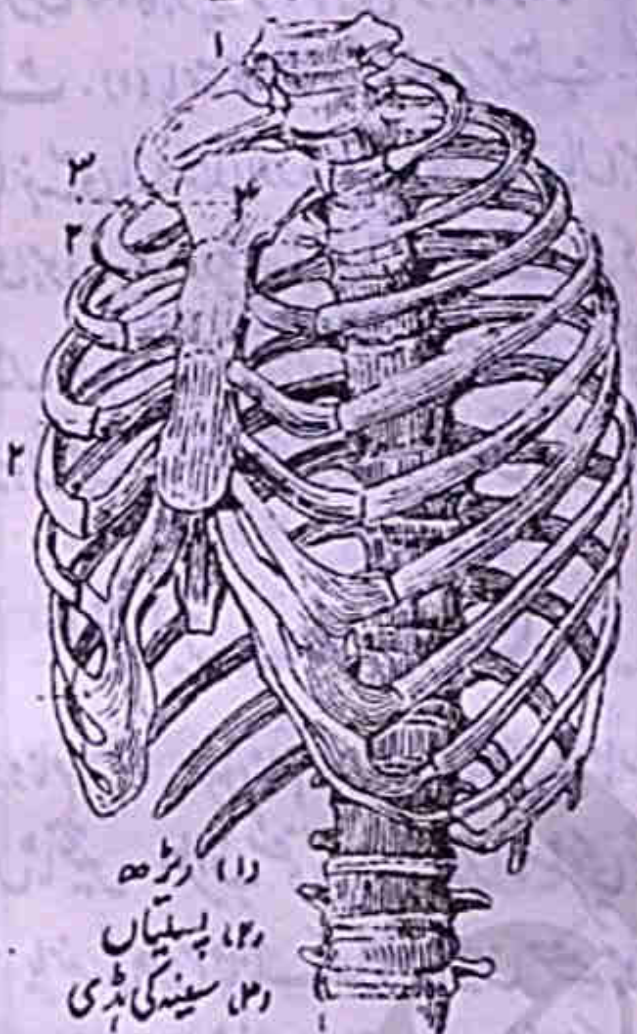
یہ ستون جس پر سرقلم رہتا ہے چھبیس مہروں سے مل کر بنتا ہے۔ جن میں سے سات مہرے گردن کے بارہ مہرے پشت کے پانچ مہرے کم کے ایک ڈھڈی کی ہڈی جس میں پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں اور ایک ڈھڈی کی ہڈی جس میں چار ٹکڑے ہوتے ہیں شامل ہوتی ہے جن میں مہروں کا ستون باقی سب ٹکڑوں سے پہلے بنتا ہے۔ اس لئے اس کو ڈھانچ کا مرکز قرار دیا گیا ہے یہ ستون بہت مضبوط ہوتا ہے۔ اور اس کے درمیان ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں حرام مغز محفوظ رہتا ہے۔ اس ستون کے ہر دو مہروں کے درمیان گڑی کی ایک چمکتی یا گدی ہوتی ہے جو ان کو باہمی رگڑ وغیرہ سے بچاتی ہے گردن کے پہلے مہرے پر سر قائم ہوتا ہے۔ اور دوسرے محور نامی پر حرکت کرتا ہے۔ اس ستون میں چار خم ہوتے ہیں۔ جو اس تصویر میں نمایاں ہیں +

سینہ کی ہڈیاں

ڈھانچ میں سینہ کی ہڈیاں گاؤد م پتھرے کی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ جو ٹیوں اور گریوں سے بنا ہوا ہے۔ اس کی بناوٹ میں پیچھے کی طرف ریڑھ کی ہڈی کے پشت والے بارہ مہرے ہوتے ہیں۔ سامنے کی طرف سینہ کی ایک ہڈی (قصہ سطر نم) دونوں طرف بارہ بارہ کل چوبیس پسلیاں (اضلاع - ربرز) ہوتی ہیں۔ ہر ایک طرف کی بارہ پسلیوں میں سے اوپر کی سات پسلیاں بذریعہ گریوں کے سینے کی ہڈی سے ملی رہتی ہیں۔ ان ساتوں پسلیوں کو سچی پسلیاں (اضلاع حقیقیہ - ٹرو ربرز) کہتے ہیں۔ اور باقی پانچ پسلیوں کو جھوٹی پسلیاں (اضلاع خلف - فالس ربرز) کہتے ہیں۔ جن میں سے اوپر

Thorax

سینہ کا پنجہ



کی تین کے اگلے سرے گڑیوں سے ملتے ہیں مگر وہ گڑیاں سینے کی ہڈی سے نہیں ملتیں بلکہ آٹھویں پسلی کی گڑی ساتویں پسلی سے اور نویں کی آٹھویں سے۔ اور دسویں کی نویں سے مل جاتی ہے اور آخری دو پسلیوں یعنی گیارھویں اور بارھویں کے اگلے سرے آزاد ہوتے ہیں اس لئے ان کو آزاد پسلیاں بھی کہتے ہیں۔

پسلیوں کی لمبائی پہلی پسلی سے یسکر ساتویں پسلی تک بڑھتی جاتی ہے۔ مگر آٹھویں سے لے کر بارھویں تک پھر گھٹتی جاتی ہے تاکہ سانس کے آنے جانے میں دقت نہ ہو۔ قدرت نے

پسلیوں کی ہڈیاں نرم اور بہت لچکدار بنائی ہیں سینے کے جوف میں دل اور پیچہ پھڑپھڑاتے محفوظ رہتے ہیں۔



اطراف جسم (یعنی) بائیں اور دائیں

بائیں ہاتھوں ٹانگوں یا ماتھے پاؤں کو اطراف اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جسم کے اطراف یعنی کناروں میں واقع ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو اطراف بالا اور دونوں ٹانگوں کو اطراف زیریں کہتے ہیں۔

اطراف بالا

انگریزی نام

اردو نام عربی نام

Upper Extremities دو نو بائیں اطراف علیا آپر ایکسٹریمیٹیز
 دو نو بائیں اوپر واقع ہیں اور موٹے ہونٹوں یا شانوں کے ذریعے سینے سے متصل ہیں۔ ہر ایک ہاتھ کے یہ تین حصے ہوتے ہیں۔
 (۱) بازو (۲) کلائی (۳) ہاتھ۔ اور ہاتھ کے پھر یہ تین حصے

ہوتے ہیں (۱) پہونچ (۲) متیلی (۳) پنچہ :

نوٹ - (۱) ہاتھ کا اطلاق بانہہ پر ہوتا ہے۔ لیکن ناپنے میں ہاتھ کا اطلاق صرف کہنی تک ہوتا ہے۔ ہر ایک بانہہ یعنی بازو و کلائی اور ہاتھ میں تین ہڈیاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ مونڈھے میں سامنے کی طرف ہنسی کی ہڈی ہوتی ہے اور پیچھے کی طرف شاتے کی ہڈی۔ بازو میں صرف ایک بازو کی ہڈی ہوتی ہے لیکن کلائی میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔ پہونچے میں چھوٹی چھوٹی آٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ہتھیلی میں پانچ ہڈیاں اور انگلیوں میں سے انگوٹھے میں دو اور باقی ہر ایک انگلی میں تین تین پورے کی ہڈیاں ہوتی ہیں۔

اطرافِ زیریں

اردو نام عربی نام
دونوں ٹانگیں اطرافِ سُفّی
ڈاکٹری نام
لوہر ایکسٹرمی ٹیبل

بائنہ کی طرح ٹانگ کے بھی یہ تین حصے ہوتے

ہیں (۱) ران (۲) پنڈلی (۳) پاؤں۔ اور پاؤں کے پھر یہ چار حصے ہوتے ہیں۔ (۱) گٹھ (۲) ایڑی (۳) تلو (۴) پنچہ۔

ہر ایک ٹانگ کو لمبے کے ذریعہ دھڑ سے متصل
ہوتی ہے۔ اور ہر ایک ٹانگ یعنی ران پنڈلی
اور پاؤں میں اکتیس^۳ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ کو لمبے میں
ایک ہڈی۔ ران کی ایک ہڈی گھٹنے میں ایک ہڈی
پنڈلی میں دو ہڈیاں۔ پاؤں کے گٹے میں ست ہڈیاں
پاؤں کے تلوے میں پانچ ہڈیاں۔ اور پاؤں کی انگلیوں
کے پوروں میں ۴ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ٹانگ کی ہڈیاں
بانہہ کی ہڈیوں کی نسبت بڑی اور زیادہ مضبوط ہوتی
ہیں۔ کیونکہ ان کو زیادہ بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔

نوٹ :- دونوں جانب کی کوہیے کی ہڈیوں کے ساتھ
 پیچھے کی طرف ڈھڈی اور دُچی کی ہڈیوں کے ملنے سے
 پیڑ کا جوف بنتا ہے۔ جسے عربی میں جوف عانہ یا
 حوض اور انگریزی میں پلوس کہتے ہیں۔ اس جوف میں مثانہ
 رودہ مستقیم اور عورتوں میں رحم بھی ہوتا ہے :-

ٹانگ کی ہڈیاں



تل جیسی ہڈیاں

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

تل جیسی ہڈیاں عظام ہرسمائیرہ سینے مارٹوئوز Sesamoid Bones

یہ چھوٹی چھوٹی ہڈیاں جن کی شکل تل جیسی ہوتی ہے۔ لیکن جسامت میں تل سے بہت بڑی ہوتی ہیں۔ بعض عضلات کی نسوں کے بجائے اختتام پر پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہاتھ اور پاؤں کے ہر ایک انگوٹھے کے عضلات کی نسوں میں ایسی دو دو ہڈیاں ہوتی ہیں گویا پاروں انگوٹھوں کے عضلات کی نسوں میں ایسی کل آٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ ہڈیاں عضلات کی نسوں کو مضبوط بناتی ہیں۔ اور ان کو بے جارگڑ سے بچاتی ہیں +

اس قسم کی ہڈیاں بچپن کی نسبت جوانی میں۔ عورتوں کی نسبت مردوں میں۔ کمزوروں کی نسبت قوی اشخاص میں مکمل اور کبھی زیادہ بھی ہوتی ہیں۔ جینی کی ہڈی (عظم الرضفہ پے ٹلا) بھی درحقیقت اسی قسم کی ہڈی ہے۔ لیکن وہ ان میں شمار نہیں ہوتی +

کڑی

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

کڑی غضروف کارٹیلاج Cartilage

ہڈیوں کے بیان میں یہ بتلایا جا چکا ہے۔ کہ جبین میں سارا ڈھانچ کڑیوں کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ جو رفتہ رفتہ ہڈیاں بن جاتی ہیں۔ مگر ہڈیوں کے علاوہ جسم انسان میں کڑیاں بہ نسبت ہڈیوں کے نرم اور پلکار ہوتی ہیں۔ مہروں کے ستون میں ہر دو مہروں کے درمیان کڑی کی ایک ایک گدی سی ہوتی ہے۔ پسلیاں کڑیوں کے ذریعے ہی سینے کی ہڈی سے جڑتی ہیں۔ دیگر ہڈیوں کے جوڑوں میں بھی کڑیاں پائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں نرخرہ اور ہوا کی نالی تمام کڑیوں سے بنی ہوئی ہے۔ فم سعدہ یا کڈھی کے مقام پر ایک کڑی ہوتی ہے۔ جو اس مقام کی حفاظت کرتی ہے۔ ہر دو کان کے بیرونی حصے بھی کڑیوں کے بنے ہوئے ہیں۔ ناک کے نتھنوں اور آنکھ کے پہوٹوں وغیرہ میں بھی کڑیاں ہوتی ہیں +

تمام ہڈیوں کے اردو عربی و انگریزی نام اور انکی تعداد

تعداد	ڈاکٹری انگریزی نام	طبی عربی نام	اردو نام
۲۴۶	Skeleton	مجموع العظام	۱۔ پٹھری۔ ڈھلچ
۲۲	Skull	عظام الرأس	۲۔ سر کی ہڈیاں
۸	Cranium	جمجمہ	کھوپری
۱	Frontal Bone	عظم الجبهة	پیشانی کی ہڈی
۲	Parietal Bones	عظام القحف	چند پاکی ہڈیاں
۱	Occipital Bone	عظم القحف	گڈی کی ہڈی
۲	Temporal Bones	عظام الصدغ	کنڈی کی ہڈیاں
۱	Sphenoid Bone	عظم قنطرة	کھوپری سے کی ہڈی
۱	Ethmoid Bone	عظم المصفاة	جالدار ہڈی
۱۴	في شيل بون	عظام الوجه	۳۔ چہرہ کی ہڈیاں
۲	Nasal Bones	عظام الانف	ناک کی ہڈیاں
۲	Superior Maxillary Bones	فک اعلیٰ	اوپر کا جبرہ
۲	Lacrimal Bone	عظم الماقل	کویہ کی ہڈی
۲	Malar Bone	عظم الوجنة	زخسار کی ہڈی
۲	Palate Bone	عظم الحنك	تالو کی ہڈی
۲	Inferior turbinated	عظم الصدف	سیپی ہڈی
۱	Vomer	عظم الوير	بالنس کی ہڈی
۱	Inferior Maxillary Bone	فک اسفل	نچلا جبرہ
۳۲	Bone Teeth	استنان	۴۔ دانت
۸	Incisor Teeth	شبابا و رباعیات	سارے کے دانت
۴	Canine Teeth	انياب	چکیاں
۸	Bi cuspid Teeth	اضراس (ثنائية)	چھوٹی ڈاڑھیں
۱۲	Molar Teeth	اضراس (رباعية)	بڑی ڈاڑھیں
۳	Ossicles	عظامات الاذن	۵۔ کان کی اندرونی ہڈیاں
۱	Malleus	عظم مطرق	ہتھوڑی نما ہڈی
۱	Incus	عظم سنداني	اہرن نما ہڈی
۱	Stapes	عظم رکابي	رکاب نما ہڈی

۱	Hyoid Bone	ہائی آئیڈ بون	عظم لاقی	۷۔ زبان کی ہڈی
۲۶	Vertebral	ورٹی برل کالم	صلب عمود الفقرات	۸۔ ریٹھ۔ مہروں کا ستون
۷	Cervical Vertebrae	سر وائیکیل ورٹیبری	فقرات عنق	گردن کے مہرے
۱	Atlas	ایٹلس	عادل الرأس	سر کو اٹھانے والا (۱)
۱	Axis	ایکسس	فقرۃ محوریہ	دھری مہرہ (۲)
۱	Vertebra Prominens	ورٹیبرا پرامی نینس	فقرۃ بارزہ	اُبھرا ہوا مہرہ (۳)
۱۲	Dorsal Vertebrae	ڈارسل ورٹیبری	فقرات ظہر	پشت کے مہرے
۵	Lumbar Vertebrae	لیمبر ورٹیبری	فقرات قطن	کمر کے مہرے
۱	Sacrum	سینکرم	عظم العجز	دھڑی کی ہڈی
۱	Coccyx	کاک سیکن	عظم العصعص	دھچکی کی ہڈی
۲۵	Thorax	تھوریکس	صدر	۹۔ سینہ
۱	Sternum	سٹرنم	عظم القفس	سینے کی ہڈی
۲۴	Ribs	ریبز	أضلاع	پسلیاں
۶۴	Upper Extremities	اُپر ایکسٹریمیٹیز	أطراف علیا	۱۰۔ دونوں بائیں
۲	Clavicle	کلیوی کل	ترموۃ	ہنسل کی ہڈی
۲	Scapula	سکے پولا	عظم الکلیف	شانے کی ہڈی
۲	Humerus	ہیومرس	عظم العصہ	بازو کی ہڈی
۲	Radius	ریڈئس	زند اعلیٰ	کلائی کی بالائی ہڈی
۲	Ulna	ألنا	زند اسفل	کلائی کی زریں ہڈی
۱۶	Carpal Bones	کارپل بونز	عظام الرسغ	۱۰۔ پہونچنے کی ہڈیاں
۲	Scaphoid Bones	سکے فائیڈ بون	عظم زورقی	کشتی نما ہڈی
۲	Semilunar Bone	سیمی لیونر بون	عظم بلالی	ہلالی ہڈی
۲	Cuneiform Bone	کیونیائی فارم بون	عظم مخروطی	مخروطی ہڈی
۲	Pisiform Bone	پسی فارم بون	عظم کرینی	مسیجی ہڈی
۲	Trapezium	ٹریسے پیریم	عظم مربع منحرف	چوکور ٹریسہ ہڈی
۲	Trapezoid Bone	ٹریسے پرائڈ بون	عظم شبیہ بالمربع	مشابہ چوکور ہڈی
۲	Os Magnum	آس مینگم	عظم کبیر	بڑی ہڈی
۲	Unciform Bone	انسی فارم بون	عظم عناری	ہک سا ہڈی
۱۰	Metacarpus	میٹا کارپس	عظام المشط	بستیلی کی ہڈیاں
۲۸	Phalanges	فے لانجیز	سلا میات	پوروے

۶۲	Lower Extremities	لوئر ایکسٹرمیٹیز	اطراف سفلی	۱۱۔ دو ٹوٹا ٹکیں
۲	Innominate Bone	اٹامی نیٹ ہون	عظم لاسم لہ	بے نام ہڈی
۲	Ilium Haunch Bone	ایلیئم۔ ماچ ہون	عظم ایصرہ	کولیسے کی ہڈی
۲	Ischium	ایسکم	عظم انورک	چوڑی کی ہڈی
۲	Os Pubis	اس پبیس	عظم پتھانہ	پیر کی ہڈی
۲	Pulvis	پلوئس	عظم حوض	پیر
۲	Femur	فیمر	عظم الفخ	ران کی ہڈی
۲	Patella	پے ٹلا	رَضَفہ	چپتی
۲	Tibia	ٹی بیا	قصبہ کبریٰ	پنڈلی کی بڑی ہڈی
۲	Fibula	ٹی بیولا	قصبہ رَضَعْرٰی	پنڈلی کی چھوٹی ہڈی
۱۴	Tarsal Bones	ٹارسل ہونز	عظام رُشخ قدم	۱۲۔ پاؤں کے ٹخنے کی ہڈیاں
۲	Astragalus	ایس ٹریگلس	عظم الکعب	ٹخنے کی ہڈی
۲	Calcaneum	کیل کے نیم	عظم العقب	اڑی کی ہڈی
۲	Scaphoid Bone	سکے فایڈ ہون	عظم زورق	کشتی نما ہڈی
۲	Cuboid Bone	کیوبائیڈ ہون	عظم زردی	پارس نما ہڈی
۲	Internal Cuneiform	انٹرنل کیونیاٹی فارم	عظم رُشخی انسی	گٹے کی اندرونی ہڈی
۲	Middle Cuneiform	مڈل کیونیاٹی فارم	عظم رُشخی وسطیٰ	گٹے کی درمیانی ہڈی
۲	External Cuneiform	ایکسٹرنل کیونیاٹی فارم	عظم رُشخی وحشی	گٹے کی بیرونی ہڈی
۱۰	Metatarsus	میٹاٹارسس	عظام مشط قدم	تلوے کی ہڈیاں
۲۸	Phalanges	فے لنجیر	سلا میات قدم	پاؤں کے پوروے
۸	Sesamoid Bones	سیسے مایڈ ہون	عظام سمسمائیہ	تل جیسی ہڈیاں

۲۴۶

مفاصل و اربطہ یعنی جوڑا اور بندشیں

اردو نام	عربی نام (جمع)	انگریزی نام (جمع)
جوڑ	مفصل	Joint, Joints
بندھن	رباط	رباطات
		لیگمنٹ
		Ligament

نوٹ۔ ہڈیوں کے باہم جڑنے کو جوڑ کہتے ہیں۔ اور جس چیز سے وہ آپس میں جڑتی یا بندھتی ہیں۔ انہیں بندھن (رباطات) کہتے ہیں۔ یہ رباط ایک مضبوط ریشہ دار ساخت کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

اور ہڈیوں کے مسوں پر چسپاں ہوتے ہیں۔ یہ ہڈیوں کی ضروری حرکات میں مزاحم نہیں ہوتے اور جوڑوں کو بیرونی صدمات اور اکھڑنے سے محفوظ رکھتے ہیں +

جسم انسان میں چھوٹے بڑے سب جوڑ تقریباً ایک سو اسی (۱۸۰) ہیں +

انسانی ڈھانچ میں تمام ہڈیاں ایک ہی طریق پر نہیں جڑتی بلکہ مختلف طریقوں پر ایک دوسرے سے جڑتی اور ملتی ہیں۔ اور اس طرح سے مختلف قسم کے جوڑ بناتی ہیں پس ان جوڑوں میں جہاں حرکت کی کچھ ضرورت نہیں یا حرکت سے نقصان متصور ہے صانع مطلق نے اپنی صنعت کا طے ایسی ہڈیوں کے باہم ملنے والے کناروں یا سطحوں کو رابطات وغیرہ کے بغیر ہی ایسی خوبی سے جوڑا ہے۔ کہ ان میں ذرا جنبش نہیں ہوتی۔ جیسے کھوپڑی کی ہڈی کے جوڑ۔ اور جن جوڑوں میں حرکت کی کم و بیش ضرورت ہے ان کی باہم ملنے والی ہڈیوں کے مقابل سطحوں پر ایک نرم پلکار کٹھی لگا کر اور ان کو چکنا و پھوار کر کے پھر رابطات وغیرہ کے ذریعہ ان کو جوڑا ہے۔ تاکہ ان جوڑنے والی ہڈیوں کی مقابل کی سطحیں باہم رگڑ نہ کھائیں۔ اور ان کی حرکات میں کسی قسم کا صرج واقع نہ ہو۔ اس کی گڑی اور رابطات کی اندرونی سطح پر ایک نرم اور چکنی جھلی کا استر لگا دیا ہے۔ جس کو عربی میں غشاء کوہنیمہ اور انگریزی میں سائی فوڈیل ممبرین کہتے ہیں۔ اس جھلی سے انڈے کی سفیدی کی مانند ایک گاڑھی لعابدار اور شفاف رطوبت حسب ضرورت ہمیشہ تراوش پاتی رہتی ہے۔ اور جوڑوں کو تازہ اور چکنا رکھتی ہے +

اقسام مفاصل یعنی جوڑوں کے اقسام

جوڑ تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) غیر متحرک جوڑ (۲) کم متحرک جوڑ (۳) متحرک جوڑ۔ چنانچہ ذیل میں ہر ایک قسم کا مختصر بیان کیا جاتا ہے +

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
(۱) غیر متحرک جوڑ	منفصل موقوف	سی نار تھروسیس
ثالث جوڑ	منفصل ثابت	Synarthrosis

اس قسم کے جوڑ میں جڑنے والی ہڈیاں باہم خوب پیوستہ ہوتی ہیں۔ ایسے جوڑوں میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ کھوپڑی کی ہڈیوں کے جوڑ یا جیڑے و دانتوں کے جوڑ سب اسی

قسم کے جوڑ ہیں۔ غیر متحرک جوڑ کی پھر یہ تین قسمیں ہیں۔ (۱) درز والا جوڑ (ب) گڑا ہوا جوڑ (ج) نالی دار جوڑ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

سیلوچر

مفصل مدروز

(۱) درز والا جوڑ

Suture

مفصل مُسْتَنَن

سلائی وار جوڑ

اس قسم کے جوڑ میں دو ہڈیوں کے دندانہ دار کنارے باہم جڑ کر درز یا سلائی کی مانند جوڑ بناتے ہیں۔ جیسے چند یا کی ہڈیوں کا جوڑ۔ اس قسم کے جوڑ کی یہ دو بڑی قسمیں ہوتی ہیں (۱) درز حقیقی جس میں جڑنے والی ہڈیوں کی سطحیں دندانہ دار ہوتی ہیں۔ (۲) درز غیر حقیقی جس میں جڑنے والی ہڈیوں کی سطحیں کھردری ہوتی ہیں۔

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

گمفوسس

مفصل مرکوز

(ب) گڑا ہوا جوڑ

Gomphosis

مفصل مسماری

کیل نما جوڑ

اس قسم کے جوڑ میں ایک ہڈی دوسری ہڈی میں کیل کی مانند گڑی ہوتی ہے جیسے دانت جبروں میں گڑے ہیں۔

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

سکندھی کے سس

مفصل شقی

(ج) نالی وار جوڑ

Schendylsis

مفصل میزانی

نالی وار جوڑ

اس قسم کے جوڑ میں ایک ہڈی کے نالی دار نشیب میں دوسری ہڈی کا لمبا و پتلا دھار دار کنارہ جڑتا ہے۔ جیسے چھلنی نما ہڈی اور ناک کے بانے کی ہڈی کا جوڑ۔

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

ایمفی آرٹھروسیس

مفصل عیسر

(۲) کم متحرک جوڑ

Amphiarthrosis

مفصل ارتعاشی

کم متحرک جوڑ

اس قسم کے جوڑ میں مشکل سے نہایت ہی کم حرکت ہوتی ہے۔ ریڑھ کے مہردوں کے جوڑ اور پیڑوں کی ہڈیوں کا جوڑ اسی قسم کے جوڑ ہیں۔

اردو نام

(۳) متحرک جوڑ

متحرک جوڑ

طبی نام

مفصل متحرک

مفصل سلس

ڈاکٹری نام

ڈی آرٹھروسیس

Diarthrosis

اس قسم کے جوڑ میں ہر قسم کی حرکت ہوتی ہے۔ اس قسم کے جوڑ اعضا جسم میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور یہ مندرجہ ذیل چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) پھسلنے والا جوڑ (۲) گولی پیالیدار جوڑ (۳) قبضہ دار جوڑ (۴) گھومنے والا جوڑ +

Orthrodia

آرٹھروڈیا

مفصل مستطی

(۱) پھسلنے والا جوڑ

اس قسم کے جوڑ میں صرف پھسلنے کی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جیسے کنپٹی کی ہڈی اور نچلے جیرے کا جوڑ +

(ب) گولی پیالیدار جوڑ مفصل داخل ان آرٹھروسیس Enarthrosis

اس قسم کے جوڑ میں ایک ہڈی کا گول سر اور دوسری ہڈی کے پیالہ نما سرے میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے شانے اور کوہنے کا جوڑ۔ اس قسم کے جوڑ میں ہر طرف حرکت ہو سکتی ہے +

Ginglymus

گنگلی میس

مفصل زاوی

(ج) قبضہ دار جوڑ

اس قسم کے جوڑ میں حرکت سے دو ہڈیوں کے درمیان زاویہ چھوٹا بڑا ہوتا ہے۔ ایسے جوڑ میں صرف پھیلنے اور سکڑنے کی حرکت ہو سکتی ہے۔ کہنی اور گھٹنے کے جوڑ اس قسم کے جوڑ ہیں +

(د) گھومنے والا جوڑ مفصل دوری ڈی آرٹھروسیس Diarthrosis

اس قسم کے جوڑ میں دوری حرکت ہوتی ہے۔ جیسے سر گردن کے دوسرے ٹہرے پر گھومتا ہوا

عضلات - گوشت

اردو نام

پھچھلیاں عضلے

عربی نام (جمع)

عضلہ - عضلات

انگریزی نام

Muscle Muscles

(جمع)

مسلہ

نوٹ :- عضلاتی مادہ اور عضلاتی ریشوں وغیرہ کی ساخت وغیرہ کا بیان دیکھو تشریح و منافع الاعضاء میں + اگر جسم کے کسی حصے سے کھال کو چربی سمیت علیحدہ کر دیں۔ تو اس کے نیچے سرخ رنگ کا گوشت دکھائی دیتا ہے۔ تمام جسم کے گوشت کے مختلف لمبے لمبے یا چوڑے چھٹے علیحدہ علیحدہ حصے ہوتے ہیں جنہیں عضلات یا پھچھلیاں کہتے ہیں۔ گوشت رنگت میں سرخ ہوتا ہے۔ مگر یہ سرخی اس میں خون کی موجودگی

کے سبب ہوتی ہے جو گوشت کے ہر حصے میں دوڑھکتا ہے۔ گوشت کی ساخت میں بہت باریک ریشے پائے جاتے ہیں جو بذریعہ ایک جھلی کے پہلو بہ پہلو کر عضلہ بنتے ہیں۔ اور جسم کے تمام عضلات مل کر نظام عضلاتی بناتے ہیں۔ عضلات دھانچ کو پوشیدہ کرتے ہیں۔ اندرونی اعضا کو سردی اور گرمی سے محفوظ رکھتے ہیں بیرونی اعضا کی شکل انہی سے بنتی ہے جسم کا زیادہ تر حصہ یعنی تمام جسم کا پانچ حصہ عضلات سے بنتا ہے۔ عضلات ہی سے جسم کی سب سے صحیح بنتی ہے اور عضلات ہی سے جسمانی حرکات واقع ہوتی ہیں مثلاً چلنا بھرنہ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا ہنسنا لوندا وغیرہ عضلات میں سکڑنے اور پھیلنے کی طاقت ہوتی ہے۔ مگر یہ طاقت ان اعصاب کے سبب ہوتی ہے جو دماغ یا عوام مغز سے نکل کر عضلات میں لگتے ہیں۔ ورزش کرنے سے عضلات قوی اور مضبوط ہوجاتے ہیں۔ زندگی میں عضلات سبب ایک خلوت کے ظالم اور چکدار ہوتے ہیں مگر مرنے کے کچھ عرصہ بعد اس خلوت کے خمد ہوجانے سے وہ ایسے سخت ہوجاتے ہیں کہ کسی عضو کو سیدھا الٹ کر نا محال ہوجاتا ہے اس حالت کو عربی میں بیوست موت اور انگریزی میں رائگڈ مارش کہتے ہیں +

مکمل طور پر جسمت میں عضلات مختلف ہوتے ہیں بعض لمبے ہوتے ہیں جیسے بانو اور ران کے عضلات بعض چوڑے چپے ہوتے ہیں جیسے شکم وغیرہ کے عضلات بعض موٹے ہوتے ہیں جیسے سرین کے عضلات بعض پتلے ہوتے ہیں جیسے پوٹوں کے عضلات بعض اپنی جسمت میں بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں مثلاً کان کی اندرونی ہڈی کے متعلق ایک عضلہ جو ہڈن میں حرکت دیتی رتی کے برابر ہوتا ہے۔ نعل کے لحاظ سے عضلات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ارادی عضلات اور دوسرے غیر ارادی عضلات ارادی عضلات وہ ہیں جو کہ ہمارے ارادے یا مرضی کے تابع ہیں جسم انسان میں اس قسم کے عضلات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ غیر ارادی عضلات وہ ہیں جو کہ ہماری مرضی کے تابع نہیں بلکہ وہ خود اپنے اختیار سے حرکت کرتے ہیں۔ ایسے عضلات اندرونی اعضا و اجشا مثلاً دل و شریان و معدہ و امعاء اور مثانے وغیرہ کی بنادٹ میں پائے جاتے ہیں +

ہر ایک عضلہ کے دوسرے ہوتے ہیں۔ اور ایک درمیانی جسم ہوتا ہے۔ دونوں سروں پر عضلہ باریک ہوتا ہے۔ اور درمیان میں موٹا۔ اور ہر ایک عضلہ پر ایک باریک جھلی کا غلاف ہوتا ہے۔ یہ جھلی عضلہ کے ہر دو سروں پر بڑھ کر ایک سیخنس بناتی ہے جسے عربی میں وتر جمع اوتار اور انگریزی میں ٹینڈن کہتے ہیں۔ جہاں سے عضلہ شروع ہوتا ہے۔ اُسے جائے آغاز اور جہاں پر ختم ہوتا ہے۔ اُسے جائے انتہام کہتے ہیں۔ اکثر ارادی عضلات اپنے ایک یا دونوں سروں پر

ہڈیوں سے پیوستہ ہوتے ہیں۔ عضلات کے ہر ایک ریشہ میں قوت ارادی کے اثر سے سکڑنے اور پھیلنے کی طاقت ہوتی ہے۔ ہر ایک عضلہ کا ایک سر ہڈی پر اور دوسرا دوسری ہڈی پر جے حرکت دینی ہوتی ہے لگا رہتا ہے۔ جب عضلہ سکڑتا ہے۔ تو درمیان میں ٹوٹا ہو جاتا ہے۔ اور دونوں سرے کھینچ کر ایک دوسرے کے نزدیک آجاتے ہیں۔ اور اس طرح سے ہڈیوں یا جوڑوں میں حرکت ہوتی ہے۔ نظام عضلات کی ترتیب میں قدرت نے ایسی حکمت رکھی ہے۔ کہ جس عضو پر ایک طرف ایسے عضلات لگے ہوئے ہیں۔ جو اُسے سکڑتے ہیں۔ تو اُسی عضو پر دوسری طرف ایسے عضلات لگے ہوئے ہیں جو اُسے پھیلاتے ہیں مثلاً بازو کے سامنے کی طرف جو عضلہ لگا ہوا ہے وہ کلائی کو بازو پر سکڑاتا ہے۔ مگر بازو کے باہر کی طرف جو عضلہ لگا ہوا ہے۔ وہ کلائی کو برعکس پھیلاتا یا سیدھا کرتا ہے۔

جسم انسان میں عضلات کے ۲۴۹ جوڑے یعنی کل ۴۹۸ عضلات بترتیب ذیل ہوتے ہیں جن میں سے نصف جسم کے ایک طرف اور نصف دوسری طرف ہوتے ہیں۔

گردن اور سر میں ۸۵ جوڑے یا ۱۷۰ عضلات۔ وسط بدن یا دھڑ میں ۵۰ جوڑے یا ۱۰۰ عضلات۔ دونوں بازوؤں میں ۵۴ جوڑے یا ۱۰۸ عضلات۔ دونوں ٹانگوں میں ۶۰ جوڑے یا ۱۲۰ عضلات۔
 نسین جن کو عروقی میں اڈتار اور انگریزی میں ٹینڈنز کہتے ہیں سفید ریشوں کی بنی ہوئی ڈوریاں ہوتی ہیں جنکی لبائی اور موٹائی مختلف ہوتی ہے اور کبھی یہ گول اور کبھی چپٹی ہوتی ہیں۔ لیکن نہایت مضبوط ہوتی ہیں۔ ان میں لچک نہایت کم ہوتی ہے۔ اور عروق و اعصاب بھی نہایت کم ہوتے ہیں۔ یہ نسین ایک طرف تو عضلات پر اور دوسری طرف اعضاء متحرکہ مثلاً ہڈیوں و کڑیوں اور موٹی جھلیوں وغیرہ پر لگی ہوتی ہوتی ہیں۔

دبیز جھلیاں۔ جن کو عروقی میں صفقات اور انگریزی میں فیٹشیا کہتے ہیں۔ یہ ریشہ دار ساخت کی ہوتی ہیں۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہیں ایک قسم کی جلد کے نیچے اور دوسری قسم کی جلد کے اندر پائی جاتی ہیں جلد کے نیچے والی تمام بدن پر محیط ہوتی ہیں۔ اور جلد کو نیچے والی گہری جھلیوں سے ملاتی ہیں۔ مختلف مقامات پر ان کی دھازت مختلف ہوتی ہے۔ دوسری قسم کی جھلیاں نسبتاً سخت اور مضبوط ہوتی ہیں۔ ان میں لچک بالکل نہیں ہوتی۔ اور ان سے عضلات کے فلاف بنتے ہیں۔ اور کبھی عضلات انہیں کے ذریعے جہاں ہوتے ہیں۔

خون اور روح

خون

خون ایک سرخ رنگ کا سیال ہے جس کا مزہ قدرے شور اور بڑا اُس بدن کی بوسے قدرے مشابہ جس سے یہ خارج ہوتا ہے، ہوتی ہے۔ خون پانی سے قدرے بھاری ہوتا ہے اس کا وزن مخصوص ۱.۰۶۰ ہے۔ اور پانی کا ۱.۰۰۰ ہے۔ جسم میں خون کی گرمی بحالت صحت بالعموم ۳۸.۴ درجہ (فارن ہائیٹ تھرمیٹر) ہوتی ہے۔ شریانی خون کا رنگ سرخ سُرخ ہوتا ہے۔ لیکن وریدی خون کا رنگ بُرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ جسم میں خون کی کل مقدار بالادست جسم کے وزن کا تقریباً (۱۲/۱۰۰) بار ہواں حصہ ہوتی ہے۔ زندہ جسم انسان کے اندر خون سیال ہوتا ہے۔ لیکن جسم سے باہر نکلنے پر یہ پہلے گاڑھا سیال نظر آتا ہے۔ اور پھر فالودہ کی مانند جم جاتا ہے۔ جس سے تھوڑی دیر میں سیرم زرد آب الگ ہو جاتا ہے۔

خون کی ماہیت - خون بظاہر دیکھنے میں تو یکساں معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر اُسے بغور یا تیز نظری سے دیکھا جائے۔ تو اس میں یہ دو قسم کے اجزاء نظر آتے ہیں (۱) خون کا پانی (۲) خون کے ذرات۔ لیکن خون کی ترکیب میں (۱) پانی (۲) اجزاء جامدہ اور (۳) اجزاء ہوائیہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ خون کے ایک سو حصوں میں انسانی حصے پانی اور اکیس حصے دیگر اجزاء جامدہ ہوتے ہیں۔ اور باقی نو حصوں میں سے چھ حصے رطوبت زُلا لیا (ایلیپیومن) و رطوبت لیفیہ (فائبرین) اور تین حصے نمکین دروغنی اجزاء وغیرہ ہوتے ہیں +

خون میں اجزاء ہوائیہ کی مقدار اس کے حجم کے نصف سے بھی قدرے زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی ایک سو کعب انچ میں تقریباً ساٹھ کعب انچ اجزاء ہوائیہ یعنی کاربانک ایسڈ (ہوائے دھانی) آکسیجن (نسیم) اور نائٹروجن (ہوائے شورجیہ) ہوتے ہیں +

خون کے دانے یا خون کے ذرات۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سُرخ اور دوسرے سفید اور یہ اس قدر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں کہ خوردبین کے بغیر دکھائی نہیں دیتے۔

خون کے سرخ دانے۔ یہ شکل میں ٹمکیہ کی طرح گول اور چٹے ہوتے ہیں یعنی خون کا ہر ایک سرخ دانہ ایک نہایت ہی چھوٹی سی ٹمکیہ کی طرح گول اور چٹا ہوتا ہے۔ جس کے کنارے برابر اور دونوں سطحیں درمیان سے کسی قدر دبی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ اس قدر بڑے چھوٹے ہوتے ہیں۔ کہ ایک مربع انچ جگہ میں ایک کروڑ سے بھی زیادہ آجاتے ہیں ہر ایک سرخ دانہ خون ایک خاص قسم کے بیرنگ مادہ (پروٹین) کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اور اُس کی ساخت متخلخل یا خانہ دار ہوتی ہے۔ اس بیرنگ مادہ کے خانوں کے درمیان ایک سرخ رنگ کا مادہ (ہیموگلوبین) ہوتا ہے جس کی ترکیب میں کسی قدر فولاد ہوتا ہے۔ اس سرخ مادہ (ہیموگلوبین) کا یہ خاصہ ہے کہ یہ آکسیجن یعنی نسیم (ہوائے روح پرورد) اور بعض دیگر ہواؤں کو باسانی جذب و دفع کرتا ہے۔ پس جب خون بھینچ پڑوں میں پہنچتا ہے تو وہاں پر اُس کے سرخ دانے ہوائے تنفس سے آکسیجن یا نسیم کو جذب کر لیتے اور بخارات و خانیہ کو خارج کرتے ہیں بھینچ پڑوں سے خون دل میں پہنچتا ہے۔ پھر دل سے براہ شراعت جب یہ عروق شعریہ میں پہنچتا ہے۔ تو خون کے دانے اس جذب کردہ آکسیجن یا نسیم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جو اُن باریک رگوں کی نازک دیواروں میں سے نفوذ کر کے یا چھن کر جسمانی ساختوں میں جذب ہو جاتی ہے +

نوٹ۔ مذکورہ بالا بیان سے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ خون کے سرخ دانے آکسیجن یا نسیم بردار ہیں۔ اور اسی آکسیجن یا نسیم کو جبکہ وہ خون کے اندر پہنچ جاتی ہے۔ متقدمین اطباء یونان دوح حیوانی کے نام سے پکارتے ہیں۔ پس ان کا یہ قول کہ شریانی خون روح حیوانی کا حامل ہے۔ اور وہ اس کو تمام اعضاء بدن تک پہنچاتا ہے۔ بالکل صحیح اور نہایت قابل قدر ہے۔ کیونکہ زمانہ حال کی علمی تحقیقات بھی اس کی مُصدق و مؤید ہیں +

خون کے سفید دانے۔ خون کے سفید دانے بحالت صحت خون کے سرخ دانوں کی نسبت تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہر چار پانچ سو سرخ دانوں میں ایک سفید دانہ ہوتا ہے۔ لیکن بحالت مرض کبھی ان کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دس فیصدی ہو جاتی ہے۔ خون کے سفید دانے چند قسم کے ہوتے ہیں۔ اور جسم امت میں یہ سرخ دانوں کی نسبت کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔ بالعموم ایک سفید دانہ خون کا قطر قریباً $\frac{1}{10}$ انچ ہوتا ہے لیکن بعض سفید دانے سرخ دانوں کے برابر اور بعض اُن سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُن کی شکل بقاعدہ ہوتی ہے

بعض قدر سے گول ہوتے ہیں لیکن چونکہ ان میں حرکت ایسی (دیکھو) ہوتی ہے اس لئے یہ ہمیشہ اپنی شکل بدلتے رہتے ہیں۔ سرخ دھول کی ساخت میں تو ٹھوس ہوتا ہے۔ لیکن ان کی ساخت میں پروٹوپلازم ہوتا ہے۔ جو دانہ دار ہوتا ہے۔ اور ان میں ایک دو یا زیادہ نیوکلیائی بھی ہوتے ہیں۔ گویا سفید مادہ خون بہہ تو پلازم (مادہ حیات) کا ایک ذرہ یا کیسہ جو جس میں نیوکلئس اس جوہر حیات بھی ہوتا ہے۔ یہ خون کے ذرات کیموس میں بھی پائے جاتے ہیں اور غدد جاذبہ تلی اور مغز استخوان وغیرہ میں بنتے ہیں۔

خون کے سفید ذرات بحالت صحت چونکہ عروق دموہ کی دیواروں میں سے نفوذ کر کے اعضاء کی ساخت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ ان کو تغذیہ میں بھی دخل ہو لیکن بحالت مرض یا جب جسم میں کسی مقام پر درم ہوتا ہے۔ تو یہ عروق کی دیواروں میں سے زیادہ تعداد میں نفوذ کر کے اس مقام میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور دماں پر جو جراثیم یا مردہ ذرات جنم غہرہ موجود ہوتے ہیں۔ یہ انہیں ہضم کر جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے یہ ازالہ مرض یا رفع سوزش میں مدد ہوتے ہیں مابقی ساخت کو مردہ ذرات سے صاف کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ گویا حلال خور یا خاکروب ہیں۔ اور جب کسی مرض کے جراثیم جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تو یہ سفید دانہائے خون ان کے ساتھ بھی جدال و قتال کرتے ہیں۔ اور اکثر انہیں ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ گویا جنگجو سپاہی ہیں۔ عرضیکہ یہ چھوٹی ٹھچھوٹی ہستیاں نہایت ضروری ہیں جو ہمیشہ اپنے کام میں مصروف رہتی ہیں۔ جو خرد ترین خون کے سفید ذرات ہیں۔ وہ انجماد خون میں مدد ہوتے ہیں +

خون کا پانی - (پلازما) یہ خون کا رقیق حصہ ہوتا ہے۔ اس کا رنگ زردی مائل ذائقہ کمکین اور کیفیت گھاری ہوتی ہے۔ اس کا وزن مخصوص ۱۰۲۸ ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب میں یہ تین پروٹینز (۱) ایلبیومن (۲) گلوبولن (۳) فائبری نوجن پائے جاتے ہیں۔ یہ آخری مادہ ہی فائبرن میں تبدیل ہو کر انجماد خون کا باعث ہوتا ہے۔ علاوہ ان میں اس میں مندرجہ ذیل حل شدہ نمکیات (۱) سوڈیم کلورائیڈ یعنی نمک طعام (۲) پوٹاشیم کلورائیڈ (۳) سوڈیم فاسفیٹ (۴) پوٹاشیم فاسفیٹ (۵) سوڈیم کاربونیٹ (۶) کیلیم فاسفیٹ اور (۷) میگنیشیم فاسفیٹ پائے جاتے ہیں +

انجماد خون کے

جسم سے تازہ نکالا ہوا خون تو بالکل سیال ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کو تھوڑی دیر کے لئے رکھ دیا جائے۔ تو یہ دو تین منٹ میں غلیظ یعنی گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اور اکٹھے نو منٹ میں فالودہ کی طرح بالکل جم جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کو منجمد خون (کلاٹ) کہتے ہیں پھر تھوڑی دیر بعد ایک دو گھنٹے بعد اس منجمد خون میں سے زرد سا پانی تراوش پانے لگتا ہے جس کو سیرم (زرد آب) کہتے ہیں۔ رفتہ رفتہ سیرم کی مقدار بڑھتی جاتی ہے۔ اور منجمد خون کا تھکنا شکر کھر چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سیرم میں تیرنے لگ جاتا ہے۔

اگر ایک قطرہ سیرم (زرد آب) کا خروبینی امتحان کیا جائے تو اس میں کوئی سُرخ یا سفید ذرات خون نہیں پائے جاتے۔ لیکن اگر ذرا سے منجمد خون یعنی خون کے ٹھکے کو پھیلا کر خروبین سے دیکھا جائے۔ تو اس میں نہایت باریک ریشوں کا ایک جال سا دکھائی دیتا ہے جس میں سُرخ و سفید ذرات خون پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس مادہ سے اس جال کے نہایت باریک ریشے بنتے ہیں۔ اس کو فائبرین (لیفین) کہتے ہیں۔ پس خون کے منجمد ہونے سے اس کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ ایک سیال حصہ جس کو سیرم (زرد آب) کہتے ہیں۔ اور دوسرا کلاٹ (خون کا تھکنا) جس میں فائبرین اور ذرات خون ہوتے ہیں۔

نوٹ۔ سیرم (زرد آب) اور پلازما (آب خون) کو ایک ہی چیز نہیں سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ پلازما میں فائبرین موجود ہوتی ہے۔ لیکن سیرم میں موجود نہیں ہوتی۔

فائبرین۔ (طوبت لیفیم یا لیفین) اسی رطوبت کی موجودگی سے خون خارج ہونے پر جم جاتا ہے۔ اگر تازہ خون کو ایک کھردری لکڑی یا چند باریک شاخوں یا تیلیوں کے ایک سٹھے سے جلد جلد پھینٹا جائے۔ تو فائبرین کے جس قدر ریشے بنتے جاتے ہیں وہیں لکڑی یا تیلیوں کے سٹھے پر چھٹے جاتے ہیں۔ اور اگر اس عمل کو تین چار منٹ تک جاری رکھا جائے تو خون میں جس قدر فائبرین ہوتی ہے۔ وہ سب ان تیلیوں پر جمع ہو جاتی ہے۔ پھر اگر اس جمع شدہ فائبرین کو پانی کی دھار سے خوب دھویا جائے۔ تو خالص فائبرین رہ جاتی ہے۔ جو ایک بیرنگ لائم ریشہ دار اور پکڑا مادہ ہوتا ہے۔

پھینٹنے کے بعد جو خون باقی رہ جاتا ہے پھر وہ منجمد نہیں ہوتا کیونکہ اس میں سے تمام

فائبرین نکل جاتی ہے۔ اس بقیہ خون کا رنگ اب بھی سُرخ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں خون
نے والے موجود ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی قدر کم ہو جاتے ہیں +

سیرم زرد آب، یہ ایک زرد رنگ کا کھاری سیال ہے۔ جو کہ خون کے منجمد ہونے
کے بعد اس میں سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اس کی ترکیب میں (۱) ایلبیومن یعنی رطوبت
زُلالیہ (۲) گلوبولین (۳) نسکیات اور دیگر مواد پانی میں حل شدہ ہوتے ہیں۔ ایلبیومن اور
گلوبولین کی موجودگی کے سبب سیرم بھی گرم کرنے پر چکے کی مانند جم جاتا ہے +

نوٹ :- انڈے کی سفیدی ایلبیومن ہوتی ہے۔ جس طرح گرم کرنے پر وہ جم جاتی ہے۔ اسی طرح
سیرم کی ایلبیومن جم جاتی ہے۔ گلوبولین بھی ایلبیومن کی طرح جم جاتی ہے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے
کہ ایلبیومن پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ مگر گلوبولین نمکین پانی میں حل ہوتی ہے +

پیدائش خون

جین یعنی پیٹ کے پچھ میں خون کے سُرخ دانے ان کیساتھ ہے پیدا ہوتے ہیں جن
سے اس کا دل متعلق بنتی چنانچہ بیرونی کیساتھ باذرات سے فل اور شرائین بنتی ہیں۔ اور
اندرونی کیساتھ ک دوسرے سے الگ ہو کر خون کے دانے بن جاتے ہیں جیسے بیرنگ
ہوتے ہیں۔ اور پھر سُرخ رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ خون کے سُرخ دانے خون کے سفید
دانوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور خون کے سفید دانے کیبوس اور زیادہ تر مغزاشخا ان
اور نیز غد جاذبہ میں بنتے ہیں۔ سُرخ دانوں سے سفید دانے تازلیت پیدا ہوتے رہتے ہیں۔
جس طرح دائمی تحلیل اور فنا سے بدن میں نقصان واقع ہوتا ہے جس کو خون پورا کرتا ہے۔
اسی طرح سے خود خون کی کمی بھی پوری ہوتی رہتی ہے یعنی خلاصہ غذا یا کیلوس وغیرہ سے
اس میں جدید مواد کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور چونکہ خون اور دیگر اجزاء بدن میں یہ طاقت
ہے کہ وہ مناسب مواد کو اپنے جیسا بنالیں۔ پس اس طرح سے خون اور اجزاء بدن بدل
ماتجمل سے اپنی سابقہ حالت کو قائم رکھتے ہیں۔ لیکن بعض دیگر اعضاء بدن بھی خون کی
قوت وغیرہ کے مدد و معاون ہوتے ہیں۔ مثلاً معدہ۔ آنتیں۔ جگر۔ غد اور دیگر اعضاء جو اجزاء
و مواد خون تیار کرتے ہیں۔ یا وہ اعضاء جو خون کے فضلات کو دور کر کے اُسے پاک و صاف
کرتے ہیں۔ مثلاً پھیپھڑے اور گردے وغیرہ نیز بدن کے ہر ایک حصہ کی قوت غافیہ خون

کی ترکیب میں دخیل ہوتی ہے۔ کیونکہ بدن کے مختلف اجزاء خون سے حسب ضرورت طبعی مختلف قسم کے اجزاء جذب کرتے ہیں اور خون اپنی طبعی حالت پر قائم نہ رہے +

فوائد خون

خون کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ تمام اعضاء بدن کو غذا اور روح پہنچاتا ہے۔ اور ان کے فضلات کو اخراج کے لئے واپس لے جاتا ہے تمام اعضاء جسم خون ہی سے زندہ ہیں۔ کیونکہ اسی سے وہ تمام ضروری مواد حاصل کرتے ہیں اور اسی میں وہ تمام فضلات جن کی انہیں آئندہ ضرورت نہیں ہوتی خارج کرتے ہیں پس (۱) خون بدن کے ہر ایک حصے کی غذا کے لئے مناسب مواد مہیا کرتا ہے۔ اور (۲) بعض غذا جسم تک وہ ان مواد مطلوبہ کو پہنچاتا ہے جن میں ان کی قوت منیہ سے خاص طوبات پیدا ہوتی ہیں مثلاً خون پستان میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے جو دودھ بننے کے لائق ہیں اور خصیوں میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے جو منی بننے کے لائق ہوتے ہیں (۳) خون ہی روح حیوانی کا حامل ہے۔ اور وہ اس کو تمام اعضاء بدن تک پہنچاتا ہے کیونکہ اس کے بغیر بدن کا کوئی حصہ اپنا فعل جاری نہیں رکھ سکتا (۴) خون بدن کے ہر ایک حصے کے فضلات کو لے کر ان اعضاء تک پہنچا دیتا ہے۔ جو انہیں لے کر خارج کر دیتے ہیں مثلاً بخارات دہانیہ کو پیچھے چھوڑ کر نکال دیتا ہے۔ جو براہ تنفس خارج ہو جاتے ہیں۔ اجزاء بول کو گردوں تک پہنچاتا ہے۔ جو براہ پیشاب خارج ہو جاتے ہیں وغیرہ (۵) خون بدن کے ہر ایک حصے کو گرم اور تر رکھتا ہے۔ یعنی جسم میں دورہ خون سے حرارت بدن برقرار اور قائم رہتی ہے۔ بلکہ زندگی کا مدار بھی اسی پر ہے +

خون حامل روح ہے۔ خون آکسیجن یعنی روح حیوانی کا حامل ہے۔ اور اس کو تمام اعضاء بدن تک پہنچاتا ہے جس سے حرارت و قوت پیدا ہوتی ہے جس طرح کہ کوئلوں کے جلنے سے سیٹیم انجن میں قوت حرکت پیدا ہوتی ہے پس ہر ایک حصہ بدن کی حیات کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ دوران خون کے ساتھ اس کا ایسا تعلق ہو کہ ان عروق شریانی کی لطیف دیواروں میں سے رجن میں خون بخیر (۱) تغذیہ (۲) تنسیم اور (۳) تصفیہ کے دورہ کرتا ہے (خون کے ضروری مطلوبہ مواد اور آکسیجن یا

دوران خون - جسم کا کثیف اور سیاہی مائل خون وریدوں کے ذریعے اکٹھا ہو کر دو بڑی وریدوں (سوپرینریوریناکیوا) اور وید آجوف صاعد (انفریوریناکیوا) کے ذریعے دل کے دائیں اُذن میں آتا ہے۔ اور وہاں سے اُذن و بطن کے درمیانی سوراخ کی راہ دل کے دائیں بطن میں پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے بذریعہ ورید شریانی (پلموٹری آرٹری) پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے چلا جاتا ہے۔ جہاں پھیپھڑوں کے عروق شعریہ (بال سی باریک رگوں) میں پھیل کر دورہ کرتے ہوئے وہ بخارات دھانہ (کاربانک ایسڈ گیس) کو اپنے سے خارج کر دیتا ہے۔ اور ہوائے لطیف و روح پرور یعنی نسیم (آکسیجن) کو جذب کر کے شوخ سُرخ ہو جاتا ہے۔ پھر پھیپھڑوں میں سے براہ شریان وریدیہ (پلموٹری وینز) وہ دل کے بائیں اُذن میں جاتا ہے۔ اور وہاں سے اُذن و بطن کے درمیانی سوراخ کی راہ دل کے بائیں بطن میں جاتا ہے۔ اور بائیں بطن سے شریان (اورٹی) لے آتا ہے، جس جاتا ہے اور پھر اس کی شاخوں کے ذریعے تمام جسم کی عروق شعریہ میں چلا جاتا ہے جن کی نازک دیواروں سے (اُس کا آبی حصہ پلازما یا رطوبت محصورہ) تراوش پاکر یعنی پس کردہ اعضا کی بافتوں (ٹشوز) میں چلا جاتا ہے۔ اور ان کی پرورش کرتا ہے۔ نیز وہ روح حیوانی (آکسیجن) جو اس کے ساتھ آئی تھی وہ بھی عروق شعریہ کی دیواروں میں سے نفوذ کر کے تحلیل ہو جاتی ہے یعنی اعضا کی بافتوں یا ذرات جسم میں جذب ہو کر ان کو قوت حیات بخشی ہے۔ اور اعضا کی بافتوں کے بنیات دھانہ (کاربانک ایسڈ گیس) خون میں جذب ہو جاتی ہیں جس سے وہ پھر کثیف اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اور پھر عروق شعریہ سے خون وریدوں میں چلا جاتا ہے۔ اور وریدوں کے ذریعے اکٹھا ہو کر دو بڑی وریدوں (سوپرینریوریناکیوا) کے ذریعے پھر دل کے دائیں اُذن میں چلا جاتا ہے۔ غرضیکہ اسی طرح خون دورہ کرتا رہتا ہے۔ خون کا ایک کالی دورہ ایک منٹ سے بھی تھوڑے عرصے میں ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ جسم کا سارا خون ایک ہی دفعہ دورہ نہیں کرتا۔ بلکہ پے درپے شریانوں و غیرہ میں جاتا رہتا ہے۔

دل اور پھیپھڑوں کے درمیان جو خون کا دورہ ہوتا ہے۔ اس کو دورہ رُوئی (پلموٹری سرکولیشن) یا دورہ صغیرہ (لیسر سرکولیشن) کہتے ہیں۔ اور سارے جسم کے دوران خون کو دورہ کبیرہ (سٹی میٹک سرکولیشن) کہتے ہیں۔

نوٹ۔ ۱۔ ہڈی شعریہ کی دیواروں میں سے خون کا صرف آبی حصہ (پلازما) جس کو طبع میں رطوبت محصورہ کہتے ہیں، تراوش ہوتا ہے۔ اور اس تراوش یافتہ آب خون کو ڈاکٹری میں لٹ اور طبع میں رطوبت طلیہ کہتے ہیں۔ جو جسمانی ساختوں کے خلل و فرج میں بھر جاتی ہے۔ اور ان کی پرورش کرتی ہے۔ اور جو مزید ہوتی ہے۔ یعنی پرورش کرنے کے بعد باقی بچ رہتی ہے۔ وہ پھر عروق شعریہ میں جذب نہیں ہوتی۔ بلکہ بذریعہ عروق جاذبہ جذب ہو کر دریدی خون میں شامل ہوتی ہے۔ اور واپس ہلنے والے وقت ان اعضا کی بعض کثافتوں کو بھی اپنے ہمراہ خون میں واپس لے جاتی ہے۔

نتائج تجربہ دوران خون

(۱) دل آدھے گھنٹے کے عرصے میں اس قدر خون دھکیلتا ہے جو وزن میں سائے جسم کے وزن سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) شرائین سے خون نکلنے کے جھٹکے دل کی ضربان کے مطابق ہوتے ہیں۔

(۳) بڑی وریدوں کو باندھ دیں۔ تو دل ندد اور بے خون ہو جاتا ہے۔

(۴) بڑی شرائین کو باندھ دیں۔ تو دل غیر معمولی طور پر پھڑک پھول جاتا ہے۔

(۵) دل کے سیرینوں کے تمام کواڑوں کی ساخت اس قسم کی ہو کہ وہ خون کو صرف ایک ہی طرف لانے دیتے ہیں

(۶) اگر جسم کی کسی ایک رگ میں رہبر داخل کر دیا جائے تو وہ فوراً سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

(۷) جب کوئی شریان کٹ جائے تو زخم سے اوپر اس پر دباؤ ڈالنے سے خون رکتا ہے۔

نوٹ۔ لیکن دل سے اوپر کی طرف گردن دوسری جانے والی اگر کوئی شریان کٹ جائے۔ تو زخم سے نیچے اس پر دباؤ ڈالنے سے خون رکتا ہے۔

(۸) جب کوئی ورید کٹ جائے تو زخم سے نیچے اس پر دباؤ ڈالنے سے خون رکتا ہے۔

نوٹ۔ لیکن سر اور گردن سے دل کی طرف آنے والی اگر کوئی ورید کٹ جائے۔ تو زخم سے اوپر دباؤ ڈالنے سے خون رکتا ہے۔

سینہ (۱) اعضاء سینہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سینہ	صدر	Thorax
		تھوڑیکس

سینہ ایک مخروطی شکل کا جوف ہے جو بدن کے بالائی حصہ پر واقع ہے۔ اس کے سینے کی طرف سینہ کی ہڈی چھ بالائی پسلیاں ان کی گریاں اور پسلیوں کے درمیانی عضلات ہوتے

ہیں۔ دو قل جانب پسلیاں اور ان کے درمیانی عضلات پیچھے کی طرف پسلیاں اور عضلات اور پشت کے مہرے ہوتے ہیں۔ اس کا بالائی سوراخ تنگ اور ایک باریک جھلی سے بند ہوتا ہے۔ اس کے زیریں سوراخ کشادہ اور دایا فرما عضلہ سے بند اور محدود ہوتا ہے۔ نوٹ۔ اعضا اندرونی کو یعنی بلن اعضا کو جو حجم کے مختلف جو فوں میں واقع ہیں احتساب کرتے ہیں۔

اعضاء سینہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سینہ کے اعضا	أعضاء الصدر	Thoracic Viscera

تھورے سکٹ سری

جوف سینہ میں دل مع غلاف۔ بڑے بڑے عروق مثلاً شریان اعظم و وریڈ شریانی باجوف مساعد و نازل۔ مجری صدر اور پھیپھڑے وغیرہ ہوتے ہیں جن میں سے پہلے دل اور بعض عروق کلبیان کہا جائیگا۔ مجری صد کا بیان عروق ہاذہ میں اور پھیپھڑوں کا بیان اعضا تنفس میں کیا جائیگا۔ اب دل اور بعض عروق کا بیان کیا جاتا ہے لیکن پہلے غلاف دل کا بیان کیا جاتا ہے۔

غلاف دل

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
دل کا غلاف	غلاف القلب یا أمو	Pericardium

پیریٹری کارڈیم

یہ مخروطی شکل کا تھیلی نما بند غلاف ہوتا ہے۔ جس کے اندر دل اور نال رہتا ہے۔ اس غلاف کے اندر ہی دل سے شریان اعظم (آدرٹی) اور وریڈ شریانی شروع ہوتی ہیں۔ اس تھیلی نما غلاف کی نوک دل کی جڑ سے تقریباً دو انچ اوپر کی طرف شریان اعظم کے بیرونی غلاف کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے اور اس کا پینڈا احباب عاجز کے درمیانی نوتری حصے کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے۔ گویا اس کا وضع قیام دل کے وضع قیام کے برعکس ہوتا ہے۔ یعنی دل کا پینڈا اس کی نوک میں اور دل کی نوک اس کے پینڈے میں ہوتی ہے۔ اور چونکہ اس کی صرف نوک ہی دل کی جڑ یا پینڈے کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے۔ اس لئے دل اس تھیلی نما غلاف میں آویزاں ہوتا ہے اس غلاف کے دو طبق ہوتے ہیں۔ اندرونی باریک طبق جو آبدار جھلی کا ہوتا ہے دل کے اوپر لپٹا ہوا ہوتا ہے اور بیرونی طبق جو ریشہ دار ساخت کا ہوتا ہے ایک تھیلی سی بناتا ہے۔

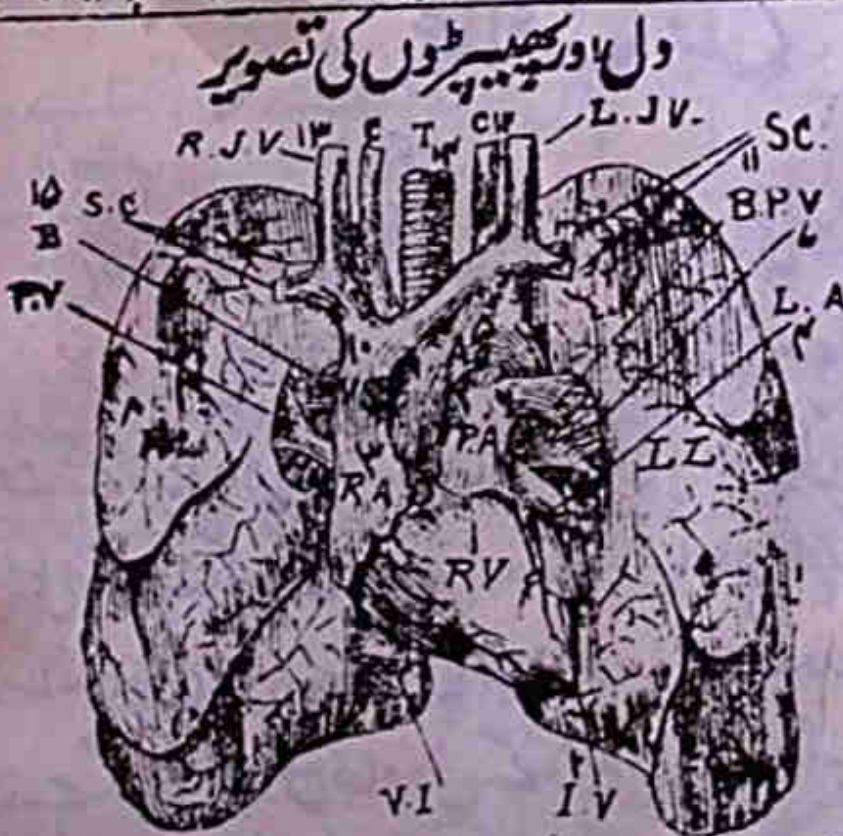
اور ان دونوں طبقتوں کے درمیان ایک خالی جگہ ہوتی ہے جس میں تھوڑی سی زردی مائل رطوبت بھری رہتی ہے تاکہ دل کے دھڑکتے وقت ان دونوں طبقات کے درمیان رگڑ پیدا نہ ہو اور دل کو افیت نہ ہو یہ دونوں طبقات بھی دل کی جڑ کے پاس باہم چسپاں ہوتے ہیں۔
نوٹ۔ مرض اسسقا وجاب القلب یا احتوا الرطوبت علی القلب میں اس خلاف کے دونوں طبقات کے درمیان ہی زیادہ رطوبت تراوش پاکر بھری جاتی ہے۔ جس سے دل پر دباؤ پڑنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا دل ڈوبا جاتا ہے۔

دل

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
دل	قلب	Heart
	مارٹ	

دل جو دوران خون کا مرکز ہے ایک مخروطی شکل کا جوف دار عضلاتی عضو ہے۔ یہ اپنے خلاف میں طفوف سیلنے میں دونوں پھیپھڑوں کے درمیان رہتا ہے جو انی میں دل پانچ انچ لمبا

ساڑھے تین انچ چوڑا اور اڑھائی انچ موٹا ہوتا ہے۔ مردوں میں اس کا وزن سو پانچ یا دسٹھ پاؤں لیکن عورتوں میں ایک پاؤں یا سو پانچ ہوتا ہے۔ آدمی کا دل جسامت میں بڑھاپے تک بڑھتا رہتا ہے۔ دل کے زور سے سکڑنے پر ہی خون شریان میں جا کر تمام جسم کی پرورش کرتا ہے۔ دل کے اندر کی جانب بھی ایک جمالی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جو شریاؤں اور وریدوں کی اندرونی جمالی کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں عشاء تئسبطن القلب



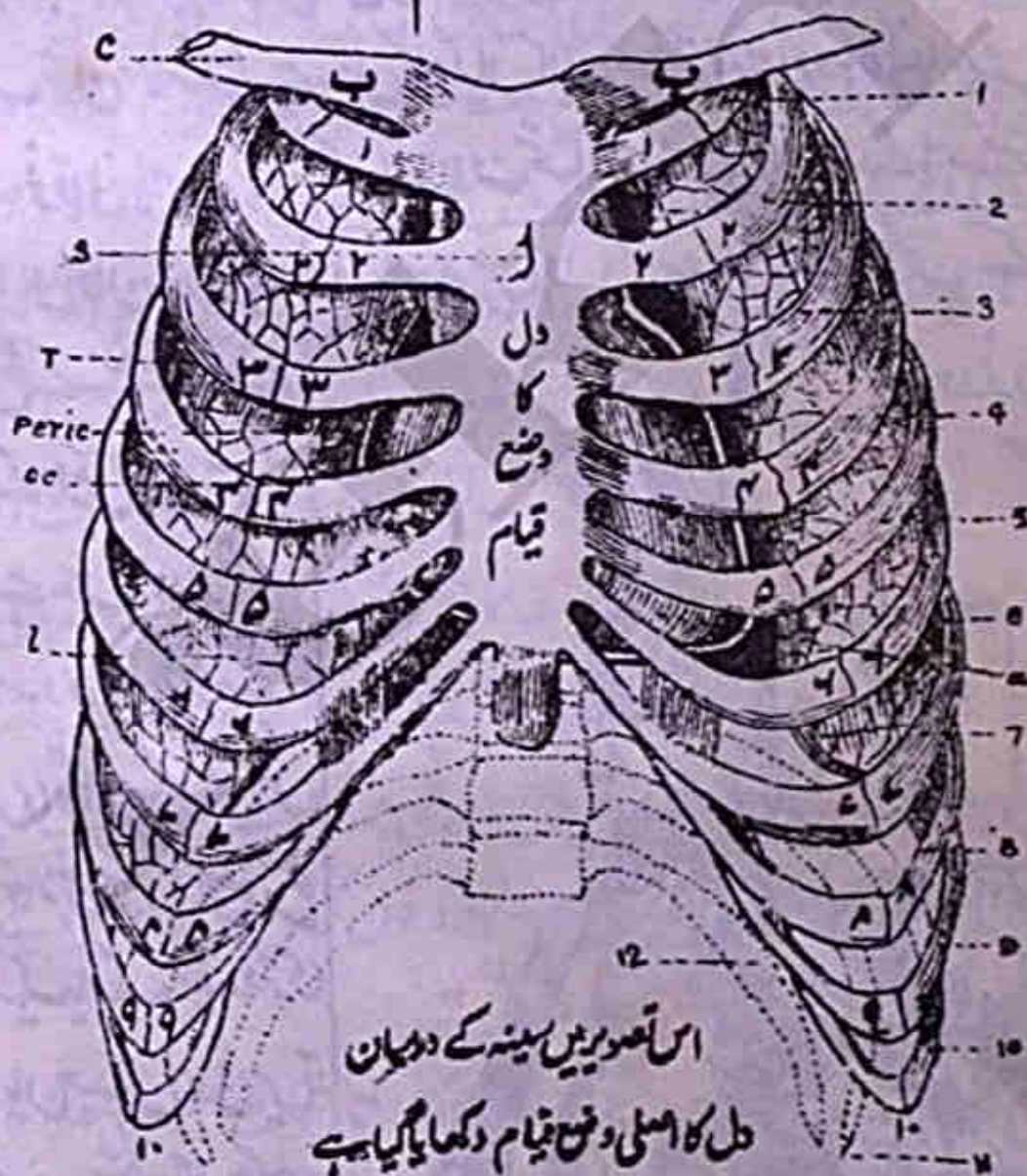
اس تصویر میں دونوں پھیپھڑوں کے درمیان دل اپنی اصلی حالت میں دکھایا گیا ہے
(۱) دایاں بطن (۲) بائیں بطن (۳) دایاں آڈن (۴) بائیں آڈن (۵) اوٹ (۶) شریان ریہ (۷) ورید ریہ (۸) دایاں پھیپھڑا (۹) بائیں پھیپھڑا (۱۰) ورید اجوف علوی (۱۱) عروق تحت الترقوہ (۱۲) شریان مہلکی (۱۳) دائیں اور بائیں گردن کی وریدیں (۱۴) نرخرہ (۱۵) اس کی شاخیں

ہوتی ہے۔ جو شریاؤں اور وریدوں کی اندرونی جمالی کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں عشاء تئسبطن القلب

اور انگریزی میں اینڈو کارڈم کہتے ہیں +

دل کا وضع قیام۔ دل سینے کے اندر ترچھے طور پر واقع ہوتا ہے۔ اس کی جڑ یعنی دل کا قاعدہ اوپر ترچھے دائیں طرف کو ہوتا ہے جہاں کہ دائیں دوسری ہڈی کی گڑھی سینے کی ہڈی سے ملتی ہے۔ لیکن اس کی نوک نیچے اور سامنے بائیں طرف پانچویں چھٹی ہڈیوں کی گڑھی سے

تصویر وضع قیام دل



اس تصویر میں سینہ کے درمیان
دل کا اصلی وضع قیام دکھایا گیا ہے

(۱) سینہ کی ہڈی (۲) ہڈی کی ہڈی (۳) ہڈی کی ہڈی (۴) ہڈی کی ہڈی (۵) ہڈی کی ہڈی (۶) ہڈی کی ہڈی (۷) ہڈی کی ہڈی (۸) ہڈی کی ہڈی (۹) ہڈی کی ہڈی (۱۰) ہڈی کی ہڈی (۱۱) ہڈی کی ہڈی (۱۲) ہڈی کی ہڈی

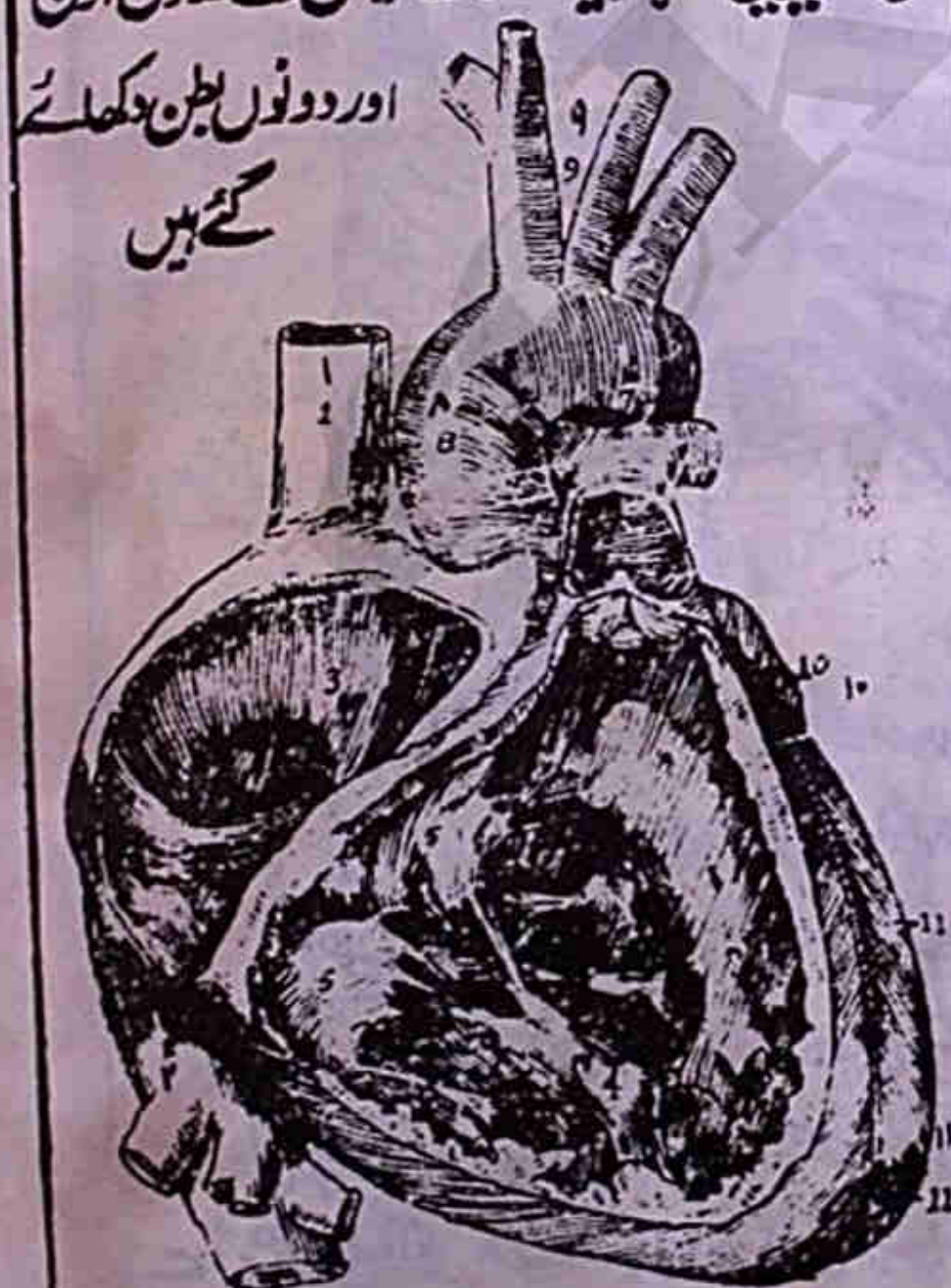
بائیں اور بائیں چھاتی کی جھٹنی سے قریباً ڈیڑھ انچ نیچے اور ایک انچ اندر کی طرف ہوتی ہے۔ دل سینے کی ہڈی کے نچلے دو تہائی حصے کے پیچھے اور ہڈی مذکور کے درمیانی خط سے ڈیڑھ انچ دائیں طرف اور تین انچ بائیں طرف ہوتا ہے +

دل کے حصے۔ دل کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک دایاں حصہ دوسرا یاں یہ دونوں حصے ایک درمیانی دیوار کے ذریعے علیحدہ رہتے ہیں اور ہر ایک حصے میں دو خانے ہوتے ہیں اوپر والے پتے خانے کو دل کا کان عربی میں اذن القلب اور انگریزی میں آریکل کہتے ہیں۔ اور نیچے والے موٹے خانے کو عربی میں بطن القلب اور انگریزی میں وینٹریکل

کہتے ہیں۔ دائیں طرف کے دونوں خانے ایک سوراخ کے ذریعے ملے رہتے ہیں اور بائیں کے سیاہ خون ہوتا ہے۔ بائیں طرف کے دونوں خانے بھی ایک سوراخ کے ذریعے ملے رہتے ہیں۔ اور ان کے درمیان سرخ خون ہوتا ہے۔

(۱) دل کا دایاں کان (اُذنِ چمکی)۔ سائٹ آر کیل، یہ دل کے بائیں کان کی نسبت کسی قدر بڑا ہوتا ہے لیکن اس کی دیواریں نسبتاً پتلی ہوتی ہیں اور اس کے اندر قریباً ایک چھٹانک خون سما سکتا ہے۔ دل کا دایاں کان درحقیقت دو بالائی وزیریں جو فکڑ اور ریڈل (جوف فوقانی یا سوپرروریناکیوا) اور جوف تحتانی (انفریوریناکیوا) کے باہم ملنے سے بنتا ہے دل

کا یہ دایاں کان بذریعہ ایک اس تصویر میں دیکھ سیدھا کاٹ کر اس کے دونوں اذن سوراخ کے اپنے نیچے والے دل کے دائیں بطن سے ملا رہتا ہے۔ اس سوراخ پر ایک سر دندانہ کھاردرسہ گوشہ چٹیں لگا رہتا ہے جس کے متوازی پہلو کی کچھلی سطح پر باریک باریک سفید وتری ڈیڑیاں چسپاں ہوتی ہیں۔



کو اس واسطے ہوتا ہے کہ جب دل کا دایاں بطن سکڑ کر خون کو شریان الریہ میں دھکیلتا ہے۔ تو وہ دل کے دائیں کلن میں واپس نہ آجائے۔

(۱) نصف صاعد (سوپرروریناکیوا) (۲) جوف نازل (انفریوریناکیوا) (۳) دایاں اذن (۴) ریشہ اے عضلاتی متعلقہ الطاب وتری (۵) کیوارڈ (۶) منقذ

شریان الریہ (۷-۸-۹) شریان اعظم اور اس کی شاخیں (۱۰) بیلان فین (۱۱) بیلان بطن

(۲) دل کا دایاں بطن (بطنِ چمکی)۔ رائٹ دین ٹریکل یہ بطن شکل میں مثلث ہوتا ہے اس کی دیواریں بائیں بطن کی دیواروں کی نسبت پتلی لیکن اس کا جوف اس کے جوف کے برابر ہوتا ہے۔ اس میں قریباً ڈیڑھ چھٹانک خون سا

سکتا ہے۔ اس بطن سے شریان رُوی (ورید شریانی) شروع ہوتی ہے جس کے ذریعے دل سے کثیف خون پھیپھڑوں میں جا کر صاف ہوتا ہے۔ شریان رُوی کے مبداء پر بھی تین ہلالی شکل کے کوڑھام ہلالی لگے ہوتے ہیں جو خون کو بطن قلب سے شریان میں تو جانے دیتے ہیں۔ مگر بطن قلب میں واپس نہیں آنے دیتے۔

(۳) **دل کا بایاں کان** (رُذن یسری) - یقیناً آئینوں، یہ دل کے دائیں کان کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی دیواریں موٹی ہوتی ہیں اس میں دو نو پھیپھڑوں کی دو دوریدیں ختم ہوتی ہیں جن کے سوراخوں پر کیواڑ نہیں ہوتے۔ دل کا یہ بایاں کان بھی بذریعہ سوراخ کے پیچھے نیچے والے دل کے بائیں بطن سے ملتا رہتا ہے۔ اس سوراخ پر بھی دو دندانہ کوڑھام لگتا ہے جس کے دو مضبوط حصے ہوتے ہیں۔ اور ان پر سفید و تری ڈوریاں لگی رہتی ہیں یہ کوڑھام بھی دل کے اذن سے دل کے بطن میں خون کو جانے تو دیتا ہے لیکن اس کی واپسی کو روکتا ہے۔

(۴) **دل کا بایاں بطن** (بطن ائیسر یقینٹ وین ٹریکل) - یہ بہ نسبت دائیں بطن کے لمبا اور مخروطی ہوتا ہے۔ اس کی دیواریں بہت موٹی ہوتی ہیں اس بطن سے شریان اعظم دل سے شروع ہوتی ہے جس کے ذریعے لطیف خون تمام جسم کی پرورش کے لئے جاتا ہے۔ شریان اعظم کے مبداء پر بھی ہلالی شکل کے تین کوڑھام ہلالی اور طی لگے رہتے ہیں۔ اور جب دل کا بایاں بطن سکڑ کر خون کو شریان اعظم میں دھکیلتا ہے۔ تو وہ خون کو اس میں جانے تو دیتے ہیں مگر بطن مذکور میں واپس نہیں آنے دیتے۔

دل کا فعل - دل کا فعل یہ ہے کہ یہ اپنی انقباضی حرکت سے یعنی سکڑ کر خون کو شریان میں دھکیلتا ہے جس سے وہ بدن کے ہر ایک حصہ میں دورہ کرتا ہے۔ دل کو خون کو کس طرح دھکیلتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اس کی عضلی دیواریں پے در پے سکڑتی اور پھیلتی رہتی ہیں۔ یعنی دل متواتر سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے چنانچہ دل کے دونوں اذن ایک ہی وقت میں پھیلتے ہیں۔ اور دونوں بطن ایک ہی وقت میں سکڑتے ہیں جب دونوں اذن پھیلتے ہیں تو دائیں اذن میں اجوف صاعد نازل و ریدوں کے ذریعے جمع کثیف سیاہی مال خون آتا ہے اور بائیں اذن میں پھیپھڑوں کی وریدوں کے ذریعے صاف شدہ خون آتا ہے پھر دائیں اذن کا کثیف خون درمیانی سوراخ کے راستے دائیں بطن میں اور بائیں اذن کا لطیف خون بائیں بطن میں چلا جاتا ہے اور جب دونوں بطن سکڑتے ہیں تو دائیں بطن کا کثیف خون بذریعہ شریان رُوی پھیپھڑوں میں صفائی کے لئے

چلا جاتا ہے۔ اور بائیں بطن کا لطیف خون بذریعہ شریان اعظم اپنے آگے تمام جسم میں پھیل کر
 کے لئے چلا جاتا ہے۔ دل کے سکڑنے اور پھیلنے کی یہ حرکت ایک لمحے سے بھی تھوڑے عرصہ میں
 ہو جاتی ہے۔ اور دل کے ہر ایک سکڑنے کی حرکت میں قریب ڈیڑھ چھٹانک خون شریان اعظم
 اور ورید شریانی میں جاتا ہے۔

دل و نبض کی حرکت۔ دل کی حرکت یا دل کی تڑپ جو سینہ پر ہاتھ رکھنے سے محسوس
 ہوتی ہے۔ دل کے سکڑنے پورے دل کے سینے کی دیوار پر لگنے سے پیدا ہوتی ہے اس کی
 تعداد عمر کی مختلف حالتوں میں مختلف ہوتی ہے نبض کی حرکت بھی یہ دل کی حرکت کے تابع
 ہوتی ہے۔ دل کے بطن کے ہر بار سکڑنے کے بعد ہی شریان کے فوراً تھکنے سے پیدا ہوتی ہے۔
 انسان کا دل ایک منٹ میں ستر سے پچھتر دفعہ حرکت کرتا ہے۔ دل کی حرکت ابتدائی زندگی
 سے آخر وقت تک روز بروز تعداد میں کم ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ جنین میں اس کی معمولی حرکت
 ایک منٹ میں ایک سو پچاس پیدائش کے وقت ایک منٹ میں ایک سو چالیس سے ایک سو
 تیس۔ عمر کے پہلے سال میں ایک سو بیس۔ دوسرے سال میں ایک سو دس تیسرے سال میں
 پچانوے۔ ساٹھ سال میں ستاسی۔ جوانی میں ستر سے اسی۔ ادھیڑ میں اسی سے ستر اور
 بڑھاپے میں ستر سے ساٹھ فی منٹ ہوتی ہے۔

بلغمی مزاجوں کی نسبت دموی مزاجوں میں اور عورتوں کی نسبت مردوں میں دل و
 نبض کی حرکت تیز ہوتی نیز بعد از غذا اور ریاضت بدنی و دماغی میں بھی تیز ہوتی ہے مگر غلظت
 کی حالت میں کم ہو جاتی ہے۔ اور مرض کی حالت میں تو اس میں بہت سے تغیرات آجاتے ہیں لیکن
 بحالت صحت شام کی نسبت صبح کو اور لیٹنے کی نسبت بیٹھنے میں اور بیٹھنے کی نسبت کھڑے ہونے
 اور کھڑے ہونے کی نسبت چلنے میں حرکات دل و نبض تیز ہوتی ہیں۔

دل کی آوازیں۔ اگر کسی آدمی کے سینے پر کان لگا کر سنیں تو دل کے ہر ایک نبض یا
 تڑپ میں دل کی دو آوازیں سنائی دیتی ہیں ان میں سے ایک کو پہلی آواز اور ایک کو دوسری آواز
 کہتے ہیں۔ دل کی پہلی آواز اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ دونوں بطن سکڑتے ہیں اور دل کی
 دوسری آواز کی دیوار پر ٹکراتی ہے۔ غالباً یہ آواز اذنین و بطنین کے درمیان سوراخوں کے کانوں
 کی حرکت یعنی جھٹکے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ پہلی آواز لمبی گرجست اور اس کی صدا لفظ "لب"
 کی سی ہوتی ہے۔ اور دوسری دل کی نوک پر خوب سنائی دیتی ہے۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا وقفہ ہوتا

ہے جسے پہلا وقفہ کہتے ہیں۔ دل کی دوسری آواز اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ دونوں لٹن پھیلتے ہیں۔ یہ آواز اور طی کے گواہوں کے فوری بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ دوسری آواز چھوٹی مگر تیز آواز اس کی آواز لفظ ڈپ کی سی ہوتی ہے۔ اور یہ دل کے پلیدے پر خوب سنائی دیتی ہے اس کے بعد ایک ذرا لمبا سا وقفہ ہوتا ہے جسے دوسرا وقفہ کہتے ہیں۔ دل کے سکڑنے کو عربی میں "القباض القلب" اور انگریزی میں "سسٹولی" اور دل کے پھیلنے کو عربی میں "انبساط القلب" اور انگریزی میں "ڈایسٹولی" اور دونوں حرکتوں کی تکمیل یعنی پوری ٹرپ کو عربی میں "نبضہ" اور انگریزی میں "ریٹم آف دی ہارٹ" کہتے ہیں۔

اگر حرکت قلبی کو سولہ برابر حصوں میں تقسیم کریں تو پہلی آواز میں پانچ حصے پہلے وقفہ میں ایک حصہ۔ دوسری آواز میں تین حصے اور دوسرے وقفے میں سات حصے خارج ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس نقشہ سے ظاہر ہے۔

۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۷							۳			۱	۵				
دوسرا وقفہ							دوسری آواز		پہلا وقفہ	پہلی آواز					

دل کیوں حرکت کرتا ہے؟ اس لئے کہ یہ دوران خون کا مرکز ہے۔ اسی کی حرکت سے خون تمام جسم میں دورہ کرتا ہے۔ حرکت قلب کے متعلق جالینوس کا یہ خیال تھا کہ یہ عجیب روح حیوانی پیدا ہوتی ہے۔ تو اس سے قلب متحرک ہوتا ہے حکیم دینقہ و طبیب کا یہ خیال تھا کہ حرارت قلب سے خون پھیلتا ہے۔ اور خون کے پھیلنے سے دل پھیلتا اور حرکت کرتا ہے وغیرہ۔

چونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ کوئی مادی شے حالت سکون سے متحرک نہیں ہو سکتی جب تک اس پر کسی تحریک کا اثر نہ ہو۔ اس لئے حرکت قلب کا سبب بھی کوئی خارجی تحریک مثلاً حرارت یا برودت یا کوئی داخلی تحریک مثلاً کوئی کیمیاوی تغیر یا قوت برقی ہونی چاہئے چنانچہ پہلے یہ گمان تھا کہ جس طرح سے خون کی کاربانک ایسڈ سے آلات تنفس میں تحریک ہوتی ہے اسی طرح سے وہ قلب کی تحریک کا باعث ہوتی ہے یعنی جب خون دل کے خاؤں میں جا کر اندرونی جھلی سے مس کرتا ہے۔ تو اس سے تحریک پیدا ہو کر دل سکڑتا اور حرکت کرتا ہے۔ لیکن تجربات و مشاہدات نے اس قول کو غلط ثابت کیا ہے۔ کیونکہ اگر کشیف خون کی

بجائے دل کے اندر خالص پانی کا دوران کیا جائے تب بھی دل برابر سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے۔
 چونکہ انفعالات نفسانیہ مثلاً رنج و غم و غصہ وغیرہ نیز دماغی و نخاعی امراض میں حرکات
 قلب پیریزین اثر پڑتا ہے اس لئے بعض محققین کی رائے ہے کہ حرکت قلب مریدان نظام عصبی
 ہے۔ یعنی دل متحرک بالذات نہیں، بلکہ اسکی حرکت نظام عصبی کے تابع ہے۔ بلکہ بعض حکماء
 کا تو یہ خیال ہے کہ مؤخر دماغ جسم کے تمام غیر ارادی افعال و حرکات کا محل ہے اور حرکت قلب
 بھی ایک غیر ارادی فعل ہے۔ اس لئے اس کا تعلق بھی مؤخر دماغ سے ہے۔ اور بعض پہلے
 مؤخر دماغ کو اور اس کے بعد اعصاب شریکیہ کو یکے بعد دیگرے حرکت قلب کا متنبع قرار دیتے
 ہیں لیکن مندرجہ ذیل مشاہدات و تجربات سے ان دلائل کی قطعی تردید ہوتی ہے چنانچہ
 (۱) مرغی وغیرہ کے اندر سے میں نظام عصبی پیدا ہونے سے بہت پہلے نقطہ قلب پیدا ہو
 کر خود بخود حرکات کرتا ہے۔ اسی طرح سے انسانی جنین میں یعنی پیٹ کے بچے میں دوسرے
 ہفتہ میں دماغ سے پہلے نقطہ قلب پیدا ہوتا ہے۔

(۲) بعض حیوانات میں یہ مشاہدہ اور تجربہ کیا گیا ہے کہ ان کا دل جسم سے باہر نکال لینے
 پر بھی کچھ عرصہ خود بخود سکڑا اور پھیلتا رہا ہے اور بعض اونٹنی حیوانات میں یہاں تک دیکھا جاتا
 ہے کہ دل کو نکال کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ان ٹکڑوں کو گرم رکھنے اور
 مناسب غذا پہنچانے سے وہ گھنٹوں تک خود بخود حرکت کرتے رہتے ہیں۔ بعض صورتوں
 میں جبکہ دل کو حلقوں کی صورت میں کاٹا جاتا ہے تب بھی وہ حرکت کرتے رہتے ہیں بعض حکموں
 کے یہ عینی مشاہدات ہیں کہ بعض مقتولین میں ایک گھنٹہ بعد از قتل قلب متحرک رہا اور بعض
 پرندوں میں موت کے ایک دو روز بعد بھی حرکت قلب محسوس کی گئی۔ اور جب کسی حیوان
 کے دل کو جسم سے نکال کر بعض خاص نمکیات (پٹاسیم۔ سوڈیم۔ کیلیم وغیرہ) کے پانی میں
 رکھا جاتا ہے۔ تو وہ گھنٹوں تک حرکت کرتا رہتا ہے پس یہ ایک معجزہ ہے کہ جسم تو مر چکا ہے
 لیکن دل ابھی زندہ ہے۔ اور حرکت کرتا ہے۔

پس مذکورہ بالا مشاہدات و تجربات کی بنا پر اب یہ امر مسلمہ طور پر مانا جاتا ہے کہ قلب
 متحرک بالذات ہے۔ یعنی دل کی یہ دوامی اور باقاعدہ حرکت ذاتی ہے اور اس حرکت کا سبب
 اور باعث خاص دل میں ہی ممکن و مستقر ہے۔ چنانچہ جوہر قلب میں جو اعصاب شریکیہ کی
 چھوٹی چھوٹی عصبی یا گانگلیاں پھیلی ہوئی ہیں اور عصبی ریشوں کے ذریعے آپس میں ملی ہوتی ہیں

وہی حرکت قلب کے لئے بمنزلہ مرکز اور مبداء کے ہیں لیکن حرکت قلب کو کم و بیش سست و چست کرنے کا انتظام نظام عصبی کے تابع ہے۔ چنانچہ عصب راجع (وگیس نم) حرکت قلب کو سست کرتا ہے۔ جسکی دلیل یہ ہے کہ جب دونوں طرف کے یہ اعصاب کاٹ لئے جاتے ہیں تو حرکات قلب تعداد اور قوت میں بڑھ جاتی ہیں۔ اور جب ان دونوں اعصاب میں تنبیہ اور تحریک پیدا کی جاتی ہے یعنی ان کے ذاتی فعل کو عارضی طور پر تیز کیا جاتا ہے۔ تو حرکات قلب سست اور کم اور کبھی بالکل باطل و زائل ہو جاتی ہیں۔ برخلاف ازیں جب دونوں اعصاب شریکیہ رسمے تھے ٹھک نردن میں تحریک پیدا کی جاتی ہے۔ تو حرکات قلب چست اور قوی ہو جاتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ قلب کی حرکت ذاتی ہے لیکن اس کو سست و چست کرنا عصب راجع اور اعصاب شریکیہ کے ماتحت ہے۔

عروق (یا) رگیں

نوٹ۔ عروق معنی ہے عرق یعنی رگ کی۔ عروق کا اطلاق ۱۱ شرائین (۲) اور دہ (۳) عروق جاذبہ و عروق لبنیہ اور (۴) عروق خشنہ پر ہوتا ہے۔ چونکہ شرائین و اور دہ میں خون ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو عروق دمویہ بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر انہی کا بیان کیا جائے گا۔ عروق جاذبہ کا بیان آگے اپنے موقع پر آئے گا۔

فائدہ ۲۔ عروق خشنہ کے معنی میں کمزوری رگیں۔ قصیدہ یہ یعنی ہوا کی نالی کی نہایت باریک باریک شاخوں کو بوجھلے چھوڑ دیں پھیلی ہوئی ہیں عروق خشنہ کہتے ہیں انگریزی میں ان کو برانچی اول کہتے ہیں +

شرائین

اردو نام شریان شریں ریشے والی رگیں عربی نام شریان شرائین عروق خنوزہ انگریزی نام آرٹری۔ آرٹریز Arteries

شرائین ایک قسم کی لچکدار نالیاں ہیں جو دل سے لطیف و سرخ رنگ کا خون تمام بدن میں پرورش کے لئے لے جاتی ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی شریان اوٹلی رے آرٹریا، دل کے بائیں بطن سے خارج بناتی ہوئی شروع ہوتی ہے اور اسکے خراب میں سے تین بڑی شرائین نکلتی ہیں (۱) اینیما شریان (۲) گردن کی بائیں شریان (۳) ہنسل کی بائیں شریان بے نام شریان کی پھر دو شاخیں جاتی ہیں (۱) گردن کی دائیں شریان (۲) ہنسل کی دائیں شریان پھر گردن کی دائیں بائیں شرائیں تو غارخ درشلخ ہو کر گردن اور سر میں یعنی چہرہ کھوپڑی اور دماغ میں پہنچ جاتی ہیں اور ہنسل کی دائیں بائیں شرائیں منول

دونوں طرف کی بخلوں میں سے ہوتی ہوئیں دونوں بازوؤں میں چلی جاتی ہیں چنانچہ ہنسلی کی شریان جب بخل میں جاتی ہے تو بخل کی شریان کہلاتی ہے جب بازو میں جاتی ہے تو بازو کی شریان کہلاتی ہے جو کہنی کے جوڑ کے بالمقابل کلائی کی اندرونی و بیرونی دو رگوں میں منقسم ہو جاتی ہے پھر یہ کلائی کی دونوں شریاں ہاتھ کی پھیلی میں جا کر محراب بناتی ہیں جس میں سے چند شاخیں نکل کر انگلیوں کے دو نو پہلوؤں پر جاتی ہوئیں ہر ایک انگلی کے آخری پور تک پہنچتی ہیں +

اور ہاٹ کے محراب سے جو تین شاخیں نکلی تھیں وہ تو شاخ در شاخ ہو کر سرگردن اور بازوؤں میں پھیل گئیں باب اور ہاٹ دل کے پیچھے سے ہوتی ہوئی سینے میں جاتی اور اور ہاٹ صدر تھوریک کے آگے کہلاتی ہے اس کی چھوٹی چھوٹی شاخیں نکل کر پیلیوں وغیرہ میں جاتی ہیں پھر سینے سے آگے بڑھتی ہوئی اور دایا فرنگ کو چھیدتی ہوئی یہ پیٹ میں پہنچتی ہے اور اور ہاٹ بطنیہ (ایسٹومیٹل سے آگے) کہلاتی ہے جہاں اس سے بہت سی شاخیں نکل کر معدہ و امعاء و جگر و تلی و بلبہ و گردوں وغیرہ میں جاتی ہیں۔ بیڑوں میں پہنچ کر یہ دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور ہر ایک شاخ کو بھے کی صلی شریان کہلاتی ہے جو کو بھے کی اندرونی و بیرونی دو شریاؤں میں منقسم ہو جاتی ہے پھر کو بھے کی بیرونی شریان آگے لان میں جا کر لان کی شریان کہلاتی ہے اور یہ لان کی شریان گھٹنے کے پیچھے پہنچ کر گھٹنے کی شریان کہلاتی ہے جسکی پھر دو شاخیں ہو جاتی ہیں پینٹلی کی اگلی شریان اور پینٹلی کی کچھلی شریان چنانچہ اگلی شریان پینٹلی کے سامنے سے نیچے کہ جاتی ہوئی ٹخنوں کے نیچے پہنچ کر پشت پاکی شریان میں ختم ہو جاتی ہے جو آگے دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے اور ان کے چند شاخیں نکل کر انگلیوں میں جاتی ہیں اور پینٹلی کی کچھلی شریان پیچھے کی طرف سے نیچے کہ جاتی ہوئی اندرونی ٹخنے اور اڑی کے درمیان پہنچ کر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے جسکی شاخیں تلوے اور انگلیوں میں جاتی ہیں دل کے بائیں لہن سے تو اور ہاٹ (لے آگے) نکل کر اور شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتی ہے لیکن دل کے دائیں لہن سے بھی پھیلنے کی شریان (ورید شریان) پھونزی آرٹری نکل کر اور دو شاخوں میں منقسم ہو کر دو پھیپھڑوں میں پھیل جاتی ہے +

ہر ایک شریان شاخ در شاخ ہوتی ہوئی نہایت چھوٹی چھوٹی شاخوں یا شریاؤں میں ختم ہو جاتی ہے جن کو عربی میں ارواق اور انگریزی میں آرٹری اولد کہتے ہیں۔ پھر ان نہایت چھوٹی چھوٹی شریاؤں (ارواق) سے نہایت ہی باریک یعنی بال سے بھی باریک شاخیں نکلتی ہیں جو بغیر خوردبین کے سہ یونانی طب کی کتاب میں بڑی بڑی وریدوں کو جدول اور جدول کی شاخوں کو سواتی اور سواتی کی شاخوں کو دواضہ اور دواضہ کی شاخوں کو عروق شریہ کہتے ہیں لیکن یہ نام بھلے وریدوں کے شرائین اور عروق جانہ کی شاخوں کے لئے زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہیں +

دکھائی نہیں دیتیں ان کو عربی میں عروق شریہ اور انگریزی میں کے پمپ کہتے ہیں۔ انہیں عروق شریہ
 کہتے ہیں۔ چھوٹی دریدیں شروع ہوتی ہیں جو پھر بڑی بڑی ہوتی ہیں آخر کار دو بڑی دریدوں
 اجوف صاعدہ و نازل میں منتہی ہوتی ہیں۔ اور وہ دونوں دل کے دائیں اُذن میں ختم ہوتی ہیں۔
 شرائین دل کے بائیں بطن سے صاف اور سرخ خون جسم کی پرورش کے لئے ہر حصہ جسم میں
 لے جاتی ہیں اور جب وہ خون عروق شریہ میں پہنچتا ہے تو کثیف اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے
 پھر وہ جسم کی دریدوں کے ذریعے اکٹھا ہو کر دل کے دائیں اُذن میں اور اس سے دائیں بطن
 میں آ جاتا ہے جہاں سے کہ وہ پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے چلا جاتا ہے (دیکھو بیان دِلنِ خُون)
 اگرچہ تمام شرائین دل سے لطیف اور سرخ خون جسم کی پرورش کے لئے لے جاتی ہیں مگر ان میں
 سے ایک شریان مستثنیٰ ہے جسے پھیپھڑے کی شریان (ورید شریانی) - پمپوزی آرٹری کہتے ہیں یہ
 خلاف قاعدہ دل کے بائیں بطن سے کثیف اور سیاہ خون پھیپھڑوں میں صفائی کے لئے لے جاتی
 ہے۔ اسی لئے اس کو ورید شریانی بھی کہتے ہیں۔ ورید تو اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں وریدوں
 کی طرح کثیف خون ہوتا ہے۔ لہذا شریان اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ساخت شریانوں کی مانند
 ہوتی ہے۔ نیز یہ شریان کی طرح نچتی ہے اور شرائین کی طرح دل سے خون کو لے جاتی ہے
 فائدہ:- جسم کی تمام شرائین شاخوں کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ مل رہتی ہیں۔ جس کا فائدہ یہ ہے کہ
 اگر کسی مقام کی کوئی شریان کسی طرح مسدود (بند) ہو جائے۔ تو دوسری شرائین کی شاخیں مسدود شریان
 کی شاخوں کے ساتھ مل کر اس مقام میں دورانِ خون جاری رکھیں۔ اور اس کی پمپ ریشس میں کسی قسم کا خلل
 واقع نہ ہونے پائے۔

جب دل سکڑتا ہے اور خُون کو شرائین میں دھکیلتا ہے۔ تو اس کے دھککنے کی حرکت تمام شرائین
 میں تڑپ پیدا کرتی ہے یہی سبب ہے کہ ہر ایک شریان اچھلتی تڑپتی ہے۔ چنانچہ کلائی پر جو تڑپنے والی
 رگ ہے نبض دیکھنے کے لئے علم۔ اسی کی تڑپ کو خوس کیا کرتے ہیں۔
 نوٹ:- جب دل سکڑتا ہے۔ تو شرائین میں خون جاتا ہے۔ اس لئے شرائین پھیلتی ہیں۔ اور جب دل پھیلتا
 ہے اور اس میں خون واپس جاتا ہے۔ تو شرائین سکڑتی ہیں۔

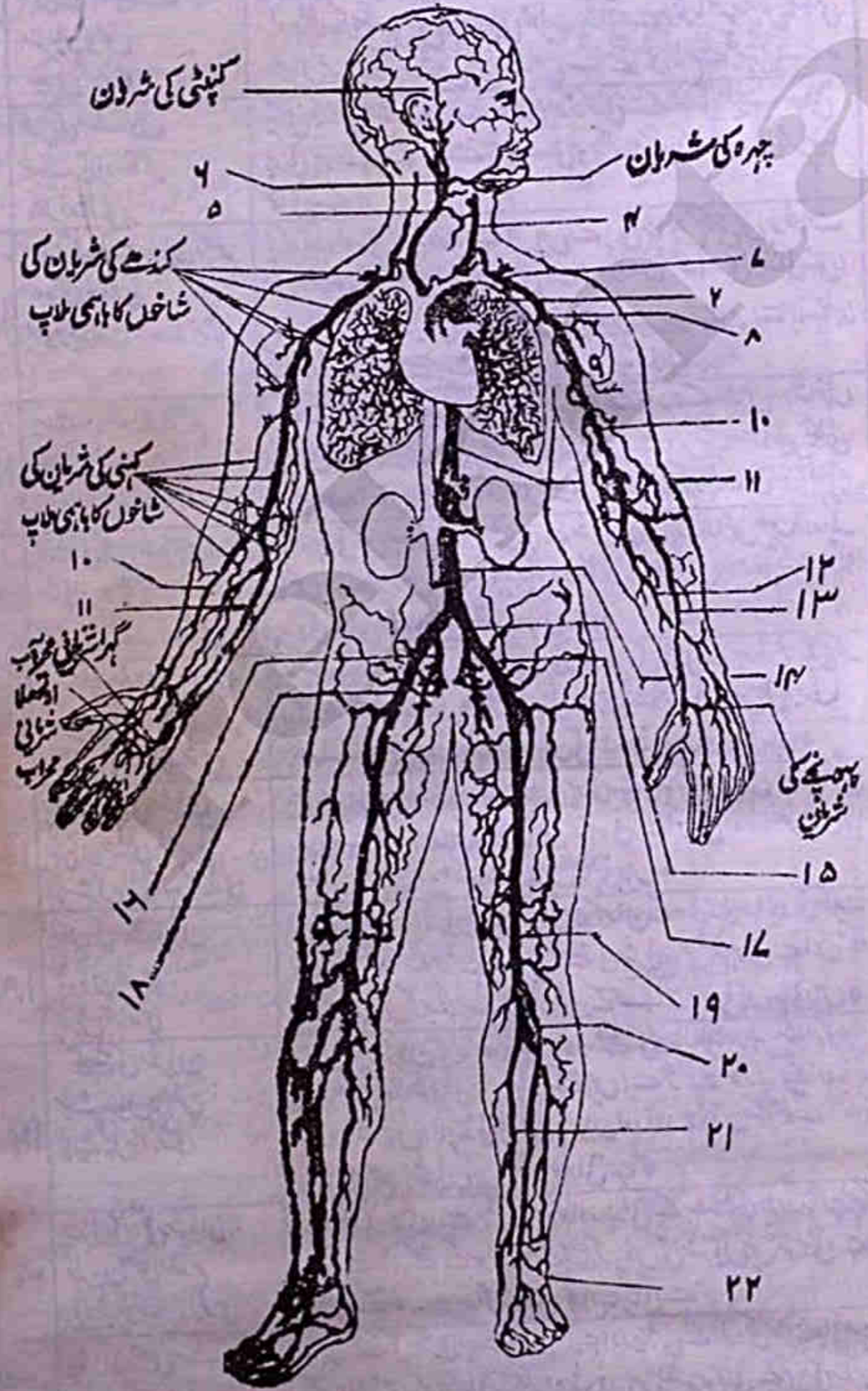
شرایان کی ساخت:- ہر ایک شریان کی ساخت میں تین طبقے ہوتے ہیں (۱) اندرونی
 طبقہ جو باریک شفاف اور لچکدار ہوتا ہے۔ اس کے دو پرست ہوتے ہیں۔ اندرونی پرست اینڈو
 تھیلی ام کا یعنی اسی نازک جھلی کا جو دل کے اندر لگی ہوئی ہے۔ اور بیرونی پرست لچکدار ریشوں کا
 (۲) درمیانی طبقہ جو دبیز زردی مائل اور نہایت لچکدار ہوتا ہے۔ لحمی اور وتری ریشوں سے بنتا
 ہے (۳) بیرونی طبقہ جو زیادہ دبیز ہوتا ہے۔ رباطی ریشوں کے دوپروں سے بنتا ہے۔

بڑی بڑی شریان کے اردو عربی اور انگریزی نام - آغاز و انجام اور وضع قیام

<p>۱ پھیپھڑے کی شریان درید شریانی پلمونری آرٹری</p>	<p>نوٹ: پھیپھڑے کی شریان دل کے دائیں بطن سے اور شریان اعظم دل کے بائیں بطن سے شروع ہوتی ہے۔ نمبر شمار پہلا نام اردو دوسرا عربی تیسرا انگریزی یہ شریان کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ اور کہاں جاتی یا تقسیم ہوتی ہے۔ یہ دل کے دائیں بطن سے شروع ہوتی ہے۔ اور قریب دواغ کے لمبی ہوتی ہے بطن سے نکل کر اوپر بائیں جانب کو ترچھی گدنی ہوتی محراب اور دھلی کے نیچے دہریں اور بائیں دوشاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے جن کی شاخیں پھیپھڑوں میں جا کر کھنکھ باویک باویک شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہیں جسم کا تمام کثیف خون دل سے اس شریان کے ذریعے پھیپھڑوں میں جا کر صاف ہوتا ہے (دیکھو بیان دودن خون)</p>
<p>۲ شریان اعظم ادر طلی اسے آٹا</p>	<p>یہ دل کے بائیں بطن سے شروع ہوتی ہے اور سب رگوں سے بڑی ہے اس کے یہ تین حصے ہوتے ہیں ۱) محراب اور طہ ۲) اور طلی صدر یہ ۳) اور طلی باطنی اس کے کل بیس شاخیں نکلتی ہیں۔ جو پھر شاخ در شاخ ہو کر سارے جسم میں پہنچتی ہیں۔</p>
<p>۳ محراب شریان اعظم قوس بالادری آر جی آف دی اسے آٹا</p>	<p>یہ اور طلی کا پہلا حصہ ہے جو بائیں بطن قلب سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بھی یہ تین حصے ہوتے ہیں ۱) صاعد یعنی اوپر چڑھنے والا ۲) مستعرض یعنی آٹا ۳) ہابلط یعنی اترنے والا۔ اس سے پانچ شاخیں نکلتی ہیں۔</p>
<p>۴ بے نام شریان شریان لاسم لہ رنامی نیٹ آرٹری</p>	<p>یہ محراب اور طلی سے شروع ہوتی ہے اور قریب دواغ کے لمبی ہوتی ہے اس سے دو شاخیں نکلتی ہیں ۱) اگر دن کی شاخیں شریان دم ہنسی کی دائیں شریان جن کی شاخیں سرگردن اور سینہ کی دائیں جانب اور دائیں بازو میں پہنچتی ہے۔</p>
<p>۵ گردن کی شریان شریان سباتی عامہ کامن کارٹڈ آرٹری</p>	<p>یہ دو ہوتی ہیں دائیں طرف کی بے نام شریان سے اور بائیں طرف کی محراب اور طلی سے شروع ہوتی ہے۔ ہر ایک طرف کی شریان گردن میں کٹھ کے قریب شاخوں (۱) شریان سیاتی ظاہرہ ۲) شریان سباتی غائرہ میں منقسم ہو جاتی ہے جن میں پہلی سر وچہرہ میں اور دوسری دماغ میں چند شاخیں میں منقسم ہو جاتی ہے۔</p>
<p>۶ سر کی شریان شریان سباتی ظاہرہ ایکسٹرنل کارٹڈ آرٹری</p>	<p>یہ گردن کی شریان سے شروع ہو کر آٹھ شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ جو سر گردن پھر غائرہ ترسیہ۔ درمیانی کان زبان اور لوزیمین میں جاتی ہیں سر یعنی مقاومت مذکورہ میں خون پہنچاتی ہیں۔</p>
<p>۷ دماغ کی شریان شریان سباتی غائرہ انٹرنل کارٹڈ آرٹری</p>	<p>یہ بھی گردن کی شریان سے شروع ہو کر بارہ شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے اور ازرہمت سے حصہ دماغ میں پہنچاتی ہیں۔ اندر دلی کان۔ ناک اور پیشانی میں جاتی ہیں۔</p>
<p>۸ ہنسی کی بھلی شریان شریان تحت الترقوہ سب گلے دین آرٹری</p>	<p>یہ دو ہوتی ہیں دائیں طرف کی بے نام شریان سے اور بائیں طرف کی محراب اور طلی سے شروع ہوتی ہے ہر ایک کی پانچ شاخیں ہوتی ہیں۔ جو گردن سینہ حرام مغز۔ بازو۔ دماغ اور اس کے ہر دوں میں خون پہنچاتی ہیں۔</p>
<p>۹ بغل کی شریان شریان ابلی ایگزیری آرٹری</p>	<p>یہ ہنسی کی شریان سے شروع ہوتی ہے اور سات آٹھ شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ جو بغل و کندھے اور پہلوئے سینہ اور چھاتی کے عضلات میں جاتی ہیں۔</p>
<p>۱۰ بازو کی شریان شریان العضدی برے بیکل آرٹری</p>	<p>یہ بغل کی شریان سے شروع ہو کر بازو کے اندر کی طرف نیچے کو جا کر کہنی کے جوڑے کے مقابل سے قریب نصف اچھی نیچے دو شاخوں (۱) انہیں کی شریان اور (۲) کلائی کی شریان میں منقسم ہو جاتی ہیں۔</p>
<p>نوٹ: ہر ایک شریان کا نمبر جو اس جدول میں ہے اس کا وہی نمبر صفحہ ۳۸ کی تصویر شریان میں ہے۔</p>	

۱۱	نبض کی شریان شریان نبض ریڈیل آرٹری	یہ بازو کی شریان سے شروع ہو کر اور کلائی کے انگوٹھے والے کنارے کے برابر پہنچے جا کر تھمبیلی میں گہرا شریانی محراب بناتی ہے چونکہ باعموم نبض اسی شریان پر دیکھا کرتے ہیں اس لئے میں نے اس کو اسی نام سے تعبیر کیا ہے +
۱۲	کلائی کی شریان شریان زندگی التر آرٹری	یہ بھی بازو کی شریان سے شروع ہو کر کلائی کے اندر کی طرف جاتی ہوئی پونچھ کے سامنے تھمبیلی پر جا کر اوٹھلا شریانی محراب بناتی ہے +
۱۳	سینہ کی شریان اعظم اور طی صدریہ مختوریک اسے آرٹرا	یہ محراب اور طی کا بڑھاؤ ہے اس میں سے پانچ شاخیں نکلتی ہیں جو غلاف دل - غلاف کشتش - ہڈیک ہوائی نالیوں (عروق خشنہ) مری (غذا کی نالی) اور پسلیوں کے درمیانی مقامات میں خون پہنچاتی ہیں - یہ سینے میں سے حجاب قلب کے سوراخ کے راستے پیٹ میں جا کر اور طی بلطنیہ کہلاتی ہے +
۱۴	پیٹ کی شریان اعظم اور طی بلطنیہ ایڈومی نل اسے آرٹرا	یہ اور طی صدریہ کا بڑھاؤ ہے اور کمر کے چوتھے ہڈے کے مقابل دو شاخوں (پیرٹوکی عام شریان) میں منقسم ہو جاتی ہے اس سے دس گیارہ شاخیں نکلتی ہیں جو معدہ آنتوں - جگر - تلی - مگر دس خضیوں عضلات شکم و پشت میں پکڑ پکڑتی ہیں +
۱۵	کولہ کی پہلی شریان شریان حرکتی اصلی کامن الٹی ایک آرٹری	یہ دو ہوتی ہیں پیرٹوکی عام شریان سے شروع ہو کر ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف پیٹ میں پہنچے اور باہر جا کر دو شاخوں (۱) پیرٹوکی اندرونی شریان (۲) پیرٹوکی بیرونی شریان میں منقسم ہو جاتی ہے +
۱۶	کولہ کی اندرونی شریان شریان حرکتی باطن انٹرل الٹی ایک آرٹری	یہ پیرٹوکی عام شریان سے شروع ہو کر اور پیرٹوکی ہڈی کے سوراخ پر پہنچ کر اگلے اور پچھلے دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے جن سے گیارہ شاخیں نکل کر مشانہ عضلات متناسل مردانہ پازمانہ اور ان کی اندرونی طرف میں جاتی ہیں +
۱۷	پیرٹوکی بیرونی شریان شریان حرکتی کاسرہ ایکسٹرل الٹی ایک آرٹری	یہ بھی پیرٹوکی عام شریان سے شروع ہوتی ہے اور پہلے باہر کی طرف جا کر کچھ ران پر سے گذر کر ران کی شریان میں ختم ہوتی ہے اس کی دو شاخیں ہوتی ہیں جو مرقا البطن اور عضلات شکم میں پھلتی ہیں +
۱۸	ران کی شریان شریان فندی فیمرل آرٹری	یہ پیرٹوکی بیرونی شریان سے شروع ہو کر ران کے سامنے او اندر کی طرف پہنچ جا کر گھٹنے کے جوڑے ذرا اوپر گھٹنے کی شریان میں ختم ہوتی ہے اس سے چھ شاخیں نکل کر جھگڑا سہ د فوط اور ران کے عضلات و عجزہ میں جاتی ہیں +
۱۹	گھٹنے کی شریان شریان مابض پایٹیل آرٹری	یہ ران کی شریان کا بڑھاؤ ہے - اور گھٹنے کی پچھلی طرف رجبس مقام کو عبلی میں مابض اور انگریزی میں پاپلہ کہتے ہیں) سے تڑپھ طور پر پہنچے اور باہر جا کر دو شاخوں (۱) پنڈلی کی اگلی شریان اور (۲) جو پاؤں کے تلوے (۳) پنڈلی کی پچھلی شریان میں منقسم ہو جاتی ہے +
۲۰	پنڈلی کی اگلی شریان شریان جی مقدم این ٹیر ٹریل آرٹری	یہ گھٹنے کی شریان سے شروع ہو کر اور پنڈلی کے سامنے کی طرف آ کر پہلے کو جاتی ہے - اور گھٹنے کے جوڑے پہنچ کر پاؤں کی شریان میں ختم ہوتی ہے جو پاؤں کے تلوے میں جا کر شریانی محراب بناتی ہے +
۲۱	پنڈلی کی پچھلی شریان شریان جی موخر پوسٹیر ٹریل آرٹری	یہ بھی گھٹنے کی شریان سے شروع ہوتی ہے اور پنڈلی کے اندر کی طرف جاتی ہوئی گھٹنے اور پاؤں کے درمیان پہنچ کر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے جن کی شاخیں پنڈلی میں جاتی ہیں اور پاؤں کے تلوے میں جا کر شریانی محراب بناتی ہیں +
۲۲	پاؤں کی بالائی شریان شریان ظہر القدم ڈارسیس میڈس آرٹری	یہ پنڈلی کی اگلی شریان سے شروع ہو کر اور پشت پر پہنچ کر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے جن کی شاخیں پاؤں کی انگلیوں میں جاتی ہیں اور پاؤں کے تلوے میں جا کر شریانی محراب بناتی ہیں +
نوٹ - ہر ایک شریان کا جو نمبر اس جدول میں ہے - اس کا وہی نمبر صفحہ ہم کی تصویر شریانیں میں ہے +		

تصویر شریانیں



اس تصویر میں تمام جسم کی بڑی بڑی شریانیں دکھائی گئی ہیں جو مندرجہ ذیل شریان کا اس تصویر میں ہے وہی نمبر اس کا جدول میں ہے۔ جہاں پر اس کا نام اور مختصر بیان ہے۔ اور جن کا جدول میں بیان نہیں ان کے اس تصویر میں نام لکھے ہیں۔

(۲) بال سی رگیں

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
بال سی رگیں	عروق شجرية	کے پلرین
بالیک رگیں	عروق سواقی	Capillaries

یہ عروق بال سے بھی باریک ہوتے ہیں۔ اور خرویدین کے بغیر دکھائی نہیں دیتے۔ ان کی جسامت ایک انچ کا بیسٹ حصہ ہوتی ہے۔ یعنی ایک مرلج انچ جگہ میں تین ہزار یہ سما سکتے ہیں اس قسم کے عروق باہم مل کر ایک قسم کا باریک شریانی جال بناتے ہیں۔ بالوں۔ ناخن۔ جلد کے بالائی طبق۔ گریلوں اور آنکھ کے پردہ قرنیہ کے سوا باقی تمام جسم میں ان باریک رگوں کا ایسا جال پھیلا ہوا ہے۔ کہ اگر جسم میں کسی جگہ سونی پچھوئیں تو وہ ضرور کسی نہ کسی ایسی باریک رگ کو چھیدتی ہے جس سے خون نکل آتا ہے۔ یہ عروق صرف اسی نازک و شفاف جھلی رایت ڈو تھی لی ام سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ جو کہ دل کے اندر کی طرف لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسا کہ مذکور ہوا شریانی کی نہایت باریک شاخیں شریانی صغیر جہیں انگریزی میں آرٹری آواز کہتے ہیں ان عروق شریانی میں ختم ہوتی اور وریدوں کی نہایت باریک شاخیں جہیں انگریزی میں وی نیوز کہتے ہیں ان عروق شریانی سے شروع ہوتی ہیں گویا یہ شریانوں اور وریدوں کے درمیان ذریعہ اتصال ہیں۔ جب خون دورہ کرتا ہوا ان عروق شریانی میں پہنچتا ہے۔ تو آب خون دھلنا۔ طوبت محصورہ ان عروق کی نازک دیواروں میں سے تراوش پاکر تمام اعضا کی ساختوں کو سیراب کرتا ہے۔ یعنی اس سے تمام اعضا کی پرورش ہوتی ہے۔ نیز خون کے ہمراہ جو روح حیوانی آکسیجن ہوتی ہے۔ وہ بھی ان عروق کی دیواروں میں سے چھنکر اور اعضا کی ساختوں میں جذب ہو کر ان کو قوت حیات دیتی ہے۔ کبھی خون کے سرخ و سفید دانے بھی ان کی نازک دیواروں میں نفوذ کر کے اس پاس کی ساخت میں آجاتے ہیں (نیز دیکھو بیان دوران خون) تمام شریانوں کا خون عروق شریانی میں سے گذر کر وریدوں تک پہنچتا ہے۔

نوٹ ۱۔ چونکہ عروق شریانی اعضا کو سیراب کرتی ہیں۔ یعنی انہیں خون پہنچاتی ہیں۔ اس لئے طب میں ان کو عروق سواقی رسوائی جمع ساقی کی بھی کہتے ہیں۔
عروق شریانی میں خون کا بہاؤ اگرچہ مسلسل ہوتا ہے۔ مگر کمزور اور کم عمر اشخاص میں شریانی کی تھپ کے وقت اس کی حرکت زیادہ تیز ہوتی ہے۔ لیکن جب انسان بہت تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ اور

دل کا فعل بھی نہایت کمزور ہوتا ہے۔ اس وقت عروقِ شعریہ میں خون کے سرخ دوانے صرف دل کی حرکت کے تحت ہی حرکت کرتے ہیں۔ اور سکون کے وقت کھنکھرتے رہتے ہیں۔ اور جب انتہا درجے کا ضعف ہو جاتا ہے۔ تو دل کے خون کو شرائین میں دھکیلنے کے بعد خون کے سرخ دوانے عروقِ شعریہ میں آگے جانے کے بعد پیچھے دھکتے ہیں۔ جس کا سبب ان کے متعلقہ اجزاء کی لچک ہوتی ہے۔ جو پھیلنے کے بعد سکڑنے میں اور دابھانے خون و کربا پس ہو جاتے ہیں پس خون کی رفتار میں زیادہ رکاوٹ عروقِ شعریہ میں ہی ہوتی ہے۔

دریدیں

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

وین - وینز

درید - اوروہ

درید - دریدیں

Veins.

عروقِ سواکن

ساکن رگیں

یہ بتلایا جا چکا ہے کہ شرائین دل سے صاف اور سرخ خون جسم کی پرورش کے لئے لی جاتی ہیں اور ہر ایک شریان اپنی باریک شاخوں کے ذریعے عروقِ شعریہ میں ختم ہوتی ہے انہیں عروقِ شعریہ سے نہایت ہی باریک باریک دریدیں جنہیں دی نیولز کہتے ہیں شروع ہوتی ہیں پھر ان کے باہم ملنے سے آگے بڑی بڑی دریدیں بنتی جاتی ہیں کیونکہ خون عروقِ شعریہ میں گزرنے کے بعد کثیف اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اور جسم کی پرورش کے قابل نہیں رہتا اور جس راستے وہ جاتا ہے۔ اسی راستے وہ واپس نہیں آسکتا۔ یعنی براہِ شرائین واپس نہیں آسکتا۔ پس یہ دریدیں تمام جسم سے اس کثیف خون کو واپس لا کر دل کے دائیں اُدن (رکان) میں پہنچاتی ہیں۔ جہاں سے وہ خون دل کے دائیں بطن میں ہو کر پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے چلا جاتا ہے (دیکھو بیان دورانِ خون) اگرچہ تمام دریدیں جسم کا کثیف خون دل میں واپس لاتی ہیں۔ مگر پھیپھڑے کی دریدیں اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعے پھیپھڑوں سے صاف شدہ خون دل کے بائیں اُدن (رکان) میں واپس آتا ہے۔ اس لئے ان کو شرائین دریدہ بھی کہتے ہیں۔ انہیں شریان اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں شریانوں کی طرح سرخ و صاف خون ہوتا ہے۔ اور درید اس لئے کہتے ہیں۔ کہ ان کی ساخت دریدوں کی مانند ہوتی ہے اور دریدن کی طرح خون کو دل کی طرف لاتی ہیں۔ اکثر دریدوں کے اندہ ہلالی شکل کے گواڑ لگے رہتے ہیں جو خون کی بازگشت کو روکتے ہیں جب یہ گواڑ خراب ہو جاتے ہیں تو دریدیں خون سے پُر ہو کر بہت موٹی اور پھوپھار

ہو جاتی ہیں جیسا کہ مرض فیل پائیں دیکھی جاتی ہیں +

تمام وریدیں عروق شریہ سے بذریعہ چھوٹی چھوٹی اور نہایت باسیک شاخوں (وی ٹولز) کے شروع ہو کر ایک دوسرے سے ملتی ہوئیں بڑی بڑی وریدیں بن جاتی ہیں۔ اور آخر کار دو بڑی وریدوں اُجوف نازل و صاعد (سوپرئور و انفریئر وینا کیوا) میں تمام ہو کر دل کے دائیں اُذن (کان) میں ختم ہوتی ہیں شرائین کی طرح جسم کی کل وریدیں بھی شاخوں کے ذریعے آپس میں ملی رہتی ہیں تاکہ کسی ورید کے بند ہو جانے پر وہاں کے دوران خون میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو +

وریدیں تین قسم کی ہوتی ہیں (۱) اوٹھلی جن کو جلدی وریدیں بھی کہتے ہیں۔ یہ جلدی خون کو گہری وریدوں میں لی جاتی ہیں (۲) گہری وریدیں جو اپنی ہمتام شرائین کے ہمراہ ایک ہی غلاف میں رہتی ہیں ان میں ایسی وریدوں کو جو کہ چھوٹی چھوٹی شرائین مثلاً گندے کی شریان یا کلائی کی اندرونی و بیرونی شرائین وغیرہ کے ہمراہ دو دو ہوتی ہیں ان کو ندی و تہیہ کہتے ہیں مگر بڑی بڑی شریانوں کے ہمراہ صرف ایک ہی ایک ورید ہوتی ہے بعض گہری وریدیں مثلاً دماغ و نخاع اور جگر وغیرہ کی وریدیں شرائین وغیرہ بالکل علیحدہ رہتی ہیں (۳) تجو یعنی وریدیں جو لحاظ فعل کے وریدوں کی مانند مگر بناد میں وریدوں سے مختلف جیب کی طرح ہوتی ہیں۔ ان کو انگریزی میں سائینسز کہتے ہیں۔ ان کی مثالیں دماغ اور رحم کی دیواروں میں پائی جاتی ہیں +

وریدوں کے نام اکثر وہی ہوتے ہیں جو ان کی ہمتام شرائین کے ہوتے ہیں جیسے پیرٹھکی ورید۔ ران کی ورید اور گھٹنے کی ورید وغیرہ وغیرہ۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جن کا نام ان کی ہمراہی شریان سے مختلف ہوتا ہے +

تہیل بیان کے لئے وریدیں پانچ حصوں میں منقسم ہیں (۱) سر اور چہرے کی وریدیں (۲) گردن کی وریدیں (۳) ماتھ۔ کلائی اور بازو کی وریدیں (۴) پاؤں پنڈلی اور ران کی وریدیں (۵) دھڑ یا دھجے کی وریدیں +

شریان کی طرح ورید کی ساخت میں بھی تین طبقات ہوتے ہیں۔ مگر ورید کا درمیانی لمبی طبقہ بہ نسبت شریان کے بہت پتلا اور کمزور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ورید کٹ جانے کے بعد کھلی رہتی ہے اور شریان بند ہو جاتی ہے +

برسی بڑی وریڈس کے اردو عربی انگریزی نام آغاز انجام اور وضع قیام وغیرہ

نمبر	پہلا نام اردو عربی ۱۲ انگریزی	آغاز و انجام وغیرہ
۱	چہرہ کی درید درید الوجہ فے شسل دین	یہ پیشانی پوٹے اور نتھنوں کی دریدوں کے ملنے سے بنتی ہے۔ ناک کی جڑ کے قریب شروع ہو کر گردن کی اندرونی درید میں ختم ہوتی ہے۔ یہ چہرے کا غلیظ خون دل کی طرف واپس لاتی ہے +
۲	گردن کی بیرونی درید جبل الوریڈ ظاہر ایکسٹرنل جوگولر دین	یہ کپٹی۔ جڑے اور کان کی پچھلی دریدوں کے ملنے سے بنتی ہے۔ پچھلے جڑے کے کونے سے شروع ہو کر ہنسل کی درید میں ختم ہوتی ہے۔ چہرے اور سر کی بیرونی سطح کا غلیظ خون دل کی طرف واپس لاتی ہے +
۳	گردن کی اندرونی درید جبل الوریڈ غائر انٹرنل جوگولر دین	یہ دماغ کی اندرونی دریدوں کے باہم ملنے سے بنتی ہے۔ گڈی کی ہڈی کے ذریعے کنارے کے برابر شروع ہو کر نیچے گردن کی جڑ پر پہنچ کر ہنسل کی درید سے مل کر "درید بے نام" بناتی ہے۔ یہ دماغ اور چہرے کا غلیظ خون واپس لاتی ہے +
۴	دماغی دریدیں اوردۃ الدماغ سیری بکل دینز	یہ اوتھلی اور گہری دو قسم کی ہوتی ہیں۔ جو باہم ملی رہتی ہیں۔ دماغ کے ہلائی پر ۵ پر ۵ اوریدیں اور کھوپڑی کی ہڈیوں کے اندر چار ویدی نالیاں ہوتی ہیں۔ جو سب باہم مل کر گردن کی اندرونی درید بناتی ہیں +
۵	کلائی کی اندرونی درید درید زندگی مقدم این ٹیرٹر انڈر دین	یہ تھیلی کے اندر کی طرف چند باریک دریدوں سے شروع ہو کر کلائی کے اندرونی کنارے کے برابر اوپر جا کر کہنی کے جوڑے کے قریب وسطی باسلیق سے مل کر "باسلیق درید" بناتی ہے +
۶	کلائی کی بیرونی درید درید زندگی مؤخر ریڈی آل دین	یہ پشت دست کے دریدی جمع سے شروع ہو کر کلائی کے بیرونی کنارے کے برابر اوپر جا کر کہنی کے جوڑے کے پاس "وسطی قیفال" سے مل کر "درید قیفال" بناتی ہے +
۷	کلائی کی درمیانی درید درید اکھن (بغت اندام) میڈی ان دین	یہ پہنچے کے جوڑے کے سامنے سے شروع ہو کر کلائی کے درمیان میں بنتی ہے۔ کہنی کے جوڑے کے قریب دو شاخوں "وسطی قیفال" اور "وسطی باسلیق" میں منقسم ہو جاتی ہے۔ جن میں سے "وسطی باسلیق" بڑی ہوتی ہے۔ اور قصداً ہی رگ سے لیا کرتے ہیں +
۸	بازو کی بیرونی درید درید قیفال (ساروم) کیفے لک دین	یہ کلائی کی بیرونی درید اور "وسطی قیفال" کے ملنے سے بنتی ہے۔ اور بازو کے باہر کی طرف کندھے کے عضلات میں سے گزر کر ہنسل کی درید میں ختم ہوتی ہے +
۹	بازو کی اندرونی درید درید باسلیق بیزے لک دین	یہ کلائی کی اندرونی اور "وسطی باسلیق" دریدوں کے ملنے سے بنتی ہے۔ اور بازو کی اندر کی طرف اوپر جا کر "بغل کی درید" میں ختم ہوتی ہے۔ باسلیق وسطی اٹھلی کے مقابل ہوتی ہے۔ اور چونکہ اس کے نیچے شریان ہوتی ہے اس لئے اس کی قصداً ہی حفاظت سے لینی چاہئے +

نوٹ۔ ہر ایک وریڈ کا جو نمبر اس جدول میں ہے۔ اس کا وہی نمبر صفحہ ۲۱ کی تصویر اور وہ میں ہے +

نمبر	پہلا نام اردو اور تیسرا انگریزی	وضع قیام وغیرہ
۱۰	بازو کی گہری درید درید عضدی غائر برسے کی آل دین	یہ تعداد میں دو ہوتی ہیں۔ اور اپنی ہمنام مشرٹین کے ہمسرا رہتی ہیں۔ اور بغل کی درید "میں ختم ہوتی ہیں۔ یہ اکثر اور ریڈیل وینز کے باہم منے سے بنتی ہے +
۱۱	بغل کی گہری درید درید ابلی انگڑی دین	یہ بازو کی درید کا بڑھاؤ ہے۔ پہلی پہلی کے کنارے کے برابر پہنچ کر یہ پہلی کی درید ہٹاتی ہے۔ جو گردن کی درید سے مل کر درید بے نام بنتی ہے +
۱۲	بے نام درید درید لاسم لہ دانی ٹیٹ دین	یہ دو ہوتی ہیں دائیں پانچ لمبی اور بائیں ۳ پانچ لمبی ہوتی ہے۔ یہ دونوں مل کر سینے کی بالائی بڑی درید یا درید الجوف العلوی بناتی ہیں +
۱۳	سینے کی بڑی درید درید فرد کبیر دینا ہنسی گاس مچھ	یہ دائیں طرف کمر یا گردے کی دریدوں سے شروع ہو کر اوپر کو جا کر سینے کی بالائی بڑی درید میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں دائیں جانب کی پسلیوں وغیرہ کی کئی دریدیں آکر ملتی ہیں +
۱۴	سینے کی چھوٹی درید درید فرد صغیر دینا ہنسی گاس مائیز	یہ بائیں طرف کمر یا گردے کی دریدوں سے شروع ہو کر اوپر کو جا کر سینے کی بڑی درید میں مل جاتی ہے۔ اس میں بائیں طرف کی پسلیوں کی چھ سات دریدیں آکر تمام ہوتی ہیں +
۱۵	بالائی بڑی درید درید الجوف فوقانی سونی ری اور دینا کیوا	یہ دونوں بے نام دریدوں کے منے سے بنتی ہے۔ مقرب ۳ انچ کے لمبی ہوتی ہے اور دل کے بائیں اذن میں ختم ہوتی ہے۔ اس درید کے راستے جسم کے بالائی نصف کا فیصلہ خون دل میں دلیں آتا ہے +
۱۶	ٹانگ کی اندرونی درید درید صافن انسی انٹر نیل سنی سن دین	یہ پشت پانچ کے دریدی مجمع سے شروع ہو کر اندرونی ٹخنے کے سامنے سے اوپر کو جا کر کنج ران سے قدامتے ٹخے ران کی درید بنتی ہے۔ اس میں اور بہت سی دریدیں آن کر ملتی ہیں +
۱۷	ٹانگ کی بیرونی درید درید صافن وحشی ایکٹر نیل سنی سن دین	یہ پشت پانچ کے دریدی مجمع سے شروع ہو کر بیرونی ٹخنے کے پیچھے سے اوپر کو جا کر گھٹنے کی درید میں ختم ہو جاتی ہے +
۱۸	زیریں بڑی درید درید بٹوف بکتانی انگریزی اور دینا کیوا	یہ دونوں پیڑ کی عام دریدوں کے منے سے بنتی ہے۔ اور اوپر کو جا کر دل کے دائیں اذن کے پیچھے اور نیچے کے حصے میں ختم ہوتی ہے اس درید کے راستے جسم کے زیریں نصف اور شکم کے اندرونی حصہ کا خون فیصلہ دل میں آتا ہے +
۱۹	دردانہ جگر کی درید درید باب الکبد پورٹل دین	آنتوں کی بالائی زیریں اقلی و متحدے کی دریدوں کے باہم ملنے سے درید باب الکبد بنتی ہے۔ جو جگر میں پہنچ کر شاخ در شاخ ہو جاتی ہے۔ اور اس کی باریک شاخوں سے خود جگر کی دریدیں (جو اس کے سوا ہوتی ہیں) خون اکٹھا کر کے زیریں بڑی درید میں مل جاتی ہیں +

نوٹ۔ ہر ایک درید کا جو نمبر اس محل میں ہے۔ اس کا وہی نمبر صفحہ ۷۶ کی تصویر اور وہ میں ہے +

عروق جاذبہ و انجذاب

جو غذا ہم کھاتے پیتے ہیں اس کا کچھ حصہ تو بشکل فضلت جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور کچھ حصہ بشکل خلاصہ غذا جسم میں منجذب ہو جاتا ہے۔ اس فعل کو انجذاب یا انصصاص یا ایب ساریشن کہتے ہیں اور جن عروق سے یہ فعل انجام پاتا ہے۔ انہیں عروق جاذبہ یا عروق مصاصہ (ایب سارینٹس) کہتے ہیں۔ انجذاب کے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ خن کے وہ اجزاء جو جسم میں صرف ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی عوض خون میں جدید اجزاء کا اضافہ کرنا جو اس طرح سے ہوتا ہے کہ غذا پانی اور جو چیزیں جسم کے اندرونی یا بیرونی حصے سے ملتی ہوتی ہیں ان میں سے مختلف اجزاء جسم کے اندر منجذب ہو جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جسم کے جو اجزاء یا مواد تحلیل و خراب ہو جاتے ہیں۔ ان کو ایسے مقامات میں پہنچا نا جہاں سے وہ راہ اخراج پاسکیں یہ دونوں خدمتیں عروق جاذبہ سے انجام ملتی ہیں۔ لیکن عروق دمو بھی ان خدمات میں ان کی شریک ہوتی ہیں +

عروق جاذبہ

عروق جاذبہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو آبی رطوبت (لف)۔ رطوبت طلیہ کو جذب کر کے خون میں پہنچاتے ہیں۔ ان کو عربی میں عروق جاذبہ اور انگریزی میں لفٹیکس کہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ عروق جو آنتوں سے دودھ جیسی سفید رطوبت (کیلوس)۔ کائل کو جذب کر کے خون میں پہنچاتے ہیں۔ ان کو عربی میں عروق کیلوسیہ یا عروق بنیہ اور انگریزی میں لیکنی ٹرکٹ کہتے ہیں۔ عروق جاذبہ جسمانی ساختوں کے خلل بخون سے جہاں لف تراوش پاتی ہے پہلے بال سی باریک عروق جاذبہ بنتی ہیں جن کو عربی میں مراقبض اور انگریزی میں لفٹیکس کے پٹرینہ کہتے ہیں پھر ان سے رفتہ رفتہ ذرا بڑے بڑے عروق یا نالیوں بن جاتی ہیں جنہیں طب میں موٹنق و سواتی و جدآول کہتے ہیں۔ لیکن اس قسم کی سب سے بڑی نالی کو طب میں مجری صدر اور انگریزی میں تھورے سیک ڈکٹ کہتے ہیں۔ عروق جاذبہ کی ساخت بھی مثل وریدوں کے ہوتی ہے۔ اور وریدوں کی طرح ان میں بھی کواثر ہوتے ہیں بلکہ کواثروں کی کثرت سے ان کی شکل تنبیع کے داخل کی طرح گہرا ہوتی ہے +

عروق جاذبہ کی رطوبت - یہ بتایا جا چکا ہے کہ خون جب دورہ کرتا ہوا عروق شریہ میں پہنچتا ہے تو آب خون (پلازما) ان عروق کی نازک دیوادل میں سے تراوش یا کراخضار کی ساختوں (ٹشوز) کے خلل و فرج میں بھر جاتا ہے اور انہیں سیراب کرتا اور ان کی پرورش کرتا ہے۔ اس تراوش یافتہ آب خون کو لف رطوبت مفاویہ یا رطوبت طلیہ کہتے ہیں۔ یہ لف یا رطوبت مفاویہ جو پرورش سے زائد ہوتی ہے۔ براہ عروق جاذبہ جذب ہو کر خون میں واپس چلی جاتی ہے پس عروق جاذبہ تمام بدن سے اسی رطوبت مفاویہ کو جذب کرتے ہیں البتہ آنتوں کے عروق جاذبہ یعنی عروق کیلوسیہ بجائے لف کے کیلوس کو جذب کرتے ہیں۔

لف یا رطوبت طلیہ - لف کے لغوی معنی ہیں پانی چونکہ یہ رطوبت پانی جیسی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو انگریزی میں لف کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ خون سے عروق شریہ کی دیوادل میں سے جرم اعضا میں مثل طل یا شبنم کے تراوش پاتی ہے۔ اس لئے عربی طبی اصطلاح میں اس کو رطوبت طلیہ کہتے ہیں۔ یہ لف یا رطوبت طلیہ پانی کی مانند صاف و شفاف بیرنگ یا قدرے زردی مائل ہوتی ہے۔ اس کا مزہ نمکین اور قدرے کھاری ہوتا ہے اور اس میں بو نہیں ہوتی۔ یہ پانی کی نسبت بھاری ہوتی ہے۔ اس کا وزن متناسبہ ۱۰۲۵ ہوتا ہے اس رطوبت میں کیلوس کے دانوں کے مشابہ کچھ سفید دانے پائے جاتے ہیں جنہیں دہنابے لف یا لف کارپسکلز کہتے ہیں۔ کیماوی ترکیب میں یہ رطوبت پلازما (آب خون) کے مشابہ ہوتی ہے یعنی اس میں وہ تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں جو کہ پلازما میں ہوتے ہیں البتہ اس میں پیوٹینز کسی قدر کم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ پلازما کی طرح جم سکتی ہے۔ نیز یہ اصلی صفات میں کیلوس کے مشابہ ہوتی ہے جیسا کہ آئندہ آپ کو کیلوس کے بیان سے معلوم ہو جائیگا۔

عروق کیلوسیہ یا عروق کینیہ ریکٹی کنز یہ عروق آنتوں کے اندرونی طبقہ سے شروع ہو کر جال بناتے ہیں چھوٹی آنتوں میں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ بالخصوص صائم اور وقاق میں یہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ باہم مل کر مجری الصدر کے فراخ حصہ میں جاتے ہیں۔ انہیں کے ذریعے آنتوں سے کیلوس جذب ہو کر مجری صدر میں جاتا ہے۔

متقدمین اطباء نے غالباً انہیں کو مزابض اور جداول اور ماساریقل کے ناموں سے تعبیر کیا ہے۔

نوٹ - اجزاء کیلوسیہ کے کچھ اجزاء بذریعہ ماساریقل و باب الکبد جگر کی طرف جاتے ہیں اور اکثر جوار

بندیدہ ان عروق جاذبہ و عروق کیلو سیہ کے ہنسل کی ٹیپی لید میں پہنچتے ہیں۔ اور بعد ان ٹیپی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

چھوٹی آنٹوں کے اندر جو جھلی (میو کس ممبرین) لگی ہوئی ہے۔ اس کی سطح پر مٹل کے ریشوں کی طرح بے شمار چھوٹے چھوٹے اُبھار پائے جاتے ہیں جن کو وِلڈی کہتے ہیں۔ ہر ایک اُبھار یا ریشہ گویا ایک چھوٹی سی مینجالیہ بنانی ہوتی ہے۔ جب کیلو س ان ٹیپی ریشوں پر بہتا ہے تو وہ ان کو جذب و جمع کر کے بھری سدد میں پہنچا دیتے ہیں نیز دیکھو کیلو س اور ہضم غذا کا بیان اپنے موقع پر۔

غدد جاذبہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
جاذب گٹھیاں	غدد جاذبہ	Lymphatic Glands

یہ چھوٹی چھوٹی گٹھیاں ہیں جو عروق جاذبہ و عروق کیلو سیہ کی راہ میں گردن بھر کی بڑی بڑی سطح بغل کے اندر کہنی کے جوڑے کے سامنے رکنج سان۔ گٹھنئے کے جوڑے کے پیچھے اور جداول امعاء (سینٹری) وغیرہ میں پائی جاتی ہیں یہ چھٹی بیضوی یا گول ہوتی ہیں۔ اور چھوٹے ڈالنے سے لیکر بادام کے حجم کی ہوتی ہیں۔ ان کی رنگت کاشے پر خاکستری سرخی مائل ہوتی ہے۔ ان غدد کے اندر منجذب لُف اور کیلو س آ کر کچھ تیزات حاصل کر کے خون میں ملنے کی قابلیت حاصل کر لیتے ہیں۔ عروق جاذبہ مختلف مقامات پر سان غدد جاذبہ کے درمیان سے گزرتی ہیں ہر ایک ایسی گٹھنی کے اندر بیشمار خالصے ہوتے ہیں اور جب عروق جاذبہ ان غدد کے اندر داخل ہوتی ہیں تو وہ بنیائیت باریک باریک شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہیں جن کو عروق داخلہ کہتے ہیں اور پھر وہ باریک باریک شاخیں باہر مل کر ایک یا دورہ جاتی ہیں جو غدد یا گٹھنی سے خارج ہو جاتی ہیں۔ تب ان کو عروق خارجہ کہتے ہیں۔ پس عروق جاذبہ کی تمام رطوبت (لُف) ان غدد میں چھن کر نکلتی ہے۔ اور پھر خون میں جا کر مٹی ہے۔ اور اگر اس میں کوئی موزی یا زہریلا مادہ موجود ہو تو وہ ان غدد یا گٹھنیوں میں رہ جاتا ہے۔ اور خون میں داخل ہوئے نہیں پاتا یہی وجہ ہے کہ جب انگلی یا ماتھے پر کوئی زخم ہوتا ہے۔ اور اس میں زہریلا مادہ سرایت کر جاتا ہے۔ اور براہ عروق جاذبہ وہ بازو کی طرف جاتا ہے تو بغل کے غدد جاذبہ اسے روک لیتے ہیں اور خون میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ جس سبب سے وہ خود تو متورم دردناک ہو جاتے ہیں

لیکن سارے خون کو زہر پلا نہیں ہونے دیتے۔ اسی طرح سے سوناک یا آتشکدیں یا مرض خاعون میں کبچر ان کے غدد جاذبہ زہریلے مادہ کو اپنے میں جذب کر کے متورم ہو جاتے ہیں جس کو عام طور پر بدھ کہتے ہیں۔

ان غدد جاذبہ میں ہی دانهائے لمف (لمفوسائٹ) بنتے ہیں جو درحقیقت سفید دانهائے خون (لیو کو سائٹ) ہوتے ہیں۔ اس کا بیان دیکھو اپنے موقع پر خون میں۔ چونکہ جسم کے مختلف مقامات میں سے تمام لمف اور چھوٹی آنتوں میں سے تمام کیلوس جذب و جمع ہو کر بالآخر بڑی عروق جاذبہ کے ذریعے دو گردن کی وریدوں میں ختم ہوتی ہیں ان خون میں مل جاتا ہے۔ اس لئے یہاں پر ان دونوں بڑی عروق جاذبہ کا بیان کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

سینہ کی نالی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سینہ کی نالی	فجری الصدر	تھوریسیک ڈکٹ
		Thoracic Duct

یہ عروق جاذبہ کی ایک بڑی اور موٹی نالی ہے جس میں سرگردن و سینہ کی دائیں جانب دائیں بازو و دائیں پھیپھڑے و دل کے دائیں حصہ اور بکر کی محذب سطح کے عروق جاذبہ کے سوا باقی تمام جسم کے عروق جاذبہ اور چھوٹی آنتوں کے عروق جاذبہ عروق لبنیہ اگر تمام ہوتے ہیں۔ اس نالی کے راستے کیلوس اور لمف کا بہت سا حصہ خون میں پہنچتا ہے۔ یہ نالی کمر کے دوسرے ہرے کے جسم کے سامنے اور طئی بطینہ کی دائیں جانب اور قدرے پیچھے اور حجاب حاجز کے دائیں پاؤں کے پہلو کے برابر باریک باریک عروق جاذبہ کی مثلث نامی (ظروف کیلوس۔ ری سیٹی کیو لم کائی) سے شروع ہو کر اوپر کو جا کر حجاب حاجز کے سوراخ اور طئی سے گذر کر اور سینہ میں پہنچ کر بڑھ کے سامنے پشت کے چوتھے ہڈے کے برابر بائیں جانب کو مائل ہو کر اور مری کے بائیں پہلو کے برابر سینہ کے باہر جا کر گردن کے ساتویں ہڈے کے بالائی کنارہ کے برابر نیچے کی طرف خمیدہ ہو کر گردن کی بائیں اندر ونی ورید (لیفٹ انٹرنل جوجوگلو رین) اور بائیں مہیلی کے نیچے والی ورید لیفٹ سب گلرین وین کے جملے ملاپ پر ختم ہوتی ہے۔ یہ نالی تقریباً ۱۸ یا ۲۰ انچ لمبی اور اپنے جملے آغاز میں

اعضاء صوت و تنفس (یعنی) آواز اور تنفس کے آلات

نوٹ :- تنفس کے اعضاء میں اگرچہ ناک، منہ، حنجرہ، قصبہ ریه، عروق خشنہ اور پیپھڑے داخل ہیں۔ لیکن ان میں سے حنجرہ تو آواز کا خاص آلہ ہے۔ اور پیپھڑے تنفس کے خاص آلات ہیں۔

نخرہ ریا حنجرہ

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Larynx.

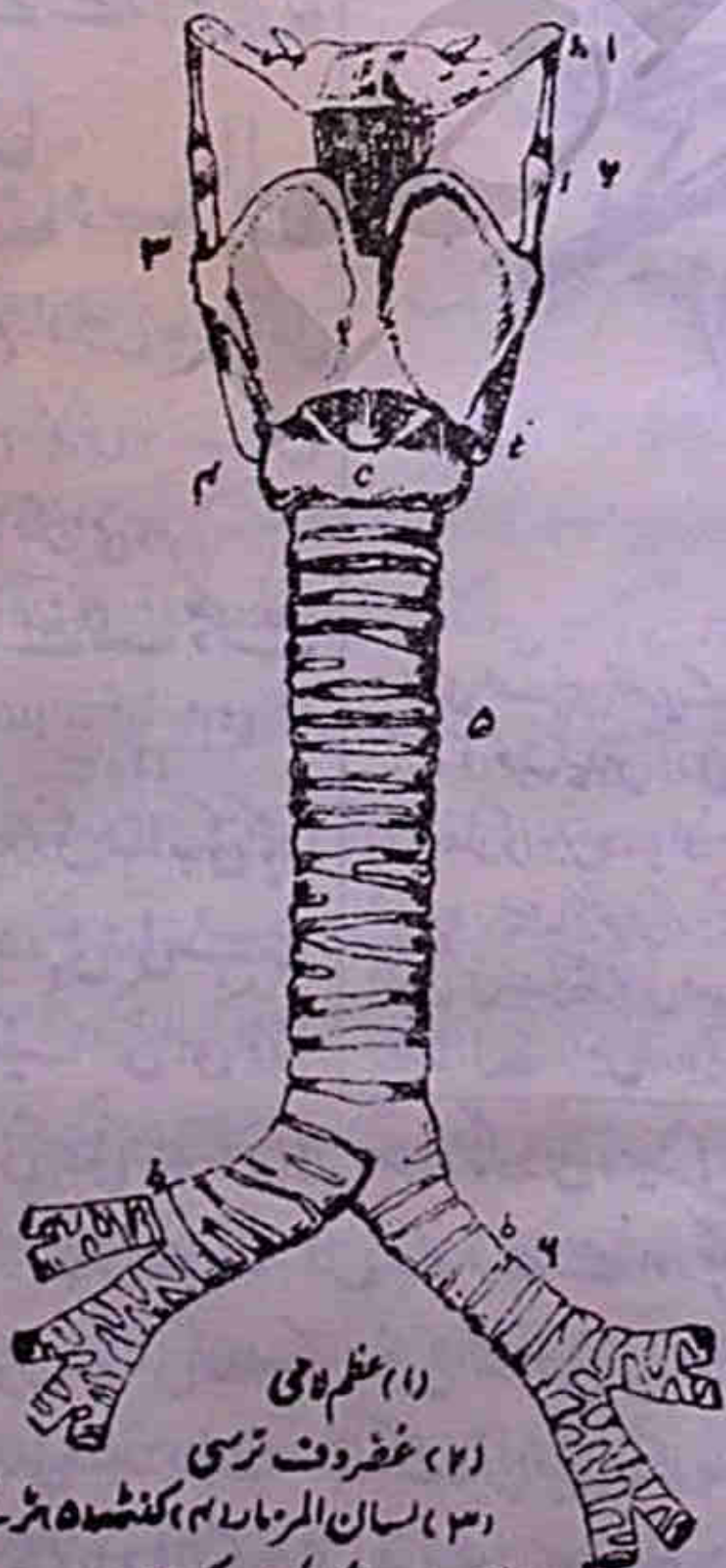
لے وکس

حنجرہ

نخرہ

یہ آواز کا خاص آلہ ہے۔ اور ہوا کی نالی کے اوپر زبان کی جڑ کے نیچے اور حلق کے سامنے

تصویر حنجرہ و قصبہ الریه



(۱) عظم حامی

(۲) غضروف ترسی

(۳) لسان المزمار (۴) کٹھنہ ہڈی کے کیلا

قصبہ الریه (۵) برنگلی لاہوا کی نالیوں

رہتا ہے۔ اس کا اوپر کا حصہ چوڑا اور
مختلث لیکن نیچے کا حصہ گول اور تنگ ہوتا
ہے اس کے سامنے کے کنارے کے درمیان
ایک ابھار ہوتا ہے جسے کٹھنہ کہتے ہیں
اور جو جوانی میں خوب نمایاں ہوتا ہے
حنجرہ کی ساخت میں نوکریاں ہوتی ہیں
جن میں سے تین اکیلی اکیلی اور تین جڑے
چوڑے ہوتی ہیں۔ علحدہ ان کے رباطات
و عضلات و غشائے مخاطی و عروق اور
اعصاب پائے جاتے ہیں۔ حنجرہ کے بالائی
سوراخ پہاڑ کی شکل کی ایک کرسی لگی
رہتی ہے جسے عربی میں غضروف یکتی
اور انگریزی میں اپریکٹس کہتے ہیں جس کا
تنفس کے وقت یہ کرسی عمودی طور پر
کھڑی رہتی ہے لیکن نوالہ نکلنے وقت
یہ نیچے اور نیچے کی طرف جھک کر
چہرے کے سوراخ کو بند کر دیتی ہے

تاکہ کھانے پینے کی شے خجڑے میں نہ چلی جائے اور اگر اتفاقیہ کوئی شے اس سوراخ کے قریب چلی جائے تو اچھٹو آہایا سخت کھانسی اٹھتی ہے۔ خجڑے کے اندر آواز کی تاریں ہوتی ہیں انہیں تاروں کی حرکت سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ خجڑہ کے اندر کی طرف روئیں دار بلغمی جھلی کا ستر ہوتا ہے جس کی ساخت میں غد مذخاطیہ یا بلغمیہ ہوتے ہیں۔

آواز اور گفتگو

خجڑہ آواز کا مخصوص آلہ ہے۔ اور آواز دراصل آواز کی سچی تاروں سے پیدا ہوتی ہے جیسے عربی میں اوتار الصوت یا لسان المرار اور انگریزی میں وڈکل کارڈز کہتے ہیں یہ آواز کی تاریں لچکدار ساخت کی دو ڈوریاں ہوتی ہیں جو سوراخ خجڑہ کے لند دونوں طرف اسکی کپڑوں سے اس طرح لگی ہوتی ہیں کہ عضلات خجڑہ کے انقباض سے ان کی وضع بدل سکتی اور ان کے تناؤ میں کمی بیشی آ سکتی ہو اور چونکہ یہ لچکدار ہوتی ہیں اس لئے تنی ہوئی جھلیوں کی طرح آواز کے وقت مناسب طور پر متحرک ہوتی ہیں یعنی کبھی تن جاتی ہیں اور کبھی ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ آواز جس قدر زیادہ بلند ہوتی ہے۔ اسی قدر یہ ڈوریاں زیادہ تلتی ہیں۔

گفتگو۔ آواز خجڑہ میں پیدا ہوتی ہے جس میں زبان۔ ناک۔ ہونٹھ وغیرہ تغیرات پیدا کر کے اسے حروف و الفاظ میں بدل دیتے ہیں جو خاص خاص معانی کے لئے موزوع و مخصوص ہوتے ہیں گفتگو اگرچہ زبان سے ہوتی ہے لیکن اس میں درحقیقت پہلا فعل خجڑہ کا ہے اور دوسرا فعل زبان کا۔ گفتگو انسان میں اس کے تمام معاملات۔ دماغی ترقیات اور وسعت معلومات کی بنیاد ہے۔ اسی کے ذریعے وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتا اور تحصیل علوم و فنون کرتا کرتا ہے گفتگو یا فن تقریر کی طرح فن تحریر بھی کسب علوم و فنون اور تمدنی و معاشرتی ترقیات کے لئے ایک خاص ذریعہ ہے چنانچہ تحریر یا کتابت حقیقت میں گفتگو اور الفاظ کیلئے مکمل عکاس اور بہترین نشان ہے جس کے سبب گذشتہ معلومات آئندہ معلومات کے ساتھ جمع ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح سے معلومات میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

ہوا کی نالی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
ہوا کی نالی	قصبۃ المریرہ	Trachia
		ٹریکیا

یہ گردن کے پانچویں ہرے کے مقابل جگر سے شروع ہو کر سیدھے طور پر گردن میں نیچے کھاتی ہے اور پشت کے تیسرے ہرے کے سامنے دو شاخوں شعبتین برنگانی میں منقسم ہو جاتی ہے۔ چھاتی پر سامنے کی طرف اُس کی جائے تقسیم سینے کی ہڈی کے اوپر والے دونوں ٹکڑیوں کے جوڑ کی بندی کے مقابل ہوتی ہے۔ اس کا طول ساٹھ چار انچ اور قطر پونہ انچ ہوتا ہے۔ اس کی اگلی سطح گول اور محدب لیکن پھلی سطح چوڑی اور چھٹی ہوتی ہے۔ اور غذا کی نالی سے ملی رہتی ہے۔ اس کی مذکورہ بالا دونوں شاخوں میں سے دائیں شاخ قریباً ایک انچ کے اور دائیں قریباً دو انچ کے لمبی ہوتی ہے۔ یہ دونوں شاخیں دونوں پھیپھڑوں میں جا کر شاخ و در شاخ ہو کر پھیپھڑوں کے ہوائی کیسوں یا بلبلوں میں ختم ہوتی ہیں۔ ان ہوائی نالیوں کی نہایت باریک باریک شاخوں کو عربی میں عروق خشکہ اور انگریزی میں بڑا گلی اولز کہتے ہیں یہ عروق خشکہ جس قدر چھوٹی ہوتی جاتی ہیں۔ ان میں کڑی کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آخر میں کڑی بالکل نہیں ہوتی ہے بلکہ صرف عضلی اور لچکدار ساخت پائی جاتی ہے۔

اس کی ساخت میں قریباً سولہ کڑیوں کے نامکمل حلقے عضلاتی اور وتری ریشے ملغمہ جلی اور چھوٹے چھوٹے غدود پائے جاتے ہیں۔ ہوا کی نالی اور اُس کی شاخوں کو اندر سے ملغمہ جلی استر کرتی ہے۔ جس کی اندرونی سطح مغل کی طرح بدھیں دار ہوتی ہے۔ اور جس کا یہ فائدہ ہے کہ جب تنفس کے ذریعے ہوا اندر جاتی ہے۔ تو وہ گرد و غبار سے خوب پاک و صاف ہو کر پھیپھڑوں تک پہنچتی ہے۔

سینہ کی جھلی

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Pleura

پلیورا

غشاء الصد

سینہ کی جھلی

یہ درحقیقت دو آبدار جھلیاں (سیرس ممبرین) ہیں جو دونوں پھیپھڑوں کو ملفوف کرتی ہیں یعنی بطور غلاف اُن پر لپٹی ہوئی ہیں۔ اور دیوار سینہ کی اندرونی سطح پر استر لگاتی ہیں اس جھلی کی دو تہیں ہوتی ہیں۔ ایک تہ پھیپھڑوں کو ملفوف کرتی ہے۔ جسے غشاء الریہ (پلیورا پلمونیس) کہتے ہیں۔ اور دوسری تہ دیوار سینہ کو اندر کی طرف سے استر کرتی ہے۔ جس کو غشاء الاضلاع (پلیورا کلاستیس) کہتے ہیں۔ اس جھلی کی ان دونوں تہوں کے درمیان

جو ایک برائے نام جوف ہوتا ہے۔ اس میں ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہے جو پھیپھڑوں کو کثرت حرکت کے باوجود رگڑ وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے +

حجاب منصف صد

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

سینہ کا درمیانی پردہ حجاب منصف صد

Mediastinum

میڈیا سٹائنم

دائیں اور بائیں فضا الریہ کا وہ حصہ جو سامنے سینے کی ہڈی سے چسپاں ہو کر پھیپھڑے کے اندرونی پہلو پر استر کرتا ہوا پیچھے کی طرف جا کر ریڑھ کے پہلوؤں پر استر کرتا ہے۔ اور باہم مل کر دونوں پھیپھڑوں کے درمیان مثل دیوار کے حائل ہو کر جوف سینہ کو دو جابی حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ یعنی اس پردہ کو جو سینہ کے درمیان حائل ہے۔ اور اس کی تنصیف کرتا ہے حجاب منصف صدر کہتے ہیں +

نوٹ :- (۱) غشاء الصدر کے درم کو عربی میں ذات الجنب اور انگریزی میں پلورائی ٹس کہتے ہیں (۲) غشاء الاضلاع کے بالائی حصہ کے درم کو ذات الجنب حقیقی اور اس کے زیرین حصہ کے درم کو شوصہ کہتے ہیں (۳) دونوں طرف کے غشاء الصدر یا غشاء الریہ کے درم کو ذات الجنب مضاعف یا خالفة کہتے ہیں (۴) غشاء الریہ کے درم کو ذات الجنب رئوی کہتے ہیں۔ (۵) دایا فرغہ کی بالائی جھلی کے درم کو ذات الجنب خالص اور دایا فرغہ کے درم کو برسام کہتے ہیں (۶) حجاب منصف کے اگلے حصے کے درم کو ذات الصدہ اور دایا اس کے پچھلے حصے کے درم کو ذات العرض کہتے ہیں +

پھیپھڑے

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Lungs

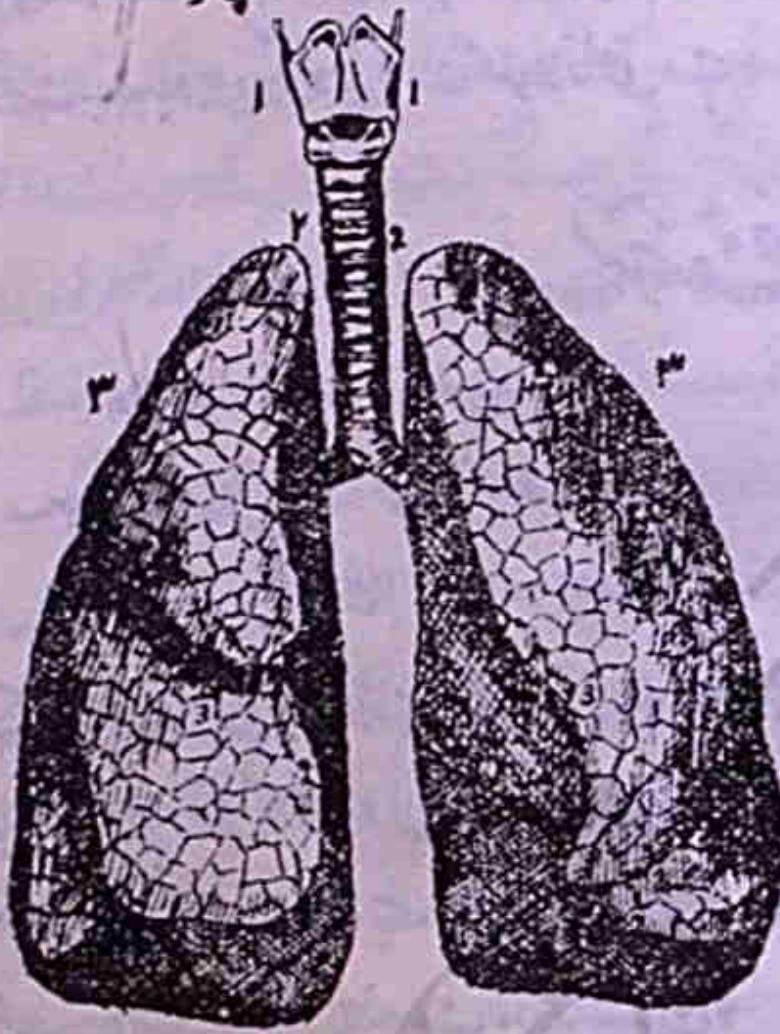
لنگز

رئیں

پھیپھڑے

یہ تنفس کے خاص آلات ہیں اور تعداد میں دو ہوتے ہیں جو سینے کے جوف میں سبب دل وغیرہ کے علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔ یعنی ہر ایک پھیپھڑہ سینے کے جوف میں مہروں کے ستون کے ایک طرف رہتا ہے۔ رنگت میں سرخ۔ شکل میں مخروطی جس کا یکجلا سرا اُپر اور چوڑا سرا نیچے ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی چوٹی پہلی پسلی کی سطح سے قریب ڈیڑھ انچ اونچی ہوتی ہے اور پھیپھڑے کا زیریں حصہ جو چوڑا اور نصیب دار ہوتا ہے۔ وہ عضلہ دایا فرغہ

تصویر نمبر ۵۰ اور پھیپھڑے



(۱) حنجرہ یا نخرہ (۲) قصبہ رید (۳) پھیپھڑے

کی محدب سطح پر رہتا ہے پھیپھڑے
کی بیرونی سطح محدب لیکن
انہدنی سطح مقعر ہوتی ہے
جس کے پچھلے کنارے کے نزدیک
ایک عیق نالی ہوتی ہے جس میں
پھیپھڑے کی ہڈ (جذر رید)
لگی رہتی ہے جو شعبہ قصبہ رید
شریانی شریان ویدی شریان
و وید شعبہ وغیرہ سے مرکب ہوتی
ہے ایک شکاف کے سبب
بائیں پھیپھڑے کے دونوں حصے
مگردائیں کے دو شکافوں کے

سہم تین حصے ہوتے ہیں۔ دایاں پھیپھڑہ وزن میں گیارہ چھٹانک اور بایاں دس چھٹانک
ہوتا ہے۔ مردوں کے پھیپھڑوں کی نسبت عورتوں کے پھیپھڑے ذرا ہلکے ہوتے ہیں پھیپھڑوں
کی رنگت بچپن میں گلابی۔ جوانی میں سرخ سیاہی مائل اور بڑھاپے میں سیاہ ہوتی ہے۔
اور ان کی سطح پر باریک لکیروں سے محدود چھوٹے چھوٹے خانے سے نظر آتے ہیں
پھیپھڑے ہلکے اور اسطرح کی طرح مسامدار ہوتے ہیں۔ اور ان کو دبائے ہوئے ہونے پر ان
کے اندر کی ہوا خارج ہونے سے کنگڑا ہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھیپھڑے کی
بالائی سطح پر آبدار مچلی اور ہاتی ساخت میں خانہ دار مچلی لکھیلے ریشے اور ہوا کے چھوٹے
چھوٹے ٹکسے یا خانے لائز، پائے ملتے ہیں۔ جو باہم مل کر لوتھڑے بن جاتے ہیں۔
انہی ہوا کے کیسوں یا خانوں میں ہوا کی نالی کی باریک باریک شاخیں ختم ہوتی ہیں
پھیپھڑے کی شریان اور وید کا حال بھی پھیپھڑے کے ہر حصے میں پھیلا ہوا
ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک ہوائی کیسے پر شریانی اور ویدی عروق شریانی
کا حال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ ہر ایک پھیپھڑے پر جو آبدار مچلی کا فلاف ہوتا ہے
اسے غشاء الریہ کہتے ہیں۔

تنفس اور ضرورت تنفس

ہم سانس کیوں لیتے ہیں؟ جب زندگی کی حالت میں جسم انسان کا ہر ایک عضو اپنے کام میں مصروف رہتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس کام میں جسم کا کچھ نہ کچھ حصہ غرض صرف تحلیل ہوتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں دو باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک تو یہ کہ جسم میں بدل مایہ تحلیل ہو یعنی جسم کا جو حصہ تحلیل یا صرف ہو گیا ہے۔ اس کا بدل حاصل ہوا اور دوسرے یہ کہ جسم میں جو فضلات پیدا ہو گئے ہوں وہ خارج کئے جائیں پس جب خون دورہ کرتا ہوا مختلف اعضاء جسم میں سے گذرتا ہے۔ تو یہ اعضاء جس طرح خون میں سے بعض مفید مواد کو جذب کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اپنے فضلات کو خون میں شامل کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ خون کے جو اجزاء مفیدہ پرورش جسم میں صرف ہوئے ہیں۔ ان کا بدل خون میں پہنچا رہے اور اس کے فضلات خارج ہوتے رہیں۔ چنانچہ ہر افعال تو اعضاء جسم سے پورا ہوتا ہے جو خلاصہ غذا کو بطور بدل مایہ تحلیل خون میں داخل کرتے ہیں۔ اور دوسرے افعال اعضاء تنفس یعنی فضلات کو خارج کر نیوالے اعضاء مثلاً آنٹیں مگر دے۔ مثلاً جلد اور پھیپھڑوں سے انجام پاتا ہے۔ ان فضلات بدنیہ میں بخارات دغانیہ کو جو کہ خون میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ نہایت درجہ اہمیت ہے۔ پس تنفس اور پھیپھڑوں کا بہت بڑا فائدہ ہی ہے۔ کہ وہ بخارات دغانیہ (کاربک ایسڈ گیس) کو خون سے خارج کرتے ہیں اور آکسیجن یا نسیم کو خون میں شامل کرتے ہیں جس سے خون صاف اور شہو سرخ رنگ ہو جاتا ہے۔ اور براہ شراعت تمام اعضاء جسم میں پھیل کر ان کی پرورش کرتا اور ان میں روح حیوانی پہنچاتا ہے لیکن مختلف اعضاء کی عروق شریانیہ میں پہنچ کر وہ کثیف اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ جس کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں بخارات دغانیہ مل جاتے ہیں جو پھیپھڑوں میں بذریعہ تنفس خون سے خارج ہوتے ہیں۔ اس لئے تنفس کے بغیر زندگی محال ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے۔ ہر نفسی کہ فرد میرود مہجیات است دہوں برمی آید مفرح ذات یعنی جو سانس اندر جاتا ہے۔ وہ زندگی کو بڑھاتا ہے۔ اور جو باہر آتا ہے وہ مفرح ذات ہے پس حقیقت میں آدمی کی زندگی کا مدار دم یا نفس پر ہی ہے۔

قیام جسم خاکی ہے نفس ہر ہوا کہ ہے بنا ہے مکاں کی

تنفس سے خون کس طرح صاف ہوتا ہے؟

پھیپھڑوں کے بیان میں یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ ہوا کی نالیاں پھیپھڑوں کے اندر جا کر آخر میں پھیل جاتی ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے خالوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں جنہیں ہوائی خانے یا ایئر سیلز کہتے ہیں۔ ان ہوائی خالوں کی دیواریں نہایت نازک ہوتی ہیں جسم کا کثیف خون دل کے بائیں لیٹن سے بذریعہ ورید شریانی پھیپھڑوں میں صفائی کے لئے جاتا ہے۔ ورید شریانی ریلوڈری آرٹری، شاخ در شاخ ہو کر پھیپھڑوں کے ہر ایک حصے میں پہنچتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی شاخیں ہر ایک ہوائی خانہ (ایئر سیل) کی نازک دیواروں پر بال سی ہر ایک رگوں (عروق شعریہ) کا جال بناتی ہیں۔ پس جب سانس لیا جاتا ہے۔ تو ہوا پھیپھڑوں کے ہر ایک ہوائی خانہ تک پہنچتی ہے۔ جہاں پر ہوا کی آکسیجن یا نسیم دہوار روح پرور، خون میں جذب ہو جاتی ہے اور خون کے بخارات دھابہ بذریعہ تنفس خارج ہو جاتے ہیں پس اس طرح سے بذریعہ تنفس خون صاف ہوتا ہے۔ اور پھر شریان وریدی ریلوڈری وینز کی شاخوں کے ذریعہ اکٹھا ہو کر دل کے بائیں لیٹن میں جاتا ہے۔ اور وہاں سے بذریعہ شریان اعظم اور اس کی شاخوں کے تمام جسم میں چلا جاتا ہے۔ نیز دیکھو بیان دوران خون)

مذکورہ بالا بیان سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خود پھیپھڑے کثیف ہوا یا بخارات دھابہ پیدا نہیں کرتے بلکہ کثیف خون سے اسے علیحدہ کر کے خارج کرتے ہیں۔ سانس لینے میں جو صاف ہوا پھیپھڑوں میں جاتی ہے اس میں ۲۱ فیصدی آکسیجن نسیم، ۹ فیصدی نائٹروجن (ہوا شوریہ)، اور ۲۰ فیصدی کاربانک ایسڈ بخارات دھابہ ہوتے ہیں۔ لیکن سانس چھوڑنے میں جو کثیف ہوا پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہے۔ اس میں آکسیجن یا نسیم تقریباً ۵ فیصدی کم ہو جاتی ہے۔ اور کاربانک ایسڈ بخارات دھابہ کی مقدار تقریباً ۵ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔

حکمت تنفس یعنی ہم سانس کس طرح لیتے ہیں؟

جوف سینہ ایک ایسی خلا ہے کہ بیرونی ہوا کے ساتھ مستقیماً اس کا کوئی تعلق نہیں سینہ کے اس خلا میں دونوں پھیپھڑے دو تھیلیوں کی طرح رکھے ہوئے ہیں جن کا تعلق بیرونی ہوا سے فقط قصبہ ریه کے ذریعے ہے۔ حرکت تنفس یعنی سانس کا آنا جانا سینہ کے بار بار سکڑنے اور پھیلنے کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ دم کھینچنے میں خاص عضلات سینہ و شکم کی

انداد کے سبب جب سینہ پھیل جاتا ہے تو پھیپھڑوں اور جوف سینہ کے درمیان ایک خلا پیدا ہو جاتی ہے پس بیرونی ہوا بذریعہ تنفس پھیپھڑوں میں جا کر اور ان کو پھیل کر سینہ کو بھر دیتی ہے اسی طرح جب سینہ پھیلنے کے بعد اپنی معمولی حالت پر واپس آتا ہے یعنی جب عضلات سینہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو سینہ میں فضا تنگ ہو کر ہوا کو دباتی ہے پس جو ہوا سانس کے ذریعے اندر گئی تھی وہ اب دبا کر باہر نکل آتی ہے اسی کا نام حرکت تنفس ہے۔ اس حرکت تنفس میں بھی اللہ تعالیٰ عجیب حکمت رکھی ہے! سینہ کا ٹکڑا اور پھیلنا عضلات کے فعل پر موقوف ہے سانس لینے میں سینہ خوب فراخ اور عمیق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حجاب حاجز دیافراگما (ڈایافرام) جب سُکڑ کر نیچے اُترتا ہے تو سینہ لمبائی میں بڑھ جاتا ہے۔ اور پسلیوں کے درمیانی عضلات کے سُکڑنے سے سینہ چوڑائی میں بڑھ جاتا ہے پھر جب یہ عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں یعنی اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتے ہیں نیز پسلیاں اور سینہ کی ہڈی بھی لچک کے سبب اپنی معمولی حالت پر لوٹ آتی ہیں۔ تو سینہ کی اندرونی فضا لمبائی اور چوڑائی میں گھٹ کر تنگ ہو جاتی ہے اور ہوا خارج ہو جاتی ہے۔ یہ معمولی حرکت تنفس ہے لیکن جب سانس معمول سے زیادہ لمبایا گہرا لینا پڑتا ہے مثلاً بولنے، گانے، پھونکنے اور کھانسنے وغیرہ میں تو پھر وہ تمام عضلات جو کہ اخراج تنفس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اپنا کام کرتے ہیں کیونکہ صرف مذکورہ بالا اعضا کی لچک ان حرکات کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ ان عضلات میں سے زیادہ تر شکم کے عضلات کام کرتے ہیں جو شکم کے اعضا کو دبا کر اوپر کی طرف دھکیلتے ہیں۔ جس سے حجاب حاجز اوپر چڑھ جاتا ہے اور ہوا کو خارج کر دیتا ہے۔ چنانچہ جب زور سے سانس لیا جاتا ہے۔ تو سینہ پھولتا ہے مگر پیٹ سُکڑ کر نیچے کود جاتا ہے۔ اور جب زور سے سانس پھوڑا جاتا ہے تو اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اگرچہ حرکات تنفس غیر ارادی ہوتی ہیں لیکن بعض اوقات وہ کسی قدر ارادی بھی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ بولنے، گانے اور پھونکنے میں بچوں کے تنفس میں سینہ کم اور پیٹ زیادہ حرکت کرتا ہے +

حرکات تنفس

تنفس کی دو حرکتیں ہوتی ہیں پہلی حرکت جس سے ہوا اندر جاتی ہے۔ اس کو عربی میں زفیر اور انگریزی میں انسپائریشن کہتے ہیں۔ اور دوسری حرکت جس سے ہوا باہر آتی ہے اُسے عربی میں شہیق اور انگریزی میں ایکسپائریشن کہتے ہیں۔ پہلی حرکت دوسری حرکت

کی نسبت کسی قدر چھوٹی ہوتی ہے۔ اور دوسری حرکت یعنی اخراج تنفس کے بعد خفیف سا وقفہ ہوتا ہے +

ایک تندرست جوان شخص میں تعداد تنفس ایک منٹ میں تقریباً اٹھارہ ہوتی ہیں۔ اس لئے تنفس اور نبض کی نسبت ایک اور چال کی ہوتی ہے۔ یعنی تنفس کی ایک حرکت ہو تو نبض کی چار حرکتیں ہوتی ہیں۔ حرکات تنفس میں چند امور مثلاً (۱) اختلاف جنسیت جیسے مرد و عورت (۲) اختلاف عمر جیسے بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا (۳) حرکت و سکون بدنی مثلاً لیٹنا۔ بیٹھنا۔ چلنا پھرنا اور دوڑنا (۴) اعراض نفسانیہ مثلاً خوف و غصہ اور خوشی وغیرہ (۵) صحت و مرض مثلاً بخار وغیرہ سے اختلاف واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ (۱) مرد کی نسبت عورت میں تنفس کسی قدر تیز ہوتا ہے (۲) بچے کا تنفس ایک منٹ میں ۲۴ بار ہوتا ہے۔ پانچ برس کے بچے میں پچیس بار ہند رہے ہیں برس کی عمر میں تیس دفعہ۔ بیس برس کی عمر میں پچیس برس کی عمر میں اٹھارہ دفعہ پچیس سے تیس برس کی عمر میں سترہ دفعہ۔ اور تیس سے پچاس برس کی عمر میں اٹھارہ دفعہ ہوتا ہے (۳) سکون کی نسبت حرکت بدنی سے تنفس تیز ہو جاتا ہے اسی طرح (۴) اعراض نفسانیہ مثلاً جوش و غصہ کے وقت بھی تنفس تیز ہو جاتا ہے (۵) بخار اور بالخصوص نیمو نیا میں تنفس بہت تیز ہو جاتا ہے۔ الغرض جب حرکات قلب میں اختلاف واقع ہوتا ہے۔ تو اکثر اسی وقت حرکات تنفس میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے لیکن ان کی باہمی نسبت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی +

مقدار ہوا و تنفس

اگرچہ ہم سانس لینے میں ہوا پھیپھڑوں کے اندر لے جاتے ہیں اور سانس چھوڑنے میں ہوا پھیپھڑوں سے خارج کرتے رہتے ہیں تاہم پھیپھڑے ہوا سے خالی نہیں رہتے بلکہ معمولی طور پر سانس لینے میں جو ہوا پھیپھڑوں میں آتی جلتی ہے۔ وہ اس ہوا کی نسبت جو کہ پھیپھڑوں میں ہوائی طور پر موجود رہتی ہے بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ معمولی حالات میں تندرست انسان ہر گھنٹہ کے سانس کے ساتھ تقریباً ۳۰ گلیں ہوا داخل ہوتی ہے اور ہر گھنٹہ کے تنفس میں کسی قدر زیادہ داخل ہوتی ہے۔ ہر معمولی تنفس میں جس قدر ہوا پھیپھڑوں میں آتی جاتی ہے اتنی ان میں داخل یا ان سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ اسکو ہوا و تنفس (ٹائڈل ایر) کہتے ہیں۔ اس کی مقدار جو ان آدمی میں ہر سانس لینے میں تقریباً ۳۰ مربع انچ ہوتی ہے

لیکن وہ ہوا جو معمولی سانس لینے کے بعد زور سے گہرا سانس لے کر اندر داخل کی جا سکتی ہے اس کو ہوا اضافی (کیپیٹیل ایئر) کہتے ہیں اس کی مقدار تقریباً تو کمب انچ ہوتی ہے ہوا کی وہ مقدار جو معمولی تنفس کے بعد پھیپھڑوں میں باقی رہتی ہے۔ اور جس کو زور سے سانس لے کر خارج کیا جا سکتا ہے۔ اس کو ہوا محفوظ (ریزرو ایئر) کہتے ہیں یہ بھی تقریباً تو کمب انچ ہوتی ہے اور وہ ہوا جو زور سے سانس نکلنے کے بعد بھی پھیپھڑوں میں باقی رہتی ہے اور کسی اختیاری کوشش سے خارج نہیں کی جا سکتی اُسے ہوا رہائی (ریسی ڈول) بھی کہتے ہیں اس کی مقدار بھی تقریباً تو کمب انچ ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ معمولی طور سے سانس لینے پر پھیپھڑوں میں ۲۳ مربع انچ ہوا ہوتی ہے۔ جو ہوا رنفس بہ ہوا محفوظ۔ ہوا باقی کا مجموعہ ہوتی ہے +

تنفس کے خاص خاص حالات

حرکات تنفس میں معمولی تنفس کے سوا چند اور ضروری باتیں بھی ہیں جو فعل تنفس سے مختلف ہیں چنانچہ ان میں سے بعض کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے +

(۱) آواز نکالنا۔ سانس لینے میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے حنجرو کا بالائی سوراخ کھلا رہتا ہے۔ بولتے اور گلے وقت آواز کی تاریں جو حنجرو کے اندر لگی رہتی ہیں۔ تن کر ہوا کے منفذ کو تنگ کر دیتی ہیں۔ پس ان تہی ہوئی آواز کی تاروں میں ہوا زور سے ٹھوکر کھاتی ہے اور آواز پیدا ہوتی ہے جو زبان۔ دانت اور ہونٹ وغیرہ کی امداد سے حروف الفبا کی شکل اختیار کر لیتی ہے

(۲) آواز کھینچنا۔ آہ صرف ایک لمبا سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے جس کے بعد فوری سانس چھوڑنے کی حرکت ہوتی ہے۔ دم کھینچنے کی حرکت خصوصاً عضلات شکم سے ہوتی ہے اور دم چھوڑنے کی حرکت سینے کی دیواروں اور پھیپھڑوں کے سکڑنے سے جب دم تک طبیعت کسی خاص بات میں لگی رہتی ہے۔ تو اس عرصے میں حرکات تنفس ایسی کمزور ہو جاتی ہیں کہ خون میں کافی لطیف ہوا نہیں پہنچ سکتی اس لئے طبیعت ایک گہری غیر اختیاری دم کشی (آہ) کی حرکت سے اس کمزوری تنفس کی تلافی کر دیتی ہے +

(۳) چھپکی یا کما۔ چھپکی ایک اچانک دم کشی کی حرکت ہے جو حجاب حاجز کے تشنج سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایسی اچانک حرکت ہوتی ہے کہ حنجرو کا سوراخ ہولے کے داخل کے لئے تیار نہیں ہوتا اس لئے تھوڑی تاخیر کے بعد حرکت سے عجیب آواز پیدا ہوتی ہے جسے چھپکی کہتے ہیں +

(۴) کھانسنہ۔ کھانسی عموماً ایک گہرا سانس لینے کے بعد آیا کرتی ہے۔ اس وقت جگر کے بالائی سوراخ والی پان کی شکل کی گری سوراخ جگر کو اچھی طرح سے بند کر دیتی ہے اور دم چھوڑنے کے عضلات دفعۃً سُکڑتے ہیں۔ تب پہلے پہل تو سوراخ جگر کے کھولنے کے لئے کافی قوت نہیں ہوتی۔ بالآخر آواز کی تاریں فوراً کھُل جاتی ہیں اور ہوا زور کی آواز سے خارج کی جاتی ہے۔ کھانسنے سے بلغم وغیرہ جو ہوا کی نالیوں میں ہوتی ہے وہ خارج کی جاتی ہے +

(۵) چھینک۔ چھینکے کا فعل بھی ویسے ہی سرزد ہوتا ہے۔ جیسے کہ کھانسنے کا لیکن اس میں زبان نرم تالو سے اس طرح لگ جاتی ہے کہ ہوا کی لہر ناک میں پٹی جاتی ہے اور چھینک آ جاتی ہے +

(۶) جھمکی۔ یہ ایک لمبا سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے جس میں منہ اور چہرے کے عضلات تن جاتے ہیں

غده ورقیہ

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Thyroid Gland غده ورقیہ - غده تربیہ تھائیرائیڈ گلینڈ

نوٹ :- چونکہ یہ غده گردن میں غرضوف درق بلا حال ناکری کے ابھد کو کنٹھہ کہتے ہیں، کے قریب واقع ہے پس اس مناسبت سے اس کا یہ نام رکھا گیا +

غده ورقیہ ایک ڈھال کی شکل کی گٹھی ہے جو گردن میں ہوا کی نالی (قصبۃ الریہ - ٹریکیا) کے بالائی حصہ کے سامنے واقع ہے۔ اس گٹھی میں کوئی نالی نہیں ہوتی۔ اور نہ اس سے کوئی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اس میں دو پہلوی لوتھڑے (ایسٹریل بوز) اور ایک درمیانی حصہ جزو واصل (انسٹمٹس) ہوتا ہے۔ اس کا وزن نصف سے ایک چٹانک تک ہوتا ہے۔ لیکن مرض کی حالت میں یہ بہت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اسی گٹھی کے بڑھ جانے کو مرض غوتریا گھیگمہ کہتے ہیں +

اقوال یا وظائف - مدتوں کی علمی تحقیقات سے اب یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اس غده میں سے ایک اندرونی رطوبت (انڈر کرائن) تراوش پا کر خون میں ملتی ہے۔ جس کی ترکیب میں آیوڈین وغیرہ ہوتی ہے پس اس غده کے اس جوہری مادہ کو انگریزی میں تھائیراکسین

Thyroxin کہتے ہیں جس کو عربی و اردو میں درقین کہنا نہایت موزون ہے +
 اگرچہ اس غده کے مخصوص وظائف تمام یقینی طور پر معلوم نہیں ہوئے لیکن غالباً اس کا
 اہم فعل یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جسم کی قوتِ مغیرہ جو غذا کو جزو بدن بناتی ہے، اور قوتِ
 مذمیہ (جو جسم کو بڑھاتی ہے، پرخاص اثر ڈالتا ہے چنانچہ اگر بچوں کے جسم سے یہ غده باگلی
 نکال دی جائے۔ یا وہ خود سُکڑ کر چھوٹی ہو جائے تو مرضِ حرق مع نقصِ اعضا (کریٹازم)
 کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور ایسے بچوں کے دماغ اور جسم کا بڑھنا کم ہو جاتا یا رک جاتا ہو پس
 اُن کا سر چھوٹا اور قوائے دماغی ناقص ہوتے ہیں۔ اور دیگر اعضاء جسم بھی اپنی طبعی مقدار سے
 چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ اور عموماً اُن کی گردن میں غریا گھینگہ ہوتا ہے۔ ایسے اشخاص کو پنجاب
 و ہندوستان میں شاہ دولہ کا چوٹا کہتے ہیں +

نوٹ۔ مرضِ گھینگہ (غریا) گاڑ میں اگرچہ یہ گلی بڑھ جاتی ہے لیکن اس کا جو ہر تھائیراکسین ناقص ہو جاتا ہے
 جوانوں میں بھی جب اس گلی کے مذکورہ بالا جو ہر تھائیراکسین میں کمی یا نقص آجاتا ہے تو مرضِ کسی ڈیمائیٹ ہو جاتا
 ہے جس میں مریض کا جسم بچھا۔ جلد ڈھیلی۔ ہاتھ پاؤں چوڑے اور پھوٹے سے ہو جاتے ہیں چہرہ زرد اور بھرا
 ہوا۔ پیٹ پھولا ہوا اور وہ سست و پرمردہ رہتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کے قوائے دماغی زائل ہو جاتے ہیں +
 پس مذکورہ بالا بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جب یہ گلی نکال لی جاتی ہے یا کسی سبب
 سے خراب ہو کر اس کا ذاتی فعل بند ہو جاتا ہے۔ اور خون کی ترکیب میں خرابی آ جاتی ہے تو
 مذکورہ بالا عوارض پیدا ہو جاتے ہیں +

غده الجبین

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
جبین کی گلی	غده الجبین	Thymus Gland

یہ بھی ایک گلی ہے جو سینے کی ہڈی عظم القص۔ سترنم کے بالائی سرے کے پیچے اور
 غده ورقہ کے نیچے واقع ہے۔ یہ قریباً دو انچ لمبی اور ڈیڑھ انچ چوڑی ہوتی ہے۔ لیکن جنین
 کی حالت میں یہ بڑی ہوتی ہے۔ اور دوبیس کی عمر تک بڑھتی رہتی ہے پھر یہ بتدریج گھٹنے
 لگتی ہے۔ اور چودہ۔ رس کی عمر میں بالکل جذب ہو جاتی ہے +

اگرچہ اس کا فعل بھی تمام یقینی طور پر معلوم نہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تولیدِ خون
 میں یعنی خون کے سُرخ و سفید دانوں کے بنانے میں مدد دیتی ہے +

حرارت بدنہ

انگریزی نام

عربی نام

اصطلاح

Animal Heat

آئیل ہیٹ

حرارت غریزی

بدن کی گرمی

انسانی جسم کے بدن کی معمولی حرارت منہ سے مقدار اندام نہانی میں ۹۸ سے ۹۹ درجہ تک ہوتی ہے لیکن نبل میں ۹۸ درجہ سے کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ بدن کے مختلف حصوں میں یہ اختلاف حرارت اگرچہ خون کی مقدار پر موقوف ہے لیکن بعض دیگر اسباب سے بھی اس میں اختلاف واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ بزرگوں کی نسبت جوانوں میں اور جوانوں کی نسبت بچوں میں تقریباً ایک درجہ حرارت زیادہ ہوتی ہے لیکن بچوں اور بزرگوں میں جوانوں کی نسبت قوت تولید حرارت کمزور ہوتی ہے اس لئے وہ سردی کا مقابلہ زیادہ نہیں کر سکتے۔ تب وہ ہولہذا اور ریت کا بھی حرارت بدنہ پر اثر پڑتا ہے چنانچہ سرد مقام سے گرم مقام میں جانے سے یا گرم افذیہ و اشربہ مثلاً گوشت۔ انڈے۔ میٹھائی یا گرم چار یا تھوہ وغیرہ کھانے پینے سے یا ورزش کرنے سے حرارت جسم ایک دو درجے بڑھ جاتی ہے۔ اور بعض امراض مثلاً کزاز میں اور بالخصوص بعض بخاروں مثلاً تپ محرقہ وغیرہ میں تو درجہ حرارت اعتدال سے بہت بڑھ جاتا ہے یعنی ۹۸ درجہ سے ۱۰۵ یا ۱۰۶ اور کبھی ۱۱۰ درجہ تک بڑھ جاتا ہے۔ اور بعض امراض مثلاً ہیضہ میں حرارت جسم اعتدال سے بہت کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے مریض کا جسم سرد ہو جاتا ہے۔

سردی حرارت۔ نوٹ۔ حرارت غریزی یا بدن کی اصلی گرمی جو بدن کی اصلاح کرتی ہے اس کو نفس و قیادت کہلاتی ہے اور زندگی بدن میں قائم رہتی ہے۔ بقول قیچ و قرشی وغیرہ وہ ایک خام و ہر حال ہے جو جسم میں جان ڈالے جانے کے وقت قدرت کی طرف سے اس جان کو عطا ہوتا ہے۔ اسی جو ہر جسم میں ہر وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے اور دل سے بذریعہ شریانیں تمام جسم میں پھیلتی رہتی ہے۔ یہ جو ہر جوانی تک کم نہیں ہوتا۔ لیکن بعد از تناسل کم ہوتا ہے اسی لئے بڑھاپے میں حرارت بدنہ کم ہو جاتی ہے اور بالآخر یہ جو ہر بالکل کم ہو جاتا ہے تو موت واقع ہوتی ہے لیکن بقول ہالیوس یہ حرارت عنصری نامی ہے۔ جو جزو آتش کے امتزاج و اختلاط سے بدن میں خاص درجہ پیدا ہوتی ہے اور تادمات حیات بدن میں قائم رہتی ہے۔ موجودہ علم فزیالوجی و مشاہدہ اعضاء سے جالیوں کے اس فعل کی تائید ہوتی ہے جو کہ درجہ ذیل ہے۔

جسم میں حرارت کس طرح پیدا ہوتی ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ چمکے کے جلنے میں کیا حکمت ہے؟ چمکے کے روغن میں جو جلنے والا مادہ کاربن ہے وہ بیرونی ہوا کے جزو آکسیجن کے ساتھ مل کر جلتا ہے۔ جس میں گرمی اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اگر چراغ کو گلاس یا پیالہ سے لٹکا دیا

دیں تو وہ گل ہو جاتا ہے کیونکہ آکسیجن کا ملنا موقوف ہو جاتا ہے۔ بعینہ یہی صورت ہمارے بدن میں ہوتی ہے یعنی آکسیجن جو پھیپھڑوں کے ذریعے ہمارے بدن میں داخل ہوتی رہتی ہے وہ فذکے اسی قسم کے مشتعل ہو نیالے اجزاء سے جو ہمارے بدن میں موجود ہوتے ہیں مل کر حرارت پیدا کرتی ہے۔ جو پھر بذریعہ خون تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ گویا جسم میں آگیدلش ہے یعنی آکسیجن کے اجزاء مشتعل کے ساتھ ملنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ مذکور ہوا پہلے تو پھیپھڑوں میں آکسیجن کے بخارات دھانیہ کے ساتھ ملنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر جب آکسیجن بذریعہ خون اعضا کی ساخت میں پہنچتی ہے۔ تو اعضا کی دائمی تحلیل سے جو اجزاء مشتعل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان سے یہ مل کر اشتعال پیدا کرتی ہے جس سے بدن میں حرارت قوت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن حرارت بدنہ زیادہ تر عضلات جسم میں پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ عضلات سارے جسم کے تقریباً نصف وزن کے برابر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں آکسیجن زیادہ ضرور ہوتی ہے۔ اور حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ وہ زیادہ حرکت کرتے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ورزش کرنے یا بھاگنے سے حرارت جسم بڑھ جاتی ہے۔ عضلات کے بعد جگر اور جسم کے دیگر فوڈ مفروزہ میں حرارت پیدا ہوتی ہے۔

اعتدال حرارت۔ اگرچہ جلد اور تنفس وغیرہ کے ذریعے حرارت جسم برابر خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور سردی کا اثر بھی بیرونی حصہ جسم پر ہوتا ہے وغیرہ لیکن باوجود ان باتوں کے حرارت بدنہ ہمیشہ اعتدال پر قائم رہتی ہے یعنی ۳۷ درجہ (سینٹی گریڈ) یا ۹۸.۶ درجہ (فہرن ہائٹ) یا ۱۰۰ درجہ (فارن ہائٹ) کی سطح پر قائم رہتی ہے۔ اس کا یہ سبب ہے کہ جس طرح سے حرارت برابر پیدا ہوتی رہتی ہے اسی طرح سے وہ برابر خارج بھی ہوتی رہتی ہے پس اس وجہ سے وہ اعتدالی حالت پر قائم رہتی ہے حرارت بدنہ زیادہ تر بذریعہ جلد خارج ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارے جسم سے نکل کر آفتاب کی شعاع کی مانند باہر جانے کی طرف پھیلتی رہتی ہے۔ اور جو سرد چیزیں ہمارے جسم سے ملتی ہوتی ہیں۔ وہ بھی حرارت کو جذب کر لیتی ہیں یا حرارت ان میں منتقل ہو جاتی ہے۔ نیز بذریعہ بخارات و پسینہ خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح بذریعہ تنفس اور دیگر فضلات مثلاً بول و براز کے ساتھ بھی حرارت بدنہ خارج ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ تر بذریعہ جلد ہی خارج ہوتی ہے۔ اس لئے حفظ حرارت بدنہ میں جلد کو نہایت اہمیت ہے۔ اور اس کے بعد ہوائی مالیوں کو۔

حفظ حرارت۔ حفظ حرارت بدنہ سے مراد یہ ہے کہ وہ اعتدال پر قائم رہے کم و بیش

نہ ہو پس اس مقصد کے لئے غذا لباس میں تغیر و تبدل کیا جاتا ہے۔ ببردنی گرمی سردی سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ مثلاً سردی میں گرم افذیہ کھاتے اور گرم لباس پہنتے ہیں۔ دھوپ یا آگ سے سینکتے ہیں وغیرہ۔ اور گرمی میں اس کے برخلاف کرتے ہیں +

حرارت بدنہ کے اعتدال پر قائم رہنے کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے ایک تو یہ کہ بدن میں گرم خون موجود رہے۔ اور دوسرے یہ کہ خون کا دورہ جسم میں جاری رہے۔ تاکہ حرارت جسم بدرستہ قائم رہے۔ خون جب جلد میں جاتا ہے تو کسی قدر سرد ہو جاتا ہے۔ اور جب جگر میں جاتا ہے تو کسی قدر گرم ہو جاتا ہے۔ لیکن جب کچھ پھولوں میں عصارہ ہو کر دل کے بائیں بطن میں جاتا ہے تو اسکی حرارت میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ جلد کو حفظ حرارت بدنہ میں نہایت اہمیت ہے۔ اس لئے جلد بھی حرارت جسم کو اعتدال پر قائم رکھتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ ایک تو اس کی وسیع سطح سے شعاع کی مانند چاروں طرف حرارت پھیلتی رہتی ہے۔ اور جو سرد اجسام اس سے ملائی ہوتے ہیں۔ ان میں بھی حرارت منتقل ہو جاتی ہے اور بشکل بخارات بھی خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ جلد میں خون کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے۔ جس میں حسب حاجت حرارت کم و بیش خرچ ہوئے کے لئے مختلف تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ گرمی میں جب اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ حرارت جسم کم ہو جائے تو گرمی کے اثر سے جلد کی شرائین پھیل جاتی ہیں۔ اور وہ خون سے بھر جاتی ہیں۔ جس سے جلد کی حرارت بڑھ جاتی ہے اور پسینہ بکثرت خارج ہوتا ہے جس سے حرارت جسم کم ہو جاتی ہے۔ اور برخلاف ازیں جب سردی ہوتی ہے تو جلد کی شرائین سکڑ کر اس میں خون کی مقدار کو کم کر دیتی ہیں۔ اور مسامات بند ہو کر پسینہ و بخارات بند ہو جاتے ہیں۔ جس سے حرارت جسم بہت کم ضائع ہوتی ہے۔ پس اس طرح سے جلد حفظ حرارت بدنہ کرتی اور اسے اعتدال پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن جلد کا یہ فعل چونکہ اعصاب محرکہ عروق کے تابع ہے۔ اس لئے حرارت بدنہ کے درجہ اعتدال پر قائم رکھنے میں درحقیقت اعصاب کو بھی بڑا دخل ہے +

اعصاب کا تعلق حرارت بدنہ سے۔ اعصاب کے ذریعے جسم کی حرارت دو اعتدال پر قائم رہتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کسی عضو کے عصب کو کاٹ دیا جاتا ہے تو اس عضو کی حرارت نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے چنانچہ ہاتھ پاؤں کے اعصاب کے کاٹ دینے کے بعد یا ان کے منقطع ہو جانے کے بعد ان کی حرارت بہت کم ہو جاتی ہے۔ دو کم یہ کہ جب موت

عصبی مرکز کے کسی بڑے صدمہ یا اُن کے اخراج سے واقع ہوتی ہے تو حرارت بدن بہت جلد گھٹ جاتی ہے۔ انفعالات نفسانیہ میں مثلاً غصہ و خوشی کی حالت میں چہرہ سرخ و گرم ہو جاتا ہے اور خوف و دہشت کی حالت میں زرد و سرد ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پیدائش میں اعصاب کا تعلق ہے چنانچہ جب کسی حصہ جسم میں حرارت عارضی طور پر بڑھ جاتی ہے تو اس کا بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس حصہ جسم کی چھوٹی شریانیں اعصاب محرکہ عروق (وینو موٹر نوز) کے اثر سے پھیل جاتی ہیں جس وجہ سے ان میں خون زیادہ جاتا ہے جیسا کہ غصہ میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور جب کسی حصہ جسم میں حرارت عارضی طور پر گھٹ جاتی ہے تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس کی چھوٹی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس وجہ سے اُن میں خون کم ہو جاتا ہے جیسا کہ خوف میں چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ پس اعصاب محرکہ عروق ہی چھوٹی شریانیں کے منافع کو حسب ضرورت تنگ یا کشادہ کر کے اُن تغیرات کا باعث ہوتے ہیں اور اگرچہ ان اعصاب کا تعلق نخاع سے ہوتا ہے لیکن ان کا مرکز مرکز محرکہ عروق۔ وینو موٹر سنسٹس، سینڈلا ابدانگیشیا یا نخاع مستطیل ہوتا ہے۔

اعضاء غذا (د)، مضمم غذا

نوٹ۔ اعضا مضمم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اصلی دوسرے اضافی چنانچہ منہ و علق و مری اور بالخصوص معدہ و آنتیں جن کو حیثیت مجموعی مضممہ کی نالی کہتے ہیں، اصلی اعضا مضمم میں اور دانت و غدد لعاب و جگر و کلی و لہلیہ اضافی اعضا مضمم میں۔ اب ان سب کا ترتیب و ارباب بیان کیا جاتا ہے۔

غذا کی نالی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
غذا کی نالی	مجری غذا	Alimentary Canal
یہ ایک عضلی فشائی نالی ہے جو منہ سے لیکر بزرگ کیبی ہوتی ہے اس کا طول قریب تیس فٹ کے ہوتا ہے اور اس کے مختلف حصوں کے مختلف نام ہیں جن کا ذکر ذیل میں ترتیب وار کیا جاتا ہے۔		
منہ	فم	Mouth
منہ تقریباً بیضوی شکل کا جوف ہے جس کے اندر زبان اور دانت ہوتے ہیں اس کے سامنے		

دونوں لب۔ دونوں جانب ہر دو رخسارے وغیرہ۔ اوپر سخت تالو اور بالائی جبرے کے دانت نیچے زبان اور زیریں جبرے کی اندرونی سطح ہوتی ہے پیچھے زہتالو اور حلق۔ اس جوف کو بلغنی جھلی (غشاء مخاطی) کہتے ہیں۔ جو سانس لہوں کی جلد سے اور پیچھے حلق کی عابد اور جھلی سے ملی رہتی ہے۔ زندگی میں اس جھلی کا رنگ گلابی ہوتا ہے +

نوٹ۔ عام طور پر دونوں لبوں کے درمیانی سوراخ کو دہن یا منہ کہتے ہیں، لیکن یہ درحقیقت سوراخ دہن یعنی منہ کا سوراخ ہے اور دہن یا منہ وہ جوف ہے جس میں زبان اور دانت وغیرہ رہتے ہیں۔ اس کو جوف دہن کہتے ہیں یہ جوف دہن لبوں سے لیکر زبان کی جڑ تک ہوتا ہے۔ جہاں پر غذا اور ہوا کے گزرنے کیلئے ایک تنگ سوراخ ہوتا ہے جس کو عربی میں معلقوم اور انگریزی میں فائینر کہتے ہیں یہ تنگ سوراخ یا معلقوم درحقیقت سوراخ حلق یعنی گلے کا سوراخ ہے۔ کیونکہ اس سے اگلے جوف کو جہور متقدمین اظہار حلق (گلا) اور جدید اظہار مصر بلعوم کہتے ہیں گو یا لبوں کا درمیانی سوراخ سوراخ دہن ہے اس سوراخ دہن سے لیکر زبان کی جڑ تک جوف دہن ہے پھر معلقوم یا سوراخ حلق ہے اور اس سے آگے حلق یا بلعوم یعنی گلے +

انتساباً۔ جدید اظہار مصر معلقوم کو حلق یا تم غلفی بھی کہتے ہیں۔ اور اس سے اگلے جوف یعنی گلے یا حلق کو بلعوم کہتے ہیں +

ہونٹہ

Lip

لب

شفت

ہونٹہ

ہونٹہ یا لب دو ہوتے ہیں جو منہ کے جوف کو گھیرتے ہیں۔ ان کی ساخت میں باہر جلد اندر بلغنی جھلی۔ درمیان میں عضلات و عروق و اعصاب و غشاء الحاتی و چربی اور چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں۔ ہر ایک لب اپنی اندرونی سطح پر درمیان میں بلغنی جھلی کی ایک چٹ کے ذریعے مسوڑھوں سے بڑا رہتا ہے۔ بالائی لب کی چٹ کو قید شفوی اعلیٰ اور زیریں کو قید شفوی اسفل اصغر کہتے ہیں اور م کہتے ہیں +

رخسار

گل۔ رخسار عارض۔ خندان چیک چکس Cheeks

دو نور رخسار منہ کے جوف کے دونوں جانب دیوار بناتے اور سانس کی طرف لبوں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ ان کی ساخت میں بھی باہر جلد اندر بلغنی جھلی (میسو کس ممبرن) اور درمیان میں عضلات بہت سی چربی و عروق و غدود وغیرہ ہوتے ہیں +

مُسَوڑے

مسوڑے لاطینی گم-گمز Gums

گلابی رنگ کی یہ بندیاں دانتوں کے گرد پائی جاتی ہیں۔ ان کی ساخت میں لیشہ دارادہ ہوتا ہے۔ ان پر بھی لعا بدار بھی لگی رہتی ہے۔

دانت

دانت سن-سٹائن ٹوتھ ٹیٹھ Tooth, Teeth

دانت دو قسم کے ہوتے ہیں ایک دودھ کے دانت بچوں کے دانت اور دوسرے مستقل دانت یا دائمی دانت۔

دودھ کے دانت آستانِ لبنیہ ملک ٹیٹھ Milk Teeth

دودھ کے دانت۔ جن کو بچوں کے دانت بھی کہتے ہیں یہ بچپن کے زمانہ میں پیدا ہو کر گر جاتے ہیں۔ یہ دائمی دانتوں سے چھوٹے مگر شکل میں ان سے مشابہ ہوتے ہیں۔ ان کی تصاویر نیچے ہوتی ہے اور ہر ایک جڑے میں دس ہونے میں بچوں میں تینچے کے دانت اور ہر کے دانتوں کی نسبت عموماً پہلے نکلا کرتے ہیں۔ چنانچہ

عربی	انگریزی	تعداد	دانت بھٹنے کی
کھٹنے والے (درمیانی)	ٹیل انساٹزر	۲ نیچے ۲ اوپر	۶ ماہ سے ۷ ماہ تک نکلتے ہیں۔
کھٹنے والے (جانبی)	لیٹرل انساٹزر	۲ نیچے ۲ اوپر	۱۰ " " " "
اگلی ڈاڑھیں	آفٹریس مولر	۴ " " " "	۱۲ " " " "
کچیاں	ایٹاب کینڈائن	۴ " " " "	۲۰ " " " "
پچھلی ڈاڑھیں	آفٹریس مولر	۴ " " " "	۱۶ " " " "

چھ برس کی عمر کے بعد دودھ کے دانت گرنے لگتے ہیں اور ان کی بجائے دائمی دانت بھٹنے لگتے ہیں۔

دائمی دانت آستانِ دائمی پرمیننٹ ٹیٹھ Permanent Teeth

دائمی دانت۔ دودھ کے دانت کے بعد ان کی بجائے پیدا ہوتے ہیں اور بڑھاپے تک رہتے ہیں۔ ان کی تعداد بالعموم تیس ہوتی ہے لیکن بعض لوگوں میں دو یا چار عقل ڈاڑھیں نہیں

نکلتیں ایسی صورت میں ان کی تعداد ۲۸ یا ۳۰ ہوتی ہے +

ہر ایک جبرے کے وسط میں دو دانت درمیانی اور دو ان کے جانبی چار کلٹے ملے دانت ہوتے ہیں۔ جانبی دانتوں کے بعد کچلیاں یا کیل ہوتے ہیں۔ جو پیرنے اور سخت چیزوں کو توڑنے کا کام دیتے ہیں۔ ان کے بعد ہر ایک جبرے میں پانچ ادھر اور پانچ اُدھر کل دس ڈاڑھیں ہوتی ہیں۔ لیکن جن لوگوں کی عقل ڈاڑھیں نہیں نکلتیں ان میں بجائے پانچ پانچ کے چار چار ڈاڑھیں ہوتی ہیں +

ہر ایک دانت کے تین حصے ہوتے ہیں (۱) سر (باڈی) جو مسوڑھ سے باہر نکلا رہتا ہے۔ (۲) جڑ (روٹ) جو جبرے کے سوراخ میں گڑی رہتی ہے (۳) اگر دن (ٹینک) جو سر اور جبرے کے درمیان تنگ حصہ ہوتا ہے۔ درمیانی اور جانبی دانتوں نیز کچلیوں میں سے ہر ایک کی ایک ایک جڑ ہوتی ہے مگر آٹھ اگلی ڈاڑھوں میں سے ہر ایک کی دو دو جڑھیں اور آٹھ پچھلی ڈاڑھوں میں سے ہر ایک کی دو سے پانچ جڑھیں ہوتی ہیں +

سات برس کی عمر میں دودھ کے دانت گرنے لگتے ہیں۔ اور ان کی بجائے دائمی دانت نکلتے لگتے ہیں اور پچیس برس کی عمر تک سارے دانت حسب ذیل طریق سے نکل آتے ہیں۔ ہر ایک جبرے میں سولہ دانت ہوتے ہیں یعنی درمیان سے آٹھ دائیں طرف اور آٹھ بائیں طرف پس ہر ایک جبرے میں ایک ایک قسم کے دو دو دانت ہوتے ہیں۔ اور دونوں جبروں میں چار چار یعنی دو اوپر اور دو نیچے۔ سب دانتوں کے اردو عربی اور انگریزی نام وغیرہ حسب ذیل ہیں +

مدد نام	عربی نام	انگریزی نام	تعداد	نکلتے کی مدت
کلٹے (دملے)	شنا یا ثلثیہ	ٹیلر اکسائرند	۴	سات برس تک نکل آتے ہیں
کلٹے (جانبی)	سبجیات (سبکات)	ایٹیلر اکسائرند	۴	آٹھ " " "
چھوٹی ڈاڑھیں	اخر اس ثنا یا ثلثیہ	بائی سپڈ	۸	دس گیارہ " " "
کچلیاں (دندان کش)	اٹیاب رکواسر	کے ندن	۴	بارہ " " "
بڑی ڈاڑھیں	فکس (رباویہ خاصہ)	مولرز	۸	پندرہ " " "
عقل ڈاڑھیں	فہرہ الحکم (نولینڈ)	وزڈم ٹیٹھ	۴	اٹھارہ پچیس " " "

فوائد دندان۔ دانتوں سے غذا جہانی جاتی ہے۔ کبھی کلٹے کترنے کا کام لیا جاتا ہے۔ بات چیت ان سے خوب حاصل ہوتی ہے۔ لعاب دہن روکنے میں مدد ہوتے ہیں۔ ہرے کی زیر زینت ہیں۔

حفاظت دندان۔ دانتوں کو نرم تازہ صاف مسواک یا بنجن وغیرہ سے صاف رکھنا چاہئے۔ کھانے کے بعد خلل کرنا اور خوب کٹی کرنا چاہئے۔ زیادہ سرد اشیا مثلاً برف سے اور زیادہ گرم غذا کھانے پینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ زیادہ ترش چیزوں کے کھانے سے دانت کُند ہو جاتے ہیں۔ اور پان میں زیادہ چوہ کھاتے سے بھی دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ دانتوں کو صاف رکھنے سے وہ بوسیدہ نہیں ہوتے۔ دانتوں کو مضبوط رکھنے سے ماضیہ قوی اور صحت درست رہتی ہے۔
زبان۔ اس کا بیان دیکھو جو اس قسم میں *

تالو

انگریزی نام	عربی نام	اصطلاح
پے لیٹ	حنک	تالو
Palate		

تالو جو دہن کی چھت بناتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ اگلا حصہ سخت اور پچھلا حصہ نرم تالو کہلاتا ہے۔ سخت تالو کی بناوٹ میں بالائی جڑے کی ہڈیوں کے حصے اور تالو کی دو ہڈیاں ہوتی ہیں اس کی شکل محراب دار ہوتی ہے۔ اس کی سطح پر بھی لمبھی جھلی لگی رہتی ہے جس کے نیچے تالو کے غدود ہوتے ہیں سخت تالو کو عربی میں حنک صلب اور انگریزی میں ہارڈ پیلٹ کہتے ہیں نرم تالو سخت تالو کے نیچے ایک متحرک نامکمل پردہ ہے۔ جو جو دہن اور حلق کے درمیان حائل رہتا ہے۔ اس کو عربی میں حنک لین اور انگریزی میں سافٹ پیلٹ کہتے ہیں۔ اس کی ساخت میں بھی لمبھی جھلی۔ عضلاتی ریشے۔ عروق و اعصاب اور غدود وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ اس کی اگلی سطح منہ کی چھت کے ساتھ پچھلی سطح ناک کی غار کے ساتھ اور دونوں پہلو بلعوم کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔ اس کے نچلے آزاد کنارے کے وسط میں انگور کی شکل کی ایک چھوٹی سی بلندی ہوتی ہے۔ جسے عربی میں لبات اور انگریزی میں لوؤلا اور اردو میں کوا کہتے ہیں۔ اس کو سے کی جڑ کے دونوں پہلوؤں پر عضلاتی و غشائی دودو محرابی لمبی چوٹیں شیعہ کو جاتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جن کو حلقوم کے اگلے اور پچھلے ستون کہتے ہیں۔ حلقوم کے اگلے ستون کو عربی میں قایٹرہ مقدمہ اور انگریزی میں اینٹیئرئر پلر اور پچھلے ستون کو قائمہ وخرہ اور پوسٹئرئر پلر آذی فاسینر کہتے ہیں اور اکثر اطباء ان دونوں ستون کو غلضمہ بھی کہتے ہیں۔ اور دونوں جانب کے ان ستون کی درمیانی فضا یا سوراخ کو جو جو دہن اور جو حلق کے درمیان مثل برزخ کے

واقع ہے۔ عربی میں حلقوم یا بَنَسْرُخ الحلقوم اور انگریزی میں فالسیز (Fauces) کہتے ہیں۔

لے

انگریزی نام	عربی نام	اصطلاح
Tonsils	لوزتین	لے
ٹان سلز		

نوٹ ۱۔ لوزتین تشبیہ ہے لوزہ کا جس کے معنی ہیں بادا۔ چونکہ ان غدود کی شکل بادام کی سی ہوتی ہے اس لئے ان کا نام لوزتین رکھا گیا۔ اردو میں انکو لے کہتے ہیں جبکہ یہی گلیاں درم کرجاتی ہیں تو مجھے پڑھاتے ہیں۔ یہ بادامی شکل کی دو گلیاں ہیں جو حلقوم کے اگلے اور پیچھے ستون یا قلعہ کے درمیان ہوتی ہیں۔ ان کی اندرونی سطح پر بارہ یا پندرہ سوراخ ہوتے ہیں جن کے اختتام پر چھوٹی چھوٹی بندھیلیاں ہوتی ہیں جن میں ایک بھلی رطوبت بھری رہتی ہے اور مذکورہ سوراخوں کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ چونکہ اس گلی کے پیچھے اور اندر کی طرف کان کی نالی (نشیخ) کا سوراخ کھلتا ہے۔ اس لئے ان گلیوں کے متورم ہو جانے یا بڑھ جانے سے عموماً نفل سماعت کی شکایت ہو جاتی ہے۔

تھوک کی گلیاں

انگریزی نام	عربی نام	اردو نام
Salivary Glands	غدد لعابیہ	تھوک کی گلیاں
Sublingual Glands	سب لنگول گلینڈ	زبان کی نچلی گلی
Submaxillary Glands	سب ماکسیری گلینڈ	جھپٹے کی نچلی گلی

بھوٹی چھوٹی گلیوں کے سوا لعاب یا تھوک پیدا کرنے والی بڑی بڑی گلیاں منہ میں تین جڑے ہیں یعنی ہر جانب تین تین گلیاں ہیں جن میں سے ایک کان کے سامنے اور ایک جڑے کے نیچے اور ایک زبان کے نیچے ہوتی ہے۔

۱۔ زبان کی نچلی گلی غده تحت اللسان سب لنگول گلینڈ

یہ گلیاں بھی تعداد میں دو ہوتی ہیں اور سامنے دانتوں کے پیچھے زبان کے نیچے واقع ہوتی ہیں۔ ہر ایک گلی وزن میں تقریباً ایک ڈرام (۳.۷۵ گرام) اور شکل میں بادام کی مانند ہوتی ہے۔ اس کی بالائی سطح پر بھلی لگی رہتی ہے جس میں اس گلی کی آٹھ یا دس نالیاں ختم ہوتی ہیں انہیں نالیوں کے ذریعے ان گلیوں سے تھوک باہر آتا ہے۔

۲۔ جھپٹے کی نچلی گلی غده تحت الفك سب ماکسیری گلینڈ

تصویر غدد جاذبہ



اس تصویر میں نیچے کا جیڑا کاٹ کر تینوں قسم کے غدد لعابہ دکھلائے گئے ہیں (۱) زہان کی پھلی گھٹی (۲) جیڑے کی پھلی گھٹی (۳) کان

پیرائیڈ گلینڈ Parotid Glands کی گھٹی

نوٹ :- اگرچہ اس گھٹی کا بیشتر حصہ

کان کے سامنے اور نیچے واقع ہے۔ اور کان کے نیچے اس کا کمر حصہ ہوتا ہے مگر پرانی طبی کتب میں اس کا نام غدد خلف الاذن لکھا ہے جدید کتب طبیبہ عربیہ میں اس کو غدد اذنیہ۔ غدد الاذن۔ غدد اصل الاذن اور غدد تکفیفہ کے ناموں سے بھی کہا ہے۔ کینیڈا کی بیماری انہیں گلیٹوں کے متورم ہونے سے ہو جایا کرتی ہے +

یہ گلیٹیاں بھی تعداد میں دو ہوتی ہیں ہر ایک گھٹی اپنی اپنی طرف کے کان کے نیچے اور سامنے

رہتی ہے زبان اور جیڑے کی نیچے والی گلیٹوں کی نسبت یہ گلیٹیاں بڑی ہوتی ہیں چنانچہ ہر

ایک گھٹی کا وزن نصف سے ایک اونس تک ہوتا ہے۔ ہر ایک گھٹی کی ایک نالی ہوتی ہے جو قریباً

اڑھائی انچ لمبی ہوتی ہے اور گھٹی سے شروع ہو کر اوپر کے جیڑے کی دوسری ڈالٹھ کے برابر ختم

ہوتی ہے اس نالی کا خول بطخ کے پڑے کے خول کے برابر ہوتا ہے یہ گلیٹیاں بھی تھوک پیدا کرتی ہیں +

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

تھوک ریتی۔ لعاب سلاوا Saliva

تھوک کے فوائد تھوک جو مذکورہ بالا تینوں غددوں میں سے پیدا ہو کر منہ میں ترلوش پاتا

ہے یہ (۱) لقمہ کو نرم کر کے چبانے میں مدد دیتا ہے (۲) لقمہ کو لیسدار بنا کر نگلنے میں مدد دیتا ہے

(۳) غذا کو تحلیل کر کے اس قابل بنا دیتا ہے کہ منہ میں اس کا ذائقہ محسوس ہو سکے (۴) زبان اور

منہ کو تر رکھتا ہے تاکہ لکھم میں آسانی ہو لیکن اس کا اہم ترین فعل یہ ہے کہ یہ غذا کے نشاستہ کے ساتھ مل کر اس کو ایک قسم کی شکر میں تبدیل کر دیتا ہے جس کو مالٹوز (شکر شیری یعنی ایسی شکر جو جو یا نشاستہ غذا سے بنتی ہے) کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب آدمی روٹی کا لقمہ منہ میں چباتا ہے۔ تو لعاب دہن کی تاثیر سے لقمہ کے اجزاء نشاستہ شکر میں تبدیل ہو جاتے ہیں جس سبب اس کا ذائقہ قدرے شیریں معلوم ہوتا ہے۔ اچھی طرح سے چبا چبا کر کھائی ہوئی غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ یہ تھوک یا لعاب کے اس جوہر کو جو نشاستہ کو شکر میں تبدیل کر دیتا ہے انگریزی میں ٹائلمین اور عربی میں لعابین کہتے ہیں جو درحقیقت ایک قسم کا فرمنت یعنی خمیر ہے جو نشاستہ کے ساتھ مل کر اسے اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ مٹھاس میں تبدیل ہو کر کیلوس کے ساتھ خون میں شریک ہو جائے لعاب دہن بالواسطہ جو بیس گھنٹے کے عرصہ میں تقریباً سوا سیر سے دو سیر تک خارج ہوتا ہے +

حلق

اردو نام

عربی نام

انگریزی نام

گلا

حلق - بلعوم

فہرنگش

Pharynx

حلق عضلات اور جھلیوں کا بنا ہوا غذا کی نالی کا وہ حصہ ہے جو ناک منہ اور جگرہ کے پیچھے واقع ہوتا ہے۔ اس کا بالائی چوڑا سرا کھوپڑی کے پینڈے کے ساتھ اور زیرین سرا گردن کے پانچویں گھڑے کے برابر مری سے ملا رہتا ہے اسکی طوالت ۱۲ انچ ہوتی ہے اس کے جوف میں سات سُوراخ ہوتے ہیں۔ دوناک کے نتھنوں کے پچھلے سُوراخ۔ دوکان کی نالیوں کے سُوراخ۔ ایک حلقوم کا سُوراخ۔ ایک مری کا سُوراخ اور ایک جگرہ کا سُوراخ +

نوٹ :- متقدمین اطباء تو گلے کو حلق لکھتے ہیں لیکن جدید اطباء مصر وغیرہ گلے کو بلعوم لکھتے ہیں +

Esoaphagus

آیشائے گش

مری

غذا کی نالی

یہ نالی ۹ انچ لمبی اور حلق سے شروع ہو کر گردن میں ہو کر نالی کے پیچھے اور نیچے کو جا کر گھڑوں کے ستون کے سامنے حجاب حاجز کے سُوراخ میں سے گذر کر پشت کے دسویں گھڑے کے مقابلے کے بالائی سُوراخ میں ختم ہوتی ہے اسکی ساخت میں تین طبق ہوتے ہیں۔ بیرونی طبق عضلاتی ریشوں کا درمیانی طبق خانہ دار جھلی کا اور اندرونی طبق بلغمی جھلی کا۔ اس کے اندرونی طبق کے نیچے بیشمار غدد ہوتے ہیں۔ جو اپنی لیسدار رطوبت سے اس کو تر رکھتے ہیں +

پیٹ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پیٹ	بطن شکم	ایب ڈومن Abdomen

شکم یا پیٹ بدن انسان میں سب سے بڑا بیضوی جوف جس میں اعضاء غذا و ہضم وغیرہ مثلاً معدہ، آنتیں، بلب جگر، تلی اور گردے وغیرہ ہوتے ہیں اسکے سامنے عضلات شکم۔ دونوں جانب زیرین پسلیاں، پیچھے پشت کے مہرے وغیرہ۔ اوپر کی جانب حجاب حاجز یا دیافراگما۔ نیچے کی طرف جوف مانہ یا پیڑ کی بالائی حد یعنی دائرہ ہوتا ہے ۴

پیٹ میں مندرجہ ذیل چھ سو رارخ ہوتے ہیں (۱) ناف کا سو رارخ جس کی راہ جبین میں ناف کی شریان اور ورید گزرتی ہیں (۲) ابوت کا سو رارخ جو حجاب حاجز میں ہوتا ہے اور اسکی راہ ابوت صاعد گزرتی ہے (۳) شریان عظم کا سو رارخ۔ یہ بھی حجاب حاجز میں ہوتا ہے اسکی راہ شریان عظم درید فرد اور مجری صدد گزرتے ہیں (۴) مری کا سو رارخ یہ بھی حجاب حاجز میں ہوتا ہے اسکی راہ مری اور عصب رلوی معدی گزرتے ہیں (۵-۶) شکم کے نچلے حصہ میں دو سو رارخ ہوتے ہیں جنکی راہ مرووں میں ران کی شریان اور خضیک کی ڈوری اور عورتوں میں باطن مستدیر (ڈائفرگمینٹ) گزرتا ہے ۴

معدہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
معدہ	معدہ	شامک Stomach

معدہ جس میں غذا جاکر ہضم ہوتی ہے غذا کی نالی کا سب سے زیادہ فراخ حصہ ہے اسکی شکل مشک کی سی ہوتی ہے۔ اور یہ پیٹ کے بالائی اور وسطی حصے میں تقریباً عمودی طور پر واقع ہے اس کا چوڑا اور گول سرابائیں جانب حجاب حاجز سے نیچے تلی کی طرف کو ہوتا ہے لیکن اس کا لمبا سردائیں طرف جگر کی زیریں سطح کے نیچے ہوتا ہے۔ معدہ تقریباً بارہ سے پندرہ انچ لمبا۔ چار انچ چوڑا اور خالی حالت میں تقریباً ساڑھے چار ادنس یا بارہ تولہ وزن میں ہوتا ہے۔ اس میں دو سرے۔ دو سو رارخ دو کنارے اور دو سطحیں ہوتی ہیں ۴

پایاں سرا۔ طرف طحالی (سپلینک اینڈ) نہایت کشادہ اور مری کے جلے اختتام سے

دو تین انچ بائیں طرف کو بڑھا رہتا اور بذریعہ ایک غشائی چنٹ کے تلی سے ملا رہتا ہے +
 وایاں سرا۔ طرف کبدی یا طرف بوابی دپائیلورک اینڈ، مشک کے منہ کے مشابہ
 اور بائیں سرے کی نسبت تنگ ہوتا ہے۔ یہ جگر اور مرارہ سے ملا رہتا ہے۔ معدہ کا بالائی سوراخ
 فم معدہ یا ثقبتہ الفواد کا بڑی ٹیک آری فم مری کے ساتھ ملا رہتا ہے۔ زیرین سوراخ
 جس کو عربی میں بواب اور انگریزی میں پانی لورس کہتے ہیں۔ بارہ انگشتی آنت کے ساتھ ملا رہتا
 ہے اس سوراخ کی راہ غذا معدہ سے آنتوں میں جاتی ہے۔ اس سوراخ میں غشائی و عضلاتی ریشوں



کا ایک کو اڈر بواب۔
 دربان، لگا رہتا ہے۔
 جو صرف منہم غذا کو معدہ
 سے آنتوں میں جانے
 دیتا ہے۔ معدہ کا زیرین
 کنارہ در حقیقت اس کا
 بڑا ختم ہے جس سے شرب
 چسپاں رہتا ہے۔ اور

بازئی کنارہ اس کا چھوٹا ختم ہے جو بذریعہ ایک چنٹ کے جگر سے ملا رہتا ہے۔ معدہ کی اگلی سطح اوپر
 اور سامنے کو۔ اور پچھلی سطح پیچھے اور نیچے کو مائل ہوتی ہے +

ساخت معدہ۔ معدہ کی ساخت میں چار طبقات ہوتے ہیں (۱) اندرونی طبقہ بلغمی

جھلی کا طبقہ مخاطیہ (میوکس کوٹ) ہوتا ہے جس سے رطوبت معدہ خارج ہوتی ہے (۲) دوسرا
 طبقہ خانہ دار ساخت کا (طبقہ خلویہ یا طبقہ واسلہ۔ سب میوکس کوٹ) ہوتا ہے جو پہلے اور پھر
 طبقہ کو باہم ملاتا ہے اس میں معدہ کے عروق و اعصاب ختم ہوتے ہیں (۳) تیسرا طبقہ عضلاتی
 ریشوں کا طبقہ عضلیہ مسکور کوٹ ہوتا ہے جس سے معدہ کی حرکتیں پیدا ہوتی ہیں اور (۴)
 چوتھا بیرونی طبقہ آیدار جھلی کا (طبقہ صفاقہ۔ سیرس کوٹ) ہوتا ہے جو بطور غلاف کے ہوتا ہے +

معدہ کا اندرونی طبقہ بلغمی جھلی (غشاء مخاطی۔ میوکس ممبرین) کا ہوتا ہے۔ یہ جھلی بجا لہ بہ صحت
 و زندگی نہایت ملائم اور چکنی ہوتی ہے اور اس کا رنگ پھیکا ہوتا ہے لیکن منہم کے وقت اس کا
 رنگ سرخ ہوتا ہے۔ خلوے معدہ کی حالت میں جبکہ معدہ سُکرا ہوا رہتا ہے۔ اس جھلی کے اندر

بہت سی لمبی لمبی چٹٹیں پائی جاتی ہیں۔ جن کو عربی میں خلّ معدہ اور انگریزی میں رُویز آندی
 سٹامک کہتے ہیں۔ لیکن جب معدہ غذا وغیرہ سے پُر ہو کر تن جالتا ہے۔ تو یہ چٹٹیں یا شکن غائب
 ہو جاتے ہیں۔ اگر اس جھلی کو بغور دیکھا جائے تو اس کے اندر شہنس کے چھتے کی طرح خانے خانے
 نظر آتے ہیں۔ جن میں رطوبات کی تراوش کے لئے باریک باریک دلمے پائے جاتے ہیں۔ جو
 دراصل اُن نالی دار چھوٹی چھوٹی گلیٹیوں (غدد معدیہ۔ گیسٹریک فالیکلز) کے سُورخ ہوتے
 ہیں۔ جو کہ اس طبقہ میں پیشہ ہوتی ہیں۔ یہ گلیٹیاں یا غدد دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک غدد بلغمیہ
 (میوکس گلینڈز)، جن سے رقیق سیال اور تقریباً شور رطوبت تراوش پاتی ہے۔ اور
 دوسرے غدد ہضمیہ (پپٹک گلینڈز)، جن سے ترش رطوبت معدی یا رطوبت ہاضم
 تراوش پاتی ہے +

رطوبت معدہ رطوبت معدیہ گیسٹریک جوس Gastric Juice

رطوبت معدہ ایک صاف شفاف قدرے نیلین ترش رطوبت ہے جس میں ہر فیصدی
 تیزاب نمک اور ایک جوہر ہاضم (ہضمین پپٹین) ہوتا ہے۔ یہ رطوبت معدہ افذیہ کے مواد
 غاذیہ رپروٹینز، کو تحلیل و ہضم کرتی ہے اس کا فعل خمیر سے بہت کچھ مشابہ ہے جس طرح سے خمیر
 جب آٹے میں ملا یا جالتا ہے تو اس میں وہ تغیرات پیدا کرتا ہے اسی طرح سے یہ رطوبت معدی بھی اپنے خمیر ہاضم
 یا ہضمین کے ذریعے غذا کے ساتھ مل کر خمیر کی مانند اس میں کچھ تغیرات پیدا کرتی ہے اور اسے ہضم کرتی ہے۔
 جب معدہ غذا سے خالی ہوتا ہے۔ تو رطوبت معدہ تراوش نہیں پاتی۔ اس وقت رطوبت
 مخاطیہ سے جو تقریباً پچھلی اور قدرے شور ہوتی ہے۔ اس کی سطح تہمتی ہے لیکن جب غذا معدہ میں
 داخل ہوتی ہے تو معدہ کے چھوٹے عروق دھوپ پھیل کر اس میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے اور غدد معدیہ
 سے رطوبت معدہ تراوش پانے لگتی ہے ایک جوان تندرست شخص کے معدہ میں شبانہ روز میں چار سیر
 سے تقریباً آٹھ سیر تک یہ رطوبت تراوش پاتی ہے حیوانی اغذیہ بالخصوص زباناہ گیشٹ کھائیوے
 اشخاص میں یہ رطوبت زیادہ تراوش پاتی ہے یہ رطوبت معدہ غذا کو اسی وقت تک ہضم کر سکتی ہے جب تک کہ
 اس میں جوہر ہاضم ہضمین، اور ترشی دو موجود ہوں لیکن اگر وہ ناقص یا زائل ہو جائیں یعنی اگر اس کی ترشی
 کم ہو جائے یا ہائی رہے یا اس کا جوہر ہاضم خراب ہو جائے تو پھر یہ غذا کو ہضم نہیں کر سکتی نیز یہ بھی
 ضروری ہے کہ غذا خوب چبائی ہوئی معدہ میں جائے معدہ میں سو درجہ کی حرارت ہو۔ اس کے طبقہ
 عضلیہ کی حرکات درست ہوں اور غذا کا جو حصہ ہضم ہوتا رہے وہ معدہ سے الگ ہوتا رہے +

ہضم معدی ہے، معدے کا ہضم

جب غذا حلق سے اتر کر معدہ میں پہنچتی ہے تو اس میں معدہ کا ہضم شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معدہ کی حرکات سے (جواس کے عضلاتی طبقہ کے تینوں قسم کے ریشوں۔ سیدھے ترچھے اور گول کے ٹکڑے سے پیدا ہوتی ہیں) وہ ادھر ادھر ہوتی رہتی ہے۔ اور اس پر طوبت معدی تراوش پاپا کر اس کو ہضم کرتی رہتی ہے پس غذا کا تھوڑا تھوڑا حصہ مثل آتش جو کے نرم اور پتلا ہو کر جس کو کیوس کہتے ہیں، معدہ کے قم اسفل یا بواب کے راستے بارہ انگشتی آنت میں جاتا رہتا ہے۔ یعنی رفتہ رفتہ جس قدر غذا معدہ میں ہضم ہوتی جاتی ہے اسی قدر وہ براہ بواب آنتوں میں گزرتی جاتی ہے ایسا نہیں ہوتا کہ ساری غذا ایک ہی بار معدہ میں ہضم ہو کر مثل آتش جو کے ہو جائے اور وہ ساری بلکہ ہی بار بار سے براہ بواب آنتوں میں چلی جائے بلکہ رفتہ رفتہ جس قدر ہضم ہوتی جاتی ہے اسی قدر براہ بواب آنتوں میں گزرتی جاتی ہے اور بواب جو قدرت نے دربان مقرر کیا ہے وہ بھی صرف منہضم غذا کو معدے سے آنتوں میں جانے دیتا ہے۔ غیر منہضم غذا کو نہیں جانے دیتا اور آنتوں میں گئی ہوئی غذا کو پھر معدہ میں واپس نہیں آنے دیتا۔

معدہ میں غذا بالعموم تین چار گھنٹے میں ہضم ہو جاتی ہے۔ لیکن مختلف قسم کی غذاؤں کے ہضم ہونے میں وقت کم و بیش صرف ہوتا ہے۔ لطیف غذا زود ہضم ہوتی ہے لیکن ثقیل غذا دیر ہضم ہوتی ہے ہضم میں مقدار غذا کا بھی اثر پڑتا ہے پس مناسب ہے کہ پُر خوری نہ کی جائے اور نہ ہی تداخل ہو یعنی کھانے کے اوپر دوسرا کھانا نہ کھایا جائے۔ کھانے کے وقت فکر و تردد۔ غور و خوض اور رنج و غم سے آزاد ہونا بلکہ دل شاد ہونا ضروری ہے۔

بہائی افذیہ مثلاً گیہوں وغیرہ کی دعویٰ۔ دالیں۔ ترکاریاں۔ میوہ ہات وغیرہ اور حیوانی افذیہ مثلاً گوشت۔ انڈے۔ مچھلی۔ دودھ۔ دہی۔ پنیر وغیرہ یہ سب معدہ میں ہضم ہو جاتی ہیں۔ پھر دوسرے یعنی مواد غازیہ مثلاً دودھ کی جھنیت یا پنیر اور انڈے کی سفیدی جو بحالت سیلان ہوتی ہے۔ رطوبت معدہ کی ترشی کے اثر سے دیگر منجداغذیہ کی طرح پہلے تو منجدا ہو جاتی ہے لیکن پھر جس قدر قوت باضمہ کا اثر ان میں نیز فائبرین رمادہ لیفیا اور دیگر منجداغذیہ میں ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر ان کی اصل ترکیب کمزور ہوتی جاتی اور ان کے اصلی خواص فائبر ہوتے جلتے ہیں مثلاً انڈے کی سفیدی کی یہ خاصیت ہے کہ وہ حرارت سے جم جاتی ہے۔ لیکن معدہ کی قوت باضمہ

کے اثر سے اس کی یہ خاصیت زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے جیلے ٹین یعنی مواد ہلا میس کی خاصیت ہے کہ وہ سردی سے جم جاتے ہیں لیکن قوت ہاضمہ کے اثر سے اُن کی یہ خاصیت دور ہو جاتی ہے یہی حال فائبرین، مادہ لیفیہ، اور گیسرین، مادہ جلیہ کا ہے یعنی اُن کے اصلی خواص بھی ٹپ ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ یہ تمام مواد قوت ہاضمہ کے اثر سے ہضم ہو کر عروق جاذبہ میں منجذب ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ پس پروٹینز یعنی مواد فاذیہ جب معدہ میں ہضم ہو کر قابل جذب و نفوذ ہو جاتے ہیں۔ تب اُن کو ڈاکٹری میں پیپ ٹونز کہتے ہیں۔

کاربوہائیڈریٹس یعنی مواد شکر و نشائیہ جن نباتی اغذیہ کے اجزاء شکر و نشاستہ ہوتے ہیں مثلاً شیریں میوہ جات۔ گیہوں۔ آلو۔ چقندر وغیرہ۔ ان میں جب رطوبت معدہ اثر کرتی ہے۔ تو اجزاء شکر و نشاستہ ان اغذیہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں پھر شکر اور شکر جیسی منحل چیزیں تو فوراً جذب ہو جاتی ہیں اور جو ناقابل جذب ہوتی ہیں وہ بھی قوت ہاضمہ کے اثر سے ہضم ہو کر قابل جذب ہو جاتی ہیں لیکن نشاستہ رطوبت معدہ کے اثر سے شکر میں تبدیل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ لعاب دہن سے جو غذا کے ساتھ مل کر آتا ہے ہضم ہوتا ہے نشاستہ کا ہضم آنتوں تک جاری رہتا ہے کہ چونکہ بلبہ اور آنتوں کی رطوبات بھی اس کو ہضم کرتی ہے۔

فیٹس یعنی مواد شحمیہ و دہنیہ یا چربی اور روغنی مواد معدہ میں بخوبی ہضم نہیں ہوتے ان مواد میں معدہ کی قوت ہاضمہ سے صرف اس قدر تغیر ہوتا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے ذرات میں منقسم ہو کر دوسرے مواد کے ساتھ ملے ہوئے آنتوں میں چلے جاتے ہیں اور پھر آنتوں کی قوت ہاضمہ سے ہضم ہو کر قابل جذب و نفوذ ہو جاتے ہیں۔

رقیق و سیال مواد مثلاً پانی اور شراب وغیرہ اور وہ مواد جو معدہ میں اگر تحلیل ہو جاتے ہیں خواہ وہ شکر و نمک وغیرہ کی طرح خود بخود تحلیل ہو جائیں یا لعاب دہن و رطوبت معدہ کی قوت ہاضمہ سے ہضم ہو کر تحلیل ہو جائیں وہ عروق دمیہ معدیہ کے ذریعے معدہ ہی میں سے منجذب ہونے لگتے ہیں اور معدہ کی وریدوں اور عروق ماساریقیہ کے ذریعے باب الکبد اور کبد میں پہنچتے ہیں۔ معدہ میں ہضم غذا ترش ہوتی ہے لیکن جب یہ غذا معدہ سے چھوٹی آنتوں میں باقی ہے تو اس میں آنتوں کی رطوبت و رطوبت مجموعیہ سگٹن انٹیزیکس، صفراء اور رطوبت ہالقراس کے مل جانے سے اُس کی کیفیت کھاری ہو جاتی ہے لیکن بڑی آنتوں میں پہنچ کر وہ بعض جراثیمی خمر کے اثر سے پھر ترش ہو جاتی ہے۔

کیموس و کیلوس

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
کیموس	کیموس	Chyme
کیلوس	کیلوس	Chyle

معدہ کے اندر جب غذا ہضم ہو جاتی ہے تب اس کو کیموس کہتے ہیں جو اگرچہ مختلف اذیہ کی نوعیت کے سبب مختلف ہوا کرتا ہے لیکن یہ قوام میں آتش جو کی مانند گاٹھا اور مزے اور بو میں ترش ہوتا ہے۔ جس وقت غذا کیموس میں تبدیل ہوتی ہے۔ تو فعل ہضم کے اختتام تک اس کے سارے مواد باہم اس طرح مخلوط ہو جاتے ہیں کہ پھر ان کی باہمی تمیز و شوار ہو جاتی ہے۔ معدہ میں ساری غذا ایک ہی بار کیموس میں تبدیل نہیں ہو جاتی۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی تبدیل ہوتی ہے اور جس کیموس بنتا ہے اور رفتہ رفتہ معدہ سے براہِ بواب بارہ انگشتی آنت میں گرتا رہتا ہے جہاں پر اس میں دیگر رطوبات کے ملنے سے اس کی کیفیت کھاری ہو جاتی ہے اور اس کی رنگت سفید دودھیا ہو جاتی ہے تب اسے کیلوس کہتے ہیں۔

نوٹ ۱۔ کیموس ایک یونانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں "میں گرتا ہوں" چونکہ یہ معدہ سے بارہ انگشتی آنت میں گرتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

نوٹ ۲۔ یونانی اطباء معدہ و معارفہ میں ہضم شدہ غذا کو کیلوس کہتے ہیں اور معدہ و معارفہ سے کیلوس کا خلاصہ جب براہِ بواب سارے جذب ہو کر مگر میں جاتا ہے اور اپنی صورت نوعیہ بدل کر غلطی صورت اختیار کر لیتا ہے تب اسے کیموس کہتے ہیں۔

کیلوس

جب کیموس معدہ سے بارہ انگشتی آنت میں آتا ہے تو اس میں صفرا اور رطوبت لہلہ کے ملنے سے اور غذا کے روغنی اجزاء کے تحلیل ہو جانے سے اس کی رنگت سفید دودھیا ہو جاتی ہے تب اسے کیلوس کہتے ہیں جس میں سے غذائی مواد کا اکثر حصہ چھوٹی آنتوں ہی کے اندر جذب ہو جاتا ہے چنانچہ اس کے روغنی اجزاء جن سے اس کی رنگت دودھیا ہوتی ہے بذریعہ عروق کیلوس یہ یا عروق لبنیہ جذب ہو کر اور باقی منہضم و رقیق اجزاء بذریعہ عروق ماساریقیہ منہذب ہو کر خون میں جاملتے ہیں (نیز دیکھو بیان عروق جاذبہ)

نوٹ ۱۔ کیلوس ایک یونانی لغت ہے جس کے معنی ہیں رس لیکن اصطلاح ڈاکٹری میں درحقیقت کیلوس صرف

اس دودھیار طوبت کو کہتے ہیں جو دوران مضم میں چھوٹی آنتوں سے بذریعہ عروق کیلوں یا عروق ہنیدہ جذب ہو کر مجری صدر کی راہ خون میں جالتی ہے۔ کیلوں اپنی ساخت میں خون کے مشابہ ہوتا ہے۔ یعنی اس کا کچھ حصہ تو آب خون کی طرح سیال ہوتا ہے اور کچھ دھنساے خون کی طرح دانہ دار ہوتا ہے۔ کیلوں کے دانوں کو انگریزی میں کائل کارپٹک کہتے ہیں خون کے سفید دانے انہیں کیلوں کے دانوں سے جتنے ہیں +

آنتیں

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
آنتیں	امعاء	Intestines

امعاء بمعنی آنتیں۔ جمع ہے معاء کی۔ آنتیں دو قسم کی ہوتی ہیں بڑی اور چھوٹی آنتیں (۲) بڑی آنتیں +

چھوٹی آنتیں

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
چھوٹی آنتیں	امعاء رفاق	Small Intestines

چھوٹی اور باریک آنتیں تقریباً بائیس فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ ان کے یہ تین حصے ہوتے ہیں۔ (۱) بارہ انگشتی آنت (۲) خالی آنت (۳) پیچیدہ آنت۔ انہی آنتوں میں غذا کے ساتھ صفراء اور رطوبت بالقراس (بلبلہ) اور خاص آنتوں کی رطوبت ملتی ہے اور اجزاء غذائہ سے اجزاء ثقلیہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ یہ آنتیں نہایت پیچدار ہوتی ہیں اور شروع سے آخر تک بتدریج باریک یا تنگ ہوتی جاتی ہیں +

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
بارہ انگشتی آنت	اثنا عشری	Duodenum

نوٹ :- عربی لفظ اثنا عشری مذکر ڈیوڈینم کے معنی ہیں بارہ۔ چونکہ یہ آنت تقریباً بارہ انگشت لمبی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا۔ یہ آنت معدہ کے زیر بن سوراخ (دواب) سے شروع ہو کر اور ہلال کی طرح خم کھا کھا کر اپنے نیچے والی خالی آنت میں ختم ہوتی ہے۔ مگر اور مرارہ کی مشترک نالی دکان بائل ڈکٹ اور بلبلہ کی نالی اسی آنت میں آکر گھلتی ہیں جس کے راستے صفراء اور رطوبت بلبلہ اگر غذا میں ملتی ہیں +

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
خالی آنت	مخاضائم	Jejunum

صائم کے معنی ہیں روزہ دار چونکہ چھوٹی آنتوں کا یہ حصہ بعد از مرگ خالی پایا جاتا ہے اس لئے

اس کو خالی آنت کہتے ہیں۔ یہ کمر کے دوسرے ٹہرے کے بائیں کنارے کے برابر بارہ انگشتی آنت سے شروع ہو کر پیچیدہ آنت سے مل جاتی ہے اسکی لمبائی تقریباً ساڑھے سات فٹ ہوتی ہے۔

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Ilium

ایلیئم

معار و قیق

پیچیدہ آنت

نوٹ :- چونکہ چھوٹی آنتوں کا یہ حصہ نسبتاً تنگ اور باریک ہوتا ہے۔ اس لئے عربی میں اس کو معارف قیق یا معارف قیق کہتے ہیں اور چونکہ یہ پیچدار ہے اس لئے عربی میں اس کو فات التلافیف (پیچدار) اور لفائفی (پیچ والی) اور انگریزی میں ایلیئم (پیچیدہ) کہتے ہیں۔

یہ آنت ساڑھے گیارہ فٹ لمبی ہوتی ہے اور خالی آنت سے شروع ہو کر نیچے بڑی آنتوں یعنی اعور یا کافی آنت سے مل جاتی ہے۔

نوٹ :- چونکہ خالی آنت اور پیچیدہ آنت کا مقام اتصال ٹھیک طور پر معلوم نہیں اس لئے ان دونوں آنتوں کے بلائی ۲ حصے کو خالی آنت اور زیرین ۳ حصے کو پیچیدہ آنت کہتے ہیں۔

ساخت۔ معدہ کی طرح آنتوں کی ساخت میں بھی چار طبقات ہوتے ہیں بیرونی طبقہ آبدار جھلی کا۔ اس سے نیچے والا عضلاتی ریشوں کا۔ اس سے نیچے والا غشاء دار ساخت کا۔ جس میں عروق و اعصاب ہوتے ہیں اور اندرونی طبقہ بلغمی جھلی یا غشاء مخاطی کا۔ عضلاتی طبقہ میں عروقی اور گول دو قسم کے ریشے پائے جاتے ہیں جن کے سکڑنے سے آنتوں میں کچھ سے یا چونک کی طرح حرکت ہوا کرتی ہے۔ جسے عربی میں حرکت دودیہ اور انگریزی میں پیئر اسٹائلک موشن کہتے ہیں یعنی آنت کا ایک حصہ سکڑتا ہے تو دوسرا حصہ پھیلتا ہے۔ اس حرکت سے غذا آنتوں میں آگے کو جاتی ہے اور اس کا فضلہ براہ مبرز خارج ہو جاتا ہے۔ اندرونی طبقہ مخاطیہ کی سطح پر مucus کی مانند روئیں سے ہوتے ہیں جنہیں انگریزی میں ولائی کہتے ہیں۔ یہ درحقیقت غشاء مخاطی کی باریک بندیاں ہیں جن کے اندر عروق جاذبہ یعنی عروق کیلوسیہ یا عروق بنیہ ہوتے ہیں جو کیلوس کو جذب کر کے خون میں پہنچاتے ہیں۔ ان عروق جاذبہ کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں غشاء مخاطی میں بہت چھوٹے چھوٹے غدود جاذبہ ہوتے ہیں جنہیں سالیٹری گلینڈز کہتے ہیں۔ اور کہیں کہیں ان غدود کے مجموعے ہوتے ہیں جنہیں انگریزی میں پائرز پیچر کہتے ہیں۔

چھوٹی آنتوں کی اندرونی سطح میں غشاء مخاطی کی چینٹوں سے مدور یا ہلالی شکل کے خلیے بنتے ہیں جنہیں انگریزی میں ویکوولی کئی ویکوولی کہتے ہیں۔ یہ آرٹے طور پر واقع ہوتے ہیں۔ اور تقریباً حلقہ نما ہوتے ہیں۔ یہ معدہ میں مضغ شدہ غذا کو یعنی خلاصہ غذا کو جو رقیق و سیال ہوتا ہے

روکتے ہیں تاکہ وہ آنتوں میں بخونی منہضم و منجذب ہو سکے +

پچیدہ آنت اپنے اختتام پر بذریعہ ایک کواڑی کے اُغور یا کافی آنت سے ملتی ہے۔ یہ کواڑی بھی دراصل غشاء مخاطی کی چھٹ ہے جس میں حلقہ نما عضلی ریشے بھی ہوتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہے کہ یہ بڑی آنتوں کے مواد کو چھوٹی آنتوں میں نہیں جانے دیتی +

بڑی آنتیں

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Large Intestines لارج انٹسٹائنز

امعاء غلاظ

بڑی آنتیں

بڑی اور موٹی آنتیں۔ یہ تقریباً پانچ فٹ لمبی ہوتی ہے اور چھوٹی آنتوں سے شروع ہو کر مبرن میں ختم ہوتی ہیں۔ بہ نسبت چھوٹی آنتوں کے یہ اپنے دائرہ میں بہت بڑی اور موٹی اور خستہ میں دبیز اور صورت میں ٹکونی اور جھولدار ہوتی ہیں اور ان میں چربی بھی بہت ہوتی ہے۔ یہ پچیدہ آنت کے جلے اختتام سے شروع ہو کر پہلے خوب فراخ لیکن بتدریج تنگ ہوتی ہوئیں سیدھی آنت کے قریب پھر کشادہ ہو کر مبرن میں ختم ہوتی ہیں۔ ان کے بھی یہ تین حصے ہوتے ہیں (۱) کافی آنت (۲) فراخ آنت (۳) سیدھی آنت +

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Caecum

سیکم

اُغور

کافی آنت

نوٹ: عربی لفظ اُغور اور انگریزی لفظ سیکم دونوں کے معنی ہیں کافی چونکہ اس آنت میں کافی آنت کی مانند غذا کی آمد و رفت کے لئے صرف ایک سوراخ ہوتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا +

کافی آنت ایک تھیلی سی ہے جو بڑی آنتوں کے ابتدائی مقام سے لٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ یہ تقریباً اٹھائی انچ لمبی اور بڑی آنتوں کے دیگر حصوں سے زیادہ فراخ ہوتی ہے یہ پٹو میں دائیں جانب ہوتی ہے اس کے پچھلے حصہ سے معمولی قلم کے برابر موٹا کپڑے کی مانند تین سے چھ انچ تک لمبا ایک زائدہ ہوتا ہے جس کو عربی میں زائدہ دودیدہ اور انگریزی میں ورم فارم پیرس کہتے ہیں یہ درمیان سے خالی ہوتا ہے۔ اور اس کی نالی کافی آنت سے ملتی رہتی ہے پچیدہ آنت اور کافی آنت کے اتصالی مقام پر ایک کواڑی پائی جاتی ہے جس کو عربی میں صمام دقیقہ و اُغوری اور انگریزی میں ایٹیوٹیکل والو کہتے ہیں یہ کواڑی فضلات اور ریاح کو چھوٹی آنتوں سے بڑی آنتوں میں آنے تو دیتی ہے لیکن بڑی آنتوں سے چھوٹی آنتوں میں انہیں واپس نہیں جانے دیتی +

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Colon

کولن

قولون

فراخ آنت

نوٹ :- قولون یونانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں فراخ یا کشادہ۔ چونکہ یہ آنت دیگر آنتوں کی نسبت زیادہ فراخ ہوتی ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

یہ آنت دائیں جانب کے کولھے میں کافی آنت سے شروع ہو کر پہلے اوپر کو جاتی ہے اور جگر کے نیچے پہنچ کر خم کھاتی ہے پھر آڑی ہو کر ناف کے اوپر سے بائیں طرف کو جاتی ہے اور تلی کے نیچے پہنچ کر خم کھاتی ہے پھر نیچے کو جاتی ہے اور بائیں جانب کے کولھے میں سینی خم کھا کر پیڑو کے جوف کی بالائی حد کے پاس سیدھی آنت میں ختم ہوتی ہے اس لئے اس آنت کے یہ چار حصے ہوتے ہیں جن میں تین خم ہوتے ہیں۔

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

۱۔ چڑھنے والا قولون قولون صاعد اسیڈنڈنگ کولن Ascending Colon

یہ دائیں کولھے میں کافی آنت سے شروع ہو کر اوپر کو جاتا ہوا جگر کی زیرین سطح پر خم کھا کر آڑی قولون میں ختم ہوتا ہے اسکے جگری خم کو عربی میں تعرج کبدی اور انگریزی میں پیپٹک فلیکشر کہتے ہیں۔

۲۔ آڑی قولون قولون مستعرض ٹرانسورس کولن Transverse Colon

یہ حصہ دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ لمبا اور آڑے طور پر واقع ہے یعنی ناف کے اوپر سے بائیں طرف کو جا کر تلی کے پاس ایک خم کھا کر اترنے والی قولون میں ختم ہوتا ہے۔ اس کے طحالی خم کو عربی میں تعرج طحالی اور انگریزی میں پیپٹک فلیکشر کہتے ہیں۔

۳۔ اترنے والا قولون قولون نازل ڈیسنڈنگ کولن Descending Colon

یہ پیٹ میں بائیں جانب نیچے کو اتر کر اور بائیں کولھے کے اندر پہنچ کر تعرج سینی میں ختم ہوتا ہے۔

سینی خم تعرج سینی سگمائیڈ فلیکشر Sigmoid Flexure

یہ خم یونانی حرف سین (S) کے مشابہ ہوتا ہے یہ قولون کا نہایت تنگ حصہ ہے اور بائیں کولھے سے کچھ آگے بڑھ کر پیڑو کے جوف کی بالائی حد کے پاس سیدھی آنت میں ختم ہوتا ہے۔

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

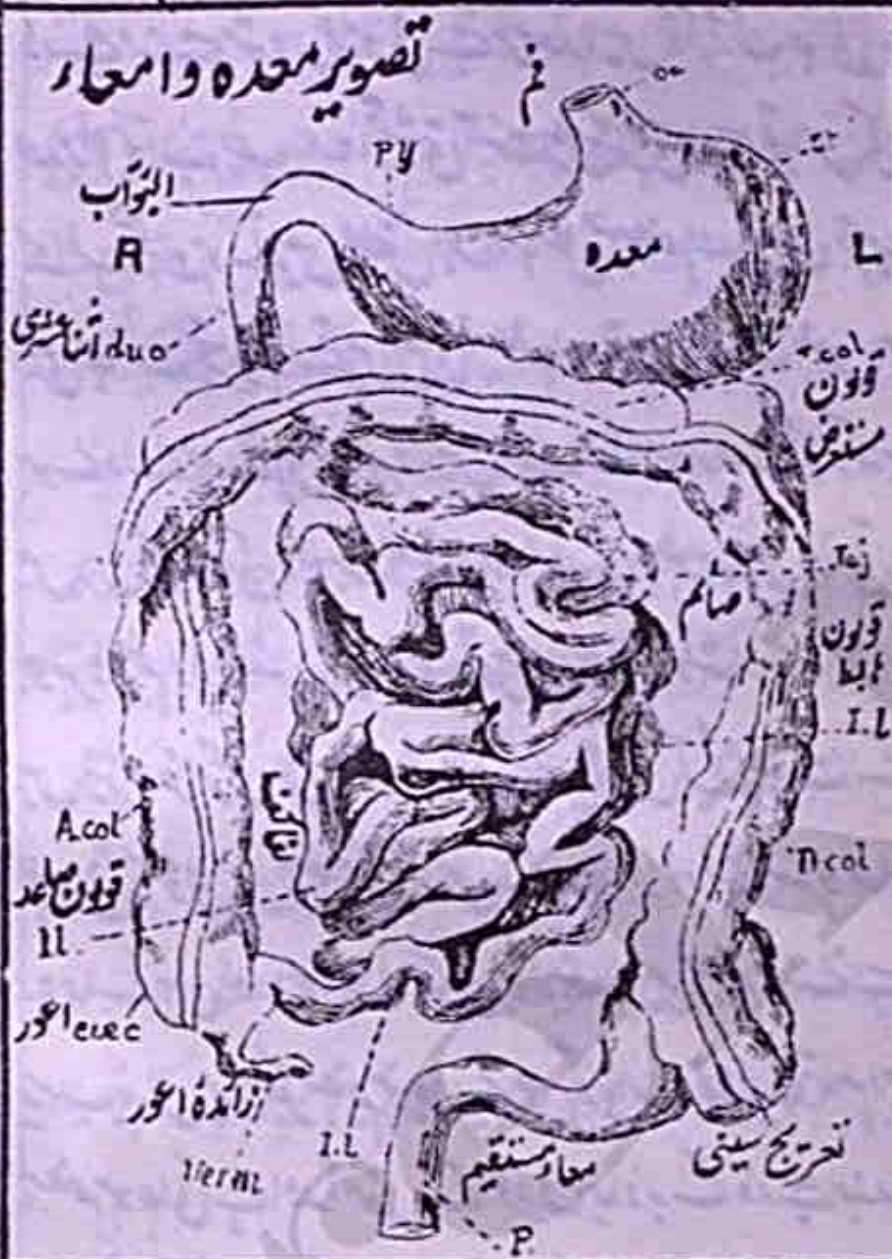
Rectum

رکتیم

مستقیم

سیدھی آنت

نوٹ :- چونکہ دوسری آنتوں کی نسبت یہ آنت سیدھی ہوتی ہے اس لئے اسے عربی میں مستقیم اور انگریزی میں رکتیم



یعنی سیدھی آنت کہتے ہیں۔ یہ درمیانہ درجہ حقیقت
سیدھی نہیں ہے۔ یہ فراخ آنت کے سینی
ختم سے شروع ہو کر سوراخ مبرز میں ختم
ہوتی ہے اس کی اوسط لمبائی چھ سے آٹھ
انچ ہوتی ہے۔ یہ دونوں سردوں پر تنگ اور
درمیان میں کشادہ ہوتی ہے اس کے زیر
سمہ کو فارسی میں 'دبر عربی' میں 'مقعد' یا 'مبرز' اور
انگریزی میں 'ایس' کہتے ہیں اس کے ختم ہونے
پر عضلات گٹے رہتے ہیں جن میں سے بڑی
عضلہ ارادی ہوتا ہے۔ اور اندرونی غیر ارادی
جو حالت نفخ وغیرہ میں نہ کھلنے کے سبب
تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

ساخت۔ چھوٹی آنتوں
کی طرح بڑی آنتوں کی ساخت میں
بھی چار طبقات پائے جاتے ہیں

ان کے عضلاتی طبقہ میں بھی عمودی اور گول دو قسم کے ریشے ہوتے ہیں اور عمودی ریشوں کے تین
چھٹے لمبے بند ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ آنتوں کی نسبت چھوٹے ہوتے ہیں پس ان سے آنتوں میں
چھوٹی چھوٹی نخیلیاں سی بن جاتی ہیں جنہیں انگریزی میں 'سیکولائی' کہتے ہیں اور جو چھوٹی آنتوں
کے ختم کی طرح غذا کو روکتی یا ٹھہراتی ہیں۔ بڑی آنتوں کے اندرونی طبقہ مخاطیہ میں چھوٹے
چھوٹے غد پائے جاتے ہیں لیکن ان میں روئیں دار ابھار یا ندائد نہیں ہوتے جو کہ کیلوس کہلاتے
کرتے ہیں۔ ان میں بھی حرکت ددیہ ہوتی ہے۔

ہضم معوی یعنی آنتوں کا ہضم

جیسا کہ مذکور ہوا معدہ میں نباتی و حیوانی۔ لطیف و ثقیل ہر قسم کی غذائیں پہنچتی ہیں۔ وہ
ان سب کو ملا کر ایک کر دیتا ہے اور اپنی رطوبت کے ذریعے پروٹینز یا مواد غاذیہ کو ہضم کر کے
گھل دیتا ہے۔ یعنی روغنی و سخی مواد میں صرف اس قدر تغیر ہوتا ہے کہ وہ دوسری غذاؤں
کے ساتھ اچھی طرح مل جاتے ہیں لیکن عروق جاذبہ میں انجذب ہونے کے قابل نہیں ہوتے اور
وہ مواد جن میں نشاستہ ہوتا ہے اور جو شکر میں تبدیل ہو جاتے ہیں یہ تبدیلی لعاب دہن کے

ذریعے منہ سے شروع ہوتی ہے مگر معدہ میں آکر رک جاتی ہے پس غذا معدہ میں ہضم ہونے کے بعد براہِ بواب بارہ انگشتی آنت میں پہنچتی ہے تو اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ موادِ غاذیہ بحالتِ تجزیہ ہوتے ہیں بعض اجزاء بالکل منہضم اور بعض قریب الہضم ہوتے ہیں۔ روغنی اور فحمی اجزاء بھی بحالتِ تجزیہ ہوتے ہیں لیکن منہضم اور قابلِ جذب نہیں ہوتے۔ اجزاء انشا سے شکر میں تبدیل ہونے والے ہوتے ہیں وغیرہ۔ پس جب غذا معدہ سے گذر کر بارہ انگشتی آنت میں جاتی ہے تو اس میں اس آنت کی رطوبت صفریہ اور بلبہ کی رطوبت مل جاتی ہیں اور رطوبتِ بلبہ میں تین قسم کے جوہر ہضم رفتینس خمیرا ہوتے ہیں۔ جو اجزاء انشا سے۔ اجزاء حیوانیہ اور اجزاء دہنیہ کو ہضم کرتے ہیں نیز صفریہ بھی ان رطوبات کے ساتھ مل کر دہنیت کے ہضم کرنے میں مدد ہوتا ہے پس غذا جب چھوٹی آنتوں میں پہنچتی ہے تو اس کے وہ اجزاء انشا سے جو لعاب دہن کے ذریعے ہضم ہونے سے رہ جاتے ہیں اور وہ اجزاء غاذیہ جو کہ معدہ میں ہضم ہونے سے باقی رہ جاتے ہیں نیز روغنی اجزاء یہ سب یہاں پہنچ کر ہضم ہو جاتے ہیں گویا اب غذا کے تمام اجزاء ہضم ہو جاتے ہیں یعنی ہر قسم کی غذا ہضم ہو جاتی ہے اور آنتوں کے عروقِ جاذبہ کے ذریعے جذب ہونے لگتی ہے۔

آنتوں کے ہضم کے وقت آنتوں کے روئیں دار اُبھار خون سے پُر ہو کر پھول جاتے ہیں۔ اور کیلوں میں سے دہنیت کو جذب کر کے عروقِ کیلوسیہ کی طرف بھیجتے ہیں۔ جو پھر جری صدر میں جلی جاتی ہے اور وہ غیر منہضم اجزاء غاذیہ جو معدہ سے آنتوں میں چلے آتے ہیں جب یہ اجزاء منہضم ہو کر رقیق ہو جاتے ہیں تو ان کو زیادہ تر عروقِ ماساریقیہ جذب کرتی ہیں اور غیر منہضم اجزاء انشا جو آنتوں میں پہنچ کر ہضم ہونے لگتے اور شکر میں تبدیل ہونے لگتے ہیں تو شکر بھی رطوبتِ امعا میں تحلیل ہو کر زیادہ تر عروقِ ماساریقیہ کے ذریعے ہی جذب ہو جاتی ہے غرضیکہ غذائی مواد کا اکثر حصہ چھوٹی آنتوں ہی کے اندر جذب ہو جاتا ہے بالخصوص روغنی اجزاء عروقِ کیلوسیہ کے ذریعے اور دیگر منہضم رقیق غذا عروقِ ماساریقیہ کے ذریعے منجذب ہو جاتے ہیں بعد ازیں غذا کا بقیہ جو چھوٹی آنتوں کے آخری حصے میں پہنچتا ہے اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور اس میں براز کی سی بو ہوتی ہے پھر وہ چھوٹی آنتوں سے گذر کر بڑی آنتوں میں چلا جاتا ہے جب غذا بڑی آنتوں میں آتی ہے تو چھوٹی آنتوں کی طرح اس میں بھی وہی تغیرات جاری رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ بڑی آنتوں کی اندرونی سطح میں روئیں دار اُبھار نہیں ہوتے جن کا کام کیلوں کو جذب کرنا ہے پس کیلوں کا انجذاب بالخصوص دہنیت کا انجذاب زیادہ تر چھوٹی آنتوں میں ہی ہو جاتا ہے لیکن بڑی آنتوں میں بھی کسی قدر انجذاب

ضرور ہوتا ہے کیونکہ غذا کا بقیہ جب بڑی آنتوں میں پہنچتا ہے تو وہ رقیق و سیال ہوتا ہے لیکن بالآخر غذا کا فضلہ یعنی براز یا پاخانہ منجمد ہوتا ہے جو براہ منبر خارج ہو جاتا ہے۔ غذا چھوٹی آنتوں میں تقریباً دس بارہ گھنٹوں میں اور بڑی آنتوں میں سے عموماً ۲۴ سے ۳۶ گھنٹوں میں گزر جاتی ہے۔ غذا کا ہضم ہونا جب غذا منہ میں چبائی جاتی ہے تو لعاب دہن اس کے نشاستہ کو ایک قسم کی شکر مالٹوز میں تبدیل کر دیتا ہے پس غذا کا ہضم ہونا درحقیقت منہ سے شروع ہو جاتا ہے پھر یہ غذا حلق اور مری میں سے گذر کر معدہ میں جاتی ہے لیکن حلق اور مری میں سے غذا خود بخود معدہ میں نہیں جاگتی بلکہ حلق و مری کے عضلاتی ریشے سکڑ سکڑ کر اس کو پیچھے معدہ کی طرف دھکیلتے ہیں اس لئے اگر قہر آنا چھوٹا ہو جو مری کے عضلاتی ریشوں کے سکڑنے پر ان کی گرفت میں آسکے تو اس کا نگلنا دشوار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ دو کی چھوٹی سی گولی بغیر پانی کے گھونٹ کے نگلی نہیں جاسکتی۔

جیسا کہ ہضم معدی میں صفحہ ۸۷ پر اور ہضم معوی میں صفحہ ۸۸ پر مذکور ہوا غذا معدہ و آنتوں میں ہضم ہو کر کیموس و کیلوس میں تبدیل ہو جاتی ہے اور عروق دمویہ و عروق ماساریقہ کے ذریعے منجذب ہو کر خون میں مل جاتی ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ غذا کیونکر جذب ہوتی اور جزو بدن بنتی ہے؛ غذا کے لئے صرف یہ کافی نہیں کہ وہ ہضم ہو جائے بلکہ اسکے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جسم میں جذب ہو جائے تاکہ وہ بدلہ بخلا بن سکے چنانچہ جسم میں جو عمل انجذاب یا امتصاص ہوتا ہے جس کو متقدمین اطباء یونان نے قوت جاذبہ سے تعبیر کیا ہے، اس سے غذا کے بہت سے جوہر اور کئی ایک کیمیائی عناصر شکل محلول یا معلق خون میں داخل ہوتے ہیں پس خلاصہ غذا یا جوہر غذا کے منجذب ہونے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ایک تو وہ رطوبات جسم (خون و لیمف وغیرہ) میں حل ہو جانے کے قابل ہو اور دوسرے وہ جسم کی جھلیوں میں سے نفوذ کر جانے اور ان میں سے گزر جانے کے قابل ہو۔

منہضم غذا دو طریق سے جسم میں جذب ہوتی ہے ایک تو بذریعہ عروق دمویہ (اور وہ معدیہ و معویہ) شعبہ ہائے باب اور دوسرے بذریعہ عروق جاذبہ۔

یہ بتلایا جا چکا ہے کہ معدہ اور آنتوں کی ساخت میں چار چار طبقات ہوتے ہیں۔ ماسان کے اندرونی دو طبقات میں تو بہت سے چھوٹے چھوٹے غدود پائے جاتے ہیں جن سے رطوبت تراش پا کر غذا کو ہضم کرتی ہے اور ان کے بیرونی دو طبقات میں عروق دمویہ و عروق جاذبہ کا جال پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ عروق دمویہ ان پانچ قیدیوں (۱) ورید معدہ (۲) ورید امعاء لائی (۳) ورید احجار

زیرین رہا، ورید طحال اور ۱۵ ورید بلبلیہ میں ختم ہوتی ہیں اور ان پانچوں وریدوں کے باہم ملنے سے ورید باب الکبد پورٹل وین بنتی ہے پس معدہ و امعاء سے غذا کا بہت سا خلاصہ یعنی اس کے اکثر اجزاء مثلاً منہضیم پروٹینز یعنی پیپ ٹونز کا ربوہ مڈریٹس رنشاستہ و شکر، بشکل شکر نمکیات اور پانی مذکورہ بالا پانچوں وریدوں (شعبہائے باب الکبد کے ذریعے جذب ہو کر براہ راست جگر میں پہنچتے اور خون میں مل جاتے ہیں لیکن غذا کے روغنی اجزاء ہضم ہو کر بشکل کیلوں کیلوں کے عروق کیلو سیہ یا عروق لبنیہ کے ذریعے جذب ہو کر براہ مجری صدر وریدی خون میں مل جاتے ہیں۔ جب خلاصہ غذا یا لطیف اجزاء غذا اس طرح سے جذب ہو کر خون میں مل جاتے ہیں تو پھر خون کے ذریعے وہ جسم کی تمام ساختوں یا اعضاء میں جذب ہو کر جزو بدن بن جاتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو بیان خون عروق شعریہ اولیف۔

جگر

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
جگر	کبد	Liver
	رور	

جگر بھی ایک قسم کا غدہ یعنی گلیٹی ہے۔ جو جسم انسان کے دیگر کل غد کی نسبت بڑا ہوتا ہے جگر جانوروں کی نسبت بچوں میں اور بچوں کی نسبت جنین میں بڑا ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سرخی مائل بھوری ہوتی ہے۔ اس کا بہت سا حصہ



تصویر جگر

دائیں جانب کے نیچے کی پسلیوں کے نیچے معدہ کے اوپر کو ہوتا ہے مگر اس کے بائیں اوٹھڑے کا تھوڑا سا حصہ بائیں جانب کے نیچے کی پسلیوں کے نیچے بھی رہتا ہے حالت صحت جوانی میں جگر کا وزن تین یا چار پونڈ (ڈیڑھ دو سیر انگریزی) یا سارے جسم کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ اس کا طول ۱۰ سے ۱۲ انچ اور عرض ۶ سے ۷ انچ ہوتا ہے۔ جگر کی بالائی سطح محدب اور حجاب عاجز کے نیچے رہتی ہے جس پر آبدار جھلی (باریلین) لگی رہتی ہے یہ سطح دیا فرغما اور دیوار شکم سے متصل ہوتی ہے اور رباط معلق کے ذریعے دائیں اور بائیں دو زوائد

- ۱۔ ایف نازل + ۲۔ ورید باب الکبد + ۳۔ شریان کبدی +
- ۴۔ ورید کبدی +

یہ سارے جسم کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ اس کا طول ۱۰ سے ۱۲ انچ اور عرض ۶ سے ۷ انچ ہوتا ہے۔ جگر کی بالائی سطح محدب اور حجاب عاجز کے نیچے رہتی ہے جس پر آبدار جھلی (باریلین) لگی رہتی ہے یہ سطح دیا فرغما اور دیوار شکم سے متصل ہوتی ہے اور رباط معلق کے ذریعے دائیں اور بائیں دو زوائد

یا لوتھڑوں میں منقسم ہوتی ہے جگر کی زیرین سطح مقعر ہوتی ہے اور اس سطح پر بھی سوائے ایک دو دروں کے باقی سب پر آبدار جھلی لگی رہتی ہے اس سطح کے نیچے معدہ - بارہ انگشتی آنت اور دہنا گردہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ زیرین سطح پر ایک لمبی درز جگر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے جن میں سے دایاں حصہ نسبت بائیں کے بہت بڑا ہوتا ہے اور پیٹ کے بالائی اور دہنی طرف کی کل جگہ میں رہتا ہے۔ بائیاں حصہ چھوٹا اور معدے کے اوپر واقع ہوتا ہے۔

جگر کے دونوں کناروں میں سے جگر کا اگلا کنارہ جس پر ایک کھنڈا نہ ہوتا ہے پتلا اور آزاد ہوتا ہے اور مردوں میں پسلیوں کے کنارے کے برابر لیکن بچوں اور عورتوں میں اکثر قدرے آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ جگر کا پچھلا کنارہ گول اور دبیز ہوتا ہے جو دیا فرغما سے بذریعہ تلج نما بند رباط اکیلی - کارونری لگیمینٹ، کے چپاں اور شریان اعظم اور وید آبوف سے متصل ہوتا ہے۔ جگر بذریعہ پانچ بند یا رباطات کے اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے جگر میں پانچ ہی شکاف پانچ ہی زائد یا لوتھڑے اور پانچ ہی قسم کے عروق ہوتے ہیں۔ جگر کے پانچ بند یا رباطوں میں سے چار تو صفاق یا باریطون کے ہوتے ہیں۔ اور ایک گول بند ناف کی ورید کا بقیہ خشک حصہ ہے۔ جن کے نام وغیرہ اور مفصل بیان دیکھو ہماری کتاب تشریح و منافع الاعضاء میں۔

مرارہ (پتہ)

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پتہ	مرارہ	کال بلیڈر Gall-bladder

پتہ ناسٹائی کی شکل کی ایک تھیلی ہوتی ہے جو جگر کے دہنے حصے کی زیرین سطح پر اس کے سامنے کے کنارے کے نزدیک لگی رہتی ہے یہ تھیلی دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے مگر جب فعل مضمر جاری نہیں ہوتا۔ تو جگر سے صفراء یعنی پت پیدا ہو کر اسی تھیلی میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ اس میں قریب پانچ ٹانگ کے صفراء سما سکتا ہے۔

پت کی نایاں دو قسم کی ہوتی ہیں دونایاں جگر کے دونوں حصوں سے پیدا ہو کر باہم مل کر ایک نالی بن جاتی ہیں۔ جسے جگر کی نالی (مجری الکبد - پیپٹک ڈکٹ) کہتے ہیں اور جو قریب ڈیڑھ انچ کے لمبی ہوتی ہے دوسری پتے کی نالی (مجری المرارہ - بیلٹک ڈکٹ) جو قریب تین انچ کے لمبی اور پانچ کے پر کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ یہ بلبہ اور بارہ انگشتی آنت کے درمیان سے نیچے کو جا کر اور

بیلے کی نالی کے ساتھ مل کر بارہ انگشتی آنت میں کھلتی ہے +

افعال جگر

جگر کے افعال میں سے اس کا ایک فعل صفراء پیدا کرنا ہے۔ صفراء جگر میں پیدا ہوتا ہے یعنی ذرات جگر سے نکلتے ہیں وہ جگر کی عروق شریہ کے خون میں سے مواد و مطلوبہ حاصل کر کے خود صفراء بناتے ہیں۔ اس طرح سے صفراء پیدا ہو کر جگر کی باریک باریک صفراء می نالیوں میں جاتا ہے۔ اور ان سے بڑی صفراء می نالی میں صفراء جگر میں ہمیشہ بنتا رہتا ہے پس اس لحاظ سے اس کی پیدائش لعاب دہن۔ رطوبت معدی اور رطوبت بالفرا اس سے جو کہ کھانا کھانے کے بعد ہی تراوش پاتی ہیں مختلف ہوتی ہیں +

صفراء کے خواص اور فوائد

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پیت	صفراء	Bile.
		بائلی

صفراء ایک سیال رطوبت ہے جس میں کسی قدر لیس بھی ہوتی ہے انسان میں اس کی رنگت زرد سنہری مائل ہوتی ہے اور اس کا مزہ نہایت کرٹوا ہوتا ہے یہ پانی کی نسبت بھاری ہوتا ہے۔ جگر سے پیدا ہوتے وقت تو صفراء پتلا ہوتا ہے مگر مرارہ یعنی پتہ میں جا کر گاڑھا لیس دار ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد صفراء زیادہ پیدا ہوتا ہے مگر بھوک کی حالت میں کم پیدا ہوتا ہے اور دو تین دن کی فاقہ کشی میں تو بالکل پیدا ہی نہیں ہوتا مضم کے وقت صفراء جگر سے پیدا ہو کر سیدھا بارہ انگشتی آنت میں جا گرتا ہے مگر بھوک کے وقت وہ جگر سے پتہ میں جا کر جمع ہوتا ہے اور پھر مضم کے وقت آنتوں میں گرتا ہے بحالت صحت ایک جوان آدمی کے جگر سے دن رات میں آدھیر سے لیکر سو اسیر تک صفراء پیدا ہوتا ہے صفراء کے فوائد حسب ذیل ہیں۔

(۱) صفراء آنتوں کے فعل میں امداد کرتا ہے۔ یہ غذا کے روغنی اجزاء کو قابل مضم و جذب بنا دیتا ہے یعنی انہیں محلول کر کے رقیق و سیال بنا دیتا ہے +

(۲) صفراء تعفن و فساد کو روکتا ہے اس لئے یہ آنتوں میں غذا کو متعفن و فاسد نہیں ہونے دیتا چنانچہ تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جب صفراء آنتوں میں نہیں گرتا تو ان کی رطوبات متعفن و بدبودار ہو جاتی ہیں۔ اور جب صفراء کسی ایسی رطوبت کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے کہ جس میں خمیرا ٹھہرا ہو تو

اس کی آمیزش سے خمیر رُک جاتا ہے یا بالکل رائل ہو جاتا ہے +

(۳) صفراء ایک قدرتی و طبعی مسہل ہے کیونکہ یہ آنتوں کے غدو میں تحریک پیدا کر کے رطوبت مواد کے اخراج کو بڑھا دیتا ہے اور آنتوں کو اخراج مواد کیلئے متنبہ کرتا ہے اسی لئے مرض یرقان میں جب صفراء آنتوں میں نہیں گتا تو قبض ہو جاتا ہے اور جب صفراء آنتوں میں زیادہ گتا ہے تو دست آنے لگتے ہیں +

(۴) صفراء سے درید باب الکبد کا خون صاف ہوتا ہے جگر میں جو خون باب الکبد کے ذریعے آتا ہے وہ چونکہ معدہ اور آنتوں سے آتا ہے اس لئے اس کے ساتھ غذا کے اکثر ایسے مواد بھی شامل ہوتے ہیں جو قابل تغذیہ نہیں ہوتے یا مضر ہوتے ہیں پس جگر ان کو صفراء کے ساتھ خارج کر دیتا ہے +

(۵) صفراء حرارت بدنہ کے قائم رکھنے میں مدد دیتا ہے چونکہ پائخا نہ میں صفراء کا بہت تھوڑا حصہ پایا جاتا ہے اور وہ بھی اس کا رنگین مادہ ہوتا ہے اس لئے یہ خیال کیا گیا ہے کہ صفراء کا اصلی تلخ جوہر آنتوں سے دوبارہ خون میں جذب ہو جاتا ہے اور چونکہ اس کی ترکیب میں مواد مشتعل کی مقدار ضرورت بدنہ سے کسی قدر زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ گمان غالب ہے کہ وہ آکسیجن یا نسیم سے مل کر مشتعل ہو جلتے ہیں اور بدن میں حرارت پیدا کر کے بشکل بخارات دھانیہ خارج ہو جاتے ہیں +

(۶) جگر گلائیکو جن یا حیوانی نشاستہ بناتا ہے اور وہ اس طرح سے کہ غذا کا نشاستہ آنتوں میں شکر انگوری میں تبدیل ہو جاتا ہے پھر آنتوں سے ساری شکر منجذب ہو کر بذریعہ باب الکبد جگر میں پہنچتی ہے اور پھر جگر اس کو گلائیکو جن یا حیوانی نشاستہ میں تبدیل کر دیتا ہے جو چھوٹے چھوٹے ذرات کی شکل میں جگر میں جمع رہتا ہے اور حسب ضرورت پھر شکر میں تبدیل ہو کر خون میں ملتا رہتا ہے اور پھیل پھروں - عضلات و دیگر ساخت ملے جسم میں پہنچا کر اور صرف ہو کر جسم میں حرارت و قوت پیدا کرتا ہے +

(۷) جگر یوریا بناتا ہے اور یوریا جیسا کہ مذکور ہوا - اجزاء لحمیہ کا فضلہ ہوتا ہے جس کو بھی متعین اطباء کا سودا سمجھنا چاہئے +

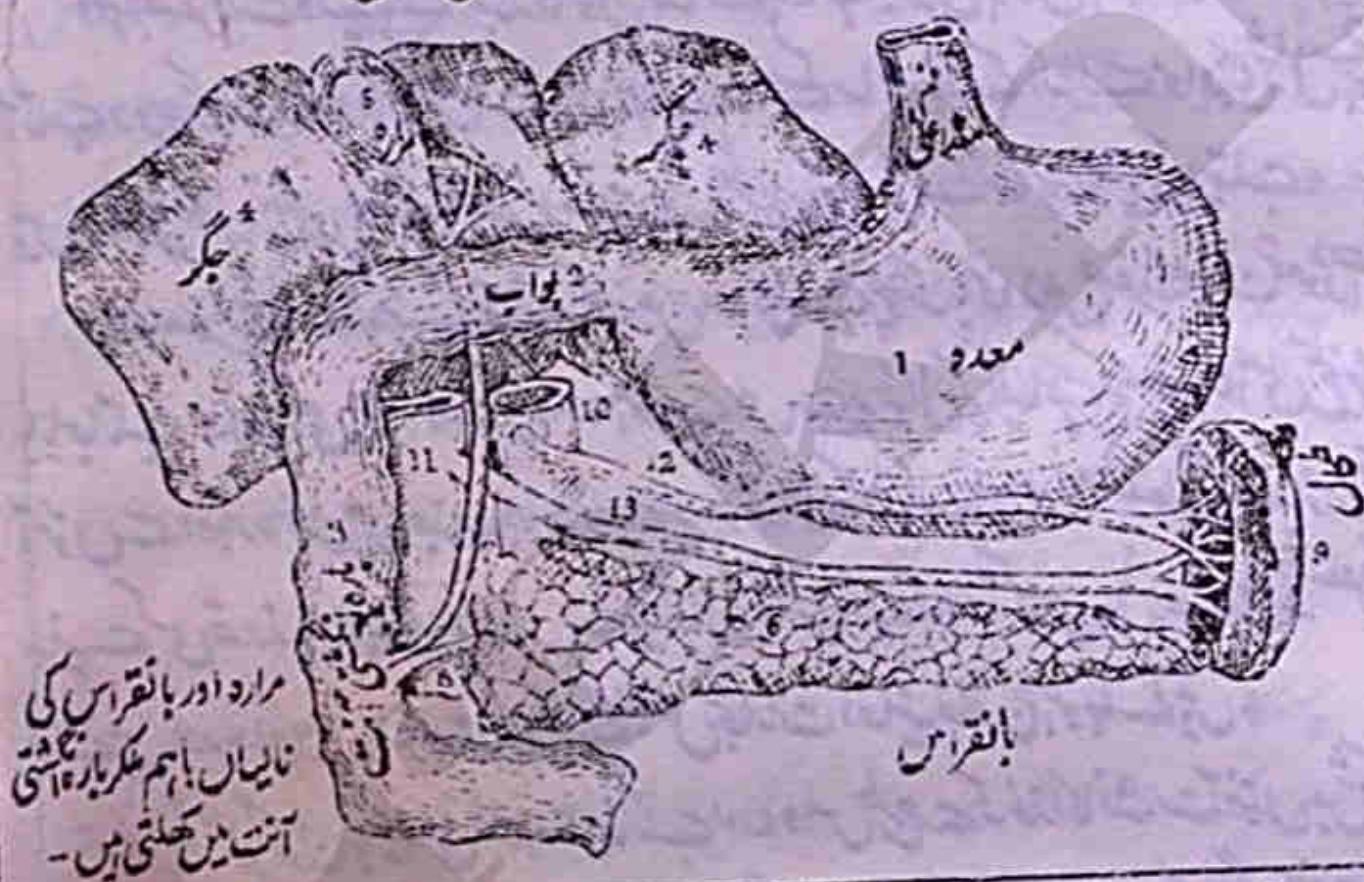
بالقراں یا البلبہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
کلبہ	بالقراں	Pancreas
		پنکریاس

نوٹ :- بالقراں معرب ہے یونانی لفظ بانکراس یا پنکریاس کا جس کے معنی ہیں تمام گوشت اور چونکہ یہ تلی کے ساتھ مثل گردن کے لگا ہوا دکھائی دیتا ہے - اس لئے اس کو غنّی الطحال بھی کہتے ہیں +

بالتقراس بھی درحقیقت ایک قسم کا غدہ یا گٹھی ہے جس کی شکل کتے کی زبان کے مشابہ ہوتی ہے۔
اس کا طول ۶-۷ انچ عرض ڈیڑھ انچ موٹائی سو اڑھائی انچ اور وزن ایک چھٹاواں حصہ سے ۳ چھٹاواں تک ہوتا
ہے یہ گٹھی ناف کے تین چار انچ اوپر معدہ کے پیچھے کمر کے پٹے دوسرے ٹہرے کے سامنے واقع

تصویر معبرہ جگر۔ بالتقراس و طحال



ہے اس گٹھی میں ایک نالی ہوتی ہے جو اس کے بائیں سرے سے شروع ہو کر اس کے دائیں سرے
کی طرف آ کر اوپر پتہ کی عام نالی کے ساتھ مل کر بارہ آنتیں تھکتی ہیں جو کھلتی ہے اس گٹھی کی ساخت
بھی تھوک پیدا کرنے والی گٹھیوں کی ساخت کی مانند ہوتی ہے۔

بالتقراس یا البلبہ کے منسلک - اس غدہ یا گٹھی سے ایک رطوبت پیدا ہوتی ہے
جس کو رطوبت البلبہ (پینکریٹک جوس) کہتے ہیں۔ یہ بے رنگ پتی سی رطوبت ہوتی ہے جس کی
کیفیت کھاری ہوتی ہے اس رطوبت میں تین فرمینٹس یا خمیر ہوتے ہیں:-

(۱) املاپ سین (نشاستین) یہ مثل ٹائلیں یا العابدین کے نشاستہ کو شکر میں تبدیل کر دیتا ہے۔

(۲) ٹریپ سین (پینکریٹک جوس) یہ پیپ سین کی طرح غذا کے اجزاء کو مضم (یعنی پروٹینز کو مضم) کر

کے پیپ ٹونز میں تبدیل کر دیتا ہے۔

(۳) لیپ سین یہ روغنی اجزاء یعنی گھی یا چربی وغیرہ کو مضم کرتا ہے یعنی ان کی گلیسرین

اور فٹی ایسڈز میں تبدیل کر دیتا ہے۔

انحصار کے لئے دیکھو مضم و جذب غذا صفحات گذشتہ پر

طحال رتلی

اردو نام

عربی نام

انگریزی نام

رتلی

طحال

سپلین

Spleen.

رتلی بھی ایک ایسا غدہ یا گھٹی ہے جس کی کوئی نالی نہیں۔ یہ شکل میں چپٹی مستطیل رنگت میں سرخ سیاہی مائل اور نرم و نازک ہوتی ہے پیٹ کے بائیں طرف نیچے والی پسلیوں کے نیچے رہتی ہے۔ آبدار جھلی اسکو چاروں طرف سے ملفوف کرتی ہے اور اس جھلی کا ایک بند اس کو معدہ کے ساتھ ملاتا ہے۔ تندرست جوان آدمی میں تلی کا طول پانچ انچ عرض میں تین یا چار انچ موٹائی ایک ڈیڑھ انچ اور وزن اڑھائی یا تین چھٹانک ہوتا ہے۔ اسکی بیرونی سطح محدب۔ صاف اور حجاب حاجز کے نیچے رہتی ہے اندرونی سطح مقعر ہوتی ہے جو بذریعہ ایک کھنڈانہ یا ناف طحال رسرۃ الطحال۔ یا لم کے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اس سطح میں معدہ کا اُبھار۔ لبلبہ کا باریک سرا اور خمدار آنت کا خم ہوتا ہے حالت صحت میں تلی پسلیوں کے نیچے محسوس نہیں ہو سکتی۔ مگر جب حالت مرض میں وہ بڑھ جاتی ہے تو بعض اوقات ناف اور پیڑ و ٹک چلی جاتی ہے۔

طحال یعنی تلی کے افعال یا منافع (۱) تلی میں سفید داہنلے خون بنتے ہیں (۲) اس میں سرخ داہنلے خون بھی بنتے ہیں (۳) برائے اور ناکارہ سرخ داہنلے خون کو یہ ضائع کرتی ہے۔
نوٹ:- ان غلیظ شدہ سرخ داہنلے خون کو اگر متقدمین اطباء یونان کے خیال کے بموجب سودا سے تعبیر کیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔
(۴) یہ یورک ایسڈ کے بننے میں بھی مدد دیتی ہے۔ یورک ایسڈ یوریا سے بنتا ہے جس کو ہم نے بھی سودا سے تعبیر کیا (۵) اس میں ایک اندرونی رطوبت بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو رطوبت لبلبہ و کنبلیں کے بننے میں مدد دیتی ہے۔ نیز خون کے دباؤ پر بھی کچھ اثر ڈالتی ہے۔
نوٹ:- تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اگر تلی کو کسی آدمی یا حیوان کے جسم میں سے نکال دیا جائے تو اس کی صحت پر کچھ بہت مضر اثر نہیں پڑتا۔ سوائے اس کے کہ خون کے سرخ و سفید دانوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ وغیرہ۔

اعضائے بول

اعضائے بول تعداد میں چار ہوتے ہیں (۱) دو گردے (۲) دو گردوں کی نالیاں (۳) ایک مثانہ (۴) ایک پیشاب کی نالی جن کا بیان ذیل میں ترتیب وار کیا جاتا ہے۔

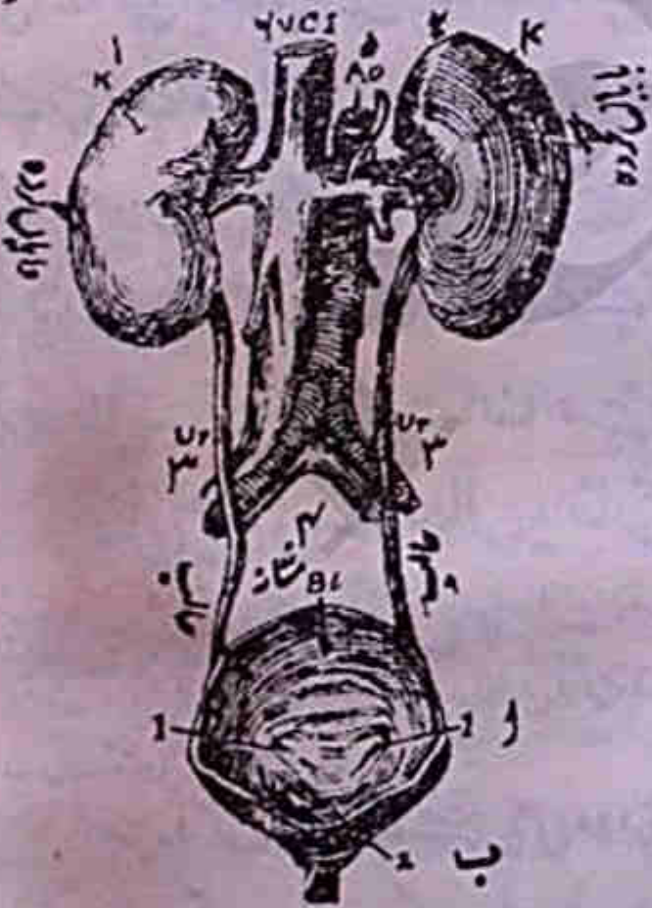
کلیہ یا گردہ

اردو نام: گردہ-گردے
عربی نام: کلیہ-کلیتین
انگریزی نام: Kidneys

نوٹ: گردہ کو عربی میں کلیہ کہتے ہیں جس کا شینہ کلیتین یا کلیتان اور جمع کلی ہے +

گردے تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ ایک دائیں طرف دوسرا بائیں طرف۔ ہر ایک گردہ گیارہویں پسلی کے نیچے پیٹ کے پچھلی طرف کمر کے مقام میں واقع ہوتا ہے۔ وہنا گردہ بسبب جگر کے بائیں گردے

تصویر گردہ و مثانہ و حالبین وغیرہ



۱- دایاں گردہ + ۲- بائیں گردہ + ۳- گردوں کی

نالیوں + ۴- مثانہ +

۵- نافذ حالبین یعنی گردوں کی نالیوں کے مثانہ میں

کھلنے کے سوراخ +

ب- مجری بول کا مثانہ میں سوراخ +

سے قدرے نیچا ہوتا ہے۔ جوانی کی حالت میں سستی میں ہر ایک گردہ چار انچ لمبا دو انچ چوڑا اور دو سے تین چھٹانک دزنی ہوتا ہے۔ عورتوں کے گردے وزن میں آدھی چھٹانک کم ہوتے ہیں۔ گردے درحقیقت نالی دار گلیٹیاں ہیں +

ہر ایک گردہ کی اگلی سطح محدب اور پچھلی سطح چوٹی ہوتی ہے۔ بیرونی کنارہ محدب اور اندرونی کنارہ مقعر ہوتا ہے جس میں ایک کھنڈا ہوتا ہے جس کو ناف کی مشابہت سے ناف گردہ رُسرۃ الکلیہ۔ الکلم کہتے ہیں۔ اس کے راستے عروق و اعصاب وغیرہ گردے کے اندر جاتے

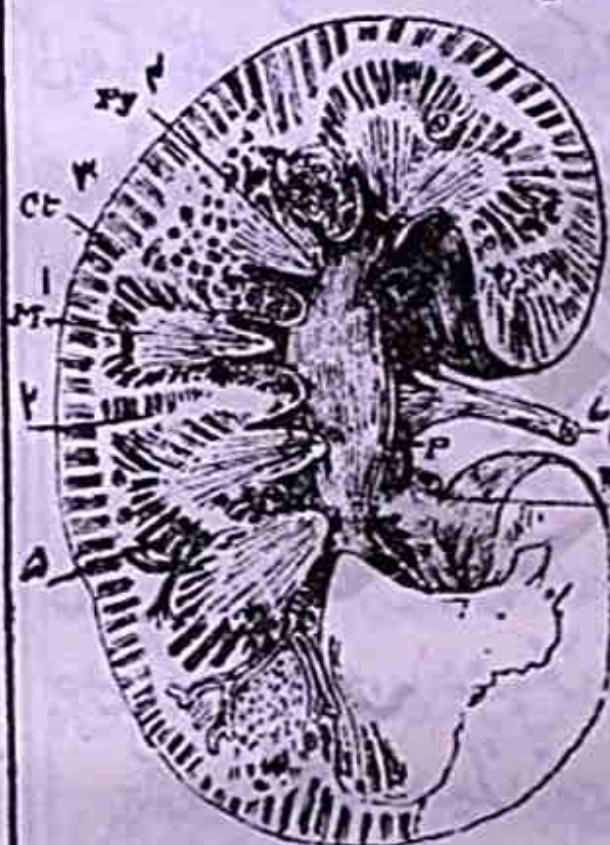
ہیں اور پیشاب کی نالی حالب۔ یوریترو اس سے باہر آتی ہے۔ گردے کے اوپر کایسرا ہوتا اور گول ہوتا ہے جس پر گردے کی ٹوپی رکھا گردہ۔

سوپراریٹیل کیپشول، لگی رہتی ہے۔ زیرین سراپٹلا اور چھوٹا ہوتا ہے گردے پر ریشہ دار جھتی کا ایک غلاف دریل کیپشول ہوتا ہے +

اندرونی ساخت۔ اگر ایک گردے کو اسکے درمیانی نشیب یعنی ناف گردہ کے مقام پر سے پوری لمبائی میں دو میان سے چیر کر دو حصے کر دیں اور دیکھیں تو اس کے اندر پہلے ایک چھوٹا سا جوف

دکھائی دیتا ہے۔ یہ درحقیقت پیشاب کی نالی (حالب۔ یورینٹر) کے بالائی حصے کا پھیلاؤ ہے اسکو اردو میں جیب گردہ عربی میں حوض کڈیہ اور انگریزی میں یوئس آف دی کڈنی کہتے ہیں۔ اس حوض میں چند مخروطی بندیاں بائی جاتی ہیں جنہیں مینار گردہ (پیراڈ آف دی کڈنی) کہتے ہیں ان مخروطی بندیوں کی چوٹیاں اس حوض کی طرف ہوتی ہیں اور ان چوٹیوں پر سینکڑوں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جو درحقیقت پیشاب کی ان باریک باریک نالیوں کے دماغے ہوتے ہیں جو کہ ان میناروں کی

لمبائی میں درمیان سے گزرتے ہوئے گردے کی تصویر

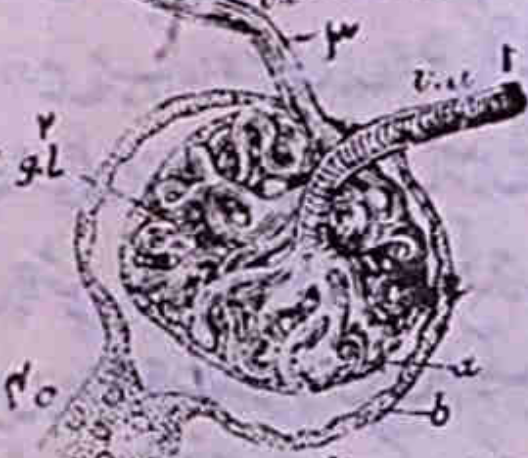


دماغے دار حصہ ۲، میناروں کی شکل کے ستون ۳، حوض گردہ کی نالی

(۴) میناروں کی چوٹیاں (۵) میناروں کا تنگ حصہ
(۶) حوض گردہ (۷) یورینٹریا حالب۔

عروق دمویہ کا جال ہوتا ہے اور یہ نالیاں ایک طرف سے منبہ ہوتی ہیں اور دوسری طرف حوض گردہ میں مینار گردہ کی چوٹیوں میں تمام ہوتی ہیں۔ ان نالیوں میں سے پیشاب کے قطرات برس برس کر حوض گردہ میں پہنچتے ہیں اور وہاں سے بذریعہ حالب شانہ کی طرف چلے جاتے ہیں ہر ایک نالی پہلے ایک چھوٹی سی تھیلی (میل سگی) کن کیپسول، شروع ہو کر سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی نیچے کو آتی ہے لیکن مینار گردہ میں اگر وہ سیدھی ہو جاتی ہے ہر ایک چھوٹی سی تھیلی یا میل سگی کن کیپسول میں شریان گردہ (ریئل آرٹری) کی آخری نہایت چھوٹی چھوٹی شاخوں میں سے ایک شاخ داخل ہو کر اور بل پیچ کھا کر ایک گول سا گچھا بنا دیتی ہے جسے انگریزی میں گلامی رولٹس کہتے ہیں۔ یہ گچھا اس تھیلی کو بھر دیتا ہے اور اس کا خون بذریعہ ایک چھوٹی سی وید کے واپس جاتا ہے لیکن یہ درید فوراً ہی کسی بڑی درید میں نہیں جا ملتی بلکہ اس باریک نالی کے گرد جو عروق شعریہ کا جال ہوتا ہے

تصویر میل سگین کیپشول



اُس میں جا کھلتی ہے پھر اس عروقی جال سے چھوٹی چھوٹی وریدیں شروع ہو کر اور رفتہ رفتہ باہم مل کر بڑا گردہ رینل وین بناتی ہیں جب خون دورہ کرتا ہوا ان شریانی گچھوں میں آتا ہے تو یہ چھوٹی چھوٹی تھیلیاں جن میں ایسی تھیلیاں کا نہایت باریک تر ہوتا ہے خون میں اس اجزاء بول کو علیحدہ کرتی رہتی ہیں جو پھر ان کی باریک نالیوں کے ذریعے رِس رِس کر حوض گردہ میں جاتا ہے اور وہاں سے براہِ غالب مثانہ میں

(۱) باریک شریان جو (۲) گچھا بناتی ہے (۳) باریک ورید خارج ہوتی ہے (۴) باریک نالی (۵) گچھے کے اوپر کی ایسی تھیلی (۶) ایضا نیچے کی۔

چلا جاتا ہے۔ سبحان اللہ! اس حکیم مطلق نے کس حکمت کا مد سے جسم انسان کی مشین یا کل بنائی ہے۔

افعال گردہ

گردے پیشاب پیدا کرتے ہیں جس طرح دوسرے غد سے خون کے مختلف مواد مخصوص طور پر کی شکل میں خارج ہوتے ہیں اسی طرح خون سے اجزاء بول بھی گردوں کی باریک نالیوں کے ذریعے خارج ہوتے ہیں جو بیس گھنٹے میں دو تین باؤنٹ یا تقریباً پچاس اونس زنی یعنی تقریباً ڈیڑھ سیر پیشاب خارج ہوتا ہے۔

نصف گردہ

تصویر کلاہ گردہ



نیچے سے نصف گردہ کاٹ دیا گیا ہے۔

چونکہ شریان گردہ اور ورید گردہ حجم میں بڑی ہوتی ہیں اس لئے گردوں میں خون زیادہ مقدار میں تیزی سے دورہ کرتا ہے اور سارے جسم کا خون گردوں کے ذریعے صاف ہو جاتا ہے۔ پیشاب جو حصہ گردوں کی نالیوں میں بنتا ہے اگلے حصہ کو حوض گردہ کی طرف دھکیلتا ہے جو آخر کار غالب کے ذریعے مثانہ تک پہنچ جاتا ہے۔

کلاہ گردہ

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Supra Renal Capsule سُوپَر رینل کیپشول

مَلْجُ الْكَلْبَةِ

کلاہ گردہ

Adrenal

ایڈری نل

عُنُقُ الْكَلْبَةِ

گردہ کی ٹوپی

نوٹ ۱۔ بعض طبی افات میں اس غدہ کو عتی الکلیہ کے نام سے لکھا ہے +

یہ دو چھوٹی چھوٹی پیڑی زردی مائل گلیٹیاں ہیں۔ جو دونوں گردوں کے بالائی سروں پر پش کلاہ یا ٹوپی کے بذریعہ خانہ دار جھلی کے چسپاں ہوتی ہیں۔ ہر ایک گلیٹی کا طول ایک سے دو انچ موٹائی چوتھائی انچ اور وزن چار سے آٹھ ماشہ تک ہوتا ہے اس گلی کے بھی دو حصے ہوتے ہیں ایک درمیانی حصہ (جزو بقی یا میڈلا) اور دوسرا بالائی یا محیطی حصہ (جزو قشری یا کارٹیکل پورشن) +

افعال کلاہ گردہ

بحالی صحت اور بقا حیات کے لئے یہ دو چھوٹی چھوٹی گلیٹیاں نہایت اہمیت رکھتی ہیں چنانچہ اگر کسی جانور کے جسم میں سے یہ دونوں گلیٹیاں نکال دی جاتی ہیں تو وہ تین دن کے بعد مر جاتا ہے اور مرنے سے پہلے ضعف اعصاب کے سبب اسکے تمام عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور شریانوں کی عضلی قوت کے گھٹ جانے سے وہ بھی ڈھیلے پڑ جاتی ہے اور سبب نہایت سُست و نڈھال ہو جاتا ہے۔ انسان میں جب یہ غدہ یا گلیٹیاں ماؤف ہو جاتی ہیں تو خون کی کیمیائی ترکیب میں خلل آ جاتا ہے ضعف اعصاب، ضعف قلب نمایاں ہوتا ہے جلد کی رنگت زردی یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے وغیرہ۔ برخلاف ازیں اگر اس گلیٹی کا جو ہر ایڈری نے لین خون کے اندر داخل کیا جائے۔ تو اختیاری عضلات کی انقباضی قوت بڑھ جاتی ہے رگیں تن جاتی ہیں دل قوی ہو جاتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گلیٹیاں اندرونی طور پر کچھ ایسے مواد تیار کرتی ہیں جو خون کی ترکیب میں نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ اور بقاء حیات کے لئے نہایت ضروری ہیں +

اس غدہ یا گلیٹی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک درمیانی حصہ (جزو بقی یا میڈلا) اور دوسرا بیرونی حصہ (جزو قشری یا کارٹیکل پورشن) جس کے افعال اگرچہ ناخالص ہیں۔ لیکن اس قدر معلوم ہے کہ اگر ابتدائی زندگی میں اس گلیٹی کے بیرونی حصہ میں کوئی رسولی وغیرہ ہو جائے یا وہ بڑھ جائے جس سے اس کا جوہر زیادہ مقدار میں پیدا ہو کر خون میں ملتا ہے۔ تو غیر طبعی طور پر آثار بلوغت نمایاں ہونے لگتے ہیں یعنی آدمی جلد بالغ ہو جاتا ہے۔ اگر جنین یعنی پیٹ کے بچے میں یہ شکایت ہو اور وہ مذکر ہو تو مولود اکثر خنثی پیدا ہوتا ہے اور اگر مؤنث ہو تو مولود میں بجائے علامات تانیث کے زیادہ تر علامات تذکیر نمایاں ہوتی ہیں اگر پیدائش کے بعد اس گلیٹی میں کوئی رسولی وغیرہ ہو جائے تو مریض بہت جلد بالغ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا جسم

اور اس کا جسم بھی بہت جلد بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ ایسی مریضہ دو تین سال کی عمر کی لڑکی قد و قامت میں چودہ سالہ لڑکی معلوم ہوتی ہے اور اس کو حیض آنے لگتا ہے اور تمام علامات بلوغت نمایاں ہوتی ہیں۔ ایسا مریض چھ سات برس کلاہ کا چند ہفتوں یا مہینوں میں بالغ ہو کر ایک چھوٹا سا مضبوط آدمی بن جاتا ہے جس کے مونچھیں بھی نکل آتی ہیں اور اس میں تمام آثار بلوغت نمایاں ہوتے ہیں جس طرح سے قند وغیرہ کے مشربت میں خمیرہ شراب کے ملا دیئے گئے ہیں کچھ عرصہ بعد جوش و ہيجان کے تغیرات پیدا ہوتے ہیں بعینہ اسی طرح سے جوہر کلاہ گردہ خون و دیگر طو بات جسم میں مل کر بلوغت اور جوانی کا جوش پیدا کر دیتا ہے اس لحاظ سے اگر اس قندہ کے جوہر کو جوہر جوانی سے تعبیر کیا جائے تو کچھ بجا نہیں اگر بلوغت کے بعد اس قندہ کے قشری جسم میں رسولی وغیرہ ہو جائے تب بھی تقریباً اسی قسم کی لیکن ذرا مختلف علامات پیدا ہوتی ہیں مثلاً اگر تلیس سالہ عورت کو ایسی بیماری ہو جائے تو اس کے جسم پر بال زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کے دائرہ بھی اور مونچھیں نکل آتی ہیں نیز اس کی آواز مردوں کی طرح بھاری ہو جاتی ہے شہادت جسم بھی سخت اور مضبوط ہو جاتا ہے اور اس میں مردانہ خصائل پائے جاتے ہیں۔ ایسی عورتیں دائرہ مونچھیں منڈاتی ہیں انہیں حسن و زیبائش کی پروا نہیں رہتی اور نہ ہی زنا نہ جذبات ان میں موجود ہوتے ہیں۔ انگریزی میں ایسی عورت کو ویریلسٹ (Virilist) یعنی مرد صورت عورت کہتے ہیں۔

جوہر کلاہ گردہ کا اثر نہ صرف جسمانی نشو و نما اور بلوغت پر پڑتا ہے بلکہ ذہنی نشو و نما یعنی اثر کی بالیدگی پر بھی اس کا خاص اثر پڑتا ہے چنانچہ حاملہ عورت میں کلاہ گردہ کا جوہر قشری جل کے ابتدائی مہینوں میں معمول سے دگنا بڑھ جاتا ہے جس سے جنین کے دماغ کے نشو و نما پر خاص اثر پڑتا ہے اور اگر وہ نہ بڑھے تو پھر جنین کا دماغ بھی نہیں بڑھتا بلکہ وہ ناقص یا نابود ہوتا ہے۔

کلاہ گردہ کے جزویاتی یا میڈیٹری حصہ سے ایڈری نے لیس جوہر پیدا ہوتا ہے اس کے نہ صرف خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے بلکہ عصائیکے افقائی سروں کو بھی تحریک ہوتی ہے اس لئے یہ قوی قلب ہے۔
نوٹ :- ایڈری نے لیس Adrenalin جوہر کلاہ گردہ کو جاپان کے شہور ڈاکٹر کانین نے مشرق میں کلاہ گردہ سے اخذ کیا تھا اور سنہ ۱۹۰۱ء میں امریکہ کی مشہور دوا ساز پارک ڈیوٹس کمپنی نے اس جوہر کو طبی دنیا میں پیش کیا یہ جدید دواؤں سے ایک بہترین و مفید ترین دوا ہے جو بہت سے امراض میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کے مفصل حالات دیکھو علم الادویہ میں۔

حالبین

اردو نام عربی نام انگریزی نام
گردوں کی نالیاں حالبین یورے ٹرز Ureters.

گردوں کی نالیاں تعداد میں دو ہوتی ہیں اور اپنے اپنے گروے [تصویر ۹۴ صفحہ پر دیکھو] کے درمیانی جوف گروہ سے شروع ہو کر مثانہ تک پہنچتی ہیں یہ تھپتھپے طور پر پیچھے اور اندر کی طرف جاکر مثانے کے پینڈے کے برابر ایک طبقات کے درمیان سے ایک اونچے تر پیچھے طور پر گزر کر اس کے اندرونی بلغمی جھلی کے طبق میں گھلتی ہیں گردوں میں جو پیشاب بنتا ہے وہ ان نالیوں کے ذریعے مثانہ میں جا کر جمع ہوتا رہتا ہے۔ ہر ایک نالی ۶ سے ۱۸ انچ لمبی اور بطح کے پر کے برابر موٹی اور کھوکھلی ہوتی ہے۔ اس نالی کا وہ حصہ جو مثانے کے طبقات کے درمیان سے گزرتا ہے۔ اس کے باقی کل حصوں کی نسبت تنگ ہوتا ہے۔

پیرٹرو

اردو نام عربی نام انگریزی نام
پیرٹرو جوفِ عانہ پیلوس Pulvis.

پیرٹرو کا جوف درحقیقت جوف شکم کا نیچے والا حصہ ہے اسکے پیچھے ڈھڈھی اور دچی کی ہڈیاں وغیرہ دونوں جانب پیرٹرو کی ہڈی کی بلندیاں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ لوہر کی طرف یہ جوف شکم سے ملتا رہتا ہے اور نیچے کی طرف اس میں مبرز کے عضلات وغیرہ لگے رہتے ہیں۔ جوف میں مثانہ سیدھی آنت اور اعضاء تناسل مردانہ و زنانہ ہوتے ہیں۔

مثانہ

اردو نام عربی نام انگریزی نام
مثانہ مثانہ بلیڈر Bladder.

مثانہ یا پیشاب کی تھیلی جس میں پیشاب جمع ہوتا ہے۔ پیرٹرو کے جوف میں اسکے سامنے واقع ہے یہ عثانی اور عضلی طبقات سے مرکب ہے۔ مردوں میں اسکے [تصویر ۹۴ صفحہ پر دیکھو] سامنے سیدھی آنت مگر عورتوں میں رحم اور اندام نہانی ہوتی ہے۔ بچپن میں مثانے کی شکل

مخروطی ہوتی ہے اور وہ پیٹ میں ناف سے ذرا نیچے رہتا ہے۔ جوانی میں مشانہ خالی ہونے کی حالت میں چھوٹا موٹا اور مثلث شکل کا ہوتا ہے۔ اور پیرٹو کے جوف میں رہتا ہے۔ جب تھوڑا بڑھتا ہو تو گول اور جب بڑھتا ہو تو بیضوی شکل کا ہو جاتا ہے اور پیرٹو سے اوپر ناف تک چلا جاتا ہے پُر ہونے کی حالت میں اسکے عرض کی نسبت اس کا طول زیادہ ہوتا ہے مگر عورتوں میں اسکے برخلاف ہوتا ہے۔ متوسط درجے پر پُر ہونے کی حالت میں مشانہ پانچ انچ لمبا اور تین انچ چوڑا ہوتا ہے اور اس میں ۱۰ پھٹانک پیشاب جمع ہوتا ہے پانچ رباطات یعنی بندھنوں کے ذریعے مشانہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ مشانہ کے یہ چار حصے ہوتے ہیں (۱) مشانہ کی چوٹی (۲) قشرۃ المشانہ (۳) آفدی بلیڈ (۴) مشانہ کا تکر (۵) قاعدۃ المشانہ (۶) آفدی بلیڈ (۷) مشانہ کی گردن (۸) عنق المشانہ (۹) نیک آفدی بلیڈ (۱۰) مشانہ کا درمیانی حصہ (۱۱) جسم مشانہ (۱۲) باڈی آفدی بلیڈ (۱۳) مشانہ کے تین سوراخ ہوتے ہیں۔ دو دونوں جانبین یا گردوں کی نالیوں کے سوراخ جن کا ذکر ہو چکا ہے تیسرا سوراخ مجری بول یعنی پیشاب کی نالی کا ہوتا ہے جس کے ذریعے پیشاب مشانے سے خارج ہوتا ہے۔ مشانے کی گردن پر جو ایک تنگ حصہ ہوتا ہے اور جس سے پیشاب کی نالی شروع ہوتی ہے، ایک گول عضلہ لگا رہتا ہے جو عموماً سکڑا رہتا ہے۔ اور پیشاب کو مشانے سے ہر وقت خارج نہیں ہونے دیتا۔ لیکن جب مشانہ پیشاب سے پُر ہو جاتا ہے اور پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو یہ عضلہ ڈھیلہ ہو جاتا ہے اور مشانے کی دیواریں بھی سکڑنے لگتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ گردوں میں پیشاب متواتر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اور بذریعہ جانبین یا گردوں کی نالیوں کے مشانہ میں قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے لہذا مشانہ میں صرف پیشاب جمع رہتا ہے اور وقت حاجت خارج ہو جاتا ہے۔ گردوں کی نالیوں سے جب پیشاب مشانہ میں آتا ہے تو اس میں کسی قسم کی عرق کا وٹ نہیں ہوتی لیکن مشانہ سے پیشاب اُن کی نالیوں میں واپس نہیں جاسکتا کیونکہ ایک تو طبقات مشانہ میں اُن کی رفتار کبھی ہوتی ہے۔ دوسرے نالیوں کے ختمی سوراخوں پر ہٹری جھلی کی بنائیاں مثل کواڑوں کے ہوتی ہیں۔ جو پیشاب کے واپس جانے کو روکتی ہیں۔

اخراج بول۔ جب مشانہ پیشاب سے پُر ہو جاتا ہے۔ تو اعصاب کی وجہ سے اس میں دغبنہ یا گدگداہٹ ہو کر اس کا تناؤ محسوس ہوتا ہے جس سے انسان اپنی قوت ارادی کو کام میں لا کر پیٹ کے عضلات کو مشانہ پر دباتا ہے اور ساتھ ہی مشانہ کا عضلی طبقہ بھی سکڑتا ہے۔ جس سے پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔

مجرى بول ریا نائرہ

اردو نام عربی نام انگریزی نام
پیشاب کی نالی مجرى البول یوریتھرا Urethra

پیشاب کی نالی کو فارسی میں نائرہ کہتے ہیں۔ یہ ایک غشائی نالی ہے جو مثانہ کی گردن سے شروع ہو کر قضیب کے ریشمیل یعنی سوراخ بول رچی ٹیس یوریتھری میں ختم ہوتی ہے۔ مردوں میں اس کی لمبائی آٹھ یا نو انچ ہوتی ہے۔ اس میں دو خم ہوتے ہیں اور اس کے یہ تین حصے ہیں:-
(۱) غدہ مذی والا حصہ (۲) غشائی حصہ (۳) سفنجی حصہ۔ چنانچہ (۱) جزو غشائی جو غدہ مذی کے درمیان سے گذرتا ہے تقریباً سوا انچ لمبا ہوتا ہے۔ یہ حصہ دیگر حصص کی نسبت زیادہ فراخ اور قابل تمدد و انقباض ہوتا ہے لیکن دونوں سروں پر کسی قدر تنگ ہوتا ہے۔ انگریزی میں اس کو پراسٹٹک پورشن کہتے ہیں۔ اس کے صحن میں ایک لمبا ابھار نظر آتا ہے جو منی کو مثانہ میں جانے سے روکتا ہے اس کو حسن مشابہت کے سبب عربی میں غف جلی اور انگریزی میں ویرومانیٹیم کہتے ہیں۔ اس کے دونوں جانب اور سامنے ایک ایک خفیف نشیب پایا جاتا ہے چنانچہ جانبی نشیبوں کو جن میں غدہ مذی کی نالیاں کھلتی ہیں۔ عربی میں جیب المذی اور انگریزی میں پراسٹٹک سائٹس کہتے ہیں اور سامنے والے نشیب کو جس میں دونوں مجری منی کھلتے ہیں عربی میں جیب المنی اور انگریزی میں سائٹس پاکولیرس کہتے ہیں (۲) جزو غشائی نشیب پورشن، یہ اس نالی کا نہایت تنگ حصہ ہے جو غدہ مذی کے سرے اور جسم سفنجی کے پھیلاؤ کے درمیان واقع ہے یہ بھی سوا انچ لمبا ہوتا ہے (۳) جزو سفنجی (سینجی پورشن) یہ سب سے زیادہ دراز حصہ ہے۔ جو تقریباً چھ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور جزو غشائی سے شروع ہو کر سوراخ بول میں ختم ہوتا ہے۔ یہ اپنے اگلے اور پچھلے سروں پر کشادہ ہوتا ہے۔ اس کے اگلے سرے کے کشتی نما پھینڈ کو محفرۃ زورقبة زفاسانیوی کو لیرس کہتے ہیں۔ اس کے پچھلے سروں کے پھیلاؤ میں غدہ وڈی کی نالیوں کے سوراخ پائے جاتے ہیں مجری بول کا بیرونی سوراخ جس کو اعلیل یا سوراخ بول کہتے ہیں اس کا تنگ ترین حصہ ہوتا ہے۔
نوٹ:- عورتوں میں مجری بول صرف ڈیڑھ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی خم نہیں ہوتا۔
اعضا تناسل زنانہ و مردانہ کا بیان دیکھو ہماری کتاب تشریح و منافع الاعضاء میں۔

اعضاء نفسانیہ یا نظام عصبی

اردو نام: نظام عصبی
عربی نام: نظام عصبی
انگریزی نام: Nervous System. نرؤس سسٹم

اعضاء نفسانیہ سے مراد وہ اعضاء ہیں جن کا تعلق نفس یا عقل سے ہے۔ یہ اعضاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مراکز عصبیہ یعنی دماغ و نخاع جو مبدأ قوت جس و حرکت ہیں یعنی جن میں یہ قوتیں پیدا ہوتی ہیں اور دوسرے اعصاب جو ان قوتوں یعنی جس و حرکت کو مختلف حصص جسم میں پھیلاتے ہیں ان سب کو یعنی مراکز عصبیہ و اعصاب کو بحیثیت مجموعی نظام عصبی بھی کہتے ہیں اور جس طرح سے ایک بادشاہ کسی ملک پر بادشاہت کرتا ہے اسی طرح نظام عصبی مملکت جسم کا حکم ان سے ہے پس دماغ جسم کا بادشاہ ہے اور نخاع یا حرام مغز دماغ کا خلیفہ یا نائب ہے اور اعصاب ان دونوں کے خادم ہیں جسم کی ہر ایک حرکت خواہ وہ ارادی ہو یا غیر ارادی نظام عصبی ہی کے کسی نہ کسی حصے سے انجام پاتی ہے پس نظام عصبی نفس اور جسم کے درمیان واسطہ فعل و انفعال ہے نظام عصبی کے دو حصے ہیں ایک نظام دماغی و نخاعی اور دوسرے نظام تشرکی یا نظام دماغی و نخاعی میں دماغ و نخاع اور ان کے متعلقہ اعصاب ہوتے ہیں چونکہ قوت جس و حرکت عقل و فہم جو اس خستہ ہری و حواس خمسہ باطنی ہی نظام کے متعلق ہیں اسی لئے اس کو نظام حیات حیوانی بھی کہتے ہیں (۲) نظام تشرکی میں عصبی عقد (رگیں) اور ان کے متعلقہ اعصاب ہوتے ہیں چونکہ اس نظام کے متعلق حرکت قلب - دوران خون - حرکت تنفس - حرارت جسم - پیدا نش رطوبات - غد و بطنم غذا اور پرورش جسم وغیرہ کے افعال کا انتظام ہو اس لئے اس کو نظام حیات عضوی بھی کہتے ہیں ۳۔ اب پہلے نظام عصبی کی مختصر تشریح بیان کی جاتی ہے اسکے بعد اسکے افعال یا وظائف کا بیان کیا جائیگا۔

دماغ کے پردے

اردو نام: دماغ کی جھلیاں
عربی نام: أغشیہ دماغ
انگریزی نام: Meninges. مینینجیٹس

دماغ کے پردے
اردو نام: دماغ کے پردے
عربی نام: اتم دماغ - سحایا
انگریزی نام: Meninx مینینکس (فاحد) مینینکس

نوٹ: مینینجیٹس مینینکس یا مینن (Meninges) کی جو ایک یونانی لغت ہے اور جس کے معنی ہیں پردہ

یا جھلی۔ مائخس کا معرب مائخس ہے پس مائخس کے بھی معنی ہیں پردہ دماغ یا غشاء دماغ۔ لیکن مولانا نفیس اس کا اطلاق ام غلیظ پر کرتے ہیں اور صاحب اقسائی ام غلیظ اور ام رقیق دونوں پر جو صحیح نہیں ہے دماغ کے پردے یا دماغ کی جھلیاں جو اسکی حفاظت وغیرہ کے لئے اس پر پٹی ہوئی ہیں۔ تعداد میں تین ہیں جن میں سے ۱، بیرونی جھلی دبیر (۲)، درمیانی جھلی کڑی کے سفید جانے کی مانند جس میں کڑی انڈے دیتی ہے نہایت نازک اور ۳، اندرونی جھلی باریک ہوتی ہے ذیل میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) غشار صلب یا ام غلیظ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
موٹا پردہ۔ موٹی جھلی	ام غلیظ۔ ام صلب	ڈیورامیٹر
دبیر پردہ۔ دبیر جھلی	ام جافیہ۔ ام صفیق	Duramater.

یہ ایک سفید یا قندے خلی ہائل سفید۔ دبیر مضبوط اور ریشہ دار جھلی ہے جو کھوپری کی اندرونی سطح کو استر کرتی ہے۔ اس جھلی کی بیرونی سطح جو کھوپری کی ہڈیوں سے چسپاں ہوتی ہے۔ کھردری اور ریشہ دار ہوتی ہے لیکن اس کی اندرونی سطح صاف اور چکنی ہوتی ہے اس جھلی سے یہ تین بڑاؤ یا نکال نکل کر کھوپری کے جوف کو تقسیم کرتے ہیں اور دماغ کے مختلف حصوں کو سہارا دیتے ہیں (۱)، اگلا درمیانی پردہ جس کو عربی میں فاصلہ مقدم یا طی مقدم اور انگریزی میں فلکس سیری برانی کہتے ہیں جو درانتی کی مانند ایک چھٹا گٹا و دم خمیدہ نکال ہے اور دماغ کے اگلے دونوں نصف کروں کے مابین واقع ہے۔ اس کے بالائی چھیدہ کنارے کے اندر کھوپری کی بالائی ورید مستطیل رسویر ٹرلاچی ٹیوڈی نل سائنس، اور زیرین مقعر آنا دکنارے کے اندر زیرین ورید مستطیل رانیفیر ٹرلاچی ٹیوڈی نل سائنس، ہوتی ہے (۲)، پچھلا درمیانی پردہ جس کو عربی میں فاصلہ مؤخر اور انگریزی میں فلکس سیری بیٹلانی کہتے ہیں۔ مؤخر دماغ (دومینگ۔ سیری بیٹلم) کے دونوں جانبی نو تھڑوں کے مابین واقع ہے۔ اور ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھتا ہے (۳)، خیمہ دماغ جس کو عربی میں فاصلہ بین البطنین اور انگریزی میں ٹن ٹوریم سیری بیٹلانی کہتے ہیں۔ جو بڑے دماغ کے پچھلے نو تھڑوں اور چھوٹے دماغ کے مابین بطور خیمہ کے واقع ہے اور چھوٹے دماغ کو بڑے دماغ کے پچھلے نو تھڑوں کے بوجھ سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۲) غشاء عنكبوتی

اردو نام

عربی نام

انگریزی نام

Arachnoid
Membrane

راز کنایہ ممبرین

غشاء عنكبوتی

مکڑی کے جلے سی جھلی

یہ مکڑی کے سفید جلے کی مانند ایک نہایت باریک اور نازک آبدار جھلی ہے جو اُم غلیظہ اور اُم رقیق کے مابین واقع ہے۔ اس نازک جھلی کے دو پرت ہوتے ہیں۔ بالائی پرت اُم غلیظہ کا استر بناتا ہے لیکن بعض مقامات پر اس سے جدا رہتا ہے پس ان خلاؤں کو بطون کا ذبیہ یا بطون تحت اُم غلیظہ رَسب ڈیوڑل کہتے ہیں۔ اس کا زیرین پرت اُم رقیق پر عادی ہوتا ہے لیکن کہیں کہیں اس سے علیحدہ رہتا ہے پس ان خلاؤں یا وسعتوں کو بطون تحت العنكبوتیہ رَسب اِرکنا بدل کہتے ہیں۔ جو دماغ کی بالائی سطح پر تنگ اور اس کی زیرین سطح پر کشادہ ہوتی ہے اور دماغ کے بطن موخر سے ارتباط رکھتی ہے ان خلاؤں یا فضاؤں میں ایک قسم کی صاف شفاف نکمیں رطوبت (رطوبت مانغہ نخی اعیمہ سیری بر دہ پائل فلوئڈ) پائی جاتی ہے جو دماغ کو بیرونی صدا سے محفوظ رکھتی ہے۔ وضع ہو کہ یہ پردہ غشاء عنكبوتی، دماغ کے اوپر کی طرف باریک اور شفاف ہوتا ہے لیکن دماغ کے پینڈے پر قدرے دبیز اور دھندلا ہو جاتا ہے۔

(۳) غشاء لیپن (ریا، اُم رقیق)

اردو نام

عربی نام

انگریزی نام

Piameter.

پایامیٹر

اُم رقیق - اُم حنونہ

باریک جھلی

چونکہ اس پردہ میں مشیمہ کی مانند عروقی جال ہوتا ہے۔ اسلئے اسکو غشاء مشیمی کہتے ہیں یہ دماغ کا سب سے اندر والا خلا ہے یہ نرم اور باریک ہوتا ہے اور دماغ کے نشیب فراز کو استر کرتا ہے اس میں خون کی باریک باریک رگوں کا جال ہوتا ہے جس سے دماغ کی پمپ دہش ہوتی ہے اس لئے انگریزی میں اسکو پایامیٹر یعنی پاک مال کہتے ہیں اس جھلی کی ایک شاخ راع کے آٹے شگاف کی راہ اس کے اندر داخل کر بطون دماغ کا شریانی جال رصفیرہ مشیمیہ کو راندہ پیکسس بناتی ہے۔

دماغ

اردو نام

عربی نام

انگریزی نام

Brain.

برین

دماغ

دماغ

Encephalon.

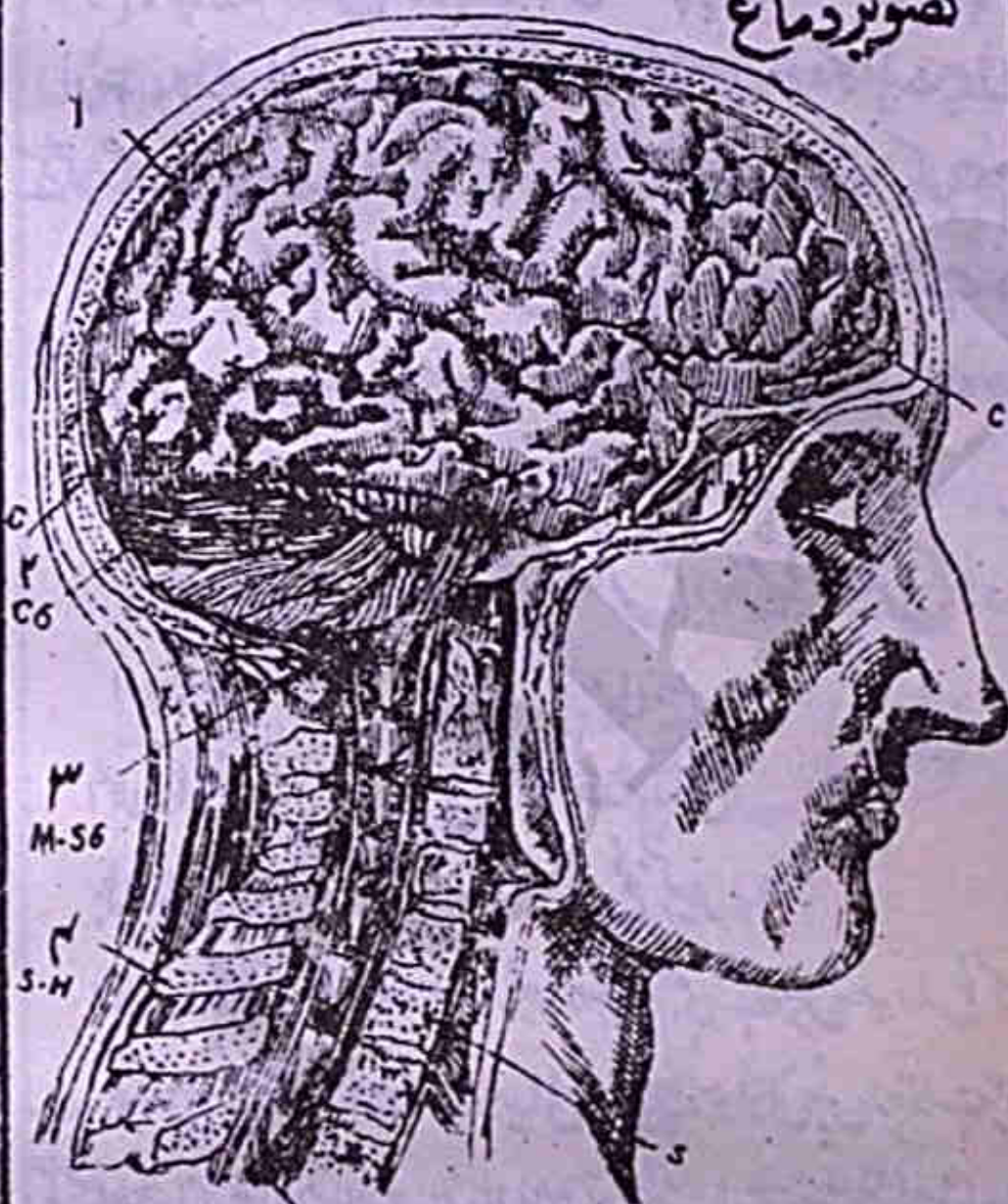
انکیفالون

مخ

بھینجا

دماغ اعضاء نفسانیہ میں سے عضو رئیس ہے اور کھوپڑی کے جوف میں واقع ہے دماغ کا اوسط وزن ایک جوان آدمی میں ۴۹ اونس (قریب ڈیڑھ سیر انگریزی) اور ایک جوان عورت

تصویر دماغ



میں ۴۴ اونس ہوتا ہے لیکن بعض عالی دماغ اشخاص کے دماغ کا وزن ۶۳ بلکہ ۱۶۴ اونس تک ہوتا ہے اور برخلاف ازیں ماورزا دیا گل آدمیوں کا دماغ بہت چھوٹا صرف بائیس تئیس اونس ہوتا ہے بالعموم انسانی دماغ کا وزن اس کے جسم کا پانچ حصہ ہوتا ہے مگر چھ اور ہاتھی کے سوا باقی کل حیوانات کے دماغ سے آدمی کا دماغ بھاری ہوتا ہے مگر جسمانی تناسب

(۱) دائیں نصف کرہ دماغ کی بلندیوں دکھائی گئی ہیں (۱۲) چھوٹا دماغ (۳) راس انقطاع (۴) گردن کے کٹے ہوئے ہروں کے جسم (۵) ان کے خاردار حصے (۶) حزام مغز اور اس کے اعصاب

کے لحاظ سے مگر چھ اور ہاتھی کے دماغ سے بھی آدمی کا دماغ بھاری ہوتا ہے غرضیکہ قدرت نے جتنا وزنی دماغ انسان کو مرحمت فرمایا ہے اتنا اور کسی حیوان کو عطا نہیں کیا کیونکہ انسان قدرت کاملہ کا اعلیٰ نمونہ ہے یہی وجہ ہے کہ انسان اپنی باغلی دماغی طاقتوں کے سبب دیگر حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے۔ چالیس سال کی عمر تک دماغ تکمیل کو پہنچتا ہے اور پھر اس عمر کے بعد ہر دس سال میں تقریباً نصف چھٹانک دماغ وزن میں کم ہوتا جاتا ہے۔

دماغ ہی محلِ حواس و قوائے عقلیہ ہے یعنی اسی میں ذہنی یا عقلی قوتیں موجود ہوتی ہیں جن کے سبب حضرت انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔

تہلیل بیان کے لئے دماغ کو مندرجہ ذیل چار حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

۱۱ بڑا دماغ۔ جو کھوپری کے اگلے اور درمیانی جوفوں میں رہتا ہے اور وزن میں سارے دماغ کا $\frac{9}{10}$ حصہ ہے۔

۱۲ چھوٹا دماغ۔ جو بڑے دماغ کے پچھلے حصے کے پیچھے کھوپری کے پچھلے جوف میں رہتا ہے۔
۱۳ درمیانی دماغ یا پیل دماغ جو کہ عصبی مادہ کا ایک چوڑا بند یا پیل ہے جو کہ حرام مغز کے گرد گھومتا ہوا بڑے دماغ کے دونوں جانبی نصف کرہوں کو باہم ملاتا ہے۔
۱۴ سر حرام مغز۔ جو کہ دماغ کو حرام مغز کے ساتھ جوڑتا ہے۔
اب ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ مفصل بیان کیا جاتا ہے۔

مقدم دماغ (بڑا دماغ)

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
اگلا دماغ	مقدم دماغ	سیری برم
بڑا دماغ	مخ مخ کبیر	Cerebrum.

مقدم دماغ کو لیٹن مقدم اور جڑ مقدم بھی کہتے ہیں۔ یہ دماغ کا سب سے بڑا اور مقدم حصہ ہے۔ جو کھوپری کے سامنے و درمیانی اور پچھلے جوفوں میں رہتا ہے یہی محلِ قوائے عقلیہ ہے دیگر تمام حیوانات کی نسبت انسان میں یہ حصہ دماغ بہت بڑا ہوتا ہے بلکہ اعلیٰ انسانی نسلوں اور افراد میں بھی یہ نسبتاً بڑا ہوتا ہے۔ اس کی بالائی سطح بیضوی آگے کی نسبت پیچھے چوڑی اور محدب ہوتی ہے درمیانی سطح چپٹی اور زیرین سطح ناہموار ہوتی ہے۔

دماغ کی بالائی سطح

دماغ کی بالائی سطح پر بہت سی چھوٹی چھوٹی بلندیاں یا لپیٹیں پائی جاتی ہیں اور ان بلندیوں کے مابین چھوٹی چھوٹی پیچیدہ نالیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ دماغ کی ان چھوٹی چھوٹی بلندیوں یا لپیٹوں کو عربی میں تَلَا فِيفُ الدِّماغ یا تَرَارِیدُ الدِّماغ اور انگریزی میں کن وولیوشنز کہتے ہیں اور انکی درمیانی نالیوں کو عربی میں فُرَجَات انگریزی میں سَلْکائی کہتے ہیں۔ مختلف حیوانات کے دماغوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ان دماغی بلندیوں اور لپیٹوں (تَلَا فِيف) کی تعداد اور بناوٹ ہر ایک حیوان میں اس کی عقل کے تناسب سے ہوتی ہے۔ چنانچہ چھوٹے چھوٹے حیوانات کے دماغوں میں یہ بلندیاں بہت کم ہوتی ہیں۔ البتہ بڑے بڑے حیوانات

کے دماغوں اور بالخصوص بڑے بندر کے دماغ میں چند ایک بلندیوں پائی جاتی ہیں لیکن انسانی دماغ میں یہ بلندیاں زیادہ ہوتی ہیں اور پھر مختلف انسانوں کے دماغوں کی ان بلندیاں میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ زیادہ عقلمند انسانوں میں کہ جو دنیا میں بڑے بڑے یا خاص خاص کام کرتے ہیں یہ دماغی بلندیاں نسبتاً زیادہ ہوتی ہیں یا ان کے دماغوں میں کوئی کوئی خاص خاص بلندی بڑی یا زائد ہوتی ہے کیونکہ قوائے عقلیہ کا دار و مدار انہی بلندیوں پر ہوتا ہے۔ بڑا دماغ ایک گہرے درمیانی طولانی شکاف (فرجہ طولیہ) کے سبب دو برابر پہلوی حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے جن میں سے ہر ایک کو نصف کُڑہ دماغ کہتے ہیں اور یہ دونوں پہلوی حصے درمیان میں ایک سفید آڑے بند کے ذریعے جسے عربی میں حیم قلاب اور انگریزی میں کارپس کلوزم کہتے ہیں باہم جڑتے ہیں۔

موخر دماغ چھوٹا دماغ

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

سیریمیٹیم

موخر دماغ - بطن موخر

چھوٹا دماغ

Cerebellum.

دُمبُخ - مَنجُخ

چھوٹا دماغ

چھوٹا دماغ بڑے دماغ کے پچھلے حصے اور غٹشاخہ سی رومہ پردہ جوان دونوں کے درمیان (حائل ہے) کے نیچے گڈی کی بڑی کے زیرین دونوں گڑھوں میں واقع ہے جو انی میں چھوٹے دماغ کا وزن $\frac{1}{4}$ کلوںس پونے تین چھٹاںک، ہوتا ہے اور مردوں کی نسبت عورتوں میں یہ بھاری ہوتا ہے بچپن میں یہ بہت ہی چھوٹا لیکن ۲۵ سے ۳۰ سال کی عمر تک یہ عمر کے باقی حصوں کی نسبت زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ یہ شکل میں مستطیل اور چپٹا ہوتا ہے۔ اسکی لمبائی $\frac{1}{2}$ - انچ چوڑائی $\frac{1}{4}$ - انچ اور موٹائی قریباً $\frac{1}{2}$ - انچ لیکن کناروں پر صرف $\frac{1}{4}$ انچ ہوتی ہے۔ بڑے دماغ کی طرح چھوٹے دماغ پر نشیب و فراز یعنی بلندیاں نہیں ہوتیں بلکہ بہت سی ٹیڑھی دراڑیں یا لکیریں ہوتی ہیں اسکی ساخت میں بھی باہر کی طرف خاکی مادہ دگرے میٹر، اور اندر کی طرف سفید مادہ (روہیٹ میٹر) ہوتا ہے بڑے دماغ کی طرح چھوٹا دماغ بھی بذریعہ ایک درمیانی شکاف کے دو نصف کُڑوں یا پہلوؤں (ہیمسفر) میں منقسم ہے اس کی بالائی سطح کے وسط میں ایک اُبھار ہے جسکو بالائی کرم نما اُبھار (زائدہ دودیرہ فلیا - سوپیررورمی فارم پرچس) کہتے ہیں۔ اسکے ذریعے چھوٹے دماغ کے دونوں

لو تھڑے باہم ملے رہتے ہیں۔ چھوٹے دماغ کی اگلی اور پچھلی جانب ایک ایک گہرا کھنڈانہ دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ اگلے کھنڈانہ کو جو چار اُبھار داجسام اُبایعیا کو بھیچے سے گھیرتا ہے چھوٹے دماغ کا اگلا کھنڈانہ (شرم مخمخ مقدم۔ انیسزورائیری بیلمانی این ٹیرٹر کہتے ہیں۔ اور پچھلے کو جس میں چھوٹے دماغ کا درمیانی پردہ (فاصل مؤخر۔ فلکس سیری بیلمانی) رہتا ہے۔ چھوٹے دماغ کا پچھلا کھنڈانہ (شرم مخمخ مؤخر۔ انیسزورائیری بیلمانی پوسٹیرٹر کہتے ہیں جس کے بیرونی جانب ہر پہلوی لو تھڑے کے آندا کنارے کی کل درازی میں ایک ایک آڑا شکاف (فرجہ افیقہ۔ گریٹ ہادی زٹل فنشرا) ہوتا ہے جس کے سبب چھوٹے دماغ کا ہر ایک نصف کرہ یا لو تھڑا بالائی وزیرین دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ چھوٹے دماغ کی وزیرین سطح پر راس الخلع یا سر حرام مغز کے قیام کے لئے ایک نشیب پایا جاتا ہے جس کے وسط میں بھی ایک اُبھار ہوتا ہے جس کو وزیرین کرم نما اُبھار زائدہ دودیدہ سفلی۔ انیسزورائیری فارم پر اسس، کہتے ہیں۔

اوسط دماغ (یا پُل دماغ)

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
اوسط دماغ	دَہْلِیْزُ الْبَکْیْنِینِ	Pons Varolii
پُل دماغ	بُرْنُخُ الدِّمَغِ	Pons.
		پانز ویرولانی
		پانز

اوسط دماغ کو جڑ متوسط بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ عمودی طور پر ایک انچ اور آڑے طور پر ڈیڑھ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ دماغ کے پئیدے کی ہڈی عظم وندی (سفیناٹ) کے جسم اور گدی کی ہڈی کے زائدہ مربع پر رہتا ہے۔ اور یہ آڑے طور پر سر حرام مغز کے اوپر بڑے دماغ کے دونوں ساقوں کے نیچے اور چھوٹے دماغ کے دونوں نصف حصوں کے مابین واقع ہے پس یہ سر حرام بڑے دماغ اور چھوٹے دماغ کو باہم ملاتا ہے۔ اس کے ریشے عمودی اور آڑے دو قسم کے ہوتے ہیں آڑے ریشے چھوٹے دماغ کے دونوں حصوں کو ملاتے ہیں اس کی بالائی سطح دماغ کے چوتھے بطن کا صحن بناتی ہے۔ اس کی وزیرین سطح پر ایک نالی ہوتی ہے جس میں دماغ کے پئیدے کی شریان (شریان قاعدی۔ بیئرلیارٹری) مقیم ہوتی ہے۔ اس کے دونوں سرے جو رسی کی مانند گول اور موٹے ہوتے ہیں۔ چھوٹے دماغ کے پاؤں یا ساقین کہلاتے ہیں اس کے افعال کا بیان دیکھو آگے افعال دماغ کے بعد صفحہ ۱۱۹ پر۔

رأس الخلع (یا) سر حرام مغز

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سر حرام مغز	رأس الخلع	Medalla Qblongata
نخاع مستطیل	أصل الخلع	Medalla

یہ درحقیقت حرام مغز کا سر ہے یعنی اس کا بالائی اور موٹا حصہ ہے جو اوپر کی طرف وسط دماغ
 دپانز میں ختم ہوتا ہے گویا یہ دماغ کو حرام مغز سے ملاتا ہے اسکی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ یہ سوا انچ لمبا
 پون انچ موٹا اور دو ڈرام ردو درہم یا ماشہ وزنی ہوتا ہے اس کی اگلی سطح گدی کی ٹہری کے
 (زائیدہ قاعدیہ) نالی رینیریلز گروو میں واقع ہے اور پچھلی سطح چھوٹے دماغ کے دونوں حصوں
 کے درمیان اس طرح واقع ہے کہ چوتھے بطن کا صحن بناتی ہے۔ اسکی اگلی اور پچھلی سطحوں پر دو ٹنگان
 ہوتے ہیں جس سے اس کے دو پہلوی یا دائیں اور بائیں حصے ہو جاتے ہیں۔ اگلے ٹنگان کو جو
 نسبتاً گہرا ہوتا ہے ٹنگان وسطی مقدم (این ٹیری میڈین فشر) اور پچھلے کو ٹنگان وسطی مؤخر (پوسٹیریئر
 میڈین فشر) کہتے ہیں۔ پھر ہر ایک پہلوی حصہ اور دو لمبے ٹنگانوں کے ذریعے چار حصوں میں منقسم ہو جاتا
 ہے ہر ایک ایسے حصہ کو ستون یا قائمہ کہتے ہیں اور یہ حصے آگے حرام مغز تک بڑھتے ہوئے چلے جاتے ہیں
 پس حرام مغز آٹھ ستونوں سے مرکب ہے چنانچہ اگلے ستون کو مخروط مقدم اور اسکے باہر والے جانبی
 کو جسم زیتونی اور پچھلی ستون کو مخروط مؤخر اور اس کے باہر والے جانبی کو جسم جلی کہتے ہیں۔
 حرام مغز کی درمیانی نالی اس کے اندر کھلتی ہے بقائے حیات کے لئے سر حرام مغز ایک
 نہایت اہم مقام ہے کیونکہ اس میں بہت سے اہم مراکز واقع ہیں اور بارہ جوڑے دماغی اعصاب
 میں سے آٹھ جوڑے سر حرام مغز میں سے نکلتے ہیں۔

ساخت۔ اس کی ساخت بہت پیچیدہ ہے کیونکہ اس میں بہت سے ریشے ہیں جو حرام مغز
 سے دماغ کو جاتے ہیں اور دماغ سے حرام مغز کو جاتے ہیں۔ اور اسکی پچھلی سطح پر حرام مغز کا چوتھا
 بطن ہے جس میں خاکی مادہ پایا جاتا ہے اور یہاں سے بہت سے دماغی اعصاب نکلتے ہیں۔
 سر حرام مغز میں جو عصبی ریشے دماغ سے حرام مغز کو جاتے ہیں وہ باہم تقاطع کرتے ہیں یعنی
 دائیں طرف کے بائیں طرف کو جاتے ہیں اور بائیں طرف کے دائیں طرف کو۔
 افعال۔ سر حرام مغز کے افعال دیکھو صفحہ ۱۱۶ پر۔

نخاع و اغشیہ نخاع یعنی حرام مغز اور اسکی جھلیاں

دماغ کی طرح حرام مغز کے بھی تین غلاف یا تین جھلیاں ہوتی ہیں جن میں وہ ملفوف ہے اُن کے بھی وہی نام ہیں جو دماغ کی جھلیوں کے ہیں را، بیرونی اُمّ جافیہ (۲) درمیانی غشیہ عُنکبوتی اور (۳) اندرونی اُمّ رقیق۔ چنانچہ ذیل میں اُن کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ بیرونی یا دبیر جھلی: اُمّ غلیظہ۔ ڈیورامیٹر، یہ ایک مضبوط ریشہ دار جھلی ہے جو دماغ کی ہمنام جھلی یعنی اُمّ غلیظہ کا بڑھاؤ ہے اور گدڑی کی ہڈی کے بڑے سوراخ سے لیکر دُجھی کی ہڈی تک حرام مغز کو ملفوف کرتی ہے یعنی اس کا غلاف بناتی ہے۔ یہ جھلی سوراخ مذکور کے چوگرد اور دُجھی کی ہڈی کی نوک اور ریڑھ کے پچھلے عام باط سے چسپاں اور باقی مقامات میں آزاد اور علیحدہ ہوتی ہے۔

(۲) حکڑی کے جالے سی جھلی (غشائے عُنکبوتی)۔ ارکناڈ ممبرین، یہ ایک نہایت پتلی اور نازک جھلی ہے جو حقیقت میں دماغ کی غشائے عُنکبوتی کا بڑھاؤ ہے اس جھلی اور اس کے اوپر والی جھلی اُمّ غلیظہ کے مابین کی وسعت کو جوف تحت اُمّ غلیظہ (سب ڈیورل سپیس) کہتے ہیں۔ یہ وسعت نہایت تنگ ہوتی ہے اور بعض مقامات پر بالکل نہیں ہوتی جہاں یہ دو نون جھلیاں باہم چسپاں رہتی ہیں لیکن غشائے عُنکبوتی اور اس کے نیچے والی جھلی اُمّ رقیق کے مابین کی وسعت نہایت فراخ ہوتی ہے اسکو جوف تحت عُنکبوتیہ (سب ارکناڈ ممبرین سپیس) کہتے ہیں جس میں ایک قسم کی رطوبت و رطوبت دماغیہ و نخاعیہ۔ سیرمی بر و سپائزل فلوئڈ، پائی جاتی ہے اور یہ وسعت سوراخ قبضی کے ذریعے دماغ کے چوتھے بطن کے ساتھ ملی رہتی ہے۔

(۳) اندرونی یا رقیق جھلی: اُمّ رقیق۔ پایامیٹر، یہ درحقیقت عروق جھلی ہے جو حرام مغز پر بطور غلاف کے لپٹی ہوئی ہے اسی جھلی کے ذریعے حرام مغز کی پورش ہوتی ہے یہ اصل میں دماغی جھلی اُمّ رقیق کا بڑھاؤ ہے لیکن دماغ کی نسبت حرام مغز پر یہ نسبتاً کثیف اور دبیر ہو گئی ہے اور اس میں عروق بھی نسبتاً کم ہوتے ہیں۔ یہ جھلی حرام مغز سے خوب چسپاں ہوتی ہے اسکے ہر پہلو پر اٹھارہ یا بیس عدد نکوز نکال یا بڑھاؤ پائے جاتے ہیں جو اپنے چوڑے سروں کے ذریعے حرام مغز کے پہلوؤں سے اور نوکیلے سروں کے ذریعے اُمّ غلیظہ نخاعی کی اندرونی سطح سے چسپاں ہوتے ہیں انکو دندانہ دار (رباطاں مستثنیٰ)۔ ممبریناڈنٹیا کہتے ہیں حرام مغز کے اختتام پر یہ جھلی تنگ ہو جاتی ہے اور آخر میں ایک باریک لمبی ڈوری کی مانند ہو جاتی ہے جس کو آخری ڈوری (خیط انتہائی)۔

فائلم ٹرمی نیلی کہتے ہیں۔ جو گھوڑے کی دُم نمائخاع کے پچھلے حصے کے اعصاب کے درمیان نیچے کی طرف جا کر عظم العجز کی نالی میں اسکے تیسرے ٹہرے کے بالمقابل اُم غلیظ سے ملکر بند ہو جاتی ہے اور جسم کی مختلف حرکات کے وقت اسکو اپنی جگہ پر قائم رکھتی اور سہارا دیتی ہے۔ اسی لئے اس کو وسطی رباط نخاع دسینٹرل لگیمینٹ آف دی سپائنل کارڈ بھی کہتے ہیں۔

نخاع (یا) حرام مغز

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
حرام مغز	نخاع	Spinal Cord. سپائنل کارڈ

حرام مغز نظام دماغی و نخاعی کا وہ حصہ ہے جو کہ ریڑھ کے ستون کی نالی میں رہتا ہے۔ یہ گڈی کی ہڈی کے سوراخ کے پچھلے کنارے سے شروع ہو کر کمر کے دوسرے ٹہرے تک پہنچ کر بہت سی شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ جن کو گھوڑے کی دُم کی مشابہت کے سبب کاڈا ایکوٹرنا اور عربی میں ذنب الفرس یعنی گھوڑے کی دُم کہتے ہیں۔

متوسط قد کے آدمی میں حرام مغز تقریباً ۱۸ انچ لمبا۔ آدھ اینچ چوڑا اور ڈیڑھ لونس پونے چار تولہ وزنی ہوتا ہے حرام مغز درحقیقت کھوپری سے نیچے کی طرف دماغ ہی کا بڑھا ہوا ہے یہ گویا عصبی مادہ کا ایک بڑا ستون ہے جس کے دونوں جانب سے بہت سی شاخیں یعنی اعصاب یا پٹھے نکلتے ہیں۔ دماغ کی طرح حرام مغز پر بھی تین غلاف یا پردے ہوتے ہیں جن کا بیان ہو چکا، حرام مغز اپنی درازی میں دو مقامات پر ایک گردن میں اور دوسرے کمر میں نسبتاً موٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات پر اس سے اوپر اور نیچے کے دھڑکے لئے بہت سے بڑے بڑے اعصاب نکلتے ہیں۔

اعصاب (یا) پٹھے

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پٹھے	اعصاب	Nerves. نروؤ

اعصاب ایک قسم کی سفید باریک یا موٹی تاریں ہیں جو دماغ یا نخاع یا عصبی ٹھکانے سے نکل کر تمام جسم میں پھیلی ہوتی ہیں۔ اعصاب باریک نالیدار ریشوں سے مرکب ہیں جن میں ایک خاص قسم کا مادہ بھرا ہوتا ہے۔ یہ ریشے بال کی لٹوں کی طرح متوازی جاتے ہیں یا آپس میں مل کر بال

بناتے ہیں جسم انسان میں سب سے بڑا عصب "پیڑ" کا بڑا عصب "اعصاب" اور کی کبیرا ہے۔ جو چھنگلیا کے برابر ہوتا ہے اور نہایت چھوٹے چھوٹے اعصاب تو اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ خردبین کے بغیر دکھائی نہیں دیتے۔ اور حتیٰ اعصاب کی نہایت باریک باریک شاخیں تمام جلد وغیرہ میں اس قدر پھیلی ہوئی ہیں کہ اگر کہیں سوئی کی لوک بھی لگ جائے تو وہ کسی نہ کسی عصبی شاخ پر لگتی ہے جس سے درد محسوس ہوتا ہے۔

اعصاب کا کام عصبی تاثرات کو پہنچانا ہے۔ جس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں۔
 (۱) اعصاب کے بیرونی سردوں میں باؤن کے درمیانی حصوں میں جو تاثرات پیدا ہوتے ہیں وہ انہیں عصبی مراکز تک پہنچاتے ہیں جس سے بتدریج دماغ نفس یا عقل کو ان کا اور اک یا احساس ہوتا ہے۔ اسی کو قوت حس کہتے ہیں اور ان اعصاب کو جو تاثرات کو مراکز عصبیہ تک پہنچاتے ہیں اعصاب حس (سینسری نرؤز) کہتے ہیں۔ انہیں اعصاب کے ذریعے تمام خارجی محسوسات دماغ تک پہنچتی ہیں جو اس ضمنہ ظاہری یعنی دیکھنا، سننا، سونگنا، چکھنا اور چھوننا کے اعصاب بھی اسی قسم کے حتیٰ اعصاب ہیں ان کا بیان اس باب کے آخر میں ملجود کیا گیا ہے۔
 (۲) عصبی مراکز یعنی دماغ و نخاع وغیرہ میں جو تاثرات پیدا ہوتے ہیں۔ اعصاب انہیں ان حصص جسم میں پہنچاتے ہیں جہاں کہ وہ خود پھیلے ہیں جس سے ان حصص میں حرکت واقع ہوتی ہے۔ اسی کو قوت حرکت کہتے ہیں اور ان اعصاب کو جو تاثرات کو مراکز عصبیہ سے اعضا تک پہنچاتے ہیں اعصاب حرکت (موٹر نرؤز) کہتے ہیں پس فعل کے لحاظ سے اعصاب دو قسم کے ہوتے ہیں: (۱) حتیٰ اعصاب یا اعصاب حس جنہیں انگریزی میں سینسری نرؤز یا ایفرینٹ نرؤز کہتے ہیں اور (۲) حرکتی اعصاب یا اعصاب حرکت جنہیں انگریزی میں موٹر نرؤز یا ایفرینٹ نرؤز کہتے ہیں۔
 اعصاب حس اسی وقت تک اپنا فعل احساس انجام دے سکتے ہیں جب تک کہ ان کا تعلق عصبی مرکز سے قائم رہے لیکن اعصاب حرکت میں عصبی مرکز سے تعلق منقطع ہو جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک قوت تحریک قائم رہتی ہے چنانچہ اگر کسی عضلے کے عصب کو کاٹ کر اسکے اس سرے میں تحریک پیدا کی جائے جو اس عضلے سے متصل ہو تو اس عضلے میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اعصاب حس و اعصاب حرکت کے تاثرات مختلف ہیں چنانچہ اعصاب حس طبعی طور پر بیرونی تاثرات سے متاثر ہوتے ہیں اور اعصاب حرکت قوت ارادہ یا دیگر تاثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔

حرام مخز کے افعال و وظائف

اس کی تشریح دیکھو صفحہ ۱۱۰ پر اعصابی مراکز کے جو مذکورہ بالا مشترک وظائف ہیں وہی حرام مخز

کے خاص وظائف ہیں یعنی عصبی مراکز کی مذکورہ بالا تمام خصوصیات حرام مغز میں پائی جاتی ہیں۔
 یعنی یہ بھی (۱) ایصال تا شہر (۲) تحویل تا شہر اور (۳) عکس تا شہر کے وظائف انجام دیتا ہے۔ چنانچہ
 (۱) ایصال تا شہر رکند کش، ایصال تا شہر سے یہ مراد ہے کہ حرام مغز اپنے حتی اعصاب
 کے ذریعے بیرونی تاثرات کو دماغ تک پہنچاتا ہے۔ اور اپنے حرکتی اعصاب کے ذریعے دماغ
 سے محرک اثرات لے کر انہیں عضلات تک پہنچاتا ہے گو یا یہ عصبی تاثرات و تحریکات کی گند گاہ ہے
 یعنی اس کے ذریعے بیرونی تاثرات دماغ تک جاتے ہیں۔ اور دماغ سے محرک اثرات عضلات
 تک آتے ہیں لیکن اس مقصد کے لئے حرام مغز کا صحیح و متدرست ہونا لازمی ہے ورنہ اگر اس کا
 کوئی حصہ آٹا کٹ جائے یا کسی سبب سے خراب ہو جائے تو اس کے ہوئے یا خراب شدہ حصے
 کے بچے کے سارے اعصاب بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور دماغ سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اس
 لئے وہ تمام عضلات یا اعضا جن میں یہ اعصاب جاتے ہیں وہ سب بیکار ہو جاتے ہیں یعنی ان کی
 جس و حرکت زائل ہو جاتی ہے چنانچہ حرام مغز کے ماؤف ہو جانے سے انٹر خارجیم اسفل دپیرا
 پیلیما، ہو جاتا ہے۔ اور یہ مذکورہ بالا حالت کی ایک بہترین مثال ہے +

تحویل تا شہر (ٹرنش فرینس) تحویل تا شہر سے یہ مراد ہے کہ حرام مغز ایک مقام کے حتی اثرات
 کو دوسرے مقام میں منتقل کر دیتا ہے جس کی مثالیں اپنے موقع پر بیان کی جا چکی ہیں۔ اور یہ امر کہ
 تحویل تا شہر حرام مغز میں واقع نہیں ہوتی ان مثالوں سے بخوبی ثابت کیا جا چکا ہے کہ کوٹھے کے
 مرض میں گھٹنے کے اندر درد معلوم ہوتا ہے کوٹھے میں نہیں ہوتا۔ سنگ مثانہ میں درد مجرئی بول
 یا حشفہ میں معلوم ہوتا ہے مثانہ میں معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر پہلی اور دوسری دونوں تاثیریں
 دماغ میں پیدا ہوتیں تو پھر دونوں مقامات میں یکساں درد محسوس ہوتا +

عکس تا شہر (ری فلیکشن یا ری فلیکس ایکشن) عکس تا شہر سے یہ مراد ہے کہ حرام مغز حتی
 تاثرات کو حرکتی ریشوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے جس سے عضلات سکڑنے لگتے ہیں عکس تا شہر کا
 مختصر بیان اپنے موقع پر بھی کیا جا چکا ہے۔ یہاں حرام مغز کے متعلق اب یہ بتانا ہے کہ اس کا یہ فعل
 دیگر مراکز عصبیہ سے مختلف نہیں +

جیسا کہ مذکور ہوا حرکات منعکسہ فی نفسہ طبعی یعنی غیر ارادی و غیر اختیاری ہوتی ہیں مگر بعض
 حرکات منعکسہ میں ارادہ اور اختیار کو بھی کچھ دخل و تصرف ہوتا ہے۔ چنانچہ ذیل کے تجربات
 و امثلہ سے یہ بخوبی معلوم ہو جائیگا +

حرکات منعکسہ میں ارادہ اور اختیار کو بھی کچھ دخل و تصرف ہوتا ہے چنانچہ ذیل کے تجربات و امثلہ سے یہ بخوبی معلوم ہو جائیگا :

۱۔ اگر ایک مینڈک کو لے کر اس کے دماغ کو کاٹ دیا جائے تو اس کے تمام دماغی افعال بند ہو جاتے ہیں یعنی وہ اپنے ارادہ یا مرضی سے کوئی حرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سے حرکات منعکسہ (ری فلیکس ایکشنز) جو کہ حرام مغز کے متعلق ہوتی ہیں انجام پاسکتی ہیں چنانچہ جب اس کا سر کاٹ دیا جاتا ہے تو پہلے وہ کچھ عرصہ بالکل بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے ہلانے یا پھیلانے سے بالکل حرکت نہیں کرتا۔ گویا بالکل مردہ ہو جاتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد وہ اپنی تقریباً طبعی نشست اختیار کر لیتا ہے اور وضع بدلنے پر پھر طبعی وضع اختیار کر لیتا ہے اور اگر اسے پانی میں ڈال دیں تو وہ تیرنے لگتا ہے اگر اسے ایک ڈھلوان تختی پر رکھ دیا جائے تو وہ اوپر کو چڑھنے لگتا ہے اگر اس کے پاؤں یا ٹانگ کو چھیڑا جائے تو وہ اسے سکیر لیتا ہے اور اگر اسے اٹل پیٹھ کے بل ٹٹا کر اور جانب کاغذ بٹانگ پیر، کاغذ اسکرابر، میکی وڈ مشین میں تر کر کے اس کے پیٹ یا پیٹھ یا جلد پر لگایا جائے تو وہ اس اثر کو دور کرنے کے لئے پاؤں ہلانے لگتا یا لاتیں مارنے لگتا ہے۔ ان باتوں کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ دماغ کے الگ ہونے پر بھی شاید اس مینڈک میں شعور اور ارادہ کی قوت باقی رہتی ہے جو اپنا کام کرتی رہتی ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا یہ حرکات منعکسہ صرف اس کے حرام مغز سے انجام پاتی ہیں :

۲۔ اگر کسی شخص کا حرام مغز پشت کے درمیان آٹے طور پر پورا کاٹ دیا جائے یا وہ اس طرح سے زخمی یا داؤف ہو جائے جس سے دماغ کا تعلق اس سے نچلے اعضاء کے ساتھ قائم نہ رہے تو بالعموم یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کے ٹوٹے یا داؤف مقام کے نیچے کے اعضاء کے پھیڑنے سے شبہی حرکات پیدا ہوتی ہیں چنانچہ اگر ایسے شخص کے تلوے کو گدگدایا جائے تو وہ اپنے پاؤں کو سکیر لیتا ہے۔ حالانکہ اسے اس حرکت کا بالکل علم نہیں ہوتا۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عکس تاثیر کی قوت حرام مغز میں دماغ سے علیحدہ ہونے پر بھی قائم رہتی ہے اور یہ کہ اس کا تعلق عقل و شعور اور ارادہ سے نہیں ہوتا :

۳۔ امتناع حرکات منعکسہ یعنی حرکت منعکسہ کو روکنا۔ اگر کسی سوتے ہوئے آدمی کے پاؤں کو گدگدایا جائے تو وہ سوتے ہوئے ہی اپنے پاؤں کو سکیر لیتا ہے اور اگر جاگتے ہوئے اس کے پاؤں کو گدگدایا جائے تب بھی وہ اسے سکیر لیتا ہے لیکن اس وقت اگر وہ نہ سکیر لیتا ہے۔ تو نہیں بھی سکیر تاکہ جاگنے کی حالت میں اس کی قوت ارادی بھی اپنا کام کرتی ہے یعنی اس حالت میں عقل

اُس گدگدہٹ سے باخبر ہوتی ہے اور عضلات کے فعل کو فوراً روک لیتی ہے اسی طرح سے جب ایک سونے ہوئے بچے کی ہتھیلی کو سہلاتے ہیں تو بچہ اپنی انگلیوں کو سکیر لیتا ہے لیکن جب وہ جاگتا رہتا ہے تو اس طرح ہتھیلی کو چھونے سے وہ اپنی انگلیوں کو نہیں سکیرتا کیونکہ اس وقت اس کی عقل اس حقیقت سے واقف ہوتی ہے پس عضلات کی یہ حرکت اُس کے ارادہ سے رک جاتی ہے اسی طرح سے اور بہت سی حرکات منعکسہ ہیں جن پر قوت ارادی کو کم بیش اختیار و اقتدار حاصل ہے یا جو ارادہ بالکل روک دی جاتی ہیں پس حرام مغز یا دیگر مراکز عصبیہ کی حرکات منعکسہ کو دماغ روک سکتا ہے چنانچہ (۱) درد میں گریہ و زاری کی حرکت منعکسہ دانتوں کو باہم زور سے دبانے یا کسی چیز کو زور سے پکڑے رکھنے سے اکثر رک جاتی ہے (۲) چھینکا بھی قوت ارادی سے روکی جاسکتی ہے (۳) اگر بچہ کے تلوے کو گدگدایا جائے تو بچہ اپنے پاؤں کے سکیر لینے کے مضبوط ارادہ سے اُسے اسی طرح قائم رکھا جاسکتا ہے (۴) جب سر پر اچانک پوٹ گئے کا احتمال ہوتا ہے یا آنکھوں میں کسی چیز کے پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو آنکھیں فوراً بند ہو جاتی ہیں لیکن ایسی صورت میں وہ قوت ارادی سے کھلی بھی رکھی جاسکتی ہے (۵) اگر اتفاقاً کسی کا ماتھ اُگ پر پڑ جائے تو طبیعتی حرکت منعکسہ اُسے فوراً ہٹا لیتی ہے۔ لیکن یہ مشہور ہے کہ ایک شخص سہمی گریز کرنے اپنے ماتھ کو شعلہ آتش پر رکھ کر جلا دیا تھا۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ حرکات منعکسہ جو کہ حرام مغز کے ذریعے صادر ہوتی ہیں ان کا ذلتی طور پر دماغ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ کبھی دماغ کے حرام مغز سے جدا ہونے پر بھی وہ مکمل طور پر حرام مغز سے ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی ان تمام حرکات منعکسہ پر سونے شاذ و نادر صورتوں کے توسط دماغ قوت ارادی کا کچھ اختیار و اقتدار رہتا ہے۔ اور چونکہ حرام مغز کی حرکات منعکسہ بلا شعور و ارادہ جاری رہتی ہیں۔ نیز ارادہ کا بھی اس میں ضرور کسی قدر دخل و تصرف ہوتا ہے اس لئے بدنی اغراض و مقاصد کے لحاظ سے یہ حرکات منعکسہ بہت مناسب ہوتی ہیں جس کی بہترین مثال حرکات تنفس ہیں۔ جو عالم خواب میں جبکہ انسان بہوش یعنی بے عقل و شعور ہوتا ہے اور دوسرے مشاغل میں جبکہ خیال اور طرف ہوتا ہے یعنی عقل دیگر امور میں منہمک ہوتی ہے حرکات تنفس برابر جاری رہتی ہیں۔ لیکن جب ضرورت پڑتی ہے مثلاً انسان بولنا یا گانا چاہتا ہے یا اخراج بول و براز کے لئے تنفس سے مدد لینا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں وہ حرکات تنفس میں اپنے حسبِ نیاز تغیرات بھی پیدا کر دیتا ہے چنانچہ گانے اور کو تھنے میں وہ تھوڑی دیر کے لئے سانس کو روک لیتا ہے وغیرہ۔ بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ طبیعتی حرکات منعکسہ

جوشب و روز جاری رہتی ہیں مثلاً حرکات تنفس وغیرہ۔ چونکہ ذاتی طور پر ان کا دماغ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس لئے ان دائمی حرکات سے کماں بھی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ کماں وغیرہ کا احساس تو صرف دماغ ہی میں ہوتا ہے۔

بعض لوگ حرام مغز کی حرکات منعکسہ میں ایسی تمام حرکات کو بھی شامل کرتے ہیں جو کہ بلا شعور وقوع پذیر ہوتی ہیں مثلاً چلنا۔ پھرنا۔ دوڑنا۔ لکھنا اور اسی طرح کی دیگر حرکات۔ کیونکہ یہ درحقیقت غیر ارادی حرکات ہوتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ حرکات شروع میں ارادی ہوتی ہیں۔ لیکن بعد کو دائمی مزاولت سے جب ان میں کمال یا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر ارادہ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بلا شعور بھی اس قسم کی حرکات واقع ہوتی ہیں لیکن ارادہ کی حکومت ان پر ہمیشہ رہتی ہے اس لئے اس بات کا مشکل سے یقین ہوتا ہے کہ یہ حرکات فی نفسہ غیر ارادی ہیں کیونکہ ارادہ سے یہ حرکات شروع ہوتی ہیں۔ ارادہ سے ان میں حسرتی یا سستی پیدا کی جاتی ہے۔ یا انہیں روک دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کے فی نفسہ غیر اختیاری ہونے پر یہ دلیل ہے کہ یہ حرکات اس وقت بھی جاری رہتی ہیں جبکہ عقل پورے طور پر دیگر مشاغل میں منہمک ہوتی ہے چنانچہ یہ سچ ہے کہ بعض لوگ نیند میں چل کر کہیں سے کہیں جا پہنچتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ جب کوئی شخص قوت ارادی سے ان حرکات کو توجہ اور احتیاط سے انجام دیتا ہے تو وہ پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے یعنی وہ ارادہ کو ہر قدم پر مستطاب کرتا ہے تو پھر اس کی پہلی سی چال نہیں رہتی اور نہ ہر قدم میں پہلا سا تناسب رہتا ہے۔ بلکہ وہ تصنع اور تکلیف کی چال کہلاتی ہے کیونکہ چال میں جو پہلے بے تکلف اور بے خودانہ انداز ہوتا ہے وہ جاتا رہتا ہے۔

(۲) سحر حرام مغز کے افعال و وظائف

سحر حرام مغز اور حرام مغز کے افعال و وظائف میں کچھ بڑا فرق نہیں۔ حرام مغز کی طرح اس کے بھی دو افعال ہیں (۱) ایصال تا ثیر اور (۲) عکس تا ثیر۔ علاوہ ان میں اس کے متعلق (۳) ذاتی حرکت (۴) میٹرنم، کا فعل بھی ہے جس سے بعض غیر ارادی وغیر اختیاری مسلسل حرکات منعکسہ مثلاً حرکت تنفس وغیرہ انجام پاتی ہیں۔

ایصال تا ثیر (کنڈکشن) حرام مغز کے سارے حتی تاثرات اور دماغ کے سارے محرک اثرات سحر حرام مغز کے ذریعے ہی اوپر نیچے آتے جاتے رہتے ہیں۔ پس سحر حرام مغز ان حتی تاثرات کا جو کہ حرام مغز سے دماغ کو جاتے ہیں اور ان محرک اثرات کا جو کہ دماغ سے حرام مغز جاتے ہیں

گذرگاہ ہے نیز اکثر دماغی اعصاب کی جڑیں بھی چونکہ سحر ارم مغز ہی سے شروع ہوتی ہیں اس لئے ان کے تاثرات بھی اسی مرکز کے توسط سے گزرتے ہیں پس سحر ارم مغز کا یہ فعل ایصال تاثر بمقابلہ دیگر مراکز عصبیہ کے نہایت وسیع ہوتا ہے +

عکس تاثر (ری فلیکشن) سحر ارم مغز عکس تاثر کے لحاظ سے اگرچہ سحر ارم مغز کے مشابہ ہے لیکن ان دونوں میں بڑا بھاری فرق یہ ہے کہ سحر ارم مغز سے جو حرکات منعکسہ خاتم پاتی ہیں مثلاً حرکت تنفس یا حرکت ازور او یعنی نگلنا وغیرہ۔ وہ بقائے حیات یا زندگی کے لئے نہایت اہمیت رکھتی ہیں چنانچہ بعض ادنیٰ ارتبے کے حیوانات پر مکرر تجربات کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سارے دماغ کو رفتہ رفتہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دینے پر بھی حیوان کچھ عرصہ زندہ رہ سکتا ہے اور اس کا تنفس بھی بند نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے اگر سحر ارم مغز کو تپنے سے اوپر کی طرف ٹھوڑا ٹھوڑا کر کے دماغ تک کاٹ دیا جائے۔ جہاں سے کہ عصب دماغ رقرے تک نزول نکلتا ہے۔ تب بھی کچھ عرصہ تک حیوان زندہ رہ سکتا ہے۔ ان حیوانات میں جو کہ خشکی اور تری دونوں میں زندگی بسر کر سکتے ہیں مثلاً مینڈک وغیرہ۔ ان میں اگر سحر ارم مغز کو سحر ارم مغز تک بھی کاٹ دیا جائے اور اوپر سے ان کا دماغ بھی سارا نکال دیا جائے۔ تب بھی وہ کچھ دیر تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

برخلاف ازیں اگر کسی حیوان میں سحر ارم مغز کو زخمی کیا جائے خصوصاً اس گاہ حصہ جو دونوں عصب راجع از نیمو گیسٹرک نزدیکی جڑ کے پاس واقع ہے تو حرکات نبض بند ہو جاتی ہیں اور وہ حیوان دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ حالانکہ اسکے سوا دماغ کے کسی حصے میں بالکل کچھ نقصان یا ضرر نہیں ہوتا۔ حیوانات پر تجربات کرنے سے جو باتیں ثابت ہوئی ہیں وہی باتیں انسان میں بھی اس کے امراض و آفات سے ثابت ہوئی ہیں چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ سحر ارم مغز کے صدمہ یا اذیت سے فوڈ اموت واقع ہوتی ہے گردن کے بالائی مہروں کے ٹل جانے سے یا ہڈی کے ٹوٹ جانے سے جو موت واقع ہوتی ہے۔ اس کا سبب بھی اکثر یہی ہوتا ہے کہ سحر ارم مغز پر اس کا صدمہ پہنچتا ہو یا اسکے اس حصے میں صدمہ پہنچتا ہے جو اس کو سحر ارم مغز کے عصب دماغ کی جڑ سے ملتا ہے +

اس میں بہت سے حرکات منعکسہ کے مراکز ہیں جن میں سے یہ ضروری ہیں +
 ۱: آنکھ کو بند کر نیکا (۲) چھینکنے کا (۳) کھانسنے کا (۴) چوسنے کا (۵) خوراک کو چبا لے کا (۶) لقمہ کو نگلنے کا (۷) عاب دہن کو رسا لے کا (۸) قے کرنے کا (۹) حرکات کو باقاعدہ رکھنے کا +
 اس میں بہت سے ایسے مراکز بھی ہیں جو خود بخود کام کرتے ہیں۔ مثلاً

(۱) مرکز تنفس یعنی سانس لینے کا مرکز (۲) مرکز امتناع حرکت قلب یعنی دل کی رفتار کے سست کرنے کا مرکز (۳) مرکز انقباض عروق دہویہ یعنی خون کی رگوں کو سکڑنے کا مرکز (۴) مرکز عرق یعنی پسینے کا مرکز (۵) مرکز تشنج یعنی تشنج پیدا کرنے کا مرکز (۶) مرکز ذیابیطی یعنی پیشاب میں شکر پیدا کرنے کا مرکز

بڑے دماغ اور چھوٹے دماغ کے افعال سے ظاہر ہے کہ اگر وہ مبتلائے مرض ہو جائیں یا ان پر کوئی صدمہ یا ضرب پہنچے تو افعال دماغی میں ضرور فتور اور قصور واقع ہوتا ہے۔ مگر موت واقع نہیں ہوتی۔ لیکن سر حرام مغز پر اگر کوئی ضرب پہنچے یا وہ خراب ہو جائے۔ تو موت فوراً واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں مرکز تنفس اور مرکز حرکت قلب ہے پس اگر یہ ماؤف ہو جائے تو دم بند ہو کر موت فوراً واقع ہوتی ہے۔

(۳) چھوٹے دماغ کے افعال و وظائف

مستقین اہلار تو چھوٹے دماغ کو قوت حافظہ اور اکثر ارادی حرکات کا مرکز مانتے تھے لیکن تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ چھوٹے دماغ میں نہ تو قوت عقل و شعور ہے اور نہ قوت ارادیہ ہے اور نہ ہی بقائے حیات کے لئے ضروری ہے بلکہ یہ بڑے دماغ اور عظام مغز کے افعال کا معاون ہے۔ اس کا بڑا بھاری کام یہ ہے کہ یہ عضلاتی حرکات کا منتظم ہے اسی کے ذریعے عقل کو جسم کے تمام عضلات کے مراتب اور ان کی منتظم و پیچیدہ حرکات مثلاً سانس لینا دوڑنا یا تیرنا وغیرہ کا علم ہوتا ہے۔ اور اسی کی قوت منتظمہ کے ذریعے عضلات کی پیچیدہ حرکات کا انتظام اور تناسب اور جسم کا توازن قائم رہتا ہے۔ چھوٹے دماغ پر صدمہ پہنچنے سے جو ازل نہیں ہوتے اور نہ قوت ارادی موقوف یا معطل ہوتی ہے۔ چنانچہ مختلف حیوانات مثلاً پسمندوں یا کتوں وغیرہ پر جو تجربات کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے دماغ کو نکال دینے سے موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض ایسے حیوانات جن کا چھوٹا دماغ نکال دیا گیا ایک ایک سال تک زندہ رہے وہ ارادی حرکات پر قادر تھے۔ ان کی عقل حیوانی یا شعور میں بھی چندل فرق نہیں آیا تھا۔ ان کے جذبات حیوانیہ بھی تقریباً ٹھیک رہے۔ البتہ اگر ان میں کسی قسم کا فرق آگیا تھا تو وہ یہ تھا کہ ان کے عضلاتی افعال کی ترتیب و تنظیم اور قوت میں فرق آگیا تھا۔ وہ کمزور نہیں ہو سکتے تھے بلکہ اپنے جسم کو گھسیٹ کر چلتے تھے۔ غرضیکہ چھوٹے دماغ میں حرکات عضلات کے صرف نظم کی قوت ہے۔ یہ ان کی باہمی حرکات مثلاً دوڑنا کودنا اور تیرنا وغیرہ میں

بیقاعدگی کو روکتا ہے اور جسم کے توازن کو قائم رکھتا ہے۔ لیکن یہ بخوبی یاد رہے کہ اس میں بذات خود عضلات کو متحرک کرنے کی کوئی طاقت نہیں۔ بلکہ اس میں ان کی حرکات کے صرف نظم کی قوت ہے جس کو ہم ذیل میں ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں :

ڈاکٹر فلورینس جس کے تجربات کی تصدیق کئی اور محقق ڈاکٹروں نے بھی کی ہے، نے بعض پرندوں کے چھوٹے دماغ کو ایک ایک طبقہ کر کے کاٹا جس سے نہایت عجیب نتائج ظاہر ہوئے اور وہ یہ کہ بیرونی طبقات کے کاٹنے کے بعد عضلی حرکات کمزور اور کسی قدر بے ترتیب ہو گئیں درمیانی طبقات کے کاٹنے سے وہ حیوانات لرزھنے لگے۔ ان کی حرکات دشوار اور بیقاعدہ ہو گئیں لیکن دیکھنے اور سننے کی قوتیں درست رہیں اور جب پچھلے دماغ کا اخیر حصہ کاٹ دیا گیا تو ان کی اڑنے چلنے کھڑے ہونے اپنی وضع کو قائم رکھنے اور سنبھالنے کی قوتیں بالکل جاتی رہیں جب ایسی صورت میں ایک جانور کو پشت پر ڈال دیا جاتا تھا تو وہ اپنی وضع پر لوٹ نہیں سکتا تھا وہ اپنے بازوؤں کو پھڑکاتا تھا اور پیوپی کے عالم میں نہیں پڑا رہتا تھا۔ بلکہ وہ دیکھتا تھا کہ دشمن سر پہ ہے۔ اور اس سے بچنے کا ارادہ کرتا تھا۔ لیکن وہ ایسا کرنے پر قادر نہ تھا۔ اس پر ڈاکٹر موصوف کہتا ہے کہ مذکورہ بالا حالات سے ہم نے یہ سمجھا ہے کہ اس جانور میں ارادہ و احساس کی قوتیں زائل نہیں ہوئی تھیں۔ بلکہ صرف عضلات کے حرکات کی باہمی ترکیب کی قوت باطل ہو گئی تھی اور اس کی اپنے جسم کے توازن کو قائم رکھنے کی کوشش ویسی ہی تھی جیسے کہ ایک متوالا آدمی لرزھتا ہوا ہوئے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتا ہے :

ہر قسم کے حیوانات پر مزید تجربات کرنے سے یہی نتائج برآمد ہوئے۔ پس اس سے ڈاکٹر موصوف نے یہ نتیجہ نکالا کہ چھوٹے دماغ میں نہ تو قوت جس سے اور نہ قوت عقل۔ اور نہ ہی وہ حرکات ارادیہ کا سرچشمہ ہے۔ بلکہ وہ نظم حرکات کا یا عضلات کے مشیر کہ نخل کو نیز کرنے کا مخصوص عضو ہے :

دماغ اوسط دماغ کے افعال و وظائف

اوسط دماغ چونکہ تمام اجزاء دماغیہ کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کا یہ کام ہے کہ تاثرات کو مختلف اجزاء دماغ و نخاع میں پہنچاتا ہے۔ اس کے عمودی اور آڑے ریشموں کی سہمت سے بھی یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ تاثرات و تحریکات کی گزیر گاہ ہے یعنی اس میں سے تاثرات یا تحریکات گذر کر ایک حصہ سے دوسرے حصہ دماغ و نخاع میں جاتی ہیں :

اوسط دماغ کے امراض کی تشخیص میں یہ امر نہایت قابل لحاظ ہے کہ اس کے ماؤف ہونے

مختلف قسم کا فالج مُصَلَّب (کراسڈ پیئر یلے سس) ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر اس کا نیچلا حصہ ماؤف ہو تو اسی جانب لقوہ ہوتا ہے لیکن اس کے مخالف جانب فالج ہوتا ہے۔ اگر اُس کا بالائی نصف حصہ ماؤف ہو تو جس طرف لقوہ ہوتا ہے۔ اسی طرف فالج بھی ہوتا ہے۔

نوٹ ۱۔ یونانی اطباء کا یہ خیال ہے کہ اوسط دماغ قوت واہمہ و متصرفہ کا مقام ہے لیکن ڈاکٹر ان یورپ ان تمام قوی کو مقدم دماغ میں مانتے ہیں اور اوسط دماغ کو نہ عصبی مرکز مانتے ہیں اور نہ کسی دماغی قوت کا مقام خیال کرتے ہیں۔ اسی لئے اس کو دماغی و دماغی تاثرات و تحریکات کی صرف گذرگاہ مانتے ہیں اسی لئے اس کو بیل دماغ ہے بھی کہتے ہیں۔

۱) بڑے دماغ کے افعال و وظائف

یونانی اطباء کا تو یہ خیال ہے کہ جو اس قسمہ باطنہ میں سے (۱) قوت جس مشترک اور (۲) قوت

خیال تو مقدم دماغ میں ہوتی ہیں (۳) قوت واہمہ اور (۴) قوت متخیزہ اوسط دماغ میں اور اہا قوت

حافظہ مؤخر دماغ میں ہوتی ہے۔ جس کے لئے وہ یہ دلیل بیان کرتے ہیں۔ کہ ان مقامات کے امراض

و آفات سے ان قوتوں میں خرابی آجاتی ہے لیکن ڈاکٹر ان یورپ یہ مانتے ہیں کہ تمام مذکورہ بالا

دماغی قوتیں بلکہ قوت ارادیہ اور عقل و فہم یہ سب مقدم دماغ یعنی بڑے دماغ ہی میں ہوتی ہیں چنانچہ

اگر بڑے دماغ کو ضائع کر دیا جائے تو یہ تمام قوتیں اور ان کے متعلقہ افعال و وظائف سب باطل و زائل

ہو جاتے ہیں اور جب بڑا دماغ کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے یا جب اس کو کوئی اذیت پہنچتی یا اس پر

جوٹ لگتی ہے تب بھی قوائے عقیدہ کم و بیش متحمل ہو جاتے ہیں اور جب دماغ کو سخت صدمہ پہنچتا ہے

تو تمام ارادی و اختیاری حرکات موقوف و مسدود ہو جاتی ہیں اور آدمی بیہوش پڑا ہوتا ہے اس سے صاف

ظاہر ہے کہ تمام مذکورہ بالا قوتیں یعنی عقل و فہم اور ارادہ وغیرہ سب بڑے دماغ ہی میں ہوتی ہیں +

اگرچہ ہم کو اس بات کا صحیح علم نہیں کہ دماغ میں خیالات کس طرح پیدا ہوتے ہیں؛ لیکن اس میں

شک نہیں کہ خیالات کی پیدائش کا سبب گذشتہ یا موجودہ محسوسات ہی ہوتے ہیں اور کہ خزانہ عقل

میں جو کچھ جمع ہے وہ سب محسوسات کا ایک ذخیرہ ہے۔ اسی لئے متقدمین اطباء یونان نے بھی

قوت خیال کو جس مشترک کا خزانہ قرار دیا ہے یعنی جس مشترک اپنی ساری محسوسات کو جو کہ وہ جو کہ

خمس ظاہرہ سے لیتی ہے خزانہ خیال میں محفوظ رکھتی ہے تاکہ وقت ضرورت وہ پھر یاد آسکیں +

۲) بڑے دماغ میں مراکز و وظائف کا تعین

دماغ اہ اسکے خاکی مادہ کے بالائی طبقی رکاز کس کے مختلف مقامات جسم کے مختلف اعضاء

و عضلات کی حرکات سے متعلق ہیں مثلاً دایاں نصف کرہ دماغ جسم کی بائیں جانب حرکات ارادیہ

پر حکمران ہے۔ اور بائیں جانب سے جس تاثرات قبول کرتا ہے اور دایاں نصف کرہ برخلاف انہیں۔

یعنی دماغ کا ہر ایک نصف کرہ اپنے متصل جانب کے نصف حصہ پر حکمران ہے کیونکہ جیسا کہ مذکور ہوا دماغ کے ہر ایک نصف کرہ یا نصف حصہ کے عصبی ریشے سر حرام مغز میں تقاطع کر کے دائیں طرف کے بائیں جانب اور بائیں طرف کے دائیں جانب کو پہنچے جاتے ہیں۔ لہذا وہ ماثرات جو مقدم دماغ کے دونوں حصوں تک پہنچتے ہیں یا اس سے روا نہ ہوتے ہیں وہ اس کے مرکزی حصہ میں تقاطع کر کے دائیں جانب سے بائیں جانب اور بائیں جانب سے دائیں جانب گزرتے ہیں۔ پس یہی وجہ ہے کہ دماغ کا بائیں نصف کرہ جسم کے دائیں نصف حصہ پر اور دایاں نصف کرہ جسم کے بائیں نصف حصہ پر حکمران ہوتا ہے۔ چنانچہ جب دماغ کے ایک نصف کرہ میں برقی تحریک پہنچائی جاتی ہے تو جسم کے مخالف جانب میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یا اگر دماغ کا کوئی ایک نصف حصہ خراب کر دیا جائے تو جس و حرکت ارادیہ بدن کے دوسرے حصہ میں سے معدوم ہو جاتی ہے اور اسی لئے مرض فالج میں جس طرف کا حصہ جسم مفلوج ہوتا ہے اس کے مخالف جانب کا نصف کرہ دماغ ماؤف و معطل ہوتا ہے۔

پھر ہر ایک نصف کرہ دماغ میں مخصوص مقامات یا رقبات میں چنانچہ حرکتی رقبے (موٹو ایریاں) ان ارادی تحریک کا مبداء ہیں جو کہ عضلات میں حرکات پیدا کرتی ہیں اور حتیٰ رقبے (سنسری ایریاں) حسی ماثرات کو قبول کرتے ہیں۔ پہلے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ دماغ کے خاص خاص مقامات میں خاص خاص افعال ذہنیہ و بدنیہ کے مراکز ہیں لیکن بعد کے محققانہ تجربات سے اس بات کا بھی علم یقین ہو گیا ہے۔ چنانچہ مختلف حیوانات بالخصوص کتوں و بندروں کو دار دئے بیہوشی سے بہوش کر کے اور ان کے دماغوں کے مختلف مقامات میں برقی رو سے تحریک اسٹیمولیشن پیدا کر کے یا بعض بعض مقامات دماغ کو کاٹ کر ڈاکٹریٹیشن سے جو تجربات کئے گئے نیز انسان میں امراض دماغیہ مثلاً سکڑا صرع وغیرہ میں جو مشاہدات کئے گئے۔ ان سے یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ دماغ کے مختلف مقامات میں جسم کے مختلف افعال کے مراکز ہیں جن کی تحریک سے مختلف حرکات و افعال انجام پاتے ہیں۔

مثلاً ع سے قبل یہ مانا جاتا تھا کہ سارا مقدم دماغ ہی محل قوائے عقلیہ ہے یعنی مقدم دماغ کے تمام جرم یا جوہر میں عقل و فہم و ادراک و ارادہ وغیرہ قوتیں ہوتی ہیں کیونکہ جب اسکو ضائع کر دیا جاتا یا نکال دیا جاتا ہے تو یہ سب قوتیں بھی زائل ہو جاتی ہیں لیکن بالبعد کی تحقیقات و تجربات سے معلوم ہوا کہ جب مقدم دماغ کسی ایسے مرض میں مبتلا ہوتا ہے جس سے اس کے صرف خاکی مادہ دکھڑکس، پردہ اوڑھنا یا تحریک ہوتی ہے جسے مرض صرع وغیرہ میں۔ یا اس کو ایسی اذیت یا ضرب پہنچتی ہے جو اس

کے صرت کارٹکس پر ہی مؤثر ہوتی ہے تب بھی قوائے عقیدہ و افعال ذہنیہ کم و بیش مختل و مآذف ہو جاتے ہیں جس سے یقینی نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ دماغ کے بالائی خاکی مادہ (کارٹکس) میں اعلیٰ دماغی مراکز ہیں چونکہ بڑے دماغ کا تمام خاکی مادہ (قشرہ - کارٹکس) جو کہ عقل کا آلہ ہے تمام حسی تاثرات یا محسوسات کے لئے مخصوص ہے یعنی یہ وہ مقام ہے کہ جس میں ہر ایک حس ایک خاص مقام پر آکر محسوس ہوتی ہے اور پھر منعکس ہو کر قوت حرکت میں تبدیل ہو جاتی ہے پس جبکہ تمام خاکی مادہ (کارٹکس) حسی تاثرات کے لئے مخصوص ہے جس میں کہ وہ منعکس ہوتے ہیں تو پھر یہ کہنا بھی بیجا نہیں کہ تمام خاکی مادہ میں محرک اثرات بھی پیدا ہوتے ہیں پس یہ امر مسلمہ ہے کہ خاکی مادہ میں اعلیٰ دماغی مراکز ہیں لیکن خاص خاص افعال کی قوتوں کے خاص خاص مراکز یا مقامات ہیں چنانچہ اگر کسی خاص حصہ دماغ کو ضائع کر دیا جائے تو اس حصہ کا متعلقہ خاص فعل بھی موقوف ہو جاتا ہے اور اگر کسی خاص حصہ دماغ کو تحریک پہنچائی جائے تو اس حصہ کا خاص متعلقہ فعل بھی فوراً صادر ہو جاتا ہے چنانچہ اگر کسی شخص کے دماغ کے اگلے حصے یعنی پیشانی والے حصے کی تیسری بلندی یا مرکز تکلم ریسیچ سینٹر یا بروکاز کنوولیوشن، کو ضائع کر دیا جائے تو اس شخص کو زوالِ تکلم (افیزیا) کی شکایت ہو جاتی ہے یعنی اس کی قوت گوئی زائل ہو جاتی ہے۔

غرضیکہ بڑے دماغ کے ہر ایک نصف کہہ میں مختلف قوی و افعال کے مختلف مراکز ہیں چنانچہ اگلے یا پیشانی والے حصہ میں ذہنی افعال کے مراکز ہیں اس لئے اس کو ذہنی رقبہ کہتے ہیں۔ وسطی حصہ دماغ جس میں مختلف اعضا جسم کی حرکات کے مراکز ہیں اس کو دماغ کا حرکتی رقبہ کہتے ہیں۔ اور آخری حصہ دماغ جس میں سماعت و بصارت وغیرہ حواس کے مراکز ہیں اس کو دماغ کا حسی رقبہ کہتے ہیں لیکن جیسا کہ مذکور ہوا دماغ کے بالائی خاکی مادہ (کارٹکس) میں ہی سب اعلیٰ دماغی مراکز واقع ہیں۔

حرکات منعکسہ جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں حرکات منعکسہ خواہ دماغ سے متعلق ہوں یا حرام مغرب سے وہ اکثر غیر ارادی و غیر اختیاری ہوتی ہیں لیکن سوا بعض کے کچھ بھی ارادہ و اختیار کو ان میں کچھ دخل و تصرف ہوتا ہے۔ اور اس قسم کے افعال و حرکات ابتداء میں تو ارادی ہوتے ہیں لیکن بعد کو عادت ہو جانے پر یا ملکہ بن جانے پر وہ بلا ارادہ و شعور بھی جاری رہ سکتے ہیں کبھی دماغ سے بھی بہت سی ایسی حرکات منعکسہ صادر ہوتی ہیں کہ جن کا دماغ کو بھی کچھ علم نہیں ہوتا۔ مثلاً جب کوئی شخص لکچر دینے یا گانے میں محو ہوتا ہے تو اس سے بلا ارادہ بعض ایسی حرکات منعکسہ صادر ہوتی ہیں جیسے انگلی ہلاتھ سے اشارات کرنا یا منہ بنانا وغیرہ کہ جن کا اسے کچھ علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے بہت سے بدنی افعال یا حرکات ایسے ہیں کہ ابتداء میں تو وہ قوت ارادیہ سے شروع ہوتے ہیں لیکن بعد میں عادت ہو جانے یا

ملکہ بنجانے پر وہ بلا ارادہ اور بغیر علم کے خود بخود ہوتے رہتے ہیں پس ایسی حرکات منعکسہ گویا طبعی افعال بدنہ بن جاتی ہیں کیونکہ جب کسی عضو کو کسی متواتر فعل کی عادت پڑ جاتی ہے تو بھوکے *طبیعتہ ثانیہ*۔ یا (Habit is the second Nature) وہ عادت اس کی طبیعت بن جاتی ہے اسی لئے جب بعض کسی افعال کی خوب مشق ہو جاتی ہے یا عادت پختہ ہو جاتی ہے تو وہ بھی خود بخود انجام پانے لگتے ہیں چنانچہ ایک مشتاق ستاریا مارنیم باجا بجائے والا آنکھیں بند کر کے بھی ستاریا مارنیم بجا سکتا ہے بلکہ ہم اندھوں کو بھی بجاتے ہوئے دیکھا ہے، کیونکہ اس کی عادی انگلیاں انہیں مقامات پر جا کر پڑتی ہیں جہاں کہ انہیں پڑنا چاہئے پس بعض غیر طبعی یا کسی افعال کہ جن کی خوب عادت یا مشق ہو جاتی ہے تو وہ بھی مثل طبعی افعال کے رگ دپے میں سرایت کر جاتے ہیں اور جزو بدن بن جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک پرانے قواعد دان پیش خوار سپاہی کا کہ جس کے رگ وریشہ میں قواعد سرایت کر چکی تھی ذکر ہے کہ ایک روز وہ کچھ سودا لے گھر کو جا رہا تھا کہ اس کے ایک مسخرے دوست نے جس کو اس بات کا علم تھا کہ قواعد اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر گئی ہوئی ہے اسے اچانک پکار کر قواعد کا لفظ ٹینشن داتھ چھوڑ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، کہا جس کے سنتے ہی سپاہی کے ہاتھوں سے سودا ٹوگر پڑا اور وہ بے اختیار ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا جیسا کہ قواعد کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس وقت اس کو اتنا سوچنے کا بھی موقع نہ ملا کہ اب وہ فوج میں ملازم نہیں یا اس کے ہاتھ میں کوئی چیز پکڑی ہوئی ہے۔

پس جس طرح سے طبیعت بعض غیر طبعی یا کسی افعال کی عادی ہو جاتی ہے اسی طرح سے وہ بعض جسمانی یا نفسانی امراض کی بھی عادی ہو جاتی ہے بالخصوص پرانے یا نوبتی امراض کی چنانچہ عادی قبض (ہیپو چوئل کانسیٹیشن) اور عادی اسقاط (ہیپو چوئل رابارشن) اسکی بہترین مثالیں ہیں اس قسم کے اور بھی کئی ایک امراض ہیں جو کہ جسم اور مزاج میں ایسے سرایت کر جاتے ہیں کہ اس کا جزو بدن بن جاتے ہیں ایسی حالت کو طب میں سور مزاج مستوی اور ڈاکٹری میں کے کیکیسیا (Cachexia) کہتے ہیں شلڈرٹل کے کیکیسیا سور مزاج لیریاٹی ٹیوٹر کو کیکیکیسیا سور مزاج سلی اکاؤٹی کیکیکیسیا سور مزاج تقرسی وغیرہ اور جس طرح سے طبیعت بعض جسمانی امراض کی عادی ہو جاتی ہے اسی طرح سے یہ بعض نفسانی امراض کی بھی عادی ہو جاتی ہے چنانچہ حسد کینہ، بغض، نخوت، غرور، تکبر، کذب، مکر و حیلہ وغیرہ وغیرہ نفسانی امراض ہیں پس میں فزیالوجی کے مذکورہ بالا مسلمات و حقائق کی بنا پر نوجوانوں اور بالخصوص مسلمان نوجوانوں کو نہایت تاکید سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ افعال قبیحہ و رذیلہ سے اجتناب کریں یعنی بُری باتوں کی ہرگز عادت نہ کریں اور جہاں تک ہو سکے نیک کاموں اور نیک باتوں کی عادت

کی ہڈی میں ہوتا ہے ہر ایک عصب اگلی اور پچھلی دو جڑوں کے ذریعے شروع ہوتا ہے ان میں سے اگلی جڑ قوت حرکت کی ہوتی ہے اور پچھلی جڑ قوت حس کی پچھلی جڑ ہر ایک عصبی گروہ رنگینیاں ہوتی ہے اس گروہ سے باہر کی طرف دونوں جڑیں باہم مل کر نخاعی عصب بناتی ہیں جو ریڑھ کی ہڈی کے سوراخوں سے باہر آکر دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے ان سب نخاعی اعصاب کے اگلے حصے جسم کی اگلی سطح اور اعضا میں قوت حس و حرکت دیتے ہیں اور پچھلے حصے جسم کی پچھلی سطح میں گردن کا پہلا عصب اور دچی کا عصب و دیگر شاخوں میں منقسم نہیں ہوتے اور پشت کے نخاعی اعصاب کے اگلے حصے ایک دوسرے کیساتھ مل کر جال بناتے ہیں

(۳) اعصاب شری

اردو نام اعصاب ہمدردی
عربی نام اعصاب شریکۃ
انگریزی نام Sympathetic Nerves

اعصاب شریکۃ کی دو بڑی قسمیں ہیں اور ہر ایک قسم عصبی مراکز اور عصبی لیشوں کے مرکب ہے۔ اول قسم عصبی عقد گنگلیائیٹیک کارڈز اور ان کی شاخیں شامل ہیں جو کھوپڑی کی جڑ سے شروع ہو کر دچی کی ہڈی تک جاتی ہیں اور مہر کے ستون کے سامنے ان کے سر و پہلوؤں پر واقع ہیں نیز ان میں اعصاب شریکۃ کے وہ جال (پری وریٹرل پلیکس) اور ان کے عقد گنگلیا بھی شامل ہیں جو کہ احشائے صدری و بطنی سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً ضفیرہ قلبیہ ضفیرہ شمیہ اور ضفیرہ خلیہ اور اسی قسم میں وہ چھوٹے عصبی عقد بھی شامل ہیں جو کہ پانچویں دماغی عصب کی ان شاخوں کے ساتھ متصل ہیں جو کہ سر اور گردن کے قرب و جوار میں منقسم ہیں مثلاً عقدہ عینیہ عقدہ اذنیہ عقدہ و تدیہ و خلیہ اور عقدہ تحت الفک۔

قسم دوم میں نخاعی اعصاب کی پچھلی جڑوں کے تمام عقد شامل ہیں نیز ان میں عقد بھی شامل ہیں جو کہ عصب لسانی و حلقی اور عصب راجع اور پانچویں دماغی عصب کی جڑ پر واقع ہیں۔

اعصاب شریکۃ کے افعال و وظائف

دماغی و نخاعی اعصاب کی طرح اعصاب شریکۃ بھی مختلف تاثرات کو نقل کرتے ہیں اور دماغ و نخاع کی عقد شریکۃ بھی جو کہ عصبی مرکز کی مانند ہیں تاثرات کو دیگر مراکز عصبیہ تک پہنچاتے اور انہیں منتقل بھی کرتے ہیں پس عصبی عقد کے افعال مراکز عصبیہ کے مذکورہ افعال کے مشابہ ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہر عصبی عقد اپنے حسی و حرکتی ریشوں کیساتھ گویا ایک مختصر عصبی سلسلہ ہوتا ہے جس سے تمام وہ عصبی افعال انجام پاتے ہیں جن کا تعلق عقل و ارادہ سے نہیں ہوتا بلکہ صرف اعصاب شریکۃ سے ہوتا ہے اور تفصیل کیلئے دیکھو کتاب تشریح جن افعال میں اعصاب شریکۃ موثر نہیں بظاہر یہ تین ہیں (۱) حرکت طبعیہ (۲) تولید رطوبات (۳) تغذیہ

حواس

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
حواس	حواس	Senses.
حواس	حواس	Sensations.

نوٹ۔ حواس جمع ہے حاسہ کی جس کے معنی میں احساس و ادراک کرنے والی قوت یعنی قوت حس +

تمام ظاہری و باطنی اثرات و احساسات حواس کے ذریعے ہی محسوس و معلوم ہوتے ہیں یعنی انسان اپنے گرد و پیش کی موجودات و واقعات اور ان کی ماہیت و حقیقت کو بلکہ خود اپنی ہستی کو حواس کے ذریعے ہی محسوس و معلوم کرتا ہے۔ بغیر حواس کے اس کو کسی بات کا علم نہیں ہو سکتا۔ اور حواس کلیتہً زائل ہو جائیں۔ تو پھر حیات ممکن نہیں۔ چنانچہ شکر شراب و خیرہ سے یا دماغ پر سخت چوٹ وغیرہ لگنے سے جب یہ ہوشی واقع ہوتی ہے۔ تو حواس معطل ہو جاتے ہیں اور دماغ پر کسی تاثر یا تحریک کا اثر نہیں ہوتا پس آدمی بیہوش اور بیخبر پڑا رہتا ہے۔ لہذا حواس کے ذریعے ہی عقل بیرونی اشیاء کی موجودگی اور اپنے بدن کی حالت سے باخبر اور مطلع ہوتی ہے۔ اور درحقیقت عقل اعصاب ہی کی کیفیت سے منفصل ہوتی ہے اور یہ کیفیت اعصاب میں بیرونی اجسام سے پیدا ہوتی ہے۔ بیرونی اجسام کی کیفیت براہ راست نفس یا عقل میں نہیں پہنچتی +

حواس دو قسم کے ہوتے ہیں ایک حواس عامہ و کاسم سنیشنز اور دوسرے حواس خاصہ (سپیشل سنیشنز) جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے +

حواس عامہ وہ حواس ہیں جو جسم کے کسی خاص حصہ میں بین طور پر محدود نہیں کئے جاسکتے مثلاً نکلان۔ بے چینی۔ ضعف۔ سیری۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ۔ نیز وہ احساسات جو کہ اخراج فضلات کے لئے مختلف اشارے محسوس ہوتے ہیں۔ مثلاً اخراج بول و براز وغیرہ کی حاجت یا اخراج جنین کی حاجت یہ سب بھی حواس عامہ کی تحت میں آجاتے ہیں۔ غارش۔ سرسراہٹ۔ گدگداہٹ سوزش اور درد وغیرہ کے احساسات جو اگرچہ قوت لامسہ سے متعلق ہیں لیکن وہ سب بھی اسی ضمن میں شمار کئے جاتے ہیں حواس خاصہ یا حواس ظاہرہ کل پانچ ہیں (۱) قوت باصرہ (۲) قوت شامہ (۳) قوت سامعہ (۴) قوت ذلیفہ (۵) قوت لامسہ جن کا بیان حسب ذیل ہے +

عین وقت باصرہ یعنی آنکھ اور بینائی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
آنکھ	عَیْن	Eye.
	آئی	

چشم یا آنکھ قوت باصرہ یعنی بینائی کا خاص آلہ ہے۔ یہ چشم خانہ (مخبر حجاج - آر بٹ) میں بیرونی صداوت و آفات سے محفوظ رہتی ہے اور خاص عضلات کے ذریعے ہر طرف پھیر سکتی ہے۔ چشم سے مراد گڑھ چشم یعنی آنکھ کا ڈھیلا ہے۔ اور باقی بھویں، پپوٹے اور پلکیں وغیرہ یہ آنکھ کے متعلقات ہیں جو تعداد میں سات ہیں چنانچہ پہلے انہیں متعلقات چشم کا بیان کیا جاتا ہے۔

متعلقات چشم یعنی آنکھ کے متعلقات

متعلقات چشم میں (۱) بھویں (۲) پپوٹے (۳) پلکیں (۴) آنسو کی گٹھی (۵) آنسو کی نالی (۶) آنسو کی پھیلی راء، ناک کی نالی یہ سات اعضاء شامل ہیں لیکن بعض اطباء طبقہ ملتئمہ یعنی آنکھ کی جھلی کو بھی متعلقات چشم میں داخل کرتے ہیں مگر اکثر اطباء اس کو طبقات چشم میں ہی شمار کرتے ہیں اور اس کے لئے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس جھلی کا ایک حصہ دیگر طبقات کی طرح گڑھ چشم پر محیط ہوتا ہے۔ اور جو اسے متعلقات چشم میں شمار کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ اس جھلی کا ایک حصہ پپوٹوں کو اندر کی طرف اُسر کرتا ہے۔ اس لئے پپوٹوں کے ساتھ یہ بھی متعلقات چشم میں داخل ہے۔ اب ہم ذیل میں متعلقات چشم کا علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
بھویں بھویں	حاجب۔ حاجبین	Eye-brows.
	آئی بروز	

بھویں جلد کے دو ابھرے ہوئے خمیدہ محراب ہیں جو چشم خانہ کے اوپر واقع ہیں اور جن پر بہت سے بال پائے جاتے ہیں۔ جلد کے علاوہ ان کی ساخت میں تین عضلات بھی شامل ہیں ان کا فائدہ یہ ہے کہ یہ آنکھ کو زائد روشنی سے بچاتی ہیں اور گرد و غبار اور پیشانی کے پسینے کو آنکھوں میں جانے سے روکتی ہیں۔

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پپوٹے پپوٹے	جفن۔ اجفان	Eye-lids.
	آئی لڈز	

پپوٹے جلد کی دو باریک چٹائی ہیں جو آنکھ کے سامنے واقع ہیں۔ پپوٹے بھی آنکھ کی حفاظت

کھتے ہیں اور وقت ضرورت دونوں بند ہو کر آنکھ کو چھپا لیتے اور محفوظ رکھتے ہیں۔ اوپر کا پپوٹہ نیچے کے پپوٹے کی نسبت بڑا ہوتا ہے اور زیادہ متحرک ہوتا ہے آنکھ جھپکتے وقت یہی حرکت کرتا ہے اس میں ایک خاص عضلہ بھی ہوتا ہے جو اسے اوپر کو اٹھاتا ہے۔ جب دونوں پپوٹے کھلے ہوتے ہیں تو ان کے دونوں کناروں کے درمیان ایک بیضوی شکل کی وسعت پائی جاتی ہے۔ اور دونوں پپوٹوں کے اتصالی مقام پر دو زاوے یا کونے ہوتے ہیں جن میں سے اندرونی کو اندرونی کوہ یا اندرونی گوشہ چشم راق النسی۔ انٹرئل کین بھس، اور بیرونی کو بیرونی گوشہ چشم راق وحشی۔ ایکسٹرئل کین بھس، کہتے ہیں۔ بیرونی کوہ یا اندرونی کوہ کی نسبت اونچا اور تنگ ہوتا ہے اور کمرہ چشم سے زیادہ متصل اور چسپاں ہوتا ہے اندرونی کوہ چوناک کی طرف ہوتا ہے۔ اس میں دونوں پپوٹے بذریعہ ایک مثلث وسعت کے کمرہ چشم سے کسی قدر جدا ہو جاتے ہیں جن کو آنسو کی پھیلی رکیں دہی۔ لیکس لیکری میلس، کہتے ہیں۔ اس پھیلی کے آغاز کے مقابل ہر ایک آنکھ میں ایک مخروطی ابھار نظر آتا ہے جس کو آنسو کی پھٹنی رخلہ و مبعیہ۔ نیکری مل پے پٹا، کہتے ہیں۔ آنسو کی پھٹنی کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا سوراخ نظر آتا ہے۔ جس کو آنسو کا نقطہ (نقطہ دمریہ پنکٹم لیکری میلی) کہتے ہیں۔ آنسوؤں کی نالی (مجری دہیہ) لیکری مل کینال کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ پپوٹوں کو پٹانے سے یہ بند ہوں اور سوراخ نمیز ہو سکتے ہیں +

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پلک پلکیں	بَدَب - اَدَاب	آئی لیشز
		Eye-lashes.

بزرگان یہ چھوٹے موٹے ٹیڑھے بال ہیں جو پپوٹوں کے آزاد کناروں پر ہوتے ہیں عموماً ان بالوں کی دو یا تین قطاریں ہوتی ہیں۔ بالائی پلک کے بال زیرین کی نسبت تعدو میں زیادہ اور لمبے اور اوپر کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں اور زیرین پلک کے بال نیچے کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ پپوٹوں کے بند ہونے وقت وہ آپس میں الجھ نہ جائیں پلکیں بھی گرد و غبار وغیرہ سے آنکھ کی حفاظت کرتی ہیں +

اعضاء و مع دیا آلات اشک

آنسو پیدا کرنے والے ممبر ذیل چار آلات ہیں (۱) آنسو کی گلی (۲) آنسو کی نالی (۳) آنسو کی

تھیلی اور روم، ناک کی نالی چنانچہ ان میں سے ہر ایک کا مجداً بیان کیا جاتا ہے :-

اردو نام
عربی نام
انگریزی نام
آنسو کی گٹھی
عُذَّةُ الدَّمْعِ
لیکریل گلینڈ
Lachrymal Gland

یہ بیضوی شکل کی بادام کے برابر ایک گٹھی ہے جو پیشانی کی ہڈی کے بیرونی کونے کے اندر اور نیچے والے نشیب میں ہر دو چشمخانہ کے بیرونی کونے والے نشیب میں رہتی ہے اسکی بالائی سطح محدب اور چشم خانہ کی ہڈی کی چھلی سے چسپاں ہوتی ہے اور اس کی زیرین سطح آنکھ اور اس کے بالائی و بیرونی عضلات پر مقیم ہوتی ہے۔ عروق و اعصاب اس گٹھی کو چھید کر اس کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اس کی بناوٹ نفوذ پذیر کرنے والی گلیٹوں کے مشابہ ہوتی ہے اس گٹھی کی تقریباً سات نالیاں ہوتی ہیں جو ترچھے طور پر ملتحمہ کے نیچے سے گزر کر اس کے اوپر اور باہر کی طرف ختم ہوتی ہیں اور اپنی رطوبت سے آنکھ کے ڈھیلے کو تر رکھتی ہیں اس گٹھی میں آنسو پیدا ہوتے ہیں جو ڈھیلے کو تر اور شہیدار کھتے ہیں :-

اردو نام
عربی نام
انگریزی نام
آنسو کی نالی
مجرى الدمع
لیکریل کینال
Lachrymal Canal

یہ دو نالیاں ہیں ہر ایک نالی اندرونی کونے کے آنسو کی تھیلی کے نقطہ (نقطہ دمعیہ) سے شروع ہوتی ہے۔ بالائی نالی پہلے اوپر کو اور پھر اندر کی طرف جا کر آنسو کی تھیلی میں کھلتی ہے اور زیرین نالی پہلے نیچے کو اور پھر اندر کی طرف مڑ کر آنسو کی تھیلی میں ختم ہوتی ہے :-

آنسو کی تھیلی
السیس المتدیع
لیکریل سیک
Lachrymal Sac

یہ حقیقت میں ناک کی نالی (مجرى انف - نزل ڈکٹ) کا بالائی کشادہ حصہ ہے۔ جو آنسوؤں کی ہڈی کی نالی میں واقع ہے۔ اس کی شکل بیضوی ہوتی ہے۔ اس کا اوپر کا کنارہ گول اور لمبا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے نیچے کنارے سے ناک کی نالی شروع ہوتی ہے اسی میں مذکورہ بالا دونوں آنسوؤں کی نالیاں آنسو ڈالتی ہیں :-

ناک کی نالی
مجرى انف
نزل ڈکٹ
Nasal Duct

یہ چھلی کی بنی ہوئی نالی ہے۔ انچ لمبی ہوتی ہے اور آنسو کی تھیلی کے زیرین کنارے سے شروع ہو کر ناک کے نیچے والے جوف میں کھلتی ہے۔ اس کے منہ پر غشائی چٹنٹ کا ایک کیوار (کنارہ) ہوتا ہے جو آنسوؤں کی بازگشت کو روکتا ہے اس نالی کے اندرونی جانب غشائی مخاطی استر کرتی ہے :-

ملتحمہ

اردو نام
آنکھ کی جھلی
عربی نام
طبقة ملتحمہ
انگریزی نام
Conjunctiva. کن جنک ٹائو

چونکہ یہ جھلی کرہ چشم اور پپوٹوں کی اندرونی سطح دونوں پر ہوتی ہے اس لئے بعض اطباء اس کو متعلقات چشم میں لیکن اکثر طبقات چشم میں شمار کرتے ہیں +
وجہ تسمیہ۔ عربی لفظ ملتحمہ اور انگریزی لفظ کن جنک ٹائو دونوں کے لغوی معنی میں ملنے یا ملائے والی۔ چونکہ یہ جھلی اس مقام تک ہوتی ہے جہاں عضلات چشم کرہ چشم سے ملاتی ہوتے ہیں لہذا یہ کرہ چشم و عضلات وغیرہ کو ملاتی ہے یا خود ان سے ملاتی ہوتی ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا۔ آنکھ کی یہ جھلی یا طبقہ ملتحمہ درحقیقت بمعنی جھلی یا انتشار رطب میوگس ممبرینا ہے۔ جو پپوٹوں کی اندرونی سطح پر استر لگانے کے بعد آنکھ کے طبقہ صلبیہ کے اگلے حصے اور طبقہ قرنیہ پر پیٹ آتی ہے۔ اس لئے اس کے دو حصے ہو جاتے ہیں (۱) پپوٹوں کی جھلی (۲) ملتحمہ عینیہ۔ پیل پی برل کن جنک ٹائو (۱) جو پپوٹوں کی اندرونی سطح پر واقع ہے۔ یہ موٹی اور عروق دموہ سے بھر ہوتی ہے۔ اس حصہ پر بہت سے چھوٹے چھوٹے اُبھرے ہوئے نقاط دکھائی دیتے ہیں۔ یہی نقاط یا ابھار مرض جرب الا جفان (گرینیوکرلڈز) کی صورت میں بہت بڑھ جاتے ہیں۔ (۲) ڈھیلے کی جھلی (ملتحمہ عینیہ)۔ آکر کن جنک ٹائو (۱) یہ اس جھلی کا وہ حصہ ہے جو کہ آنکھ کے ڈھیلے پر واقع ہے۔ اس کا وہ حصہ جو طبقہ صلبیہ کے اگلے حصے پر ہوتا ہے وہ نہایت رقیق اور شفاف ہوتا ہے اور خوب چسپاں نہیں ہوتا۔ اور نہ اس میں ابھرے ہوئے نقاط اور نہ عروق بکثرت ہوتے ہیں۔ قرنیہ کے اوپر یہ جھلی نہایت ہی رقیق اور شفاف اور خوب چسپاں ہوتی ہے۔ بحالت صحت اس میں عروق دموہ نہیں ہوتے۔ لیکن بحالت مرض مثلاً سبیل (غشاوہ) پٹنیں، میں اس کے اندر عروق پیدا ہو جاتے ہیں پپوٹے اور ڈھیلے کی اس جھلی کے دونوں حصوں کے مقام اتصال پر جو سلوٹس بنتی ہیں۔ ان کو انگریزی میں پیل پی برل فولڈز کہتے ہیں۔ جو تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ اس میں پیشاب لعابی گٹھیاں ہوتی ہیں +

کرہ چشم

اردو نام عربی نام انگریزی نام
آنکھ کا ڈھیلا مُقَلَّہ آئی بال Eye-ball.

اس کا آڑا قطر قریب ایک انچ کے اور سیدھا قطر ایک انچ سے کم ہوتا ہے۔ یہ ایک پتلی سی جھلی میں ملفوف ہو کر غانہ چشم کی چربی میں رہتا ہے اور اپنے متعلقہ عضلات کے ذریعے اوپر نیچے اور دائیں بائیں حرکت کرتا ہے +

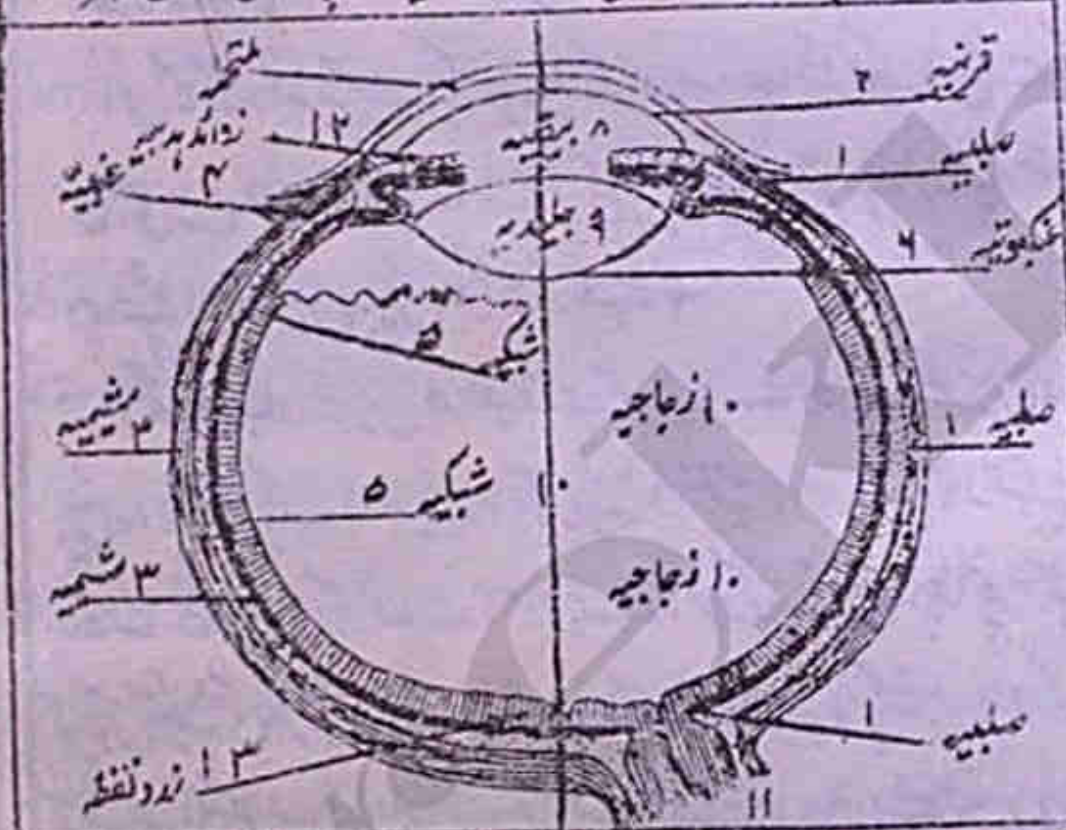
آنکھ کی بناوٹ میں درحقیقت تین پردے اور تین رطوبتیں ہوتی ہیں۔ تین پردے یہ ہیں (۱) سکلیئر (۲) کورائیڈ (۳) رینیٹا (۴) شبکیہ، لیکن پہلے دونوں پردوں کے سامنے حصوں کو مختلف ناموں سے نامزد کرتے ہیں۔ چنانچہ سکلیئر (۱) کے اگلے حصہ کو جو کہ آئینہ کی طرح شفاف ہوتا ہے کارنیا (قرنیہ) کہتے ہیں اور کورائیڈ کے اگلے حصہ کو جس میں کہ پتلی ہوتی ہے آئرس (عنبیہ) کہتے ہیں اس لئے تسہیل بیان کے لئے ان کو دو علیحدہ پردے مان کر بجائے تین کے پانچ پردوں کا بیان کیا جاتا ہے +

طبعی نوٹ: مقدسین جہو اطباء ایرانی آنکھ میں یہ سات پردے مانتے ہیں (۱) ملتحمہ (۲) قرنیہ (۳) عنبیہ (۴) غنکبوتیہ (۵) شبکیہ (۶) شبکیہ (۷) مہلبیہ یہ طبقات سامنے سے پیچھے تک ترتیب وار بیان کئے گئے ہیں لیکن عام طور پر کتب طبیہ میں ان کی ترتیب پیچھے سے آگے کو بیان کی گئی ہے +

اگرچہ جہو اطباء آنکھ میں مذکورہ بالا سات طبقات (پردے) مانتے ہیں لیکن بہت سے مقدسین اطباء طبقات چشم کی تعداد میں اختلاف رکھتے ہیں چنانچہ بعض اطباء نے ملتحمہ کو غشاء یعنی جھلی قرار دیتے ہوئے اس کے طبقہ ہونے سے انکار کیا ہے اور بعض نے غنکبوتیہ کو طبقہ شبکیہ کا جزو مانتے ہوئے اس کو مستقل طبقہ نہیں مانا۔ اسی طرح بعض نے عنبیہ کو شبکیہ کا جزو قرار دیا ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ درحقیقت آنکھ کے مستقل طبقات صرف یہ تین ہی ہیں (۱) صلبیہ (۲) مشیمیہ (۳) شبکیہ۔ باقی قرنیہ و عنبیہ اور غنکبوتیہ انہیں تینوں کے اجزاء میں مستقل طبقات یا پردے نہیں اور ساتواں طبقہ یعنی طبقہ ملتحمہ تو درحقیقت غشاء یعنی جھلی ہے طبقہ نہیں اور ہمارے نزدیک بھی یہ آخری قول بالکل صحیح اور قابل تسلیم ہے۔ کیونکہ یہ جدید ڈاکٹری تشریح چشم کے عین مطابق ہے +

جہو اطباء کے مذکورہ بالا مسئلہ سات طبقات چشم کی موجودہ ڈاکٹری تشریح سے تطبیق

کرتے ہوئے ان کے طبی و ڈاکٹری نام حسب ذیل ہیں۔ اور ان کا علیحدہ علیحدہ مفصل بیان آگے
 سے (۱) کچھ (کنجکٹا) (۲) قرنیہ (کارنیا) (۳) غشیہ (آئرس) (۴) عنکبوتیہ (کیپسول آفڈی
 لینز) (۵) شبکیہ (ریٹینا) (۶) مشیمیہ (کورائیڈ) (۷) صلیبیہ (سکلیراٹک) (۸) کچھ (کنجکٹا) (۹) کوڈاکر
 طبقات چشم میں نہیں بلکہ لمحات چشم میں شمار کرتے ہیں اور عنکبوتیہ (کیپسول آفڈی لینز) وغیرہ



رطوبت جلدیہ (کوڈاکر)
 کوئی طبقہ باہر سے نہیں
 مانتے اس لئے وہی
 پانچ جگہ مذکورہ بالا
 مسلمین طبقات
 چشم ہی رہ جاتے
 ہیں جن میں کسی کو
 اختلاف نہیں ہے

(۱) سکیراٹک یا صلیبیہ (۲) کارنیا یا قرنیہ (۳) کورائیڈ یا مشیمیہ (۴) آئرس یا غشیہ (۵) ریٹینا
 یا شبکیہ (۶) کیپسول آفڈی لینز یا عنکبوتیہ (۷) کنجکٹا یا کچھ (۸) ایکولس ہومریا رطوبت
 بنیہ (۹) کرٹیلین لینز یا رطوبت جلدیہ (۱۰) وٹرس ہومریا رطوبت زجاجیہ (۱۱) آپٹک
 نرو یا عصبہ بصریہ (۱۲) سٹری پر اسس یا زوائد ہدیہ (۱۳) سیلو سپاٹ یا زرد نقطہ

طبقات چشم یعنی آنکھ کے پردے

نوٹ: جیسا کہ مذکور ہوا، حقیقت آنکھ میں تین پردے اور تین رطوبتیں ہیں ان تین پردوں میں سے دو پردوں
 یعنی پردی اور درمیانی پردوں کے لئے پانچوں کوڈیکراموں سے نامزد کیا جاتا ہے ہر ایک پردہ کا علیحدہ علیحدہ مختصر بیان کیا جاتا ہے

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سخت پردہ	طبقة صلبة	Sclerotic
سکیراٹک	سکیراٹک	Sclerotic

یہ سفید سخت اور مضبوط پردہ جو دھڑی ریشوں سے بنتا ہے۔ آنکھ کا بیرونی پردہ ہے اور آنکھ
 کے بڑے قطر کا پچھلا حصہ بناتا ہے یہ سامنے کی نسبت پچھلے حصے میں ہوتا ہے اس کے
 پچھلے حصے میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس کے راستے آنکھ کا عصب (عصبہ بصریہ) آپٹک نرو

اور آنکھ کے عروق داخل ہوتے ہیں۔ اس پردہ کا سامنا پانچ حصہ شفاف ہوتا ہے جس کو قرنیہ
 زکارنیا کہتے ہیں۔ بعض مشرین نے اس کو ایک علیحدہ پردہ قرار دیا ہے۔ لیکن درحقیقت
 قرنیہ طبقہ صلبیہ کا سامنا حصہ ہی ہے جس کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔

شفاف پردہ قرنیہ کارنیا Cornua.

یہ درحقیقت طبقہ صلبیہ کا سامنا پانچ حصہ ہے جو مثل آئینہ کے شفاف ہوتا ہے یہ طبقہ
 صلبیہ میں ایسے لگا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے جیب گھڑی کا شیشہ گھڑی میں۔ اس کا آڑا
 قطر اس کے عمودی قطر سے لمبا ہوتا ہے اور اس کی اگلی سطح ابھری ہوئی ہوتی ہے مختلف
 انسانوں میں اور عمر کے مختلف حصوں میں یہ ابھار کم و بیش ہوتا ہے مثلاً جوانی میں زیادہ
 اور بڑھاپے میں کم۔ اس میں خون کی رگیں بھی نہیں ہوتیں۔

فائدہ ۱۰۔ طبقہ صلبیہ اور طبقہ قرنیہ یہ دو طبقات مکررہ چشم کا ایک مضبوط غلاف بناتے ہیں۔

اردو نام عربی نام انگریزی نام
 ۱۲ عروقی پردہ طبقہ مشیمیہ کورائیڈ Choroid.

یہ عروقی سیاہی مائل یا ارغوانی پردہ آنکھ کا درمیانی پردہ ہے جو صلبیہ (سکلیہ) اور شبکیہ
 (ریتی) نام کے درمیان واقع ہے۔ یہ بھی سامنے کی نسبت پیچھے موٹا ہوتا ہے۔ جہاں کہ آنکھ کے
 عصب کے گزرنے کے لئے اس میں بھی سوراخ ہوتا ہے۔ اس کے اگلے پانچ حصہ کو قرنیہ کے
 پیچھے ہوتا ہے۔ شبکیہ (اکڑس) کہتے ہیں اس پردہ کی ساخت میں عروق۔ الحاقی بافت اور
 رنگین شاخدار کیلے (ریسلز) ہوتے ہیں۔ سامنے کی طرف یہ پردہ چند نوکدار حصص میں ختم ہوتا
 ہے۔ جن کو زوائد کہتے ہیں۔ ریلی ٹری پر اس سبب کہتے ہیں۔

فائدہ ۱۱۔ چونکہ طبقہ مشیمیہ اندر کی طرف سے سیاہ رنگ ہوتا ہے اس لئے اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ اپنی
 سیاہی کے سبب روشنی کی شعاعوں کو جذب کر کے آنکھ کی اندرونی مدنی میں اعتدال پیدا کر دیتا ہے جس سے بصارت
 میں بے اعتدالی و پریشانی واقع نہیں ہوتی اور یہی سبب کہ جن حیوانات کی آنکھوں کا یہ طبقہ مشیمیہ اندر سے سیاہ نہیں ہوتا
 مثلاً چمگھڑ وغیرہ۔ وہ دن کی روشنی میں دیکھ نہیں سکتے۔ انسان میں بھی جب اس پردہ کی اندرونی سیاہی میں کمی آ
 جاتی ہے تو مرض مراد کو سری ہو جاتا ہے۔

آئریس پردہ طبقہ شبکیہ آئریس Iris.

یہ گول نازک سکرٹے اور پھیلنے والا پردہ درحقیقت مذکورہ بالا عروقی پردہ کا اگلا پانچ حصہ

ہے یہ قریب کے پیچھے اور لیںز (رطوبت جلیدیم کے سامنے واقع ہوتا ہے۔ اس کے درمیان ایک سوراخ ہوتا ہے جیسے انگور میں جہاں اس کا تنکا لگا ہوتا ہے۔ اس سوراخ کو اردو میں پتلی (حدقہ پتیل) کہتے ہیں۔ مختلف انسانوں میں اس پردہ کا رنگ مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً بعض میں بھورا یا نیلگوں اور بعض میں زردی مائل مثل انگور یا قوس قزح کے رنگ کے۔ اسی لئے اس کو عربی میں عنبیہ اور جدید عربی میں قرینہ اور انگریزی میں آئرس (قرینہ) کہتے ہیں۔

اس کی ساخت بھی مثل عروقی پردہ کے عروق والحاتی بافت اور عضلاتی ریشوں سے ہوتی ہے۔ اس کے عضلاتی ریشے جو غیر ارادی ہوتے ہیں دو قسم کے ہوتے ہیں ایک گول ریسرکولر اور دوسرے آڑے (ریڈیل) چنانچہ جب گول ریشے سکڑتے ہیں تو پتلی سکڑتی ہے اور جب آڑے ریشے سکڑتے ہیں تو پتلی پھیل جاتی ہے۔

فائدہ کا پتلی کے سکڑنے اور پھیلنے سے یہ فائدہ ہے کہ پتلی میں سے آنکھ میں داخل ہونے والی روشنی کی مقدار معین کی جاتی ہے یعنی حسب ضرورت روشنی کم و بیش آنکھ میں پہنچائی جاتی ہے۔

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
(۳) جالدار پردہ	طبقة شبکیہ	Retina.
	ریٹینا	

یہ آنکھ کا اندرونی اور نورانی پردہ ہے۔ یہ نازک اور شفاف پردہ درحقیقت عصبہ مجوف کا پھیلاؤ ہے اور کل چیزوں کا عکس اسی پردہ پر منعکس ہوتا ہے۔ اس پردہ کے تین حصے ہوتے ہیں (۱) وہ حصہ جو کہ عصبہ مجوف (آپٹک نرو) کے داخل ہونے کے مقام سے شروع ہو کر سامنے کی طرف ختم ہوتا ہے۔ اس کا سامنا سر اوندانہ دار ہوتا ہے جس کو عربی میں عاؤہ مُسَنَّنہ اور انگریزی میں آرائسٹریٹا کہتے ہیں (۲) وہ حصہ جو کہ عضلہ ہیبیہ (ریلی ٹری ٹیل) کے پیچھے ہوتا ہے (۳) وہ حصہ جو کہ عنبیہ دائرہ (آئرس) کی پھیلی سطح پر ہوتا ہے۔ ان تینوں حصوں میں سے پہلا حصہ دیکھنے کے کام آتا ہے۔ زندگی میں یہ پردہ شفاف اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے لیکن مرنے کے بعد دھندلا اور زردی مائل ہو جاتا ہے۔ جس مقام پر کہ عصبہ مجوف (آپٹک نرو) آنکھ کے اندر داخل ہوتا ہے۔ وہاں اس پردہ (ریٹینا) کی سطح پر ایک بیضوی سفید چمکتی نظر آتی ہے جس کو قرص بصری (آپٹک ڈسک) کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس مقام پر روشنی کا اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو تائیک نقطہ (بلا اینڈ سپاٹ) کہتے ہیں۔ نیز اس پردہ کے عین درمیان ایک زرد نقطہ (سیلو سپاٹ) ہوتا ہے جس پر بصارت نہایت تیز ہوتی ہے کیونکہ یہ حصہ روشنی

کو سب سے زیادہ قبول و محسوس کرتا ہے *

ریٹی نا یعنی طبقہ شبکیہ کی ساخت نہایت پیچیدہ ہے۔ اس کی ساخت میں مندرجہ ذیل دس طبق یا پرت ہوتے ہیں (۱) رنگین طبق کو رائیڈ یعنی عروقی پردہ کے ساتھ لگا ہوتا ہے (۲) راڈز اور کونز کا طبق یہ طبق قوت بصارت کے لئے مخصوص ہے اس طبق میں خاص قسم کے نیلز یعنی کیسے ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض عصا نما یا ڈنڈے کی شکل کے ہوتے ہیں جن کو راڈز کہتے ہیں اور بعض مخروطی یا گاؤڈم شکل کے ہوتے ہیں جن کو کونز کہتے ہیں۔ روشنی کی شعاعوں سے تحریک ہو کر اس لطیف ساخت میں ارتعاش ہوتا ہے۔ چنانچہ راڈز کے ذریعے روشنی و تاریکی کا احساس ہوتا ہے اور کونز کے ذریعے مختلف قسم کے رنگوں کا احساس ہوتا ہے۔ جب ان راڈز اور کونز میں کسی قسم کا طبعی یا عارضی نقص ہوتا ہے تو (۱) روز کوری یا (۲) شبکوری یا (۳) رنگ کوری وغیرہ امراض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اندھیرے میں دیکھنے والے حیوانات مثلاً اُلو و چھو ندر وغیرہ کے اس طبق میں صرف راڈز ہی ہوتے ہیں نیز دیکھو ”اندھیرے میں کیونکر دکھائی دیتا ہے“ آگے ماہیت بصارت کے بیان میں (۳) بیرونی نیو کلیئر طبق (۴) بیرونی جالدار طبق (۵) افقی کیسوں کا طبق (۶) اندرونی نیو کلیئر طبق جو بائی پور کیسوں کا ہوتا ہے (۷) بے شاخ کیسوں کا طبق (۸) اندرونی جالدار طبق (۹) عقودی کیسوں کا طبق (۱۰) عصبی ریشوں کا طبق جو باہم مل کر آپٹک نرور عصبہ مجوف بناتے ہیں۔ جس کے ذریعے حسی بصری یا بصارت کا احساس دماغ تک پہنچتا ہے۔ جو شائقین ایسے دقیق مسائل کو با تفصیل دیکھنا چاہیں وہ ہافل صاحب کی مطول فریالوجی کا مطالعہ فرمائیں *

فائدہ :- عصبہ مجوف کے آخری ریشے طبقہ شبکیہ اور دیگر اجزاء چشم کے توسط سے نورانی شعاعوں کو قبول کرتے ہیں اور انہیں دماغ تک پہنچاتے ہیں جہاں قوت باصرہ ان کا ادراک کر لیتی ہے لیکن آنکھ میں آنے والی روشنی طبقہ شبکیہ میں اجسام کی صورتیں اس وقت تک ہرگز نہیں بنا سکتی جب تک کہ وہ آنکھ کے چند خاص اجزاء میں سے گذرے جو روشنی کی شعاعوں کو اکٹھا کر کے پھیلنے سے روک دیں۔ کیونکہ روشنی روشن جسم سے نکل کر سب طرف پھیلا کرتی ہے۔ اس لئے اگر طبقہ شبکیہ کے سامنے چند ایسے ذرائع نہ ہوتے جو روشنی کو اکٹھا کریں اور پھیلنے نہ دیں تو آنکھ میں آنے والی روشنی سے طبقہ شبکیہ کا صرف ایک نقطہ ہی روشن نہ ہوتا بلکہ شبکیہ کی ساری اندرونی سطح روشن ہو جایا کرتی لہذا شبکیہ ایسی چیزوں کا محتاج ہے جو اس کے سامنے ہوں اور وہ روشنی کو منتشر نہ ہونے دیں بلکہ جمع کر کے شبکیہ کے مخصوص نقاط پر ڈالیں۔ اگر قدرت کی طرف سے آنکھ میں ایسا انتظام نہ ہوتا تو بھر

روشنی اور تاریکی میں تمیز کرنے کے سوا، اور کوئی چیز صاف طور پر دکھائی دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت نے انسان اور دیگر حیوانات کی آنکھ میں چند شفاف اجسام اس طبقہ شبکیہ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں جو روشنی کی شعاعوں کو اکٹھا کر کے شبکیہ کے مقابل کے نقطوں پر ڈالتے ہیں۔ جس سے اس جسم کی پوری شکل بن جاتی ہے جس سے کہ یہ روشنی کی شعاعیں آتی ہیں پس وہ شفاف اجسام کیا ہیں؛ پہلے طبقہ قرنیہ ہے جو سب آگے واقع ہے اس سے پیچھے رطوبت بیضیہ ہے اس سے پیچھے رطوبت جلیہ ہے اور اس سے پیچھے رطوبت زجاجیہ ہے ان میں سے روشنی کی شعاعیں گزر کر کس طرح اکٹھی ہو جاتی ہیں؟ اس کا بیان رطوبات چشم اور ماہیت بصارت میں کیا جائیگا۔

رطوبات چشم (یعنی آنکھ کی رطوبات)

نوٹ۔ آنکھ میں مندرجہ ذیل تین رطوبات ہیں اور چونکہ قرنیہ اور یہ تینوں رطوبات چشم روشنی کی شعاعوں کو جو کہ آنکھ کے اندر داخل ہوتی ہیں۔ مختلف درجہ تک منحرف کر کے طبقہ شبکیہ پر اکٹھا کر دیتی ہیں۔ اس لئے قرنیہ اور ان تینوں رطوبات کو آنکھ کا ریفریکٹو میڈیا (واسطہ رکھنے والوں کہتے ہیں)۔ ان رطوبات چشم کے مطلق یا فواید کا بیان دیکھو آگے ماہیت بصارت کے بیان میں۔

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
(۱) آبی رطوبت	رطوبت بنیہ	ایکویس ہومر Aqueous Humour

یہ پانی یا انڈے کی سفیدی کی مانند رقیق اور شفاف رطوبت (جو کہ ایک قسم کی لطف یا بلغم ہوتی ہے) قرنیہ کے پیچھے اور رطوبت جلیہ (یعنی زینز) کے آگے ہوتی ہے یعنی ان دونوں کے درمیان ہوتی ہے پردہ غشبیہ (آئرس) اس رطوبت کے بیچ میں حائل ہوتا ہے۔ چنانچہ آنکھ کا وہ حصہ جو قرنیہ اور غشبیہ کے درمیان ہوتا ہے، آنکھ کا اگلا خانہ (جوہر مقدمہ) کہلاتا ہے۔ اسی خانہ کا وہ حصہ جو غشبیہ (آئرس) اور رطوبت جلیہ (یعنی زینز) کے درمیان ہوتا ہے۔ آنکھ کا پچھلا خانہ (جوہر مؤخرہ) کہلاتا ہے۔ پوسٹیریئر چیمبر کہلاتا ہے اور آنکھ کے ان دونوں اگلے اور پچھلے خانوں میں جو کہ پتلی کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ ملے رہتے ہیں یہی آبی رطوبت بھری رہتی ہے۔

نوٹ۔ الجبار مصر رطوبت بیضیہ کو رطوبت مایہ کہتے ہیں جو کہ ایکویس ہومر کا صحیح مترادف ہے۔

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
(۲) آنکھ کا موتی	رطوبت جلیہ	کرسٹلین لینز
بلوری رطوبت	رطوبت بلوریہ	کرسٹلین لینز
		Crystaline Lens.

نوٹ (۱) لائنز ایک لاطینی نعت ہے جس کے لغوی معنی ہیں عدس یا مسور چونکہ یہ رطوبت دائرہ مسور کی طرح
محبب السطحین یعنی دونوں طرف سے اُبھری ہوئی ہوتی ہے اس لئے اس کو انگریزی میں لائنز کہتے ہیں (۲) جلید ایک
عربی نعت ہے جس کے لغوی معنی ہیں ادلا ہوا بھی دونوں طرف سے تقریباً محبب ہوتا ہے پس متقدمین اہل ہائے
اس رطوبت کو جلید یعنی اولے کے مشابہ سمجھ کر اس کو رطوبت جلید یہ سے نامزد کیا لیکن جدید اہل ہائے مصر اس کو بلور کی
مانند شفاف ہونے کی حیثیت سے رطوبت بلور یہ لکھتے ہیں اور اہل ہند اس کو آنکھ کا موتی کہتے ہیں +
یہ شکل میں اولے یا موتی کی مانند لیکن بلور یا شیشہ کی طرح شفاف مگر لچکدار رطوبت آنکھ
میں پردہ عنبیہ (آئرس) کے پیچھے اور رطوبت زجاجیہ (وٹرل میٹور) کے سامنے نشیب میں
واقع ہے۔ یہ رطوبت جلید یہ (لائنز) محبب السطحین ہوتی ہے یعنی یہ دائرہ مسور کی طرح دونوں
طرف سے اُبھری ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن اس کی پچھلی سطح زیادہ اُبھری ہوئی ہوتی ہے اور اس
کے اوپر ایک نازک شفاف مچھلی کا غلاف ہوتا ہے۔ جس کو غشا عنبیہ کہتے ہیں یا کیپ شول اتھی
لائنز کہتے ہیں۔ یونانی اطباء اسی کو طبقہ عنبیہ کہتے ہیں۔ یہ رباط معلق ریسس ٹنسیلری لکھنٹ
کے ساتھ لگا ہوتا ہے جنہیں میں رطوبت جلید یہ کی شکل گول اور اس کا رنگ سرخی مائل
بہم شفاف ہوتا ہے۔ لیکن جوانی میں یہ بیرنگ شفاف اور سخت ہو جاتی ہے۔ اور بڑھاپے
میں یہ سخت اور سیلی ہو جاتی ہے اور شکل میں چھٹی سی ہو جاتی ہے +

خامدہ۔ رطوبت جلید یہ روشنی کی شعاعوں کو اکٹھا کرنے میں آنکھ کے اندر سب اہم عضو ہے +

نوٹ (۱) عضلہ ہیبیر (سلی ٹری مسل) جو کہ قرنہ و صلبیہ کی جاتے ملاپ سے شروع ہو کر پچھلی طرف طبقہ
شیرمید میں لگتا ہے اس کے سکڑنے سے طبقہ مشیمہ آگے کو کھینچتا ہے۔ تو لائنز کا رباط معلق ڈھیلہ ہو جاتا ہے
جس سے لائنز کے غلاف کا تناؤ بھی گھٹ جاتا ہے اور لائنز چونکہ لچکدار ہوتا ہے اس لئے اس کے غلاف کے تناؤ
کے کم و بیش ہونے سے اس کا اگلا اُبھار بھی کم و بیش ہوتا رہتا ہے پس اس طرح سے دور و نزدیک کی چیزوں کو
دیکھنے کے لئے لائنز کم و بیش محبب ہوتا رہتا ہے +

(۲) متقدمین اطباء یونان اسی رطوبت جلید یہ کے غلاف کو یعنی لائنز کے کیپ شول کو طبقہ عنبیہ کہتے ہیں
یہ مکرئی کے اس سفید باریک جالے کی طرح ہوتا ہے جس میں مکرئی اندھے دیتی ہے +

(۳) اسی رطوبت جلید یہ یعنی لائنز کو آنکھ کے موتی کے مکرر ہو جانے کو مرض موتیا بند (نزول المار) کہتے ہیں،
کہتے ہیں چنانچہ اس مرض کے علاج میں جب آنکھ پر دستکاری کرتے ہیں یعنی اسے بند کرنے میں آنکھ کے مکرر ہونے یا لائنز
کو نکال دیتے ہیں اور پھر اس کی بجائے محبب شیشہ کی عینک لگاتے ہیں +

اردو نام عربی نام انگریزی نام
رُجَاجِی رَطُوبَت رطوبت زجاجی Vitrerous Humour

یہ پگھلی ہوئی کالچ کی مانند ایک صاف شفاف گاڑھی لیسدار رطوبت ہے جو ایک باریک شفاف جھلی میں ملفوف ہو کر رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اور پردہ شبکیہ کے سامنے واقع ہوتی ہے۔ یہ آنکھ کا سب سے زیادہ حصہ یعنی کل ڈھیلے کا $\frac{2}{3}$ حصہ بھرتی ہے۔ اس کے سامنے کی طرف ایک نشیب یا گڑھا ہوتا ہے جس میں لینز واقع ہوتا ہے۔ آنکھ کا ابھار زیادہ تر اسی رطوبت پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر یہ رطوبت نکل جائے تو آنکھ بیٹھ جاتی ہے۔ یہ طبقہ شبکیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان ایک مناسب فاصلہ پیدا کرتی ہے اور شعاعوں کے انکسار و اجتماع میں بھی کچھ کام کرتی ہے۔
اب آنکھ کی تشریح لکھنے کے بعد ماہیت بصارت کا مختصر بیان کیا جاتا ہے جس کو توجہ سے سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔

ماہیت بصارت (یعنی ہمیں کیونکر دکھائی دیتا ہے)

روشنی کی شعاعیں آنکھ میں داخل ہو کر طبقہ شبکیہ میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔ اور اس تحریک سے طبقہ شبکیہ کا رادڑ اور کوئز کا نازک طبقہ متاثر ہوتا ہے۔ یعنی شعاعوں سے اس میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر یہ تحریک عصبہ مجوفہ کے ریشوں کے ذریعے دماغ تک پہنچتی ہے۔ اور دماغ اپنی قدرتی طاقت سے اس روشنی کا ادراک کرتا ہے کیونکہ اگرچہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ روشنی کا انعکاس طبقہ شبکیہ پر ہوتا ہے۔ لیکن اس کا ادراک دماغ ہی کو ہوتا ہے۔ بلکہ دماغ کے ذریعے عقل کو ہوتا ہے۔ ماہیت بصارت کو بخوبی سمجھنے کے لئے آپ ہماری کتاب تشریح و منافع الاعضاء کا مطالعہ کریں۔ جس میں اس کو نہایت وضاحت سے لکھا ہے۔

اُذُن و قوتِ سَماعتِ بَہِیْہِ کَانَ اور شنوائی

کان قوتِ سماعت یعنی شنوائی کا خاص آلہ ہے جس طرح سے ارتعاشِ شعاعی یا روشنی کی لہروں سے آنکھ کے پردہ ریشینا (شبکیہ) پر تحریک ہو کر بینائی پیدا ہوتی یا دکھائی دیتا ہے

اسی طرح سے ارتعاش ہوائی یا ہوا کی لہروں سے کان کے عصب سماعت پر تحریک ہو کر شنوائی پیدا ہوتی یا سنائی دیتا ہے۔

کان کے یہ تین حصے ہوتے ہیں (۱) بیرونی کان (۲) درمیانی کان (۳) اندرونی کان۔
 (۱) بیرونی کان۔ یہ لکیلی کڑی کا بنا ہوا ہوتا ہے اور جلد سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس پر چند چھوٹے چھوٹے عضلات لگے رہتے ہیں۔ اکثر حیوانات مثلاً بلی، کتا، خرگوش وغیرہ میں یہ عضلات بڑے ہوتے ہیں جن سے وہ حیوانات اپنے کانوں کو ہلا سکتے ہیں لیکن بعض انسان بھی اپنے کانوں کو کسی قدر ہلا سکتے ہیں۔

بیرونی کان کی شکل صدف نما ہوتی ہے جس کے اندر کی طرف چند ایک نشیب و فراز پائے جاتے ہیں۔ یہ بیرونی کان ہوا کی لہروں کو جمع کر کے درمیانی کان تک پہنچاتا ہے۔ اس کے تقریباً وسط میں سے ایک قیف نما نالی شروع ہو کر اندر کو جاتی ہے۔ یہ نالی تقریباً ایک انچ لمبی قدرے بیضوی۔ دونوں سروں پر کشادہ اور درمیان میں تنگ ہوتی ہے۔ اس کی رفتار ترچھے طور پر سامنے اور اندر کی طرف ہوتی ہے۔ یہ بیرونی کان سے شروع ہو کر درمیانی کان کے پردہ تک ختم ہوتی ہے یعنی اس نالی کے اندرونی سرے پر ایک پتلی سی جھلی لگی رہتی ہے جس کو کان کا پردہ یا ٹمپنیک ممبرین کہتے ہیں۔ اس نالی میں چھوٹی چھوٹی گلیٹیاں ہوتی ہیں جن سے ایک موٹی رطوبت تراوش ہوتی ہے جسے کان کا میل کہتے ہیں۔ نیز اس میں چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں جو گرد و غبار یا کسی کیرٹے وغیرہ کو کان میں نہیں جانے دیتے۔

(۲) درمیانی کان۔ اس کو کان کا ڈھول (دائمہ - ڈرم) بھی کہتے ہیں۔ یہ بیڈول جوف کنپٹی کی ہڈی (ٹمپورل بون) کے سخت حصے میں واقع ہوتا ہے اس کے باہر کی طرف کان کا پردہ ہوتا ہے اور اندر کی جانب دو سوراخ ہوتے ہیں جن میں سے ایک گول ہوتا ہے اور دوسرا بیضوی۔ ان دونوں سوراخوں پر بھی ایک پردہ لگا ہوتا ہے۔ اس جوف کے آگے اور پیچھے کی طرف یوشیکس (تفیع نامی نالی کہلاتی ہے جس کے دوسرے ہوتے ہیں۔ ایک سرا تو اس درمیانی کان میں ہوتا ہے اور دوسرا سرا حلق میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے حلق اور کان آپس میں تعلق رکھتے ہیں۔ اس درمیانی کان میں بھی تین چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں جن میں سے بیرونی جانب کی ہڈی جو ہتھوڑی نما ہوتی ہے کان کے پردہ کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ درمیانی ہڈی جو اہرن نما ہوتی ہے وہ ایک طرف بیرونی ہتھوڑے کی ہڈی سے اور دوسری

طرف اندرونی رکاب نہاڑی سے بڑی رہتی ہے۔ تیسری یا اندرونی ہڈی جو رکاب نہاڑتی ہے۔ اس کا چوڑا سر تو مذکورہ بالا گول سوراخ میں لگا ہوتا ہے اور دوسرا سر درمیانی آہرن نہاڑی کے ساتھ جڑا ہوتا ہے جب ہوا کی لہر یا آواز کی تھر تھراہٹ کان میں آتی ہے۔ تو وہ پہلے کان کے پردے کو جنبش دیتی ہے اور کان کا پردہ ان ہڈیوں کو ہلاتا ہے اور ان ہڈیوں کے ذریعے وہ تھر تھراہٹ درمیانی کان کے گول سوراخ تک پہنچ جاتی ہے ان ہڈیوں کا کام یہ ہے کہ اگر آواز کی تھر تھراہٹ بہت قوی یا شدید ہو تو یہ اس کے صدمہ کو کسی قدر روک دیتی ہیں۔ اور اگر یہ تھر تھراہٹ ضعیف ہو تو یہ اس کو عصب سماعت تک پہنچانے میں مدد دیتی ہیں۔

(۱) اندرونی کان۔ یہ آلہ سماعت کا خاص حصہ ہے جو کہ کنپٹی کی ہڈی کے سخت حصہ میں واقع ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں (۱) استخوانی حصہ اور (۲) غشائی حصہ جو کہ استخوانی حصے کے اندر واقع ہوتا ہے۔ استخوانی حصے کے پھر یہ تین حصے ہوتے ہیں (۱) دہلیز (ب) گھونگھے نما حصہ (ج) نیم دائرہ نالیاں۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) دہلیز (دہلیز الاذن)۔ ویس ٹی بیول، یہ اندرونی کان کا وہ حصہ ہے جو کہ گھونگھے نما حصہ اور نیم دائرہ نالیوں والے حصہ کے درمیان واقع ہے یعنی یہ آگے کی طرف تو گھونگھے نما حصے سے تعلق رکھتا ہے اور پیچھے کی طرف نیم دائرہ نالیوں سے اور باہر کی جانب یہ دو بیضوی اور گول سوراخوں کے ذریعے درمیانی کان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

(ب) گھونگھے نما یا بلندار حصہ جس کو عربی میں نیرہ اور انگریزی میں بے برنتھ کہتے ہیں۔ یہ حصہ گھونگھے کی شکل کا بلندار ہوتا ہے جس میں اڑھائی بل ہوتے ہیں۔ اس کے اندر ایک نامکمل پردہ ہوتا ہے جو ایک بیڑیلر نامی جھلی کے ذریعے مکمل ہو جاتا ہے۔ پس اس مکمل پردہ سے یہ گھونگھے نما حصہ دو حصوں پر منقسم ہو جاتا ہے جن میں سے بالائی حصے کو دہلیزی سیرھی (سلم دہلیزی)۔ سکیلا ویسٹی بیولی، کہتے ہیں اور زیرین حصے کو طبلی سیرھی (سلم طبلی) سکیلا ٹیپے نالی، کہتے ہیں۔ یہ دونوں حصے ایک سرے پر باہم مل جاتے ہیں۔

(ج) نیم دائرہ نالیاں (قنوات المائیه) سیٹی سر کوئر گینالز) یہ نالیاں اندرونی کان کی دہلیز کے پیچھے کی طرف واقع ہوتی ہیں اور تعداد میں تین ہوتی ہیں اور پانچ سوراخوں کے ذریعے دہلیز میں کھلتی ہیں (۲) غشائی حصہ۔ اندرونی کان کا یہ جھلی کا بنا ہوا حصہ کان کے استخوانی حصہ کے اندر

کی طرف واقع ہوتا ہے۔ پس یہ شکل میں بعینہ استخوانی حصے جیسا ہوتا ہے یعنی ان کی طرح اس کے بھی تین حصے ہوتے ہیں لیکن اس کی دہلیز کے بھی دو حصے ہوتے ہیں۔ اندرونی کان کی اس غشائی تھیلی میں ایک رطوبت بھری رہتی ہے اور اس کے مختلف حصص میں عصب سماعت کی شاخیں منتهی ہوتی ہیں جسم کاریٹی۔ (آرگن آف کاریٹی) یہ کان کے قشری کیسوں (آڈیٹری ایپی تھیلیس سیلر) کا وہ مجموعہ ہے جس سے قوت سماعت پیدا ہوتی ہے۔ یہ مجموعہ دو قسم کے کیسوں کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اندرونی کان کے گھونگھے نما حصے کی بیڑیلر جھلی پر واقع ہوتا ہے ان میں سے بعض کیسے تو ایسے ہوتے ہیں جو باہم مل کر گول سی شکل بناتے ہیں انکو رڈز آف کاریٹی کہتے ہیں۔ انسان کے کان میں یہ تقریباً پانچ پھرارہوتے ہیں ان کیسوں کے باہر اور اندر کی طرف دوسری قسم کے کیسے ہوتے ہیں جن کے سرے بالوں کی طرح باریک ہوتے ہیں انکو اصطلاح میں ہیرسٹیلز یعنی بال نما کیسے کہتے ہیں۔ بیڑیلر جھلی پر ایک چھوٹی سی عصبی بل دار گرہ ہوتی ہے یہ درحقیقت عصب سماعت کا بلدار حصہ ہوتا ہے۔ اور اس کا دوسرا حصہ جس کو دہلیز حصہ کہتے ہیں وہ اندرونی کان کی دہلیز سے نکلتا ہے پھر یہ دونوں شاخیں آگے چل کر آپس میں مل جاتی ہیں اور دماغ کو جس سماعت پہنچاتی ہیں۔

ماہیت سماعت

جس طرح ارتعاش شعاعی یا روشنی کی لہروں سے آنکھ کے پردہ شبکیہ پر تحریک ہو کر بینائی پیدا ہوتی یا دکھائی دیتا ہے اسی طرح سے ارتعاش ہوائی یا ہوا کی لہروں سے کان کے عصب سامع پر تحریک ہو کر شنوائی پیدا ہوتی یا سنائی دیتا ہے یعنی ہوا کے توسط سے ہم سب قسم کی آوازیں سنتے ہیں۔ ہر قسم کی آوازیں ہوائی لہریں پیدا کرتی ہیں اور یہ ہوا کی لہریں اندرونی کان یعنی کان کی گڑی میں جمع ہو کر کان کے سوراخ کی راہ درمیان کان میں جا کر کان کے پردے یا ڈھول پر لگتی ہیں اور اس میں لرزش پیدا کرتی ہیں اور کان کے پردہ سے چونکہ درمیان کان کی مطرقتی ہڈی لگی رہتی ہے۔ اس لئے کان کے پردہ کی لرزش سے اس ہڈی میں جنبش ہوتی ہے پھر اس سے سندانی ہڈی اور سندانی سے رکابی ہڈی متحرک ہوتی ہے۔ پھر کان کی ہڈیوں کی حرکت سے وہ لہریں کان کے ڈھول کی اندرونی دیوار کے بیضوی سوراخ (کوٹہ بیضیہ) میں جا کر اس جھلی کو جو اس بیضوی سوراخ پر لگی ہوئی ہے۔

متحرک کرتی ہیں۔ اور چونکہ یہ بیضوی سُورخ اندرونی کان کی دہلیز سے بلا ہوا ہے۔ اس لئے اس جھلی کی حرکت سے اندرونی کان یعنی تیرا استخوانی کی رطوبت (پیری لمف) میں موجیں یا لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اس اندرونی رطوبت کی لہروں سے بشرہ ہریم یعنی اس جھلی کے اندرونی رونگٹوں میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے جس سے عصب سامع کے ریشے متاثر ہوتے ہیں۔ پھر یہ تاثر دماغ تک پہنچتا ہے جس سے کہ ہم آواز کو محسوس کر لیتے ہیں۔

الف قوت شامہ یعنی ناک اور بوبائی (سونگھنا)

ناک یہ قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت کا خاص آلہ ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں (۱) بیرونی حصہ جس کو ناک کہتے ہیں (۲) اندرونی حصہ جس کو ناک کا جوف کہتے ہیں۔ ناک۔ یہ چہرہ کے وسط میں بالائی لب کے اوپر مثلث شکل میں واقع ہے۔ اس کا تنگ سر ایشیائی سے چسپاں اور فراخ حصہ نیچے واقع ہے جس میں دو نوتھنوں کے دو سُورخ پائے جاتے ہیں جن کے درمیان ایک دیوار فاصل (جدار فاصل) بنیٹیم ہوتی ہے نوتھنوں کے اندر کی طرف بلغنی جھلی (میوکس ممبرین) لگی رہتی ہے جس سے ایک رطوبت تراوش یا کران کو نذر رکھتی ہے۔ میزان کے اندر چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں جو دقت تنفس گر و غبار کو اندر نہیں جانے دیتے۔ ناک کی بناوٹ میں تین ہڈیاں ہوتی ہیں دو جانبی اور ایک درمیانی اور پانچ کڑیاں ہوتی ہیں جن میں سے دو کڑیاں دونوں نوتھنوں کے سُوراخوں پر اور دونوں پہلوؤں پر۔ اور ایک ہر دو نوتھنوں کے درمیان ہوتی ہے۔

(۲) ناک کا جوف۔ ناک کا جوف درحقیقت دو بڑے ہیڈول اور ناہموار غار ہیں جو چہرہ کے درمیانی خط میں کھوپڑی کے سینڈے سے منہ کی چھت تک یا نالو کے اوپر واقع ہیں یہ دونوں غار بذریعہ ایک کھڑی دیوار کے الگ الگ ہیں۔ ہر ایک غار میں اگلے اور پچھلے دو سُورخ ہیں چنانچہ اگلا سُورخ تو ناک کے سامنے اور پچھلا سُورخ حلق میں کھلتا ہے۔ ماہیت شامہ یعنی سونگھنے کی ماہیت۔ ناک کی چھت والی سُورخ دار ہڈی کی سطح پر جو بلغنی جھلی (میوکس ممبرین) لگی رہتی ہے اس پر خاص قسم کے کیسے ہوتے ہیں جو ناک کے عصب شامہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جس طرح سے ہوا کے ذریعہ ہم سنتے ہیں اسی طرح سے ہوا کے ذریعہ ہم سونگھتے ہیں کیونکہ ہوا میں خوشبو یا بدبو کے مادی ذرات مل کر اس کو خوشبو دار یا بدبو دار

بنادیتے ہیں۔ جب ہم ناک کے راستے سانس لیتے ہیں تو ہوا آہستہ سے ناک کے اندر جاتی ہے اور خوشبو یا بدبو کے ذرات جو ہوا میں ملتے ہوئے ہیں وہ قوت شامہ کے عصب کی شاخوں سے لگتے ہیں اور پھر ان سے دماغ کو یہ کیفیت محسوس ہوتی ہے جب ہم کسی بو کو بخوبی سونگھنا چاہتے ہیں تو ہم اپنا منہ بند کر کے ناک کے راستے زور سے سانس کھینچتے ہیں تاکہ ہوا قوت شامہ کے عصب کی شاخوں کو اچھی طرح سے مس کرے اور بو بخوبی محسوس ہو۔ تفصیل کیلئے دیکھو شرح مسانع

لسان قوت ذائقہ (یعنی زبان اور ذائقہ)

زبان ایک لحمی عضو ہے۔ یہ قوت ذائقہ کا خاص آلہ ہے اور جوف دہن میں واقع ہے چبانے، نگھٹنے، چوسنے اور خاص کر تکلم یعنی بولنے میں ہی زبان کام کرتی ہے۔ بلکہ کلام کے ساتھ تو زبان کا خاص تعلق ہے۔ اس کے ان افعال کا بیان مختلف مواقع پر کیا جا چکا ہے پس یہاں پر اس کی تشریح اور اس کی خاص قوت ذائقہ کا بیان کیا جائیگا۔

زبان کا قاعدہ یعنی چوڑا حصہ جو پیچھے کو مائل ہے چند عضلات کے ذریعے عظم لامی (رانی) آئیڈلون سے اور غشاء مخاطی کی تین جھٹیوں کے ذریعے غضروف پگتی سے چسپان ہے۔ اس کے پہلوی کناروں سے غشاء مخاطی پلٹ کر مسوڑھوں پر استر لگاتی ہے۔ اور اس کی ایک چنٹ اس کی زیرین سطح پر پائی جاتی ہے جس کو لگام زبان (قید اللسان) فریم لنگوئی کہتے ہیں۔ اسی کے ذریعے زبان پچھلے جڑے سے بڑی ہوتی ہے۔ زبان کی ساخت میں چار پانچ عضلات ہوتے ہیں۔ زبان کے دو ہم شکل جانبی حصے ہوتے ہیں جن کے درمیان ریشہ دار جھلی (فاسل لیفی) فائبرس سیٹیم) کا ایک پردہ ہوتا ہے۔ ہر ایک نصف حصہ پیچھے کی طرف موٹا لیکن سامنے پتلا ہوتا ہے اور اس میں عضلاتی ریشے چربی اور عروق و اعصاب پائے جاتے ہیں۔ زبان کے اوپر بلغمی جھلی (غشاء مخاطی) میوکس ممبرین) محیط ہوتی ہے۔ جلد کی طرح زبان کی اس جھلی کے بھی اندرونی اور بیرونی دو پرت ہوتے ہیں۔ اندرونی پرت میں عروق و اعصاب پھیلتے ہیں اس جھلی کے دو پرت ہونے کے سبب ہی جلد کی طرح زبان پر بھی مرض حکیمۃ اللسان (راکتھی اور سیس لنگوئی) اور تقشر اللسان (سورانی مس لنگوئی) پیدا ہو جاتا ہے۔ زبان کی اس جھلی پر چھوٹے چھوٹے فانوسی (بھار) (حلمیات) پے پتی ہوتے ہیں جن کی وجہ سے زبان کھردری معلوم ہوتی ہے۔ یہ ابھار تین قسم کے ہوتے ہیں

(۱) خندقی اُبھار۔ (حلیاتِ مخدقہ۔ سرکم و تلیٹ۔ پے پٹی) یہ آٹھ دس ذرا بڑے بڑے اُبھار ہوتے ہیں جو اس شکل (۱) میں زبان کے پچھلے حصے پر واقع ہیں۔ ہر اُبھار کے گرد ایک خندق یا نالی ہوتی ہے۔ ان اُبھاروں کے اندر ذائقہ کے سیلز کا مجموعہ ہوتا ہے (۲) فطری اُبھار (حلیاتِ فطریہ۔ فنگی فارم پے پٹی) یہ فطری کُنمب کی شکل کے متوسط اُبھار جو تعداد میں زیادہ اور رنگت میں سُرخ ہوتے ہیں۔ زبان کی نوک اور پہلوؤں پر واقع ہوتے ہیں۔ اور اس کے درمیان میں بہت کم ہوتے ہیں (۳) باسیلیک اُبھار (حلیاتِ کھیطیہ۔ فائی فارم پے پٹی) یہ خیط یعنی ڈورے کی مانند باریک باریک اُبھار بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اور زبان کی تمام سطح پر پائے جاتے ہیں۔ یہ شکل میں لمبے لمبے نکیلے ہوتے ہیں۔ اور گوشت خور حیوانات مثلاً کتے۔ بلی اور شیر وغیرہ میں یہ نسبتاً سخت ہوتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُبھار ذائقہ کے لئے نہیں بلکہ زیادہ تر صفائی کے کام آتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ حیوانات اپنی زبان کے ساتھ ہی اپنے جسم کو پاٹ کر صاف کر لیتے ہیں۔

ماہیت ذائقہ یعنی ذائقہ کس طرح محسوس ہوتا ہے

زبان کی جڑ۔ اُس کی نوک اور کناروں پر جو پے پٹی یعنی چھوٹے چھوٹے اُبھار ہوتے ہیں اُن کے پہلوؤں پر ایسی تھینیل سیلز کے خاص مجموعے لگے ہوتے ہیں جن کو شگوفہائے ذائقہ (ٹیٹ بڈز) کہتے ہیں۔ ہر ایک شگوفہ ذائقہ میں ایسی تھینیل سیلز کا ایک خاص مجموعہ ہے جن کے غایت اندرونی کیسوں سے نازک زوائد نکل کر شگوفہ کی بیرونی سطح پر آتے ہیں۔ انہیں شگوفہائے ذائقہ (ٹیٹ بڈز) میں قوت ذائقہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان میں حسّی اعصاب کی شاخیں ختم ہوتی ہیں چنانچہ جب کوئی چیز چکھی یا کھائی پی جاتی ہے۔ تو اس کے ذرات کے ان شگوفہائے ذائقہ کو مس کرنے سے ان پر جو تحریک کا اثر ہوتا ہے۔ وہ حسّی اعصاب کے ذریعے دماغ کو جاتا ہے۔ پس اس طرح سے دماغ کو ذائقہ کا احساس ہوتا ہے لیکن احساس ذائقہ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ جس چیز سے ذائقہ پیدا ہوتا ہے وہ چیز محلول یعنی گھلی ہوئی ہو یا منہ میں گھل جائے ورنہ اس کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا۔ یعنی مزید اشیاء کی رطوبت میں محلول ہونا چاہئے۔ ورنہ کسی قسم کا مزہ معلوم نہیں ہوتا۔

البتہ قوت لامسہ کا فعل جاری رہتا ہے اسی لئے جب زبان اور حلق خشک ہوتے ہیں۔
تو کسی قسم کا مزہ معلوم نہیں ہوتا۔

مٹھا ذائقہ زبان کی لوک پر زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اور گڑوا ذائقہ زبان کے پھیلے
سے پر زیادہ محسوس ہوتا ہے لیکن ترش ذائقہ و نمکین ذائقہ زبان کے کناروں پر
خوب محسوس ہوتا ہے۔ زبان کے درمیانی حصے میں قوت ذائقہ بہت کم ہوتی ہے۔

جلد و قوت لامسہ

پہلے جلد کی تشریح اور اس کے معلومات کا بیان کیا جائیگا اور پھر قوت لامسہ کا۔
جلد کے فوائد۔ (۱) جلد قوت لامسہ کا قاعص آلہ ہے (۲) یہ تمام جسم کا غلاف بناتی
ہے جس سے اندرونی اعضا کی حفاظت ہوتی ہے (۳) یہ پسینے کے ذریعے فضلات بدنی کو
خارج کر کے خون کو صاف کرتی ہے (۴) یہ حرارت غریزی یعنی حرارت بدنی کو اعتدال پر قائم
رکھتی ہے اور (۵) یہ اپنے مسامات کے ذریعے پانی وغیرہ میں سے نمی کو جذب کرتی ہے۔
ہتھیلی اور تلوے کی جلد جسم کے دیگر حصوں کی جلد کی نسبت موٹی ہوتی ہے پورے فوطے
اور قریب کی جلد نہایت ہتھیلی اور نازک ہوتی ہے عورتوں کی نسبت مردوں کی جلد بچوں
کی نسبت ہوانوں کی جلد موٹی ہوتی ہے نسبت کی جلد جسم کے سامنے حصے کی نسبت اور
باندھوں کی باہروالی سطح کی جلد ان کی اندروانی سطح کی جلد کی نسبت موٹی ہوتی ہے۔
جلد کی ساخت۔ جلد کی ساخت میں دو طبقات ہوتے ہیں ایک بالائی طبقہ جسے عربی میں
بشر اور انگریزی میں اپی ڈرمس کہتے ہیں۔ اور دوسرے زیرین طبقہ جسے عربی میں آدمہ
اور انگریزی میں ڈرمس کہتے ہیں۔

(۲) ناخن۔ یہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے اخیر پوروں پر لگے رہتے ہیں ہر ایک ناخن
لچکدار چپٹا اور ذرا ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ ناخن کے نیچے والی سچی جلد میں ذرا بڑی بڑی بندریوں
کی قطاریں ہوتی ہیں۔ انہیں بندریوں سے ناخن اپنی پرورش کے لئے خون جذب کرتا ہے۔ اگر
ناخن کے گر جانے پر یہ بندیاں کسی طرح سے خراب یا ضائع ہو جائیں تو پھر ناخن دوبارہ پیدا
نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک ناخن کی جڑ جلد کے نیچے ہوتی ہے۔ ناخن سے انگلیوں کی گرفت میں
تقویت حاصل ہوتی ہے۔

(۱۳) پیسینے کے غدود (غدد عرقیہ - سویٹ گلینڈز) یہ غدود چھوٹے چھوٹے گول اور سرخ رنگ ہوتے ہیں اور حقیقی جلد کے گہرے حصے میں رہتے ہیں ہر ایک غدود کی نالی پچیدہ رفتار سے جلد کی بالائی سطح پر پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔ یہ غدود خون سے کثیف اجزاء کو جذب کر کے پیسینے کی صورت میں خارج کرتے ہیں۔

(۱۴) چکنائی کے غدود (غدد شحمیہ - سیٹی ٹس گلینڈز) یہ غدود بھی چھوٹی چھوٹی پتیلی کی مانند ہوتے ہیں اور سچی جلد میں رہتے ہیں۔ یہ سر اور چہرے کی جلد میں بکثرت ہوتے ہیں لیکن ہتھیلیوں میں بالکل نہیں ہوتے۔ ان غدودوں کی نالیاں بالوں کی جڑوں کے نزدیک اور جلد میں ختم ہوتی ہیں ان غدودوں سے سفید اور چکنی رطوبت پیدا ہو کر جلد کو چکنا رکھتی ہے۔

جلد کے فضیلت - جلد ایک تو براہ مساوات پیسینہ خارج کرتی ہے اور دوسرے روغنی مواد خارج کرتی ہے۔ ان دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ گلیٹیاں ہوتی ہیں جن کا بیان اوپر کیا گیا۔ پیسینہ (عرق - سویٹ) پیسینہ خاص گلیٹیوں سے خارج ہوتا ہے۔ یہ عموماً اس قدر کم اور آہستہ بنتا ہے کہ اسکے آبی اجزاء جلد تک پہنچ کر بخارات کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جو نامعلوم طور پر اگر غائب ہو جاتے ہیں البتہ شدت ریاضت یا بیرونی حرارت کے وقت یا بعض امراض میں جبکہ بخارات کو اڑنے سے روکا جائے تو پیسینہ سطح جلد پر نقاط کی شکل میں جمع ہو کر بہنے لگتا ہے پیسینہ کے ساتھ جلد کے دیگر مواد و رطوبات بھی مخلوط ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر اس میں پانی اور اجزاء دفانیہ ہوتے ہیں۔ پیسینہ کے کچھ اجزاء تو بخارات بن کر اڑ جاتے ہیں لیکن کچھ اجزاء روغنی مواد کے ساتھ مل کر جلد پر جم جاتے ہیں جس کو میل کہتے ہیں۔ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ جو بیس گھنٹے میں تقریباً بارہ سیرہ جھٹانک پانی جلد سے بذریعہ بخارات خارج ہو جاتا ہے۔ اور تقریباً آٹھ گھنٹہ تک بذریعہ تنفس لشکل بخارات خارج ہو جاتا ہے۔

انجذاب بذریعہ جلد - تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جلد کے ذریعے پانی کسی قدر منجذب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ شدت پیاس میں غسل کرنے سے یا جسم پر چادر لپیٹنے سے تسکین ہو جاتی ہے۔ جلد بعض قسم کی ہواؤں کو بھی جذب کر لیتی ہے اور بعض معدنی دوا میں بھی جلد کے ذریعے خون میں جذب ہو جاتی ہیں چنانچہ مرض آتشک میں سیما بسکی مالش سے وہ خون میں جذب ہو کر اپنا اثر کرتا ہے وغیرہ۔ لیکن آج کل اکثر امراض میں ڈاکٹر صاحبان اکثر دواؤں کے لطیف جوہر زیر جلد پکاری (انداقہ تحت الجلد - مایہو ڈریک سرینج) کے ذریعے استعمال کرتے ہیں۔

قوت لامسہ چھوٹنے کی قوت

مقام قوت لامسہ - دیگر حواس کی طرح قوت لامسہ جس لامسہ اجسم کے کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص و محدود نہیں۔ بلکہ یہ جسم کے ان تمام مقامات میں پائی جاتی ہے جو کہ معمولی احساس سے کسی تحریک کا ادراک کرتے ہیں۔ کیونکہ قوت لامسہ درحقیقت عام قوت جس کی متغیر یا امتیازی صورت ہے اور جن اعصاب پر اس قوت کا انحصار ہے۔ وہ وہی اعصاب ہیں جو جسم کے مختلف حصوں کو عام قوت جس دیتے ہیں یعنی وہ اعصاب جو حرام مغز کی پچھلی جڑوں سے شروع ہوتے ہیں۔ نیز دماغی اعصاب جس جن کے ذریعے بھی قوت لامسہ جسم کے مختلف مقامات میں حاصل ہوتی ہے یہ قوت جلد زبان اور دونوں ہوشوں میں نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مقامات میں مذکورہ بالا فالو سی بلندیاں رُحلیات۔ پے پے جن میں اعصاب کی شاخیں پھیلتی ہیں۔ بکثرت ہوتی ہیں۔ ناخنوں اور دانتوں کے ذریعے بھی ایک عجیب اور خاص قسم کی حس لامسہ کا احساس ہوتا ہے۔ کسی حد تک بالوں خصوصاً پلک کے بالوں کے ذریعے بھی اس حس کا احساس ہوتا ہے۔

ماہیت لامسہ یعنی احساس لمس کیونکر ہوتا ہے؟

جب کوئی چیز جلد کے ساتھ چھوتی ہے تو ان عصبی شاخوں کے ذریعے جو جلد کی بیشمار چھوٹی چھوٹی بلندیوں میں بطور لمبی کیسوں کے ختم ہوتی ہیں۔ اس حس کا احساس فوراً ہی دماغ تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۔ احساس حرری (تھرمل سیشن) اس سے گرمی و سردی کا احساس ہوتا ہے۔ جس لمبی رُحلیات میں سیشن اس سے درد و الم کا احساس ہوتا ہے۔ جلد کے مختلف مقامات پر مختلف کیفیات کا کم و بیش احساس ہوتا ہے۔ بلکہ بعض مقامات صرف گرمی یا سردی یا درد کے احساس کیلئے ہی مخصوص ہوتے ہیں چنانچہ جن پر صرف گرمی کا احساس ہوتا ہے انہیں ہیٹ سپاٹ اور جن پر صرف سردی کا احساس ہوتا ہے۔ انہیں کولڈ سپاٹ اور جن پر صرف درد کا احساس ہوتا ہے۔ انہیں پین سپاٹ کہتے ہیں۔ گرمی سردی کا احساس کلائی کی جلد اور رخساروں میں نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لئے معمولی گرم چیزوں کی حرارت کو لوگ کال پر رکھ کر محسوس کیا کرتے ہیں کسی چیز

کے چھوٹے سے جلد کی طبعی حرارت میں تھیر پیدا ہو کر گرمی یا سردی کا احساس ہوتا ہے چنانچہ اگر ایک مائع برف کے پانی سے سرد اور دوسرا گرم پانی سے گرم کر کے دونوں کو نیم گرم پانی میں ڈالیں تو وہ سرد مائع کو گرم مائع مائع کو سرد معلوم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے حرارت درجہ حرارت کو امور اضافیہ میں شمار کیا جاتا ہے اس قسم کے احساسات اعصاب جس کے مخصوص اختتامی سرور کے ذریعہ محسوس ہوتے ہیں کہ جرم اعصاب کے ذریعہ سے حس ثقل یا حس عضلی (میسکولر سیشن) اسکے ذریعہ دباؤ یا وزن کا احساس ہوتا ہے اسی سے ہم اپنی جسمانی حرکات اور اشیاء کے اوزان کا احساس کرتے ہیں چنانچہ ایک مائع میں دیکھ کر اس کی کوئی وزن رکھ دیا جائے تو اس سے دو قسم کا احساس ہوتا ہے (۱) چھوٹے کا (۲) وزن کے دباؤ کا چنانچہ ہم غریب مائع ہمارے ہونے کے بھی دباؤ کی مقدار سے اس چیز کے وزن کی کسی قدر اندازہ کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی چیز مائع پر ایک وزن کا اندازہ کیا جائے تو نسبتاً بہتر اندازہ ہوتا ہے کیونکہ اس چیز کے اٹھانے میں مقدار حرکت کی جاتی ہے اسی سے وزن کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

حس حشوی (دوسرا سیشن) اسکے ذریعہ اندرونی اعضا کی جتنی تحریکات مثلاً بھوک یا اس غشی وغیرہ کا احساس ہوتا ہے جسم کے اندرونی اعضا میں حس بہت کم ہوتی ہے مثلاً معمولی حالت میں حرکت قلب کسی محسوس نہیں ہوتی اسی طرح دیگر اعضائے اندرونی سے معمولی حالت میں بھوک یا اس وغیرہ کے سوا اور کسی قسم کی حس پیدا نہیں ہوتی لیکن غیر معمولی حالت میں ان سے بھی کچھ احساسات پیدا ہوتے ہیں مثلاً خفقان وغیرہ میں دل کی دھڑکن اور دم حشار میں درد کا احساس ہوتا ہے۔

اختلاف قوت لامسہ جسم کے مختلف مقامات کی جلد میں قوت لامسہ کم و بیش ہوتی ہے مثلاً انگلیوں کے اگلے سرور پر نہایت تیز اور جہاں جھبھی خفیں کم یا جلد موٹی ہوتی ہے وہاں کم ہوتی ہے اگر ایک پرکار کے دونوں سرورے جن میں ۱۲ انچ کا فاصلہ ہو زبان کی لوک پر لگائیں تو دونوں سرورے محسوس ہونگے اور اگر ۱۲ انچ فاصلہ رکھ کر انگلی کے سرورے پر لگائیں تب بھی دونوں لوکیں محسوس ہونگی لیکن مائع غریب پر انکو لگائیں تو صرف ایک لوک محسوس ہوگی اور اگر تین انچ فاصلہ رکھ کر پشت پر لگائیں تو بھی صرف ایک ہی لوک کا احساس ہوگا۔ لہذا ظاہر ہے کہ جسم کے مختلف مقامات میں قوت لامسہ کم و بیش ہوتی ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ قوت لامسہ تابع مختلف قسم کے اعصاب ہوتے ہیں جن سے گرمی سردی سنجھی نرمی وغیرہ کا احساس ہوتا ہے۔ یونانی اطباء نے تو ان احساسات کو قوت لامسہ کے تحت ہی لیا تھا اور بیان کیا ہے اور اگرچہ موجودہ ڈاکٹر ان یورپ بھی انہیں اسی کے اقسام میں شمار کرتے ہیں لیکن یہ بیان کیلئے ان احساسات کو مختلف ناموں کے نامزد کیا ہے۔

باب دوم

علم حفظ صحت

انگریزی نام

ہائی جین

Hygiene.

عربی نام

علم حفظ صحت

قانون صحت

اردو نام

علم حفظ صحت

علم تندرستی

تعریف۔ علم حفظ صحت وہ علم ہے جس میں صحت یا تندرستی کو محفوظ رکھنے کا بیان ہوتا ہے۔ اس علم کو جاننے اور اس پر عمل کرنے سے ہم اپنی موجودہ صحت کو نہ صرف محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ اسے عمدہ اور بہتر بنا سکتے ہیں۔

علم حفظ صحت پر عمل کرنے سے انسان تندرست و توانا رہتا ہے۔ وہ امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ بلکہ وہ طبعی عمر ۲۵ سال کی عمر کو پہنچ سکتا ہے اس لئے اس علم کے اکثر قواعد بعض مذاہب کے فرائض یا واجبات میں داخل ہیں تاکہ مذہبی خیال سے لوگ ان کی ضرورت پابندی کریں۔ چنانچہ ہر ایک مذہب صفائی۔ اعتدال اور پرہیزگاری سے زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور یہی مدعا و مقصد اس علم حفظ صحت کا ہے۔ اگرچہ ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ تندرست و سلامت رہے مگر علم حفظ صحت کے دجانے سے یا اس پر عمل نہ کرنے سے اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی پس اس غرض کے لئے علم حفظ صحت کا جاننا اور اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ علم بغیر عمل کے بیفائدہ ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے۔

علم چندان کہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی

پس یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ علم و عمل حفظ صحت سے اپنی صحت کو محفوظ رکھنے کے لئے نہایت احتیاط کرے اور اس سنہری اصول کو ہمیشہ یاد رکھے کہ ”احتیاط علاج سے بہتر ہے“ ایک تندرست شخص ہی اپنی زندگی کا لطف اٹھاتا ہے۔ کیونکہ بیماری میں زندگی تلخ ہو جاتی ہے آمدنی کم یا بند ہو جاتی ہے خرچ بڑھ جاتا ہے۔ گھر والے غمگین و پریشان رہتے

میں علمی تحقیقات و ترقیات رک جاتی ہیں۔ قومی و ملکی خدمات انجام نہیں پاتیں۔ اخلاقی و روحانی فیوضات مسدود ہو جاتے ہیں بلکہ معبود حقیقی کی عبادت میں بھی عذر و قصور واقع ہوتا ہے۔ غرض کہ دینی و دنیوی سب امور تندرستی پر ہی منحصر ہیں۔ پس سچ تو یہ ہے کہ

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر میں آپ حضرات سے یہ کہوں کہ جو لوگ قانون صحت کی پابندی کریں گے۔ ان کی عمر دس بیس سال زیادہ ہو جائیگی۔ تو شاید آپ اس بات کو مبالغہ خیال کریں۔ لیکن یہ درحقیقت بالکل سچ ہے کہ اگر سندھوستان میں ہر ایک شخص قوانین صحت کی پابندی کرے تو اکثر امراض اور قبل از وقت اموات میں ضرور کمی واقع ہو جائے۔ اور وہ بچے جو آج مدارس میں پڑھتے ہیں ان کی عمر دس سے دس بیس سال زیادہ ہو جائے جو کہ وہ ان قوانین صحت کی عدم پیروی سے حاصل کریں گے۔ یہ ممکن ہے کہ ان میں سے بعض بچے اتفاقی حادثات سے مر جائیں لیکن دیگر بچے جو اپنی زندگی میں قواعد حفظان صحت کی پابندی کرتے رہیں گے وہ اقلباً دس بیس سال زیادہ جی سکیں گے۔ پھر یہ درازی عمر کیا ایک عجیب تحفہ نہیں کہ جسے ہمیں حاصل کرنا چاہیے؟ اگر آپ ان صفحات کو بغور پڑھیں۔ اور ان قوانین صحت پر جو ان کے اندر درج ہیں عمل کریں تو آپ تندرست و توانا رہ سکتے ہیں۔ اور بہت سے خطرناک امراض سے بچ سکتے ہیں اور ایک عمدہ بڑھاپے کی عمر حاصل کر سکتے ہیں۔ قانون صحت کی خلاف ورزی کرنے سے ہر روز بڑھاپا آدمی بیمار پڑتے اور مرتے ہیں مگر تعجب کہ عوام اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے آخر اس کا کیا سبب ہے؟ آپ کبھی نہیں سنتے کہ ہندو اموات کے خلاف اور ان کے الشداد کیلئے پبلک کے عام جلسے ہوتے ہوں؟ اس کا سبب یہ ہے کہ چونکہ لوگ صدیوں سے فلم و عمل صحت کی پرواہ نہ کر کے اسی طرح مر رہے ہیں۔ اس لئے اس کثرت اموات سے عام طور پر شور و غوغا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ ایسی کثرت اموات کی برداشت کے عادی ہو گئے ہیں اور حقیقت الامر یہ ہے کہ ہر شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اس قسم کی اموات کو روکنے کا کوئی چارہ نہیں ہے۔

یہ ایک بڑی مصیبت ہے کہ لوگوں کو قانون صحت کی خلاف ورزی کرنے پر قدرت کی طرف سے اکثر سزائے مرض اور کبھی سزائے موت دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بچارے معصوم بچوں کو بھی لقمہ نہنگ اجل ہونا پڑتا ہے۔ صرف اس لئے کہ ان بیماروں نے یا ان کے جاہل والدین نے ان قوانین صحت کی خلاف ورزی کی ہے۔ جن کو کہ انہوں نے کبھی نہیں

سنا۔ لیکن اس مصیبت سے بچنے کا ایک علاج ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص ان قوانین صحت کو سیکھے اور ان کی پیروی کرے۔ پس اس کتاب کے اس باب کا مدعا یہ ہے کہ یہ آپ کو بتائے کہ بہت سی بیماریاں اور قبل از وقت اموات جو کہ ہندوستان میں واقع ہوتی ہیں۔ وہ اکثر ہماری اپنی نادانی و کوتاہی کے نتائج ہیں۔ نیز آپ کو یہ بھی بتائے کہ ہم کس طرح تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے قوی اور تندرست رہ سکتے۔ امراض سے بچ سکتے اور بڑھاپے کی عمر حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ کو واضح ہو کہ صحت کے دو بڑے قانون ہیں جنہیں ہمیں جاننا اور ماننا چاہئے اور وہ یہ ہیں (۱) آپ کو قوی اور چست رہنا چاہئے (۲) آپ کو بیماری سے بچنا چاہئے۔ اس کتاب کے اس باب میں چند ایسے قوانین و قواعد درج ہیں جن پر عمل کرنے سے آپ قوی اور چست رہ سکتے ہیں۔ اور اس کے دوسرے حصے میں بعض ایسے قوانین درج ہیں کہ جن کے جاننے اور ماننے سے آپ خطرناک امراض سے بچ سکتے ہیں جن کی قبل اس کے کہ آپ کو یہ بتایا جائے کہ مرض اور موت سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ ہم تقدیر اور تدبیر کے متعلق بھی آپ کو کچھ بتانا چاہتے ہیں تاکہ اسکے متعلق جو عام غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائے۔

تقدیر اور تدبیر

اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ تقدیر۔ تدبیر سے نہیں بدل سکتی۔ یعنی جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہ تدبیر سے مٹایا نہیں جاسکتا۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ان کی قسمت میں بیمار ہونا یا مرنا لکھا ہے تو اس سے بچنے کی کوئی تدبیر یا علاج کرنا بالکل بیفائدہ اور عبث ہے۔ لیکن ایسے لوگوں سے کوئی یہ پوچھئے۔ کہ اگر وہ دیکھیں کہ ایک شیران کی طرف جھپٹا چلا آ رہا ہے تو کیا وہ اس سے بچنے کی کوئی تدبیر کریں گے یا وہ وہیں کھڑے رہیں گے کہ وہ آکر انہیں بچھاڑ کھائے؟ یا اگر وہ دیکھیں کہ ان کے گھوڑے ایک چور گھس رہا ہے تو کیا وہ خاموش بیٹھے رہیں گے اور اسے چوری کرنے کا موقع دینگے یا اس کی چوری سے بچنے کی کوئی تدبیر کریں گے؟ دنیا میں کون ایسا احمق شخص ہے جو شیر کے منہ میں جاسے اور اس سے بچنے کی کوشش نہ کرے؟ مرض سے بچنے کی تکلیف گوارا نہ کرنا یا اس سے محفوظ رہنے کی تدبیر نہ سوچنا ویسا ہی بیوقوفی کا کام ہے جیسا کہ شیر کو بچھاڑ کھانے کا موقع دینا

یا چور کو چوری کا موقع دینا جو لوگ تقدیر کے ایسے قائل ہیں اور تدبیر کو فضول سمجھتے ہیں ان کے نزدیک تو پھر کسی مرض کا علاج کرنا بھی بیفائدہ ہے لیکن تقدیر کے متعلق ایسا خیال کرنا ایک نہایت بہودہ خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و تیز دی ہے کہ وہ ممکن تدبیر اپنے آپ کو آفات و امراض سے محفوظ رکھے اور ہر نگہ درد کا علاج کرے یہ خیال کر لینا کہ اگر تقدیر میں بیمار ہونا لکھا ہے تو بیماری سے بچنے کی کوئی تدبیر کرنا فضول ہے۔ یا بیماری کا علاج کرنا بیفائدہ ہے یہ ایک بہودہ اور لغو خیال ہے بیماری سے بچنے کی ہر ممکن تدبیر کرنی چاہئے اور جب کوئی شخص بیمار ہو جائے تو اسے بیماری کو دور کرنے کیلئے ضرور مناسب علاج کرنا چاہئے +
تقدیر و تدبیر کے متعلق اس شعر کو جو ایک حدیث کا ترجمہ ہے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے +
گفت پیغمبر باوز بلند بر تو کل زانوئے اشتر ببند

المختصر یہ کہ علم و عمل حفظ صحت کی عرض و فایز یہ ہے کہ انسان امراض و آلام سے محفوظ صحیح و سلامت رہ کر آرام و خوشی کی زندگی بسر کرے لیکن اس بات کو جاننے کیلئے کہ ہم اپنے جسم کو کس طرح صحیح و سلامت اور قوی و بہت رکھ سکتے ہیں؟ ہمیں پہلے اپنے جسم کی ساخت اور اعضا و جہم کے طبعی افعال کا جاننا ضروری ہے اور یہ مقصد باب اول کے مطالعہ سے حاصل ہو سکتا ہے پھر ہم قیام صحت کیلئے علم حفظ صحت کو جاننا اور اس پر عمل کرنا چاہئے تاکہ ہم تندرستی اور آرام و خوشی کی زندگی بسر کر سکیں تندرست و توانا رہنے کے لئے (۱) تازہ ہوا میں سانس لینا (۲) پاک و صاف پانی پینا (۳) عمدہ غذا کھانا (۴) پاک و صاف رہنا اور مناسبات لباس پہننا (۵) صاف اور فراخ مکانات میں رہنا (۶) ریاضت اور آرام کرنا (۷) سیر و تفریح کرنا اور خوش رہنا وغیرہ ضروری امور ہیں اور یہی قوانین صحت ہیں جن پر ہم عمل کرنا چاہئے پس اب ان سب کا ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے +

(۱) تازہ ہوا

قیام جسم خاکی ہے نفس پر ہوا پر ہے بنائے مکاں کی
زندگی کے لئے سب سے ضروری چیز ہوا ہے۔ کیونکہ غذا کے بغیر تو انسان چند دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن ہوا کے بغیر وہ چند منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر ہم تازہ ہوا میں سانس لیں تو ہم تندرست نہیں رہ سکتے۔ اگر آپ ایک چڑیا کو ایک کھلے منہ کی بوتل میں ڈال کر بند

کر دیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ اس کو تازہ ہوا نہ ملنے سے وہ تھوڑی دیر میں ہانپ ہانپ کر مر جائیگی۔ یا اگر آپ ایک آدمی کو ایک ایسے بڑے صندوق کے اندر بند کر دیں کہ جس میں ہوا نہ جانے پائے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ آدمی تھوڑی دیر میں نہایت گھبرا جائیگا۔ اس کا دم گھٹنے لگیگا اور اگر آپ فوراً صندوق کو کھول کر اس میں تازہ ہوا نہ جانے دیں گے۔ تو وہ آدمی تھوڑی دیر بعد مر جائیگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم تازہ ہوا کے بغیر ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہوا جس قدر تازہ اور پاک صاف ہو۔ اسی قدر وہ صحت کیلئے مفید ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ جو لوگ صاف اور تازہ ہوا میں رہتے ہیں وہ تندرست۔ مضبوط۔ بخوبی بخیر و خوش خلق اور خوش حال ہوتے ہیں۔ برعکس انہیں جو لوگ کثیف ہوا میں یا ایسے تنگ و تاریک مکانات میں رہتے ہیں جن میں تازہ ہوا کی آمد و رفت بہت کم ہوتی ہے۔ وہ لوگ کمزور۔ زرد رنگ اور ضعیف و نحیف ہوتے ہیں اور اکثر سل و ق و غیرہ امراض میں مبتلا ہو کر جلد مر جاتے ہیں۔ پس صحت اور تندرستی صاف اور تازہ ہوا پر منحصر ہے اس سے بیمار تندرست اور ناتوان توانا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو ہمیشہ تازہ و صاف ہوا میں رہنا چاہئے۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سرد ہوا میں سانس لینے سے۔ زکام اور کھانسی ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ خیال درحقیقت صحیح نہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ فوجی سپاہی جو مہینوں کھلی ہوا میں رہتے ہیں اگرچہ انہیں سرد ہوا اور بارش کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے لیکن وہ اکثر زکام اور کھانسی میں مبتلا نہیں ہوتے۔ ان حیوانات کو بھی دیکھئے جو کہ میدانوں کی کھلی ہوا میں رہتے ہیں وہ ان حیوانات کی نسبت کس قدر زیادہ تندرست اور مضبوط ہوتے ہیں۔ جو کہ سردی اور بارش سے محفوظ گھروں میں رہتے ہیں۔ غرضیکہ وہ انسان و حیوان جو کہ تازہ کھلی ہوا میں رہتے ہیں ان انسانوں و حیوانوں کی نسبت جو کہ کثیف ہوا یا ایسے تنگ و بند مکانات میں رہتے ہیں جن میں تازہ ہوا کی آمد و رفت بخوبی نہیں ہوتی۔ زیادہ قوی اور تندرست ہوتے ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ ہمیں سردی سے محفوظ رہنے کیلئے گرم لباس پہننا چاہئے اور اپنے آپ کو پانی میں بھیکنے سے یا نمی سے بچانا چاہئے۔ کیونکہ ایک آدمی جو کہ گرم جگہ میں رہنے کا عادی ہو اگر اس کو کسی سرد یا مرطوب مقام پر رکھا جائے اور اسے مناسب گرم لباس نہ دیا جائے تو وہ اغلباً زکام یا کھانسی تو درکنار بلکہ نیمریا میں مبتلا ہو جائے پس اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ٹھیک بات یہ ہے کہ آپ شب و روز تازہ ہوا میں رہنے کی عادت کریں۔

اگر آپ چند ماہ تک برآمدہ یا کھلی ہوا میں سونے کی عادت ڈالیں تو پھر کسی ایسے کمرہ میں جس میں ہوا کی آمد و رفت کا انتظام مناسب نہ ہو آپ کو سونا دو بھر معلوم ہوگا لیکن چاٹسے کے موسم میں لباس آپ کو گرم پہننا چاہیے۔

گرد آلود ہوا صحت ہوتی ہے اس سے بچنا چاہیے۔ بعض لوگ گرد آلود ہوا سے بچنے کے لئے اپنے منہ ڈھانک لیتے ہیں۔ ایسا کرنا ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک ایسے کمرے کی نسبت جس کی ہوا کثیف ہو اور اس میں ہوا کی آمد و رفت کا ٹھیک انتظام نہ ہو باہر کی کھلی گرد آلود ہوا بھی بہتر ہوتی ہے بعض لوگ چادر یا کمبل وغیرہ سے اپنا منہ ڈھانک کر سوتے ہیں یہ عادت نہایت خراب ہے۔ ایسے لوگ چونکہ کثیف ہوا میں سانس لیتے رہتے ہیں اس لئے وہ کمزور اور ضعیف ہو جاتے ہیں در اکثر انہیں سے تپ تپ میں مبتلا ہوجاتے ہیں کسی کھانسی کے مریض کے ساتھ ایک کمرہ میں رہنا ہمیشہ خطرناک بات ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کمرہ کی ہوا میں مرض کے جراثیم پھیل جائیں اور ممکن ہے کہ وہ مرض سل و دق کے جراثیم ہوں یا زکام یا زکام و بائی یعنی الفلوانزا کے جراثیم ہوں پس ایسی ہوا میں سانس لینے سے ایک تندرست آدمی کو ان امراض میں مبتلا ہو جانے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے جب کسی شخص کو کھانسی ہو تو اسے یا تو برآمدہ میں رہنا چاہیے یا کسی علیحدہ کمرے میں اور اگر اس کا اکیلا رہنا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں کمرے کے دروازوں اور دریچوں کو بالکل کھلا رکھنا چاہیے تاکہ کمرہ کی کثیف ہوا باہر کی تازہ ہوا کے آسنے پہلے سے صاف ہوتی رہے۔

تازہ ہوا میں سانس لینے کے علاوہ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ سانس کس طرح لینا چاہیے منہ کے ذریعہ ہرگز سانس نہیں لینا چاہیے۔ اگر آپ منہ کے ذریعہ سانس لیں گے تو آپ کو اکثر زکام کی شکایت رہے گی۔ اور ممکن ہے کہ آپ بہرے بھی ہو جائیں یعنی آپ کو اونچا سنائی دینے لگے۔ اگر آپ کو معلوم ہو کہ آپ منہ سے سانس لیتے ہیں تو آپ کو ناک سے سانس لینے کی مشق کرنا چاہیے جس کی ترکیب یہ ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر تقریباً پندرہ منٹ تک صرف ناک کے ذریعہ گہری سانس لینے اور سانس چھوڑنے کی مشق کریں۔ یہاں تک کہ آپ کو منہ سے سانس لینے کی عادت بالکل جاتی رہے۔ اگر ناک کی کسی بیماری کے سبب آپ ناک سے سانس نہ لے سکتے ہوں تو آپ کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کا مشورہ لینا چاہیے۔

اب ہم آپ کی مزید معلومات کیلئے ہوا کی ماہیت اور اسکی کثافتوں وغیرہ کا بھی بیان کر دیے

ہوا کی مہیت اور اس کے اجزاء

ہوا ایسی لطیف ہے کہ دکھائی نہیں دیتی۔ متقدمین حکما تو ہوا کو ایک عنصر یا جسم بسیط مانتے تھے۔ لیکن ہوا بالخصوص ان تین گیسوں سے بہ تناسب ذیل مرکب ہے۔

نائٹروجن یا دہوائے شور) ۷۹ (فیصدی)

آکسیجن یا دہوائے روح پرور) ۲۰ ۹۶

کاربانک ایسڈ گیس (دہوائے دخانی) ۰ ۰۴

علاوہ ان میں ہوا میں نہایت ٹھوڑی مقدار میں ایمونیا اور اوزون اور کسی قدر پانی کے بخارات بھی ہوتے ہیں چنانچہ اب ان تمام اجزائے ہوائیہ کا ذیل میں ترتیب وار مختصر بیان کیا جاتا ہے۔
(۱) نائٹروجن (دہوائے شور) یہ ایک بیرنگ بے بو بے ذائقہ اور بے ضرر گیس ہے جو کہ آکسیجن کے ساتھ مل کر اس کو قوی اور کمزور بناتی ہے تاکہ ہر متنفس اس میں آسانی سے دم لے سکے خالص ہوا کے ہر سو حصوں میں ۷۹ حصے نائٹروجن ہوتی ہے۔

(۲) آکسیجن یا دہوائے روح پرور) یہ ایک بے رنگ بے بو اور بے ذائقہ گیس ہے اور یہ ہوا کا ایک نہایت ضروری جزو ہے انسان و حیوان کی زندگی کا دار و انحصار ہی یہ ہے یہی جانفزاد یہی روح پرور ہے بلکہ یہی روح حیوانی ہے۔ دیکھو بیان خون و روح باب اول میں بغاصہ ہوا کے ہر سو حصوں میں تقریباً ۲۱ حصے آکسیجن ہوتی ہے۔ لیکن خالص آکسیجن ایسی تیز ہوتی ہے کہ اس میں دم لینا محال ہوتا ہے۔

(۳) کاربانک ایسڈ گیس (دہوائے دخانی) اس کو کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی کہتے ہیں یہ ایک صاف بیرنگ گیس ہے جس میں نہایت ہی خفیف ذائقہ اور بو ہوتی ہے۔ یہ معمولی ہوا کی نسبت ڈیڑھ گنا وزنی ہوتی ہے اور یہ آکسیجن اور کاربن کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ گیس نہایت زہریلی ہوتی ہے معمولی ہوا میں اس کی مقدار ۰ ۰۴ فیصدی ہوتی ہے یعنی ہوا کے ہر سو ہزار حصوں میں یہ چار حصے ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کی مقدار ۰ ۰۶ فیصدی سے بڑھ جائے تو پھر ایسی ہوا جان و دل کے لئے مضر صحت ہوتی ہے۔

جس کثرت سے یہ گیس پیدا ہو ہو کر ہوا میں ملتی رہتی ہے اس سے تو ہوا کو نہایت کشیف ہو جاتا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ خالص ہوا میں بالعموم اس کا وہی طبعی تناسب قائم رہتا ہے

کیونکہ یہ میں قدرنی طور پر نباتات کی خاص غذا ہے چنانچہ نباتات دن کے وقت ہوا میں سے اس گیس کو جذب کرتے رہتے ہیں اور آکسیجن کو اپنے میں سے خارج کرتے رہتے ہیں مگر رات کے وقت وہ آکسیجن کو جذب کرتے اور کاربانک ایسڈ گیس کو خارج کرتے ہیں اس لئے رات کے وقت باغ کی سیر کرنا یا دختوں کے نیچے سونا مضر صحت ہے۔

(۱۴) ایموٹیا۔ یہ گیس نباتی و حیوانی مادوں کی سڑاند سے پیدا ہوتی ہے اور اگرچہ حیوانیات کے لئے یہ مضر ہے لیکن نباتات کے لئے یہ نہایت مفید ہے معمولی ہوا میں یہ گیس نہایت ہی کم مقدار میں ہوتی ہے جو مضر صحت نہیں ہوتی لیکن اگر زیادہ مقدار میں ہو تو یقیناً مضر ہوتی ہے۔ (۱۵) آئروں۔ یہ ایک قسم کی بہت تیز آکسیجن ہے جو نہایت پاک و صاف ہوا میں نہایت قلیل مقدار میں پائی جاتی ہے مثلاً پہاڑوں کی چوٹیوں اور سطح سمندر کی ہوا میں۔ یا سبزہ زار پر نفثا مقامات کی ہوا میں۔ مواد قاسدہ کی مٹی جو ہوا میں ملتی ہے۔ یہ اس بلو کو ذرا مل کر لے والی ایک مقدار میں گیس ہے۔

(۱۶) پانی کے بخارات۔ سمندروں۔ دریاؤں۔ چھلیوں اور گرد و نواح کے پانی سے بخارات بن کر ہوا میں ملتے رہتے ہیں۔ ایسے بخارات ہوا میں کم و بیش ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب ان کی مقدار کم ہو تو ہوا خشک ہوتی ہے اور جب زیادہ ہو تو ہوا مرطوب ہوتی ہے۔ ہوا میں پانی کے بخارات کی مناسبت اور حیوانی اور نباتی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔

ہوا کی کثافتیں

ہوا کی کثافتیں۔ ہوا میں دھانی۔ معدنی۔ نباتی و حیوانی چار قسم کی کثافتیں پائی جاتی ہیں۔ ۱۔ دھانی کثافتیں۔ کاربانک ایسڈ گیس اور ایموٹیا وغیرہ ہوائی دھانی کثافتیں ہیں ہوا میں جب کاربانک ایسڈ گیس کی مقدار ۴۔ فیصدی یا تقریباً نصف حصہ فی ہزار سے زیادہ ہو تو ایسی ہوا مضر صحت ہوتی ہے اور جب اس کی مقدار ۷۔ دیا ۱۱ فیصدی ہو تو ایسی ہوا ہلکے ہوتی ہے۔ چنانچہ موسم سرما میں بند کمرے میں کوئلے خصوصاً پتھر کے کوئلے جلانے سے یہی گیس زیادہ پیدا ہو کر اس گیس کے سونیوالوں کی بیہوشی یا ملاکت کا باعث ہوا کرتی ہے۔ ۲۔ معدنی کثافتیں۔ گرد و غبار۔ مٹی و چوڑ و پتھر اور سیسہ و تانبا وغیرہ کے ذرات ہوا میں کر اٹے رہتے ہیں کسی کمرے کے اندر جب سورج کی شعاع بیڑتی ہے۔

تو اس شمع کے درمیان ہوا میں ذرات اُٹتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ایسے ذرات تنفس کے ذریعے پھیپھڑوں میں جا کر مختلف قسم کے امراض پیدا کرتے ہیں چنانچہ سبک تراش کو لمبوا کہاںسی وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے اور سیدھ کے کارخانوں میں کام کرنے والوں میں سے بعض مرض فالج ٹیبری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۳-۴) نباتی و حیوانی کثافتیں۔ اس قسم کی کثافتیں ہوا میں بکثرت ہوتی ہیں اور معدنی کثافتوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ نباتی و حیوانی مواد متعفن ہو کر ہوا کو کثیف کر دیتے ہیں اور اسی قسم کی کثافتوں سے بعض متعدی یا وبائی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے جرم زہراشیم بھی انہیں کثافتوں میں داخل ہیں۔

ہوا کی کثافت کے اسباب

(۱) تنفس کا اثر ہو پھر انسان و حیوان کے تنفس یا سانس لینے سے ہوا کثیف ہو جاتی ہے کیونکہ جب انسان یا حیوان ہوا میں سانس لیتا ہے تو ہوا کی آکسیجن زہیم دہ لینے میں خون میں جذب ہو جاتی ہے اور دم چھوڑنے میں خون کا ذخانی مادہ کاربائک ایسڈ گیس پھیپھڑوں سے خارج ہو کر اور ہوا میں مل کر اسے کثیف کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ایک چڑیا کو ایک خالی بوتل میں بند کر دیا جائے تو وہ تھوڑی دیر میں گھبرائے اور مرنے لگتی ہے اور بالآخر مر جاتی ہے اسی طرح اگر کسی مقلنس کو کچھ عرصہ کے لئے تازہ و صاف ہوا سے محروم کر دیا جائے تو وہ دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ یہی علیہ اور جملہ کے خوب کہا ہے۔

”ہر نفسے کہ فرومے رود و حیات ست و چوں بر سے آید مفرح ذات“

یعنی جو سانس اندر جاتا ہے وہ زندگی کو بڑھاتا ہے۔ مگر جو باہر آتا ہے وہ فرحت دینے والا ہے۔

پس جب ہو پھر انسان یا حیوانات کے تنفس کا ایسا مضرت اثر پڑتا ہے تو ایسی ہوا کی مضرت سے بچنے کے لئے ان ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

درا بند کمرے میں کبھی نہیں سونا چاہئے۔ اور نہ ہی سر اور منہ پر لحاف یا کپل لیکر سونا چاہئے جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ غموں و دوسرے مبتلا رہتے ہیں کیونکہ وہ کثیف ہوا میں سانس لیتے رہتے ہیں۔ (ب) سونے کے کمرے کا ایک دروازہ یا کھڑکی دن رات خصوصاً رات کے وقت برابر کھلی رہنی چاہئے۔ کیونکہ دن کی نسبت رات کے وقت ہر شخص کمرے میں زیادہ دیر تک

رہتا ہے۔ ہر شخص سوتے ہوئے بھی تقریباً اسی قدر سانس لیتا ہے جس قدر کہ جاگتے ہوئے اور حالت خواب میں بھی ہوا کو اسی قدر کشیف کرتا ہے جس قدر کہ بیداری میں۔ اس لئے رات کو بھی اسی قدر پاک و صاف ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جس قدر کہ دن کو۔ سردیوں میں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ ایک فضول خیال ہے کہ سرد ہوا سے زکام اور کھانسی ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ اگر کافی گرم کپڑے اوٹھے ہوئے ہوں تو ہنڈی ہواسے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ کشیف ہوا میں رہنے یا سونے سے ضرور زکام اور کھانسی وغیرہ ہو جاتی ہے۔ (ج) ایک ہی کمرے میں بہت سے اشخاص کو جمع ہونا یا سونا نہیں چاہئے ورنہ ان کی تاثیر تنفس سے اس کمرے کی ہوا کشیف ہو کر مضر صحت اثر پیدا کرے گی۔

(د) مسلمان خواتین کو ڈولیوں اور بند گاڑیوں میں سفر نہیں کرنا چاہئے اس سے ان کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ گاڑی کے دروازوں پر ہوا دار کھڑکیاں یا چھلنیں ہونی چاہئیں اور ڈولی کے پردوں میں کافی سوراخ ہونے چاہئیں۔

(۴) حیوانات کو بھی بند کوٹھڑیوں میں نہیں رکھنا چاہئے۔ بقائے صحت و حیات کے لئے انسان کی طرح حیوانات کو بھی پاک و صاف ہوا کی ضرورت ہے۔ کتابی بھیر بکری کیسے بھینس بٹو، گھوڑا وغیرہ سب حیوانات اسی طرح سے سانس لیتے ہیں جس طرح سے کہ ہم سانس لیتے ہیں۔ پس ان کے تنفس سے بھی ہوا کشیف ہو جاتی ہے۔ لہذا ایسے حیوانات کو بند کوٹھڑیوں میں نہیں رکھنا چاہئے جیسا کہ عام طور پر موسم سرما میں کیا جاتا ہے۔ نیز ان کو کسی ایسے کوٹھے میں بھی نہیں بندھنا چاہئے جس کی چھت پر یا جس کے بالا خانہ پر آدمی سوتے ہوں کیونکہ ایسے حیوانات کی تاثیر تنفس کے علاوہ ان کے گوشت اور متالی کی خفونت سے ہوا نہایت متعفن اور زہریلی ہو جاتی ہے۔

(۲) آگ اور دھویں کا اثر ہوا پر۔ جیسا کہ مذکور ہوا لکڑی، کوئلہ، ییمپ شمع اور چراغ وغیرہ ہر ایک چیز کے جلنے کے لئے بھی آکسیجن مطلوب ہوتی ہے، اور جو چیز جلتی ہے اس میں آکسیجن ختم ہوتی ہے اور اس سے کاربانک ایسڈ گیس خارج ہو کر ہوا میں مل کر اسے کشیف و مضر صحت بنا دیتی ہے لہذا ایسی مضر صحت ہوا سے بچنے کے لئے ان ہدایات پر عمل کرنا چاہئے۔ (۱) جس کمرے میں دھویں وغیرہ نکلنے کیلئے کوئی چینی یا اور راستہ نہ ہو۔ تو اس میں آگ نہیں جلائی چاہئے۔ موسم سرما میں عموماً اس قسم کی غلطی کی جاتی ہے۔ کہ کمرے کے دروازوں کو

بند کر کے اس میں آگ جلا کر یا کوئلے دہکا کر اس میں کھانا پکاتے ہیں۔ ایسا کرنے سے اس کے
کی ہوا نہایت کثیف ہو جاتی ہے اور ایسی مضر ہوا میں سانس لینے سے صحت بہت خراب
ہو جاتی ہے۔

(ب) کسی بند کمرے میں کوئلے خصوصاً پتھر کے کوئلے نہیں جلانے چاہئیں اور نہ ہی
کمرے میں کسی کشادہ کڑھے یا کڑا ہی وغیرہ میں کوئلے سلگنے چاہئیں کیونکہ کوئلوں کے
جلنے سے کاربانک ایسڈ گیس بکثرت پیدا ہوتی ہے اور یہ گیس نہایت زہریلی ہوتی ہے اکثر سننے
میں آیا ہے کہ جاڑوں میں بند کمرے میں کوئلے جلا کر سونے سے بہت سے اشخاص مر گئے ہیں۔
(ج) ایک کمرے میں بہت لمبے یا چراغ وغیرہ نہیں جلانے چاہئیں کیونکہ ایک
کمرے میں ایک متوسط لمبے یا چراغ کے روشن رہنے یا جلنے رہنے سے اس قدر ہوا کثیف
ہو جاتی ہے جس قدر کہ ایک شخص کے تنفس سے۔ ایسا ہی دوست موم ٹیلوں کے جلنے سے
بھی ہی قدر کاربانک ایسڈ گیس پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی قدر آکسیجن صرف ہوتی ہے جس قدر
کہ ایک آدمی کے سانس لینے سے۔ اور ملائم موم بتیاں جو جلد پگھل جاتی ہیں اور جن سے سخت
بدبو آتی ہے۔ ان سے زیادہ دھواں نکلتا ہے اور وہ زیادہ مضر ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں برقی یا گیس کی روشنی تو بہت ہی کم مل سکتی ہے بلکہ عمدہ اور صاف لمبے
بھی بہت کم گھروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ بیچارے غریب لوگ ٹوئین کی ڈبیاں یا بلا جھنی
کے لمبے جلالتے ہیں۔ اور رات کو سونے کے کمرے میں ایسے ہی لمبے جلا کر سوتے ہیں جس سے
کہ اس کمرے میں نہایت دھواں ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے وغیرہ خراب ہونے کے
علاوہ اس میں سونے والے جب صبح کو بیدار ہوتے ہیں تو ان کے ناک کے اندر دھوئیں کی سیا
ئی ہوئی ہوتی ہے۔ اس سے آپ بچہ نکال سکتے ہیں کہ ان بیچاروں کی صحت کیسے اچھی رہ سکتی ہے
ایسے لوگ عموماً کھانسی میں مبتلا اور مرض سس کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ خدا اعلیٰ اس کو
ہندوستان سے نکالے اور ہم سب کو پاک و صاف رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔
(د) گھر و نکی صفائی کا اثر ہوا پر۔ مکانوں میں کھڑا رکٹ خصوصاً میوہ جات کے
چھلکے یا گٹھلیاں یا سبزی کرکاری کی کترن چھانٹ وغیرہ پڑے رہنے سے ہوا کثیف ہو جاتی
ہے۔ اور پختہ و بد رنگ وغیرہ کی غلاظت و کثافت سے تو ہوا نہایت ہی کثیف اور گندی ہو
جاتی ہے کیونکہ نباتی و حیوانی فضلات جلد گلنے سڑنے لگتے ہیں اور ان کی سڑا ہوا میں مل کر

اس کو کثیف اور متعفن بنا دیتی ہے۔ پس ایسی مضر صحت ہوا سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہئے :

(ا) تمام مکمل خصوصاً باورچی خانہ غسل خانہ اور بالخصوص پانخانہ کو صاف رکھنا چاہئے گھر کی مورچوں اور پانخانہ کو صاف نہ رکھنے سے ہوا متعفن ہو کر اکثر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں :

(ب) فرش اور دیواروں پر تھوکنہ چاہئے۔ کیونکہ بعض بیمار اشخاص مثلاً مریضانِ سِل یا تپِ دق کے تھوک یا کھسکار میں اس مرض کے جراثیم انتہایت خرد خرد کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کا تھوکا ہوا تھوک یا بلغم خشک ہو کر بذریعہ ہوا تندرست اشخاص کے پیچھے پڑنے میں جا کر وہی مرض پیدا کرتا ہے :

(ج) گھروں میں مریضوں کے کمروں کی صفائی کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہئے کیونکہ مریضوں کے تھوک بلغم۔ پل و براز۔ جلد پر کی بھوسی یا پھسلکوں اور زخموں کے مواد وغیرہ سے کثیف ہو جاتی ہے۔ اور ایسی کثیف اور متعفن ہوا سے اکثر متعدی و ذہابی بیماریاں پیدا کرتی ہیں :

(د) کوچہ و بازار کی صفائی کا اثر ہوا پر جس طرح سے مکانون کی کثافت ہوا کو کثیف کر دیتی ہے۔ اسی طرح سے کوچہ و بازار کی کثافت بھی ہوا کو کثیف کر دیتی ہے :

سرکاری محکمہ صفائی کے انتظام سے ہندوستان اور پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں کے بازاروں میں عمدہ پختہ سڑکیں بنا دی گئی ہیں اور گلیوں کو چوں میں پختہ فرش لگوا دیئے گئے ہیں اور انتہایت عمدہ نالیاں بنوا دی ہیں اور صبح شام ان کو صاف کیا جاتا ہے۔ لیکن اکثر شہروں میں ہمارے نادان بھائی اپنی نادانی سے اس صفائی کا صفایا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ موسمِ گرما میں بعض شہروں مثلاً لاہور و امرتسر کی فرش شدہ گلیوں میں بعض لوگ گائیں اور بھینسیں وغیرہ باندھ دیتے ہیں۔ جن کے گوبر اور متالی سے فرش کا اکثر حصہ کثیف ہو جاتا ہے اور بعض کوچوں میں بعض بیوقوف عورتیں بچوں کو پانخانے بٹھا دیتی ہیں اور بعض آدمی گلی کو پے میں جہاں جی چاہا پھینک کر دیتے ہیں۔ اب بتلائیے ایسی صورت میں صفائی کا صفایا نہ ہو تو کیا ہو؟ اس کے علاوہ اکثر کوچوں میں سے گزرتے وقت آپ دیکھیں گے کہ مکانون کی دیواروں پر گوبر کے پلوں کی چاند ماری کی ہوئی ہے خصوصاً جہاں گوبر یا گولے آباد ہوتے ہیں مثلاً سو میں اگر کسی کو یہ نظر دیکھنا ہو تو وہ محلہ سمیاں میں تشریف ل جائے :

اب یہ تو ہماری صفائی کا حال ہے اور پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم تندرست کیوں نہیں رہتے؟

سچ پوچھو تو ہم بیماریوں کو خود مہمان کرتے ہیں پس جب ہمارے شہروں کی صفائی کا یہ حال ہے۔ تو پھر اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اکثر متعدی اور وبائی امراض مثلاً بخار، ہیضہ، چیچک اور طاعون وغیرہ ہمارا صفایا کرتی رہتی ہیں پس یہ سچ ہے کہ "ازماست کہ برماست" یعنی ہم پر جو مصیبت آتی ہے۔ وہ ہمارے اپنے اعمال کی شامت ہے۔

فی کس کس قدر ہوا اور کار ہے؟ یعنی ایک شخص کو کس قدر ہوا کی ضرورت ہے؟ ایک متوسط جوان شخص آرام کی حالت میں براۓ تنفس ایک گھنٹہ میں تقریباً ۹ رکعب فٹ کاربانک ایسڈ گیس خارج کرتا ہے گویا ۲۴ گھنٹوں میں ۵ رکعب فٹ لیکن کام کر رہی حالت میں یہ مقدار بہت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ معمولی حالت میں ۹ رکعب فٹ فی گھنٹہ اور زور کا کام کرنے میں ۱۹ رکعب فٹ فی گھنٹہ یہ گیس براۓ تنفس خارج ہوتی ہے۔

یہ بتایا جا چکا ہے کہ خالص ہوا کے ہر ذرے ہزار حصوں میں چار حصے یہ گیس ہوتی ہے اور اگر بجائے ۴ کے یہ ۶ حصے بھی ہو جائے تب بھی ایسی ہوا سے صحت پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا یعنی اگر ہوا میں ۰.۲ فیصدی اس گیس کی کثافت ہو تو ایسی ہوا مضر صحت نہیں ہوتی لیکن اگر گیس کی مقدار اس سے زیادہ ہو تو وہ ہوا ضرور مضر صحت ہوتی ہے۔ پس اگر ہوا میں ۰.۲ فیصدی کے تناسب سے اس گیس کا اندازہ لگایا جائے تو ۱۰۰ مکعب فٹ ہوا میں ۰.۲ مکعب فٹ ۱۰۰۰ مکعب فٹ ہوا میں ۲ مکعب فٹ اور ۱۰۰۰ مکعب فٹ ہوا میں ۲۰۰ مکعب فٹ اور ۱۰۰۰۰ مکعب فٹ ہوا میں ۲۰۰۰ مکعب فٹ یہ گیس ہوگی اور جب ایک متوسط جوان شخص براہ تنفس ایک گھنٹے میں ۶ مکعب فٹ یہ گیس خارج کرتا ہے اور ۶ مکعب فٹ یہ گیس اگر ۳۰۰ مکعب فٹ میں مخلوط ہو تو وہ ہوا کثیف ہو جاتی ہے پس اس سے یہ ظاہر ہے کہ ایک متوسط جوان شخص اپنے تنفس سے ایک گھنٹے میں ۳۰۰ مکعب فٹ ہوا کو کثیف کر دیتا ہے اسلئے اسے فی گھنٹہ ۳۰۰ مکعب فٹ تازہ ہوا کی ضرورت ہے لیکن یہ معلوم کیا گیا ہے کہ اگر ایک کمرے کی ہوا کو ایک گھنٹے میں تین مرتبہ بدل دیا جائے تو اس میں سرد ہوا کے جھوکے یا ہوازدگی کا کچھ اندیشہ نہیں ہوتا۔ پس اگر ایک کمرے میں فی کس ایک ہزار ۱۰۰۰ مکعب فٹ جگہ معین کی جائے اور اس کی ہوا کو ایک گھنٹے میں تین مرتبہ بدلنے کا انتظام کیا جائے تو اس طرح سے بھی ایک گھنٹے میں فی کس تین ہزار ۳۰۰ مکعب فٹ تازہ ہوا ہم پہنچ جاتی ہے۔ پس اس انتظام سے فی کس ایک ہزار مکعب فٹ جگہ کافی ہے مثلاً ایک کمرہ جس کا طول ۲۰ فٹ عرض ۵ فٹ اور بلندی ۱۰ فٹ ہو تو اس کا مکعب

رقبہ = $۲۰ \times ۱۵ \times ۱۰ = ۳۰۰۰$ مکعب فٹ گویا اس میں تین ہزار مکعب فٹ ہوا ہے پس
قاعدہ اس کمرے میں ایک آدمی ہونا چاہیے اور ایک ایک گھنٹے بعد اس کی ہوا بدلتے رہنا
چاہیے لیکن اگر اس کی ہوا کو ایک گھنٹے میں بجائے ایک بار کے تین بار بدل دیا جائے تو اس میں
تین آدمی سوکتے ہیں اور اگرچہ بار بدل دیا جائے تو چھ آدمی سوکتے ہیں لیکن چونکہ چاروں
میں فی گھنٹہ تین بار سے زیادہ ہوا بدلنے میں ہوا زدگی کا خوف ہوتا ہے اس لئے فی کس کم
از کم ایک ہزار مکعب فٹ (جس میں اسی قدر ہوا ہوتی ہے) ضروری ہے *

ایسے مکانات کہ جن میں مستقل یا دائمی سکونت یا رہائش نہیں ہوتی جیسے معابد و مساجد مدارس
و لیکچر ہال وغیرہ اور ان میں وقتاً فوقتاً لوگوں کا بہت بڑا مجمع ہوتا ہے وہاں یہ ہوائے مطلوبہ کی
مقدار کا اندازہ بالائینا سے انتظام کرنا بہت مشکل ہے پس ایسے مکانات جہاں تک ممکن ہو
بہت زیادہ ہوا دار ہونے چاہئیں اور کارخانوں جہاں خانوں بطایع اور دفاتر وغیرہ میں
کوئی کس حسب قدر زیادہ جگہ دی جائے اور آمد و رفت ہو کا حسب قدر زیادہ انتظام اسکے اس قدر بہتر ہے *
تندرست کی نسبت بیمار شخص کو تازہ ہوا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ایک بیمار شخص کو
تندرست کی نسبت کم از کم ڈیڑھ تازہ ہوا بہم پہنچانی چاہیے یعنی اسے فی گھنٹہ بجائے ۳۰۰
مکعب فٹ کے ۲۵۰ مکعب فٹ ہوا ملنی چاہئے۔ ہر ایک مریض کو عموماً اور کسی متعدی مرض
کے مریض یا مریض متعلقہ جراحی کو خصوصاً زیادہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ جب
علاج اور تیمارداری میں اس بات کو مد نظر نہیں رکھا جاتا تو باوجود معقول علاج کے مریض
جلد شفا یاب نہیں ہوتا *

لیکن کافی ہوا کی آمد و رفت کے معقول انتظام سے اکثر ہسپتالوں یا شفا خانوں میں فی
مریض ۵۰۰ فٹ مکعب جگہ کا انتظام ہوتا ہے اور جلیخانوں میں فی قیدی ۸۰۰ مکعب فٹ
کا اور بارکوں میں فی سپاہی ۶۰۰ مکعب فٹ کا اور بورڈ سکولوں میں فی طالب علم ۱۰۰ مکعب فٹ کا
کسی کمرے کی وسعت یا اسکی ہوا کا اندازہ کرتے وقت اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس
کمرے میں جس قدر اسباب پڑا ہو۔ اتنی جگہ ہوا کے حساب کرنے میں کم کر دینی چاہئے۔ نیز
ہیمپ یا چرائی غلے سے ہوا میں جو کثافت ملتی ہے۔ اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے *

ہجوم خلائی اور بھڑکھار کے خطرات

ایک مکان یا کمرے میں بہت سے لوگوں کا جمع ہو کر رہنا نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ عارضی ہجوم۔ عارضی ہجوم یا گھٹنے میں اکثر لوگوں کو درد سر۔ دوران سر۔ سر ہلکانا۔ دست و پے اور غشی وغیرہ کی شکایات ہو جایا کرتی ہیں اور اگر مجمع بہت بڑا ہو تو بعض اوقات شدت گرمی یا دم گھٹنے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

مستقل ہجوم۔ جہاں لوگ مستقل یا دائمی طور پر کثیف ہوا میں رہتے ہیں مثلاً تنگ و تاریک کمروں میں بہت سے لوگوں کا اکٹھے رہنا یا سونہ تو ایسی صورت میں انکی صحت بہت خراب ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اُن کا ذمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ طبیعت سست اور پڑمردہ رہتی ہے۔ کام کاج کو جی نہیں چاہتا وغیرہ ایسے لوگوں کو طرح طرح کے مہلک امراض مثلاً تپ دق، محرقہ، ہیضہ، طاعون، پھیپک اور خسرہ وغیرہ میں مبتلا ہو جانے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے اور بچے تو کثیف ہوا سے بہت زیادہ بیمار ہو جاتے ہیں۔

آمدورفت ہوا۔ آمدورفت ہوا کے یہ معنی ہیں کہ پاک و صاف ہوا برابر کمرے کے اندر آتی رہے مگر ہوا کے جھوکے (ڈرافٹ) نہ آئیں اور کثیف ہوا کمرے سے باہر نکلتی رہے پس اس مطلب کے لئے مکان ہمیشہ ہوا دار ہونا چاہئے۔ چنانچہ کمرے کی دیواروں میں مناسب مقامات پر درزیچے یا کھڑکیاں رکھنے کے علاوہ چھت کے قریب ہوا دان ہونے چاہئیں یا چھت اور دیوار کے نیچے میں چھوٹے چھوٹے جھوکے چھوڑ دئے جائیں۔ اور فرش کے قریب دیوار میں رخ کر کے باہر کی طرف جالی لگا کر دیوار کے اندر ایک نلکہ یا نالی لگا دی جائے جو کمرے کے اندر کی طرف پیار پانچ فٹ اوپر کو نکلی رہے کیونکہ اس طرح سے ٹھنڈی ہوا کمرے کے اندر نہیں آ سکتی اور چونکہ گرم ہوا سرد ہوا کی نسبت ہمیشہ ہلکی ہوتی ہے اور جو ہوا ہم بذریعہ تنفس خارج کرتے ہیں یہ بھی باہر کی ہوا کی نسبت رسولے سخت موسم گرم یا کمرے گرم اور ہلکی ہوتی ہے اس لئے ایسی ہوا کمرے میں اوپر کی طرف جاتی ہے اور سرد ہوا کمرے میں گرم ہوا سے نیچے رہتی ہے لیکن سرد ہوا ہمیشہ گرم ہوا کا تعاقب کرتی رہتی ہے تاکہ سب جگہ حرارت یکساں رہے اس لئے سرد ہوا کی آمد کیلئے کمرے میں فرش کے قریب سوراخ اور جھریاں رکھوانی چاہئیں اور گرم و کثیف ہوا کے اخراج کے لئے چھت کے قریب ہوا دان رکھولے چاہئیں۔

جب تم باہر کی کھلی ہوائیں پھرتے ہوئے کسی کمرے میں جاؤ اور اس میں سے تمہیں ذرا سی بھی بو آئے تو جان لو کہ اس کمرے کی ہوا کثیف ہے +

ہوا کی صفائی

ہوا کا قدرتی طور پر صاف ہونا۔ قدرتی طور پر ہوا سورج کی گرمی سے لطیف اور صاف ہو جاتی ہے نیز آمدنی چلنے میں نہ برسنے اور بجلی چلنے سے بھی ہوا صاف ہو جاتی ہے دن کے وقت نباتات ہوائیں سے کاربانک ایسڈ گیس جذب کر کے اسے صاف کر دیتے ہیں۔ اور پھولوں کی خوشبوئیں بھی ہوائیں میں مل کر اسے صاف کر دیتی ہیں +

ہوا کا مصنوعی طور پر صاف کرنا سب سے مقدم یہ ہے کہ ہوا کی کثافت کے اسباب کو دور کریں۔ چنانچہ اپنے مکانات وغیرہ کو خوب صاف ستھرا رکھیں۔ اور پھر دافع تعفن ادویہ سے کثیف اور متعفن ہوا کو پاک و صاف کریں اس مطلب کیلئے خشک سیال اور بخاری تبن قسم کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں (۱) خشک ادویہ مثلاً کاربالک پاؤڈر اور چونہ وغیرہ (۲) سیال ادویہ مثلاً فینائل اور کانڈیز لوشن وغیرہ (۳) بخاری ادویہ مثلاً گندھک دہواں اور کلورین گیس وغیرہ۔ ان ادویہ کا طریق استعمال آگے و بانی امراض کے بیان میں آئیگا۔

خلاصہ بیان ہوا جو یاد رکھنے کے قابل ہے

پاک و صاف ہوا ہمیشہ کیسے مل سکتی ہے؟ جیسا کہ مذکور ہوا کہ ہمارے سکونی مکانات کی ہوا ہمارے تنفس سے آگ و چراغ وغیرہ جلنے سے نباتی و حیوانی مادوں کی سڑاند سے اور دیگر اسباب کثافت سے کثیف ہو جاتی ہے تو ہمیں ہمیشہ پاک و صاف ہوا حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہئے +

۱) ہمیں اپنے مکانات میں ہوا کی آمد و رفت کا ایسا مناسب انتظام رکھنا چاہئے کہ ان میں ہر وقت تازہ اور صاف ہوا آتی رہے اور کثیف ہوا ان سے خارج ہوتی رہے +

۲) بند کمرے میں کبھی نہیں سونا چاہئے اور نہ ہی سر اور منہ کو چادر۔ لحاف یا کبیل میں ڈھک کر سونا چاہئے۔ یہ عادت مضر صحت ہے +

(۳) سونے کے کمرے کا ایک دروازہ یا کھڑکی رات دن خصوصاً رات کے وقت برابر کھلی

رکھنی چاہئے۔ اور کمرے کے اندر چھنی یا انگلیٹھی کا جو سوراخ ہو۔ اس کو بھی ہمیشہ کھلا رہنے دینا چاہئے۔ موسم سرما میں بھی ہوا کی آمد و رفت کے راستوں کو بالکل بند نہیں کر دینا چاہئے۔
 (۴) صبح کے وقت ہر ایک کمرے کے دروازوں اور کھڑکیوں کو کھول دینا چاہئے تاکہ ہر ایک کمرے میں ہر روز کم از کم ایک بار تازگی ہو۔ کاجوئی گزر ہو جایا کرے۔
 (۵) ہر ایک کمرے میں روشن دان ہونا چاہئے تاکہ اس میں روشنی کا گزر ہوتا رہے۔ کیونکہ تاریک کمروں یا مکانوں کی ہوا ہمیشہ کثیف ہوتی ہے۔ اس لئے یہ مثل مشہور ہے کہ جس گھر میں روشنی نہیں آتی وہاں بیماری آتی ہے۔

(۶) اگر کسی کمرے میں داخل ہونے پر وہاں سے کسی قسم کی بدبو آئے تو جان لو کہ اس کمرے کی ہوا کثیف ہے اور وہاں صاف ہوا کی آمد ضرورت ہے جس کا انتظام فوراً کرنا چاہئے۔
 (۷) ایک ہی کمرے میں بہت سے اشخاص کو جمع ہونا یا سونا نہیں چاہئے کیونکہ انکی تاثیر تنفس سے اس کمرے کی ہوا کثیف ہو جاتی ہے۔

(۸) حیوانات کو بند کوٹھڑیوں میں نہیں باندھنا چاہئے اور نہ ہی ان کو مکانات سکنی کے صحنوں یا بالاحالوں کے نچلی کوٹھڑیوں میں باندھنا چاہئے۔

(۹) کسی بند کمرے میں آگ یا کوئلے خصوصاً پتھر کے کوئلے نہیں جلانے چاہئیں اور ایک بند کمرے میں کوئلے جلا کر اس میں ہرگز ہرگز سونا نہیں چاہئے۔

(۱۰) ایک کمرے میں بہت لمبے یا چراغ نہیں جلانے چاہئیں اور مٹی کے تیل کے بلاچھنی کے لمبے یا مٹی کی بتیاں تو ہرگز نہیں جلانی چاہئیں سوائے وقت چراغ کو گل کر دیا جائے تو بہتر ہے۔

(۱۱) گھروں میں خوب صفائی رکھنی چاہئے۔ اور باورچی خانہ غسل خانہ۔ پانخانہ اور دھوڑیوں کو خوب صاف رکھنا چاہئے۔ فرش اور دیواروں پر ہرگز ٹھوکانا نہ چاہئے۔

(۱۲) گھروں میں مریضوں کے کمروں کی صفائی کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہئے۔
 (۱۳) کوچہ و بازار کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

(۱۴) تاکہ نباتی و حیوانی مادوں کی سڑاند سے ہوا کثیف نہ ہو۔ تمام ایسی کثافتیں فوراً احتیاط سے آبادی سے دور لے جا کر دفن کر دینی یا جلا دینی چاہئیں۔

(۱۵) قصابوں۔ چمڑنگوں۔ مویجیوں اور رنگریزوں کی دکانیں اگر قصبہ یا شہر میں ایک طرف ہوں تو بہتر ہے اور دھانی کارخانوں کو تو ضرور آبادی سے دور ہونا چاہئے۔

(۱۶) اپنے جسم اور لباس کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہئے *

(۱۷) جیسا کہ مذکور ہوا ہمارے مکانات اور کوچہ و بازار کی ہوا کی نسبت شہر کے باہر کی کھلی ہوا پاک صاف ہوتی ہے اور پرفضا مقامات۔ کھلے میدانوں۔ پہاڑوں۔ کنارہ سمندر اور سطح سمندر کی ہوا بہت صاف ہوتی ہے پس بطور سیر و تفریح ہر روز باہر ہوا خوری کیلئے جانا اور کبھی کبھی تبدیل آب ہوا کی غرض سے پرفضا و خوش ہوا مقامات پر جانا صحت کیلئے نہایت مفید ہوتا ہے *

(۲) پاک صاف پانی

ہوا کے بعد زندگی اور صحت کو قائم رکھنے کیلئے پانی سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ غذا کے بغیر صرف پانی پر آدمی ہفتوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن بغیر پانی کے وہ چند دنوں میں ہی مر جاتا ہے۔ اور یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ بھوک کی نسبت پیاس کی برداشت بہت مشکل ہوتی ہے۔ قیام صحت کے لئے جیسے پاک و صاف ہوا کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی پاک و صاف پانی کی ضرورت ہے جس طرح کثیف ہوا سے ہم بیمار ہو جاتے ہیں اسی طرح کثیف پانی سے بھی ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی قسم کے موذی اور مہلک امراض صرف کثیف پانی پینے سے ہو جاتے ہیں مثلاً بھاری یا قبیل پانی پینے سے بخم ہو جاتی ہے جس پانی میں چوہے وغیرہ کے اجزاء ہوں اس سے سنگ مثانہ (پتھری) یا گھٹکھا وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ اور اگر پانی میں نباتی یا حیوانی کثافت (جراثیم) ہوں تو اس سے اسہال، پیچش، کرم شکم بلکہ ہیضہ اور محرقہ بخار، رائبرک فیور وغیرہ مہلک امراض ہو جاتے ہیں پس صحت کو بحال رکھنے کے لئے ہمیشہ پاک و صاف پانی پینا چاہئے۔ اور صاف پانی کے حاصل کرنے کے لئے اور اس کو پاک و صاف رکھنے کے لئے بہت کوشش اور نہایت اہتمام کرنا چاہئے *

نہایت پرانے زمانے کے لوگ مثلاً قدیم مصری و ہندی اور یونانی وغیرہ اس زمانے کے لوگوں کی نسبت پانی کے متعلق نہایت صفائی اور احتیاط کو مد نظر رکھتے تھے۔ اس بات کا ثبوت ان کی شاندا پانی کے برتنوں سے ملتا ہے۔ جو کہ بطور قدیمی عجائبات یورپ کے بعض عجائب خانوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہندو بھی پانی پینے کے پانی کو لانے اور رکھنے کے متعلق آج کل بھی نسبتاً زیادہ صفائی سے کام لیتے ہیں *

پینے کے پانی کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) زندگی کے لئے ہوا کے بعد پانی سب سے ضروری چیز ہے (۲) صحت کو بحال رکھنے کیلئے ہمیشہ پاک و صاف پانی پینا چاہئے (۳) کثیف یعنی سیلا کچیل یا بدبودار پانی ہرگز نہیں پینا چاہئے (۴) بڑے بڑے شہروں میں جہاں نل لگے ہوئے ہیں وہاں ہمیشہ نل کا پانی پینا چاہئے (۵) پمپ دار پختہ کنوئیں کا پانی بھی بہتر اور محفوظ ہوتا ہے۔

جہاں نل کا انتظام نہ ہو وہاں ایسے کنوئیں بنوانے چاہئیں یا پرانے پختہ کنوؤں میں پمپ لگوانے چاہئیں پمپ دار کنوئیں کی تصویر دیکھو اگلے صفحات میں،

(۶) کنوؤں کو ہمیشہ پاک و صاف رکھنا چاہئے۔ دریا۔ نہر۔ ندی۔ تالہ اور جھیل وغیرہ کا پانی چونکہ عموماً کثیف ہوتا ہے اس لئے اسکو جوش دیکر پینا چاہئے پینے کے پانی کو شیشہ پنی تانبہ یا پیتل کے صاف برتنوں میں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو مٹی کے صاف برتنوں میں صاف جگہ پر ڈھانپ کر رکھنا چاہئے (۷) اگر پانی کے پاک و صاف یا عمدہ ہونے کے متعلق ذرا بھی شبہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کو جوش دیکر کسی صاف برتن میں گرم گرم سی ڈال کر ڈھانپ دیا جائے جب تک کہ وہ سرد ہو جائے۔ پانی کو صاف کرنے کیلئے اسے کسی کپڑے میں چھاننا بالکل مفید ہے کیونکہ بیماری کے جرمز یا جراثیم اسقدر باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں کہ وہ ہر ایک کپڑے کے مسامات سے باسانی نکل جاتے ہیں پس پینے کے پانی کو صاف کرنے کیلئے اس کو صرف جوش دینا ہی بہترین طریق ہے۔ ملک چین کے باشندے پانی کے متعلق نہایت محتاط ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک پانی کو جوش نہ دیا جائے وہ کبھی عمدہ اور خوشگوار نہیں ہوتا۔ وہ کچے پانی سے یعنی نہ پکائے ہوئے پانی سے ہمیشہ ڈرتے ہیں اور اس کو نہیں پیتے۔ یہی سبب ہے کہ وہ لوگ اسہال پیش ہیضہ اور تپ محرقہ میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں (۸) پس امراض سے محفوظ رہنے کے لئے خصوصاً ہیضہ اور تپ محرقہ رایتھریک فیور سے محفوظ رہنے کیلئے تو پانی کو ضرور ابال کر پینا چاہئے (۹) جن مقامات میں مرض گھیکھ یا گلہر عام ہوتا ہے۔ وہاں پر تو ہر ایک شخص کو جوش دیکر پانی پینا چاہئے۔ اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے یہ بہترین احتیاط ہے (۱۰) گرمی کے موسم میں پکا ہوا سرد پانی یعنی جوش دیکر سرد کیا ہوا پانی حسب خواہش ضرور پیتے رہنا چاہئے کھانے کے ساتھ تھوڑا سا پانی پی لینے کی بجائے اگر حسب خواہش پانی خوب پیا جائے تو صحت یابند رہے گی

بہتر رہتی ہے (۱۱) اگر خشک مقامات میں سنگ گردہ و مثانہ اور موتیا بند کی بیماری زیادہ ہو کر پانی سے۔ وہاں کے لوگ اگر پکا ہوا پانی بکثرت پیتے رہیں تو ان امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں (۱۲) دن رات میں بار بار تھوڑا تھوڑا پانی پینا صرف دو تین بار زیادہ زیادہ پانی پینے سے بہتر ہوتا ہے *

اب ہم آپ کی مزید معلومات کے لئے پانی کی ماہیت اس کی صفات اور طریق حصول وغیرہ کا ذیل میں مفصل بیان کرتے ہیں۔ دیگر مشروبات مثلاً چائے۔ قہوہ۔ سوڈا و اٹریلیمنیڈ شربت سکنجبین اور شراب وغیرہ کا بیان دیکھو آگے غذا اور مشروبات کے بیان میں *

پانی کی صفات۔ خالص پانی صاف شفاف بے رنگ بے بو اور بے ذائقہ ہوتا ہے یہ ہوا کی نسبت ۱/۷ گنا بھاری ہوتا ہے اور فارن ہائٹ تھرما میٹر ۲۱۲ درجوں والا مقیاس انحراف کے ۳۲ درجہ پر منجمد ہو جاتا ہے۔ اور ۲۱۲ درجہ پر کھولنے لگتا ہے بالکل خالص پانی قدرتی طور پر نایاب ہر چنانچہ بارش کا پانی جو کہ چشمہ اور کوئٹ وغیرہ کے پانی کی نسبت پاک و صاف تر ہوتا ہے اس میں بھی ایمنیہ وغیرہ کی ذرا سی کثافت ہوتی ہے۔ اور زمین پر گر کر تو وہ بالکل کثیف ہو جاتا ہے البتہ اگر زمین پر گرنے سے پہلے اس کو صفائی اور احتیاط سے جمع کیا جائے تو پھر وہ صاف ترین پانی ہوتا ہے مگر پانی کو بالکل خالص بنانے کے لئے صرف ایک ہی ترکیب ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو مقطر یا کشید کر لیا جائے لیکن جب ہم خالص پانی کا لفظ بولتے ہیں تو قانون صحت کے رو سے اس سے مذکورہ بالا کیمیاوی آب مطلق مراد نہیں ہوتی۔ کیونکہ کیمیاوی اعتبار سے جو خالص پانی (آب مطلق) ہوتا ہے وہ بالکل خالص ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی ذرا سی بھی کثافت یا آمیزش نہیں ہوتی لیکن قانون صحت کے لحاظ سے جو خالص پانی ہوتا ہے۔ اس میں نہایت قلیل مقدار میں بعض اشیا محلول ہوتی ہیں لیکن وہ کسی طرح سے مضر صحت نہیں ہوتا بہر کیف پانی میں مندرجہ ذیل صفات ہونی چاہئیں *

(۱) پانی میں کسی قسم کی بو نہ ہو (۲) وہ بے رنگ ہو۔ البتہ اگر گہرا پانی ہو تو اس کی رنگت نیلگوں ہو تو مضائقہ نہیں (۳) نہ اس کی سطح پر کوئی چیز تیرتی ہو۔ نہ اس کے درمیان کسی قسم کی کثافت کے ذرات معلوم ہوں اور اس کو ٹھیرانے پر اس کے نیچے کسی قسم کا ڈر دیا گا دتہ نشیز نہ ہو (۴) وہ خوش ذائقہ ہو۔ اگر اس کا ذائقہ تلخ یا ٹھیکین ہو تو سمجھو کہ وہ پانی کثیف ہو (۵) وہ بہت قلیل بھی نہ ہو اور (۶) اس میں ہوا کی کافی آمیزش ہو جس سے وہ چکدار معلوم ہوتا ہے *

پانی میں غذائیت اور جسم انسان میں پانی کی مقدار۔ اگرچہ عام طور پر پانی میں غذائیت نہیں مانی جاتی۔ لیکن درحقیقت یہ غذا کا جزو اعظم ہے۔ کیونکہ جسم انسان کی بناوٹ میں ۷۰ فیصدی یا دو تہائی سے تین چوتھائی تک پانی ہوتا ہے۔ اس لئے بقائے حیات کیلئے یہ نہایت ضروری ہے۔ نیز یہ اس واسطے بھی نہایت ضروری ہے کہ (۱) یہ منہضم غذا کو تحلیل کرتا اور اسکے جذب ہونے یا جزو بدن ہونے میں مدد کرتا ہے۔ (۲) یہ خون کی رقت دہنڈپن کو قائم رکھتا ہے۔ خون میں تقریباً ۸۰ فیصدی پانی ہوتا ہے (۳) یہ فضلات جسم کو براہ بول و براز اور پسینہ وغیرہ خارج کرتا ہے چنانچہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک تندرست شخص اپنے پھیپھڑوں۔ آنتوں جلد اور گردوں کی راہ سے دن رات میں ۱۲ سے ۱۵ پونڈ تک پانی خارج کرتا ہے۔ یعنی پھیپھڑوں سے براہ تنفس ایک پونڈ رصف سیر۔ جلد سے براہ پسینہ تقریباً ڈیڑھ پونڈ۔ اور گردوں و آنتوں سے براہ بول و براز تقریباً اڑھائی پونڈ پس جسم انسان میں جس قدر پانی کا روزانہ صرف ہوتا ہے۔ اسی قدر بطور بدل مایتحمل اس صرف شدہ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمیں پانی کہاں سے ملتا ہے؟ اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ ہمیں پانی کہاں سے ملتا ہے اور پینے اور کھانا پکانے کیلئے ہمیں پاک صاف پانی کس طرح سے ہم پہنچانا چاہئے؟ زیادہ تر پانی جو ہم روزمرہ استعمال کرتے ہیں وہ دریاؤں۔ ندیوں۔ نہروں۔ تالابوں اور خصوصاً کنوؤں سے حاصل ہوتا ہے لیکن بڑے بڑے شہروں میں دریا یا تالاب کے نلوں کے ذریعے پانی آتا ہے۔ اب ہم ہر ایک قسم کے پانی کا علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

(۱) بارش کا پانی۔ بارش کا پانی نسبتاً پاک و صاف تر ہوتا ہے بشرطیکہ اسے کھلے میدانوں میں زمین پر گرنے سے پہلے با احتیاط جمع کیا جائے کیونکہ قصبوں اور شہروں کی کثیف ہوا بارش کے پانی کو بھی کثیف کر دیتی ہے۔ بارش کا پانی جب زمین پر گرتا ہے۔ تو اس میں ہر قسم کی کثافتیں مگر اس کو بہت کثیف بنا دیتی ہیں۔ بارش کے پانی کا ذائقہ چونکہ میٹھا ہوتا ہے اس لئے وہ پینے کے کام تو کم آتا ہے البتہ کھانا پکانے اور دیگر ضروریات خانہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن جب کسی قسم کی بوبائی بیماری پھیلی ہوئی ہو۔ یا کنوؤں وغیرہ کا پانی صفائی کے لحاظ سے مشتبہ ہو تو پھر بارش کے پانی کا جو کہ احتیاط سے اکٹھا کیا گیا ہو پینا بہتر ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ دن تک رکھنے سے بارش کا پانی خراب ہو جاتا ہے۔ چونکہ بارش کے پانی میں سب سے کسی قدر حل

ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسکو سیسہ کی صراحی وغیرہ میں بھر کر نہیں رکھنا چاہئے *
یورپ کے بعض مقامات میں جہاں بارش کا پانی مکالوں کی چھتوں پر سے اکٹھا کیا جاتا ہے
مال اس میں سے صاف پانی کو علیحدہ کرنے کے لئے ایک آلہ ایجاد کیا گیا ہے جسکو رین ائر سینیٹر
آلہ متفرق آب باراں کہتے ہیں اس آلہ میں بارش کا ایسا پانی ڈالنے سے صاف پانی اوپر
علیحدہ ہو جاتا ہے اور کثیف پانی نیچے علیحدہ ہو جاتا ہے *

(۲) دریا اور نہر کا پانی۔ دریا کا پانی عموماً کثیف اور بد مزہ ہوتا ہے۔ کیونکہ زمین کی
بالائی اور اندرونی کثافتیں دریا کے پانی میں مل کر اسے کثیف کر دیتی ہیں بعض دیہات و
قصبات و شہر جو دریا کے کنارے آباد ہوتے ہیں۔ ان کے باشندے عموماً دریا کے کنارے پر
نہاتے دھوئے اور وہیں کنارے پر بول و براز کرتے ہیں۔ دھوبی دریا میں کپڑے دھوئے
میں بعض لوگ مردوں کو دریا میں بہا دیتے ہیں۔ غرضیکہ ہر قسم کی کثافتیں دریا میں پڑ کر اس
کے پانی کو کثیف بنا دیتی ہیں اور برسات کے دنوں میں جب دریا طغیانی پر ہوتا ہے اور جب
آبادی کے قریب سے گزرتی ہے تو لوگ اس میں نہانے دھونے کے علاوہ اکثر گندے
اور میلے کپڑے دھوئے ہیں اور اس کے کنارے پر بول و براز بھی کر دیتے ہیں پس دریا
اور نہر کا پانی کثیف ہوتا ہے اور پینے کے قابل نہیں ہوتا۔ البتہ اُبال کر یعنی جوش دیکر وہ پینے
کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر دریا یا نہر کے کنارے کے قریب کسی صاف جگہ پر کنواں کھدوائیں
تو دریا یا نہر کا پانی زمین میں سے رس رس کر اور صاف ہو کر کنوئیں میں آتا ہے اور نسبتاً
پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو جوش دیکر پینا ہی بہتر ہوتا ہے *
(۳) جھیل کا پانی۔ بڑی بڑی جھیلیں جن میں کہ قدرتی چشے ہوتے ہیں۔ جیسے کشمیر
کی جھیل وائر۔ ان کا پانی بہت صاف اور ہلکا ہوتا ہے۔ لیکن بعض جھیلوں کا پانی تلخ یا شور
اور کثیف ہوتا ہے *

(۴) جوہڑ کا پانی۔ جوہڑ اور گڑھوں کا پانی ہمیشہ کثیف اور ناقابل استعمال ہوتا ہے۔
(۵) تالاب کا پانی۔ دریا اور نہر کے پانی کی نسبت تالاب کا پانی زیادہ کثیف ہوتا
ہے۔ کیونکہ یہ بند ہوتا ہے یعنی رواں نہیں ہوتا۔ اور لوگ اس میں بھی نہاتے دھوئے اور دیگر
کثافتیں ڈالتے رہتے ہیں چنانچہ وہ موشیوں کو دیں نہلاتے اور پانی بھاتے ہیں جن کے
گوبر اور متالی سے تالاب کا پانی اور بھی کثیف ہو جاتا ہے۔ جہاں تالاب کے پانی پر ہی

لوگوں کا گذارہ ہو وہاں تالاب کی خوب احتیاط رکھنی چاہئے کہ اس میں کسی قسم کی کثافت نہ پڑے جس تالاب کے پینے کا پانی لیا جائے۔ اس میں ہرگز کسی کو نہانے دھونے نہ دیں یا میلے کپڑے دھونے یا سبزی ترکاری وغیرہ دھونے نہ دیں۔ ایسے کاموں کے واسطے دوسرا تالاب ہونا چاہئے۔ غرضیکہ تالاب کے کنارے سطح زمین سے اونچے ہونے چاہئیں اور اس کے چاروں طرف نار بندی کر دینی چاہئے یا دیوار یا کٹھرا بنوا دینا چاہئے تاکہ اس میں مولشی وغیرہ پانی نہ پی سکیں نیز ایک محافظ رکھنا چاہئے جو دن رات اس بات کی حفاظت کرے کہ کسی قسم کی کثافت یا غلامت تالاب میں نہ گرنے پائے۔

(۶) چشمہ کا پانی۔ چشمہ کیونکر بنتا ہے؟ بارش کا کچھ پانی زمین میں جذب ہو کر نیچے کو چلا جاتا ہے۔ اور جب وہ زمین کے اندر ایسی جگہ کی مٹی وغیرہ کی تہ پہنچتا ہے کہ جس میں وہ نفوذ نہیں کر سکتا تو پھر وہ وہاں بڑی مقدار میں جمع ہو کر ایک دریا یا نہر کی صورت میں بہنے لگتا ہے اسے اصطلاحاً آب زمین کہتے ہیں زمین کی وہ جگہ مٹی کی تہ عام طور پر کسی پہاڑ کے دامن یا وادی وغیرہ میں سطح زمین کے ہموار ہو جاتی ہے تب وہاں سے وہ پانی باہر نکل کر ایک چشمہ بن جاتا ہے جب وہ مسامدار حصہ زمین جس میں سے کہ پانی رس رس کر نیچے جاتا ہے۔ ریتلا ہو اور ایسی زمین میں چشمہ بنے تو ایسے چشمہ کو چشمہ زمین کہتے ہیں۔ ایسا چشمہ عموماً عارضی ہوتا ہے اور موسم گرما میں خشک ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ حصہ زمین پتھر یا کانکر یا ہو تو ایسی زمین میں جو چشمہ بنے وہ عموماً بڑا چشمہ اور دیر پا ہوتا ہے۔

چشمے کے پانی کی خاصیت اُس مسامدار زمین پر منحصر ہوتی ہے جس میں سے کہ اس کا پانی رس کر آتا ہے۔ مثلاً اگر وہ زمین ریتی ہے تو چشمے کا پانی خالص ہو گا۔ اور اس میں گھٹا مٹی ہو۔ تو اس کا پانی بہت بھاری یا ثقیل ہو گا۔

چشمے کا پانی عموماً پاک و صاف اور پینے کے لئے اچھا ہوتا ہے اور پہاڑی ملکوں میں اکثر چشموں کا پانی استعمال کیا جاتا ہے لیکن بعض چشموں کے پانی میں چونے وغیرہ کی قسم کے معدنی اجزاء محلول ہوتے ہیں ایسے چشموں کا پانی پینے سے اکثر سنگ مشانہ (پتھری) یا گھبکھا (گھٹیا) بیماری ہو جاتی ہے۔ بہر کیف چشمے کے پانی کی بھی وہی صفات ہونی چاہئیں جو کہ خالص پانی کی اور یہ بیان ہو چکی ہیں اور چشمے کے پانی کی صفائی میں بھی ان تمام باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے جو کہ کوئیں وغیرہ کے پانی کی صفائی کے بارہ میں آئندہ بیان ہونگی۔

(۱۶) کنوئیں کا پانی۔ کنوئیں کو اگر مصنوعی چشمہ کہا جائے تو بجا ہے۔ گہرائی کے لحاظ سے کنوئیں دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) سطحی یا کم گہرے کنوئیں (۲) عمیق یا بہت گہرے کنوئیں۔

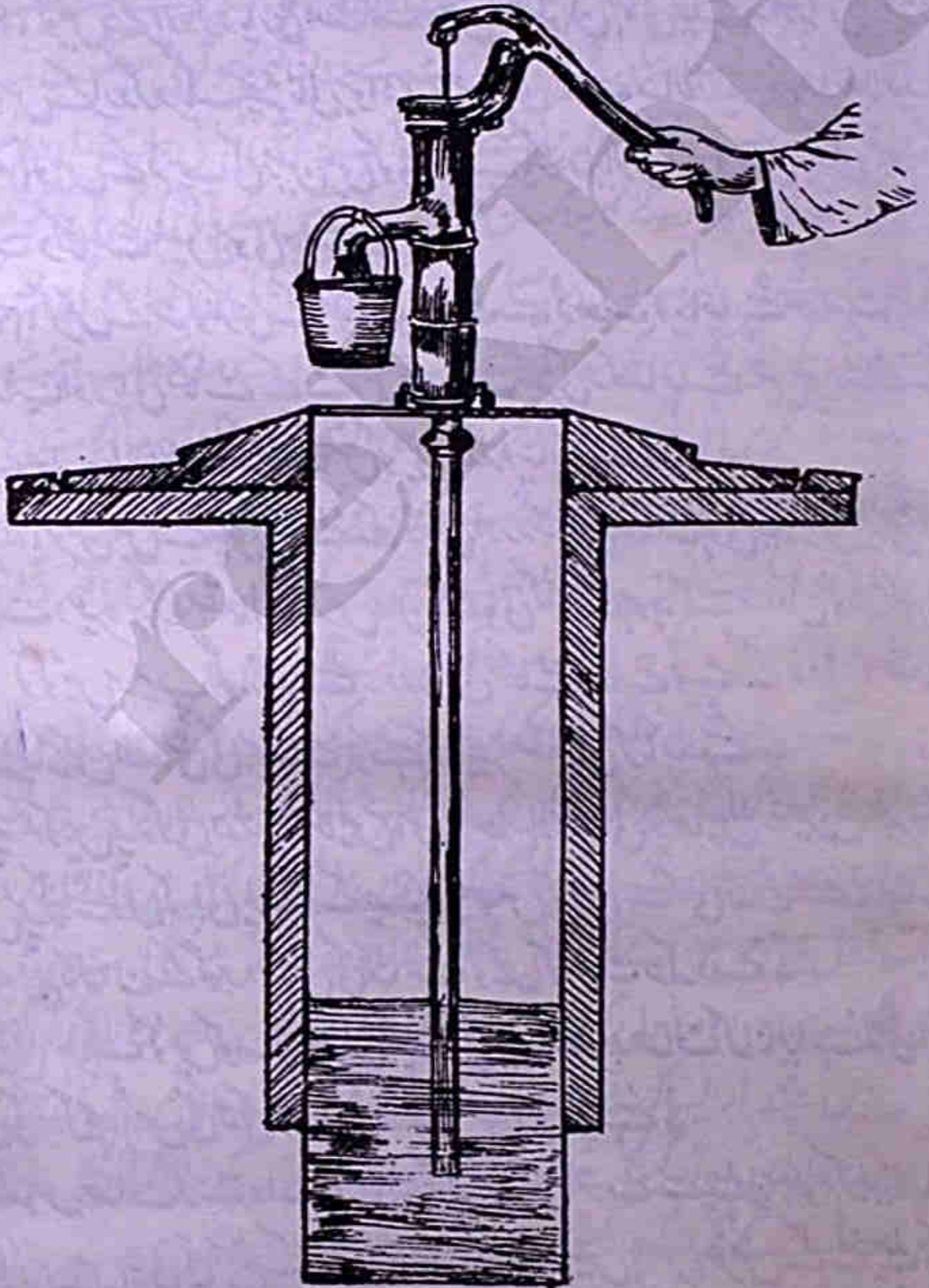
(۱) سطحی کنواں تو وہ ہوتا ہے جو زمین میں چکنی مٹی (نامساں ارضی) کی پہلی تہ تک کھودا جاتا ہے۔ ایسے کنوئیں میں اس کی ارد گرد کی زمین کا ہی پانی رس رس کو جمع ہوتا ہے۔ پس اگر اچھی زمین میں کنواں کھودا جائے تو اس کا پانی اچھا ہوتا ہے اور اگر کثیف زمین میں کھودا جائے تو اس کا پانی یقیناً کثیف ہوتا ہے لیکن ایسے کنوئیں کے آس پاس اگر کوئی جوہر یا گندے پانی کی نالی وغیرہ یا اور کسی قسم کی کثافت ہو۔ تو وہ اس کے پانی میں مل جاتی ہے۔ برسات کی موسم میں ایسے کنوؤں کا پانی بہت اونچا چڑھ آتا ہے۔ اور نہایت کثیف و مضر صحت ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات ہیضہ اور محرکہ بطنی جیسے ہلکے وبائی امراض کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے پس ایسا اندیشہ و مضرت سے کنوئیں کو محفوظ رکھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ایک کنوئیں کو سطح آب تک پہنچانے والی اینٹوں اور چوڑے یا سمٹ سے پختہ بنا دیا جائے اور دوسرے اسکے منہ پر ایک تین فٹ اونچی گول دیوار بنا کر اس سطح زمین تک اس کے ساتھ ساتھ مٹی ڈلو کر اسے ڈھلوان کر کے اس پر بگا فرش لگوا دیا جائے لیکن تمام مضرتوں سے پوری طرح محفوظ رہنے کیلئے تو یہی ایک صورت ہے کہ ایسے کنوئیں کو عمیق کنواں بلکہ پمپ دار کنواں بنا دیا جائے۔

(۲) عمیق کنواں زمین میں بجائے چکنی مٹی کی پہلی تہ تک کھودنے کے اس کی دوسری تہ تک کھودا جاتا ہے۔ اور اس میں کنوئیں سے بہت دور دور تک اقبلا گئی سیلوں تک کی زمین کا پانی رس رس کر آتا ہے۔ پس ایسے کنوؤں کا پانی عموماً نباتی و حیوانی کثافتوں سے تو بالکل پاک و صاف ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات بڑا ثقیل ہوتا ہے خصوصاً ایسے مقامات یا اضلاع میں جہاں کہ زمین میں چاک یا چوڑے کے پتھر ہوتے ہیں۔ برخلاف ازیں جہاں کی زمین سنگلاخ یا سنگ ریلگی ہو یعنی جس زمین میں سخت پتھر یا ریتلے پتھر بھرے پتھر ہوں۔ وہاں کے کنوؤں کا پانی نہایت پاک و صاف ہوتا ہے۔

بہر کیف کنواں کسی ایسے مقام پر نہ کھودنا چاہئے جہاں کی زمین کثیف ہو یا جہاں دھل یا کھنڈرات ہوں یا قریب میں نشیب یا کھنڈرات یا قبرستان وغیرہ ہوں۔ اور اگر کنوئیں کی گہرائی ۳ فٹ سے کم ہو تو اس کا پانی صفائی کے لحاظ سے مشتبہ ہوتا ہے۔

سب سے بہتر زمین صورت یہ ہے کہ عمدہ پختہ کنواں بنا کر اس میں پمپ لگوا دیا جائے اور اس

کے منہ کو ڈھانپ دیا جائے تاکہ اس میں خاک و دھول اور میل نہ جائے پائے۔ ایسا کنواں (جس کی یہ تصویر ہے) بالکل محفوظ ہوتا ہے۔ اس کا پانی بالکل صاف رہتا ہے پمپ دار کوئیں کی تصویر



و منقول از کتاب ڈاکٹر میگما صاحب

ہر ایک گاؤں اور قصبہ میں لوگوں کو اس قسم کے پمپ دار کوئیں بنوانے چاہئیں۔ جہاں پر یہ انتظام نہ ہو سکے۔ یا پرانی طرز کے بچتہ کوئیں بنے ہوئے ہوں تو ان ہی میں پمپ لگوا دیں۔ اس طرح سے پرانے کوئیں بھی نئے پمپ دار کوئیں بن سکتے ہیں۔

کوئیں کو پاک و صاف رکھنے کیلئے مندرجہ ذیل احتیاطوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔
 (۱) کوئیں کی ٹینڈ یا منڈیر سطح زمین سے خاصی اونچی ہونی چاہئے تاکہ کسی قسم کی کثافت
 ہو اسے اڑ کر کوئیں میں نہ جا کر رہے۔

(۲) کوئیں کے ارد گرد پانچ فٹ تک زمین ڈھلوان ہونی چاہئے۔ اور اس پر بچہ نش
 لگو کر اس کے ارد گرد ایک بچہ نالی بنوا دیں جس کی راہ سے سارا زائد پانی دور چلا جائے۔
 (۳) کوئیں کے قریب کی زمین میں کوئی نشیب یا گڑھا یا کوئی گندی نالی یا کسی قسم کی
 غلاطت و کثافت نہیں ہونی چاہئے۔

(۴) کوئیں کے منہ کو لکڑی کے تختوں کی چھت سے ڈھک دینا چاہئے اور صرف ہوا کی
 آمد و رفت اور پانی نکالنے کے لئے اس میں ایک کھڑکی رکھنا چاہئے جس میں قبضے لگے
 ہوئے ہوں۔ پانی نکالنے کے بعد اس کو بھی بند کر دینا چاہئے۔

(۵) کوئیں میں سے پانی نکالنے کے ڈول اور رستیاں صاف ہونی چاہئیں چرمی ڈول
 باجیر سے وغیرہ ہرگز استعمال نہ کریں۔ ان سے پانی کثیف ہو جاتا ہے۔ اول تو اگر ممکن ہو
 سکے تو کوئیں پر پیمپ لگوانا چاہئے۔ ورنہ پانی نکالنے کے لئے لوہے کے ڈول استعمال
 کرنے چاہئیں اور رستی کی بجائے لوہے کا زنجیر استعمال کرنا چاہئے۔

(۶) کوئیں پر نہ کوئی درخت لگائیں نہ اس پر پھول اور مٹھالی چڑھائیں اور نہ چراغ وغیرہ چلا
 (۷) مولشیوں کو پانی پلانے کے چہ بچے یا حوض کوئیں سے کسی قدر فاصلے پر بنانے
 چاہئیں تاکہ ان کے گوبر و متالی کی کثافت کوئیں کو کثیف نہ کر دے۔

(۸) ہر ایک کوئیں کو سال بھر میں کم از کم ایک بار ضرور صاف کرنا چاہئے یعنی اس کا
 پانی نکلوا کر پھر اس کی تہ کی گاد یا مٹی وغیرہ نکلوا دینی چاہئے۔

کھواں صاف کرنے والے آدمیوں کو کوئیں میں اترنے سے پہلے یہ معلوم کر لینا چاہئے
 کہ آیا کوئیں میں پانی کی سطح کے قریب زہریلی ہوا تو نہیں؟ اس غرض کے لئے پہلے ایک
 چراغ روشن کر کے کوئیں میں لٹکائیں اگر وہ جلتا رہے تو سمجھیں کہ کوئیں کی ہوا صاف
 ہے اور اگر وہ ٹٹھائے یا گل ہو جائے تو جان لیں کہ ہوا زہریلی ہے۔ ایسی ہوا میں آدمی
 کے دم گھٹ کر مرجانے کا اندیشہ ہے۔

کوئیں کے پانی کو صاف کرنا۔ جب کسی گاؤں یا قصبہ میں مرض مہینہ پھیل جائے

تو جان لینا چاہئے کہ اغلباً دہاں کے کوئل کا پانی خراب ہو گیا ہے ایسی صورت میں جس کوئیں کا پانی مشتبہ یا خراب ہو تو اس میں چونے کی سفیدی یا پرمیننگے نیٹ آف پٹاش ڈلوا دیں۔ چنانچہ اگر گنواں چھوٹا ہو تو اس میں ۲۰ سیر سفیدی یا ڈیڑھ چھٹانک پرمیننگے نیٹ آف پٹاش اور اگر بڑا ہو تو ایک من سفیدی یا تین چھٹانک پرمیننگے نیٹ آف پٹاش ڈلوانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر زیادہ صحت سے دوا ڈالنی ہو تو فی سو مکعب فٹ پانی میں پانچ سیر سفیدی یا سو اتولہ پرمیننگے نیٹ آف پٹاش ڈالنی چاہئے۔ اور کوئیں کے پانی کی مقدار معلوم کرنے کا یہ آسان طریق ہے کہ کوئیں کے پانی کی گہرائی کو کوئیں کی سطح کے رقبے میں ضرب دیں حاصل ضرب کوئیں کے پانی کی مقدار ہوگی۔ پس کوئیں کے پانی کی گہرائی کو معلوم کرنے کے لئے ایک خشک رسی کے ساتھ ایک اینٹ یا پتھر باندھ کر اسے کوئیں میں لٹکا دیں اور جب معلوم ہو کہ پتھر کوئیں کی تہ پر جا لگا ہے تو رسی کو باہر نکال کر جس قدر وہ پانی میں جانے سے تر ہو گئی ہو اُسے ناپیں۔ مثلاً فرض کرو کہ ایک کوئیں کی گہرائی ۵ فٹ ہے اور اس کا قطر ۱۰ فٹ تو اس میں کس قدر پانی ہوگا؟ قسراً قطر گہرائی = مقدار پانی ۵۰ فٹ × ۱۰ فٹ × ۵ = ۵۰۰ مکعب فٹ پانی +

چونے کی سفیدی کو خشک ہی کوئیں میں نہ پھینک دیں بلکہ اُس کو پانی میں گھول کر پتھر تھوڑا تھوڑا کر کے ہر طرف کوئیں میں پھینکیں تاکہ وہ سارے پانی میں مل جائے اور اسی طرح سے پرمیننگے نیٹ آف پٹاش کو پانی میں حل کر کے کوئیں میں ڈالنا چاہئے۔ یا ایک ڈول پانی میں حل کر کے کوئیں میں ڈالیں اور جو دوا ڈول میں لگی رہے اُسے ویسے ہی لگا رہنے دیں اور ڈول کو کوئیں میں ڈال کر پانی نکالیں اور پھر وہ پانی کوئیں میں ڈال دیں۔ چند بار ایسا کرنے سے وہ دوا کوئیں کے سارے پانی میں مل کر اسے رنگین کر دیگی۔ یہ دوا پانی کی آرگینک یعنی نباتی و حیوانی کثافتوں کو زائل کر دیتی ہے کوئیں میں دوا ڈالنے کے کم از کم ۷ گھنٹے بعد پانی قابل استعمال ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر رات کو دوا ڈالیں تو اگلی صبح کو اس کوئیں کا پانی قابل استعمال ہو جائیگا +

اگر یہ معلوم ہو کہ کسی کوئیں کے پانی میں درحقیقت پیٹھے کے کیرے موجود ہیں۔ تو ایسے کوئیں میں پرمیننگے نیٹ آف پٹاش ڈال کر دس روز تک اُسے بالکل بند رکھیں +

(۸) تل کا پانی۔ اکثر بڑے بڑے شہروں میں بذریعہ تل کو پھوہا بنا کر اور گھروں میں

پانی پہنچایا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ پانی دریا یا بڑے گہرے کوؤں وغیرہ سے بذریعہ انجن میپمپ کھینچ کر پہلے ایک خاص مقام پر جمع کیا جاتا ہے جسے ذخیرہ آب کہتے ہیں۔ ایسا ذخیرہ آب شہر کے قریب کسی بلند ترین مقام پر بنایا جاتا ہے اور پھر اس سے بذریعہ نلوں کے تمام شہر میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔ نل کا پانی نسبتاً عمدہ اور تقریباً ہمیشہ محفوظ ہوتا ہے۔ پس جو لوگ ایسے شہروں میں رہتے ہیں جہاں نلکے لگے ہوئے ہیں وہاں پر انہیں نل کے پانی کے سوا کوئی اور وغیرہ کا پانی نہیں پینا چاہئے۔ بعض بعض مقامات مثلاً کلکتہ و بمبئی وغیرہ میں نل کا پانی ذخیرہ کرنے سے پہلے فلٹر کیا جاتا ہے لیکن جہاں کوؤں سے پانی لیا جاتا ہے وہاں اسے فلٹر نہیں کرتے جیسا کہ لاہور میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نل کا پانی اُبالا ہو یا جوش دیا ہوا ہوتا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا۔ نل سے ہر شخص کو کس قدر پانی ملتا ہے؟ یورپ کے شہروں میں تو ہر جوان شخص کے لئے ۳۰ گیلن اور ہر بچے کے لئے ۵ گیلن روزانہ نل کا پانی دیا جاتا ہے لیکن ہندوستان میں بالعموم ہندوستانیوں کو اس سے نصف مقدار میں پانی تقسیم کیا جاتا ہے چنانچہ کلکتہ میں فی کس ۵ گیلن اور لاہور میں ۴ گیلن روزانہ پانی دیا جاتا ہے۔ ایک گیلن پانی وزن میں تقریباً پانچ سیر ہوتا ہے۔

علاوہ انہیں نالیوں وغیرہ کو دھونے اور باغیچوں وغیرہ کو پانی دینے کے لئے نافلہ کرڈ پانی دیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں محکمہ آب رسانی کو اتنی احتیاط ضرور کرنی چاہئے کہ ایک ہی نالی کے ذریعے فلٹر شدہ اور نافلہ شدہ پانی نہیں دینا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اکثر کئی قسم کے امراض واقع ہو چکے ہیں۔ بلکہ اگر ہو سکے تو نافلہ شدہ پانی تقسیم ہی نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ بعض سست و کاہل اشخاص اسی کو پینے دکھانے میں استعمال کر لیتے ہیں۔

پینے کا پانی لانا۔ فلٹر شدہ پانی کانٹوں کے ذریعے گھروں میں پہنچانا تو بہترین انتظام ہے لیکن ہر جگہ یہ انتظام ممکن نہیں ہندوستان اور پنجاب میں ہمارے ہندو بھائی تو عموماً تلے اور پتیل کی گاروں میں پانی لانے کا انتظام کرتے ہیں لیکن اہل اسلام کے گھروں میں بالعموم بہشتی بذریعہ مشک پانی بھرتے ہیں۔ مشک یا کچھال میں پینے کے پانی کا لانا یا لے جانا اچھا نہیں۔ کیونکہ اول تو مشک کا پانی پاک و صاف رکھنا بہت مشکل ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس گھر میں بہشتی رہتا ہو وہاں پر مہضہ یا تپ محرقہ وغیرہ کا کوئی مریض ہو جس کی چھوت ممکن ہے کہ مشک کو لگ جلائے اور ایسی خطرناک مشک کے پانی پینے سے ممکن ہے

کہ بعض تندرست اشخاص مبتلائے مرض ہو جائیں۔ علاوہ ازیں اکثر ہستی ایسا کرتے ہیں کہ جس مشک میں پینے کا پانی لے جاتے ہیں شام کو اسی مشک میں چھ بچوں کا غلیظ پانی بھر کر سڑکوں پر چھڑکا دیتے ہیں۔ پس اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسی مشک کا پانی کس طرح پاک و صاف ہو سکتا ہے؟ لہذا اگر مشک یا پکھال کی بجائے لوہے کے مشکے یا پیسے یا کم از کم مٹی کے تیل کے خالی ٹین کام میں لائے جائیں تو بہت بہتر ہے۔ لیکن ان کے اوپر مضبوط ڈھکنے لگے ہونے چاہئیں۔ ان خالی ٹینوں یا لوہے کے پیوں میں پانی بھر کر اور انہیں بینگیسی میں رکھ کر باسانی لے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ بعض ہندو پانی بھرنے والے ایسا ہی کرتے ہیں۔

پینے کے پانی کو رکھنا۔ شیشے چینی یا نام چینی کے برتنوں میں پانی رکھنا تو بہت بہتر ہوتا ہے۔ لیکن اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے تو تانبے یا پیتل کی صاف گاروں یا مشکوں میں پانی کو خوب ڈھک کر رکھنا چاہئے۔ ورنہ کم از کم مٹی کے روغنی یا پکے گھڑے یا مشکے میں پانی رکھنا چاہئے۔ اور اسے ہر روز ایک بار خالی کر کے اندر سے ایک صاف خشک کپڑے سے پونچھ کر پھر اس میں پانی بھرنا چاہئے۔ مٹی کے ناروغنی مشکے یا ارجیاں جو مسامدار ہوتی ہیں ان میں پانی رکھنے سے گرمیوں میں پانی سرد تو ضرور رہتا ہے لیکن ان کے مسامات میں میل بھر جانے سے وہ بہت جلد کثیف ہو جاتی ہیں پس انہیں احتیاط سے صاف رڈھانپ کر اور گھروغنی پر رکھنا چاہئے۔ انہیں روزانہ دھلوانا چاہئے۔ اور تیسرے چوتھے روز انہیں دھلوا کر سوندھا لینا چاہئے۔ اور پندرہویں روز انہیں بدل لینا چاہئے۔

ہلکا پانی اور بھاری پانی۔ جس پانی میں چونا یا میگنیشیا وغیرہ ملا ہوا ہو وہ پانی بھاری ہوتا ہے۔ ایسا پانی فطر کرنے سے صاف نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر اس کے بھاری پن کا باعث کاربانک ایسڈ کی زیادتی ہو تو اس کو کھلی ہوا میں رکھنے سے وہ کسی قدر ہلکا ہو جاتا ہے۔ لیکن جو پانی چوئے وغیرہ کی آمیزش کے سبب بھاری ہو اس کو دیر تک جوش دینے سے وہ کسی قدر ہلکا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جوش دینے میں چوئے وغیرہ کے اجزاء کسی قدر برتن کے اندر کی سطح پر جم جاتے ہیں۔ مگر بھاری پانی کو مقطر یا کشید کرنے سے اس کا بھاری پن دور ہو کر وہ ہلکا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس طریق سے

بہت سا پانی صاف کرنا ایک مشکل اور دشوار امر ہے۔ گھر کے استعمال میں ہلکے پانی کو بھاری پانی پر ترجیح دی جاتی ہے۔ بھاری پانی اگر زیادہ بھاری نہ ہو یعنی اس میں چونے یا میگنیشیا وغیرہ کی زیادہ ملاوٹ نہ ہو۔ تو اس کے استعمال سے چنداں خطر نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس میں چونے کی زیادہ آمیزش ہو تو ایسے پانی کے پینے سے سنگ گردہ یا مثانہ یعنی پتھری کی بیماری ہو جاتی ہے اور اگر اس میں نمکیات میگنیشیا کی زیادہ آمیزش ہو تو ایسا پانی پینے سے گلکھڑ یا گھینگھا کی بیماری ہو جایا کرتی ہے۔ پانی کی کثافتیں۔ پانی میں دو قسم کی کثافتیں ہوتی ہیں ایک معدنی کثافتیں جو کہ پانی میں حل ہوتی ہیں اور دوسرے نباتی یا حیوانی جو کہ پانی پر نیرتی یا اس میں ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ معدنی کثافتیں جیسا کہ مذکور ہوا اگر نہایت تھوڑی مقدار میں ہوں تو چنداں مضر نہیں ہوتیں البتہ زیادہ مقدار میں وہ ضرور مضر ہوتی ہیں۔ لیکن نباتی یا حیوانی کثافتیں اکثر بہت مضر صحت ہوتی ہیں۔ چنانچہ پانی کی ایسی کثافتیں ہی بعض مہلک امراض مثلاً ہیضہ و تپ محرقہ وغیرہ کا باعث ہوا کرتی ہیں۔

عمدہ پانی کا امتحان۔ عمدہ پانی کے امتحان کرنے کا یہ ایک نہایت آسان اور سادہ طریق ہے کہ چار سیر پانی میں ایک چمکی پر مینگے نیٹ آف پشاش کی ڈال دیں۔ اگر اس سے پانی کارنگ ارغوانی ہو جائے تو سمجھو کہ پانی عمدہ یعنی صاف ہے اور اگر اس کارنگ بھورا ہو جائے تو جان لو کہ پانی کثیف یعنی خراب ہے۔

پانی کو صاف کرنا۔ پانی کو پاک صاف کرنے کے لئے سب بہتر و معتبر طریق اس کو مقطر یعنی کشید کرنا ہے جس طرح کہ عرق کشید کیا جاتا ہے، مقطر پانی بالکل خالص ہوتا ہے لیکن پینے میں وہ خوش ذائقہ نہیں ہوتا۔

(ب) پانی کو اُبالنا۔ پانی کو اُبالنے سے اس کے اندر جس قدر میل یعنی نباتی و حیوانی کثافتیں ہوتی ہیں وہ سب زائل ہو جاتی ہیں اور معدنی کثافتیں بھی کسی قدر کم ہو جاتی ہیں لیکن اس غرض کے لئے پانی کو خوب جوش دینا چاہئے کہ وہ کھولنے لگے چنانچہ پانچ منٹ تک اسے کھولا کر پھر اسے ڈھک کر سرد کر کے استعمال کرنا چاہئے۔ امراض سے محفوظ رہنے کے لئے پانی کو ہمیشہ اُبال کر پینا چاہئے۔ ورنہ کم از کم نباتی امراض مثلاً ہیضہ یا تپ محرقہ وغیرہ سے بچنے کے لئے تو ضرور ہی پانی کو اُبال کر پینا چاہئے۔

چونکہ پانی کو جوش دینے میں اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے اس لئے اس کا ذائقہ بیٹھا ہوتا ہے پس اس کو خوش ذائقہ بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ دو صاف برتنوں میں پانی کو ذرا اونچے سے چند بار الٹ پلٹ کریں تاکہ اس میں ہوا مل جائے یا ایک خالی بوتل یا صراحی یا مشکے میں نصف پانی بھر کر اور اس کا منہ بند کر کے اُسے تھوڑی دیر تک خوب زور سے ہلایں تاکہ بوتل یا صراحی کی ہوا اس میں مل جائے۔

(ج) پانی کو فلٹر کرنا۔ یعنی پانی کو چھاننا۔ پانی کو چھاننے سے یہ مراد نہیں کہ اس کو کپڑے میں چھان لیا جائے بلکہ اس کو چھان کر پاک و صاف کرنے کے خاص قسم کے آلات ہیں جن کو فلٹر کہتے ہیں۔ ان میں پانی کو فلٹر کرنے سے وہ پاک و صاف ہو جاتا ہے لیکن معمولی قسم کے فلٹر تو نیکے ہوتے ہیں بلکہ وہ بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتے ہیں اس لئے فلٹر کرنے کی بجائے پانی کو جوش دے لینا ہی بہتر ہے۔ آج کل فلٹر کا استعمال محفوظ خیال نہیں کیا جاتا۔ البتہ میلے پانی کو اگر فلٹر کر کے پھر جوش دے لیا جائے تو بہتر ہے فلٹروں میں پانی کو فلٹر کرنے سے پہلے اس میں ذرا سی پمینگ نیٹ آف پش یا ذرا سی پشکری ملا کر اُسے صاف کر لیں یا پہلے اسے ایک معمولی فلٹر میں سے فلٹر کر کے صاف کر لیں اور تب پاسٹور فلٹر یا برک فیلڈ فلٹر کے ذریعے فلٹر کر لیں۔

اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ پاسٹور فلٹر کو ہینوں تک صاف کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن یہ بات بالکل غلط ہے بلکہ خطرناک ہے۔ اس فلٹر کو ہر ہفتے ضرور کھول کر صاف کرنا چاہئے۔ اور اگر زیادہ کثیف پانی فلٹر کیا جائے تو ہفتے میں دو تین بار صاف کرنا چاہئے۔ اگر ایسے صاف فلٹر میں پانی فلٹر کیا جائے تو اسے اُبالنے کی ضرورت نہیں ہوتی ورنہ فلٹر کردہ پانی کو بھی اُبال لینا چاہئے۔

لکڑی کی گھڑونچی پر اوپر تلے تین مٹی کے گھڑے رکھ کر اور ان میں ریت دیکھو وغیرہ ڈال کر پانی فلٹر کرنے کا جو ایک پرانا طریق ہندوستان میں معمول تھا وہ جدید تحقیقات سے بے سود بلکہ مضر ثابت ہوا ہے کیونکہ اس طریق سے پانی پاک و صاف نہیں ہوتا یعنی بعض امراض کے جراثیم اس سے علیحدہ نہیں ہوتے بلکہ معمولی فلٹر بھی اسی لئے نیکے سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی بعض امراض کے جراثیم پانی سے علیحدہ نہیں ہوتے۔

میٹھے بادام کی گری یا نرمی کو پانی میں گھس کر یا اس میں پشکری ڈال کر بھی پانی کو

صاف کیا کرتے ہیں چنانچہ گدے پانی کو پہلے ۶ گھنٹے تک ٹھیک کر پھر اس میں فی پانچ سیر ۳ رتی کے حساب سے پھٹکری پیس کر ڈال دیں اور پھر ۱۲ گھنٹے تک اسے پڑا رہنے دیں اس طرح سے سب دُرودہ نشین ہو کر پانی صاف ہو جاتا ہے تب اسے باعتیاط نتھار لیں لیکن اس طرح سے کثیف یعنی میلا پانی پینے کے قابل پاک و صاف نہیں ہو جاتا۔ اس طرح صاف کرنے کے بعد پھر بھی اُسے ضرور اُبال لینا چاہئے۔

پانی کو سرد کرنا، اگر پانی کی صراحی پر فلا لین وغیرہ کا ایک ٹکڑا لپیٹ کر اور اُسے پانی سے نر کر کے کسی بلند ہوا دار مقام پر لٹکا دیں تو پانی خوب سرد ہو جاتا ہے کینوس کی بنی ہوئی پاکیزہ چھوٹی چھوٹی مشکوں یا چھانگوں میں پانی بھر کر انکو ہوا میں لٹکانے سے بھی پانی خوب ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

(۲) قلمی شورہ ۵ حصے۔ نوشادرہ ۵ حصے۔ نمک ۵ حصے۔ پانی ۱۶ حصے۔ نمک و شورہ وغیرہ کو پانی میں ڈال کر اُسے ایک کھلے مُنہ کے برتن میں ڈال دیں اور پانی کی بھری ہوئی صراحی کا مُنہ بند کر کے اور اس پر تکبیل یا فلا لین کا ٹکڑا لپیٹ کر اُسے نصف یا ایک گھنٹہ تک اس ٹمکین پانی میں رکھیں اس ترکیب سے بھی پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

۳۔ عہدہ غذا

غذا سے جسم کی پرورش ہوتی ہے۔ اس میں طاقت آتی ہے اور وہ گرم رہتا ہے قیام صحت اور بقائے حیات کیلئے ہوا اور پانی کے بعد غذا الیک نہایت ضروری چیز ہے چنانچہ اگر ایک تندرست و توانا آدمی کو آٹھ دس روز تک غذا نہ ملے تو وہ بھوک سے مرجائے گا۔ مختلف جسمانی حرکات و افعال کے سبب زندگی میں ہر روز بلکہ ہر لمحہ ہمارا جسم تحلیل ہوتا رہتا ہے۔ یعنی اس کا کوئی نہ کوئی حصہ خرچ ہوتا رہتا ہے مثلاً جس وقت ہم کوئی کام کرتے ہیں یا چلتے پھرتے ہیں یا بولتے یا سانس لیتے یا سوچتے ہیں تو اس میں ہمارے جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ خرچ ہو کر ناکارہ ہو جاتا ہے جس کو ہم بطور فضلہ پسینہ و بول و برا وغیرہ جسم سے خارج کر دیتے ہیں۔ پس اس طرح جو حصہ جسم صرف ہوتا ہے اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے خوراک کی ضرورت پڑتی ہے اور خوراک ہی سے جسم میں گرمی پیدا ہوتی ہے لہذا

دوباتوں کے لئے غذا کھاتے ہیں ایک تو یہ کہ ہمارا جسم جو ہر وقت تحلیل ہوتا یا لکھتا رہتا ہے اس کی کمی پوری ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں حرارت پیدا ہو کر وہ گرم ہے چنانچہ اگر جسم کو کافی غذا نہ پہنچے تو وہ لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ اس میں کام کلج کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ پھر کمزوری کے سبب مختلف قسم کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ قحط سالی میں لوگ ٹیسیوں قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جب غذا جسم کی پرورش کرتی اور اس کو گرم رکھتی ہے تو یہ ضروری ہے کہ غذا ہمیشہ ایسی کھانی چاہئے کہ جس میں زیادہ غذائیت ہو اور وہ جزو بدن ہو جائے اگر غذا میں یہ خاصیتیں نہ ہوں تو وہ غذا ناقص ہے اور ناقص یا خراب غذا سے جسم کی پرورش نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے ناقص غذا کے کھانے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز دیکھو صفحہ ۱۱۷۔

جسم اور غذا کی ترکیب میں مشابہت۔ چونکہ غذا جسم کی پرورش کرتی ہے یعنی مختلف حرکات و افعال سے جس قدر جسم تحلیل ہو جاتا ہے یا گھٹ جاتا ہے۔ یہ اس کمی کو پورا کرتی ہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ جسم اور غذا کی ترکیب میں مشابہت ہو چنانچہ ہماری غذا بھی انہیں مرکبات سے بنتی ہے جن سے کہ ہمارا جسم بنتا ہے۔ عناصر اور جسم انسان حکمائے متقدمین نو مٹی۔ پانی۔ ہوا اور آگ یہ چار عناصر مانتے تھے لیکن حکمائے متاخرین کی تحقیقات سے اب تک ۸۱ عناصر معلوم ہو چکے ہیں جو موجودات میں پائے جاتے ہیں سان میں سے ۱۴ عناصر مندرجہ ذیل تناسب کے ہمارے جسم کی ترکیب میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ آکسیجن	۲۱۔ ۱۱۔ ۱۱۔ ۱۱۔	۸۔ فلورین	۲۱۔ ۱۱۔ ۱۱۔ ۱۱۔
۲۔ ہائیڈروجن	۱۵۔ ۰۔ ۰۔ ۰۔	۹۔ کلورین	۱۵۔ ۰۔ ۰۔ ۰۔
۳۔ کاربن	۲۰۔ ۰۔ ۰۔ ۰۔	۱۰۔ سوڈیم	۲۰۔ ۰۔ ۰۔ ۰۔
۴۔ نائٹروجن	۳۔ ۹۔ ۰۔ ۰۔	۱۱۔ آئرن	۳۔ ۹۔ ۰۔ ۰۔
۵۔ فاسفورس	۱۔ ۱۲۔ ۱۹۔ ۰۔	۱۲۔ پٹاسیم	۱۔ ۱۲۔ ۱۹۔ ۰۔
۶۔ سلفر	۰۔ ۲۔ ۲۱۔ ۰۔	۱۳۔ میگنیشیم	۰۔ ۲۔ ۲۱۔ ۰۔
۷۔ کیلیئم	۲۔ ۰۔ ۰۔ ۰۔	۱۴۔ سلینک	۲۔ ۰۔ ۰۔ ۰۔

بقول ڈاکٹر مشملہ جب جسم کے ان عناصر کے تناسب میں فرق آجاتا ہو تو صحت بگڑ جاتی ہے یہ عناصر جسم انسان میں اپنی بسیط حالت میں نہیں پائے جاتے یعنی یہ جدا جدا نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ مختلف طریقوں سے مرکب ہوتے ہیں مثلاً پہلے دو عناصر یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن باہم مل کر پانی بناتے ہیں جس کی مقدار ہمارے جسم میں دو تہائی سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ آکسیجن اور کاربن کے باہم ملنے سے حرارت جسم پیدا ہوتی ہے اور نائٹروجن دیگر اشیا کے ساتھ مل کر ہڈیاں، خون، رگ، پٹھے اور گوشت بناتا ہے اس لئے ان چاروں عناصر یعنی آکسیجن، ہائیڈروجن، کاربن اور نائٹروجن کو عضوی عناصر بھی کہتے ہیں سوڈیم، پٹاشیم، کیلسیم اور مینگنسٹیم عناصر کلورین، فلورین، گندک اور فاسفورس کے ساتھ مل کر بعض نمکیات کی صورت میں ہمارے خون، بلغم، صفراء اور پسینہ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سوڈیم اور کلورین باہم مل کر سوڈیم کلورائیڈ (کھانے کا نمک) بنتے ہیں جو ہمارے خون میں ہمیشہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح فاسفورس کے آکسیجن اور کیلسیم کے ساتھ ملنے سے فاسفیٹ آف لائم اور اس کے آکسیجن و مینگنسٹیم کے ساتھ ملنے سے فاسفیٹ آف مینگنسٹیم بن جاتے ہیں جو نمکیات کہ ہماری ہڈیوں اور رگوں وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ آئرن یعنی لوہے سے خون کی رنگت سرخ ہوتی ہے اور سلیکا سے دانتوں میں سختی اور چمک آتی ہے۔

مذکورہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے جسم کی ترکیب میں پہلے چار عناصر یعنی آکسیجن، ہائیڈروجن، کاربن اور نائٹروجن نسبتاً زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں یعنی ہمارے جسم کا بہت سا حصہ انہیں سے بنا ہوا ہے پس ہمیں غذا میں بھی زیادہ تر انہیں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے پہلے دو یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن تو بذریعہ ہوا اور پانی کافی مقدار میں ہمارے جسم میں پہنچ جاتی ہیں پس غذا میں ہمیں زیادہ تر کاربن اور نائٹروجن کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

عناصر کی ترکیب کے لحاظ سے مواد غذائیہ یا اجزاء غذا میں قسم کے ہوتے ہیں۔

- (۱) نباتی (۲) حیوانی اور (۳) معدنی وغیرہ لیکن تغذیہ یعنی جسم میں غذائیت پہنچانے کے لحاظ سے ان کی یہ پانچ قسمیں ہیں: (۱) پروٹین یا مواد تغذیہ یا مواد لحمی یعنی گوشت پیدا کرنے والے اجزاء غذا (۲) فیٹس یعنی مواد چمکیہ و ذہنیہ یعنی شحمی اور روغنی اجزاء غذا۔

(۳) کاربوہائیڈریٹس یعنی مواد شکر یہ یا نشائیہ یا فیبرس یا نشاستہ دار اجزاء غذا۔ (۴) سالٹس یعنی املاح یا نمکیات اور (۵) واٹر یعنی پانی۔ پس یہ ضروری مواد یا اجزاء غذا میں جن کو مناسب مقدار میں کھائے بغیر صحت قائم نہیں رہ سکتی لیکن ان کے علاوہ بعض غیر ضروری یا زائد اغذیہ بھی ہیں جو عموماً بطور تکلف یا تفریح استعمال کی جاتی ہیں اس لئے انہیں مفرحات و محرکات کہنا بجا ہے مثلاً چائے۔ قہوہ۔ کوکو اور شراب وغیرہ۔ اب ہر ایک ضروری جزو غذا کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔ نیز دیکھو صفحہ ۱۱۷۔

(۱) پروٹینس (Proteins) ، انکو نائٹروجینی نس (Nitrogenous) ، یا ایلبیومی نس (Albuminous) ، مواد یا نائٹروجینی خوراک اور عربی میں غذائے ملحمہ یعنی گوشت پیدا کرنے والی خوراک کہتے ہیں یعنی جس خوراک میں نائٹروجن کا زیادہ حصہ ہو۔ اسے نائٹروجینی خوراک یا گوشت پیدا کرنے والی خوراک کہتے ہیں۔ ہمارے جسم کا گوشت پتہ اور رگ پٹھے چونکہ زیادہ تر نائٹروجینی مرکبات سے بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی پرورش کے لئے اسی قسم کی غذا ضروری ہے۔

نائٹروجینی خوراک سے جسم میں کسی قدر طاقت آتی اور حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ پس روزانہ غذا میں اس قسم کی خوراک نہایت ضروری ہے۔ بالخصوص جسمانی اور دماغی محنت کرنے والوں کے لئے۔ کیونکہ اعضائے جسم کے افعال جس قدر تیز ہوں گے اسی قدر جسم زیادہ تحلیل ہوگا اور اسی قدر زیادہ نائٹروجینی غذا کی ضرورت ہوگی۔ جب جسم نشوونما پاتا ہے جیسا کہ لڑکپن اور جوانی میں تو اس قسم کی غذا کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جوانی میں اس کی معمولی ضرورت اور بڑھاپے میں کم ضرورت ہوتی ہے۔

نائٹروجینی اجزاء غذا حیوانی و نباتی دونوں قسم کی غذاؤں میں پائے جاتے ہیں لیکن زیادہ تر وہ حیوانی اغذیہ میں ہوتے ہیں۔ نائٹروجینی اجزاء غذا کی بہترین مثالیں یہ ہیں۔ حیوانی۔ گوشت۔ انڈا۔ مچھلی۔ دود۔ دہی اور پنیر وغیرہ۔ نباتی۔ گیہوں۔ مٹر۔ لوبیا۔ سیم۔ ماش و مونگ وغیرہ۔

ذرات میں ایک جوان آدمی کو ڈیڑھ یا دو چھٹانک نائٹروجینی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر زیادہ کام کا رج کرے والے کو دو تین چھٹانک کی لیکن سخت جسمانی یا دماغی محنت کرنے والے کو تین چھٹانک کی۔ اگر نائٹروجینی غذا ضرورت سے زیادہ مقدار میں کھائی

جائے تو جسم میں خون کی زیادتی ہو کر مختلف قسم کے خونی امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز مزاج تند ہو جاتا ہے وغیرہ۔

نوٹ۔ چونکہ فیٹس یعنی شحمات و روغنات اور کاربوہائیڈریٹس یعنی شکر و نشاستہ جسم میں حرارت و قوت پیدا کرتے ہیں اس لئے ان کو اذیہ حارہ و مقویہ یعنی جسم میں حرارت و قوت پیدا کرنے والی خوراک کہتے ہیں۔
(۲) فیٹس (Fats) یعنی شحمات و روغنات چربی گھی و تیل وغیرہ۔ چونکہ ان میں زیادہ حصہ کاربن کا ہوتا ہے اس لئے روغنی خوراک کو کاربنی خوراک بھی کہتے ہیں اس قسم کی غذا جسم میں گرمی و قوت پیدا کرنے کے علاوہ اسے موٹا بھی کرتی ہے اس لئے اسے غذائے مستمنہ بھی کہہ سکتے ہیں ایک جوان آدمی کو شبانہ روز میں کم از کم پون چھٹانک چکنائی یا گھی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے اور زیادہ محنت مشقت کر نیوالے کو ڈیڑھ چھٹانک کی۔ لیکن اگر ضرورت سے زیادہ چکنائی کھائی جائے تو اس سے یا تو اضمہ خراب ہو کر دست آئے لگ جاتے ہیں اور یا وہ جسم میں جمع ہو کر اسے موٹا کر دیتی ہے اور زیادہ مٹا پا بذات خود ایک مرض ہے۔
روغنی غذا شکر اور نشاستہ دار غذا کی نسبت جسم میں دو چاند گرمی پیدا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ سردی میں زیادہ گھی کھایا جاتا ہے جس قدر کوئی روغن زیادہ رفیق اور ملائم ہو اسی قدر وہ جسم میں آسانی جذب ہوتا ہے۔

(۳) کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) یعنی نشائیہ و شکر یہ یا نشاستہ دار اور شیریں اجزاء غذا گھی اور چربی کی طرح اس قسم کی غذا بھی جسم میں حرارت پیدا کرتی ہے اور اسے قوت بخشی ہے۔ ہندوستان جیسے گرم ممالک کے باشندوں کو اس قسم کی غذا کی بہت ضرورت ہوتی ہے اس قسم کی غذا نسبتاً جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دوران ہضم میں نشاستہ شکر میں تبدیل ہو جاتا ہے اور شکر تمام ہضم و جذب ہو جاتی ہے یہ شکر جذب ہو کر جب ہیکر میں جاتی ہے تو وہاں یہ گلائیکو جن (نشاکبدی یا شکر حیوانی) میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور وہاں سے وقت ضرورت جسم میں حرارت و طاقت پیدا کرنے کے لئے صرف ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲۶، اس قسم کی غذا یعنی نشاستہ دار اور شیریں اذیہ سے بھی جسم میں چربی پیدا ہوتی ہے۔

اگر اس قسم کی غذا ضرورت سے زیادہ کھائی جائے تو اضمہ خراب ہو جاتا ہے ورنہ آنے لگتے ہیں اور اگر عرصہ تک زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو مرض ذیابیطس کے ہو

جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایک جوان آدمی کے لئے شبانہ روز میں ۸ یا ۱۰ چھٹانک
نشاستہ دار و شیریں غذا کی ضرورت ہوتی ہے اس قسم کی غذا کی مثالیں یہ ہیں:-
نشاستہ۔ چاول۔ مکر۔ اراروٹ اور آلو وغیرہ +

(۴) سالٹس (Salts) یعنی املاح یا نمکیات۔ معدنی اور دیگر نمکیات کے بغیر بھی
قیام صحت محال ہے۔ کیونکہ نمکیات غذا خصوصاً لحمی غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتے
ہیں۔ پتھر وہ خون۔ ہڈیوں اور گوشت و بدن کی ساخت میں کام آتے ہیں اور جسم کے
تمام اُن کیمیائی اعمال میں جن پر کہ زندگی کا مدار و انحصار ہے ان نمکیات کا ہونا لازمی
ہے۔ نباتی و حیوانی مواد غذا میں طبعی طور پر یہ نمکیات موجود ہوتے ہیں +

جب جسم میں نمکیات کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو ہاضمہ خراب ہو جاتا اور دورانِ خون
سست ہو جاتا ہے معمولی کھانے کا نمک تو غذا کے ساتھ کھلایا جاتا ہے لیکن دیگر نباتی
نمکیات جو سبزی ترکاریوں اور میوؤں میں ہوتے ہیں ان کا بھی جسم میں پہنچنا نہایت
ضروری ہے یہی سبب ہے کہ جب غذا میں مدت تک سبزی ترکاری نہیں کھائی جاتی۔ یا
میوہ جات نہیں کھائے جاتے تو جسم میں مذکورہ بالا نمکیات کی کمی سے مرض سکروی
(سکر بوت۔ سلاق) کی بیماری ہو جاتی ہے۔ جو بعض اوقات ہلاک ہوتی ہے لیکر جوان
آدمی کے لئے شبانہ روز میں ۲ سے ۳ چھٹانک تک نمکیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان
نمکیات کی مثالیں یہ ہیں:- کھانے کا نمک۔ چونہ۔ فاسفیٹس نمکیات سوڈا و پٹاش
سٹریٹس اور ٹارٹریٹس وغیرہ۔ جو کہ تمام نباتی و حیوانی مواد غذا میں کم و بیش موجود ہوتے ہیں۔

(۵) پانی۔ پانی کا مفصل بیان تو فصل دوم میں ہو چکا ہے اور یہ بتلایا جا چکا ہے
کہ زندگی کے لئے ہوا کے بعد پانی ہے اور غذا پر یہ مقدم ہے جسم کی ساخت میں دو تہائی
سے زیادہ پانی ہوتا ہے۔ پانی غذا میں بدرقہ کا کام دیتا ہے۔ یعنی یہ اجزائے غذا کو جسم
کے تمام حصوں میں لیجاتا ہے کیونکہ اجزائے غذا اس میں حل ہو کر قابل جذب و ہضم
ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں پانی جسم کو فضلات سے پاک و صاف کرتا ہے یعنی فضلات
جسم شکل بول و براز و پسینہ وغیرہ پانی کی بدولت ہی جسم سے خارج ہوتے ہیں اور اگر
فضلات جسم خارج نہ ہوں تو بیماری اور موت یقینی ہے۔ پانی فعل ہضم کا بھی معاون
ہے۔ کیونکہ یہ غذا کو نرم کر کے زود ہضم بنا دیتا ہے +

پانی کی مقدار انسان کی عادت۔ موسم اور غذا کی مقدار اور اس کی خاصیت پر منحصر ہے۔ لیکن زیادہ پانی پینے سے چونکہ معدے کا عرق ماضم کمزور ہو جاتا ہے اس لئے ماضمہ ضعیف ہو جاتا ہے اور زیادہ سرد پانی پینے سے بھی چونکہ حرارت معدہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس سے بھی ماضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ پس بہتر یہ ہے کہ غذا کے درمیان تو ٹھوڑا پانی پیاجائے اور غذا کے دو تین گھنٹے بعد حسب خواہش پانی پی لیا جائے اگر ایک گھنٹہ قبل از غذا بھی پانی پی لیا جائے۔ تو اس سے بھی ماضمہ خراب نہیں ہوتا لیکن ہر نہار پانی پینا اچھا نہیں ہے۔

مقدار غذا۔ ہر ایک شخص کے لئے عام طور پر ایک صحیح مقدار معین کرنا ایک مشکل بات ہے۔ کیونکہ عمر۔ جنسیت اور موسم وغیرہ کے لحاظ سے غذائے مطلوبہ کی مقدار کم و بیش ہوتی ہے۔ بہر کیف غذائے مطلوبہ کا انحصار مندرجہ ذیل حالات پر ہوتا ہے لیکن ہر حالت میں حضرت سعدی شیرازی کا یہ قول یاد رکھنا چاہئے۔

نہ چنداں بخور کزداننت برآید نہ چنداں کہ از ضعف جاننت برآید

یعنی نہ اس قدر زیادہ کھا کہ تیرے منہ سے نکل آئے۔ اور نہ اس قدر کم کھا کہ تو کمزور سے مر جائے۔

غذا بمناسبت عمر۔ ننھے بچوں کیلئے تو دودھ ہی بہترین غذا ہے اور بچپن میں چونکہ جسم نشوونما پاتا یعنی بڑھتا ہے۔ اس لئے بچوں کو جوانوں کی نسبت زیادہ پرورش کرنے والی اور قوت دینے والی غذا کی ضرورت ہوتی ہے یعنی جب جسم بڑھتا ہے۔ تو گوشت پیدا کرنے والی غذا بہت ضروری ہوتی ہے۔ اور روغنی و نشاستہ دار غذا بھی مناسب مقدار میں ضروری ہوتی ہے لیکن جوانی میں جب جسم بڑھ چکا ہے۔ تو پھر ایسی غذا کی بہت ضرورت نہیں ہوتی اور بڑھاپے میں تو نسبتاً بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ بڑھاپے میں گوشت پیدا کرنے والی غذا کو کم کر دینے کے علاوہ روغنات و شکیات کی مقدار بھی کم کر دینی چاہئے۔ لیکن نشاستہ دار اور شیریں غذا کی مقدار بڑھانی چاہئے۔ اور پانی بھی ذرا زیادہ پینا چاہئے۔ بوڑھوں کو بالخصوص غذا آہستہ آہستہ اور کم کھانی چاہئے اور تجربے سے جس قسم کی غذا موافق مزاج ہو وہی کھانی چاہئے۔ جسمی نشوونما کے سبب بچے نسبتاً زیادہ غذا کھاتے ہیں۔ چنانچہ دس برس کی عمر

کابچہ ایک جوان آدمی کی نصف غذا کے برابر کھاتا ہے۔ اور چودہ برس کی عمر کا نوجوان تو پوری غذا کھاتا ہے یعنی وہ ایک جوان آدمی کے برابر کھاتا ہے۔

(۲) جنسیت۔ مردوں کو چونکہ عورتوں کی نسبت زیادہ محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ان کو عورتوں کی نسبت غذا کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) موسم۔ سردی میں حرارت جسم کو قائم رکھنے کیلئے زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً ایسی غذا کی جو کہ جسم میں حرارت اور قوت پیدا کرے۔ اسی لئے موسم سرما میں کھن گھی۔ گوشت۔ انڈے شیرینی اور نشاستہ دار غذا میں نسبتاً زیادہ کھائی جاتی ہیں لیکن موسم گرما میں ایسی اغذیہ کم کھانی چاہئیں۔ اور مرطوب میوہ جات اور سرداغذیہ و اشربہ زیادہ استعمال کرنی چاہئیں لیکن زیادہ سرد پانی یا برفاب یعنی برف والا پانی اول تو پینا ہی نہیں چاہئے ورنہ بہت ہی کم پینا چاہئے کیونکہ اس سے ہاضمہ کمزور اور خراب ہو جاتا ہے۔ روزانہ مقدار غذا۔ ایک متوسط جوان معمولی کام کاج کرنے والے آدمی کو روزانہ مندرجہ ذیل اجزاء غذائیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) نان و جتنی غذا یعنی گوشت و غیرہ ۲ چھٹانک روزانہ (۲) نشاستہ دار و شیریں غذا ۸ یا ۱۰ چھٹانک روزانہ (۳) کھن یا روغنات پون یا ایک چھٹانک روزانہ (۴) نمک (معدنی و نباتی) چوتھائی سے نصف چھٹانک روزانہ (۵) پانی (خالص یا تڑخ شک اغذیہ میں) دو یا اڑھائی سیر روزانہ۔

لیکن غذا کی ترکیب اور شکل کے لحاظ سے نیز عمر پیشہ۔ قومیت۔ موسم اور ملک کے اعتبار سے مقدار اجزاء غذائیہ میں ضرورت کی بیشی ہوتی ہے۔ چنانچہ سرد ممالک کے رہنے والے جوانی اغذیہ مثلاً گوشت وغیرہ زیادہ کھاتے ہیں۔ مثلاً ایک یورپین یا ایک افغان جس کو گوشت کھا سکتا ہے۔ ایک ہندوستانی ہرگز اس قدر گوشت ہضم نہیں کر سکتا۔ بنگالی اور کاشمیری چاول زیادہ کھاتے ہیں۔ پنجابی چاولوں کی نسبت گیلوں زیادہ کھاتے ہیں کنارہ سمند کے نزدیک کے رہنے والے لوگ مچھلی زیادہ کھاتے ہیں۔ وغیرہ بعض محققین کا قول ہے کہ اصراف جسمی کے پورا کرنے کے لئے شبانہ روز میں ہر ایک شخص کو اپنے جسم کے پیمپوس یا پیمپوس حصے کے برابر غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

دماغی محنت کرنے والے اشخاص کو زیادہ لطیف غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ

دماغی محنت کرنے سے جسم تو زیادہ کھیل نہیں ہوتا۔ لیکن دماغی یا عصبی قوت کے زیادہ صرف ہونے سے ہاضمہ کسی قدر ضعیف ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے اشخاص کو زود ہضم مقوی اور لطیف غذا کھانی چاہئے۔ پہلے جو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ دماغی محنت کرنے والوں کے لئے فاسفورس کے مرکبات بالخصوص مفید ہوتے ہیں یہ خیال اب باطل ثابت ہوا ہے بلکہ ان کی غذا میں نائٹروجنی اجزاء کا تناسب نسبتاً زیادہ ہونا چاہئے۔

اوقات غذا۔ کھانا کھانے کا وقت مقرر کرنا روزانہ مشاغل یا کام کاج کے اوقات اور دیگر حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ لیکن کھانا ہمیشہ وقت مقررہ پر کھانا چاہئے کیونکہ وقت مقررہ پر کھانا کھانے سے اشتہائے صادق یعنی سچی بھوک پیدا ہوتی ہے معدہ غذا کے لئے منتظر اور اس کے ہضم کرنے کیلئے مستعد ہوتا ہے۔ اگر غذا وقت مقررہ پر نہ کھائی جائے تو ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ہر تین تین گھنٹے بعد کھانا کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جوانوں کو کم از کم پانچ پانچ گھنٹے بعد اعتدال سے کھانا کھانا چاہئے کیونکہ چار یا ساڑھے چار گھنٹے میں ہر قسم کی غذا بالکل ہضم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایک دفعہ کھانا کھانے سے دوسری دفعہ کھانا کھانے تک کم از کم پانچ گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہئے۔ تاکہ معدہ کو نصف یا ایک گھنٹہ آرام مل جائے۔

کمزور یا بیمار اشخاص کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھانا چاہئے بلکہ ہر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہلکی غذا کھانا چاہئے۔ تاکہ وہ باسانی ہضم ہوتی رہے۔ بیماروں کے لئے بہت ہلکی اور زود ہضم غذا ہونی چاہئے مثلاً دودھ سا گودانہ۔ شوربا۔ آتش جو۔ کھجڑی وغیرہ بشرطیکہ وہ موافق آئے۔

ہمدے ملک میں لوگوں کو عموماً دو بار روزانہ پیٹ بھر کر کھانا کھانے کی عادت ہے۔ یعنی ایک بار دوپہر کو اور ایک بار رات کو۔ بعض لوگ صبح کو تھوڑا سا ناشتہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن اگر دو وقت کھانے کو تین بار کر کے کھایا جائے تو بہتر ہے۔ کیونکہ دو بار پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے اکثر حالتوں میں معدہ بھر کر تن جاتا ہے۔ جس سے عموماً بد ہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ خصوصاً ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں۔

بعض لوگ بار بار تر و خشک جو کچھ ملے کھاتے رہتے ہیں اس سے بھی ہمارے خراب ہو کر صحت خراب ہو جاتی ہے۔ کھانا کھانے میں ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے

کہ جب تک اشتہائے صادق نہ ہو۔ یعنی سچی بھوک نہ لگے تب تک کھانا نہیں کھانا چاہیے
اگر ایک وقت کھانا کھانے کو جی نہ چاہے تو نہیں کھانا چاہئے۔ پھر دوسرے وقت عموماً
سچی بھوک پیدا ہو کر طبیعت کھانے کی طرف پوری رغبت کرتی ہے۔

زیادہ یا کم کھانا کھانے کے نتائج

زیادہ کھانا۔ جب غذا ضرورت سے زیادہ کھائی جاتی ہے تو بدہضمی ہو جاتی ہے
پیٹ میں ریاں پیدا ہو کر نفخ شکم اور درد شکم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ غلبہ صفرا ہو کر سر ہلکا
یا دروکتا ہے جی مثلاً تپ ہے قیض ہو جاتی ہے یا آنتوں میں غذا کی خراش سے دست آئے
لگتے ہیں بلواسیر اور نقرس وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں زیادہ کھانے سے آدمی سُست پائل
اور بیوقوف ہو جاتا ہے اور اکثر حالتوں میں موٹا اور بچھا ہو جاتا ہے زیادہ مٹھائی اور گھی
چاقل کھانے سے ریکیہ درشت کم کی جاتی ہے یا بالکل نہیں کی جاتی، تو آدمی اکثر بہت موٹا ہو
جاتا ہے۔ زیادہ شیرینی کھانے سے عموماً ترشی معدہ کی شکایت ہو کر کھٹے ڈکار آنے لگتے
ہیں اور نفخ شکم وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے اور بعض اوقات مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے۔
گوشت۔ اندھے وغیرہ زیادہ کھانیے امراض مخن۔ ویم مفاصل اور نقرس وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے
کم کھانا۔ جب غذا ضرورت سے کم کھائی جاتی ہے یا فاقہ کشی کی جاتی ہے تو جسم لاغر
اور کمزور ہو جاتا ہے۔ طبیعت کسلند اور سُست رہتی ہے اور مختلف امراض مثلاً سکروی
(سکربوت رُسلق) اسہال پھش۔ استسقا اور بعض جلدی امراض وغیرہ میں مبتلا ہو
کے لئے مائل رہتی ہے۔ کام کاں ج کونے کو جی نہیں چاہتا۔ فردا دیر کام کرنے سے تھکاں معلوم
ہوتی ہے۔ جسم میں امراض کی مدافعت کی قوت بہت کم ہو جاتی ہے جسم کے کمزور و ناتوان
اور زرد ہو جانے کے علاوہ دل بھی بہت کمزور ہو جاتا ہے ایسا شخص ذرا سی تکلیف سے
رونے لگ جاتا ہے بالآخر وہ نہایت ضعیف القلب اور بیوقوف ہو جاتا ہے۔ اور
ضعف و نقاہت سے مر جاتا ہے۔ اگر ایک شخص کو آٹھ دس روز بالکل فاقے لکھا جائے
یعنی اُسے بالکل کھانا اور پانی نہ دیا جائے تو وہ بھوک پیاس سے مر جاتا ہے لیکن اگر
اُسے پانی کو پانی ملتا رہے تو وہ چند روز اور جیتا رہتا ہے۔

بچپن میں غذا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور نشاستہ دار و شیریں غذا کی نسبت

نائٹروجنی غذا گوشت پیدا کرنے والی غذا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو عرصے تک نائٹروجنی غذا سے محروم رکھا جائے تو وہ کمزور اور زرد ہو جاتا ہے اور اگر نشاستہ و شکر سے محروم رکھا جائے مگر اسے گھی وغیرہ دیا جائے تو وہ اس کمی کو چند محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اگر اسے گھی یا چکنائی وغیرہ بھی نہ دی جائے تو وہ کمزور ہو کر جلد بیمار ہو جاتا ہے۔ اگر غذا میں نمک نہ دیا جائے تو خرابی خون اور کرم شکم وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض ممالک میں سنگین جرائم کے مجرمین کو سخت سزا کے طور پر غذائے بے نمک دی جاتی ہے۔ کبھی ملک روس میں اس قسم کی سزا دی جاتی تھی۔ *

زیادہ دماغی محنت کرنے والوں کو زود ہضم اور لطیف غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور پروٹینسز نائٹروجنی یا ایلیو مینی غذا کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ جسمانی محنت کرنے والوں کو عمدہ مرکب غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ *

بیکاری۔ آرام طلبی یا سستی کی زندگی میں روغنی۔ نشاستہ دار اور شیریں غذا نسبتاً کم کھانی چاہئے۔ موسم گرما میں سبز ترکاریاں اور تازہ میوہ جانا زیادہ کھانے چاہئیں اور گوشت انڈے وغیرہ کم کھانے چاہئیں۔ لیکن موسم سرما میں نائٹروجنی اور روغنی غذا زیادہ کھانی چاہئے۔ *

کھانے پینے کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) غذا ہمیشہ اس وقت کھانی چاہئے۔ جب خوب بھوک لگے۔ اور تھوڑی بھوک رستے ہوئے چھوڑ دینی چاہئے۔ *

(۲) کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے۔ بلکہ ایک دو لقموں کی بھوک باقی رکھ کر کھانا چاہئے۔ اس طرح ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے اور بد ہضمی کی کبھی شکایت نہیں ہوتی۔ *

(۳) غذا خوشنما خوش ذائقہ اور خوب پکی ہوئی ہونی چاہئے خراب پکی ہوئی اور باسی غذا نہیں کھانی چاہئے۔ گرمی اور برسات کے دنوں میں تو باسی غذا ہرگز نہیں کھانی چاہئے۔ *

(۴) غذا آہستہ آہستہ خوب چبا کر کھانی چاہئے۔ کیونکہ لقمہ جب منہ میں آہستہ آہستہ چبایا جاتا ہے تو لعاب دہن اس کے ساتھ مل کر اس کے اجزائے نشاستہ کو قابل ہضم بناتا ہے۔ بخیر چبائے جلد جلد کھانے سے ہاضمہ خراب ہو کر پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے یا پیش و دست

وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔

(۵) کھانا کھاتے وقت طبیعت کو خوش و خرم رکھنا چاہئے۔ کیونکہ رنج و غم اور فکر و تردد کی حالت میں اگر کھانا کھایا جائے تو بخوبی ہضم نہیں ہوتا۔

(۶) کھانا ہمیشہ تازہ پکا ہوا کھانا چاہئے لیکن بہت گرم کھانا نہیں کھانا چاہئے اس سے مرض سرطان معدہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ باسی غذا بھی جہاں تک ہو سکے نہیں کھانی چاہئے اور بچوں کو صبح باسی روٹی نہیں دینی چاہئے۔

(۷) دن رات کو خوب پیٹ بھر کر کھانا کھانے کی نسبت چار بار تھوڑا تھوڑا کھانا بہتر ہے یعنی صبح کو ناشتہ کرنا۔ دوپہر کو کھانا کھانا۔ تیسرے پہر کو پھر کچھ دودھ پی لینا یا میوہ وغیرہ کھا لینا اور رات کو پھر کچھ کھانا کھانا۔ اس طرح کھانے کے بعد آدمی سیر بھی کر سکتا ہے۔ اور کام بھی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھایا جائے تو کھانے کے بعد ایک گھنٹہ آرام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کو تو خصوصیت سے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ دبے پتلے اور کمزور اشخاص اگر اس بات پر عمل کریں گے تو انکی صحت بہتر ہو جائے گی۔

(۸) کھانے کے درمیان تھوڑا سا پانی پینا چاہئے۔ کیونکہ کھانا کھانے کے درمیان سداہ پانی پینے سے معدے کی رطوبت ہضم میں مل کر ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔

(۹) کھانا کھانے سے فوراً پہلے یا فوراً پیچھے بھی پانی نہیں پینا چاہئے۔ البتہ کھانا کھانے سے ایک دو گھنٹے پہلے یا دو تین گھنٹے بعد حسب خواہش پانی پینا مفید ہے۔

(۱۰) کھانا کھاتے ہوئے برف کا پانی یا بہت سرد پانی بھی نہیں پینا چاہئے خصوصاً گرم کھانے کے ساتھ تو بہت سرد پانی ہرگز نہیں پینا چاہئے۔ اس سے گلے پڑ جاتے ہیں اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔

(۱۱) اگر آپ سبزی خور ہیں تو آپ کو سیرسوا سیر خالص دودھ ہر روز بطور غذا و غذا استعمال کرنا چاہئے۔ دودھ درحقیقت حیوانی غذا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اکثر سبزی خور اسے استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ محض سبزی خوری سے جسم میں غذائیت کی جو کمی رہتی ہے وہ دودھ سے پوری ہو جاتی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کے بچے اور نوجوان ان کے لڑکیوں کی نسبت جو کہ دودھ پیتے ہیں اکثر کمزور ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں

کہ ہمیں دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ دودھ سے ہمیں نفع ہو جاتا ہے یا دست آنے لگتے ہیں ایسے لوگ اکثر وہ ہوتے ہیں جو پیٹ بھر کر کھانا بھی کھا لیتے ہیں اور اوپسے دودھ بھی پی لیتے ہیں کیونکہ دودھ ایک قسم کی غذا ہے +

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دودھ سے بلغم بڑھتا ہے اور جن لوگوں کو کھانسی ہو نہیں دودھ نہیں دینا چاہئے۔ یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ کھانسی اور بخار کے مریضوں کے لئے دودھ بہترین غذا ہے۔ جب کسی شخص کو اسہال آتے ہوں تو دیگر غذاؤں کی نسبت اسے اکثر دودھ ہی کی غذا موافق آئی کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کو ہر دو دین تین تین گھنٹے کے بعد دودھ چسکی دینا چاہئے (تفصیل کے لئے دیکھو گے دودھ کا بیان) +

(۱۲) آپ کو ہر روز تھوڑا سا میوہ یا غذا میں کچھ سبزی بھی کھانی چاہئے اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو ممکن ہے کہ آپ کا خون کمزور ہو کر آپ کو مرض سکروی ہو جائے۔ جو لوگ بیمار ہوں اور میوہ یا سبزی ہضم نہ کر سکتے ہوں انہیں ہر روز کسی تازہ میوے کا رس جیسے انگور، انار یا سنگترہ وغیرہ کا پانی نکال کر دینا چاہئے۔ بوسیدہ یعنی اُترا ہوا یا گلا سٹرا میوہ اور کچی ترکاری ہرگز نہیں کھانی چاہئے۔ حیوانی غذا مثلاً گوشت اور مچھلی وغیرہ نہایت احتیاط سے عمدہ طریق پر پکا کر کھانی چاہئے۔ غذا ہمیشہ چبا چبا کر کھانی چاہئے اور غذا کے ساتھ زیادہ پانی نہیں پینا چاہئے البتہ کھانے کے بعد اور کھانے کے درمیان حسب خواہش پانی پینا چاہئے +

(۱۳) کھانا کھانے کے بعد ایک آدھ گھنٹہ قفر ترح و آرام کرنا چاہئے کیونکہ جب غذا معدے میں جاتی ہے تو طبیعت اس کے ہضم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اس لئے معدے کی طرف خون زیادہ جاتا ہے تاکہ رطوبت ہضم زیادہ تراوش پائے پس اس وقت اگر کوئی دماغی یا جسمانی محنت کی جائے تو طبیعت اور خون کا رجوع دوسری طرف ہو جاتا ہے اور معدے کی طرف خون کے کم ہو جانے سے رطوبت ہضم کافی مقدار میں پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے ہضم کمزور ہو جاتا ہے اور غذا بخوبی ہضم نہیں ہوتی۔ اسی لئے کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد غسل کرنا یا حمام کرنا بھی مضر صحت ہے ایسا ہی سخت دماغی یا جسمانی محنت کرنے کے بعد فوراً کھانا کھانا بھی مضر ہے کمزور آدمیوں کو اور بالخصوص جن کا ہضم خراب ہو انہیں کھانا کھانے کے بعد زیادہ قفر ترح و آرام کرنا چاہئے (۱۴) متواتر ایک ہی قسم کی غذا نہیں کھانی چاہئے۔ بلکہ ہر روز بدل بدل کر غذا کھانی چاہئے ایک وقت کے کھانے میں دو چار قسم کی غذا ہو تو مضائقہ نہیں لیکن کئی قسم کی

مختلف لطیف و ثقیل۔ زود ہضم و دیر ہضم غذاؤں کو باہم کھانے سے بھی اضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ جب ایک ہی وقت میں دو چار قسم کی غذایں کھانے کا اتفاق ہو تو لطیف اور زود ہضم غذا ثقیل اور دیر ہضم غذا سے پہلے کھانی چاہئے اور اس بات کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئے کہ ایسی غذایں جو باہم مل کر مضر صحت بن جاتی ہوں۔ انہیں ملا کر نہیں کھانا چاہئے جیسے دودھ اور ترشی یا دودھ اور مچھلی یا مچھلی اور ترشی یا پاول اور ہندوانہ یا چائے اور لیمونڈ و برف۔ خربوزہ اور دہی وغیرہ۔

۱۵۔ جب آدمی بوڑھا ہونے لگے۔ نو اُسے غذا بھی کم کھانی چاہئے کیونکہ مٹھاپے میں ایک تو محنت و مشقت کم ہوتی ہے۔ دوسرے اضمہ بھی کم زور ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ رات کو پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہی نہیں سو جانا چاہئے کیونکہ حالت خواب میں فصل ہضم ضعیف ہوتا ہے۔ اس لئے کھانا کھانے کے کم از کم ایک دو گھنٹے بعد سونا چاہئے

۱۷۔ گرمی کے موسم میں کھانا کھانے سے پہلے غسل کرنا مفید ہے۔ لیکن کھانا کھانے کے بعد فوراً غسل کرنا مضر صحت ہے۔ کھانا کھانے کے کم از کم دو گھنٹے بعد غسل کرنا چاہئے

۱۸۔ کھانا ہمیشہ پاک صاف برتنوں میں ڈال کر صاف جگہ اور صاف دسٹر خوان پر

کھانا چلتے۔ سیلے اور نا صاف برتنوں میں کھانا ہرگز نہیں کھانا چاہئے۔

۱۹۔ شخص کو ایک علیحدہ برتن یا رکابی میں کھانا چلتے ایک ہی رکابی میں دو چار آدمیوں کو مل کر نہیں کھانا چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ایک آدمی میلہ یا بیمار ہو۔ اور

دوسرے کو اس سے کراہت آتی ہو۔ بیمار کیساتھ کھانا کھانیے اسکی بیماری تندرست کو لگ جاتی ہے

۲۰۔ کھانا ہمیشہ ہاتھ دھو کر کھانا چاہئے اور ہاتھوں کی انگلیوں کے بڑھے ہوئے

ناخن ہمیشہ کٹوا کر صاف رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ اگر وہ بڑھے رہیں تو ان کے اندر میل بھر کر وہ بد نما معلوم ہوتے ہیں اور ان میں جراثیم مرض کے جمع ہو جانے کا بھی سخت اندیشہ ہوتا ہے۔

۲۱۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ہمیشہ ڈھک کر رکھنا چاہئے تاکہ ان میں گرد و غبار نہ پڑے

اور ٹن پر مکھیاں وغیرہ نہ بیٹھیں کھانے پینے کی چیزیں جو کھلی ٹری ہیں خراب ہو جاتی ہیں

۲۲۔ کھانا کھاتے وقت اس بات کی نہایت احتیاط رکھیں کہ کھانے پر مکھیاں نہ

بیٹھیں۔ پائیں بلکہ کھانے کے کمرے میں مکھیاں آنے نہ پائیں کیونکہ مکھیوں کے زہریلی غلاظت

کھانے میں لگ کر وہ کھانا بھی زہریلا ہو جاتا ہے۔ اگر کھانے میں مکھی گر جائے یا اگر مڑ جائے

تو وہ کھانا کروہ بلکہ خطرناک ہو جاتا ہے اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟ فدا اسے پڑھئے۔ تب محرقہ یا مرض ہیضہ کے مریض کے دست ربراز، پیرا یک کھمی جا بیٹھی اور اس کے منہ و ٹانگوں میں زہریلی غلاظت لگ گئی۔ وہاں سے اڑ کر وہ کھمی کسی کھانے کی چیز پر جا بیٹھی اور وہی زہریلی غلاظت اس کھانے میں لگ گئی۔ اب بتلائیے وہ کھانا کھانے کے قابل رہا یا پھینک دینے کے قابل ہو گیا؟ یقیناً پھینک دینے کے قابل۔ کیونکہ ایسا زہریلا کھانا کھانے والے اشخاص بھی عموماً اسی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۲۳) کھانا کھانے کا کمرہ صاف اور پروادار ہونا چاہئے۔ اس میں کسی قسم کی بود آتی ہو کھانے کا میز یا دسترخوان بھی صاف ہونا چاہئے۔

(۲۴) کھانا کھانے والا خدمتگار بھی صاف ستھرا ہو اور جسے الامکان خوب رو اور خوش خوش ہو۔ میلہ اور بد شکل نہ ہو۔

(۲۵) کھانا پکانے اور کھانا کھانے کے برتنوں کو خوب صاف رکھنا چاہئے۔ تلے اور بیتل کے برتنوں کو ہمیشہ صاف مٹی یا راکھ سے مانجنا چاہئے۔ میلی مٹی یا راکھ سے مرگ نہیں مانجنا چاہئے۔ کیونکہ کبھی ایسی مٹی میں ٹپ دق وغیرہ کے جرمز ہوتے ہیں یا وہ برتنوں میں لگ کر باعث مرض ہوتے ہیں۔ برتنوں کو پانی سے دھونے کے بعد کھواتے ہوئے پانی میں ایک بار ڈبولینا چاہئے۔ اس طرح وہ بالکل پاک و صاف ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں صاف جگہ پر رکھنا چاہئے۔

تلے وغیرہ کے برتنوں کو ہر مہینے قلعی کرنا چاہئے اور اس بات کی احتیاط رہے کہ قلعی میں سسہ نہ ملا ہوا ہو کیونکہ تلے کے برتن جب بے قلعی ہو جاتے ہیں تو ان میں کھانا پکانا اور کھانا سخت مضر صحت ہوتا ہے۔ بے قلعی برتنوں میں کھانا پکانے سے اس میں تلے کا کساؤ مل کر وہ زہریلا ہو جاتا ہے اور ایسا کھانا کھانے سے جی مبتلا تا اور دست و قدم آگے لگ جاتے ہیں۔

(۲۶) ہمارے ہندو بھائیوں میں شادی کے موقع پر بعض اوقات ڈھاک کے پتوں پر کھانا دیا جاتا ہے ایسی صورت میں پتوں کو صاف پانی سے خوب دھو لینا ضروری ہے۔ ان دھلے اور مستعمل پتے کبھی استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

(۲۷) پیچے کے لئے خالص پانی بہترین چیز ہے۔ سوڈا اور لیمونیز وغیرہ بھی اگر اچھا

ہو اور معتبر کارخانے کا بنا ہوا ہو تو وہ بہتر ہے لیکن اگر احتیاط سے نہ بنایا ہو تو ایسا پانی نہیں پینا چاہئے۔ لیمونیڈ اور سوڈا واٹر وغیرہ ہمیشہ معتبر کارخانہ کا بنا ہوا اور صاف ستھرے دوکاندار سے لینا چاہئے۔ اور پھر بھی بوتل کو صاف پانی سے دھو کر کھولنا چاہئے۔ برف بھی ہمیشہ معتبر کارخانے کی بنی ہوئی استعمال کرنی چاہئے۔ خراب پانی کی برف سے بیمار ہونے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے پانی وغیرہ میں برف ملا کر پینے کی بجائے بوتل یا صراحی کو برف میں لگا کر یا گلاس وغیرہ کو برف میں دھک کر سرد کر کے پینا بہتر ہوتا ہے۔ (۲۸) بازار سے مٹھائی یا پکی ہوئی غذا خرید کر نہیں کھانی چاہئے۔ کیونکہ حلوائی اور نمائی وغیرہ مٹھائی اور کھانے پینے کی چیزوں کو اکثر کھلا رکھتے ہیں جن پر کھیاں اکثر بھینسانی رہتی ہیں پس ممکن ہے کہ ایسی مٹھائی وغیرہ میں کھیموں سے مرض مہینہ یا تپ مخرقہ وغیرہ کے جرمز لگ گئے ہوں جس کے کھانے سے مہینہ وغیرہ کے ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ (۲۹) پان اور تبا کو کھا۔ کی عادت بھی بُری ہے بہت سے لوگ متواتر پان کھانے سے مرض سرطان میں مبتلا ہو جاتے ہیں پان کھانے سے اکثر دانت بھی خراب ہو جاتے ہیں اور عامہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

انسان کی طبیعتی غذا

انسان کی طبیعتی غذا کیا ہے؟ یہ مسئلہ صدیوں سے زیر بحث چلا آتا ہے۔ حکیم فیثا خورث کے لئے سے لیکر اب تک اس پر مباحثے ہوتے رہے ہیں کیونکہ ان تمام مختلف قوتوں میں سے جو کہ جسم انسان پر اثر کرتی ہیں سب سے زیادہ مؤثر قوت غذا ہے۔ انسان کی جسمانی داعی۔ روحانی اور اخلاقی قوت پر غذا کا بہت قوی اور گہرا اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے انگریزی میں ایک مشہور ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انسان ہی ہوتا ہے جو کچھ کہ وہ کھاتا ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی یافتہ ممالک اور اقوام متحدہ میں مسئلہ غذا پر بہت توجہ کی گئی ہے اور یورپ و امریکہ کے بڑے بڑے قابل اور لائق ڈاکٹروں کی متواتر تحقیقات سے اب یہ مسئلہ غذا بجائے خود ایک مستقل فن قرار دیا گیا ہے جسے انگریزی اصطلاح میں ڈائٹٹکس (Dietetics) یعنی قانون ترتیب الاغذیہ کہتے ہیں۔

طبیعی غذا کے اعتبار سے حیوانات کو ان تین جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) کارنی دورس Carnivorous یعنی گوشت خور حیوانات (۲) ہربی دورس Herbivorous

یعنی سبزی خور حیوانات (۴) آہنی و ورس (Omnivorous) یعنی ہمہ خور حیوانات +
 اب حضرت انسان کو ان تینوں جماعتوں میں سے کس جماعت میں شامل یا داخل سمجھا
 جائے؟ یقیناً تیسری جماعت میں لیکن اس بات کے تصفیہ کیلئے احتمالات اور مفروضات
 سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ اس پر فطری اصول کے مطابق غور و فکر کرنا چاہئے۔ چنانچہ یہ
 ظاہر ہے کہ طبعی خواص و افعال کے لحاظ سے مخلوقات کی کوئی دو جماعتیں برابر نہیں
 ہوتیں۔ بلکہ ہر ایک جماعت کے افعال و وظائف جداگانہ ہوتے ہیں مثلاً پھلیاں پانی
 میں تیرتی ہیں۔ چوپائے زمین پر چرتے ہیں اور پرندے ہوا میں اڑتے ہیں شیر گوشت
 کھاتا ہے اور بکری گھاس کھاتی ہے۔ غرضیکہ ہر جماعت باگروہ کے فرائض جداگانہ ہیں
 اور یہ ارادی یا اختیاری نہیں بلکہ طبعی اور فطری ہیں کیونکہ قدرت کی طرف سے انہیں
 اسی قسم کے اعضاء و قوتی دئے گئے ہیں جن کے ذریعے سے وہ اپنے افعال یا وظائف کو
 انجام دے سکیں مثلاً شیر کو ایسے میز پیچے اور تیز دانت دیئے گئے ہیں کہ وہ اپنے شکار کو
 پکڑ کر باسانی چیر بھاڑ ڈالے۔ بکری کو ایسے دانت اور ڈاڑھیں دی گئی ہیں کہ وہ ہر قسم
 کے گھاس بات کر چبا کر کھا جائے۔ بندر کو ایسا پتھریلا جسم دیا گیا ہے کہ وہ درخت کی ایک
 شاخ سے دوسری شاخ پر جھٹ کو دھبے سے سرو مالا ک کے کھنٹی اور بکری کو دیکھو
 ان کے جسم پر کتنے لمبے لمبے بال ہوتے ہیں کیونکہ انہیں سردی اور برف میں رہنا پڑتا ہے غرضیکہ تمام
 مخلوقات میں یہی حالت ہے جس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہر مخلوق کے اعضاء و قوتی
 اس کے طبعی افعال یا وظائف کے مناسب حال ہوتے ہیں اگر کوئی اس فطری اصول
 کے خلاف کرنا چاہے تو گویا وہ فطرت کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے مثلاً اگر بکری گھاس کھا چاہے
 اور بھیڑ چوہا پکڑنا چاہے تو یہ ایک خلاف فطرت بات ہوگی +

ساخت اعضاء سے ان کے فرائض یا افعال پر استدلال کرنے کا طریق اس قدر صحیح
 و درست ہے کہ آج ہر علمی شعبہ میں اس پر عمل ہوتا ہے۔ پس انسان کی طبعی غذا کے متعلق
 ہمیں پہلے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ قدرتی طور پر اس کے اعضاء ہضم کی ساخت کس قسم
 کی ہے؟ چنانچہ وہ اعضاء جسم جو کہ غذا کو چلاتے اور ہضم کرتے ہیں وہ تین میں مآول دانت
 دوم معدہ سوم آنتیں پس یہ معلوم کرنا چاہئے کہ گوشت خور حیوانات اور سبزی خور حیوانات
 کے ان اعضاء کی طبعی ساخت میں کیا فرق ہے؟

گوشت خور حیوانات

۱۔ ان کے منہ میں چار نیلے لمبے لمبے دانت ہوتے ہیں جنہیں کچلیاں یا کیل دانت کہتے ہیں۔ جو گوشت کو چیرنے پھاڑنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔

۲۔ ان کے جڑے صرف اوپر نیچے حرکت کر سکتے ہیں داییں بائیں حرکت نہیں کر سکتے۔

۳۔ ان کے معدے تھیلی نما ہوتے ہیں۔

۴۔ ان کی آنتیں بہت لمبی نہیں ہوتیں مثلاً شیر کی آنتیں اس کے جسم سے صرف تین گنا لمبی ہوتی ہیں۔

سبزی خور حیوانات

۱۔ ان کے منہ میں کچلیاں یا کیل دانت نہیں ہوتے بلکہ چوڑی چوڑی ڈارھیں ہوتی ہیں۔ جن سے یہ نباتات کو پیستے اور چباتے ہیں۔

۲۔ ان کے جڑوں میں داییں بائیں حرکت ہوتی ہے تاکہ غذا خوب پیسی جاسکے۔

۳۔ ان کے معدے کے خانہ دار ہوتے ہیں۔

۴۔ ان کی آنتیں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ مثلاً بھیڑ کی آنتیں اس کے جسم سے ستائیس گنا لمبی ہوتی ہیں۔

اب انسان کے ان اعضا کا کیا حال ہے؟

(۱) گوشت خور حیوانات کی طرح انسان کے منہ میں کچلیاں یا کیل دانت بھی ہیں لیکن چھوٹے ہیں۔ نیز سبزی خور حیوانات کی طرح اس کے منہ میں ڈارھیں بھی ہیں۔

(۲) اس کے جڑوں میں اوپر نیچے بھی حرکت ہوتی ہے اور داییں بائیں بھی ہوتی ہے۔

(۳) اس کے معدے کی ساخت نہ صرف معمولی تھیلی نما ہے اور نہ خانہ دار بلکہ اس کی ساخت اور وضع ان دونوں کے مابین ہے یعنی وسطی ہے۔

(۴) اس کی آنتیں نہ تو بہت لمبی ہیں اور نہ بہت چھوٹی چنانچہ وہ اس کے جسم سے قریب چھ گنا لمبی ہیں۔

پس جب انسان کے ان اعضا کی ساخت طبعی طور پر گوشت خور اور سبزی خور دونوں قسم کے حیوانات کے ان اعضا سے ملتی جلتی ہے تو اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان نباتی و حیوانی دونوں قسم کی غذا کھانے والا ہے۔ نباتاتی غذا میں پروجیات اس کی من بھاتی غذا ہے۔ لیکن وہ ان پر زندگی بسر نہیں کر سکتا کیونکہ پوری غذا ایت حاصل کرنے کے لئے ان کو اتنی زیادہ مقدار میں کھانا پڑتا ہے کہ غنیمت خراب ہو جاتا ہے مگر دیگر نباتی و حیوانی اغذیہ مثلاً روٹی و گوشت وغیرہ پر وہ زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لہذا

نباتی و حیوانی مخلوط غذا انسان کی طبعی غذا ہے۔ اس لئے فرقہ کار فی دورس گوشت خور کا یہ کہنا کہ صرف حیوانی غذا ہی جسم کی پرورش کے قابل ہے کیونکہ وہ مضمہ ہوتے ہی خون میں جذب ہو جاتی ہے اور یہ کہ گوشت خور حیوانات بہت قوی اور دلیر ہوتے ہیں جیسے شیر و چیتا وغیرہ برخلاف ازیں فرقہ ہربی دورس رسانی خوں کا یہ کہنا کہ چونکہ ایسپ اور گوریلا بندر یا بنس جو کہ انسان کے بہت مشابہ ہیں وہ گوشت نہیں کھاتے اس لئے انسان بھی طبعی طور پر گوشت کھانے والا نہیں نیز یہ کہ سبزی خور حیوانات نہایت قد آور اور طاقتور ہوتے ہیں جیسے ہاتھی اور گینڈا وغیرہ دونوں قابل تسلیم نہیں بلکہ دونوں قول ایک دوسرے کا محض جواب ہیں۔ اصل میں انسان میوہ جات۔ نباتات اور لحوات یعنی گوشت سب کچھ کھا لیتا ہے چنانچہ جنوبی امریکہ اور بعض دیگر حصص دنیا کے باشندے زیادہ تر گوشت پر زندگی بسر کرتے ہیں اور ہندوستان میں سہارے ہندو بھائی زیادہ تر نباتی غذا کھاتے ہیں اور گوشت سب کچھ نہیں کھاتے لیکن اکثر ممالک کے باشندے نباتی و حیوانی مخلوط غذا کھاتے ہیں پس حقیقت میں انسان ہمہ خور ہے یعنی جہاں اُسے میوہ ملا میوہ کھا لیا۔ جہاں سبزی ملی سبزی کھا لی اور جہاں گوشت ملا گوشت کھا لیا۔ اور یہ بات بھی اس کے اشرف المخلوقات ہونے کی ایک عمدہ دلیل ہے کہ وہ کسی ایک قسم کی غذا کا محتاج نہیں بلکہ سب قسم کے میوہ جات سب قسم کی نباتات اور سب قسم کے لحوات (گوشت) کھا لیتا ہے۔ اس کی گوشت خوری پر نظر ڈالتے ہوئے بھی تعجب ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا کے مختلف ممالک میں ایسا کونسا حیوان ہے جسے حضرت انسان اپنا تنہا شکار گرم کرنے کے لئے کھا نہیں جاتا چنانچہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں ایلے مرغی تیرتیر بٹیر۔ چڑیا۔ کبوتر۔ بھیر۔ بکری۔ گائے بھینس۔ اونٹ۔ گھوڑا اور سور وغیرہ تو عام طور پر کھائے جاتے ہیں لیکن ہندوستان میں بعض لوگ ملخ یعنی ٹڈیاں اور جھینگے وغیرہ بھی کھا لیتے ہیں اور بعض خانہ بدوش سانپ اور کچھوا وغیرہ کھا لیتے ہیں چپتی لوگ جو زیادہ تر بدھ مذہب کے پیرو ہیں وہ بعض قسم کے کیڑے مکتے۔ بلی۔ چوہا اور ہنگ وغیرہ کھا جاتے ہیں بعض آسٹریلیین بھی کیڑے۔ چوہیاں۔ کنگر و اور سانپ وغیرہ کھا لیتے ہیں۔ اہل فرانس میڈک اور کیڑا کھا لیتے ہیں۔ اہل افریقہ بندر اور لنگور کھا لیتے اور قطبین کے نزدیک کے رہنے والے لوگ ریچھ بھی کھا لیتے ہیں ایسا ہی لومڑ۔ گیدڑ۔ چیتا۔ شیر۔ ہاتھی اور گینڈا وغیرہ بھی بعض منوعات پر انسان کے کھانے میں آئے ہیں۔ اور شاید اب بھی افریقہ کے بعض وحشی لوگ انہیں شکار

کر کے کھا جاتے ہیں اور بعض اقوام آدم خور بھی ہیں۔ پناہ بخدا! ایسا ہی جب اسکی سبزی کو دیکھا جاتا ہے تو بھی حیرانی آتی ہے گیہوں۔ مکئی۔ جوار۔ باجرا۔ چینا۔ ماش۔ مونگ۔ لوبیا۔ مٹر۔ آلو۔ کپا۔ لور۔ گاجر۔ مولیٰ وغیرہ تو عام طور پر کھائی جاتی ہیں۔ لیکن قحط سالی میں لوگ درختوں کے پتے۔ پھل اور میوؤں کی گٹھلیاں بلکہ مدھتوں کی جڑیں تک کھا جاتے ہیں چنانچہ ایک قحط سالی کے زمانے میں سیستان اور بلوچستان کی سرحد پر سفر کرتے ہوئے میں نے معلوم کیا۔ کہ وہاں کے بعض وحشی لوگ ہیننگ کے مدھت کی جڑوں تک کو کھا گئے ہیں اس لحاظ سے حضرت انسان کیلئے لفظ ہمہ خور نہایت موزون و مناسب ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ قوی اور تندرست رہنے کیلئے اچھی اور پودرش کرنیوالی غذا کی ضرورت ہے مگر جیسا کہ مذکور ہوا اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نباتی غذا بہترین غذا ہے اور اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نباتی و حیوانی غذا بہتر ہے۔ لیکن اگر آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو مختلف قسم کی غذا میں کھاتے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نہ نباتی غذا کھاتے ہیں لیکن قوی ہیں اور دراز عمر میں حاصل کرتے ہیں اور پھر آپ ایسے لوگ بھی دیکھیں گے جو نباتی و حیوانی غذا کھاتے ہیں وہ بھی خوب تندرست و توانا ہیں اور ایسی عمریں حاصل کرتے ہیں اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ نباتی یا نباتی و حیوانی غذا کھا کر آدمی بالکل تندرست رہ سکتا ہے پس تندرست لوگوں کے لئے کسی خاص قسم کی نباتی یا حیوانی غذا کو مخصوص و محدود کرنا ضروری نہیں لیکن چونکہ غذا کے انتخاب کرنے اور کھانے پینے میں اکثر غلطیاں ہو جاتی ہیں جس سے کمزوری اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے پس اگر ہم یہ غلطیاں نہ ہونے دیں تو ہم ان معمولی قسم کی غذاؤں سے جو کہ ہندوستان میں معمول ہیں کوئی ایک قسم کی غذا کھا کر بھی تندرست رہ سکتے ہیں۔

اگرچہ کہ ضرورت بود رہا باشد کے قول پر کار بند ہو کر نیز مختلف حالات کے تابع اور مختلف اثرات سے متاثر ہو کر انسان سب کچھ کھا سکتا اور سب کچھ کھا لیتا ہے چنانچہ سندھی ہندو اور کاشمیری پنڈت مچھلی تک کھا لیتے ہیں مسلمانوں میں تین دن کے بھوکے آدمی کیلئے حرام بھی حلال ہے لیکن اس قول کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ انسان وہی ہوتا ہے جو کچھ کہ وہ کھاتا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ انسان کے لئے کونسی غذا بہترین غذا ہے۔ اس کے متعلق اگرچہ انسان کے نہایت وسیع تجربات نے اسے بہت کچھ بتا دیا ہے۔ اور اس نے بہترین نباتی و حیوانی

اغذیہ کو اپنے لئے منتخب کر لیا ہے لیکن بعض اغذیہ میں ابھی اصلاح کی گنجائش ہے۔
 نباتی اغذیہ اور میوہ جات کے متعلق تو یہی نوع انسان میں کچھ اختلاف نہیں۔ رنگی و
 فرنگی۔ جاپانی و ایرانی اور ہندی و امریکی سب کے سب سبب انگور وغیرہ اور گھیوں چاول وغیرہ
 نہایت رغبت سے کھاتے ہیں لیکن اغذیہ حیوانیہ کے متعلق ان میں کچھ اختلاف ہے چنانچہ
 بعض تو مکھن دودھ دہی اور پنیر کو پسند کرتے ہیں اور بعض گوشت۔ انڈے وغیرہ زیادہ پسند کرتے
 ہیں لیکن گوشت خوری کا ان کے مزاج پر کیا اثر پڑتا ہے؟ جواب میں گوہی کہنا پڑے گا۔ کہ دہی
 اثر جو کہ دیگر گوشت خور حیوانات کی طبیعت پر پڑتا ہے یعنی گوشت خوری خصوصاً زیادہ گوشت
 خوری سے دماغ کند اور مزاج تند ہو جاتا ہے طبیعت زرد رنج اور غصہ آور ہو جاتی ہے
 خود غرضی اور نفسانیت بڑھ جاتی ہے وغیرہ لیکن اس میں شک نہیں کہ گوشت خور اقوام
 سبزی خور اقوام کی نسبت قوی اور دلیر ضرور ہوتی ہیں پس جنگجو اقوام کے لئے گوشت ایک
 ضروری غذا ہے۔ اسی لئے رابوٹ بھی عموماً گوشت کھاتے ہیں لیکن صلح جو و امن پسند
 اقوام سبزی خوری کو زیادہ ترجیح دیتی ہیں۔ لہذا اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے جس کو جو غذا
 ضروری ہو وہ اُسے بے شک کھائے۔ لیکن ہندوستان جیسے گرم ملک میں اور خصوصاً موسم گرما
 میں زیادہ گوشت کھانا ہرگز مفید نہیں۔ جو لوگ سبزی خور ہیں وہ دودھ دہی اور گھی زیادہ
 استعمال کرتے ہیں۔ اور انہیں ایسا کرنا بھی چاہئے بلکہ ہر ایک سبزی خور کو ہر روز تقریباً سیر
 سوا سیر دودھ پینا چاہئے۔ کیونکہ محض سبزی خوری سے جسم میں غذائیت کی جو کمی رہتی ہے
 وہ دودھ سے پوری ہو جاتی ہے۔

بعض اغذیہ حیوانیہ و نباتیہ

دودھ۔ دودھ ایک نہایت عمدہ غذا ہے اور اکثر اس کو ایک کامل غذا کہا جاتا ہے اور
 درحقیقت شیر خوار بچوں کیلئے تو یہ کامل غذا ہے کیونکہ اس میں وہ تمام اجزاء موجود ہیں جن سے کہ
 جسم انسان پرورش پاتا ہے۔ چنانچہ گائے کے خالص ایک سیر دودھ میں تقریباً سو اچھا ٹانک
 ایلکیوین (جس کو انگریزی میں کیرین۔ عربی میں بھین اور اردو میں پنیر کہتے ہیں) اس میں نائٹروجن
 ہوتی ہے، تقریباً چھٹانک یا سو اچھا ٹانک شکر (ملک شوگر) دودھ کی شکل تقریباً ایک چھٹانک
 مکھن اور تقریباً یون چھٹانک مذکورہ بالا شکلیات اور باقی باقی ہوتا ہے۔

شیر خوار بچوں کے لئے دودھ ایک طبعی غذا ہے اور کم از کم ۹ ماہ یا ایک سال کی عمر تک بچے کو صرف دودھ ہی پلانا چاہیے خصوصاً اس کی ماں کا دودھ یا فایہ کا دودھ اور اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر گدھی کا دودھ یا گائے یا بکری کا دودھ بھی پلا سکتے ہیں لیکن انکی مناسب اصلاح کر لینی چاہئے۔ دودھ جیسا کہ شیر خوار بچوں کے لئے کامل غذا ہے۔ اگرچہ ویسا یہ جوانوں کیلئے نہیں تاہم ایک جوان آدمی روزانہ قریب چار سیر خچہ گائے وغیرہ کا دودھ پی کر پوری غذا میت حاصل کر سکتا ہے اور کمزوروں و مریضوں کے لئے تو یہ خاص کر ایک مفید و عمدہ غذا ہے مگر بعض اوقات جب معدے میں ترشی زیادہ ہوتی ہے تو دودھ پھٹ جاتا ہے جس سے بے پیٹ میں رنج پیدا ہو کر پیٹ ابھر جاتا ہے۔ باقیض ہو جاتی یا دست آنے لگ جاتے ہیں۔ پس اسی صورت میں دودھ میں لائم یا سوڈا وائر وغیرہ ملا کر پینا چاہئے۔

ہر ایک حیوان کے دودھ کی خاصیت اس کی عمر خوراک اور صحت وغیرہ پر بہت کچھ منحصر ہوتی ہے۔ چنانچہ جوان عمر کی بھیر بکری گائے بھینس وغیرہ کا دودھ زیادہ گاڑھا اور عمدہ ہوتا ہے میٹھی خوراک مثلاً شلجم چھندر گھا جواہر گھاس وغیرہ دینے سے دودھ عمدہ ہوتا ہے لیکن جب موٹا تازہ کرنے والی غذا ادا کی جاتی ہے۔ تو دودھ پتلا پیدا ہوتا ہے۔ اور جب دودھ دینے والے حیوانات کی غذا خراب ہوتی ہے تو دودھ بھی یقیناً خراب پیدا ہوتا ہے چنانچہ کئی بار ایسا دیکھا گیا ہے کہ بکری وغیرہ نے چرائی میں اگر کوئی زہریلی لونی کھالی ہے تو اس کا دودھ پینے والا بیمار ہو گیا ہے۔ یا جب بعض گوائے گائے یا بھینس وغیرہ کو گھوڑوں کی لید دھو کر اور بھوسے میں ملا کر کھلاتے ہیں تو ان کا دودھ نہایت خراب ہو جاتا ہے اور جب انہیں شراب کا لاہن جس میں بعض بعض محققین ۵ فیصدی اجزائے شراب ہونے میں کھلاتے ہیں تو ان بھینسوں کے دودھ میں ٹھوڑی سی شرابی کیفیت پائی جاتی ہے اس کیفیت کے لحاظ سے لیا دودھ شراب کے قریب قریب ہوتا ہے۔ مختلف حیوانات کے دودھ کی خاصیت بھی مختلف ہوا کرتی ہے چنانچہ عورت اور بٹنی کے دودھ میں دیگر حیوانات کے دودھ کی نسبت شکر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

(۱) گائے کا دودھ۔ گائے کے دودھ میں عورت کے دودھ کی نسبت پانی شکر اور

لکھیاں اسکی مقدار کم ہوتی ہے لیکن چکنائی اور اجزائے پیئر زیادہ ہوتے ہیں ہی وجہ ہے کہ گائے کا دودھ شیر خوار بچوں کے لئے مناسب غذا نہیں ہوتی۔ اور اگر اس میں شکر کی کمی پورا کرنے کے لئے معمولی شکر ملا دی جائے یا اسے رقیق کرنے کیلئے اس میں فرا زیادہ پانی ملا دیا

تو ایسے دودھ سے بھی اکثر بچوں کو بڑھنسی کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ لہذا اس میں تھوڑا پانی ملا کر اور اسے جوش دیکر اس میں معمولی شکر کی بجائے دودھ کی شکر ملک شوگر جو انگریزی دوا فروشوں سے ملتی ہے، ملانی چاہئے۔ لیکن جوانوں یا بوڑھوں کے لئے یہ ایک زود ہضم غذا ہے۔ اور اس سے ریا ح بھی کم پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) بھینس کا دودھ بھینس کا دودھ فلیٹ اور ثقیل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں چکنائی اور پیئر کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں اس لئے یہ دیر ہضم اور ثقیل ہوتا ہے۔ اور اس کے پینے والے اکثر موٹے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان کی عقل بھی موٹی ہو جاتی ہے۔

(۳) بکری کا دودھ۔ اس میں اجزاء پیئر و شکر کے کم ہونے کے سبب یہ پتلا ہوتا ہے اور چونکہ اس میں بہت تھوڑی مقدار میں بکرک البٹ بھی ہوتا ہے اس لئے اس سے خاص قسم کی بو آیا کرتی ہے کمزور بچوں اور مر لیضان ریل ووق کے لئے یہ مفید ہے لیکن اس کو بھی کچا نہیں پینا چاہئے۔

ڈنٹ۔ پنجاب وغیرہ میں موسم گرما میں لوگ بکری کا تازہ دیکھا۔ جوش نہ دیا ہوا، دودھ پیتے ہیں۔ لیکن بکری کا کچا دودھ ہرگز نہیں پینا چاہئے۔ کیونکہ اس سے بعض اوقات مائٹا نیورلک قسم کا بخار جو تیس چالیس روز تک رہتا ہے، کی شکایت ہو جاتی ہے۔

(۴) بھیڑ کا دودھ۔ بکری کے دودھ کی نسبت بھیڑ کا دودھ فلیٹ ہوتا ہے۔ اس میں چکنائی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بھی دیر ہضم اور ثقیل ہوتا ہے۔
 (۵) اونٹنی کا دودھ۔ اونٹنی کے دودھ میں چونکہ چکنائی کم اور نمکیات زیادہ ہوتے ہیں اس لئے وہ مرض استسقاء جلندھر میں مفید ہوتا ہے۔ اس کے پینے سے اکثر درست آتے اور پیشاب زیادہ آتا ہے۔

(۶) گدھی کا دودھ۔ اس میں اجزاء پیئر تو کم ہوتے ہیں مگر اجزاء شکر زیادہ ہوتے ہیں اس لئے یہ عورت کے دودھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور کمزور و مر لیض بچوں کو موافق و مفید پڑتا ہے۔ اور مر لیضان ریل کے لئے بہت مفید ہے۔

(۷) گھوڑی کا دودھ۔ یہ بھی مثل گدھی کے دودھ کے ہوتا ہے۔ اور آج کل گھوڑی کے دودھ کو یورپ و امریکہ میں مرض ریل میں بہت استعمال کرتے اور مفید بتاتے ہیں۔
 جوانوں کو گائے کا دودھ دیگر حیوانات کے دودھ کی نسبت زیادہ موافق آتا ہے۔

اور یہ لذیذ اور عمدہ بھی ہوتا ہے۔ مگر چونکہ گائے کو مرض سل بقری (بووائن ٹوبز کو لوسٹس) زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے گائے کا دودھ بغیر جوش دئے ہوئے ہرگز نہ پینا چاہئے اور چونکہ مرض سل آج کل ایک متعدی مرض مانا جاتا ہے پس جس طرح سے یہ مرض انسان سے انسان کو لگتا ہے یا مریض گائے کے دودھ پینے یا گوشت کھانے سے انسان کو ہو جاتا ہے ویسے ہی یہ مرض مریض سل سے تندرست گائے کو بھی لگتا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور یورپ کے بعض ڈاکٹروں کے مشاہدات اور تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بعض دفعہ گائے جو اینولے یا گائے کو گھاس چارہ ڈالنے والے یا اس کا دودھ دینے والے کو اگر مرض سل تھا تو اس سے گائے کو بھی یہ مرض ہو گیا۔ بلکہ امریکہ کی ایک مستند طبی کتاب میں ایک ایسی حکایت بھی مری نظر سے گذری ہے کہ جس میں لکھا تھا کہ ایک چراگاہ کے قریب ایک عمدہ ہوا دار اور خوش منظر مکان میں مرض سل کے چند مریض رکھے گئے۔ ان میں سے وہ مریض جو ذرا اچھے تھے قریب کی چراگاہ کے سبز گھاس پر گیند کھیل کر تے تھے اور وہیں پر پانچ گائیں بھی چراگتی تھیں۔ چنانچہ ان میں سے چار گائیں مرض سل میں مبتلا ہو گئیں پس اس امر کی خاص احتیاط رکھنی چاہئے کہ کسی سہول کو ہرگز گائے کے پاس آنے دینا چاہئے اور مریض گائے کا دودھ بھی ہرگز نہ پینا چاہئے۔

مختلف حیوانات کے دودھ کے اجزاء کا تقسیم

نام	پانی فیصدی	اجزائے پیفیڈی	کھن فیصدی	شکر فیصدی	مختلف کیفیات فیصدی
عورت کا دودھ	۸۸	۳۰.۷	۲.۹	۵.۸۷	۱.۶
گدھی کا دودھ	۹۱.۱۷	۱.۸۹	۱.۲	۵.۱۵	۲.۲
گائے کا دودھ	۸۶.۸۸	۴.۹۲	۳.۵	۴.۱۵	۱.۷
بکری کا دودھ	۸۷.۵۴	۳.۱۷	۴.۲۰	۴	۵.۶
بھیڑی کا دودھ	۸۱	۸	۶.۱۵	۴	۱.۵

دودھ کی شناخت۔ عمدہ تازے دودھ کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ وہ خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ اور اس میں سے خفیف سی خاص قسم کی بو آتی ہے جو نامرغوب نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شے نہ نشین نہیں ہوتی اور جوش دینے سے ایسا دودھ بھٹ نہیں جاتا جس دودھ کی رنگت نیلی ہوتی ہے۔ وہ ناقص ہوتا ہے۔ ایسے دودھ میں سے یا تو کھن نکالا ہو یا

ہوتا ہے۔ یا اس میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔

دودھ کا امتحان کرنا۔ دودھ میں پانی اور مکھن یا چکنائی کا اندازہ کرنے کے لئے دو آلے ایجاد کئے گئے ہیں چنانچہ دودھ میں پانی کا اندازہ کرنے والے آلے کو انگریزی میں لیکٹومیٹر Lactometer اور عربی میں مقياس اللبن یعنی دودھ کے امتحان کا آلہ کہتے ہیں۔ اس پر ۱۰۰ سے ۱۰۳۵ درجوں کے نشان لگے ہوتے ہیں۔ اس سے دودھ کا وزن متناسب یا وزن مخصوص دریافت کر کے اس میں پانی کی کمی بیشی کا اندازہ کیا جاتا ہے چنانچہ ۶۰ درجہ فارن کی حرارت پر عمدہ دودھ کا وزن متناسبہ ۱۰۳۰ سے ۱۰۳۴ درجہ مقياس اللبن ہوتا ہے لیکن جس دودھ کا وزن متناسبہ ۱۰۲۲ درجہ سے کم ہو اس میں ضرور پانی کی آمیزش ہوتی ہے لیکن درجہ حرارت کی کمی بیشی سے درجہ متناسبہ بھی کم و بیش ہو جاتا ہے۔ اور جب دودھ سے پانی اتار لی جاتی ہے۔ تو اس کا وزن متناسبہ بڑھ جاتا ہے۔ اور پھر جب اس میں قدرے پانی ملا دیا جاتا ہے۔ تو اس کا وزن متناسبہ تقریباً صحیح درجہ پر آ جاتا ہے یا کچھ دودھ میں سے جب مکھن نکال لیا جاتا ہے تو اس میں قدرے پانی اور شکر ملا دینے سے اس کا وزن متناسبہ تقریباً ٹھیک ہو جاتا ہے پس یہ دھوکا آلہ مقياس اللبن سے معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوسرے آلے سے بھی دودھ کا امتحان کر لینا چاہئے۔ یہ دوسرا آلہ دودھ میں چکنائی یا مکھن کا اندازہ کرنے کا ہے۔ اس کو انگریزی میں کریومیٹر (Creamometer) اور عربی میں مقياس الزبدۃ یعنی مکھن ہانپنے کا آلہ کہتے ہیں۔ یہ کاریج کی ایک ٹلی کا بنا ہوا ہوتا ہے جس پر ۱۰۰ درجوں کے نشان لگے ہوتے ہیں۔ اس میں دودھ کو بھر کر آٹھ دس گھنٹے پڑا رہنے دیتے ہیں اس عرصے میں چکنائی یا مکھن دودھ کے اوپر آ جاتا ہے چنانچہ اچھے دودھ میں ۸ سے ۱۱ فیصد تک چکنائی یا مکھن ہوتا ہے لیکن یورپ کی بہت عمدہ گائے کے دودھ میں مکھن کی مقدار ۳۰ سے ۴۰ فیصد تک ہوتی ہے۔ بہر کیف دودھ میں ۸ یا ۱۰ فیصدی سے کم مکھن نہیں ہونا چاہئے۔ دودھ میں کثافت اور ملاوٹ۔ دودھ اگر کثیف طور پر دیا جائے یا دودھ بننے والا اگر کسی متعدی یعنی چھوت دار بیماری میں مبتلا ہو تو ایسا دودھ ہرگز قابل استعمال نہیں ہوتا۔

دودھ کو اگر کسی کثیف برتن میں یا کثیف جگہ پر رکھا جائے تو وہ کثیف ہو جاتا ہے چونکہ دودھ ہوائی کثافتوں کو بہت جلد جذب کر لیتا ہے اس لئے دودھ کو ہمیشہ ڈھک کر اور مٹا

جگہ میں رکھنا چاہئے کسی کثیف یا میل جگر میں اور کھلا نہیں رکھنا چاہئے۔
 جب دودھ میں میلا پانی ملا دیا جاتا ہے۔ تو وہ دودھ نہایت کثیف اور مضر صحت ہو
 جاتا ہے۔ ایسے دودھ سے ہی ہضہ۔ محرقہ بخار و ہیضہ اور دیگر امراض ہو جایا کرتے ہیں۔
 بڑے بڑے شہروں میں یہاں دودھ کی مانگ زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں دودھ بیچنے والے
 اس میں کئی قسم کی ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اسے گاڑھا کرنے کے لئے اس میں نشاستہ وغیرہ
 ملا دیتے ہیں لیکن یا بالائی زیادہ کرنے کے لئے اس میں تیل یا انڈے وغیرہ ڈال دیتے ہیں
 اس کی رنگت بدلنے کے لئے اس میں مصری جلا کر ملا دیتے ہیں۔ اسے دیر تک رکھنے کے
 لئے اس میں سہاگہ وغیرہ ملا دیتے ہیں۔ بعض اوقات کچے دودھ میں سے مکھن نکال کر پاکے
 دودھ پر سے بالائی اتار کر اسے فروخت کرتے ہیں۔

دودھ کے متعلق نہایت ضروری احتیاطیں

(۱) دودھ دہنے والے آدمی کو اپنے ہاتھ خوب دھو کر دودھ دینا چاہئے وہ میلا بھی نہ ہو۔
 (۲) دودھ دہنے والا شخص نہ خود بیمار ہو اور نہ کسی بیمار کا تیمار دار ہو کیونکہ اگر وہ خود
 کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو یا کسی متعدی مرض کے مریض کا تیمار دار ہو تو اس کے ہاتھوں
 یا کپڑوں سے دودھ میں اس مرض کی زہریلی چھت رجائیم کے لگ جانے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔
 (۳) جس جانور کا دودھ کھینچا ہو نہ تو وہ خود بیمار ہو اور نہ اس کا بچہ جو دودھ پیتا ہو
 وہ بیمار ہو۔ اور بیمار گائے کا دودھ تو کبھی نہیں دینا چاہئے خصوصاً جبکہ اس کے
 شیر دان یا تھنوں پر زخم ہوں کیونکہ ایسی گائیں اکثر مسلول یعنی مرض سل سے بیمار ہوتی
 ہیں اور ایسی گائے کے دودھ پینے سے تندرست اشخاص کو سل کی بیماری ہو جاتی ہے۔
 نوٹ۔ ایسی بیمار گائے کی صحت کا ضرور امتحان کرنا چاہئے اور اس امتحان کا بہترین طریق ٹیوبرکلین یعنی
 مادہ سل کا ٹیکہ ہے مسلول گائے میں ایسا ٹیکہ لگانے سے آبلہ اٹھتا ہے۔ اور لگ گائے کو مرض سل نہ ہو۔
 تو پھر آبلہ پیدا نہیں ہوتا۔

(۴) دودھ دہنے سے پہلے گائے کے تھنوں کو صابن گرم پانی یا صاف پانی سے دھو کر
 خشک کر لینا چاہئے۔
 (۵) دودھ ہمیشہ پاک و صاف برتن میں دینا چاہئے۔ پتیل وغیرہ کا برتن ہو تو بہتر ورنہ

کم از کم مٹی کا روغنی برتن ہونا چاہئے جس کو دن میں دو بار کھولتے ہوئے پانی سے دھو کر صاف کر لیتا چاہئے۔ غرضیکہ جن برتنوں میں دودھ لینا یا رکھنا ہوا نہیں بالکل پاک و صاف اور سرد رکھنا چاہئے۔ ورنہ دودھ جلد ترش ہو جاتا اور خراب ہو جاتا ہے۔

(۶) دودھ کو ٹھنڈی اور پاک و صاف جگہ میں رکھنا چاہئے کسی سیلی یا گندی جگہ میں یا بیمار کے کمرے میں ہرگز نہیں رکھنا چاہئے۔ کیونکہ دودھ ہوائی کثافتوں اور جراثیم مرض کو بہت جلد جذب کر لیتا ہے اور اس طرح سے وہ نہایت کثیف اور مضر صحت ہو جاتا ہے۔

(۷) دودھ کو ہمیشہ نہایت احتیاط سے ڈھک کر رکھنا چاہئے تاکہ وہ مکھیوں اور گرد و غبار سے محفوظ رہے۔ ورنہ وہ کثیف اور زہریلا ہو جاتا ہے۔

(۸) دودھ کو ہمیشہ جوش دے لینا چاہئے تاکہ اس میں اگر کسی مرض کا زہر یعنی اسکے جراثیم موجود ہوں یا وہ بذریعہ ہوا و پانی اس میں مل گئے ہوں تو وہ بالکل ہلاک ہو جائیں جوش دیا ہوا دودھ پاک و صاف ہو جاتا ہے اور بڑے سے محفوظ رہتا ہے۔ لیکن زیادہ دیر رکھنے سے وہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

(۹) بعض لوگ دودھ کو زیادہ دیر تک رکھنے کے لئے اس میں تھوڑا سا ہنزوینٹ آف سوڈا یا بورک ایسڈ یا سیلی سلک ایسڈ یا فارم لین وغیرہ ملا دیتے ہیں لیکن ایسا کرنے سے دودھ عموماً مضر ہو جاتا ہے خشک کئے ہوئے دودھ کا سفوف پلازموں کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔

(۱۰) بھینس کا دودھ دیر بھضم اور نفلیخ ہوتا ہے نیز اس کے پینے سے جسم موٹا اور اکثر عقل بھی موٹی ہو جاتی ہے لیکن گائے کا دودھ زود بھضم ہوتا ہے اور اس سے ریح بھی کم پیدا ہوتی ہے اس لئے طالب علموں یا دیگر دماغی محنت کرنے والے اشخاص کو صرف گائے کا دودھ پینا چاہئے لیکن گائے کا کچا دودھ ہرگز نہیں پینا چاہئے۔

(۱۱) دودھ کو فوراً ایک ہی بار نہیں پی لینا چاہئے بلکہ گھونٹ گھونٹ پینا چاہئے کیونکہ ہر گھونٹ کے ساتھ لعاب دہن مل کر اسے زود بھضم بنا دیتا ہے۔ کمزور اشخاص اور بچوں کو خصوصاً اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ کھانوں کے درمیانی اوقات میں دو تین بار تھوڑا تھوڑا دودھ ایک دو بار زیادہ مقدار میں پینے سے بہتر ہے۔

جب پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد ہی دودھ پی لیا جاتا ہے تو وہ بھضم نہیں ہوتا۔ دودھ کھانے کے تین چار گھنٹے بعد یعنی تیسرے پہر کو یا رات کو سوتے وقت پینا چاہئے۔

(۱۲) دودھ پینے کے بعد کوئی ترش چیز نہیں کھانی چاہئے اور نہ ہی ترش چیز کھا کر اوپر سے دودھ پینا چاہئے۔ گوشت کھا کر بھی دودھ نہیں پینا چاہئے بلکہ جو لوگ زیادہ گوشت کھاتے ہیں انہیں دودھ موافق ہی نہیں آتا۔ اسی لئے افغانی و ایرانی وغیرہ لوگ دودھ پینے کے عادی نہیں بلکہ بیماری میں بھی ان کو دودھ کی غذا موافق نہیں آتی۔

(۱۳) اگر دودھ پینے سے نفع شکم ہو یا دست آنے لگیں یا قبض ہو جائے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ دودھ ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں دودھ میں تھوڑا سا سوڈیم سٹریٹ (پاؤ بھر دودھ میں ۵ رتی) سوڈا وائٹ یا لائٹ وائٹ (چونے کا پانی) پاؤ بھر دودھ میں ایک چمچ ملا کر پینا چاہئے۔

(۱۴) صبح کو خالی معدے دودھ پینے سے عموماً غصہ خراب ہو جاتا ہے اور رات کا کھانا کھانے کے کم از کم دو گھنٹے بعد دودھ پینا چاہئے ورنہ نفع شکم اور ضعف ہضم کی شکایت ہو جاتی ہے۔

(۱۵) بازاری دودھ کبھی قابل اطمینان نہیں ہوتا۔ کیونکہ دودھ بیچنے والے اس میں عموماً پانی وغیرہ ملا دیتے ہیں۔ تاہم آپ جس دوکاندار سے دودھ لیتے ہوں اسے صفائی کی نہایت تاکید کریں اور اگر وہ دودھ کے برتنوں وغیرہ کو صاف نہ رکھتا ہو تو اس سے ہرگز دودھ نہ لیں۔ ایسا دودھ پینے سے نہ پینا بہتر ہے۔

گاڑھا کیا ہوا دودھ۔ انگریزی میں ایسے دودھ کو کنڈینسڈ ملک Condensed Milk کہتے ہیں۔ چنانچہ دودھ میں سے بذریعہ حرارت پانی اڑا کر اسے گاڑھا کر لیتے ہیں اور اس میں شکر ملا کر یا بلا شکر ملے ہوئے اسے با احتیاط ٹینوں میں بند کر دیتے ہیں۔ ولایت سے اس قسم کے دودھ کے بند ٹین ہندوستان میں اگر بھی فروخت ہوتے ہیں۔ جہاں تازہ دودھ دستیاب نہ ہوتا ہو۔ وہاں اس قسم کا دودھ استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا دودھ پرانا اور خراب ہو تو اسے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اور اس بات کو یاد رکھیں کہ جب ایسے دودھ کے ٹین کو کھول دیا جاتا ہے تو یہ دودھ جلد خراب ہو جاتا ہے پس اسے کھول کر فورا استعمال کر لینا چاہئے۔ ولایتی خوردنی سامان جو ٹینوں میں بند ہو کر آتا ہے اول تو ہمیں اس کے استعمال کرنے کی چنداں ضرورت ہی نہیں لیکن اگر کبھی استعمال کرنا پڑے تو اس بات کو یاد رکھیں کہ اگر ٹین کو کھولنے پر اس میں سے بدبو آئے تو اسے پھینک دینا چاہئے۔ ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اگر ٹین کے اندر کی غذا متعفن ہونے سے اس میں گیس پیدا ہو کر ٹین کے کنارے ابھر آئے ہیں تو ایسی غذا نہایت ہی مضر صحت ہوتی ہے جسے ہرگز نہیں کھانا چاہئے۔

بے اعتیاطی سے ٹینوں میں بند کی ہوئی غذا عموماً خراب بلکہ زہریلی ہو جاتی ہے۔ جس سے بعض اوقات ہلاکت تک نوہت پہنچتی ہے۔ اس قسم کی خراب غذا کھانے سے مرض مہیضہ یا زہر سکھیہ کی سی علامات پیدا ہو جاتی ہیں یعنی دست و قے وغیرہ آنے لگتے ہیں۔

بالائی آٹا راہوا و دودھ یا مکھن نکالا ہوا دودھ یا ہوا و دودھ۔ ایسے دودھ کو انگریزی میں **Skimmed Milk** کہتے ہیں۔ کچے دودھ کو ایک پتیلی برتن میں ڈال کر چند گھنٹے پڑا رہنے دیتے ہیں۔ اس طرح چکنائی کے ذرات اس کی بالائی سطح پر جمع ہو جاتے اسی کو بالائی کہتے ہیں۔ دودھ پر سے بذریعہ کھیر سے آٹا لیتے ہیں۔ معمولی دودھ کی نسبت اس قسم کا دودھ بعض حالتوں میں زود ہضم ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بالائی کے لئے عموماً دودھ کو جوش دیکر ٹھیراتے ہیں اس طرح جو اس پر بالائی آتی ہے، وہ کچے دودھ کی بالائی کی نسبت ثقیل ہوتی ہے۔

بالائی۔ اس کو انگریزی میں کریم **Cream** کہتے ہیں۔ بالائی کی خاصیت زیادہ تر اس دودھ پر منحصر ہوتی ہے جس سے کہ وہ آٹا رہی جاتی ہے۔ بالائی کے لیکر حصے میں تقریباً ۶۶ حصے پانی۔ ۲۶ حصے اجزائے پنیر ۶۷ حصے چکنائی۔ ۲۸ حصے شکر اور ۱۸ حصے نمکیات ہوتے ہیں۔ ملائم بالائی زود ہضم ہوتی ہے لیکن سخت بالائی ثقیل اور دیر ہضم ہوتی ہے۔ دہی اور دہی کا پانی یا پنیر اور پنیر کا پانی۔ دہی کو انگریزی میں کرڈ **Curd** اور دہی کے پانی کو دھے **Whey** کہتے ہیں۔ جب دودھ میں پنیر یا پنیر یا ترشی مثلاً سرکہ وغیرہ ڈالا جاتا ہے تو وہ پھٹ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے اجزائے پنیر وغیرہ منجمد ہو جاتے ہیں اور اس کا پانی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ انہیں منجمد اجزائے پنیر کو انگریزی میں کرڈ **Curd** کہتے ہیں جس سے کہ پنیر بنایا جاتا ہے اور علیحدہ شدہ پانی کو انگریزی میں دھے **Whey** اور عربی میں الجبن کہتے ہیں اردو میں اسکو بجائے دہی کے پانی کے پنیر کا پانی کہنا زیادہ موزوں ہے۔

جب دودھ کو کسی ترشی سے پھاڑا جاتا ہے تو اس کے علیحدہ شدہ پانی کی کیفیت ترش ہوتی ہے لیکن جب پنیر یا پنیر سے اسے پھاڑا جاتا ہے تو اس کے پانی کی کیفیت کھاری ہوتی ہے۔ اسلئے ایسے پانی کو انگریزی میں سویٹ دھے **Sweet Whey** یعنی مٹھلی شیر کہتے ہیں اس دھے یا مار الجبن میں اگرچہ غذا بہت زیادہ نہیں ہوتی ہے لیکن تاہم یہ ایک مفید سیال ہے اور بعض بخاروں اور دیگر امراض میں جبکہ دودھ ہضم نہیں ہوتا یہ ایک مفید سیال

فذاب ہے۔ نیز یہ مدربول بھی ہوتا ہے۔

دودھ میں آب لیموں یعنی لیموں کا رس یا سفید سرکہ یا کریم آف ٹارٹار یا پشکڑی یا پنیر یا یہ وغیرہ ملا کر دھسے بنایا کرتے ہیں۔

کھن۔ اغذیہ حیوانیہ میں سے یہ بھی ایک لطیف فذاب ہے کھن عموماً بالائی دودھ یا دہی کو ملو کر نکالا جاتا ہے بالائی یا دودھ سے نکالا ہوا کھن نہایت عمدہ ہوتا ہے یورپ میں اسی قسم کا کھن کھایا جاتا ہے لیکن ہمارے ملک میں دودھ جاکر اور پھر اسے ملو کر اس سے کھن نکالا جاتا ہے۔ یہ کھن نسبتاً اچھا نہیں ہوتا۔ انگریز لوگ ایسا کھن نہیں کھاتے۔

عمدہ کھن میں ۸ فیصدی پکنائی، ۵ فیصدی پنیر، ۵ فیصدی شکر شیر اور ۱۱ فیصدی پانی ہوتا ہے لیکن کھن فروش بعض اوقات کھن میں ۲۳ سے ۲۸ فیصدی تک پانی ملا دیتے ہیں ایسے کھن کو جب گرم کیا جاتا ہے تو اس کا پانی نیچے جمع ہوتا ہے۔ نوٹ۔ بعض کھن فروش دودھ میں تیل وغیرہ ملا کر اور اسے جاکر اس سے کھن نکال کر ذروت کرتے ہیں۔ اس قسم کا مصنوعی کھن بالکل خراب ہوتا ہے۔

گھٹے کے دودھ کا کھن عمدہ ہوتا ہے لیکن بھینس کے دودھ کا کھن بھی بُرا نہیں ہوتا جب کثیف دودھ سے کھن نکالا جاتا ہے یا اس کو صاف طور پر نہیں رکھا جاتا تو وہ بھی نہایت کثیف ہو جاتا ہے۔ اور ویسا ہی خطرناک ہوتا ہے جیسا کہ خراب دودھ پس کھن کی صفائی کے متعلق بھی ان تمام احتیاطوں کو مد نظر رکھیں جو کہ دودھ کی صفائی کیلئے لکھی جا چکی ہیں خالص گھی اور مصنوعی گھی کھن کو گرم کر کے گھی بنایا جاتا ہے لیکن آج کل بڑے شہروں میں کھن اور گھی کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے گھی میں آمیزش کرنے کے سوا آج کل مصنوعی گھی بھی بنایا جاتا ہے جو عموماً ناریل کے تیل اور چربی وغیرہ سے بناتے ہیں کھن سے گھی بنانے اور اس کو جمع کرنے میں بھی صفائی کا خیال رکھنا ضروری ہے ورنہ گھی میں سے بدبو آنے لگتی ہے اور کھن کی طرح وہ بھی خراب اور ناقابلِ ہضم ہو جاتا ہے۔

پنیر۔ دودھ میں عموماً پنیر یا یہ ڈال کر پنیر بنایا جاتا ہے عمدہ پنیر میں روغنی اور نائٹروجنی اجزاء بکثرت ہوتے ہیں اور یہ ایک بہت عمدہ اور مقوی فذاب ہے اور گوشت کا عمدہ بدل ہے لیکن اس کو اچھی طرح چبا کر کھانا چاہیے جب دودھ میں سے کھن نکال کر اس کا پنیر بنایا جاتا ہے تو وہ پنیر ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے اور اس میں غذائیت بھی کم ہوتی ہے۔ عرصے تک رکھا

رہنے سے پیسہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس میں کئی قسم کے نباتی جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں پس بہت پرانا پیسہ خصوصاً جس میں سے بدبو آتی ہو۔ وہ ہرگز نہیں کھانا چاہئے۔

دہی۔ اہل ہند کے لئے دہی بھی ایک عمدہ غذا ہے۔ اس میں بھی ٹائٹروجنی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے بنانے اور رکھنے میں پوری صفائی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ خراب دودھ کی طرح خراب دہی بھی نہایت مضر صحت اور مولد امراض ہوتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے دہی تازہ بتازہ استعمال کرنا چاہئے۔ باسی یا کھٹا دہی خراب ہوتا ہے اور جب دہی ترش ہو کر پانی چھوڑ دے یا اس میں سے بدبو آنے لگے تو اسے ہرگز نہیں کھانا چاہئے۔ گرمی کے دنوں میں تازہ دہی بلو کر پینا یا تازی چھاچھ پینا گرم مزاج والوں کے لئے خاص کر مفید ہوتا ہے لیکن بلغمی مزاجوں کو یا جنہیں کھانسی ہو انہیں دہی یا اس کی سسی نہیں پینی چاہئے۔

اندھے۔ اندھے بھی ایک بہت مقوی غذا ہیں۔ کیونکہ ان میں تمام ضروری اجزاء غذائیت موجود ہوتے ہیں۔ خام یعنی کچے اور نیم پخت یعنی ادھ بجھے اندھے تو زود ہضم ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ ۱/۲ گھنٹے میں ہضم ہو جاتے ہیں لیکن اُبلے ہوئے یا پکائے ہوئے اندھے دیر ہضم ہوتے ہیں۔ اور وہ ۲ ۱/۲ گھنٹے میں ہضم ہوتے ہیں۔ اندھے کی سفیدی کی نسبت اس کی زردی میں زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔ اور وہ زود ہضم ہوتی ہے۔

اندھوں کی شناخت۔ باسی اندھوں کی نسبت تازہ اندھے ہمیشہ بھاری ہوتے ہیں کیونکہ جب اندھے کچھ دن پڑے رہتے ہیں تو ان کے چھلکے میں سے پانی کا کچھ حصہ اُڑ جاتا ہے۔ اس لئے وہ ہلکے ہو جاتے ہیں۔ پاؤ بھر پانی میں آدھی چھٹانک تک ڈال کر اس میں ایک ایک اندھے کو ڈال کر دیکھیں۔ اگر اس میں پانی میں اندھا ڈوب جائے تو سمجھیں کہ وہ اچھا ہے۔ اور اگر تیرنے لگے تو وہ خراب ہے۔

گوشت۔ گوشت میں ٹائٹروجن۔ چربی۔ نمکیات اور پانی ہوتا ہے لیکن اس میں ٹائٹروجنی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔

بھیشی کا گوشت رُٹن، بکری کے گوشت کی نسبت اس میں چربی زیادہ ہوتی ہے۔ عمدہ بھیشی کا گوشت تو بہت اچھا ہوتا ہے لیکن معمولی بھیشی جس کی غذا اچھی نہ ہو اس کا گوشت خراب ہوتا ہے۔ بھیشی کا زیادہ چکنا گوشت دیر ہضم ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا معدہ یا ہضم کمزور ہوتا ہے۔ ان کو ہضم نہیں ہوتا اور موافق نہیں آتا۔

بکری کا گوشت - ہندوستان میں بکری کا گوشت زیادہ کھایا جاتا ہے۔ غذائیت کے لحاظ سے تو یہ بھیڑی کے گوشت کی نسبت اچھا نہیں ہوتا۔ مگر اس کی نسبت یہ زود ہضم ہوتا ہے لیکن پہاڑی بکری کا گوشت بھی دیر ہضم ہوتا ہے بھیڑی کے گوشت کی نسبت بکری کے گوشت کی رنگت گہری سُرخ ہوتی ہے افغانی و ایرانی بکری کا گوشت بہت کم کھاتے ہیں گائے کا گوشت - اہل ہندو کے لئے تو یہ قطعی ممنوع ہے لیکن عیسائی اور مسلمان اسے کھاتے ہیں۔ گائے کا جولاغرا اور پتلا گوشت ہوتا ہے اس میں ۲۱ فیصدی نائٹروجنی مواد اور تقریباً دو فیصدی چربی ہوتی ہے لیکن گائے کے مولے گوشت میں ۵ یا ۶ فیصدی چربی ہوتی ہے۔ عمرہ گائے کے گوشت کی رنگت گہری سُرخ ہوتی ہے لیکن اس کی رنگت زیادہ گہری یا ہلکی ہو تو وہ گوشت اچھا نہیں ہوتا۔ گائے کی چربی کی رنگت ہلکی زرد ہوتی ہے لیکن بھیڑی کی چربی کی رنگت بالکل سفید ہوتی ہے۔ یورپ وغیرہ میں اگرچہ گائے کے گوشت کو غذائیت کے لحاظ سے بھیڑی کے گوشت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور اس کو بڑی رغبت سے کھاتے ہیں لیکن ہندوستان میں اس کو زیادہ رغبت سے نہیں کھاتے۔ بلکہ میں ذاتی طور پر تو اسی قول کا مؤید ہوں کہ ”لحم البقر داء و بئہا دواء“ یعنی گائے کا گوشت بیماری ہے اور اس کا دودھ شفا ہے چنانچہ ہندوستان میں جو غریب مسلمان گائے کا گوشت زیادہ کھاتے ہیں انہیں اکثر سوداوی امراض ہو جاتے ہیں بعض اوقات اس سے کدو دانہ کرم شکم کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔

سور کا گوشت - اہل اسلام کے لئے تو یہ قطعی حرام ہے لیکن عیسائی اور سکھ وغیرہ اسے کھاتے ہیں۔ سور کا گوشت چونکہ بہت چرب ہوتا ہے اس لئے یہ نہایت دیر ہضم ہوتا ہے اور چونکہ سور ہر قسم کی گندگی اور نجاست کھا لیتا ہے (خصوصاً ہندوستان میں) اس لئے اس کا گوشت نہایت ردی اور بعض امراض جنیث پیدا کرتا ہے۔ سور کا گوشت کھانے والوں کو مرض سکرانولا (خنازیر) اور ٹی نیا سولیم و کدو دانہ کرم شکم کی زیادہ شکایت ہوتی ہے۔ اور مرض ٹری کائی نو سس بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات سور کے گوشت میں ٹری کائی ایک قسم کے نہایت باریک باریک کرم پائے جاتے ہیں پس اس کا گوشت کھانے سے جب وہ کرم جیم انسان میں چلے جاتے ہیں تو ان کی خراش و سمیت سے مرض مذکور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی علامات ایسی ہوتی ہیں جیسی کہ

مرض ہیضہ یا زہر سنگھیا کی۔ اور جب یہ کرم عضلات میں پہنچے جاتے ہیں تو ان میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ اور بعض اوقات فالج وغیرہ ہو جاتا ہے۔ اور جب جسم انسان میں ان کرموں کی زیادتی ہو۔ تو پھر موت یقینی ہے۔ اطباء نے متقدمین نے بھی لکھا ہے کہ سور کا گوشت کھانے سے کئی قسم کے امراض مثل فہل یا۔ ورجع المفاصل اور فساد عقل وغیرہ ہو جاتے ہیں۔

عمرہ گوشت کی شناخت۔ بھیر بکری اور گائے کے اچھے گوشت کی رنگت گہری سرخ ہوتی ہے۔ اور کافی ہوئی سطح پر شکر کی جھلک ہوتی ہے۔ اور اگر سبزی تل جھلک ہو تو وہ گوشت نافض ہوتا ہے۔ عموماً پانی کی گوشت کی یہ صورت ہوا کرتی ہے۔ جس گوشت کی رنگت زرد یا سیاہ ہو وہ گوشت خراب ہوتا ہے۔ عمرہ گوشت کی ایک یہ بھی پہچان ہے کہ ایک تیز چاقو کو دستے تک اس میں گھاڑ دیا جائے۔ اگر گوشت عمرہ اور تازہ ہے تو چاقو اس میں یکساں گڑھا جائیگا۔ اور اگر چاقو گھاسنے وقت گوشت کا کوئی حصہ سخت اور کوئی حصہ نرم محسوس ہو تو سمجھ لو کہ وہ گوشت خراب ہے۔ یا اگر چاقو گھاسنے پر اس سے بدبو آئے۔ تب بھی جان لو کہ وہ گوشت خراب ہو رہا ہے۔ ایسے گوشت کو ہرگز نہیں کھانا چاہیے۔

گوشت کو ہمیشہ جالیدار الماریوں میں رکھنا چاہیے یا جالیدار چھینکوں میں رکھ کر بھٹکا نا چاہیے۔ تاکہ اُسے ہوا لگتی رہے اور اس پر مکھیاں نہ بیٹھ سکیں کیونکہ مکھیاں ہر جگہ اڑتی ہیں اور بیمار و تندرست آدمیوں اور جانوروں کے پانچانوں وغیرہ پر بیٹھتی ہیں اور بعض خطرناک متعدی امراض کے ذریعہ یا جراثیم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں پس ہر قصبہ و شہر میں قصابوں کو اس بات پر مجبور کرنا چاہیے کہ وہ گوشت کو مکھیوں سے محفوظ جالیدار الماریوں میں رکھیں۔

اول تو یہ ہر سستی ٹری انسپیکٹر یا آفسر حفظان صحت کا فرض ہے کہ وہ قصابوں کو گوشت کے اس طرح محفوظ و صاف رکھنے پر مجبور کرے لیکن عام لوگوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ ایسے قصاب سے ہرگز گوشت نہ خریدیں جو کہ مکھیوں وغیرہ سے اس کی صفائی کے متعلق مذکورہ بالا احتیاط پر کاربند نہ ہو۔ اور اگر ہم ایسی مفید باتوں سے چشم پوشی دیا کر دانی کرتے ہیں تو پھر گویا ہم خود بیمار یوں کو دعوت دے کر بلا لے رہے ہیں۔ خراب یا متعفن گوشت یا بیمار جانور

کا گوشت کھانے سے اکثر شدید اور مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ گرمیوں میں زیادہ باسی گوشت کھانے سے تے و دست آنے لگتے ہیں۔ مسلول جانور کا گوشت کھانے سے مرض سل ہو جاتا ہے۔ پس مذبح میں جو شخص مہتمم و نگران ہو اسے چاہیے کہ وہ بیمار بھڑکری یا گلے کو ذبح کرنے کی ہرگز اجازت نہ دے۔

پرندوں کا گوشت۔ پرندوں مثلاً شیر تیر اور مرغ وغیرہ کا گوشت لطیف اور زود ہضم ہوتا ہے لیکن مرغابی کا گوشت چونکہ چکنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دیر ہضم ہوتا ہے۔ مرغ وغیرہ کے گوشت میں ۲۳ فیصدی نائٹروجنی اجزاء ۳ فیصدی چربی۔ ایک فیصدی نمکیات اور باقی پانی ہوتا ہے۔ بڑھے مرغ کی نسبت نوجوان مرغ کا گوشت بہتر اور زود ہضم ہوتا ہے۔ مگر کسی مرغ کی گردن پتلی ہے اور رانیں ادوی ہوں تو سمجھو کہ وہ بڑھا ہے۔ ضروری بات۔ گوشت کو ہمیشہ اچھی طرح پکا کر کھانا چاہئے نیم پخت یا آدھ پکے گوشت کے کھانے سے کئی امراض کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر گوشت پکانے کا یہ طریق ہے کہ پہلے مسالے میں چڑھا دیا گیا اور جب پانی خشک ہو گیا۔ تو گھی ڈال کر بھون لیا اور پھر پانی ڈال کر شور بانا لیا۔ لیکن اس طرح گوشت کے اجزاء غذائی نعمتیں برباد ہوتے یا اڑ جاتے ہیں پس بہتر یہ ہے کہ پہلی بار ہی گوشت کو مسالے وغیرہ میں بھون کر پانی ڈال دینا چاہئے۔

مچھلی۔ مچھلی کا گوشت زود ہضم اور مقوی ہے۔ اس میں پرورش اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ مچھلی ہمیشہ سمندر۔ دریا یا رواں ندی کی کھائی چاہئے۔ مچھلی مٹا لال یا چوہڑی مچھلی نہیں کھانی چاہئے۔ تازی مچھلی کی آنکھ کے ڈھیلے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کے گلپھڑے شوخ گلانی رنگ کے ہوتے ہیں اور اس کا گوشت پک کر دم دار ہوتا ہے لیکن باسی مچھلی کے ڈھیلے بیٹھ جاتے ہیں گلپھڑوں کا رنگ بدل جاتا ہے عموماً سیاہی پائل ہو جاتا ہے۔ اور اس کا گوشت پک کر لچلچا اور ریشہ دار ہو جاتا ہے۔

مچھلی ہمیشہ اچھی قسم کی کھائی چاہئے جس میں کانٹے کم ہوں اور کانٹوں کو نہایت احتیاط سے نکال دینا چاہئے۔ بے احتیاطی سے مچھلی کھاتے ہوئے اگر کانٹا حلق میں الجھ جائے تو نہایت تکلیف بلکہ بعض اوقات موت کا باعث ہوتا ہے۔

بعض مقامات پر ماہی گیر مردہ یا زہر سے ماری ہوئی مچھلیاں اٹھا لاتے ہیں ایسی

مچھلیوں کا گوشت مضر صحت ہوتا ہے۔ ایسی مچھلیوں کے گلپڑوں کا رنگ بھی بدلا ہوا ہوتا ہے۔ باسی اور کچی مچھلیاں بڑی خوفناک ہوتی ہیں۔ ان کے کھانے سے اکثر بیماری اور دیگر امراض و سمی علامات ہو جاتے ہیں۔

بعض مقامات پر نمک سُود خشک مچھلیاں بھی کھائی جاتی ہیں۔ خشک مچھلی کا گوشت اول تو کھانا ہی اچھا نہیں لیکن جب وہ پُرانا اور بوجھلے تب تو اسے ہرگز نہیں کھانا چاہیے۔
نباتی غذائیں۔ نباتی غذاؤں میں اناج، سبزیاں اور میوہ جات شامل ہیں۔ نباتی غذا میں ہندوستان میں زیادہ کھائی جاتی ہیں۔ اناج یا غلے یعنی گہوں، کئی اور جو وغیرہ میں فاسفیٹس زیادہ ہوتے ہیں۔ اور سبزلیوں میں نمکیات پٹاش وغیرہ زیادہ ہوتے ہیں۔ فاسفیٹس سے ہماری ہڈیاں اور پٹھے مضبوط ہوتے ہیں اور نمکیات پٹاش سے ہمارا خون درست رہتا ہے۔ پس اگر غذا میں ہم کافی فاسفیٹس نہ ملیں تو ہماری ہڈیاں اور پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں اور اگر نمکیات پٹاش کافی مقدار میں نہ ملیں تو ہمارا خون پتلا اور ناقص ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب بچے نشوونما پاتے ہیں اور ان کی غذا میں فاسفیٹس کی کمی ہوتی ہے تو ان کی ہڈیاں کمزور رہ کر خم کھا جاتی ہیں پیٹھ کڑی ہو جاتی ہے یا ٹانگیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور جب خون میں نمکیات پٹاش کی کمی ہوتی ہے تو خون ناقص ہو کر فسادِ خون کے امراض مثلاً سکروئی اور بعض جلدی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

گیہوں۔ سب قسم کے اناجوں سے دنیا میں گیہوں کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے اور یہی زیادہ کھائی جاتی ہے اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کی روٹی بھی عمدہ اور سفید بنتی ہے۔ اچھی گیہوں میں ۱۰ یا ۱۵ فیصدی تاٹروجنی مادہ ہوتا ہے۔ اور ۴۰ سے ۵۰ فیصدی تک نشاستہ ہوتا ہے۔ اس میں فاسفیٹس بھی بکثرت ہوتے ہیں لیکن اس میں روغنی مادہ بہت کم ہوتا ہے۔ صرف ۱ فیصدی اور وہ نباتی جموضات نہیں ہوتے جو کہ جسم میں جاکر کاربوئیٹس میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ گیہوں کا آٹا پیس کر اور اس کی روٹی پکا کر کھائی جاتی ہے۔ جب اس کا آٹا پیسا جاتا ہے تو اس میں ۸۰ فیصدی آٹا ہوتا ہے اور ۱۶ فیصدی چوکر یا بھوسی اور ۴ فیصدی کا عموماً نقصان ہوتا ہے۔ آٹے کی نسبت بھوسی میں زیادہ غذائیت ہوتی ہے لیکن وہ نہایت سخت اور ناقابلِ ہضم ہوتی ہے۔ اور بعض صورتوں میں معدہ و آنتوں میں خراش پیدا کر کے اسہال یا ہیض کا باعث ہوتی ہے۔ اسی لئے عام

طور پر آٹے کو چھان کر بھوسی کو طحہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو قبض کی شکایت رہتی ہے۔ انہیں ان چھنے آٹے کی روٹی مفید ہوتی ہے۔

گیہوں کا آٹا عمدہ آٹا سفید رنگ کا یا خفیف زردی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔ سو نگھنے پر اس میں سے بونہیں آنی چاہئے۔ چٹکی لے کر منے سے اس میں کر کر اہٹ محسوس نہ ہو۔

گیہوں کی روٹی۔ ہندوستان میں عموماً فطیری روٹی یعنی چپاتی کھائی جاتی ہے عمدہ چپاتی وہ ہوتی ہے جو پکتے وقت پھول جالے تاہم چپاتی یا فطیری روٹی خمیری روٹی کی نسبت دیر پھنم ہوتی ہے لیکن عمدہ خمیری روٹی زود پھنم ہوتی ہے۔

جَو۔ جو کا آٹا بہت مُغذی ہے۔ یعنی اس میں بہت غذائیت ہے حیوانات کو موٹا کرنے کے لئے یہ بہت مستعمل ہے۔ جب گھوڑے کو جو دئے جاتے ہیں تو وہ خوب موٹا ہو جاتا ہے۔ قدیم یونانی و رومی اپنے پہلوانوں کو زیادہ تر جو کی غذا دیتے تھے۔ جو میں نائٹروجنی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ نیز ان میں لوہے اور فاسفورس کے اجزاء ہوتے ہیں۔ جو کی روٹی قلیل اور دیر پھنم ہوتی ہے لیکن جو اور گیہوں کا آٹا ملا کر اچھی روٹی بنتی ہے۔

جَو مُقَشَّر۔ اس کو انگریزی میں پُرل بارے اور اردو میں گھاٹ کہتے ہیں۔ جو کا چھلکا اتار ڈالنے سے گھاٹ بن جاتی ہے۔ یہ آتش جو کا پانی بنانے میں بہت کام آتی ہے بخاروں اور بعض دیگر امراض میں مریضوں کو آتش جو دیا کرتے ہیں جو نہایت مفید ہوتا ہے۔ جئی۔ اس میں بہت غذائیت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں دیگر اناجوں کی نسبت نائٹروجنی مادہ اور روغنی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس میں ۲۹ ر ۱۴ فیصدی نائٹروجنی مادہ اور ۶۵ ر ۵ فیصدی روغنی مادہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے آٹے میں اس نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کی روٹی نہیں پک سکتی۔ مگر اس کا دلیا بہت اچھا ہوتا ہے اور کمزور شخصاء کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

مکئی۔ مکئی ایک نہایت عمدہ غذا ہے۔ اس میں بھی غذائیت بہت ہوتی ہے گیہوں بلکہ تمام اناجوں کی نسبت اس میں روغنی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور نائٹروجنی مادہ بھی اس میں ۶ فیصدی ہوتا ہے۔ لیکن اس میں گلوٹین (لیسٹا سا دہا) نہیں ہوتی جس سبب سے اس کے آٹے میں اس نہیں ہوتی اور اس کی روٹی ٹھیک نہیں پکتی۔ اور چونکہ اس میں روغنی مادہ

زیادہ ہوتا ہے اس لئے یہ عرصہ تک رکھنے سے خراب ہو جاتی ہے۔

یورپ و امریکہ میں کارن فلور (Cornflour) آؤس ویکو (Oawego) مے زینا (Maizena) اور ہومنی (Homany) وغیرہ افذیہ مکئی کے آٹے سے ہی بنائی جاتی ہیں۔ پہلی نین میں تو اجڑائے نشاستہ نہیں ہوتے لیکن ہومنی میں ٹائٹروجنی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔

جوار۔ یہ مغربی ساحل افریقہ۔ البحر یا۔ بعض بعض حصص چین و ہندوستان اور جنوبی یورپ میں کھائی جاتی ہے اس میں ۳۱، ۳۲ فیصدی نشاستہ۔ ۱۱، ۱۲ فیصدی ٹائٹروجنی مادہ ۳، ۴ فیصدی روغنی مادہ اور ۳، ۴ فیصدی پانی ہوتا ہے اس کے اجزاء کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس میں بھی اچھی غذائیت ہے لیکن چونکہ اس میں بھی کس نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کی بھی روٹی ٹھیک نہیں ملتی۔

چاول۔ ہندوستان میں چاول بکثرت کھائے جاتے ہیں لیکن ان میں غذائیت کم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان میں ٹائٹروجنی مادہ تقریباً ۱۰ فیصدی ہوتا ہے۔ اور روغنی مادہ اور نمکیات بھی بہت کم ہوتے ہیں۔ البتہ ان میں نشاستہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لئے چاولوں میں غذائیت زیادہ نہیں ہوتی۔ اور ان سے پوری غذائیت حاصل کرنے کے لئے انہیں خوب پیٹ بھر کر کھانا پڑتا ہے جس سے معدہ تنج جاتا ہے پس جو لوگ صرف چاولوں پر گزارا کرتے ہیں وہ گیہوں وغیرہ کھانے والوں کی طرح مضبوط اور توانا نہیں ہوتے لیکن چاول زود ہضم ضرور ہوتے ہیں۔ اسی لئے جب معدہ یا آنتوں میں کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تو چاولوں کی غذا زیادہ موافق آتی ہے۔

چاولوں کو جب پانی میں ابالا جاتا ہے۔ تو ان کا ٹائٹروجنی مادہ اور نمکیات پانی میں چلے جاتے ہیں گویا ابلے ہوئے چاولوں کا پرورش مادہ زیادہ تر پیچ میں چلا جاتا ہے اور ان میں بہت کم غذائیت رہ جاتی ہے اس لئے چاولوں کو ابال کر نہیں کھانا چاہیے بلکہ انہیں دم بچت پکا کر کھانا چاہیے۔ نیز پوری غذائیت حاصل کرنے کے لئے چاولوں کے ساتھ گوشت۔ مچھلی۔ سبزی۔ دال اور گیہوں یا مکئی وغیرہ کا آٹا کھانا چاہیے چاولوں کو صاف کرتے ہوئے ان کے اوپر کا چھلکا اچھی طرح اتار دینا چاہیے لیکن چاولوں کو بہت صاف شفاف نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان کے بیرونی حصے میں بہت ضروری

پرورشی اجزاء ہوتے ہیں۔ جو ان کو زیادہ صاف یا پالش کرنے سے ضائع ہو جاتے ہیں اور ایسے نہایت صاف کٹے ہوئے چاولوں کو کھانے سے مرض بیری بیری اور استسقا کی شکایت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ممالک برما و چین اور جاپان میں مرض بیری بیری کا باعث زیادہ تر اسی قسم کے چاولوں کی غذائی گئی ہے۔

چونکہ نئے چاول بہت دیر ہضم ہوتے ہیں اور ان کے کھانے سے دست و غیرہ لگ جاتے ہیں اس لئے چاول کم از کم چھ ماہ کے پُرانے کھانے چاہئیں اور سال دو سال کے بلکہ تین سال کے پُرانے چاول زیادہ اچھے ہوتے ہیں لیکن وہ زیادہ خشک ہوتے ہیں نوٹ۔ جو لوگ چاول اور شیرینی زیادہ کھاتے ہیں وہ اکثر مرض ذیابیطس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

والیس ہندوستان میں چنے۔ ماش۔ مونگ۔ مسور۔ ارہر اور مٹر وغیرہ بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ زیادہ تر ان کو دل کران کی دال بنائی اور پکائی جاتی ہے۔ ان دالوں میں تقریباً ۸ فیصدی نائٹروجنی مادہ ہوتا ہے گویا مچھلی اور گوشت کی نسبت بھی ان میں یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں بہت غذائیت ہوتی ہے اور جو لوگ گوشت وغیرہ نہیں کھاتے وہ دال چپاتی یا دال چاول کھا کر بھی پوری غذائیت حاصل کر لیتے ہیں۔ گہوؤں چلوں اور دیگر اناجوں کی نسبت دالوں میں زیادہ پرورشی اجزاء ہوتے ہیں مثلاً گہوؤں کی نسبت مسور میں دو چندان نائٹروجنی مادہ ہوتا ہے۔ اور مٹر میں سلفر اور فاسفورس نسبتاً زیادہ مقدار میں بناتی مادہ کے ساتھ مرکب ہوتی ہے لیکن ان میں نقص یہ ہے کہ یہ دیر ہضم اور نفخا بخشتی ہیں۔ البتہ مونگ کی دھونی ہوئی دال زود ہضم ہوتی ہے اور اسی لئے وہ مریضوں کو عام طور پر دی جاتی ہے۔

چھلکوں والی دال بھی نہیں پکائی چاہئے بلکہ ہمیشہ دھونی دال پکائی چاہئے اور اگر دال پُرانی ہو تو اسے دیر تک پانی میں غم کر کے پھر دیر تک دھبی آئینچ پر پکا چاہئے۔ ماش اور چنے کی دال زیادہ مقوی ہوتی ہے لیکن ارہر کی دال نفخا بخشتی ہے اور دیر ہضم ہوتی ہے۔ اس کو زیادہ دنوں تک کھانے سے بعض اوقات ایک قسم کا فالج ہو جاتا ہے۔

سبب ترکاریاں۔ ان میں تقریباً ۹۰ فیصدی پانی ہوتا ہے ۲ فیصدی نائٹروجنی مادہ تقریباً ۸ فیصدی نشاستہ تقریباً ۱۰ فیصدی روغنی اجزاء اور ایک خاص مقدار نمکیات کی ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ مذکور ہوا یہ نمکیات خون کو ٹھیک اور صاف رکھنے

کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ پس جب سبز ترکاریاں یا میوہ جات نہیں کھائے جاتے تو خون رقیق اور ناقص ہو جاتا ہے اور سکروی یا دیگر جلدی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سبز ترکاریوں کو اگر اینٹی سکاربیوٹک (دافع سکروی) کہا جائے تو بجا ہی چنانچہ آلو، بھٹوا، گوبھی، گاجر، مولی، شلغم اور پیاز وغیرہ عمدہ دافع سکروی ترکاریاں ہیں لیکن۔ کدو، خربزہ، ہندوانہ اور بقولات یعنی ساگ پات کم دافع سکروی ہیں۔ خام سبزیوں کو کھانے سے پہلے چار پانچ مرتبہ صاف پانی سے اچھی طرح دھو کر صاف کر لینا چاہئے ورنہ ان سے کرم شکم و پیچش، اسہال، بلکہ ہیضہ و محرکہ وغیرہ امراض کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ ملائم اور تازہ ترکاریاں پکا کر کھانی چاہئیں سخت یا باسی سبزی ترکاری اچھی نہیں ہوتی۔ سبزی ترکاری پکا کر اسے جلد کھا لینا چاہئے۔ پکی ہوئی باسی سبزی بھی مضر صحت ہوتی ہے۔

میوہ جات۔ میوہ جات مثلاً سیب، ناشپاتی، انگور، کھجور، آڑو، آلوچہ، جامن آم، امرود، انناس، کیلے، سنگترے اور لیمو وغیرہ وغیرہ۔ ان میں شیرینی و ترشی وغیرہ ہونے کے سبب یہ سب خوش ذائقہ ہوتے ہیں اور ان میں بھی مائٹی سکاربیوٹک دافع سکروی، خواص ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نمکیات زیادہ تر نباتی خصوصیات یعنی تریبول اور ایلکلیز دکھاری مادہ مثلاً پٹاش و چونہ وغیرہ کے مرکبات ہوتے ہیں جو کہ جسم انسان میں جا کر کاربونیٹس میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے کھانے سے پیشاب کی کیفیت دکھاری ہو جاتی ہے۔

انسان محض میوہ جات پر زندگی بسر نہیں کر سکتا کیونکہ پوری غذائیت حاصل کرنے کے لئے ان کو اتنی زیادہ مقدار میں کھانا پڑتا ہے کہ وہ ہضم نہیں ہو سکتے۔ میوہ جات ہمیشہ نچتہ اور تازہ حالت میں کھانے چاہئیں۔ اور کھانے سے پہلے انہیں اچھی طرح سے دھو لینا چاہئے۔ کچے یا زیادہ پک کر نرم ہو گئے ہوئے یا گلے سڑے میوے ہرگز نہیں کھانے چاہئیں کیونکہ ایسے میووں کے کھانے سے پیچش، اسہال اور ہیضہ وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ خشک میوہ جات مثلاً بادام، پستہ، کشمش اور انجیر وغیرہ گرمیوں میں نہیں کھانے چاہئیں۔ لیکن سردیوں میں ان کا کھانا مفید ہوتا ہے۔

بعض حیوانی و نباتی اجناس و اشیاء کے اجزائے غذائے کا نقشہ

نام جنس	پانی فیصدی	گوشت پید کرنے والے اجزا فیصدی	روغنی اجزا فیصدی	اجزائے نشاستہ و شکر فیصدی	نمکین اجزاء فیصدی
آلو	۷۴	۲	۱۰۶	۲۱	۱
اراروٹ	۱۸	۰	۰	۸۲	۰
انڈامرغی کا	۷۴	۱۴	۱۰۵	۰	۱۰۵
باجرا	۱۱	۱۳	۶۲	۸۵	۲۴
بالائی	۶۶	۴	۲۶	۲۸	۶
بنیر	۳۶	۳۱	۲۸	۰	۴۵
پیاز	۹۳	۵	۰	۵	۲
جوار	۱۱	۴	۹	۸۱	۱۶
جو کا آٹا	۱۵	۲۹	۲	۴۶	۱۹
چاول	۱۰	۵	۵	۸۳	۲
چقندر	۸۷	۲	۲	۷	۱
چینا	۱۸	۲	۴	۸۰	۴
چینی	۳	۰	۰	۹۶	۵
دال چنے کی	۱۱	۴	۳	۴۱	۲۰
دال ماش کی	۱۲	۳	۳	۵۰	۳۰
دل مسور کی	۱۱	۱۵	۲۸	۵۹	۹۲
دال مونگ کی	۱۶	۴	۱	۵۶	۲۵
دودھ گائے کا	۸۶	۴	۴	۵	۵
دودھ بالائی اتر ہوا	۸۷	۴	۲	۵	۶
دودھ کھین نکلا ہوا	۸۹	۴	۵	۵	۶
دہی	۹۱	۲	۱۰	۳	۵

نام جنس	پانی فیصدی	گوشت پیدا کرنے والے اجزاء فیصدی	روغنی اجزاء فیصدی	اجزائے نشاستہ و شکر فیصدی	نمکین اجزاء فیصدی
زردی اندے کی	۵۲	۳۰	۱۶	۰	۱۳
ساگودانہ	۱۵	۱۵	۰	۸۳	۰
سبز ترکاری قسم	۹۱	۲	۱۵	۵	۶
سیم خشک	۱۴	۲۴	۱۴	۵۶	۳
شلغم	۸۸	۲۰	۲	۶	۱
کرنب یا کرم کدہ	۹۰	۲	۱	۶	۱
کلیجی اکثر جانوروں کی	۶۸	۲۶	۳	۰	۱
گاجر	۸۵	۲	۴	۸	۱
گدھے اکثر جانوروں کے	۶۶	۲۱	۲	۰	۱
گانٹھ گو بھی	۹۱	۱۸	۱۵	۵	۶
گوشت بکری کا	۶۹	۲۰	۱۵	۰	۱
بھیری کا	۶۴	۱۹	۵	۰	۲
ہرنی کا	۶۶	۲۰	۴	۰	۲
تیترو بٹیر وغیرہ کا	۶۲	۲۴	۲	۰	۲
کبوتر کا	۶۲	۴۳	۱	۰	۰
مرغ کا	۶۴	۲۱	۳	۰	۱
گیہوں کا	۱۴	۱۴	۲	۸۶	۱
مٹر سبز	۵۵	۶	۱	۳۵	۲
مٹر خشک	۱۵	۲۲	۲	۵۸	۳
مچھلی	۶۹	۱۹	۱	۰	۱
کھن	۶۱۵	۱	۹۰	۰	۱
کنی	۱۳	۹	۹	۴۸	۱

مصالح - اچار چٹنی

ہندوستان کے اکثر حصے میں عام لوگ غذائیں مصالح بہت استعمال کرتے ہیں۔ اور اچار و چٹنی وغیرہ ترش چیزیں بھی کھاتے ہیں۔ مثلاً سرخ مرچ۔ سیاہ مرچ ہندی۔ دھنیا۔ لہسن۔ پیاز۔ پودینہ۔ ادراک۔ الائچی۔ دارچینی وغیرہ بطور مصالح استعمال کی جاتی ہیں۔ اگرچہ مصالح کی آمیزش سے غذا خوش ذائقہ اور خوشبو دار ہو جاتی ہے لیکن مصالح اچار و چٹنی وغیرہ سے معدے میں تحریک کا اثر ہو کر اس کا فعل بڑھ جاتا ہے اور رطوبت معدی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور آخر کار اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اور بغیر مصالح دار غذا کے کسی شے کو بخوبی ہضم نہیں کر سکتا۔ اس لئے رفتہ رفتہ غذائیں تیز مصالح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور چالیس پچاس برس کی عمر تک اگر زندگی نے وفا کی تو ہاضمہ ایسا کمزور ہو جاتا ہے کہ بغیر زیادہ مصالح دار غذا کھائے کھانا بالکل ہضم ہی نہیں ہوتا۔ ترشیاں مثلاً اچار چٹنی وغیرہ کھانے سے رطوبت معدی زیادہ رس کر کلیجہ جلنے لگتا ہے کبھی زکام۔ نزلہ یا کھانسی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اعصاب و رتوت باہ پر ترشی کا برا اثر پڑتا ہے۔ غرضیکہ تیز مصالح چٹنی و اچار وغیرہ آخر کار ہاضمہ اور صحت کو خراب کر دیتے ہیں۔ اس لئے غذائیں ان کو جہان تک ہو سکے۔ کم ہی استعمال کرنا چاہئے۔

بازاری غذا بہت سے لوگ مثلاً نان بانی و حلوائی وغیرہ مختلف قسم کی غذائیں تیار کر کے فروخت کرتے ہیں جن میں سے بہت ہی کم ایسے ہوتے ہیں۔ جو صفائی کے انتظام کو مدنظر رکھتے ہیں ورنہ عام نان بانیوں یا بادریچوں کی دکانیں بہت میل ہوتی ہیں۔ اول تو کھانا کھانے کے برتن عموماً مٹی کے ہوتے ہیں پھر انہیں صاف نہیں کیا جاتا۔ کھانا پکانے کے برتنوں کو بھی بخوبی صاف نہیں کیا جاتا اور نہ ہی وقت پر قلمی کرایا جاتا ہے۔ خود کھانا پکانے والے دکاندار خصوصاً نان بانی کثیف اور میلے رہتے ہیں۔ علاوہ بریں عام لوگ ایسی مکاؤں پر کھانا کھا جاتے ہیں اور اس بات کا کچھ انتظام نہیں ہوتا کہ اگر کوئی شخص کسی مرض میں مبتلا ہے تو اس کو کسی علیحدہ برتن میں کھانا دیا جائے اور پھر وہ برتن عام طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ غرضیکہ کسی قسم کی احتیاط نہیں کی جاتی۔ پس ایسی دکانوں پر کھانا کھانا بہت خطرناک ہے۔ اول تو میلے بادریچ کے ہاتھ سے میلے برتنوں میں پکا ہوا

کھانا کروہ ہوتا ہے۔ دو کم میلے برتنوں میں پہلی جگہ پر پیچھ کر کھانا اُسے کروہ تر بنا دیتا ہے جس سے بدبھمی تے۔ دست وغیرہ امراض کے ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے خصوصاً بیماری کے دنوں میں۔ اس کے علاوہ ایسی دکانوں پر کھانا کھانے سے مختلف متعدی امراض لچھوت کے امراض، مثلاً آتشک، پیچندہ تپ و بانی وغیرہ امراض کے ہو جانیکا اندیشہ ہوتا ہے پس ایسی دکانوں پر کھانا کھانے سے بھوکا رہنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھانا کھانے والے کھانے میں ہر قسم کی صفائی کو مد نظر رکھیں تو یقین ہے کہ کھانا پکانے اور کھلانے والے بھی ضرور صفائی کے انتظام کو اپنے لئے فرض سمجھیں پس ہر شخص کو لازم ہے کہ جب کبھی اُسے بازاری غذا کھانے کا اتفاق ہو۔ تو وہ اُس کے متعلق ہر قسم کی صفائی کو مد نظر رکھے۔ کسی کثیف یا میلے نان بانی کے ہاں کھانا ہرگز نہ کھائے۔

نانبائیوں اور علوائیوں کو اس بات کی سخت تاکید ہونی چاہئے کہ وہ اپنی دکانوں میں صفائی کا نہایت انتظام رکھیں خصوصاً لکھیوں کو ہرگز کھانے یا مسٹھائی وغیرہ پر نہ بیٹھنے دیں اور گرد و غبار سے بھی انہیں محفوظ رکھیں۔

ہوٹل۔ اب اکثر بڑے بڑے شہروں میں ہوٹل بن گئے ہیں۔ جہاں پر مسافروں وغیرہ کے قیام و طعام کا بہتر انتظام ہوتا ہے۔ لیکن ہوٹلوں میں بھی صفائی کا نہایت انتظام ہونا چاہئے۔ بالخصوص کھانے پینے کے برتنوں کی صفائی کا۔ برتنوں کو دھو کر کھولتے ہوئے پانی میں ضرور ڈبو لینا چاہئے۔

ہوٹلوں میں مریضوں بالخصوص متعدی امراض کے مریضوں مثلاً تپ و ق کے مریضوں وغیرہ کو ہرگز نہیں رکھنا چاہئے۔ بعض پر فضیلت ہاڑوں کے ہوٹلوں میں کچی تبیل آب ہوا کے لئے ایسے مریض بھی جا کر مقیم ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

انہضام طعام۔ اگرچہ اس کے متعلق صفحہ ۱۱۹ پر مفصل بیان ہو چکا ہے۔ مگر یہاں بھی کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ جب غذا منہ سے براہ حلق و مری۔ معدہ و آنتوں میں جاتی ہے تو اس راستہ میں جو قریباً ۲۸ فٹ لمبا ہوتا ہے غذا میں مختلف رطوبات کے ملنے سے کئی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ چنانچہ منہ میں لعاب دہن جس میں ایک فیصدی نمک اور کسی قدر لعابین اور باقی قریب ۹۹ فیصدی پانی ہوتا ہے، غذا کے ساتھ ملکر اُسے تراور نرم بنا دیتا ہے تاکہ وہ آسانی سے نگلی جاسکے۔ نیز غذا کے اجزائے نشاستہ کے ساتھ ملکر اور معدے

میں پہنچ کر وہ اُن کو قابل ہضم بناتا ہے یہی سبب ہے کہ بخار وغیرہ میں لعاب دہن کے پیدا نہ ہونے سے جب منہ خشک ہوتا ہے تو ناشاستہ دار غذا کھانے سے وہ ہضم نہیں ہوتی بلکہ اُس سے دست آنے لگتے ہیں +

جب غذا معدے میں پہنچتی ہے تو رطوبت معدی (گیسٹرک جوس) غذا کے ایلیمنٹی اجزاء (اجزاء جزائے زکالیہ) کے ساتھ ملا کر اُن کو قابل ہضم و جذب بناتی ہے۔ چنانچہ اگر رطوبت معدی کم پیدا ہو تو ایسی غذا اچھی طرح سے ہضم نہیں ہوتی +

جب غذا بارہ انگشتی آنت میں جاتی ہے تو وہاں پراس کے ساتھ رطوبت لبلبہ اور رطوبت صفرا ملتی ہیں جن میں سے رطوبت لبلبہ غذا کے روغنی اجزاء کو صابن کی شکل میں تبدیل کر کے قابل ہضم بناتی ہے اور کسی قدر اجزاء نشاستہ کے ہضم میں مدد دیتی ہے اور رطوبت صفرا روغنی اجزاء کے ہضم میں مدد دینے کے سوا غذا کو آنتوں میں متعفن نہیں ہونے دیتی اور اسی سے امعاء کو اخراج فضلہ کی تحریک ہوتی ہے اور کیوس جب معدے سے گزر کر امعاء میں آتا ہے تو وہاں اُس کے ہمراہ رطوبت صفرا ملا کر اس کا رنگ بدل جاتا ہے تب اسے کیلوس کہتے ہیں تفصیل کیلئے دیکھو صفحہ ۲۰

مختلف اغذیہ کے ہضم ہونے کی مدت کا نقشہ

نام غذا		مدت ہضم		نام غذا		مدت ہضم	
منٹ گھنٹے		منٹ گھنٹے		منٹ گھنٹے		منٹ گھنٹے	
۲	۰	۳	۰	آلو	۲	۰	۰
۲	۳۰	۱	۳۰	اراروٹ	۲	۲۵	۰
۱	۳۰	۱	۳۰	انڈا کچا پھینٹا ہوا	۲	۳۰	۰
۲	۲۵	۲	۳۰	انڈا نیم برشت (ادھ پکا)	۲	۳۰	۰
۲	۳۰	۲	۱۵	انڈا بجھنا ہوا	۲	۳۰	۰
۲	۳۰	۲	۳۰	انڈا سخت اُبلا ہوا	۲	۳۰	۰
۲	۰	۳	۲۵	پلاؤ	۳	۳۰	۰
۳	۳۰	۳	۳۰	پنیر	۳	۳۰	۰
۳	۱۵	۳	۳۰	ترکاریاں پکی ہوئیں	۳	۳۰	۰

نام غذا		تعداد		تعداد	
منٹ	کھنٹ	منٹ	کھنٹ	منٹ	کھنٹ
۴۰	۳	۳۰	۴	۳۰	۴
۴۰	۳	۰	۲	۰	۲
۴۵	۱	۰	۳	۰	۳
۳۰	۱	۳۰	۲	۳۰	۲
۰	۳	۰	۴	۰	۴
۳۰	۳	۱۵	۴	۱۵	۴
۳۰	۳	۲۵	۲	۲۵	۲
۳۰	۳	۳۰	۱	۳۰	۱
۱۵	۳	۰	۴	۰	۴
۳۰	۳	۳۰	۱	۳۰	۱
۰	۳	۳۰	۲	۳۰	۲
۳۰	۳	۳۰	۳	۳۰	۳

میوہ جات کے مزاج اور ان کے افعال و خواص کا نقشہ برائے طب یونانی

مشہور نام	فارسی نام	در طبیعت	مضر	مصلح	افعال و خواص برائے طب یونانی
آرد	شفتالو خوخ	سرد و تر	بلغمی مزاج والے کو	شہد اور مرہ اور ک	طبیعت میں لیٹت پیدا کرتا ہے صفراء اور دموی بخاروں میں مفید ہے بھوک اور باہ کو زیادہ کرتا ہے
آلوچہ	آلو بخارا اتھاس	سرد و تر	دماغ و اعصاب اور معدے کو	گلقد اور مصطکی	ملین۔ نافع بخارات صفراء و دموی صفراء اور خون کے جوش کو ہٹاتا ہے خارش کو دور کرتا ہے
آلو بالو	قرصیا	پختہ گرم و تر	معدے کو	سکین	صفراء اور خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے اقبل کو دوڑاتا ہے حلق اور پیچھے کی خشکی میں مفید ہے پیٹ کو نرم کرتا اور دست لاتا ہے

مشہور نام	فارسی نام	درجہ طبیعت	مضر	مصلح	مقدار خوراک	افعال و خواص از روئے طب یونانی
خروٹ	گردگان	گرم خشک	گرم مزاج	اندر کاپانی	۲ تو لے تک	طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ قوت باہ بڑھاتا ہے اعضائے رئیسہ اور حواس باطنی کو تقویت دیتا ہے اس کی ٹھنی ہوتی گری سردی کی کھاشی میں مفید ہے *
امود	کشرے	سرد و تر	سرد مزاج	سوف و مرہ سوٹھ	۱۰ تو لے	مفرج۔ بلین مقوی دل و مقوی و مانع کھانا کھانے سے پہلے کھائیں تو قبض کرتا ہے کھانے کے بعد کھائیں تو یلینت پیدا کرتا ہے بلکہ درست لاتا ہے *
اندر مٹھا	انار شیریں	سرد و تر	سرد مزاج	انار ترش	۳ یا ۴ تو لے	پیٹ کو نرم کرتا ہے پیشاب لاتا ہے پیس بھجاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ خصوصاً جگر کو قوت دیتا ہے خون پیدا کرتا ہے۔ مگر نفع بھی ہے *
اناکٹا	انار ترش	سرد و تر	سرد مزاج	اندر شیریں	۳ تو لے تک	جگر کی گرمی اور معدے کی سوزش و صفراوی تے اور دست کو مفید ہے۔ یرقان۔ سوکھی کھجلی۔ خفقان اور خمار میں نافع ہے *
اناکٹھا	اندر خوش	سرد و تر	سرد مزاج	مرہ نجیل	۴ تو لے تک	صفراوی تے و دست۔ یرقان اور کھجلی کو مفید ہے۔ معدہ اور جگر کو تقویت دیتا ہے بچکی کو دور کرتا ہے *
الی	نرمندی	سرد و خشک	عنا ب و بنفشہ	۵ تو لے تک		طبیعت کو نرم کرتی۔ تے کو بند کرتی ہے۔ مخرج صفراوی معدہ دل جوش خن دیوار اور خفقان میں مفید ہے *

شہور نام	فارسی نام	در طبیعت	مضر	مصلح	مقدور ک	افعال و خواص از روئے طب لسانی
آہم	آنبہ و آنبج	پختہ گرم	اگر مزاج کو اور نفاخ ہے	سکینجین سرد پانی	رس یا توتے تک	معدہ آنتوں گردہ مثانہ اور باہ کو قوت دیتا ہے گردہ مضم ہے قلمی آم ذرا ثقیل اور دیر مضم ہوتا ہے +
انجیر	ریتن	گرم تر	جگر اور معدے کو	بادام	دلے تک	طبیعت کو ملائم کرتی ہے یعنی ملین ہے لاغری گردہ درم طحال صرع - فاج اور امراض ملغبی میں مفید ہے +
انگور	عذب	پختہ گرم تر	مرطوب معدہ اور تلی کو	سولف و گلفندہ		خون صالح پیدا کرتا ہے کثیر الغذا ہے جسم کو موٹا کرتا ہے زود مضم ہواؤں و دواؤں کو جسم سے خارج کرتا ہے +
اناس	اناس	گرم تر	اعضائے تنفس کو	شکر	ایک عدد تک	مفرح مقوی معدہ و دل و دماغ و جگر - دافع خفقان حرارت صفرا سرد مزاج وائے کو اور لاغر اندام کو تقویت دیتا ہے
ایکے	نیشکر و سکر	گرم با اول	پھیپھڑے کو نفاخ ہے	انیسون	رس ۲۰ توتے تک	پیٹ کو نرم کرتا ہے سدا کھولتا ہے پیشاب لاتا ہے سوزش معدہ کو مفید ہے محرک باہ ہے +
بادام مچھا	بادام شیرین و زالحلو	گرم تر	امعاء بخنی اندریوں کو	شکر	۳ توتے تک	ملین ہے سدا کھولتا ہے قوائے بنی اور دماغی کا محافظ ہے مقوی بھر ہے بدن کو فربہ کرتا ہے اور سہی ہے +
بہی	بہ و سفرجل	سرخ خشک	امعاء کو	شہد و انیسون	ایک دانہ	مفرح ہے - دل و دماغ اور معدے کو تقویت دیتی ہے خفقان اور وسوس کو دفع کرتی ہے پیشاب لاتا ہے مگر قابض ہے +
بر محل		پختہ گرم تر	معدے کو نفاخ ہے	سکینجین		طبیعت کو نرم کرتا ہے اور دل کو کسی قدر تقویت دیتا ہے مگر نفاخ ہے -

مشہور نام	فارسی نام	درجہ طبیعت	مضر	مصلح	مقدار خوراک	افعال و خواص ہا زروے طبیعتیانی
پستہ	فستق	گرم اول خشک دوم	گرم مزاج ولے کو	سکبجین	۲ تولے تک	دل و دماغ - معدہ - باہ - حافظہ اور ذہن کو قوت دیتا ہے - بدن کو فریہ کرتا ہے اور جگر کا سدہ کھولتا ہے
پھانسیہ	فالسہ	سرد دوم خشک اول	سرد مزاج کو	انیسون	۵ تولے	صفراوی قے اور دست و پکی اور پیاس میں مفید ہے پیشاب کی جلن سوزاک بخار کی گرمی کو زائل کرتا ہے معدہ اور دل و جگر کو قوت دیتا ہے
نار	مال و طار	پختہ سرد خشک	نفلخ ہے	قند	.	پیشاب لاتا ہے مقوی باہ ہے بدن کو موٹا کرتا ہے صفرا اور خون کے فساد کو دفع کرتا ہے
تربوز	مندوانہ بطیخ زنی	سرد تر بہ دوم	معدے اور تنی کو	قند شہد		پیاس بچھاتا ہے پیشاب لاتا ہے صفرا اور خون کی تیزی کم کرتا ہے گرمی کے بخار میں نافع ہے اس کا پانی ہمراہ سکبجین یہ فان کو مفید ہے
توت میٹھا	توت شیریں	گرم اول تر بہ دوم	معدے کو	سکبجین	۱۰ تولے	سدہ کھولتا ہے - خون پیدا کرتا ہے - بدن کو فریہ کرتا ہے - باہ کو قوت دیتا ہے - اس کا شربت زرد گلوں مفید ہے
توت کھٹا	توت ترش	سرد دوم خشک اول	سینہ کو	شہد	۵ تولے	قاطع صفرا ہے پیاس بچھاتا ہے جوش خون کو تسکین دیتا ہے مانع صعود اجزات ردیہ بطرف دماغ -
چکو ترہ	.	سرد تر	سینہ کو	قند		قاطع صفرا ہے شہتی ہے معدے کو تقویت دیتا ہے یعنی مزاج کو مضر ہے - کھانسی پیدا کرتا ہے

مشہور نام	فارسی نام	درجہ طبیعت	مضر	مصلح	مقدار نور	افعال و خواص از روئے طبیعت ثانی
پہلہ کچھوڑ	خرما	گرم خشک	در دوسر	بادام تلخ کا پانی		خون پیدا کرتا ہے۔ کثیر غذا ہے بدن کو موٹا کرتا ہے باہ بڑھاتا ہے فایح اور لقوہ میں مفید ہے *
چلوڑہ	گرم تر	بہضم کو	بادام	الولہ		گروہ۔ مثانہ اور آلات تناسل کو مفید ہے۔ باہ بڑھاتا اعصاب کو طاقت بخشتا ہے۔ سدہ کھولتا ہے *
خربوزہ	خربزہ	گرم تر	خلط غلب سکجین			پیٹ کو نرم کرتا ہے سدہ کھولتا ہے پیشاب لاتا ہے۔ گروہ اور مثانہ کو صاف کرتا ہے حرکت بہ بہار کھانا مضر
خوبانی	زرد آلو	گرم تر	نفاخ ہے سکجین	اداسے		ملین ہے۔ سدہ کھولتا ہے۔ مخرج صفر ہے۔ جوش خون اور پیاس کو رفع کرتا ہے صفر اوی اور خونی بخاروں میں مفید ہے *
سناڑہ	نارنج	سرد تر	خجھرہ و قندو	۲ دانہ		مفرج ہے۔ معدے اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ گرمی اور پیاس کو بجھاتا ہے ناطع صفر ہے۔ خفقان اور حرثت میں مفید ہے *
سنگار	سرخ خشک	ثقیل اور دیر بہضم	نکھتہ غیرہ	۱۰ دانہ		قالبض ہے۔ گرم مزاج والوں کے باہ کو قوت دیتا ہے۔ سوزش دل وغیرہ میں مفید ہے *
سیب	شیریں گرم	سینہ کو	شدد	۲ یا ۳ دانہ		مفرج ہے۔ دل و دماغ بکرا اور معدے کو قوت دیتا ہے۔ مسکن حرارت ہے خون بڑھاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ خفقان دور کرتا ہے *

مشہور نام	فارسی نام	در طبیعت	مضر	مصلح	مقدور خوراک	افعال و خواص از روئے طبیعت
شریفہ	.	گرم و تر	نفاخ ہے	ترشی	ادانہ	طبیعت کو ملائم کرتا ہے معدے کو فاسد اور گرم کرتا ہے نافخ خفقتان ہے
کشک	.	گرم خشک	نفاخ ہے	نمک	.	مولد مٹی ہے اور کسی قدر مقوی ہے نافخ پیدا کرتا ہے خون کو فاسد کرتا ہے اگر محرم کدر مقوی باہ اور مولد مٹی ہے
کیرد	.	سرد و تر	نقیض ہے	شکر	ادانے	صفراوی و سوداوی اور خونی سہال میں مفید ہے صفرا کی حد اور پیاس کی شدت کو رفع کرتا ہے لیکن قابض ہے
کرک	.	سرد و تر	سرمزاج کو	نمک	ایا ۲ عدد	صفراوی تھے اور دست میں مفید ہے صفرا کی حدت اور پیاس کی شدت کو رفع کرتی ہے قابض ہے
کھرنی	.	گرم و تر	آنکھوں کو	کھلند	۳ تولے	مشتہی ہے سہی ہے مغلط ہے مفرح ہے قے کو روکتی ہے سوزاک میں مفید ہے
کیلہ	.	معتدل وائل	نفاخ ہے	نمک شہد سونٹھ	ایا ۲ دانہ	مفرح ہے سینہ کو ملائم کرتا ہے پیچم اور نفاخ ہے کثیر الخذا ہے بدن کو نرم کرتا ہے
جامن	.	معتدل	.	سیب	۱۵ دانے	مفرح ہے دل و دماغ اور جگر کو قوت دیتی ہے خون کو غلیظ کرتی ہے
گولر	انجیر آدم جینر	گرم و تر	معدے کو	سکھین	۱۵ دانے	نافخ پیدا کرتا ہے ردی الخذا ہے خشک کھانسی اور درد سینہ میں اور منہ سے خون آنے میں مفید ہے
لیوٹ لیوٹ کاغذی	لیوٹ لیوٹ	سرد و تر	مصلح	شکر و صاب	۱ عدد	پیاس اور سوزش کو رفع کرتا ہے صفراوی تھے و تلی میں اور صفراوی بخاریں نہایت مفید و جگر کو تقویت دیتا ہے

نباتی و حیوانی اشیلے غذائے کے مزاج افعال و خواص کا نقشہ برائے طبیبان

مشہور نام	فارسی نام	طبعیت	مضر	مصلح	مقدار خوراک	افعال و خواص
آلو	سیب زمینی	سرد و خشک	دیر ہضم ہے	گوشت	۱۰ تولے	مولد و منغلظ منی ہے۔ نفلیخ و مقوی مشابہ اور محرک باہ ہے
اروی	قلقلاش	گرم و تر	"	گرم مصلح	.	منغلظ منی۔ محرک باہ۔ بدن کو فروہ کرتی ہے۔ مگر دیر ہضم ہے
ارو	ماش	گرم و تر	دیر ہضم	ادرک ہینگ	.	نفلیخ ہے۔ مولد منی۔ محرک باہ اور مقوی اعضاء ہے
انڈامنی کا	خایہ مرغ بیضہ	مرکب کھوا	معدے کو	دوبیاں	۵ عدد	نیم برشت زد و ہضم۔ ابلانہ و اقیل۔ صلح الکی موس کثیر غذا اور مقوی ہے
بونٹ	محض خضر	سرد و خشک	نفلیخ	نمک	.	اخلاط کو بڑھاتا ہے۔ مقوی ممسک ہے۔ مگر دیر ہضم ہے
پالک	اسفناج	سرد و تر	سوزش کو	خرفہ و کدو	۳ تولے	زد و ہضم۔ ملین۔ سوزش معدہ پیاس و گرمی میں مفید ہے
پنیر	بُجُن	سرد و تر	"	"	.	دیر ہضم ہے۔ معدہ آنتوں اور گردے کو قوت دیتا ہے۔ خلط صالح پیدا کرتا ہے
پیاز	بصل	گرم و خشک	گرم مزاج کو	سرد نمک	۲ تولے تک	ملین و ہضم۔ سرد و مقوی باہ ہے۔ محلل ریاں ہے بھوک بڑھاتی ہے
چندر	سلق	گرم و تر	معدے کو	گوشت	.	ملین محلل ریاں نفلیخ اور قلیل غذا ہے
چچاچہ	آب دوغ	سرد و تر	مرکب بخلا	سینجین ہیں	.	پیاس بجھاتی ہے بدن کو موٹا کرتی ہے محرک باہ و صفادی مزاج کو مفید ہے
خرفہ سبز	خرفہ	سرد و تر	انکھ کو	گوشت وغیرہ	۵ تولے	مسکن حدت صفرا و عطش صفرا کی تیزی اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ نافع سوزش معدہ و جگر وغیرہ

مشہور نام	فارسی نام	درجہ طبیعت	مضر	مصلح	مقدار خوراک	افعال و خواص
دودھ مری	شیرین	سرد و تر ہل بھارت	نفخ	سولف وغیرہ	۴۰ تو لے	طبیعت کو نرم کرنا اور پیشاب لانا ہے۔ کھانسی سہل بخاق اور خراش مٹانہ وغیرہ میں مفید ہے *
دودھ گائے	شیر گاو	معتدل با طوبت فضلیہ	طحال کو	شکر	۴۰ تو لے	کثیر الغذائے مین و مقوی دل و دماغ ہے۔ مولد و معظ منی ہے باہ کو بڑھاتا ہے اور دافع خفقان ہے *
دودھ بھینس	شیر گاؤ	"	دیر ہضم	"	۴۰ تو لے	مولد خون مقوی اعصاب۔ بدن کو موتا کرتا ہے۔ ثقیل و بھری ہے *
دودھ گدی	شیر خیر	سرد و تر	گھٹنہ	"	۲۰ تو لے	گرم مزاج والے کے دل دماغ کو قوت دیتا ہے سہل دق وغیرہ میں بہت مفید ہے *
سیم	سرخ شک	نفخ	گوشت وغیرہ	"	"	دافع فساد بلغم و صفرا۔ جلدی امراض میں مفید لیکن نفخ اور دیر ہضم ہے
شلم	شلم	گرم و تر	"	"	"	مین۔ سینہ کو نرم کرتا ہے۔ مٹتی دہی اور مدد ہے *
کچال	سرخ شک	نفخ ہے	گرم مصالح	"	"	ثقیل اور قابض ہے معدا و آنتوں کو قوت دیتی ہے نسا و خون کو دفع کرتی ہے *
کدو پیٹھا	کدو پین	گرم و تر	گوشت ترشی	"	"	مین۔ دیر ہضم۔ قلیل الغذا اس کا صلو مقوی باہ ہے *
کدو لکی	کدو لار	سرد و تر	سرد مزاج گوشت و معدہ کو	گرم مصالح	"	مین۔ مدر۔ قلیل الغذا صفراوی مزاج اور مدقوق کو مفید ہے *
کرلا	گرم خشک	گرم مزاج و آنتوں کو	ترسندی	"	"	مخرج بلغم و صفرا۔ مدر۔ لطیف مقوی اعصاب باہ مفید فارج و لقوہ *
کھیر	خیار باد	سرد و تر	سرد مزاج کو	"	"	سوزش معا حرارت خون و صفرا کو تسکین دیتا ہے۔ گرمی اور پیاس کو دفع کرتا ہے *

مشہور نام	فارسی عربی نام	طبیعت	مضر	مصلح	مقدار و نورا	افعال و خواص
گاجر	زردک	گرم و تر	نفاخ	قند سیاه وغیرہ	.	ملین۔ مقوی معدہ۔ مگر دیر ہضم۔ بہی۔ مدر۔ خفقان اور استسقا میں مفید ہے۔
گرجی	کم قنطیر	سرخ و خشک	.	ادرک بازیر	.	مدر۔ مقوی اعضا۔ دافع فساد خون و صفرا۔ مسکن خمار و غیرہ۔
گوشت ٹبر	لحم السمائی	گرم خشک	قابض ہے	روغن	.	مشہی و مقوی معدہ۔ مگر دیر ہضم بہی۔ مدر۔ خفقان اور استسقا میں مفید ہے۔
گوشت تیتہ	لحم کبک	گرم خشک	گرم مزاج کو	ترشی	.	کثیر الغذاء۔ مولد خون۔ مقوی اعضا زود ہضم۔ مفید فالج و لقوہ وغیرہ
گوشت مرغ	لحم مرغ	گرم و تر	مداومت مضر ہے	روغن	.	کثیر الغذاء ہے۔ داعی افعال کو قوت دیتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ قولنج میں مفید ہے۔
گوشت مرغابی	گوشت مرغابی	گرم تر	نفاخ	آب انار	.	دیر ہضم اور نفاخ ہے۔ باہ کو حرکت میں لاتا ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ مگر فلیظ غذا ہے۔
گوشت بطخ	گوشت بط	گرم خشک	در دس لاتا ہے	گرم مصلح	.	سنی زیادہ کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے کثیر الغذاء ہے۔ بدن اور گردے کو موٹا کرتا ہے۔ مگر دیر ہضم ہے۔
گوشت بکری	گوشت بکرہ	گرم و تر	سوداوی مزاج کو	بادام وغیرہ	.	لطیف خون پیدا کرنے صالح الکیموس موافق مزاج محرورین۔
گوشت دنبہ	گوشت دنبہ	گرم خشک	ذرا دیر ہضم	.	.	مقوی اعضا ہے۔ صالح الکیموس ہے۔ محرک باہ ہے۔ مگر ذرا دیر ہضم ہے۔

مشہور نام	فارسی نام	طبیعت	مضر	مصلح	مقلد خود	افعال و خواص
گوشت گائے	گوشت گاو	گرم خشک	نفلخ	ابذیر	.	ردی الکیموس ہے۔ غلیظ نفاخ اور دیر ہضم ہے۔ خون فاسد اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے +
گوشت ہرن	گوشت آہو	گرم خشک	دیر ہضم ہے	ترشی وغیرہ	.	موافق مزاج انسانی۔ کثیر الغذاء ہے۔ بعضی امراض مثل فالج و استرخا وغیرہ میں مفید ہے۔ مگر دیر ہضم ہے +
گیہوں	گندم گرم	اس کی روٹی بہتر غذا ہے اس میں غذائیت زیادہ ہے۔ خون پیدا کرتی اور بدن کو موٹا کرتی ہے +
مچھلی جھینگا	ماہی رو بیاں گرم تر	ملاوہ	مولد سودا	ردغن بادام	.	خون صالح پیدا کرتی ہے مولد منی و مقوی باہ ہے +
مچھلی روہو	شبوط	سرد خشک	سعدے کو شہد	.	.	ردی الکیموس ہے مگر مقوی باہ و مقوی دماغ ہے +
مسور	عدس گرم خشک	نظرو باہ کو	ترشی و کمی	.	.	مولد خلط سودا ہے۔ نفاخ اور دیر ہضم ہے۔ مدر حیض ہے +
لکھن	مسکہ گرم دتر	سعدے کو شہد	شکر و شہد	ہ تو لے	.	طبیعت کو ملائم کرتا ہے۔ سدہ کھولتا ہے۔ جسم کو موٹا کرتا ہے +
بالائی	سر شیر سرد تر	دیر ہضم	شکر	ہ تو لے	.	مولد منی ہے مقوی باہ ہے۔ بدن کو موٹا کرتی ہے۔ مگر ثقیل ہے +
سولی	ترب گرم و تر	نفاخ	نمک و زبرد	.	.	خود دیر ہضم ہے۔ غذا کے بعد کھائیں تو ہاضم ہے۔ مدر بول و مدر حیض ہے۔ مفتت ہے۔ نافع بواہیر ہے +
لیتھی ساک	ترہ شلایت گرم خشک	گرم مزاج کو	ترشی و کمی	.	.	ملین و مدر ہے محل ریل ہے اور امراض بارہ اور در و کمر وغیرہ میں مفید ہے

بعض مشروبات وغیرہ

چاء۔ قہوہ۔ کوکو۔ شراب اور تمباکو کا استعمال
چائے (نی) چائے کئی قسم کی ہوتی ہے۔ لیکن رنگت کے لحاظ سے یہ دو قسم کی ہوتی
ہے۔ ایک سبز اور دوسری سیاہ۔ ان کی رنگت کا یہ فرق درحقیقت صرف ان کو جمع کرنے
کے وقت کے اختلاف سے ہوتا ہے جتنی جھوٹی چھوٹی پتیوں کو جمع کر کے ایک خاص طریق
سے بھونا جاتا ہے تب وہ سبز چائے بن جاتی ہے اور جب بڑی بڑی پکی پتیوں کو جمع کر کے
بھونا جاتا ہے تب وہ سیاہ چائے بن جاتی ہے۔ لیکن سبز چائے سیاہ چائے کی نسبت
اچھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تھنی مین یا چائے مین یعنی جوہر چائے اور خوشبو زیادہ ہوتی
ہے اس لئے یہ زیادہ محرک و مقوی اعصاب ہوتی ہے۔

پہلے تو چائے صرف ملک چین میں ہی پیدا ہوتی تھی۔ لیکن اب یہ لنکا۔ برما۔ سیام اور ہندوستان
میں بھی بکثرت پیدا ہوتی ہے بلکہ ہندوستانی چائے دنیا کے اکثر ممالک میں جاتی ہے۔
چائے کی ماہیت۔ چائے میں مندرجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں:-

۱۔ تھنی مین یا جوہر چائے تقریباً ۸۱ فیصدی (۲) ایلپیٹو مین ۲۶ فیصدی (۳) ڈیکسٹرین ۹ فیصدی (۴) سیلیٹو لوزینی چوبی مادہ ۲۲ فیصدی (۵) ٹین مین یعنی
قالبض مادہ ۱۵ فیصدی (۶) دیگر نباتی مادے ۲۰ فیصدی (۷) معدنی مادے ۴۵
فیصدی اور (۸) لطیف روغن وغیرہ وغیرہ۔

چائے کا جوہر تھنی مین محرک و مقوی ہے لیکن ٹین مین قالبض ہے۔ عمدہ چائے مین
تھنی مین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور خراب چائے میں ٹین مین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے
اس لئے خراب قسم کی سستی چائے کبھی نہیں پینی چاہئے۔

چائے کے فوائد۔ اگرچہ مختلف اشخاص پر چائے کا اثر مختلف ہوتا ہے۔ لیکن اکثر
حالتوں میں اعتدال سے چائے کے پینے سے دلغ اور دل کو تحریک و تقویت ہو کر طبیعت
کی سستی و کاہلی اور تکان رفع ہو جاتی ہے دل اور نبض کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ دماغی
دوران خون تیز ہو کر اس اور قوی چست ہو جاتے ہیں۔ طبیعت بانشاش ہو جاتی ہے
اور دماغی کام کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ درد سر ہو تو وہ عموماً رفع ہو جاتا ہے اور

اگر نیند آتی ہو تو وہ جاتی رہتی ہے۔ بلکہ بخوابی کی شکایت ہو جاتی ہے اور اس کو گرم گرم پینے سے اور بھی تخریک ہوتی ہے۔ اور اس سے پسینہ زیادہ آنے لگتا ہے۔

صفراوی یا دہوی مزاج والوں کو یعنی گرم مزاجوں کو نیز عصبی مزاج والوں یا نازک مزاجوں کو اگر چہ چائے چنداں موافق نہیں آتی لیکن ملغی مزاج والوں یا مرطوب مزاجوں کو اور سرد ملک کے رہنے والوں کو یہ عموماً موافق آ جاتی ہے۔ بلکہ سرد ممالک کے رہنے والے تو اس کے بہت عادی ہوتے ہیں اور جب اس میں شکر و دودھ اور بالائی وغیرہ ملا دی جاتی ہے تو پھر تو یہ ایک عمدہ مقوی غذا بن جاتی ہے۔

چائے کے نقصانات۔ جن لوگوں کو چائے موافق نہیں آتی یا جو لوگ بکثرت چائے پیتے ہیں۔ انہیں اس سے بہت سی تکالیف بھی ہو جاتی ہیں چنانچہ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ پیشاب یا ربارم نے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں اور مزاج دہمی ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں چائے کو ترک یا کم کر دینا چاہیے۔ چائے کے مضر اثرات کوئی نرم یا محبت چار سے تعبیر کرتے ہیں۔

جب معدے میں کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تو چائے موافق نہیں آتی خصوصاً موٹی قسم کی چائے جس میں کہ ٹے مین یا جوہر قابض زیادہ ہوتا ہے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ چائے ہاضمہ ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ یہ ہاضم نہیں۔ اس لئے کھانا کھانے کے درمیان یا کھانا کھانے کے بعد فوراً چائے نہیں پینی چاہیے اس سے ہاضمہ کمزور اور خراب ہو جاتا ہے۔ چائے پکانا۔ چائے پکانے میں اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ ہلکی چائے کی طاقت ۲ فیصدی ہوتی ہے۔ متوسط چائے کی طاقت ۴ سے ۵ فیصدی۔ اور نیز چائے کی طاقت ۲ فیصدی یعنی اگر ایک سو حصے پانی میں ۴ یا ۵ حصے خشک چائے کے پتے ڈال کر ابالے جائیں تو ایسی چائے متوسط قسم کی ہوگی یعنی نہ ہلکی اور نہ تیز۔ چائے کو اگر دیر تک پکا یا جائے۔ تو اس میں سے ٹے مین یا جوہر قابض زیادہ نکلتا ہے جو ہاضمے پر مضر اثر کرتا ہے۔ اس لئے ہلکی چائے پینی چاہیے۔ اور بہت نہیں پینی چاہیے۔ نیز چائے کھانے کے ساتھ نہیں پینی چاہیے خصوصاً دودھ والی میٹھی چائے۔

چائے کو دم کرنا۔ عمدہ چائے کو ایک چینی کی چائے دانی (قوری) میں ڈال کر پہلے ذرا سے گرم پانی سے اُسے دھو ڈالیں پھر اس میں کھولتا ہوا گرم پانی ڈال کر اور اس کا منہ

دھک کر اس پر سر پوش یا کوئی ردمل وغیرہ نہ کر کے ڈال دیں اس طریق سے چائے بہت عمدہ دم ہو جاتی ہے۔ پھر اس میں شکر و دودھ ملا کر پیئیں لیکن بعض لوگ چائے کو جوشا کر پھر اس میں دودھ اور شکر یا نمک ملا کر پیتے ہیں اور بعض لوگ خصوصاً گا شمیری صاحبان اس میں بالائی ملا کر اسے اور خوش ذائقہ و مقوی بنا لیتے ہیں۔ چونکہ زیادہ جوشانی ہوئی چائے میں ٹین یا جوہر قابض زیادہ ہوتی ہے جس سے وہ قابض ہو جاتی ہے اس لئے اس میں بالائی کا اضافہ بہت مفید ہوتا ہے۔ لیکن چائے نمک کے سبب شیریں چائے کی نسبت مضممانی جاتی ہے اگر خشک چائے میں فی اونس اگرین کاربونیٹ آف سوڈا ملا دیا جائے۔ تو ایسی چائے پکا کر پینے سے مضممہ پر اس کا مضر اثر نہیں پڑتا۔ اسی لئے پنجاب وغیرہ میں یہ عام رواج ہے کہ عطار چائے کی ٹریڈ میں فراسا سوڈا ڈال دیتے ہیں۔

قہوہ اور اس کے فوائد

قہوہ۔ رکافی چائے کی طرح کافی بھی محرک و مقوی اعصاب ہے خصوصاً دماغ پر اس کا زیادہ محرک اثر ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے طبیعت میں فرحت اور قوت محسوس ہوتی ہے۔ قوائے دماغی تیز ہو جاتے ہیں نبض نیز چلنے لگتی ہے۔ پسینہ اور پیشاب زیادہ خارج ہوتا ہے سستی اور تکان رفع ہو جاتی ہے اور بعض اشخاص میں آنتوں کی حرکت و دیر تیز ہو کر اس کا مین اثر ہوتا ہے۔ قلب پر یقیناً اس کا محرک اثر ہوتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں یہ دل کی حرکت کو تیز کرتی ہے لیکن زیادہ مقدار میں یہ اسے سست کر دیتی ہے بلکہ بعض اوقات اسے غیر منظم بھی کر دیتی ہے۔ قہوہ کے نقصانات۔ چائے کی طرح بعض لوگوں کو کافی بھی موافق نہیں آتی خصوصاً جبکہ تیز کافی پی جاتی ہے یا کثرت سے پی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اس سے مضممہ خراب ہو جاتا ہے۔ کھجور جلتے لگتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے اور ماتھ پاؤں کھپنے لگتے ہیں۔ وغیرہ۔ قہوہ یا کافی میں جو جوہر موثر ہے۔ اس کا انگریزی نام کے فین اور عربی نام قہوین ہے یہ جوہر اپنی ماہیت و افعال و خواص میں چائے کے جوہر قہویین کے مشابہ ہے لیکن اس میں جو لطیف روغانات ہوتے ہیں وہ بھی نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ اس کی خوشبو اور ذائقہ کا انحصار انہیں روغانات یا تیلوں پر ہوتا ہے۔

قہوہ یا کافی کو استعمال کرنے سے ٹھوڑا عرصہ پہلے بھوننا چاہئے ورنہ اس کی خوشبو زائل ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی مجھنی ہوئی کافی کو پانی میں اُبالنے سے ٹھوڑا عرصہ پہلے پھینا

چاہئے پس ہمیشہ تازہ بھنی ہوئی اور پسی ہوئی کافی استعمال کرنی چاہئے +
یورپ میں عموماً پسی ہوئی کافی کو گرم پانی میں ملا کر استعمال کرتے ہیں لیکن مشرقی
ممالک میں اس کو ذرا جوش دیکر استعمال کرتے ہیں +

نوٹ۔ دل و دماغ پر محرک اثر کرنے کے سبب کافی کو سمیت ایفون شراب (نشہ ایفون و شراب)
میں ملا کر پیتے ہیں +

کو کو۔ یہ امریکہ کے درخت تھی او بر واما کا کا د "ر شجر کو زامر کی کے بیجوں کا سفوف
ہے چنانچہ پہلے ان بیجوں کو دبا کر ان میں سے تھوڑا سا روغن نکال دیتے ہیں اور تب
انہیں بھون کر پیس لیتے ہیں۔ اس کو بھی مثل کافی کے پیتے ہیں۔ کو کو کی ماہیت با ترکیب
کافی اور چائے سے مختلف ہے لیکن اس کا جوہر موثر تھی او بر وین اپنی کیمیاوی ترکیب
میں کے فین (قہوین) یعنی جوہر چائے یا جوہر قہوہ کے مشابہ ہے +

کو کو میں ۶۶ و ۱۴ فیصدی ٹائٹروجنی مادہ۔ ۱۹ فیصدی روغن۔ ۳۱ و ۳۳ فیصدی
نشاستہ۔ ۲۵ و ۳۰ فیصدی پانی اور باقی دیگر اجزاء ہوتے ہیں۔ اس میں غذائیت بہت
زیادہ ہے۔ لیکن چونکہ اس میں روغن زیادہ ہے۔ اس لئے کمزور معدہ اشخاص اس کو
بخوبی ہضم نہیں کر سکتے پس اس کے استعمال میں اس کو زود ہضم بنانے کے لئے یا تو اس
کے روغن کی مقدار کم کرنی چاہئے یا تقویت ہضم کے لئے کوئی دوا وغیرہ دینی چاہئے +
جنوبی امریکہ میں کو کو کو اور کئی کا آٹا ملا کر اس کے کیک روٹی، بھی بناتے ہیں لیکن
یورپ میں کو کو کی مٹھائی جسے جاکو لیٹ کہتے ہیں زیادہ کھائی جاتی ہے۔ نیز بطور قہوہ
اسکو پیتے بھی ہیں اور ہندوستان میں بھی یورپی صحت یافتہ اصحاب اسی طرح کھاتے پیتے ہیں +

شراب خانہ خراب

تاریخ شراب۔ شراب چونکہ زمانہ قدیم میں زیادہ تر انگور سے بنائی جاتی تھی اور
چونکہ فارسی زبان میں انگور کو رز کہتے ہیں۔ اس لئے شراب کو رزخت رزرا انگور کی مٹی،
کہتے ہیں۔ عاشق مزاج شرابیوں کے لئے اس نام میں بھی ایک لطف ہے +
ایران میں آج کل بھی زیادہ تر انگوری شراب ہی بنائی اور پی جاتی ہے لیکن ایرانی اس کو
عرق کہتے ہیں۔ شراب نہیں کہتے۔ ان کی اصطلاح میں برانڈی اور وہسکی وغیرہ شراب کہلاتی ہیں

رذیعنی انگور کی کاشت نہایت قدیمی ہے۔ چنانچہ بعض تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے انگور کی کاشت کی تھی اور آب انگور کے پینے سے انگور لاشہ ہو گیا تھا ایران کے بادشاہ جمشید کی بیوی نے رنج و غم کی حالت میں اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے شراب کو زہر سمجھ کر پیا۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لاشہ شراب سے مست ہو کر بہت شیر اور جسور ہو گئی جس سے دیگر انخاص کو بھی شراب پینے کی ترغیب ہوئی۔ یونانیوں کی قدیم روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ دیوئی سس دیوتا نے جس کو اہل ہندو اندر دیوتا کہتے ہیں، تمام اقوام عالم کو انگور کاشت کرنے اور آب انگور یا شراب پینی سکھائی تھی اور قدیم ہندوؤں کی سواما مقدیم یونانیوں کی امبروسا بھی شاید انگوری شرابیں تھیں نیز انگور کو سنسکرت میں و رکشا کہتے ہیں اور دو قدیم مشہور دیو سس شرت اور چرکے و رکشا ایشٹا کے نام سے اُس وقت میں انگوری شراب کے پینے کا ذکر کیا ہے۔

انگور کے سوا کھجور، کیلا، جو، گیہوں وغیرہ اشبار سے بھی جن میں کہ اجزاء شکر و اجزاء نشاستہ موجود ہوتے ہیں۔ شراب بنائی جاتی ہے۔ لیکن عموماً شکر کی سیال یا بیٹھے رسوں مثلاً گنے کا رس، شکر کا شربت، آب انگور یا آب سبب وغیرہ میں خمیر شراب ملا کر اور خمیر اٹھا کر پھر ان کا عرق پھینچ لیتے ہیں۔

جب شکر کو پانی میں گھول کر اور اسے ایک ایسی گرم جگہ میں رکھ کر جہاں کی حرارت ۶۰ اور ۸۰ درجہ فارن ہائٹ کے درمیان ہو۔ اس میں خمیر شراب ملا دیا جاتا ہے۔ تو کچھ عرصہ بعد اس میں ایک تیز حرکت پیدا ہو کر جوش آنے لگتا ہے۔ اور کاربانک ایسڈ گیس خارج ہونے لگتی ہے۔ اور وہ سیال بڑا گدلا ہو جاتا ہے۔ لیکن آخر کار تمام تلچھٹ برتن کے پیندے میں نہ نشین ہو جاتا ہے۔ اور شکر تیزاب میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایسی شراب کو شراب خام کہتے ہیں اور جب اسکو مقطر یا کشید کر لیا جاتا ہے تب وہ شراب خالص یا شراب مقطر کہلاتی ہے۔ مختلف اجزاء کے لحاظ سے تو شراب میں سینکڑوں قسم کی ہوتی ہیں۔ چنانچہ بعض کتب میں شراب کے مختلف اقسام کی تعداد ۱۰۰ تک تحریر ہے۔ مگر ساخت کے لحاظ سے صرف تین قسم کی ہوتی ہیں ایک بیر کی قسم کی شرابیں۔ ایسی شرابوں میں زیادہ تر جو وغیرہ ہوتے ہیں دوسری وائن کی قسم کی شرابیں جن کا جزو زیادہ تر انگور وغیرہ ہوتے ہیں۔ تیسرے سپرٹ کی قسم کی جو مذکورہ بالا دونوں قسم کی شرابوں کو کشید یا مقطر کرنے سے بنائی جاتی ہیں اور جو بسبب

زیادتی الکحل یا روح الخمر کے زیادہ نیز ہوتی ہیں +

شراب کی تاثرات تھوڑی مقدار میں شراب سے دل و دماغ میں تحریک ہو کر نبض و تنفس کی حرکات نیز ہو جاتی ہیں جسم میں گرمی محسوس ہوتی ہے۔ طبیعت ذرا دلیر ہو جاتی ہے جسمانی اور دماغی قوی قدرے تیز ہو جاتے ہیں۔ حرکات جسمی میں کسی قدر بے اختیار ہوتی ہے اور قوت ارادی بھی ذرا مختل ہو جاتی ہے۔ اس سے زیادہ مقدار میں پینے سے اس کا اثر مضعف ہوتا ہے۔ چنانچہ قوائے عقلیہ مختل ہو کر بے خودی ہونے لگتی ہے۔ زبان میں لکنت اور بصارت میں فرق آ جاتا ہے۔ پاؤں لڑکھڑانے لگتے ہیں اور آخر کار بیہوشی ہو کر نیند جاتی ہے۔ بہت زیادہ مقدار میں شراب بھی ایفون وغیرہ کی طرح نشئی زہر کا سا اثر رکھتی ہے۔ چنانچہ نہایت سکر کی حالت میں مخمور بالکل بیہوش ہوتا ہے۔ سانس خراب سے لیتا ہے۔ قوت حس و حرکت زائل ہو جاتی ہے نبض ضعیف اور بطی چلتی ہے اور بعض اوقات نہایت سکر کی حالت میں مخمور دم بند ہو کر شہید خمر ہو جاتا ہے +

شراب کے فوائد و نقصانات۔ شراب کے خواص و فوائد میں امریکہ اور یورپ کے بعض ڈاکٹروں کا باہم اتفاق رائے نہیں بعض کہتے ہیں کہ شراب اُمّ الخبائث ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اگر تھوڑی مقدار میں یا اعتدال سے پی جائے تو مفید ہے بعضوں کا خیال ہے کہ اس میں غذائیت بالکل نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں کسی قدر غذائیت بھی ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر یورپ کے اکثر محققین اور مدبرین شراب کو مضر صحت تسلیم کر کے شراب نوشی کی انسداد میں نہایت کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ دماغ پر بہت سی ٹپرس سوسائٹیاں یا پریزیگار کمیٹیاں موجود ہیں جو شراب نوشی کے برخلاف بڑے بڑے مفید و موثر لیکچر دیتی رہتی ہیں اور رسالے و کتابیں چھپو کر تقسیم کرتی رہتی ہیں انکی تائید و تھیلید میں ہندوستان میں بھی بعض مقامات پر ایسی سوسائٹیاں بن گئی ہیں جن کا وجود ہندوستان کی بہتری کے لئے نہایت غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اور اب تو ملک میں شراب خانہ خراب کے انسداد کی بڑی کوششیں ہو رہی ہیں۔ جو خدا کرے پوری کامیاب ہوں +

جب انگریزوں کی فوجیں جرمنی کے خلاف میدان جنگ میں جانے لگیں تو شراب خوری کے نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے سپہ سالار اعظم یعنی کمانڈر انچیف لارڈ کچرن نے برطانی فوجوں کو مخاطب کر کے نصیحت کی کہ جہاں تک ہو سکے شراب نوشی نہ کرنا لیکن جب

بعض ضروری کاروبار میں حرج اور نقصان ہونے لگا۔ تو ملک کے بڑے بڑے لوگوں یعنی
اسیروں و ریروں بلکہ خود ملک معظم کنگ چارج نے بھی ترک مے نوشی کا عہد کر کے خاص
عام کو اپنی بے مثل مثال کی تقلید کی تحریک و ترغیب دلائی۔

اہل امریکہ نے تو شراب خانہ خراب کے نقصانات کو معلوم کر کے اہل اسلام کی تقلید
میں اگر نہ ہیا نہیں تو قانوناً شراب سازی، شراب فروشی اور شراب نوشی کو ممنوع قرار
دیے۔ امید ہے کہ اہل یورپ بھی اس کی تقلید کریں گے۔

سنگھیا۔ انیون۔ پیش اور دیگر زہروں کی طرح ہو بطور دوا استعمال کی جاتی ہیں شراب بھی
اگر ڈاکٹر حکیم کے کہنے سے وقت ضرورت بطور دوا استعمال کی جائے تو چنداں مضائقہ نہیں
مگر بعض ڈاکٹر صاحبان اسکو بطور دوا بھی استعمال کرنا مضحیال کرتے ہیں اور اب تو ڈاکٹر کروری
وغیرہ میں شراب کو بطور دوا اتقویٰ بہت ہی کم استعمال کرتے ہیں لیکن بلا ضرورت بطور عادت
شراب کا استعمال کرنا نہایت مضر صحت ہے۔ شراب خواہ کسی قسم کی ہو یہ ام الخبائث اور
ام المراض ہے۔ یعنی برائیوں اور بیماریوں کی اماں ہے۔

شراب کے نقصانات۔ معدہ میں شراب ایک قسم کی خراش اور سوزش پیدا کرتی ہے
جس سے معدہ اور آنتوں کی استری تھلی موٹی اور درشت ہو جاتی ہے اور اس کے فعل میں فتور جاتا ہے
جس کے نتیجے میں بد ہضمی، دست و پیچش وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں معدہ سے بذریعہ مساریقا
جذب ہو کر جب شراب جگر میں جاتی ہے تو یہ اس پر بھی تحریک کا اثر کرتی ہے۔ آخر جگر کی باؤ
ساخت صانع ہونے لگتی ہے اور جگر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور اس کے معمولی فعل میں خلل واقع
ہو جاتا ہے چنانچہ درم جگر و نل جگر۔ یرقان۔ ذیابیطس۔ سستقار وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں دل
اور شرا میں پر بھی شراب کا بہت مضر اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اسکی حرکات بقیاعہ
ہو جاتی ہیں وغیرہ۔ بعض اوقات دماغی شرا میں پھٹ جاتی ہیں اور مرض سکتہ ہو کر انسان مہاتا
ہے۔ گردے بھی شراب کے مضر اثر سے خراب ہو جاتے ہیں اور دماغ پر تو شراب کا اثر نہایت مضر
ہوتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں شراب پی جائے تو دماغ کو تحریک ہو کر دوران خون تیز ہو جاتا ہے
جس سے قدرے سرور معلوم ہوتا ہے۔ مگر بار بار متواتر شراب پینے سے بہت سے دماغی امراض ہو
جاتے ہیں مثلاً۔ نسیان۔ ہذیان۔ درد سر۔ دوآر۔ لقوہ۔ فالج۔ مایخولیا۔ جنون۔ صرع۔ رعشہ سکتہ
وغیرہ۔ یورپ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کا یہ ایک متفقہ قول ہے کہ شرابی والدین کی اولاد ضعیف

و نحیف اور مختلف امراض میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد رہتی ہے نیز ان کے بچے دماغی امراض مثلاً مرگی و جنون و استسقا و دماغ اور امراض شش مثل ریل و وق و غیرہ میں نسبتاً بہت زیادہ مبتلا ہوتے ہیں *

جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے شراب کے دل و دماغ میں تحریک ہو کر جسم میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے مگر بعد یہ تحریک رفع ہو کر طبیعت نہایت خراب و رُسست ہو جاتی ہے۔ جلد میں دوران خون کی تیزی سے گرمی محسوس ہونے لگتی ہے مگر چونکہ یہ کوئی زائد گرمی نہیں ہوتی ہے اسلئے کچھ دیر بعد جب جلد کا دوران خون رُسست ہو جاتا ہے تو بجائے گرمی کے سردی ہی محسوس ہونے لگتی ہے اور حرارت جسم کسی قدر گھٹ جاتی ہے۔ اسلئے موسم سرما میں گھر سے باہر کھلی ہوئی جانے سے پہلے بعض شراب کے شہید جو تھوڑی سی شراب پی کر جاتے ہیں محض فضول ہی نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ حرارت جسمی کے گھٹ جانے کی حالت میں سردی کا مقابلہ کرنے کی استعداد بھی گھٹ جاتی ہے اور ایسی حالت میں سردی لگ جانے سے نیمونیا وغیرہ کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چونکہ شراب خوری سے جسمانی اور دماغی ریاضت و محنت کرنے کی قابلیت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ریاضت یا سخت محنت کے کام کرنا بالکل کیلئے یہ بہت مضر ہے تھوڑی مقدار میں شراب اگرچہ دماغ کو تحریک ہوتی ہے مگر مسقیمہ ہے کہ اعلیٰ افوائے دماغی پر شراب کا ذرا بھی محرک اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی وہ اس کے کیف تکلیف ہو کر زیادہ مستعد و متعل کار ہوتے ہیں بلکہ وہ مختل و معطل ہو جاتے ہیں شراب در حقیقت اُمُ الجُنايُث ہے اور اُمُ الامراض ہے۔ پس ایسے زہرِ مہلک کو ہرگز منہ نہ لگائیں کیونکہ یہ چھٹی نہیں یہ کافر منہ سے لگی ہوئی۔

مختلف قسم کی شرابوں میں الکحل یا روح الخمر یعنی جو ہر شراب کی مقدار

نام شراب	الکحل فیصدی	نام شراب	الکحل فیصدی	نام شراب	الکحل فیصدی
ٹیسل بر	۲	شہیمین	۱۱	گنیاک	۴۷
معمولی ربر	۴	ٹاک	۱۲	چن	۵۲
خالص سائی ڈر	۵	کائیٹ	۱۵	براندی	۵۳
پورٹ	۵	برگنڈی	۱۵	وسکی	۵۴
سٹوٹ	۵	شیری	۲۰	رم	۵۴
انگلش ال	۶	میتڈی ایزا	۲۲	ڈیمی رارم	۷۹
پیری	۷	پورٹ	۲۳	سیٹ	۸۶
				خالص الکحل یا روح الخمر	۹۹

شراب کے علاوہ بعض لوگ دیگر مسکرات مثلاً بھنگ پتھر۔ افیون۔ چاند و سدا۔ تارسی
سیلندی۔ کوکین وغیرہ منشیات بھی استعمال کرتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ منشیات خواہ کسی قسم کے
ہوں۔ سخت مضر صحت ہوتے ہیں اس لئے کسی منشی چیز کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ اور
ایسی چیزوں کی عادت سے تو زندگی خراب ہو جاتی ہے نیز دیکھو عادت و طبیعت صفحہ ۲۳۲

تمباکو

تمباکو کی تاریخ مخ۔ جنوبی امریکہ کے اصلی باشندے تو مدتوں سے تمباکو کا استعمال
کرتے تھے لیکن ۱۴۹۲ء میں جب کلمبس رحس سے امریکہ کو دریافت کیا، کے جہاز متعاقباً
میں پہنچے تو اس نے دو ملاحوں کو اُس جزیرے کے حالات دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔ واپسی
پر انہوں نے دیگر عجائبات کے درمیان یہ بات بھی بتلائی کہ انہوں نے وہاں کے باشندوں
کو ناک اور منہ سے دھواں نکالتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں دیگر سیاحوں کو بھی نئی دنیا یعنی
امریکہ کے مختلف مقامات کے باشندوں کی یہ خاص عادت دیکھ کر تعجب ہوتا رہا لیکن اُس
وقت سے ایک صدی بعد تک بھی تمباکو پرانی دنیا ایشیا یورپ و افریقہ وغیرہ میں نہیں
لایا گیا تھا۔ اگرچہ ٹھیک تاریخ تو معلوم نہیں مگر غالباً پندرھویں صدی عیسوی میں انگلستان
میں پہلے پہل سر و اثر پانے لگا۔ پائپ (تمباکو پینے کا چھوٹا حقہ) پیا تھا۔ چنانچہ یہ قصہ مشہور
ہے کہ جب سر و اثر پانے کے ایک نوکر نے اُن کے منہ سے دھواں نکلتا دیکھا تو یہ خیال
کر کے کہ شاید انہیں آگ لگ گئی اُن پر پانی کی بالٹی ڈال دی لیکن مصر اور برعظیم ایشیا کے
مالک ترکستان عابریان و ہندوستان وغیرہ میں تمباکو شروع ستارھویں صدی میں لایا گیا
تھا۔ ہندوستان میں تمباکو پرنگالی لوگ بادشاہ اکبر کے آخری عہد میں لائے۔

تمباکو کی مخالفت

تمباکو نوشی کی بہت مخالفت کی گئی۔ چنانچہ یورپ میں مسلمان و عیسائی اور دیگر بادشاہوں
نے اس کی ترقی کے روکنے کے لئے متفقہ کوششیں کیں۔ انگلستان کی ملکہ الزبتھ نے
تمباکو نوشی کی ممانعت میں ایک تحریری حکم نافذ فرمایا۔ اس کے بعد بادشاہ جیمس نے تمباکو نوشی
پر سخت جرمانہ مقرر فرمایا اور اس کے جانشین شاہ چارلس نے اس کے حکم کو بحال رکھا اور

ہندوستان میں بھی جیسا کہ خلاصۃ التواریخ میں مندرج ہے جہانگیر بادشاہ نے اسطہنت کے چودھویں سال میں جبکہ وہ لاہور میں تھا تو تبہ کو نوشی کی سخت ممانعت کر دی تھی اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی تبہ کو پیئگا اس کے ہونٹ کاٹ دئے جائیں گے چنانچہ اکثر شاہی سوار کو جنہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تھی تشہیر کیا گیا یعنی ان کا منہ کالا کر کے اور گردے پر سوار کر کے انہیں شہر کے چاروں طرف پھرایا گیا۔ مگر باوجود اس مخالفت کے تبہ کو کے رواج کو روز بروز ترقی ہی ہوتی گئی یہاں تک کہ یورپ اور ایشیا کے قریب تمام ممالک میں اس کا رواج ہو گیا۔

ایفون۔ بھنگ۔ دھتورہ اور اجوائن خراسانی کی طرح تبہ کو بھی ایک نباتی دوا ہے جس کا اطباء اور ڈاکٹر مد توں استعمال کرتے رہے ہیں لیکن اب وہاں اس کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی وقت ضرورت طبیب یا ڈاکٹر کی ہدایت کے موافق اس کا دوا استعمال کرنا کچھ بچا نہیں۔ البتہ خود بخود دیکھا دیکھی شوقیہ طور پر اس کا استعمال کرنا خالی از نقصان بھی نہیں یہی سبب ہے کہ جب کوئی شخص پہلی دفعہ تبہ کو پیتا ہے تو اس کا جی مثلاً تپ ہے۔ سر درد کرتا اور چکرانا ہے۔ کمزوری معلوم ہوتی ہے جسم پر پسینہ آتا ہے اور دل ڈوبا جاتا ہے گویا یہ سب طبعی تنبیہ ہوتی ہے جو کہ اس ہضر چیز کی عادت سے روکتی ہے۔ مگر وہ شخص اپنے دیگر ہم ہنسوں کو ذوق و شوق سے تبہ کو نوشی کا عادی دیکھ کر خیال کرتا ہے کہ یہ کوئی اچھی عادت ہے جو اکثر لوگ اس کے عادی پائے جاتے ہیں۔ پس وہ بیچارہ بھی مذکورہ بالا طبعی تنبیہ کی پرواہ نہ کر کے بار بار تبہ کو نوشی کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بکا تبہ کو نوش بن جاتا ہے۔ اور پھر بقول العادۃ الخبیثۃ ثانیۃ اس کی عادت بھی طبعیت ثانی ہو جاتی ہے جس کا ترک کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۲۳) چنانچہ انگلستان کے مشہور شہر ملٹن اور ٹینے سن اور مشہور حکماء کارلائل اور پینیسر اور امریکہ کے مشہور عالم پادری ہال صاحب وغیرہ تبہ کو نوشی کی عادت سے ایسے مغلوب ہوئے کہ ساری عمر اسے ترک نہ کر سکے۔ چنانچہ مسٹر ٹینے سن کی نسبت یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک شام کو انہوں نے تبہ کو نوشی کے ترک کر دینے کا بخیرہ ادا کر کے اپنا پائپ پھینک دیا مگر اگلی صبح کو بیچارہ اپنے گھر کے پیچھے باغ میں اپنے اسی پرائے پائپ کی تلاش کر رہا تھا۔

ایسا ہی امریکہ کے پادری ہال صاحب کی نسبت جو ایک بہت بڑے عالم تھے مذکور ہے کہ وہ بیچارے تبہ کو نوشی کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ آخر اس کے غلام ہی بن گئے اور کسی

طرح سے اس بات پر غالب نہ آ سکتے تھے کہ تمباکو اعتدال سے پٹیں ایک دفعہ اُن کے ایک دوست نے ڈاکٹر کلارک صاحب کا ایک رسالہ جو تمباکو کی برائیوں پر لکھا گیا تھا انہیں بھیجا۔ یاد رہی صاحب موصوف نے اسے پڑھ کر اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا اور انہیں جواب میں لکھا کہ ڈاکٹر صاحب کے دلائل تمباکو کی برائیوں کی نسبت واقعی بہت صحیح اور درست ہیں مگر افسوس ہے کہ میں اس عادت کو ترک نہیں کر سکتا۔

یونانی اطباء نے بھی تمباکو کے افعال و خواص بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تمباکو کا استعمال دل و دماغ کیلئے مضر ہے اس سے سر ہلانا ہے دل دھڑکتا ہے حواس مکر ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور یورپ و امریکہ کے بعض مشہور اور لائق ڈاکٹروں نے تمباکو کے زہریلے اجزاء کی جو تحقیقات کی ہیں انکا اختصار میں آپ کی معلومات کیلئے درج ذیل کرتا ہوں۔

معمولی طور پر تمباکو کا عرق نکالنے سے اُس میں نیکوٹین یا جوہر تمباکو جو ایک زہر قاتل ہے۔ تھوڑی مقدار میں پایا جاتا ہے اور اس میں ایک قسم کا روغن بھی ہوتا ہے جسے نیکوٹین کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا ایک قطرہ خصوصاً نیکوٹین کی ایک بوند ایک معمولی کتے کے ہلاک کرنے کیلئے کافی ہوتی ہے اور دو بوندوں سے تو بڑے سے بڑا کتا بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے پرندے تو محض اُس کی بو سے ہی مر جاتے ہیں اگر تیز حرارت پر تمباکو کا عرق کشید کیا جائے تو اس سے ایک اور قسم کا بولوار روغن حاصل ہوتا ہے جس کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ اور جس سے تمباکو کی بو آتی ہے۔ اس روغن کے بھی ایک دو قطروں سے بلی کتا وغیرہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

مسٹر بیر و ایک افریقی سیاح لکھتے ہیں کہ افریقہ کے باشندے سانپ کے مارنے میں تمباکو کا استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے حلقے کی نئے کا ذرا سا میل سانپ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں جس سے سانپ فوراً مر جاتا ہے اور غالباً یہ عمل ہندوستان اور پنجاب کے بعض مقامات میں بھی معمول ہے۔ چونکہ تمباکو مرخی عضلات ہے یعنی یہ گوشت کو سست اور ڈھیدا کر دیتا ہے اس لئے کچلے کی زہر اور مرض تشنج و کزاز میں کہ جس میں عضلات سخت ہو جاتے ہیں اس کا استعمال کیا جاتا رہا ہے لیکن بقول ڈاکٹر مستی صاحب ۲۰ یا ۳۰ گریں راشن ڈیڑھ ماشہ تمباکو کا جو شانہ رفع تشنج کیلئے دو تین بار دینے سے کئی مریض مر گئے ہیں اگرچہ بعض بعض اشخاص میں تمباکو کے نقصانات چنداں محسوس نہیں ہوتے لیکن انہیں یاد رہے کہ رفتہ رفتہ اس کا

مضر اثر نہیں ضرور محسوس ہوگا۔ بوڑھوں کی نسبت جوانوں میں اور جوانوں کی نسبت نوجوانوں میں اس کے نقصانات زیادہ محسوس ہوتے ہیں خاص کر دماغی محنت کر نیوالے اور طالب علموں میں چونکہ تبہا کو نوشی وغیرہ سے خون پتلا اور کمزور ہو جاتا ہے جس سبب دماغ کی ضروری پرورش نہیں ہوتی اور دماغ کمزور ہو جاتا ہے اس لئے امریکہ اور یورپ کے اکثر ممالک میں نوجوانوں خاص کر طالب علموں کے لئے تبہا کو نوشی قانوناً ممنوع ہے جس کی تقلید میں گورنمنٹ جاپان نے بھی اپنے ملک میں ایسے ہی اعتنائی احکامات نافذ فرمائے ہیں اور خوشی کا مقام ہے کہ حکام اعلیٰ سررشتہ تعلیم پنجاب نے بھی تمام مدارس پنجاب میں تبہا کو نوشی کی مخالفت کر دی ہے *

بقول امریکہ کے مشہور ڈاکٹر ریش صاحب و ڈاکٹر وڈورڈ و پروفیسر سلمان صاحب و پروفیسر ہائڈ صاحب اور انگلستان کے ڈاکٹر نکلسن صاحب و ڈاکٹر ریچرڈ سن صاحب وغیرہ تبہا کو کے کثرت استعمال سے بلکہ بعض اوقات اس کے اوسط استعمال سے بھی اکثر دماغی امراض مثلاً دروسر ہر ہیکر انا ضعف فقط۔ سکتہ مراق۔ فاج بحیوانی۔ دیوانگی ضعف بصارت نابینائی۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ کھانسی سیل کمزوری دل دھڑکن ضعف باہ نامردی وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں کچھ عرصہ ہوا کہ ملک فرانس کی طبی مجلس کے ایک سرگرم ممبر نے دہاں کے ایک نہایت مقبول عام اخبار میں تبہا کو کے نقصانات کی نسبت محققانہ طور پر یہ مضمون شائع کیا تھا کہ تبہا کو نوشی کی کثرت سے اس ملک میں سرطان لب۔ دیوانگی اور فالج وغیرہ امراض کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے ایسا ہی انگلستان و فرانس ادا امریکہ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کا یقینی خیال ہے کہ شراب و تبہا کو نوشی کی کثرت سے ان ممالک میں عصبی امراض خصوصاً مرض فالج کی بہت زیادتی ہو گئی ہے اور ملک جرمن کے ڈاکٹر صاحبان تو فرماتے ہیں کہ ان کے ملک میں ۱۸ سے ۳۴ برس کی عمر کے بولوگ مرتے ہیں ان میں سے نصف صرف کثرت تبہا کو نوشی سے ہلاک ہوتے ہیں اور ہندوستان میں بھی کثرت تبہا کو نوشی سے بلاشبہ ہزاروں جانیں تلف ہوتی ہیں مگر چونکہ یہاں کوئی اس امر کی تحقیق نہیں کرتا۔ اس لئے کسی کو کچھ خبر نہیں۔ دل و دماغ و معدہ اور پھیپھڑوں پر تبہا کو کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ تبہا کو نوشی سے دل دھڑکنے لگ جاتا اور کمزور ہو جاتا ہے جب تبہا کو کا زہر بلا اثر شدت سے ہوتا ہے تو دل کی حرکت بند ہو کر موت واقع ہوتی ہے اختلاج قلب کے سو مریضوں میں سے ۹۰ ضرور ایسے ہوتے ہیں جن میں اس

مرض کلبب صرف تبہا کو نوشی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے امراض دماغی میں دردمرد دوران سر بخوابی ضعف حافظہ اور ضعف بصارت اکثر تبہا کو نوشی سے واقع ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کثرت تبہا کو نوشی کے سبب ضعف حافظہ اور ضعف بصارت کے مریض تو بہت سے دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنانچہ تبہا کو نوشی وغیرہ سے جو ضعف بصارت ہو جاتا ہے اسے ڈاکٹری میں ٹوبیکو اینیلی اوپیل کہتے ہیں۔ اعراض شمش میں سے پرانی کھانسی اکثر تبہا کو نوشی کے سبب سے ہوتی ہے اور جو لوگ تبہا کو کھاتے ہیں۔ ان کا معدہ کمزور ہو کر ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور یہ سبب آنتوں کے عضلاتی ریشوں کے ڈھیلہ ہو جانے کے انہیں اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے چونکہ دماغ کی طرح حلام مغز پر بھی تبہا کو کا اثر مضعف ہوتا ہے اس لئے کثرت تبہا کو نوشی سے ضعف باہ کی شکایت بھی عام ہوتی ہے جن کو اکثر اشخاص نہیں سمجھتے اور باوجود مقوی ادویہ کے کھانے کے ان کو کچھ فائدہ محسوس نہیں ہوتا کیونکہ وہ تبہا کو نوشی کو کم یا ترک نہیں کر دیتے۔ مجھے اس بات کو دیکھ کر نہایت سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں تبہا کو کا استعمال روز افزوں ہے۔ سگریٹ نوشی تو گویا آج کل کا فیشن ہے اور اکثر نوجوان اس فیشن کے دلدادہ ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ اس کے بد نتائج کو نہیں جانتے اور شاید وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ڈاکٹری کتب میں زہریلی ادویہ مثلاً پیش دھتورہ کچلہ۔ ایفون۔ بھنگ وغیرہ کی فہرست میں تبہا کو بھی شامل ہے۔

یورپ اور امریکہ میں تبہا کو کے کانٹاؤں میں یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ایسے کارخانوں میں کام کرنے والے لوگ ضعیف۔ کمزور اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور ان میں سے بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو لمبی عمر حاصل کرتے ہیں اور عام مزارعین کا بھی یہ بیان ہے کہ تبہا کو جس زمین میں بویا جاتا ہے وہ زمین بہت کمزور ہو جاتی ہے۔

تبہا کو چار طریق سے استعمال کیا جاتا ہے (۱) ناگ کے ذریعے اس کی نسوار لیتے ہیں۔ (۲) نسوار یا تبہا کو یا زندہ منہ میں رکھ کر اس کا رس چوستے ہیں۔ (۳) سیگار یا سگریٹ کے طور پر پیتے ہیں۔ (۴) حقہ یا شٹک کے ذریعے استعمال کرتے ہیں۔ جن میں سے شٹک یا بیچواں حقہ کے ذریعے تبہا کو پینا نسبتاً کم مضر ہے کیونکہ اول تو اس کا دھواں حقہ کے پانی میں سے ہو کر گزرتا ہے جس میں اس کا زہریلا اثر کسی قدر جذب ہو جاتا ہے۔ دوم حقہ کی نئے کے لمبے ہونے سے دھوئیں کی گرمی کم ہو جاتی ہے مگر سب سے زیادہ مضر طریق تبہا کو کا

کھانا ہے بہر کیف تمباکو خواہ کسی طریق سے استعمال کیا جائے اس کے نقصانات اس کے جزوی فوائد کی نسبت بدرجہا زیادہ ہیں۔ اور اگر آپ میری نصیحت مانیں تو تمباکو ہرگز استعمال نہ کریں۔
مبارک ہیں وہ لوگ جو تمباکو نہیں پیٹے۔“

اب میں اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے محض ان لوگوں کی خاطر شیل پاوری ٹال دیتا ہوں جن کی پابندی سے تمباکو کا مضر اثر کچھ نہ کچھ ضرور کم ہو جائیگا۔
۱۔ صبح کو ناشتہ کرنے سے پہلے تمباکو ہرگز پینا یا کھانا نہ چاہئے۔

۲۔ کوئی اندر کا کام یا ورزش کرنے مثلاً اچھلنے۔ کودنے۔ دوڑنے۔ دھڑکنے یا بیجا ٹپر چڑھنے وغیرہ کے بعد فوراً ہرگز تمباکو نہ پینا چاہئے۔

۳۔ تمباکو پیتے وقت دھواں ناک سے نہیں نکالنا چاہئے اور نیز آنکھوں کو دھوئیں سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ اس لئے حقے کی نئے جس قدر لمبی ہو وہی قدر اچھی ہے۔

۴۔ سیگار اور سگریٹ کی نسبت پائپ اچھا ہوتا ہے۔ اور اس سے اچھا حقہ اور سب سے اچھا پیوٹان ہے۔ لیکن سچ پوچھو تو کوئی بھی اچھا نہیں۔

۵۔ جب سیگار یا سگریٹ پیتے پیتے ختم ہونے لگے اور ذرا سا باقی رہ جائے تو اسے پھینک دینا چاہئے۔

۶۔ ہر ایک تمباکو نوش کو چاہئے کہ رات کو سوتے وقت ایک گلاس پانی میں ذرا سا نمک ڈال کلاس سے خوب کلی اور غرغزہ کے اپنے منہ اور دانتوں کو خوب صاف کر لیا کرے۔

۷۔ کسی بند کمرے میں سیگار۔ سگریٹ یا حقہ وغیرہ ہرگز نہ پینا چاہئے۔ ورنہ اس کا مضر اثر اور زیادہ ہوگا۔

صحتی صفائی

جرمز یا جراثیم جو کہ اب متعدی اور وبائی امراض کے سبب مانے جاتے ہیں۔ ان کی دنیا سے پہلے بھی یعنی زمانہ قدیم میں بھی یہ بات عام طور پر معلوم تھی کہ پاک و صاف رہنے والے لوگوں کی نسبت کثیف یا میلے پھیلے رہنے والے لوگ امراض میں زیادہ مبتلا ہوتے تھے۔

اسی لئے ہر ایک مذہب میں بھی صفائی کی نہایت تاکید کی گئی ہے۔ اور اسلام میں تو عبادت کے لئے طہارت لازمی ہے۔ کیونکہ تزکیہ نفس کے لئے تصفیہ جسم ضروری ہے حقیقت میں صفائی پارسائی ہے۔ چنانچہ اس انگریزی قول *Cleanliness is next to Godliness.* سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ پس جسمانی صفائی ہو تو روحانی صفائی بھی ہوتی ہے اس لئے ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ اپنے جسم و لباس کو پاک و صاف رکھے اور اپنے نفس کو بد اخلاقی اور گناہوں سے بچائے تاکہ جسمانی و روحانی صفائی سے اس کو خوشی و آرام کی زندگی نصیب ہو +

جسمانی صفائی سے مراد جسم و لباس کو پاک و صاف رکھنا اور صاف ستھرا رہنا ہے جو صحت کے لئے نہایت ضروری ہے +

ماتھ منہ دھونا۔ مسلمانوں کو تو اولے فریضہ نماز کے لئے اپنے جسم و لباس کو پاک و صاف رکھنا اور ہر روز پانچ وقت وضو کرنا یا ماتھ منہ دھونا لازمی ہے۔ پس حقیقت میں نماز طہارت یا پاکیزگی سکھاتی ہے۔ لیکن ہمارے دوسرے بھائیوں کو بھی ہر روز صبح ماتھ منہ دھونا اور غسل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پس ہر شخص کو ماتھ منہ ہمیشہ پاک و صاف پانی سے دھونا چاہئے کثیف یا میلے پانی سے ہرگز نہ ماتھ منہ دھونا چاہئے اور نہ کلی غرغره کرنا چاہئے۔ بعض مساجد میں جو وضو کے لئے پانی کے حوض بنے ہوئے ہیں۔ چونکہ اب پائپ یا ٹیل گا پانی عام طور پر ملتا ہے۔ اس لئے اگر ایسے حوض استعمال نہ کئے جائیں تو بہتر ہے۔ حوض کی بجائے غسل خانہ کے اوپر لوہے کی ٹینکی لگا کر اس کے ساتھ ایک لمبا پائپ لگا کر اس میں وضو کرنے کے لئے بہت سی ٹوٹیاں لگا دینی چاہئیں

جسمانی صفائی کے لئے کثافت کے مندرجہ ذیل اقسام نہایت مضر اور خطرناک ہیں۔

- (۱) کثیف یا میلی غذا (۲) کثیف یا میلہ پانی (۳) کثیف ہوا (۴) میلے ماتھ اور میلے جسم
- (۵) میلہ لباس (۶) ہر قسم کے حشرات الارض یا کیڑے کوڑے مثلاً مکھیاں۔ مچھڑ۔ پسو
- کھٹمل اور جوئیں وغیرہ (۷) ناپاک نفوس۔ ان میں سے بعض کا بیان تو گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے اور بعض کا آئندہ اوراق میں ہوگا +

غسل یا نہانا دھونا

جیسا کہ باب اول میں مذکور ہو چکا ہے پھیپھڑوں اور گردوں کی طرح جلد بھی فضلات جسم کو خارج کرتی ہے۔ اس کے ہر ایک مربع انچ میں قریب ۳۰۰ کے نہایت باریک باریک مسامات ہوتے ہیں۔ جلد کے راستے پسینہ کسی قسم کی چکنائی اور دیگر زہریلے مواد خارج ہوتے رہتے ہیں چنانچہ ۲۴ گھنٹے کے عرصے میں سوا سیر سے اڑھائی سینکڑے پسینہ خارج ہوتا ہے جس میں قریب نصف تولہ کے زہریلے مادے ہوتے ہیں پس اگر جلد کو ہر روز صاف نہ کیا جائے تو میل وغیرہ سے اس کے مسامات بند ہو جاتے ہیں اور خون کی کثافتیں جو بذریعہ مسامات خارج ہوتی تھیں وہ ٹھیک طور پر خارج نہیں ہو سکتیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کثیف ہو جاتا ہے۔ بدن سے بو آنے لگتی ہے۔ خارش اور دیگر جلدی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ طبیعت زکام اور نزلہ وغیرہ امراض کی طرف مائل رہتی ہے اور چونکہ جلد کا کام بھی گردوں اور پھیپھڑوں کو کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ بھی زائد کام کرنے سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ پس خون کی کثافتیں خارج نہ ہونے کے سبب نفرتیں وجع المفاصل۔ اسہال۔ بخار وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہذا اقیام صحت کے لئے جلد کو پاک و صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ہر روز کم از کم ایک بار ضرور غسل کرنا چاہئے۔

غسل ہمیشہ پاک و صاف پانی سے کرنا چاہئے۔ غسل نہ کرنا گویا دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو بیمار کرنا ہے۔ نہاتے وقت بدن کو خوب ملنا چاہئے۔ گرمی کے موسم میں دن میں دو بار عمدہ صابن اور صاف پانی سے غسل کرنا چاہئے اگر ہر روز نہ ہو تو ہفتہ میں دو تین بار خوب صابن ملکر نہانا چاہئے مگر خراب صابن ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے اگر ممکن ہو سکے تو غسل کرنے کے اسفنج یا ربڑ کے اسفنج وغیرہ سے جسم کو خوب ملنا چاہئے تاکہ میل کچیل اتر کر جلد خوب صاف ستھری ہو جائے اور مسامات کھل جائیں۔ نہانے کے بعد جسم کو کسی پاکیزہ تولیہ یا کسی کھردرے کپڑے سے اچھی طرح صاف و خشک کرنا چاہئے۔ مبدل یا چمکا کپڑا اس مطلب کے لئے ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے۔ اور نہ ہی غسل کرنے کے بعد مبدل لباس پہننا چاہئے ورنہ غسل کرنا بیفائدہ ہے۔ تولیہ وغیرہ جو جسم کو صاف و خشک کرنے کیلئے ہو وہ ہر ایک شخص کے لئے علیحدہ ہونا چاہئے۔ مستعمل تولیہ وغیرہ استعمال کرنے سے بعض متعدی امراض کے ہو جانے

کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لگراپ دریا یا تالاب میں غسل کریں۔ تو اس کے پانی سے کلی اور غرغره نکریں بلکہ محتاط رہیں کہ پانی منہ میں نہ چلا جائے۔ نہا چکنے کے بعد اور پاک و صاف پانی سے منہ و صولینا چاہئے۔

ایسے تالاب یا دریا میں جہاں سے لوگ اپنے پینے کے لئے پانی لے جاتے ہوں ہرگز غسل نکریں۔ کیونکہ اس بے احتیاطی سے بعض اوقات پانی میں پیش یا ہیضہ کے جراثیم مل جاتے ہیں اور وہ پانی پینے کیلئے نہایت خطرناک ہو جاتا ہے۔

غسل کیلئے سب سے عمدہ وقت صبح کا ہے یا شام کے بعد کا یعنی رات کے کھانا کھانے سے پہلے کا جیسا کہ انگریز لوگ رات کے کھانے سے پہلے غسل کیا کرتے ہیں اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر جو وقت مقرر کر لیا جائے وہی مناسب ہے۔ مگر کھانا کھاتے ہی غسل کرنا خصوصاً سرد پانی سے نہایت مضر ہے۔ کیونکہ ہضم غذا کے وقت معدہ اور آنتوں کی طرف خون کا زیادہ رجوع ہوتا ہے۔ پس اس وقت اگر سرد پانی سے غسل کیا جائے تو جلدی عروق کے سکڑنے سے معدہ اور آنتوں کی طرف دوران خون نیز سست ہو جاتا ہے اور اگر گرم پانی سے غسل کیا جائے تو جلدی عروق پھیل کر معدے کا دوران خون سست ہو جاتا ہے پس دو صورتوں میں فعل ہضم میں متور واقع ہوتا ہے۔ اس لئے کھانا کھانے سے کم از کم چار گھنٹے بعد غسل کرنا چاہئے۔ دماغی اور جسمانی محنت اور ریاضت کے بعد بھی فوراً غسل کرنا خاصکر سرد پانی سے ممنوع ہے۔ رات کو سونے سے پہلے اگر جسم کو ذرا ل کر غسل کیا جائے تو پھر نیند خوب آجاتی ہے۔

سرد غسل بہت زبردست جوان آدمی کو ہر موسم میں سرد پانی سے غسل کرنا مفید ہوتا ہے خصوصاً موسم گرما میں کیونکہ سرد پانی کے غسل سے جسم کی زائد و عارضی گرمی دور ہو جاتی ہے دل کو فرحت۔ دماغ اور اعصاب کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ سردی کے امراض مثل زکام کھانسی وغیرہ کم واقع ہوتے ہیں مگر سرد پانی سے بغیر صابن لے بدن اچھی طرح سے صاف نہیں ہوتا۔ سرد غسل کا اثر جسم پر پہلے تو مضعف ہوتا ہے اور بعد میں مغوی چنانچہ جب سرد پانی سے غسل کیا جاتا ہے۔ تو پہلے سردی محسوس ہوتی ہے۔ جلد کی رنگت پھکی پڑ جاتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دوران خون سست اور اعصاب میں ضعف معلوم ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد یا غسل کر چکنے کے بعد دفعہ ہو کر ری ایکشن یا جلد کے عروق شریہ میں

دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس سے جلد گرم ہو جاتی ہے۔ رنگت سُرخ مائل ہو جاتی ہے اور اعصاب میں طاقت آ جاتی ہے چونکہ کمزور اشخاص میں سردی دیر تک محسوس ہوتی رہی ہے اور ری ایکشن دیر میں واقع ہوتا ہے۔ اس لئے سرد غسل سے ان کی طبیعت زیادہ ضعیف ہو جاتی ہے لہذا کمزور اور ضعیف العمر اشخاص۔ نازک بچوں اور عالمہ عورتوں اور اسہال و پیش و مرجع المفاصل وغیرہ امراض کے مریضوں کو سرد غسل نہ کرنا چاہئے۔ چھوٹے بچوں کی جلد چونکہ نازک ہوتی ہے اس لئے ان کو سردی کا احساس زیادہ ہوا کرتا ہے پس اگر انہیں سرد پانی سے تکلیف محسوس ہو تو نیم گرم پانی سے غسل دینا چاہئے۔

زیادہ سرد غسل کے پانی کی حرارت ۳۲ سے ۶۵ درجہ تھرمائیٹر (فارن ہائٹ) تک ہوتی ہے۔ مگر سرد غسل کے پانی کی حرارت ۶۵ سے ۷۵ درجہ تک ہوتی ہے۔ اور معتدل غسل کے پانی کی حرارت ۷۵ سے ۸۵ درجہ تک۔

زیادہ سرد غسل سات منٹ میں معمولی سرد غسل دس منٹ میں اور معتدل غسل پندرہ منٹ میں کر لینا چاہئے۔ اس سے زیادہ عرصہ نہ لگانا چاہئے۔

معتدل غسل۔ ایسے غسل کے پانی کی حرارت ۸۵ سے ۹۲ درجہ (فارن ہائٹ تھرمائیٹر) ہو اگر کسی ہے عصبی مزاج والے اور کمزور اشخاص کو جنہیں سرد غسل موافق نہیں آتا معتدل غسل موافق آ جاتا ہے۔ ایسے غسل میں اگر پانی کی حرارت کو رفتہ رفتہ کم کیا جائے تو سرد غسل کے تمام فوائد حاصل ہو جائے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ غسل کے ٹب میں ۹۲ یا ۹۰ درجے کا نیم گرم پانی ڈال کر ہانا شروع کریں ایک غوطہ لگا کر اُس میں تھوڑا سرد پانی ملا دیں تاکہ حرارت ذرا اور کم ہو جائے اسی طرح سے دو چار بار غوطہ لگائیں اور ہر بار اُس میں سرد پانی ملاتے جائیں یہاں تک کہ پانی کی حرارت ۵ درجہ تک آ جائے معتدل غسل ہر عمر اور ہر موسم میں موافق اور مفید ہوتا ہے۔ ایسا غسل ۱۰ سے ۱۵ منٹ میں کر لینا چاہئے۔

نیم گرم غسل۔ نیم گرم غسل کے پانی کی حرارت ۹۲ سے ۹۸ درجہ (فارن ہائٹ تھرمائیٹر) ہوتی ہے۔ رفع ماندگی یا ٹھکان کے لئے اور کمزوروں و بوڑھوں کیلئے نیم گرم غسل خاص کر مفید ہوتا ہے۔ اس قسم کے غسل سے حرکات تنفس اور نبض سُست ہو جاتی ہیں حرارت جسم بھی قہرے کم ہو جاتی ہے۔ گرمی اور دہنی کے اثر سے جلد کے عروق شریہ ملائم ہو کر ان پر مسکن اثر پڑتا ہے اور ایسا ہی مسکن اثر عصبی مرکزوں پر پڑ کر نیند آ جاتی ہے۔ اس لئے سفر کی کلفت اور ٹھکان

کو دور کرنے کے لئے نیز عصبی امراض میں ایسا غسل مفید ہوتا ہے۔ نیگرم غسل میں بھی ۱۰ یا ۱۵ منٹ سے زیادہ وقت صرف نہیں کرنا چاہئے اور اگر ٹب میں یا پانی کے حوض میں غسل کرنے کا اتفاق ہو تو ۱۰ منٹ سے زیادہ عرصہ نہ لگائیں۔

گرم غسل۔ ایسے غسل کے پانی کی حرارت ۹۸ سے ۱۱۲ درجے (فارن ہائٹ) تھرمامیٹر تک ہونا چاہئے۔ اس قسم کے غسل سے دوران خون اور نظام عصبی کو تحریک ہو کر حرکات تنفس اور نبض تیز ہو جاتے ہیں۔ مقام قلب پر بوجھ کی شکایت محسوس ہوتی ہے طبیعت گھبراتی ہے وغیرہ۔ جس قدر پانی زیادہ گرم ہوتا ہے۔ اسی قدر علامات مذکورہ بالا زیادہ تیز ہوتی ہیں۔ غسل کر چکنے کے بعد خوب کھل کر پسینہ آجاتا ہے اور بعد میں طبیعت ٹھست اور کمزور ہو جاتی ہے۔ رموی مزاج والوں کو یا جن کا دل کمزور ہو یا جو خونی امراض مثل بواسیر، نکسیر، نفث، لدم وغیرہ میں مبتلا ہوں یا جن کی طبیعت مرض سکتہ یا سوزشی امراض کے لئے زیادہ مستعد ہو انہیں گرم غسل نہ کرنا چاہئے اور ایسے غسل میں ۵ یا ۱۰ منٹ سے زیادہ وقت بھی نہ لگانا چاہئے۔ انکے علاوہ اور بھی کئی قسم کے غسل ہوتے ہیں۔ مثلاً بخراقی غسل، ہوائی غسل، برقی غسل، دوائی غسل، بھری غسل، آبشاری غسل وغیرہ۔ جن کا اس جگہ ذکر کرنا چنداں مفید معلوم نہیں ہوتا۔ بال۔ بالوں کو بھی کم از کم ہفتے میں ایک بار صابن وغیرہ لگوا دھو لینا چاہئے تاکہ وہ خوب صاف رہیں۔ نیز ان کو عمدہ خوشبو دار تیل لگانا چاہئے اور ہر روز دو بار کنگھی کرنا چاہئے۔ کنگھی صاف ہونی چاہئے۔ میلی نہ ہو۔ نیز کسی دوسرے آدمی کی نہ ہو اور کسی مریض شخص کی کنگھی تو کبھی کسی تندرست آدمی کو اپنے بالوں میں نہیں پھیرانی چاہئے۔

حجامت۔ حجامت کراتے وقت اُسترے وغیرہ کی صفائی کا خیال نہایت ضروری ہے۔ حجام کو اس بارہ میں نہایت تاکید کرنی چاہئے۔ ناصاف اور کثیف اُسترے سے کئی ایک جلدی امراض ہو جایا کرتے ہیں۔

دانت۔ دانتوں کو بھی ہر صبح مسواک سے خوب صاف کرنا چاہئے۔ مسواک پلو (جال) کیکر یا نیم وغیرہ کی ہو تو بہتر ہوتی ہے۔ بعض لوگ برش سے دانتوں کو صاف کرتے ہیں لیکن اہل اسلام کو برش کے استعمال سے پرہیز ہی رکھنا چاہئے۔

مسواک۔ ہمیشہ نازہ مسواک کرنی چاہئے۔ ایک بار مسواک کر کے اسے دوبارہ استعمال نہیں کرنا چاہئے اور ایک شخص کو دوسرے شخص کی مسواک تو ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

خلال کرنا۔ کھانا کھانے سے پہلے اور پیچھے کٹی وغیرہ کر کے منہ کو خوب صاف کرنا چاہئے اور کھانا کھا چکنے کے بعد نیم کے تازہ دپا کیزہ باریک تنکے سے خلال کرنا چاہئے کسی معمولی یا ناصاف تنکے سے ہرگز خلال نہ کریں اور خلال کرتے وقت مسوڑوں کو زخمی نہ کریں خلال کر چکنے کے بعد صاف گرم یا سرد پانی میں نمک ملا کر اس سے کٹی اور غرغره کریں۔ یا انگلی سے ذرا سا پسایا ہو انک دانتوں پر ملکر پھر کٹی کریں۔

ناخن۔ ناخن بھی ہمیشہ صاف ستھرے رہنے چاہئیں۔ ناخن کٹاتے وقت محتاط رہیں کہ گہرے ناخن نہ کٹ جائیں ورنہ انگلی کی کور وغیرہ پک کر بہت تکلیف ہوا کرتی ہے۔

لباس

لباس۔ چونکہ آدمی کے جسم پر خارجی گرمی یا سردی کا بہت کچھ اثر پڑتا ہے اس لئے اس کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ قدرتی قاعدہ ہے کہ جب ایک گرم اور ایک سرد چیز ایک جگہ پر پاس پاس رکھی جاتی ہیں تو گرم چیز کی گرمی سرد چیز میں جذب ہو کر دونوں کی حرارت یکساں ہو جاتی ہے جس کو انگریزی میں ریڈی ایشن کہتے ہیں یہی سبب ہے کہ موسم سرما میں اگر جسم محفوظ نہ ہو تو اس کی حرارت بہت کم پایا کل نائل ہو جاتی ہے اور موسم گرما میں بہت بڑھ جاتی ہے۔ یعنی تھوڑے عرصے میں بقاعدہ مذکورہ بالا اس کی حرارت یا برودت خارجی ہوا کی حرارت یا برودت کے برابر ہو جاتی ہے۔

لباس کی ضرورت۔ قیام صحت کیلئے اور بیرونی گرمی سردی دونوں وغیرہ سے جسم کو محفوظ رکھنے کیلئے لباس ایک ضروری چیز ہے اگر بلحاظ تغیرات موسم لباس پہنا جائے تو حرارت غریبی یا حرارت بدنی جس پر بقائے صحت و حیات منحصر ہے بخوبی قائم رہتی ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ لباس موسم کے موافق ہو یعنی موسم گرما میں سرد لباس اور موسم سرما میں گرم لباس۔ بہت سے لوگ مناسب موسم لباس نہ پہننے کے سبب سردی یا گرمی کی شدت سے متاثر ہو کر مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتے یا ہلاک ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ موسم سرما میں کئی لوگ بسبب ناکافی لباس کے زکام۔ کھانسی۔ نمونیا اور گھٹیا وغیرہ امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور موسم گرما میں شدت گرما سے لوگ کمر جاتے ہیں۔

ریشمی و اونی کپڑے مختلف چیزوں میں حرارت کے جذب کرنے کی خاصیت مختلف

ہوتی ہے۔ جو چیزیں حرارت کو فوراً جذب کر لیتی ہیں۔ اُن کو انگریزی میں گڈ کانڈکٹراف ہیٹ کہتے ہیں اور جو آہستہ آہستہ جذب کرتی ہیں۔ اُن کو بیڈ کانڈکٹراف ہیٹ کہتے ہیں چنانچہ ریشمی صاف کی کپڑے بھی سب سے گڈ کانڈکٹراف ہیٹ ہیں۔ اس لئے اُن کو گرم خیال کیا جاتا ہے۔ وہ جسمی حرارت کو محفوظ رکھنے میں اور زائد خارجی حرارت کو جسم پر زیادہ موثر نہیں ہونے دیتے۔ مسامدار کپڑے۔ جو کپڑے بناوٹ میں مسامدار ہوتے ہیں وہ دبیز کپڑوں کی نسبت حرارت کو کم جذب کرتے ہیں۔ کیونکہ ہوا جو بذات خود بیڈ کانڈکٹراف ہیٹ ہے۔ ان کے مسامات میں نفوذ کرتی رہتی ہے۔ اس لئے ہندوستان میں موسم گرما میں سوئی کپڑے پہننا مفید ہے۔ کیونکہ وہ مسامدار ہوتے ہیں اور جسم کا پسینہ بذریعہ بخیر اُن میں سے نکلتا رہتا ہے اور اس طرح سے جسم سرد رہتا ہے۔ مگر نہایت باریک ٹٹل وغیرہ کے کپڑے پہننا مضر ہے کیونکہ گرمی کی لہر سے جسم کا پسینہ فوراً خشک ہو جاتا ہے اور جلد گرم ہو جاتی ہے اس لئے بہت باریک کپڑے پہن کر باہر دھوپ یا گرمی میں جانا سخت مضر صحت بلکہ بعض اوقات نہایت خطرناک ہے۔ چونکہ سر پر گرمی کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے سر پر گرمی سے بہت محفوظ رکھنا چاہئے۔ گھر سے باہر دھوپ یا گرمی میں جائیں تو بجائے ہلکی ہلکی ٹوپی کے سر پر بڑی باندھ لینا بہتر ہے۔ کیونکہ بگلی سے سرد دھوپ اور لہر سے محفوظ رہتا ہے مگر ٹوپی پہن کر چھپاتا لگنے سے صرف دھوپ سے ہی حفاظت ہو سکتی ہے نیز دھوپ میں آنکھوں پر ہلکی رنگین عینک (پر ویکٹریا گلازلر) لگانا مفید ہوتا ہے۔

جو کپڑے پسینہ کو جلد جلد جذب کر لیتے ہیں اور پسینہ اُن میں سے جلد اڑ جاتا ہے وہ نسبتاً زیادہ سرد ہوتے ہیں کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ پانی جب حرارت سے بخارات بن کر اڑتا ہے تو مقام بخیر پر سردی پیدا ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے کتان اور سن کے کپڑے جنہیں انگریزی میں ٹینن اور ٹمپ وغیرہ کہتے ہیں سوئی اور اونی کپڑوں کی نسبت زیادہ سرد ہوتے ہیں۔ رنگدار کپڑے۔ موسم گرما میں لباس کے رنگ کا بہت کچھ خیال رکھنا چاہئے۔ سفید رنگ سب سے عمدہ رنگ ہے۔ کیونکہ یہ حرارت کو بہت کم جذب کرتا ہے۔ سفید کے بعد سیاہی بادامی اور زرد رنگ وغیرہ ہیں مگر نیلے اور سیاہ رنگ کا لباس استعمال نہ کرنا چاہئے کیونکہ سیاہ رنگ حرارت کو زیادہ جذب کرتا ہے جس سے جسم کو زیادہ گرمی پہنچتی ہے سیاہ رنگ میں علاوہ انہیں ایک یہ بھی خرابی ہے کہ وہ بخیر اور بُو کو سفید رنگ کی نسبت دو چندان جذب

کرتا ہے۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ کیا گیا ہے کہ کافور کی بوسیاہ رنگ کے کپڑے میں بہ نسبت سفید رنگ کے کپڑے کے دگنی جذب ہو جاتی ہے۔ اس لئے سیاہ رنگ کا کپڑا وبائی امراض کی تخریب جو ایشیم کو بھی نسبتاً زیادہ جذب کرتا ہے پس وبائی امراض کے دنوں میں سیاہ رنگ کا کپڑا نہ پہننا چاہئے خصوصاً ایسے اشخاص کو جو علاج معالجہ یا تیمارداری میں مصروف رہتے ہیں جیسے جسم کا صاف رکھنا ضروری ہو ویسے ہی لباس کا صاف رکھنا بھی ضروری ہے خصوصاً اندرونی کرتے یا بنیان غیر مکمل سینے سے قریب پانی سے بھیگنا کپڑا جسم پر نہ رہنے دینا چاہئے اور موسم بہار میں اگر قمیص باریک فلائین کی ہو تو بہتر ہے۔

صاف ستھرے کپڑے بھی جو صندوق سے نکال کر پہنے ہوں ان کو بھی ہوا دیکر پہننا چاہئے۔ گرم لباس۔ موسم سرما میں گرم لباس پہننا چاہئے۔ کیونکہ جیسا گرمی میں دھوپ اور لوجسم کو نقصان پہنچاتی ہے۔ ویسا ہی جاڑے میں سردی مضر پڑتی ہے۔ چونکہ اونی کپڑے جسم کی گرمی کو محفوظ رکھتے ہیں اور سردی سردی کی تاثیر جسم پر نہیں ہونے دیتے اور نیز خود رنگ اور ملائم ہونے میں اس لئے موسم سرما میں ان کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔ خصوصاً قمیص یا بنیان یا ڈراڈ تو ضرور اونی ہونے چاہئیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ بنیان یا ڈراڈ ہرگز چست نہ ہوں۔ دونی دار کپڑے بھی خوب گرم ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں سینہ اور شکم کو سردی سے زیادہ محفوظ رکھنا چاہئے۔ اس مطلب کیلئے گرم جاکٹ یا صدری وغیرہ کا استعمال کرنا بہت مفید ہے۔ بچوں اور بڑھوں اور کمزور اشخاص کو اور وجع المفاصل و نفرس وغیرہ امراض کے مریضوں کو سردی میں عموماً اور تبدیل موسم میں خصوصاً اپنے جسموں کو سردی سے خوب محفوظ رکھنا چاہئے اور اونی بنیان اور ڈراڈ ضرور استعمال کرنے چاہئیں۔ جو لوگ امراض معدہ یا امعاء میں مبتلا ہوں یا جو لوگ شراب کے عادی ہوں۔ ان کو اپنے پیٹ کو سردی سے محفوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور اس مطلب کے لئے پیٹ پر فلائین کی مٹی باندھنا نہایت مفید ہے۔ چونکہ بچوں کو سردی کی زیادہ برداشت نہیں ہوتی اس لئے ان کو سردی میں ہمیشہ گرم رکھنا چاہئے۔ فلائین کے کپڑے بچوں کیلئے اچھے ہوتے ہیں جس سے ان کی حرارت جسم محفوظ رہتی ہے اور دوران خون باقاعدہ جاری رہتا ہے سردی کے موسم میں بھی رات کا لباس جدا ہونا چاہئے۔ اور یہ بھی یادنی ہو تو اچھا ہے۔ در نہ ویسی موٹے کپڑے کا ہو تو بھی اچھا ہے۔ سوتے وقت دن کا لباس اُتار دینا چاہئے۔ اور رات کا لباس پہن کر سونا چاہئے۔

سردیوں کا لباس جتنا ہلکا ملائم اور گرم ہوتا ہے اچھا ہوتا ہے۔ زیادہ وزنی لباس خصوصاً زیادہ بھاری اور کوٹ بالکل اچھا نہیں ہوتا۔ سردیوں کے گرم کپڑے موسم بہار میں فوراً سرد لباس سے ہی نہ بدل دیں بلکہ تدریج بدلیں تاکہ تغیر موسم کا جسم پر کچھ مضر اثر نہ پڑے۔ سردیوں میں گلوبندی کی عادت نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ پھر بغیر گلوبندی کے فرد ہی سردی سے زکام ہو جائے گا اندیشہ ہوتا ہے۔ لباس ہمیشہ ذرا ڈھیلہ پہننا چاہئے کہ جس میں ہر ایک عضو آسانی سے حرکت کر سکے۔ تنگ صدری یا کوٹ وغیرہ سے سینہ پر دباؤ پڑ کر تنفس اور دوران خون کے طبعی افعال میں حرج واقع ہوتا ہے۔ پس تنگ گریبان یا تنگ کالر نوہر گز نہ پہننا چاہئے ورنہ گردن کی رگوں پر دباؤ پڑنے سے دماغ میں اجتماع خون ہو کر گرانی سر اور دوسری شکایت ہو جاتی ہے اور مرض سکنتہ وغیرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ استین خصوصاً گت بھی تنگ نہیں ہونے چاہئیں ورنہ انگلیوں کی نسلوں پر دباؤ پڑنے سے ہاں کا دوران خون درست نہ رہنے سے ماتھے کمزور ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ان میں مقامی فالج ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ ٹن دار تنگ پا جامے پہنتے ہیں یا جرابوں کو ڈوری سے کس کر باندھتے ہیں یا کمر بند خوب کس کر باندھتے ہیں یا پٹی بہت کس کر لگاتے ہیں یہ سب باتیں مضر صحت ہیں۔ پا جامے کی مہریوں یا پائپچوں کے تنگ ہونے سے ٹانگوں کے دوران خون میں کسی قدر رکاوٹ واقع ہوتی ہے جس سے پاؤں کی نسیں وغیرہ کمزور ہو جاتی ہیں۔

لباس ہر چوتھے روز یا کم از کم ہفتہ میں ایک بار ضرور تبدیل کر لینا چاہئے۔ اگر سپینہ یا بارش وغیرہ سے کپڑے زبردستی آلودہ ہو جائیں تو انہیں فوراً اتار دینا چاہئے۔ سیلے یا گیلے کپڑے پہن کر سرد ہوا میں بیٹھنا بہت خطرناک ہے۔ ایسی حالت میں بخار، اسہال اور وجع المفاصل وغیرہ امراض کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ورزش کرتے وقت ہلکے کپڑے پہننے چاہئے۔ مگر ورزش کر چکنے کے بعد کپڑے پہن لینا بہتر ہے۔ چونکہ ورزش ختم ہوتے ہی جلد سرد ہونے لگتی ہے۔ اگر اس وقت سرد ہوا لگ جائے تو بیماری کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے ورزش کے بعد گرم بنیان یا کوٹی اور گرم کپڑا پہن یا ادھر لپٹنا چاہئے۔

مستعمل لباس کسی شخص کا مستعمل لباس ہرگز نہ پہننا چاہئے خصوصاً کسی مریض کا۔ کیونکہ مستعمل لباس کو جب تک خوب دھو دھا کر پاک و صاف نہ کر لیا جائے۔ اس کا پہننا

خالی از خطر نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ مستعمل لباس خرید کر پہننے سے مختلف متعدی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

کپڑوں کو دھونا دھلانا گھریں کپڑوں کو گرم پانی اور صابن سے دھو کر دھوپ میں لٹکا لینا چاہئے اور دھوپ کے دھلے ہوئے کپڑوں کو بھی دھوپ دکھا کر پہننا چاہئے مرنے کے دنوں میں تو کپڑوں کو ضرور خوب دھوپ دلا کر پھر پہننا چاہئے +

جوتیا یا بوٹ - جوتیا بھی ہمیشہ ٹھیک پہننا چاہئے۔ انگریزی میں ایک مثل ہے کہ عمدہ جوتیا تندرستی کی بنیاد ہے۔ تنگ جوتیا یا بوٹ پہننے سے پاؤں کو سخت تکلیف ہوتی

ہے۔ انگلیوں پر پٹن پڑ جاتے ہیں اور پاؤں بد وضع ہو جاتے ہیں اور ان کے دوران خون میں غلغلہ واقع ہو جاتا ہے جس سے دماغ میں خون کی زیادتی ہو کر گرانی سر وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پاؤں کو ہمیشہ گرم اور خشک رکھنا چاہئے۔ اگر پاؤں تریا منناک ہو تو اس کا صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ وارنش چمڑے کا بوٹ بھی نہ پہننا چاہئے کیونکہ اس میں پاؤں کا پسینہ بخوبی خشک نہیں ہوتا۔ تنگ پنجے کا جوتیا یا بوٹ ہرگز نہ پہننا چاہئے +

اپنے جسم اور لباس کو صاف رکھنے کے علاوہ آپ کو اپنے گھروں اور اس پاس کے کوچہ و بازار کو بھی صاف رکھنا رکھنا چاہئے +

ورزش یا ریاضت

ورزش - تندرستی قائم رکھنے کیلئے ہر عمر میں ہر شخص کو مناسب ورزش کی ضرورت ہے اس سے گوشت اور رگ چمکے مضبوط ہو کر جسم میں طاقت اور پھرتی آتی ہے۔ طبیعت میں ہمت اور حسنی آتی ہے۔ اعضائے رئیسہ یعنی دل و دماغ و جگر قوی اور چست ہو جاتے ہیں دوران خون نیز ہو کر تمام اعضا میں خون زیادہ بہانا ہے۔ حرکات تنفس کے تیز ہو جانے سے اکسیجن زیادہ جذب ہوتی ہے اور کلہا تک ایسڈ بلیس زیادہ خارج ہوتی ہے۔ دیگر فضلات جسم مثل پسینہ و بول و براز وغیرہ بھی ٹھیک طور پر خارج ہوتے ہیں۔ خون خوب صاف ہو جاتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ چرب اور مقوی غذا کی طرف رغبت ہوتی ہے کھانا بھی طرح سے ہضم ہو جاتا ہے نیند بخوبی آتی ہے۔ قوائے عقلیہ تیز ہو جاتے ہیں۔ بدن سڈھل اور انسان چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ لیکن مناسب ورزش نہ کرنے کے سبب دل

بگڑ چھٹھڑوں اور گردوں وغیرہ کو بخوبی ٹھیک نہیں ہوتی۔ جس سبب سے فضلات جسم بھی طرح سے خارج نہیں ہوتے اس لئے خون کثیف ہو جاتا ہے۔ دل کمزور و دوران خون کم ہوتا ہے اور جسم کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ کھانا بخوبی ہضم نہیں ہوتا نیز بخوبی طرح سے نہیں آتی۔ جسم سست و رخا گئی۔ طبیعت کسل کام کاج کرنے کو جی نہیں پھارتا۔ استسما کے جسم ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور بعض اعضاء چھلکی میں بدل کر بہت کمزور ہو جاتے ہیں۔ جگہوں میں اجتماع خون ہو کر بواہر کی بیماری ہو جاتی ہے۔ وغیرہ پس جو لوگ زیادہ غذا کھاتے اور کم ورزش کرتے ہیں۔ وہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں سست اور کمال ہو جاتے ہیں۔ سو ایسے اشخاص بھی بھی ہو جاتا کرتے ہیں۔ غرضیکہ ورزش نہ کرنے سے جسم اور دماغ دونوں کمزور ہو جاتے ہیں۔

مقدار ورزش۔ ہر شخص کو اپنی جسمی طاقت کے لحاظ سے ورزش کرنا چاہئے اور ورزش کو آہستہ آہستہ بڑھا چاہئے۔ مگر حد اعتدال سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔ اگر اسے زیادہ کرے اس میں بھی ضرر ہے جس طرح سے ایک آہنی کل اگر بالکل بند پڑی ہے تو اس کے پوزے رنگ لگ کر خراب ہو جاتے ہیں یا اگر معمول سے زیادہ کام کرے تو وہ جلد گھس کر بیکار و ضائع ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سے جسم انسان کی کل کا حال ہے پس ہمیشہ اعتدال سے ورزش کرنا نہایت مفید ہے۔ بچوں کو جسمی نشوونما کے سبب مناسب ورزش کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ مگر بچوں یا لڑکوں کو بچوں کی طرح سخت جسمانی یا دماغی ورزش یا محنت نہ کرنا چاہئے۔ جیسے لڑکوں اور مردوں کو ورزش کی ضرورت ہے ویسے ہی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی اس کی ضرورت ہے۔ چھوٹے بچے تو دن بھر کھیلتے رہتے ہیں۔ انہیں ایسی کھیلیں کھیلنے کی جرات دلائی جائے۔ جن میں وہ اچھلیں کودیں۔ بھاگیں۔ دوڑیں اور کھیلنے میں جیسے وہ چاہیں انہیں ہنسنے اور شور و غل کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ یہ بڑی سخت غلطی ہے کہ چھوٹے بچوں کو دن بھر کام میں مصروف رکھا جائے اور کھیلنے کو دینے کی اجازت نہ دی جائے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو کم از کم دو تین گھنٹے کھلی ہوا میں مناسب ورزش کرنا چاہئے۔ بہت سے لڑکے لڑکیوں کو جب مناسب ورزش سے روکا جاتا ہے تو اس سبب ان کے اعضاء اور قوای کمزور رہ جاتے ہیں۔ پس بچوں کو کھیلنے کو دینے کے لئے ضرور وقت دینا چاہئے تاکہ ان کے اعضاء اور قوای خوب مضبوط ہوں ورنہ وہ سست اور غبی رہیں گے۔

باقاعدہ ورزش۔ ورزش بھی دیگر امور کی طرح باقاعدہ ہونی چاہئے یہ ٹھیک نہیں کہ ایک دو روز ورزش کی اور پھر چھوڑ دی جائے اس طرح سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جسم ورزش کا عادی نہ ہونے کے سبب سے جلد تھک جاتا ہے اور پھر نکان سے بخار وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے پس ورزش ہر روز مقررہ وقت پر کرنی چاہئے لیکن ورزش اس قدر زیادہ بھی نہ کرنی چاہئے کہ جسم کو نکان محسوس ہو اگر ورزش کرتے سے ضعف دل گرمی تنگی تنفس وغیرہ محسوس ہو تو ورزش کو فوراً ملتوی کر دینا چاہئے سخت گرمی میں بھی ورزش کرنا مضر ہے پس جب کثرت سے پسینہ آئے تب بھی ورزش کرنا بند کر دیں۔

جسمانی و دماغی ریاضت۔ مگر یہ یاد رہے کہ عمدہ صحت کے واسطے جسمانی و دماغی دونوں قسم کی ریاضت لازمی ہے۔ محض جسمانی ریاضت سے عضلات اور اعصاب مضبوط ہو کر بدن میں خوب طاقت آتی ہے مگر قوائے دماغی قوی اور چست نہیں ہوتے اس لئے طبیعت غبی رہتی ہے۔ اور محض دماغی محنت سے صرف قوائے دماغ تیز ہو جاتے ہیں مگر جسم ضعیف و نحیف رہتا ہے اس لئے دونوں قسم کی ریاضت ضروری ہے۔ مگر اعتدال دونوں میں ملحوظ رکھنا شرط ہے۔

دماغی محنت کرنے والوں کو ایک بات خصوصیت سے معلوم رہے کہ جب دماغ تھکا ہوا ہوتا ہے۔ تو جس قدر آرام اُسے نسیم یا صاف ہوا سے ملتا ہے۔ اس قدر آرام نیند سے بھی نہیں ملتا چونکہ دماغ کو نسیم یا آکسیجن، صرف صاف خون کے ذریعے سے ہی مل سکتی ہے اور خون کا صاف ہونا پاک و صاف ہوا پر ہی منحصر ہے جو آبادی سے دور کھلے میدانوں وغیرہ میں ہوتی ہے۔ لہذا دماغی محنت کرنے والوں کو کھلے میدانوں یا سبزہ زار کی طرف پیدل یا سوار بطور سیر و تفریح جانا نہایت ضروری اور مفید ہے ورنہ بصورت دیگر دماغ کند رہیگا اور نیند میں پریشان خواب آئینگے۔

اوقات ورزش۔ غذا کی طرح ورزش بھی ہر روز مناسب اور مقررہ وقت پر کرنی چاہئے۔ ورزش کے لئے عمدہ وقت صبح اور شام کا ہونا ہے۔ مگر صبح کو رفع حاجت کرنے کے بعد ورزش کرنا چاہئے۔ خالی پیٹ بھی ورزش کرنا مضر ہوتا ہے۔ مگر صرف کمزوروں کو کھانا کھانے کے بعد فوراً ورزش کرنا ممنوع ہے۔ ایسا ہی اگر سخت ورزش کرنے کے بعد خوب پسینہ آئے تو کم از کم ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد کھانا کھانا چاہئے۔

اقسام ورزش۔ ورزش وہی اچھی ہوتی ہے جس سے تمام اعضائے جسم متحرک اور متاثر ہو کر برابر نشوونما حاصل کریں مگر صرف ایک قسم کی سادہ ورزش سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہر شخص کو تین مختلف قسم کی ورزشیں کرنا چاہئیں مثلاً جو شخص گھر میں بگدرہ لگائے یا ڈنٹر پیلے تو چاہئے کہ وہ کھلے میدان میں پیدل یا سواری ہو انوری بھی کیا کرے۔ انگریزی قسم کی ورزشوں میں سے جو شخص گھر میں سینڈ وز ایکسرسائز کرے تو چاہئے کہ وہ باہر سواری بھی جایا کرے اور جو سوڈش ورزش کرے وہ پیدل ہو انوری کیا کرے اور جو ڈنٹر کرے وہ باہر لان ٹینس کھیلا کرے۔

جو ورزش بذات خود کی جاتی ہے اسے انگریزی میں ایکٹیو ایکسرسائز کہتے ہیں۔ جیسے بگدرہ لگانا۔ ڈنٹر پیلنگ کشتی لڑنا۔ گیند بلا کھیلنا۔ تیرنا۔ کشتی چلانا۔ اُچھلنا۔ کودنا۔ دوڑنا۔ پھانڈنا۔ پیدل چلنا وغیرہ اور جو اس کے برعکس ہو اسے پسیو ایکسرسائز کہتے ہیں جیسے جھولا جھولنا۔ ٹنٹھی چابی کرنا۔ ماش کرنا وغیرہ۔ پس ایسے اشخاص جو ایکٹیو قسم کی ورزش نہ کر سکتے ہوں انہیں ہر روز ضرور ٹنٹھی چابی کرنا چاہئے جس سے بھی دورانِ خون تیز ہو کر نکان رخ ہو جاتی ہے اور جسم مضبوط ہو جاتا ہے۔

نوٹ۔ نوجوان طلباء کو یہ معلوم رہے کہ زندگی کا مددگار صرف کھیل کو ہی نہیں۔ اس لئے اس قدر زیادہ بھی نہیں کھیلنا چاہئے کہ تعلیم میں ہرج ہو۔

مطالعہ ریاضیاتی

مطالعہ۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہر روز زیادہ عرصہ پڑھنے سے زیادہ علمی ترقی ہوتی ہے۔ اور اس لئے بہت سے طلباء صبح سے شام تک بلکہ رات کو دیر تک پڑھ پڑھ کر اپنی صحت اور اپنے دماغ خراب کر لیتے ہیں۔ دل لگا کر خوب محنت سے چھ سات گھنٹے روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ پندرہ سولہ گھنٹے روزانہ پڑھا لکھا جائے آپ اس بات کو سوچیں کہ اگر ایک شخص سولہ گھنٹے روزانہ محنت و مشقت کا کام کرتا رہے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ وہ جلد تھک کر اس قدر چور ہو جائیگا کہ اس سے پھر اور کوئی کام نہ ہو سکیگا اسی طرح سے اگر پندرہ سولہ گھنٹے روزانہ پڑھا جائے یعنی زیادہ دماغی محنت کی جائے۔ تو دماغ بھی جلد تھک کر خراب ہو جاتا ہے۔ پس تعلیم یا امتحان کی کامیابی کے لئے

دن رات پڑھنا اور محنت کرنا بالکل فضول بلکہ مضر ہے۔ ہر روز دل لگا کر یعنی توجہ سے چھ سات گھنٹے کام کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ امتحان کے دنوں میں خوب دل لگا کر محنت کرنی چاہئے لیکن جب پڑھتے پڑھتے آپ تھک جائیں یا آپ کا دل اکتاہٹے تو پڑھائی چھوڑ کر سیر و تفریح کرنی چاہئے یا کسی اور طرف مشغول ہو جانا چاہئے۔ یہاں تک کہ آپ کے دماغ کو آرام مل جائے اور وہ تروتازہ ہو جائے۔ لیکن ایسا ہرگز نہ کریں کہ اگر خواہ مخواہ آپ کا دل پڑھائی پر نہ لگے۔ تو آپ پڑھائی نہ کریں صرف اس وقت پڑھائی چھوڑ دیں۔ جبکہ آپ پڑھتے پڑھتے تھک گئے ہوں۔

سر جھکا کر پڑھنا۔ اکثر لڑکے بہت سر جھکا کر پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض تو اپنی آنکھیں کتاب کے ساتھ لگا لیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے چھاتی اور آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں ہمیشہ کرسی پر سیدھا بیٹھ کر پڑھنا چاہئے۔ جھک کر نہیں پڑھنا چاہئے۔ نیز ہمیشہ اچھی روشنی میں پڑھنا چاہئے۔ خراب یا کم روشنی میں پڑھنے سے آنکھوں پر زور پڑ کر نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے دن کی روشنی میں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر رات کو بھی پڑھنا ہو تو ہمیشہ اچھی روشنی میں پڑھنا چاہئے۔ خراب روشنی میں پڑھنے سے بوجھک کر بالیٹ کر پڑھنے سے نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

ہمیشہ ہوا دار کمرے یا برآمدے میں پڑھنا چاہئے۔ بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو کھلی ہوا اور پر نضا مقام میں پڑھنا چاہئے۔ مثلاً کسی باغ میں یا سبزہ زار میں۔ بشرطیکہ دل جمع سے پڑھا جائے۔ اور کوئی چیز پریشان کرنے والی نہ ہو۔ جولا کے کثیف اور کم ہوا دار کمروں میں پڑھتے ہیں وہ اکثر کمزور اور بیمار رہتے ہیں اور ان میں سے بعض تب و ثقب میں مبتلا ہو جاتے ہیں جولا کے سال کا زیادہ حصہ آرام طلبی یا سستی و کالی اور کھیل کود یا سیر و تفریح میں گزار دیتے ہیں اور جب امتحان میں ایک دو مہینے رہ جاتے ہیں تو شب و روز کوشش سے پڑھنے لگتے ہیں وہ نہ صرف اپنی صحت کو خراب کر لیتے ہیں بلکہ امتحان میں بھی ناکام رہتے ہیں اگر پڑھنے سے دوسرے کی شکایت ہو جائے تو سمجھو کہ آپ کی نظر میں کچھ خرابی ہے ایسی صورت میں آپ کو کسی لائق ڈاکٹر سے اپنی آنکھوں کا امتحان کرانا چاہئے۔ ایسے دوسرے کو اکثر مناسب عینک لگانے سے بالکل آرام ہو جایا کرتا ہے۔

خوشی و خرمی

اگر آپ ہمیشہ اپنی پوری کوشش اور جانفشانی سے اپنا کاروبار کرتے ہیں تو آپ کو خوش و خرم رہنا چاہیے کیونکہ اکثر جیکبسون کا یہ خیال ہے کہ غایت جدوجہد سے خوشی نصیب ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص بڑی سرگرمی سے شکار کھیلتا ہے تو اسے خوشی حاصل ہوتی ہے ایک لڑکا بڑی سرگرمی سے فٹ بال یا کرکٹ کھیلتا ہے تو وہ خوش ہے ایک طالب علم بڑی محنت سے سبق یاد کرتا ہے تو وہ خوش ہے غرضیکہ نہایت سرگرمی اور جانفشانی سے کام کرنے میں خوشی ہوتی ہے۔ اور جو لوگ سست رہتے ہیں اور سرگرمی جانفشانی سے کوئی کام نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہی نہیں کہ خوشی کیا چیز ہے؛ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کسی کام کے انجام دینے میں اپنی طرف سے مقدور بھر کوشش کرتے ہیں لیکن سوائے غم سے آپ کو اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ مثلاً آپ اپنی طرف سے نہایت محنت سے امتحان کی تیاری کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے آپ کامیاب نہیں ہوتے۔ تو اس میں آپ کچھ تصور نہیں۔ اور اگرچہ رنج ہوتا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں آپ کو رنج نہیں کرنا چاہئے۔ آئندہ آپ کو پہلے سے بھی زیادہ محنت کرنی چاہئے اور اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ

”الاستی بہی والاتمام من اللہ تعالیٰ یعنی ہمت مردان مدد خدا“

بہرکارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلہ ستہ گردد

وہ کو نسا عقد ہے جو اسو نہیں سکتا ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

لیکن ہر کام میں کامیابی کیلئے چونکہ طبعی مناسبت کو بھی ضرور دخل ہے اس لئے جس کام کی طرف آپ کا طبعی میلان ہو۔ آپ کسب معاش کے لئے اسی کو اختیار کریں پھر آپ ضرور کامیاب اور خوش ہونگے۔ اگر آپ نہایت محنت اور سرگرمی سے اپنا کام کرتے ہیں تو آپ یقیناً خوش رہیں گے۔ لیکن آپ کو اپنی موجودہ حالت میں مطمئن نہیں رہنا چاہئے بلکہ آئندہ ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اسی کا نام زندگی اور کشمکش حیات ہے جو لوگ اپنی موجودہ حالت میں خوش اور قانع ہوتے ہیں وہ آئندہ ترقی کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کرتے۔ اس لئے وہ زوال و اور لپستی کی طرف چلے جاتے ہیں ہر شخص کو آخری دم تک اپنی دینی و دنیوی ترقی میں سرگرم رہنا چاہئے۔

سب سے زیادہ ناخوش و نا اہل ہوتے ہیں جو باوجود اپنی نااہلی و نا لائق کے مراتب عالیہ و

مناسب جلیلہ کے خواہاں و جویاں ہوتے ہیں۔ وہ اس بات کو نہیں جانتے کہ جہاں قابلیت کی بشرط ہے وہاں ناقابلیت سے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ وہ اس سنہری قول کو کہ First deserve and then desire یعنی پہلے اپنے آپ کو لائق اور قابل بناؤ اور پھر اچھے عہدوں کی خواہش کرو مد نظر نہیں رکھتے۔ غرضیکہ خوشی و کامرانی کی زندگی کے لئے آدمی کو سرگرم عمل، بلند ہمت اور مستقل مزاج ہونا چاہئے۔

ہمت بلند دار کہ مردان روزگار از ہمت بلند بجائے رسیدہ اند

سیر و تفریح

دن بھر کام کرنے کے بعد کچھ عرصہ سیر و تفریح بھی کرنی چاہئے۔ عمدہ سیر و تفریح سے دل خوش ہوتا ہے اور صحت پر عمدہ اثر پڑتا ہے۔ باہر بارغ میں یا کسی پر فضا مقام پر جا کر سیر کرنا یا ٹینس وغیرہ کھیلنا بھی تفریح طبع کے لئے مفید ہوتا ہے۔ کام کر چکنے کے بعد کوئی اچھا اخبار یا رسالہ یا کوئی شعرو سخن کی کتاب یا کوئی عمدہ ناول پڑھنا بھی داخل تفریح طبع ہے کسی تک نغمہ سنجی و ترنم و ترنل اور ہارمونیم یا گراموفون کے موسیقی ترانے بھی دل خوش کن ہوتے ہیں لیکن ان میں زیادہ اشتغال اور محویت اچھی نہیں۔ اسی طرح کبھی کبھی سینما یا تھیٹر کا کوئی نتیجہ خیر بین دیکھ لینا بھی مفید ہوتا ہے۔ لیکن ہر شب تماشا بنانا اچھا نہیں۔ یہ سوشلائز ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ وہ نہ کسی طرح سے آپ کیلئے مضر ہو اور نہ دوسروں کے لئے جب تک یہ سوشلائز یہ بات ہو رہے ہر طرح سے جائز ہے۔

بد عادات

ہر شخص کو بد عادات سے بچنا چاہئے اور نیک عادات اختیار کرنی چاہئیں۔ کوئی عادت جو آپ کے جسم و جان کو نقصان پہنچاتی ہے۔ وہ بد عادت ہے۔ کوئی عادت جو دیگر اشخاص کو نقصان پہنچاتی ہے وہ بد عادت ہے۔ کوئی عادت جس سے آپ شرمسار یا ناموس ہوتے ہیں وہ بد عادت ہے۔ اگر آپ بد عادات سے بچنا چاہتے ہیں تو آپ بد صحبت ترک کر دیں یعنی ایسے لوگوں سے جن کی عادات بد ہوں ہرگز نہ ملیں اور دوستی نہ رکھیں بلکہ نیک عادت و نیک خصال لوگوں سے ملیں۔ بس اس کا یہی علاج ہے۔

صحبت صالح تر اصلاح کند صحبت طالح ترا طالح کند
نیز دیکھو عادت طبیعت ثانیہ کا حکم رکھتی ہے صفحہ ۱۲۳ پر

بے اعتدالی

خیر الامور اوسطہا۔ یعنی ہر بات میں اعتدال بہتر ہے۔ اعتدال سے مراد ہے نہ کمی نہ زیادتی بلکہ درمیانی حالت۔ لیکن بے اعتدالی کا اطلاق عام طور پر زیادتی یا کثرت پر ہوتا ہے اگرچہ یہ مسلمہ ہے کہ بے اعتدالی کسی بات میں بھی اور کسی چیز میں بھی اچھی نہیں لیکن اسباب ستہ ضرور یہ جن پر حیات موقوف ہے یعنی ۱۱ سو ۱۲ کھانا پینا ۱۳ سونا جاگنا ۱۴ حرکت و سکون ۱۵ ہلنی ۱۵ حرکت و سکون نفسانی اور ۱۶ احتیاس و استقراغ۔ ان میں کسی قسم کی بے اعتدالی یقیناً نہایت مضر صحت ہوتی ہے۔ مثلاً ہوا جب معتدل ہوتی ہے۔ تو وہ بہت خوشگوار ہوتی ہے۔ اسی طرح سے موسم بہار جو معتدل موسم ہے۔ وہ بھی کتنا خوشگوار ہوتا ہے۔ کھانے پینے میں اعتدال ہمیشہ تندرستی کا موجب ہے لیکن اس میں بے اعتدالی مرض کا سبب ہوتی ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے

نہ چندان بخور کزدمانت بر آید نہ چندان کہ از ضعف جانم بر آید
اسی طرح سے سونے جاگنے میں۔ حرکت و سکون میں۔ کاروبار میں اور سیر و تفریح میں غرضیکہ ہر بات میں اگر اعتدال کو مد نظر رکھا جائے اور بے اعتدالی نہ کی جائے تو صحت بحال رہتی ہے۔ طبیعت خوشحال رہتی ہے۔ اور بے اعتدالی سے تو یقیناً امراض و آلام نصیب ہوتے ہیں۔

انگریزی کا یہ قول کہ Too much of everything is bad یعنی کثرت ہر چیز کی خراب ہے بھی مذکورہ بالا قول کا ہی مؤید ہے۔ بہت زیادہ کھانا۔ بہت زیادہ پینا۔ بہت زیادہ سونا۔ بہت زیادہ پڑھنا۔ بہت زیادہ کام کرنا۔ بلکہ بہت زیادہ زیادہ خوش ہونا یہ سب بُرے ہیں۔ کیونکہ یہ بے اعتدالی ہے۔ پس ہر بات میں اعتدال کو مد نظر رکھنا چاہئے اور کسی قسم کی بے اعتدالی نہیں کرنی چاہئے۔

لے نیک آدمی۔ اچھا آدمی۔ ملہ بد آدمی۔ بُرا آدمی۔ ملہ بہت زیادہ خوشی کبھی مرگ مفاجات یعنی ناگہانی موت کا باعث ہوتی ہے۔ طبی اصطلاح میں اس کو فرح مہلک کہتے ہیں۔

راحت و آرام (اور) خواب پائیند

کام کرنے کے بعد آرام کرنا بھی ضروری ہے۔ جو شخص دن بھر محنت و مشقت کا کام کرتا ہے۔ اُسے رات کو ضرور آرام کرنا چاہئے اور نیند بھر کر سونا چاہئے تاکہ اگلی صبح وہ تازہ دم ہو کر بھر کام کر سکے۔

بعض لوگ خصوصاً بعض طلباء باتوں میں یا سیر و تفریح میں راتوں کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں جس سے اُن کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ ہر شخص جو دماغی یا جسمانی محنت کا کام کرتا ہے۔ اس کو کم از کم آٹھ گھنٹے سونا چاہئے۔ اور بچوں کو تو کم از کم نو دس گھنٹے سونا چاہئے۔ دن بھر کام کرنے کے بعد رات کو جلدی سو جانا اور صبح کو جلدی اٹھنا بہتر ہوتا ہے۔ لیکن اگر رات کو دیر میں سو کر صبح جلدی اٹھے یعنی نیند بھر کر نہ سونے تو صحت خراب ہو جاتی ہے۔

گرمی کے موسم میں جب شدت گرمی سے رات بھر نیند نہیں آتی۔ تو دن کو دوپہر کے وقت ایک دو گھنٹے سولینا چاہئے۔ اور ہفتہ بھر یعنی سات دن کام کرنے کے بعد آٹھویں دن ضرور چھٹی اور آرام کرنا چاہئے۔ اور اسی طرح سال بھر میں ایک ماہ کی چھٹی لیکر ضرور راحت و آرام اور سیر و تفریح کرنی چاہئے۔ اگر گرمی کے موسم میں ایک دو مہینے کے لئے کسی اچھے پہاڑ پر چلے جائے گا موقع مل جائے تو اس سے صحت بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ ہوا دار کمرہ میں یا تازی ہوا میں آرام کرنے یا سونے سے ہی پورا آرام ملتا ہے۔

خواب (یا) نیند

ہائے میٹھی نیند تو کیا چیز ہے؟ تیرے آگے سلطنت نا چیز ہے نیند کی ضرورت۔ نندرستی اور زندگی کیلئے جاندار مخلوق یعنی حیوانات اور نباتات کو آرام کرنا لازمی ہے۔ اور کامل آرام نیند ہے جو جسمی اور خصوصاً دماغی نکان کو رفع کرنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔ حالت خواب میں دل اور پیچیدوں کے سوا باقی تمام اعضا جسم آرام کرتے ہیں حیوانات کی طرح نباتات بھی عموماً رات کے وقت آرام کرتے ہیں۔

چنانچہ دیکھیں آفتاب پرست دُور جُ کبھی، طلوع آفتاب سے دوپہر تک خوب کھلتا ہو
اور غروب آفتاب کے وقت بند ہو جاتا ہے۔ گویا اس وقت وہ سوتا ہے اس سے یہ
بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ نباتات بھی آرام کرتے ہیں۔

نیند اور صحت صحت جسمانی قائم رکھنے کے لئے نیند ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی
ہے بعض اشخاص کو نیند کی قدر ہی معلوم نہیں اور بعض کثرت مشاغل میں منہمک ہو کر
طبعی نیند کی چنداں پروا نہیں کرتے اور یہ نہیں جانتے کہ حالت بیداری میں جو متواتر
جسمانی یا دماغی محنت کرنے سے تکان محسوس ہونے لگتی ہے وہ اچھی طرح سونے اور آرام
کرنے سے ہی رفع ہو سکتی ہے۔ پس اگر کافی نیند حاصل نہ کی جائے۔ تو نہ صرف سُستی
کا ہی۔ در دس ضعف دماغ اور ضعف بصارت کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بلکہ متواتر
بیخوابی اکثر دیوانگی کا بھی پیش خیمہ ہوا کرتی ہے۔

چونکہ جاگتے رہنے میں دن کے وقت جسمی قوت متواتر صرف ہوتی رہتی ہے اور سوتے
رہنے میں یا رات کے وقت اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی نہ صرف جسمانی حالت بحال ہو
جاتی ہے بلکہ جسمی نشوونما بھی ہوتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ بچوں کو نیند کی زیادہ ضرورت
ہوتی ہے اور جب قدر جسم بڑھنا جاتا ہے۔ اس قدر نیند کی مقدار گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھاپے
میں نیند بہت کم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے ننھے بچوں کو جب قدر کہ وہ زیادہ سو سکیں اس قدر مفید ہوتا
ہے اور بچوں میں زیادہ جاگنا یا بخوبی نہ سونا بیماری کی ایک یقینی علامت ہوتی ہے اور بچوں کو
بہت صبح یا خوب نیند بھر کر سوینے سے بے جا نا آن کی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔

نیند کی طبعی مقدار یعنی ہر شخص کو کس قدر سونا چاہیے؟ اس کے متعلق حکماء متقدمین
کا یہ خیال ہے کہ سن منو یعنی جوانی کے بعد ہر شخص کیلئے دن رات کی چوتھائی یعنی ۶ گھنٹے
سونا طبعی اور کافی نیند ہے لیکن چونکہ لوگوں کے مزاج مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اس لئے
یہ کوئی عام قاعدہ مقرر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کی بجائے یہ قاعدہ ہونا چاہیے کہ جب کسی کو
تکان محسوس ہو تو وہ سو جائے اور جب خوب آرام کر چکے تو جاگ اٹھے۔ لیکن عمر کی مختلف
حالتوں میں نیند کی مقدار ضرور مختلف ہوتی ہے چنانچہ بچپن میں بسبب جسم کے بڑھنے کے زیادہ
نیند کی ضرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ننھے بچے دن رات میں ۱۶ گھنٹے سوتے ہیں۔ اور چار
سال کے بچوں کو رات دن میں ۱۲ گھنٹے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ بارہ سال کی عمر والوں

کو دس گھنٹے اور سولہ برس والوں کو ۹ گھنٹے جوانوں کو ۷ یا ۸ گھنٹے اور بوڑھوں کو ۶ گھنٹے۔
عورتوں کو مردوں کی نسبت زیادہ نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح سے مریضوں
کو تندرستوں کی نسبت اور جسمانی یا دماغی محنت کرنے والوں کو بیکاروں اور کالوں کی
نسبت زیادہ نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد خصوصاً موسم گرما میں
نصف یا ایک گھنٹہ سونا یا آرام کرنا جسے عربی میں قیلولہ اور انگریزی میں ٹیپ کہتے ہیں کمزور
اور ضعیف اشخاص کے لئے بالعموم اور عورتوں کے لئے بالخصوص مفید ہوتا ہے۔

ایسے امراض ہیں جن میں خون کے اندر زہریلے مادے مل جاتے ہیں جیسے بخار گٹھبیا نقرس
وغیرہ اور ہر قسم کے درد میں نیز رنج و غم اور فکر و تردد میں نیند کم آتی ہے بعض محرکات مثلاً
چائے یا قہوہ وغیرہ پینے سے یا شور و غل ہونے سے یا متوحش مقام پر لیٹنے سے بھی نیند
نہیں آیا کرتی۔ اور جب ہضم خراب ہوتا ہے اور پیٹ میں رنج ہوتی ہے تب بھی نیند نہیں آتی
سونے کا بہتر وقت۔ سونے کیلئے بہتر وقت رات کا ہے موسم گرما میں رات کو ۹
بجے سو کر صبح ۵ بجے اٹھنا اور موسم سرما میں رات کو ۱۰ بجے سو کر صبح ۶ بجے جاگنا چاہئے
اگرچہ علی الصبح بیدار ہونے پر بعض ڈاکٹروں میں اختلاف رائے ہے لیکن عام طور پر
حیوانات کا سوائے چمگاڈر وغیرہ کے علی الصبح بیدار ہونا طبعی امر معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے
انسان بھی اس فطری کلیہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر زمانے
میں نیندیب کا یہ خاصہ رہا ہے کہ مہذب لوگ رات کو دیر سے سوتے اور صبح دیر سے بیدار
ہوا کرتے ہیں سوائے مسلمانوں کے کیونکہ انہیں صبح کی نماز پڑھنا فرض ہے۔

سونے کا مقام۔ زمین کی نسبت چار پانی پر اور نیچے کی منزل کی نسبت بالاخانہ
پر سونا بہتر ہے۔ خصوصاً ایسے مقامات میں جہاں کی ہوا مرطوب یا طیربانی ہو۔ اور موسم
برسات میں چونکہ ہوا مرطوب ہوتی ہے اس لئے کھلی ہوا میں نہیں سونا چاہئے اور نیز شبنم
سے بھی جسم کو محفوظ رکھنا چاہئے۔ جاڑے کے موسم میں سونے کا کمرہ ایسا ہو جس پر

ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہو۔ صرف اتنی احتیاط ضروری ہے کہ سرد ہوا کے جھوکے نہ میں
لہذا دروازے کے عین سامنے نہیں سونا چاہئے۔ لیکن بند کمرے میں سونا سخت مضر
صحت ہے کمرے کا دروازہ اگر بند ہو تو کھڑکی یا روشندان ضرور کھلا رکھنا چاہئے۔
سونے کا طریق۔ چار پانی خاصی لمبی چوڑی اور لچکدار ہونی چاہئے جس پر صاف

اور ملائم بستر بچھا ہو۔ سوتے وقت زیادہ تر داییں کروٹ پر اور کم تر بائیں کروٹ پر لیٹنا چاہئے۔ چیت لیٹنا مضر ہے۔ کیونکہ غذا وغیرہ کا پیٹ کی رگوں پر دباؤ پڑ کر اور اس طرح وہاں کے دوران خون میں خلل پڑنے سے پریشان خواب آ کر نیند اچھاٹ ہو جاتی ہے اس لئے کھانا کھانے کے کم از کم دو گھنٹے بعد سونا چاہئے۔ سوتے وقت ہاتھ پاؤں یا کمر کو سیکڑ کر بھی نہیں سونا چاہئے۔ سوتے سے نصف یا ایک گھنٹہ پہلے دماغ کو ہر طرح کے تفکرات و ترذات سے آزاد کریں اور طبیعت کو ایسے اسباب تفریح کی طرف مائل کریں جو نیند لانے میں مدد ہوں مثلاً حکایات یا راگ کا سننا، پرفضا مقامات کا تصور باندھنا وغیرہ۔ سوتے وقت میٹھی چائی کرنا، رپاؤں اور جسم کا دباؤ، یا آنکھیں بند کر کے ڈھیلوں کو اوپر کی طرف پھرانے یا سوتک گھنٹا یا اگر زیادہ تکان ہو تو نیم گرم پانی سے غسل کرنا نیند لانے کے لئے مفید نہ رہیں۔ کھانا کھانے کے تین گھنٹے بعد گرم دودھ کا ایک گلاس پیئے سے بھی نیند آ جاتی ہے۔ اور جب سستی یا ضعف، مضم باعث بخوابی ہو تو ورزش کرنا چاہئے۔ پھر خوب نیند آتی ہے۔

انتباہ۔ نیند لانے کے لئے افیون یا دیگر منوم خواب آور یا نیند لانے والی ادویہ کا استعمال بغیر رائے حکیم یا ڈاکٹر ہرگز نہیں کرنا چاہئے اور چھوٹے بچوں کو سلائے کیلئے افیون وغیرہ دینا نہایت مضر اور سخت خطرناک ہے۔

رہائشی مکانات

رہائشی مکانات کے متعلق سب سے پہلے مکان کی زمین کا خیال کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر خراب زمین پر مکان تعمیر کیا جائے تو اس میں رہنے سے بیشک بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ زمین چونکہ مسا دار ہوتی ہے اور اس کے مسامات میں ہوا رہتی ہے۔ اس لئے سطح زمین کی کٹافتبیں یا غلطیتیں پانی میں حل ہو کر زمین کے مسامات میں جذب ہو جاتی ہیں اور وہیں مسامات کے ذریعے دبی ہوئی متعفن اشیاء کی تعفن سطح زمین پر پہنچ کر ہوا کو کثیف یا گندہ کر دیتی ہے اور بارش کے پانی سے حل ہو کر اند کوؤں کے پانی میں مل کر وہ اسے خراب کر دیتی ہے۔ اسی لئے سیلی نشینی، ریتلی قبرستانی، انباری جہاں کھاد جمع کرتے ہوں، زمین پر جہاں تک ہو سکے مکان نہ بنانا چاہئے اور اگر بعض وجوہ سے ایسی ہی زمین پر مکان بنانا پڑے تو اس کی کرسی سطح زمین سے کم از کم ۶ فٹ اونچی رکھنی چاہئے۔

سخت خشک اور اونچی زمین جس کے نزدیک کوئی نشیب یا جوہڑ یا تالاب وغیرہ نہ ہو
 رہائشی مکان کیلئے بہتر ہوتی ہے۔ سیلاب دار زمین پر مکان بنانا مضر صحت ہے۔ مکانات بناتے
 وقت اکثر لوگ امور حفظان صحت کا چنداں خیال نہیں کرتے حالانکہ یہ ایک نہایت ضروری
 بات ہے کہ مکان میں گرمی سردی اور برسات وغیرہ کی آسائش کو مد نظر رکھا جائے چونکہ ہمارے
 وقت کا بہت سا حصہ اپنے رہائشی مکانات میں گزرتا ہے لہذا ہماری صحت کا بہت کچھ
 انحصار ہمارے سکونتی مکانات پر ہوتا ہے۔ شہروں کے مکانات چونکہ تنگ و تاریک اور
 گنجان ہوتے ہیں اس لئے اُن کی ہوا کثیف اور مہیلی ہوتی ہے اور اُن میں رہنے والے کمزور
 و ناتوان، زرد و اور پست ہوتے ہیں برخلاف اُن کے اہل دیہات پاک و صاف
 اور کھلی ہوا میں رہنے کے سبب طاقتور مضبوط اور نندرست ہوتے ہیں۔ لہذا رہائشی مکانات
 کے متعلق امور حفظ صحت کا جاننا اور اُن پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

مکانات کو ایک دوسرے سے الگ الگ فاصلے پر بنانا چاہئے تاکہ ہوا کی آمد و رفت بخوبی
 ہو اور ہر ایک مکان چاروں طرف کھلا ہونا چاہئے جس سے اس میں روشنی اور ہوا کا گزر
 بخوبی ہو سکے۔ پولیشیوں کے کوٹھے اور اصطبل وغیرہ مکان سے کچھ فاصلے پر ہونے چاہئیں
 تاکہ اُن کے تنفس اور گوہر وغیرہ سے ہوا گندی نہ ہو جائے اور اگر اتفاقاً مجبوراً مویشی مکان بننے
 کے نزدیک ہی باندھے جائیں تو اُن کے لید اور گوہر وغیرہ کو وہاں سے فوراً اٹھوا کر مکان سے تورا
 دو تورا گز کے فاصلے پر جمع کرنا چاہئے اور بطور کھاد کے اُسے کھیتوں میں ڈلوانا چاہئے۔

مکان کے آس پاس چند سایہ دار درخت ہوں یا سبزہ زار ہو تو کچھ مضائقہ نہیں
 لیکن اگر درختوں کے جھنڈ ہوں یا بڑی بڑی کھیتیاں ہوں تو وہ ہوا کی آمد و رفت میں
 مزاحم ہوتے ہیں اور ان کے پتے وغیرہ گر کر زمین کو میل کر دیتے ہیں۔

مکان کے نزدیک جوہڑ تالاب قبرستان مسمان کھاد کے انبار قصاب خانہ
 باچہڑے وغیرہ کا کارخانہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ ایسے کارخانے وغیرہ زمین اور ہوا دونوں کو
 میلاد اور گندہ کر دیتے ہیں۔

غرضیکہ مکان میں تازہ صاف ہوا اور روشنی کی آمد و رفت اور صفائی کا مناسب
 انتظام ہونا چاہئے کیونکہ جو مکانات صاف اور ہوا دار ہوتے ہیں اور جن میں روشنی بخوبی آتی
 ہے وہ عمدہ صحت بخش ہوتے ہیں مکان خواہ کتنا ہی صاف اور عمدہ ہو مگر جب تک اس

میں تازہ ہوا کی آمد و رفت کا بخوبی انتظام نہ ہو وہ ضرور مضر صحت ہوتا ہے۔
 قیام صحت کیلئے صاف ہوا کی طرح روشنی کی بھی سخت ضرورت ہے اندھیرے مکانات
 کے رہنے والے بھی کمزور و زرد رنگ۔ پست غذا اور پست ہمت ہوتے ہیں کہ چونکہ حیوانات اور
 نباتات کے نشوونما پر روشنی کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ اور روشنی میں درحقیقت تحرک کا
 اثر ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ جو زراعت سایہ میں ہوتی ہے وہ مرجھاتی ہوئی رہتی ہے یا جو درخت
 سایہ میں ہو وہ بخوبی طور پر بڑھتا نہیں اور عموماً بے ثمر ہوتا ہے۔ روشنی سے ہی کھیتیاں
 اور میوہ جات پکتے ہیں درحقیقت حرارت اور روشنی ہی باعث ہستی حیوانات و نباتات
 ہیں چنانچہ قطبین میں جب مقررہ موسموں میں آفتاب طلوع نہیں کرتا تو بسبب شدت
 سرما کے وہاں نہ کوئی متنفس زندہ رہ سکتا ہے اور نہ کوئی پودا سلامت رہ سکتا ہے۔

تعمیر مکان کے متعلق ضروری ہدایات

۱۔ مکان کی کرسی سطح زمین سے دو تین فٹ اونچی ہونی چاہئے تاکہ ہوا کی آمد و رفت
 آسانی ہوتی رہے اور مکان کی بلندی دس بارہ فٹ ہونی چاہئے۔
 ۲۔ مکان کے کمرے فرارح ہوں جن میں تازہ ہوا کی آمد و رفت کا معقول انتظام ہو چنانچہ
 ہر ایک کمرے میں ایک دو دروازے اور دو درتپے ہوں اور چھت کے قریب دیوار میں
 روشندان ہوں۔ عمدہ مکانات میں ہر کمرے کے فرش کے نیچے ہوا کی آمد و رفت کے
 واسطے چھوٹی چھوٹی نالیاں بنادینی چاہئیں۔

۳۔ چھت اور صحن سے بارش کے پانی کے نکاس کیلئے اور غسل خانہ و بادچی خانہ
 سے روزمرہ کے میلے پانی کو خارج کرنے کے لئے نالیاں بنوانا ضروری ہے۔ جو پختہ
 اینٹوں اور سیمینٹ سے بنوانی چاہئیں تاکہ وہ ہمیشہ صاف رہ سکیں۔

۴۔ اگر ممکن ہو سکے تو کھانا کھانے کا کمرہ اور سونے کا کمرہ الگ الگ ہونے چاہئیں اور
 سونے کا کمرہ دن بھر کھلا رکھنا چاہئے تاکہ اس میں تازہ ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہوتی رہے۔

۵۔ مکان میں سردی گرمی اور برسات کے لحاظ سے ہر طرح کی آسائش کو مد نظر رکھنا
 چاہئے رجن مقامات کی ہوا کثیف یا بے لبریت یعنی جہاں پر پیر یا بخار یا موسمی بخار زیادہ
 ہوتا ہو۔ وہاں پر حتمی الامکان دو منزلہ مکان بنوانا چاہئے۔

- ۷۔ مکان کے درمیان ایک عمدہ فراخ صحن ہونا چاہئے جس پر بچہ فرش ہو تو بہتر ورنہ پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست ہونا چاہئے۔
- ۸۔ مکان میں ہر ایک شخص رہنے والے کے واسطے کم از کم چھ سو کنٹجگہ ہونی چاہئے۔
- ۹۔ مکان کے درمیان روشنی کی بھی ویسی ہی ضرورت ہے جیسے ہوا کی۔ اسی لئے یہ مثل مشہور ہے کہ جس گھر میں روشنی نہیں جاتی وہاں بیماری جاتی ہے۔
- ۱۰۔ غسل خانہ مکان کے پہلو پر ہونا چاہئے اور اُس کے پانی کے نکاس کا بخوبی انتظام ہونا چاہئے۔
- ۱۱۔ باورچی خانہ ایسے موقع پر بنانا چاہئے کہ اُس کا دھواں مکان سے باہر نکلے ہو تو اچھا ہے۔ باورچی خانہ میں دھوئیں کے نکلنے کے لئے چینی کا ہونا نہایت ضروری ہے۔
- ۱۲۔ پانچ خانہ سب کمروں سے دور ہونا چاہئے جس پر چھت پڑی ہو اور وہ خوب ہوادار اور بالکل صاف ہو۔ اگر کوڑا استعمال کیا جائے تو بہتر ورنہ ہر ایک نشست پر دو دو ٹی کے روغنی گیلے ہونے چاہئیں۔ ایک پیشاب کیلئے اور ایک پانچ خانہ کے واسطے۔
- ۱۳۔ مکان کی صفائی۔ کچے مکان کو سال میں دو بار لپائی اور سفیدی اور پکے مکان کو صرف دو بار سفیدی کرنا چاہئے۔ مکان کے ہر کمرے میں اور صحن میں ہر روز جھاڑ دیکر کوڑے کرکٹ کو صحن کے کونے میں جمع کر کے جلا دینا یا محفوظ رکھنا چاہئے تاکہ وہ پھر مکان میں پھیل کر اسے میلان نہ کر دے۔ بہتر ہو اگر کسی صندوق یا ٹین وغیرہ میں کوڑا جمع کیا جائے جس میں سے اُسے خاکروب یا منتر مقررہ وقت پر نکال کر لے جایا کرے۔
- ۱۴۔ تھوکنا۔ کمرے کے فرش یا دیواروں پر گھر کے صحن یا کوچہ و بازار میں ہرگز تھوکنا نہیں چاہئے اور خصوصاً مریض کو تو اس بات کی بہت احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ بعض متعدی امراض مثل سسل و نیمونیا وغیرہ کے جراثیم یا گرم تھوک سے ہوا کے ذریعے تندرست اشخاص کے پھیپھڑوں میں پہنچ کر اسی مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔
- ۱۵۔ مکان میں ہر سفتہ صندل یا لوبان یا اگر یا غود وغیرہ کا بخور کرنا چاہئے اور مکان صحن کی زمین کو ہمیشہ خشک رکھنا چاہئے۔ میلہ کھیلنا پانی زمین پر گرنے سے زمین نمناک اور مہلی ہو جاتی ہے۔ سردی کے موسم میں سونے کے کمرے کے دروازوں اور کھڑکیوں کو اگر بند کر دیا جائے تو چھت کے قریب روشندانوں کو ضرور کھلا رکھنا چاہئے تاکہ کمرے کی کثیف ہوا اُس کے راستے خارج ہوتی رہے اور تازہ ہوا آتی رہے جیسا کہ پہلے بتایا

جا چکا ہے۔ سونے کے کمرے میں انگلیٹھی روشن نہ کرنی چاہئے اور اگر ضرورتاً روشن کرنی پڑے اور اُس میں لکڑی یا کوئلے جلانے کا اتفاق ہو تو دھوئیں کے نکلنے کا بخوبی انتظام ہونا چاہئے۔ تنگ کمرے میں دروازہ بند کر کے کوئلے سرگز نہ سلگانے چاہئیں اور نہ ہی کوئلے سلگا کر دروازہ بند کر کے سونا چاہئے ورنہ کوئلوں کی زہریلی دھواں یعنی کاربانک ایسڈ گیس کے پیدا ہونے سے بیہوشی یا موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بات کی لاعلمی سے ہر سال ہسردیوں میں کئی لوگ مر جاتے ہیں۔

غسل خانہ اور باورچی خانہ کو خوب صاف رکھنا چاہئے اور نالیوں کو ہر روز دھلوانا چاہئے پانخانہ میں علاوہ فرش ہونے کے کو ڈیا گیلے وغیرہ ہونے چاہئیں ایک گلد بول کیلئے اور دوسرا براز کیلئے پیشاب بھی فرش پر نہ کرنا چاہئے اور ہر روز پانخانہ صاف کرنے کے بعد مترباہترانی کو گھلوں میں دو دو انچ خشک مٹی یا رکھ ڈال دینی چاہئے پانخانہ کے فرش کو ہر روز نہیں تو کم از کم ہفتے میں ایک بار ضرور دھلوا دینا چاہئے۔ رقع بدلو اور تعفن کیلئے پانخانہ اور اُسکی نالی وغیرہ میں فیٹائل کاربانک ایسڈ یا کاربانک پوڈر وغیرہ چھڑکوا دینا چاہئے۔

کوچہ و بازار کی صفائی

رہائشی مکانات وغیرہ کی صفائی کے متعلق تو بیان ہو چکا ہے اب شہر کے کوچہ و بازار کی صفائی کے متعلق اور فضلات کے انتظام کے متعلق مختصر تحریر کیا جاتا ہے۔
ہوا کی آمد و رفت کے واسطے گلی کوچے زیادہ فراخ ہونے چاہئیں اور وہ درمیان میں سے اونچے اور ہر دو طرف ڈھلوان ہوں اور زمین پر کنکر کوٹے ہونے ہوں یا پختہ فرش لگا ہوا ہو۔ ہر دو جانب نالیاں بنی ہوئی ہوں تاکہ بارش وغیرہ کا پانی باسانی گزر سکے اور بازاروں یا کوچوں میں کیچڑ نہ ہو۔ کوچہ بازار میں پیشاب وغیرہ کرنا یا کسی قسم کی غلاظت پھینکنا سخت مضر صحت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو انہیں صاف رکھنا چاہئے۔ یورپ کے بعض شہروں میں بازاروں میں تھوکتا بھی منع ہے بدرد و اور نالیاں ہمیشہ اوپر سے کھلی ہونی چاہئیں اگر بند ہوں تو اُن کی ہوا متعفن ہو کر ایض و بانی امراض کی پیدائش کا باعث ہوتی ہے۔ کوڑا کرکٹ اور فضلات یعنی غلاظت کو با احتیاط دور پھینکنا چاہئے ورنہ اس بے احتیاطی سے بھی مختلف قسم کے شدید امراض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے کوڑا کرکٹ اور غلاظت

کے جمع کرنے کیلئے مختلف قسم کے آہنی صندوق ہونے چاہئیں جو پاس پاس کے گلی کوچوں میں مناسب درمیانی موقعوں پر رکھے ہوں۔ خاکروباؤں اور ہتھروں کو سخت ناکید کرنی چاہئے کہ سب قسم کا کوڑا کرکٹ اور غلاظت احتیاط سے ان آہنی صندوقوں میں ڈال دیا کریں بول و براز کیلئے جو صندوق ہوں وہ ڈھکنے دار ہونے چاہئیں تاکہ غلاظت کی سڑاند سے ہوا خراب نہ ہو۔ جمع شدہ غلاظت یا میلے کو صبح و شام گائلیوں وغیرہ پر لا کر آبادی سے دور فاصلے پر لے جائیں اور زراعتی زمینوں میں ایک ایک فٹ چوڑی اور گہری نالی کھود کر ان کے نیچے کے نصف حصے میں غلاظت ڈال کر اوپر کے نصف حصے میں مٹی ڈال دیں۔ یا پانچ چھ فٹ اونچے اور اسی قدر چوڑے گدام بنوا کر غلاظت کو ان میں جمع کرتے رہیں اور حسب ضرورت اسے جلد جلد خارج کرتے رہیں دیگر فضلات اور بول و براز وغیرہ جن کی بدبو اور فحش ہمارے لئے باعث امراض ہوتی ہیں وہ زمین کیلئے عمدہ کھاد یعنی ایک قسم کی مفید غذا ہوتے ہیں۔ قدرت نے عجیب انتظام رکھا ہے کہ ہمارے فضلات زمین اور نباتات کی غذا ہیں جو کثیف ہوا کا ربا نکالیں گی گیہوں اور نباتات بذریعہ تنفس خارج کرتے ہیں وہی نباتات کی غذا کا کام دیتی ہیں اور جو لطیف ہوا آکسیجن اور نباتات دن کے وقت خارج کرتے ہیں وہ ہمارے لئے مفید اور مدد گیار ہیں۔ اگر قدرت کا ایسا انتظام نہ ہوتا تو تمام دنیا کا پاک و صاف رہنا محال تھا سبحان اللہ خدا کے علیم حکیم کی کیا کیا حکمتیں ہیں گو برہند و ستار میں سکھا کر بطور ایندھن کے جلا یا جاتا ہے جو درحقیقت بہت بڑی رسم ہے بعض لوگ تو شاید گوہر کو پوتر خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ مکان اور باورچی خانہ وغیرہ کو عموماً گوبری کرتے ہیں مگر تعجب ہے کہ اگر گائے یا دیگر سبزی خور حیوانات کے گوہ موت کو پاک خیال کیا جائے تو پھر سبزی خور انسانات کے بول و براز کو کیوں ناپاک خیال کیا جائے؟ افسوس ہے اس پاکیزگی پر۔ امید ہے کہ آئندہ لوگ ایسی غلطی نہیں کریں گے۔ گوبر کے اُپلے وغیرہ تھاپ کر مکانات کی دیواروں یا چھتوں پر خشک کرنے کیلئے لگانا نہایت مضر صحت ہے۔ خصوصاً موسم برسات میں۔ کیونکہ گوبر کی سڑاند سے ہوا گندی ہو کر باعث بیماری ہوتی ہے گوبر کو بھی دیگر فضلات کی طرح کھاد کے طور پر کھیتوں میں ہی ڈالنا چاہئے۔ بازاروں کی صفائی کے متعلق اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ہر ایک بازار میں سراجوں کی نقش و وزوں سبزی فروشوں۔ قصا بولوں اور چمڑنگوں وغیرہ کی دکانیں نہ

ہوں۔ بلکہ اس قسم کی دکانیں شہر کے ایک حصہ میں علیحدہ علیحدہ بازاروں میں ہونی چاہئیں۔
محلوں میں رہنے والے کمہاروں کو اپنے گھروں میں مٹی کے برتن پکانے کیلئے بھٹیاں نہ
بنانی چاہئیں ورنہ دھوئیں سے ہوا کثیف ہو کر تمام اہل محلہ کو تکلیف ہوگی اور نیز دھانی
کا رخانے یا اینٹیں بنانے کے بھٹے وغیرہ بھی آبادی سے دور ہونے چاہئیں حیوانات
کو گھروں میں یا گلی کو چوں میں ذبح کرنا گویا حفظ صحت کا خون کرنا ہے۔ منجھ ہمیشہ آبادی
سے دور ہونا چاہئے اور اس کی صفائی کا انتظام بھی اشد ضروری ہے۔

قبرستان و مسمان۔ مردہ خواہ انسان ہو یا حیوان اسکو دفن کرنا یا جلانا اشد ضروری
ہے اور جہاں تک ہو سکے مردوں کو دفنانے یا جلانے میں دیر نہ کرنی چاہئے۔ خصوصاً
ایسے مقامات پر جہاں کی آب و ہوا گرم ہو۔ کیونکہ حیوانی مادوں کی سڑاند سے ہوا میں
زہریلے مادے مل کر اس کو سخت مضر صحت بنا دیتے ہیں۔

قبرستان یا مسمان جہاں تک ممکن ہو شہر سے دور ہونے چاہئیں۔ قبرستان کی زمین
کسی قدر اونچی ہو تو بہتر ہے۔ کشتی یا نمناک زمین پر اور کوئیں یا نہر یا دریا کے نزدیک قبر نہ
کھودنی چاہئے۔ قبر کم از کم پانچ چھ فٹ گہری کھودنی چاہئے اور مردے کو اس میں دفن
کر کے اوپر سے اچھی طرح سے مٹی ڈال دینی چاہئے۔ قبرستان کے کوئیں کا پانی نہ پینا چاہئے۔
مسمان بھی آبادی سے دور ہونا چاہئے۔ جو لوگ مردوں کو جلاتے ہیں انہیں نہایت
احتیاط کرنی چاہئے کہ مردہ اچھی طرح سے جل جائے نیم سوختہ مردے کو مسمان میں پڑا
رہنے دینا یا پانی میں بہا دینا سخت مضر صحت ہے۔ نیم سوختہ مردے کو نہر یا دریا میں
بہا دیا جاتا ہے تو اس کی سڑاند سے نہر یا دریا کا پانی نہایت خراب ہو جاتا ہے جس
کے پینے سے مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

فصول اربعہ

آفتاب کے گرد زمین کی سالانہ گردش سے موسموں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے زمین کا جو حصہ
خط استوا کے نزدیک آ جاتا ہے اس میں گرمی اور جو خط مذکور سے دور چلا جاتا ہے اس میں سردی
ہو جاتی ہے ان موسمی تغیرات کے سبب کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں پس تبدیل موسم پر
لباس جسم کو فوراً تبدیل نہ کر دیں بلکہ جس طرح سے موسم رفتہ رفتہ بدلتا ہے ویسے ہی لباس بھی

رفتہ رفتہ بدلتا چاہئے۔ اور دیگر امور ات حفظ صحت کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے۔ فصول یعنی موسم چار ہیں۔
 ۱۔ موسم بہار۔ یہ موسم ۱۵۔ فروری سے شروع ہو کر ۱۵۔ اپریل تک رہتا ہے یہ موسم خوشگوار ہوتا ہے اس میں نہ تو زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ سردی۔ اس موسم میں تحریک ہو کر درختوں میں شگوفہ نکلتا ہے پھول کھلتے ہیں جسم انسان کے اخلاط خصوصاً خون میں تحریک کا اثر ہو کر جوش خون کے امراض مثل پھوٹے بھنسیاں جیمات جلدی یعنی چیچک و خسرہ وغیرہ ظہور پذیر ہوتے ہیں پس بطور حفظ ما تقدم تاکہ مسامات جلد اپنے کام بخوبی انجام دیتے ہیں اس موسم میں گرم لباس پہننا چاہئے فصل بہار میں تنقیہ یعنی مسہل وغیرہ کرنا مفید ہے خاص کر اگر طبیعت میں امتداد ہو بعدہ معتدل و مصفی خون ادویہ استعمال کرنا چاہئے جیسے عناب۔ شاہترہ۔ چراستہ عرق نیم۔ عشبہ وغیرہ۔ گرم اغذیہ ذرا احتیاط سے کھانی چاہئیں زیادہ گرم غذاؤں سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ بلکہ ہمیشہ لطیف اور زود ہضم غذا کھانی چاہئے۔
 ۲۔ موسم گرما۔ یہ موسم ۱۵۔ اپریل سے ۱۵۔ جولائی تک ہوتا ہے اس موسم میں گرمی شدت کی بڑھتی ہے۔ جون اور جولائی میں ٹوچلتی ہے گرمی کے باعث حرکات تنفس اور حرکات دل سست ہو جاتی ہیں عضلات جسم ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پسینہ کثرت سے آتا ہے بدن پر گرمی سے دلے نکل آتے ہیں اور جسم میں خشکی کا غلبہ ہوتا ہے بھوک کم ہو جاتی ہے اور صفراوی بخار محرکہ بخار صفراوی فتنے و دست۔ درد سر خفقان۔ سرسام وغیرہ امراض زیادہ ہوا کرتی ہیں۔
 بطور حفظ ما تقدم جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے آپ کو آفتاب کی تابش اور گرمی سے محفوظ رکھیں۔ رختے الامکان دھوپ اور ٹوئیں ہرگز باہر نہ جائیں چونکہ سایہ اور دھوپ کی حرارت میں ۴۰ یا ۵۰ درجے کا فرق ہوتا ہے اس لئے بغیر چھاتا لگائے دھوپ میں ہرگز نہ جانا چاہئے لقل تو سارے جسم کو خارجی گرمی سے محفوظ رکھنا چاہئے لیکن سر و گردن اور ریڑھ کو خصوصیت سے محفوظ رکھنا چاہئے در نہ گرمی لگ کر بخار اور سرسام ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے باہر گرمی میں سے آتے ہی سر و پانی نہ پینا چاہئے در نہ معدے اور جگر میں اجتماع خون ہو جایا کر تباہی ایسا ہی سرد کرے سے یک لخت باہر جانا بھی ضرر ہے کھانا اس موسم میں ذرا احتیاط سے کھانا چاہئے خواہش سے کسی قدر کم ہی کھائیں تو بہتر ہے ہضم غذا کے وقت کثیف اشخاص کی صحبت اور مجمع عام سے پرہیز کریں گرم اغذیہ اور خصوصاً گوشت سے پرہیز کرنا بہتر ہے عموماً سرد تر کاریاں مثلاً کدو کھجرا۔ گلڈی۔ ٹوری۔ لوکی پلینڈے۔ پالک خرفہ وغیرہ کھانا مفید ہیں۔

مشروبات یعنی پینے کی چیزوں میں ٹھنڈک اور فرحت پہنچانے والی چیزیں پینی مفید ہوتی ہیں مثلاً شربت صندل، شربت نیلوفر، شربت فالسہ، سبچین، لیمو، عرق بیدمشک، عرق کیوڑ وغیرہ سوڈا واٹر، لیمونبڈ وغیرہ یا یہ ٹھنڈائی بنا کر پی سکتے ہیں۔ خشک مزاج خرفہ ۵ ماشہ، تخم کاہو ۵ ماشہ، تخم کاسنی ۵ ماشہ، مغز خیابین ۹ ماشہ، مغز کدو ۵ ماشہ، مغز بادام ۹ دانہ، دانہ الائچی ۵ دانہ سب کو ملا کر رگڑ کر اور چھان کر قدرے مصری ملا کر دو تین گلاس پانی ڈال کر دو چار آدمی پی سکتے ہیں چونکہ گرمی کے اثر سے معدہ بھی ذرا سست ہو جاتا ہے۔ اس لئے غذا کے ہمراہ ترشی وغیرہ مثل سرکہ و پیاز، اٹلی وغیرہ کی چٹنی کھانا مفید ہے گرمی اور رات کے چھوٹا ہونے کے سبب اس موسم میں اکثر آدمی پوری نیند حاصل نہیں کر سکتے اس لئے نیند کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے پس اگر رات کو اچھی طرح سے نیند نہ آئے تو دوپہر کو ذرا سو لینا چاہئے مگر جو لوگ گرمیوں میں ہر روز دوپہر کو عادتاً سوتے ہیں انہیں رات کو بخوبی نیند نہیں آ سکتی اس موسم میں جہاں تک ہو جلاب نہ لینا چاہئے اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو کوئی ہلکا سا سہل مثل فروٹ سالٹ ایک خوراک یا بسڈ لٹریچر یا ڈرائک خوراک یا ترنجبین ۲۰ گولہ گلاب ۵ تو لے میں تر کر کے پینے سے ایک دو اسہال ہو جاتے ہیں۔

۳۔ موسم برسات۔ یہ موسم ۱۵ جولائی سے شروع ہو کر ۱۵ اکتوبر تک رہتا ہے موسم دیگر کل موسموں کی نسبت خراب ہوتا ہے کیونکہ گرمی اور رطوبت کے سبب نباتات وغیرہ گلنے سڑنے لگتی ہیں۔ بارش کے سبب اگرچہ ہوا زیادہ مرطوب ہوتی ہے مگر اس میں گرمی اور سردی کے لحاظ سے بہت بے اعتدالی ہوتی ہے مثلاً گھڑی بھر میں ہوا گرم ہو تو گھڑی بھر میں بارش کی وجہ سے کوئل کا پانی چڑھ آتا ہے۔ اور نیز سطح زمین کی کثافتیں آب باران میں حل ہو کر بذریعہ مسامات زمین کوئل کے پانی میں مل کر اسے کثیف کر دیتی ہیں نباتات کی سڑاند اور زمین کے مرطوب ہونے کے سبب کثیف بخارات پیدا ہو کر ہوا کو اور بھی کثیف کر دیتے ہیں اس موسم میں سبزی ترکاری بھی کثرت سے پیدا ہوتی ہے جس کے کثرت استعمال سے ختمہ خراب ہو جاتا ہے چونکہ اس موسم میں ہوا میں اعتدال نہیں ہوتا۔ ابھی گرمی ہوتی ہے تو ابھی سردی ہو جاتی ہے اور خراب بخارات کے سبب ہوا اور پانی کثیف ہو جاتے ہیں اور طبع پاک زور ہوتا ہے اسلئے اس موسم میں بخار و پیش۔ اسہال، ہضمی اور ہیضہ وغیرہ امراض بکثرت ہوا کرتے ہیں حفظ ما تقدم۔ چونکہ اس فصل میں جلد جلد تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں جسم کا خون رقیق ہو جاتا

اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ بارش سے ہوا کے زیادہ سرد ہوجانے اور اچانک سردی لگ جانے سے یا رات کو شبنم میں سونے سے پھیپھڑوں، جگر اور تلی وغیرہ میں اجتماع خون کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے حرارت جسم کو اعتدال پر محفوظ رکھنے کیلئے دبیز کپڑے پہننا ضروری اور مفید ہیں۔ ثقیل کپڑے اور گلے، سرے، میوہ جات سے بالکل پرہیز رکھنا چاہئے۔ بستر کاریاں بھی احتیاط سے کھانی چاہئیں اور پانی بھی زیادہ نہ پینا چاہئے ورنہ بدضمی ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے اس موسم میں چونکہ کوئل کا پانی عموماً خراب ہو جاتا ہے اور مرض ہیضہ عموماً پانی کی خرابی سے ہوا کرتا ہے اس لئے پانی کو ابال کر اور فلٹر کر کے پینا چاہئے اور خالی معدے میں پانی نہ پینا چاہئے۔ پیسٹے کی حالت میں کپڑے اتارنے میں حلیہ نہ کریں اور نہ ہی ایسی حالت میں سر غسل کریں۔ سیلی زمین پر سونا یا رات کو آسمان تلے برہنہ سونا بھی مضر صحت ہے بلکہ شبنم سے جسم کو محفوظ رکھنا چاہئے کھانا کھانے میں بھی ضرور احتیاط رکھیں غذا لطیف اور زود ہضم ہوگیل وغیرہ کے پکوان نہ کھانے چاہئیں اور کھانے کے ہمراہ سرکہ۔ اچار سرکہ چٹنی وغیرہ کھانا مفید ہوتا ہے۔

۴۔ موسم سرما۔ جسے موسم خزاں بھی کہتے ہیں۔ یہ موسم ۱۵ اکتوبر سے شروع ہو کر ۱۵ فروری تک رہتا ہے۔ چونکہ اس موسم میں سردی زیادہ ہوتی ہے اس لئے گرم لباس پہن کر جسم کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے چونکہ بدودت یا سردی حرارت کی ضد ہے اس لئے حرارت بدنی کے قیام کیلئے غذا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اس فصل میں بھوک بڑھ جاتی ہے باضمہ قوی ہو جاتا ہے گوشت اور چرب اغذیہ کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے اس موسم میں نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ در دہلو نیو نیا۔ وجع المفاصل وغیرہ امراض زیادہ ہوا کرتے ہیں حفظ مالتقدم تاکہ حرارت جسم اعتدال پر رہے جسم کو سردی سے محفوظ رکھیں خاص کر چھاتی کو اور پیٹ اور گلو کو بھی سردی سے بچانا چاہئے مگر گلوبند کی عادت بھی اچھی نہیں اگر ضرورت ہو تو ہلکا سا گلوبند باندھیں اور بیرونی دار گرم کپڑے پہنیں (دیکھو بیان لباس بکھلی ہوئی برہنہ جسم غسل نہ کریں غسل کا پانی بھی زیادہ سرد نہ ہونا چاہئے) اچھا ہی ہفتے میں ایک یا نیم گرم یا گرم غسل یا حمام کرنا بھی مفید صبح بیدار ہوتے ہی بستر سے باہر نہ نکلیں گرم مووے پہن کر پاؤں کو ہمیشہ گرم رکھیں اور جب کبھی قبض وغیرہ کی شکایت ہو۔ تو معمولی قبض کشادہ کھائیں۔ نیز مہل اور فصید وغیرہ سے پرہیز کریں اور آخر موسم میں تھنی تبدیل موسم کے وقت سردی کے لباس کو بستر سے کم کرنا چاہئے بیکھت گرم کپڑوں کو اتار کر معتدل یا سرد لباس نہ پہننا چاہئے ورنہ در دہلو یا در دہلو وغیرہ ہوجانے کا احتمال ہے۔

طِبّ جدید

(اور)

طبیعت اور حفظِ صحت

اُنیسویں صدی مسیحی تک علم طب زیادہ تر امراض کے مطالعہ کے ساتھ ہی مخصوص تھا لیکن ڈاکٹر پاستر کی دریافت جراثیم سے طب جدید کا دور شروع ہوتا ہے۔ اُس وقت سے ہر ایک طبیب کو طب جدید کی تعلیم و تحصیل کا شوق ہوا۔ اور جو اطباء علم الجراثیم میں مہارت نامہ حاصل کرتے تھے وہی بہترین طبیب مانے جاتے تھے۔ ایسے اطباء اپنے معاصرین سے امراض مخصوصہ کی ماہیتوں میں نہایت موثکافیاں کرتے اور مخصوص قسم کے جراثیم کو اُن امراض کا باعث بناتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ اگر جراثیم کا قلع و مع ہو جائے تو امراض بھی صفحہ ہستی سے ناپود ہو جائیں۔ اس بارہ میں اُن کو کامیابی کی قوی اُمیدیں تھیں اور انہوں نے بہت سی علمی تجاویز بھی سوچیں لیکن انکو قطعی اور حتمی کامیابی نہ ہوئی لیکن جیسا کہ آپ کو آگے علم الجراثیم کے بیان میں معلوم ہوگا۔ علم الجراثیم کی تعلیمات سے جو فوائد اور نتائج مترتب و منتج ہوئے ہیں۔ اُن سے اعجاز اور انکار کرنا بھی دورِ ادِ عقل ہے۔ بلکہ ہم علم الجراثیم کے بہت سے اہم و مفید ترین فوائد کے معترف اور مؤید ہیں کیونکہ اس علم نے ہمیں بہت سے متعدی اور وبائی امراض سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے آمادہ و مستعد کر دیا ہے۔ اسی علم نے ہمیں پاک و صاف پانی اور صاف و عمدہ غذا کے استعمال کا پابند کیا ہے۔ اور بہت سی قسم کی چھوٹ (ان فیکشن) سے نجات دلائی ہے۔ اور اس کی مفید معلومات جدیدہ سے بیش از پیش فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔ اسی علم کی بدولت ہمیں تعدیہ امراض اور ان کے انتشار کی حقیقت معلوم ہوئی ہے۔ اور جس عجیب و غریب طریق سے انسانی طبیعت (وائرل فورس) متعدی یا مٹری امراض کی مدافعت و ازالہ میں طبعی جہد و جد اور وسائل اختیار کرتی ہے۔ اُن کی معلومات بھی حیرت انگیز ہیں۔ علم الجراثیم نے ہی بعض متعدی اور وبائی

امراض کے ہمیں شافی علاج بتائے ہیں۔ اور جدید علم الجراحات میں اسی کی بدولت بہت مفید دافع تعفن (ایبٹی سینپٹک) و مانع تعفن (ای سیپٹک) معالجات متلوم ہوئے ہیں لیکن علم الجراثیم سے امراض کے قلع و قمع کی قطعی امید بر نہیں آئی۔ پس رفتہ رفتہ انسانی خیال پھر دوسری طرف متوجہ ہوا ہے۔ یعنی خود جسم انسان کی طرف جس میں کہ بیماری کا بیج نشوونما پاتا ہے۔ بیسویں صدی کی طب۔ ”طب جدید“ بجائے مطالعہ مرض کے مطالعہ صحت کے لئے مخصوص ہوئی ہے۔ اس حقیقت کو ایک معمولی طریق میں اس طرح سے بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ کہ جب ایک آدمی کو کوئی دوسرا آدمی مارتا ہے تو وہ بھی اُسے مارتا ہے یعنی مکے کے حوض مکار سید کرتا ہے اور تھپڑ کا جواب تھپڑ سے دیتا ہے۔ پس جس طرح سے جسم اپنے ظاہری دشمن کے ساتھ مقابلہ و مجاہدہ کرتا ہے اسی طرح وہ اپنے خفیہ دشمن مرض کیساتھ مقابلہ و مجاہدہ کرتا ہے چنانچہ جب بیماری اُس پر حملہ آور ہوتی ہے۔ تو یہ اپنی پوری قوتِ مدافعت کے ذریعے اُس کو دفع کر کے اپنے آپ کو محفوظ کرتا ہے۔ اسی مدافعت کو ردِ فعل یا ری ایکشن (Reaction) کہتے ہیں۔ پس بیماری سے شفا یابی جسم انسان کی کامیاب مدافعت یا ردِ فعل کا نام ہے۔ اور شفا یابی کی ناکامی گویا جسمی مدافعت یا ردِ فعل کی ناقابلیت اور ناکامی ہے پس یہ خیال بعض لوگوں کے اُس خیال سے بہت مختلف ہے کہ جسم انسان مرض کو قبول کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ کی طبعی طور پر کوئی سہی اور جہد نہیں کرتا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان جسم و جان کا مجموعہ ہے۔ جان کو حیات یا قوت حیات اور انگریزی میں وائٹل فورس یا وائیٹلٹی (Vital Force) کہتے ہیں۔ منتقدین اطباء یونان اسی کو قوتِ مدبرہ بدن یا طبیعت کہتے ہیں۔ عام طور پر بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ پھر یہ طبیعت کیا ہے؟ یہ طبیعت وہ خدا داد قوت ہے جو اصلاح و درستی بدن پر مامور ہے۔ یعنی طبیعت مدبرہ بدن ہے یہی جسم کی ذاتی حرکت و سکون کا باعث ہوتی ہے۔ اسی کے ذریعے بدن کے تمام کاروبار انجام پاتے ہیں۔ اور جب کسی شخص کی طبیعت کمزور ہوتی ہے اور وہ ناتوان ہوتا ہے تو عام طور پر اُسے کہتے ہیں کہ اُس میں توجان ہی نہیں۔ وہ کیا کام کریگا اور کیا لڑیگا؟ اور جسم بچان یا جسم مردہ میں تو کوئی حس و حرکت ہی نہیں ہوتی۔ پس طبیعت یا قوت حیات دو اہل

فوس، اسی جسم میں جس حرکت کا باعث ہوتی ہے۔ اور اسی سے جسم میں قوتِ مدافعت مرض ہے یعنی قوتِ حیات یا طبیعتِ مدبرہ بدن ہی بدن کی محافظت کرتی ہے۔ اور مرض کو دفع کرتی ہے نیز دیکھو قوتِ مدافعت صفحہ ۴۷۴۔

نوٹ۔ منتقدینِ اطباء یونان کا بھی یہی مذہب ہے کہ طبیعتِ مدبرہ بدن ہمیشہ بدن کی اصلاح کرتی اور مرض کو دفع کرتی ہے۔ انکی اصطلاح میں بحرانِ طبیعت اور مرض کی فیصلہ کن جنگ کا نام ہے۔ کئی صدیوں کے بعد حکماء و اطباء یورپ اب پھر اسی قدیم یونانی طبی مذہب کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ امر ہے کہ طبیعت اپنے طبعی و قدرتی وسائل سے مقابلہ و ادا لہ مرض میں پوری کوشش کرتی ہے اور صحیح طبی علاج بھی یہی ہے کہ اس بارہ میں یعنی ازالہ مرض میں طبیعت کو تقویت دی جائے اور اس کی امداد کی جائے پس طبیعت کی یہ قوت دفع مرض یا حفظِ صحت ہمارے لئے طب جدید کا گویا ایک نیا دور ہے۔ مثلاً علاماتِ مرض کو اب مرض کی علامات نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ انہیں جسم کی مدافعت مرض کی طبعی علامات خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتے ہوئے شخص کے جسم میں چونکہ قوتِ حیات یا قوتِ مدافعت نہیں ہوتی۔ اس لئے اسکو نہ درد کا احساس ہوتا ہے نہ بخار کی حرارت سے اس کا چہرہ ٹھناتا ہے نہ اس کا دل دھڑکتا ہے اور نہ نبض نیز چلتی ہے کیونکہ جسمِ رُفعل ہی نہیں کرتا وغیرہ پس ان علامات کو پہلے تو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ مرض کے حملے ہیں۔ لیکن اب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ درحقیقت طبیعت کے مرض پر حملے ہیں پس طیب کو طبیعت کے ایسے مفید اور شافی فعل میں مداخلت و مزاحمت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اگرچہ کسی شخص پر حملہ آور ہوں۔ اور اس شخص کے پاس اپنے بچاؤ یا حفاظت کے لئے کوئی اسلحہ یعنی تلوار یا بندوق ہو اور اس کا کوئی مددگار اس کو چوروں کے حملہ سے بچاتے ہوئے خود اسی کے ہاتھ سے وہ اسلحہ یعنی تلوار یا بندوق چھین لے۔ تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ یہ اُسکی کس قدر صحیح امداد کہی جاسکتی ہے۔

طب جدید درحقیقت مطالعہِ علامات ہے۔ کیونکہ یہی علامات وہ طریق ہیں جن پر طبیعتِ مدبرہ بدن مرض کی مدافعت کرتی اور جسم کی محافظت کرتی ہے اگر ہم ایک مرض کی علامات اور ان کی ترکیب کو صحیح طریق پر جانتے ہیں تو گویا ہم مرض کے ازالہ یا اس کے علاج کو بھی صحیح طریق پر جانتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ہم ازالہ مرض کے

لئے طبیعت کو تقویت دیتے یا ادا دینچا لے ہیں اور یہی مسلمہ صحیح طریق علاج ہے۔
 علامات مرض کو اب طبعی علاماتِ مدافعت مرض کیوں خیال کیا جاتا ہے؟ اس لئے
 کہ یہ طبیعت یا قوتِ حیات دوائی فورس کی مدافعت مرض کی علامات ہوتی ہیں۔
 مثلاً جب جسم میں یا کسی حصہ جسم میں کوئی موذی مادہ مرض داخل ہو کر یا ممکن ہو کر باعث
 اذیت ہوتا ہے۔ تو طبیعت اس کی مدافعت اور اس کے مقابلہ کے لئے وہاں پر خون
 زیادہ مقدار میں بھیجتی ہے۔ کیونکہ طبیعت کے پاس اس غرض کے لئے بہترین اسلحہ خون
 ہی ہے اس لئے کہ خون حاملِ روح حیوانی ہے اور سفید دانهائے خون جراثیم کے ساتھ
 مقابلہ و مجادلہ کرتے ہیں۔ دیکھو بیانِ خون پس جب وہاں پر موذی مادہ مرض کے
 مقابلہ کے لئے خون زیادہ جمع ہو جاتا ہے تو اس جگہ ورم ہو جاتا ہے پس یہ ورم اس اعتبار
 سے کہ موذی مادہ مرض کی موجودگی کی علامت ہے۔ طب قدیم میں تو علامتِ مرض یا
 مرض کہلاتا ہے لیکن اس اعتبار سے کہ طبیعت مقابلہ و مدافعت مرض کیلئے مقامِ ماؤن
 میں زیادہ خون بھیجتی ہے جس سبب سے وہاں پر ورم ہو جاتا ہے۔ ورم طب جدید میں
 مدافعت مرض کی علامت بلکہ دلیل مانا جاتا ہے پس ورم درحقیقت علامتِ مرض نہیں
 بلکہ علامتِ مدافعت مرض ہے اسی طرح جب پھیپھڑوں اور ہوائی نالیوں میں کوئی
 موذی مادہ باعث اذیت ہوتا ہے تو کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس کھانسی بھی جس کو
 مرض یا علامتِ مرض خیال کیا جاتا ہے درحقیقت طبعی علامتِ مدافعت مرض ہے
 اور یہی حال دیگر علامات کا ہے۔ اسی قسم کی مختلف طبعی علاماتِ مدافعت مرض کے عمیق
 مطالعہ سے اب یہ معلوم ہوا ہے کہ خود جسم میں ہی بعض غد و بلا مجاری مثلاً غدہ و رقیہ
 و کلاہ گردہ وغیرہ سے ایسے اہم و مفید و موثر مواد (اینڈو کرائن) پیدا ہونے ہیں جو جسم کی
 قوتِ مدافعت مرض کو بہت بڑھا دیتے ہیں۔ چنانچہ ٹھکانہ ٹیٹن (جو ہر غدہ و رقیہ)
 ایڈری نے لیٹن (جو ہر کلاہ گردہ) اور ان سولین (جو ہر بالفرا س) وغیرہ نہایت قیمتی
 اور نہایت مفید حیوانی ادویہ انہیں معلومات یعنی مطالعہ علامات کے بہترین نتائج ہیں۔
 اسی طرح سے مطالعہ قذا کا حال ہے جس سے جو ہر اذیہ اور طبیعت پر ان کے
 اثرات کی حقیقت کا انکشاف ہوا ہے۔ پھر تبدیلیج ہمیں اس بات کا بھی علم ہوا ہے
 کہ جسمِ انسان پر روشنی اور دھوپ کا کیا اثر ہوتا ہے؟ اور رفتہ رفتہ یہ حقیقت بھی

اشکار! ہو رہی ہے کہ تمام ادویہ جسم کو بالواسطہ اپنے مفید اثرات پہنچاتی ہیں۔ یعنی جسم یا طبیعت کو تقویت پہنچاتی ہیں *

حقیقت الامر یہ ہے کہ ہمارے جسم کا گوشت اور خون ہی مرض کا مقابلہ اور ازالہ کرتا ہے۔ اُن کی بجائے ڈاکٹر یا حکیم کی کوئی دوا بذاتہ مرض کا مقابلہ نہیں کرتی بلکہ وہ خون میں اپنا اثر یا اپنی کیفیت پہنچاتی ہے اور خون مرض کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور یہی مذہب متقدمین اطباء یونان کا ہے *

مختصر یہ کہ ہم جراثیم مرض کو اپنے جسم کی زندہ ساخت رجن میں کہ وہ جراثیم ممکن و مقیم ہیں، کی مدد کے بغیر نیست و نابود نہیں کر سکتے یعنی دافع نفس رائیٹی سیپٹک یا دیگر ادویہ یا آلات جراحی خود زندہ جسمانی ساختوں کے قوی مقابلہ و مدافعت کے بغیر اُن جراثیم کو جسم سے دفع یا نیست و نابود نہیں کر سکتے۔ پس مرض کو روکنے یا اُس کو دور کرنے کے لئے خود جسم کا مستعد ہونا ضروری ہے اس لئے بہ ضروری ہے کہ مستعد مرد و عورت پیدا کئے جائیں یا اُن کو مستعد بنایا جائے یعنی اگر موجودہ نسل میں اس قسم کی استعداد کم ہے۔ تو اُس کو تقویت پہنچانی جائے اور آئندہ نسل کو طبعی استعداد سے مستفید ہونے کا موقع دیا جائے تاکہ وہ تندرستی اور خوشحالی کی زندگی بسر کریں *

اس طب جدید کا تعلق انسان کی تمام زندگی کے ساتھ ہے کیونکہ زندگی کی ہر ایک حالت حملہ آور دشمن مرض کے مقابلہ میں طبیعت کی قوت مدافعت کو تحریک دیتی ہے اس کے اسلحہ محافظت و اسباب مدافعت یہ ہیں :-

(۱) صاف و نازہ ہوا (۲) روشنی (۳) پاک صاف پانی (۴) عمدہ اور اچھی غذا (۵) گرم لباس (۶) اچھے مکانات (۷) ریاضت (۸) جسمانی دروہانی آرام اور خوشی وغیرہ *
مرض پر غالب آنے یا اُس سے شفا پانے کے بھی اس کے اسی قسم کے اسلحہ ہیں یعنی طبیعت کے دفع مرض کے طریقوں کو ترقی دینا یا انہیں تقویت پہنچانا ہے۔ چنانچہ سیرم اور ویکسین جسمانی یا طبعی مدافعتوں کی موٹی مثالیں ہیں۔ تھائیرائیڈین اور این سولین درحقیقت وہ دوائیں ہیں جو کہ خود جسم اپنے استعمال کے لئے آپ تیار کرتا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ جیسے سلور سائن اور کوئین بھی طبیعت یا قوت حیات (دائٹل فورس) کی صرف محرک ہیں۔ کیونکہ وہ قوت حیات ہی ہے جو جسم کے ہر رگ و ریشہ میں جاری و ساری ہے۔

اور جس کے ذریعے ہر جاندار دنیا کے اس میدان کارزار میں اپنے آپ کو قائم و سلامت رکھتا ہے۔

نوٹ۔ متقدمین اطباء یونان کا بھی یہی مذہب ہے کہ دوار فی نفسہ از لہ مرض نہیں کرتی بلکہ طبیعت ہی ازالہ و دفعہ مرض کرتی ہے اور علاج کی غرض و غایت بھی یہی ہوتی ہے کہ طبیعت کو ازالہ مرض میں تقویت پہنچائی جائے اور مدد دی جائے۔

طیب جدید۔ علمِ علاج یا علمِ الشفا کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ کیونکہ جس قدر حیاتِ انسانی وسیع ہے۔ اُسی قدر اُس کی فضا وسیع ہے۔ پس کوئی مادی یا روحانی سبب یا واقعہ ایسا نہیں جو قوتِ حیات یا طبیعت پر اثر نہ کرتا ہو۔ چنانچہ حرکتِ تنفس سے جسم و جان پر اثر پڑتا ہے اور انفعالاتِ نفسانہ یعنی رنج و غم اور خوشی و خرمی سے نفس کا منفعل ہونا یقینی ہے۔ روشنی کی شعاع سے آنکھ کے طبقہ شبکیہ پر جب تحریک ہوتی ہے تو دکھائی دیتا ہے۔ اور ہوا کی لہر سے جب عصبہ سمع پر تحریک ہوتی ہے تو سنائی دیتا ہے۔ کسی عمدہ نظارہ کے دیکھنے سے یا کسی سُریلی آواز کے سننے سے ہمیں خوشی و سرور ہوتا ہے۔ لیکن کسی کریہہ منظر کے دیکھنے یا مہیب آواز کے سننے سے ہمیں رنج و الم ہوتا ہے۔ بدن پر جھونٹی رنگتی ہے تو ہمیں اُس کا احساس ہوتا ہے۔ غرضیکہ کوئی ایسا خفیف سے خفیف خارجی و داخلی مؤثر و محرک نہیں جو جسم و جان پر اثر نہ کرتا ہو۔

اگرچہ جسم میں بعض ایسے طبعی افعال بھی ہوتے ہیں۔ جو غیر معلوم یا مبہم طور پر واقع ہوتے ہیں۔ چنانچہ حرکتِ تنفس و حرکتِ قلب ان کی بہترین مثال ہیں۔ اسی طرح سے خارجی مؤثرات و محرکات جو خفیف ترین بلکہ انحف ترین ہوں اُن سے بھی جسم میں مبہم طور پر ضرور فعل و انفعال ہوتا ہے اور جسم و جان پر اُن کا ضرور اثر ہوتا ہے۔ لیکن بڑے بڑے قوی مؤثرات و محرکات بڑے بڑے اثرات یا نتائج پیدا کرتے ہیں جن میں سے بعض بھانکنا اور بعض جانفزا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شدید یا مہلک ضرب یا ایک کیمیادی یا مہلک زہری یا نا توانی یا ہلاکت و موت کا سبب ہو سکتی ہے۔ اور اسی طرح سے ایک تنگ تاریک کمرہ جس میں جس ہوا ہو یا ایک انفعالی صدرہ جو غم مہلک یا فوج مہلک سے پیدا ہو وہ بھی اسی قسم کا مضر و مضع یا مہلک اثر کرتا ہے۔ پس اس قسم کے بہت سے مؤثرات و محرکات جو بظاہر اس قدر مختلف و متفاوت معلوم ہوتے ہیں اپنے اثرات

و نتائج کے اعتبار سے ایک ہی قسم کے معلوم ہوتے ہیں یعنی اصطلاح حیات میں باعتبار معانی وہ سب ایک ہی قسم کے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا حقائق کی بنا پر یہ امر مسلمہ ہے کہ کوئی مادی سبب خواہ وہ کتنا ہی اخف ترین یا غیر مرئی ہو۔ اس سے جسم میں غیر معلوم یا معلوم طور پر فعل و انفعالات اور اثر و تشریک کا ہونا یقینی اور لازمی ہے چنانچہ اگر ایک دو غیر مرئی جراثیم جسم میں داخل ہو جائیں۔ تو طبیعت جسمانی رد فعل سے ان کی مدافعت کرتی ہے خواہ وہ ہمیں محسوس ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح سے یہ امر بھی قابل تسلیم ہے کہ اقل ترین مقدار دو اور مثلاً ۴ گرین ایسٹروپین بلکہ ہومیو پیتھی مقدار دو اس سے بھی جسم میں فعل و انفعالات ہوتا ہے اور طبیعت اس سے ضرور متاثر ہوتی ہے خواہ وہ ہمیں محسوس ہو یا نہ ہو۔

قوت حیات کو ہم قوت برقی سے تشبیہ دے سکتے ہیں کیونکہ جس طرح بجلی کی قوت نہایت باریک باریک تاروں کے ذریعے جاری و ساری ہوتی ہے۔ چنانچہ بجلی کے انڈے (بلب) میں جو بال سے بھی باریک تاریں ہوتی ہیں۔ جب بجلی کی روان میں آتی ہے۔ تو وہ روشن ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح سے قوت حیات یا روح اعضائے نفسانی یعنی دماغ و نخاع کی باریک باریک تاروں یعنی اعصاب کے ذریعے جسم میں جاری و ساری ہو کر جس و حرکت کا باعث ہوتی ہے۔

یورپ کے بعض حکمائے متاثرین قوت حیات یا روح کو بھی قوت برقی کی طرح کی ایک قوت مانتے رہے ہیں لیکن بعض دیگر حکمائے محققین بالخصوص مہرہیس منیگنزی (جس کے مطالعہ جسمانی یا طبعی قوت مدافعت مرض "نے ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیا ہے) اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ قوت حیات محض قوت برقی کی طرح کی قوت نہیں جیسا کہ اکثر فریالوجسٹ آج تک خیال کرتے رہے ہیں۔ بلکہ یہ قوت حیات یا روح رواں ایک عجیب چیز ہے جو زندہ عصبی ساختوں میں جاری و ساری ہے یعنی جس کی رو اعصاب میں رواں یا جاری رہتی ہے۔ پس وہ تجربات جو قوت برقی سے حیوانات پر کئے گئے ہیں۔ کامل اطمینان بخش تصور نہیں کئے جاسکتے کیونکہ وہ نتائج جو ان سے مترتب و منتج ہوئے ہیں۔ ان نتائج کے مطابق نہیں جو کہ قوت حیات یا روح رواں سے پیدا ہوئے ہیں۔

نوٹ:- قوت حیات (وائٹل فورس) حکمائے یونانی و ڈاکٹر ان یورپ (ایلیو پیٹھی و ہومیو پیتھی)

سب کے نزدیک محققہ و مصدقہ و مسلمہ ہے *

”زندگی کی لہریں اور اُن کے افعال“

بیرونی دنیا جسم پر زندگی کی اُن لہروں کے ذریعے جو کہ اعصاب کے ساتھ جاری ہوتی ہیں اثر کرتی ہے مثلاً جلد پر ایک چٹکی لی جائے تو اعصاب دماغ یا نظام عصبی کے ذریعے جان یا نفس حساس کو فوراً درد کا احساس ہوتا ہے اسی طرح سے ایک درشت کلام یا طعن و تشنیع کا اثر بذریعہ سماعت اور کسی مکروہ منظر یا مہیب صورت کا اثر بذریعہ بصارت بھی نفس پر پڑتا ہے گویا یہ جو اس خمسہ ظاہرہ جسم کی زبان حاملہ ہیں جو اس کے حالات کی نفس کے ساتھ ترجمانی کرتی ہیں غرضیکہ خارجی و داخلی اثرات ہی سے جان یا نفس حساس متاثر ہوتا رہتا ہے۔ زندگی کی ایک لہر ہزاروں طبعی و نفسانی اثرات کی حامل ہوتی ہے اسی واسطے فوراً یا قوت حیات کو متقدمین اطباء نے یونان نے رُوح انسانی سے بھی تعبیر کیا ہے *

یہ بات کہ مختلف خارجی موثرات مثلاً ایک صدمہ یا جھس ہو یا بمنظر قتل کیوں طبیعت پر ایک ہی قسم کا اثر کرتے ہیں؟ یعنی اُن سے کہوں دل کی حرکت پست ہو کر غشی واقع ہو جاتی ہے نیز یہ بات کہ طیب طبیعت یعنی طبیعت مدبرہ بدن کس طرح اُن اپنی طبعی تدابیر سے وہ نتائج حاصل کرتی ہے جو کہ اُن نتائج سے بہت مشابہ ہوتے ہیں جو طبی یا جراحی علاج و معالجہ سے حاصل کئے جاتے ہیں؟ اس کی حقیقت یہ ہے کہ ان تمام صورتوں یا حالات میں قوت حیات یا طبیعت مدبرہ بدن متاثر ہوتی ہے۔ بعینہ اسی طرح سے جیسے کہ ایک برقی گھنٹی سے بجلی کی مختلف تاریں لگی ہوئی ہوں اور اُن مختلف تاروں کی برقی رُوسے وہ ایک ہی گھنٹی بجتی رہے *

مذکورہ بالا بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ طبیعت یا قوت حیات جسم انسان میں جس میں کہ مرض کے بیج نشو و نما پاتے ہیں ایک نہایت اہم قوت ہے اگر قوت حیات جسم کے کسی حصے میں جاری و ساری نہ ہو۔ یا کسی عضو میں اُس کی کمی ہو تو اُسکی قوت مدافعت مرض بہت کمزور ہوتی ہے چنانچہ یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر جسم کے کسی حصے کے اعصاب خراب یا منقطع ہو جائیں تو اگرچہ وہاں دوران خون جاری ہوتا ہے۔ لیکن عضلات ماؤف و مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر وہ حصہ جسم مردار ہو جاتا ہے اس

سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ تمام اسباب جو قوتِ حیات کے جسم میں جاری و ساری ہونے کے مزاحم ہوتے ہیں وہی جسم میں مرض کی پیدائش کا باعث ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر خُبس ہوا کو لیجئے۔ خُبس ہوا سے یہ مراد ہوتی ہے کہ ہوا چلتی نہیں یعنی حرکت نہیں کرتی لیکن وہ موجود ضرور ہوتی ہے اور اُس میں آکسیجن رُسیم یا ہوائے روح پرور بھی ہوتی ہے۔ ایک تانہ ہوا دار کمرہ میں جسم انسان کی جلد ہوا کی حرکات سے ہمیشہ خفیف طور پر متاثر ہوتی رہتی ہے اور یہ تاثرات جلد کے ذریعہ جو آلات حواس جسم میں سے ایک ہے، قوتِ حیات کی لہروں میں منتقل ہوتے ہیں جو کہ تمام جسم میں جاری ہوتی ہے اور اس کو قوتِ دہی ہے۔ پس جب جسم میں قوتِ حیات یا زندگی کی لہر نہیں دوڑتی تو جسم میں قوت بھی نہیں پہنچتی۔ خُبس ہوا کے ایک اور معنی بھی لئے جاتے ہیں یعنی یہ کہ خُبس ہوا سے ایک قسم کی بچینی یا بیماری کا احساس ہوتا ہے۔ آدمی یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ گھٹی ہوئی ہوا میں دم نہیں لے سکتا۔ بلکہ اس میں خود اس کا دم گھٹنے لگتا ہے اُس میں دم لینے سے اس کو کوئی اثر نفع نہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا دل گھبراتا ہے اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور اس پر غشی سی طامی ہو جاتی ہے۔ اگر وہ ایسے ہی مقام میں جہاں ہوا میں خُبس ہو روز بروز کام کرتا رہے تو اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اور یہ مضرت یا خرابی اس کے تمام جسم پر اثر کرتی ہے بالآخر روحانی ضعف یا طبیعت کے کمزور ہو جانے سے جسم میں قوتِ مدافعت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور جراثیم مرض کے ہر دم حاضر و شمنوں کو جسم پر حملہ کرنے کے لئے یہ اچھا موقع مل جاتا ہے ایسی صورت میں وہ خوب پھلنے پھولنے لگتے ہیں۔ اُن کی سمیت بڑھ جاتی ہے۔ اور دورانِ خون میں ملکر مختلف قسم کے امراض پیدا کرتی ہے۔ جب کسی مرد یا عورت کی روحانی قوت گھٹ جاتی ہے تو اُسے ہمیشہ مریض ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یہ خطرہ دیگر اسباب محرک سے اور بھی بڑھ سکتا ہے مثلاً ایک شخص کی پہلے ہی سے صحت خراب ہے اور طبیعت کمزور ہے۔ ایسی صورت میں اس کو اگر کوئی اور جانکاہ صدمہ پہنچے مثلاً اس کا کوئی عزیز یا رفیق مر جائے۔ تو ایسے صدمے سے اُس کی طبیعت اور کمزور ہو جاتی ہے جس سے وہ بعض طبیعت و مہلک قسم کے امراض مثلاً سِل و دق وغیرہ میں مبتلا ہونے کیلئے زیادہ مستعد ہو جاتا ہے۔

اسی طرح سے اچھی غذا کا بھی زندگی پر محرک اثر ہوتا ہے اگر ایک آدمی جس کی صحت

کثیف ہوا میں رہنے سہنے سے کمزور ہو گئی ہے۔ اس کو غذا بھی اچھی بیسر نہیں آتی تو اس سے اس کی صحت اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور وہ بعض امراض میں مبتلا ہونے کیلئے زیادہ مستعد ہو جاتا ہے۔ زندگی کی ہر ایک خفیف سے خفیف بات کا اثر بھی قوت حیات پر ہوتا ہے وہ چیز جس پر کہ زیادہ زور دینا چاہئے وہ قوت مدافعت سے جو ایک ایسا لفظ ہے جو مختلف قسم کے متعدد حالات پر حاوی ہے مثلاً ایک آدمی جو کہ پاک و صاف ہوا میں رہتا ہے۔ روشنی اور دھوپ سے بہرہ ور ہوتا ہے اچھی غذا کھاتا ہے اور سیر و تفریح کرتا ہے۔ وہ انفعالات نفسانیہ سے بھی زیادہ منفعل نہیں ہوتا اور جذبات پر بھی قادر ہوتا ہے لیکن اس کے دوسرے ضعیف و ناتوان ہم جنس جو کہ کثیف ہوا اور تنگ و تاریک مکانات میں بود و باش کرتے ہیں اور اچھی غذا نہیں کھاتے وہ طرح طرح کے آلام و امراض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ طب جدید مرض سے تمام حالات میں برسرِ پیکار ہے۔ جراثیم کشی چنداں اُس کے مقاصد ہمہ میں سے نہیں بلکہ اس کا اہم ترین مقصد عمدہ آب و ہوا اور اچھی غذا اور سیر و تفریح سے انسانی زندگی کو خوش و خرم اور شاداب بنانا ہے یہ بالکل سچ ہے کہ انسان صرف کھانے ہی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ وہ تو جان یا زندگی سے زندہ رہتا ہے کہ جس کا مسکن اُس کا جسم ہے پس اُسے اپنے جسم کا بھی علم ہونا چاہئے یعنی یہ کہ مختلف اعضاء جسم کے طبعی افعال کیا ہیں؟ اور بحیثیت مجموعی جسم کس طرح سے کام کرتا ہے؟ اور اُس کے کام کاج میں کیا احتیاط ہونی چاہئے؟

ہماری اس تعلیم کا حاصل و اصل مقصد حفظ و حصول صحت ہے ہر شخص کی بڑی آرزو یہی ہوتی ہے کہ وہ تندرست و سلامت رہے لیکن اس کا زیادہ انحصار خود اس کی اپنی ذات پر ہی ہوتا ہے ہم زیادہ تر اپنی صحت کے خود ذمہ دار ہیں جمہور و اطباء ہمیں امراض کی جھوٹ سے بچا سکتے ہیں۔ کثیف آب و ہوا اور تنگ و تاریک مکانات میں رہنے سہنے سے نجات دلا سکتے ہیں۔ ناقص یا خراب غذا کے کھانے پینے سے روک سکتے ہیں وغیرہ لیکن وہ ہمارے جسم کو قوت اور جان کو راہت و خوشی نہیں پہنچا سکتے کیونکہ جسم و نفس کی ریاضت ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور وہ ہماری ذاتی توجہ اور جہد کا محتاج ہے جو لوگ اس امر کی اہمیت و حقیقت کو بخوبی سمجھتے

ہیں وہی اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں بالفاظِ دیگر علم و درایتِ صحتِ عامہ (پبلک ہیلتھ) کی بنیاد ہے۔ اور یہ علم حفظِ صحت ہر شخص کو معلوم ہونا چاہئے اور اس کا اطلاق جسمِ انسان پر ہونا چاہئے جو کہ جسمِ مانع ہے ہمیں خود صحیح طریق پر یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہمیں کس طرح کھانا چاہئے؟ کس طرح سونا چاہئے؟ کس طرح لباس پہننا چاہئے؟ کس طرح ریاضت کرنی چاہئے؟ کس طرح کام کرنا چاہئے؟ اور علاوہ بریں کس طرح کھیلنا چاہئے؟ نیز ہمیں اپنے نفس کے باطنی اعمال یا اپنے طبعی اشتغال کا بھی کچھ علم ہونا چاہئے تاکہ ہم ان لطیف طبعی آلات مانعِ مرض و دافعِ غمِ دالم کی بھی حفاظت کر سکیں۔ بے اعتدالی و بداخلاقی جرائمِ مرض سے بھی زیادہ مضر و مہلک ہے ہمیں خوشی کی اصلیت و حقیقت کو سمجھنا چاہئے کیونکہ عقل اور جذبات دونوں پر موثر ہے۔ اگر مرض و علاجِ مرض کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت بین طور پر آشکارا ہو جاتی ہے کہ قدرت نے حیاتِ انسانی کو حفظِ صحت و دفعِ مضرت کے لئے کیا کیا طبعی اسباب و آلات مرحمت فرمائے ہیں المختصر یہ کہ علم و عمل حفظِ صحت سے ہم ندرستی و آرام کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ حضرت غالب نے یہ خوب کہا ہے:-

تندرستی اگر نہ ہو غالب - تندرستی ہزار نعمت ہے

خلاصہ حفظِ صحت

اگر آپ تندرست و توانا رہنا چاہتے ہیں تو را، جہاں تک ہو سکے پاک و صاف پانی کھلی ہو اب میں رہیں (۱) ہمیشہ پاک و صاف پانی پیئیں۔ کبھی میلا پانی نہ پیئیں۔ اکثر مہلک امراض کثیف ہو اب میں رہنے یا میلا پانی پینے سے ہوتے ہیں (۲) اپنے جسم اور لباس کو بھی ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں (۳) رہائشی مکان بھی فراخ۔ صاف ہو ادار اور روشن ہو رنگ و تار یک اور کثیف مکان بیماری کا گھر ہوتا ہے (۴) غذا بھی عمدہ مقوی لطیف و زود ہضم کھائیں ناقص و ناکافی یا زیادہ غذا کھانے سے اکثر امراض ہو جاتے ہیں (۵) ہمیشہ اعتدال اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کریں مسکرات و منشیات مثلاً شراب بھنگ افیون اور تنباکو وغیرہ زہریلی چیزیں ہرگز نہ کھائیں پیئیں (۶) ہمیشہ چست و چالاک اور خوش مزاج رہیں سستی و کالی اور رنج و غم سے دور رہیں سیر و تفریح بھی ضرور کیا کریں (۷) اس بات کو بخوبی یاد رکھیں کہ حفظِ صحت علاج سے بہتر ہے

باب سوم تیمارداری

جس طرح تندرست اشخاص کو حفظِ صحت کے لئے ہوا پانی - غذا - لباس اور مکان وغیرہ کی صفائی اور مناسبت کا خیال رکھنا ضروری ہے اسی طرح سے مریضوں کو بھی حصولِ صحت کیلئے ان سب باتوں کی پیروی کرنا لازمی ہے صرف یہ خیال کر کے کہ مریض محض دوا ہی سے اچھا ہو جائیگا قوانینِ حفظِ صحت و حصولِ صحت کی چنداں پروا نہ کرنا سخت غلطی ہے دوا دینے کی ہدایات معلوم کریمیکے بعد معالج سے مریض کی صرف غذا ہی کی نسبت دریافت کر لینا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ تیمارداری کے متعلق اور بہت سی باتیں ہیں جن کا معلوم کرنا اور ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اور جن پر عمل درآمد کرنے سے مریض جلدِ شفایاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

۱۔ مریض کا کمرہ سب سے پہلے اس بات کا خیال کرنا ضروری ہوتا ہے کہ مریض کو گھر کے کس کمرے میں رکھا جائے کمرہ جہاں تک ہو ایسا منتخب کرنا چاہیے جو ذرا فراخ ہو اور پاک و صاف ہو۔ مطلوب نہ ہو اس میں تازہ ہوا اور روشنی کا گزر بخوبی ہو سکتا ہو۔ تنگ و تاریک نمناک و میلے کمرے میں مریض کو ہرگز نہ رکھیں تاکہ کمرے میں تازہ ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہوتی رہے۔ کمرے کے دروازے کھڑکیاں اور روشندان کھلے رکھنے چاہئیں۔ گرمی اور مریض کے لحاظ سے گرمی یا سردی کا مناسب انتظام کرنا بھی ضروری ہے یعنی گرمی کے موسم میں کمرے کو حسبِ ضرورت سرد رکھنا اور سردی کے موسم میں انگلیٹھی وغیرہ روشن کر کے گرم رکھنا چاہیئے۔ مگر کمرے میں دھواں نہ ہونے پائے اور کمرے میں مریض کی چارپائی کے قریب دیوار پر ایک تھرمائیٹر آویزاں رکھیں تاکہ کمرے کی حرارت یا گرمی سردی معلوم ہوتی رہے۔ کمرہ مریض کی حرارت فارن ہائیٹ تھرمائیٹر کے ۶۰ درجہ پر رکھنی چاہیئے لیکن اگر مریض بچہ ہو یا بہت بوڑھا ہو یا اسپر کوئی عمل جراحی ہو نیوالا ہو تو کمرے کی حرارت ۷۰ درجہ پر رکھنی چاہیئے لیکن مریض کے کمرے کی حرارت ۵۰ درجہ سے کبھی کم نہیں ہونی چاہیئے چارٹے یا برسات کے موسم میں اگر کسی ایسے کمرے میں مریض کے رکھنے کا انتظام کیا جائے جو عرصہ سے بند پڑا ہو تو یہ ضروری ہے کہ پہلے اس کمرے میں چند گھنٹے تک آگ

جلا کر اس کی رطوبت وغیرہ کہ خشک کر دیا جائے۔

مریض کی چار پائی وغیرہ۔ مریض کو چونکہ تندرست کی نسبت تازہ ہوا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے مریض کو نسبتاً زیادہ جگہ کی ضرورت ہوتی ہے (دیکھو صفحہ ۱۶) مریض کے کمرے کو خوب پاک صاف رکھنے کے علاوہ اس میں کسی قسم کا فالتو سبّا اور فرش فرش بھی نہ ہونا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ مریض کی چار پائی کے ہر دو جانب دو چھوٹی چھوٹی دریاں بچھاویں۔ ایک چھوٹی سی میز چار پائی کے قریب ہو جس پر ایک گھنٹی رکھ دیں اور ایک آئینہ اور ایک چھوٹی سی الماری ہو اور ایک ذرا بڑی میز کمرے میں ایک طرف رکھی ہو ایک آرام کرسی اور ایک سوفا ہو اور دو معمولی کرسیاں ہوں۔ منہ ہاتھ دہونے کی چٹھی تھوکنے کے لئے اگالداں وغیرہ ہو۔ ضرورت ہو تو صاف صینی کا ظرف بول (یوکنل) اور ظرف براز (بیڈ پین) اور ایک گرم جالہ مریض (واٹر پروف) بھی موجود رکھیں مریض کی چار پائی کافی لمبی چوڑی اور ٹکی ہوتی چاہیئے۔ اور اگر ممکن ہو تو بہتہ دار ہوتا کہ آسانی سے اُدھر اُدھر ہٹائی جاسکے۔ اگر دو چار پائیاں اور دو بستر ممکن ہوں تو ایک رات کے لئے اور ایک دن کیلئے بہتر ہے چار پائی کو کمرے میں دیوار کیساتھ لگا کر نہ بچھائیں۔ بلکہ اس طریق سے بچھائیں کہ تیمار دار چار پائی کے ہر طرف آسانی سے پھر سکے۔ اور نیز چار پائی کو دروازے سے ایک طرف کو رکھیں تاکہ تیز یا سرد ہوا سے مریض محفوظ رہے۔

مریض کا بستر۔ بستر بھی ہلکا اور صاف ہونا چاہیئے خصوصاً بستر کی چادر نہایت صاف ہوئی چاہیئے اور اُسے ہر روز یا دوسرے روز بدل دینا چاہیئے رضائی یا کبیل بھی خوب صاف ہوں۔ اُن میں سے کسی قسم کی بو وغیرہ نہ آتی ہو۔ بستر ایسی صفائی سے بچھانا چاہیئے کہ اس میں سلوٹ وغیرہ نہ آئے کیونکہ کمزور مریضوں میں ایسے سلوٹ سے کم لگ جاتی ہے۔ یعنی کمزور وغیرہ پر زخم ہو جایا کرتے ہیں مریض کے بستر کو کم از کم ہفتہ میں ایک بار جھاڑ کر ہوا اور دھوپ دینی چاہیئے۔

مشورہ و غل نہ ہو۔ مریض کے کمرے میں کسی قسم کا مشورہ و غل نہ ہونا چاہیئے۔ خصوصاً ایسے امراض میں جبکہ مریض کو بخوابی یا بے چینی وغیرہ کی شکایت ہو۔ نیز مریض کے کمرے میں زیادہ آدمیوں کا ہجوم بھی نہ ہونے دیں۔ صرف ایک یا دو شخص تیمارداری کے لئے موجود رہنے چاہئیں۔ بیمار پر کسی کے لئے بھی جو عزیز واقارب یا دوست احباب آویں

انہیں حتی الامکان مریض کے پاس نہ جانے دیں۔ صرف مریض کی حالت سے انہیں آگاہ کر کے ان کی بیمار پڑسی کا شکریہ ادا کر دینا کافی ہے۔ اور اگر ان میں سے بعض کو مریض سے ملنے کا اتفاق ہو تو انہیں چاہیئے کہ مریض کو ہر طرح سے تسلی و تشفی دیں اور علاج معالجہ میں اگر ضرورت نہ ہو تو کسی قسم کی رائے زنی نہ کریں۔ کیونکہ علاج کے متعلق مریض کے خیالات کو منتشر اور پریشان کر نیکایہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مریض استقلال سے علاج نہیں کراتا۔ جلد جلد علاج کو بدلتا ہے جس سے شفایابی دیر سے ہوتی ہے۔

(۲) مریض کا لباس۔ تندرست اشخاص کی طرح مریضوں کو بھی بلحاظ موسم کے سرد یا گرم لباس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور چونکہ مریضوں کی حرارت بدنی بسبب کمزوری کے کسی قدر کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان کو سردی وغیرہ سے بچانے کیلئے لباس غیرہ میں زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ بلکہ اچھا ہو جائیکے بعد بھی جب تک کمزوری باقی ہو کا لباس زیادہ گرم و نرم ہونا چاہیئے اور چونکہ حالت مرض میں جلد کے مسامات کے ذریعہ کثیف مادے زیادہ خارج ہوا کرتے ہیں اس لئے مریض کا اندرونی لباس جلد میلاد ہو جایا کرتا ہے پس یہ ضروری ہے کہ تندرست کی نسبت مریض کا لباس جلدی بدلا جائے۔

(۳) مریض کا غسل و جسمی صفائی۔ غسل کا مفصل بیان تو باب دوم میں ہو چکا ہے۔ یہاں پر صرف حالت مرض میں غسل کے متعلق کچھ مختصر لکھا جاتا ہے۔

ہندوستان میں یہ بہت بُری رسم ہے کہ لوگ عموماً ہر مرض میں غسل سے پرہیز کرتے ہیں اول تو وہ ویسے ہی ہر روز غسل نہیں کرتے مگر جب کبھی ذرا سی کھانسی زکام یا بخار وغیرہ کی شکایت ہو جائے۔ تو پھر تو کئی دنوں تک غسل سے پرہیز کی جاتی ہے سوائے خاص حالات کے غسل بیماری کے لوٹ آنیکا ہرگز سبب نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر مریض کمزور ہو یا غسل بے احتیاطی سے لیا جائے اور سرد ہوا لگ جائے تو البتہ اندیشہ ہوتا ہے۔ پس مریض کو اگر معالج اجازت دے تو غسل کرنے میں کوئی نقصان نہیں صرف اتنی احتیاط کرنی چاہیئے کہ نہاتے وقت سردی یا سرد ہوا نہ لگ جائے۔ بہت تیز گرم پانی سے غسل نہ کیا جائے۔ اور غسل کے بعد جسم کو تولیہ سے فوراً خشک کر دیا جائے۔ غسل خانہ میں زیادہ دیر نہ لگے وغیرہ۔

بعض مریض حالت مرض میں نہایت میلے رہتے ہیں نہ ہاتھ منہ دھوتے ہیں نہ بالوں

میں کٹہی کرتے ہیں۔ تیلانہنے سے دوسروں کو ان سے نفرت آنے لگتی ہے۔ پس بیمار کو چاہیے کہ جب مریض بسبب کمزوری وغیرہ کے خود اپنا ہاتھ منہ دھونے کے قابل نہ ہو تو ہر روز صبح کو اسکو کلی کرانے اگر ممکن ہو تو مسواک یا فرش کرانے اور منہ کو خوب صاف کرانے۔ تر آسفنج سے منہ کو خوب صاف کر دے۔ بالوں میں کٹہی کر دے اگر معالج کی اجازت ہو تو پاؤں کو بھی آب گرم سے دھو ڈالے۔ غرضیکہ جسقدر صفائی ممکن ہو اس سے لاپرواہی و تغافل نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ جسمی صفائی سے مریض کی طبیعت میں تفریح آتی ہے۔

(۴) مریض کی ریاضت۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے تندرستی میں جسمانی و دماغی ورزش یا محنت کرنا قیام صحت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مگر بیماری میں بغیر اجازت معالج مریض کو ورزش وغیرہ نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ بہت سے امراض ایسے ہیں جن میں مریض کو بالکل آرام و چین سے لیٹے رہنا ضروری ہوتا ہے۔ بعض امراض میں ملکی ریاضت کرنا مفید ہوتا ہے اور بعض میں اطراف جسم یا تمام جسم پر آہستہ آہستہ مالش کرنا سودمند ہوتا ہے پس مرض کی حالت میں ریاضت کی نسبت حکیم یا ڈاکٹر سے دریافت کر لینا ضروری ہے

(۵) مریض کی نیند۔ نیند کا مفصل بیان صفحہ ۲۶۵ پر ہو چکا ہے۔ اور یہ بتایا جا چکا ہے کہ صحت کے قائم رکھنے کیلئے نیند کیسی ضروری چیز ہے نیند سے ہی جسم کو پورا آرام ملتا ہے۔ اور تکان وغیرہ دور ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ عام طور پر مشہور ہے کہ بیمار کو نیند کا آنا صحت کی علامت ہے اور سوائے چند خاص امراض مثلاً اسکے و بدہضمی۔ صرع وغیرہ کے باقی تمام امراض میں محمول سے کسی قدر زیادہ سونا مفید ہے۔ البتہ افیون خوری کی زہر میں اور بعض دیگر حالتوں میں مریض کو بیدار رکھنا ضروری ہوتا ہے

(۶) مریض کی غذا۔ مریض کی غذا کا انتظام بھی نہایت ضروری ہے بعض اوقات مناسب غذا دوا سے بھی ضروری ہوتی ہے ایک تو حالت مرض میں جسم ویسے ہی زیادہ تحلیل ہو کر کمزور ہو جاتا ہے۔ اور پھر جب مناسب غذا نہیں دیا جاتی تو کمزوری اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ مگر مریض کو غذا دینے میں اس بات کا خیال رکھنا بھی اشد ضروری ہے کہ حسب ہدایات معالج مریض کو مناسب غذا وقت مقرر پر دی جائے۔ نامناسب غذا کا استعمال سخت بد پرہیزی کہلاتی ہے۔ ایسی غلطی کر نیے بعض اوقات مہلک نتائج پیدا

ہوتے ہیں چنانچہ تپ محرقہ (ٹائیفائیڈ فیور) میں آنتوں میں بعض مقامات پر زخم ہو جاتا کرتے ہیں جس کے بچھا ہو جانے سے پہلے اگر مریض کو کوئی سخت غذا یا گوشت وغیرہ دیدیا جائے تو مقام زخم پر آنت کے پھٹ جانے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے جس کا نتیجہ موت ہی ہوا کرتی ہے۔ بعض اوقات حالت مرض میں یا آرام ہو جانے کے بعد غذا میں بد پرہیزی کرنے سے بیماری طول پکڑ جاتی ہے یا لوٹ آتی ہے۔ اسلئے مریض کو کھانے پینے میں نہایت احتیاط رکھنی چاہیئے۔ جوان دموی مزاج کے مریضوں کو یا بعض شدید امراض میں مریض کو ایک دو روز کم غذا دینا یا بعض حالتوں میں بہت ہلکی غذا دینا حاذق معالج کی لئے پر منحصر ہوتا ہے مگر ہر مرض میں اور ہر حالت میں یہ کلیہ ٹھیکر لینا کہ مونگ کی دال اور چپاتی یا کچھڑی مریض کے لئے نہایت عمدہ غذا ہے۔ یہ سخت غلطی ہے۔ کیونکہ ضعف و نقاہت کی حالت میں اگر اس بات کی پابندی کی گئی تو پھر مریض کی خیر نہیں۔ پس یہ نہایت ضروری بات ہے کہ مریض کے کھانے پینے میں معالج کی ہدایت کے عین مطابق غذا دی جائے اگرچہ طبیعت متبر بدن ہے اور ہر حالت مرض میں وہ مضر اشیائے خوردنی سے خود ہی متنفر ہوتی ہے۔ مگر چونکہ انسان کی غذا میں اکثر اجزاء سے مرکب ہوتی ہیں اس لئے طبیعت کو بعض اوقات اشتباہ ہو جاتا ہے یا اس سے کھانے پینے میں کمی بیشی ہو جاتی ہے اسلئے ہر مرض میں اول تو سچی بھوک کا پہچانا ہی مشکل ہوتا ہے۔ اور پھر طبیعت کی غلطی اور بد پرہیزی کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے تیمار دار کو غذا کے بارے میں بجائے مریض کی خواہش کے جسکو معالج خود ملحوظ رکھا کرتا ہے۔ خود معالج کی ہدایت کو زیادہ مد نظر رکھنا چاہیئے۔ مریض کو کھانا کھلانے میں برتنوں اور دسترخوان کی صفائی کا بہت خیال رکھیں۔ کثیف اور بے قلعی برتنوں میں اور میلے دسترخوان پر ہرگز کھانا نہ دیں۔ کیونکہ اول تو مریض کا مزاج ہی نازک اور جڑ چڑا ہو جاتا ہے۔ اس پر اگر ایسی بے اعتدالی ہو تو اسے کھانے سے ہی نفرت ہو جاتی ہے۔

مرض سے افاقہ کی حالت میں بھوک لگنا صحت کی علامت ہے اور ایسی حالت میں بھوک زیادہ بھی لگتی ہے۔ کیونکہ بیماری کے سبب جس قدر جسم تحلیل ہو جاتا ہے۔ تو طبیعت اسکی تلافی کرنا چاہتی ہے یعنی جسم کی اس کمی کو پورا کرنا چاہتی ہے۔ مگر چونکہ بیماری کے سبب معدہ و آنتیں وغیرہ کمزور ہو گئی ہوتی ہیں اس لئے اگر کھانا ذرا بھی زیادہ

کھالیا جائے تو وہ ہضم نہیں ہوتا۔ اور ایسی بے اعتدالی سے مرض پھر عود کر آتا ہے +
مریض کو غذا دینے میں خاص احتیاطیں (۱) کھانا عمدہ پکا ہو اوصاف برتنوں
 میں اور صاف دسترخوان پر عین وقت مقرر پر دینا چاہیئے جب نصف نصف یا
 ایک ایک گھنٹہ بعد دود یا شوربا دینا ہو تو خواہ مریض کی خواہش ہو یا نہ ہو حسب
 ہدایت معالج ایسی غذا برابر وقت معینہ پر دینی چاہیئے۔ صرف اتنا خیال رہے کہ غذا مقدار
 میں زیادہ نہ ہو بلکہ کم ہو کیونکہ ایک وقت میں زیادہ غذا دینے سے ہضم میں خرابی ہو
 کر اسہال یا پیچش وغیرہ کی شکایت ہو جایا کرتی ہے (۲) مریض کو ہر بار ایک ہی قسم
 کی غذا نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ بار بار ایک ہی قسم کی غذا کھانے سے اسکی طبیعت زیادہ بھر
 ہی نہیں جاتی۔ بلکہ متغیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے معالج سے دریافت کر کے غذائیں ہمیشہ
 بدلنے رہنا چاہیئے (۳) غذا مریض کو بھٹا کر کھلانی چاہیئے اور اگر وہ بہت کمزور ہو اور
 بیٹھ نہ سکتا ہو تو لیٹے لیٹے فیڈنگ کپ

مصور فیڈنگ کپ

اس میں دود یا شوربا وغیرہ ڈال کر
مریض کو پلایا کرتے

سیال غذا پلانے کے چمچ



سیال غذا پلانے کا چمچ

یا چینی کی چھوٹی سی جائے دانی سے دینی
 چاہیئے۔ ایسی صورت میں تکیہ کا سہارا دے
 کر مریض کے سر کو اونچا کرنا چاہیئے۔ اگر مریض
 کی حالت ایسی کمزور ہو کہ اسکی گردن اونچی
 کر نیکی بھی اجازت نہ ہو تو پھر بذریعہ چمچ
 غذا بڑی احتیاط سے تھوڑی تھوڑی مقدار
 میں اور آہستہ آہستہ دینی چاہیئے تاکہ
 اچھوٹ نہ آجائے ورنہ دم گھٹ کر مریض کے
 تلف ہو جائیگا اندیشہ ہوتا ہے (۴)
 مریض کا منہ خشک ہو تو پہلے ذرا سا پانی
 پلا کر اس کا منہ تر کر دیں۔ اور پھر غذا دیں
 چونکہ بھوک کی حالت میں دوا کا اثر تیز ہوا
 کرتا ہے اس لئے جب کسی مریض نے دو
 تین روز سے کچھ نہ کھایا ہو تو دوا مقدار معینہ

سے کچھ کم کر دینی چاہیے۔ اور ایسی دوا جو خالی معدے میں دینی منع ہو اسے خالی پیٹ میں دینے سے زہر کی تاثیر کے ہو جانیکا سخت اندیشہ ہوتا ہے اس لئے ایسی دوا کے دینے میں نہایت احتیاط کرنی چاہیئے۔ (۵) جب مریض کا منہ خشک ہو تو اسے شوربا یا بخنی دودھ اندٹنے وال وغیرہ ایسی غذا دیں جو معدے کے عرق ہاضم سے ہضم ہو سکے اور جب مریض کے منہ میں تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہو تو اسے چاول کچھڑی یا رڑوٹ یا ساگو دانہ وغیرہ دیں کیونکہ نشاستہ دار غذاؤں کے ہضم میں لعاب دہن کو بڑا دخل ہے۔ شدید مرض کے شروع میں چونکہ معدے کی رطوبت ہاضم کم پیدا ہوا کرتی ہے اس لئے شوربا وغیرہ نہ دینا چاہیئے ورنہ جی متلاتا اور تھکے یا دست اچھالتے ہیں۔ ایسی حالت میں آتش جوتہا یا دودھ میں ملا کر یا ایلیمینٹ من و اٹرینی انڈے کی سفیدی پانی میں پھینٹ کر یا وہی یعنی پیئر کا توڑ یا پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی یا صرف دودھ وغیرہ نہایت لطیف غذایہ دیں مرض سے افاقہ ہونے پر کچھ عرصہ تک ثقیل غذا بلکہ معمولی غذا سے بھی پرہیز رکھیں۔ ہلکی غذا مثلاً دودھ۔ انڈا۔ شوربا۔ ڈبل روٹی شوبلے یا دودھ کے ہمراہ کچھڑی۔ دلیا۔ چاول وغیرہ دیں۔ اور رفتہ رفتہ مریض کو معمولی غذا پر لائیں۔

تیمار دار۔ تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض کو بڑی ہوشیاری اور مستعدی سے سرانجام دے۔ اسے چاہیئے کہ مریض کو ہمیشہ تسلی و تسکینی دیتا ہے اور اپنے چہرے کو ہمیشہ بشاش رکھے مریض سے کبھی غصے اور سختی سے نہ بولے۔ بلکہ ہمیشہ مہمضی آواز سے بولے اور مریض کے کمرے میں نہ سرگوشی کرے۔ نہ زیادہ چلے پھرے اور نہ وہاں پر بیٹھ کر کھانا وغیرہ کھائے اپنے جسم اور لباس کی صفائی کا بھی بہت خیال رکھے ہر روز صفوڑی سی ورزش بھی ضرور کر لیا کرے۔ دن رات میں کم از کم سات اٹھ گھنٹے سہ لیا کرے۔ غرضیکہ اپنی صحت کا بھی پورا خیال رکھے۔ مریض کو وقت مقررہ پر دوا اور غذا دیدیا کرے۔ اگر مریض کی حالت میں کوئی نئی بات پیدا ہو تو اسے معالج سے ضرور کہہ دے۔

مریضوں کو غذا دینے کے عام اصول۔ مریض کی غذا تجویز کرتے وقت مندرجہ ذیل اصول مد نظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) شدید امراض میں یہ مناسب ہے کہ غذا دینے کا ایک خاص دستور العمل بنایا

جائے شدید امراض میں بالخصوص بخاروں اور دہائی امراض میں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے نہایت ہی لطیف اغذیہ دینی چاہئیں۔ پرانے امراض میں ان اغذیہ سے جو مضر ہوں پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۳) کسی غذا کو تجویز کرنے سے پہلے اس بات کو ضرور دریافت کر لینا چاہیئے کہ آیا وہ غذا مریض کو مرغوب ہے۔ اور موافق آتی ہے یا نہیں۔ جو غذا نامرغوب یا ناموافق ہو وہ ہرگز تجویز نہیں کرنی چاہیئے۔

(۴) مریض کو کسی غذا کے استعمال سے منع نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ اُس کے منع کرنے کے کافی وجوہ نہ ہوں یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ غذا مریض کے لئے مضر ہے۔ (۵) جب تک کوئی خاص مانع نہ ہو غذا میں ہمیشہ مریض کی خواہش اور رغبت کو مد نظر رکھیں۔

(۵) اگر کوئی غذا مریض کے موافق نہ ہو تو اس کو بالکل بند کرنے کی بجائے تھوڑا تھوڑا دینا چاہیئے۔

(۶) اگر ممکن ہو تو غذائے مریض میں بتدریج یعنی رفتہ رفتہ تبدیلی کرنی چاہیئے۔ (۷) پہلے مریض کی عادات اور اُس کے کام کاج کے متعلق دریافت کرنا چاہیئے اور پھر اس کے لئے غذا تجویز کرنی چاہیئے۔

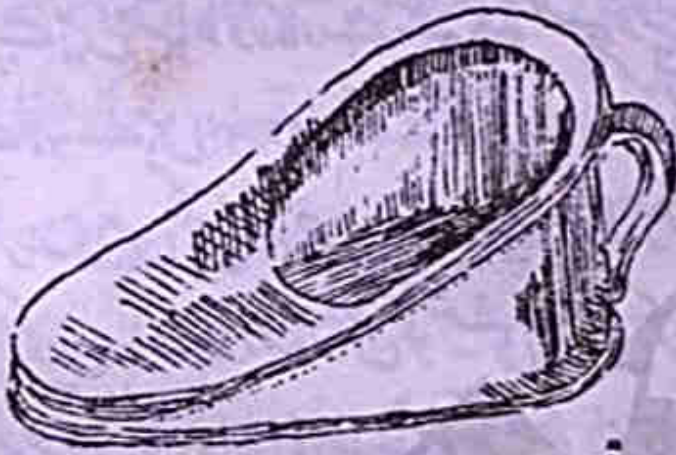
مریض کو اٹھانا بٹھانا۔ جب مریض بہت کمزور ہو اور خفیف حرکت سے بھی اس کو تکلیف محسوس ہو تو اس کے اٹھانے بٹھانے میں بڑی احتیاط درکار ہے لیٹے ہوئے مریض کو دفعۃً اٹھا کر بٹھا دینا یا بیٹھے ہوئے کو یکبارگی ہی لیٹا دینا نہ چاہیئے بلکہ پہلے ایک ملائم تکیہ اسکی گردن کے نیچے رکھیں پھر آہستہ آہستہ اُسے اٹھا کر ایک اور تکیہ کمر کے نیچے رکھیں غرضیکہ اس طریق سے سہا سے اٹھائیں بٹھائیں کہ مریض کو ذرا بھی تکلیف نہ ہو۔ کیونکہ دل اور پھیپھڑوں کی بعض امراض میں ذرا سی حرکت سے بھی مرض کو ترقی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسے امراض میں تا وقتیکہ معالج اجازت نہ دے مریض کو ہرگز نہ اٹھائیں نہ بٹھائیں۔

جو مریض حرکت نہ کر سکتے ہوں ان کا کروٹ بدلاتے رہیں۔ کبھی کبھی ان کی کمر کے نیچے تکیے کا سہارا دیکر بٹھاتے رہیں اور ایسے مقامات پر جہاں ہڈی کا ٹھکانا ہو

مثلاً کوٹھے۔ کندھوں اور ریڑھ وغیرہ پر دھنکی ہوئی روئی کے پھائے رکھ دیں۔ تاکہ زیادہ لیٹے رہنے سے وہاں پر دباؤ پرکڑخ نہ ہو جائیں۔ کیونکہ جب کمزور مریضوں میں ایسے مقامات پر زخم ہو جاتے ہیں تو انہیں نہایت تکلیف ہوتی ہے۔

مریض کو پیشاب وغیرہ کرانا

جب مریض کمزور ہو اور اٹھ بیٹھ نہ سکتا ہو تو پائخانہ پیشاب کرانیکے واسطے ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو چنانچہ پیشاب کرانے کے لئے مینی یا شیشے کا ظرف بول (یورے ٹل) کا کام میں لائیں اور پائخانہ کرانے کے لئے ظرف براز (بید پیمن) وغیرہ کا استعمال کریں۔ اگر حکیم یا ڈاکٹر کو دکھانے کیلئے مریض کا قارورہ رکھنا ہو تو صبح کا قارورہ یا اگر معالج کہے تو دن رات کا قارورہ جمع کر کے اس میں سے ہتھوڑا سا قارورہ کسی صاف برتن میں ڈھک کر یا صاف شیشی میں احتیاط سے رکھ چھوڑیں اور پھر معالج کو دکھادیں۔



تصویر ظرف براز یا بید پیمن



ظرف بول زمانہ



ظرف بول زمانہ

نوٹ قارورہ دراصل اس شیشی کو کہتے ہیں جس میں مریض کا پیشاب رکھا جاتا ہے مگر کثرت استعمال سے یہ لفظ اب پیشاب کے معنوں میں ہی بولا جاتا ہے۔

بعض امراض مثلاً پیمیش وغیرہ میں مریض کا پائخانہ بھی ڈاکٹر کے ملاحظہ کیلئے رکھنا پڑتا ہے پس اسکو بھی مناسب احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔

مریض کو دوا پلانا (۱) مریض کو دوا ہمیشہ وقت مقررہ پر پلانی چاہیئے خاص کر انگریزی دواؤں کے دینے میں تو اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ دوا عین وقت معینہ پر (۲) ٹھیک مقدار میں دی جائے۔ (۳) اگر مریض کو ایک وقت

کی دوا پلانا کھول جائیں تو دوسرے وقت دو خوراک دوا ایک ہی دفعہ نہ پلائیں کیونکہ انگریزی ادویہ میں بعض اوقات تیز اور زہریلی دوائیں ملی ہوئی ہوتی ہیں جو زیادہ مقدار میں دی جائیں تو خطرناک ہوتی ہیں سفوف یا گولی کی شکل میں جو دوا ہوتی ہے اسکی مقدار خوراک کی کمی بیشی کا تو احتمال نہیں ہو سکتا۔ البتہ پانی والی دوا کے ناپینے میں احتیاط درکار ہے عموماً تو مکسچر وغیرہ کی شیشی پر دوا کی خوراکیوں کے نشانات لگے ہوتے ہیں اور دوا کے دینے کی ہدایات لکھی ہوتی ہوتی ہیں (مکرافسوس کہ وہ عموماً انگریزی میں لکھی ہوتی ہیں سکيا اچھا ہو کہ ڈاکٹر اپنے نسخے پر اردو میں بھی ہدایات لکھ دیا کریں۔ اور دوا سازان کو شیشی پر نقل کر دیا کریں) پس تیمار دار کو بموجب اس ہدایت کے مریض کو دوا دینی چاہیئے مگر بعض اوقات حجم وغیرہ سے ناپ کر دوا دینے کی ہدایت لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اس طرح سے دوا دینی چاہیئے۔ لیکن ایسے عام پیمانوں کے صحیح وزنوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ حجم اور گلاس چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہیں اس لئے دوا کی مقدار کم و بیش ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ پس ہمیشہ مندرجہ ذیل پیمانوں کے اوزان کو ملحوظ رکھیں :

ایک ٹری سپون فل یا چائے پینے کا چمچ بھر برابر ہے ۱ ڈرام یا ۴ ماشہ کے
ایک ڈیزرٹ سپون فل یا متوسط درجہ کا چمچ بھر برابر ہے ۲ ڈرام یا ۸ ماشہ کے
ایک ٹیبل سپون فل یا کھانا کھانے کا چمچ بھر برابر ہے ۴ ڈرام یا ۱۶ ماشہ کے
ایک ڈائن گلاس یا شراب پینے کا گلاس برابر ہے ۲ اوونس یا اچھٹانک کے
ایک ٹری کپ یا چائے پینے کی پیالی برابر ہے ۵ اوونس یا ۲ چھٹانک کے
ایک لمبلر گلاس یا پانی پینے کا گلاس برابر ہے ۱۰ اوونس یا ۵ چھٹانک کے

داخلی ادویہ و خارجی ادویہ۔ دوائیں عموماً دو قسم کی ہوتی ہیں (۱) داخلی ادویہ یا داخلی استعمال کی دوائیں یعنی پلانے یا کھلانے کی دوائیں۔ اور (۲) خارجی ادویہ یا خارجی استعمال کی دوائیں یعنی لگانے یا ملنے کی دوائیں۔ داخلی استعمال کی دواؤں میں سے پلانے والی دوائیں عموماً مکسچرز ہوتے ہیں۔ اور کھلانے کی دواؤں میں گولیاں (پلز) سفوف (پاؤڈرز) اقراص یا ٹکیاں (ٹبلیٹس) اور بڑی بڑی ٹکیاں (کینچٹس) وغیرہ ہوتی ہیں۔ خارجی استعمال کی دواؤں میں سے

مالشوں کی دوائیں (لیٹی مینٹس) لگانے کی دوائیں (پلا مینٹس) غرغہ کی دوائیں (کارگلز) اور مقامی استعمال کی دوائیں مثلاً شیاف اور محمولات (سپازمیرلینز) وغیرہ ہوتی ہیں۔ پس ان دواؤں کے استعمال میں مندرجہ ذیل ہدایات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

- (۱) میکچرز (Mixtures) یعنی سیال دوائیں یا پانی والی دوائیں۔
- (۲) میکچرز کی شیشی کو اچھی طرح ڈاٹ لگا کر کسی سرد اور ایسی محفوظ جگہ میں رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں بچوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں (۳) شیشی پر جو مقدار دوا کے نشان لگے ہوئے ہوتے ہیں یا بذریعہ تھچ وغیرہ دینے کی ہدایات لکھی ہوتی ہیں ان کے مطابق اوقات معینہ پر دوا کی ایک ایک خوراک دینی چاہیئے۔ (۴) اگر ایسی دوا چار چار گھنٹے بعد دینی ہو تو اُسے دن کو بھی اور رات کو بھی چار چار گھنٹے بعد دینا چاہیئے۔ لیکن اگر مریض سوتا ہو تو اُسے جگا کر دوا نہیں پڑانی چاہیئے۔ جب تک کہ معالج نے ایسی ہدایت نہ کی ہو۔ (۵) اگر ایک خوراک دوا دینی بھول گئی ہو یا نہ دی گئی ہو تو پھر دوسری خوراک دوا دینے کے وقت مقررہ سے پہلے خواہ مخواہ کوئی خوراک دوا نہ دیں۔ (۶) اندھیرے میں کبھی دوا مت پلائیں اور شیشی میں سے دوا نکالتے وقت ہمیشہ اُس کے لیبل کو دیکھ لیں خواہ اسی شیشی میں سے ہر بار دوا دینی ہو۔ (۷) کوئی دوا ناشتے سے فوراً پہلے نہیں دینی چاہیئے۔ جب تک کہ ڈاکٹر نے ایسی ہدایت نہ کی ہو۔

نہنہ لانے والی دواؤں (سلیپنگ ڈراگٹ) (Sleeping Draught) کو

دوسری دواؤں سے علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ شراب اور دیگر شراب آمیز محرکات کو بھی دواؤں میں ہی شمار کرنا چاہیئے۔ اور ان کو بھی اسی احتیاط سے رکھنا چاہیئے۔ خارجی استعمال کی ادویہ مثلاً دولے مالش (لیٹی مینٹ) وغیرہ کو جو عموماً نیلے رنگ کی مثلت وغیرہ شیشیوں میں ہوتی ہیں۔ داخلی استعمال کی یعنی پینے والی دواؤں کی شیشیوں سے بالکل علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ ایسی دواؤں کی شیشیوں پر پوائزن (Poison) یعنی زہر کا لیبل بھی لگا ہوا ہوتا ہے۔

(۳) گولیاں (Pills) گولی کے دینے کا بہترین طریق یہ ہے کہ گولی کو زبان کی جڑ پر رکھ کر اوپر سے صاف پانی کے ایک دو بڑے بڑے گھونٹ پی لیں

(۳) سفوف (پاؤڈرز Powders) بہت سی دواؤں کے سفوف ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو پانی میں گھولا جھلے تو وہ بھلے پانی پر تیرتے رہنے کے اس میں دشواری ہو جاتی ہے جبکہ آسانی سے نکلا جاسکتا ہے۔ ایسا سفوف جو پانی پر تیرنے والا ہو مثلاً گریجویٹ پاؤڈر (پلوریٹھائی) کو جو کہ اکثر بد ذائقہ ہوتا ہے اس کو ایک دو گھونٹ پانی میں ڈال کر ایک دو گھنٹے پڑا رہنے دیں۔ اور جب وہ پانی سے خوب نم ہو جائے تو پھر اسکو ایک بڑے چمچ میں ڈال کر آسانی پلا سکتے ہیں۔

(۴) چھوٹے اقراص (ٹبلٹس Tablets. ٹبلٹڈز Tabloids) ان کو بھی مثل گولیوں کے دینا چاہیے۔ لیکن بڑے اقراص (لازنجیر Lozenges) کو منہ میں رکھ کر عموماً چوسا کرتے ہیں۔

(۵) کچیٹس (Cachets) یہ نشاستہ وغیرہ کی پیسے کے برابر گول گہری ٹکیاں سی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ بد ذائقہ یا کڑوی خشک دواؤں کو ان میں ڈال کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دو ٹکیاں لیکر اور ان میں دوا بھر کر ان کے کناروں کو پانی لگا کر جوڑ دیتے ہیں۔ پھر ایک بڑے چمچ میں پانی ڈال کر اس دوا بھری ہوئی ٹکیہ (کیچیٹ) کو اس میں ڈال دیتے ہیں اور ایک دو بار اس کو اسی چمچ میں الٹے پلٹتے ہیں چنانچہ پانی سے نم ہو کر وہ بالائی کی مانند نرم ہو جاتی ہے تب اسے آسانی سے نگل سکتے ہیں۔ کیچیٹ میں دوا ڈال کر اس کو خشک منہ میں رکھ کر اوپر سے پانی پی کر اس کو نگلنے کی ہرگز کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا کرنے سے وہ عموماً منہ میں لوٹ جاتا ہے۔ اور اس کا نگلنا دشوار بلکہ محال ہو جاتا ہے۔

(۶) روغنات (آئلز Oils) کیسٹرائل یعنی رندی کا تیل اکثر مریضوں کو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کا پینا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایک نہایت ضروری دوا ہے۔ اور اکثر امراض میں استعمال کی جاتی ہے اس لئے تیمار دار (نرس) کو اس کے پلانے میں مندرجہ ذیل ہدایات کو مد نظر رکھنا چاہیے:۔

ایک کاغذی لیموں لے کر ایک چھوٹے گلاس میں نصف لیموں کا رس

بچوڑ دیں اور پھر اس گلاس کو ذرا اس طرح سے ہلائیں کہ وہ عرق سارے گلاس کو اندر سے نم کر دے پھر اس عرق لیموں کے عین درمیان کیسٹرائل ڈالیں اور پھر باقی نصف لیموں کو گلاس کے کنارے کیساتھ لگا کر بخوڑ دیں۔ اور پھر اسے مریض کو پلا دیں۔ چونکہ عرق لیموں کا ذائقہ کیسٹرائل کے بد ذائقے کو بالکل چھپا دیتا ہے اس لئے مریض اسکو بے تکلف پی جاتا ہے جہاں پر عرق لیموں ملانا مناسب نہ ہو وہاں پر عرق پودینہ (پیرمنٹ واٹر) یا عرق الہیجی یا عرق بادیاں یا کلوروفارم واٹر یا ایک گھونٹ پانی ہی گلاس میں ڈال اور اسپر کیسٹرائل ڈال کر مریض کو باسانی پلا سکتے ہیں۔ گرم دودھ یا گرم چائے میں ملا کر بھی کیسٹرائل دے سکتے ہیں۔

فائدہ آجکل جو بے ذائقہ کیسٹرائل (Tasteless Castor) فروخت ہوتا ہے اس کے پینے میں مریض کو کوئی دقت اور نفرت نہیں ہوتی۔ نازک مزاج اشخاص خصوصاً عورتوں اور بچوں کو اسی قسم کا کیسٹرائل دینا چاہیے۔

(۷) شایف و جمول (سپازمیٹریز Suppositories) یہ چھوٹی چھوٹی مخروطی شکل کی دوا کی بتیاں ہوتی ہیں جو عموماً ایک انج لمبی اور چوتھائی انچ موٹی ہوتی ہیں سپازمیٹری یعنی شافہ کے باریک حصے کو مقعد کے سوراخ پر رکھ کر پھر اسکو آہستہ سے دبا کر اندر داخل کر دیں لیکن مریض ہائیں کروٹ پر لیٹا ہوا ہو۔ اور اس نے گھٹنے سیکڑے موئے ہوں۔ اس قسم کی دوا کی بتی جب مقعد میں داخل کی جاتی ہے تو وہاں پر وہ جسم کی گرمی سے پگھل جاتی ہے۔ اور دوا جذب ہو کر اپنا اثر کرتی ہے۔

فائدہ بچوں کے لئے اس قسم کے چھوٹے چھوٹے شایف بنے ہوئے ہوتے ہیں مقامی استعمال کی دوائیں۔ ایسی دوائیں جو مقامی طور پر استعمال کی جاتی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) مرہمیں۔ (ایٹنٹ مینٹس) ۲۔ مالش کی دوائیں (رینی مینٹس) ۳۔ زخم وغیرہ دھونے کی دوائیں۔ (لویشنز) ۴۔ غرغہ کرشیکی دوائیں (کارگلز) ۵۔ آنکھ دھونے کی دوائیں یا آنکھ میں ڈالنے کی دوائیں (آئی واشیز۔ آئی لویشنز) ۶۔ جلد پر چپکانے والی دوائیں (پلاسٹرز) اب ذیل میں ہر ایک کا مفصل بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) مرہمیں (ایٹنٹ مینٹس) (Ointments) بعض مرہمیں تو صرف

زخموں وغیرہ پر لگائی جاتی ہیں لیکن بعض مرہم سیماں (Blue ointment) جسم کے کسی حصے پر صرف ملی جاتی ہیں۔ تاکہ وہ خاص دوا جو ان میں ہوتی ہے (جیسے مرہم سیماں میں سیماں) وہ جلد کے ذریعے خون اور جسم میں جذب ہو جائے۔

(۳) ادویہ مالش (لینیمنٹس) (Liniments) مالش کی دوائیں عموماً خمیری یا روغن سیال ہوتی ہیں یعنی یہ سپرٹ یا تیل میں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کو بعض اوقات جلد پر صرف طلا کر دیتے ہیں یا لگا دیتے ہیں لیکن بالعموم ان کو مقام ماؤف یا مقام درد پر ملا کرتے ہیں۔ اگر ایسی دوا کو ملنا ہو تو تھوڑی سی دوا تھیلی پر لیکر اس کو مقام ماؤف پر اچھی طرح ملیں لیکن اس قدر زور سے نہ ملیں کہ جس سے درد ہونے لگے یا وہ جگہ رگڑی جائے جب ہاتھ یا ٹانگ پر ایسی دوا ملنی ہو تو ہمیشہ نیچے سے اوپر کو ملیں۔ یعنی کندھے یا گولہ کی طرف کو۔ اور جہاں ہڈی نمایاں ہو۔ جیسے پنڈلی کی ہڈی کا کنارہ وہاں پر نہ ملیں۔ دوا ملنے کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھو لینا چاہیئے۔

(۴) غسل (لوشنز، Lotions) لوشنز آبی سیال یعنی پانی والی دوائیں۔ ہوتی ہیں جن سے زخموں کو دھوتے ہیں یا لوشٹ وغیرہ ان میں تر کر کے دردناک مقام پر رکھتے ہیں۔ اگر کوئی ممبر یا ممبر یعنی مقام استعمال پر سردی پیدا کر نیوالا یا بذریعہ بخارات اڑ جانے والا لوشن استعمال کرنا ہو تو اس میں لوشٹ کا ٹکڑا تر کر کے اکہرا ہی مقام ماؤف پر رکھیں اور اس کو ہوا لگنے دیں اور جب وہ خشک ہو جائے تو اس پر اور لوشن چھڑک دیں یا اور لوشٹ کا ٹکڑا لوشن میں بھگو کر اس کی جگہ لگا دیں۔

(۵) غرغریے (گارگلز، Gargles) غرغریہ کی دوائیں بھی ہمیشہ سیال یعنی پانی ملی ہوئی ہوتی ہیں جن کو امراض دہن و زبان و حلق میں استعمال کیا جاتا ہے غرغریہ کی دوا کا فائدہ مریض کے ٹھیک طور پر غرغریہ کرنے پر ہی منحصر ہوتا ہے بچوں کو غرغریہ کی دوا استعمال نہیں کرانی چاہیئے کیونکہ وہ بجائے غرغریہ کرنے کے اسے پی جاتے ہیں۔

دھواںکھ دھونے یا اس کو غسل دینے کی دوائیں (آئی واشز، Eyewashes) آنکھ دھونے کی کسی دوا یا لوشن کے استعمال کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ اس دوا کو آنکھ کو غسل دینے کے گلاس (آئی باٹھ) جو چارپانچ آنے کو ہر ایک انگلیزی دوا فروش سے مل سکتا ہے) میں بھر کر اور اس کو آنکھ کے ساتھ لگا کر پھر اس میں آنکھ کو کھول کھول کر

جھپکیں اسی طرح سے چار پانچ منٹ تک آنکھ کو غسل دیتے رہیں۔ سردی کے موسم میں دوا گرم ہونی چاہیے اگر آنکھ کو صرف دھونا ہی مقصود ہو تو دوا کو چینی کی ایک بالکل پاک و صاف تشری یا پیالی میں ڈالکر اور پھر اس میں ذرا سا صاف لٹنٹ یا باریک ملل کا ٹکڑا بھگو کر پہلے آہستہ آہستہ آنکھ پر دوا ٹپکائیں۔ اور پھر پلکوں اور پپوٹوں کو آہستہ آہستہ ملیں تاکہ جھی ہوئی سیل اور کیٹ اتر جائے پھر آنکھ کو کھولکر اور اس میں دوا ٹپکا کر آہستہ آہستہ احتیاط سے دھو کر صاف کریں۔ ایک دفعہ آنکھ دھونے میں جو لٹنٹ وغیرہ کا ٹکڑا استعمال کیا جائے اسکو دوبارہ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر کرنا ہی ہو تو پاک و صاف طریق پر دھو کر اور پھر پانی میں جوش دے کر استعمال کرنا چاہیے۔

(۶) پلستر (پلاسٹر Plaster) کسی وقت پلاسٹرز کے استعمال کر نیکا بہت رواج تھا لیکن اب وہ بہت کم استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایسا شخص جو ہر روز غسل کا عادی ہو اس کے پلاسٹر نہیں لگانا چاہیے۔ اور جب پلاسٹر لگا دیا جائے تو اسکو اتارنا نہیں چاہیے جب تک کہ وہ خود نہ اتر جائے کبھی دودھ پلانے والی عورت کی چھاتی پر دودھ کو خشک کرنے کیلئے بیلا ڈونا یا پلاسٹر لگایا کرتے ہیں لیکن اب اکثر اس کی بجائے بیلا ڈونا گلیسرین لگا کر اور اسکو لٹنٹ وغیرہ سے ڈھک کر باندھ دیتے ہیں۔

مسہلات۔ مسہلہ دوائیں بھی بشکل (۱) گولی (۲) سفوف (۳) جڑ عہ جو شدار اور (۴) مکسچر دی جاتی ہیں۔ مسہلہ گولیاں یا سفوف چونکہ آہستہ آہستہ یعنی دیر سے اثر کرنے والی دوائیں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو رات کو سوتے وقت دیتے ہیں۔ نمکین مسہلہ دوائیں مثلاً میگ نے شیا سلفاس یا سوڈا سلفاس یا بکھاری چشموں کے ملین پائی وغیرہ جو کہ سریع الاثر یعنی جلد اثر کرنے والی دوائیں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو علی الصبح یعنی صبح سویرے ہی دیتے ہیں۔ ایسی نمکین ملین یا مسہلہ دوا کو پلانے کے نصف یا ایک گھنٹہ بعد اگر گرم پانی کا ایک گلاس یا گرم چائے کی ایک پیالی پلا دی جائے تو دوا کا مسہلہ اثر اور بھی جلد ہوتا ہے۔ مسہلہ دواؤں کو دوپہر یا تیسرے پہر کو نہیں دینا چاہیے چونکہ پھر مریض کو بروقت غذا انہیں دی جاسکتی۔

دوا دینے کے اوقات۔ جو دوا دن میں تین بار دینی ہو اس کے دینے کے بہترین اوقات یہ ہیں۔ کہ صرف دن کے دس بجے پھر دو بجے اور پھر چھ بجے شام کے

دی جائے۔ اور جو دوا چار چار گھنٹے بعد دینی ہو اسکو دن رات میں ہر چار چار گھنٹے بعد اس طرح سے دینا چاہیئے۔ یعنی دن کو دس بجے صبح پھر دو بجے دوپہر پھر چھ بجے شام۔ اور پھر دس بجے اور دو بجے رات کو اور پھر چھ بجے صبح کو۔ اور جو دوا دن میں چار بار دینی ہو اسکو دس بجے صبح دو بجے دوپہر چھ بجے شام اور دس بجے رات کو سوتے وقت دیں۔ جو دوا چھ چھ گھنٹے بعد دینی ہو اسکو بارہ بجے دوپہر چھ بجے شام پھر بارہ بجے رات کو اور چھ بجے صبح کو دیں۔ اور جو دوا تین تین گھنٹے بعد دینی ہو اسکو تین بجے چھ بجے نو بجے اور بارہ بجے شب اور روز دینا چاہیئے۔

جن دواؤں کو کھانا کھانے سے قبل دینا ہو ان کو کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے دینا چاہیئے۔ اور جن دواؤں کو کھانا کھانے کے بعد دینا ہو ان کو کھانا کھانے کے بعد فوراً ہی دینا چاہیئے۔ بہت سی دوائیں ہمیشہ کھانا کھانے کے بعد ہی دی جاتی ہیں۔ مثلاً مچھلی کا تیل (کاڈلورائل) فولاد اور شکھیا کے مرکبات عام طور پر غذا کے بعد ہی دیئے جاتے ہیں اور جو دوائیں کھانے سے پہلے دی جاتی ہیں وہ عام طور پر کھاری یا ترش ہوتی ہیں مثلاً بائی کاربونیٹ آف سوڈا وغیرہ تاکہ ان سے بھوک زیادہ ہو جائے کسی کسچر یا سیال دوا کو شیشی سے نکالتے وقت شیشی کو ابھی طرح سے ہلا لینا چاہیئے۔ کیونکہ اگرچہ دوا بالکل صاف ہی دکھائی دیتی ہو مگر پھر بھی ممکن ہے کہ اس میں بعض ثقیل اجزاء مثلاً گلیسرین یا خربت وغیرہ ہوں جو تہ نشین ہو جاتے ہیں یا بعض ایسے لطیف اور اڑنے والے اجزاء مثلاً مرکبات رُوح الکحمر (پیرٹ) یا پروسک ایڈ وغیرہ جو کہ سیال کی سطح پر ہی تیرتے رہتے ہیں بعض ایسے کسچر ہوتے ہیں جن میں بسمتہ وغیرہ جیسے ناقابل انحلال سفوف ہوتے ہیں ایسی دوا کو اور زیادہ ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے پس ایسی دوا کی شیشی کو خوب ہلا کر تاکہ تہ نشین دوا خوب باہم مل جائے شیشی میں سے نکالیں اور نکالتے ہی فوراً پی جائیں تاکہ گلاس یا پیالی میں دوا پھر تہ نشین نہ ہو جائے۔

شراب اور دیگر محرکات۔ اگرچہ شراب چائے قہوہ اور کوکو وغیرہ کا مفصل بیان گذشتہ باب میں کیا جا چکا ہے لیکن یہاں پر وقت ضرورت مریض کو شراب وغیرہ دینے کے متعلق ضروری ہدایات درج کی جاتی ہیں۔

سرد ممالک میں اکثر لوگ گرم و مقوی غذاؤں کی طرح سے شراب کو بھی بطور محرک و مقوی جسم استعمال کرتے ہیں۔ اس غرض کیلئے عموماً رات کے کھانے کیساتھ تھوڑی شراب پنی لیا کرتے ہیں۔ پس ایسی صورت میں صرف ان لوگوں کو جنہیں کوئی مذہبی مانع نہ ہو چو بس گھنٹے میں ایک یا دو اونس سے زیادہ شراب نہیں پینی چاہیئے۔ لیکن جو لوگ کافی غذا کھاتے ہیں ان کو درحقیقت شراب خانہ خراب کے پینے کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی۔

بعض اوقات شراب کو بطور ایک محرک مقوی دوا کے استعمال کرنا چاہیئے۔ ایسی صورت میں حسب ہدایت معالج اس کو نہایت احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے۔

جریان خون (ہیموریج) کی حالت میں شراب نہیں پینی چاہیئے کیونکہ اس سے حرکت قلب تیز ہو کر دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس سبب سے جریان خون بڑھ جاتا ہے کسی یہوش مریض کے منہ میں بھی بلا تشخصیہ و بلا ضرورت شراب نہیں ڈالنی چاہیئے جب کسی مریض کو تقویت کیلئے برانڈی شراب دینی ہو تو اس میں زیادہ پانی ملا کر نہیں دینا چاہیئے ایک حصہ برانڈی میں دو حصہ پانی ملانا کافی ہوتا ہے۔ البتہ اگر کمزور مریض بچوں میں سے دینا پڑے تو اس میں پانچ چھ حصہ پانی ملا نا چاہیئے تحریک و تقویت کیلئے برانڈی کو بار بار دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا محرک اثر جلد ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر مریض کو ضعف یا کمزوری محسوس ہوتی ہے پس چونکہ اس کو بار بار دینا ہی مفید ہوتا ہے اس لئے اس کو تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینا چاہیئے۔ چنانچہ جو بس گھنٹے میں تین اونس برانڈی سے زیادہ نہیں دینی چاہیئے۔ اور مریض کے ضعف یا کمزوری کے مطابق اس مقدار کو تقسیم کر کے مختلف معین اوقات میں دینا چاہیئے۔ بہتر صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک ڈرام برانڈی ایک ایک گھنٹے بعد دی جائے یا دو دو ڈرام دو دو گھنٹے بعد وغیرہ۔ لیکن معمولی مریضوں میں نصف اونس (سوا تولہ) ہر چار چار گھنٹے بعد دینی بہتر ہوتی ہے۔ واٹن یعنی ہلکی شراب مثلاً پورٹ واٹن وغیرہ عام طور پر کھانے کے ساتھ دی جاتی ہے۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو اس کو دو کھانوں کے درمیان بھی دے سکتے ہیں ایسی صورت میں اس کو ایک انڈے کی زردی کیساتھ پھینٹ کر دینا بہتر ہوتا ہے۔ بالعموم چار یا چھ اونس (دو یا تین چھٹانک) پورٹ واٹن دن بھر میں دیا کرتے ہیں۔ اور اس کو ایک وقت میں دو اونس یا ایک چھٹانک کی مقدار میں دیتے ہیں۔ بعض کمزور مریضوں میں جو غذا بخولی نہیں کھا سکتے کبھی انڈا

اوبرانڈی مکسچر دیا کرتے ہیں۔ (دیکھو ایک فلپ آگے مریض کی غذاؤں کے بیان میں) مرض نیمو نیا میں جو کہ ایک مختصر شدید بیماری ہے کبھی زیادہ مقدار میں شراب دیا کرتے ہیں لیکن ایسے امراض میں جیسا محرقہ بطنی (ٹائیفائیڈ فیور) جو کہ برہمن ہفتے تک چڑھا رہتا ہے۔ اور کبھی دوبارہ سب بارہ عود کر کے مہینوں تک نہیں اترتا۔ برانڈی اگر دینی ہو تو پہلے نہایت غلطی مقدار میں دیا کرتے ہیں مثلاً چوبیس گھنٹوں میں ایک یا دو اونس لیکن انتہائی مرض میں یا جب مرض طول پکڑ کر مریض زیادہ کمزور ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں اس کو شبانہ روز میں چھ یا آٹھ اونس کی مقدار تک بھی دیا کرتے ہیں لیکن جیسا کہ گذشتہ باب میں شراب کے بیان میں بتایا جا چکا ہے۔ اب یورپی ڈاکٹر بھی پہلے کی نسبت شراب کا بلور دو لٹے محرقہ و مقوی بہت کم استعمال کرتے ہیں۔

دیگر محرکات مثلاً چائے قہوہ کو کو کا بیان دیکھو گذشتہ باب حفظانِ صحت میں۔
مُشْتَاہِدہ مریض۔ تیمار دار کیواسطے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ مریض کی خبر گیری کرتے وقت اسکا بغور ملاحظہ کرتا ہے۔ یعنی اسکے حالات کو اچھی طرح سے دیکھتا ہے۔ اور جب معالج یعنی ڈاکٹر یا حکیم مریض کو دیکھنے کیلئے آئے تو مریض کے حالات کی تمام ضروری باتیں وہ معالج کو بتائے۔ چونکہ علاج کی کامیابی زیادہ تر اسی پر منحصر ہوتی ہے کہ معالج کو مریض کی حالت کا صحیح علم ہوتا ہے۔ اور اگر حالت مریض یا علامت مریض میں کوئی تغیر رونما ہو مثلاً بعض خطرناک علامات پیدا ہو جائیں تو ایسی صورت میں علاج معالجے میں بھی فوراً ضروری تغیر کیا جائے پس مریض کا مشاہدہ کرتے وقت تیمار دار کو مندرجہ ذیل باتوں کو بغور مد نظر رکھنا چاہیئے۔

(۱) حرارت جسم و رفتار نبض (۲) پھریری جھرجھری یا لرزہ (۳) خواب یا نیند (۴) درو یا تکلیف (۵) وضع مریض (۶) جلد کی حالت و رنگت (۷) زبان کی حالت (۸) بھوک اور پیاس (۹) متلی و قے (۱۰) تنفس کھانسی اور بلغم کی حالت (۱۱) آنتوں کی حالت اور اجابت (۱۲) پیشاب کی حالت (۱۳) دواؤں کے اثرات (۱۴) دل کی حالت۔

اگرچہ ہر ایک مریض میں مذکورہ بالا تمام باتوں کو ملاحظہ کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ لیکن تیمار دار کو ان تمام باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور جس مریض میں ان میں سے جو باتیں قابل ملاحظہ ہوں ان کو معالج کی اطلاع کیواسطے ضرور نوٹ کر لینا یا لکھ لینا چاہیئے (۱) حرارت جسم اور رفتار نبض۔ اکثر شدید امراض اور بالخصوص بخار میں

مریض کے جسم کی حرارت اور اس کی نبض کی رفتار کا معلوم کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے چنانچہ اس کے معلوم کرنے کے طریق کو آگے بالوضاحت بیان کیا گیا ہے (۲۲۳ صفحہ ۲)

(۲) پچھری جھری اور لرزہ (رائگرز) مریض کو جھری پچھری یا جاڑا معلوم ہونا ایک نہایت ضروری علامت ہے کیونکہ یہ بہت سی بُری بیماریوں کے شروع میں پائی جاتی ہے جب کسی شدید مرض کے دوران میں یا کسی آپریشن یعنی عمل جراحی کے بعد یا لرزہ معلوم ہو تو وہ مقام ماؤف میں مواد یا سپ پڑنے کی دلیل ہوتی ہے۔ پس تیمار یا نرس کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو بغور نوٹ کر لے کہ مریض کو کس کس وقت لرزہ یا جاڑا معلوم ہوتا ہے اور آیا وہ خفیف ہوتا ہے یا شدید اور کتنا عرصہ رہتا ہے، بعض صورتوں میں تو مریض کو خفیف سی جھری محسوس ہوتی ہے لیکن بعض صورتوں میں ایسی شدید پچھری لگتی ہے کہ کانپتے کانپتے مریض کے دانت بجنے لگتے ہیں۔ اگر کسی خطرناک مریض کو لرزہ محسوس ہونے لگے تو اسکی اطلاع فوراً معالج کو دینی چاہیئے کیونکہ یہ لرزہ کے وقت مقررہ میٹر لگا کر مریض ٹیمپچر معلوم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بالعموم لرزہ بخار کی علامت ہوتی ہے جاڑے کی علامت نہیں ہوتی جیسا کہ ملیر یا بخار میں بھی بتایا جائیگا۔ اسی لئے ملیر یا بخار کو اردو میں جاڑا بخار۔ فارسی میں تب لرزہ اور انگریزی میں ایگیو (Ague) کہتے ہیں۔

(۳) خواب یا نیند مریض کی حالت خواب یا نیند کو بغور ملاحظہ کرنا چاہیئے یعنی یہ کہ آیا (۱) مریض حسب معمول آرام سے سوتا رہا ہے یا (۲) رات کو جاگتا رہا ہے یا (۳) صبح تک گہری نیند میں سوتا رہا ہے۔ یا (۴) نیند میں چونک کر اٹھتا رہا ہے یا (۵) بستر میں کروٹیں بدلتا رہا ہے۔ یا (۶) خواب میں بڑا اتار رہا ہے یا (۷) نیند میں خرگٹے لیتا رہا ہے مریض کی نیند کے متعلق مذکورہ بالا تمام باتوں کو بغور نوٹ کرنا چاہیئے۔ نیز بحیثیت مجموعی مریض جتنا عرصہ سو یا ہو اس کو بھی درج کرنا چاہیئے۔

(۴) درد یا تکلیف۔ مریض اگر کسی قسم کے درد یا تکلیف کا اظہار کرے تو تیمار کو چاہیئے کہ وہ اسکی اطلاع معالج کو دے کہ مریض کو کس وقت اور کس مقام پر درد ہوا اور کتنا عرصہ رہا۔ اگرچہ جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے مریض ہمیشہ دکھیا رہتا ہے یعنی وہ ہمیشہ اپنے دکھ درد کا ہی اظہار کرتا رہتا ہے اور بعض اوقات بجائے حقیقی درد کے دہمی اور خیالی درد کا ہی اظہار کرتا رہتا ہے لیکن بہر صورت اس کے درد دکھ کو سن کر اسکی معالج

کو اطلاع دینی چاہیے جو کہ حقیقی اور وہی درد کی تشخیص کر سکتا ہے تیمارداریا نرس کو یہ مناسب نہیں کہ وہ مریض کے بیان کردہ درد یا دھک کو وہی یا خیالی سمجھ کر منالج سے اسکا اظہار نہ کرے بلکہ اس کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس قسم کا اظہار کر کے خود سبکدوش ہو جائے اور حقیقی یا وہی درد کی تشخیص کو منالج پر چھوڑے۔

(۵) وضع مریض۔ شدید امراض میں مریض اپنے آپ کو جس وضع میں رکھتا ہے یعنی چیت نیٹتا ہے یا کروٹ پر لیٹتا ہے۔ یا گھٹنے سکیڑے رکھتا ہے وغیرہ اسکو مد نظر رکھنا اور منالج کو بتانا بھی نہایت ضروری اور سفید ہوتا ہے بہت سے بخاروں کے درمیان جب مریض کئی دن تک برابر چیت لیٹا رہتا ہے اور پھر وہ دفعۃً اپنی کروٹ بدلتا ہے تو یہ اکثر اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ وہ روبہ صحت ہونے لگا ہے۔

اگر ایک مریض اپنے گھٹنے سکیڑے ہوئے چیت لیٹا رہتا ہے اور اپنے ہیٹ کو کپڑا وغیرہ بھی نہیں چھونے دیتا۔ تو یہ عموماً ورم باریطون (سیری ٹو نائٹس) یعنی مسدود آنتوں وغیرہ کی غلافی جھلی کی سوجن کی علامت ہوتی ہے۔

(۶) حالت چلد تیمارداریا نرس کو چاہیے کہ وہ مریض کے جسم کی جلد کی حالت کو بھی بغور ملاحظہ کرے کہ آیا جلد بالکل خشک اور گرم ہے یا نم ہے یا پسینے سے تر ہے اور اگر پسینہ آئے تو اسوقت کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ نیز اگر مریض کے جسم پر کسی قسم کے چھوٹے چھوٹے دانے (ریش) یا دو دوڑے وغیرہ (ارپ سشنز) وغیرہ پیدا ہو جائیں یا جسم کا کوئی حصہ غیر معمولی طور پر سرخ ہو جائے۔ تو اسکو بھی نوٹ کر لینا چاہیے۔ مریض کو غسل دیتے وقت اگر اسکے جسم پر کوئی داغ یا ورم معلوم ہو یا اس کے جسم کی جلد کی رنگت کچھ غیر معمولی یا بدل ہوئی ہو تو اس کی بھی منالج کو اطلاع کرنی چاہیے۔ دوران مرض میں اگر مریض کے بیشترہ یا چہرہ کی رنگت وغیرہ میں فرق آجائے تو اسکی بھی منالج کو اطلاع دینی چاہیے۔

آنکھ ناک یا کسی اور مقام سے اگر کسی قسم کی رطوبت وغیرہ تراوش پائے تو اس سے بھی منالج کو مطلع کرنا چاہیے۔ تیمارداریا نرس کو چاہیے کہ وہ ایسی تراوش یا فتر رطوبت کے رنگ و قوام اور مقدار کو بھی ملاحظہ کرے۔

عورتوں کی تیمارداری میں مریضہ کے ایام ماہواری کے متعلق اگر وہ دوران مرض میں آجائے تو منالج کو ضرور اطلاع دینی چاہیے۔ نیز یہ بھی بتانا چاہیے کہ ماہواری

باقاعدہ ہے۔ یا تکلیف سے آتی ہے یا کم آتی ہے یا زیادہ آتی ہے اور اسکا رنگ معمولی ہے یا غیر معمولی۔

(۷) حالت زبان۔ حالت مرض میں زبان کی حالت مختلف ہوتی ہے چنانچہ (۱) پراگندہ اہمال (پہرو) میں مرض کی زبان شوخ سرخ رنگ کی ہوتی ہے (۲) تمام بخاروں کی حالت میں زبان سلی ہوتی ہے۔ (۳) مرض سکے میں مرض کی زبان متورم ہوتی ہے۔ اور مشکل منہ سے باہر نکلتی ہے ہم مرض لقوہ یا استرخا میں زبان منہ سے باہر نکالتے وقت ایک طرف کو ٹیڑھی ہو جاتی ہے (۵) زہر شراب یا ایلیکھا لیم میں زبان منہ سے باہر نکالتے وقت کانپتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ مریض کی زبان کو صبح کچھ کھانے پینے سے پہلے ہی دیکھنا چاہیے۔

(۸) بھوک اور پیاس جب جسم میں غذا کی کمی ہوتی ہے تو غذا کی خواہش ہوتی ہے یعنی بھوک لگتی ہے لیکن پیاس اکثر دہن کی استری جھٹی یا العابد ار جھٹی کی حالت صحت کے متغیر ہونے سے لگا کرتی ہے۔

شدید امراض میں بھوک تو ہمیشہ کم ہو جاتی ہے لیکن پیاس بالعموم بڑھ جاتی ہے تیمار دار یا نرس کو بھوک اور پیاس کو بھوک کرنا چاہیے۔ (۱) کہ مریض نے کس کس وقت کیا کیا اور کتنی کتنی غذا کھائی پی ہے (۲) اور یہ کہ کھانیکے بعد مریض کو درد وغیرہ تو نہیں ہوا یا اجابت تو نہیں ہوئی (۳) آیا مریض نے غذا کو رغبت سے کھایا یا اصرار سے (۴) کیا مریض کسی خاص قسم کی غذا وغیرہ کی خواہش کرتا ہے یعنی اسے مانگتا ہے؟

(۹) متلی اور قے اگر مریض کو متلی اور قے کی شکایت ہو تو (۱) قے آتے وقت کو نیز (۲) جو کچھ قے میں نکلے اسکی رنگت کو اور (۳) یہ کہ قے درو کیسا تھ آئی یا بلا درد (۴) اور یہ کہ قے کرتے وقت مریض کو زور سے قے کرنی پڑی یا کیسے تیمار دار یا نرس کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو معالج کے ملاحظہ کے لئے قے کو محفوظ رکھا جائے۔

(۱۰) تنفس کھانسی اور بلغم کی حالت تیمار دار یا نرس کیلئے اکثر اوقات مریض کے تنفس کو گشتا ضروری ہوتا ہے پس اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک تندرست جوان آدمی ایک منٹ میں تقریباً سترہ بار سانس لیتا ہے اگر مریض کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ اس کے سانس گرتے ہیں تو پھر بلا اودہ اس کے سانس کی رفتار زور تیز ہو جاتی ہے۔ اسلئے مریض کی سانس اسکی اطلاع اور علم کے بغیر ہی گنتی چاہیے پھیپھڑوں کے امراض مثلاً نیومونیا وغیرہ میں تنفس کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے

ہے۔ بچوں کے تنفس کی تعداد جانوروں کے تنفس کی تعداد کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور بچے کے پیٹ پر ہاتھ رکھنے سے اسکو ہآسانی گن سکتے ہیں۔ تنفس کا بیان دیکھو صفحہ ۵۵ پر اور تعداد تنفس کا صفحہ ۶۰ پر۔

کھانسی بالعموم ہوائی نالیوں میں بلغم کے سبب پیدا ہوا کرتی ہے جسکو طبیعت خارج کرنا چاہتی ہے۔ لیکن کبھی حلق یا ہوائی نالیوں میں صرف خراش کے سبب کھانسی آیا کرتی ہے۔ لیکن ایسی صورت میں کھانسی خشک ہوتی ہے۔ اس میں بلغم وغیرہ نہیں نکلتا۔ تیماردار یا زس کو کھانسی کے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ (۱) کھانسی کتنی بار آئی ہے اور (۲) کیا کھانسی مریض کے اٹھنے بیٹھنے یا کر دٹ بدلنے سے آئی ہے (۳) کھانسی کی خصوصیات یعنی جب ہوائی نالیوں میں ورم ہو جاتا ہے جسکو ڈاکٹری میں برانکائیٹس کہتے ہیں تو (۱) اسکے شروع میں خشک کھانسی آتی ہے لیکن (ب) کچھ دنوں بعد کھانسی میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے (ج) شروع مرض سہل میں کھانسی ٹھسکے دار ہوتی ہے لیکن آخر مرض سہل میں کھانسی نہایت شدید اور اچھوڑاؤ تکلیف دہ ہوتی ہے (د) نیمونیا میں کھانسی تھوڑی لیکن تکلیف دہ ہوتی ہے (۵) خناق میں کھانسی ٹھسکے دار یا خراٹے دار ہوتی ہے۔ اور (۶) کالی کھانسی میں کھانسی تنگی ہوتی ہے یعنی حلق میں میٹھن ہوتی ہے۔ ریٹیٹانگ مرغ کی سی نکلتی ہے (۷) بلغم جو کھانسی میں خارج ہوتا ہے وہ بھی مختلف قسم کا ہوتا ہے چنانچہ کبھی تو یہ رفیق یا پتلا ہوتا ہے کبھی غلیظ یا گاڑھا یا ریٹھ دار (میوکس) ہوتا ہے کبھی پیپ دار (پیپورونینٹ) ہوتا ہے کبھی لیسدار اور چیچا ہوتا ہے اور کبھی زنگاری اور خون آمیز ہوتا ہے جیسے نیمونیا اور سہل میں۔ تیماردار کو چاہیے کہ وہ اس بات کو بھی دیکھے کہ بلغم کس طرح سے خارج ہوتا ہے اسکا رنگ و رقوم وغیرہ کیسا ہے اور آیا وہ پانی میں ڈوبتا ہے یا نہیں؟ اگر بلغم کارنگ زنگاری ہے تو یہ نیمونیا کی علامت ہے اگر بلغم جھاگدار ہے تو یہ ذات الجنب کی علامت ہے اگر بلغم لیسدار ہے تو یہ ہوائی نالیوں کی سوزش (برانکائیٹس) کی علامت ہے۔ پرانی کھانسی میں زرد رنگ کا گاڑھا بلغم خارج ہوا کرتا ہے مرض سہل میں بلغم خون آمیز ہوتا ہے۔ اور نیمونیا میں بھی بلغم خون کی آمیزش سے زنگاری رنگ کا ہوتا ہے اگر بلغم بدبو دار یا متعفن ہو تو ایک نہایت خطرناک علامت ہوتی ہے

مریض کو ہمیشہ آگالداں نف دان یا چمچی (سیلاچی) وغیرہ میں جسمیں کہ فیٹائل یا پانچ فیصدی کا کاربالک لوشن وغیرہ ڈالا ہوا ہو تھو کنا چاہیے اور ایسا آگالداں وغیرہ جو بلغم سے

بھرا ہوا ہو وہ کئی گھنٹوں تک مریض کے لباس نہ چھوئے دیں بلکہ اگر دوا گالڈان ہوں تو بہتر ہے تاکہ ایک کو صاف کیا جائے تو دوسرا موجود ہے جسے گالڈان میں مریض بات کو بلغم تھوکتا رہے اسکو صبح ہی اٹھا کر اور کسی چیز سے ڈھک کر علیحدہ رکھ دینا چاہیئے اور جب معالج یعنی ڈاکٹر یا حکیم آئے تو اسے دکھانا چاہیئے۔

(۱۱) آنتیں اور اجابت جب مریض نے حاجت کر چکے تو تیماردار یا نرس کو اسکی اجابت کا بھی ملاحظہ کرنا چاہیئے تاکہ یہ معلوم ہو کہ آیا مریض کو اجابت حسب معمول فراغت سے ہوئی یا قبض سے اگر مریض کو دست آتے ہوں تو دستوں کی تعداد اور انکی رنگت وغیرہ کا بھی خیال رکھنا چاہیئے اور اگر دست آتے وقت پیٹ میں درد ہو تو اسکو بھی نوٹ کرنا چاہیئے اور اگر دستوں میں خون آئے تو معالج کو خاص طور پر اسکی اطلاع دینی چاہیئے جب ڈاکٹر یا حکیم کے ملاحظہ کیلئے مریض کی اجابت کو دکھا جائے تو فینائل میں ایک کپڑا لٹا کر کے بیڈ پین یا طرف براز کے اوپر ڈھک کر غسل خانے میں رکھیں اور جب ڈاکٹر یا حکیم آئے تو اسے یہ احتیاط ملاحظہ کرا دیں۔

(۱۲) قارورہ یا پیشاب قارورہ اصل میں اس شیشی کو کہتے ہیں جس میں مریض کا پیشاب کھا جاتا ہے لیکن اب قارورہ کا استعمال پیشاب پر ہی ہونے لگا ہے۔ مریض کے قارورہ یا پیشاب کو بھی بغور ملاحظہ کرنا چاہیئے تاکہ اسکے متعلق معالج یعنی ڈاکٹر یا حکیم کو بتایا جاسکے یا اگر ضرورت ہو تو اسکو امتحان کر نیگے لئے ڈاکٹر کے پاس بھیجا جائے۔ قارورہ یا پیشاب کے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۱۔ پیشاب کی رنگت کیسی ہے؟ اگر پیشاب کچھ عرصہ پڑا ہے تو اسکے نیچے درد تو تھلشیں نہیں ہوتا ۲۔ پیشاب کی بو غیر معمولی اور خاص قسم کی تو نہیں؟ ۳۔ پیشاب کھل کر آتا ہے یا ٹپک کر پھوٹا پھوٹا اور بار بار آتا ہے یا زیادہ مقدار میں آتا ہے؟ جلن یا درد کی آتا ہے؟ اور ونترات میں کتنی بار آتا ہے جب مریض کا پیشاب کیمیاٹی یا خرد بینی امتحان کیلئے کسی ڈاکٹر کے پاس بھیجا ہو تو اسکو ایک بالکل صاف شیشی میں ڈاکٹر اور شیشی پر لپیل لگا کر جس پر مریض کا نام وغیرہ لکھا ہو ڈاکٹر کے پاس بھیجا چاہیئے تیماردار یا نرس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ خطرناک بیماری میں وہ اس بات کو معلوم کرے کہ آیا مریض حسب معمول پیشاب کرتا ہے یا نہیں کیونکہ بعض امراض میں پیشاب بند ہو جاتا ہے یا پیدا ہی نہیں ہوتا جو ایک نہایت خطرناک علامت ہے اور جسکے متعلق فوراً معالج کی توجہ کو منعطف کرانا چاہیئے مفلوج و مسترخ یا بیہوش مریض پیشاب کرنیکی حاجت کو محسوس ہی نہیں کرتے اگرچہ انکا مشاہدہ پیشاب سے بھر کر تنہا ہوا بھی ہو عورتوں میں وضع حمل کے بعد اور کئی ایک مریضوں میں

بعض اعمال جراحیہ یعنی آپریشنوں کے بعد مثلاً کئی گھنٹوں یا کئی دنوں تک ایسا ضعیف یا مسترخ ہو جاتا ہے کہ مریض طبعی طور پر بالکل پیشاب نہیں کر سکتا۔ پس ایسی حالت میں مریض اگر چند گھنٹوں تک پیشاب نہ کرے تو اسکی اطلاع فوراً معالج یعنی ڈاکٹر یا حکیم کو دینی چاہیے کیونکہ اگر اسکا جلدی تدارک نہ کیا جائے تو یہ بات بہت خطرناک ہو سکتی ہے جب پیشاب بند ہو جاتا یا رگ جاتا ہے تو کبھی ٹریا سلائی کے ذریعے اسکو نکال دیتے ہیں۔ جب مریض کو بکثرت پسینہ آتا ہے تو ایسی حالت میں تھوڑے عرصہ کیلئے پیشاب کم مقدار میں اور سرخ رنگ کا آنے لگتا ہے۔

(۱۳) دواؤں کے اثرات مختلف دواؤں کی مختلف تاثیریں اور فوائد ہوتے ہیں چنانچہ بعض دوائیں قابض ہوتی ہیں بعض ملین یا مسہل بعض مدر ہوتی ہیں اور بعض سہج بعض محرک ہوتی ہیں اور بعض مسکن اور منوم پس تیمار دار یا نرس کو معالج سے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ جو دوا اسے مریض کیلئے تجویز کی ہے کیا مریض پر اسکے کسی خاص اثر ہو نیکا خیال رکھنا چاہیے اور دیکھنے رہنا چاہیے اور اسکی نتیجے کی اطلاع معالج کو دینی چاہیے بعض خاص مزاج یا خاص طبیعت کے مریضوں میں بعض ہر لی دوائیں نہایت تھوڑی مقدار میں بھی خطرناک علامتاں پیدا کرتی ہیں چنانچہ بعض مریضوں میں سٹرکین (جو ہر کچلہ) کی نہایت تھوڑی مقدار سے بھی بخوابی کی شکایت ہوتی ہے اور عضلات میں سختی اور پھر کمر محسوس ہونے لگتی ہے بعض میں آرسینک (سنگھیا) کی تھوڑی مقدار سے بھی پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے اور آنکھیں جلنے لگتی ہیں اسبطر سے بعض میں کونین سے سر درد کرتا اور چکراتا ہے اور کان بجنے لگتے ہیں بعض کو مری (سباب) کی معمولی طبی مقدار سے ہی منہ آجاتا ہے۔ یعنی مسوڑھے پھول جاتے ہیں زبان سوچ جاتی ہے منہ درد کرنے لگتا ہے اور اس سے رال بہنے لگتی ہے بعض میں سیادہ نا (القاح یسروج) کی معمولی طبی خوراک سے حلق خشک ہو کر لگتا ہے پتلیاں پھیلا جاتی ہیں اور جسم پر سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں بعض میں فیون کی معمولی طبی مقدار سے پٹیک یا اونگھ لگتی ہے یعنی مریض آنکھیں لگتا ہے اور اسکی آنکھوں کی پتلیاں سُکرا جاتی ہیں۔

(۱۴) مریض کے مزاج کی حالت تیمار دار یا نرس کیلئے بھی ایک نہایت ضروری بات ہے کہ وہ مریض کی نفسانی علامات یعنی وہ اسکے مزاج کے حالات کو بھی بغور ملاحظہ کرتی رہے اور معالج یعنی ڈاکٹر یا حکیم کو اطلاع دیتی رہے یعنی یہ کہ مریض کا مزاج چڑچڑاتا تو نہیں ہو گیا۔ اور وہ ہلکی باتیں تو نہیں کرتا۔ یا کسی وقت بڑبڑاتا تو نہیں؟ وغیرہ۔

اگر مریض کے چہرہ سر یا اعضا کے عضلات پھڑکنے لگیں یعنی ان میں غیر معمولی و غیر اختیاری حرکت ہو تو اس بات کی اطلاع معالج یعنی ڈاکٹر یا حکیم کو دینی نہایت ضروری ہوتی ہے۔

مریض کو سینج کرنا۔ بخار کی حالت میں جب حرارت جسم ۱۰۳ اور جسم سے زیادہ ہو یا جلد جلد بڑھے یا بڑھ کر قائم رہے۔ تو حرارت کے کم کر لیکے لئے یا تو مریض کے جسم کو سینج کرتے ہیں یا اُسے ترچا در میں لپیٹتے ہیں یا سر غسل دیتے ہیں چنانچہ خالص ٹھنڈے پانی یا نیم گرم پانی میں یا تین حصے سرد پانی میں ایک حصہ سرکہ ملا کر اس میں سینج یا ملائم سا کپڑا کر کے پھوڑ کر اس سے جسم کو پونچھ دیں اگر مریض کمزور ہو اور حرکت نہ کر سکتا ہو تو بتدریج پہلے اُسکے ہاتھ پھر پشت اور پھر ٹانگوں وغیرہ کو سینج سے پونچھ کر فوراً خشک کر دیں یہ تدبیر ہر قسم کے بخار میں مفید ہے۔ سینج ہمیشہ عمدہ اور صاف استعمال کرنا چاہیئے۔ اور بعد استعمال اسکو پاک اور صاف و خشک کر کے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ مستعملہ اور پرانا سینج استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

مریض کو ترچا در میں لپیٹنا۔ کپڑے کی ایک صاف چادر کو آب سرد یا آب نیم گرم میں بھگو کر خوب پونچھ ڈالیں پھر اس میں مریض کو لپیٹ کر اوپر سے ایک خشک کپل لپیٹ کر اس پر ایک دو کپل اور اڑھا دیں مگر مریض کا منہ کھلا رکھیں۔ اس حالت میں مریض کو نصف سے ایک گھنٹہ تک لٹائے رکھیں۔ بعدہ چادر وغیرہ کو دُور کر کے مریض کو بستر میں لٹا دیں۔ یا ایک چادر کو سرد پانی میں بھگو کر بغیر پونچھے اُس میں مریض کو لپیٹ دیں اور جب چادر ذرا خشک ہونے لگے تو قدرے آب سرد اس پر چھڑک دیں اور تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد مریض کی ٹیپیر پھر لیتے رہیں جب حرارت جسم ۹۹ درجے پر آجائے یا مریض کو جاڑا محسوس ہونے لگے تو اسکو چادر سے نکال کر بستر میں لٹا دیں۔

آب سرد کا ترپڑا۔ شراب کی بیہوشی یا گرمی کا دھک یا لو لگنے میں جب آدمی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ سر پر آب سرد دھارنا بہت مفید ہوتا ہے۔ تیز بخار کے مریض کو ایک خالی ٹب میں بٹھا کر اس کے سر اور چھاتی پر ایک دو مشک آب سرد کا جس کی حرارت ۵۰ یا ۵۵ درجہ فارن ہائیٹ ہو ترپڑا چھوڑیں پھر مریض کے جسم کو فوراً خشک کر کے اُسے بسترے میں لٹا دیں جس قدر پانی زیادہ سرد ہو اور جس قدر زیادہ فاصلے سے اسکو دھار یا ندھکڑا لاجائے اسی قدر زیادہ مفید ہوتا ہے اور یہ ترکیب ٹائیفیس فیور (حمی مطبقہ) میں نہایت مفید ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس عمل کے کر نیسے پہلے مریض کو پسینہ نہ آیا ہو اور یا اُسے باڈا نہ معلوم ہوتا ہو یا دماغی علامات مثل بیہوشی وغیرہ نہ ہوں اس عمل سے حرارت جسم کم ہو جاتی ہے نبض کی تیزی گھٹ جاتی ہے بیہوشی کم یا رفع ہو جاتی ہے۔ اور کبھی کبھی

خوب کھل کر پسینہ آجاتا ہے۔ مگر اس عمل کو شہانہ روز میں ایک بار سے زیادہ نہ کرنا چاہیے اور اگر کسی ڈاکٹر کے مشورے سے اور اسکی موجودگی میں کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

سردی پہنچانا کسی مقام ورم پر رفع ورم کے لئے سردی پہنچانے سے یا سردی یا

بذریان اور ورم دماغ وغیرہ میں دماغ کو بھٹنڈک پہنچانے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے

چنانچہ خاص آب سرد میں یا تین حصہ پانی ایک حصہ سرکہ میں یا تین حصہ پانی ایک حصہ

گلاب میں یا نو حصہ صاف پانی ایک حصہ ریگٹی فائید سپرٹ میں لٹکائی یا سن کا کپڑا

یا روئی کا کپڑا کر کے مریض کے سارے سر پر یا مقام ماؤف پر رکھیں۔ اور اس کپڑے کو کسی

ایک سیال مذکور بالا سے متواتر کرتے رہیں۔ اور بالکل خشک ہونے دیں ورنہ بجائے نفع

کے نقصان ہوگا۔ اس طریق سے پانی بذریعہ بخیر اڑتا ہے تو اس مقام پر سردی محسوس ہوتی ہے۔

برف رکھنا کبھی رفع حرارت و سوزش کیلئے مقام ماؤف پر یا سر پر برف رکھتے ہیں اگر

سر پر برف رکھنی ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو پہلے مریض کے سر کے بال کتر دیں برف کے چھوٹے

چھوٹے ٹکڑے کر کے روغنی یا ربڑ کی پھیلی میں یا کپڑے میں لپیٹ کر مقام ماؤف پر رکھیں۔

اگر سر پر رکھنی ہو تو پھیلی مذکور میں نصف برف بھر کر اور اسکو سارے سر پر رکھ کر سینغٹی

پنوں کے ذریعے نکیہ سے ٹانگیں یا ایک گز لمبا نصف گز چوڑا کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر

اسکو ہر دو طرف سے طول میں سات سات گرہ بچھاڑ کر اور سر پر برف کی پھیلی رکھ کر

اسکے چوڑے حصے کو اس پر رکھ دیں۔ کپڑے کے اگلے دو سروں میں سے دائیں کو بائیں

اور بائیں کو دائیں کی طرف گدی کے پیچھے سے پیشانی کی طرف لاکر بن سے ٹانگیں دیں

اور کھیلے دونوں سروں کو آگے لاکر کھڑی کے پیچھے باندھ دیں۔ جب برف پگھل جائے تو اور

برف رکھ دینی چاہیے۔ برف کو ربڑ کی پھیلی میں ڈال کر سردی پہنچانے کو خشک سردی پہنچانا

کہتے ہیں۔

برف کی پٹس لگانا۔ گٹا پر چھوٹے دو ٹکڑے نیکر ایک ٹکڑے پر السی کے آٹے کی ایک

تہ بچھا کر اسکے اوپر کوئی ٹھوٹی برف کی ایک تہ جمادیتے ہیں اور پھر اس برف کے اوپر السی کے آٹے

کی ایک اور بار ایک تہ جمادیتے ہیں اور اوپر سے گٹا پر چھ کا دوسرا ٹکڑا رکھ کر اور دونوں ٹکڑوں

کے کناروں کو کھور و فارم یا ٹرین ٹائن لگا کر جوڑ دیتے ہیں اور پھر اس برف کی پٹس

کو مقام ماؤف پر لگاتے ہیں۔

سینک یا ٹکڑ کرنا۔ (فوینیشن یا سٹوٹس) ورم اور درد کو رفع کرنے کیلئے اکثر ارض میں ٹکڑ یعنی خشک یا تر سینک کرنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر رفع درد کے لئے ٹکڑ کرنی ہو تو ہر آدھے آدھے گھنٹے بعد ٹکڑ کرنی چاہیے۔ اور رفع ورم کیلئے دن رات میں دو تین بار خشک سینک دیا چو کر یعنی بھوسے۔ گل خیر یا بالوریت یا باریک نمک کو فلائین کی دو چھوٹی چھوٹی ٹھسیوں میں یا پرانی جرابوں میں بھر کر تو سے وغیرہ پر گرم کریں اور ایک کو مقام ماؤف یا مقام درد پر رکھیں اور جب وہ سرد ہو جائے تو دوسری گرم وہاں رکھ دیں اور اُسے تو سے پر رکھ کر پھر گرم کریں۔ اسی طرح سے باری باری ہر دو پوٹلیوں سے نصف گھنٹہ تک سینک کریں۔ ۱۴ روٹی۔ گوڑ۔ پشیم۔ عمدہ فلائین یا سینچو یا ٹی لین وغیرہ میں سے کسی ایک کو تو سے پر یا کھولتے ہوئے پانی کے برتن پر رکھ کر گرم کر کے مقام ماؤف پر رکھیں جب سرد ہو نیکیو ہو تو دوسرا گرم ٹکڑا وہاں رکھ دیں (۱۵) کچی یا پچی اینٹ کو آگ میں خوب گرم کر کے پھر اُس پر زور سا پانی چھڑک کر اُسے فلائین یا کسی دوسرے کپڑے میں لپیٹ کر مقام ماؤف پر سینک کریں۔ ۱۶) تیز گرم پانی ایک بوتل میں بھر کر اُس پر خوب مضبوط



تھوڑا سا پانی گرم کر کے پاؤں تلے رکھتے ہیں

ٹاٹ لگائیں اور پھر اسکو فلائین یا کپڑے میں لپیٹ کر مقام ماؤف پر سینک دیں سخت سردی وغیرہ میں پاؤں کو گرم کرنے کے لئے ربڑ کی تھیلی میں تیز گرم پانی بھر کر اُسے بستریں پاؤں تلے رکھتے ہیں جس سے پاؤں خوب گرم ہو جاتے ہیں اور میند بخوبی آجاتی ہے اس قسم کی تھیلیاں انگریزی دوا فروشوں یا سوداگروں سے مل سکتی ہیں پیٹ کو سینکنے کیلئے ٹین کا جوفدار ذرا گول بنا ہو ایک آلہ ہوتا ہے جس میں گرم پانی بھر کر پیٹ پر رکھ دینے سے نہایت آسانی سے سینک ہوتا ہے۔



پین یا جانے کا بنا ہوا پیسہ

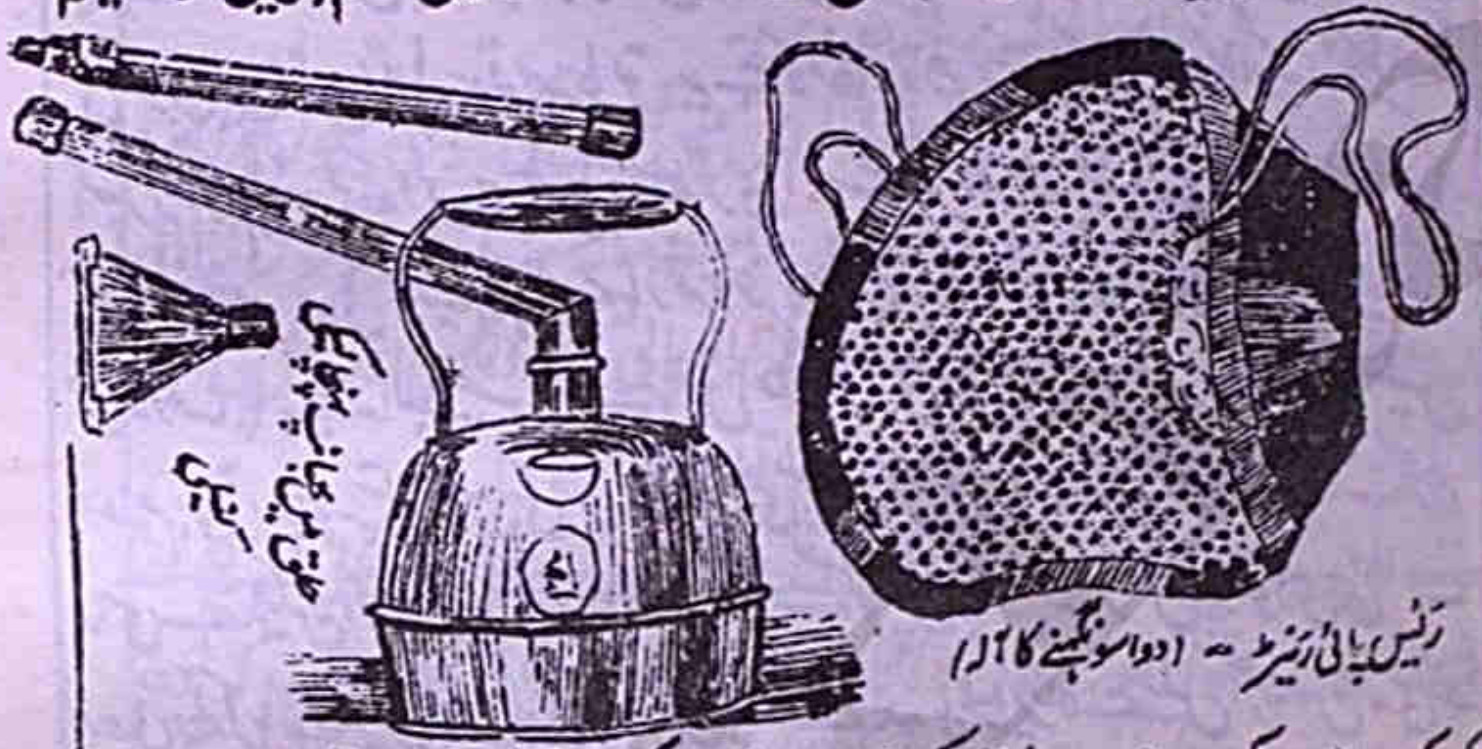
ترسینک کرنا۔ کبل۔ فلائین۔ عمدہ۔ لٹ اسفنج یا سینچو یا ٹی لین (عمدے کی طرح ایک چیز ہے جو انگریزی دوا فروشوں کے ہاں سے ملتی ہے) کے دو یا چھاتی کو سینک کرنے کا آلہ

ٹکڑے لیکر کھولتے ہوئے پانی میں اس طرح ترکیں کہ ایک ٹکڑا الیکر ایک معمولی تولیہ کے درمیان لمبائی میں لپیٹ کر اور تولیہ کو دونوں کناروں سے پکڑ کر درمیان سے کھولتے ہوئے پانی میں ڈبو دیں اور پھر دونوں کناروں کو بل دیکر تولیہ کا پانی بچوڑ دیں۔ اور ٹکڑا اذکور اس میں سے نکال کر مقام ماؤف پر رکھ کر سینک دیں اسی طرح سے ہر دو ٹکڑوں کو بدل بدل کر کے نصف گھنٹہ یا کم و بیش سینک کرتے رہیں۔ اس طرح سینک کرتے وقت یہ احتیاط رکھیں کہ نمرے یا فلائین وغیرہ کا ٹکڑا جس سے مقام ماؤف کو سینکتے ہیں وہ اتنا گرم ہو جو کہ مریض برداشت کر سکے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ تیمار دار کے ہاتھ کو وہ کم گرم معلوم ہو۔ اور مریض کو تیز گرم معلوم ہو۔ پس اس کی مناسب گرمی کا اندازہ یہی ہے کہ خود مریض اسے برداشت کر سکے۔ سینک کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ مریض کو سردی نہ لگ جائے پس فلائین وغیرہ کے ٹکڑے کو جب وہ مریض کو سرد معلوم ہونے لگے۔ دوسرے گرم ٹکڑے سے فوراً بدل دیں اور سینک کر چکنے کے بعد احتیاط سے اس مقام کو اچھی طرح سے خشک کر دیں اور روئی وغیرہ سے ڈھانپ دیں۔

کبھی ایسے سینک کے پانی میں خاص کر رفع درد و ورم کے لئے پوست ٹیسو کے پھول یا نیم کے پتے وغیرہ ملا دیتے ہیں۔ چنانچہ دین سیر پانی میں پوست و ٹیسو کے پھول یا صرف نیم کے پتے نصف نصف چھٹانک کافی ہوتے ہیں۔ یا فلائین کے ٹکڑے کو بچوڑ کر اس پر بیس بیس قطرے ٹیکچرا ویم یا روغن تارپین چھڑک کر پھر سینکتے ہیں مذکورہ بالا طریق سے روغن تارپین چھڑک کر سینک کرنے کو ٹرین ٹائن سٹوپ کہتے ہیں۔ جس میں خاص طور پر احتیاط کرنی چاہیے سورن روغن تارپین کی چیزی سے آبلے پڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پس یہ احتیاط کریں کہ فلائین کے ٹکڑے پر روغن تارپین کو ایکسہی جگہ نہ ڈال دیں۔ بلکہ بخوبی چھڑک دیں۔ اور اگر روغن مذکور کے سبب سے اس مقام پر بہت جلن ہو جائے تو صاف و ملائم کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اسے روغن بادام یا روغن زیتون یا روغن السی یا روغن کنجد یعنی تیل کے تیل میں تر کر کے اس مقام پر رکھیں جس سے جلن رفع ہو کر آرام ہو جائیگا۔ مریض ان جراحی میں سینک یا ٹکڑے کرنے کے لئے ہمیشہ بورک ڈول استعمال کی جاتی ہے۔

بھانپ یا بھپارا لینا۔ آواز اور تنفس کے امراض میں بعض اوقات بھانپ لیتے

ہیں چنانچہ شکچہ بنز وٹن یا یو کالپٹس اٹل وغیرہ کو ایک کھٹے برتن میں تیز گرم پانی میں ملا کر اسے مریض



کے کمرے میں رکھ دینے سے پانی کے ابخارات تمام کمرے میں پھیل جاتے ہیں جو بذریعہ تنفس تاثیر کرتے ہیں۔ یا جب خاص طور پر گلے میں بھانپ پانی ضروری ہوتی ہے تو کیتلی وغیرہ میں کھولتا ہوا پانی ملا کر اس میں دوا ملا کر اسکی ٹونٹی کے راستے بخارات کو حلق میں پہنچاتے ہیں۔ یا انہیلرز جو انگریزی دوا فروشوں کے ہاں سے ملتے ہیں ان میں دوا اور گرم پانی ڈال کر بڑی آسانی سے بھانپ لی جاسکتی ہے۔ مگر جو لوگ انہیں خرید نہ سکتے ہوں وہ اس طرح بھی اپنی ضرورت رفع کر سکتے ہیں کہ ایک کوزے میں کھولتا ہوا پانی اور دوا ڈال کر اس کے کنارے پر ایک تولیہ یا بڑا سا رد مال گول مول کر کے رکھ دیں جس پر بعض اپنا منہ رکھ کر بھانپ حلق کے اندر لے جاسکتا ہے جب کسی حصہ جسم کو دھونی یا بھپار دینا ہوتا ہے۔ تو مریض کو ایک کرسی وغیرہ پر بٹھا کر اسکا منہ کھلا رکھ کر باقی جسم پر کمبل اوڑھا دیتے ہیں۔ اور جس دوا کا بھپار دینا ہوتا ہے۔ اسکو کرسی کے نیچے رکھ دیتے ہیں چنانچہ بعض دواؤں کو گرم اینٹ یا آگ پر ڈال کر ان کا دھواں پہنچاتے ہیں بعض سیاں دواؤں کو کرسی کے نیچے آگ پر رکھ کر ان کے ابخارات پہنچاتے ہیں۔ مگر اس مطلب کے لئے بھی ایک قسم کا آلہ بنا ہوا ہوتا ہے جسے ویپر یا کھولتے ہیں۔ اس سے باسانی بھپار دیا جاسکتا ہے۔

پلٹس اور اس کا استعمال۔ ورم کو روکنے و رد کو تسکین دینے مواد کو پکانے اور خارج کرنے کے لئے پلٹس کا استعمال کیا جاتا ہے چونکہ پلٹس کی گرمی اور تری سے مقام مافوف پر اثر ہوا کرتا ہے۔ اسلئے پلٹس کو مناسب طریق سے بنانا اور لگانا چاہیئے۔ ورنہ بگاڑ

فائدے کے نقصان ہوتا ہے جب کسی اندرونی عضو کے ورم مثلاً پھیپھڑوں یا آنتوں کی سوجن میں پلٹس لگانی ہو تو بہتر طریق یہ ہے کہ مقام ورم پر موٹی فلائین کا ایک ٹکڑا رکھ کر اسپرگرم گرم پلٹس رکھ دیں اس طریق سے گرمی آہستہ آہستہ جلد تک پہنچ جاتی ہے اور پھر تکلیف نہیں ہوتی جب پھوڑے یا زخم وغیرہ پر پلٹس لگانی ہو تو پھر فلائین وغیرہ کا ٹکڑا نہ رکھنا چاہیے۔ البتہ پلٹس لگانے میں احتیاط کرنی چاہیے جس سے مریض کو تسکین معلوم ہوتی ہے۔ پتلی پلٹس کی نسبت گاڑھی پلٹس اچھی ہوتی ہے کیونکہ وہ دیر تک گرم رہتی ہے لیکن اگر مریض اسکی برداشت نہ کر سکے تو پتلی پلٹس لگا کر اس پر پھوڑی سی صاف روٹی رکھ کر باندھ دیں پلٹس کو عموماً ہر تین چار گھنٹے بعد بدلنا پڑتا ہے لیکن اگر پلٹس جلدی ٹھنڈی ہو جائے تو اسے فوراً بدل دینا چاہیے۔ مگر ٹھنڈی پلٹس اتار میسے پہلے دوسری گرم پلٹس تیار کر لینی ضروری ہے پلٹس اتارتے وقت اوپر سے نیچے کو اتارنی شروع کریں اور جوں جوں نیچے کو آتی جائے اسے اندر کی طرف کو لیٹھنا چاہئیں تاکہ پھوڑے وغیرہ پر نہ گرے جب مرض نیموینیا میں چھاتی پر السی کی پلٹس لگاتے ہیں تو فلائین یا کتان وغیرہ کی دو تھیلیاں بناتے ہیں۔ اور ہر دو تھیلیوں میں گرم گرم پلٹس بھر کر ایک تھیلی کو چھاتی پر اور دوسری کو پشت پر باندھ دیتے ہیں۔ اور ہر ایک تھیلی میں تین تین ڈورے لگے ہوتے ہیں چنانچہ اوپر کے ڈورے کندھے کے اوپر اور نیچے والے دو ڈورے بغل کے نیچے باندھ دیتے ہیں بچوں کے امراض سینہ میں پلٹس کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے ان کے تنفس یا سانس میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

السی کی پلٹس۔ ایک گرم کئے ہوئے برتن میں حسب ضرورت کھولتا ہووا پانی ڈالیں پھر اس میں پھوڑا پھوڑا کٹی ہوئی السی کا ایک ٹکڑا ایک لکڑی وغیرہ سے جلد جلد ہلانے جائیں۔ یہاں تک کہ پلٹس گاڑھی ہو جائے پھر اسے برتن میں سے نکال کر فلائین یا کاغذ کے ایک ٹکڑے پر یکساں پھیلا کر اور ٹکڑے کے کناروں کو اندر کی طرف موڑ کر پلٹس کو مقام مرض پر لگا کر اور اس کے اوپر روٹی کی ایک تہ رکھ کر پٹی باندھ دیں تاکہ وہ گرم اور اپنی جگہ پر قائم رہے۔ تاکہ پلٹس بدن سے چپک نہ جائے۔ یا تو پلٹس بناتے وقت ایک چھوٹا چمچ بھر گلیسرین پلٹس کے پانی میں ڈال دیں۔ یا ذرا سا گھی یا تیل یا سہاگہ پلٹس میں ملا دیں اور جب پلٹس کپڑے یا کاغذ پر پھیلا چکیں تب اس پر ذرا سا گرم گھی یا تیل چھڑو دیں یا ایک

مل کا ایک ٹکڑا لے کر اُسے میٹھے تیل یا زیتون کے تیل وغیرہ میں تر کر کے پلٹس پھیلا دیں اور پھر پلٹس کو مقام ماؤف پر باندھ دیں۔

چوکر کی پلٹس ایک فلائین کی تھیلی بنا کر اس میں گہیوں کی بھوسی یا چوکر بھر کر اسکا منہ بند کر دیں پھر اس تھیلی کو ایک تولیے میں ڈھیلے سا پیسٹ کر اس پر کھوتا ہوا پانی ڈالیں اور پھر تولیے کے دونوں کناروں کو بیل دیکر زاید پانی پھوڑ ڈالیں اور پلٹس کی تھیلی کو اٹھا کر مقام ماؤف پر رکھ کر اوپر سے ایک خشک تولیہ ڈھانپ دیں۔

آگے کی پلٹس کسی برتن میں پانی ڈال کر اُسے آگ پر رکھیں پانی کھولنے سے ذرا پہلے اس میں تھوڑا تھوڑا گہیوں کا آٹا ملا کر جلد جلد ہلاتے جاؤں یہاں تک کہ وہ گاڑی لٹی سی بن جائے۔ گہیوں کے آٹے کی بجائے پانی میں ڈبل روٹی کے ٹکڑے ملا کر بھی پلٹس بناتے ہیں۔ اس قسم کی پلٹس بنانے وقت اگر اس میں تھوڑا تیل یا گلیسرین ملا دیا جائے یا پلٹس باندھتے وقت اس میں چند قطرے تیل یا گلیسرین ڈال کر اُسے چکنا کر دیا جائے تو پھر وہ چپکتی نہیں۔

رائی کی پلٹس پسپی ہوئی رائی ایک حصہ السی کا آٹا چار حصہ رائی کو ایک علیحدہ برتن میں ذرا سے گرم پانی میں ملا لیں السی کے آٹے کو کھولتے ہوئے پانی میں بطریق مذکور بالا ملا کر پلٹس تیار کریں پھر اس میں رائی اچھی طرح سے ملا کر لٹ یا ملل وغیرہ کے کپڑے پر پھیلا کر بطریق مذکورہ بالا مقام ماؤف پر لگا دیں۔

مسٹر ڈ پلاسٹر یا رائی کی پٹی۔ رفع سوزش کے لئے بعض اوقات رائی کی پٹی لگاتے ہیں جس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ولایتی رائی یا دیسی پسپی ہوئی رائی حسب ضرورت لیکر اس میں قدرے نیم گرم پانی ملا کر لٹی سی بنالیں پھر اُسے کسی کپڑے یا کاغذ کے ٹکڑے پر پھیلا کر ٹکڑے کے سرے کو چاروں طرف سے ذرا ذرا اندر کو موڑ دیں اور پھر اُسے مقام ماؤف پر لگا دیں۔

ولایتی رائی کی تیزی کو کم کرنا ہو تو اس میں تہائی یا ہموزن آٹا یا مسیدہ یا السی کا آٹا ملا دیجئے ہیں۔ دیسی رائی کو تیز کرنے کیلئے اس میں ذرا سی پسپی ہوئی سرخ مرچ شامل کر دیں۔ بچوں کا جسم چونکہ نازک ہوتا ہے اس لئے اس پر تیز رائی نہیں لگانی چاہیے۔ نازک بدن یا نازک مزاج اشخاص کے رائی لگانی ہو تو رائی کے پلستر پر پتلا سا کاغذ

رکشوپیر یا باریک مل کا ٹکڑا رکھ کر پھر لگانا چاہیے۔ یا جتنا بڑا پلستر لگانا ہو اس سے ڈگن مل کا کپڑا لیکر اسپر تیلی تیلی رانی لگا کر دو ہر کر کے مقام ماؤف پر لگائیں۔
 رانی کا پلستر ۵ منٹ سے ۱۰ منٹ تک لگانا کافی ہوتا ہے اگر پلستر دیر تک لگا ہے تو نازک اندام اشخاص میں بعض اوقات مقام پلستر پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ اسلئے خبردار رہنا چاہیے۔ کہ جتنے عرصے کے لئے ڈاکٹر کہے اس سے ایک منٹ بھی زیادہ پلستر کو نہ رکھیں اور اگر اتفاقاً پلستر سے آبلے پڑ جائیں تو ان پر ایک دو روز کھن لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔
 پلستر یا آبلہ انگریز دوا لگانا۔ اس مطلب کیلئے عموماً تیلنی مکھی کا پلستر لگایا جاتا ہے اول تو معالج خود احتیاط سے پلستر لگایا کرتا ہے۔ لیکن کبھی تیمار دار کو بھی ہدایت کر دیا کرتا ہے پس اس قسم کے پلستر کے لگانے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے چنانچہ جس مقام پر پلستر لگانا ہو عین اس جگہ کے مطابق موٹے کاغذ کا ٹکڑا کاٹ کر اسپر چھری وغیرہ سے دوا پھیلا کر اور مقام ماؤف کو صابن سے دھو کر خشک کر کے اسپر پلستر لگا دیں۔ اور اوپر سے ذرا سی روٹی رکھ کر ڈھیلی پٹی باندھ دیں۔ تاکہ پلستر اپنی جگہ پر قائم رہے۔ آٹھ یا دس گھنٹے کے بعد اس جگہ آبلہ اٹھاتا ہے جس میں سوراخ کر کے یا جس کو کاٹ کر پانی نکال دیتے ہیں۔ اور پھر اس پر کھن یا ساوہ مرہم لگا دیتے ہیں بعض اوقات پلستر کی بجائے سیال آبلہ انگریز (لائیکواریٹی) لگا کر آبلہ اٹھاتے ہیں اس کے لگانے میں بھی یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ جہاں وہ دوا لگانی ہو پہلے سیاہی سے وہاں پر نشان کر لیں اور سیاہی کی انگریز کے باہر کی طرف ذرا سی ویزلین لگا دیں۔ پھر نشان کے اندر ہی اندر اس سیال میں روٹی کی پھریری تر کر کے دو یا تین مادہ وہاں پر لگا دیں اور پھر اس کے اوپر روٹی کا پہل رکھ کر ڈھیلی پٹی باندھ دیں۔

جو نکس لگوانا۔ بعض امراض میں خون نکالنے کے لئے جو نکس لگوانی پڑتی ہے جس کی صورت میں حسب ہدایت معالج خاص اسی مقام پر جہاں معالج نے بتایا ہو۔ اور ٹھیک اتنی ہی جو نکس جتنی کہ اسے کہی ہوں لگوائی جائیں بعض اوقات جو نک لگانے والے محض اپنے فائدے کی غرض سے ضرورت سے زیادہ جو نکس لگا دیتے ہیں جو ایک نہایت بڑی بات ہے۔ ایسا کرنے سے بعض اوقات سخت نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے مگر وزبوں اور ضعیف اشخاص کا خون نکالنا تو قطعی منع ہے۔ لیکن قوی بچوں

میں وقت ضرورت جب خون نکالنا ہو تو اس بات کو یاد رکھیں کہ ایک معمولی جونک تقریباً ایک تولہ خون چوس لیتی ہے۔ اور ایک سال کے بچے کا ایک اونس سے زیادہ خون نہ نکالنا چاہیئے۔ پس ایک سال کے بچے کے ایک یا دو جونکوں سے زیادہ نہ لگائیں اور ایک سال کی عمر کے بعد فی ہر سال ایک جونک زیادہ کرتے جائیں۔ مثلاً چار سال کے بچے کے چار یا پانچ جونکیں اور آٹھ برس کے بچے کے ۸ یا ۹ جونکیں لگوا سکتے ہیں۔

جونکیں لگانے کا طریق اور ان کے لگانے کی احتیاطیں

(۱) ہمیشہ تازہ غیر مستعمل اور تندرست جونک کو ہی لگانا چاہیئے۔ کیونکہ اگر یہ ایک بار کسی متعفن یا فاسد مقام پر لگ جائے تو یہ مادہ متعفن یا مادہ چھوت کو تندرست جسم میں لے جاسکتی ہے مثلاً اگر ایک مریض طاعون کی گٹھی پر چند جونکیں لگوائی جائیں اور پھر وہی جونکیں کسی اور شخص کے لگوائی جائیں تو اس شخص کو بھی مرض طاعون ہو جائیگا۔

(۲) جونک کو ہمیشہ ایسے نمایاں مقام پر لگانا چاہیئے۔ کہ اگر زیادہ خون نکلنے کی حالت میں خون بند کرنا پڑے تو اس مقام پر دباؤ ڈالا جاسکے یعنی اسے ایسی جگہ پر لگانا چاہیئے کہ جہاں گوشت کے نیچے بڑی ہو۔ اور ڈھیلے مقام پر جہاں ہڈی نزدیک نہ ہو مثلاً پہوڑ۔ تشفہ۔ مقعد۔ اور پیٹ وغیرہ پر جونک نہیں لگانی چاہیئے۔ کیونکہ ایسے مقام پر جونک چھڑائیکے بعد بعض اوقات خون بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے پس چھوٹے بچوں میں تو ایسے مقام پر ہرگز جونک نہ لگوائیں۔

(۳) خاص مقام ورم پر یا زہریلے زخموں کے ارد گرد یا ایسے مقام پر جو ہمیشہ متحرک رہتا ہو۔ نازک بدن اشخاص یا بچوں کے ایسے مقام پر جہاں جلد کے نیچے درید نمایاں ہو وہاں پر بھی جونک نہ لگانی چاہیئے۔

(۴) جہاں جونکیں لگانی ہوں پہلے اس مقام کو گرم پانی اور صابن سے دھو لینا چاہیئے اور پھر اسے خشک کر کے ذرا سے دودھ سے دھو دینا چاہیئے تاکہ صابن وغیرہ کی بو جاتی نہ ہو۔ (۵) جونک لگاتے وقت جونک کو انگلیوں میں نہیں پکڑنا چاہیئے۔ بلکہ اس کو ایک چھوٹی ٹسی صاف ڈبیا یا چھوٹے سے گلاس میں ڈالکر اس مقام پر الٹا کر کے رکھ دیں

جونک خود بخود اس جگہ پر لگ جائیگی۔ لیکن بعض اوقات اس طرح بھی جونک نہیں لگتی ایسی صورت میں ذرا سی بالائی یا شکر اس مقام پر مل دینی چاہیئے یا ایک سوئی سے اس مقام کو گود دیں۔ تاکہ ذرا سا خون نکل آئے۔ پھر جونک ضرور لگ جائیگی۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کمرے میں تمباکو کا دھواں ہو یا کوئی اور تیز بو ہو تو اس سبب سے بھی جونک نہیں لگا کرتی۔

۶) جب جونک کو اتارنا ہو تو اسے کھینچنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کر نیسے کبھی اس کے دانت ٹوٹ کر وہیں رہ جاتے اور پھر وہاں زخم بن جاتا ہے۔ پس جونک کو لگا سہنے دیں یہاں تک کہ وہ خون پی کر خود بخود گر پڑے لیکن اگر وہ خود بخود نہ اتر جائے تو پھر ذرا سا پسٹو انک اسپر چھڑک دینے سے وہ آپ سے آپ ہی اتر جاتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ جونک پون گھنٹہ تک خون مچوستی رہتی ہے۔ اس لئے پون گھنٹے یا ایک گھنٹے کے بعد اس کو اتارنا چاہیئے۔

۷) اگر جونک چھڑانے کے بعد جریان خون معمولی طور پر دبائے یا روئی کی گدی وغیرہ کے رکھنے سے بند نہ ہو تو ذرا سی روئی کلوڈین یا ٹینکچر سٹیل میں نر کر کے اسپر رکھیں یا برگ میٹھی کو کا سفوف چھڑکیں یا سلور نائٹریٹ کی بتی کی نوک جونک کے ڈنک کے اندر لگا کر اسے جلا دیں ان ترکیبوں سے جریان خون عموماً بند ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر پھر بھی بند نہ ہو تو ایک پاک صاف سوئی کو زخم کے اُپر گزار کر اسپر زخم سینے کے ریشمی ڈوے کو بشکل 8 چند بار بل دیں۔ اس عمل سے جریان خون عموماً بند ہو جاتا ہے۔

۸) چونکہ جونک کے کاٹنے (ڈنک) کے نشان باقی رہا کرتے ہیں اس لئے جونک کو ہمیشہ ایسے مقام پر لگانا چاہیئے جہاں پر وہ نشان نظر نہ آئے۔ مثلاً اندرونی کان کی سوزش میں کان کے پیچھے ہڈی کے ابھار پر اور آشوب چشم میں کنیٹی کے اوپر۔

۹) جب لوزیتین یا فم رحم یا مفعد پر جونک لگانی ہو تو جونک کو ایک لیچ گزس یا گلاس سرخ (شیشے کی پیکاری) میں ڈال کر جس کے سوراخ میں سے وہ صرف اپنا منہ باہر نکال سکے مقام ماؤف پر لگانا چاہیئے۔

۱۰) اگر یہ مطلوب ہو کہ جونک ایک خاص مقام پر ہی لگے۔ تو ایک کاغذ میں ذرا سا سوراخ کر کے پہلے وہ کاغذ اس مقام پر چپکا دیں۔ اور پھر اس سوراخ پر جونک لگا دیں۔

(۱۱) اگر چونک خلق کے نیچے اتر جائے یا مقعد میں چلی جائے تو کھانہ کا تھوڑا سا نمک پانی میں گھول کر فوراً مرینس کو پلا دیں یا مقعد میں اسکی بچکاری کر دیں اس ترکیب سے چونک سموٹا یا زبردیہ قہراً اسہال خارج ہو جائے یا کرتی ہے +

حرارت جسم دریافت کرنا تھرمائیٹر (مقیاس الحرارة) سے جسم کی حرارت دریافت کی جاتی ہے تھرمائیٹر کی قسم کے ہوتے ہیں بعض نصف منٹ تک لگانے پڑتے ہیں اور بعض دو تین منٹ تک ہر ایک ایسے تھرمائیٹر پر ۹۵ سے ۱۱۰ تک مختلف درجات کے ہندسے لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور ہر ۸۰ کے درجہ پر جو صحت کا درجہ ہے (۱) اس قسم کا نشان ہوتا ہے۔ بڑی بڑی لکیریں ایک ایک درجہ کی ہوتی ہیں اور پانچ پانچ درجہ کے بعد ہندسے لکھے ہوئے ہوتے ہیں ہر دو بڑی لکیروں کے درمیان چار باریک خطا ہوتے ہیں جسے ہر ایک درجہ پانچ مساوی کسر نہیں منقسم ہو جاتا ہے حرارت جسم حالت صحت میں ایک جوان آدمی کی ٹمپریچر یا درجہ حرارت جسم بالادست ۹۸ درجہ فارن ہائیٹ ہوتا ہے اگر وہ ۹۷ سے ۹۹ درجہ سے کم یا ۹۹ درجہ سے زیادہ ہو تو پھر حالت صحت نہیں بلکہ بیماری سمجھنی چاہیے۔ مگر عمر و وقت حالت اور موسم کے لحاظ سے حرارت بدنی میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے بچوں کی حرارت جو ان کی نسبت تھوڑی زیادہ ہوتی ہے اور شب و روز کے عرصہ میں حرارت کی کمی بیشی میں ۲ درجہ کا فرق پڑ جاتا ہے چنانچہ رات کے دو بجے سے صبح کے ۶ بجے تک حرارت ایک یا دو درجہ کم ہوتی ہے اور شام کے ۵ بجے سے رات کے ۸ بجے تک پوری یا آخری درجہ پر ہوتی ہے بچوں میں حرارت کی یہ کمی بیشی اور بھی زیادہ ہوتی ہے



اور بچوں میں بعض وقت صرف معد کی خرابی سے حرارت جسم تیزی سے بڑھ جاتی ہے۔ ایسی حالت میں حرارت کے بڑھنا بھی ایسے یہ نتیجہ نہ لگانا چاہیے کہ کچھ کسی سخت مرض میں مبتلا ہے کیونکہ ایسی حالتوں میں جس طرح تیزی سے حرارت جسم بڑھتی ہے ویسے ہی وہ فوراً کم بھی ہو جاتا ہے۔ ہاں البتہ اگر حرارت بڑھ کر بارہ گھنٹے تک اسی درجہ پر قائم رہے تو پھر یہ یقین کر لینا چاہیے کہ کوئی شدید مرض ہو گیا ہے۔

سرد موسم سرد ملک سر غسل تکان اور کثرت مطالعہ وغیرہ سے حرارت جسم کسی قدر کم ہو جاتی ہے گرم موسم گرم ملک گرم غسل اور ورزش وغیرہ سے اور بعض امراض میں حرارت جسم کچھ زیادہ ہو جاتی ہے

بغل کی حالت میں حرارت جسم بہت بڑھ جایا کرتی ہے چنانچہ جب ۱۰۱ درجہ ہو تو خفیف بخار ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ ہو تو معمولی بخار اور ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ ہو تو شدید بخار ہوتا ہے اور اس درجہ پر ہمیشہ زبان کا اندیشہ ہوتا ہے جب حرارت ۱۰۷ درجہ پر ہو تو مریض کی حالت خطرناک ہوتی ہے اور ۱۱۰ یا ۱۱۲ درجہ پر ہو تو پھر مریض کو کوئی دم کا مہمان سمجھنا چاہیئے۔ جب ۹۷ درجہ سے حرارت جسم کم ہو تو یہ ضعف کی دلیل ہے۔ چنانچہ ۹۵ درجہ پر حرارت ہو تو ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں اگر اس وقت فوراً مریض کی خبر نہ لی جائے اور اس کی حرارت ۹۳ درجہ تک کم ہو جائے تو ایسی حالت میں مریض عموماً ضعف سے تلف ہو جایا کرتا ہے۔

تھرماسٹر لگانے کا طریق۔ تھرماسٹر عام طور پر بغل یا منہ میں لگایا کرتے ہیں مگر بچوں میں عموماً گنج ران میں لگایا کرتے ہیں۔ اور بعض خاص حالتوں میں مقعد اور اندام نہانی میں بھی لگاتے ہیں لیکن بغل میں لگانا سب سے بہتر ہے اور بغل کی نسبت منہ کی حرارت نصف سے ایک درجہ زیادہ ہوتی ہے عام طور پر پیر پیر لینے کا وقت ۸ بجے صبح اور ۸ بجے شام ہوتا ہے لیکن بعض قطعاً رات میں کئی بار پیر پیر لینی پڑتی ہے تھرماسٹر لگاتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کی احتیاط رکھیں (۱) تھرماسٹر کو آب سرد یا آب نمک سے دھو کر استعمال کریں مگر گرم پانی سے نہ دھوئیں کہ اس کے ٹوٹ جائیگا اندیشہ ہوتا ہے (۲) تھرماسٹر کو ہاتھ میں لیکر با احتیاط جھٹکیں کہ اسکا پارہ ۹۵ درجہ تک اتر جائے (۳) اگر بغل میں لگانا ہو تو وہاں کا پسینہ خشک کر کے تھرماسٹر کے پارے والے سر کو بغل کے درمیان رکھ کر مریض کو کہیں کہ بازو کو بغل کیساتھ لگالے اور اگر مریض کمزور ہو تو اس کے بازو کو خود سہارا دیکر بغل کے ساتھ لگائے رکھیں اور معمولی تھرماسٹر کو ۳ منٹ تک بغل میں رکھنا چاہیئے (۴) اگر منہ میں تھرماسٹر لگانا ہو تو تھرماسٹر کا پارہ والا سر زبان کے نیچے رکھ کر مریض کو کہیں کہ آہستہ سے اپنے لبوں کو بند کر لے منہ میں تھرماسٹر لگائے تقریباً پندرہ منٹ پہلے مریض نے کوئی گرم یا سرد چیز نہ کھائی ہو بچوں کے منہ میں تھرماسٹر نہیں لگانا چاہیئے بلکہ ان کی بغل یا چڑے میں لگانا چاہیئے (۵) تھرماسٹر لگانے کے بعد اسے دھو کر اس کے کیس میں رکھیں اور اگر کسی ایسے مریض کے تھرماسٹر لگایا ہو جو کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو تو پھر تھرماسٹر کو بڑی احتیاط سے تیز کار بالک لوشن یا تیز مری لوشن سے بھی طرح دھو کر رکھنا چاہیئے۔

ٹمپرچر کا تعلق نبض و تنفس سے صحت کی حالت میں ٹمپرچر ۳۷° ۹۸° ورجہ فارن ہائیٹ ہوتی ہے اور سانس ایک منٹ میں ۱۸ مرتبہ آتا اور نبض ایک منٹ میں ۷۲ سے ۸۰ دفعہ چلتی ہے۔ مگر مرض کی حالت میں جب ٹمپرچر یعنی درجہ حرارت طبعی حالت سے ایک درجہ بڑھے تو حرکات تنفس بجائے ۱۸ مرتبہ کے فی منٹ ۲۰ یا ۲۱ مرتبہ یعنی ۲ یا ۳ مرتبہ فی منٹ زیادہ ہو جاتی ہے اور نبض کی رفتار میں فی منٹ دس حرکتیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ ٹمپرچر چارٹ چونکہ بخار اور بعض دیگر امراض میں ہر روز ایک دو بار ٹمپرچر لینی پڑتی ہے پس تاکہ ٹمپرچر کی روزانہ حالت کی کمی بیشی معلوم ہوتی رہے اسے چارٹ پر تحریر کرتے رہیں (دیکھو نقشہ ٹمپرچر چارٹ صفحہ ۳۲۵)

حرکات نبض و تنفس نبض کا کچھ حال باب اول میں صفحہ (۳۲۲) پر مذکور ہو چکا ہے حالت صحت میں بلحاظ عمر کے حرکات نبض مختلف ہوتی ہیں چنانچہ پیدائش کے وقت نبض فی منٹ ۱۴۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے عمر کے پہلے سال میں فی منٹ ۱۲۰ مرتبہ ساتویں سال میں فی منٹ ۹۷ سے ۱۰۶ مرتبہ چودھویں سال میں فی منٹ ۸۵ سے ۹۰ مرتبہ جوانی میں فی منٹ ۷۲ سے ۸۰ مرتبہ اور بڑھاپے میں فی منٹ ۶۵ سے ۷۰ مرتبہ عورتوں کی نبض مردوں کی نبض کی نسبت قد سے سریع ہوتی ہے یعنی فی منٹ تقریباً دس مرتبہ تیز چلتی ہے رنج و غم فکر و تردد فاقہ کشی سکون سردی اور خواب وغیرہ کی حالت میں نبض کی رفتار قد سے سُست ہوتی ہے سونے میں بہ نسبت لیٹنے کے لیٹنے میں بہ نسبت بیٹھنے کے بیٹھنے میں بہ نسبت کھڑے ہونیکے کھڑے ہونے میں بہ نسبت چلنے کے اور چلنے میں بہ نسبت دوڑنے کے نبض کی رفتار قد سے سُست ہوتی ہے ایسا ہی شام کو بہ نسبت صبح کے رفتار نبض میں نوراسی کمی ہوتی ہے۔ برخلاف ازیں غصہ و غضب بخوابی گرمی و ورزش استعمال گرم اغذیہ تبہ یا شراب و حرارت بخار وغیرہ حرکات نبض کو تیز کر دیتی ہیں ضعف کی حالت میں جب جسم میں خون کم ہوتا ہے تو دل جلد جلد حرکت کرتا ہے اس لئے نبض بھی تیز چلتی ہے جس سے نا تجربہ کار طبیب بخار کا دھوکا کھا سکتا ہے +

رفتار کے سوا نبض کے متعلق اور بھی کئی باتوں کا جائنا ضروری ہے مثلاً نبض کی کیفیت جسامت سختی و نرمی توازن وغیرہ وغیرہ مگر چونکہ عام لوگ ان مسائل کو آسانی سے نہیں سمجھ سکتے اس لئے ان کو یہاں تحریر نہیں کیا جاتا۔ صرف اسی قدر بتا دینا کافی ہے

کو ڈاکٹری طریق سے نبض گھڑی یا پلسی میٹر یا سفیگمو گراف کے ذریعے دیکھا کرتے ہیں مگر عام طور پر جب گھڑی سے ہی کام لیا جاتا ہے چنانچہ انگلیاں نبض پر رکھ کر اور گھڑی میں سینڈ کی سوئی کو دیکھ کر نبض کی تعداد ضربان گننا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایک منٹ میں جتنی ضربان نبض ہوتی ہیں ان کا اندازہ صحت کی نبض سے کر سکتے ہیں۔

حرکات تنفس۔ بعض امراض میں حرکات تنفس بھی دریافت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض جب لیٹا ہو تو اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر حرکات تنفس فی منٹ دیتا کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے تندرست جوان آدمی ایک منٹ میں ۱۸ مرتبہ سانس لیتا ہے لیکن امراض سینہ و خصوصاً نیومونیا میں حرکات تنفس بہت تیز ہو جاتی ہے۔ مثلاً فی منٹ ۴۰ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہیں۔

اینما یعنی حقنہ کرنا (Enema): کسی سیال شے کو بذریعہ پکاری مقعد میں داخل کرنے کو عربی میں حقنہ اور انگریزی میں اینما اور اردو میں پکاری کرنا یا عمل کرنا کہتے ہیں حقنہ یا تو سخت قبض وغیرہ کی حالت میں دفع قبض کے لئے کیا جاتا ہے اور کبھی پیمیش یا اسہال میں قبض پیدا کرنے کے لئے یا ایسی حالت میں کہ جب مریض غذا نہ کھا سکتا ہو تو بطور تغذیہ حقنہ کیا جاتا ہے جسکو حقنہ غذائی کہتے ہیں۔ اینما کی پکاریاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں مگر عام استعمال کے لئے ربرٹ کی اینما کرنے کی پکاری کافی ہے۔



اس کے ایک سرے پر ہاتھی دانت کا منہ لگا ہوا ہوتا ہے جسے چکنا کر کے مقعد میں داخل کرتے ہیں۔ اور دوسرا سر اس برتن میں ڈال دیتے ہیں جس میں حقنہ کرنی کے لئے کوئی پانی والی دوا یا پانی ہوتا ہے پکاری کے درمیان فی گول حصے کو دبلنے سے

ہوا نکل کر اس میں پانی بھر جاتا ہے اور اسے بار بار دبانے سے وہ پانی رودہ مستقیم اور اس سے اوپر انتہائی میں چلا جاتا ہے۔

اریگیٹر یا ڈوش مسج۔ یہ بھی ایک قسم کی پچکاری ہے جس میں شبشہ یا ٹین

کا ایک ٹکس ہوتا ہے جسے مریض سے دو فٹ اونچا کر کے لٹکا دیتے ہیں اور جس میں کوئی پانی والی دوا یا نیگرم پانی بھر دیتے ہیں اس ٹکس کے پیچیدے میں ایک سو رخ ہوتا ہے جس سے ربڑ کی ایک لمبی نالی لگی رہتی ہے۔ اس نالی کے اخیر سرے پر سینک یا ہاتھی دانت کی نازل یعنی منال لگی ہوئی ہوتی ہے یہ پچکاری زخم وغیرہ دھونے یا حقنہ کرنے یا عورتوں کی اندام بنانی دھونے میں کام آتی ہے۔



ربڑ کی پچکاری پر اسکو اسلئے ترجیح دیتے ہیں کہ ایک تو اس سے پانی براہر نکلتا ہے بہت زور سے نہیں نکلتا۔ اور دوسرے اسکی طرح یہ بیکار پڑی رہنے سے جلد خراب نہیں ہو جاتی۔

حقنہ کرتے وقت مریض کے بستر پر برساتی یا سوم جامنہ بچھا دینا چاہیئے۔ اور مریض کو بائیں پہلو پر لٹا کر اس کی ٹانگوں کو پیٹ کی طرف سیکڑیں اور پچکاری کے نازاع یعنی منال کو دیر لین یا روغن وغیرہ لگا کر بہ آہستگی مقعد میں داخل کریں اور داخل کرتے وقت منال کو ہولے ہولے پھرتے ہائیں۔ اور قریب ایک انچ کے داخل کریں۔ بغیر روغن وغیرہ لگائے ہوئے یا زور سے منال کو مقعد میں ہرگز داخل نہیں کرنا چاہیئے۔ کمزور مریضوں میں حقنہ کرتے وقت مقعد کے کناروں کو منال کیساتھ دبا رکھیں تاکہ حقنہ کا پانی خارج نہ ہو جائے منال کو مقعد سے نکالتے وقت مریض کو کہیں کہ محتاط ہے تاکہ پانی وغیرہ خارج نہ ہو جائے مریض کو حقنہ کا پانی کم از کم دس منٹ تک اندر رہنے دینا چاہیئے۔

سخت قبض کو دور کرنے یا آنتوں کو صاف کرنے کیلئے ایک پائٹل یا ڈوش مسج نیم گرم پانی میں قدرے عمدہ صابن حل کر کے یا حسب ضرورت روغن زیتون یا کیسٹرائل عا کر

استعمال کرتے ہیں۔ بعض دفعہ مرض سہال یا پیش میں فیون اور نشاستہ ملا کر حقنہ کیا کرتے ہیں۔ حقنہ غذائی میں شور یا بیکینی یا دودو وغیرہ استعمال کیا کرتے ہیں چھوٹے بچوں میں حقنہ کر نیکے لئے بڑکی چھوٹی چھوٹی ٹیپکاریاں بنی ہوئی ہوتی ہیں چھوٹے بچے کے حقنہ کے لئے دو چمچ پانی (توڑ ڈیرٹھ تولہ) اور چار برس کے بچے کیلئے ایک چھٹانک پانی کافی ہوتا ہے۔ کبھی تغذیہ کے لئے غذائی حقنوں کے علاوہ غذائی حمول یعنی ریٹل سپارڈ ٹری بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

حقنہ تارپین یا ٹرپن ٹائن اینما (Turpentine Enema) پیٹ کے نفخ اور درد کو دفع کرنے کے لئے۔ ٹرپن ٹائن اینما کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک اونس ٹرپن ٹائن کو چار اونس آلوائل (روغن زیتون) میں ملا کر اور پھر اس کو ایک پائینٹ گرم پانی میں ملا کر جس میں کھوڑا سا صابن بھی گھولا ہوا ہو استعمال کرتے ہیں۔

حقنہ نشاستہ یا سٹارچ اینما (Starch Enema) سہال وغیرہ میں قبض پیدا کرنے کے لئے سٹارچ اینما کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ دو چھوٹے چمچ بھر (سات ماخ) عمدہ نشاستہ یا میدہ لیکر اور اس میں کھوڑا سا سرد پانی ملا کر اسکی لٹی سی بنالیں۔ پھر اس پر دو اونس یا ایک چھٹانک کھولتا ہوا پانی ڈالیں۔ اور پھر حسب ہدایت ڈالیں۔ اس میں میں بوند لاڈلہ (سینچ اوپیم) ملا کر اسکو نیم گرم حالت میں استعمال کرتے ہیں۔

حقنہ غذائی (یا نیوٹریٹ اینما) (Nutrient Enema) جب مریض کو بار بار قہیں آتی ہیں اور کوئی غذا اس کے معدے میں نہیں ٹھہرتی یا بعض امراض حلق وغیرہ میں جب مریض کچھ کھا رہی نہیں سکتا تو ایسی صورت میں بذریعہ حقنہ غذائی اس کی پرورش کیا کرتے ہیں۔ حقنہ غذائی میں دودھ میں پھینٹے ہوئے انڈے یا بیکینی یا ارا روٹ وغیرہ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور کبھی حسب ہدایت معالج غذائے حقنہ میں سفوف ہضم وغیرہ مثلاً پیپ ٹو نائٹنگ پاؤڈر یا گوبین پیپ سین (جو مسلمان مریض کو نہیں دینی چاہیئے) یا ہا۔ ا بوند ہائیڈروکلورک آئسڈ غذائے حقنہ کو گرم کر کے اس میں ملا دیتے ہیں۔ اور جب پیپ سین یا آئسڈ ملاتے ہیں۔ تو پھر ایک گھنٹہ بعد اس میں ایک چٹکی سوڈا ملا کر اسکو ملاتے ہیں جب تک کہ اس میں جوش پیدا ہونا موقوف ہو جائے۔ حقنہ غذائی میں صرف تین یا چار اونس (ڈیرٹھ ہا دو

چھٹانک (غذا ہر پانچ یا چھ گھنٹے کے بعد مریض کی آنتوں میں داخل کرنی چاہیے۔ لیکن حقنہ غذائی استعمال کرنے سے نصف گھنٹہ پہلے گرم پانی کے حقنہ سے مریض کی آنتوں کو دھو کر صاف کر لینا چاہیے۔

حقنہ غذائی کو فنل کی لمبی نالی کیساتھ ایک نرم کیتھیٹر لگا کر اس کے ذریعے استعمال کیا کرتے ہیں کیتھیٹر کو تیل لگا کر بہ احتیاط تقریباً چھ انچ تک مقعد میں داخل کر دینا چاہیے پھر سیال کو آہستہ آہستہ فنل میں ڈالنا چاہیے۔ اور یوب کو چٹکی میں دبائے رکھنا چاہیے جب تک کہ اس کی تمام ہوا خارج ہو جائے پھر اس میں بقیہ سیال کو آہستہ آہستہ ڈالنا چاہیے۔

حقنہ غذائی استعمال کرنے کے بعد مریض کو ہدایت کرنی چاہیے کہ وہ بالکل آرام سے لیٹا رہے جب تک کہ غذا جذب ہو جائے۔

پیشاب نکالنے کی سلائی یا کیتھیٹر (Catheter) بعض اوقات کسی اتفاقی حادثہ یا صدمہ مثلاً ٹانگ وغیرہ کے ٹوٹ جانے سے یا عمل جراحی سے پیشاب کی نالی کے سبب تشنج یا زخم کے تنگ ہو جانے سے مریض پیشاب خارج نہیں کر سکتا۔ اور اس وقت سلائی داخل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اگرچہ اس عمل کیلئے کافی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے تاہم اس خیال سے کہ مریض کو کسی نہ کسی طرح سے سخت تکلیف سے نجات ملے یا پیشاب کی نالی پھٹ کر باعث ہلاکت نہ ہو۔ اسلئے بغیر پوری واقفیت کے بھی یہ عمل کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے +

کیتھیٹر یا سلائیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں چاندی کی یا سفید تلبنے کی یا ریشم کی بنی ہوئی لچکدار یا گوند کی لچکدار جن میں ہر ایک کے اندر ایک سخت تار ڈالی ہوئی ہوتی ہے جسے سلت کہتے ہیں جسامت کے لحاظ سے کیتھیٹر کئی نمبروں کے ہوتے ہیں۔ مگر عام طور پر نمبر ۸ نمبر ۸ کے استعمال کئے جاتے ہیں۔

عطائی آدمی کو چاندی یا دھات کا کیتھیٹر استعمال نہ کرنا چاہیے۔ لچکدار یا ریشم کی ملائم سلائی استعمال کرنا بہتر ہے اور وہ بھی اس کی درمیانی تار نکال کر سلائی کو استعمال کرتے وقت پہلے اسے گرم پانی میں ڈال کر گرم کر کے خشک کر لیں اور پھر ویزے لین یا کار باکس تیل سے خوب چکنا کر لیں۔ مریض کو پشت پر حیت لٹائیں اس کے سر

اور شاووں کے نیچے تکیہ ہو گھٹنے کھڑے کئے ہوئے اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں اور
 سلائی داخل کرنے والا مریض کی چار پائی کے بائیں طرف کھڑا ہو اور اپنے بائیں ہاتھ کی
 انگلیوں اور انگوٹھے سے مریض کے حشفے کو پکڑ کر عضو تناسل کو اوپر اور سامنے کو کھینچے
 اور پھر سلائی کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اسکا منہ پیشاب کی نالی کے سوراخ میں ڈال کر
 آہستہ آہستہ نیچے کو داخل کرنا جائے چنانچہ اگر پیشاب کی نالی میں کوئی مستقل رکاوٹ
 نہ ہوگی تو سلائی مثانہ میں پہنچ جائیگی اور پیشاب اغلباً خارج ہو جائیگا۔ اور اگر سلائی
 کے داخل ہونے میں کچھ رکاوٹ معلوم ہو تو زور سے سلائی آگے کو داخل نہ کریں۔ بلکہ
 آہستہ سے قریب نصف انچ کے نیچے کو ہٹا کر پھر ہولے سے داخل کریں دو چار بار ایسا کرنے
 سے سلائی داخل ہو جایا کرتی ہے چونکہ پیشاب کی نالی کی لمبائی ۸ اور ۹ انچ کے درمیان
 ہوتی ہے پس اگر اسقدر سلائی داخل ہو جائے اور پھر بھی پیشاب خارج نہ ہو تو ممکن ہے
 کہ سلائی کا سر والا سوراخ بند ہو پس سلائی کو نکال کر خوب صاف کرنا چاہیے۔ اور بعد از
 استعمال سلائی کو گرم پانی اور کاربالک لوشن سے خوب ہو کر جب وہ خشک ہو جائے
 تب اسے اس کے کیس میں رکھ دیں۔

بعض اوقات نازک مزاج اشخاص میں سلائی داخل کرنے کے بعد سخت ضعیف محسوس
 ہونے لگتا ہے۔ یا لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے کمر اور رانوں وغیرہ میں درد ہونے لگتا
 ہے ایسے بخار کو حمی قاتناطیری (کیٹھیئر فیور) کہتے ہیں۔

لمپوڈرک سرخ یعنی جلدی پیکاری بہت سے امراض میں خصوصاً عصبی امراض
 میں اور درد دل میں خاص خاص تیز اور جلد اثر کریموالی ادویہ مثل مارفین یا سٹرکینین
 وغیرہ کی زیر جلد پیکاری کرتے ہیں خاص خاص ادویہ کے جو اس طریق سے استعمال
 کی جاتی ہیں چھوٹے چھوٹے قرص بنے ہوئے ہوتے ہیں چنانچہ بروز ویکم کمپنی
 کے اس قسم کے بنائے ہوئے قرص بہترین ہوتے ہیں۔ جلدی پیکاریاں بھی کئی قسم
 کی ہوتی ہیں مگر سب سے اچھی وہ ہے جو بخوبی پاک و صاف ہو سکے اس قسم کی تمام
 شیڈ کی پیکاریاں نہایت عمدہ ہیں کیونکہ وہ بہت اچھی طرح صاف ہو سکتی ہیں۔
 وقت ضرورت ایک یا دو قرص دوا کو پیکاری کی نلی میں ڈال کر اس میں حسب ضرورت
 پانچ دس یا بیس قطرے آب مقطر گرم کیا ہو کر دیں قرص پانی میں مل ہو کر



جلدی بچکاری یا پلو ڈر مک سرخ



دوا تیار ہو جائیگی اس قسم کی

بچکاری عموماً ایسے مقام پر کیا

کرتے ہیں جہاں گوشت ہو مثلاً

پسٹ یا پشت پر یا کلائی یا بازو

کے وسط میں باہر کی طرف یا پٹلی

یاران یا سرین کے باہر کی طرف

جلد میں چنانچہ جس جگہ بچکاری

کرنی ہو وہاں کی جلد کو خوب ہو کر اور اس پھر سے صاف کر کے اور پھر اس پھر آبیو ڈین لگا کر جب

خشک ہو جائے تو پھر وہاں کی جلد کو بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیوں اور انگوٹھے سے پکڑ کر

چٹکی بھر کر داسی اور پھر بچکاری کی سوئی سطح جلد کے محاذی قدر گردش

دیتے ہوئے چٹکی بھری ہوئی جلد کی لمبائی میں قریباً نصف انچ کے داخل کر دیں پھر بچکاری

کے دستہ کو آہستہ سے دبا کر دوا کو زیر جلد داخل کر کے بچکاری کی سوئی کو آہستہ سے نکال کر

اُس جگہ فوراً انگلی رکھ کر ذرا دبائیں اور پھر ذرا مل دیں تاکہ دوا جلد میں جذب ہو جائے جلد

بچکاری کو خصوصاً اس کی سوئی کو قبل و بعد استعمال کا بالک لوشن وغیرہ سے اچھی

طرح صاف کر لینا نہایت ضروری ہے اور وقت استعمال سوئی کو سپرٹ لمپ پر گرم کر کے

صاف کر لینا ضروری ہے۔ بچکاری کرتے وقت احتیاط رکھیں کہ سوئی کسی رگ میں نہ چلی

جائے۔ مریض مستقام کے مریض میں زیر جلد بچکاری کرنا بے سود ہے کیونکہ دوا بذریعہ جلد

جذب نہیں ہوتی۔ زیر جلد بچکاری میں کسی دوا کی مقدار اس کی اُس مقدار سے عموماً نصف

ہوتی ہے۔ جو کھلائی جاتی ہے مثلاً فرض کرو کہ کوئی دوا ایک گرین دی جاتی ہے تو بذریعہ

بچکاری وہ نصف گرین استعمال کی جائیگی۔

خشک گلاس لگانا یا (ڈرائی کپنگ) بعض اوقات در و دروغ کر نیلے لٹے سینے یا شکم یا

کمر وغیرہ پر گلاس لگاتے ہیں۔ یہ گلاس مختلف قد کے ہوتے ہیں مگر کپنگ گلاس موجود نہ ہو تو معمولی

پانی پینے کے چھوٹے گلاس سے بھی کام نکل سکتا ہے جس جگہ گلاس لگانا ہو پہلے وہاں کی

جلد کو گرم پانی سے دھو کر صاف کر کے ذرا مل دیں پھر ایک ہار یک لکڑی کے سرے پر ذرا سی

روٹی لپیٹ کر اُسے ریکٹی فائیڈ سپرٹ (شراب مقطر) یا برانڈی میں تر کر کے اور جلد پر گلاس

کے اندر رکھیں تاکہ گلاس کی ہوا حرارت سے بالکل خارج ہو جائے۔ مگر اتنا خیال رکھیں کہ گلاس بہت گرم نہ ہو جائے کہ جس سے جلد کے جلیانیکا اندیشہ ہوا کرتا ہے پھر گلاس کو جس جگہ لگانا ہو وہاں پر لگا دیں گلاس کے سرد ہونے پر اسکے اندر والی جلد خوب اوپر کو ابھر آئیگی پس جب گلاس کو چھڑانا ہو تو انگلی کا ناخن گلاس کے کھائے اور جلد کے درمیان دیدیں گلاس ڈھیلہ ہو کر علیحدہ ہو جائیگا۔ گلاس کے علیحدہ ہونے کے بعد وہ ابھرا ہوا مقام چند گھنٹوں میں اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اگر اسے دیر تک دیا ہی رکھنا منظور ہو تو گلاس اتانے کے بعد اس مقام پر گرم ٹکڑی رکھیں۔

مریضوں کیلئے چند قسم کی غذائیں

بچوں کے دودھ پلانے کے لئے دودھ پلانے کی بوتل میں فیڈنگ ٹائل استعمال کرنی چاہئے یہ بوتلیں کئی قسم کی ہوتی ہیں اچھی وہ ہوتی ہیں جو بذریعہ برش اندر سے بخوبی صاف ہو سکتی ہیں ایسے ضعیف مریضوں کو جو آٹھ بیٹھ نہ سکتے ہوں صینی کے چمچ کے ذریعہ دوا پلاتے ہیں۔ اور فیڈنگ کپ کے ذریعے غذا وغیرہ دیتے ہیں جن کی نصا ویر دیکھو صفحہ ۲۹۲ پر اگرچہ مختلف قسم کے بنے بنائے پانی - عرق - شربت وغیرہ ملتے ہیں جو تسکین حرارت و رفع تشنگی اور تفریح کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً لیمونیڈ - آرنجیڈ - سوڈا واٹر - آئس کریم واٹر وغیرہ - آب عرق - بید مشک - عرق کیوڑہ - عرق کاسنی وغیرہ اور شربت انار و شربت لیمو و شربت زلی و شربت نیلوفر و شربت صندل وغیرہ لیکن کبھی ضرورت ہو تو مندرجہ ذیل طریق سے ایک قسم کے ڈاکٹری شربت وغیرہ بھی درست کر سکتے ہیں۔

آب لیمو (لیمونیڈ. Lemonad.) ایک لیمو کے چھلکے کو خوب باریک کتر کر ایک صاف برتن میں ڈال کر ساتھ ہی آٹھ چھٹانک صاف شکر ڈال دیں اور اوپر سے ایک اور لیمو کا عرق نچوڑ کر تین چھٹانک سرد پانی یا ایک بوتل سوڈا واٹر ملا دیں اور پھر استعمال کریں۔
آب نارنج (آرنجیڈ. Oranged.) ایک عدد لیمو اور تین عدد شکر توں کار ص نصف چھٹانک صاف شکر اور ایک سیر سرد پانی ملا کر استعمال کریں۔

آتش جو (یا بلے واٹر. Barley Water) جو کھانسی اور تشنگی اور دافع سوزش ہے اسکا مرض مگو و سینہ اسہال و ہیضہ اور گرم بخاروں میں دیتے ہیں

آتش جو ہمیشہ تازہ تیار کرنا چاہیے۔ لیکن اگر بار بار پلانا ہو تو بوتل میں بھر کر اسے سرد پانی میں رکھیں اُبلے ہوئے جو کو جن سے ایک بار آتش درست کر لیا ہو وہ بارہ کام میں نہ لائیں۔
آتش جو پتلا بنانے کی ترکیب: پھلکا اتار کے ہوئے جو جنہیں اردو میں گھاٹ کہتے ہیں یا پرل بالے یعنی ولایتی جو ایک چھٹانک ان کو سرد پانی میں دھو کر اچھٹانک پانی میں نصف گھنٹہ تک بھگو دیں پھر ۵/۴ منٹ تک دھیمی آنچ پر جوش دیں۔ اور سرد ہونے پر ایک صاف مٹل کے کپڑے میں چھانکر استعمال کریں۔ نائفے کیلئے اس میں تھوڑا سا لیمو کا چھلکا اور شکر (مصری) بھی ملا دینی چاہیے۔ اگر آتش جو گاڑنا بنا ہو تو اسے بجائے ۵/۴ منٹ کے دو گھنٹے تک جوش دیں۔ اور سرد کر کے چھان لیں۔

آتش جو مقوی دوسری ترکیب: یہ ہے کہ تین اونس دھلی ہوئی گھاٹ یا پرل بالے کو تین پائینٹ سرد پانی میں ڈال کر دو تین گھنٹے تک دھیمی آنچ پر جوش دیں پھر پانی کو منتھار کر ایک اور دیکھی میں ڈال کر نرم آنچ پر رکھیں اور اس میں تھوڑی سی صاف شکر اور نارنگی یا لیمو کا چھلکا بھی ملا دیں۔ اب اگر اسے گاڑھا کرنا ہو تو کچھ عرصہ اور جوش دیتے رہیں پھر اگر ضرورت ہو تو اس میں تھوڑی سی بالائی بھی ملا لیں۔ یہ ایک خوش ذائقہ اور مقوی آتش جو ہوتا ہے۔

اراروٹ (Arrowroot): یہ ایک درخت کی جڑ کا سفوف ہوتا ہے اور ایک قسم کی ہلکی غذا ہے خالص اراروٹ عمدہ ہوتا ہے مگر ذکا نداشتا بھیجے کیلئے اس میں چاول کے آٹے کی آمیزش کرتے ہیں اراروٹ کے پکانے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔ ایک منو سٹچہ بھر (واٹ) عمدہ اراروٹ کو تھوڑے سے دودھ میں ملا کر نرم لئی سی بنالیں پھر نصف پائینٹ (۵ چھٹانک) دودھ میں تھوڑی سی شکر ملا کر اسے جوش دیں۔ جب دودھ کھولنے لگے تو اس کو اراروٹ پر آہستہ آہستہ ڈال کر اسے جلدی جلدی ہلاتے جائیں خوشبو کے واسطے اس میں اے سینس آف لیمن وغیرہ ملا سکتے ہیں مگر یہ سادہ استعمال کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ کبھی دودھ کی بجائے پانی میں اراروٹ پکایا کرتے ہیں پس جب پانی میں اراروٹ پکایا جائے تو اس میں قدرے لیمن اور شکر ملا کر اس کو خوشبودار اور شیریں کر لیتے ہیں۔

السی کی چائے (Linseed Tea): بنانے کی ترکیب بس ایک چھٹانک

السی کو دھو کر ایک چائے دانی وغیرہ میں ڈال کر اوپر سے سیر پھر کھولتا ہوا پانی ڈال کر اُسے ڈھک دیں اور پائو گھنٹے تک پڑا رہنے دیں پھر چھان کر اور اس میں قدرے شکر ملا کر استعمال کریں پیشاب کی جلن اور کھانسی وغیرہ میں السی کی چائے بلایا کرتے ہیں۔

انڈے کا پانی (Albumen Water) دو تازے انڈوں کی سفیدی کو نصف سیر صاف پانی میں آمستہ آہستہ ملا دیں پھر ذائقے کیلئے اس میں قدرے نمک یا شکر ملا دیں بچوں کو جب قے اور دست آتے ہیں اور کوئی غذا ہضم نہیں ہوتی تو یہ انڈے کا پانی ہضم ہو جاتا ہے اس میں غذا ثبت بھی ہوتی ہے۔

اوولٹین (Ovaltine) یہ ولایتی تنی ہوئی لطیف زود ہضم اور مقوی غذا ہے جو بچوں اور کمزور مریضوں کو دیکھاتی ہے۔ اس میں آب جو - دودھ انڈے اور کوکا ملائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ترکیب استعمال اسکے لیبل پر درج ہوتی ہے۔

ایلن بری فوڈ (Allenbery Food) یعنی غذائے ایلن بری۔ یہ بھی ایک ولایتی غذا ہے۔ جو ایلن بری صاحب نے بچوں اور کمزور مریضوں کی واسطے تیار کی ہے اس کے پکانیکی ترکیب اسکے لیبل پر درج ہوتی ہے۔ یہ تین نمبر کی ہوتی ہے ایک نمبر چھوٹے بچوں کو دو نمبر کی بڑے بچوں کو اور تین نمبر کی کمزور مریضوں کو دیکھاتی ہے۔

ایگ فلیپ (Egg-flip) یعنی شراب میں پھینٹا ہوا انڈا۔ ایک انڈے کی زردی لے کر اسکو آدھی چھٹانک دودھ میں ملا کر خوب پھینٹیں اور پھر اس میں دو آؤنس (ایک چھٹانک) پورٹ وائن یا نصف آؤنس (سوا تولہ) برانڈی ملائیں اور تقریباً ایک تولہ شکر ملا کر اور خوشبو کے لئے ذرا سی لاپچی دار چینی یا جائفل مسفوف چھڑک کر استعمال کریں اسکو سرد یا گرم استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن اسکو جوش نہیں دینا چاہیئے۔

بریڈ جیلی (Bread Jelly) خشک ڈبل روٹی کے ٹکڑے دو سے چار آؤنس لیکر دودھ یا پانی میں ایک گھنٹے تک بھگو دیں پھر اس میں اسقدر پانی ملا کر کہ جس میں وہ اچھی طرح ڈوب جائے اس میں ذائقے کے لئے حسب ضرورت شکر اور خوشبو کیلئے لاپچی یا دار چینی وغیرہ ڈال کر ایک گھنٹہ تک جوش دیں اور پھر اسکو عمل کی باریک صافی یا باریک پھلنی میں چھان لیں اور پھر اسکو سرد ہونے دیں یہ فالو دے کی طرح جم جایا کرتی ہے۔

بجھڑ فوڈ (Benger's Food) یہ بھی اوول ٹین اور ایلین بری کی طرح ایک ملائی غذا ہے۔
 بیضہ نیم برشت کھولتے ہوئے پانی میں آندا ڈال کر دو تین منٹ جوش دیکر نکال لیں
 تاکہ اسکی سفیدی قد سے جم جائے مگر زردی نہ جمے پھر انڈے کو اوپر سے ذرا توڑ کر اس پر
 قد سے نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر مریض کو دیں۔

بیضہ نیم برشت (Scrambled Egg) ایک فرائی پین میں ذرا سا گھی ڈال
 کر اسکو آگ پر ہموار رکھیں جب خوب گرم ہو جائے تو دو تین انڈوں کو توڑ کر اس میں
 ہولے سے ڈالیں اور صرف اتنی دیر تک آگ پر رکھیں کہ سفیدی جم جائے مگر زردی
 نہ جمے پھر اسے اتار کر اور اسپر قد سے نمک مرچ چھڑک کر مریض کو دیں مگر یہ یاد ہے کہ مریض
 کو صرف انڈے کی زردی ہی دینا چاہیے۔ کیونکہ سفیدی دیر ہضم ہوتی ہے۔

بیکنگ پاؤڈر (Baking Powder) ایک سفوف ہے جو ٹین کے ڈبے میں
 بند انگریزی دکانوں میں بکتا ہے۔ یہ ذرا سا سفوف آٹے میں ملا کر گوندھیں اور آٹے
 کو ایک دو گھنٹے تک رکھ چھوڑیں بہت عمدہ خمیر ہو جائیگا۔

چاولوں کی جلی دھوئے ہوئے چاولوں کا آٹا آدھ پاؤ مصری یا صاف شکر ایک
 پاؤ دو نو تکو سیر بھر پانی میں ڈال کر اسقدر پکا دیں کہ وہ گاڑی لیساں جلی بن جائے پھر اس
 میں ذرا سا نارنج یا لیمو کا عرق ملا کر سانچے میں ڈال کر سڑھونے دیں۔ یہ ایک لذیذ غذا ہوتی ہے
 خمیر سو نف کلو بجی۔ شکر ہر ایک تین ماشہ کھٹی دہی ایک چھٹانک میوہ یا آٹا پاؤ بھر پہلی
 تین چیزوں کو چنے کی دال کے پانی میں پسیر پھر اسے آٹے میں ملا کر پھر خمیر کریں۔ سردی
 میں گرم پانی سے اور گرمی میں سرد پانی سے آٹے کو گوندھیں اور چار گھنٹہ یا گاڑی کپڑے
 میں پیسٹ کر رکھیں۔ اور بعد تیار ہونے کے کام میں لائیں۔

خمیر دار چینی چھوٹی الائچی۔ قند ہر ایک ۲ ماشہ ایک عدد اخروٹ کی گری تہی ایک چھٹانک
 میوہ یا آدھ گندم پاؤ پختہ پہلے سب چیزوں کو پیس کر دہی میں ملا کر پھر خمیر کریں اور اسے
 کسی گاڑی کپڑے میں پیسٹ کر چار گھنٹہ تک گرم جگہ میں رکھیں بعد تیار ہونے کے استعمال
 کریں پھر جو آٹا خمیر گوندھا جائے اسی میں سے ذرا سا آٹا ہر روز بلو خمیر یا یہ رکھ لیا کریں
 خمیر سوڈا یا سیکار ب ۳ ڈرام ایسڈ ٹارٹارک ۳ ڈرام۔ میوہ یا آدھ گندم ۱۱ اونس قینو نکو ملا کر
 اور گوندھ کر دو گھنٹہ تک کسی گرم جگہ رکھ چھوڑیں اور تیار ہونے پر کام میں لائیں۔

جنگٹ (Junket) یعنی دہی کا توڑ۔ دودھ میں ریبنٹ یعنی پنیر یا یہ ملا کر کہریا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ جم جاتا ہے اسکو جنگٹ کہتے ہیں پھر جب اس جنگٹ کو چمچ وغیرہ سے توڑا جاتا ہے تو اس کا پنیری حصہ علیحدہ ہو جاتا ہے اور آبی حصہ علیحدہ ہو جاتا ہے اس آبی حصے کو وہ کہتے ہیں یہ شدید عیش کے مریضوں کی واسطے نہایت مفید غذا ہے اسکو پانچ پانچ اولنس کی مقدار میں ہر دو گھنٹے کے بعد دیا جاتا ہے۔

نوٹ جنگٹ کا توڑ بھی دراصل دہی کا توڑ ہی ہوتا ہے۔ مگر اس میں فرق یہ ہے کہ جنگٹ میں دودھ کو بجا مہی کے پنیر یا یہ کا ضامن لگایا جاتا ہے۔

وال گاپانی یونگ کی دہوئی ہوئی دال ایک چھٹانک پانی تین پاؤں قدے نمک ملا کر دو تین گھنٹے تک خوب پکا کر تار کر سرور کر کے چھانک اور پانی کا استعمال کریں۔

دلیا (Gruel) اچھی گیہوں کو خوب دھوا اور سکھا کر اور بھاڑ میں بھنوا کر دلیا کر کے رکھ چھوڑیں۔ وقت ضرورت بھوڑا دلیا ذرا سے گھی میں بھونکر زود دودھ یا پانی کو جوش دیکر اس میں بھوڑا بھوڑا ملا تے جائیں اور چمچ سے ہلاتے جائیں بعد ازاں قدے شکر ملا کر سرور کر کے مریض کو کھانے کو دیں۔

دودھ زود ہضم (Peptonized Milk) ایک سیر تازہ دودھ میں پاؤں بھر سرد پانی ملا لیں اور پھر اس میں ڈاکٹر فیئر ہارڈ کا پیپٹونائزنگ پاؤں ڈالیں (ماضم) ایک پڑیہ یا ڈاکٹر بینجر صاحب کی ماضم غذا بقدر دو چمچ اور سوڈیم بائیکار بونیٹ ۲۰ گرین ملا دیں اور اسے ۲۰ منٹ تک گرم پانی کے ظرف میں رکھیں اور پھر استعمال کریں نوٹ اگر اسے کچھ وقف سے پینا ہو تو پینے سے پہلے اسے ۲۰ منٹ تک جوش دے لینا چاہیے۔

دودھ انڈا۔ پاؤں بھر گرم دودھ میں دو انڈ دنگی زردی پھینٹیں اور اس میں قدے شکر بھی ملا لیں۔ مقدار خوراک :- جو اولوں کو دو یا تین اولنس دودھ گھنٹے بعد اور بچوں کو ایک ایک چمچ چائے بھر دو گھنٹے بعد دیں۔

دودھ آتش جو۔ گائے کا کرٹھا ہوا دودھ سرد کیا ہوا ایک حصہ آتش جو ساو تازہ تیار کیا ہوا ایک حصہ دونوں کو ملا کر در قدے صاف شکر ملا کر کام میں لائیں۔

دودھ مصنوعی بچوں کیلئے۔ خالص گائے کا سلازہ دودھ بارہ اولنس صاف پانی چار اولنس شوگر آف ملک چار ڈرام۔ سوڈیم سٹریٹ ۸ گرین سب کو ملا لیں۔

اور اس میں سے کھوڑا کھوڑا پیچے کو پلائیں۔

دودھ سوڈا نصف سیر شیر گاؤ گرم کریں جب ابلنے لگے اس میں ایک بوتل سوڈا واٹر اور قریب سا ڈرام مفید شکر ملاویں سرد ہونے پر کام میں ملاویں یہ رفع تشنگی کیلئے مفید ہے جب خالص دودھ ہضم نہ ہوتا ہو تو اس طریق سے ہضم ہو جائے یا کرتا ہے اگر ابلے ہوئے دودھ کو سرد کر کے اس میں نصف سوڈا واٹر ملا دیں تب بھی مفید ہوتا ہے۔

ٹوسٹ واٹر (Toast Water) باسی ڈبل روٹی کا چوڑا سا ٹکڑا لے کر اسکو آگ پر سرخ کریں مگر جلنے نہ پائے۔ پھر اسکو ایک مرتبان یا جگ وغیرہ میں ڈال کر اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈال دیں جب سرد ہو جائے تو استعمال کریں۔

ساگو دانہ آدھی چھٹانک صاف کیا ہوا ساگو دانہ آدھ سیر پانی پاؤ دودھ میں ڈال کر جوش دیں اور متواتر چمچ سے ہلاتے جائیں ذرا پتلا ہونے ہی اتار کر اس میں قدرے شکر ملا کر میٹکیوں میں ساگو مقوی پاؤ بھر ساگو کو خوب صاف کر کے دھو کر سوپا پانی میں جوش میں جب گڑھا ہو جائے تو سوپا پائے کھولتا ہوا گائے کا دودھ اور تین عدد مرغی کے انڈوں کی زردی اور نصف سیر بکری کے گوشت کی بھنی اس میں ملا کر اس میں سے کھوڑا کھوڑا مرلیض کو دیں شدید امراض سے افاقہ ہونے پر بعد کے نصف میں یہ غذا مفید ہے۔

گوشت کا شوربا (Broth) بکری یا بھیڑی کا پتلا گوشت بلا ہڈیوں کے نصف سیر اس میں تین پاؤ پانی ڈال کر آہستہ آہستہ جوش میں یہاں تک کہ وہ خوب گل جائے ڈالنے کیلئے اس میں قدرے نمک اور پیاز بھی ملا دینا چاہیئے جب شوربا سرد ہو جائے تو اُس پر سے چکنائی اتار کر پھر حسب ضرورت گرم کر کے مرلیض کو دیں۔

شوربا انڈے کا مرغی کے دو انڈوں کی زردی لیکر خوب پھینٹیں۔ اور دھیمی آنچ پر گرم کریں اور اس میں کھوڑا کھوڑا کر کے نصف سیر پانی ملاویں پھر ذرا سا مکھن اور مصری ملاویں جب جوش کھانے لگے تو اُسے کسی اور برتن میں کئی بار الٹیں پٹیں۔ یہاں تک کہ وہ خوب بلجائے اور اُس پر جھاگ لٹھنے لگے پھر حسب ضرورت مرلیض کو دیں۔

شوربا بادام کا گائے کا دودھ تین پاؤ پختہ عمدہ چاول دھوئے دو چھٹانک ذرا سانگ اور ذرا سی مصری سب کو ملا کر ایک گھنٹہ دھیمی آنچ پر گرم کریں اور آدھ پاؤ میٹھے بادام اور دو تین تلخ بادام لیکر سب کو گرم پانی میں ڈال کر ان کا پھلکا اتار ڈالیں

پھر انکو ایک پتھر کی کونڈی میں ڈالکر مذکورہ بالا دودھ میں سے دراؤ اساطیالکر خوب گریں
 یہاں تک کہ ایک تہائی دودھ پڑ جائے۔ اور بادام خوب پس جائیں پھر باقی کا سارا دودھ ڈالکر
 ان کو چھان کر ایک نیچی میں ڈال کر بہت دھیمی آنچ پر گرم رکھیں اور متواتر ہلاتے رہیں مگر احتیاط
 رکھیں کہ وہ جوش نہ کھلے جبکہ ذرا گرم ہو جائے چاولوں پر ڈالکر کھانیکو دیں اس قسم کا شہو باڑا مقوی ہوتا
 مشورہ یا چوڑہ مرغ کا ایک دو ماہ کا چوڑہ مرغ لیکر ذبح کر کے اسکا قلمہ کر لیں پھر ایک نیچی وغیرہ میں
 ڈالکر اسپر اسقدر سر و پانی ڈالیں کہ پانی گوشت کے اوپر پھر جائے اور قدے نمک بھی ملا دیں
 پھر نیچی کا منہ اٹے سے بند کر کے چار گھنٹہ تک آہستہ آہستہ جوش دیتے رہیں پھر اتار کر
 سرد کر کے چھان لیں اور وقت ضرورت گرم کر کے مریض کو دیں۔

مشورہ یا نیاتی۔ یا دیکھی ٹیل سوپ۔ دو عدد بڑے بڑے آلو ایک گرہ پیاز ڈبل روٹی
 خوب بھختے پاؤ بھر سبکو ملا کر ایک سیر پانی میں اسقدر لپکا لیں کہ پک کر قریب اڑھائی پاؤ
 کے رہ جائے۔ پھر چھانکر اسمیں قدے نمک اور سیاہ مرچ وغیرہ ملا کر نیم گرم سامریض کو پینے کو دیں
 فالودہ سادہ ایک چھٹانک چاول باریک پیسلے قدے گرم پانی میں دو گھنٹہ تک بھگو
 دیں پھر ایک سیر پانی میں ڈالکر اسقدر لپکا لیں کہ پانی پاؤ بھر رہ جائے پھر اسے اتار کر سرد
 کر کے قدے مصری ملا کر مریض کو دیں۔

فیرنی۔ ادھی چھٹانک چاول دھو کر ذرا دیر بھگور رکھیں پھر کونڈی میں باریک پسکر
 درا سا پانی ملا کر ایک باریک کپڑے میں چھان لیں پھر انہیں ایک سیر گائے کے دودھ
 میں ملا کر آگ پر رکھ کر ایک گھنٹہ تک جو شدیدیں۔ اور چمچ سے ہلاتے جائیں پھر قدے
 مصری یا شکر ملا کر مریض کو دیں۔

کاڈل۔ چاولوں کی پتلی سرد پیچ دس چھٹانک گائے کے دودھ کی بالائی ایک چھٹانک
 شیریں شراب ایک چھٹانک شکر نصف چھٹانک سبکو خوب ملا کر ہم چھٹانک کی مقدار
 میں دن میں دو تین بار دیں یہ بھی ایک لذیذ اور مقوی غذا ہے۔

کاجی یا چاولوں کا پانی۔ چھٹانک بھر چاولوں کو سرد پانی سے دھو کر ان میں
 قریب ڈیڑھ سیر پانی ملا کر دو گھنٹہ تک جوش دیں پھر اتار کر سرد کر کے چھان لیں ذائقہ
 کیلئے اسمیں قدے میٹھا یا ایک لیونکا عرق ملا کر کام میں لا دیں اسمیں غذائیت بہت کم ہوتی ہے
 لاٹم وافر (Lime Water) یعنی چونے کا پانی۔ بنا شکی ترکیب ہے۔ بچھا یا ہوا

صاف چونہ دو اونس (ایک چھٹانک) آب مقطر ایک گیلن (۵ سیر) ایک بوتل میں چونے اور پانی کو ڈالکر خوب ملائیں پھر اوپر کے صاف عرق کو بڑی قیف منتھار لیں اس عرق کو سبز رنگ کی بوتلوں میں ڈالکر اور ان پر مضبوط ڈاٹ لگا کر رکھنا چاہئے۔

طاقت اس کے ایک فلونڈ اونس (نصف چھٹانک) میں ۱/۲ گزن بینی ۲ چادل چونہ ہوتا ہے۔
مقدار خوراک ۱- ایک سے چار فلونڈ اونس (نصف سے دو چھٹانک) ایک سال کے بچے کو ۱/۲ سے ایک فلونڈ ڈرام یا ایک چمچ بھر جب دودھ ہضم نہیں ہوتا تو اس میں لالم واٹر ملا کر دینے سے ہضم ہونے لگ جاتا ہے۔

میلن فوڈ (Mellin's Food) یہ بھی اول ٹین وغیرہ کی طرح ایک ولایتی غذا ہے جو دودھ وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔

وھے (Whey) ماہ بچن۔ دودھ کا پانی۔ بنائیکی ترکیب: سگے کا تازہ دودھ دس چھٹانک لیکر اسے نرم آنچ پر گرم کریں پھر اسمین بجرس نیٹ یعنی بجر کا مصنوعی پنیر یا یہ ایک چمچ چائے بھر ملا کر اسے ایک گرم جگہ میں رکھیں جب دودھ پھٹ جائے تو اسے ملل میں چھان لیں اور جو پانی علیحدہ ہوا اسے ایک دمنٹ جو شدید خوش ذائقہ بنائیکے لئے اسمین قدے شکر و بالائی بھی ملا لیا کرتے ہیں۔ پندرہ چھٹانک دودھ سے دس چھٹانک وھے لکھتا ہے اس میں پروٹین اور دوہنیت زیادہ ہوتی ہے۔

مقدار خوراک ایک چھٹانک وھے میں نصف یا ایک چھٹانک آتش جو اور بشرط ضرورت قدے بالائی ملا کر ہر چوتھے گھنٹے دیل کیساں کے بچے کو بمقدار نصف اونس (سوا تولہ آدھ تین یا چار گھنٹے بعد دیں۔)
بچنی دم بچنت (Beef Tea) بکری یا بھیڑی کی گردن یا سینے کا ہڈا گوشت نصف سیر لیکر اور اسے کٹوا کر چھوٹے سے روغنی مرتبان یا آنچوں میں ڈالکر اور اسمین ذرا سا نمک ملا کر آٹے سے مسکامنہ خوب بند کر دیں پھر ایک بڑی دیگی میں پانی بھر کر جو شدید شریع کریں جب پانی کھولنے لگے تو مرتبان یا آنچورہ مذکور کو اس دیگی میں ڈالکر دو تین گھنٹے تک جوش دیتے رہیں۔ بعد ازاں مرتبان نکال کر اسکا منہ کھول کر گوشت بھینک دیں اور بچنی نکال کر کام میں لائیں۔ اس قسم کی کینی مقوی مگر گرم ہوتی ہے۔

بچنی بنائی وکھی بکری یا بھیڑی کے گوشت کے پسندے بنوا کر ایک روغنی مرتبان میں ایک تہ گوشت کی اور اس پر ایک تہ زکاری کی پھر ایک تہ گوشت پھر ایک تہ زکاری رکھ کر مرتبان کا منہ آٹے سے خوب بند کر کے ایک بڑی دیگی میں بہت سا پانی ڈال کر کھولائیں پھر مرتبان مذکور کو اس دیگی میں ڈال کر چھ گھنٹے تک جوش دیں۔ بعد ازاں اتار کر شور بہ چھان کر قدے نمک و مصالح ملا کر مرلیض کو دیں۔



حصہ دوم

اس طبع پنجم کی مخزن حکمت کا یہ حصہ دوم تو تمام از سر نو لکھا گیا ہے اور اس میں بہت سے مفید اور ضروری اضافے کئے گئے ہیں بالخصوص متعدی اور وبائی امراض کے متعلق ۱۹۲۵ء تک جب قدر جدید معلومات حاصل ہوئی ہیں اور جب قدر نئے نئے مفید و ثنائی مجرب معالجات دریافت کئے گئے ہیں ان سب کو اس میں درج کیا گیا ہے۔

غرضیکہ یہ حصہ کتاب نہایت ہی مفید اور جدید معلومات و معالجات سے لبریز ہے۔ اس حصہ دوم میں دو باب ہیں باب اول جس میں کلیات طب کا نہایت مختصر بیان ہے اور باب دوم جس میں پہلے علم الجراثیم کا نہایت دیکھ بھل سیکس عام فہم مفصل بیان ہے نیز اس میں متعدی اور وبائی امراض کی چھوٹ لگنے کی حقیقت کا اور جسم کی قوت مدافعت مرض یا قوت مناعت کی ماہیت کا نہایت عجیب بیان ہے اور اسی کے ضمن میں بعض متعدی اور وبائی امراض میں علاج سیرمی و علاج ویکسینی یعنی ٹیکہ لگانے کے علاج کی حکمت و حقیقت کا بھی بیان ہے پھر اس باب میں تمام متعدی اور وبائی امراض کا نہایت مفصل بیان ہے اور سب قسم کے بخاروں کا نہایت مکمل بیان ہے۔ بخاروں کے بیان میں محرقہ صفراوی، محرقہ دماغی، محرقہ بولی، جمی، لشفقہ اور موتی جھڑا وغیرہ کا اضافہ کیا گیا ہے اور کئی ایک جدید امراض مثلاً مرض بی کولائی، مرض سل، کاذب اور زحیر گرمی وغیرہ کا اضافہ کیا گیا ہے اور ہر مرض کے علاج میں مجرب نسخات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

باب اول

تعریف علم طب

علم طب - وہ علم ہے جس سے بدن انسان کی حالت صحت و حالت مرض معلوم ہو۔ غرض اس علم کی حفظ صحت موجودہ و اعادہ صحت معدومہ ہے یعنی حفظ صحت و ازالہ مرض ہے۔ اور موضوع اس علم کا جسم انسان بحیثیت صحت و مرض ہے۔

تقسیم علم طب

علم طب کے دو جز ہیں (۱) جز اعلمی یا نظری (پریسیلز آف میڈیسن) اور (۲) جز عملی (پریکٹیس آف میڈیسن) پس دونوں کو علم و عمل طب اور انگریزی میں پریسیلز اینڈ پریکٹیس آف میڈیسن کہتے ہیں۔

جزء علمی - میں علمی مسائل طب یعنی (۱) علم اسباب امراض (۲) علم علامات امراض (۳) علم تشخیص امراض اور (۴) علم حفظان صحت کا بیان ہوتا ہے۔ اور جزء عملی میں - عمل طب یعنی علاج امراض کا بیان ہوتا ہے جس میں پہلے ہر مرض کی تعریف پھر اس کے اسباب و علامات اور بالخصوص تشخیص کا اور پھر اس کے علاج کا مفصل بیان ہوتا ہے۔

نوٹ علم تشریح و منافع الاعضاء (اناٹومی و فزیالوجی) اور علم الامراض (پیتھالوجی) کو بھی بعض جز علمی میں ہی شمار کرتے ہیں۔

چونکہ علم طب کا موضوع جسم انسان بحیثیت صحت و مرض ہے اس لئے پہلے صحت و مرض کی تعریف لکھی جاتی ہے۔ اور پھر اقسام مرض کا اور اس کے بعد علم اسباب امراض و علامات امراض وغیرہ کا بیان کیا جائیگا۔

تعریف صحت یا تندرستی بدن کی وہ طبعی حالت ہے جس میں تمام افعال بدن درست سرزد ہوتے ہیں یعنی جس میں کل اعضائے جسم اپنے اپنے طبعی کام ٹھیک انجام دیتے ہیں۔

تعریف مرض۔ مرض یا بیماری بدن کی وہ غیر طبعی حالت ہے جس سے افعال بدن میں خلل آجاتا ہے۔ یعنی مرض جسم کی وہ حالت ہے جس میں بعض یا کل اعضاء جسم اپنے اپنے کام ٹھیک انجام نہیں دیتے۔

مرض کی حالت دریافت کرنے کے لئے صحت کی حالت کا جائزہ بہت ضروری بلکہ لازمی ہے۔ کیونکہ جب تک حالت صحت بخوبی معلوم نہ ہو تب تک حالت مرض سمجھ میں نہیں آسکتی۔ پس اس غرض کیلئے باب تشریح و منافع الاعضاء کا مطالعہ کرنا چاہیئے

اقسام مرض

مختلف علامات اور مختلف علامات وغیرہ کے اعتبار سے مرض کی یہ چند قسمیں ہیں چنانچہ

(۱) باعتبار نقص فعل یا ترکیب عضو مرض کی دو قسمیں ہیں

اثر دو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مرض فعلی	سوء مزاج	Functional D. فنکشنل ڈیزیز

مرض فعلی وہ مرض ہے جس سے کسی عضو کے صرف فعل میں فرق آجائے مگر اسکی ترکیب یا ساخت میں کچھ فرق نہ آئے۔ اطباء یونانی اس کو سوء مزاج کہتے ہیں۔

مرض ترکیب	مرض ترکیب	آرگےٹک ڈیزیز
Organic D.		

مرض ترکیب وہ مرض ہے جس سے کسی عضو کی ترکیب یا ساخت میں فرق آجائے

(۲) باعتبار شدت و خفت علامات مرض کی یہ تین قسمیں ہیں۔

مرض شدید	مرض حاد	اکیوٹ ڈیزیز
Acute Disease.		

مرض شدید وہ مرض ہے جس کی علامات شدید ہوں اور مرض کی مدت تھوڑی ہو

کم شدید مرض	مرض تحت الحاد	سب اکیوٹ ڈیزیز
Sub-Acute D.		

مرض تحت الحاد وہ مرض ہے جس کی علامات مرض خفیف یا کم شدید ہوں اور وہ

عرصہ تک نہ رہے۔

مرض پرانا۔ مرض مزمن	کرائنک ڈیزیز	Chronic D.
---------------------	--------------	------------

مرض مزمن وہ مرض ہے جسکی علامات خفیف ہوں اور وہ عرصہ دراز تک رہے۔

نوٹ طب یونانی میں مرض حاد کی مدت ایک سے چودہ اور نفاثت اکیس روز تک ہے اور مرض

تحت الحاد کی کہیں سے چالیس روز تک اور چالیس روز کے بعد مرض مزمن کہلاتا ہے۔

(۳) باعتبار وسعت علامات مرض کی یہ دو قسمیں ہیں

مرض مقامی مرض مقامی Local D. لوکل ڈیزیز

مرض مقامی وہ مرض ہے جو جسم کے کسی خاص مقام یا حصہ میں محدود ہو۔

مرض عام مرض عام General D. جنرل ڈیزیز

مرض عام وہ مرض ہے جس کا اثر سارے جسم میں ہو یعنی عام ہو۔

(۴) باعتبار تعدید انتشار و غیر مرض کی یہ چند قسمیں ہیں

مرض چھوٹا مرض مرض متعدی Infectious D. انفیکٹشس ڈیزیز

چھوٹا مرض مرض مسری Contagious D. کن ٹیجیئس ڈیزیز

چھوٹا مرض مرض غاری Communicable D. کمیونیکیبل ڈیزیز

مرض متعدی وہ مرض ہے جو کہ مریض سے بلا واسطہ یا بالواسطہ تندرست شخص کو

لگ جاتا ہے یعنی جو مریض کو چھو جانے سے یا ہوا - پانی - غذا - لباس اور حشرات

کے ذریعے مریض سے تندرست کو لگ جاتا ہے جیسے چیچک - آتشک - طیر یا وغیرہ

مرض وبائی مرض وبائی Epidemic D. اپی ڈیمک ڈیزیز

مرض وبائی وہ متعدی مرض ہے جو ایک ہی وقت میں بہت سے لوگوں کو ہو

جاتا ہے یعنی کثرت سے پھیل جاتا ہے۔ اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر

چلا جاتا ہے جیسے طاعون و ہیضہ وغیرہ۔

مرض متفرق مرض متفرق Sporadic D. سپورڈک ڈیزیز

مرض متفرق وہ متعدی مرض ہے جو متفرق طور پر صرف چند اشخاص کو ہوتا ہے

مرض سیلانی مرض سیلانی Ambulatory D. ایسولیسری ڈیزیز

مرض سیلانی وہ خفیف متعدی مرض ہے جس میں مریض چلتا پھرتا ہے۔ بستر لیٹنے پر مجبور

نہ ہو جیسے محرقة سیلانی صفحہ ۵۴۹

مرض عفونی مرض عفونی Septic D. سپٹک ڈیزیز

مرض عفونی وہ متعدی مرض ہے جو مادہ متعفنہ یا جراثیم تعفن کے خون میں

سرايت کر جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

دھ: بحیثیت اصلی یا عارضی ہونیکے مرض کی دو قسمیں ہیں

Idiopathic D.	ایڈیوپیتھک ڈیزیز	مرض ذاتی	مرض اصلی
Primary D.	پرائمری ڈیزیز	مرض اولی	مرض اولی
مرض اصلی یا مرض اولی وہ مرض ہے جو خود پیدا ہو کسی دوسرے مرض کے تابع یا اسکا عرض نہ ہو۔			
Complicating D.	کمپلیکیٹنگ ڈیزیز	مرض عارضی	مرض عارضی
Secondary D.	سیکنڈری ڈیزیز	مرض ثانوی	مرض ثانوی
Intercurrent D.	انٹرکریڈینٹ ڈیزیز	مرض شریکی	مرض شریکی
مرض عارضی یا مرض ثانوی وہ مرض ہے جو کسی دوسرے مرض میں عارضی اور ثانوی طور پر پیدا ہو یعنی کسی دوسرے مرض کے دوران میں بطور عرض مرض پیدا ہو جائے خود اصلی مرض نہ ہو۔			
(۴) باعتبار ولادت و وراثت مرض کی یہ دو قسمیں ہیں۔			
Congenital D.	کن جینیٹل ڈیزیز	مرض مولودی	مرض پیدائشی
مرض مولودی یا مرض پیدائشی وہ مرض ہے جو ولادت یا پیدائش کے وقت موجود ہو۔			
Hereditary D.	ہیریڈیٹری ڈیزیز	مرض موروثی	مرض موروثی
مرض موروثی وہ مرض ہے جو والدین سے بطور وراثت مولود میں پہنچے جیسے آنشک یا جنون وغیرہ			
(۵) باعتبار دیگر وجوہات کے مرض کی یہ چند قسمیں ہیں			
Endemic D.	اینڈیمک ڈیزیز	مرض وطنی	مرض وطنی
مرض وطنی وہ مرض ہے جو کسی خاص وطن یا مقام میں محدود ہو جیسے مرض ہیضہ بنگال میں یا مرض گھنگھا بعض بہاڑی مقامات میں اور طبریا بعض نشیبی مقامات میں۔			
Specific D.	سپیسفک ڈیزیز	مرض نوعی	مرض خصوصی
مرض خصوصی وہ مرض ہے جو خاص قسم یا خاص نوع جراثیم سے پیدا ہو جیسے آنشک یا ہیضہ وغیرہ			
Periodical D.	پیریڈیکل ڈیزیز	مرض دوری	مرض نوبتی
مرض دوری یا مرض نوبتی وہ مرض ہے جو دورہ یا نوبت یعنی باری سے لگے جیسے نوبتی بخار			
Mental D.	مینٹل ڈیزیز	مرض نفسانی	مرض نفسانی
مرض نفسانی وہ مرض ہے جس میں نفس یا عقل ماؤف ہو جائے۔ جیسے سائیکو			
فنی نیا یا فتور عقل وغیرہ			

علم اسباب الامراض

اردو نام: علم اسباب امراض
عربی نام: علم اسباب الامراض
انگریزی نام: Aetiology. ایٹیالوجی

اسباب جمع ہے سبب کی جس کے لغوی معنی ہیں ذریعہ یا وسیلہ۔ انگریزی میں سبب کو کاز Cause. اور اسباب کو کازز Causes. کہتے ہیں۔

چونکہ سبب اپنے مسبب پر ہمیشہ مقدم ہوتا ہے پس جب کوئی مرض کسی شخص کو لاحق ہوتا ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے بغیر کسی سبب کے کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس سبب کو دریافت کر کے اس کو رفع کرنا گویا مسبب یا مرض کا رفع کرنا ہے۔

علم اسباب الامراض میں اگرچہ وہ تمام اسباب شامل ہیں جو کہ امراض کو پیدا کرتے ہیں لیکن کتب طب و کتب طبیہ میں اسباب امراض میں بالعموم ان دو قسم کے اسباب کا ہی بیان کیا جاتا ہے (۱) پری ڈس پوزنگ کازز یعنی اسباب سابقہ اور (۲) ایکسائٹنگ کازز یعنی اسباب واصلہ پس پہلے ہم بھی انہیں اسباب مرض کا بیان کرتے ہیں۔

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پہلے اسباب	اسباب سابقہ	Predisposing C
ابتدائی اسباب	اسباب بعیدہ	Remote C
مستعد اسباب	اسباب مؤخرہ	Ultimate C

اسباب سابقہ یا اسباب مؤخرہ وہ اسباب ہیں جو جسم کو قبول مرض کیلئے مستعد بناتے ہیں۔ یعنی اس قسم کے اسباب مرض کے ظاہر ہونے سے کچھ مدت پہلے ہی پیدا ہو کر طبیعت کو قبول مرض کیلئے مستعد کر دیتے ہیں۔

طے ہوئے اسباب	اسباب واصلہ	Proximate Causes
محرك اسباب	اسباب محرکہ	Exciting Causes.
قریبی اسباب	اسباب قریبہ	Immediate Causes

اسباب واصلہ یا اسباب محرکہ وہ اسباب ہیں جو جسم میں جلد ابنا اثر کر کے مرض کو پیدا

کرتے ہیں یعنی جبکہ واقع ہونے کیساتھ ہی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ان دو قسم کے اسباب میں کوئی حد فاصل ہے یا یہ کہ یہ ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں کیونکہ وہ حالات جو ایک وقت میں اسباب سابقہ یا مؤخرہ کے طور پر عمل کرتے ہیں دوسرے وقت میں وہی حالات اسباب واصلہ یا اسباب محرکہ بن سکتے ہیں۔ علم اسباب الامراض اگرچہ اپنے صحیح معنوں میں تو پیدائش امراض کے تمام اسباب پر حاوی ہے لیکن اکثر اوقات اس کا اطلاق اسباب سابقہ اور اسباب واصلہ پر ہی کیا جاتا ہے یعنی ان حالات پر جو کہ ایک مرض کیساتھ ہمیشہ تعلق رکھتے ہیں اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس مرض کو کس طرح پیدا کرتے ہیں؛ مثلاً دو شخص ہو جن میں کھڑے ہوتے ہیں ایک ذرا کمزور ہے اور اسکو سردی لگ جاتی ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد اُسے زکام ہو جاتا ہے۔ پس سردی کا لگنا زکام ہونیکا ایکسائٹنگ کا زبانی سبب محرکہ یا سبب واصل ہے اور اس شخص کی طبیعت کا ذرا کمزور ہونا زکام ہونیکا پری ڈس پوزنگ یا سبب سابق ہے۔

لیکن جدید تحقیقات سے اب یہ معلوم ہوا ہے کہ جراثیم اکثر امراض کی پیدائش کا سبب ہوتے ہیں۔ مثلاً مذکورہ بالا مثال میں طبیعت کا کمزور ہونا اور سرد ہونا کا لگنا ہی زکام پیدا ہونے کے اسباب خیال نہیں کئے جاتے۔ بلکہ زکام کا سبب جراثیم زکام لانے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جراثیم زکام ہوا زدہ شخص کے ناک میں چھپے پڑے تھے۔ سرد ہوا کے لگنے سے ناک کی چھلی ذرا کمزور ہو گئی تو جراثیم مذکور وہاں پر مستحکم ہو گئے۔ جس سبب سے زکام ہو گیا پس یہ جراثیم جب ہوا زدہ شخص کے ناک کی چھلی میں چھپے پڑے تھے تو یہ گویا زکام کا پری ڈس پوزنگ کا سبب سابق تھے اور جب وہاں پر مستحکم ہو کر انہوں نے زکام پیدا کر دیا تو وہی جراثیم گویا زکام کا ایک ایکسائٹنگ یا سبب واصل بن گئے۔

پری ڈس پوزنگ کا زبانی سبب سابقہ یا مؤخرہ ایک شخص کی خلقت میں بھی پائے جاتے ہیں جو مولودی یا موروٹی ہوتے ہیں اور جن سے کسی عضو کا فعل یا اسکی ترکیب ناقص ہوتی ہے نیز اس قسم کے اسباب مریض کے گذشتہ مرض۔ اسکے ماحول عادات اور دیگر حالات میں بھی پائے جاتے ہیں اور ایک ڈاکٹر یا معالج کسی مرض کے متعلق اس کے اسباب کو دریافت کرنا چاہتا ہے تو جہاں تک ممکن ہوتا ہے وہ ہمیشہ ایسی باتوں کو دریافت

کرنا چاہتا ہے اور حالات گذشتہ کو دریافت کر کے وہ ایکسائے ٹنگ کا زیادہ ڈاکٹریٹ کا ز
یعنی سبب محرک یا سبب واصل کو معلوم کر لیتا ہے۔

اگرچہ عام طور پر ڈاکٹری و طبی کتب میں بالعموم ہر مرض کے اسباب میں (۱) پری ٹنس
پوز ٹنگ کا ز یعنی اسباب سابقہ یا اسباب متحدہ اور (۲) ایکسائے ٹنگ کا ز یعنی اسباب
محرک یا اسباب واصل کو ہی تحریر کیا جاتا ہے لیکن علم اسباب الامراض کی حیثیت سے نیز
تسہیل بیان کی خاطر اسباب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) اسباب اندرونی
اور (۲) اسباب بیرونی۔ پھر اسباب بیرونی میں سے بعض خاص خاص اسباب کو
(۳) اسباب خصوصی کی تحت میں بیان کیا جاتا ہے۔

اسباب اندرونی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
اسباب اندرونی	اسباب داخلہ	انٹرنل کاوزز
اسباب بدنی	اسباب بدنیہ	انٹرنل ٹرنک کاوزز
اسباب داخلہ یا اسباب بدنیہ وہ اسباب ہیں جو جسم کے اندر موجود ہوتے ہیں اسباب داخلہ کی پھر یہ دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسباب سابقہ اور (۲) اسباب واصلہ		
پہلے اسباب	اسباب سابقہ	پری ڈسپوزنگ کاوزز
اسباب سابقہ یا اسباب متحدہ وہ اسباب ہیں جو طبیعت کو قبول مرض کیلئے مستعد کرتے ہیں		
محرک اسباب	اسباب فاصلہ	ایکسائے ٹنگ کاوزز
اسباب محرک وہ اسباب ہیں جو جسم میں تحریک کر کے مرض کو جلد پیدا کرتے ہیں۔		

لیکن اسباب اندرونی میں مندرجہ ذیل اسباب شامل ہیں (۱) عمر (۲) جنسیت (۳) طبیعت (۴)
مزاج (۵) وراثت (۶) قومیت (۷) ہر وقت جو مختصر اذیل میں درج ہیں۔

(۱) عمر بھی بعض امراض کا سبب بدنیہ ہوتی ہے جتنا بچہ ام الصبیان۔ سل لعلی چھپک خسرہ کھانسی
کالی کھانسی وغیرہ امراض بچپن میں زیادہ تر ہوتے ہیں بعض سوزشی امراض مختلف قسم کے بخار
خصوصاً تھپاق اور صرع وغیرہ امراض زیادہ تر جوانی میں ہوتے ہیں کھانسی۔ دمہ و تیج لعل
فالج و سکتہ وغیرہ امراض زیادہ تر بڑھاپے میں ہوتے ہیں

(۲) جنسیت یا تذکیر و تانیث یعنی مرد یا عورت ہونا بھی بعض امراض کے لئے سبب بدنیہ ہے۔ چنانچہ بعض امراض مثلاً اختناق الرحم - قروح معدہ - قبض کئی خون بالخصوص کلورو سس عورتوں سے مخصوص ہیں۔ اور بعض امراض مثلاً مرگی کزاز نقص ذیابیطس اور امراض مثانہ وغیرہ زیادہ تر مردوں کو ہوا کرتے ہیں

(۳) طبیعت۔ جو قوت مدبرہ بدن ہے (دیکھو صفحہ ۲۷۸) یہ بھی مختلف اشخاص میں مختلف ہوتی ہے بعض کی طبیعت قوی ہوتی ہے اور بعض کی کمزور جن لوگوں کی طبیعت کمزور ہوتی ہے وہ مختلف امراض میں مبتلا ہونیکے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں لیکن جن کی طبیعت قوی ہوتی ہے۔ وہ امراض سے اکثر محفوظ رہتے ہیں اگر طبیعت اعتدال پر ہے تو صحت بحال رہتی ہے اور اگر اعتدال پر نہ رہے تو پھر صحت بگڑ جاتی ہے

۱) مزاج۔ قوت مزاج کے لغوی معنی ہیں آمیزش لیکن اصطلاح طب یونانی میں مزاج وہ کیفیت متوسطہ ہے جو درجہ عناصر (آگ۔ پانی۔ مٹی۔ ہوا) کے باہم ملنے اور ان میں سے ہر ایک کی کیفیت (گرمی۔ سردی۔ خشکی۔ ترگی) کے باہم ملنے اور فعل و انفعالات سے پیدا ہوتا ہے اسکی پھر دو قسمیں ہیں (۱) مزاج معتدل اور (۲) مزاج غیر معتدل مزاج معتدل وہ ہے جس میں چاروں عناصر طبعی ضرورت کے مطابق ملے ہوئے ہوں اور مزاج غیر معتدل وہ ہے جس میں چاروں عناصر طبعی ضرورت کے مطابق نہ ملے ہوں بلکہ کم بیش ہوں۔ اسکی پھر دو قسمیں ہیں۔ مزاج غیر معتدل مفرد (۱) مزاج غیر معتدل مرکب۔ مزاج غیر معتدل مفرد کی پھر یہ چار قسمیں ہیں (۱) مزاج حار جس میں حرارت یا گرمی زیادہ ہو۔ (۲) مزاج بارد جس میں برودت یا سردی زیادہ ہو (۳) مزاج یابس۔ جس میں بیہوش یا خشکی زیادہ ہو۔ اور (۴) مزاج رطب جس میں رطوبت یا تری زیادہ ہو۔ اسی طرح مزاج غیر معتدل مرکب کی یہ چار قسمیں ہیں (۱) مزاج حار یابس جس میں گرمی خشکی زیادہ ہو (۲) مزاج حار رطب جس میں گرمی و تری زیادہ ہو (۳) مزاج بارد یابس جس میں سردی و خشکی زیادہ ہو۔ (۴) مزاج بارد رطب جس میں سردی و تری زیادہ ہو۔

عناصر اربعہ یا کیفیات اربعہ کی طرح جب اطلاق اربعہ (خون۔ بلفم۔ صفرا۔ سودا) میں سے کسی ایک کا جسم میں غلبہ ہو تو پھر اسکی نسبت سے مزاج کو منسوب کر دیتے ہیں اس اعتبار سے طبائے یونانی نے مزاج کی یہ چار قسمیں بیان کی ہیں (۱) مزاج دموی (۲) مزاج صفراوی (۳) مزاج بلغمی (۴) مزاج سوداوی جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے

فائدہ۔ عام نوگہ مزاج کو طبیعت کا مترادف خیال کرتے ہیں لیکن مزاج ایک کیفیت ہے اور طبیعت ایک قوت چونکہ کسی مزاج میں کسی خاص طبع کے قبول کرنیکی زیادہ استعداد ہوتی ہے جیسا کہ دموی یا صفراوی مزاج میں گرم امراض کے قبول کرنیکی اسلئے مزاج بھی اسباب مرض میں شمار کیا جاتا ہے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دموی مزاج	مزاج دموی	Sanguinous T
		سینگوئی ٹش ٹیمپریٹ

دموی مزاج وہ مزاج ہے جس میں خون کا غلبہ ہو ایسے مزاج والے شخص کا جسم موٹا ہوتا ہے

اور اس میں خون کی زیادتی ہوتی ہے اس کے عضلات مضبوط اور سخت ہوتے ہیں جسم اور بالوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے جلد ملائم اور تہلی ہوتی ہے۔ دوران خون تیز ہوتا ہے اور نبض تیز و چلتی ہے ایسے مزاج والا شخص چست و چالاک مضبوط و بہادر اور غصہ آور ہوتا ہے اور گرم و شدید امراض میں مبتلا ہونیکے لئے زیادہ مستعد ہوتا ہے۔

صفراوی مزاج مزاج صفراوی بلیٹس ٹیمپریٹینٹ Billious T

صفراوی مزاج وہ مزاج ہے جس میں صفرا کا غلبہ ہو ایسے مزاج والے شخص کے جسم کے عضلات بھی سخت اور تنے ہوئے ہوتے ہیں آنکھیں سیاہی مائل یا بھوری۔ جلد کے پیچھے وریں یعنی نیلی رگیں خوب نمایاں ہوتی ہیں نبض پُر اور کسی قدر تیز چلتی ہے ایسے مزاج والا شخص بڑا قوی حوصلہ اور جفاکش ہوتا ہے اور گرم و شدید امراض میں مبتلا ہونیکے لئے زیادہ مستعد ہوتا ہے۔

سوداوی مزاج مزاج سوداوی مینک کوکٹ ٹیمپریٹینٹ Melancholic T

سوداوی مزاج وہ مزاج ہے جس میں سودا کا غلبہ ہو ایسے مزاج والے شخص کی طبیعت مغموم اور پریشان رہتی ہے اور اسکے خیالات فاسد ہونے لگتے ہیں اور وہ متوہم ہو جاتا ہے سوداوی مزاج والا شخص سوداوی امراض میں مبتلا ہونیکے لئے زیادہ مستعد ہوتا ہے۔

بلغمی مزاج مزاج بلغمی فلیگم ٹیمپریٹینٹ Phlegmatic T

بلغمی مزاج وہ مزاج ہے جس میں بلغم کا غلبہ ہو ایسے مزاج والے شخص کا جسم ضخیم ہوتا ہے یعنی اس میں چربی کا غلبہ ہوتا ہے عضلات جسم ڈھیلے اور پتلے جلد کی رنگت پھکی۔ بال بھوکے آنکھیں سیاہی مائل یا نیلی ہونٹ موٹے دوران خون سست تمام جسمانی اور روحانی افعال میں سستی و کالی ہوتی ہے اور وہ بلغمی امراض میں مبتلا ہونیکے لئے زیادہ مستعد ہوتا ہے۔

نوٹ مذکورہ بالا چار مزاج کے علاوہ ڈاکٹر ان یورپ ایک اور عصبی مزاج کے بھی قائل ہیں۔

عصبی مزاج مزاج عصبی نروس ٹیمپریٹینٹ Nervous T

عصبی مزاج والا شخص ڈبلا پتلا اور خوبصورت ہوتا ہے اس کا قد چھوٹا۔ چہرے کے خطوط خالص و خوشنا ہونٹ پتلے آنکھیں چمکیلی اور روشن۔ بال بھوکے جسم کی رنگت پھکی یا قدرے مائل سرخی نبض ملائم اور تیز ایسے مزاج والا شخص خوش خلق و ذکی و فہیم اور عقیل ہوتا ہے اسکے خیالات و حرکات میں چستی آتی ہے مگر کسی قدر متوہم اور ڈرپوک ہوتا ہے صدمات کے اثرات سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اور عصبی دماغی امراض میں مبتلا ہونے کیلئے زیادہ مستعد ہوتا ہے۔

نوٹ خصوصیت مزاجی جسے ڈاکڑی میں ایڈیوسپنکریسی (Idiosyncrasy) کہتے ہیں یہ ایک ایسی مزاجی خصوصیت ہوتی ہے جو دیگر عمومی امزجریا طہالغ انسانی سے مختلف ہوتی ہے مثلاً کسی شخص کے مزاج میں یہ خصوصیت ہے کہ اگر وہ دودھ پئے تو اسے قے ہو جاتی ہے یا اگر اسے جلاب میں تو بجلے دست آنے کے اسے قبض ہو جاتی ہے ایسے مزاج والے اشخاص بہت ہی کم ہوا کرتے ہیں مگر ہوتے ضرور ہیں۔

(۵) قومیت قومیت بھی بعض امراض کا سبب داخلی ہے کیونکہ بعض خاص خاص امراض بعض خاص خاص اقوام میں نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں مثلاً مرض نوم چیچک اور خدام وغیرہ حبشی یا سیاہ فام لوگوں میں زیادہ ہوتے ہیں اور طبر یا بخار۔ زرد بخار۔ محرقہ بخار گوے یا سفید فام لوگوں میں زیادہ ہوتے ہیں اور انتہا بہت سے امراض والدین سے اولاد کو ورثہ میں ملتے ہیں مثلاً آتشک۔ جنون نفوس ذیابیطس اور بلواسیر وغیرہ اور بعض موروثی امراض ایسے ہوتے ہیں جو ایک پشت چھوڑ کر دوسری پشت میں ہوتے ہیں

(۶) حرفت۔ بہت سے امراض ایسے ہیں جو بعض خاص قسم کے کام کرنے والے لوگوں کو ہوتے ہیں مثلاً دھنیے کو مرض دمہ محریا مصلو کو ہڈی ہضمی قبض اور بلواسیر۔ اور ستاریا لوہار کو ضعف بصارت کی نسبت زیادہ شکایت ہوتی ہے۔

(۲) اسباب بیرونی

اردو نام	طبی نام	ڈاکڑی نام
اسباب بیرونی	اسباب باویہ	ایکسٹرنل کازز External C
اسباب خارجی	اسباب خارجہ	ایکسٹرنل کازز Extrinsic C

اسباب خارجی یا اسباب بیرونی وہ اسباب ہیں جو جسم سے باہر موجود ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں (۱) جو (ایٹماسفیر) (۲) آب ہوا (۳) صفائی (۴) غذا (۵) لباس (۶) ریاضت (۷) بدعادات (۸) جو یا ایٹماسفیر Atmosphere عربی لفظ جو اور انگریزی لفظ ایٹماسفیر سے مراد ہے زمین اور آسمان کے درمیان کی ہوائی کڑہ ہوا جس طرح سے آبی جانور مثلاً مچھلی وغیرہ پانی میں رہتے ہیں اسی طرح آدمی کی زندگی کا مدار دم ہوا پر ہے وہ کڑہ ہوا میں رہتا ہے اس کڑہ کی ہوا جسم انسان پر ہر چار طرف سے محیط ہے اور ہوا طرح سے اثر کرتی ہے یعنی (۱) اپنی دباؤ سے (۲) اپنی رطوبت سے (۳) اپنی حرارت سے (۴) اپنی برقی قوت سے۔ پس کڑہ ہوا کے ان اثرات کی کمی بیشی سے مختلف امراض پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ لوگ اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھتے ہیں ان پر ہوا کا دباؤ کم ہو کر اس سے الکا دوران خون اعتدال

تیز ہو جاتا ہے کہ شریان بھٹ کر خون بہنے لگتا ہے اور جو لوگ کوئیں میں اترتے ہیں ان پر ہوا کا دباؤ زیادہ ہو کر ان کو سانس دقت سے آنے لگتا ہے وغیرہ

(۳) آب و ہوا آب ہوا سے صرف پانی اور ہوا ہی مراد نہیں بلکہ ان کے علاوہ سطح زمین کی حالت اور آفتاب کی روشنی کی کیفیت بھی اس میں شامل ہے چنانچہ جہاں پر یہ سب باتیں عمدہ ہوں وہاں کی آب و ہوا عمدہ کہلاتی ہے اور جہاں ان میں سے کوئی ایک یا سب ناخوش ہوں تو وہاں کی آب و ہوا ناقص یا خراب کہلاتی ہے۔ پر فضا مقامات کی آب و ہوا بالعموم خوشگوار اور صحت بخش ہوتی ہے بلکہ مقامات میں رہنے والوں کو اکثر امراض قلب اور مرض فتن ہو جاتا ہے اور نشیبی مقامات کے باشندوں یا رہنے والوں کو اکثر طبعیہ ہیمہ اور مرض سہل وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے مطلوب مقامات میں کھانسی دمہ اور گھٹیا وغیرہ امراض زیادہ ہوا کرتے ہیں اور گرم مقامات میں پیش اسہال ہیمہ امراض جلزہ امراض حشیم اور کئی قسم کے بخار نسبتاً زیادہ ہوا کرتے ہیں سرد ممالک میں پھیپھے اور گردے کے امراض اور جلدی امراض نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔

(۴) صفائی۔ جب جسم کو صاف نہیں رکھا جاتا تو اکثر جلدی امراض مثلاً غارش وغیرہ ہو جاتے ہیں اسی طرح اگر کھانے پینے یا رہنے بہنے میں صفائی کو مد نظر نہ رکھا جائے تو بہت سے امراض لاحق ہو جاتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو جسمی صفائی وغیرہ باب حفظان صحت میں۔

(۵) غذا۔ کھانے پینے کا صحت اور مرض پر بڑا بھاری اثر ہوتا ہے کثیف پانی پینے سے بہت سے متعدی امراض مثلاً پیش اسہال ہیمہ اور محرکہ بخار وغیرہ ہو جاتے ہیں اور ناکافی یا ناقص غذا کے کھانے یا بیوقت یا زیادہ کھانے سے بھی بہت سے امراض ہو جاتے ہیں دیکھو بیان غذا باب حفظان صحت میں۔

(۵) لباس۔ اگر موسم کے لحاظ سے مناسب اور صاف لباس نہ پہنا جائے تب بھی سردی یا گرمی کے اثر سے کئی ایک امراض ہو جاتے ہیں (دیکھو بیان لباس باب حفظان صحت میں)

(۶) ریاضت۔ ریاضت یا محنت و مشقت کا بھی صحت و مرض پر بڑا بھاری اثر ہوتا ہے چنانچہ کثرت محنت و مانعی یا کثرت محنت جسمانی سے بھی کئی ایک امراض ہو جاتے ہیں اور اس طرح کا بلی اور محنتی سے بھی کئی ایک بیماریاں ہو جاتی ہیں (دیکھو بیان ریاضت باب حفظان صحت میں)

اسباب تناسلی جب اعضاء تناسل کے طبعی افعال و وظائف میں بے اعتدالی اور کثرت ہونے لگتی ہے مثلاً کثرت مجامعت یا مشت زنی وغیرہ تو یہ پہلے اعضاء رئیس کی کمزوری کا سبب ہوتے ہیں اور پھر عام جسمانی کمزوری اور کبھی صرع جنون اور وحشت کا سبب ہوتے ہیں۔

اسباب خصوصی

اردو نام: اسباب خصوصی
 طبی نام: اسباب مخصوصہ
 ڈاکٹری نام: Special Causes. سببیں کارز

اسباب خصوصی یا اسباب مخصوصہ وہ اسباب ہیں جو بالعموم اتفاقیہ طور پر عارض ہوتے ہیں اور یہ
 سنہ جہ ذیل میں: (۱) صدقات و ضربات جسمانی (۲) صدقات روحانی (۳) گرمی سردی کے اثرات (۴) برقی
 اثرات (۵) سمیتات وغیرہ۔ پینا پنچہ ذیل میں ہر ایک کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) صدقات و ضربات جسمانی: مثلاً ضرب و زخم یعنی چوٹ لگنا یا زخم آنا۔ بڑی کا اکھڑنا
 یا ٹوٹ جانا یا جسم پر کسی جگہ خراش آنا یا ورم ہو جانا وغیرہ

(۲) صدقات روحانی یا نفسانی: مثلاً متوحش و مخوف اخبار کے سننے سے دل کو نہایت
 صدمہ پہنچتا ہے جس سے طبیعت پریشان و بے چین ہو جاتی ہے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بعض
 نازک مزاج اشخاص ایسے روحانی صدقات سے بہ ہوش ہو جاتے ہیں۔

(۳) سردی و گرمی کے اثرات حرارت سے بھی متغی و غمی اثرات ہوتے ہیں جیسے گرمی کا
 دھکا لگنا یا لو لگنا (ضربۃ شمس ہیٹ سٹروک) آگ یا گرم پانی وغیرہ سے غل جانا اسی طرح سردی
 کے اثرات ہوتے ہیں جیسے سردی سے چیلبلین یا چیللی ہونا یا پالا مارنا (فراسٹ باسٹ)

(۴) برقی اثرات جو بعض اوقات احراق یا صدمہ یا غشی کا باعث ہو گئے ہیں اسی قسم کے اسباب ہیں

(۵) سمیتات: معنی مثلاً سکھیا و پارہ۔ نباتی مثلاً فیون کچلا اور میش حیوانی مثلاً سانپ کا زہر

(۶) جراثیمی مثلاً زہر یا جراثیم ہیضہ یا چیچک وغیرہ اسی قسم کے اسباب ہیں۔

علم علامات الامراض

اردو نام: علم علامات الامراض
 طبی نام: علم علامات الامراض
 انگریزی نام: Symptomatology. سیمٹم ایٹالوجی

علامت اس نئی کیفیت یا حالت کا نام ہے جو مرض کے سبب سے پیدا ہوتی ہے ہر ایک مرض
 کے لئے کوئی نہ کوئی علامت ضرور ہوتی ہے بلکہ مرض مجموعہ علامات ہوتا ہے۔

مختلف حیثیات سے علامات امراض مختلف ہوتی ہیں جو مختصر اُتج ذیل ہیں

عام علامات: علامت عامہ: جنرل سیمٹمز: General Symptoms

Constitutional S	علامات مزاجیہ	علامات مزاجیہ
Local S	علامات مقامیہ	علامات عامہ وہ علامات ہیں جنکا تعلق سارے جسم سے ہوتا ہے جیسے بخار میں جسم کا گرم ہونا
Objective S	علامات ظاہریہ	علامات مقامیہ وہ علامات ہیں جنکا تعلق جسم کے کسی خاص مقام سے ہو جیسے مقامی ورم
Subjective S	علامات باطنیہ	علامات ظاہریہ وہ علامات ہیں جو طبیب کو بھی معلوم ہو سکتی ہیں جیسے ورم یا سرخی وغیرہ
Direct S	علامات مستقیمہ	علامات باطنیہ وہ علامات ہوتی ہیں جو صرف مریض کو ہی معلوم ہو سکتی ہیں جیسے درد وغیرہ
Idiopathic S	علامات ذاتیہ	علامات مستقیمہ وہ علامات ہیں جو خاص مقام مرض میں پائی جاتی ہیں جیسے درد یا جلن یا متھام ورم
Indirect S	علامات عرضیہ	علامات ذاتیہ وہ علامات ہیں جو خاص مقام مرض سے دور پائی جاتی ہیں جیسے درد گردہ میں قے آنا
Sympathetic S	علامات شرکیہ	علامات عرضیہ وہ علامات ہیں جو خاص مقام مرض سے دور پائی جاتی ہیں جیسے درد گردہ میں قے آنا
Premonitory S	علامات منذرہ	علامات شرکیہ وہ علامات ہیں جو خاص مقام مرض سے دور پائی جاتی ہیں جیسے درد گردہ میں قے آنا
Pathognomonic S	علامات مخصوصہ	علامات منذرہ وہ علامات ہیں جو خاص مقام مرض سے دور پائی جاتی ہیں جیسے درد گردہ میں قے آنا
Diagnostic S	علامات تشخیصیہ	علامات مخصوصہ وہ علامات ہیں جو کسی مرض کی واسطے مخصوص ہوں جیسے زہر سیماہ میں منہ آنا
	علامات تشخیصیہ	علامات تشخیصیہ وہ علامات ہیں جن سے کسی مرض کی دیگر امراض سے تشخیص کی جاتی ہے۔

علم تشخیص امراض

Diagnosis.

ڈاکٹر کی نام

ڈاکٹر کی نام

طبی نام

علم تشخیص امراض

اُردو نام

علم تشخیص امراض

یہ تو بتلایا جا چکا ہے کہ تشخیص مرض کیلئے علامات مرض کو پہچانا نہایت ضروری ہے

چنانچہ تشخیص مرض میں امورات ذیل کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

(۱) مرض کو جسے حصہ جسم میں ہے؛ (۲) مرض کس طرح سے پیدا ہوا؛ (۳) مریض کی حالت اس مرض سے پہلے کیسی تھی؛ (۴) ابتدائے مرض کی تاریخ؛ (۵) مرض کی موجودہ علامات و تکالیف؛ (۶) غذائی حالت متعلقہ صحت و مرض غرضیکہ حتیٰ انا مکان علامات سے تشخیص مرض کی خوب کوشش کریں کیونکہ تشخیص مرض درحقیقت نصف علاج ہوتا ہے۔ آجکل تشخیص امراض میں مقدار اضافہ ہو گیا کیونکہ ایک عامیہ کتاب میں شائع کیا جائیگا۔

عوارضات مرض	عوارض مرض	کیلی کیشنز
نتائج مرض	نتائج مرض	سیکولی
Sequelae.		

جب کسی مرض کے دوران میں کوئی عارضی مرض یا امراض پیدا ہو جاتے ہیں تو انہیں عرض مرض یا عوارضات مرض کہتے ہیں جیسے بلبر یا بخار میں تلی کا بڑھ جانا اور جب کسی مرض کے بعد یعنی اسکے نتیجہ میں کوئی اور مرض ہو جاتا ہے تو اسے نتیجہ مرض کہتے ہیں مثلاً بخار کے بعد زہقان ہو جاتا یا خسرہ کے بعد کھانسی کا ہونا

انجام مرض	انذار۔ تقدم المعرفه	پرائگ نوئس
Prognosis.		

یہ دریافت کرنا کہ کسی مرض کا انجام نیک یا بد کیا ہوگا؛ ذرا مشکل بات ہے۔ کیونکہ اول تو مرض کی کامل تشخیص پھر اسکی پوری کیفیت دریافت کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے پھر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی مرض کی ظاہر علامات بہت شدید ہوتی ہیں مگر عضو ماؤف لیجالت چند ان خراب نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں نتیجہ مرض عموماً بخیر ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ظاہری علامات تو خفیف ہوتی ہیں مگر عضو ماؤف کی ساخت خراب ہو جاتی ہے پس ایسی صورت میں نتیجہ اکثر خراب نکلا کرتا ہے عمر کے لحاظ سے نوجوانوں میں نسبت بڑھوں کے عموماً نتیجہ مرض بہتر ہوا کرتا ہے۔

علاج الامراض

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
علاج	علاج	ٹریٹمنٹ
Treatment.		

علاج ان تدابیر کو کہتے ہیں جو اسد مرض یا ازالہ مرض یا تخفیف مرض کیلئے اختیار کی جاتی ہیں

علاج مانع مرض	تقدم بالحفظ	پری وین ٹوٹریٹمنٹ
Preventive. T		
حفظ ما تقدم	حفظ ما تقدم	پروفائی لیٹ ٹریٹمنٹ
Prophylactic. T		

حفظہ بالقدم سے مراد ہمیشہ مرض کے وقت اسکا اسداد کرنا یعنی مرض سے محفوظ رہنا یا بچنا جیسے
میر یا بخار سے بچنے کیلئے کونین کا کھانا۔ یہ سچ ہے کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔

شافی علاج علاج شافی کیٹو کے ٹوٹریٹمینٹ Curative T

علاج شافی وہ علاج ہے جس سے مرض کو شفا ہو جائے یعنی جس سے مرض ودر ہو جائے

حکیمانہ علاج علاج حکیمانہ ریشنل ٹریٹمینٹ Rational T

حکیمانہ علاج وہ علاج ہے جس میں معالج کو مرض کی ماہیت اور دوا کی خاصیت وغیرہ بخوبی معلوم ہوتی ہے

عطائی علاج علاج عطائیانہ ایم پیئرکل ٹریٹمینٹ Empirical T

علاج عطائیانہ وہ علاج ہے جس میں معالج کو نہ مرض کی ماہیت معلوم ہوتی ہے نہ دوا کی خاصیت اس قسم

کا علاج محض تجربہ پر ہی منحصر ہوتا ہے اور طبیہ میں ایک ذرا ہل تجربہ کا بھی گزرا ہے جس دور کا یہ فارسی قبل
مشہور ہے کہ پیش طبیب مرویش تجربہ کار برؤ۔ ہندوستان میں اب بھی بہت سے عطائی علاج موالف کرتے ہیں

فروع طب میں اکثر علاج عطائیانہ ہی تھے جرح میں سے بعض مابعد کی علمی تحقیقات و تجربات سے حکیمانہ علاج
بن گئے اور اب بھی یہ دور کسی حد تک جاری ہے چنانچہ سیما یعنی بارہ مدتوں تک مرض آنشک میں عطائیانہ طور پر

استعمال ہوتا رہا ہے۔ لیکن مابعد کی علمی تحقیقات سے کہ یہ کس طرح سے مرض آنشک میں
فائدہ کرتا ہے۔ اب یہ مرض آنشک کا حکیمانہ علاج کہلاتا ہے۔

تخفیفی علاج علاج تخفیفی پیلیے ٹوٹریٹمینٹ Palliative T

علاج تخفیفی وہ علاج ہے جس سے مرض کی شدت میں تخفیف ہو جاتی ہے لیکن شفا کے کلی نہیں ہوتی

مترصدی علاج علاج مترصدی ایکس پیکٹینٹ ٹریٹمینٹ Expectant T

علاج مترصدی وہ علاج ہے جس میں مریض کو کوئی دوا وغیرہ نہیں دیتے۔ بلکہ انتظار کرتے ہیں کہ طبیعت
مرض پر غلبہ پا کر خود بخود ازالہ مرض کرے اور صحت بحال ہو جائے۔

حفظ صحتی علاج علاج حفظ صحتی ہائی جینک ٹریٹمینٹ Hygienic T

علاج حفظ صحتی وہ علاج ہے جو صرف اصول حفظان صحت پر منحصر ہوتا ہے

غذائی علاج علاج غذائی ڈائٹیک ٹریٹمینٹ Dietetic T

علاج غذائی وہ علاج ہے جو صرف تبدیل غذا سے ہی کیا جاتا ہے۔

آب ہوائی علاج علاج آب ہوائی کلانی میٹک ٹریٹمینٹ Climatatic T

علاج آب ہوائی وہ علاج جو صرف تبدیل آب و ہوا سے ہی کیا جاتا ہے

اب اس فصل کو ختم کر نیسے پہلے میں دو نہایت ضروری باتوں کا بیان کرنا ہوں یعنی ایک تو ادویات کے اوزان کے متعلق اور دوسرے انکی مقدار خوراک کے متعلق ہے۔
 ڈاکٹری و طبی اوزان و پیمانے اور ان کا باہمی مقابلہ
 ڈاکٹری اوزان بمعہ علامت ڈاکٹری پیمانے بمعہ علامت

m, min, M.	۱ پونڈ	gr, Gr.	اگرین
f3. کا ایک ڈرام	۶۰ پونڈ	3. کا اسکرویل	۳۰ گرین
f3, کا ایک اونس	۸ ڈرام	3, dram. کا ایک ڈرام	۶۰ گرین یا ۳۰ اسکرویل
o. کا اپائنٹ	۲۰ اونس	3, oz کا ایک اونس	۸ ڈرام
c. کا ایک گیلن	۸ پائنٹ	lb کا ایک پونڈ	۱۶ اونس

نوٹ۔ گرین کو عربی میں قحہ (دائے گندم) ڈرام کو درہم۔ اونس کو اوقیہ اور پونڈ کو رطل کہتے ہیں

سیال ادویات ناپنے کے عام پیمانے

۴ ماشہ = ۱ ڈرام	ایک چائے کا چمچ یا ۱ سپون فل
۸ " = ۲ ڈرام	ایک درمیاں یا چمچ یا ڈیزرٹ سپون فل
۱۶ " = ۴ " = ۱ ڈرام	ایک بڑا چمچ یا ٹیبل سپون فل
۱/۲ اونس = ۲ ۱/۲ " = ۱۶ ماشہ	ایک شراب پیئے کا گلاس یا واٹن گلاس فل
۲ ۱/۲ " = ۵ " = ۱۰ ڈرام	ایک چائے کی پیالی یا ۱ ٹکپ فل
۵ " = ۱۰ " = ۲۰ ڈرام	ایک بڑا گلاس یا ۱ ٹیبلر فل

مقابلہ ڈاکٹری و طبی اوزان

طبی اوزان و پیمانے

۱ دانہ گندم یا ۱/۱۶ رتی	۱ گرین	۲ سرسوں کا	۲ دھان کا
۱۰ رتی	۱ اسکرویل	۱ جو یا ۱۴ دھان کی	۱۶ دھان کا
۳ ۱/۴ ماشہ	۱ ڈرام	۱ ماشہ	۸ رتی
۸ ماشہ	۱ اونس	۱ چھٹانک	۱۶ ماشہ
۱ رطل یا تقریباً ۱۶ سیر	۱ پونڈ	۱ ایک سیر	۱۶ چھٹانک

ایک کیوبک سینٹی میٹر (1 c. c) برابر ہے تقریباً ۱۵ سم یا بوند کے

ایک گرام (1 Gram) برابر ہے تقریباً ۱۵ ۱/۲ گرین کے

معینہ سے کسی قدر کم ہی دینی چاہیے۔

ساتھ برس سے زیادہ عمر کے اشخاص کے لئے دوا کی خوراک پوری خوراک سے ذرا کم ہونی چاہیے کیونکہ بڑھاپے میں طبیعت ضعیف ہو جایا کرتی ہے۔

بہت سی ادویہ جو وقت ضرورت مقدر کے راستے استعمال کیجاتی ہیں انکی مقدار معمولی خوراک معینہ سے قدرے زیادہ کرتے ہیں لیکن جلدی بچکاری کے ذریعے کوئی دوا زیر جلد استعمال کی جاتی ہے تو اسکی مقدار معمولی خوراک سے کسی قدر کم اور بعض اوقات نصف کرتے ہیں

نسخہ نویسی

اب چونکہ اس حصہ کتاب میں عملی طب کا بیان آتا ہے اسلئے فن نسخہ نویسی کے متعلق صرف دو چار ضروری امور کا ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ مفصل بیان کیلئے تو کئی ورق درکار ہیں میں نے اس ساری کتاب میں طبی نسخہ جات میں لٹی ماشہ و تولہ کا وزن استعمال کیا ہے اور ڈاکٹری نسخہ جات میں گرین منم اور ڈرام و اونس کل اور طبی و ڈاکٹری اوزان و پیمائے اور خوراک دوا بمنا سبت عمر بھی پچھلے صفحہ پر درج ہے جسے ملاحظہ فرمائیں طبی نسخہ نویسی میں ہر ایک دوا کا وزن عموماً اسکے نیچے لکھا جاتا ہے۔ اور دوا کے تیار و استعمال کر نیکی ترکیب اکثر زبانی بتا دی جاتی ہے اور نسخہ کے اوپر اگرچہ مریض کا نام لکھنا مرسوم نہیں لیکن اگر نام لکھ دیا جائے تو بہتر ہے نسخہ کے نیچے نویسنہ کے دستخط اور تاریخ بھی ہونی ضروری ہے لیکن ڈاکٹری نسخہ نویسی میں پہلے مریض کا نام لکھا جاتا ہے پھر اجزاء نسخہ اور ہر دوا کے مقابل میں اُسکا وزن اور پھر دوا کے بنانے و استعمال کر نیکی متعلق ضروری ہدایات یعنی یہ کہ دوا بطور عرق سفوف یا حبوب وغیرہ کیسے بنائی جائے اور دن رات میں دو تین بار یا کم و بیش کس طرح استعمال کیجائے اور آخر میں لکھنے والی کا نام اور تاریخ ہونی چاہیے اگرچہ انگریزی نسخہ نویسی میں اجزائے نسخہ اور ہدایات متعلقہ ساخت و استعمال دوا عموماً طبعی زبان میں لکھنا مرسوم ہے اور اوزان و مقدار اور ان کو رومی ہندسوں اور علامات میں تحریر کیا جاتا ہے لیکن یہ کوئی ضروری بات نہیں بلکہ اگر سارے نسخہ ہی انگریزی میں ہو یا کم از کم دواؤں کے نام کے سوا باقی ہدایات وغیرہ ہی انگریزی میں مرقوم ہوں تو افضل و انسب ہے کیونکہ ایسے نسخہ کے پڑھنے اور سمجھنے میں دوا ساز کو آسانی ہوتی ہے اور کسی مغالطہ یا اشتباہ کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

علامات اوزان

Gr. یا gr گرین M. یا m منم (بوند) ʒ یا ʒ ڈرام ʒ یا ʒ Oz. اونس

ڈاکٹری و طبی نسخہ نویسی

For Mr Asghar ali,

R,
mag. Sulph. gr 60
Quinin Sulph. gr 2
Acid Nitrohydroch. m 5.
Ferri. Sulph. gr 1/2
Diat. Zingiber. m 8
Aqua Chloroformi 20 gr

Mft. for a dose, send such 6 doses.
Sig. 1/6 part twice
daily after meals.
7/1/26 L. Islam.

For Mr. Asghar Ali.

Re.
Acid Nit. Hyd. Dil. mx.
Ext. Taraxaci Liq. mxxx.
Tinct. Carminativæ mxx.
Tinct. Chloroformi Co. mxx
Aquaæ Menthî pip. 3 i
Mft. for a dose,
send such 6 doses
Sig. 1/6 part, twice a day
after meals.

برائے مرزا اصغر علی

نسخہ
میگ نے شیا سلفاس ۶۰ گرین
کوئینی سلفاس ۲ گرین
ایسڈ نائٹروکلورو ڈیل ۵ منم
فیرائی سلفاس ۱/۲ گرین
ڈیٹ زنجیبر ۱۵ منم
ایکوا کلورو فارمائی ۲۰ اونس
سب کو ملا کر ایک خوراک بنائیں اسی خوراک میں بنا کر

بھیجیں۔
ہدایت ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا
منہ نہ نسخہ طبی
ہو الشائے

گل بنفشہ - مویرہ منقہ - بیج مکاسنی بادبان
۱ ماشہ ۹ دانہ ۱ ماشہ ۱ ماشہ
گاوزبان - رات کو گرم پانی میں بھگو کر
۱ ماشہ
صبح کو دل چھان کر خمیرہ بنفشہ ملا کر پلائیں

۷ جنوری ۱۹۲۶ء

فائدہ اس دفعہ کی اس کتاب میں تمام ڈاکٹری نسخوں کو مسلسل نمبر دئے گئے ہیں اور پھر
ان تمام نسخوں کو نمبر وار انگریزی ٹائپ میں چھپوا کر آخر کتاب میں بطور ضمیمہ نسخجات
انگریزی لگا دیا گیا ہے تاکہ جو صاحب انگریزی میں نسخہ لکھنا چاہیں اس ضمیمہ نسخجات
انگریزی میں سے اسی نمبر کا نسخہ لکھ کر اسکو با احتیاط لکھ کر دوا ساز کے پاس بھیجوا دیں
انتباہ علاج امراض کے بیان میں ہر ایک ڈاکٹری نسخہ پر جو نمبر تحریر ہے ضمیمہ نسخجات
انگریزی میں اسی نمبر کا نسخہ لکھ کر اس کی نقل کریں اور پھر بغرض صحت دونوں
بغور مقابلہ کر لیں تاکہ کوئی غلطی نہ ہو جائے *

باب دوم

متعدی امراض

اردو نام عربی نام انگریزی نام
 چھوت کی بیماری مرض متعدی انفیکشنس ڈیزیز (Infectious Disease)
 لگنی بیماری مرض مسری کن ٹیجی ٹس ڈیزیز (Contagious Disease)
 اڑنی بیماری مرض طاری کمیونی کیبل ڈیزیز (Communicable Disease)
 تعریف مرض متعدی مرض ہے جو کہ مریض سے بلا واسطہ یا بالواسطہ کسی شخص کو لگ جاتا ہے۔
 نوٹ (۱) جب کوئی مرض بلا واسطہ یعنی خود مریض کو چھو جانے یا اس کے ساتھ لگ جانے سے
 مریض سے تندرست شخص کو لگ جاتا ہے۔ تب اسے اردو میں چھوت کی بیماری۔ عربی میں مرض متعدی
 اور انگریزی میں کن ٹیجی ٹس ڈیزیز (Contagious Disease) کہتے ہیں۔

(۲) جب کوئی مرض بالواسطہ یعنی ہوا۔ پانی۔ غذا۔ لباس یا حشرات مثلاً مکھی۔ بچھریا پتو وغیرہ کے
 ذریعے مریض سے تندرست شخص کو لگ جاتا ہے۔ تب اسے اردو میں لگنی بیماری یا اڑنی بیماری
 عربی میں مرض مسری یا مرض طاری اور انگریزی میں انفیکشنس ڈیزیز (Infectious Disease)
 یا کمیونی کیبل ڈیزیز (Communicable Disease) کہتے ہیں۔

(۳) لیکن چونکہ مذکورہ بالا دونوں قسم کے بعض امراض میں اس طرح سے تیز و تقریق کرنا کہ وہ بالواسطہ لگتے
 ہیں یا بلا واسطہ نہایت مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔ اس لئے اب ڈاکٹر ان یورپ نے اس فرق کو ترک کر
 دیا ہے۔ پس اب ہر ایک ایسے مرض کو جو بالواسطہ یا بلا واسطہ مریض سے تندرست کو لگ جاتا ہے
 انفیکشنس ڈیزیز ہی کہتے ہیں۔

(۴) چھوٹا امراض کو عربی میں (۱) امراض متعدیہ (۲) امراض وافدہ (۳) امراض مسریہ (۴)
 امراض ساریہ اور (۵) امراض طاریہ بھی کہتے ہیں۔

متعدی امراض کے اقسام

متعدی امراض تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) مرض مقامی یا مرض وطنی (۲) مرض وبائی یا مرض
 وافدہ (۳) مرض متفرق یا مرض منتشر۔ چنانچہ ذیل میں ہر ایک کی تعریف کی جاتی ہے:-

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

مقامی بیماری مرض وطنی اینڈیمک ڈیزیز Endemic Disease.

جب کوئی متعدی مرض کی خاص مقام یا خاص وطن میں ہمیشہ پایا جاتا ہے۔ تو اسے مرض مقامی یا مرض وطنی اور انگریزی میں اینڈیمک ڈیزیز Endemic Disease کہتے ہیں۔

وبائی بیماری مرض وبائی۔ مرض وافر اپنی ڈنک ڈیزیز Epidemic Disease.

جب کوئی متعدی مرض ایک ہی وقت میں بہت سے لوگوں کو ہو جاتا ہے یعنی کثرت پھیل جاتا ہے۔ اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر چلا جاتا ہے۔ تو اسے مرض وبائی یا مرض وافر اور انگریزی میں اپی ڈنک ڈیزیز Epidemic Disease کہتے ہیں۔

پراگندہ بیماری مرض متفرق۔ مرض متفرق سپورڈیک ڈیزیز Sporadic Disease.

جب کوئی مرض متفرق طور پر چند افراد کو ہوتا ہے۔ تو اسے مرض متفرق یا مرض متشتت اور انگریزی میں سپورڈیک ڈیزیز Sporadic Disease کہتے ہیں۔

لیکن بعض متعدی امراض مذکورہ بالا تینوں صورتوں اختیار کر سکتے ہیں مثلاً پلگ یا طاعون جب متفرق طور پر صرف چند اشخاص میں سرایت کرے تو وہ سپورڈیک ہے۔ اور اگر وہ ایک بڑے شہر کے صرف ایسے محلوں میں جہاں غربا کی آبادی ہو سرایت کرے۔ تو وہ اینڈیمک ہے۔ اور اگر وہ تمام شہر یا اطراف میں پھیل جائے۔ تو پھر وہ اپنی ڈنک ہے۔

متعدی امراض کی ماہیت

یہ بتایا جا چکا ہے کہ مرض متعدی مریض سے تندرست کو لگ جاتا ہے یعنی مرض کا اثر مریض سے گذر کر تندرست شخص تک پہنچتا ہے۔ گویا ایک چیز مریض سے نکل کر دوسرے تندرست شخص کے اندر داخل ہو جاتی ہے۔ اور وہاں پر جا کر اپنا موزی اثر کر کے اس کو بھی بیمار کر دیتی ہے۔ یہ کیا چیز ہے جو ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل یا تحویل ہو جاتی ہے۔ اور کیس طرح منتقل یا تحویل ہوتی ہے جو چیز مریض سے تندرست شخص میں منتقل یا تحویل ہوتی ہے یعنی مریض کے جسم سے نکل کر اور تندرست شخص کے جسم میں داخل ہو کر مرض پیدا کرتی ہے۔ اسی کا نام چھوٹ یا لاک یا مرض کا مادہ یا مرض کا زہر (وائرس) ہے۔ چھوٹ کو عربی میں عدویٰ اور انگریزی میں انفیکشن (Infection) کہتے ہیں جس کا مفصل بیان دیکھو آئندہ صفحات میں۔

جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ چھوٹ کا مادہ درحقیقت خروپنی نباتات (جراثیم) یا

خرد بینی حیوانات رُخوینات ہیں۔ جو مختلف طریق سے جسم انسان میں داخل ہو کر مختلف قسم کے متعدی امراض پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اکثر متعدی امراض کا باعث جراثیم ہی ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم پھپھوند کی قسم نہایت ادنیٰ رُتبہ کے نباتات ہیں جو اس قدر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ایک طاقتور خرد بین کی مدد کے بغیر دکھائی نہیں دے سکتے۔ کسی تالاب یا جھپڑ کے پانی پر آپ نے ہری ہری کائی دیکھی ہوگی۔ اور برسات کے موسم میں تو اکثر مناک دیواروں پر بھی کائی جھی ہوتی ہے۔ یہ کائی بھی درحقیقت ادنیٰ رُتبہ کے نباتات ہیں جو ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح برسات کے موسم میں باسی خشک روٹی یا مٹھائی وغیرہ پر پھپھوندی لگ جاتی ہے۔ یہ پھپھوندی بھی درحقیقت ادنیٰ رُتبہ کے نباتات ہیں جو ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ جراثیم بھی درحقیقت ادنیٰ ترین رُتبہ کے نباتات ہیں جو اس قدر چھوٹے چھوٹے ہیں کہ بغیر طاقتور خرد بین کے ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ اکثر ہی جراثیم جسم میں داخل ہو کر تعفن و فساد اور مختلف قسم کے متعدی امراض پیدا کرتے ہیں۔ ان کا مفصل بیان دیکھو آگے علم الجراثیم میں چونکہ متعدی اور وبائی امراض نہایت قدیمی ہیں۔ اس لئے متقدمین اطباء یونان بھی متعدی اور وبائی امراض کو بخوبی جانتے تھے۔ البتہ ابتدا میں صرف یہ چھ امراض متعدی مانے جاتے تھے۔ (۱) جذام یعنی کوڑھ (۲) جرب یعنی خارش (۳) جدری یعنی چیک (۴) اُحصیہ یعنی خسرہ (۵) سل اور قروح عفنہ یعنی متعفن زخم (۶) حمیات و بائیہ یعنی وبائی بخار جو عام طور پر پھلتے ہیں۔ اور جن میں طاعون بھی شامل ہے۔ پھر کچھ مدت بعد ان میں چار پانچ امراض کا اور اضافہ ہوا۔ لیکن اطباء یورپ کی مابعد اور حال کی تحقیقات سے اب تک اور بہت سے امراض متعدی ثابت ہو چکے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ بعض اور امراض بھی متعدی ثابت ہوں۔ اطباء یونانی اگرچہ جراثیم (جرمز) سے واقف نہ تھے۔ لیکن وہ ان کے افعال یعنی تعفن و فساد سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ متعدی اور وبائی امراض کی ماہیت کے متعلق وہ بھی اس امر کے قائل تھے کہ بعض زہریلے اور متعفن مواد ان امراض کی پیدائش اور انتشار کا باعث ہوتے ہیں۔ بلکہ وبائی امراض کے متعلق تو ان کا یہ خیال ہے کہ جب ایسے مواد متعفن و مسمیہ ہوں میں مل کر اُس کو متعفن اور فاسد کر دیتے ہیں۔ تو پھر ایسی ہوا سے امراض و بائیہ کا انتشار ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کا یہ قول ہے کہ جب ہوا میں تعفن اور فساد عارض ہو کر وہ اپنی اصلی کیفیت سے متغیر ہو جاتی ہے۔ تو اس حالت کو وباء کہتے ہیں۔ اور حمیات و بائیہ جن میں طاعون بھی شامل ہے۔ ان کے متعلق ان کا یہ قول ہے کہ جب ہوائے ملکی متعفن ہو

ہو جاتی ہے۔ اور ناک، منہ و مسامات اور شرائین کی راہ دل میں پہنچتی ہے۔ تو روح حیوانی کو فاسد کر دیتی ہے۔ اور وہ رطوبات جو کہ دل کے اندر ہوتی ہیں مثلاً خون۔ ان سب کو متعفن کر دیتی ہے۔ اور دل سے دماغ اور جگر میں پہنچتی ہے۔ اور ان دونوں کی ارواح اور رطوبات کو بھی فاسد اور متعفن کر دیتی ہے۔ پس حرارت عنونی تمام اعضاء میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور بیکار ہو جاتا ہے۔ جو دوام سبب سے لازم ہوتا ہے۔ اور اگر جلد اس کا تدارک نہ ہو۔ تو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور اگر اس میں سمیت یا زہر زیادہ ہو۔ تو علاج کی مہلت نہیں دیتا۔ اسی طرح سے قدیم ہندی اطباء کو بھی متعدی اور وبائی امراض کا بخوبی علم تھا۔ بلکہ شاید وہ جراثیم سے بھی واقف تھے۔ کیونکہ ہندی طب کی قدیم ترین کتاب چرک میں لکھا ہے۔ کہ گرمی یعنی جرمز کئی ایک امراض کو پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ امراض خون میں لکھا ہے کہ ایسے گرمی یعنی جرمز جو نظر نہیں آتے۔ خون میں مل کر اس کو فاسد (متعفن) کر دیتے ہیں۔ (دیکھو چرک ومانستھان - ادھیائے ساٹ)۔ ایسا ہی کتاب سُسُرت میں لکھا ہے کہ سب قسم کے فساد خون میں وات۔ پت۔ کف کی خرابی ہوتی ہے۔ اور سب قسم کے فساد خون کے امراض گرمی (جرمز) سے ہوتے ہیں۔ (دیکھو سُسُرت ندان ستھان - ادھیائے پانچ) بلکہ اہل ہنود میں جو چھوت چھات کا قانون ہے۔ وہ درحقیقت چھوت کی بیماریوں کی اہمیت کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔ اور غالباً چھوت دار بیماریوں کی چھوت سے بچنے کے لئے ہی یہ وضع اور اختیار کیا گیا تھا۔ قدیم ہندوؤں کے جرمز یعنی جراثیم سے بخوبی واقف ہونے کی ایک یہ دلیل بھی ہے۔ کہ ہندو مذہب کا جینی فرقہ جو دو اڑھائی ہزار سال کا پُرانا بتایا جاتا ہے۔ اس فرقہ کے پوج اور ڈھونڈنے لوگ کپڑے کا ایک ٹکڑہ ہمیشہ اپنے منہ کے سامنے لٹکائے رکھتے ہیں۔ تاکہ نہ دکھائی دینے والے جیو یعنی جاندار (جرمز یا جراثیم) اُن کے منہ میں نہ چلے جائیں۔ نیز وہ ننگے پاؤں پھرتے ہیں۔ تاکہ ایسے جیو اُن کے جوتے تلے آکر نہ مر جائیں۔

فائل ۱۰ - تاکہ متعدی اور وبائی امراض کی حقیقت اور ماہیت بخوبی سمجھ میں آجائے۔ آپ آئندہ صفحات میں (۱) اعلم الجراثیم (۲) عدوی یعنی چھرت اور (۳) مناعت یعنی قوت مدافعت مرض کا مفصل بیان نہایت غور سے مطالعہ کریں۔ اور ضروری مطالب کو خوب ذہن نشین کر لیں۔

علم الجراثیم

انگریزی نام

عربی نام

اُردو نام

Bacteriology. بیکٹیریا لوجی

علم الجراثیم

علم جراثیم

خردبینی اجسام (جو بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دیتے)۔ ان کو انگریزی میں مائکروبز (Microbes) یا مائکرو آرگنزمز (Microorganisms) کہتے ہیں۔ یہ خردبینی اجسام مائکروبز و قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) خردبینی نباتات جنہیں انگریزی میں بیکٹیریا (Bacteria) یا جرثومہ کہتے ہیں۔ (۲) خردبینی حیوانات جنہیں انگریزی میں پروٹوزوا (Protozoa) اور عربی میں حوینات یا حیوانات و نئیہ یعنی ادلتے ترین حیوانات یا خردبینی کرم کہتے ہیں۔ یہ دونوں قسم خردبینی اجسام (مائکروبز) بالخصوص جراثیم (جرمز یا بیکٹیریا) اکثر متعدی اور وبائی امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں پر صرف جراثیم کا بیان کیا جاتا ہے۔ حوینات (پروٹوزوا) کا بیان مختلف امراض میں موقع بموقع کیا جائیگا۔ یہ مرض آتشک اور گرم مالک کے دیگر بہت سے امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ ملیریا بخار۔ زحیرا مینی۔ گرم مالک میں جگر کا پھوڑا۔ اور نوآم یا مرض النوم وغیرہ امراض بھی خاص خاص قسم کے حوینات سے پیدا ہوتے ہیں +

تعریف جراثیم۔ جراثیم خردبینی نباتات ہیں یعنی جراثیم (جرمز یا بیکٹیریا) پھپھوندی کی قسم کے نہایت باریک اور چھوٹے نباتات ہیں۔ جو خوردبین کے بغیر دکھائی نہیں دیتے + ساخت جراثیم۔ پروٹوزوا (Protozoa) یا حوینات یعنی ادلتے ترین قسم کے حیوانات مثلاً امیبا (Amoeba) وغیرہ کی طرح۔ جراثیم بھی صرف ایک کیسہ (سیل Cell) کے بنے ہوئے نباتات ہوتے ہیں۔ ہر ایک کیسہ یا سیل میں مادہ حیات (پروٹوپلازم) ہوتا ہے جو کیم جامد جیلی یا فالودہ کی مانند صاف شفاف یکساں یا کبھی دانہ دار ہوتا ہے۔ جو ایک نہایت ہی باریک جھلی کے غلاف یا کیسہ میں بند ہوتا ہے۔ جس کو دیوال کیسہ (سیل وال) کہتے ہیں + جیسا کہ تعریف جراثیم میں بیان کیا گیا۔ جراثیم پھپھوندی کی قسم کا دلتے ترین نباتات ہیں۔ لیکن ان میں اور دیگر نباتات میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ دیگر نباتات کا رنگ عموماً سبز ہوتا ہے۔ لیکن جراثیم کا رنگ (مثلاً پھپھوندی کے) سبز نہیں ہوتا۔ نباتات میں ان کی

زندگی کے لئے یہ سبز رنگ رکھو رفل Chlorophyll، ویسا ہی مخیدہ ہوتا ہے جیسا کہ
سرخ رنگ (سرخ خون) حیوانات کی زندگی کے لئے۔ اسی سبز رنگ کے ذریعے نباتات ہوا میں
سے اپنے تغذیہ کا سامان جذب کر لیتی ہیں۔ لیکن چونکہ جراثیم اس نباتی سبز رنگت سے محروم
ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو اپنے تغذیہ کا سامان حاصل کرنے کے لئے دیگر نبات یا حیوان
کا محتاج ہونا پڑتا ہے۔ اور جراثیم جس وقت دیگر نباتی یا حیوانی جسم میں سے اپنے تغذیہ کے
اجزاء نکالتے ہیں۔ تو اس عمل سے کئی قسم کی کیمیائی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ چنانچہ
ان میں سے ایک تبدیلی تھیر اور بعض کھلاتی ہے۔ پھر ان کیمیائی تبدیلیوں سے کئی قسم
کے کیمیائی مرکبات بن جاتے ہیں۔ انہیں اعمال سے جراثیمی سمیات (ٹاکسینز) بھی کہتے
ہیں۔ جو نہایت مضر صحت ہوتی ہیں۔ اور کئی قسم کے خطرناک اور مہلک امراض کی پیدائش
کا باعث ہوتی ہیں +

بعض جراثیم روئیں دار (فلیجیلیٹ۔ Flagellate) ہوتے ہیں۔ جراثیم کے یہ روئیں
درحقیقت مادہ حیات کے نہایت باریک لمبے بڑھاؤ ہوتے ہیں۔ جو صرف ان جراثیم میں پائے
جاتے ہیں جن میں ذاتی حرکت ہوتی ہے۔ یہ روئیں جراثیم کو مختلف طریقوں سے رنگنے پر ہی
دکھائی دیتے ہیں۔ ان روئیں دار جراثیم میں روؤں کی تعداد تشخیص امراض میں نہایت اہمیت
رکھتی ہے +

اقسام و اشکال جراثیم

جراثیم کی تقسیم ان کے اشکال و خواص کے اعتبار سے کی جاتی ہے چنانچہ جراثیم کی تین
بڑی قسمیں ہیں۔ (۱) گول جراثیم جراثیم گرویہ۔ کاکائی Cocci (۲) سیدھے جراثیم
(جراثیم عضویہ۔ بیسی لائی Bacilli) (۳) بلد جراثیم (جراثیم حلزونیہ۔ سپیریلا۔
Spirilla) ذیل میں ہر ایک قسم کا بعد اس کے اقسام کے مختصر بیان کیا جاتا ہے +
۱۔ گول جراثیم۔ جراثیم گرویہ۔ کاکائی Coccoi، واحد کاکس Coccus
یہ جراثیم تقریباً بالکل گول گول نقاط کی مانند ہوتے ہیں۔ اور یہ ساخت میں سادہ ترین ہوتے ہیں
ان میں سے بہت کم روئیں دار ہوتے ہیں۔ نیز ان میں تخم نہیں بنتے۔ یہ گول جراثیم مندرجہ
ذیل پانچ قسم کے ہوتے ہیں +

(۱) باریک جراثیم گرویہ دقیقہ۔ مائکرو کاکائی Micrococci، اس قسم کے گول

جراثیم کے بے ترتیب گروہ (Disorganized) ہوتے ہیں۔ اور ان کے موزی اثر سے کئی قسم کے اورام پیدا ہوتے ہیں۔ پیپ کے جراثیم بھی اسی قسم میں سے ہیں +

۲) جوڑے جراثیم (کرویات زوجیہ - ڈیپلوکائی) (Diplococci) اس قسم کے گول جراثیم انقسام کے بعد دو دو مل کر جوڑے (---) بنا لیتے ہیں۔ اس قسم کے جراثیم نیومینیا، سوزاک اور سراسم وغیرہ امراض میں پائے جاتے ہیں +

۳) چوکری جراثیم (کرویات رباعیہ - ٹٹیراکائی) (Tetrads) اس قسم میں چار گول جراثیم مل کر چوکری (---) بنا لیتے ہیں۔ امراض معدہ میں یہ اکثر پائے جاتے ہیں +

۴) زنجیر دار جراثیم (کرویات عقدیہ - سٹرپٹوکائی) (Streptococci) اس قسم میں چند گول جراثیم مل کر زنجیر کی شکل (---) اختیار کر لیتے ہیں۔ مرض سترخبا داؤا التهاب یا ورم ان جراثیم سے پیدا ہوتا ہے +

۵) خوشہ دار جراثیم (کرویات عقدیہ - سٹیفیوکائی) (Staphylococci) اس قسم کے جراثیم انگور کی طرح خوشہ دار (---) ہوتے ہیں۔ پیپ انہیں جراثیم سے پیدا ہوتی ہے۔ مختلف قسم کے اورام و شہور اور خراجات میں پائے جاتے ہیں +

۲۔ سیدھے جراثیم (جراثیم عصویہ - بیسی لسن Bacillus جمع بیسی لائی Bacilli) یہ جراثیم سیدھے ٹیلن یا رول یا ڈنڈوں کی شکل (|||||) کے ہوتے ہیں۔ اور خردبین میں ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے بالنس کی پھانس کے ذرا ذرا سے ٹکڑے۔ لیکن بعض ان میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو ایک پہلو کو قدرے خمدار (d) ہوتے ہیں۔ ان کو ٹیڑھے جراثیم (عصاواویہ - کاما بیسی لائی Comma Bacilli) کہتے ہیں۔ سیدھے جراثیم کی افزائش تخم (سپور) سے ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ روئیں دار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں ذاتی حرکت بھی ہوتی ہے۔ ان جراثیم کی یہ دو قسمیں ہوتی ہیں:-

(۱) سیدھے زنجیر نما جراثیم (عصا عقدیہ - سٹرپٹوبیسی لائی Strapto-Bacilli) اس قسم کے سیدھے جراثیم زنجیر کی شکل (---) میں ہوتے ہیں +

(۲) نار نما جراثیم (خیطیہ - لپٹوتھریکس Leptothrix) اس قسم کے جراثیم چھوٹے چھوٹے سیدھے جراثیم میں منقسم ہونے سے پہلے لمبے لمبے تاروں یا تاگوں کی مانند (\\) ہوتے ہیں +

۳۔ بلندار جراثیم (جراثیم حلزونیہ - سپیریلہ Sperilla) اس قسم کے جراثیم لمبے لمبے بلندار

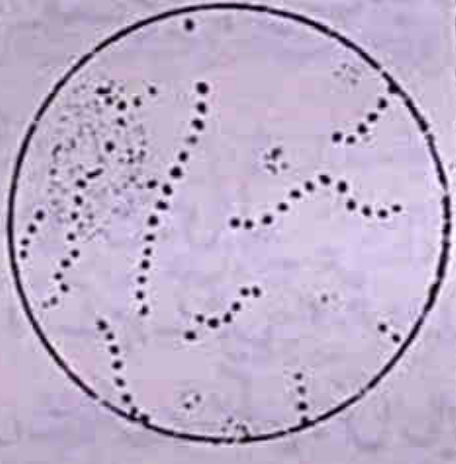
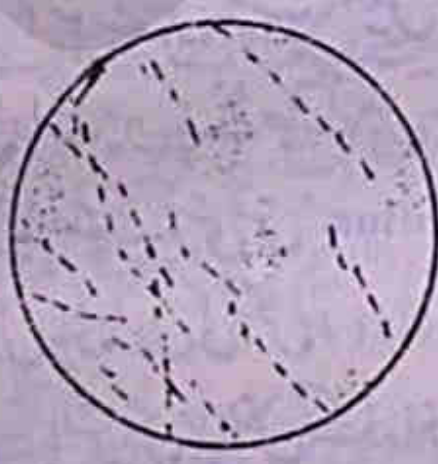
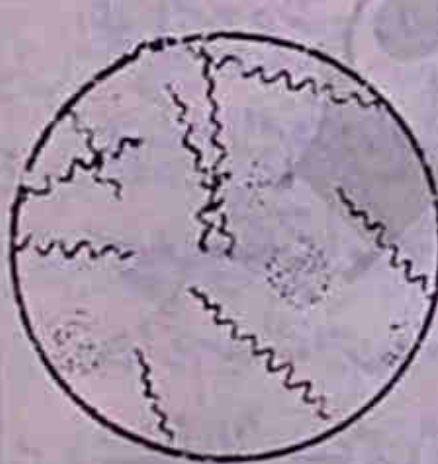
گھونگے یا پچکیش کی شکل کے (؟؟؟؟) ہوتے ہیں (۱) ان میں سے بعض کم بلد ار جراثیم (لرودار) ہوتے ہیں جن کو لرودار جراثیم - شریطیہ (وائبریوس Vibrios) کہتے ہیں (۲) اور بعض زیادہ پھیلا (۱۱۱) ہوتے ہیں جن کو پیپار جراثیم - انگریزی میں سپائروکٹیا (Spirochaetes) یا سپائروئینا (Spirochaeta) کہتے ہیں لیکن یہ جدید تحقیقات سے جراثیم نہیں بلکہ جوینات یعنی ادنیٰ ترین حیوانات ثابت ہوئے ہیں +

مذکورہ بالا تینوں قسم کے جراثیم سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں - اُن کا بیان دیکھو صفحہ ۸۴ پر +

(نوٹ: بعض جراثیم کی دیوار کیسے ریشل والی ہیں سے ایک لیس دار مادہ نکلتا ہے جس سے جراثیم آپس میں جڑ جاتے ہیں - ان کی اس قسم کی اجتماعی صورت کو (Zongloea) یا کتلیہ لاجہ کہتے ہیں +

ذیل میں تینوں قسم کے جراثیم کی فرضی نقشا و پر بنا کر دکھائی گئی ہیں :-

(۱) گول جراثیم (۲) سیدھے جراثیم (۳) بلند ار جراثیم



مذکورہ بالا اقسام جراثیم تو باعتبار اشکال کے ہیں - لیکن باعتبار حصول غذا کے بھی ان کی دو قسمیں ہیں - (۱) طفیلی جراثیم اور (۲) عفونی جراثیم - جن کا بیان حسب ذیل ہے :-

(۱) طفیلی جراثیم - جراثیم طفیلیہ (پیپراسائٹیز Parasites) اس قسم کے

جراثیم صرف زندہ حیوان یا زندہ نبات سے تغذیہ حاصل کرتے ہیں - جیسے جراثیم جذام

(عصا جذام - لپرسٹیسیس) جو صرف زندہ ساختوں پر زندہ رہتے ہیں جسم سے باہر ان کی کاشت نامکن ہے لیکن طفیلی جراثیم کی ایک اور قسم بھی ہے جس کو اختیاری طفیلی جراثیم

(جراثیم طفیلیہ اختیاریہ - فکٹے ٹوپیراسائٹیز) کہتے ہیں - اس قسم کے جراثیم مردہ مواد میں تو

بھولی بڑھ سکتے ہیں لیکن طفیلی جراثیم کی طرح وہ زندہ ساختوں میں بھی زندگی بسر کر سکتے ہیں +

(۲) عفونی جراثیم (جراثیم عفونہ - بزت العفونت - سیپروفائٹس Saprophytes)

اس قسم کے جراثیم صرف مردہ مواد پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن عفونتی جراثیم کی ایک اور قسم بھی ہے جس کو اختیاری عفونتی جراثیم (جراثیم عفونیہ اختیاریہ - فکٹے ٹوٹیر و فائٹس - Facultative Saprophytes) کہتے ہیں۔ یہ بھی زندہ اور مردہ دونوں قسم کی ساختوں سے تغذیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے جراثیم سوزاک (گوٹو کا کس) جو زندہ بلغمی جھلتی میں تو خوب چستی سے بڑھتے ہیں۔ لیکن مردہ مواد میں بھی سُستی سے بڑھتے ہیں۔

ان کے علاوہ جراثیم کی ایک اور قسم ہے جنہیں جراثیم خاکی (پروٹوٹروفکس) کہ سکتے ہیں۔ اس قسم کے جراثیم کو اپنی زندگی کے لئے کسی نباتی یا حیوانی مواد غذا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ زمین سے نامٹروجین اور کاربن کو جذب کر کے زندہ رہ سکتے ہیں۔ پھر باغیچہ کے جراثیم کی دو قسمیں ہیں :- (۱) ہوائی جراثیم اور (۲) غیر ہوائی جراثیم۔

(۱) ہوائی جراثیم (جراثیم ہوائیہ - ایروبیوز - Aerobes) ایسے جراثیم کہلی ہوا میں ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنی زندگی اور افزائش کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۲) غیر ہوائی جراثیم (جراثیم غیر ہوائیہ - آن ایروبیوز - Anaerobes) ایسے جراثیم کہ آکسیجن کی غیر موجودگی میں ہی بڑھ سکتے ہیں۔ جیسے جراثیم کزاز (سیس) لے لے لے لیکن ایسے جراثیم نادر اور کمیاب ہوتے ہیں۔ یہ آکسیجن کی موجودگی میں اگرچہ بڑھ نہیں سکتے۔ لیکن زندہ رہ سکتے ہیں۔

اسی طرح سے ہوائی جراثیم جو کہ ہوا کی موجودگی میں تو بخوبی بڑھتے ہیں۔ لیکن ہوا کی عدم موجودگی میں بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ ان کو اختیاری غیر ہوائی جراثیم (جراثیم غیر ہوائیہ اختیاریہ - فکٹے ٹوٹو آن ایروبیوز - Facultative Anaerobes) کہتے ہیں۔ اور برخلاف ان میں بعض جراثیم ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ ہوا کی عدم موجودگی میں تو خوب بڑھتے ہیں لیکن اسکی موجودگی میں بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ انکو اختیاری ہوائی جراثیم (جراثیم ہوائیہ اختیاریہ - فکٹے ٹوٹو ایروبیوز - F. Aerobes) کہتے ہیں۔

جسامت جراثیم یا قامت بیکیٹیریا - جراثیم یا بیکیٹیریا کا قد اتنا چھوٹا ہے۔ کہ ہمارے معمولی طولانی پیمانے ان کی کوتاہ قامتی کا اندازہ بنانے سے عاجز ہیں۔ ان کے دیکھنے کے لئے ایسی طاقتور خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ایک چیز مثلاً چیونٹی یا پستو ذخیرہ کو اس کی اصلی جسامت سے ہزار گنا بڑا دکھلا سکے۔ پس اس قسم کے خوردبینی پیمانہ کو اصطلاح میں مائکرومیٹر (Micromillimeter) کہتے ہیں۔ جو کہ ایک ملی میٹر

کا ایک ہزار وال $\frac{1}{1000}$ حصہ یا ایک انچ کا پچیس ہزار وال $\frac{1}{2500}$ حصہ ہوتا ہے
یعنی ایک انکروٹی میٹر $\frac{1}{1000}$ انچ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس کی علامت یہ (mm) ہے
بیکٹیریا کی جسامت کا اندازہ لگانے کے لئے یہی پیمانہ مستعمل ہے +

ایک اوسط درجے کے گول جرثومہ (ککس) کا قد عموماً ایک انکروٹی میٹر (mm) سے بھی
چھوٹا ہوتا ہے۔ پس اگر ایسے پچیس ہزار بیکٹیریا کا کالی گوباہم جوڑ کر ایک قطار میں رکھا جائے
تو وہ صرف ایک انچ لمبی قطار بنیگی۔ ایک قطرہ پانی میں ایک ارب گول جراثیم (ککائی)،
آسکتے ہیں +

وزن کے لحاظ سے جراثیم یا بیکٹیریا کا یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ متوسط قامت کے تین ارب
جراثیم یا بیکٹیریا کا وزن $\frac{1}{100}$ گرین یا تقریباً ایک دائہ خشخاش کے وزن کے برابر ہوتا ہے +
پیدائش و افزائش جراثیم۔ جراثیم یا بیکٹیریا کا طریق پیدائش نہایت عجیب
ہے۔ چنانچہ ایک بیکٹیریم (جرثومہ) ذرا لمبا ہو کر دو حصوں (---) میں تقسیم ہو جاتا ہے۔
اور پھر یہ ہر ایک حصہ ایک نیا جرثومہ بن جاتا ہے۔ مناسب حالات میں بیکٹیریا ۲۰
سے ۳۰ منٹ کے عرصے میں بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں یعنی ایک ایک کے دو دو بننے
لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ایک واحد بیکٹیریا (جرثومہ) دس گھنٹوں
کے عرصے میں بیس لاکھ کی تعداد تک بڑھ سکتا ہے۔ اور ایک کالری ایسی لس (جریم ہیفہ) سے
ایک روز میں چار ارب اسی کروڑ جراثیم ہیفہ بن جاتے ہیں۔ اور چار روز کے عرصے میں تو
ایک جرثومہ سے بے شمار جراثیم بن جاتے ہیں۔ پناہ بخدا! لیکن ان کی اس کثرت افزائش میں
کئی ایک قدرتی رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً (۱) ان کی غذا کا کم یا محدود ہونا (۲) ان فضلاء
وسمیات کا جو کہ خود جراثیم کے جسم میں سے خارج ہوتے ہیں ان کی کثرت افزائش کا مانع ہونا
اور (۳) بعض نہایت خورد خورد حیوانات کا بیکٹیریا کو کھا جانا وغیرہ۔ پس اگر ایسی قدرتی
رکاوٹیں ان کی کثرت پیدائش کی سہ راہ نہ ہوتیں تو کرۂ ارض پر بیکٹیریا ہی بیکٹیریا ہو
اور مل دھرنے کو جگہ نہ ملتی +

جراثیم کی پیدائش کا دوسرا طریق بذریعہ سپورز یعنی تخم ہے۔ چنانچہ بعض حالات
میں بیسی لائی ایک ایسی آرام و سکون کی حالت اختیار کر لیتے ہیں۔ جس میں کہ بیرونی
آفات و صدمات کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اس حالت میں بقاءئے نوع

پر قادر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسی حالت میں ایک بیسی لس (جر ٹومہ) کا مادہ حیات اپنے غلاف یا جھلی کے اندر ہی اندر ایک یا زیادہ حصص میں منقسم ہو کر سکاڑ جاتا ہے۔ اور ہر ایک حصہ ایک علیحدہ گول غلاف میں ملفوف ہو جاتا ہے۔ بس اسی کا نام سپور (Spore) یا تخم بیکٹیریا ہے۔ یہ سپور تخم (جب مناسب حالات میں پرورش کا موقع پاتا ہے۔ تو اپنے اوپر کا غلاف پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔ اور جیتا جاگتا بیسی لس بن جاتا ہے۔ اعلیٰ طبقہ کے نباتات کے بیجوں کی طرح جراثیم کے یہ تخم یا بیج بھی حرارت اور مرودت کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور مہینوں بلکہ برسوں تک قابلیت تولید قائم رکھتے ہیں۔

جراثیم مضر بنیہ (پیتھوجینک) Pathogenic. جب تک جسم کے اندر رہیں

ہیں وہ سپورز کی ہیئت اختیار نہیں کرتے مگر نباتی یا حیوانی متغفن مواد میں رو کر ایسی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ایسے جراثیم جو کہ سببیت سپوری اختیار نہیں کرتے وہ باسانی نیست و نابود ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو سپوری حالت اختیار کر لیتے ہیں ان کا قلع قمع کرنا اکثر مشکل ہوتا کرتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں وہ معمول کی نسبت زیادہ گرمی یا سردی برداشت کر سکتے ہیں۔

وسعت جراثیم (یا) ہرجائی ہیکٹیریا۔ جراثیم یا ہیکٹیریا کی ہر جگہ استفادت و بہتت ہے۔ کہ پناہ بخدا! ہوا پانی اور مٹی میں یہ ہر جگہ بکثرت مہجور ہیں۔ ہر روز ہمارے جراثیم ہمارے ناک اور منہ کی راہ سے ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور ہمارے بدن کی جلد تو ان کے لئے نرم و گرم بستر ہے۔ ایک قطرہ شیر میں ہزاروں جراثیم ہوتے ہیں اور ایک قطرہ آب غلیظ میں تو لاکھوں ہوتے ہیں۔ ہوا میں ان کی کثرت کا یہ حال ہے کہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ شہر لندن کے ہر ایک باشندے کے پیچھے ۱۰۰۰۰ میں فی گھنٹہ بالا و سطا چودہ ہزار مائیکروہر براہ تنفس داخل ہوتے ہیں۔ اگر آپ کسی ایسے کمرے میں بیٹھے ہوں کہ جس کی چھت یا دیوار میں کوئی چھوٹا سا سوراخ ہو اور اس سوراخ کی راہ سے کمرے میں دھوپ آتی ہو تو آپ کو اس سوراخ میں سے گزرنے والی دھوپ کی شعاع میں کروڑوں ذرات اڑتے نظر آئیں گے انہیں ذرات میں ہزاروں لاکھوں جراثیم ہوتے ہیں اور جراثیم کے سپورز (تخم) بھی ہوا میں بکثرت اڑتے رہتے ہیں۔ کھلی ہوا کی نسبت بند ہوا خصوصاً گنجان آبادی کی ہوا میں

اور اوپر کے طبقہ ہوا کی نسبت نیچے کی ہوا میں جراثیم زیادہ ہوتے ہیں۔ تازہ کھلی ہوا اور وضو پ تو بعض اقسام جراثیم کی جانی دشمن ہے۔ یہ ہوائی جراثیم برسات و موسم خزاں میں سب سے زیادہ اور موسم سرما میں سب سے کمتر ہوتے ہیں +

پانی میں بھی جراثیم بکثرت پائے جاتے ہیں اور ہوائی جراثیم کی نسبت یہ آبی جراثیم زیادہ ہوتے ہیں۔ مقطر و صاف پانی میں تو یہ بہت کم ہوتے ہیں لیکن غلیظ پانی میں نہایت کثرت سے ہوتے ہیں۔ بہتے پانی میں کم اور بند پانی میں زیادہ ہوتے ہیں۔ جب کوئی غلیظ اور گندہ پانی خشک ہو جاتا ہے تو اس کے جراثیم بھی خشک ہو کر ہوا میں اڑنے لگ جاتے ہیں اور بعض امراض کا باعث بن جاتے ہیں +

گتتادہ و مرتفع مقامات۔ روشن اور ہوا دار مکانات میں جراثیم بہت کم پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ روشنی اور صاف ہوا اکثر جراثیم کے لئے مہلک ہوتی ہے۔ نیز سطح سمندر چھوٹے چھوٹے جزائر اور بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر بھی جراثیم نہیں پائے جاتے کیونکہ ایسے مقامات میں وہ کثافتیں اور غلاطیتیں موجود نہیں ہوتیں جن پر کہ جراثیم کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ سمندر میں جہازی سفر اور پہاڑوں اور صحراؤں کی سیروسیاحت اکثر مفید اور صحت افزا ہوتی ہے +

مٹی میں بھی بہت سے جراثیم ہوتے ہیں اور جہاں مُردے گاڑے جاتے ہیں۔ وہاں تو یہ بہت ہی کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ خاکی جراثیم اکثر مہلک امراض متعدیہ کا باعث ہوتے ہیں یہ زمین میں عموماً چھپے رہتے ہیں اور موقع پا کر ہوا میں مل کر اس کو خراب کر دیتے اور کئی امراض کے ظہور کا باعث ہوتے ہیں +

اشیائے خور و نی۔ آٹے میں خمیر اٹھنا۔ روٹی کا بد مزہ ہو جانا۔ دودھ کا خراب ہو جانا۔ مکھن کا بد ذائقہ ہو جانا۔ پنیر کا بگڑ جانا۔ گوشت کا بد بو دار ہو جانا یا دیگر اشیائے خور و نی و نوشید میں اس قسم کے تغیرات کا پیدا ہو جانا یہ سب جراثیم یا بیکٹیریا کے سبب سے ہوتا ہے +
زندہ اجسام۔ زندہ حیوانات کے جسم کی تندرست ساخت میں تو جراثیم نہیں پائے جاتے مگر غذا کی نالی (منہ سے لیکر مبرز تک) کان کی نالی۔ ناک کے جوف کے زیریں حصے آنکھ کے طبقہ ملتحمہ۔ مردوں میں پیشاب کی نالی کے ابتدائی حصہ میں۔ اور عورتوں میں اندام نہانی کے اندر موجود رہتے ہیں۔ عموماً ناک کے جوف کا بالائی حصہ۔ مردوں میں پیشاب

کی نانی کا اندرونی حصہ اور باکرہ عورتوں میں اندام نہانی کا بالائی حصہ قدرتی طور پر جراثیم سے پاک رہتے ہیں۔ نیز بحالتِ صحت مرارہ و مگرے مرارہ اور مگرے بالقراس میں بھی جراثیم موجود نہیں ہوتے۔ بحالتِ صحت حیوانات کے خون اور اُن کے جسم کی اندرونی و گہری ساختیں بھی عموماً جراثیم سے پاک ہوتی ہیں۔ مگر تحقیقاتِ دقیقہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کم تعداد جراثیم مگر غذائے نکل نکل کر دورانِ خون اور رطوبتِ عروقِ جاذبہ میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ جسم کی حالتِ صحت میں یہ جراثیم اپنی افزائش اور نشوونما کے لئے اُس میں مناسب سامانِ تغذیہ نہیں پاتے۔ اور خون میں مل کر جلدِ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب کبھی صحتِ جسمانی درجہ اعتدال سے گرمی ہوئی ہوتی ہے تو جسم میں داخل شدہ جراثیم زندہ اور قائم رہتے ہیں۔ اور جس حصہ جسم کو کمزور پاتے ہیں وہیں جم جاتے ہیں اور باعثِ مرض ہوتے ہیں بعض اوقات جسم کی گرمی ساخت کی ضربات میں از خود پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس کا سبب بھی اسی قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ پس جراثیمی امراض سے محفوظ رہنا جیسا کہ صفحہ (۲۷۸) پر بیان کیا گیا۔ زیادہ تر جسمانی صحت اور قوتِ مدافعت پر منحصر ہے +

غرضیکہ ہوا پانی مٹی۔ اشیاء خوردنی اور ہمارے جسم وغیرہ میں سب جگہ جراثیم موجود ہوتے ہیں لیکن ان میں سے انسان کے لئے زیادہ تر بیضر ہوتے ہیں اور بہت کم مضر ہوتے ہیں + شناختِ جراثیم۔ جراثیم اس قدر نہایت ذرا ذرا سے ہوتے ہیں۔ کہ ان کا پہچانا اور ایک دوسرے سے تمیز کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ اُن کی شناخت کے دو طریق ہیں :-

(۱) خردبینی امتحان جس میں مریض سے موادِ مؤذیہ لیکر اُسے خردبین سے دیکھا جاتا ہے +
(۲) جراثیم کی مصنوعی کاشت۔ جس میں پہلے مریض کا مواد لے کر کسی مناسب غذا میں جراثیم کی مصنوعی کاشت کی جاتی ہے۔ اور جب اُس میں جراثیم متعلقہ نشوونما پاتا جاتے ہیں تو انہیں خردبین میں دیکھ کر اُن کی شناخت کی جاتی ہے +

خردبینی امتحان سے جراثیم کی شناخت کے لئے اُن کو مختلف رنگوں سے رنگا بھی جاتا ہے۔ چنانچہ تشخیصِ ماہیتِ امراض کا تجربہ گاہوں (معاہل)۔ لباریٹریز میں یہ عملیات رونما معمول ہیں۔ ان کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ شائقین کسی تجربہ گاہ میں جا کر خود مشاہدہ و تجربہ کریں +

غذائے جراثیم۔ اعلیٰ نباتات کی طرح جراثیم کو بھی اپنی خوراک کے لئے ایسے مواد

کی ضرورت ہوتی ہے کہ جن سے وہ زندہ رہ سکیں۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے انہیں کاربن اور نائٹروجن کی عام ضرورت ہوتی ہے علاوہ انہیں ایک خاص مقدار تک اور پانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ شوربا۔ جیلے ٹین۔ آب خون بھی ان کی من بھاتی غذا یہ ہیں۔ ترشی اور شیرینی کے بھی وہ دلدادہ ہیں۔ جراثیم اپنی خوراک کے بارے میں بڑے محتاط ہوتے ہیں۔ اگر ذرا بھی نامناسب غذا ہو تو وہ فوراً اس سے متاثر ہو جاتے ہیں اور مطبوع و نامطبوع غذائیں فرق کر لیتے ہیں۔ چنانچہ مٹائٹ اور ڈیساٹٹ دو ایسی نباتاتی مٹھاس ہیں کہ جن کی کیمیاوی ترکیب میں بہت ہی تھوڑا فرق ہے۔ لیکن جراثیم کی ایک ایسی جماعت بھی ہے جو کہ ان دو نوع قسم کی شیرینی میں باآسانی تمیز کر لیتی ہے اور جب دو نوع قسم کی شیرینی کو ملا کر اس میں ان جراثیم کو داخل ہونے کا موقع دیا جاتا ہے تو وہ مٹائٹ کو تو چٹ کر جاتے ہیں لیکن ڈیساٹٹ کو منہ تک نہیں لگاتے۔ ذرا اس حکیم مطلق کی حکمت کاملہ کو تو دیکھو کہ ایسے ننھے سے جسم میں ایسی بامتیہ طبیعت پیدا کر دی۔ سبحان اللہ!!

اپنی اغذیہ کو اچھی طرح قابل جذب بنانے کے لئے جراثیم ان پر عجیب و غریب عمل کرتے ہیں چنانچہ وہ کئی قسم کے مواد اختصاری یا خمیر وغیرہ پیدا کرتے ہیں۔ نشاستہ کو شکر میں تبدیل کر لیتے ہیں سیال کو منجمد کر لیتے ہیں (جیسے دودھ کو دی میں) روغنی اجزاء کو متفرق کر دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ +

چونکہ ہر ۲ منٹ بعد ایک ایک بیکیٹیر یا دو دو بن جاتے ہیں اور یہ ہر دو نئے بنے ہوئے بیکیٹیر یا قدر و قامت کے لحاظ سے پہلے کے برابر ہوتے ہیں اس سے بدیہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر ایک بیکیٹیر یا کو ۲ منٹ کے عرصہ میں اپنے جسم کے برابر خوراک کی ضرورت ہوتی ہے گو یا ۲۴ گھنٹوں میں ہر ایک بیکیٹیر یا کو اپنے جسم سے ۷۲ گنا خوراک کی ضرورت ہوتی ہے پس ان کی کثرت افزائش کو خیال کرتے ہوئے ان کی غذا کا اندازہ کرنا بھی کوئی آسان بات نہیں لیکن رزاق مطلق ان کو برابر رزق پہنچاتا ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ!

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے حصول غذا کے لحاظ سے بیکیٹیر یا تین قسم کے ہوتے ہیں۔
(۱) عفونی جراثیم۔ (جراثیم عفونہ۔ سپروفائٹک Saprophytic) یعنی ایسے جراثیم جو کہ نباتاتی یا حیوانی مردہ مادوں میں داخل ہو کر اور ان کو تحلیل کر کے خاک میں ملا دیتے ہیں +

(۲) طبعی جراثیم - جراثیم طفیلہ - پیراسائٹک (Parasitic) یعنی ایسے جراثیم جو زندہ نباتات و حیوانات کے اجسام کی ساخت یعنی ٹشور (Tissue) پر گزارہ کرتے ہیں جسے اکاس بیل یا جوئیں وغیرہ زندہ اجسام سے تغذیہ حاصل کرتی ہیں

(۳) بخاکی جراثیم یا جراثیم خاکسہ - (پروٹوٹروفک (Prototrophic) یعنی ایسے جراثیم جنہیں بقائے حیات کے لئے کسی آرگینک نباتی یا حیوانی مادہ غذا کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ جمادات مثلاً زمین سے نائٹروجن اور کاربن کو جذب کر کے زندہ رہ سکتے ہیں +

نباتی خواص جراثیم - جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے - جراثیم نہایت اونے اقسام کے نباتات ہیں - پس دیگر نباتات کی طرح جراثیم بھی بہت سی قسم کے ہوتے ہیں - جو خاص خاص مقامات اور آب و ہوا میں اُگنے یا نشوونما پانے کے عادی ہوتے ہیں - یہ مقامات ان جراثیم کے مولد و مسکن ہوتے ہیں - اور چونکہ بعض نباتات کی طرح بعض جراثیم بھی خاص خاص ممالک سے مخصوص و مختص ہوتے ہیں - اس لئے بعض جراثیمی امراض بھی طبعی طور پر خاص خاص ممالک و مقامات میں محدود رہتے ہیں - مثلاً خسرہ - چیچک - ہیضہ و طاعون وغیرہ امراض اکثر گرم ممالک میں ہوتے ہیں نوام یا مرض نوام اور زرد بخار افریقہ میں اور جذام وغیرہ مرطوب ساحلی مقامات پر زیادہ ہوتے ہیں - نیز دیگر نباتات کی طرح جراثیم بھی خاص خاص موسموں میں پھلتے پھوٹتے ہیں - پس جن موسموں میں جراثیم کو پیدا آتی ہے - انہیں موسموں میں جراثیمی یا وبائی امراض زیادہ ہوتے ہیں - مثلاً سوہم برسا میں وباء ہیضہ وغیرہ - دیگر نباتات و حیوانات کی طرح جراثیم کی بھی عمر طبعی مقرر ہوتی ہے - جراثیم بھی پیدا ہوتے بڑھتے - جیتے اور مرتے ہیں - جب مجموعی حیثیت سے جراثیم کو بار آتا ہے تو وبائیں پھیلتی ہیں - اور جب وہ سُوکھ کر مر جاتے ہیں تو وبائیں دُور ہو جاتی ہیں +

نوعی خواص جراثیم - سب سے پہلے جرثومہ جمرہ (اینٹھریکس بیسی لیس

(Anthrax Bacillus) دریافت کیا گیا تھا - اس لئے تاریخ طب و

علم الجراثیم میں اس جرثومہ کو شرف اولیت حاصل ہے - اگرچہ ۱۸۲۹ء میں ڈاکٹر ہارنلڈ نے اور ۱۸۷۸ء میں ڈاکٹر ڈوین نے اولاً جرثومہ جمرہ کو دریافت کیا تھا - لیکن اس وقت

کے حکماء نے اس دریافت پر کچھ توجہ نہ کی۔ لیکن ۱۸۶۶ء میں جب جرمنی کے مشہور علامہ کاخ نے پھر وہی جرثومہ جمرہ (جرم اینتھریکس) از سر نو دریافت کیا اور مشاہدات و تجربات سے یہ ثابت کر دکھایا کہ مرض جمرہ (اینٹھریکس) کا سبب یہی جرثومہ یا جرم ہے۔ تب حکماء وقت کی خاص توجہ اس طرف منعطف ہوئی۔ اس دریافت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی سبیل۔ کنارہ ہیضہ اور خناق و بائی وغیرہ امراض کے جراثیم یکے بعد دیگرے دریافت ہوئے۔ لیکن بعض محققین و حکماء کو ان کی حقیقت کے متعلق شکوک و شبہات ہی رہے۔ ان میں سے بعض نے یہ اعتراضات پیش کئے کہ اگرچہ مذکورہ بالا امراض میں جراثیم ضرور پائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ جراثیم مرض کا سبب فاعلی نہ ہوں بلکہ مرض کا نتیجہ ہوں۔ یا دوران مرض میں اتفاقاً حادث یا موجود ہو جاتے ہوں وغیرہ۔ لیکن علامہ کاخ نے مندرجہ ذیل شرائط و حقائق سے ان کے اعتراضات کی تردید کی +

(۱) کسی نوعی مرض کا خاص جرثومہ یا جرم جو اس خاص مرض کی پیدائش کا سبب یا باعث ہوتا ہے۔ صرف اسی مرض میں پایا جائے۔ کسی دوسری نوعی مرض میں نہ پایا جائے اور اس خاص مرض کے ہر ایک مریض میں بلا استثناء موجود ہو +

(۲) جراثیمی یا نوعی متعدی مرض کی علامات مخصوصہ ہمیشہ ایک ہی قسم کی ہوں یعنی اس مرض کے ہر ایک مریض میں اسی قسم کی علامات پائی جاتی ہوں +

(۳) اگر کسی نوعی مرض کا جرثومہ یا جرم علیحدہ کر کے اس کو کسی دیگر حیوان یا تندرست انسان میں امتحاناً داخل کیا جائے۔ تو اس سے خاص وہی مرض پیدا ہو جائے +

(۴) اگر کسی خاص قسم کے جرثومہ یا جرم کو مصنوعی طور پر کاشت یا پرورش کیا جائے تو اس میں نسلاً بعد نسل خاص اسی مرض کے پیدا کرنے کی قابلیت موجود ہو +

(۵) اس خاص جرثومہ یا جرم کی شکل و خواص اور طریق نشوونما ایسے ہوں جن سے اس جرثومہ کی ہمیشہ تمیز کی جاسکے +

دیگر نباتات کی طرح جراثیم کو بھی اپنے نشوونما اور تغذیہ کے لئے سامان غذا کی ضرورت ہوتی ہے دیگر سب نباتات میں جو ایک قسم کا سبز رنگ (کلوروفل) ہوتا ہے وہ اس کے ذریعے مٹی پانی اور ہوا میں سے اپنے تغذیہ کا سامان جذب کر لیتے ہیں۔ اسی پر ان کی زندگی کا مدار ہے۔ لیکن جراثیم چونکہ نباتی سبز رنگ سے محروم ہیں۔ اس لئے وہ دیگر نباتات کی طرح مٹی پانی

اور ہوا کے اجزا پر پرورش نہیں پاسکتے۔ بلکہ وہ تعفن حیوانی و نباتی مواد کے محتاج ہوتے ہیں۔ جن میں سے انہیں اپنے تغذیہ کا سامان تیار شدہ مل جاتا ہے۔ جراثیم کو دیگر نباتات کی طرح پانی، حرارت اور آکسیجن کی بھی کم و بیش ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز حسب ضرورت یا موجود نہ ہو تو جراثیم کی صحت و ترقی میں خلل پڑ جاتا ہے +

مقامی جراثیم و منتشر جراثیم۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں تسمیہ دم و تعفن دم کے بیان میں معلوم ہوگا۔ بعض جراثیم مولد مرض صرف مقامی ہوتے ہیں۔ یعنی جسم کے کسی داخلی یا خارجی مقام پر متکثر ہو کر وہیں مقیم رہتے ہیں اور وہیں بیٹھے بیٹھے زہریں بناتے رہتے ہیں اور وہ زہریں خون و رطوبات کے ساتھ مل کر تمام جسم میں پھیل جاتی ہیں اور علامات مرض پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ مرض خناق و بائی کے جراثیم صرف حلق کے اندر رہتے ہیں اور مرض کزاز کے جراثیم فقط مقامی زخم کے اندر رہتے ہیں۔ لیکن ان دونوں امراض کی زہریں جذب ہو کر یا خون میں سرایت کر کے تمام جسم پر نہایت موذی اثر ڈالتے ہیں۔ اسی طرح سے جراثیم ہیضہ صرف آنتوں میں مقیم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی زہر تمام جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔ مقامی جراثیم میں بعض اس قسم کے جراثیم بھی ہوتے ہیں جو پہلے جسم کے کسی خاص حصہ میں جاگزین ہو کر وہاں پر اپنا مرکز اعلیٰ بنا لیتے ہیں اور پھر وہاں سے چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں نکل کر جسم کے دیگر مقامات میں جا کر مقیم ہو جاتے ہیں اور باعث تعفن و فساد ہوتے ہیں۔ اور اس طرح سے جسم کے مختلف مقامات میں کئی مراکز تعفن و فساد بنا دیتے ہیں۔ جراثیم سل (تلیہ برکل) و جراثیم سرطان وغیرہ اسی قسم کے جراثیم ہیں۔ اگر اتفاق سے ایسے جراثیم کی قرار گاہ اعضاء رئیسہ و شریفیہ میں واقع ہو جائے جیسا کہ مرض سل میں ہوتا ہے۔ تو پھر ان کے موذی اثرات نہایت خطرناک ہوتے ہیں +

منتشر جراثیم۔ وہ جراثیم ہیں جو حملہ کرنے کے بعد تمام جسم میں منتشر ہو جاتے یعنی پھیل جاتے ہیں۔ اور تمام خون و رطوبات اور اعضاء جسم میں بڑھتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے جراثیم فضلات جسم کے ساتھ بکثرت خارج ہوتے ہیں۔ جیسے محرقہ بطنی۔ جذام۔ طاعون۔ چیچک اور خسرہ وغیرہ کے جراثیم +

افعال جراثیم۔ افعال کے لحاظ سے جراثیم دو قسم کے ہوتے ہیں:-

(۱) مفید جراثیم اور (۲) مضر جراثیم۔ چنانچہ جراثیم مفید تودہ ہیں جو کہ روزمرہ

بجاری حرتوں میں کام آتے ہیں۔ جیسے خمیر و خمیری روٹی۔ خمیرہ تمباکو۔ شراب۔ سرکہ اور پینیر
 وغیرہ کے بنانے میں نیل اور کاغذ بنانے اور چمڑہ رنگنے میں وغیرہ وغیرہ۔ اور کاشتکاری
 میں تو جراثیم یا بیکیٹیریا کا اتنا کام ہے کہ ایگری کلچرل بیکیٹیریا لوجی (علم الجراثیم فلاحی) ایک
 علیحدہ مطلق مضمون بن گیا ہے۔ چنانچہ زمین کے اندر پودے کے لئے خوراک کا ذخیرہ
 تو موجود ہوتا ہے لیکن وہ اسی حالت میں نہیں ہوتا کہ پودا اسے جذب کر سکے اس لئے
 جب کاشت کی جاتی ہے تو ہوا زمین کے اندر داخل ہوتی ہے جس سے جراثیم یا بیکیٹیریا
 بڑھ کر زمین پر اپنا عمل کرتے ہیں۔ اور کھاد وغیرہ میں سے قابل انحلال مرکبات پیدا کر
 ہیں۔ گویا جراثیم یا بیکیٹیریا زمین کو تیار کر کے اس قابل بناتے ہیں کہ اس پر نباتات و حیوانات
 اپنی زندگی قائم رکھ سکیں کیونکہ تمام نباتات زمین میں سے اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں اور
 اکثر حیوانات نباتات کو کھا کر اپنی زندگی قائم رکھتے ہیں اور جراثیم یا بیکیٹیریا کا یہ کام ہے
 کہ جو نباتات و حیوانات اپنی زندگی کا دور ختم کر چکے ہیں یعنی مرجاتے ہیں تو یہ ان مردہ
 اجسام کو تحلیل اور مفردات میں تبدیل کر کے ان اجزاء کو پھر زمین میں شامل کر دیتے ہیں
 تاکہ نباتات ان سے اپنی خوراک مہیا کر سکیں مثلاً کھیت میں کھاد ڈالی جاتی ہے اس
 میں تعفن یا سڑاند کے بیکیٹیریا اپنا عمل کر کے یعنی اسے تحلیل کر کے مفرد اجزاء میں تبدیل کر
 دیتے ہیں اور وہ اجزاء نباتات کی خوراک میں کام آتے ہیں اور پھر نباتات کو حیوانات
 کھاتے ہیں پس اسی طرح سے نباتات و حیوانات میں یہ دور غذائی قائم رہتا ہے لیکن
 یہ خیال رہے کہ جراثیم یا بیکیٹیریا کی بدولت کوئی نیا مادہ غذا پیدا نہیں ہوتا غذائیت
 تو وہی رہتی ہے جو کہ ابتدا میں تھی مگر وہ گردش میں رہتی ہے اور باری باری استعمال
 ہوتی ہے یعنی اول اسے نباتات استعمال کرتے ہیں اور پھر حیوانات اور پھر نباتات
 پس ہمارا یہ دور غذائی جراثیم کی کارکنی اور مستعدی کا نتیجہ ہے +

غرضیکہ یہ ننھی ننھی مخلوقات یعنی جراثیم جو کہ ہزاروں لاکھوں سال سے حضرت انسان
 کو دکھائی نہیں دیتے ہیں وہ تاحال اس کی ہستی اور بقا کی بنیاد ہیں کیونکہ وہ مردہ اجسام کو
 فاسد کرتے ہیں اور نباتات کے لئے نائٹریٹس (Nitrates) بنانے کے لئے ان
 میں سے نائٹروجن پیدا کرتے ہیں۔ پس اگر بیکیٹیریا نہ ہوتے تو مردہ اجسام فاسد نہ ہوتے
 اور اگر فساد نہ ہوتا تو پھر کون نہ ہوتا لہذا کون و فساد کا باعث جراثیم ہی ہیں۔ اگر جراثیم

نہ ہوتے تو مڑوہ نباتات و حیوانات سے زمین پٹ جاتی اور کہیں تل و بحر نے کو جگہ نہ ملتی اور نہ نباتات کے لئے کوئی غذا ہوتی اور نہ حیوانات کے لئے۔ پس بیکٹیریا کا وجود گویا زندگی نباتی و حیوانی کا محکمہ بھر سانی غذا ہے۔

دوران افزائش میں جراثیم یا بیکٹیریا کے یہ تین بڑے کیمیائی افعال یا اعمال ہوتے ہیں۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) اختمار یا فرمنٹیشن (Fermentation) یعنی خمیر اٹھنا یا خمیر ہونا۔
(۲) تعفن و فساد یا بیوٹری فیکشن، اینڈروئی کے (Putrefaction and Decay) یعنی مڑنا اور فاسد ہونا۔

(۳) تولید سمیات یا ٹاکسین پروڈکشن (Toxin Production) یعنی زہا کا پیدا کرنا۔

حیوانی و نباتی مواد میں یہ تینوں حالتیں جراثیم کے افعال و اعمال و اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

اب ذیل میں جراثیم کے مذکورہ بالا کیمیائی افعال کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے:-

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
خمیر ہونا	اختمار	فرمنٹیشن Fermentation.

یہ عمل اختمار زمانہ قدیم سے برابر جاری ہے۔ متقدمین جو کہ انگور وغیرہ کی رس سے خمیر (شراب) بناتے تھے نہیں معلوم کہ اس عمل کی نسبت کیا رائے رکھتے تھے، مگر اٹھارہویں اور انیسویں صدی مسیحی کے محققین علماء نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ عمل اختمار (فرمنٹیشن) جراثیم سے ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی خمیر ہونے والے سیال یا رس کو اُبال لیا جائے یا اسے پاک و صاف رُوئی میں سے چھان لیا جائے تو پھر اس میں جراثیم اختمار کے زائل ہو جانے یا داخل نہ ہونے سے کیفیت اختمار ہی پیدا نہیں ہوتی یعنی اس میں خمیر نہیں اُٹھتا۔

مڑنا گلنا	تعفن و فساد	بیوٹری فیکشن اینڈروئی کے
Putrefaction and Decay		

جراثیم یا بیکٹیریا کا یہ عمل بھی عمل اختمار کے مشابہ ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عمل اختمار

کاربوہائیڈریٹس یعنی شیریں و نشاستہ دار مواد میں ہوتا ہے اور عمل تعفن مردہ حیوانی مواد (نائٹروجنی) میں اس موخر الذکر عمل میں حیوانی مواد کا مادہ زلالیہ (ایلبیومن) سے پیپٹون میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پھر کاربن ڈائی آکسائیڈ، سلفیورس، ہائیڈروجن کے تھین۔ پیوٹرک آئیڈ۔ اینڈول اور سکیٹول وغیرہ اجزا میں۔ لیکن بعض اوقات یہ مادہ زلالیہ (ایلبیومن) مضر حیوانی مادوں میں تبدیل ہو جاتی ہے جنہیں عربی میں جیفین اور انگریزی میں ٹومینز (Tomains) کہتے ہیں اور عمل تعفن میں جس قدر متعفن مواد ہوتے ہیں وہ سب ان جراثیم یا بیکٹیریا کی ہی کر توت ہوتے ہیں۔

تعفن یا سٹرانڈ جراثیم یا بیکٹیریا کا اہم ترین فعل عفونت پیدا کرنا ہے کیونکہ اس فعل سے یہ تمام نباتی و حیوانی مردہ اجسام کو ملیا میٹ کر کے خاک میں ملا دیتے ہیں۔ یعنی انہیں تحلیل کر کے مفروات میں تبدیل کر دیتے ہیں گویا یہ جراثیم یا بیکٹیریا ہی ہیں جو کہ مدامی کون و فساد کا باعث ہوتے ہیں اگر بیکٹیریا کا یہ طرز عمل نہ ہوتا تو سطح زمین نباتی و حیوانی مردہ مادوں سے اتنی پرٹ جاتی کہ پھر کسی نبات یا حیوان کھڑے ہونے کو جگہ نہ ملتی پس یہ جراثیم ہی ہیں کہ جو تمام مردہ اجسام کو دور کر دیتے ہیں۔ بغیر ان کے اس عمل کے زندگی دو بھر ہو جاتی اور موت نامکمل رہتی۔

انگریزی نام

طبی نام

اردو نام

زہریں پیدا کرنا تولید سمیات ٹاکسین پروڈکشن Toxins Production.

اعلیٰ طبقہ کی نہاتات کی طرح جراثیم بھی اپنے اندر سے زہریلے مواد خارج کرتے ہیں جن کے افعال و خواص اپنی اپنی نوع کے جراثیم یا بیکٹیریا کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں اور یہی سمیات مختلف وبائی و متعدی امراض کا باعث ہوتی ہیں۔ جراثیم یا بیکٹیریا سے جو کسی مواد خارج ہوتے ہیں۔ ان میں سے یہ دو سخت زہریلے ہوتے ہیں۔

جیفین (یا) ٹومینز Tomains. یعنی حیوانی زہریں یا سخت زہریلے مواد

ہوتے ہیں جو سڑے ہوئے گوشت و مچھلی وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے فاسد یعنی خراب شدہ گوشت وغیرہ کو پکانے سے بھی یہ سمیت ضائع نہیں ہوتی بلکہ اکثر باعث مرض ہو جاتی ہے۔ اس زہر کے اثر سے مرض ہیضہ کی مانند دست و قے آنے لگتے ہیں۔

سمیات سمین۔ (ٹاکسینز) Toxins. یہ خاص قسم کے زہریلے مواد

ہیں جو کہ بیکٹیریا کے جسم میں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایسی زہر بیکٹیریا کے غلاف خلیہ کے اندر پیدا ہو تو اُسے اینڈوٹاکسین (Endo-Toxins) یعنی زہر داخل خلیہ کہتے ہیں۔ اور اگر غلاف خلیہ کے باہر پیدا ہو۔ تو اُسے ایکسوٹاکسین (Exo-Toxins) یعنی زہر خارج خلیہ کہتے ہیں۔ خارج خلیہ زہر پیدا کرنے والے جراثیم مثلاً جراثیم خنثی و بانی (ڈفٹیریا بیسی لائی) خود تو مقام مرض مثلاً خلق میں ہی ممکن رہتے ہیں لیکن ان کی پیدا کردہ زہر خون میں مل کر سارے جسم میں سرا کر جاتی ہے اور مختلف موذی و خطرناک علامات پیدا کرتی ہے مگر داخل خلیہ زہر پیدا کرنے والے جراثیم مثلاً جراثیم سل رٹوبرکل بیسی لنس، خود خون میں مل کر اور جسم کے مختلف مقامات مثلاً پھیپھڑے۔ آنتیں اور غدود وغیرہ میں اپنے مراکز و مسکن بنا کر مرض پیدا کرتے ہیں۔ چونکہ ان کا زہر غلاف خلیہ کے اندر پیدا ہوتا اور اندر ہی رہتا ہے۔ اس لئے وہ زہر خون میں سرایت نہیں کرتا۔ بلکہ خود زہریلے جراثیم ہی خون میں مل کر اُسے متعفن اور زہریلا کر دیتے ہیں۔ اسی حالت کو متعفن اطباء نے یونان نے تعفن داخل عروق سے تعبیر کیا ہے +

فائلڈ - یہ نہایت تعجب خیز بات ہے۔ کہ متعفن اطباء نے یونانی بھی اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے۔ انہوں نے اپنی بصیرت کی خرد بین اور دُور بین سے ایسے ایسے دقائق و حقائق دیکھے اور معلوم کئے ہیں۔ کہ ڈاکٹر ان یورپ و امریکہ کی بصارت کی خرد بین اور دُور بین صدیوں کی دیدہ ریزی اور غایت تحقیق کے بعد انہیں آج دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے مواد متعفنہ یعنی جراثیم کے داخل عروق یعنی داخل خون ہونے کا یا صرف اُن کی زہر کے داخل خون ہونے کا واضح طور پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ بقول اُن کے بھی حُشی دق اور حُشی و بائیبہ عفونی بُچار ہیں۔ جن کی عفونت (جراثیم) خون میں سرایت کر کے اُسے متعفن کر دیتی ہے۔ نیز بقول اُن کے حُشیات خلطیہ رجن کا بیان ضرور دیکھو صفحہ ۴۵۷ پر) بھی تعفن اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ حُشیات خلطیہ میں انہوں نے تعفن داخل عروق اور تعفن خارج عروق کا بھی بیان کیا ہے (نیز دیکھو صفحہ ۴۵۶) تعفن داخل عروق سے اُن کی مراد یہ ہے کہ مادہ متعفنہ یعنی جراثیم مرضیہ (پتیمو جے نک آرگنوز) عروق دمویہ یا دوران خون میں داخل ہوتے ہیں اور تعفن

خارج عروق سے مراد یہ ہے کہ مادہ متعفنہ یا جراثیم مرضیہ کا مرکز و مسکن خارج عروق ہوتا ہے یعنی وہ عروق دموہ یا دوران خون میں داخل نہیں ہوتے +

چونکہ مختلف قسم کے جراثیم سے مختلف قسم کی زہریں پیدا ہوتی ہیں جو خون اور اعصاب وغیرہ پر اپنے موذی و زہریلے اثرات کر کے مختلف قسم کی خطرناک علامات پیدا کرتی ہیں اس لئے ہم ذیل میں سمیات جراثیم کا ذرا تفصیلی بیان کرتے ہیں +

سمیات جراثیم یعنی جراثیمی زہریں - اُن موذی رطوبات کو جو جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں - جراثیمی زہریں کہتے ہیں - انگریزی میں ان کو ٹاکسینز (Toxins) کہتے ہیں - یہ زہریں بہت ہی کم مقدار میں پیدا ہوتی ہیں - لیکن یہ سانپ کے زہر کی مانند نہایت تیز ہوتی ہیں - چنانچہ زہر کچلے سرکنین، ایک نہایت تیز نباتی زہر ہے - لیکن زہر گزاز اس سے بھی بدرجہا تیز ہے +

مختلف قسم کے جراثیم سے مختلف قسم کی زہریں پیدا ہوتی ہیں - کیونکہ اُن سے مختلف علامات پیدا ہوتی ہیں - مثلاً جراثیم ہیضہ کی زہر سے مثل سکھیا کی زہر کے دست و قے وغیرہ آتی ہیں - مرض گزاز کی زہر سے مثل کچلے کی زہر کے عضلات جسم میں سخت تشنج واقع ہوتا ہے وغیرہ - بعض جراثیمی زہریں جن سے بخار - درد اور تشنج وغیرہ عصبی علامات پیدا ہوتی ہیں وہ شائد کیمیائی ترکیب کے لحاظ سے جوہر کچلے (سرکنین) اور جوہر لفلج (ایسٹروپین) سے مشابہت رکھتی ہیں - اسی طرح گلے سرٹے گوشت یا حیوانی مواد سے دو قسم کی زہریں (۱) ٹوہین اور (۲) لیوکوہین یعنی جیفین پیدا ہوتی ہیں - لیکن بحالت زندگی بھی جسم میں بعض قسم کے فساد اور تعفن سے اس قسم کی زہریں پیدا ہو جاتی ہیں - ان دو قسم کی حیوانی زہروں کی علامات بھی جراثیمی زہروں کے بالکل مشابہ ہوتی ہیں - لیکن کیمیائی ترکیب میں یہ غالباً زہر کچلے یعنی سرکنین سے مشابہ ہوتی ہیں - پس یہ جراثیمی زہریں بھی گویا نہایت تیز نباتی زہروں مثل سرکنین وغیرہ کے ہوتی ہیں - لیکن اُن مختلف علامات کے اعتبار سے جو متعدی اور وبائی امراض میں ان جراثیمی زہروں کے سبب دیکھی جاتی ہیں - یہ جراثیمی زہریں مندرجہ ذیل چار قسم کی خیال کی جاتی ہیں :-

(۱) عصبی زہریں - (نیوروٹاکسک) Neurotoxic. (۲) اس قسم کی زہریں

کاموڈی اثر پہلے دماغ و نخاع اور اعصاب پر ہوتا ہے۔ اور ان سے رعشہ۔ تشنج۔ فالج۔ ہڈیاں۔ غشی۔ بیہوشی۔ اختلال خواص۔ اعضاء شکنی۔ درد۔ ٹکان۔ بے چینی قشریہ اور لرزہ وغیرہ علامات پیدا ہوتی ہیں +

(۲) خونی زہریں۔ ہیموٹاکسک (Haemotoxic.) اس قسم کی زہریں کا اثر پہلے نظام دوران خون پر ہوتا ہے چنانچہ نبض تیز چلنے لگتی ہے اور انجناد جریا خون وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہیضہ۔ تعفن خون۔ خسرہ اور چھپک وغیرہ امراض میں اسی قسم کی زہریں پیدا ہو کر موجب اذیت و ہلاکت ہوتی ہیں +

(۳) مولد حرارت زہریں۔ تھرموٹاکسک (Thermotoxic.) اس قسم کی زہریں کے اثر سے جسم کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔ نیونیا۔ طاعون۔ سل۔ خسرہ اور چھپک وغیرہ امراض میں اسی قسم کی زہریں پیدا ہو کر شدید بخار کا موجب ہوتی ہیں +

(۴) محلل زہریں۔ (Ferment.) اس قسم کی موڈی زہریں کے اثر سے ورم ہوتا ہے۔ ریم پیدا ہوتی ہے۔ اعضاء گل سڑ جاتے ہیں وغیرہ مرض سرخ باد۔ جذام۔ آتشک۔ سل اور تعفن خون وغیرہ امراض میں اسی قسم کی زہریں پیدا ہو کر مختلف قسم کی جانکاح تکالیف اور موت کا باعث ہوا کرتی ہیں +

یہ جراثیمی زہریں ہی امراض پیدا کرتی ہیں۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ جراثیمی امراض۔ انہیں جراثیمی زہروں سے پیدا ہوتے ہیں جو کہ جراثیم مریض کے جسم میں بنا دیتے ہیں۔ ورنہ جراثیم بذات خود موڈی نہیں ہوتے ان جراثیمی زہروں میں سے بعض تو ایسی ہوتی ہیں جو کہ جراثیم کے جسم کے خلاف کے مانند ہی رہتی ہیں جیسے جراثیم سل یا ٹیوبرکل کی زہر۔ اور بعض ایسی ہوتی ہیں جو کہ جراثیم کے جسم سے خارج ہوتی ہیں۔ جیسے جراثیم کڑاڑ کی زہر۔ چنانچہ تجربات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر جراثیم کڑاڑ کو ان کی زہر سے علیحدہ کر کے جسم انسان میں داخل کیا جائے۔ تو مرض کڑاڑ کی علامات پیدا نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر ان کی زہر کو جلدی پکاری سے زیر جلد داخل کیا جائے تو مرض کڑاڑ ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جراثیم سل یا ٹیوبرکل کی زہر چونکہ اس کے خلاف جسم کے اندر رہتی ہے۔ پس اگر ان جراثیم کو آب مقطر

سے دھو دھا کر خوب صاف کر لیا جائے تاکہ اس کو کسی قسم کا زہر نہ لگا رہے اور پھر صاف کردہ جراثیم کو ایک بلوری کھل میں گلیسرین کے ہمراہ پیسکر اس کا شیرہ بنالیا جائے اور اس کو فلٹر کر لیا جائے تو اسی کو ٹیوبرکولین (سلین) کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کو زیر جلد داخل کرنے سے مرض سل کی علامات یعنی بخار اور درد سر وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خود جراثیم نہیں بلکہ ان کی زہریں امراض کو پیدا کرتی ہیں۔

کو پیدا کرتی ہیں۔

منبت و مسکن جراثیم۔ جیسا کہ بیان کیا گیا جراثیم ہوا مٹی۔ پانی میں تقریباً سب جگہ پائے جاتے ہیں۔ گویا یہ عالمگیر ہیں اور جس طرح موسم برسات میں بند پانی کے علاوہ ٹھکوں اور دیواروں وغیرہ پر بھی کافی لگ جاتی ہے اور کھانے پینے کی باسی چیزوں کو بچھوندی لگ جاتی ہے۔ اُسی طرح سے یہ اونے ترین درجہ کے نباتات یعنی جراثیم ہمارے جسم کو لگ جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو ہمارے جسم کی جلد پر اُگتے اور بڑھتے ہیں۔ اور اکثر جلدی امراض مثلاً دآد۔ خارش اور چنبل وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو کہ ہمارے جسم کے اندرونی اعضاء میں مثل بچھوندی کے لگ جاتے ہیں۔ یا خون میں مل جاتے ہیں اور طرح طرح کے امراض پیدا کرتے ہیں۔ تقریباً تمام تعدی اور وبائی امراض انہیں جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہر ایک جراثیمی مرض کے اسباب میں اُس مرض کو پیدا کرنے والے جراثیم کا بیان کیا جائے گا۔ لیکن یہاں پر بھی مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جراثیم سے بالعموم کون کون سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) گول جراثیم (جراثیم کرویہ۔ کاکائی Cocci) بالعموم کیا کیا امراض پیدا کرتے ہیں؟

یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ گول جراثیم پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) اکیلے جراثیم یا باریک

جراثیم (مائکرو کاکائی Micrococci) (۲) جوڑے جراثیم (ڈپلو کاکائی Diplococci) (۳) چوکرٹی جراثیم (ٹیترا کاکائی Tetracocci) (۴) زنجیری جراثیم (سٹرپٹو کاکائی Streptococci)

(۵) خوشوی جراثیم (سٹیفی لوکاکائی: *Staphylococci*) یہ پانچوں قسم کے گول جراثیم ورم اور پیپ پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیدا کردہ امراض ایک دوسرے کے ساتھ مُبدَل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سوزاک سے تَفِجُ الدَّم (پانی ٹینا)، اور وجع مفاصل یہی (سپتو ریو آرٹھرٹس) پیدا ہو جاتا ہے۔ وغیرہ۔ لیکن ان جراثیم میں سے زنجیری جراثیم (سٹریپٹوکوکائی) اور خوشوی جراثیم (سٹیفی لوکاکائی) خاص طور پر پیپ پیدا کرنے والے جراثیم ہیں۔ یہ بہت سے امراض کو پیدا کرتے ہیں مثلاً دُمبیل و خراجات یعنی پھوڑے و پھنسیاں۔ سمیت خون۔ ورم استخوان۔ ورم گوش۔ ورم حلق۔ ورم جلد۔ ورم اوردہ۔ ورم باطن قلب (آینڈ و کارڈائٹس) پُرسُوت کا بخار (پیورپرل فیور) اور نیونیا وغیرہ۔ ان جراثیم کے بعض اقسام تندرست اشخاص کی جلد پر ان کے ناک۔ مُنہ اور آنتوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔

خردبین میں دیکھنے سے زنجیری جراثیم (سٹریپٹوکوکائی) مثل چھوٹی چھوٹی زنجیر کے دکھائی دیتے ہیں اور خوشوی جراثیم (سٹیفی لوکاکائی) مثل چھوٹے چھوٹے خوشوں کی دکھائی دیتے ہیں۔ زنجیری جراثیم تو تیز حرارت اور معمولی دافع تعفن (اینٹی سینٹک) ادویہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن خوشوی جراثیم کے ہلاک کرنے کے لئے قوی دافع تعفن ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

بہت سے دیگر امراض میں یہی پیپ پیدا کرنے والے جراثیم مختلف عوارضات پیدا کر دیتے ہیں۔ کسی اور مرض کے دوران میں انہی جراثیم کے سرایت کر جانے کو عَدْوِی ثانیہ (سیکنڈری انفیکشن) کہتے ہیں۔ اور یہ مرض کی حالت کو بہت شدید اور خطرناک بنا دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ باریک جراثیم (مائکروکوکائی ٹیسٹریس) اور سیدھے جراثیم صَدِیدِیہ (بیسیلیس پائیوسینس) بھی پیپ پیدا کرنے والے جراثیم ہیں۔

گول جراثیم (کاکائی) سے جو اورام پیدا ہوتے ہیں وہ کئی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً (۱) اورام مقامیہ یا اورام محدودہ جو ایک ہی مقام پر محدود رہتے ہیں جیسے دُل یا پھوڑا پھنسی (بائل) اور دُبیلہ یا خراج یعنی بڑا پھوڑا (آب سب) وغیرہ۔ (۲) اورام مُنتشرہ یا پھیلنے والے ورم جو اس پاس کی ساختوں میں پھیل

جالتے ہیں جیسے حمہ یا سہر خباوہ راری سپس اور آکلمہ یا گوشت خورہ اکینگرم۔ تو مایمی ڈینا اور خورہ
 (۳) اور ام ساریہ یا اور ام عفنتہ جن سے عفونت بذریعہ خون تمام جسم میں سرایت
 کر جاتی ہے۔ جیسے نیمونیا اور سرسام و بائی۔ پس اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ورم یا
 عفونت و فساد پیدا کرنے والے گول جراثیم بھی مثل سیدھے جراثیم (بسی لالی) کے دو قسم کے
 ہوتے ہیں (۱) گول مقامی جراثیم۔ اس قسم کے جراثیم خود تو مقام مرض میں مقیم رہتے ہیں
 یا آس پاس کی ساختوں میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ مگر خون میں داخل نہیں ہوتے۔
 لیکن جو زہریں (ٹاکسینز) وہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ زہریں خون میں جذب ہو کر تمام
 جسم کو اپنے موزی اثرات سے متاثر کر دیتی ہیں۔ جیسا کہ جراثیم سہر خباوہ (سٹریپٹو
 کاکس پائوجینس Streptococcus Pyogenes) سے مقامی طور پر مرض سہر خبا
 ہوتا ہے۔ جس سے جلد متورم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کی زہریں خون میں جذب
 ہو کر بخار وغیرہ علامات عامہ پیدا کر دیتی ہیں۔ اس حالت کو یعنی جب زہریلے جراثیم کی
 صرف زہریں خون میں مل جاتی ہیں اور وہیں خون کا زہریلا ہونا طبعی ہے۔ تسمم الدم
 اور ڈاکٹری میں ٹاکسیمیا (Toxaemia) کہتے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۳۸۹)
 مختلف جراثیم موزیہ کی زہریں خون میں مل کر اور دل و دماغ وغیرہ پر اپنا موزی اثر
 کر کے مختلف قسم کی علامات پیدا کرتی ہیں چنانچہ بعض زہروں کے اثر سے بے چینی و
 بے قراری ہوتی ہے۔ لرزہ ہوتا ہے۔ پشت اعضا جسم اور سر میں درد ہوتا ہے خفیف
 یا شدید بخار ہو جاتا ہے۔ قیئیں آتی ہیں۔ پسینہ آتا ہے وغیرہ۔ بعض زہروں کا خاص
 کردل پر موزی اثر ہونے سے اختلاج قلب خفقان ضعف قلب غشی اور کبھی
 سقوط قلب کی نہایت خطرناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور بعض زہروں کا خاص
 کردماغ و نخاع پر موزی اثر ہونے سے اختلاج۔ استرخاء۔ تشنج۔ درد سر۔ دوام سر
 ہذیان اور بیہوشی وغیرہ علامات علامات پیدا ہو جاتی ہیں +

نوٹ:- مذکورہ بالا حالت کو یعنی جبکہ جراثیم تعفن تو عروق و مویہ یا خون سے خارج ہوتے

ہیں۔ لیکن صرف ان کی پیدا کردہ زہریں خون میں جذب ہو کر اور دل و دماغ و جسم میں

سرایت کر کے مختلف قسم کی علامات مذکورہ پیدا کرتی ہیں۔ اطباء نے یونانی تعفن خارج

عروق سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس کا بیان دیکھو صفحہ ۳۸۲ پر +

(۲) گول منتشر جراثیم۔ اس قسم کے جراثیم مقام مرض سے خون میں سرایت کر کے اس کو متعفن کر دیتے ہیں اور بذریعہ خون تمام جسم میں منتشر ہو جاتے یعنی پھیل جاتے ہیں۔ جراثیم نیونیا (نیوکاکائی) اور جراثیم سوزاک (گولوکاکائی) اس قسم کے جراثیم کی بہترین مثالیں ہیں۔ جب ایسے جراثیم تعفن عروق دمویہ میں داخل ہو کر اور خون میں سرایت کر کے اس کو متعفن کر دیتے ہیں۔ تو ایسی حالت کو اردو میں خون کا گندہ ہونا۔ طب میں تعفن الدم اور ڈاکٹری میں سیپٹی سیمیا (Septicæmia) کہتے ہیں (دیکھو صفحہ ۶۲۹) تعفن خون یا سیپٹی سیمیا زیادہ تر پیپ پیدا کرنے والے جراثیم مثلاً زنجیری جراثیم (سٹریپٹوکوکس پائوجینس Streptococcus Pyogenes) خوشوی جراثیم (سٹیفیلوکوکس آریس Staphylococcus Aureus) اور نیونیلی جراثیم (نیوکاکس Pneumococcus) وغیرہ کے خون میں سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تعفن خون یا سیپٹی سیمیا کی حالت میں جب جسم کے مختلف مقامات میں مراکز عفونت پیدا ہو جاتے اور بڑے بڑے خراجات و دبیالات یعنی بڑے بڑے پیپ و پھوڑے بن جاتے ہیں۔ تو ایسی حالت کو اردو میں خون کا پیپ آمیز ہونا۔ طب میں تقیح الدم اور ڈاکٹری میں پائی ٹیمیا (Pyæmia) کہتے ہیں۔ پس خون کے پیپ آمیز ہونے کے لئے خون کا متعفن ہونا لازمی ہے۔ لیکن خون کے متعفن ہونے کے لئے خون کا پیپ آمیز ہونا لازمی نہیں۔ لہذا تمام پائی ٹینک مریض سیپٹی سیمیا ہوئے ہیں لیکن تمام سیپٹی سیمیا مریض پائی ٹینک نہیں ہوتے +

نوٹ :- مذکورہ بالا حالت کو یعنی جبکہ جراثیم تعفن عروق دمویہ میں داخل ہو کر اور خون میں سرایت کر کے اس کو متعفن کر دیتے ہیں۔ اطباء یونانی تعفن داخل عروق سے تعبیر کرتے ہیں (دیکھو صفحہ ۳۸۲) +

یہ بتایا جا چکا ہے کہ گول جراثیم رکاکائی کے اقسام میں سے باریک جراثیم (مائکروکاکائی) زنجیری جراثیم (سٹریپٹوکاکائی) اور خوشوی جراثیم (سٹیفیلوکاکائی) خاص طور پر پیپ پیدا کرنے والے جراثیم ہیں۔ پس جسم میں جہاں کہیں پیپ پیدا ہوتی ہے۔ وہاں پر ان تینوں قسم کے جراثیم میں سے کوئی نہ کوئی ضرور موجود ہوتے ہیں۔ آجکل فن جراحی میں جو مانع تعفن (اسینپ ٹک) طریق علاج مروج ہے۔ وہ اسی اصول پر مبنی ہے۔ کہ جہاں پر پیپ

پیدا کرنے والے جراثیم موجود نہیں ہوتے وہاں پر پیپ ہرگز موجود نہیں ہوتی۔ پس ان مؤذی جراثیم کو زخموں میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے عجیب و غریب حکمتیں کام میں لائی جاتی ہیں جن کا نتیجہ یہ ہے کہ آجکل بڑے بڑے اعمال جراحیہ (آپریشنز) کئے جاتے ہیں۔ اور صرف انہیں مانع و دافع تعفن حکمتوں سے اُن میں پیپ پیدا کرنے والے جراثیم داخل نہیں ہونے پاتے۔ اس لئے ان میں پیپ نہیں پڑتی اور زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

اب ہم ذیل میں مثال کے طور پر دو تین ایسے امراض کا نہایت مختصر بیان کرتے ہیں جو کہ گول جراثیم (کاکائی) سے پیدا ہوتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو ان امراض کو اپنے اپنے موقع پر۔

۱۱) وہ چند امراض گول جراثیم (کاکائی) سے پیدا ہوتے ہیں

نزله و زکام (کٹار) گول جراثیم میں سے اکیلے یا باریک قسم کے جراثیم (ماکرو کاکائی) عام طور پر نزله و زکام کا باعث ہوتے ہیں جرثومہ نزله کو انگریزی میں مائکرو کاکس کٹارے نس (Micrococcus Catarrhalus) کہتے ہیں۔

اگرچہ جرثومہ نزله جرثومہ سرسام اور جرثومہ سوزاک کے بہت مشابہ ہوتا ہے لیکن بہ احتیاط امتحان کرنے سے ان تینوں قسم کے جراثیم میں باہمی تفریق و تمیز کی جاسکتی ہے۔

نیمونیا۔ گول جراثیم (کاکائی) کے اقسام میں سے جوڑے جراثیم ڈپلو کاکائی (Diplococci) نیونیا۔ سرسام اور سوزاک وغیرہ امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ چنانچہ جرثومہ نیمونیا (نیوکاکس

Pneumococcus کے پھیپھڑوں میں سرایت کرنے سے مرض نیمونیا پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ جراثیم نیمونیا جوڑے جوڑے پائے جاتے ہیں۔ اور اُن کے نوکدار سرے جو باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ نیزہ کی شکل کے نوکدار ہوتے ہیں۔ اس لئے جرثومہ نیمونیا کو نیزہ نما جوڑا جرثومہ

ڈپلو کاکس لینسی اولیئس (Diplococcus Lanceolatus) بھی کہتے ہیں۔ لیکن عام طور پر اس کو جرثومہ نیمونیا (نیوکاکس Pneumococcus) ہی کہتے ہیں۔

چونکہ جراثیم نیمونیا خون میں سرایت کر کے مختلف امراض و عوارض کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے اب سرایت جرثومہ نیمونیا (نیوکاکس انفیکشن) کو ایک مستقل مرض قرار دیا گیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۷۴۹ جراثیم نیمونیا کے بعض بعض اقسام بھی ہوتے ہیں۔ جو بعض تندرست

اشخاص کے آلات تنفس میں موجود پائے جاتے ہیں +

سرسام و بانی (سیری بروپائٹل مننجائٹس) اس مرض کو پیدا کرنے والا بھی جوڑہ جرثومہ (ڈیپلوکاکس) ہوتا ہے جس کو اصطلاح میں جرثومہ سرسام (منجھو کاکس) کہتے ہیں۔ یہ جراثیم سرسام و بانی کے مریض کے ناک و حلق اور دماغ و نخاع کی رطوبات میں پائے جاتے ہیں۔ نیز ایسے مریضوں سے ملنے جلنے والے اشخاص کے ناک و حلق میں بھی یہ جراثیم دو تین ہفتے تک پائے جاتے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جراثیم ناک و حلق کے ذریعے ہی دماغ میں پہنچ کر مرض سرسام پیدا کرتے ہیں سوزاک (گونوریا) مرض سوزاک کو پیدا کرنے والا بھی گول قسم کا جوڑا جرثومہ (ڈیپلوکاکس) ہے جس کی اصطلاح میں جرثومہ سوزاک (گونوکاکس) کہتے ہیں۔ یہ جرثومہ شکل و شباهت میں جرثومہ سرسام سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ چونکہ جراثیم سوزاک جسم انسان کے سوا کسی اور حیوان میں نہیں پائے جاتے اسلئے یہ امر مسلمہ ہے کہ مرض سوزاک بھی حضرت انسان کے سوا کسی حیوان میں نہیں پایا جاتا اور چونکہ جراثیم سوزاک بھی خون میں سرایت کر کے مختلف سوزاکی امراض کا باعث ہوتے ہیں اس لئے سرایت جرثومہ سوزاک (گونوکاکس انفیکشن) کو اب ایک مستقل مرض قرار دیا گیا ہے (دیکھو سوزاک کا بیان) +

(۲) سیدھے جراثیم (جراثیم عصویہ بیسی لائی) بالعموم کیا کیا امراض پیدا کرتے ہیں؟

جیسا کہ صفحہ ۳۸۶ پر بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ سیدھے جراثیم (بیسی لائی) دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) سیدھے زنجیری جراثیم (عصی عقدیہ سٹریپٹوبیسی لائی) Strepto Bacilli. جو باریک زنجیری شکل کے ہوتے ہیں۔ اور (۲) تار نما جراثیم (جراثیم خیطیہ لیپٹوتھریکس) Liptothrix. جو بالیک بار تاروں کی مانند ہوتے ہیں لیکن مرض کو پیدا کرنے کے اعتبار سے یہ سیدھے جراثیم (بیسی لائی) مندرجہ ذیل تین قسم کے ہوتے ہیں :-

(۱) مقامی جراثیم۔ گول جراثیم کی طرح اس قسم کے سیدھے جراثیم (بیسی لائی) بھی جسم کے کسی خاص حصے میں داخل ہو کر خود تو وہیں مقیم رہتے ہیں لیکن جو زہریں (ٹاکسینز) وہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ زہریں خون میں جذب ہو کر مختلف قسم کی موزی و خطرناک علامات پیدا کرتی ہیں (جن کا بیان دیکھو صفحہ ۳۸۲ پر) ایسی حالت کو جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اطباء یونانی تعفن خارج عروق سے تعبیر کرتے ہیں (دیکھو صفحہ ۳۸۲) اس قسم کے سیدھے مقامی جراثیم مریض پیش (ڈی سینٹری) خناق و بانی (ڈیفٹیریا) گزاز (ٹائٹنس) اور سفیدہ (کالریڈ غیرہ امراض) پیدا کرتے ہیں +

(۲) منتقل جراثیم۔ اس قسم کے سیدھے جراثیم (بیسی لائی) پہلے تو مقامی ہوتے ہیں لیکن بعد کو مقامی مرض

سے منتقل ہو کر جسم کے مختلف مقامات میں چلے جاتے ہیں۔ اور جہاں جہاں پہنچ کر وہ بکونٹ اختیار کرتے ہیں۔ وہاں پر وہ اپنی نوآبادیاں بنالیتے ہیں جیسا کہ جراثیم سل (ٹوبرکلنسی لائی) اسی قسم کے جراثیم ہیں (۳) منتشر جراثیم۔ گول جراثیم تعفن کی طرح اس قسم کے سیدھے جراثیم ایسی لائی بھی خون میں سرایت کر کے اس کو متعفن کر دیتے اور تمام جسم میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ خون و رطوبات جسم میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ تمام قسم کے عُمیات یا بخار (فیورز) اور تمام نوعی امراض عامہ (جنرل انفیکشن ڈیزیز) مثلاً تپ محرقہ اسہالی (ٹائیفائیڈ فیور) طاعون (پلیگ) اور جذام (لیپرسی) وغیرہ امراض اسی قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں +

اب ہم مثال کے طور پر چند ایسے امراض کا جو کہ مذکورہ بالا ہر قسم کے سیدھے جراثیم (ایسی لائی) یعنی (۱) مقامی جراثیم (۲) منتقل جراثیم اور (۳) منتشر جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذیل میں مختصر بیان کرتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو ان امراض کو اپنے اپنے موقع پر +

(۱) وہ چند امراض جو سیدھے مقامی جراثیم (ایسی لائی) سے پیدا ہوتے ہیں

(۱) پچش (زحیرہ ڈی سینٹری) یہ مرض دوسم کا ہوتا ہے (۱) زحیرہ جراثیمی (بیسٹری ڈی سینٹری) جو نباتی موذی مادہ سے پیدا ہوتی ہے اور (۲) زحیرہ امیبی (امیبیک ڈی سینٹری) جو حیوانی موذی مادہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہاں پر صرف زحیرہ جراثیمی کے جراثیم کا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ جراثیم پچش دوسم کے ہوتے ہیں (۱) جرثومہ شیکا (شیکا گازیسی لیس) (۲) جرثومہ فلیکس (زوفلیکس ٹریسیس) یہ جراثیم مریض جگر کے برازی میں پائے جاتے ہیں۔ جرثومہ شیکا شدید قسم کی پچش پیدا کرتا ہے جو اکثر وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور جرثومہ فلیکس زمر من یا خفیف قسم کی پچش پیدا کرتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے جراثیم زحیرہ چھوٹے چھوٹے نازک عصی نما یعنی سیدھے یا لمبے گول سروں والے غیر متحرک جراثیم ہوتے ہیں جراثیم پچش خود تو آنسوؤں کے اندر مقیم رہتے ہیں لیکن جو مہرہ ٹاکسین وہ پیدا کرتے ہیں وہ زہر خون میں جذب ہو کر مختلف قسم کی علامات مرض پیدا کرتی ہے +

(۲) خناق و بانی (ڈیفٹیریا) جرثومہ خناق و بانی (ڈیفٹیریا) اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔ اس جرثومہ کو پہلے ۱۸۹۰ء میں پروفیسر کلبیر نے دریافت کیا۔ پھر ۱۸۹۲ء میں ڈاکٹر فلکس نے اس کی تائید کی۔ اس لئے جرثومہ خناق و بانی کو ہر دو محققین کے ناموں کی نسبت سے کلبیر فلکس (کلبیر فلکس) کہتے ہیں۔ یہ جرثومہ نازک۔ سیدھا یا قدرے خمیدہ اور ۰.۵ سے ۲.۵ میکا ہوتا ہے خناق و بانی میں حلق کے اندر جو ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے جراثیم خناق اس جھلی یا حلق میں ہی پائے جاتے

ہیں۔ خون اور اندرونی اعضا میں کبھی نہیں پائے جاتے ہیں۔ یہ جراثیم خناق خود تو مقام مرض یعنی حلق یا جنجھ میں ہی ممکن رہتے ہیں۔ لیکن وہ نہایت تیز زہریں (ٹاکسینسز) جو کہ وہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ زہریں جسم میں سرایت کر کے نہایت شدید اور خطرناک علامات پیدا کرتی ہیں۔

(۳) گزاز (ٹے ٹے ٹن) جرثومہ گزاز (ٹینسی ٹس آف ٹے ٹس) کے خفیف سے خفیف مقام خراش و زخم میں سرایت کرنے سے مرض گزاز پیدا ہوتا ہے۔ جرثومہ گزاز 3 سے 5 ملیمبا۔ 1.5 چوڑا اور چوب ڈبل (۲) کی شکل کا ہوتا ہے۔ جرثومہ گزاز کو پہلے ۱۸۸۴ء میں پرفیور نکولیز نے دریافت کیا تھا۔ اور پھر ۱۸۸۹ء میں جاپانی ڈاکٹر کٹیا ساٹو نے اس کی ماہیت و حقیقت پر مزید روشنی ڈالی۔ جرثومہ گزاز مٹی یا مخصوص باغوں اور کھیتوں کی مٹی میں اور اصطبل کی لید اور گوبر میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ پس ایسے زخموں میں جو زمین پتھر یا لکڑی کے ساتھ رگڑ کھانے سے ہو جاتے ہیں یا اور کسی طریق سے جب خفیف سے خفیف رگڑ یا زخم کے مقام پر مٹی یا غلاظت لگ جاتی ہے۔ تو جراثیم گزاز اس میں داخل ہو کر مرض گزاز پیدا کرتے ہیں۔ یہ جراثیم گزاز خود تو اسی مقامی زخم میں جہاں کہ یہ داخل ہوتے ہیں۔ موجود رہتے ہیں خون یا سارے جسم میں منتشر نہیں ہوتے۔ لیکن جو نہایت تیز زہریں (ٹاکسینسز) یہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ زہریں بذریعہ خون جسم میں جذب ہو کر یا سرایت کر کے شدید تشنج اور دیگر علامات مرض پیدا کرتی ہیں۔ (۴) ہیضہ (کالرا) جرثومہ ہیضہ (کالرا بیسی ٹس) سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ جرثومہ ہیضہ کو اولاً ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۴ء میں دریافت کیا تھا۔ جرثومہ ہیضہ سیدھا مگر قدرے خمیدہ اور ۱.5 سے 2 ملیمبا اور 0.5 چوڑا ہوتا ہے۔ یہ دونوں سروں پر باریک ہوتا ہے اس کے وسط میں سکاجم یا بیج ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد جلد حرکت کرتا ہے۔ جراثیم ہیضہ بھی خود تو مریض کی آنتوں میں مقیم رہتے ہیں۔ لیکن جو زہریں (ٹاکسینسز) وہ پیدا کرتے ہیں وہ زہریں جسم میں جذب ہو کر مختلف علامات مرض پیدا کرتی ہیں۔ جراثیم ہیضہ مریض کے برازیہ یا قے میں پائے جاتے ہیں۔ خون یا دوسرے کسی اعضا کے جسم میں نہیں پائے جاتے۔ (۲) وہ امراض جو سپیدے منتقل جراثیم (ٹینسی لائی) سے پیدا ہوتے ہیں مرض سل (ٹوبرکولوسس) یہ مرض جرثومہ سل (ٹوبرکول بیسی ٹس) کے پھیپھڑوں میں سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جرثومہ سل کو ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۲ء میں دریافت کیا تھا۔ یہ جرثومہ نازک۔ سیدھا یا قدرے خمیدہ 3 سے 4 ملیمبا اور بالکل غیر متحرک ہوتا ہے۔ اس جرثومہ پر ایک مومی غلاف ہوتا ہے جس کی وجہ سے امتحان کرنے کے لئے جب اس جرثومہ کو خاص طویل سے رنگا جاتا ہے۔ تو اس پر لسیا

پُختہ رنگ چڑھتا ہے۔ جو ہلکے تیزاب گندھک کے لگانے سے بھی نہیں اُترتا۔ اس لئے اس جراثیم کو تیزاب پُختہ (ایسڈ فاسٹ) بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کے تیزاب پُختہ (ایسڈ فاسٹ) بعض دیگر جراثیم بھی ہوتے ہیں مثلاً جرثومہ جذام وغیرہ +

جراثیم رل تریا خشک حالت میں عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہیں اور متعدی و موذی اثرات پیدا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مسلول کی تھوکی ہوئی خشک شدہ بلغم میں یہ چھ ماہ تک زندہ رہتے اور مرض پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں +

(۳) وہ چند امراض جو سیدھے منتشر جراثیم (بیسلی لائی) سے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا اس قسم کے سیدھے منتشر جراثیم (بیسلی لائی) سے تمام قسم کے حمیات اور غشوی امراض پیدا ہوتے ہیں لیکن ہم مثال کے طور پر یہاں صرف مندرجہ ذیل تین امراض کا بیان کرتے ہیں۔ (۱) تپ محرقہ اسہالی (ٹائیفائیڈ فیور) اس بخار کا باعث جرثومہ محرقہ اسہالی (بیسلی نس ٹائیفاؤس) محققہ ڈاکٹر ایبرتھ ہوتا ہے۔ یہ جرثومہ روئیں دار سیدھا تقریباً ۳.۸ لمبا اور ۰.۶ موٹا ہوتا ہے۔

جرثومہ محرقہ اسہالی اس وسیع گروہ جراثیم سے متعلق ہے۔ جو کہ امراض امعاء پیدا کرتے ہیں۔ اس گروہ میں جرثومہ قولون (بیسلی نس کولائی) جرثومہ تپ ماند محرقہ (بیسلی نس پیٹائیفائیڈ) جرثومہ تخمہ (ڈوڈو) ائر زینگ (بیسلی نس) اور جرثومہ زحیر (بیسلی نس ڈی سینٹری) شامل ہیں۔ خردبین سے دیکھنے پر تمام جراثیم ایک دوسرے سے ناقابل تمیز ہوتے ہیں۔ سوائے جرثومہ زحیر کے باقی تمام متحرک ہوتے ہیں۔ اور تجربہ گاہ (باریٹری) کے تمام معمولی غذائی مواد میں باسانی پرورش پاسکتے ہیں۔ جراثیم تپ محرقہ اسہالی بذریعہ خون تمام جسم میں منتشر ہوتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو تپ محرقہ اسہالی کا بیان +

(۲) جذام (لیپری) اس مرض کا باعث جرثومہ جذام (بیسلی نس لیپری) ہوتا ہے جس کو ڈاکٹر ہین سن نے ۱۸۶۸ء میں دریافت کیا تھا یہ جرثومہ غیر متحرک ہوتا ہے۔ اور جرثومہ سل کی طرح یہ بھی تیزاب پُختہ (ایسڈ فاسٹ) ہوتا ہے۔ اور جس طرح جرثومہ سل ماؤں مقامات میں چھوٹے پھوٹے دانے (ٹوبرکلز) پیدا کر دیتا ہے۔ اُسی طرح سے یہ جرثومہ جذام بھی ماؤں آحتشاد میں چھوٹے پھوٹے دانے یا ابھار (ٹوبرکلز) پیدا کر دیتا ہے۔ جراثیم جذام اگرچہ مجزوم کے جسم کی تمام ساختوں میں پائے جاتے ہیں لیکن یہ جلد ناک کی رطوبت اور اس کے اعصاب میں زیادہ تر ہوتے ہیں +

(۳) طاعون (پلیگ) جرثومہ طاعون (بیسلی نس ٹس Bacillus Pestis) کے

سرایت کرنے سے مرض طاعون پیدا ہوتا ہے۔ اس جرثومہ کو ۱۸۹۲ء میں فرانسیسی ڈاکٹر بیرسن نے

معلوم کیا تھا۔ یہ جرثومہ ۱ سے ۱.5 ملل ہوتا ہے۔ جراثیم طاعون بھی بذریعہ خون تمام جسم میں منتشر ہوتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو بیان طاعون +

(۳) بلڈار جراثیم (جراثیم خلزونیہ - سپائریلا) بالعموم کیا کیا امراض پیدا کرتے ہیں یہ بتایا جا چکا ہے کہ بلڈار جراثیم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) لہر دار جراثیم (جراثیم شریطیہ - واسیریو (Vibrio) جو کم بلڈار یا لہر دار ہوتے ہیں اور (۲) پیچدار جراثیم (جراثیم خلزونیہ سپائریٹیا) +

جو اسکر ویا پیکش کی مانند پیچدار ہوتے ہیں ملاحظہ: لیکن یہ جدید تحقیقات سے حیات ثابت ہوئے ہیں + یہ لہر دار اور پیچدار جراثیم کئی قسم کے متعدی اور وبائی امراض پیدا کرتے ہیں مثلاً آتشک قحط کا بخار (حمی نکسہ - ریلیپ سنگ فیور) اور مہیضہ و بایئہ وغیرہ۔ ہم یہاں پر مثال کے طور پر صرف دو امراض کا نہایت مختصر بیان کرتے ہیں جو کہ ایسے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں :-

(۱) آتشک (زہری سفلس) مرض آتشک کے پیدا کرنے والے جرثومہ کو جرثومہ آتشک اور انگریزی میں "سپائرونیا پالیڈم (Spironema Pallidum) کہتے ہیں یہ نہایت نازک اور

بڑے یا پیکش کی مانند پیچدار ہوتا ہے۔ یہ 5 سے 24 ملل لیکن بالادوسط 8 سے 10 ملل ملتا ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک ایک ملل کے فاصلے پر تقریباً ایک درجن بیج ہوتے ہیں اس میں حرکت مقامی تو بہت تیز ہوتی ہے لیکن حرکت مکانی یا حرکت منتقلہ بہت کم ہوتی ہے اور یہ غیر ہوائی ہوتا ہے اور بہت مشکل سے پرورش پاسکتا ہے اور حرارت و دافع تعفن ادویہ سے آسانی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ اس جرثومہ کو ۱۹۰۵ء میں ایک جرمن محقق نے دریافت کیا تھا انسان کے سوا صرف بن مانس (چم پنیزی Chimpanzee) ہی جرثومہ آتشک سے متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے مرض آتشک انسان کے سوا صرف بن مانس میں ہی پایا جاتا ہے۔ جرثومہ آتشک تمام آتشکی امراض میں موجود ہوتا ہے +

(۲) قحط کا بخار (فمین فیور. Famine Fever) جس کا مفصل بیان دیکھو اپنے موقع پر۔ اس بخار کا باعث بھی ایک قسم کا پیچدار جرثومہ (سپائرونیا) ہوتا ہے۔ جو مختلف ممالک اور مختلف محققین کے نام سے تین چار قسم کا ہوتا ہے لیکن ایشیا بالخصوص ہندوستان میں جو اس قسم کا بخار ہوتا ہے۔ اس کا باعث جرثومہ حمی قحطیہ (سپائرونیا کارٹی رائی Spironema Carteri) ہوتا ہے

اب ہم جراثیم کے جسم انسان پر حملہ آور ہونے یا ان کی چھوت لگنے کا بیان کرتے ہیں جسے بغور مطالعہ کریں +

بعض امراض کو پیدا کرنے والے جراثیم کی تصاویر جو اصل سے ہزار گنا بڑی بنا کر دکھائی گئی ہیں +



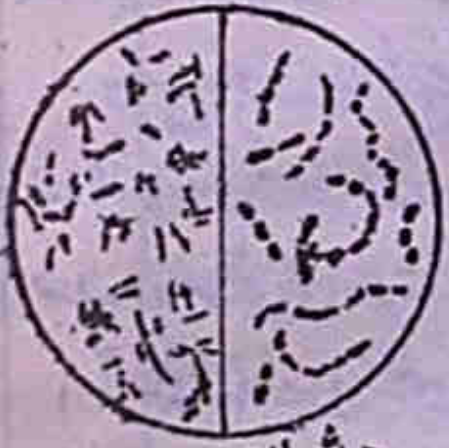
جراثیم سرسام و بالی $\times 1000$



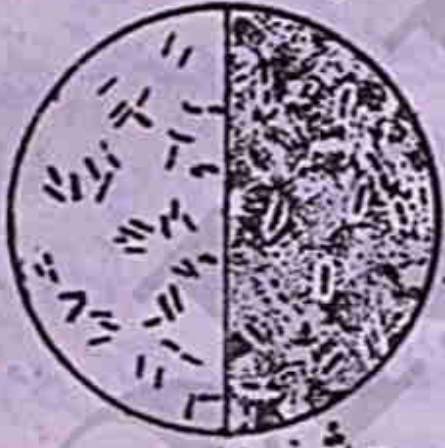
جراثیم مائیکوئیڈیز $\times 1000$



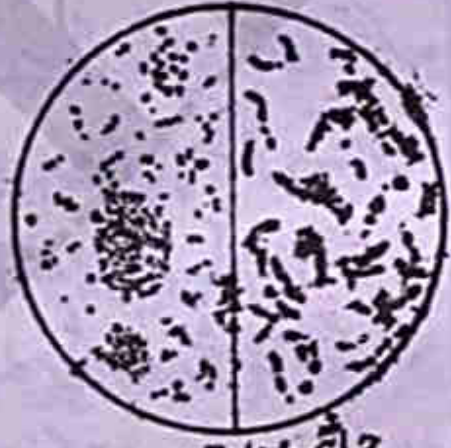
جراثیم اورام خبیثہ $\times 1000$



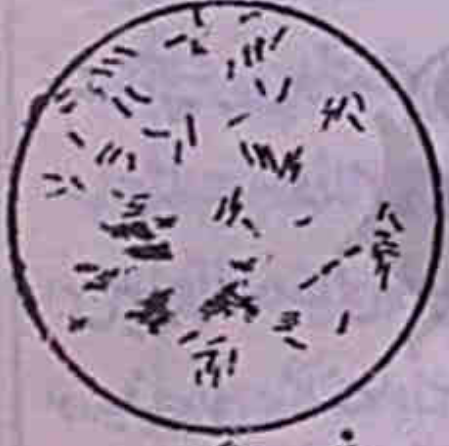
جراثیم طاعون $\times 1000$



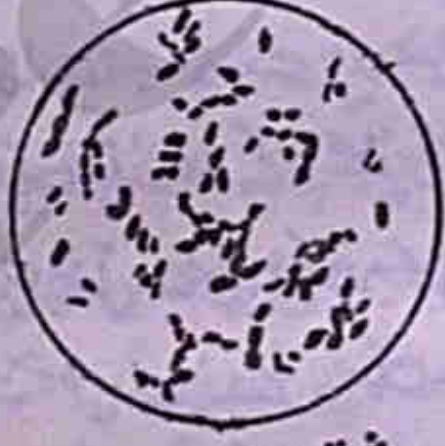
جراثیم نیوسیا $\times 1000$



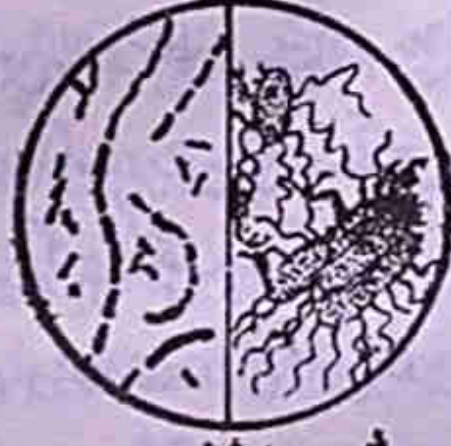
جراثیم خناق $\times 1000$



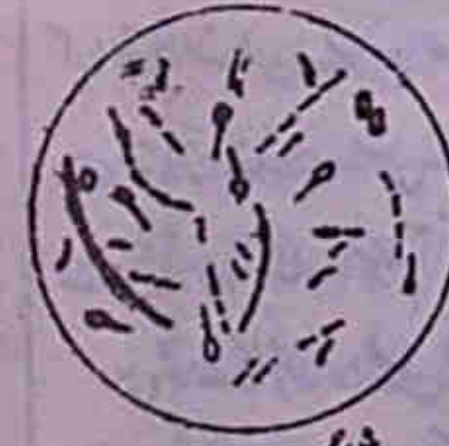
جراثیم ریم سیلگول $\times 1000$



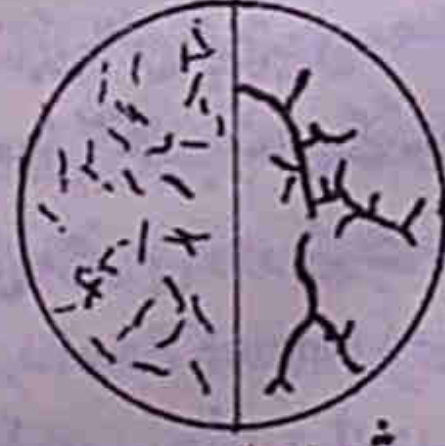
جراثیم تعفن خون $\times 1000$



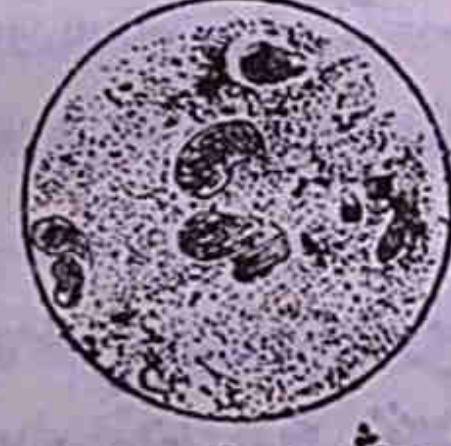
جراثیم سب ٹائینس $\times 1000$



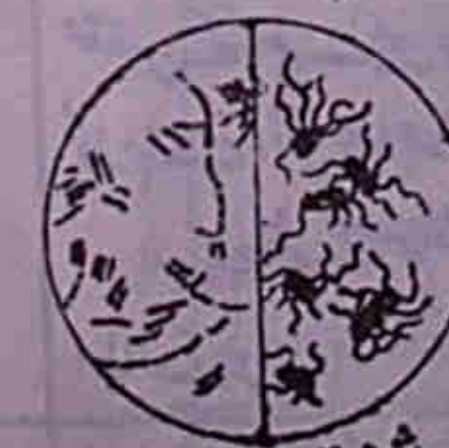
جراثیم گزاز $\times 1000$



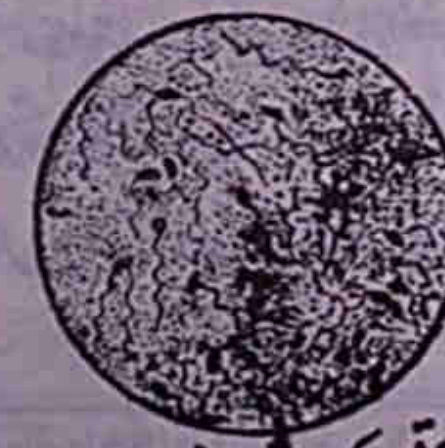
جراثیم مرض سل $\times 1000$



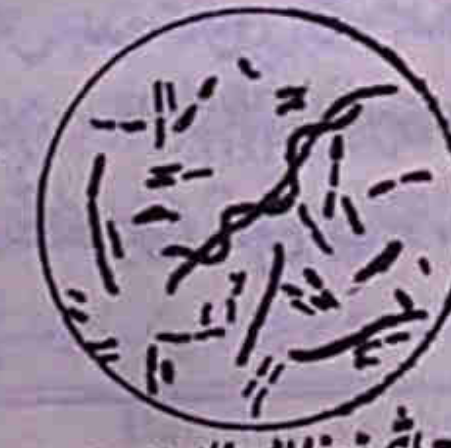
جراثیم سیاه سرفہ $\times 1000$



جراثیم محرقہ بطنی $\times 1000$



ایک قسم کے جراثیم پیضہ $\times 1000$



جراثیم ذوفانی مرفان $\times 1000$

جھوٹ (یا) غدوی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
جھوٹ لگنا	غَدَوٰی	انفیکشن
		Infection.

غَدَوٰی کے لغوی معنی ہیں (۱) عداوت یعنی دشمنی کرنا (۲) سرایت کرنا۔ اور اصطلاحی معنی ہیں (۱) جھوٹ لگنا یعنی (۱) متعدی مادہ مرض اور (۲) متعدی مرض کا جسم میں سرایت کرنا۔ انفیکشن، Infection، بھی غَدَوٰی کا مترادف ہے۔ پس اس کے بھی لغوی معنی ہیں سرایت کرنا اور اصطلاحی معنی ہیں (۱) جھوٹ لگنا یعنی (۱) متعدی مادہ مرض اور (۲) متعدی مرض کا جسم میں سرایت کرنا۔ یا مرض کا ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہونا۔

تعریف غَدَوٰی۔ زندہ وزہریلے اور مرض پیدا کرنے والے جراثیم کے جسم حیوان یا انسان پر حملہ آور ہونے کو (جس کا نتیجہ مرض ہوتا ہے) غَدَوٰی کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا تعریف میں جراثیم کا زندہ وزہریلا اور مرض پیدا کرنے والا ہونا لازمی ہے کیونکہ اگر جراثیم مُردہ یا نیم مُردہ ہوں یا زہریلے اور مرض پیدا کرنے والے نہ ہوں تو ان سے غَدَوٰی واقع نہیں ہوتی جس کو ہم ذیل میں واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔

فائدہ۔ مرض پیدا کرنے والے جراثیم کو عربی میں جراثیم مولدِ مرض یا جراثیم مرضیہ اور انگریزی میں پیتھوجنک کہتے ہیں (۱) غَدَوٰی کے لئے جراثیم کا زندہ ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ بعض زہریلے مُردہ جراثیم بھی (مثلاً جراثیمِ پل) مولدِ امراض ہو سکتے ہیں لیکن ان کے داخل جسم کرنے کو غَدَوٰی نہیں کہتے۔ کیونکہ غَدَوٰی یا انفیکشن کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ مریض سے تندرست شخص میں منتقل بھی ہو سکے۔ اور ایسا تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ جراثیم زندہ ہوں۔

(۲) اگر مرض پیدا کرنے والے جراثیم کو کمزور یا نیم مُردہ کر کے داخل جسم کیا جائے۔ جیسا کہ اکتسابِ مناعتِ فاعلی میں کیا جاتا ہے۔ تو اس کو بھی غَدَوٰی نہیں کہتے۔ بلکہ اس عمل کو اُردو میں ٹیکہ لگانا۔ عربی میں تلفیح اور انگریزی میں ویکسی نیشن کہتے ہیں۔

(۳) اگر جراثیم مولدِ مرض کسی ایسے حیوان کے جسم میں داخل ہوں جو کہ قبولِ مرض کے لئے غیر مستعد ہو۔ یعنی ان جراثیم کے برخلاف اس حیوان میں مناعتِ طبعی موجود ہو تو تب بھی غَدَوٰی واقع نہیں ہوتی یعنی جھوٹ نہیں لگتی پس اس کو بھی غَدَوٰی نہیں کہتے کیونکہ حصولِ

غذائی کے لئے یہ لازمی ہے کہ جراثیم شدید سستی ہوں اور جس شخص کے جسم میں وہ داخل ہو وہ مستعد مرض ہو یعنی وہ شخص اس مرض میں مبتلا ہونے کی استعداد رکھتا ہو۔

(۴) اگر زندہ مولد مرض جراثیم جسم میں موجود ہوں۔ لیکن وہ موذی زہریں (ٹاکسینز) پیدا نہ کریں۔ یا وہ زہریں ساختہ جسم تک نہ پہنچیں اور ان پر اپنا زہریلا یا موذی اثر نہ کریں۔ تو ایسی حالت کو بھی غذائی (انفیکشن) نہیں کہتے یعنی جسم میں جراثیم کی محض موجودگی کو غذائی نہیں کہتے۔ کیونکہ غذائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ جراثیم کی زہریں (ٹاکسینز) جسمانی ساختوں پر اپنا زہریلا یا موذی اثر کر سکیں۔

المختصر جب جراثیم مرضیہ کا ساخت جسم پر حملہ ہوتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ مرض ہوتا ہے۔ اس عمل کو غذائی یا انفیکشن کہتے ہیں۔ اور ایسے جراثیم کو جراثیم مولد امراض یا جراثیم مرضیہ (پیتھوجنک Pathogenic) کہتے ہیں۔ اس قسم کے جراثیم حرارت جسم پر نشوونما پانے کی قابلیت رکھنے کے سبب جراثیم طفیلیہ سے متعلق ہوتے ہیں۔ اگرچہ تمام طفیلی جراثیم تولید مرض کی قابلیت نہیں رکھتے۔ علاوہ برائیں۔ کسی ایک قسم کے جراثیم مرضیہ میں مختلف حالات میں کسی خاص حیوان کے لئے قابلیت تولید مرض بھی مختلف ہوتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ ایک نوع کے حیوانات میں تو مرض پیدا کر سکتے ہوں۔ لیکن دیگر انواع میں مرض پیدا نہ کر سکتے ہوں۔

موضوع غذائی۔ طبعی تندرست اشخاص میں موذی مائکروبز کے دفع کرنے کی قوت بہت مختلف ہوتی ہے۔ اور یہ اختلاف۔ مناعت شخصی یا خاندانی یا قومی کے سبب اور یا عمر کے سبب ہوتا ہے۔ چنانچہ بہت سے جراثیم مرضیہ ایسے ہیں جو انسان میں تو مرض پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن اونے حیوانات میں مرض پیدا نہیں کر سکتے۔ مثلاً آتشک انسان اور بن مالش کے۔ سوا دیگر کسی حیوان میں نہیں ہوتا۔ اور جذام تو سوائے انسان کے اور کسی حیوان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔

نتائج غذائی۔ اگر کوئی شخص طبعی حالت صحت میں ہو۔ تو ایسی حالت میں اگر اس کے جسم میں زہریلے جراثیم کی بہت بڑی مقدار بھی داخل ہو جائے۔ تو جسم کی مقامی مدافعت سے وہ سب جراثیم کسی قسم کا نقصان یا تکلیف پہنچانے سے قبل ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور اس قسم کے دفع کردہ حملہ جراثیم سے کوئی علامات پیدا نہیں ہوتیں۔ اور نہ اس شخص کو اس

واقعہ کا کوئی علم یا احساس ہوتا ہے۔ لیکن اگر جراثیم کا کوئی زبردست مقامی حملہ ہو تو ممکن ہے کہ وہاں پر ورم یا دمل پیدا ہو جائے۔ اور اگر مقامی مدافعت ناکافی ہو۔ تو مقامی حملہ جراثیم سے عمومی معدوی (جنرل انفیکشن) ہو کر جراثیم خون میں مل جاتے ہیں۔

اقسام معدوی

معدوی کی یہ دو بڑی قسمیں ہیں (۱) معدوی مقامیہ (۲) معدوی عمومیہ۔ لیکن ان کے علاوہ اس کی اور بھی چند قسمیں ہیں۔ جو ذیل میں علیحدہ علیحدہ بیان کی جاتی ہیں۔

معدوی مقامیہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
مقامی چھوت	معدوی موضعیہ	Local Infection.

جب جراثیم مرضیہ جسم کے کسی مقام پر حملہ آور ہو کر وہاں پر اپنا زہریلا اثر کرتے ہیں۔ تو اس کو مقامی معدوی (لوکل انفیکشن) کہتے ہیں۔ اگر جراثیم کا عمل مقامی طور پر محدود رہے تو اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس مقام کی ساخت کم و بیش فاسد اور مردہ ہو جاتی ہے۔ اور جراثیم جو زہر پیدا کرتے ہیں۔ اس کے جسم میں جذب ہونے سے زہریلی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ اور اگر مقامی محافظت و مدافعت ناکافی ہو۔ تو مقامی حملہ جراثیم سے عمومی معدوی (جنرل انفیکشن) ہو کر جراثیم خون میں مل جاتے ہیں۔

معدوی عمومیہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
عمومی چھوت	معدوی عمومیہ	General Infection.

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا مقامی معدوی۔ عمومی معدوی کی اصل بنیاد ہوتی ہے۔ یعنی پہلے مقامی معدوی ہوتی ہے۔ اور اگر اس مقام پر جسم کی طبعی محافظت و مدافعت ناکافی ہو تو مقامی حملہ جراثیم سے یعنی مقامی معدوی سے عمومی معدوی ہو جاتی ہے۔ یعنی جراثیم دور خون میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جس حالت کو ڈاکٹری میں بیکٹیریمیا (Bacteraemia) یا سپٹی سیٹیا (Septicamia) کہتے ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۳۸۷ اور حشیہ صفحہ کا بیان)

عام جسمانی معدوی میں جراثیم خون میں داخل ہو کر بڑھ جاتے ہیں۔ اگر اس قسم کے خون کو تندرست جلد یا پکاری یا ٹیکہ لگا کر کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کیا جائے۔ تو

مرض مخصوص اس شخص کے جسم میں بھی منتقل ہو جاتا ہے۔ بہت سے جراثیم جو مقامی غذوی پیدا کرنے والے ہیں۔ وہ عمومی غذوی کے عوارض پیدا کر دیتے ہیں +

نوٹ:- بعض خاص امراض کے غذوی عمومیہ کو ان امراض کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

مثلاً غذوی سوزاکیہ (گنوریل انفیکشن)۔ غذوی تولونیہ (کولائی انفیکشن) وغیرہ۔ اب اس

قسم کے کسی مستقل امراض متعدی امراض میں بیان کئے گئے ہیں۔ جنہیں دیکھیں +

ذاتی چھوت غذوی ذاتیہ آؤ انفیکشن. Auto-Infection.

جب کسی متعدی مرض کا مادہ مریض کے جسم کے ایک حصہ سے اس کے دوسرے

حصہ میں تحویل ہوتا ہے یا سرایت کرتا ہے۔ تو اس کو اصطلاح میں غذوی ذاتیہ یا آؤ انفیکشن

کہتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کو پہلے رل رلوی لاپٹوزی ٹوبرکولوسس، ہوتی ہے۔ لیکن پھر

دوران خون کے ذریعے وہ مرض اس کی آنتوں میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔ اور اس کو رل

موسی انفیکشن ٹوبرکولوسس بھی ہو جاتی ہے۔ یہی غذوی ذاتیہ ہے +

سادہ چھوت غذوی بسینطہ سہیل انفیکشن. Simple-Infection.

اس میں صرف ایک ہی قسم کے جراثیم کی چھوت لگتی ہے۔ کوئی دوسری قسم کے جراثیم

شامل نہیں ہوتے +

مخلوط چھوت غذوی مخلوطہ مِلنڈ انفیکشن. Mixed Infection.

اس میں ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ قسم کے جراثیم کی چھوت لگ جاتی ہے چنانچہ

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص ایک ہی وقت میں دو مختلف متعدی بیماریوں میں

مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ دونوں بیماریاں باہم

مل جل کر ایک دوسرے کے اثر میں فرق ڈال دیتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات ایک متعدی

بیماری دوسری متعدی بیماری کو کچھ عرصہ کے لئے یا ہمیشہ کے لئے پیدا ہی نہیں ہونے

دیتی۔ لیکن اب یہ خیال بالکل غلط ثابت ہوا ہے۔ برخلاف ازیں اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے

کہ ایک متعدی بیماری جسم کو کسی دوسری متعدی بیماری قبول کرنے کے لئے مستعد

بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ سرخ بخار کے ساتھ خناق و بانی یا کالی کھانسی ہو جاتی ہے۔

یا خسرہ کے ہمراہ خناق و بانی ہو جاتا ہے۔ یا نیمونیا کے ہمراہ مرض رل ہو جاتا ہے

وغیرہ +

نوعی چھوت معدوی نوعیہ پئے سے فلک انفیکشن Specific Infection. اس میں ایک خاص قسم یا مخصوص نوع کے جراثیم کی چھوت لگتی ہے۔ اور ان سے جو مرض نوعی (پئے سے فلک ڈیزیز) ہوتا ہے۔ وہ دوسری نوع کے جراثیم کی چھوت لگنے سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً مرض گزاز (ٹس) جو کہ خاص جراثیم گزاز کی چھوت ہی سے پیدا ہو سکتا ہے۔ کسی دوسری نوع کے جراثیم سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔

نوٹ: کسی مخصوص نوع کے جراثیم سے جو مرض پیدا ہوتا ہے۔ اُسے مرض نوعی (پئے سے فلک ڈیزیز) Specific Disease. کہتے ہیں۔

غیر نوعی چھوت معدوی غیر نوعیہ نان پئے سے فلک ڈیزیز Non-Specific Disease. اس میں مختلف اقسام یا مختلف انواع کے جراثیم کی چھوت لگتی ہے۔ یعنی مختلف قسم کے جراثیم سرائٹ کر کے مرض پیدا کرتے ہیں جیسے صدید یا پیپ مختلف قسم کے جراثیم صدیدیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور عفونت نفاسیہ مختلف قسم کے جراثیم عفونیہ سے پیدا ہوتی ہے۔

نوٹ: مختلف انواع کے جراثیم سے جو مرض پیدا ہوتا ہے۔ اُسے مرض غیر نوعی (نان پئے سے فلک ڈیزیز) Non-Specific Disease. کہتے ہیں۔

فائدہ: معدوی نوعیہ اور معدوی غیر نوعیہ کے درمیان کوئی مستقل حد فاصل نہیں بلکہ یہ اسباب امراض اور مابیت امراض کی نئی نئی معلومات کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں چنانچہ پہلے ٹی نفاسیہ (پورپریل فیور) ایک مرض نوعی سمجھا جاتا تھا۔ اور ایک ہی قسم کے جراثیم اس کا باعث خیال کئے جاتے تھے۔ لیکن جدید تحقیقات سے یہ واضح ہو گیا ہے۔ کہ مختلف قسم کے جراثیم یہ مرض پیدا کر سکتے ہیں (دیکھو ٹی نفاسیہ و عفونت نفاسیہ کا بیان) اسی طرح سے کئی امراض جو بظاہر مختلف معلوم ہوتے تھے۔ بلا ایک ہی قسم کے جراثیم کا نتیجہ ثابت ہوئے مثلاً ڈنچہ (Group) اور خناق و بانی (Diphtheria) پہلے دو مختلف امراض مانے جاتے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک ہی قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں اور درحقیقت ایک ہی مرض ہے۔

زخم کی چھوت معدوی جراحت وونڈ انفیکشن Wound Infection کوئی زخم جو خواہ عمل جراحی سے ہو یا اتفاقاً۔ جب جراثیم مرضیہ کے تعدیہ سے آلودہ ہو جاتا ہے یعنی معدوی جراثیم کی چھوت کو قبول کر لیتا ہے۔ تو اس حالت کو معدوی جراحت کہتے ہیں۔

آخری چھوٹ حذوی اختتامیہ ٹرمینل انفیکشن Terminal Infection.

بعض پرلے متعدی امراض مثلاً سسل وغیرہ میں مرض کے آخری درجہ میں شدید قسم کی عمومی چھوٹ واقع ہوتی ہے جو عموماً مہلک ہوتی ہے۔ اسی کو آخری چھوٹ کہتے ہیں۔

بیماری کی چھوٹ کس طرح سے لگ جاتی ہے؟

بیماری کی چھوٹ اچھوٹے آدمی کو کس طرح سے لگ جاتی ہے؟ یعنی بیماری کا ذریعہ اس کے جسم میں کس طرح سرایت کر جاتا ہے؟ مختلف چھوٹدار بیماریوں کی چھوٹ مختلف طریقوں سے لگتی ہے یا داخل جسم ہوتی ہے۔ چنانچہ (۱) بعض کی بذریعہ ہوا لگتی ہے (۲) بعض کی بذریعہ پانی اور غذا (۳) بعض کی رگڑ کے مقام پر بذریعہ لاک (۴) بعض کی بذریعہ حشرات اور (۵) بعض کی بذریعہ پارچات و فضلات۔ چنانچہ

(۱) مندرجہ ذیل امراض کی چھوٹ بذریعہ ہوا لگتی ہے یعنی یہ بیماریاں ہوا کے ذریعے پھیلتی ہیں۔
ایسرخ بخار (سکارلٹ فیور) ۲۔ زکام و بانی (انفلوائنزا) ۳۔ خسرہ (میتھریس) ۴۔
کنپیٹری (مپس) ۵۔ کانی کھانسی (ہوپنگ کف) ۶۔ خناق و بانی (ڈیفٹیریا) ۷۔
چیچک (سائل ہاکس) ۸۔ سبل ووق (ٹوبرکولوسس) ۹۔ جذام (لیپری) ۱۰۔
(۲) مندرجہ ذیل امراض کی چھوٹ بذریعہ پانی اور غذا لگتی ہے۔ یعنی یہ بیماریاں پانی اور غذا کے ذریعے پھیلتی ہیں:-

(۱) اسہال (ڈائریا) (۲) سچش (ڈی سینٹری) ۳۔ ہیضہ (کالرا) ۴۔ حرقہ اسہالی (ڈائینٹریا)
فیور ۵۔ مالٹا بخار (مالٹا فیور) ۶۔ خناق و بانی (ڈیفٹیریا) ۷۔
(۳) مندرجہ ذیل امراض کی چھوٹ بذریعہ رگڑ یا زخم لگتی ہے یعنی یہ بیماریاں رگڑ یا زخم کے ذریعے پھیلتی ہیں:-

(۱) مریخیاد (اری سپس) (۲) کزاز (ٹائیفس) ۳۔ تمام اقسام سمیت خون ابلڈ پائٹرننگ ۴۔
(۴) مندرجہ ذیل امراض کی چھوٹ بذریعہ حشرات لگتی ہے یعنی یہ بیماریاں حشرات کے ذریعے پھیلتی ہیں۔
چنانچہ مچھروں کے ذریعہ (۱) ملیریائی بخار (ملیریال فیور) (۲) زرد بخار (ہیپٹائیٹس) (۳) ڈنگو خلد
(ڈنگو فیور) (۴) فیل پارائیٹل فینٹاسیمس (۵) فیل فوطہ (ایلی فینٹاسیمس) (۶) سکر وٹائی۔
(۷) بول بینی یا بول کیلوسی (کائی ٹوریا)۔ پسوؤں کے ذریعہ۔ طاعون (پلیگ) کھٹملوں

کے ذریعے (۱) کالا آزار (کالا آزار) (۲) محرقہ دماغی (ٹائفس فیور) چیمپری کے ذریعے
 (۱) چیمپری کا بخار (ٹنک فیور) جوڑوں کے ذریعے (۱) محرقہ دماغی (ٹائفس فیور) (۲)
 قحط کا بخار (فے من فیور) مکھٹیوں کے ذریعے (۱) نوام یا مرض انوم (سلیپنگ سیکینس)
 اور ریت مکھٹی کا بخار (سینڈ فلای فیور) +

(۵) مندرجہ ذیل امراض کی چھوٹ کپڑوں اور فضلات کے ذریعے لگتی ہے۔ یعنی یہ بیماریاں
 کپڑوں اور فضلات کے ذریعے پھیلتی ہیں:-

تمام امراض مذکورہ جماعت نمبر (۱)، (۲)، (۳) نیز داد اور خارش وغیرہ +

مدتِ حضانت۔ ایک نہایت ضروری بات یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ جب کسی
 متعدی مرض کے جراثیم جسم انسان میں داخل ہوتے ہیں تو اسی وقت اس مرض کی علامات
 ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ کچھ عرصہ بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس عرصہ میں وہ جراثیم جسم میں نشوونما
 پاتے اور بڑھتے رہتے ہیں۔ لہذا اس عرصہ کو ڈاکٹری میں پریڈ آف ان کیوبیشن اور طب میں
مدتِ حضانتِ مرض کہتے ہیں اور جب علاماتِ مرض نمایاں ہوتی ہیں تو اس کو **مدتِ**
حملہ مرض کہتے ہیں اور اس عرصہ کو جب تک کہ اس مرض کی چھوٹ قابلِ تاثیر رہتی
 ہے یعنی کسی تندرست شخص کو لگ کر اسے بیمار کر سکتی ہے ڈاکٹری میں پریڈ آف ان
فیک ٹومی ٹی اور طب میں **مدتِ سرایتِ مرض** کہتے ہیں +

مدتِ اختفائے مرض یعنی جسم میں مرض کے پوشیدہ رہنے کی مدت اور مدتِ
 تعدیہ مرض یعنی مرض میں چھوٹ کی تاثیر (یا چھوٹ لگنے کی تاثیر) کب باقی رہنا مختلف متعدی
 امراض میں مختلف ہوا کرتا ہے۔ اور متعدی امراض کے السداد کے لئے جو قرنطینہ کو ان
 ٹائن لگایا جاتا ہے یعنی مریض کو علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ اس میں مدتِ اختفائے مرض
 کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یعنی اگر کسی مرض کے جسم میں پوشیدہ رہنے کی مدت آٹھ دن ہے
 تو احتیاطاً دو روز زیادہ کر کے دس دن کا قرنطینہ لگایا جاتا ہے اور مدتِ تعدیہ مرض
 یا مدتِ سرایتِ مرض میں مریض کو دیگر تندرست اشخاص سے علیحدہ رکھنا نہایت
 ضروری ہوتا ہے۔ مختلف متعدی امراض کی مدتِ حضانت عرصہ قرنطینہ اور مدتِ سرایت
 معلوم کرنے کے لئے اس نقشہ کو بغور ملاحظہ فرمائیں:-

۱۲ دن	علیحدگی مریض اور صفائی	۲ ہفتے	۱۰-۱۶ دن	.	.	.	۱۲-۱۴ دن	مریض کے میل جول سے	میس	کن پڑے
۱۲ دن	علیحدگی مریض اور صفائی - چوبوں کو مارنا - کھانا ٹیک لگوانا	۸-۶ ہفتے	۵-۴ دن	مختلف اوقات	مختلف اوقات	مختلف اوقات	۲ گھنٹے سے ایک دن	چوبوں - پیدوں اور ہوا سے	پلیگ	طاعون
۷ دن	علیحدگی مریض اور پوری صفائی	۴ دن	چھتے سے آٹھویں دن تک	.	.	.	۱۶ گھنٹے سے ۵ دن	بذریعہ ہوا - بلغم یا غذا یا اس آوی سے جو مریض کے پاس رہا ہو	نیونیا	ذات الریه
۱۴ دن	مجموعوں اور ناقص غذا سے پرہیز - صفائی	۶ ہفتے	۱۲-۲۱ دن	مختلف اوقات	مختلف اوقات	مختلف اوقات	۴-۱۰ دن	بذریعہ مریض کے میل جول یا استوں اور مٹکوں کے کانٹے سے	ریب سنگ فہور	لوٹ آنے والا انجھار
۱۶ دن	بذریض کو چھ جانیں ان سب کو شیک لگوائیں	ایک ماہ ۱۰-۱۵ گھنٹے	۱۲-۲۱ دن	۱۲-۱۴ دن	۱۲-۱۴ دن	۱۲-۱۴ دن	۱۲ دن	بذریعہ ہوا - جلد اور سانس کے	سماں پاکس	حجک
۱۰ دن	علیحدگی مریض اور صفائی	۸-۶ ہفتے	۱۲-۲۱ دن	۱۲-۱۴ دن	۱۲-۱۴ دن	۱۲-۱۴ دن	۲-۶ دن	سانس بلغم کی پٹریوں - کتابوں اور جسم کے قریب سے	سکاٹ فہور	سرخ بخار
۲۱ دن	علیحدگی مریض اور صفائی - دودھ دینے	ساتھ ۱۰-۱۵ ہفتے	مختلف	.	.	.	غیر متعین	بذریعہ ہوا بلغم اور دودھ سے	لوہر کوکس	ریل
۱۶ دن	علیحدگی مریض اور صفائی	۵ ہفتے	۱۴ دن	دوسرے ہفتے کے اخیر میں	دوسرے ہفتے کے اخیر میں	دوسرے ہفتے کے اخیر میں	۱۲ دن	کھٹوں سے	کھٹوں سے	خیر بانی
۱۶ دن	بکری کے دودھ کے استعمال سے پرہیز	.	چار ماہ	.	.	.	۶-۱۶ دن	بکری کے دودھ سے	مالٹا فہور	مالٹا بخار
۲۱ دن	علیحدگی مریض صفائی بلغم و پارچات مریض	کھانسی میں بھونک اور آواز نہ لگے	چھ ہفتے یا زیادہ	.	.	.	۴-۱۴ دن یا زیادہ	سانس یا کپڑوں سے گاہے	سنگ کھٹ	کالی کھٹ

امنیّت (یا) مناعت

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
امنیّت	مناعت	امیونٹیٹی Immunity

امنیّت کے لغوی معنی ہیں بخوف ہونا اور اصطلاحی معنی ہیں طبیعت کا مرض سے بخوف ہونا
مناعت کے لغوی معنی ہیں استوار یا مضبوط ہونا اور اصطلاحی معنی ہیں طبیعت کا مقابلہ مرض
کے لئے مضبوط ہونا +

امیونٹیٹی (Immunity) کے لغوی معنی ہیں بریت یا آزادی اور اصطلاحی معنی ہیں
مرض سے استثناء یا آزادی یا قوتِ مدافعت مرض +

تحریف - امیونٹی جسمِ حیوان کا وہ عمل ہے جس کے ذریعے وہ جراثیم کے حملہ یا اس کے اثرات
کی مدافعت کرتا ہے۔ گویا یہ جسم کی قوتِ مدافعت مرض ہے +

پس امنیت یا مناعت یا امیونٹیٹی سے مراد وہ قوت ہے جو حفظِ صحت اور
دفعِ مرض کے لئے جسم میں طبعی طور پر موجود ہوتی ہے۔ متقدمین حکماء یونان اسی قوت کو قوتِ
مدا برہ بدن (دس میڈی کے ٹرکس) (Vismedicatrix) یا طبیعت

(دس نیچری Vismaturia) کہتے ہیں اور موجودہ حکمائے یورپ اسی قوت کو قوتِ

حیات (واٹل فورس) (Vital Force) یا وائیٹلیٹیٹی (Vitality) کہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ قوتِ طبعی طور پر ہر حیوان کے جسم اور اس کی ترکیب و ساخت میں
ابتداءً آفرینش سے مضمر ہوتی ہے لیکن انسان و حیوان میں بلکہ ہر انسان میں ہر انسان کی
ہر حالت و ہر عمر میں یہ قوت برباد نہیں ہوتی۔ چنانچہ بعض جراثیمی یا متعدی امراض ایسے ہیں۔

جو صرف انسان میں ہوتے ہیں حیوانات میں بالکل نہیں ہوتے۔ مثلاً آتشک۔ جذام و سرطان
وغیرہ۔ بلکہ ان امراض میں سے اگر کسی ایک مرض کا موزی مادہ کسی حیوان کے جسم کے اندر

استحساناً بھی داخل کر دیا جائے۔ تب بھی اس کو وہ مرض لاحق نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے مرض

سکرازا اور مرض سل گتوں میں پیدا نہیں ہوتا اور بعض امراض ایسے ہیں جو انسان و حیوان

دونوں کو ہو جاتے ہیں۔ جیسے مرض سل و طاعون وغیرہ۔ اور بعض ایسے ہیں جو اکثر حیوانات

کو ہوتے ہیں۔ لیکن شاذ و نادر انسان کو بھی ہوتے ہیں۔ جیسے کسار (گلائڈس) جو گھوڑوں

وغیرہ کا متعدی مرض ہے۔ اور تجربہ دانین شہر یکس (جو بھیڑوں کا متعدی مرض ہے۔ اور بعض ایسے امراض ہیں جو کہ صرف حیوانات میں ہوتے ہیں انسان میں بالکل نہیں ہوتے جیسے ہیضہ مرغان (چکن کا لرا) وغیرہ ۴

چونکہ حیوانات کو انسان کی نسبت بہت کم متعدی اور وبائی امراض ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی نسبت حیوانات میں قوت مدافعت مرض زیادہ ہے۔ انسان کی اس فطری قوت کو حقیقت تہذیب و تمدن نے کمزور کر دیا ہے۔ کیونکہ موجودہ طریق تمدن و طرز معاشرت حقیقت میں بالکل غیر طبعی ہے۔ بڑے بڑے شہروں کی آبادی نہایت گنجان ہے۔ ایسے شہروں میں اکثر لگ بھگ و تاریک مکانات میں رہتے رہتے ہیں۔ انہیں صاف تازی اور کھلی ہوا میسر نہیں آتی۔ پھر ان میں سے اکثر کو حصول معاش کے لئے اس قدر جدوجہد کرنی پڑتی ہے کہ نہ وقت پر کھانا ہے نہ وقت پر سونا ہے۔ پھر اس پر کہیں سگرٹ نوشی ہے کہیں شراب خوری ہے اور کہیں کوکین خوری اور زنا کاری ہے۔ نعوذ باللہ۔ شاید یہ بھی حضرت انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کے دلائل ہیں! پھر ایسے حالات میں جسم اور قوی کی حالت صحت کیسے برقرار رہ سکتی ہے پس اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آج بڑے بڑے شہروں میں رہنے والے ہمیشہ امراض میں مبتلا ہیں۔ بچے ہیں تو کالی کھانسی بخسرہ اور چیچک وغیرہ امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اکثر زچہ عورتیں پرسوت کے بخار میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اکثر جوان مرد و عورتیں تپ و ق میں مبتلا پائے جلتے ہیں۔ اکثر بڑھے مرض دمہ میں مبتلا ہیں۔ پھر کبھی انفلوئنزا کا دور دورہ ہے کبھی دبائے طاعون کا حملہ ہے۔ کبھی طیریا کا دور ہے اور کبھی دبائے ہیضہ کا شور ہے۔ غرضیکہ جس طرح سے گنجان آبادی میں رہنے والے انسان اپنی جسمانی کثافتوں و غلاظتوں سے صفائی کا صفایا کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ موزی اور مملک امراض خود ان کا صفایا اور خاتمہ کرتے رہتے ہیں پس یہ سچ ہے کہ

”ازما است کہ بر ما است“

قوت مدافعت مرض۔ قوت مدافعت مرض کے برخلاف یا اس کی مخالف حالت کو استعداد قبول مرض کہتے ہیں۔ اور جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ قوت مدافعت مرض نہ صرف حیوان و انسان میں مختلف ہوتی ہے بلکہ اکثر یہ ایک جنس کے

مختلف افراد میں بھی مختلف ہوتی ہے۔ پس ہر ایک انسان میں یہ قوت مدافعت مرض کیساں نہیں ہوتی۔ بعض لوگ جو نازک مزاج ہوتے ہیں وہ ذرا سی سردی لگنے سے زکام اور کھانسی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دو لقمے زیادہ کھالیں تو ان کا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے جب قدم تیز دھوپ میں چلیں تو اُن کے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ لیکن جو قوی مزاج اشخاص ہوتے ہیں انہیں ایسی باتوں کی زیادہ برداشت ہوتی ہے پس وہ ذرا ذرا سی تکالیف سے بیمار نہیں ہو جاتے۔ نیز یہ قوت ایک ہی شخص میں صحت کی مختلف حالتوں میں کم و بیش ہوتی رہتی ہے پس صحت بدن کا بھی اس قوت پر بڑا بھاری اثر پڑتا ہے

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان تقریباً ہر قسم کے براہیم کے مقابلہ و مدافعت کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی طبعی قوت مدافعت رکھتا ہے۔ لیکن جب بعض مقامی یا عمومی اسباب سے قوت گھٹ جاتی ہے یا بالفاظ دیگر طبیعت یا قوت حیات روانی ٹل پڑے کمزور ہو جاتی ہے۔ تب اس پر کسی جراثیمی مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ بعض متعدی امراض انفلوئنزا یا طاعون یا ہیضہ جب وبائی طور پر حملہ آور ہوتے ہیں تو ہر ایک فرد بشر کو بیماریاں نہیں ہو جاتی۔ اور جو بیمار ہو جاتے ہیں وہ سب کے سب نہیں مر جاتے۔ بلکہ ایک ہی مکان میں اور ایک ہی خاندان میں چند آدمی بیمار ہوتے ہیں۔ اُن میں سے بعض مر جاتے ہیں اور بعض اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کا کیا سبب ہے؟ اس کا یہ سبب ہے کہ جن لوگوں کی طبیعت یا قوت مدافعت مرض ضعیف بنتی وہ قبول مرض کے لئے مستعد تھے پس اُن کو مرض ہو گیا اور جن کی طبیعت قوی بنتی وہ حملہ مرض سے محفوظ رہے اور جو مبتلائے مرض ہو گئے ان میں سے جن کی طبیعت مرض کے ساتھ مقابلہ کر کے غالب آگئی وہ بچ گئے۔ اور جن کی طبیعت مرض سے مغلوب ہو گئی وہ مر گئے +

اب ذیل میں ہم وہ اسباب بیان کرتے ہیں جو طبیعت کو کمزور کر کے اس کو قبول مرض کے لئے مستعد بنا دیتے ہیں

- ۱۔ سردی و تری۔ خصوصاً جب یہ دونوں اکٹھی ہوں تو اُن سے طبیعت کمزور ہو کر بعض جراثیمی امراض کے قبول کرنے کے لئے زیادہ مستعد ہو جاتی ہے۔ اس لئے موسم سرما میں زکام کھانسی نیونیا اور روپلی کی زیادہ شکایت ہوتی ہے +
- ۲۔ نقص تغذیہ اور فاقہ کشی سے عام طور پر جسم کمزور ہو جاتا ہے تو طبیعت بھی کمزور

ہو جاتی ہے اور مختلف جراثیمی امراض کو قبول کرنے کے لئے زیادہ مستعد ہو جاتی ہے
۳۔ عمر طبیعت یا قوت مدافعت مرض کا عمر سے بھی بڑا بھاری تعلق ہوتا ہے چنانچہ
بچے جوانوں کی نسبت قبول مرض کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اسی لئے بعض متعدی
امراض مثلاً خسرہ، چیچک، کالی کھانسی، اسہال اور تپش بچوں کو زیادہ ہوتے ہیں۔ ہر صلا
ازیں مرض سرطان، امراض قلب اور امراض گردہ زیادہ تر بوڑھوں کو ہوا کرتے ہیں۔
بڑھاپے میں بھی طبیعت کمزور ہو جاتی ہے۔

۴۔ جریان خون سے بھی جسم میں عام کمزوری ہو کر طبیعت کمزور ہو جاتی ہے۔
۵۔ بعض قسم کے زہر خصوصاً شراب خانہ خراب اور مٹکا کو نوشی وغیرہ طبیعت یا قوت
مدافعت کو بہت کمزور کر دیتی ہے۔ اسی لئے شرابی جب بعض شدید امراض میں مبتلا ہوتے
ہیں تو اکثر ملک عدم ہی کی سیر کو چل دیتے ہیں۔
۶۔ خراب اور متعفن ہوا بھی طبیعت کو کمزور کرتی ہے اور اس کو قبول مرض کے
لئے مستعد بنا دیتی ہے۔

۷۔ بعض امراض مثلاً ذیابیطس یا درم گردہ وغیرہ بھی طبیعت کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اور
شدید امراض سے بھی طبیعت ضعیف ہو جاتی ہے۔ اور بعض امراض جسم اور طبیعت کو ضعیف
و نحیف کر کے بعض دیگر جراثیمی امراض کے قبول کرنے کے لئے اسے زیادہ مستعد بنا
دیتے ہیں۔ چنانچہ خسرہ کالی کھانسی اور زکام دہائی کے بعد اکثر نیمونیا یا سل کی بیماری
ہو جاتی ہے۔ یعنی مقدم الذکر امراض سے جو طبیعت کمزور ہو جاتی ہے تو مؤخر الذکر
امراض کے قبول کرنے کے لئے زیادہ مستعد ہو جاتی ہے۔

۸۔ بعض مقامی اسباب مثلاً ضرب و زخم، جلد کا چھل جانا یا جھل جانا، منہ، معدہ
اور آنتوں وغیرہ کی خراش، زیادہ سردی یا گرمی کا مقامی استعمال وغیرہ بھی قوت مدافعت
مرض کو کمزور کر دیتے ہیں۔

اب ہم آپ کو اس قوت مدافعت مرض کی حقیقت بتاتے ہیں۔
ماہیت مناعت (یا حقیقت قوت مدافعت)

یہ بتایا جا چکا ہے کہ امراض سے بچنے اور ان سے شفا پانے کے قدرتی اسباب
طبعی اعمال کا کام بحیثیت مجموعی امنیت، مناعت یا قوت مدافعت ہے۔ گویا

حفظ و حصول صحت کا یہ قدرتی نسخہ ہے۔ قدرت نے طبیعت یا قوت حیات کو حفظ صحت اور دفع مضرت کے لئے بہت سے طبی اسباب و آلات مرحمت فرمائے ہیں اور جس عجیب و غریب طریق سے طبیعت یا قوت حیات (وائٹل فورس) متعدی یا وبائی امراض کی مدافعت و ازالہ میں طبعی جدوجہد اور وسائل اختیار کرتی ہے۔ ان کی معلومات بھی حیرت انگیز ہیں۔ انہی طبعی وسائل و اعمال کے مطالعہ نے بعض متعدی اور وبائی امراض کے ہمیں شافی علاج بتائے ہیں۔ اس لئے مناعت کی ماہیت کا دریافت کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اپنے آپ کو مضرات و امراض سے محفوظ رکھنے کے لئے قدرت کاملہ نے ہمیں جن اس خمسہ ہم وادراک و عقل سلیم عطا فرمائی ہے۔ جو اس خمسہ کی بدولت ہم اپنے دشمنوں سے ہر وقت خبردار و محتاط رہتے ہیں۔ چنانچہ اگر ہم شیر یا سانپ کو دیکھیں یا شیر کی گرج یا سانپ کی پھنکار سنیں تو ہم فوراً اپنے بچاؤ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح سے ہم کسی سٹری ہوئی چیز کی سٹرانڈ سے دور رہتے ہیں۔ اور بد ذائقہ و بد بودار غذا یہ و اشربہ کے کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ایسے خفیہ دشمن جو ہمیں بالکل دکھائی نہیں دیتے۔ جیسے جراثیم۔ ان سے بچنے اور محفوظ رہنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ ایسے دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لئے بھی قدرت نے ہمارے جسم میں عجیب و غریب خارجی و داخلی طبعی سامان و آلات پیدا کر دیے ہیں چنانچہ ہمارے تمام بدن پر جو بال اُگے ہوئے ہیں۔ اور تمام منافذ و مجاری مثلاً جلد کے مسامات۔ کان۔ ناک۔ منہ اور مقعد وغیرہ کے سوراخ بھی بالوں سے محفوظ کئے گئے ہیں۔ یہ بال گویا جراثیم کے حلوں سے محفوظ رہنے کے لئے مثل باغ کی بارٹھ کے قدرتی آرٹھ ہیں۔ کیونکہ ان بالوں کے سبب سے وہ گرد و غبار جس کے اندر مختلف قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ ہمارے جسم کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اگر کوئی بال ٹوٹ جائے اور اس کی جڑ میں جراثیم درم داخل ہو جائیں تو وہاں پر بال ٹوڑ یعنی پھوڑا ہو جاتا ہے۔ نیز ہمارے تمام جسم پر جلد کا مضبوط غلاف ہے اور جسم کی تمام اندرونی تنجاویف مثلاً غذا کی نالی یا قناتہ ہضمیہ جو منہ سے لے کر مبررہ تک ہے۔ اور ہوا کی نالی یا قصبۃ الریہ جس کی باریک شاخیں (قصبات الریہ)

۱: رہنمایت باریک شاخیں و عروق خشنہ پھیپھڑوں میں جاتی ہیں۔ ان سب کے اندر اور دیگر مجاری کے اندر لعابدار جھلی (میو کس ممبرین) کا استر لگا ہوا ہے۔ پس جب تک یہ جلد کا غلاف اور لعابدار جھلی کا استر صحیح و سلامت ہے۔ تب تک جراثیم کو جسم کے اندر داخل ہو کر مرض کے پیدا کرنے کا کوئی موقع نہیں مل سکتا۔ پس بال اور جلد گویا جسم کے خارجی طبعی اسباب محافظت ہیں۔ علاوہ ازیں داخلی طور پر بھی ہمارے جسم کے خون کے اندر جراثیم یا جراثیمی امراض کی مدافعت کے قدرتی سامان موجود ہیں۔ کیونکہ اگر طبعی طور پر ایسا نہ ہوتا۔ تو جس شخص پر ایک مرتبہ کسی جراثیمی مرض کا حملہ ہو جاتا۔ اور جراثیم مرض اس کے جسم یا خون کے اندر داخل ہو جاتے۔ تو پھر اس کا بچنا ناممکن ہو جاتا۔ لیکن یہ عام مشاہدہ ہے کہ شدید ترین متعدی امراض میں بھی بہت سے مریض شفا یاب ہو جاتے ہیں۔ اور بعض مریض تو بغیر کسی قسم کے علاج کے صرف طبیعت یا قوت حیات کے طبعی علاج سے ہی صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی مرض کے جراثیم جسم پر حملہ کر کے اس کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ تو خون کے سفید ذرات یا سفید دانہائے خون (لیوکوسائٹس Leukocytes اور فیکوسائٹس Phagocytes) کی فوج ظفر موج ان کے ساتھ مقابلہ و مجاہدہ کرتی ہے۔ (دیکھو بیان خون) عروق ہمو یہ و لمفاویہ یعنی خون و لمف کی رگیں جسم میں سڑکوں اور ریلوں کا کام دیتی ہیں۔ کیونکہ انہیں کی راہ سے سفید دانہائے خون حملہ آور جراثیم تک پہنچ کر ان کے ساتھ لڑتے ہیں۔ مریض کی ہڈیوں کی نلیوں کا گودا۔ نلی امد و لمفاویہ (جن کا بیان دیکھو باب تشریح میں) جسم میں گویا فوجی مدارس ہوتے ہیں جہاں کہ اکثر سفید جنگی دانہائے خون نشو و نما پاتے ہیں۔ جا بجا غد و جاذبہ (لمفے تک گلیپنڈز) کے فوجی سپرہ دار ناکہ بند ہی کئے کھڑے ہیں۔ اور جب حملہ آور جراثیم مرض ان مقامات میں پہنچتے ہیں تو یہ ان کا راستہ روک لیتے ہیں اور ان سے جنگ کرتے اور لڑتے ہیں۔ چنانچہ آتشک۔ سوزاک۔ طاعون اور مرض سل میں۔ کبج ران۔ بغل اور گردن وغیرہ کے غد و جاذبہ کا متورم ہو جانا ان کے اس قسم کے جنگ و جدل کی ایک تین شہادت ہے۔ اس جنگ و جدل کے لئے اسلحہ یعنی ہتھیاروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ نہ صرف اپنی حفاظت کے لئے بلکہ دشمن پر حملہ کرنے کے لئے۔

پس جسم مریض کے جنگی نیزے اور برچھیاں اس کے وہ مختلف مواد اختتامیہ ہوتے ہیں جن کو اصطلاح میں آئنٹی ٹاکسینز (Antitoxins) یعنی تڑیاق السموم یا فاد زہر اور اینٹی باڈیز (Antibodies) یعنی اجسام تڑیاقیہ وغیرہ کہتے ہیں۔ جو کہ حملہ اور جراثیم کی سمیت بازہر کو ناقص و بے اثر کر دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے مواد اختتامیہ بھی ہوتے ہیں۔ جو کہ خود جراثیم پر ہلک اثر کر کے ان کو نیست و نابود کر دیتے ہیں۔ اسے حضرات ایہ ساری باتیں فسانہ نہیں۔ بلکہ حقیقت حال ہیں۔ جسم مریض یا اس کی قوت مدبرہ یعنی طبیعت مرض کا مقابلہ کرتی ہے۔ اور علاج کی غرض و غایت بھی یہی ہوتی ہے کہ طبیعت کو مقابلہ مرض میں مدد دی جائے تاکہ وہ مرض کو دفع کرنے میں کامیاب ہو۔ چنانچہ مرض اور طبیعت کے اس جنگ میں اگر طبیعت مرض پر غالب آجائے اور مرض کو دفع کر دے تو صحت ہو جاتی ہے اور اگر مرض طبیعت پر غالب آجائے یعنی طبیعت مغلوب ہو جائے تو پھر موت و نفع ہو جاتی ہے۔ متقدمین اطباء یونان بھی اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے۔ کیونکہ انہوں نے مرض اور طبیعت کے آخری فیصلہ کن جنگ کو اصطلاح مجرمانہ (Crisis) سے تعبیر کیا ہے۔

یہ بھی عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جن اشخاص کو چیچک۔ خسرہ یا آتشک وغیرہ بعض متعدی امراض ایک بار ہو چکے ہیں تو ان کو دوبارہ پھر یہ امراض نہیں ہوتے۔ اور اگر شاذ و نادر دوبارہ ہوں تو بہت خفیف ہوتے ہیں۔ جس سے مرض کی جان کا خطرہ نہیں ہوتا۔ اس مشاہدہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کوئی متعدی یا وبائی مرض ایک بار ہو جاتا ہے تو اس سے مریض کے جسم کے اندر کچھ ایسی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ کہ جن سے وہ مرض دوبارہ نہیں ہونے پاتا۔ یعنی جب طبیعت کسی متعدی مرض پر ایک بار غالب آکر شفا یاب ہو چکی ہے تو اس خاص مرض کے برخلاف جسم میں کچھ عرصہ یا ہمیشہ کے لئے قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے پس اسی طرح سے مرض چیچک کا ایک حملہ اس کے دوسرے حملہ کا مانع ہوتا ہے یعنی ایک بار مرض چیچک ہو جانے سے جسم میں مستقل طور پر ایسی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر دوبارہ اس مرض کے جراثیم یا ان کی زہر داخل جسم ہو جائے تو اس کا کچھ

اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرض کے پہلے حملہ کے دوران میں مریض کے جسم کے اندر بعض ایسی کیمیاوی تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض ایسے کیمیاوی مرکبات بن جاتے ہیں۔ جو مرض کے رفع ہونے کے بعد بھی کچھ عرصہ یا ہمیشہ کے لئے اس کے جسم میں موجود رہتے ہیں۔ انہیں کیمیاوی مرکبات کی موجودگی کے سبب اس پر مرض کا دوبارہ حملہ یا اثر نہیں ہوتا۔

حقیقت مناعت کا مسئلہ اگرچہ نہایت اہم ہے۔ لیکن چونکہ یہ بلحاظ حفظ ماتقدم و علاج الامراض نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے حکماء و یورپ نے بہت سی علمی تحقیقات۔ مشاہدات و تجربات کے بعد اس کی حقیقت کو کم و بیش معلوم کر لیا ہے۔ اور امراض کے اس طبعی علاج میں طبیعت کی تقلید کرتے ہوئے یعنی طبعی مناعت کی پیروی کر کے یا اس کو تحریک دے کر یا اس کا آزادانہ عمل زیادہ کر کے بعض ایسے تریاقی علاج (ڈوکیمن و سیرم ٹریٹمنٹ) معلوم اور اختیار کئے ہیں جو اکثر بے خطا اور شافی ثابت ہوئے ہیں۔

جب یہ اکثر دیکھا گیا کہ چیچک وغیرہ بعض متعدی امراض ایسے ہیں جن کا ایک حملہ ہونے کے بعد پھر دوبارہ مرض نہیں ہوتا۔ تو بعض سمجھ دار پھر اسے طبیعوں یا معالجوں نے مصنوعی طور پر چیچک پیدا کر کے اس طبعی عمل مناعت کی تقلید کی۔ یعنی مریض چیچک سے لاگ لے کر یعنی چیچک کا ذرا سا مواد لے کر اس کو تندرست آدمی میں داخل کر کے مرض چیچک پیدا کر دیا۔ اس کو چیچک کا پیوند لگانا انوکھیشن کہتے ہیں۔ یہ عمل چین اور ہندوستان میں صدیوں سے کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ کلائی پر جہاں کہ چیچک کا پیوند یا ٹیکا لگایا جاتا تھا بالعموم وہاں پر چیچک کا آبلہ پیدا ہو کر مرض چیچک کا اثر جسم میں ہو جاتا تھا اور وہ شخص آئندہ مرض چیچک کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا تھا۔ یہی ٹیکا لگانے کا نہایت قدیمی عمل اب نہایت ترقی یافتہ صورت میں دیکھی نے شن اور دیکسین ٹریٹمنٹ کہلاتا ہے۔ جس کو ہم آئندہ مفصل بیان کریں گے۔ یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ جراثیمی یا متعدی مرض کے دوران میں مریض کے خون کے اندر کئی قسم کے کیمیاوی مرکبات تیار ہو جاتے ہیں۔ جن سے طبیعت جراثیمی زہروں کو بے ضرر بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ کیمیاوی مرکبات خون میں ہر وقت

موجود نہیں ہوتے۔ صرف جراثیمی زہروں کے موجود ہونے کے وقت۔ بلکہ ان زہروں کے دوران عمل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض حالتوں میں خون میں یہ پیدا شدہ تریاق عرصہ دراز تک موجود رہتے ہیں۔ اور بعض صورتوں میں محفوظاً عرصہ موجود رہ کر غائب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مرض چیچک سے جو خون میں تریاق پیدا ہوتا ہے چونکہ وہ عرصہ دراز تک بلکہ ہمیشہ کے لئے خون میں موجود رہتا ہے۔ اس لئے مرض چیچک دوبارہ نہیں ہوتا۔ لیکن مرض طاعون سے جو خون میں تریاق پیدا ہوتا ہے۔ وہ چھ ماہ یا ایک سال سے زیادہ عرصہ تک خون میں موجود نہیں رہتا۔ اس لئے اس عرصہ کے بعد جب وہ تریاقی قوت خون سے غائب ہو جاتی ہے۔ تو پھر مرض طاعون ہو سکتا اور ہو جاتا ہے۔

جب کوئی معدنی یا نباتی یا حیوانی زہر مثلاً سنگھیا۔ افیون یا زہر مار وغیرہ زیادہ مقدار میں داخل جسم ہو کر خون میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو طبیعت اس زہر کو بذریعہ دست و تنے اور پسینہ وغیرہ جسم سے فوراً خارج کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔ جیسا کہ زہر سنگھیا اور مرض ہیجنہ وغیرہ میں دیکھا جاتا ہے۔ اُس وقت اس زہر کے مقابلہ کے لئے یا اس کو بے ضرر بنانے کے لئے خون میں کوئی تیار شدہ تریاق موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر زہر تیز ہو یا زیادہ مقدار میں ہو اور طبیعت اس کو جسم سے خارج نہ کر سکے تو پھر اس زہر سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن جب کوئی زہر نہایت مختصری مقدار میں داخل جسم ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً جب ایک شخص افیون کو آدھی رات سے شروع کر کے رفتہ رفتہ بڑھاتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کو ایک دو ماشکی زہریلی مقدار میں ہر روز کھانے لگ جاتا ہے۔ تب اس پر کوئی ہمکنگ اثر نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جس قدر افیون کی مقدار کو بڑھاتا گیا ہے اسی قدر اس میں قوت برداشت بڑھتی گئی ہے۔ یعنی اس کے جسم کے اندر بھی کوئی ایسی چیز پیدا ہوتی چلی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ افیون کی بڑی مقدار کے زہریلے اثر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے جسم کے اندر کوئی ایسا انتظام ضرور موجود ہے جو زہروں کا مقابلہ کر کے ان کو باطل یا بے ضرر کر سکتا ہے۔ لیکن یہ انتظام بظاہر ایسی مستعد و تیار حالت میں نہیں رہتا

کہ زہروں کا بڑے پیمانہ پر مقابلہ کر سکے۔ لیکن تکرار اور عادت سے یہ انتظام ترقی کرنے کی تابلیت رکھتا ہے۔ یعنی مختلف قسم کی زہروں کے لئے ہمارے جسم میں تریاق یا فادزہر تیار ہوتا ہے۔ پس ان طبعی وسائل کو جن کے ذریعے سے انسان جراثیمی امراض یعنی متعدی یا وبائی امراض کے حلوں سے بچ سکتا ہے بحیثیت مجموعی قوت مناعت یا قوت مدافعت کہتے ہیں ۴

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ جب کسی متعدی مرض کا موزی مادہ یعنی جراثیم جسم میں داخل ہوتے ہیں تو طبیعت کس طرح ان کا مقابلہ کرتی ہے؟ طبیعت کے پاس مرض یا جراثیم سے مقابلہ کرنے کے لئے صرف خون ہی ہے۔ پس طبیعت خون کے ذریعہ ہی حملہ آور جراثیم کا مقابلہ کرتی ہے۔ اور چونکہ خون کے یہ دو اجزاء ہیں (۱) آب خون (۲) دانہائے خون (دیکھو بیان خون) پس خون کے یہ دونوں اجزاء جراثیم اور ان کی سمیت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ مانا جاتا ہے کہ خون اور عروق جاذبہ کی رطوبت وغیرہ میں بعض ایسے مواد ہیں جن میں سے چند جراثیم کو ہلاک کرنے کی خاصیت رکھتے ہیں۔ ان کو مواد حافظہ (الیک سین) یا مواد تکملہ (کمپلی مینٹ) کہتے ہیں۔ کیونکہ تازہ خون بالخصوص تازہ آب خون میں جراثیم کو ہلاک کرنے کی خاصیت تجرباً مشاہدہ کی گئی ہے۔ لیکن اگر خون کو نصف گھنٹہ تک گرم کر لیا جائے یا اس کو ایک آدھ روز تک یونی پٹار ہنے دیا جائے۔ تو اس میں سے قتل جراثیم کی یہ قوت زائل ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خون یا آب خون کے اندر مدافعت جراثیم کی یہ قوت ان چند مخصوص مواد حافظہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جو حرارت کے اثر سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اسخاٹ مرض سے قبل بھی خون میں بعض ایسے کیمیائی مرکبات موجود ہوتے ہیں جن کے ذریعے سے جراثیم کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دوران مرض میں خون کے اندر اور کئی قسم کے کیمیائی مرکبات پیدا ہو جاتے ہیں جو جراثیم اور ان کی سمیت کا مقابلہ کرتے ہیں جن کو تریاق جراثیم یا فادزہر (Antitoxins) اور اجسام تریاقیہ (Antibodies) دانیٹی ٹاکسینز کہتے ہیں۔ جس کو ہم آگے بیان کریں گے اور چونکہ سفید دانہائے خون زیادہ تر جراثیم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس لئے پہلے اس کا بیان کیا جاتا ہے:-

ہجوم سفید دانہائے خون (یا قتل جراثیم)۔ یہاں کہ بیان کیا جا چکا ہے۔
 خون کے سفید ذرات (لیوکوسائیٹس) جراثیم کے ساتھ مجادلہ و مقابلہ کرتے یعنی لڑتے مرتے
 ہیں۔ یعنی ہمارے خون کے اندر سفید دانہائے خون (لیوکوسائیٹس) کی ایک فوج ظفر
 موج ہے جو جراثیم کے ساتھ ہر وقت لڑنے مرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ جہاں پر
 جراثیم مرض نے جسم میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ یہ جاں نثار سفید دانہائے خون
 سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں لڑ مرتے ہیں۔ اور حتیٰ انا مکان دشمن جراثیم پر فتح حاصل
 کر کے اُن کو نیست و نابود کر دیتے ہیں۔ بحالت صحت ایک مکعب ملی میٹر خون میں
 چھ سات ہزار سفید دانہائے خون ہوتے ہیں۔ لیکن سِلّ - ذات الجنب - چیچک وغیرہ
 جراثیمی امراض میں ان کی تعداد دگنی گگنی ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ سفید دانہائے خون
 (لیوکوسائیٹس اور نیگوسائیٹس) جراثیم کو قابو کر کے کھا جاتے اور ہضم کر جاتے ہیں
 اور ان کی اس قوت جذب و ہضم کو ہجوم سفید دانہائی خون یا قتل جراثیم
 (Leukocytosis یا لیوکوسائیٹوسس Phagocytosis) کہتے ہیں۔

جب جراثیم داخل جسم ہوتے ہیں تو سفید دانہائے خون اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے
 کیونکر اُن تک پہنچ جاتے ہیں؟ اور وہ کیا کشش ہے جو اُن کو مقام حادث پر کھینچ لاتی
 ہے؟ فی الحقیقت خود جراثیم چند ایسے محلول مرکبات خارج کرتے ہیں جو خون کے
 سفید دانوں کے لئے ایک خاص کشش رکھتے ہیں اور اُن کو اپنی طرف متوجہ
 کر کے کھینچ لیتے ہیں۔ اس کشش کو اصطلاح میں کشش کیمیاوی دیکھو ٹاکسس
 (Chemotaxis) کہتے ہیں۔ تحقیقات سے یہ امر معلوم کیا گیا ہے۔ کہ جن
 مریضوں میں ہجوم سفید دانہائے خون کا عمل تیز و نمایاں ہوتا ہے۔ وہ اکثر شفا یاب
 ہو جاتے ہیں۔ مگر جب کبھی یہ عمل خفیف و کمزور ہوتا ہے تو جراثیم کی افزائش
 مسلسل جاری رہتی ہے اور بالآخر مریض لقمۂ اجل ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ
 نکلتا ہے کہ مناعت کا تمام دار و مدار خون کے سفید دانوں کی موجودگی و کثرت پر
 منحصر ہے۔ کیونکہ تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ آب خون میں جو مواد داخل
 ہوتے ہیں وہ بھی ان سفید دانوں ہی سے بنتے ہیں۔ بعض محققین کا خیال ہے

کہ ہمارے خون کے اندر ایک کیمیاوی مرکب ہر وقت موجود اور حاضر رہتا ہے۔ جس کو اجسام ملذذہ (آپونین) کہتے ہیں۔ اور جب جراثیم مرض جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ تو یہ اجسام ملذذہ ان کے ساتھ آمیختہ و مخلوط ہو کر ان کو ایسا مرغوب اور مطبوع بنا لیتے ہیں کہ سفید دانہائے خون بے اختیار ان کی طرف کھینچ جاتے ہیں اور حملہ کر کے ان کو ہضم کر جاتے ہیں۔ پس بقول محقق رابطہ قوت مدافعت خون میں آپونین کی مقدار پر منحصر ہوتی ہے۔ یعنی اگر آپونین زیادہ ہو تو دفع مرض آسانی سے ہوتا ہے۔ اور اگر کم ہو تو نہیں ہوتا۔ چنانچہ خاص ترکیب سے اس کا اندازہ کیا جاتا ہے جس کو معیار ملذذات یا آپونک انڈیکس کہتے ہیں۔

فادز ہر یا تریاق جراثیم رائیٹی ٹاکسینز اور ایٹی باڈیز (مذکورہ بالا سفید دانہائے خون کے علاوہ خون اور دیگر رطوبات جسم میں گئی ایک اور کیمیاوی مواد ہوتے ہیں جن میں اختاری کیفیت موجود ہوتی ہے۔ ان کیمیاوی مواد کا جو کہ جسم کی مختلف سیلز میں پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ دیگر فوائد کے ایک یہ فائدہ اور خاصہ بھی ہوتا ہے کہ یہ جراثیم وغیرہ پر جو کہ جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اپنا مہلک اثر کرتے ہیں۔ یعنی یہ جرم کش ہوتے ہیں اور بعض ایسے جرم کش مواد تندرست حیوانات کے جسم میں طبعی طور پر موجود ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر اس وقت پیدا ہوتے ہیں کہ جب کسی مرض کے جراثیم جسم میں داخل ہو کر زہریلا ٹاکسین پیدا کرتے ہیں۔ پس ان کی ٹاکسین یا زہر کے اثر سے خون میں ایک قسم کا فادز ہر پیدا ہو جاتا ہے جس کو ایٹی ٹاکسین کہتے ہیں۔ اور مریض کے خون میں جس قدر زہر ڈاکسین موجود ہوتا ہے۔ یہ فادز ہر ڈاکسین اس کے ساتھ کیمیاوی طور سے مل کر اس کے زہریلے اثر کو نائل اور باطل کر دیتا ہے۔

نظر تہا ہر لک۔ بطور ڈاکٹر اہر لک ٹاکسین یا زہر کے ہر ایک مالیکیول (رذہ) میں دو قسم کی شاخیں یا آنکڑے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کو ہیپ ٹوفور (Haptophore) یا حامل لمس کہتے ہیں۔ ان کا اتصال جسمانی سیلز اور ایٹی ٹاکسین (Antitoxin) کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسرے وہ کہ جن کو ٹاکسوفور (Toxophore) یا حامل ہاسم کہتے ہیں۔ یہ بعض صورتوں میں زہریلی علامات

پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک جسمانی سیل میں بھی دو قسم کی شاخیں یا آنکڑے ہوتے ہیں۔ ایک ہیپٹوفائل (Heptophyle) جن کا اتصال ٹاکسین کی ہیپٹوفور شاخوں سے ہوتا ہے۔ اور دوسرے ٹاکسوفائل (Toxophyle) جن کا اتصال ٹاکسین کی ٹاکسوفور شاخوں سے ہوتا ہے۔ لیکن اگر جسمانی سیل و خلیہ کیسے۔ فتنہ) میں اس قسم کے آنکڑے موجود نہیں کہ جن کا اتصال ٹاکسین کی ہیپٹوفور شاخوں سے ہو سکے تو اس صورت میں سیل کو ٹاکسین سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا +

اس نظریہ انصالیہ کے مطابق ہر ایک جسمانی سیل میں مثل کیمیاوی مالیکیول کے ہر سمت میں بہت سے آنکڑے ہوتے ہیں جن میں مختلف اشیاء مثلاً ہر قسم کی غذا۔ ٹاکسینز اور ہر طرح کی سیل پائیزن کے ساتھ اتصال کرنے کی قابلیت ہوتی ہے۔ ان آنکڑوں کو اصطلاح میں رسی سپ ٹرس (Receptors) یا لٹما قاتی کہتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی ٹاکسین خون میں داخل کی جاتی ہے تو وہ جسمانی سیل کے آنکڑوں کے ساتھ اتصال کر لیتی ہے اور اس کا اثر باطل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس تحریک سے ہر ایک سیل میں اور آنکڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ٹاکسین کو بار بار خون میں داخل کرنے سے بالآخر ضرورت سے زائد آنکڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو سیل سے علیحدہ ہو کر خون میں دودھ کرتے رہتے ہیں اور ٹاکسین کا انٹریل پر نہیں ہونے دیتے۔ انہیں علیحدہ شدہ آنکڑوں کو اینٹی ٹاکسین (Antitoxin) یعنی تریاق جراثیم یا فادزہر کہتے ہیں +

اجسام تریاقیہ۔ علاوہ ازیں آب خون (سیرم) میں بعض اور کیمیاوی مرکبات یا اجسام تریاقیہ پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ (۱) تریاق محلل جراثیم (بیکٹریولائیسن) (Bacteriology) یا جراثیم کو حل کرنے والا تریاق۔ آب خون کا یہ تریاق جراثیم کو تحلیل کر دیتا ہے (۲) تریاق الصاقین (ایگلٹینی) (Agglutinin) یا چپکا دینے والا تریاق۔ اس قسم کے تریاق سے جراثیم جو خون میں ہوتے ہیں وہ آپس میں چپک چپک کر گتے بن جاتے ہیں (۳) تریاق ٹریسپین (دہری سپنی) (Precipitin) یا تریاق وُدا گین۔ اس قسم کے تریاق سے خون میں حل شدہ زہریں و روہن کر تہ نشین ہو جاتی ہیں اور میکروبے ضرر ہو جاتی ہیں +

اقسام مناعت دیا، اقسام امیونیٹی

امنیت یا قوت مناعت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) مناعت طبعی (۲) مناعت کسبی۔
چنانچہ ذیل میں ان کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) مناعت طبعی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
امنیت طبعی	مناعت طبعی	Natural Immunity

یہ بتایا جا چکا ہے کہ بعض حیوان بعض امراض سے طبعی طور پر محفوظ ہوتے ہیں۔ جیسے غلاظت خور حیوانات اور گوشت خور حیوانات عموماً جراثیمی امراض سے محفوظ ہوتے ہیں یعنی ان کو جراثیمی امراض لاحق نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان امراض کے برخلاف انہیں طبعی قوت مدافعت ہوتی ہے۔ ایسا ہی چوپایوں میں مرض مہینہ (کالرا)، اور محرقہ بلنی (ڈائیفاڈینوز) وغیرہ امراض واقع نہیں ہوتے کیونکہ ان امراض کے برخلاف ان میں طبعی قوت مدافعت موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت انسان بھی بہت سے ایسے امراض سے طبعاً محفوظ رہتا ہے۔ جو کہ حیوانات کو لاحق ہوتے ہیں۔ پس حیوان یا انسان میں بعض جراثیمی یعنی متعدی امراض سے طبعاً محفوظ رہنے کی حالت کو امنیت طبعی یا مناعت طبعی کہتے ہیں۔ اس قسم کی قوت اگرچہ بالعموم ایک جنس کے تمام انواع و افراد میں یکساں طور پر موجود ہوتی ہے۔ لیکن کبھی اس کے برخلاف بھی ہوتا ہے اس لئے مناعت طبعی کی یہ تین قسمیں ہیں (۱) مناعت قومی (۲) مناعت نسبی (۳) مناعت شخصی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
امنیت قومی	مناعت قومی	Race Immunity

جب کوئی قوم بعض جراثیمی یا متعدی امراض سے طبعاً محفوظ رہتی ہے یعنی ان امراض کے برخلاف اس میں طبعی قوت مدافعت موجود ہوتی ہے۔ تو ایسی قوت کو مناعت قومی کہتے ہیں۔

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
امنیت خاندانی	مناعت نسبی	Family Immunity

اور جب اس قسم کی قوت مدافعت کسی خاندان میں موجود ہوتی ہے تو اسے مناعت

نسبی یا امنیت خاندانی کہتے ہیں *

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
امنیت شخصی	مناعت شخصی	Individual Immunity

انڈی و جیول امیونیٹی

اور جب کسی متعدی یا وبائی مرض کے برخلاف کسی شخص واحد میں ایسی قوت مدافعت موجود ہوتی ہے تو اسے امنیت شخصی یا امناعت شخصی کہتے ہیں *

مناعت کبسی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
امنیت کبسی	مناعت کبسی	Acquired Immunity

ایکواٹرڈ امیونیٹی

مناعت کبسی بھی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) مناعت کبسی ذاتی (۲) مناعت کبسی مصنوعی

مناعت کبسی مصنوعی پھر دو قسم کی ہوتی ہے - (۱) مناعت فاعلی (۲) مناعت انفعالی

چنانچہ ذیل میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے :-

(۱) **مناعت کبسی ذاتی** - اس قسم کی مناعت کسی متعدی مرض سے شفا یا بھرنے پر حاصل ہوتی ہے - مثلاً جب ایک شخص کسی شدید متعدی مرض مثلاً چیچک سے شفا یا بھرتا ہے - تو یہ عام طور پر معلوم ہے کہ پھر دوبارہ اس شخص کو مرض چیچک نہیں ہوتا - کیونکہ اس کے خون میں مرض چیچک کے مقابلہ کی مدامی قوت پیدا ہو جاتی ہے - اسی حاصل کردہ قوت مقابلہ یا قوت مدافعت مرض کو مناعت کبسی ذاتی کہتے ہیں *

اس قسم کی مناعت کو اگرچہ لوگوں نے صدیوں سے معلوم کر لیا تھا - لیکن وہ اس کی حقیقت سے بخوبی واقف نہ تھے - چنانچہ ملک چین و ہندوستان میں مرض چیچک کا پیوند لگانا صدیوں سے معمول ہے - لیکن فرانسیسی علامہ پاسٹر (۱۸۲۲ تا ۱۸۹۵) نے اس قسم کے محافظ ٹیکہ کی حقیقت کا مطالعہ شروع کیا - جو کہ قوت مناعت کی جدید معلومات کی بنیاد ہے - مناعت کبسی مختلف امراض میں مختلف ہوتی ہے -

چنانچہ مرض چیچک میں یہ مطول اور مستقل ہوتی ہے - لیکن نیونیا میں یہ مختصر اور عارضی ہوتی ہے وغیرہ -

(۲) **مناعت کبسی مصنوعی** - علامہ پاسٹر نے ۱۸۸۰ء میں اس بات کو تجربہ کر کے دکھلا دیا - کہ اگر مرض ہیضہ مرغان (چکن کالرا) کے جراثیم کو کمزور کر کے

اُن سے تندرست مرغوں میں ٹیکہ لگایا جائے۔ تو ٹیکہ شدہ مرغ پھر اس مرض سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اس مشاہدہ و تجربہ سے مناعت کبھی مصنوعی کی بنیاد پڑی۔ مناعت کبھی مصنوعی بھی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) مناعت فاعلی (۲) مناعت انفعالی جن کا بیان درج ذیل ہے :

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
امنیت فاعلی	مناعت فاعلی	ایکٹو امیونٹی
		Active Immunity.

یہ بتایا جا چکا ہے کہ بعض متعدی یا وبائی امراض ایسے ہیں جن میں مرض کا پہلا حملہ اس کے دوسرے حملہ کا مانع ہوتا ہے۔ یعنی اگر ایک بار مرض ہو جائے تو پھر دوبارہ وہ مرض نہیں ہوتا۔ مرض کا پہلا حملہ خواہ وہ قدرتی طور پر ہوا ہو یا ٹیکہ لگا کر عارضی طور پر پیدا کر دیا ہو۔ اُس مرض کے دوبارہ حملہ کو روک دیتا ہے اور ایسا شخص اُس مخصوص مرض کے خطرہ سے آئندہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے خون میں اس مرض کے بر خلاف قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی قسم کی پیدا شدہ مناعت کو مناعت فاعلی یا قوت مدافعت فاعلی کہتے ہیں چھپک اور آتشک وغیرہ امراض سے اکثر اس قسم کی مناعت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ہر حالت اور ہر شخص میں یہ قطعی اور کلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ امراض ایک بار ہو چکنے کے بعد دوبارہ بھی ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ خفیف ہوتے ہیں :

مناعت فاعلی کے اکتساب کے یہ چار اہم طریق ہیں۔ یعنی اس قسم کی مناعت ان چار طریقوں سے حاصل ہوتی ہے :-

(۱) مرض کا پیوند لگانا۔ اس کو عربی میں تطعیم اور انگریزی میں اناکولیشن (Inoculation) کہتے ہیں۔ اس میں زندہ زہریلے جراثیم کو داخل جسم کیا جاتا ہے۔ یہ اس طرح سے کیا جاتا ہے کہ قدرتی طور سے پیدا شدہ مرض کے مریض سے متعدی مواد یا لاگ لے کر اس کو تندرست آدمی کے جسم میں داخل کر کے وہ مرض پیدا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ زمانہ میں چین اور ہندوستان میں اسی طریق سے مرض چھپک کا پیوند لگایا جاتا تھا۔ یعنی ایک مریض چھپک کے زخم کا لیس لے کر دوسرے تندرست شخص کے جسم میں لگا دیا جاتا تھا۔ ترکستان۔ بلوچستان اور ایران

کے بعض حصص میں تاحال بھی یہ عمل معمول ہے۔ بلکہ اسی طریق سے مرض جمرہ خبیثہ کا پیوند بھی لگاتے ہیں۔ لیکن مہذب ممالک میں اب یہ طریق علاج بالکل متروک بلکہ قانوناً ممنوع ہے۔ اس لئے کہ یہ زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ اس میں اصل مرض کا پیوند لگایا جاتا ہے جس سے کہ وہ مرض ہاں ہی قدر شدید ہو سکتا ہے جس قدر کہ طبعی طور پر پیدا ہونے سے ہو سکتا ہے۔

(۲) مرض کا ٹیکہ لگانا۔ اس عمل کو عربی میں تلیقہ اور انگریزی میں ویکسی نیشن (Vaccination) کہتے ہیں۔ اس میں نیم مردہ یا مردہ جراثیم کو داخل جسم کیا جاتا ہے اور یہ دو طریق سے کیا جاتا ہے (۱) جراثیم کو کمزور یا نیم مردہ کر کے اس سے ٹیکہ لگایا جاتا ہے (۲) جراثیم کو مار کر اور اُن کا شیرہ بنا کر ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ جراثیم یا اُن کی زہر کو ہلکا کر کے ٹیکہ لگانا۔ اس کی بہترین مثال چیچک کے ٹیکہ کا عمل ہے۔ اس میں کمزور شدہ جراثیم چیچک کے عرق یا مواد کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ اس عمل کے لئے ہم ڈاکٹر جینر کے مشکور ہیں جس نے اولاً یہ دریافت کیا تھا کہ گائے کی چیچک (Vaccine) ویکسینا کی لاگ یعنی اُس کے مواد کا ٹیکہ اگر تندرست انسان میں لگایا جائے۔ تو اس میں خفیف قسم کی چیچک کی علامات پیدا ہو کر وہ آئندہ مرض چیچک سے بالخصوص اس کے شدید حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گائے میں جو مرض چیچک ہوتا ہے تو اس میں جراثیم چیچک کمزور ہو جاتے ہیں اور جب اُن سے انسان میں ٹیکہ لگایا جاتا ہے تو اُس مقام پر چیچک کے دو تین دنوں میں پیدا ہو کر یعنی نہایت خفیف قسم کی چیچک پیدا ہو کر اُس سے مریض کے جسم میں ایسی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے کہ دوبارہ اس پر مرض چیچک کا حملہ نہیں ہوتا۔ علامہ پالشچرنے بھی مرض ہلکاؤ (کلب - ہائیڈروفونیا) اور جمرہ خبیثہ (اینٹھریکس) کے تحفظ کے لئے چوپاول میں اسی طریق سے ان امراض کا ٹیکہ لگایا۔ چنانچہ جمرہ خبیثہ کے ٹیکہ میں تیز حرارت سے کمزور کر دہ جراثیم جمرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ۔ جیسا کہ بیان کیا گیا۔ گائے کی چیچک کو ویکسینا (Vaccine) اور اس کے مواد

یا لاگ کو ویکسین (Vaccine) اور اس سے ٹیکہ لگانے کے عمل کو ویکسی نیشن Vaccination

کہتے ہیں۔ لیکن اب چونکہ اسی طریق پر اور بھی کئی متعدی امراض کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ اس لئے

اب ویکسین کا لفظ مراد ٹیکہ کے لئے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے +

(۳) مَرُوحہ جراثیم کا ٹیکہ لگانا۔ یہ بتایا جا چکا ہے کہ جراثیمی امراض کی علامات فقط جراثیم کی موجودگی پر منحصر نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہاں زہروں کے سبب سے پیدا ہوتی ہے جو کہ جراثیم جسم میں بناتے ہیں۔ پس ان امراض کے معالجہ کے لئے بھی زندہ جراثیم کو داخل جسم کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف اُن کی زہروں کو داخل جسم کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب یہ زہریں جسم میں موجود ہونگی تو ان کو بے ضرر یا دفع کرنے کے لئے جسم میں طبعی طور پر فاو زہریا اجسام ترقیاتیہ بھی تیار ہو جائیں گے۔ لہذا جراثیم کو ہلاک کر کے اس قسم کی ویکسین تیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ جراثیم کو زیادہ حرارت پہنچا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ اور پھر اُن کو صاف کر کے فیسرین میں پسٹیکہ شیرہ بنا لیتے ہیں اور پھر اُس سے ٹیکہ لگاتے ہیں۔ اس طریق سے کئی قسم کے جراثیم کی ویکسین تیار کی گئی ہیں۔ مثلاً مرض طاعون۔ ہیضہ۔ محرقہ بطنی (ڈائیفانڈ فیور) وغیرہ جو کہ بطور حفظ ماتقدم استعمال کی جاتی ہیں۔ چنانچہ جلد کے نیچے کھوڑی کھوڑی مقدار میں ٹیکہ لگایا جاتا ہے جس سے وہاں پر ورم ہو جاتا ہے۔ اور عام بدنی عوارض مثلاً بخار وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جب سے یہ عوارض رفع ہو جاتے ہیں۔ تو مریض اس خاص مرض کے مقابلہ کی قوت مدافعت ذاتی حاصل کر لیتا ہے۔ اور اب وہ اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس ٹیکہ کی بڑی مقدار یا خود زندہ جراثیم کی کاشت اپنے جسم میں برداشت کر لے جس سے اس کی قوت مدافعت ذاتی میں بھی ترقی ہو جاتی ہے لیکن مذکورہ بالا بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ علاج مانع مرض ہے دفع مرض نہیں۔ یعنی ویکسین کا ٹیکہ لگانا حفظ ماتقدم کی تدبیر ہے۔ یہ مرض کا علاج نہیں یعنی یہ مرض سے بچنے یا محفوظ رہنے کا علاج ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے آج کل طاعون۔ ہیضہ اور محرقہ بطنی (ڈائیفانڈ فیور) وغیرہ امراض سے محفوظ رہنے کے لئے اس قسم کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے جو نہایت مفید ثابت ہوا ہے +

نوٹ۔ یہ یاد رہے کہ اس قسم کا ٹیکہ لگانے میں صرف انہیں مردہ جراثیم کا شیرہ تیار کیا جاتا ہے۔

حن میں ٹاکسین ملد ہر خود ان جراثیم کے جسم یا خاؤں کے اندہ پیدا ہوتی ہے (اینڈو ٹاکسین) کہیں

ٹوٹنٹ کا یہی اصل عل ہے +

(۴) زہر جراثیم کی جلدی پچکاری کرنا جراثیم کی وہ زہریں دٹا کینز، جو کہ ان کے جسم یا خانوں سے باہر پیدا ہوتی ہیں، ایکسٹراکٹینز، اس کی پچکاری انسان میں نہیں کی جاتی۔ بلکہ پہلے کسی اور حیوان مثلاً گھوڑے وغیرہ میں اس کی جلدی پچکاری کرتے ہیں جس سے گھوڑے کے خون میں قوت تریاکیہ یا مناعت فاعلی (ایکٹو امیونیٹی) پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا طریق استعمال بالکل سادہ ہے چنانچہ جراثیمی زہر جس کو مقطر کر کے زندہ جراثیم سے پاک کر لیا جاتا ہے، کی گھوڑی مقدار بذریعہ جلدی پچکاری گھوڑے کے جسم میں داخل کی جاتی ہے جس سے پچکاری کرنے کے مقام پر ورم ہو جاتا ہے، نیز بخار اور سستی و کھالی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ عوارض مدفع ہو جاتے ہیں۔ تو پھر اس زہر کی پہلے سے کسی قدر کی زیادہ مقدار کی جلدی پچکاری کی جاتی ہے۔ اس طریق سے بتدریج زہر کی مقدار بڑھائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس گھوڑے میں اس زہر کی اس قدر برداشت یا قوت مقابلہ (مناعت فاعلی) پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر بہت بڑی مقدار میں بھی اس زہر یا اس سے تیز زہر کی پچکاری کر دی جائے۔ تب بھی اس سے خفیف اور ناپائیدار عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ غرضیکہ اس طریق سے گھوڑے کے اندر قوت مناعت (مناعت فاعلی) پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ جراثیم یا ان کی زہریں سے مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ہم آپ کو ایک اور آسان مثال دے کر اس بات کو بخوبی سمجھانے ہیں۔ مثلاً سانپ کا زہر انسان اور حیوان دونوں کے لئے موذی اور مہلک ہوتا ہے۔ پس اگر سانپ کا زہر نکال کر بذریعہ جلدی پچکاری گھوڑے کے جسم میں داخل کیا جائے۔ لیکن اتنی گھوڑی مقدار میں کہ جس سے گھوڑا مر نہ جائے۔ اور پھر رفتہ رفتہ اس زہر کی مقدار کو بڑھایا جائے یہاں تک کہ وہ گھوڑا اس قدر سانپ کا زہر برداشت کرنے کے قابل ہو جائے کہ جو دو یا تین سو گھوڑوں کے مار ڈالنے کے لئے کافی ہو۔ اب سانپ کی اس قدر زیادہ زہر کا مہلک اثر اس گھوڑے پر کیوں نہیں ہوتا؟ اس لئے کہ اس گھوڑے کے خون کے اندر ایک ایسا فاد زہر یا تریاق پیدا ہو کر موجود ہو گیا ہے جو اس پر سانپ کی زہر کا اثر نہیں ہونے دیتا۔ اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ اگر اس گھوڑے کی گردن کی ورید میں سے با احتیاط فصد کر کے پندرہ بیس پائینٹ یا دس بارہ سیر خون نکال لیں اور

جب وہ خون جم جائے۔ تو اس کا پانی (آب نمون - سیرم) علیحدہ کر کے با احتیاط رکھیں۔ اور اس میں کوئی ملغ تعفن دوا بھی ملا دیں۔ تاکہ وہ متعفن نہ ہو جائے۔ اب یہ گھوڑے کا آب نمون (سیرم) سانپ کی زہر کا تریاق ہے۔ چنانچہ (۱) اگر اس عرق یا تریاق کو تھوڑی مقدار میں بذریعہ جلدی پچکاری کسی حیوان کے جسم میں داخل کر دیں۔ تو اس پر زہریلے سانپ کے کاٹنے کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ یعنی اس کو زہر نہیں چڑھے گا۔ اور اگر (۲) اگر اس عرق یا تریاق کو سانپ کے زہر کے ساتھ ملا کر بھی بذریعہ جلدی پچکاری کسی حیوان کے جسم میں داخل کر دیں۔ تو اس کو بھی سانپ کے زہر کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اور (۳) اگر کسی حیوان کو زہریلا سانپ ڈس جائے۔ اور اس کو بھی اس عرق یا تریاق کی جلدی پچکاری کر دی جائے۔ تو وہ حیوان نہیں مرے گا۔ ان تجربات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس گھوڑے کے نمون کے اندر ایک حقیقی فادر ہر تیار ہو گیا ہے۔ جو فادر زہر مار ڈالنے والی دوا (Antivenen) کہلاتا ہے۔

جس طرح پر سانپ کے زہر کے لئے گھوڑے میں سے بذریعہ آب نمون یا سیرم تریاق زہر مار تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر جراثیمی زہروں کے لئے بھی تریاق زہر جراثیمی تیار کئے جاتے ہیں جن کے تیار کرنے کے دو طریق ہیں۔ (۱) ایک طریق تو یہ ہے کہ جراثیمی زہر (ٹاکسین) کو گھوڑے کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے جس سے گھوڑے میں ٹاکسین کو بے اثر کرنے کی مناعت فاعلی پیدا ہو جاتی ہے پس ایسی صورت میں جو عرق تیار ہوتا ہے۔ اس کو تریاق زہر جراثیمی (Antitoxic Serum) کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا اثر فقط زہر جراثیمی پر ہوتا ہے۔ جراثیم پر نہیں ہوتا۔ لیکن یہ طریق اس صورت میں ممکن ہوتا ہے جبکہ زہر جراثیمی کے جسم سے باہر بنتی ہیں (ایکسٹوٹاکسین Exto-toxin) سانپ کے زہر کی طرح ان جراثیمی زہروں کی مقدار کو بھی رفتہ رفتہ بڑھا کر گھوڑے کے جسم میں داخل کرتے رہتے ہیں جس سے اس کے خون میں یہ تریاق پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر بذریعہ قصد اس کا خون لے کر اس میں سے آب نمون علیحدہ کر لیتے ہیں۔ اس میں یہ قوت تریاقیہ موجود ہوتی ہے گویا وہی آب نمون (سیرم) تریاق زہر جراثیمی ہوتا ہے۔ (۲) دوسرا طریق یہ ہے کہ جراثیم کو ان کی زہر کے مختلف درجات کے اعتبار سے

کمزور کر کے یا ان کو ہلاک کر کے ایسے عرق تیار کئے جلتے ہیں جن کو بذریعہ جلدی پچکاری گھوڑے کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ اس سے گھوڑے میں جراثیم کو بے ضرر کرنے کی قوت فاعلی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ایسی صورت میں جو اس کے خون سے عرق تیار کیا جاتا ہے اس کو تریاق جراثیم (اینٹی بیکٹیریل سیرم Antibacterial Serum) کہتے ہیں کیونکہ اس کا اثر صرف جراثیم پر ہوتا ہے لیکن یہ طریق ایسی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے جہاں کہ زہریں جراثیم کے جسم کے اندر بنتی ہیں (اینڈوٹاکسین Endo-toxin) ۱۸۹۰ء میں ڈاکٹر نائان ہرننگ نے اس بات کو دریافت کیا کہ اگر مناعت فاعلی حاصل کر وہ حیوان یعنی ایک خاص مرض سے محفوظ شدہ حیوان کے آب خون (سیرم) کو بذریعہ جلدی پچکاری دوسرے تندرست حیوان کے جسم میں داخل کیا جائے تو وہ حیوان بھی اس مرض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی اس مرض کے مقابلہ کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اس قسم کی مناعت کو مناعت انفعالی (پے پتو امیونی ٹی) کہتے ہیں

اسود نام

عربی نام

انگریزی نام

امنیت انفعالی مناعت انفعالی پے پتو امیونی ٹی Passive Immunity

جب مذکورہ بالا طریق سے کسی حیوان مثلاً گھوڑے وغیرہ کے جسم میں مناعت فاعلی (ایکٹو امیونی ٹی) پیدا ہو جاتی ہے۔ تب اس گھوڑے کے آب خون (سیرم) کو جس میں قوت تریاقیہ پیدا ہو جاتی ہے کسی دوسرے حیوان کے جسم میں جو کہ اس مرض کے لئے مستعد ہو بذریعہ جلدی پچکاری داخل کر دیتے ہیں۔ اس طریق سے اس حیوان میں بھی قوت مناعت پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس طرح سے حاصل شدہ مناعت کو مناعت انفعالی (پے پتو امیونی ٹی) کہتے ہیں۔ مثلاً ایک گھوڑے کے جسم میں جراثیم کزاز (ٹے ٹے سن) کا ٹیکہ لگایا جس سے اس کے خون میں مرض کزاز کے برخلاف قوت تریاقیہ یا مناعت فاعلی (ایکٹو امیونی ٹی) پیدا ہو گئی۔ اب اس گھوڑے کا آب خون (سیرم) اگر دوسرے گھوڑے یا کسی اور حیوان یا انسان میں بذریعہ جلدی پچکاری داخل کر دیا جائے۔ تو اس کے خون میں بھی مرض کزاز کے مقابلہ کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے لیکن چونکہ وہ پہلے گھوڑے کے آب خون میں پیدا شدہ قوت تریاقیہ سے یہ قوت حاصل کرتا ہے یعنی انفعالی طور پر قبول کرتا ہے۔ اس لئے اس قوت کو مناعت انفعالی (پے پتو امیونی ٹی) کہتے ہیں

مناحت انفعالی۔ مناعت فاعلی سے بہت کچھ مختلف ہوتی ہے۔ مناعت فاعلی مستقل اور پائدار ہوتی ہے۔ لیکن مناعت انفعالی عارضی اور ناپائدار ہوتی ہے۔ یعنی اس قسم کی قوت تھوڑے عرصہ کے لئے قائم رہتی ہے۔ بہت دیر پائیں ہوتی۔ لیکن اگر تریاق جراثیم کی بار بار کمی بچکاریاں کی جائیں۔ تو اس قسم کی قوت یعنی مناعت انفعالی بھی زیادہ دیر پا ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ بیان کیا گیا مناعت فاعلی وہ عمل ہے کہ جس پر علاج تلیقی (وکیسین تھیراپی Vaccine Therapy) یعنی علاج ٹیکہ کا مدار ہے کیونکہ مناعت فاعلی کو مد نظر رکھ کر ہی مختلف امراض میں وکیسین یا ٹیکہ کا علاج ایجاؤ اختیار کیا گیا ہے۔ جو بطور منع مرض یا حفظ یا تقدم نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور مناعت انفعالی وہ عمل ہے۔ جس پر علاج مصلی (سیرم تھیراپی Serum Therapy) کا انحصار ہے۔ اور یہ علاج مانع مرض نہیں بلکہ مانع مرض ہے پس یہ مرض کے شروع میں استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ۔ وبائی اور متعدی امراض کے روکنے کی تدابیر کا بیان دیکھو صفحات گزشتہ

ڈس ان فیکشن دیا، ڈس ان فیکشن

یعنی

ازالہ عفونت دیا، مزلیات عفونت

یہ بتایا جا چکا ہے کہ جراثیم ہی تعفن و فساد اور متعدی و وبائی امراض کا باعث ہوتے ہیں پس عفونت کو زائل کرنا اگر یا جراثیم کو ہلاک کرنا اور متعدی و وبائی امراض کا انسداد کرنا ہے۔ لہذا ذیل میں ازالہ عفونت و مزلیات عفونت کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

جو چیز کسی متعدی یا وبائی مرض کے مریض کے استعمال میں آئی ہو۔ اس کو نہایت احتیاط سے بخوبی ڈس ان فیکٹ یعنی پاک و صاف کرنا چاہئے تاکہ اس مرض کے جراثیم قطعی طور پر ہلاک ہو جائیں اور اس مرض کے پھیلنے کا اندیشہ باقی نہ رہے۔ چھوٹا درجہ کو احتیاط سے بخوبی پاک و صاف نہ کرنا گویا صفائی کا خون کرنا ہے اور صفائی کے نام سے ایک گناہ عظیم کرنا ہے۔ کیونکہ صفائی سے اطمینان تو یہ ہو جاتا ہے کہ مرض کی چھوت دزہ یا جراثیم، زائل کر دی گئی ہے لیکن درحقیقت وہ کلی طور پر زائل نہیں ہوتی۔ اور مرض کے پھیلانے کا باعث ہوتی ہے پس یہ سچ ہے کہ چھوت کو ناقص طور پر زائل کرنا۔ اس کے نہ کرنے سے بدتر ہے۔ کیونکہ مرض کر و کہ ایک مکان میں طاعون کا ایک

مریض مرگیا۔ اب جب تک اس مکان کو کامل طور پر پاک و صاف نہ کیا جائے تب تک اس مکان میں جانا گویا موت کے منہ میں جانا ہے۔ اب ہم پہلے مزلیات عفونت کا بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ازالہ تعفن کا بیان کریں گے۔

ڈس ان فیکٹینٹس (یا) مزلیات عفونت

ان فیکشن (Infection) سے مراد ہے چھوت یا مادہ چھوت یعنی بیماری کی زہریا جرمز اور ڈس ان فیکشن (Disinfection) سے مراد ہے مادہ چھوت یعنی بیماری کی زہریا اُس کے جرمز کو زائل کرنا اور ڈس ان فیکٹینٹس (Disinfectants) سے مراد ہے مادہ چھوت یعنی بیماری کی زہریا جراثیم کو زائل کرنے والی ایسی دوا وغیرہ لیکن عام طور پر غلطی سے مانع عفونت (اینٹی سپٹک) اور دفع بدبو (ڈی آڈورینٹ) اور دھوپ وغیرہ کو بھی منزلی عفونت (ڈس ان فیکٹینٹ) یعنی جرم کش خیال کیا جاتا ہے پس اس اشتباہ یا غلطی کو دور کرنے کے لئے ہم ذیل میں ہر ایک کی تعریف بیان کر دیتے ہیں (اینٹی سپٹک) (Antiseptic) یا مانع عفونت وہ دوا وغیرہ ہے جو کہ عفونت یا جرمز کے عمل امدان کی افزائش کو روکتی ہے مگر جرمز کو ہلاک نہیں کرتی۔ جیسے بورک ایسڈ وغیرہ (ڈی آڈورینٹ) (Deodorant) یا مانع بدبو۔ وہ دوا وغیرہ ہے جو کہ بدبو کو دور کرتی ہے لیکن وہ جراثیم کو ہلاک نہیں کرتی۔ مثلاً گولہ یا خوشبو دار سرکہ وغیرہ۔ ڈس ان فیکٹینٹ (Disinfectant) یا منزلی عفونت۔ وہ دوا وغیرہ ہے جو کہ بیماری پیدا کرنے والے جرمز کو ہلاک کر دیتی ہے اور اس طرح سے عفونت اور مادہ چھوت کو زائل کر دیتی ہے۔ غایت صفائی کے سوا جو کہ جرمز کو دفع و زائل کر دیتی ہے اور یہی بہت سے حقیقی مزلیات عفونت ہیں جو کہ مندرجہ ذیل تین اقسام میں منقسم ہیں۔

(۱) قدرتی مزلیات عفونت (۲) طبعی مزلیات عفونت (۳) کیمیائی مزلیات عفونت۔

چنانچہ ذیل میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) قدرتی مزلیات عفونت (نچرل ڈس ان فیکٹینٹس) (Natural Disinfectants)

تازمی ہوا اور روشنی اکثر جراثیم پر ہلک اثر کرتی ہے۔ ان کے اثر سے تمام مائیکرو بزیاء جرمز کے مرن پیدا کر نیوالے خواص جلد یا بدیر ضعیف ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر وہ خشک ہو کر مر جاتے ہیں۔ چنانچہ جراثیم ہیضہ جب خشک ہوتے ہیں تو باعتبار درجہ پوست وہ تین گھنٹے سے لیکر دو دن کے اندر مر جاتے ہیں اور جراثیم محرقہ بطنی دھوپ میں نصف سے دو گھنٹے میں مر جاتے ہیں۔

اور دن کی روشنی میں پانچ گھنٹے میں خشکی سے جراثیم کی نشوونما موقوف ہو جاتی ہے اور بالآخر ان کا مادہ حیات دہرو ٹوٹا لازم ہنجد ہو کر وہ ہلاک ہو جاتے ہیں +

(۲) طبعی مزلیات عفونت دفریکل ڈس اینفیکٹنٹس (Physical Disinfectant)

طبعی مزلیات عفونت میں حرارت کی مختلف صورتیں شامل ہیں یعنی (۱) آگ (۲) گرم ہوا (۳) جوش کھانا یا ابلنا (۴) بھاپ +

حرارت اپنی مختلف صورتوں میں ہر قسم کے جرمزیا جراثیم کو ہلاک کر کے عفونت کو زائل کر دیتی ہے حضرت انسان کو دیگر حیوانات پر ایک بھی خصوصی امتیاز ہے کہ وہ اپنی غذا کو آگ پر پکا کر کھاتا ہے۔ تاکہ اگر اس میں کسی قسم کے موزی جراثیم داخل ہو گئے ہوں تو وہ سب ہلاک ہو جاتیں + آگ چونکہ آگ عفونی مواد یا جراثیم وغیرہ کو جلا کر عفونت کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔ اس لئے تمام پھٹے چرائے میلے کپڑے صلیقڑے اور معمولی کم قیمت اسباب جس کو کسی متعدی مرض کی چھوت لگی ہونے کا اندیشہ ہو اس کو آگ میں جلا دینا چاہئے اور اگر ممکن ہو تو ایسی اشیاء پرستی کا تیل چھڑک کر پھراس کو آگ لگانی چاہئے تاکہ وہ جلد اور بالکل جل جائیں۔ ایسی چیزوں کو کسی بھی یا تنور یا گرٹھے میں جانا بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ ان کے ناسوختہ ٹکڑے ہوا سے اڑ کر چھوت کو پھیلانے کا باعث ہونگے +

گرم ہوا۔ خاص قسم کے تنور کو یا کمرے کو گرم کر کے اور اس میں کپڑوں۔ کتب اور چرمی اسباب کو رکھ کر ان کی چھوت کو دور کر دیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس طریق سے بہت اشیاء پر داغ پڑ جاتے ہیں اور بعض چیزیں خراب ہو جاتی ہیں اس لئے یہ طریق بہت کم معمول ہے +

جوش دینا یا ابلنا۔ ازالہ بعض کا یہ ایک بہترین طریق ہے۔ اس سے تقریباً ہر قسم کے جرمز یا جراثیم چند منٹ میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ناپاک و کثیف یعنی پھوٹدار کپڑوں اور بعض ظروف وغیرہ کو کھولتے ہوئے پانی میں نصف گھنٹہ تک جوش دینے سے ہر قسم کی چھوت (جراثیم) زائل ہو جاتی ہے۔ کپڑوں کو گرم پانی میں جوش دینے سے پہلے اگر سر و پانی میں ڈبو کر صابن اور سوڈا سے دھویا جائے تو پھر ان میں داغ پڑنے کا اندیشہ نہیں ہوتا +

بھاپ دینا۔ گرم ممالک میں کپڑوں اور بسترو وغیرہ کو مادہ چھوت سے پاک و صاف کرنے کے لئے آج کل گرم پانی کی بھاپ دینے کا طریق زیادہ معمول و مروج ہے بھاپ ایک خاص قسم کے آلہ سے دی جاتی ہے۔ بھاپ میں چونکہ بہت زیادہ حرارت مخفی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ کپڑوں وغیرہ کے مساموں

میں خوب نفوذ کر کے جراثیم یا مادہ عفونت و چھوت کو زائل کر دیتی ہے۔ نیز اس طریق سے آگ لگ جانے کا یا اسباب کے خراب ہو جانے کا بھی بہت ہی کم اندیشہ ہوتا ہے۔

(۳) کیمیائی مزہیات عفونت کے کیمیکل ڈس این فیکٹنٹس (Chemical Disinfectant) کیمیائی مزہیات عفونت بشمار ہیں جو کہ بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) دھانی یا بخاری (۲) سیال یا آبی (۳) جامد یا خشک چنانچہ ذیل میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

دھانی مزہیات عفونت خاصکر یہ تین ہیں (۱) گندھک کا دھواں (۲) فارم ایلڈی ہائیڈر گیس (۳) کلورین گیس۔ گندھک کا دھواں (Burning Sulphur) گندھک کے جلانے سے پیدا ہوتا ہے۔ ازالہ تعفن کے لئے گندھک کی دھونی دینا صدیوں سے معمول مستعمل ہے۔ بلکہ علم طب کے شروع میں ہی گندھک کو بطور مزہل عفونت استعمال کرتے تھے۔

یہ ضروری ہے کہ جس کمرہ میں گندھک کی دھونی دینی ہو اس کی تمام سطوح نرم کر دی جائیں کیونکہ نمی یا رطوبت کی موجودگی میں ہی گندھک کا دھواں اثر کرتا ہے۔ معمولی مسفوف گندھک جو بازاروں میں بکتی ہو وہ خالص نہیں ہوتی۔ اس لئے رول گندھک یا گندھک کی بنائی ہوئی بتیاں لیکر استعمال کرنی چاہئیں۔ ایک ہزار مکعب فٹ جگہ کو ڈس این فیکٹ یا پاک و صاف کرنے کے لئے دو تین پونڈ گندھک کی مٹی ہو۔ گندھک کی دھونی دینے کا بیان دیکھو صفحہ ۴۳۷ پر۔

فارم ایلڈی ہائیڈر (Formaldehyde) یہ ایک گیس ہے جو کہ نہایت قوی مزہل عفونت ہے۔ یہ جراثیم یا مادہ تعفن و فساد کو زائل کر دیتی ہے۔ اس گیس کے ۴۰ فیصدی ڈالے آبی سولوشن کو فارم لین (Formalin) کہتے ہیں جو ازالہ تعفن میں عام طور پر مستعمل ہے۔ لیکن اب فارم لین کے خشکے بلٹیس (اقرص) بھی بنائے گئے ہیں جن کو جلانے سے اس گیس کی دھونی دی جاتی ہے۔ فارم لین کی دھونی دینے کا بیان دیکھو صفحہ ۴۳۸ پر۔

کلورین (Chlorine) یہ بھی ایک گیس ہے جو گندھک کے فارم لین کی دھونی کی طرح اسکی بھی دھونی دیجائی ہے۔ لیکن اب اسکو بہت کم استعمال کرتے ہیں اسکا بیان دیکھو صفحہ ۴۳۸ پر۔

آبی مزہیات عفونت خاصکر یہ پانچ ہیں جو گرم مائکس میں عام طور پر ازالہ تعفن میں استعمال کئے جاتے ہیں (۱) پیرکلورائیڈ آف مرکری (Perchloride of Mercury) جس کو

کروسیل میٹ (Corrosive Sublimate) بھی کہتے ہیں۔ عربی میں سلیمانی یا

مُصْعَدِ اکال۔ فارسی میں دارا شکندہ اور اردو و ہندی میں دال چکنہ کہتے ہیں۔ یہ سیاب کا ایک مرکب ہے اور نہایت قوی جرم کش و مزیل عفونت ہے۔ اس سے ہر ایک متعدی مرض کے جرم یا جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر اس کا (۱۰۰۰ میں ۱) کی طاقت کا سولوشن (آبی محلول یا عرق) استعمال کیا جاتا ہے لیکن چونکہ یہ انسان کے لئے نہایت زہریلا ہوتا ہے۔

اور اس میں رنگ و بو بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کو کم اور نہایت ہی احتیاط سے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے سولوشن بنانے کا یہ ایک بہترین نسخہ ہے۔ اس کے سولوشن کو عام طور پر مرکری لوشن یا اینٹی سیپٹک لوشن بھی کہتے ہیں۔ یہ ہسپتالوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پرکلورائیڈ آف مرکری سولوشن بنانیکا نسخہ
پرکلورائیڈ آف مرکری (دارچکنہ) ڈرام ۴
سٹرانگ ہائیڈروکلورک ایسڈ (تیزاب) اونس ۱
اینی لین بلیو۔ (رنیلا رنگ) گرین ۲
واٹر (پانی) گیلن ۳
پہلے دارچکنہ کو تیزاب میں حل کر لیں پھر پانی
اور رنگ ملا دیں۔ طاقت۔ اس کی (۱۰۰۰
میں ۱) ہے یہ ایک قوی مزیل عفونت سیال ہے

نوٹ۔ سولائیڈ۔ ہائیڈرارجیرائی پرکلورائیڈ

(Soloid Hydrargyr Perch) ساختہ برووٹیکم کینی ۸۰۷۵ گرین سے ایسا سولوشن باسانی بن جاتا ہے چنانچہ ۷۵۔ ۸ گرین کا ایک سولائیڈ یعنی ایک ٹکیہ ایک پائمنٹ پانی میں ملائیں یا ۷۵۔ ۸ گرین کا ایک سولائیڈ یا ایک ٹکیہ دو پائمنٹ پانی میں ملائیں تو ۱۰۰۰ میں اس کی طاقت کا سولوشن بن جاتا ہے۔

کاربالک ایسڈ (Carbolic Acid) یہ ایک عمدہ مزیل عفونت ہے۔ لیکن قیمتی اور زہریلا ہے۔ اس کا ۵ فیصدی طاقت کا سولوشن آزالہ تعفن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن اب اس کی بجائے ٹار آئل کے بعض مرکبات جو اس کی نسبت ارزاں اور کم زہریلے ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

فینائل (Phenyle) یہ ایک مشہور مزیل عفونت ہے جو کہ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کاربالک ایسڈ کی نسبت کسی قدر قوی ہوتا ہے۔ مگر ٹار آئلز مثلاً کریسول وغیرہ اس کی نسبت بہت قوی ہوتے ہیں۔ لیٹلز فینائل (Littles' Phenyle) بہترین ہوتا ہے۔ سیپونی فائیڈ کریسول (Saponified Cresol) ٹار آئل کے بہت سے مرکبات میں سے جو بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ یہ مرکب یعنی کریسول۔ ہندوستان میں

فوجی محکمہ کے استعمال کے لئے سرکاری طور پر منظور شدہ ہے۔ یہ کاربالک کی نسبت سستا اور زیادہ مفید و موثر ہے اور اس قدر زہریلا بھی نہیں ہے۔

آئی زال (Izal)، سیلین (Cillyn)، ہائیکول (Hycol)، یہ تینوں دوائیں بھی نہایت عمدہ مزیل عفونت ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو خرید کر کام میں لاسکتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دوا کا ۵ فیصدی کا سولیوشن۔ یاد و چھپچھا، بھر ۲ ڈرام یا ۱ ماشہ (دوا ایک سیرپانی میں ملا کر بنا یا ہوا لوشن چھو تدارک پٹروں کو پاک و صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ چھوت دار کپڑوں کو ۲ گھنٹے تک اس لوشن میں بھگو کر پھر چند گھنٹے تک دھوپ میں خشک کر لینے سے ان کی زہریلی چھوت دور ہو جاتی ہے۔ ہیضہ اور محرکہ بطنی (ڈائیفائیڈیو) کے بول و براز میں یا مریض ریل یا مریض نیونیا وغیرہ کی بلغم میں اگر یہ سولیوشن ملائیں تو ان کی سمیت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ بطور اینٹی سپٹک اس کا ۱/۲ فیصدی والا سولیوشن ڈوا انفری (دایہ گری) میں بہت مستعمل ہے۔

فارم لین (Formalin) یہ ایک سیال ہے جس میں ۴۰ فیصدی فارم ایلڈی ہائیڈرولس محلول ہوتی ہے۔ لوہے کے سوا دیگر دھاتی اشیا، پر یا زنگ پر اس کا کوئی مضر اثر نہیں ہوتا۔ یہ بہت سستی زود اثر اور معتبر مزیل عفونت دوا ہے۔ عام طور پر اس کا ایک فیصدی کا سولیوشن استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی خشک ٹکیاں بھی ہوتی ہیں جن سے دھونی دی جاتی ہے دیکھو صفحہ ۴۳۸

سینٹی ٹاس فلوئیڈ (Sanitas Fluid) یہ ایک سیال دوا ہے جس میں تارپین ہائیڈروجن پر اکسائیڈ، تھائیمل اور کیمر وغیرہ ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک غیر سمی مزیل عفونت دوا ہے۔ کپڑوں وغیرہ سے مادہ چھوت کو دور کرنے کے لئے اس کو استعمال کیا کرتے ہیں۔

جیز فلوئیڈ (Jey's Fluid) یہ بھی تارپین (روغن قطران) کا ایک مرکب ہے جو ایک عمدہ اینٹی سپٹک اور ڈس این فیک ٹینٹ ہے۔ یہ بھی روزمرہ گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔

برنیٹس فلوئیڈ (Barnett's Fluid) یہ زنگ کلورائیڈ کا ایک تیز سولیوشن ہے جو انگلیوں میں یہ بھی بطور ڈس این فیک ٹینٹ روزمرہ گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔

کانڈیز فلوئیڈ (Condy's Fluid) یہ پونے نیم پر مینگے نیٹ کا ۱/۲ فیصدی کا سولیوشن ہے جو بطور ڈس این فیک ٹینٹ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس غرض

کے لئے پوٹے پیم پر مینگے ٹریٹ کا ۵ فیصدی کا سولوشن استعمال کرنا چاہئے +
 انتباہ - مذکورہ بالا تمام منزل عفونت (ڈس این فیک ٹینٹس) اور یہ کو گھریں احتیاط سے
 رکھنا اور استعمال کرنا چاہئے۔ تاکہ کوئی بچہ وغیرہ ان کو غلطی سے پی نہ جائے کیونکہ اس قسم
 کی غلطی سے کئی جانیں تلف ہو گئی ہیں +

چارہ یا خشک مزلیات عفونت - یہ صرف چار پانچ ہیں جو زیادہ تر استعمال کئے جاتے
 ہیں۔ چونا رلائم (Lime) تازہ جلایا ہوا ان کچھا چونا نہایت سستا اور مفید جرم کش اور
 منزل عفونت ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر مکانات میں سفیدی کرائی جاتی ہے۔
 اور یہ آزالہ تعفن کا ایک عمدہ اور معتبر طریق ہے۔ لیکن یہ نہایت ضروری ہے کہ سفیدی
 کرائے میں تازہ ان کچھا چونا استعمال کیا جائے۔ کیونکہ پُرانے کچھے ہوئے چوٹے کی جرم
 کش تاثیر بہت کمزور ہو جاتی ہے +

نوٹ - سفیدی کرنے سے پہلے دیواروں کو جھاڑ پونچھ اور کھرج لینا چاہئے +
 کلورینی چونا رکلورائیڈ آف لائم (Chloride of Linre) اس کو کلوری نیڈ
 لائم (Chlorinated Lime) اور کلچینگ پاؤڈر (Bleaching Powder)
 بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک قوی وافع بدبو اور منزل عفونت ہے۔ اس کو عام طور پر مریض
 کے بول و برازیں ڈالتے ہیں جہاں یہ ممکن نہ ہو وہاں تازہ کچھا چونا بھی اس غرض کے
 لئے استعمال کر سکتے ہیں +

پرمینگے نیٹ آف پوٹاس (Permanganate of Potasn) یہ بھی ایک
 قوی منزل عفونت دوا ہے۔ اس کا ۱ فیصدی کا سولوشن (کانڈیزنفلوڈ) کہلاتا ہے۔ اس کا
 ۵ فیصدی کا سولوشن استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اس سے کپڑوں وغیرہ پر تو داغ پڑ جاتے
 ہیں۔ یہ زیادہ تر کنوؤں میں ان کے پانی کو جراثیم یا عفونت سے پاک و صاف کرنے کے
 لئے استعمال کی جاتی ہے +

صابن (Soap) عام کپڑے دھونے کا صابن جو روزمرہ استعمال کیا جاتا
 ہے۔ یہ بھی ایک نہایت مفید مظہر و منزل عفونت ہے کیونکہ صابن میں جو سوڈا یا
 سٹی کا کھار ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف میل کو کاٹتا اور صاف کرتا ہے بلکہ وہ جرم کو بھی ہلاک
 کرتا ہے یعنی قاتل جراثیم بھی ہے +

قتل حشرات

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے چونکہ حشرات مثلاً مکھیاں، چھپر، پتو، بچھیں اور کھٹل وغیرہ اکثر متعدی اور وبائی امراض کو پھیلاتے ہیں۔ اس لئے ان کو نیست و نابود کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ عمدہ منزل عفونت یا قاتل جراثیم رجمی سائیڈ (۱) اور عمدہ قاتل حشرات (۱) ان سیکٹی سائیڈ بھی ہوں مثلاً گروتو سولبی میٹ یعنی وال چکنہ اگرچہ قوی ترین منزل عفونت یا قاتل جراثیم ہے لیکن حیات حشرات پر اس کا ہلکا اثر نہیں ہوتا چنانچہ اس کے بہت تیز سولیوشن (۵۰ میں ۱) میں چند پسوول کو ڈال دیں تو وہ دس منٹ کے بعد اس میں سے صحیح و سالم نکل آتے ہیں۔ ان پر اس کا کوئی ہلکا اثر نہیں ہوتا۔ نیز کچے مکانوں اور جھونپڑوں میں فرش پر گوبری وغیرہ کرنے سے بھی اس دوا کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ بہترین قاتل حشرات (۱) پیس ٹیرین اور (۲) کیروسین آئل ایملشن ہے چنانچہ ذیل میں ان کا بیان کیا جاتا ہے:-

پیس ٹیرین (Pesterne) یہ ناصاف پیٹرولیم ہے۔ یہ ایک قوی قاتل حشرات ہے جو مکھیوں، پتوؤں، بکھڑوں اور دیگر حشرات بلکہ بھڑوں وغیرہ کو بھی فوراً ہلاک کر دیتا ہے۔ اس کا طریق استعمال بھی نہایت آسان ہے چنانچہ فرش کے ذریعے فرش پر اور فرش سے لیکر تین تین فٹ تک دیواروں پر بھی اسے لگا دیتے ہیں لیکن اچھے مکانوں میں یہ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

کیروسین آئل ایملشن Kerosene oil Emulsion: یعنی مٹی کے تیل کا شیرہ بنانے کی ترکیب (۱) معمولی صابن ۳ حصہ (۲) پانی ۱۵ حصہ (۳) مٹی کا تیل ۸۲ حصہ صابن کو آگ پر پانی میں حل کر لیں مٹی کے تیل کو بھی گرم کر لیں اور پھر حل شدہ صابن میں تھوڑا تھوڑا ڈال کر باجم ملا لیں۔ پھر ایک حصہ اس مٹی کے تیل کا شیرہ اگر ہزار حصہ پانی میں ملا کر سولیوشن بنائیں تو وہ اس قدر قوی قاتل حشرات ہوتا ہے کہ اس میں پتو دو منٹ میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

تارپین (Turpentine) یہ بھی مکھیوں اور بھڑوں وغیرہ کو دور کرنے کے لئے ایک بہترین دوا ہے۔ لیکن یہ تند بو اور گراں ہوتی ہے اس لئے کم استعمال ہے۔

بھڑوں کو دور کرنا۔ کمرے کے تمام دروں و دریچوں کو دن بھر کھلا رکھیں اور شام کو خوب بند ہو جانے پر پہلے تمام دروازوں اور دریچوں کی چکیں کھولیں یا اگر تار کے دروازے لگے ہوں تو وہ بند کر دیں اور پھر کمرے میں چراغ یا لمپ روشن کریں دو چار روز ایسا کرنے سے سب بھڑ بھاگ جائیں گے اور اگر گھر کے صحن میں یا آس پاس پانی یا نم نہ ہو تو سب غائب ہو جائیں گے۔

سامان و مکان کو چھوت سے پاک و صاف کرنا

ہر ایک متعدی مرض اور وبائی مرض کے مریض کے کم قیمت کثیف اسباب کو اور بالخصوص مریضان ہسینہ و جیچک و طاعون و محرقہ اپنی کے لباس و بستر بلکہ چار پائی تک کو جلا دینا ہی بہتر ہے تاکہ ان سے اوروں کو چھوت لگنے کا اندیشہ بھی جاتا رہے لیکن اگر لباس وغیرہ قیمتی ہو یا کسی اور وجہ سے وہ جلا یا نہ جاسکے۔ تو پھر اس کو حسب ذیل طریق سے ڈس انفیکٹ یعنی پاک و صاف کرنا کرنا چاہئے۔

اسباب کو چھوت سے پاک و صاف کرنا

(۱) اگر سرکاری محکمہ صفائی کی طرف سے شہر میں کسی مقام پر بھاپ سے پاک کر نیوالے آلہ ڈسٹیم ڈس انفیکٹر سے کپڑوں وغیرہ کے پاک و صاف کرنے کا انتظام کیا گیا ہو۔ تو تمام بستر بچھونے اور فرش فروش وغیرہ کو جو کہ بھاپ سے خراب نہ ہونے والے ہوں پاک و صاف (ڈس انفیکٹ) کرنے کیلئے وہاں پر بھیج دینا چاہئے۔ اور اگر ایسا انتظام نہ ہو تو پھر ان تمام اشیاء کو خوب احتیاط پاک و صاف کریں چنانچہ۔

(۲) تمام سوئی اور کتانی (لینن) کپڑوں کو نصف گھنٹہ تک پانی میں جوش دیکر یا ۵ فیصدی والے کاربالک لوشن میں ۲ گھنٹے تک بھگو کر پھر نہیں گرم پانی اور صابن سے دھوا کر دھوپ میں خشک کرالیں یا دھونے کیلئے دھوبی کے یا لانڈری میں بھیج دیں اور ان کو کپڑوں کی کیفیت سے بھی مطلع کر دیں۔

(۳) کمبل اور گرم کپڑوں وغیرہ کو ۵ فیصدی والے کاربالک لوشن میں یا نی پائرنٹ پانی میں ۱۰ گھنٹے تک بھگو کر پھر لاکر۔ اس میں ۱۲ گھنٹے تک بھگو رکھیں اور پھر دھوا لیں۔ کمبلوں کو پانی میں ڈال کر جوش نہیں دینا چاہئے۔

(۴) تمام ریشمی کپڑوں کو کئی روز متواتر دھوپ میں ڈالتے رہیں اور جن پر آلالش یا نجاست کے لگے ہوئے کا شبہ ہو انہیں ۵ فیصدی والے کاربالک لوشن میں دو گھنٹے بھگو کر دھوا لیں۔ یا ریشمی کپڑے دھونے والی لانڈری میں دھوا لیں۔

(۵) لحاف۔ تو شک۔ گدیے اور تکیے وغیرہ کو یا تو گرم پانی کی بھاپ کے ذریعے پاک و صاف کرنا کرنا چاہئے اور یا گندھک یا فارمے لین کی دھونی سے پاک و صاف کرنا چاہئے لیکن کمرے میں ان کو ایسی احتیاط سے پھیلایا جائے کہ گندھک وغیرہ کا دھواں

ان میں بخوبی سرایت بھی کر جائے اور ان کو آگ لگنے کا ذرا بھر بھی اندیشہ نہ ہو و دھونی دے چکنے کے بعد ان کو ایک دو روز دھوپ میں پھیلے رکھنا چاہئے تاکہ گندھک کی بو ان میں سے نکل جائے۔

(۶) پارچہ یا کپڑے سے آراستہ اشیاء مثلاً کوچ وغیرہ پر ۵ فیصدی والا کاربالک لوشن بذریعہ سپرے ڈال دیا پاش یا فوارہ بخوبی چھڑک کر ان کو تین چار روز تک دھوپ میں ڈالے رکھیں۔

(۷) بھونی و دھاتی اسباب ظروف شیشہ و چینی اور شیشہ دار چوکھڑیں لگی ہوئی تصاویر وغیرہ کو پہلے ۵ فیصدی دالے کاربالک لوشن سے بذریعہ برش یا اسفنج یا پارچہ پونچھیں اور پھر ان کو گرم پانی اور صابن سے بالخصوص چوبی اشیاء کو خوب ملکا بھی طرح سے دھوا دیں۔

(۸) اچھی اسباب کو ایک فیصدی دالے فارمے لین سولیوشن سے اسفنج کریں۔

(۹) ظروف لگی یعنی مٹی کے برتنوں کو اول توڑ ہی دینا چاہئے لیکن اگر پاک و صاف ہی کرنا ہو تو ان کو آدھ گھنٹہ تک گرم تنور یا بھٹی یا چولہے میں رکھیں۔

(۱۰) مریض کے کھانا پکانے اور کھانے پینے کے برتنوں کو پندرہ منٹ تک کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر جوش دے لیں۔ دستہ دار چھری بکٹے وغیرہ تیز حرارت پر خراب ہو جایا کرتے ہیں۔ اسلئے ان کو ایک فیصدی دالے فارمے لین سولیوشن میں دو گھنٹے تک ڈال رکھیں۔

(۱۱) کاغذ کتب اور سادہ تصاویر کو جس کمرے میں فارمے لین کی دھونی دینی ہو وہاں رکھ دیں۔

مکان اور کمرہ مریض کو چھوٹے پاک و صاف کرنا

(۱۲) جس مکان کے کسی ایک کمرہ میں کسی متعدی مرض کا مریض رہا ہو اس کمرہ کو تو خاص طور پر نہایت احتیاط سے ڈس انفیکٹ یعنی پاک و صاف کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے آس پاس کے کمروں میں بلکہ اگر ہو سکے تو سارے مکان میں سفیدی کر دینی چاہئے۔ اور کمرہ مریض کو چھوٹ سے پاک و صاف کرنے میں ان ہدایات پر عمل کرنا چاہئے۔

کمرے کو ڈس انفیکٹ پاک و صاف کرنا کرنے سے پہلے اس کی دیواروں کو جھاڑنے یا فرش پر جھاڑو نہ دینے دیں کیونکہ ایسا کرنے سے گرد و غبار میں جراثیم مرض کے اُٹنے سے اس کمرے کے صاف کرنے والوں کے مبتلائے مرض ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

پہلے کمرے کے در و دریچہ کو کھول کر اس میں تازہ ہوا کی آمد و رفت ہونے دیں پھر اس کی دیواروں کو کھرچا دیں اور اس کھرچن کو دھوا دیں لیکن فرش کو نہ کھدوائیں پھر ایک

فیصدی والے فارے میں ہو لیونشن کو بذریعہ چکاری یا دستی لمپ دیواروں اور فرش پر چھڑک دیں اور دوسرے مدزاس میں سفیدی کرا دیں۔

کمرے کے دیواروں اور کھڑکیوں کی چوکتوں اور تختوں کو پہلے مرکری لوشن یا کاربالک لوشن سے اچھی طرح دھلوا دیں اور پھر کاربالک سوپ اور پانی سے خوب دھلوا دیں۔ اگر کمرے کی دیواریں کچی ہوں تو پلستر کو کھڑچا کر نیا پلستر کرا دیں یا کم از کم سفیدی کرا دیں۔

نوٹ:- فارے لین کو استعمال کرنے وقت آنکھوں پر محافظ عینک لگائیں اور ایک منٹ کے بعد سے منہ ڈھانپ لیں تاکہ اس کے چھینٹے آنکھوں اور مشہ نہ پڑیں۔

چھوت دار مکان کو پاک و صاف کرنے والے اشخاص کو مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا ہے

(۱) چھوت دار کمرے کو صاف کرتے وقت پہننے کے لئے علیحدہ کپڑے پہننے چاہئیں اور جب

کمرے کو صاف کر چکیں تو ان کپڑوں کو اتار کر خوب صابن مل کر غسل کر لینا چاہئے۔

(۲) کمرے میں داخل ہوتے وقت منہ کو دھال وغیرہ سے ڈھانپ لینا چاہئے اور پہلے

اس کی دیواروں اور فرش پر کاربالک لوشن یا مرکری لوشن وغیرہ چھڑک دینا چاہئے تاکہ

اس کی دیواروں وغیرہ کو جھاڑنے وقت گرد نہ اڑے۔

(۳) کمرے میں ہمیشہ جوتا پہن کر جانا چاہئے ننگے پاؤں ہرگز نہ جانا چاہئے۔

(۴) کام کر چکنے کے بعد ہاتھوں کو خوب پاک کر کے دھو لینا چاہئے اور اگر کاربالک لوشن

کا استعمال کیا ہو تو ہاتھوں پر بیٹھانیل مل لینا چاہئے۔

چھوت دار کمرے کو پاک و صاف کرنے کا دوسرا طریق اُسے دھونی دینے کا ہے اس

غرض کیلئے عام طور پر سلفیورس ایسڈ گیس یعنی گندھک کے دھوئیں کی یا فارم الیڈی ہائیڈ

کیس یا کلورین گیس کی دھونی دیا کرتے ہیں۔

گندھک کی دھونی دینا

جس کمرے میں گندھک کی دھونی دینی ہو اُس میں سے تمام آرائشی سامان اور ہر ایک

چیز جو خراب ہونے والی ہو خصوصاً وہ کی چیزیں وغیرہ باہر نکال لیں غرض فروشن

اور بسترو وغیرہ کو باہر نکال کر بطریق مذکورہ بالا پاک و صاف کر لیا جائے اور اگر بعض گدیے

یا لحاف وغیرہ کمرے میں پھیلا دیئے جائیں تو کچھ مضائقہ بھی نہیں ہے۔ پھر کمرے کے دروازے

دریچوں کو بند کر دیں اور اگر ان میں کوئی سُورخ وغیرہ ہو تو اس پر کاغذ لگا دیں۔ چھتی اور انگلیٹھی کے سُورخوں کو کاغذ یا چلیٹھروں سے بند کر دیں۔ تاکہ ہوا اندر باہر آجائے سکے۔ اور گندھک کے جلانے سے پیشینہ کمرے کی دیواروں اور فرش کو پانی سے تر کر دینا چاہئے یا کھولتے ہوئے پانی کی ایک بڑی دھبھی کمرے میں رکھیں پھر فی ہزار مکعب فٹ جگہ کھیلے تین پونڈ گندھک جلانی چاہئے۔ پس اگر کمرہ چھوٹا ہو تو گندھک کو ایک سوپے کی کڑاہی یا لگن یا طشت وغیرہ میں ڈال کر اور اس کو کسی پانی کے ٹب میں رکھ کر تاکہ آگ وغیرہ لگنے کا اندیشہ نہ رہے کمرے کے نیچے میں رکھ دیں اور اگر کمرہ بڑا ہو تو گندھک کو دو تین کڑاہیوں وغیرہ میں ڈال کر کمرے میں ایک دو جگہ رکھ دیں پھر سب دروازے وغیرہ بند کر کے گندھک پر تھوڑی سی بقیہ لیٹھ سپرٹ یا مٹی کا تیل ڈال کر اس کو دیا سلائی سے آگ لگا دیں یا چند دھکتے ہوئے کوئلے رکھ دیں اور خود فوراً باہر آجائیں اور جس دروازے سے باہر آئیں اس کو بھی فوراً بند کر دیں اور گندھک کو جلنے دیں اور کمرے کو چوبیس گھنٹے یا کم از کم بارہ گھنٹے تک بند رکھیں اور پھر کم از کم اتنا ہی عرصہ کمرے کے دروں اور دریچوں وغیرہ کو کھلا رہنے دیں تاکہ اس میں تازہ ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہو جائے۔ اگر گندھک جلتے وقت لحاف یا تو شک وغیرہ کمرے میں پھیلائے گئے تھے تو اب ان کو باہر نکال کر سارا دن دھوپ میں ڈال رکھیں تاکہ گندھک کی بو ان میں سے نکل جائے۔

نوٹ ۱۔ مہولی گندھک کی نسبت رول گندھک یا گندھک کی بتیاں جلانی بہتر ہوتی ہیں۔

فارمے لین کی دھونی دینا

اگر فارمے لین کی دھونی دینی ہو۔ تو اس کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ ۲۵ یا ۳۰ فارمے لین ٹیبلٹس (Formalin Tablets) یعنی فارمے لین کی ٹھیکہ لیکر ان کو الفارمنٹ لمپ (Alformant Lamp) کے ٹین پر رکھ کر اور اس کے نیچے سپرٹ لمپ رکھ کر اس کو روشن کر دیتے ہیں پچیس تیس فارمے لین کی ٹیکوں کی دھونی ایک ہزار مکعب فٹ جگہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ فارمے لین کی دھونی بھی ویسے دی جاتی ہے۔ جیسے کہ گندھک کی لیکن چونکہ یہ گندھک کی نسبت کم خرچ آسان اور زیادہ مؤثر ہے۔ اس لئے اب گندھک کی نسبت زیادہ تر فارمے لین

کی دھونی ہی دی جاتی ہے +

نوٹ ۱۔ فارمیلین کی دھونی دینے سے فارمیلڈی ہائیڈر Formaldehyde.

گیس پیدا ہوتی ہے جو قوی مزیل عفونت یا جزم کش ہے۔ اصل چیز گیس ہی ہے۔ فارمیلڈی ہائیڈر Formaldehyde. کے ۲۰ فیصدی دے آبی سولوشن کو فارمیلین Formalin. کہتے ہیں لیکن اب اس کی مذکورہ بالا خشک ٹکیہ بھی بناتے ہیں جن سے دھونی دی جاتی ہے +

فارمیلڈی ہائیڈر گیس ایک اور آسان ترکیب سے بھی پیدا کی جاسکتی ہے چنانچہ ایک تام چینی یا لوہے پینی کے سبچہ یا طرف میں دس اونس پرینگے نیٹ آف پوٹاش ڈال کر اس پر ایک پائینٹ فارمیلین ڈالیں۔ اس ہے اس قدر گیس پیدا ہوتی ہے جو دو ہزار (۲۰۰۰) مکعب فٹ جگہ کو ڈس انفیکٹ کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اگر موسم خشک ہو تو کمرے کی دیواریوں اور فرش پر پانی چھڑک کر کمرے کی ہوا کو مرطوب کر دینا چاہئے۔ اور کمرہ کی حرارت ۶۰ سے ۷۰ ف ہونی چاہئے اور عرصہ تصفیہ و تزکیہ چھ گھنٹے ہونا چاہئے +

سرکاری محکمہ صفائی میں اکثر سیال دافع تعفن ادویہ ہی استعمال کی جاتی ہیں لیکن وہ ایک قیمتی دوا پاش آلہ سے چھڑکی جاتی ہیں۔ پہلے تمام در و دیوار اور چھتوں پر بند یہ توارہ دوا چھڑکی جاتی ہے اور آخر میں فرش اور دیگر سامان پر۔ دوا چھڑکنے کے بعد چھ گھنٹے تک کمرے کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر اسے دھلوا دیتے ہیں۔ ایک گیلن رہ سیر پانی میں چھ اونس (۳ چھٹاک) فارمیلین ملا کر استعمال کرتے ہیں اس سے اشیاء پر داغ نہیں پڑتے۔ لیکن بعض آئی زال (Izal) وغیرہ کا ایک فیصدی کا سولوشن بھی استعمال کرتے ہیں +

سیڑھیوں اور کمرہ کے آس پاس کے چھوٹے چھوٹے راستوں میں اگر ایسے راستے ہوں، تو دوا پاش آلہ سے دوا چھڑک دینی چاہئے۔ یا ان کی ساری سطوح کو دوا سے تر کر دینا چاہئے +

(۱) آئی زال (۲) سیلین (۳) ہائیپوکلورس میں سے کسی ایک ۵ فیصدی الیویشن یا دو چھڑ جائے بھڑک۔ سیر پانی میں ملا کر بنا ہو سولوشن یا کانڈیزیشن وغیرہ بھی اس غرض کیلئے استعمال کر سکتے ہیں

کلورین گیس کی دھوئی دینا

گن۔ صک کے دھوئیں کی طرح کلورین گیس بھی کمرے کو پاک و صاف کرنے میں استعمال کی جاتی ہے لیکن چونکہ یہ گیس پھیپھڑوں کے لئے نہایت خراش دار ہوتی ہے پس جب اس کو استعمال کرنے لگیں تو فوراً کمرے سے باہر آجائیں۔ یہ گیس کئی ترکیبوں سے تیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ:-

۱۔ کلوری نیٹڈ لائٹم دیا، بلیچنگ پاؤڈر ۲ پونڈ۔ سٹرلگ سلیفٹورک ایسڈ دیا، ہائیڈرو کلورک ایسڈ ۱ پونڈ۔ کلوری نیٹڈ لائٹم کو ٹی کے ایک فارخ برتن مثلاً گونڈا یا کنڈالی میں رکھ کر اس پر تیزاب ڈال دینا چاہئے۔ اس میں سے اس قدر کلورین گیس پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک ہزار مکعب فٹ جگہ کو دھوئی دینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

نوٹ:- یہ گیس شیشے کی بند نلیوں میں بھری ہوئی فروخت ہوتی ہے۔ پس سبک آسان اور بہتر ان کو لیکر استعمال کرنا ہے اور اس سے اشیاء پر داغ بھی پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اب اس کو بہت ہی کم استعمال کرتے ہیں۔ صرف اس وقت کہ جب گندھک یا فارمے لین کا انتظام نہ ہو سکے۔

فائدہ:- گندھک فارمے لین یا کلورین کی دھوئی دے چکنے کے بعد جب بند کمرے کو کھولا جائے تو جو آدمی اس میں داخل ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ناک منہ اور آنکھوں پر پانی سے نم کیا ہوا ایک رد مال یا کپڑا رکھے تاکہ دھوئیں کا مخرب اثر نہ ہو۔ فارمے لین کی بوتلوں کو زائل کرنے کے لئے کمرے میں اذھر اذھر تھوڑا سا ایونیا چھڑک دیں اور گندھک کی بوتلوں کو زائل کرنے کے لئے خوشبودار سرکہ چھڑک دیں اور کمرے کو ۲ گھنٹے تک کھلا رہنے دیں اور پھر اسے صاف کر کے استعمال کریں۔ کمرے میں دھوئی دینے کے بعد اس میں سفیدی کر دینی اور بھی اچھی بات ہے اور اگر کمرے کی دیواروں پر آرائشی کاغذ لگا ہوا ہو تو بہتر یہی ہے کہ دھوئی دینے سے قبل یا بعد اس کو بھی کھرچ کر اتر دینا چاہئے اور دنیا کاغذ لگوادینا چاہئے۔

ہلک جڑی میں کمرے کی دیواروں کو سچے خشک ڈبل روٹی سے رگڑتے ہیں اور اس طرح کرنے سے ڈبل روٹی کا جو چورہ سا جھڑتا ہے اسے احتیاط سے اکٹھا کر کے جلادیتے ہیں اور پھر کمرے کی دیواروں بچتوں فرش اور دیگر چوبی اسباب وغیرہ پر ۵ فیصدی طاقت کا کاربالک لوشن بہت اچھی طرح سے چھڑک دیتے ہیں۔ اس ترکیب سے یقینی طور پر چھوٹ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

عام متعدی امراض

اسد نام طبی نام ڈاکٹری نام
 عام متعدی امراض متعدی امراض عامہ جنرل انفیکشن ڈیزیزز
 General. Infectious D
 چونکہ ہر قسم کے بخار بھی عام متعدی امراض میں شامل ہیں اس لئے پہلے بخاروں
 کا ہی بیان کیا جاتا ہے۔

بخار۔ بخارات

اسد نام طبی نام ڈاکٹری نام
 بخار۔ بخارات مٹھی۔ جھیت فیور۔ فیورز
 Fever.
 تپ۔ تپیں تپ۔ تپہٹا پائی۔ ریکسیا
 Pyrexia.
 تعریف بخار (مختصر) حرارت جسم کا حد اعتدال (۳۷ و ۹۸) درجہ فارن ہائٹ سے
 بڑھ جانا بخار کہلاتا ہے۔

تعریف بخار (مفصل) بخار وہ غیر طبعی حالت ہے جو کسی متعدی مرض کے زہریلے
 مواد یا جراثیم کے جسم میں داخل ہونے سے پیدا ہوتی ہے اس میں حرارت جسم حد اعتدال
 سے بڑھ جاتی ہے۔ حرکت نبض و تنفس تیز ہو جاتی ہے۔ زیادہ کیسیا دی تغیرات واقع
 ہونے سے جسم تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اور پیدائش رطوبات و اخراجات فضلات میں
 خلل و فتور واقع ہو جاتا ہے۔

ماہیت بخار۔ متقدمین اطباء یونان و یورپ تو بخار کو مرض یا علامت مرض
 مانتے تھے۔ لیکن متاخرین و موجودہ اطباء یورپ بخار کو علامت مدافعت مرض
 مانتے ہیں ایسے ہی صحیح ہے۔ کیونکہ بخار درحقیقت مدافعت قہوی (دستی) مادہ مرض (ہر
 اور اس لحاظ سے بخار جسم کی مدافعتی و حافظتی تدابیر میں سے ایک اہم تدبیر ہے۔
 جو مناعت یا جسمی قوت مدافعت کی پیدائش سے متعلق ہے یعنی جب کسی نوعی متعدی
 مرض (مثلاً چھپک یا طاعون وغیرہ) کے جراثیم جسم یا خون میں داخل ہو جاتے ہیں تو

طبیعت یا قوت حیات روائل فورس، اُن کی مدافعت کے لئے جو تدابیر اختیار کرتی ہے ان میں سے ایک اہم تدبیر بخار بھی ہے پس بخار درحقیقت مرض یا علامت مرض نہیں بلکہ یہ علامت مدافعت مرض اور جزو و شفا مرض ہے۔ کیونکہ حملہ آور غزوہ یا دشمن تو وہ جراثیم مولد مرض ہیں اور بخار اس بات کی علامت بلکہ دلیل ہے کہ مملو جسم مرض سے مصروف مدافعت و مجاہدہ یا مصروف پیکار ہے۔ چنانچہ اکثر جراثیمی یا متعدی امراض کا جب حملہ ہوتا ہے تو اس کے دوران میں بخار ضرور ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ عام طور پر بخار کو ہی مقدم مرض تصور کیا جاتا ہے لیکن اکثر تجربہ کار اطباء کو یہ معلوم ہے کہ ورم یا ریتون پیری ٹوٹائٹس، اور دروہیلو ذات الجنب۔ پیلو رائٹس وغیرہ امراض کے شدید حملوں میں دفع مرض کے لئے بخار کی شدت لازمی ہے۔ اسی لئے اس قسم کے بخاروں کو لازمی بخار کہا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخار کا واقع ہونا یا لازم ہونا دفاع مرض یا شفا مرض کا ایک جزو ہے گویا بخار اُن محضی اعمال بدنہ کا خارجی اظہار ہے جو طبیعت مقابلہ مرض اور حصول شفا کے لئے کام میں لاتی ہے۔

بخار دہ از دیا و حرارت۔ امراض متعدیہ دُسرہ میں کیفیت یا عمل بخار مرض کے درجہ حرارت (ٹیمپریچر) کے ازدیاد کے ساتھ اس قدر متحد و مشترک ہے کہ اظہار ازدیاد حرارت کے لئے بالعموم اصطلاح بخار (فیور)، استعمال کی جاتی ہے اور اسی طرح ٹیٹائی اصطلاح پائی ریگیسیا جو فیور یا بخار کی مترادف ہے، کا مشکوک و مشتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض مصنفین تو ازدیاد حرارت جسم کے لئے اس کو استعمال کرنے میں اور بعض عدوی یا مرض متعدی میں حرارت جسم کے بڑھ جانے کے لئے اس اصطلاح کو مخصوص کرتے ہیں۔ اور بعض اس کو کبھی پہلے معنوں اور کبھی دوسرے معنوں میں استعمال کرتے ہیں لیکن پائی ریگیسیا (Pyrexia) درحقیقت فیور (Fever) یعنی

بخار کا مترادف ہے۔ اور ٹائی پیر پائی ریگیسیا (Hyperpyrexia)

ٹائی فیور (High Fever) یعنی نیز بخار کا۔ لیکن جب جراثیم مولد مرض یا جسمی مادہ مرض کی سرایت کے بغیر بعض دیگر اسباب مثلاً ورزش یا ریاضت یا ٹیٹائی لکس سے حرارت جسم بڑھ جائے۔ تب اسے ڈاکٹری اصطلاح میں ٹائی ہیپرتھرمیا (Hyperthermia)

یعنی ازدیاد حرارت یا حرارت کا بڑھ جانا کہتے ہیں اسے بخار نہیں کہتے۔ پس بخار

در حقیقت ایک پیچیدہ عمل ہے جس میں احتمال درجہ حرارت جسم کے رد فعل یا مدافعت کا صرف ایک جزو ہے۔

طبی نوٹ۔ بقول اطباء یونانی بخار ایک مرض ہے جس میں حرارت غریبہ یا تو خود قلب میں مشتعل ہوتی ہے یا کسی دوسرے عضو میں پیدا ہو کر قلب میں آجاتی ہے اور پھر یہاں سے شرائین کی راہ خونِ رُوح کے واسطے سے تمام بدن میں سرایت کر کے افعالِ طبعی میں ضرر پیدا کر دیتی ہے۔

یونانی حکماء حرارت کی یہ تین قسمیں مانتے ہیں (۱) حرارتِ اسطغسی جس کو حرارتِ غنصری یا حرارتِ تابری بھی کہتے ہیں۔ یہ جسم انسان یا حیوان میں جُزندی کا رُبُن سے پیدا ہوتی ہے۔ اور بقائے حیات تک نہیں بلکہ بقائے وجود تک باقی رہتی ہے (۲) حرارتِ غریزی (۳) اصل میں (۴) جس کو حرارتِ طبعی یا حرارتِ اصلی بھی کہتے ہیں۔ یہ بدن کی اصلاح کرتی اور اس کو تعفن و فساد سے محفوظ رکھتی ہے (۵) حرارتِ غریبی جس کو حرارتِ غیر طبعی یا حرارتِ مرضی بھی کہتے ہیں۔ یہ مضر بدن ہے اور اس میں تعفن و فساد پیدا کرتی ہے۔
 فائدہ۔ بقول جالینوس جب تک حرارتِ اسطغسی حد اعتدال تک قائم رہتی ہے اور اس سے بدن کے افعالِ طبعی میں ضرر واقع نہیں ہوتا تب تک اسی کو حرارتِ غریزی کہتے ہیں لیکن جب وہ درجہ اعتدال سے تجاوز کر کے طبعی افعالِ بدن کو مختل کر دیتی ہے تب اسی کا نام حرارتِ غریبی ہو جاتا ہے۔
 یہی صحیح مذہب ہے۔ مولف، لیکن بعض حکماء حرارتِ غریبی کو ایک خارجی حرارت سمجھتے ہیں۔

اگر نظم حرارت و تغیرات جسم (کیمیادی تغیرات) اور ان اسباب کا جو نظم حرارت کے احتمال کا باعث ہوتے ہیں۔ بغور مطالعہ کیا جائے تو بخار کی اہمیت فوراً سمجھ میں آجاتی ہے اور اس طرح سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ بطور اصول علاج کارآمد ہوتی ہیں اس بارہ میں درجہ حرارت (ٹیمپریچر) کو خاص اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ تھرمامیٹر کے درست استعمال سے صرف درجہ حرارت کا اندازہ کر کے فتنہ مرض کو سوچ سمجھ سکتا ہے اسے دیگر مبہم تغیرات جسم یا علاماتِ مرض کو پیچیدہ طریقوں سے معلوم کرنے کی چندان ضرورت نہیں ہوتی۔
 پیدائش حرارت جسم میں کیمیادی تغیرات ہر وقت واقع ہوتے رہتے ہیں چنانچہ تنفس ہر وقت جاری رہتا ہے دل ہمیشہ حرکت کرتا اور خون رگوں میں دور کرتا رہتا ہے۔
 معدہ اور آنتیں مفہم غذا میں مصروف رہتی ہیں جگر نلی اور گردے وغیرہ بھی اپنا اپنا کام انجام دیتے رہتے ہیں غرضیکہ تمام اعضاء جسم اپنے اپنے طبعی افعال انجام دیتے رہتے ہیں لہذا ان میں کیمیادی تغیرات واقع ہو کر حرارتِ بدن یعنی حرارتِ غریزی بھی ہمیشہ

پیدا ہوتی رہتی ہے لیکن چونکہ تمام جسم کے افعال و حرکات زیادہ تر عضلات جسم سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے جسم کا زیادہ تر حصہ یعنی ۸ حصہ عضلات سے بنتا ہے اس لئے عضلات کی حرکات سے یعنی ان کے سکڑنے اور پھیلنے سے ان میں دیگر اعضاء جسم کی نسبت بہت زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ زیادہ محنت کا کام کرنے یا ورزش کرنے سے حرارت بدنہ بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ حرکت تنفس تیز ہو کر اور پسینہ آکر پیدا شدہ حرارت ساتھ ساتھ خارج ہوتی جائے۔ تو جسم بہت جلد گرم ہو جائے اسی لئے جب عضلات میں تشنج ہوتا ہے تو حرارت جسم بھی بہت بڑھ جاتی ہے چنانچہ مرض کزاز اور دیگر تشنجی امراض میں حرارت جسم اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ مریض کے مرجانے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک اس کا جسم گرم رہتا ہے۔ اکثر بچہوں کے شروع میں جاڑا لگتا ہے۔ اس سے بھی عضلات میں تشنج ہو کر زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے اور جسم کی اندرونی حرارت بڑھ جاتی ہے۔

انحرارج حرارت۔ حرارت بدنہ زیادہ تر بذریعہ جلد خارج ہوتی ہے کیونکہ حرارت ہمارے جسم سے نکل کر آفتاب کی شعاع کی مانند برابر چاروں طرف پھیلتی رہتی ہے (ریڈی ایشن) اور جو سرد چیزیں ہمارے جسم سے ملاتی ہوتی ہیں تو وہ بھی حرارت کو جذب کر لیتی ہیں باحار ان میں منتقل ہو جاتی ہے (کنڈکشن) نیز بذریعہ بخارات و پسینہ (ایواپوریشن) حرارت خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح بذریعہ تنفس اور دیگر فضلات مثلاً بول و برا کیساتھ بھی حرارت بدنہ خارج ہوتی ہے لیکن زیادہ تر حرارت بذریعہ جلد ہی خارج ہوتی ہے۔ اعتدال حرارت۔ اگرچہ جلد اور تنفس کے ذریعے حرارت جسم برابر خارج ہوتی رہتی ہے اور سردی کا اثر بھی بیرونی حصہ جسم پر ہوتا ہے وغیرہ لیکن باوجود ان باتوں کے حرارت ہمیشہ اعتدال پر قائم رہتی ہے اس کا کیا سبب ہے؟ اس کا یہ سبب ہے کہ جس طرح سے حرارت جسم میں برابر پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح سے وہ جسم سے برابر خارج بھی ہوتی رہتی ہے پس اس وجہ سے وہ اعتدالی حالت پر قائم رہتی ہے۔

انتظام اعتدال حرارت۔ دنیا میں دو قسم کے حیوانات ہیں ایک سرد خون والے (کوئلڈ بلڈ) اور دوسرے گرم خون والے (وآرم بلڈ) سرد خون والے حیوانات مثلاً مچھلی مینڈک سانپ چھپکلی وغیرہ کی حرارت بدنہ ان کے دور کے پانی یا ہوا کی حرارت کے

برابر ہوتی ہے اگر پانی یا ہوا گرم ہوتی ہے تو ان کا جسم بھی گرم ہوتا ہے۔ اور اگر پانی یا ہوا سرد ہوتی ہے تو وہ بھی سرد ہو جاتے ہیں لیکن گرم خون ذیلے حیوانات نے مثلاً انسان نے انتظام کرتے کرتے اور متواتر سردی و گرمی کا مقابلہ کرتے کرتے اپنی حرارت بدنہ کے نظام یا ضبط کی ایسی عمدہ قابلیت پیدا کر لی ہے کہ سخت سے سخت گرمی اور شدید سے شدید سردی میں بھی ان کے جسم کی اندرونی حرارت ہمیشہ ایک معین و متوسط درجہ ۳۷ درجہ فارن ہوتا ہے یا ۹۸ درجہ سینٹی گریڈ اپنا قائم رہتی ہے اور یہ انتظام اعتدال حرارت بدنہ نظام عصبی کے تابع ہے جو گرم خون ذیلے حیوانات میں نسبتاً بہت اعلیٰ و مکمل ہے۔ پس خیم انسان میں (۱) پیدائش حرارت (۲) اخراج حرارت اور (۳) اعتدال حرارت تینوں باتیں نظام عصبی کے تابع ہیں چنانچہ دماغ کا وہ حصہ جو کہ پیدائش حرارت پر حکمران ہو اسے (۱) مرکز مولد حرارت و تھرموجنس لے ٹک کہتے ہیں اور وہ حصہ جو کہ اخراج حرارت پر مسلط ہے اسے (۲) مرکز مخرج حرارت و تھرمولائی ٹک کہتے ہیں اور وہ حصہ جو کہ تنظیم اعتدال حرارت ہو اسے (۳) مرکز معتدل حرارت و تھرموٹیک ٹک کہتے ہیں۔ ان میں سے مرکز مولد حرارت دماغ میں جسم نقطہ رکالہس سٹرائی ٹیم میں واقع ہے مرکز مخرج حرارت۔ راس التخلع رینڈلہ میں اور مرکز معتدل حرارت۔ دماغ کے بالائی حصہ و کالٹیکل پورشن میں واقع ہے۔ جب ان دماغی مراکز حرارت کے افعال میں کسی قسم کا خلل واقع ہوتا ہے۔ تو حرارت بدنہ بھی مختل ہو جاتی ہے حد اعتدال سے درجہ حرارت کا بڑھنا تمام صورتوں میں پیدائش حرارت و اخراج حرارت کے تناسب کے اختلال سے واقع ہوتا ہے اور یہ اختلال داخلی یا خارجی یا دونوں اسباب سے واقع ہوتا ہے۔ یعنی حالت بخار میں حرارت بدنہ کا بڑھنا دو طریق سے ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ حرارت پیدا زیادہ ہو لیکن خارج کم ہو جس سے جسم میں حرارت بڑھ جاتی ہے اور بخار کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دوسرے یہ کہ حرارت پیدا تو حسب معمول ہو لیکن خارج کم ہو۔ ایسی صورت میں بھی وہی مذکورہ بالا کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ پیدائش و اخراج حرارت دونوں میں خلل یا فتور واقع ہو جائے۔ اور بالعموم ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ بخار کی حالت میں حرارت پیدا بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اور خارج بھی معمول سے زیادہ ہوتی ہے تاہم بدن میں حرارت درجہ صحت کی نسبت بہت زیادہ رہتی ہے اسی لئے بخار کی حالت

میں ماربانک ایسڈ اور یوریا جو کہ فضلات جسم ہیں اور اجزاء بدنہ کے احتراق سے پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے۔ شدید امراض اور تیز بخاروں میں عضلات اور بدن کی چربی کا تحلیل ہو کر جسم کا لاغر ہو جانا بھی اس امر کی بین دلیل ہے غرضیکہ بخار کی غیر طبعی حرارت نظام عصبی کے اختلال سے ہی پیدا ہوتی ہے یعنی جب کوئی خارجی زہر بدن میں داخل ہو کر با داخلی زہر بدن میں پیدا ہو کر نظام عصبی پر اپنا مودی اثر کرنے میں تو اس سے پیدائش و اخراج حرارت بدنہ کا تناسب مختل ہو جاتا ہے اور حرارت درجہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے جسکو بخار کہتے ہیں اور شدت بخار میں دیگر عصبی علامات مثلاً اعضا شکنی بھیجی۔ بے خوابی۔ درسر اور ہڈیاں وغیرہ بھی اختلال نظام عصبی کی روشن دلیل ہیں۔

اہمیت بخار۔ بخار مناعت یعنی جسمانی قوت مدافعت کا جزو اعظم معلوم ہوتا ہے کیونکہ تجربات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ تیز حرارت یا تیز بخار کی وجہ سے جسم کو قحطی رستی مادہ مرض سے شفا حاصل ہوتی ہے اور خرد بینی جراثیم مرض اگر ہلاک نہیں ہوتے تو تیز حرارت یا بخار سے ان کی سمیت با زہر ضرور خفیف یا کمزور ہو جاتی ہے حرارت کے بڑھ جانے سے جسم میں کیمیائی تغیرات بھی بڑھ جاتے ہیں اور بعض اوقات ان سے خاص قسم کے ہوتے ہیں جو محافظی مواد کی ساخت کے لئے ضروری ہوتے ہیں پس متعدی امراض میں اگر شدید بخار کا ہونا مفید ہے تو پھر جس دوا یا علاج سے شدت حرارت یا بخار میں تخفیف ہوتی ہے اس کے متعلق کیا کہا جاسکتا ہے؟ مثلاً کوئین مایر یا بخار میں مفید ہے لیکن اس کا فائدہ حرارت کو کم کرنے کے سبب سے نہیں بلکہ جراثیم مایر یا کوئینسٹ دنا بود کرنے کے سبب سے اسی طرح بخار میں سرد بانی کے علاج سے علاوہ تخفیف حرارت کے اور بھی اثرات ہوتے ہیں کیونکہ اب یہ بات مسلمہ ہے کہ جلد چونکہ بہت زیادہ نخریکات کو قبول کرتی ہے اس لئے نظام عصبی پر اس کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کے ذریعے یعنی نظام عصبی کے ذریعے جسم کے تمام حصص پر اثر پڑتا ہے۔ پس جسم پر پانی کا اسفنج کرنے سے حرارت بخار میں نمایاں تخفیف ہو جاتی ہے۔

بخار سے موت مختلف شمار و اعداد سے یہ بات ثابت ہے کہ انسان میں بخار سے جو موت یا ہلاکت واقع ہوتی ہے وہ شدت حرارت یا بخار پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ اکثر ڈاکٹروں نے اس بات کو دریافت کیا ہے کہ کبھی بعض دافع بخار ادویہ کے بیجا استعمال

سے نہایت عظیم خطرات پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ سعی بقا میں جسم انسان اپنی تمام مدافعتی قوتوں کو کام میں لاتا ہے اور ان میں سے حملہ یا هجوم جراثیم مرض کی مدافعت کیلئے بخار اہم جزو مدافعت ہے ۔

تنظیم حرارت بدنیہ۔ اور وہ اسباب جو اسے مختل کرتے ہیں۔ ان کا مفصل بیان کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس موضوع پر اہل فن کی کافی توجہ نہیں رہی وجہ ہے کہ خواہ کسی سبب سے حرارت جسم ۳۷° تا ۳۸° سے زیادہ ہو۔ تو اسے عام طور پر بخار ریٹوز یا پانی زہک یا سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ بخار جراثیم کے حملہ کی جسمانی مدافعت اور تنظیمی تنظیم حرارت کا سخی اختلال ہے۔ بلا حرارت بخار۔ بخار کے لئے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ بلا حرارت کے ہی چڑھ جائے۔

چنانچہ اس قسم کا بلا حرارت بخار بھی دیکھا گیا ہے۔ اسے ڈاکٹری اصطلاح میں بلا پانی زہک یا ریٹوز یا پانی فیبرائل ریٹوز کہتے ہیں۔ جب بوڑھے یا کمزور اشخاص میں غدوی رانفیکشن یعنی کسی نوعی مرض کا سستی مادہ سرایت کر جاتا ہے تو چونکہ ان کی جسمانی قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے پس ان میں ایسی صورت یعنی بلا حرارت بخار کی صورت دیکھنے میں آتی ہے۔ اس کی مثال بلا حرارت ٹائیفائیڈ فیور ہے جسے دیکھو اپنے موقع پر۔

بعض دماغی امراض کے شروع میں یا اول لگنے سے حرارت جسم کے غیر طبعی طور پر بڑھ جانے کو جس کا کہ غدوی رانفیکشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بخار سے تعبیر کرنا صحیح نہیں۔ ایسی صورت کو جیسا کہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔ حرارت کا بڑھ جانا دماغی پر تھرمیا کہنا مناسب ہے۔

اسباب بخار (۱) جیسا کہ مذکور ہوا۔ اصل سبب بخار تو غدوی رانفیکشن یا چھت کا لگنا ہے یعنی جراثیم مؤلد مرض یا سستی مادہ مرض کا جسم یا خون میں داخل ہو جانا ہے۔ (۲) لیکن بعض جراثیم کی صرف ذہریں ڈاکسینٹز یا بھی خون میں داخل ہو کر بخار پیدا کرتی ہیں (۳) کثیر اندرونی جریان خون کے مواد سے بھی بخار پیدا ہو جاتا ہے خواہ ایسے خون میں کسی قسم کا فساد واقع نہ ہو لیکن یہ سبب موٹے خون کی فیبرین میں اختلاری کیفیت پیدا ہو کر باعث بخار ہوتی ہے۔ اختلاری کیفیت سے مراد فیبرین کا فاسد ہو جانا ہی ہے۔

(۴) کسی حصہ جسم سے رطوبت کا تراوش پانا (ایکسٹنشن) جیسا کہ ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ

جانے کے بعد رطوبت کے تراوش پا۔ نئے بخار ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسی رطوبت بھی ضرور
ناسد ہوتی ہے۔

(۵) کسی عضو خصوصاً کسی اندرونی عضو میں درم کا ہو جانا بھی بخار کا سبب ہوتا ہے ایسی
صورت میں خود درم بھی کسی نوعی مرض رانٹیکشس ڈیزیز کے جراثیم یا ان کی زہر
کے سمیت کرنے سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس لئے یہ سبب تو در حقیقت پہلا ہی مذکورہ سبب ہے
(۶) بعض گرم ادویہ مثلاً جوہر کچلہ سٹرکینٹن کے استعمال سے بھی حرارت جسم بڑھ جاتی ہے
یا (۷) ورزش یا سیاہنت کرنے سے بھی حرارت جسم بڑھ جاتی ہے یا (۸) تیز دھوپ میں
چلنے پھرنے سے یا شدت کی گرمی میں لو لگنے سے بھی حرارت جسم بڑھ جاتی ہے لیکن جیسا کہ
اوپر بیان کیا گیا ایسی حالت کو بخار نہیں کہتے بلکہ اسے حرارت کا بڑھ جانا (ٹائی ریٹھریا)
سے تعبیر کرتے ہیں۔

علامات بخار چونکہ بخار کی حالت میں کمیادی تندیوں کے سبب جسم بیا و تحلیل
ہوتا ہے اور فضلات جسم رطل و ہار و پسینہ وغیرہ کم خارج ہوتے ہیں پس ان کے جسم
میں رک جانے اور جمع ہوجانے سے مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں بخار خواہ کسی
سبب ہو یا کسی قسم کا ہو لیکن اس میں قریب قریب یہ چند علامات پائی جاتی ہیں۔
حرارت جسم۔ بخار میں حرارت جسم بڑھ جاتی ہے بخار کی ایک معتبر علامت ہے۔
حرارت بڑھنے کے ساتھ ہی حرکت نبض و حرکت تنفس بھی تیز ہو جاتی ہے بحالت صحت
حرارت بدنہ ۳۶ و ۹۸ درجہ فارن ہاٹ ہوتی ہے جب یہ ۹۹ سے ۱۰۱ درجہ تک بڑھ جائے
تو خفیف بخار۔ ۱۰۱ سے ۱۰۳ درجہ تک معمولی بخار۔ ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک شدید بخار۔ اور
۱۰۶ درجہ یا اس سے زیادہ ہو تو نہایت شدید بخار یا محرقہ بخار ہوتا ہے جس کو ڈاکٹری
میں ٹائی پر پائی رنگیسیا کہتے ہیں۔

جلد۔ بخار میں جلد عموماً گرم اور خشک ہوتی ہے لیکن بعض قسم کے بخار مثلاً گٹھیا کے بخار
در و مانگ فنور میں پسینہ زیادہ آتا ہے بعض بخاروں میں سمیت مرض سے جسم پر سرخ
سرخ دانے پھنسیاں یا دوڑے نکل آتے ہیں جیسے چھپک خصوصاً سرخ بخار وغیرہ میں
بعض مسلسل میجادی یا وائی بخاروں میں کمر لگ جاتی ہے۔

اعضاء ہضم۔ بخار میں منہ خشک ہوتا ہے لبوں پر پیڑی جم جاتی ہے زبان بھی خشک

اور درشت ہوتی ہے اس پر سفید یا زرد اور شدید بخاروں میں سیاہ میل رسا و زیناجم
جہاتے ہیں کہنے کے خشک رہنے کے سبب شدت کی پیاس لگتی ہے معدہ اور آنتوں کی
رطوبت کے خشک ہو جانے سے بھوک مر جاتی ہے قبض رہتی ہے کبھی سمیت مرض سے
معدہ و آنتوں میں خراش ہو کر چی ستلانا اور قیئیں آتی ہیں اور بعض بخاروں مثلاً خورقہ بطنی
(اینٹرکس فمور) میں دست آتے ہیں بعض بخاروں میں جگر اور تلی متورم ہو کر بڑھ جاتے
ہیں۔ اور اپنے طبعی افعال ٹھیک طور پر انجام نہیں دیتے۔

دل و دوران خون خون میں حالت طبعی کی نسبت زیادہ گرمی اور جوش ہوتا ہے
دل جلد جلد حرکت کرتا اور مرض تیز اور ابھری ہوئی چلتی ہے جسم کی تمام رطوبات اپنی غلیظت
میں بدل جاتی ہیں اور کم خارج ہوتی ہیں بعض مسلسل یا میعادہ بخاروں کے آخری درجوں
میں دل کی ساخت میں فتور واقع ہو جاتا ہے اور دریدوں میں خونی سوسے پڑ جاتے ہیں
تنفس بخار کی حالت میں تنفس تیز ہو جاتا ہے یعنی سانس جلد جلد آنے لگتا ہے مگر حرکت
نبض کے ساتھ اس کا تناسب قائم رہتا ہے لیکن جب پھیپھڑوں کے پینے میں اجتماع خون
کا پھوسٹے تک کچھ چھن ہوتا ہے یا دیگر عوارض و نتائج واقع ہونے والے ہوتے ہیں تو
ایسی صورت میں تنفس اور نبض کا باہمی تناسب متزلزل ہو جاتا ہے۔

گردے بخار کی حالت میں گردے بھی اپنا فعل درست انجام نہیں دیتے اس لئے
پیشاب رنگین۔ بدبودار اور کم مقدار میں خارج ہوتا ہے اس میں لوریا اور دیگر رطوبات
بڑھ جاتے ہیں شدید بخاروں میں جب بیہوشی واقع ہوتی ہے تو پیشاب بھی عموماً بند
ہو جاتا ہے اور کبھی پیشاب کا پیدا ہونا موقوف ہو جاتا ہے۔

اعضاء تناسل۔ شدید بخاروں میں اکثر نزلیہ رحمی یا جریان خون رحمہ منوراجیا
ہو جاتا ہے اور حاملہ میں استقاط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے۔

نظام عصبی۔ بخار میں نظام عصبی کے فتور سے لرزہ۔ اعضا شکنی۔ درد عضلات
بے چینی۔ بے خوابی۔ درد سر۔ دوران سر۔ تشنج خفیف یا شدید ہذیان بالخصوص شدت حرارت
یعنی ۱۰۶ درجہ یا اس سے زیادہ کی حرارت جس کے ساتھ ہذیان بھی ہوتا ہے وغیرہ مختلف
علامات پیدا ہو جاتی ہیں بعض شدید بخاروں کے اخیر درجہ میں نبض نہایت کمزور چلنے
لگتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ اور غنودگی طاری ہو جاتی ہے وغیرہ۔

اوقات بخار

دورہ بخار دکورس آف فیزور اکثر قسم کے بخاروں میں ایک مخصوص طریق یا ایک معین دور دیکھنے میں آتا ہے۔ چنانچہ ابتداء و انتہاء بخار میں بعض خاص خاص علامات پائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹری میں عام بخاروں کے دور کے تو بالعموم یہ تین درجے مانے جاتے ہیں (۱) ابتداء (۲) انتہاء اور (۳) انحطاط لیکن ایسے بخاروں کے جن میں کہ جسم پہ دلانے یا پھنسیاں یا آبلے وغیرہ نکل آتے ہیں جیسے چھپک یا خسروہ رحمی جلدی۔ لحمی طیفیہ۔ لارپ (لو فیزور) وغیرہ کے بخار میں نیز دیگر نوعی متعدی شدید امراض میں یہ چھ درجات مرض مانے جاتے ہیں ۱) زمانہ اعتقاد مرض (۲) زمانہ ابتداء مرض (۳) زمانہ اذیاء مرض (۴) زمانہ انتہاء مرض (۵) زمانہ انحطاط مرض اور (۶) زمانہ نقاہت۔ چنانچہ ذیل میں ان سب کا مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے +

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
مرض کے پوشیدہ رہنے کا زمانہ	زمانہ اعتقاد مرض	Stage of Latency
مرض کے اندے سینے کا زمانہ	زمانہ جفانت مرض	Period of Incubation

اس صبح آفکے ٹینسی

اس صبح مرض میں جب اسٹیم مرض یا مرض کا دہریا مادہ داخل جسم ہو کر کچھ عرصہ تک نشوونما پاتا ہے۔ اور مرض جسم میں پوشیدہ رہتا ہے اس درجہ میں کوئی علامت مرض ظاہر نہیں ہوتی۔ البتہ بعض حالات میں سستی و کاہلی اور پست ہمتی اور کمی اشتہاء وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ درجہ مختلف امراض میں مختلف ہوتا ہے یعنی بعض میں چند گھنٹے۔ بعض میں چند روز اور بعض میں چند ہفتے وغیرہ۔ اس عرصہ میں جب جراثیم مرض یا مادہ مرض نشوونما پا کر ترقی کر جاتا اور بڑھ جاتا ہے تو پھر مرض کا حملہ شروع ہوتا ہے۔ اور اس کی علامات نمایاں ہوتی ہیں +

مرض کے حملے کا زمانہ	زمانہ استیلاد مرض	Stage of Invasion
مرض کی ابتدا کا زمانہ	زمانہ ابتداء مرض	Stage of Onset

اسٹیم آف ان ویشن

اسٹیم آف آن سیٹ

اس درجہ مرض میں ابتدائی علامات مرض پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ خفیف سردی یا جھرمجھری سے بخار چڑھ جاتا ہے یا خوب ہار اُگرا کر بخار چڑھ جاتا ہے کیسی اس شدت

کا جاڑا چڑھتا ہے۔ مثلاً بخاری یا چوٹھیا بخاریں کہ مریض کے دانت بجنے لگتے ہیں لیکن ایسی حالت میں مریض کے اندر بخار ہوتا ہے۔ بچوں میں اس درجہ بخار میں جاڑا چڑھنے کی بجائے تشیخ ہوتا ہے۔ یعنی اُن کے ماتھے پاؤں اہٹھتے ہیں۔ منہ پر تیور پڑ جاتے ہیں اور آنکھیں اوپر کو چڑھ جاتی ہیں۔ وغیرہ۔

مرض کے بڑھنے کا زمانہ زمانہ ازدیاد مرض سیٹیج آف ایڈوانس
 Stage of Advance
 دالے وغیرہ نکلنے کا زمانہ زمانہ انطفاع سیٹیج آف ارپشن
 Stage of Eruption.
 اس درجہ مرض میں جسم پر دالے یا پھنسیاں وغیرہ نکل آتی ہیں۔ بخار اور دیگر علامات بھی شدید ہوتی ہیں۔

مرض کا انتہائی زمانہ زمانہ انتہاء مرض فیس ٹی جیم
 Fastigium.
 مرض کی انتہا کا زمانہ زمانہ اشد مرض آئیکمی
 Acme.
 اس درجہ میں مرض انتہا کو پہنچ جاتا ہے یعنی بخار نہایت شدید ہوتا ہے اور دیگر علامات بھی شدید ہوتی ہیں۔

مرض کے گھٹنے کا زمانہ زمانہ انحطاط مرض سیٹیج آف ڈیکلینس
 Stage of Defervescence
 مرض کی کمی کا زمانہ زمانہ تخفیف مرض سیٹیج آف ریزولوشن
 Stage of Resolution
 اس درجہ میں مرض یا بخار دفعتاً یا رفتہ رفتہ دور ہو جاتا ہے۔ یعنی بخار بذریعہ تخران تمام دگرانی سس (Crisis) بکثرت پسینہ یا اسہال یا کمسیرا کر جلد (۱۲ سے ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر) اتر جاتا ہے یا بذریعہ تخران ناقص (Lysis) رفتہ رفتہ تین چار روز میں اترتا ہے۔

مرض کے بعد کی کمزوری زمانہ نقاہت سیٹیج آف کن ویلے سٹیس
 Stage of convalescence
 اس درجہ میں مرض تو بالکل رفع ہو چکا ہوتا ہے لیکن کمزوری باقی ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ دور ہو جاتی ہے اور مریض بالکل تندرست ہو جاتا ہے۔ زمانہ نقاہت میں حرارت جسم صبح کے وقت ۹۶ یا ۹۷ درجہ ہوتی ہے۔

طبی نوٹ۔ اوقات مرض۔ المبار نے اُن امراض کے لئے جن کا انجام صحت ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل چار زمانے مقرر کئے ہیں (۱) ابتدائی یعنی مرض کا شروع زمانہ جس میں بیماری پیدا ہوتی ہے (۲) تخران (ازدیاد) یعنی مرض کے بڑھنے کا زمانہ۔ جس میں مرض ساعت بہ ساعت

یا روز بروز بڑھتا ہے۔ (۳) آہستہ آہستہ یعنی مرض کے فائیت درجہ تک بڑھ کر ٹھہرنے کا زمانہ اس میں مرض انتہاء کو پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے۔ یعنی نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے (۴) انحطاط یعنی مرض کے گھٹنے کا زمانہ جس میں مرض گھٹتا ہے اور بالآخر رفع ہو جاتا ہے۔

دافع ہو کہ اگر مذکورہ بالا چاروں زمانے کسی مرض کے اقل سے آخر تک شمار کئے جائیں تو اوقات کلیہ کہلاتے ہیں اور اگر مرض کی ایک نوبت سے دوسری نوبت تک شمار کئے جائیں۔ جیسے جاڑا بخار کی نوبت کے چاروں زمانے، تو ان کو اوقات مجزیئہ کہتے ہیں۔

بخاروں میں موت۔ اڈل تو یہ اس طرح سے واقع ہوتی ہے کہ جب نظام عصبی پر زہریلے دوا کیسینٹز کی شدید زہریلی تاثیر ہو کر تمام افعال بدنیہ مختل ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں موت جلد یعنی چند ہی روز میں واقع ہو جاتی ہے۔ یا جب وہ زہریلے مواد عرصہ دراز تک اپنا زہریلا اثر کرتے رہتے ہیں تب موت دیر سے واقع ہوتی ہے۔ دوسرے شدت بخار یا نیز حرارت بخار سے نہایت ہی کم مریضوں میں موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ موت کے قریب بعض دیگر اسباب سے درجہ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے۔ سو کہ سقوط قوت قلب یعنی ہارٹ کے فیل ہو جانے سے اور چھٹا کر ہر پیچھے کے عوارضات سے موت واقع ہوا کرتی ہے۔

بخار کا اُترنا۔ بخار جیسا کہ مذکور ہوا دو طریق سے اُتر کرتا ہے۔ اول بذریعہ کرائس (Crisis) یعنی بحران نام۔ جس میں کثرت سے پسینہ یا پیشاب یا اسہال آتے ہیں۔ یا بذریعہ کسیرخون بہ جاتا ہے اور اس طرح سے موزی مادہ جسم سے خارج ہو کر بخار چند گھنٹوں میں رفع ہو جاتا ہے۔ دوسرے بذریعہ لائیسیس (Lysis) یعنی بحران ناقص جس میں علامات کو رفتہ رفتہ تخفیف ہو کر بتدریج تین چار روز میں بخار رفع ہو جاتا ہے۔

اقسام بخار

اگرچہ باعتبار حرارت بخار کی درحقیقت دو قسمیں ہیں (۱) نوبتی بخار اور (۲) دائمی بخار اور اسی طرح باعتبار مرض و عرض کے بھی بخار کی دو قسمیں ہیں (۱) مرضی بخار (۲) عرضی بخار لیکن اکثر مصنفین نے باعتبار قیام حرارت بخار کی یہ تین قسمیں لکھی ہیں (۱) دائمی بخار (۲) نوبتی بخار (۳) گھٹنے والا بخار۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی چند قسمیں ہیں۔ چنانچہ ذیل میں

سب کو ترتیب وار مبعہ تعریف بیان کیا جاتا ہے *

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Continued Fever. کینٹی نیوڈ فیور. ممتی دائمہ دائمی بخار

اس قسم کا بخار ایک سے کئی دن تک برابر چڑھا رہتا ہے اور پھر دفتہ ہوا ہوتا ہے۔ آہستہ کم ہو کر اتر جاتا ہے *

پھر باعتبار (۱) مدت حرارت (۲) نوعی خصوصی علامات اور (۳) آبلے یا پھنسیوں وغیرہ کے دائمی بخار کی چند قسمیں ہیں چنانچہ (۱) باعتبار مدت حرارت دائمی بخار کی حسب ذیل قسمیں ہیں جن میں نوعی خصوصی علامات بھی ضرور موجود ہوتی ہیں۔

ایک دن کا بخار. Ephemeral F. انفیمرل فیور. ممتی یوم

اس قسم کا بخار عموماً ایک روز رہا کرتا ہے اور دوڑ دھوپ۔ ٹکان بار بج وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دوڑ دھوپ یا زیادہ محنت و مشقت وغیرہ سے جسم میں جو فضلہ پیدا ہوتی ہے وہ خون میں جذب ہو کر اس قسم کا بخار پیدا کر دیتے ہیں جیسے ٹکان کا بخار۔ ممتی تعبثہ یا فیتیک فیور. Fatigue Fever.

تین دن کا بخار. Three days F. تھری ڈیز فیور. ممتی ثلاثیہ

پانچ دن کا بخار. Five days F. فالو ڈیز فیور. ممتی خماسیہ

یہ ایک قسم کا بخار ہے جو گرمی کی موسم میں ایک قسم کی چھوٹی ٹی کمبی کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے اس قسم کا بخار گرم ممالک مثلاً ہندوستان۔ اٹلی۔ سیستان اور مصر وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

سات دن کا بخار. Seven days F. سینون ڈیز فیور. ممتی سبوع

یہ ایک قسم کا متعدی وبا کا بخار ہے جو سات دن تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ یہی قحط کا بخار ہے *

رباعی بخار. Typhus F. ٹائفیس فیور. ممتی رباعیہ

چودہ دن کا بخار. Spotted F. سپاٹڈ فیور. مطبقہ متراشدہ

یہ ایک شدید متعدی بخار ہے جو تقریباً چودہ دن تک برابر چڑھا رہتا ہے اس میں مریض کھانا ہوتا ہے۔

رباعی بخار. Typhoid F. ٹائفائڈ فیور. ممتی رباعیہ

اکیس دن کا بخار. Enteric F. اینٹرک فیور. مطبقہ متناقصہ

یہ ایک قسم کا رباعی متعدی بخار ہے۔ جو عموماً اکیس دن تک برابر چڑھا رہتا ہے *

۱۲۱، باعتبار نوعی خصوصی علامات کے دائمی بخار کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :-
نوٹ: - دائمی بخار کے تمام اقسام درحقیقت نوعی بخار دیکھنے سے ایک فیور ہیں +

انگریزی نام

عربی نام

اردو نام

Yellow F.

ییلو فیور

حمی اصفر

زرد بخار

Typhus

Typhus

ٹائیفس

حمی یرقانی

تپ زرد

Typhus

یہ گرم ممالک کا ایک قسم کا شدید بخار ہے جس کے ساتھ یرقان ہوتا ہے اور سیاہ رنگ

کی تہیں آتی ہیں اور بعض اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے +

Scarlet F.

سکارلٹ فیور

حمی قرمز

سرخ بخار

Scarlatina.

سکارلے ٹینا

تپ قرمز

تپ سرخ

یہ ایک قسم کا سخت متعدی بخار ہے جس میں گلا متورم ہو جاتا ہے اور بخار کے دو روز بعد

جسم پر سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ یہ درحقیقت واہدار بخاروں میں سے ہے +

Kala-azar.

کالا آزار

حمی اسود

کالا آزار

Black Fever.

بلیک فیور

تپ سیاہ

سیاہ بخار

یہ ایک قسم کا متعدی بخار ہے جس میں جگر اور خالص کتلی بہت بڑھ جاتی ہے اور کمزوری و لاغر ہوتی ہے +

Famine F.

فیمین فیور

حمی قحطیہ

قحط کا بخار

Relapsing F.

ری لپنگ فیور

حمی نکستیہ

لوٹ آنی والا بخار

یہ ایک قسم کا واپائی بخار ہے جو تقریباً ایک ہفتہ تک برابر پھڑپھڑاتا ہے اور پھر تقریباً

ایک ہفتہ کا وقفہ دیکر دوبارہ سہ بارہ چڑھ جاتا ہے +

Dengue.

ڈنگو

حمی الدنچ

ڈنگو بخار

Break-bone F

بریٹک بون فیور

حمی صلابہ

ہڈی توڑ بخار

یہ ایک قسم کا واپائی بخار ہے جس میں جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے +

Influenza.

انفلوینزا

حمی تزلزلہ و بائہ

وابائی بخار

یہ ایک قسم کا واپائی بخار ہے جس کے ساتھ نزلہ کھانسی اور نیوٹیا کی شکایت ہوتی

ہے اور مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ بخار زیادہ دباؤ پھیلتا ہے اس کو جنگی بخار بھی

کہتے ہیں۔ لیکن صحیح طور پر اس کو نزلہ و بائہ کہتے ہیں +

مالٹا بخار مَحْمِی مَالِیْقِیَہ مَلٹا فِیوَر Malta F.

لہریا بخار مَحْمِی مَتَمَوَّجَہ اُنڈیوُلینٹ فِیوَر Undulant F.

یہ ایک قسم کا دائمی بخار ہے جو بنے قاعدہ طور پر بار بار حملہ آور ہوتا ہے اور عموماً دو دو تین تین ماہ تک اور کبھی اس سے بھی زیادہ عرصہ تک رہتا ہے۔

پرسوت کا بخار مَحْمِی نَفَاسِیَہ پُورپَرل فِیوَر Puerperal F.

یہ ایسا قسم کا عفونی بخار ہے جو کہ زچہ کے خون میں مادہ متعفنہ کے جذب ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس بخار کو عفونت نفاسیہ (پورپریل ٹیپس) سے تعبیر کرتے ہیں۔

تپ دق مَحْمِی دَق ہیکٹک فِیوَر Hectic Fever.

یہ ایک قسم کا موزی بخار ہے جو کبھی نوبتی اور کبھی لازمی طور پر ہوتا ہے یہ بالعموم مرض سل کے ہمراہ یا بعض اعضاء کے اور امراض مزمنہ کے ہمراہ واقع ہوا کرتا ہے۔

۱۱) باعتبار جلد پر داغ وغیرہ پڑنے کے دائمی بخار کو فاعدار بخار بھی کہتے ہیں۔

فاعدار بخار مَحْمِی عَظْمِیَہ اَرِپٹو فِیوَر Eruptive F.

اس قسم کے بخار میں جلد پر سرخ سرخ داغ-دبچے-دوڑے-دبے-پھنسیاں یا آبلے وغیرہ نکل آتے ہیں۔ چنانچہ چھپک خسرہ اور طاعون وغیرہ اسی قسم کے بخار ہیں۔

چھپک مَجْدَرِی وَیَرِی اَوَلَا Variola.

سیتلا آبلہ سمال پاکس Small Fox.

یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے جس میں عموماً بخار سے تیسرے روز جسم پر پختا ضخم کے دانے نکل آتے ہیں۔ یہ مرض وبا زچھیدا کرتا ہے۔

خسرہ مَحْمِیَہ میزَلِس Measles.

کھسرا مَسْرُجِی مارِیَلانی Marbilli.

یہ بھی ایک قسم کا دبائی بخار ہے جس میں جسم پر باجرہ کے برابر سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ یہ بخار عموماً بچوں کو موسم بہار میں ہوا کرتا ہے۔

طاعون مَحْمِی طَیْبِک Plague.

یہ ایک قسم کا شدید دبائی بخار ہے جس میں عموماً جگہ جگہ لعل یا گردن کے غدود جاذبہ متعفن ہو کر ایک جاتے ہیں جنہیں بدین کہتے ہیں اور کمال درجہ کا ضعف ہو جاتا ہے وغیرہ۔

(۲) نوبتی بخار۔ بخار کی دوسری قسم نوبتی بخار ہے جو نوبت یا باری سے آتا ہے۔

نوبتی بخار جھٹی ناٹیمہ انٹرمیٹنٹ فیوور

Intermittant F.

جھٹی دائرہ

اس قسم کا بخار۔ نوبت۔ باری یا دورہ سے آتا ہے اس کی بھی یہ تین قسمیں ہیں۔

Ague.

اگیو

جھٹی ناقضہ

موسمی بخار جھٹی مواظبہ کوئڈین فیوور

Quotidian F.

یہ ایک قسم کا طیرانی نوبتی بخار ہے جس کا دورہ ہر روز ہوتا ہے۔

تجاری بخار غلبہ دائرہ ٹریشین فیوور

Tertian F.

یہ ایک قسم کا طیرانی نوبتی بخار ہے جس کا دورہ ہر تیسرے روز ہوتا ہے۔

چوتھیا بخار ربع دائرہ کوارٹن فیوور

Quartan F.

یہ ایک قسم کا طیرانی بخار ہے جس کا دورہ ہر چوتھے روز ہوتا ہے۔

(۳) گھٹنے والا بخار۔ بخار کی تیسری قسم گھٹنے والا بخار ہے جو عموماً صبح کے وقت کسی قدر

کم ہو جاتا ہے۔ اصل میں تو یہ بخار اور اسکے شدید اور خفیف اقسام سب لازمی یا دائمی قسم کے بخار ہیں لیکن بعض مصنفین ڈاکٹروں کی مذکورہ بالا تقسیم کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے بھی ان کو علیحدہ بیان کیا ہے۔

کم ہونے والا بخار جھٹی منتقزہ ریمیٹنٹ فیوور

Remittent F.

صفراوی بخار غلبہ لازمہ

یہ بھی ایک قسم کا شدید طیرانی بخار ہے جو ۵ سے ۱۲ روز تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ لیکن

ہر روز بالعموم صبح کے وقت یا کبھی شام کے وقت کسی قدر خفیف یعنی کم ہو جاتا ہے۔ بخار

کے اس کم یا سست ہونے کو عربی میں فترہ اور انگریزی میں ریمیشن

Remission کہتے ہیں اور اسی لئے ایسے بخار کو عربی میں جھٹی منتقزہ اور انگریزی میں ریمیٹنٹ فیوور

کہتے ہیں۔

بعض خاص خاص شدید علامات کے اعتبار سے ریمیٹنٹ بخار کے یہ چند خطرات اقسام ہیں

محرز بخار جھٹی محرقہ بیلینس ریمیٹنٹ فیوور

Billions R. F.

اس میں بخار بہت تیز ہوتا ہے۔ زبان خشک ہوتی ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے پیٹ میں

درد اور مڑھ ہوتی ہے۔ زرد، سبز یا سیاہ رنگ کے دست و پے آتے ہیں۔ وغیرہ۔

Comatose
Pernicious F. مہوشی کا بخار مٹھی غشیہ کوئے ٹوڑ پر نی شس فیور

اس قسم کا بخار چڑھتے ہی مریض مہوش ہو جاتا ہے اور یہ مہوشی متواتر بڑھتی جاتی ہے۔

Algide
Pernicious F. خبیث بخار مٹھی ٹھنڈیہ آنجاںڈ پر نی شس فیور

اس قسم کے بخار میں مریض مہینہ کی سی علامات پائی جاتی ہیں یعنی دست و قے آتے ہیں شدت کی سپاس لگتی ہے نبض کمزور چلتی ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں وغیرہ۔

Diaphoretic.
Pernicious F. پسینے کا بخار مٹھی عرقیہ ڈایا فور سے ٹک پر نی شس فیور

اس قسم کے بخار میں نوبت پسینہ کے وقت اس کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ مریض نہایت کمزور ہو کر ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

Hæmorrhagic
Pernicious F. خونی بخار مٹھی نزلہ پنے شس فیور

اس قسم کے بخار میں مریض کے ناک و منہ یا متعدد وغیرہ سے جرباں خون ہو جاتا ہے۔
فائدہ:- جیسا کہ تعریف بخار و ماہیت بخار میں بتایا جا چکا ہے۔ اصل بخار وہ ہے جو کسی نوعی متعدی مرض کے جراثیم یا ان کی زہر کے خوں میں ملنے سے پیدا ہوتا ہے پس باعتبار مرض و عرض بھی بخار کی دو قسمیں ہیں (۱) نوعی یا مرضی بخار (۲) عرضی یا علامتی بخار۔

Specific F. نوعی بخار مٹھی نوعیہ سپے سے فلک فیور

Idiopathic F. مرضی بخار مٹھی مرضیہ اینڈیو پٹیک فیور

اس قسم کا بخار کسی نوعی متعدی مرض سپے سے فلک انڈیکشس ڈیزیز کے جراثیم کے جسم میں داخل ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ سوائے مٹھی یوم کے باقی تمام قسم کے مذکورہ بالا دوائی بخار اسی قسم کے بخار ہیں۔

عارضی بخار مٹھی عرضیہ سمپٹوٹیک ریور

Symptomatic F. علامتی بخار مٹھی علامتیہ

اس قسم کا بخار عارضی ہوتا ہے یعنی کسی دوسری مرض کی علامت یا عرض ہوتا ہے جیسے درم کا بخار۔

Inflammatory F. درم کا بخار مٹھی وزمیہ انفلامیٹری فیور

اس قسم کا بخار کسی عضو میں درم یا سوزش ہونے کے سبب پیدا ہو جاتا ہے۔

طبی نوٹ :- طب یونانی میں بھی بخار کی تین قسمیں ہیں (۱) حمی یوم جس میں حرارت مغریہ کا تعلق پہلے روح سے پیدا ہوتا ہے (۲) حمی خلطی جس میں حرارت مغریہ کا تعلق پہلے کسی خلط بدنی سے ہوتا ہے (۳) حمی دق جس میں حرارت مغریہ کا تعلق پہلے اعضاء اصلیہ خصوصاً دل کے ساتھ ہوتا ہے لیکن علاوہ انہیں جالینوس نے بخار کو دو بڑی قسموں حمی مرضیہ و حمی عرضیہ میں بھی تقسیم کیا ہے +

(۲) حمی خلطی (۱) کسی خلط کے جوش دہقان سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ صورت صرف خون کے ساتھ ہی مخصوص ہے یا (۲) کسی خلط کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ صورت ہر ایک خلط کے ساتھ ممکن ہے۔ پس اگر تعفن خون سے بخار ہو۔ تو اس کو حمی دمویہ یا حمی مطبقہ کہتے ہیں۔ اگر تعفن صفرا سے ہو تو حمی صفراویہ۔ اگر بلغم سے ہو تو حمی بلغمیہ (۱) اگر سودا سے ہو تو حمی سوداویہ کہتے ہیں۔ پھر اگر ان اخلاط کا تعفن داخل عروق ہو تو بخار لازم ہوتا ہے۔ اور اگر تعفن خارج عروق ہو تو بخار نوبتی ہوتا ہے۔ پس اس اعتبار سے حمی خلطی بسیط کے حسب ذیل اقسام ہیں +

۱) حمی دمویہ یعنی خونی بخار۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سٹوئوس (Synochus) یعنی جوش خون کا بخار (۲) حمی مطبقہ ٹائیفائیڈ فیوڈ Typhoid F یعنی تعفن خون کا بخار (۳) حمی دمویہ یعنی صفراوی بخار۔ یہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے (۱) غیب دائرہ (ڈائریٹین فیوڈ Tertian F. تھائی بخار جس میں صفرا کا تعفن خارج عروق ہوتا ہے (۲) غیب لازمہ (ڈائریٹین فیوڈ Remittant F. جس میں صفرا کا تعفن داخل عروق یعنی لگوں کے اندر ہوتا ہے +

۲) حمی بلغمیہ یعنی بلغمی بخار۔ یہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے (۱) حمی مطبقہ کوئیڈین فیوڈ Quotidian. یعنی نوبتی بخار یا جاکا بخار جو ہر روز آتا ہے۔ اس میں بلغم کا تعفن خارج عروق ہوتا ہے (۲) حمی لثقیہ (سٹوئوس Slow Fever. یعنی بلغمی لازمہ بخار جس میں بلغم کا تعفن داخل عروق ہوتا ہے +

۳) حمی سوداویہ یعنی سوداوی بخار۔ یہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ربع دائرہ (کوآرٹین فیوڈ Quartan Fever. یعنی چوتھیا بخار جس میں سودا کا تعفن خارج عروق ہوتا ہے (۲) ربع لازمہ (ڈائریٹین فیوڈ Tripple Quartan F. یعنی سوداوی

لازمی بخار جس میں سودا کا تعفن داخل عروق ہوتا ہے +

(۳) حمی دق (ریبک فیک فیوڈ) اس میں حرارت مغریہ اعضاء اصلیہ خصوصاً قلب کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور رطوبات کو فنا کر لے لگتی ہے

فائدہ - بقول الجارینو نامی چونکہ تمام حیات غلطیہ نفس اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں اور مادہ نفس کو متاثریوں ابلورپ یعنی ڈاکٹران مختلف قسم کے جراثیم وغیرہ قہر دیتے ہیں۔ اس لئے تمام غلطی بخار کو بالذاتی متعدی بخار (ہسپئے سے ایک انیکسٹس فویر) Specific (Infectious Fever) میں اور محض نفس بھی اگرچہ تقسیم میں علیحدہ ہے لیکن وہ بھی مابیت میں ذمی متعدی بخار ہی ہے۔ اس محض یوم میکوں اور ڈاکٹروں مدوں کے نزدیک ماضی بخار ہے +

تعفن داخل عروق و خارج عروق - قدیم یونانی اطباء اگرچہ جراثیم کی ہستی سے واقف نہ تھے لیکن وہ ان کے عمل یعنی تعفن کے ضرر و واقف تھے بلکہ وہ تعفن داخل عروق و تعفن خارج عروق سے بھی بخوبی واقف تھے جس کو ساہا سال کی تحقیقات کے بعد ڈاکٹران یورپ نے بھی اب تسلیم کیا ہے جیسا کہ آئندہ ٹھٹھی عقدہ میں آپ کو واضح ہوگا۔ تعفن داخل عروق سے مادہ متعفن یا جراثیم کا عروق و مویر یا دوران خون میں داخل ہو جاتا ہے اور تعفن خارج عروق سے مراد یہ ہے کہ مادہ متعفن یا جراثیم مولد مرض کا مرکز ممکن خارج عروق ہے یعنی وہ دوران خون میں داخل نہیں ہوتے تفصیل کیلئے دیکھئے قسم دوم کا بیان اگلے صفحات میں +

بخار کا علاج بطریق کلی

ہر قسم کے بخار کے علاج کرنے میں ان چند باتوں کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئے +

(۱) مریض بخار کا کمرہ - ایسے مریض کا کمرہ فارخ اور ہوا دار ہونا چاہئے اور اگر بخار چھوٹا ہو تو مریض کے کمرے میں سے تمام غیر ضروری اسباب کو نکال دینا چاہئے۔ مریض کی چار پائی پر صاف ستھرا بستر بچھنا چاہئے۔ مسلسل اور مبعادی بخار کے مریض کے لئے کمرے میں ایک کی بجائے دو برابر اونچی چار پائیاں ہوں تو بہتر ہے۔ تاکہ اگر ایک بستر میل ہو جائے تو وہ باسانی دوسری چار پائی پر جاسکے۔ بستر کی چادر مل اور کپیل یا لحاف وغیرہ کی صفائی کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہئے اور فضلات دھوک و بغم۔ بول و براز میں با احتیاط کاربائک ایسڈ یا چونا وغیرہ ڈلوادینا چاہئے تاکہ ان سے دیگر تندرست اشخاص یا بیمار دار کو بیماری نہ لگ جائے ایک بیمار دار دن کو اور ایک رات کو مریض کے پاس رہنا چاہئے۔ مریض کو غذا اور دوا اوقات معینہ پر دینی چاہئے +

(۲) پیٹ اور منہ کو صاف رکھنا - بخار اور خصوصاً مسلسل بخار کے علاج میں اس

اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ پہلے ایک مسہل دیکر پیٹ کو صاف کر دیا جائے اور پھر مسرتات و منقعات کا استعمال کیا جائے۔ مریض کے منہ اور دانتوں کا صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جب منہ۔ زبان اور دانت صاف نہیں ہوتے تو مریض کو غذا کی طرف بالکل رغبت نہیں ہوتی۔ کلی اور غرغره کر کے منہ میں بورو گلیسرین لگانا مفید ہوتا ہے۔ بخار میں غذا کا بندوبست نہایت ضروری ہے مریض بخار کی غذا ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہئے چنانچہ دودھ بہترین غذا ہے۔ لیکن اگر دودھ ہضم نہ ہو تو پیٹھے ہوئے دودھ کا پانی ملاوے۔ مارالچین، آتش جو۔ آتش مونگ۔ مونگ کی دال کا پانی۔ لٹھے کی سفیدی کا پانی یا ہلکا شوربا وغیرہ دے سکتے ہیں۔

(۳) حرارت کا کم کرنا۔ آج کل بخار کی حرارت کو کم کرنے کے لئے دافع حرارت ادویہ لائٹھی پانی رے ٹکس، مثلاً آئینٹی پانی رین یا آئینٹی فیبرین وغیرہ کو استعمال نہیں کرتے کیونکہ ان کے استعمال سے مریض ضعیف ہو جاتا ہے اس لئے خارجی طور پر جسم کو سردی پہنچا کر حرارت کو کم کرتے ہیں لیکن اب اکثر بڑے بڑے ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے کہ بخار چونکہ جسمانی قوت نیت کا ایک کاری حربہ ہے اس لئے بخار میں تخفیف یا دافع حرارت کے لئے علاج کرنا بیفائدہ ہے بلکہ ان کا تو یہ خیال ہے کہ شدت مرض کے ساتھ بخار کا شدید ہونا بھی مفید ہوتا ہے۔ اس لئے سرد پانی یا دواقل کے استعمال سے حرارت بخار کے ساتھ مزاحمت کرنا بیسوہی تاہم شدت بخار میں جب ہڈیاں بھی ہو تو جسم پر سرد پانی کے اسفع کرتے سے یا سر پر پرف رکھنے سے بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے پس شدید بخار میں جسم پر مندرجہ ذیل طریق سے سردی پہنچاتے ہیں (۱) گرم پانی سے اسفع کرنا۔ ٹھنڈے یا گنگنے پانی میں اسفع بھگو کر بدن کو پونچھنا۔ یہ سب آسان تدبیر ہے۔ لیکن اگر مریض امیر اور نازک مزاج ہو تو پانی میں قدرے یوڈی کلون دفرانسیسی نو شہودار عرق، ملا لینا بہتر ہوتا ہے۔

(۲) سرد پانی سے اسفع کرنا۔ زیادہ سرد پانی یا برفا سے اسفع کرنا۔ زیادہ سرد پانی سے جسم کو اسفع کرنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ پہلے جس حصہ جسم کو اسفع کریں اسے خشک کر لیں تب سے جتنے اسفع کریں (۳) مریض کو ترچا در میں پیٹنا۔ اس عمل کے لئے اگر دو بستروں کو بہتر ہے چنانچہ ایک بستر پر پہلے دائر پردہ شدید یعنی چادر موم جامہ بچھائیں اور اس پر ایک خشک کپل بچھائیں پھر ایک صاف چادر کو سرد پانی میں بھگو (اور پھر اس کپل پر بچھا کر اس میں مریض کو پیٹ دیں اور

اس پر ایک اور کبل ٹال دیں لیکن اس کا منہ برہنہ رکھیں پھر پانچ دس منٹ بعد مریض کی ٹمپریچر لیتے رہیں۔ جب حرارت مدیہ صحت پہنچ جائے یعنی ۳۸.۵ یا ۳۹.۰ تک کم ہو جائے تب مریض کو دوسرے خشک بستر میں لٹا دیں۔

نوٹ: اس عمل میں اس بات کا خیال رکھیں کہ زیادہ سردی یا کمزوری سے مریض کے اٹھ پائل سرو ہو کر اسے غش بنا جائے پس اگر زیادہ ضعف محسوس ہو تو اسے کوئی محرک و مقوی دیا یا قندے شراب بنی چاہئے (۴)۔ سرد پانی سے غسل دینا جس کا بیان دیکھو غسل میں۔

(۵)۔ برت کو تھیلی میں ڈال کر اسے جسم کے مختلف حصوں پر پھونانا۔

(۶) تدریجی سرو غسل دینا جس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ٹب یا ٹری ٹانڈ میں نصف کے زیادہ شیر گرم پانی جس کی حرارت ۸۰ درجہ فارن ہائٹ ہو ابھر کر مریض کو اس میں بٹھا دیں یا دھو چھاس میں بتدریج سرد پانی یا برقیاب ملانا شروع کر دیں حتیٰ کہ اس کی حرارت ۵۰ یا ۶۰ صیغہ تک پہنچ جائے یا جب مریض کو سردی معلوم ہونے لگے تب اسے پانی میں سے نکال کر اس کا جسم خشک کر کے اسے بستر میں لٹا دیں۔

اور کبھی ایسا بھی کرتے ہیں کہ مریض کو ٹب یا ٹانڈ میں بٹھا کر اس کے سر اور ریٹھ پر آب سرد کا تربیڑا کرتے ہیں اس قسم کے تدریجی سرو غسل میں مریض کو ۱۵ سے ۳۰ منٹ تک ٹب یا ٹانڈ میں بٹھائے رکھیں اور اگر مریض کو ضعف کی شکایت ہوتے لگے تو مقویات کا استعمال کریں۔

شدید بخاروں خصوصاً محرقہ بطنی (ڈائیفائیڈ فیوور) میں مذکورہ بالا علاج آبی سے بہت سی جانیں بچ گئی ہیں اگرچہ مریض کے نقطہ نظر سے اس قسم کا علاج تکلیف دہ ہے۔

(۷) اخراج فضلات۔ جب جلد کا فعل سست ہو جائے تو معرقات اور ادرار بول کے لئے ہر رات اور صبح دماغ کے صاف کرنے کیلئے مقیات و مسہلات کام میں لائیں۔

۸) بخار میں مقویات و محرکات کا دینا۔ شدید بخاروں کے شروع یا آخر میں جب مریض تھکال ہو جاتا ہے تو بعض اوقات تقویت قلب کیلئے تھوڑی مقدار میں مقویات و محرکات مثلاً شراب دینے سے فائدہ ہوتا ہے بچوں اور جوان مریضوں کو تو اس کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی البتہ کمزور پوڑھے مریضوں میں اس سے ضرور فائدہ ہوتا ہے تاہم اس کے استعمال میں احتیاط کا ضرور خیال رکھیں ایسی صورت میں جب اسے استعمال کرنا ہو تو تھوڑی تھوڑی مقدار میں وقت بوقت پر دیتے رہیں۔ زیادہ مقدار میں ہرگز دیں اور زیادہ دنوں تک بھی نہ دیتے ہیں ورنہ

بعض اس کا عادی ہو جاتا ہے جہاں تک ہو سکے اس کا استعمال کم اور احتیاط سے کریں۔
 مذکورہ بالا علاج تو عام بخار کا علاج ہے اب چند ایسی علامات بخار کا علاج بھی تحریر کیا
 جاتا ہے جو کہ ہر ایک قسم کے بخار میں عموماً پائی جاتی ہیں۔

(۱) شدت کی پیاس :- اس کے رفع کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا سرد پانی پلائیں برف
 کے ٹکڑے چسائیں۔ سوڈا یا لیمونید برف سے سرد کر کے پلائیں۔ آتش جو با ٹوسٹ دائرہ
 دیں۔ آو بخار سامنے میں رکھ کر چوسیں۔

سکنجین لیموں یا اٹلی کا نللال (نمٹھا) گلاب میں ملا کر اور برف سے سرد کر کے پلائیں۔
 نوٹ۔ ٹوسٹ کا ٹرنڈلے کی ترکیب۔ ڈبل ردنی کو تراش کر توے پر خوب سرخ کریں اور جب وہ
 جلنے کے قریب ہو جائے تب اس کو سرد پانی میں بھگو دیں ۱۵ یا ۲۰ منٹ بعد اس کا آہستہ لال ہیکر
 چھان لیں یہی ٹوسٹ وائر ہے۔

(۲) متلی وقتے بعض تیز بخاروں میں اکثر خود بخود قے ہوتی ہے لیکن اگر معدہ میں کوئی
 خراشدار چیز مثلاً قاسد یا محرش غذا وغیرہ موجود ہو تو اس میں انگلی ڈال کر یا نمک و آب گرم پلا
 کر یا تھنی دوا دیکر قے کرا دینی چاہیے اور اگر خراش معدہ سے خود بخود ابکیاں آتی ہوں تو کوئی تیز
 کھانے کو نہ دیں صرف برف کے ٹکڑے چسائیں یا سوڈا یا لیمونید برف سے سرد کر کے گھونٹ
 گھونٹ پلائیں یا فم معدہ پر برف کی تھیلی رکھیں یا آلسی کی پلٹس لگائیں یا رانی کا پلستر
 لگائیں جسے ۱۵ یا ۲۰ منٹ بعد اتار دینا چاہیے۔

سکنجین لیموں وغیرہ برف سے سوکر کے جڑھ جڑھ پلائیں یا مشریت انار میں عرق فندع ملا کر
 اس میں سے دوا ذرا برف سے سرد کر کے پلائیں اور جب تک قے بند نہ ہو جائیں بالکل کچھ کھانے کو نہ دیں
 اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو مزید علاج دیکھیں گے کے بیان میں۔

(۳) قبض۔ بخار میں عموماً قبض کی شکایت ہوتی ہے مشروع علاج میں قبض کو رفع کر دینا
 ضروری ہوتا ہے چنانچہ قبض رفع کرنے کے لئے رات کو ۳ سے ۵ گرین اہلوم تھوڑی سی گلقتند
 میں ملا کر کھلا دیں اور صبح کو سیڈ لٹریڈ ڈر یا کٹنوز پاؤڈر بمقدار دو ڈرام یا سیکنڈ شیا سلفاس
 بمقدار ۴ ڈرام نصف گلاس پانی میں حل کر کے دیدیں یا صبح کے وقت ایک خوراک سٹلیر پاؤڈر
 یا ۴ ڈرام کیسٹر ایل پلاویں۔ لیکن بچوں میں گریو ریز پاؤڈر کا استعمال مفید ہوتا ہے جو ایک سال
 کے بچے کیلئے ۵ گرین اور دو تین سال کے بچے کیلئے ۱۰ گرین کافی ہوتا ہے۔

(۴) اسہال بخار کی حالت میں اگر دست آنے لگیں تو انہیں فوراً بند نہیں کر دینا چاہئے۔ کیونکہ طبیعت نہ ہریے مادے کو بذریعہ اسہال خارج کرتی ہو البتہ اگر زیادہ دست آنے لگیں کہ جن سے مریض کمزور ہو جائے تو پھر انہیں ضرور بند کرنا چاہئے چنانچہ ایک آونس چاک مسچر یا اس میں ۵ بوندنگچا پودیم ملا کر ایک ایک دن میں تین بار دیں یا یہ نسخہ دیں نسخہ شیرہ تخم خشخاش ۳ ماشہ شیرہ تخم خرفہ ۳ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شراب خشخاش ۲ تولہ ملا کر ایسی ایک خوراک صبح اور ایک شام کو دیں اس غذا میں خاص طور پر پرہیز رکھیں مزید علاج کیلئے دیکھو بیان و علاج اسہال (۵) دروسر و ہذیان بخار میں جب درد سر شدید اور برابر کیساں قائم رہے یا غنولگی یا بیہوشی یا ہذیان ہو تو مریض کے سر کے بال کتر کر یا مونڈا کر لیکن سکھ مریض یا عورتوں کو یہ بات ہرگز نہ کہیں، سردیانی یا برناب میں کپڑا ترک کر کے مریض کے سر پر رکھیں اور اسے متواتر تر کرتے رہیں خشک نہ ہونے دیں یا برف کی پٹیلی یا برف کی ٹپنی دالش کیٹپ، سر پر رکھیں اور کبھی کبھی منہ پر آب سرد کے چھینٹے دیتے ہیں اگر مریض قوی ہو تو کپٹی پر چند جوئیں لگا دیں یا گدی پر خالی سینگی کھچا دیں۔ شدید ہذیان ہو تو سر پر سردیا گنٹے پانی کا تربیادیں۔ گدی یا کپٹی پر پٹیر لگائیں لیکن جب کمزوری کے سبب ہذیان ہو تو محرکات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

علاج طبیعی سر پر سرد روغن کا ہو دروغن کدو کی مالش کنایا سرکہ و گل روغن میں کپڑا ترک کر کے سر پر رکھنا یا تلوں میں مالش کرنا مفید تداویر میں۔
بیہوشی۔ جب خدید بخار کے سبب بیہوشی ہو تو سر پر برف رکھنا گردن سینہ اور ٹہلیوں پر رائی کا پستر لگانا مفید ہوتا ہے یا سرکہ و گل روغن میں کپڑا ترک کر کے سر پر رکھنا۔ بازوؤں اور رانوں کو ٹھوڑی دیر کس کر باندھنا اور شیاف لطیف کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

ضعف و عشی۔ ایسی حالت میں محرکات	(۱) نسخہ جو ضعف قلب میں مفید ہے۔
و مقویات کا استعمال کریں چنانچہ یہ نسخہ دیں۔ یا	سپرٹ ایو نیا آیز و نیکیک
ایک تولہ شراب ریحانی میں قدرے پانی	سپرٹ بختروکو
ملا کر اسے طلق میں ٹپکائیں یا خمیرہ مرارید	ٹینکچو ٹیٹیس
۵ ماشہ دیں یا عرق بید مشک و گلاب برف	سرپ زنجبر
سے سر کر کے چہرہ اور سینہ پر چھڑکیں اگر ناتھ	ایکوا آیز
پاؤں سرد ہو جائیں تو انہیں گرم کریں۔	تونس ۱
ایسی ایک خدک دوا فوراً پلا دیں۔	

۸۱۔ اسے چھپتی و بیقرار رہی۔ ایسی حالت میں گرم پانی میں اسفنج تر کر کے اس سے بدن کو پونچھیں۔ جب کمزوری کے سبب مریض نڈھال ہونے لگے تو محرکات خصوصاً شراب کا استعمال کریں۔ ہلکی اور تودہ معضم غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں وقت معینہ پر دیتے رہیں۔ اگر مریض بہ غفلت طاری ہو یا وہ سو جائے تو اسے جگا کر غذا دیتے رہیں تاکہ اسکی طاقت بحال رہے اور جب نکلنے کی طاقت نہ رہے تو بذریعہ حقنہ غذائی مریض کی پرورش کرتے ہیں۔

۸۲۔ کھینچوالی۔ اکثر بخاروں میں مریض کو بخوابی کی شکایت ہوتی ہے جس سے اسے کھینچوالی

(۲) اس بخار پر غریبے بخوابی کے لئے مفید ہے۔

پانی پٹی بروائیڈ	۳۰	گرین	۳۰
کلورل ہائیڈریٹ	۱۰	گرین	۱۰
سرکہ نشیانی	۱	ٹدام	۱
لکھا لہڈ	۱	آدنس	۱

ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں خواب آور ادویہ کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے چنانچہ یہ نسخہ دیں۔
ایسی ایک خوراک دو فوراً بلا دیں یا
ذرا سی افیون پانی میں گھس کر پیٹی پر
لگائیں اور روغن کا ہود روغن حقنہ خاش و
روغن کدو کی سرسوں پالش کریں۔

رفع بخوابی کے لئے افیون اور مارفین کا استعمال بھی نہایت مفید ہوتا ہے چنانچہ درجہ
فیضان کی حالت میں ۵ یا ۱۰ اگرین ڈوڈرس پاؤڈر دینا مفید ہوتا ہے لیکن جب کمزوری ہو
تو افیون کو قدرے شراب یا دیگر محرک دوا کے ساتھ ملا کر دیتا چاہئے۔

۸۳۔ مریض نیمو یا پھیپھڑوں کی سوزش میں یا امراض گردہ میں یا جب غنودگی کی حالت
میں آنکھ کی تلی بہت سکڑی ہوئی ہو تو رفع بخوابی کے لئے افیون کا استعمال ہرگز چاہئے نہیں اور بچوں کو نیند
لانے کیلئے ہرگز ہرگز افیون نہ دیں۔

۸۴۔ بدن کا لگ جانا۔ مسلسل یا میعاد بخار میں جب مریض عرصہ تک ایک حالت میں پڑا
رہتا ہے تو بدن کے لگ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خصوصاً جبکہ بستر سخت ہو۔ اسے اسکی کدو بدلوانے میں
مریض اگر امیر ہو تو ہوائی بستر کا انتظام کریں۔ ہوائی بستر پر بنا ہوا ہوتا ہے جس میں ہوا بھر دی جاتی
ہے، ورنہ نرم اور صاف بستر کا استعمال کریں عرصہ تک لیٹے رہنے سے جو جھک جسم سرخ ہو گیا
ہو اسکو ایک حصہ شراب میں دو حصے پانی ملا کر اس سے پونچھیں۔ مزید علاج کیلئے ریجیویران زخم بستی کا
(۱۰) انتہا بہت پایا بعد کی کمزوری۔ شدید بخار کے بعد کی کمزوری میں بھی پرہیزی غذا
دیتے ہیں۔ غذا الطیف اور تودہ معضم ہونی چاہئے۔ بھوک بڑھانے اور طاقت کے لئے کوئی مضم

اور مقوی معادیتے رہیں محنت اور نکان کا کام نہ کرنے دیں اور اگر ممکن ہو تو کسی پُر نضاد خوش ہوا مقام پر تبدیل آب دہوا کرائیں +

ماضمہ کی تقویت اور جسم کی طاقت کے لئے ان نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ استعمال کرائیں +

(۳) نسخہ جو بخار کے بعد کی کمزوری اور ضعف ہضم میں بخار (۶) نسخہ جو بخار کے بعد کی عام کمزوری میں مفید ہے

منکچر شکوئی کو۔ منم ۳۰ زیرائی ایونیا سٹریٹ گرین ۸

ایسٹنارٹو ہائیڈروڈل۔ منم ۸ منکچر جشن کو۔ منم ۳۰

لاگوار سٹریٹ کینین منم ۳ سپرٹ کلوروفارم منم ۱۰

ایکو اکلوروفارم لایڈا آؤنس ۱ ایکو ڈبیل (ایڈ) آؤنس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبارہ ان غذا دیں + ایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبارہ دیں +

(۴)

نسخہ جو بخار کے بعد کی کمزوری اور ضعف ہضم میں بخار

ایسٹنارٹو ہائیڈروڈل منم ۱۰

منکچر کھڑے منم کو۔ منم ۳۰

منکچر نکس دایکی منم ۵

ایکو اکلوروفارم (ایڈ) آؤنس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبارہ ان غذا دیں +

(۵)

نسخہ جو بچوں کیلئے بخار کے بعد کی کمزوری میں بخار

گینگ ۲ سلف گرین ۵

ایسٹنارٹو ڈل منم ۱

زیرائی سلف گرین ۱/۲

سرپ زنجیر منم ۲

ایکو ڈبیل (ایڈ) ڈام ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں +

(۷)

نسخہ جو بخار کے بعد کی کمزوری میں بخار

زیرائی ایٹ کونین سٹریٹ گرین ۵

منکچر ریہالی کو منم ۳۰

سرپ زنجیر منم ۳۰

انفیوز جشن کو آؤنس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبارہ دیں +

(۸)

نسخہ جو کمزوری اور نفع شکم میں بخار

زیرائی ایونیا سٹریٹ گرین ۵

ایونیا کارب گرین ۲

منکچر کارڈے منم کو منم ۳۰

سرپ زنجیر منم ۳۰

ایکو ڈبیل (ایڈ) آؤنس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین بار دیں +

نفاہیت وضعف ہضم کا طبی علاج

بخار کے بعد کی کمزوری میں یہ دوا دیں۔ نسخہ (۱) مرہ آملہ ایک عدد یا مرہ سیب ایک تولہ چاندی کا چھوٹا درق ایک عدد و عرق گاؤ زبان ۹ تولہ۔ عرق بید مشک ۳ تولہ۔ شربت انار یا شربت سیب ۲ تولہ۔ مرہ آملہ کو دھو کر اور اس میں چاندی کا درق ملا کر یا مرہ سیب میں چاندی کا درق ملا کر کھلائیں اور اوپر سے شربت و عرق اور اس میں قدرے پانی ملا کر پلائیں۔ یا یہ دوا دیں۔ نسخہ (۲) خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ آہیں ایک درق نقرہ ملا کر یا خمیرہ گاؤ زبان عنبری جواہر والا ۵ ماشہ یا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۵ ماشہ ہمراہ عرق گاؤ زبان دس تولہ دیں۔ بخار کے بعد کی کمزوری میں جبکہ دماغ و قلب زیادہ کمزور ہوں تو یہ نسخہ دیں۔ نسخہ (۳) دوار المسک جواہر والی ۳ ماشہ ہمراہ عرق گاؤ زبان ۱۰ تولہ یا عرق عنبر ۱ تولہ استعمال کرائیں۔ بوڑھے اور کمزور مریضوں میں یا بلغھی بخاروں کے بعد کی کمزوری میں بھی یہ مفید ہے۔

ملیریائی بخاروں کا بیان

چونکہ ملیریا ان بخاروں کا باعث ہوتا ہے اس لئے پہلے ملیریا کی ماہیت وغیرہ کا بیان کیا جاتا ہے۔

ملیریا نہایت موزی اور مہلک ہے

تمام دنیا میں مختلف امراض سے جس قدر اموات واقع ہوتی ہیں ان میں سے دو تہائی اموات صرف بخار خصوصاً ملیریا اور اس کے عوارضات سے واقع ہوتی ہیں۔ اور ہندوستان میں جتنی جاہیں طاعون کے سوا دیگر وبائی امراض مثلاً ہیضہ و چیچک وغیرہ سے ضائع ہوتی ہیں اس سے دو چندان صرف ملیریا بخار سے تلف ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سرکاری طور پر تخمینہ لگایا گیا ہے کہ تمام ملک میں ہر سال دس لاکھ جانیں اس مرض سے ضائع ہوتی ہیں۔ پناہ بخدا! ہندوستان کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں کہ ملیریا نہ پایا جاتا ہو۔ اور موسم برسات کے بعد تو اس کا بہت زور ہوتا ہے بلکہ بعض مقامات پر تو ایسی تباہی آ جاتی ہے کہ گھروں کے گھر شفا خانے بن جاتے ہیں۔

سرکار دولتمدار کی طرف سے اس موذی اور مہلک مرض کے دفعیہ اور اس کی بیخ کنی کے لئے بہت کوشش ہو رہی ہے اور ہر سال لاکھوں روپے صرف ہو رہے ہیں لیکن اس میں پوری کامیابی تب ہی ممکن ہے جب کہ عوام الناس اس کام میں شریک ہوں اس لئے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ وہ ملیریا جیسے نسل انسان کے خونخوار دشمن کو نیست و نابود کرنے میں اپنی پوری کوشش سے کام لے لیکن یہ بات تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ خاص و عام کو یہ معلوم ہو کہ ملیریا کیا چیز ہے؟ یہ کس طرح پیدا ہوتا اور پھیلتا ہے؟ اور اس سے کس طرح بچنا چاہئے؟ پس یہ دعا اس مضمون کو پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے:-

میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ اس مضمون کو توجہ سے پڑھیں گے اور اپنے ناخواندہ اہل وطن کو ملیریا کی ماہیت سمجھا کر اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی ہدایات پر عمل کرنے کی تاکید کرینگے کیونکہ اگر یہی کہنا بیدار چاہا ۱۵ ست و اگر خاموش بنی گناہ ۱۵ ست رسد

ملیریا کی ماہیت (Malaria.)

ملیریا کیا چیز ہے؟ Malaria ایک اطالوی لغت ہے جو مرکب ہے دو الفاظ ایک نل بمعنی سیلی اور دوسرے میریا بمعنی ہوا سے پس ملیریا کے لغوی معنی ہیں سیلی یا گندی ہوا اور یہ لفظ اس وقت کا ایجاد کیا ہوا ہے جبکہ حکماء و اطباء کا یہ خیال تھا کہ ملیریا ایک سیلی یا زہریلی ہوا ہے جو کہ گرم اور مرطوب مقامات میں نباتی مادوں کی تعفن اور تخریب سے پیدا ہوتی ہے لیکن جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ملیریا زہریلی ہوا نہیں بلکہ یہ ایک قسم کا خونخوار کرم ہے جو کہ آنوفیلس (Anopheles) نامی مچھر کے کاٹنے سے انسان کے جسم میں داخل ہو کر اس کے خون میں رہتا ہے پس اب اصطلاح ملیریا کی مختصر تعریف تو یہ ہے:-

مختصر تعریف ملیریا یا ملیریا ایک متعدی بیماری ہے جو کہ خون میں ایک خاص قسم کے کرم کی موجودگی سے پیدا ہوتی ہے۔ بخار کا ہونا، تلی اور جگر کا بڑھ جانا اور کمزوری وغیرہ اس مرض کی خاص علامات ہیں ملیریا کی مفصل تعریف حسب ذیل ہے:-

مفصل تعریف ملیریا یا ملیریا ایک ایسی اصطلاح ہے جو کہ چند ایک خاص قسم کے شدید بخاروں وغیرہ پر لگی جاتی ہے جن کا باعث پر و لڈوز آرجوانات (نبیہ) قسم کے پیرامیٹس یعنی ایک قسم کے کرم طفیلی ہیں ان کرم ملیریا کے اصطلاحی نام حسب ذیل ہیں:-

- (۱) بلازموڈیم میریائی Plasmodium Malariae. یعنی طفیلی کرم میریائی۔
 (۲) بلازموڈیم وائی ویکس Plasmodium Vivax. یعنی گول کرم میریائی۔
 (۳) لبریا مریائی Laverina Malariae. یعنی ہلالی کرم میریائی۔
 ہم تینوں قسم کے کیڑوں کو کرم میریائی کے نام سے نامزد کرتے ہیں یہ کرم میریائی خاص قسم کے
 مچھروں کے کاٹنے سے جسم انسان میں داخل ہو کر اس کے خون میں پیدریش پاتے ہیں۔
 لیکن بلا تو توسط مچھر کے یہ کرم مریض میریائی کے جسم سے سندرت آدمی کے جسم میں داخل نہیں
 ہو سکتے۔ پس ان کرم میریائی کی زندگی کے دو دور ہیں۔ ایک دور جسم انسان میں۔ اور دوسرا
 دور جسم مچھر میں۔ انسان ان جراثیم کا مستقل میزبان ہے اور مچھر ان کا متوسط میزبان۔
 نوٹ۔ کرم میریائی صرف انسان کے خون میں ہی نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اس سے ملتے جلتے کرم کتے۔ بندوق
 چمگاڑ۔ مرغی چڑیا کے خون میں بھی پائے جاتے ہیں۔
 پرندوں کے خون کا کرم میریائی انسانی کرم میریائی سے ایسا شبابہ ہے کہ کچھ عرصہ تک تو محققین کی یہی رائے
 تھی کہ یہ دونوں کرم ایک ہی قسم کے ہیں لیکن اب یہ پورے طور پر تحقیق ہو چکا ہے کہ انسان کے خون میں
 مذکورہ بالا تین قسم کے کرم میریائی پائے جاتے ہیں۔

میریا کی تاریخ

میریا کوئی نئی چیز نہیں۔ بلکہ یہ زمانہ قدیم سے بنی نوع انسان کا خونخوار دشمن چلا آتا ہے۔
 قدیم یونانیوں اور رومیوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ یونانی حکیم بقراط و سلاسمہ قبل از
 مسیح اور رومی حکیم کلسوس (ولادت ۲۵ قبل از مسیح۔ وفات ۶۷ء) حکیم جالینوس
 وغیرہ نے میریائی بخلدوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ یونانی مرض دنیا کے تمام حصص میں کیا ابھی کیا
 یورپ۔ کیا افریقہ اور کیا امریکہ سب مقامات میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ پہلے تو اس کا
 باعث خراب اور زہریلی ہوا بھی جاتی رہی۔ لیکن بعد میں بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ
 میریا اور مچھر میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔ چنانچہ اٹلی کے کاشتکاروں کا مدت سے خیال
 ہے کہ جب وہ منناک سبزہ زار اور دلدلی زمینوں میں جلتے ہیں تو دماغ پر ایک قسم
 کے مچھر کے کاٹنے سے اُن کو بخار ہو جاتا ہے۔ افریقہ کے بعض علاقوں میں بھی مچھر کے
 بخار سے لوگ بخوبی واقف ہیں۔ آخر کار ۱۸۸۰ء میں ڈاکٹر لیون نے میریا کو دریافت کیا

اور ۱۸۹۵ء میں ڈاکٹر اس نے یہ معاملہ کیا کہ ایک خاص قسم کا مچھران کرموں کو انسان کے خون میں داخل کرتا ہے۔

نوٹ: اسباب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کرم بلیریا اور طیریا کے مچھرا کا بھی کچھ بیان کر دیا جائے۔

کرم بلیریا

مگر بلیریا کے ایک قطرہ خون کو خردبین کے نیچے خاص طریق سے ملاحظہ کیا جائے تو خون کے سرخ دانوں کے اندر سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے خال نظر آتے ہیں جو مختلف اشکال کے ہوتے ہیں مثلاً بعض گول ہوتے ہیں بعض ہلالی شکل کے اور بعض دانہ دار۔ یہ خال کیا ہیں؟ یہ خال مدحقیقت کرم بلیریا ہیں جو کہ خون کے سرخ دانوں میں رہتے ہیں۔ کہیں تو یہ خال دانہ دار خون کے عین وسط میں پائے جاتے ہیں اور کہیں اس کے گرد اگر دمخاط ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ان کے باہر بھی دیکھنے میں آتے ہیں خصوصاً دورہ تپ کے وقت لیکن دفعہ تپ میں سب کے سب دانہ دار خون کے اندر پائے جاتے ہیں۔

پیدائش و افزائش کرم بلیریا جیسا کہ مذکور ہوا نباتات و حیوانات کی پیدائش کے دو طریق میں ایک طریق انقسام اور دوسرا طریق تناسل۔ چنانچہ کرم بلیریا کی پیدائش و افزائش ہر دو طریق یعنی طریق انقسام و طریق تناسل دونوں سے ہوتی ہے۔ چنانچہ (۱) طریق انقسام سے ایک کرم بلیریا کے ۱۵ یا ۲۰ ٹکڑے ہو کر ۱۵ یا ۲۰ کرم بن جاتے ہیں۔ چنانچہ ان ٹکڑوں کو سپوروز Spores یا تخم کہتے ہیں۔ اور اس عمل انقسام یعنی کرم کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو سپوریوٹیشن Sporulation، یعنی تخم سازی کہتے ہیں۔

اور (۲) طریق تناسل سے۔ لیکن بطریق انقسام تو یہ انسان کے خون میں بڑھتے ہیں اور بطریق تناسل یہ مچھرا کے جسم میں بڑھتے ہیں۔ پس جو کرم بطریق انقسام یا تخم سازی سے بڑھتے ہیں انہیں اصطلاح میں سپوروسائٹس Sporocytes، یعنی کرم تخم ساز کہتے ہیں اور جو بطریق تناسل بڑھتے ہیں انہیں گیٹوسائٹس (Gametocytes) یعنی کرم تناسلی کہتے ہیں۔

اب کرم بلیریا کی زندگی کے دونوں دوروں کا نیز آنا فیلز مچھرا کا بیان کیا جاتا ہے۔ جسے امید ہے کہ آپ دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے۔

اول کرم طیریا کی زندگی کا دو جسم انسان میں

اس سے کرم طیریا کی زندگی کا وہ حصہ مراد ہے جو کہ وہ انسان کے خون کے اندر بسر کرتے ہیں جب طیریا کا زہریلا مچھڑا ایک تندرست انسان کو کاٹتا ہے۔ تو مچھڑے کے منہ سے کرم طیریا انسان کے خون میں داخل ہو کر خون کے سرخ دانوں (ریڈ بڈ کارپسکول) میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جہاں پر وہ چھوٹے چھوٹے حلقوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کرم طیریا سرخ دانہ خون میں داخل ہو کر ایک حلقہ نما شکل اختیار کر لیتا ہے اور جلد بڑھتا ہے اور دانہ خون کی سرخی کو سیاہی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جسے میلے نین (Malenin) کہتے ہیں۔ آخر کار وہ کرم برآمدہ کر دانہ خون کے غلاف میں بھرتا ہے۔ اور وہیں کئی سپوروز یعنی تخمیں میں منقسم ہو جاتا ہے (اسی حالت کو اصطلاح میں سپوروز لے شن یعنی تخم سازی کہتے ہیں) پھر دانہ خون کا غلاف پھٹ جاتا ہے۔ اور وہ تمام تخم طیریا خون میں آزاد ہو جاتے ہیں اور نئے سرخ دانہ ہائے خون پر حملہ آور ہو کر ان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ کرم طیریا اپنی مذکورہ بالائین اواسع کے مطابق ایک دن یا دو دن یا تین دن میں پختہ ہو جاتے اور نساہیں بڑھ جاتے ہیں۔ یعنی پورے طور پر نشوونما پا لیتے ہیں اور تب بعض ان میں سے سپوروسائٹس (Sporocytes) یعنی کرم تخم سازی گول کرم بن جاتے ہیں اور بعض گیمیٹوسائٹس (Gametocytes) یعنی کرم تناسلی یا ہلالی کرم بن جاتے ہیں۔

(۱) پھر یہ جراثیم سپوروسائٹس کے کرم جو کہ گول گول ہوتے ہیں۔ اسی طریق انقسام سے بڑھتے ہیں یعنی ہر ایک کرم کا درمیانی حصہ چند ایک ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ اور پھر ہر ایک ٹکڑا یا سپور (Spore) اپنا کرم بن جاتا ہے اور جب وہ پختہ ہو جاتا ہے اور دانہ خون کی سرخی کو سیاہی دیکھ لیتا ہے۔ اور سپوروز میں منقسم ہو جاتا ہے۔ یہ نیا دانہ خون کا غلاف پھٹ جاتا ہے۔ اور وہ کرم طیریا بعد اس زہریلے مادے میں کے سپرم یعنی آبِ خون میں مل جاتے ہیں۔ اس طرح سے جوئے سپوروز یا تخم پیدا ہونے میں وہ خون کے دیگر سرخ دانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور وہ سہمی مادہ میلے نین فیکوسائٹس یعنی سفید دانہ ہائے خون میں جذب ہو جاتا ہے اور خون میں دورہ کرتا ہوا مراکز مایہ پر اپنا موذی اثر کرتا ہے۔ یہ طیریا کے کرم مریض کے خون کے اندر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں

کی تعداد میں پیدا ہوتے اور پلتے رہتے ہیں اور ان میں سے بعض مرے بھی رہتے ہو گئے لیکن ان کی نسلیں یکے بعد دیگرے پلتی اور بار بار ہوتی رہتی ہیں چنانچہ جب انکی ایک بڑی فصل تیار ہو جاتی ہے یعنی ان کے سپورز بنتے ہیں تب بخار کا دورہ ہوتا ہے اور جب فصل تیار نہیں ہوتی تب وقفہ ہوتا ہے۔ اور اسی طرح سے ان کا دور پیدائش جاری رہتا ہے۔

نوٹ۔ انسان کے خون کے اندر بھی لاروائیم کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔

(الف) حالت حرکت۔ اس حالت میں کرم خون کے سرخ دانوں کے اندر کھلم کھلا خوب رہتے پلتے ہیں اور مریض کو بے بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔

(ب) حالت سکون۔ اس حالت میں یہ کرم خون سے غائب ہو کر ہڈیوں کے گودے نئی یا جگر یا دیگر عضلہ اندرونی کے اندر ایسے جا چھپتے ہیں کہ کسی طریق سے ان کا کہیں پتہ نہیں لگتا اور نہ ہی مریض کو بخار وغیرہ ہوتا ہے۔ البتہ اگر کسی وجہ سے اس کی صحت خراب ہو جائے اور وہ کھور ہو جائے تو پھر یہ غائب شدہ جراثیم اپنی کہیں گاہ سے نکل کر خون میں آمیزہ ہو جاتے ہیں۔

(۲) لیکن گیمٹوسائٹس قسم کے کرم جو کہ ہلالی شکل کے ہوتے ہیں سپوروز میں منقسم نہیں ہو جاتے بلکہ بصورت نر مادہ تبدیل ہو جاتے ہیں اور تا وقتیکہ وہ مچھر کے معدہ میں رہیں پھر اسی صورت میں خون میں دورہ کرتے رہتے ہیں۔

دوم کرم بلیریا کی زندگی کا دوسرے حصے میں

جب مچھر بلیریا کے مریض کا خون پیتا ہے تو اس کے ساتھ ہلالی شکل کے کرم بلیریا بھی جو کہ سرخ دانہائے خون کے درمیان ہوتے ہیں۔ مچھر کے معدہ میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر دانہائے خون پھٹ جاتے ہیں اور وہ کرم مچھر کے معدہ میں آزاد ہو جاتے ہیں۔ اب ان کو وہاں شہارت کی سوجھتی ہو اور مرد مادہ کا جنم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نر کیڑے کے اطراف کے چار پانچ متحرک شاخیں نکلتی ہیں یہ اس کے اعضائے تناسل ہوتے ہیں، اور یہ سبب حرکت کے ٹوٹ کر اس سے جدا ہو جاتی ہیں۔ اور پھر وہ مادہ کیڑے کے ساتھ وصل کر کے اس کو بار بار یعنی حاملہ کر دیتی ہیں۔ حاملہ مادہ جس کو زائی گوٹ (Zygotes) کہتے ہیں ذرا لمبی ہو جاتی ہے اور مچھر کے معدہ کی دیوار کو چیر کر اس کی بیرونی سطح پر قائم ہو جاتی ہے اور وہاں پر بڑھنے لگتی ہے۔ اور اس کا بیوٹکی ٹیس (مرکزی حصہ) بہت

سے حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے اور یہ ایک ہفتہ میں پورے طور پر بڑھ جاتی ہے۔ اس صورت میں اس میں بہن نما شکل کے سینکڑوں ٹکڑے پائے جاتے ہیں جن کو بلاسٹس (Blasts) کہتے ہیں۔ اب اس مادہ کرم ملیریا کے پھٹ جانے سے وہ بلاسٹس یعنی بچے مچھر کے جسم میں پھیل جاتے ہیں اور مچھر کے دوران خون کے ذریعے اس کے لعاب دہن کی گلی میں جا پہنچتے ہیں اور لعاب کی نالی سے ڈنک کی نوک تک چلے جاتے ہیں۔ پس جب وہ مچھر کسی تندرست شخص کو کاٹتا ہے۔ تو یہ مچھر کے لعاب دہن کے ہمراہ اس شخص کے خون میں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر وہاں بطریق مذکورہ بالا نشوونما پا کر ملیریا بخار کا باعث ہوتے ہیں۔

چونکہ مچھر کرم ملیریا کا میزبان متوسط ہے کیونکہ بغیر مچھر کے کرم ملیریا مرض ملیریا سے ایک تندرست شخص میں منتقل نہیں ہو سکتے۔ نیز ان کی زندگی کا کچھ حصہ مچھر کے جسم میں گذرتا ہے اور وہاں تناسل سے وہ اپنی نسلیں بھی بڑھاتے ہیں۔ اس لئے اس مچھر کا بیان کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔

ملیریا کا مچھر

یوں تو مچھر کوئی دو ہزار قسم کے ہیں لیکن یہاں پر دو قسم کے مچھروں کا ذکر کیا جائیگا ایک ملیریا کے مچھر کا اور دوسرے عام گھروں کا مچھر کا۔

(۱) ملیریا کا مچھر۔ اس کو اصطلاح میں انوفیلیس (Anopheles) کہتے ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ اس کے پردوں پر سفید یا بھورے رنگ کے دغ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ کسی دیوار یا ہموار جگہ پر بیٹھتا ہے تو ایسا دکھائی دیتا ہے گویا سر کے بل کھڑا ہے۔

اس قسم کے مچھر قدرتی طور پر بند پانی میں بڑا دباؤ کرتے ہیں۔ مثلاً جھیل تالاب حوض یا بند تالے میں جہاں گھاس وغیرہ اگا ہوا ہو۔ چنانچہ بنگالہ۔ سندھ اور نیپال کی ترائی اور ایسے نشیبی مقامات جہاں کہ بارش کا پانی جمع ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے یا دریا کے چڑھاؤ کے وقت پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔ ان کا خاص مسکن ہیں۔ اس قسم کے مچھر زیادہ تر اس وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ برسات کے بعد جھیلیں اور تالاب وغیرہ

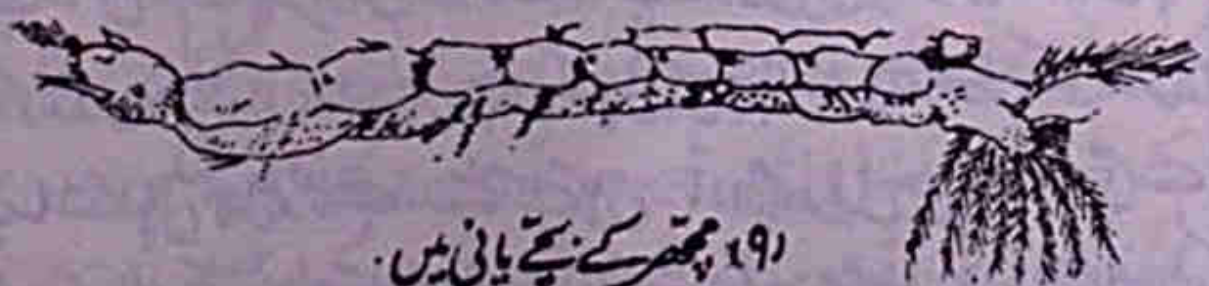
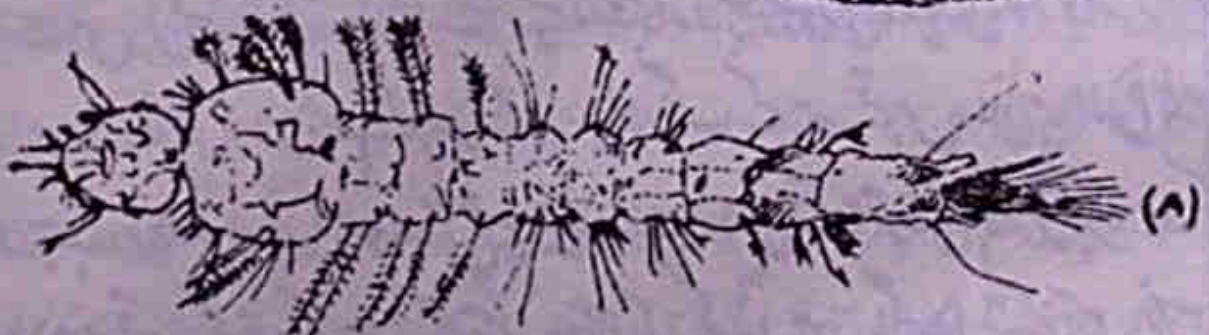
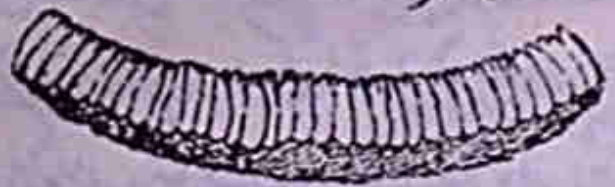
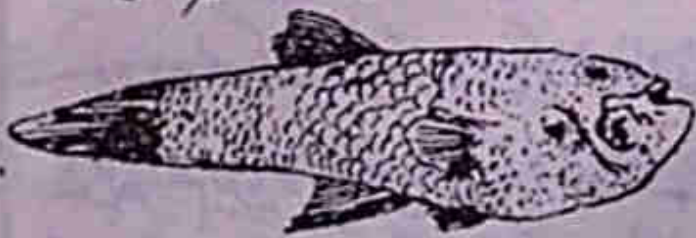
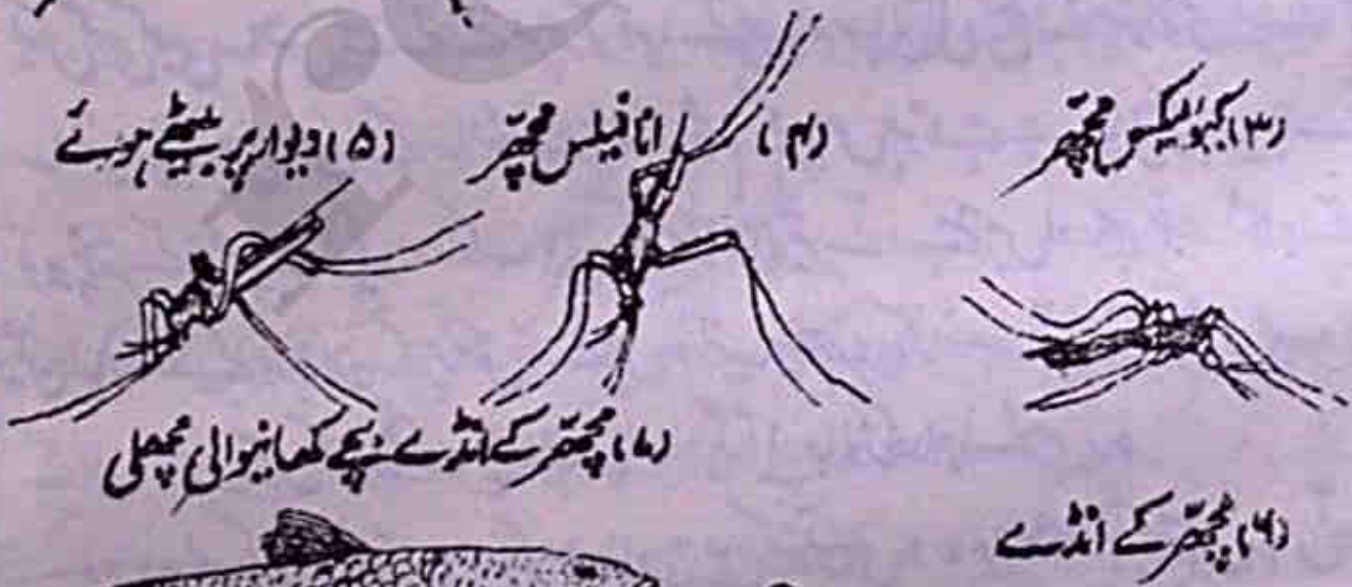
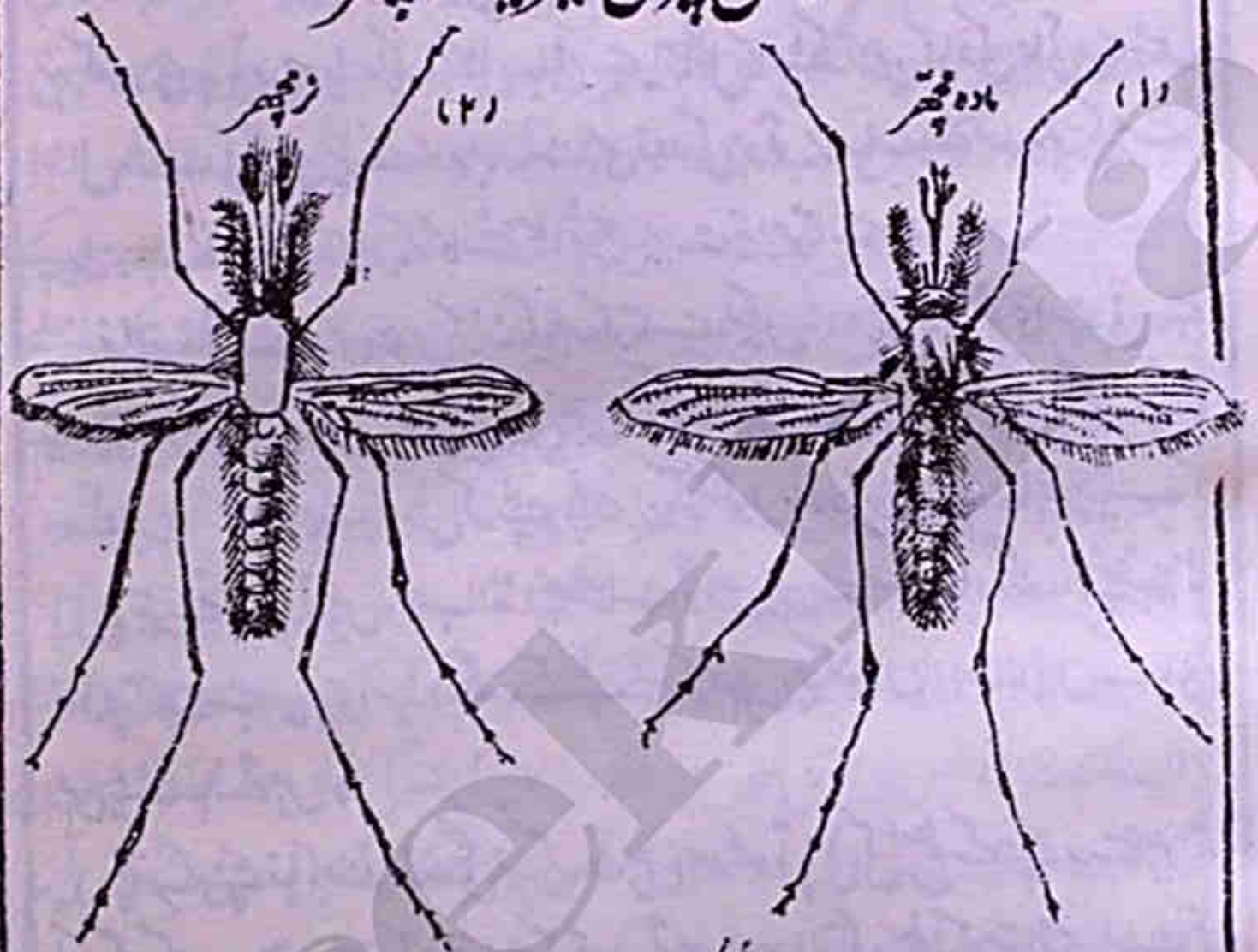
خشک ہونے لگتے ہیں یا جب زمین کو پہلی بار پانی دیکر کاشت کے لئے تیار کیا جاتا ہے یا نہر کھودی جاتی ہے یا سڑک نکالی جاتی ہے یا جنگل کاٹ کر زمین آباد کی جاتی ہے جس سال شدت کی گرمی پڑے اور برسات بھی زور کی ہو تو برسات کے بعد یہ مچھر بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے کاٹنے کا اثر بھی بہت نیر ہوتا ہے۔

نر مچھر نباتات کا رس چوس کر زندگی بسر کرتا ہے۔ لیکن مادہ مچھر بڑی خونخوار ہوتی ہے یہ بغیر خون پئے سیر نہیں ہوتی۔ یہ بلی میں انڈے دیتی ہے جو سیاہ یا خاکی رنگ کے ہوتے ہیں اور دو دو چار چار مل کر گچھے گچھے بن کر تنکوں اور پتیوں کے ساتھ چپک کر پانی پر تیرتے پھرتے ہیں۔ جب انڈا پھٹتا ہے تو اس میں سے سیاہ رنگ کا چلبلاتا ہوا بچہ نکلتا ہے۔ یہ وہی سیاہ رنگ کے لمبے لمبے کرم ہیں جو کنوؤں اور تالابوں کے پانی میں پائے جاتے ہیں۔

مچھر کے بچے نباتات پر زندگی بسر کرنے میں اور عموماً پانی کی سطح کے نیچے رہتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی سانس لینے کے لئے اوپر کو آ جاتے ہیں اور پانی کی سطح کے متوازی لیٹ کر سانس لیتے ہیں۔ ان کے سانس لینے کا آلہ دم کے پاس ہوتا ہے جب پانی کو ہلایا جائے تو یہ مچھر کے بچے پہلے تو کچھ دور تک پانی کے متوازی تیرتے رہتے ہیں اور پھر غوطہ لگا جاتے ہیں تین چار روز کے بعد ان کے پر نکل آتے ہیں اور تب یہ مچھروں کا اڑ جاتے ہیں۔ پانی میں مچھروں کے ان انڈوں بچوں کو مینڈک۔ مچھلیاں اور دیگر آبی جانور کھا جاتے ہیں۔

(۲) ماحم کھر الو مچھر۔ اس کو اصطلاح میں کیوٹیکس (Culex) کہتے ہیں۔ اس قسم کے مچھر کرم میریا کو تو منتقل نہیں کرتے۔ لیکن جزائر غرب الہند۔ امریکہ۔ مغربی افریقہ اور بعض دیگر مقامات میں اس قسم کے مچھر کے کاٹنے سے زرد بخار۔ سیلوفیوٹ اور ہڈی توڑ بخار (ڈنگو ریوٹ) پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے مچھر کے پر سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان پر داغ نہیں ہوتے۔ اور جب وہ دیوار پر یا ہموار سطح پر بیٹھتا ہے تو اس کے متولذی ہو کر یا کپڑا ہو کر بیٹھتا ہے۔ اس قسم کے مچھر کمروں کے تنگ۔ دھار بیک کونوں میں یا گھروں کے آس پاس گملوں۔ کونڈوں اور ناندوں وغیرہ میں جہاں کہ پانی جمع ہوتا ہے یا درختوں کے خولوں میں جہاں برسات کا پانی بھرا ہوتا ہے۔ رہتے رہتے ہیں۔ مادہ مچھر بلی میں انڈے دیتی ہے جو سیاہ رنگ کے نقاط کی طرح قطار در قطار پانی پر تیرتے رہتے ہیں۔ جب انڈا پھٹ کر

انافیلس مچھر یعنی ملیریا کے مچھر



(۱۹) مچھر کے بچے پانی میں

کریچ نکلتا ہے تو وہ پانی کی سطح کے نیچے تیرتا رہتا ہے اور سر اوپر ہوتا ہے۔ اگر پانی کو ہلا دیا جائے۔ تو وہ فوراً غوطہ لگا کر ڈوب جاتا ہے۔ اس قسم کا نہ مچھڑ بھی نباتات کا رس چوس کر اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ مگر مادہ مچھڑ اس قسم کی بھی خوشخوار ہوتی ہے۔ یعنی وہ بھی آدمی وغیرہ کو کاٹنی اور خون چوستی ہے۔

ملیریا کے اسباب

اگرچہ ملیریا کا اصل سبب تو مری کرم ہے جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ لیکن اور بھی کئی ایک اسباب ملیریا کی پیدائش و افزائش کے مدد و معاون ہوتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :-
(۱) مقام۔ ملیریا زیادہ تر گرم ممالک میں ہوتا ہے۔ سرد ممالک میں یہ کم ہوتا ہے اور زیادہ شدید و ہلک نہیں ہوتا۔ نشیبی مقامات۔ پہاڑوں کے دامن اور ترابی میں تو یہ زیادہ ہوتا ہے لیکن بلند مقامات پر جہاں گرمی بھی کم ہو وہاں ملیریا کا اثر خفیف بلکہ نابود ہوتا ہے۔ عموماً پانچہزار فٹ اوپر پہاڑوں پر ملیریا نہیں ہوتا۔

(۲) زمین۔ مرطوب یا نمناک زمین مثلاً کنارہ دریا وغیرہ کے نزدیک کی زمین یا دلدلی زمین یا ایسے نشیب دار مقامات جہاں بارش کا پانی جمع رہتا ہو۔ اور ان میں نباتاتی مادے گلے سڑتے ہوں یا ایسے مقامات جو دریا وغیرہ کے چڑھاؤ کے سبب غرقاب ہو جاتے ہوں۔ تو توڑ زمین جہاں جنگل کاٹ کر آبادی کی گئی ہو یا ایسی زمین جس کو پہلی مرتبہ کاشت کے لئے پانی دیکر تیار کیا گیا ہو نیز ایسی زمین جس میں ہنر کھودی گئی ہو یا ریل کی سڑک نکالی گئی ہو۔ ملیریا کیلئے زیادہ تر موزوں ہوتی ہے۔

(۳) موسم۔ تبدیل موسم کے وقت ملیریا کا اثر زیادہ ہوتا ہے خصوصاً اگر موسم یکایک تبدیل ہو جائے چنانچہ بعض گرم مقامات میں جاڑوں کے اخیر میں لیکن عموماً گرمیوں کے اخیر میں موسم برسات میں اس کا زور شور ہوتا ہے کیونکہ موسم برسات میں ہوا مرطوب اور زمین نمناک ہو جاتی ہے۔
(۴) ہوا۔ بعض اوقات زور کی ہوا مچھڑوں کو اڑا کر دور دور لے جاتی ہے۔ اور کبھی انہیں ایسے مقامات پر پہنچا دیتی ہے کہ جہاں ان کے پیدا ہونے کا کوئی بھی سبب موجود نہیں ہوتا۔ آندھی کے وقت مچھڑ عموماً کنوؤں میں چھپ جایا کرتے ہیں۔ لیکن انہیں ایسا موقع نہ ملے تو بعض اوقات وہ تیز آندھی سے بالکل نیست و نابود بھی ہو جاتے ہیں۔

(۵) قومیت۔ اگرچہ کوئی قوم ملیریا کے اثر سے مستثنیٰ نہیں مگر جیسی اور بعض خطیہ اقوام میں یہ بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن گورے رنگ کے آدمی اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اور یورپین کو عموماً شدید قسم کا ملیریا ہوا کرتا ہے۔ نووارد اشخاص پر اس کا زیادہ اثر ہوا کرتا ہے۔
(۶) چھتریست۔ عورت اور مردوں میں ملیریا کا اثر ہوتا ہے۔ لیکن عورتوں پر نسبتاً اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ مردوں کی نسبت کمزور ہوتی ہیں۔

(۷) عمر بچے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں بچوں میں تلی کا بڑھ جانا اس بات کی علامت ہے کہ اس مقام پر ملیریا موجود ہے۔ ملیریا کی مقامات میں جوان اشخاص رفتہ رفتہ کسی قدر قوت مدافعت (مناعت) پیدا کر لیتے ہیں۔

(۸) یلینہ اور عادت۔ کمزور اشخاص ملیریا میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ دھوپ میں زیادہ پھرتے ہیں۔ وہ عموماً شدید قسم کے ملیریا بخار میں مبتلا ہوا کرتے ہیں اور جو لوگ سست و کاہل ہوتے ہیں۔ وہ مزمن ملیریا بخار وغیرہ میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

ملیریا سے کون کون سی بیماریاں ہو جاتی ہیں

علاوہ چار پانچ قسم کے کوئی اور مہلک بیماری بخاروں کے جو عام طور پر ملیریا سے ہوتے ہیں ان بخاروں کے درمیان بیان کے بعد بطور عوارض و نتائج یا مزمن ملیریا یعنی پرلے ملیریا سے اور بھی کئی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ملیریا سے مریض کمزور ہو کر دیگر امراض میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ بطور عوارض و نتائج یہ امراض ہو جاتے ہیں (۱) شقیقہ یا درونیم سر (۲) درد ابرو (۳) عرق النسا یا جانگ کا درد (۴) استرخا (پیریلے سیس) (۵) فالج (۶) پھیپھیا (۷) کمٹی خون (انیمیا) (۸) ضعف قلب (۹) خفقان (۱۰) تلی کا بڑھ جانا (۱۱) ورم الطحال (۱۲) جگر کا بڑھ جانا (۱۳) عظم کبد (۱۴) ضعف جگر (۱۵) بد ہضمی (۱۶) درد معدہ (۱۷) اسہال (۱۸) ہیپیش (۱۹) ترنہارش (راج) (۲۰) تار فارسی (ایکزیما) (۲۱) داد (توبارنگت) (۲۲) پرانی کھانسی (۲۳) مزمن ذات الجنب (کرنک پیٹورسی) (۲۴) ضعف بصارت (۲۵) مریض میں ضعف یا نامروی (۲۶) سوزش خیمہ (آرکائیٹس) (۲۷) عورتوں میں فموریض اور (۲۸) استسقاء حمل وغیرہ۔
ملیریا کے ککشیہ۔ دسوائے مزاج ملیریا کی۔ پُرانا ملیریا سے مریض کمزور ہو کر طرح طرح کے امراض مثلاً کھانسی۔ دروہلو۔ نیمونیا۔ سیل۔ اسہال اور استسقاء وغیرہ امراض میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی اس کے دماغ یا حرام مغز میں ورم بھی ہو جاتا ہے مختلف

بلیریائی مقامات میں جو بعض ڈاکٹر و حکیم بلیریائی مریضوں کے علاج میں مصروف رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ ان مریضوں میں اکثر کو ضعف باہ اور نامردی کی شکایت بھی تھی۔ بلیریائی مقامات میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ بہت کمزور اور طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تمام بلیریائی نوبتی امراض میں مرض کا دورہ عموماً ایک خاص وقت پر ہوا کرتا ہے جیسا کہ نوبتی بخاروں اور دشتیقہ وغیرہ میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس نوبت یا دورہ کا سبب جیسا کہ مذکور ہوا اگر م بلیریائی کی فصل کا تیار ہو کر سرخ داہنہائے خون پر حملہ آور ہوتا ہے۔ بلیریائی بخاروں کا بیان کرنے سے پہلے یہنا سب معلوم ہوتا ہے کہ بلیریا کے حفظ مالتقدم یعنی اس کی روک تھام کا بیان کیا جائے۔

بلیریا کا انسداد و پیشگیری اور تھام بچاؤ

انگریزی کے اس قول د Prevention is better than cure. کو جس کا ترجمہ یہ ہے کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے غور سے سوچو۔ تو یہ ایک ایسا نیرس قول ہے جس پر ہر شخص کو عمل کرنا چاہئے۔ مثلاً ضروری احتیاط کر کے مرض ہیضہ سے محفوظ رہنا اس میں مبتلا ہو کر علاج کرنے سے یقیناً بہتر ہے خواہ علاج سے شفا رکلی بھی کیوں نہ ہو جائے۔ اس مضمون کے شروع میں یہ بتلایا جا چکا ہے کہ بلیریا تندرست آدمی میں مچھر کے کلٹنے سے ہوتا ہے مچھر کے سوا تاحال اور کوئی طریق معلوم نہیں ہوا کہ جس سے بلیریا ایک مریض بلیریا سے ایک تندرست شخص کے جسم میں پہنچ جائے پس بلیریا کے حفظ مالتقدم میں ان تین باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئے (۱) مریض بلیریا کا تحفظ (۲) جراثیم بلیریا کی بیج کنی اور (۳) مچھروں کی مینج کنی۔ پس اب ان کا ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) مریض بلیریا کا تحفظ۔ یہ بتلایا جا چکا ہے کہ انسان بلیریا کا مستقل میزبان ہے پس بلیریا مریض کو یا بلیریا کا منبع اور مخزن ہے اس سے بچنا اور محفوظ رہنا ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ دیگر متعدی امراض مثلاً طاعون اور ہیضہ کے مریضوں سے پس اس مریض بلیریا کو مچھر دانی میں مچھر پون جا لیدار کرہ میں مچھروں سے محفوظ رکھنا چاہئے تاکہ نہ اسے مچھر کلٹے اور نہ اس نے ہلے مچھر کے کلٹنے سے دوسروں کو بلیریا ہو بیمار دار کو مریض کے کمرہ میں نہیں سونا چاہئے اور اگر سونا ہی پڑے تو مچھروں سے محفوظ رہنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں اور بطور حفظ مالتقدم ہر روز

یاد دوسرے روز تھوڑی کونین کھانی چاہئے۔

(۲) کرم لمیریا کا استیصال کرم لمیریا کی بیج کئی کیلئے مریض کو باقاعدہ طور پر کچھ عرصہ تک دو تین ماہ تک کونین کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ اس کے خون میں جس قدر لمیریا کے کرم ہوں وہ سب نیست و نابود ہو جائیں۔ اور اس بات سے مطمئن ہونے کیلئے کبھی کبھی خردبین کے ذریعے مریض کے خون کا بھی ملاحظہ کرنا چاہئے اور جب تک وہ کرم لمیریا سے بالکل پاک و صاف نہ ہو جائے تب تک اسے کونین برابر کھلاتے رہنا چاہئے تاکہ بھر بخار نہ ہو جائے یعنی بخار سے شغلے کٹی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بخار رفع ہو جانے کے بعد بھی دو تین ماہ تک ہفتہ میں ایک دو بار کونین کھلاتے رہنا چاہئے۔ اسی لئے سرکاری افواج میں یہ قاعدہ ہے کہ کئی ازالہ مرض کے لئے مریض کو بعد از بخار برابر چار ماہ تک ہر پانچویں روز کونین کچھ پلایا جاتا ہے۔

بعض لوگ خواہ مخواہ کونین کو نہایت گرم خشک خیال کرتے ہیں اور اس کے کھانے سے ڈرتے ہیں درحقیقت بیہوشی نادانی ہی لمیریا بخار کے دفعیہ کیلئے کونین سے بہتر دنیا میں اور کوئی دوا نہیں اور دنیا بھر میں جس قدر کونین کا استعمال ہوتا ہے شاید کسی اور دوا کا اس قدر استعمال نہیں ہوتا۔ تمام ادویہ میں سے کونین مشہور ترین دوا ہے اور لمیریا کیلئے مفید ترین دوا ہے۔ دیکھو تاریخ کو نیز ص ۴۴۳

(۳) مچھروں کا استیصال چونکہ مچھروں کا متوسط میزبان ہے یعنی مچھر کے توسط سے بغیر کرم لمیریا مریض لمیریا کے جسم سے کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل نہیں ہو سکتے پس مچھروں کی بیج کئی گویا لمیریا کی بیج کئی ہے پس مچھر خواہ کسی قسم کا ہو اسے مار ہی ڈالنا چاہئے اور اس کو بخوار دشمن انسان کو نیست و نابود کرنے میں ہر فرد بشر کو حصہ لینا چاہئے۔ پس اب ان کی بیج کئی کی تدابیر بتائی جاتی ہیں۔

۱۔ چونکہ مچھر میلے اور نازک مکالوں میں رہتے ہیں اس لئے مکالوں کی صفائی اشد ضروری ہے۔ مکان میں ہر طرف جھاڑو دینا چاہئے خصوصاً کونوں میں میزوں کے نیچے اور الماریوں کے نیچے۔ اور کسی قسم کا کوڑا کرکٹ جس پر مچھر جمع ہوتے ہیں گھر میں پڑا نہ رہنے دینا چاہئے بلکہ گھاس پھوس۔ گوبر۔ پیدا کرکھا وغیرہ جس کی سڑاؤ نہایت مضر صحت ہوتی ہے۔ اس کو آبادی سے بہت دور بچھو کر دینا بلکہ جلوا دینا چاہئے۔

(۲) ہر ایک کمرے کے دروازوں اور کھڑکیوں کو ہر روز چند گھنٹوں کے لئے کھول دینا چاہئے تاکہ کمرے میں تازگی ہو اور روشنی کا بخوبی گزر ہو اور اگر اس میں مچھر چھپے ہوں تو وہ بھاگ جائیں

لیکن شام ہوتے سے پہلے دروازوں اور کھڑکیوں کو بند کر دینا چاہئے تاکہ مچھر اندر نہ گھس آئیں اور جہاں مچھروں کی کثرت ہو وہاں دروازوں اور کھڑکیوں پر لوہے کی بلیک جالی یا جالیدار دروازے لگوا دینے چاہئیں یا دروازوں پر باریک جالی یا باریک ٹلس کے پردے ڈلوادینے چاہئیں تاکہ مچھر کمرے کے اندر داخل نہ ہو سکیں۔

کمرے میں گندھک اگر بتی۔ دُھوپ۔ عود۔ گول۔ ساسپند اور خصوصاً عاقر قرحا کی دھونی دینے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں دیہات غیرہ میں مکان کے باہر دروازہ صبح و شام آگ جلانا بھی مفید ہوتا ہے۔
(۳) چونکہ مچھر بند پانی میں انڈے بچے دیکر اپنی نسلیں بڑھا کرتے ہیں۔ اس لئے مکانوں کے آس پاس ناندوں۔ کوندوں۔ ٹینوں یا حوضوں وغیرہ میں پانی جمع نہیں رہنے دینا چاہئے۔ گھر کی نالیوں کو صاف اور خشک رکھنا چاہئے۔ اندر گلی کوچوں کی نالیوں کو بھی خوب صاف رکھوانا چاہئے اور آبادی کے درمیان یا اس کے آس پاس کہیں بند پانی کھڑا نہ رہے دینا چاہئے بلکہ جہاں کہیں بند پانی جمع ہو۔ اسے وہاں سے نکلوا دینا چاہئے اور جہاں زمین میں پانی مڑتا ہو وہاں اس کے نکاس کا مناسب انتظام کر کے زمین کو خشک کر دینا چاہئے۔

(۴) دریا۔ جھیل۔ جوہر۔ تالاب یا بلند رو (بڑی نالی) کے قریب مکان نہیں بنونا چاہئے اور نہ ہی نشیبی یا مرطوب زمین میں مکان بنونا چاہئے بلکہ بلند اور خشک زمین پر مکان بنونا چاہئے۔
(۵) ہر ایک کنوئیں۔ چھبچھ۔ حوض یا تالاب وغیرہ پر باریک جالی ڈلوادیں تاکہ مچھر ان کے اندر جا کر انڈے بچے نہ دے سکیں۔ اور اگر کسی حوض یا تالاب وغیرہ میں مچھروں کے انڈے بچے پائے جائیں تو پانی پر مٹی کا نیل اور فینائل یا صرف مٹی کا تیل چھڑک دینے سے وہ تلف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہر سو مربع فٹ سطح پانی پر ایک ایک تولہ مٹی کا نیل اور فینائل یا صرف ایک تولہ مٹی کا تیل چھڑکنا کافی ہوتا ہے۔ اور چونکہ بڑے بڑے تالابوں یا جھیلوں کے کناروں پر ہی مچھروں کے انڈے بچے ہوتے ہیں اس لئے ان کے صرف کناروں پر ہی مٹی کا تیل چھڑکنا کافی ہوتا ہے۔
نوٹ: چونکہ مچھر عموماً دریا کے ایک کنارے سے قتل ہو کر دوسرے کنارے پر نہیں جایا کرتے ہیں۔ پس اگر کشتی یا جہاز کنارہ دریا سے ہزار ڈیڑھ ہزار فٹ کے فاصلے پر ٹھہرے تو وہ میر یا سے محفوظ رہیگا۔

(۶) تالاب یا حوض وغیرہ میں مچھر خور مچھلیاں پالنی بھی مفید ہوتی ہیں۔

(۷) تمام ایسا پانی جو گھرا لو یا لوزوں کے پینے کے لئے پیوے میں بھرا ہوا ہو اسے بدلواتے رہنا چاہئے۔

ملیر سے بچنے کی دیگر ضروری ہدایات

تندرست اشخاص کو چاہیے کہ وہ پلنگ یا چار پائی پٹری یا مچھروانی لگا کر سو یا کریں تاکہ وہ مچھروں سے محفوظ رہیں کیونکہ مچھروں کے کاٹنے سے محفوظ رہنا گویا ملیر یا بخار (میلوئیڈ) اور لال بخار (ڈنگو) سے محفوظ رہنا ہے۔

اگست - ستمبر - اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں ہر شخص کو ہر دوسرے روز دو گرین یا ہفتہ میں ایک وہ بار پانچ گرین کوٹن کھانی چاہئے یا فیلووز سیرپ (Fellow's Syrup) یا ایسٹن سیرپ (Easton's Syrup) تھوڑی مقدار میں (۱۰ ملونہ قدرے پانی میں ملا کر) صبح و شام دو میان غذا پیا کریں۔ سردی اور ٹکان سے بچیں۔ ہاضمہ درست رکھیں قبض نہ ہونے دیں اور تمام ایسے اسباب جن سے کہ ان کی صحت میں کسی قسم کا خلل واقع ہوا ہے آپ کو بچائیں تاکہ وہ آسانی ملیر یا کاشکار نہ بن سکیں بمقام ملیر یا ایام ملیر پانی کی صفائی کی بھی خصوصیت سے ضرورت ہے ایسے وقت میں پانی کو جوش دیکر پینا تھوڑی مقدار میں چائے کا پینا بھی مفید ہوتا ہے اور غذا میں سرخ مرچ کی بجائے کالی مرچ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

ملیر یا بخار کے اقسام

پہلے ملیر یا بخار کے سب اقسام کا بیان کیا جاتا ہے پھر ان سب کا علاج لکھا جائیگا۔
پہلے ملیر یا بخاروں کو علامات کے لحاظ سے دو جماعتوں میں منقسم کیا گیا تھا۔
(۱) فوری بخار (۲) لازمی بخار۔ فوری بخار کی پھر یہ تین قسمیں مانی جاتی تھیں۔ ۱۔ روزانہ بخار جس کا دورہ ۲۴ گھنٹے بعد ہوتا ہے (دب) بخار ہی بخار جس کا دورہ ۴۸ گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ اور ۲۔ جھوٹا بخار جس کا دورہ ۷۲ گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ دوسرے لازمی بخار جس میں خفیف بخار تو ہر وقت رہتا ہے لیکن وہ دن میں ایک یا دو بار تیز ہو جاتا ہے۔

مگر آج کل ان بخاروں کو کرم ملیر یا کے اقسام کے لحاظ سے منقسم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ بتلایا جا چکا ہے کہ کرم ملیر یا تین قسم کے ہوتے ہیں لیکن پیدائش اور شکل کے لحاظ سے وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک گول کرم ملیر یا اور دوسرے ہلالی کرم ملیر یا۔ گول کرم ملیر یا تو خفیف قسم کا بخار پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ تجارتی اور چوتھیا بخار اسی قسم کے کرموں سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ہلالی کرم ملیر یا

شدید قسم کا بخار پیدا کرتے ہیں چنانچہ روزانہ نوبتی اور لازمی طیرانی بخار اسی قسم کے کرم طیرانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس بخار کی نعت اور شدت کے لحاظ سے طیرانی بخار کی دو قسمیں ہیں ایک خفیف طیرانی بخار جو گول کرم طیرانی سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ تجاری اور چوتھیا بخار اس قسم کے بخار ہیں اور دوسرے شدید طیرانی بخار جو ہلالی کرم طیرانی سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ رمضان بخار یا جڑا بخار اور لازمی بخار اسی قسم کے بخار ہیں +

نوٹ ۱۔ اب نوبتی بخار اور لازمی بخار دو مختلف قسم کے بخار نہیں مانتے جاتے بلکہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر بہت سے کرم ایک ہی وقت میں پختہ ہو کر تیار ہو جائیں یعنی اپنی نسلیں بڑھ جائیں تو روزانہ نوبتی بخار ہوتا ہے اور اگر وہ ٹھوڑی ٹھوڑی تعداد میں متواتر پختہ ہوتے رہیں تو لازمی بخار ہوتا ہے پس لازمی بخار کوئی علیحدہ بخار نہیں بلکہ یہ رمضان نوبتی بخار ہی ہے جس میں ایک باری اترنے نہیں پاتی کہ دوسری آجاتی ہے +

اور اگر ان کرموں کی دو نسلیں یکے بعد دیگرے داخل جسم ہو کر پختہ ہوں تو دو نوبتی بخار متواتر ہونگے یا ایک ہی دن بخار کی دو باریاں آئیں گی پس اس طرح ڈبل کوئٹین (دو ہر اعنہ) ڈبل ٹریشین (دو ہر تجاری) اور ڈبل کوآرٹن (دو ہر چوتھیا) وغیرہ بخار پیدا ہوتے ہیں +

جار بخار۔ نوبتی بخار

اردو نام	ملتی نام	انگریزی نام
جار بخار	تپ لرزہ	Ague.
نوبتی بخار	مچھی ناٹھ	Intermittent Fever.
		ہٹری ٹنٹ فیور

ماہیت مرض۔ یہ ایک قسم کا طیرانی بخار ہے جو کہ بدی یا نوبت سے آتا ہے۔ اس بخار میں پہلے سردی محسوس ہوتی ہے۔ پھر گرمی معلوم ہوتی ہے۔ بعد میں پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد از سر نو بخار چڑھ جاتا ہے +

نوٹ ۱۔ بخار کی ایک نوبت کے ختم ہونے سے دوسری نوبت کے شروع ہونے تک جو عرصہ ہوتا ہے اس کو انٹرمیشن (Intermission) یعنی زماہ راحت کہتے ہیں اور ایک نوبت بدی کے شروع ہونے سے دوسری نوبت بدی کے شروع ہونے تک جو عرصہ ہوتا ہے اسے انٹرول (Interval) یعنی وقفہ کہتے ہیں +

اسباب۔ اصل سبب تو اس بخار کا ملیریا ہے لیکن غذا کی خرابی، ٹھکان، سردی وغیرہ اور رنج و غم وغیرہ اسکے مددگار اسباب ہیں۔ یہ بخار بچے، جوان، بوڑھے مرد اور عورت سب کو ہوتا ہے لیکن زیادہ تر یہ جوانوں کو ہوتا ہے اور ایک بار ہونے سے طبیعت بدلہ اسکے قبول کرنے کیلئے زیادہ مستعد ہوتی جاتی ہے۔ باری یا نوبت کے لحاظ سے اس بخار کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) روزانہ بخار۔ (۲) تجارتی بخار اور (۳) چوٹھیا بخار۔ پس اب ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے لیکن ان سب کا علاج ایک ہی جگہ بیان کیا جائیگا۔

روزانہ بخار

ٹاکسائیڈام

طبی نام

اردو نام

کوٹیلین فینٹر Quotidian F.

جھٹی موافقہ

جھاڑا بخار

ماہیت مرض۔ یہ ایک قسم کا ملیریا بخار یا جھاڑا بخار ہے جس کا دورہ ہر روز ہوتا ہے اس بخار میں ایک بدی سے دوسری بدی تک ۲۴ گھنٹے یعنی ایک روز کا وقفہ ہوتا ہے۔ اسلئے اسکو روزانہ بخار بھی کہتے ہیں نیز چونکہ یہ موسم برسات کے بعد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو موسمی بخار بھی کہتے ہیں۔ اسباب مرض۔ ملیریا زہریلا کرم ملیریا جس کا بیان دیکھو صفحہ ۴۹ پر۔ اگرچہ یہ بخار دو قسم کے یعنی گول اور ہلالی شکل کے ملیریائی کرموں سے پیدا ہوتا ہے لیکن وہ خاص کرم جس سے کہ روزانہ اور لازمی بخار پیدا ہوتے ہیں وہ ایک ہی قسم کا ہے جس کے اصطلاحی نام حسب ذیل ہیں:-

۱) بکوی رے نیا ملیریائی (Laverina Malariae) یعنی کرم ملیریا یا کرم جھاڑا بخار
۲) مائیلگ نٹ پیراسائٹ (Malignant Parasite) یعنی کرم خبیث یا کرم لازمی بخار
اس قسم کا کرم ۲۴ گھنٹے بعد ہر روز اپنی نسل بڑھا لیتا ہے اس لئے ہر روز بخار آتا ہے لیکن جب اس قسم کے چند کرم یکے بعد دیگرے داخل خون ہو کر اپنی نسلیں بڑھائیں تو پھر لازمی بخار ہوتا ہے جس میں کسی وقت تخفیف ہوتی ہے لیکن وہ مدت دن برابر چڑھا رہتا ہے۔

اس مائیلگ نٹ پیراسائٹ (کرم خبیث ملیریا) کی پھر دو قسمیں قرار دی گئی ہیں۔

۱) مائیلگ نٹ ٹریشین پیراسائٹ (Malignant Tertian P.) یعنی کرم شدید تجارتی بخار۔

۲) مائیلگ نٹ کوٹیلین پیراسائٹ (Malignant Quotidian P.) یعنی کرم شدید روزانہ بخار۔

پس اس مائیلگ نٹ پیراسائٹ یعنی خبیث کرم ملیریا سے تین قسم کا بخار ہوتا ہے۔

(۱) شدید تجارتی بخار - (۲) شدید وزانہ بخار اور (۳) لازمی بخار +

نوٹ ۱ - روزانہ بخار جیسا کہ مذکور ہوا دو قسم کے یعنی گول اور ہلکی شکل کے مہربانی گرموں سے پیدا ہوتا ہے
لہذا روزانہ بخار بھی تین قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو کہ دوسرے تجارتی بخار سے پیدا ہوا دیکھو بیان تجارتی بخار سے
جو کہ تیسرے چوتھیا بخار سے پیدا ہوتا ہو دیکھو بیان چوتھیا بخار سے مذکورہ بالا شدید وزانہ بخار لیکن ہندوستان
میں تو روزانہ بخار ہوتا ہے وہ زیادہ تر ذیل برائین یعنی دوسرے تجارتی بخار کی قسم کا ہوتا ہے +

جب گول گرموں (گرم تجارتی یا چوتھیا) سے روزانہ بخار پیدا ہو تو ایک دن بخار شدید ہوتا ہے اور دوسرے دن خفیف
ہوتا ہے اس قسم کے بخار کو طبیبین منظر الغیب کہتے ہیں اور اس قسم کا روزانہ بخار جب کم ہوجاتا ہے تو تجارتی یا چوتھیا
بخار میں تبدیل ہوجاتا ہے لیکن جب یہ ٹالی گرم گرم روزانہ لازمی بخار سے پیدا ہو تو بخار ہر روز یکساں شدت کیساتھ آتا
ہے اور زیادتی کی حالت میں یہ بعض اوقات لازمی بخار یعنی سنٹ فیویر میں تبدیل ہوجاتا ہے +

۲) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی دن میں اس بخار کی دو باریاں آجاتی ہیں۔ اس قسم کے بخار کو ڈبل کوئیڈین فیر
(Double Quotidian Fever) کہتے ہیں +

زمانہ خصانت - یعنی طیرانہ ہر کا جسم میں داخل ہو کر پوشیدہ رہنے یا نشوونما پانے کا زمانہ عموماً
۳ سے ۴ دن تک ہوتا ہے لیکن شرافت و ناد چند گھنٹوں بعد ہی علامات مرض نمایاں ہوجاتی ہیں +
علامات مرض زمانہ خصانت یا مرض کے جسم میں پوشیدہ رہنے کے زمانہ میں یعنی بخار چڑھنے
سے پہلے عموماً طبیعت ٹھست انگڑائی ہوتی ہے انگڑائیاں اور جھانپاں آتی ہیں۔ ماتھے پاؤں ٹوٹے
ہیں سر اور کمر میں درد ہوتا ہے کبھی سر جھکاتا ہے نیزہ نہیں آتی اور بھوک نہیں لگتی وغیرہ +

نوٹ ۱ - مختلف مریضوں میں ان علامات کی شدت و خفت مختلف ہوتی ہے اور بعض دفعہ یہ علامات بالکل
ظاہر ہی نہیں ہوتیں۔ لیکن چونکہ اس قسم کے بخار میں پہلے سردی محسوس ہوتی ہے پھر گرمی محسوس ہوتی ہے اور پھر پسینہ آتا
ہے بخار اتر جاتا ہے اس لئے اس بخار کی علامات کا ان تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے + (۱) سردی کا درجہ + (۲)
گرمی کا درجہ + (۳) پسینے کا درجہ +

(۱) سردی کا درجہ - اس درجہ جیسا کہ معلوم ہوتا ہے کہ گرم طیرانہ کا اثر اعضا پر
عضلات مع عضلات جلدی عروق دموہ پر ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے سستی کا بی اور اعضا سستی
ہوتی ہے۔ پھر جسم کے رنگ گھٹے گھڑے ہو جاتے ہیں اور سردی معلوم ہونے لگتی ہے یہ سردی
اکثر پشت کی طرف سے شروع ہو کر بندرج تمام جسم میں محسوس ہوتی ہے کبھی یکدم جاڑا
لگتا ہے۔ بدن کا جتنا ہے اور شدت لرزہ سے مریض کے دانستہ جھنجھکتے ہیں۔ اور وہ

اپنے آپ کو سیکڑ کر بستر میں لیٹ جاتا ہے۔ بہت سے کپڑے اڑھانے سے بھی سردی منع نہیں ہوتی اور بعض مریضوں کو تو اس قدر سردی معلوم ہوتی ہے کہ ان کی انگلیوں کے پوروں کے پورے ہو جاتے ہیں۔ ناخن اور ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں ایسی حالت میں چھوٹے بچوں کو اکثر تشنج ہو جاتا ہے، اعضائے اندرونی میں اکثر اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر دماغ میں خفیف اجتماع خون ہو تو سر میں بوجھ یا درد معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر زیادہ اجتماع ہو تو بیہوشی یا ہذیان ہو جاتا ہے پھیپھڑوں میں اجتماع خون ہونے سے حرکت تنفس نیز ہو جاتی ہے یعنی سانس جلد جلد آنے لگتا ہے۔ معدہ و جگر میں اجتماع خون ہونے سے جی مثلاً تا اور قے آتی ہے اس سردی کے درجے میں اگرچہ مریض کو سخت سردی معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت اسے بخار چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی حرارت جسم حالت صحت کی نسبت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو یہ ۱۰۲ یا ۱۰۵ درجہ فارن ہائیٹ تک ہوتی ہے اسی لئے مریض کا منہ خشک ہوتا ہے۔ اور اسے شدت کی پیاس لگتی ہے۔ یہ سردی کا درجہ اکثر ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے لیکن اگر اعضائے اندرونی میں اجتماع خون ہو تو پھر یہ درجہ دیر تک یعنی چار یا پانچ گھنٹوں تک رہتا ہے اور جب اس بخار کی کئی باریاں آچکتی ہیں اور بدن میں اس کی سمیت کم ہو جاتی ہے تو پھر یہ سردی کا درجہ بہت نھوٹا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پھر صرف ایک لمحہ کے واسطے خفیف پھریری سی معلوم ہوتی ہے۔

(۲) گرمی کا درجہ۔ جب سردی کا درجہ ختم ہو چکتا ہے تو مریض کو قدرے آرام معلوم ہوتا ہے لیکن پھر فوراً ہی گرمی کا درجہ شروع ہو جاتا ہے اس درجہ بخار میں انتظام اغذال حرارت جسم مثل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رفتہ رفتہ مریض کا سارا جسم گرم ہو جاتا ہے۔ وہ مارے گرمی کے پھین ہوا کر کپڑوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔ تبض پر اور تیز چلنے لگتی ہے کپٹی پر شرابی تڑپ معلوم ہوتی ہے۔ سرد در کرتا ہے۔ ٹھوک بالکل نہیں ہوتی۔ لیکن پیاس شدت کی ہوتی ہے۔ منہ خشک ہوتا ہے۔ زبان بھی خشک۔ اور اس پر سفید فرائیل بھی ہوتی ہوتی ہے جی مثلاً تا اہتے بھی ہوتی ہے۔ پیشاب سرخ رنگ کا کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ از حد بے چینی ہوتی ہے۔ اس گرمی کے درجہ میں حرارت جسم عموماً ایک نلو سے ایک سٹو چار درجہ تک لیکن کبھی کبھی ایک سٹو بارہ درجہ تک بھی ہو جاتی ہے۔ یہ گرمی کا درجہ تین یا چار گھنٹہ تک رہتا ہے پھر جب گرمی کم ہونے لگتی ہے تو پسینے کا درجہ شروع ہوتا ہے۔

(۱۳) پسینے کا درجہ۔ اس درجہ بخار میں کرم طیر یا یان کی زہر کا اثر کمزور پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ جسم میں تیزیاتی مادہ دلتلی ٹاکسین پیدا ہو کر زہر کرم طیر یا دلتاکسین، کو بے اثر و بے ضرر بنا دیتا ہے۔ چنانچہ جب گرمی کا درجہ بتدریج کم ہو جاتا ہے تو پھر پسینے کا درجہ شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے پیشانی اور چہرہ پر پسینہ آتا ہے اور پھر تمام بدن پر اس قدر پسینہ آتا ہے کہ مریض پسینے میں تر ہو جاتا ہے۔ اور علامات میں تخفیف ہو کر بخار بالکل اتر جاتا ہے، اگر مریض کمزور ہو تو بعض اوقات پسینہ آنے کی حالت میں وہ بہت مدد حاصل ہو جاتا ہے بعض مریضوں کو پسینہ آتے ہوئے نیند آ جاتی ہے اور جاگنے کے بعد انہیں آرام معلوم ہوتا ہے۔

نوٹ ۱، سردی اور گرمی کے درجوں کی نسبت پسینے کے درجے کی مدت بہت کم ہوتی ہے اور ان تینوں درجوں کو ملا کر بخار کی ایک باری یا فزیت ہوتی ہے جس کی مدت ایک سے بارہ گھنٹے تک لیکن عموماً گیارہ گھنٹے ہوا کرتی ہے۔

(۲) مذکورہ بالا علامات اکثر مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان درجوں کے سلسلہ میں فرق پڑ جاتا ہے یعنی کسی میں سردی کا درجہ نادر ہوتا ہے۔ گرمی اور پسینہ کا درجہ بخوبی نمایاں ہوتا ہے کسی میں صرف سردی کا احساس ہوتا ہے۔ گرمی اور پسینے کی فوجندگی نہیں آتی کہ جس کا اثر جاتا ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ طیر یا کی سمیت جسم میں کم ہو جاتی ہے۔ اور بخار مدفع ہونے والا ہوتا ہے بعض مریضوں کو بے انتظامی کے ساتھ بار بار جوار معلوم ہوتا ہے اور سستی و کاپلی اور قدرے بھیننی معلوم ہوتی ہے لیکن سردی و گرمی کا کوئی درجہ ظاہر نہیں ہوتا۔ اس قسم کے بخار کو فوجندگی کہتے ہیں۔

تجاری بخار

دوسرا نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تجاری بخار	عقبائزہ	ٹریشین فیزر
		Tertian Fever.

ماہیت مرض۔ یہ ایک قسم کا طیر یا فزیت بخار ہے جس کا عودہ تیسرے روز ہوتا ہے اس بخار میں ایک باری سے دوسری باری تک ۴۸ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔

اسباب مرض۔ اس بخار کا باعث بھی ہی طیر یا زہر یا کرم طیر یا ہیں جن کا بیان صفحہ ۴۷ پر ہو چکا ہے۔ جس قسم کے طیر یا فزیت کرم سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے اس کو انگریزی میں پلازموڈیم والی ٹوکس (Plasmodium Vivax) یا ٹریشین فیزر اسائٹ (Tertian Parasite) کہتے ہیں۔

یعنی کرم فیلڈا کرم تجاری کہتے ہیں۔ یہ کرم ۴۸ گھنٹے بعد یعنی تیسرے روز اپنی نسل بڑھاتا ہے اس لئے تیسرے روز جاڑے سے بخار آتا ہے۔

نوٹ (۱) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کرم تجاری دو متواتر دنوں میں داخل جسم ہو کر اپنی نسلیں بڑھاتے ہیں یہی صورتیں ہر روز بخار آتا ہے۔ اس قسم کے بخار کو ڈاکٹری میں ڈبل ٹریشین فیوئر Double Tertian Fever اور طب میں شطر الغیب یعنی دہرائی تجاری بخار کہتے ہیں۔

اس قسم کا بخار عموماً ایک دن شدید اور ایک دن خفیف ہوتا ہے لیکن خون کا امتحان کئے بغیر اس قسم کے بخار کو روزانہ فوٹی بخار سے تشخیص کرنا محال ہوتا ہے پس کبھی کرم تجاری سے بھی روزانہ بخار آنے لگتا ہے +

(۲) ادھکھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی دن میں تجاری بخار کی دوباریاں آجاتی ہیں مثلاً ایک صبح کو اور

دوسری شام کو اس قسم کے بخار کو اصطلاح میں ڈیپلی کیٹڈ ٹریشین فیوئر Duplicate Tertian F یعنی غیب مضاعف یا دگنا تجاری بخار کہتے ہیں +

علامات - اس بخار کی علامات بھی مثل روزانہ بخار کی مذکورہ علامات کے ہوتی ہیں لیکن اس میں سردی گرمی اور پسینے کے درجوں کا عرصہ روزانہ بخار اور چوتھیا بخار کے بین میں ہوتا ہے ماحول اس بخار کی چھٹے سے آٹھ گھنٹے تک ہوتی ہے +

چوتھیا بخار

اردنام	طبی نام	ڈاکٹری نام
چوتھیا بخار	ربع دائرہ	کوآرتن فیوئر Quartan Fever.

ماہیت مرض - یہ ایک قسم کا بلیریائی فوٹی بخار ہے جس کا دورہ چوتھے روز ہوتا ہے اس بخار میں ایک باری سے دوسری باری تک ۷۲ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے +

اسباب مرض - وہی بلیریائی کرم بلیریائی جن کا بیان صفحہ ۴۶۰ پر ہو چکا ہے جس قسم کے کرم بلیریائی سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے اس کو انگریزی میں پلازموڈیم بلیریائی

Plasmodium Malariae. (پاکوآرتن پیراسائٹ Quartan Parasite.)

یعنی کرم ربع یا کرم چوتھیا کہتے ہیں۔ یہ کرم ۷۲ گھنٹے بعد یعنی چوتھے روز اپنی نسل بڑھاتا ہے۔ اس لئے چوتھے روز بخار آتا ہے +

نوٹ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کرم چوتھیا دو متواتر دنوں میں داخل جسم ہو کر اپنی نسلیں بڑھاتے

میں ایسی صورتیں دور دراز متواتر بخار آتا ہے اور تیسرے دفعہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے بخار کو اصطلاح میں ڈبل کوارٹن فیور (Double Quartan Fever) یعنی ربع مضاعف یا دہرا چوتھیا بخار کہتے ہیں۔ اس قسم کا بخار عموماً ایک دن شدید اور دوسرے دن خفیف ہوتا ہے۔

(۲)۔ اندکبھی ایسا ہوتا ہے کہ کرم چوتھیا تین متواتر دنوں میں داخل ہو کر اپنی نسلیں بڑھاتے ہیں ایسی صورت میں ہر روز متواتر بخار ہوتا ہے۔ اس قسم کے بخار کو انگریزی میں ٹریپل کوارٹن فیور (Triple Quartan Fever) یعنی ربع دائرہ یا تہرا چوتھیا بخار کہتے ہیں۔ اس قسم کا بخار ہر روز آتا ہے۔ خون کا امتحان کئے بغیر اس قسم کے بخار کی روزانہ فوجی بخار کو ٹیٹریں سب ٹریشین فیور سے تشخیص کرنا محال ہے اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کبھی کرم چوتھیا سے بھی روزانہ فوجی بخار آنے لگتا ہے۔

(۳) اندکبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کرم چوتھیا ایک ہی دن میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے دوبار داخل جسم ہوتے ہیں۔ اس طرح سے دو یکے بعد دیگرے اپنی دونسیں بڑھاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایک ہی دن میں بخار کی دوبارہیں آجاتی ہیں۔ اس قسم کے بخار کو اصطلاح میں ڈپلی کیٹڈ کوارٹن فیور (Duplicated Quartan Fever) یعنی ربع مزدوجہ یا دوگنا چوتھیا بخار کہتے ہیں۔

علامات۔ اس بخار کی علامات بھی مثل روزانہ بخار کی مذکورہ علامات کے ہوتی ہیں لیکن اس میں زیادہ راحت روزانہ بخار اور فوجی بخار سے زیادہ ہوتا ہے۔ مدت بخار کم ہوتی ہے اور سردی کا درجہ زیادہ ہوتا ہے اور مدت اس بخار کی پانچ گھنٹے تک ہوتی ہے۔

عوارض و نتائج۔ مذکورہ بالائینوں قسم کے فوجی بخاروں کی متواتر فوجیوں سے تلی اور جگر بڑھ کر پیقان وغیرہ کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ کبھی گردوں میں عدم ہو کر پیشاب رُلائی یا فوجی آنے لگتا ہے۔ کبھی کھانسی اور دمہ وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے اور اگر مریض طبریا کو گرم ملک سے سرد ملک میں جانے کا اتفاق ہو تو شدید نیمونیا کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے بعض مریضوں کو خفقان اور غشی کی شکایت ہو جاتی ہے اور بعض کو مالخولیا ہو جاتا ہے اور کبھی خون کی خرابی سے سکڑوٹ۔ جلد تھرا اور گٹھیا وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں اور انیمیا (کمزوری خون) تو عموماً ہو جاتا ہے۔ شاذ و نادر میں بخاروں کے دوسرے یا نتیجہ میں مرگی کی بیماری بھی ہو جایا کرتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فوجی بخار کے آنے سے اہل مرض مرگی کو آرام ہو جاتا ہے۔

نوٹ۔ اچھوٹے بچوں میں کبھی طبریا کے سبب ام القہیان (تشیخ کنوشن) کی شکایت ہو جاتی ہے۔

پس ملیر پانی مقام موسم میں جب چھوٹے بچوں کو ام القصبیان کی شکایت ہو تو ملیر یا کا علاج بھی ضرور کرنا چاہئے۔
تشخیص مرض۔ ایسے مقام اور موسم میں جہاں کہ ملیر یا ہو بخار کا آنا اور بخار میں سردی
 گرمی اور پسینے کے درجات کا ہونا وغیرہ اور کونین کے استعمال سے بخار کا رک جانا کافی تشخیصی
 علامات ہیں۔ لیکن آج کل ایک قطرہ خون کا خورد بینی امتحان کرنے سے بھی ان بخاروں کی
 صحیح تشخیص کی جاتی ہے۔ کیونکہ خوردین سے خون میں کرم ملیر یا نظر آجاتے ہیں۔
انجام مرض۔ اس مرض کا انجام عموماً بخیر ہوتا ہے۔ لیکن اگر مریض کمزور یا بوڑھا ہو یا
 اسے مدت تک بخار آتا رہے یا اعضائے اندرونی کی ساخت میں نقص آجائے یا علاج درست
 طور پر نہ کیا جائے تو انجام خراب ہوتا ہے۔ روزانہ اور بخاری بخار کی نسبت چوتھیا بخار
 دیر میں پایا کرتا ہے۔

ملیر پانی نوبتی بخاروں کا ڈاکٹری علاج

تقدم بالمحفظ۔ یعنی ملیر یا یا موسمی بخار سے محفوظ رہنے کے لئے مچھروں کو نیسٹ بنا کر
 کر دینا چاہئے (دیکھو صفحات گذشتہ) مچھر پروں گھروں میں رہنا چاہئے یا مچھر دانی لگا کر
 سونا چاہئے۔ بدن پر مسروں کا تیل ملکر یا ہاتھ منہ اور گردن پر پانچ سات قطرے سٹونیلا آئل
 ملکر یا کاربالک لوشن یا کونین لوشن ملکر سونا بھی مچھروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ سلفر سوپ یا
 کاربالک سوپ ملکر غسل کرنا مفید ہوتا ہے۔ برسات میں رات کی سردی اور شبنم سے اور دن
 میں دھوپ اور گرمی سے بچنا چاہئے۔ دھوپ میں ہمیشہ چھتری لگا کر جانا چاہئے زمین پر نہیں بلکہ
 مکان کی چھت پر چار پائی بچھا کر سونا چاہئے۔ مریض ملیر یا بخار کو جو کہ معدن ملیر یا دیگر تعدد رست
 اشخاص سے بالکل علیحدہ مچھر دانی لگا کر یا مچھر پروں مکان میں جس کے دروازوں اور دیواروں
 میں باریک تار کی جالیاں لگی ہوتی ہیں رکھیں۔ تاکہ نہ مچھر اسے کاٹ سکے اور نہ ملیر یا پھیلا
 سکے۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہر روز رات کے کھانے کے بعد کونین ٹیبلٹس کلوئرین
 دو تین گرین (گولی یا کیہ) کھانی چاہئے یا ہر روز لاگوار آر سیٹی کیلس بمقدار ۲ منٹلیک گیمونٹ
 پانی میں ملا کر بعد از غذا پانی لینا چاہئے۔ ماضیہ ٹھیک رکھیں اور قبض ہرگز نہ ہونے دیں اور
 روزانہ صبح و شام حمام ملکر نہاتے رہیں۔

رہنما: بخار بخار۔ آر لھانا کھانے کے بعد بخار چڑھے تو کوئی مفتی دوا دیکھتے

بخار اتر جاتا ہے جب پسینہ آنے لگے تو مریض کو ہوا سے محفوظ رکھیں اور اسے ایک چادر اڑھا دیں۔ سر و پانی نہ پیچے دیں بلکہ پسینہ زیادہ کرنے کے لئے نیم گرم یعنی گنگنا پانی پلائیں اور جب پسینہ آنکھ بخار بالکل اُتھ جائے تو پھر وقفہ کی حالت میں بخار کو روکنے کے لئے مریض کو کوئین دیں۔ بشرطیکہ مذکورہ دوا سے اس کی قبض رفع ہو کر ایک دو دست آگئے ہوں اور اگر اسے قبض ہو تو پہلے قبض کو رفع کریں اور پھر کوئین دیں۔ چنانچہ رات کو ۱۰ گرین دیا اگر مریض خفی ہو تو ۵ گرین کیلور کھلائیں اور اگلی صبح کو بیگنیشیا سفاس ۴ سے ۶ ڈرام کی مقدار میں دو تین چھٹانک پانی میں حل کر کے پلا دیں اور جب اس سے خوب کھل کر دو چار دست آجائیں اور پیٹ صاف ہو جائے تو پھر کوئین کا استعمال کریں۔

نوٹ: کیلور کا ۳ یا ۵ گرین کا ٹیبلٹ یعنی ٹکیہ (ساختہ بتہ و ٹکیہ) دینی بہتر ہوتی ہے۔ اور اگر ٹکیہ ملے تو پھر صدمہ کیلور کو بلانی میں پیسٹ کر باگلفند سے گولی بنا کر کھلائیں اور بعد میں کلی کر دیں۔

انتباہ: اگر مریض ایونی ہو تو اسے کیلور ہرگز دیں۔ کیونکہ ایونی کو ایک دو گرین کیلور کھانے سے بھی منہ بھانا ہے۔ اس کو صرف بیگنیشیا سفاس کے دینے سے ہی دست آجاتے ہیں۔ حاملہ عورت کو بھی کیلور اور بیگنیشیا نہ دیں۔ اس کو صرف فروٹ سالٹ کی ایک خوراک نصف گلاس پانی میں دینی بہتر ہوتی ہے۔

اگر اندیشہ ہو کہ صبح کو میگنیشیا سفاس دینے سے دوپہر تک دو چار دست آتے آتے ہمیں مریض کو بخار نہ چڑھ جائے تو بخار کو روکنے کے لئے اس کے ساتھ ہی کوئین ملا کر دینی بہتر ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ نسخہ مفید ہوتا ہے۔

(۱۱) نسخہ کوئین کسپر سہل و دفع بخار ہے۔	کوئین کوہینٹس حل کہ کے بور بیگنیشیا
کوئین سفاس ۱۰ گرین	کو پانی میں حل کہ کے دو کو ملا لیں ذائقہ کے لئے اس میں تھوڑا شربت یا شکر ملا دیں اور
ایسٹ سلف۔ فل ۱۲ منم	پھر اس ساری دوا کو ایک ہی بار پلا دیں یا
بیگنیشیا سفاس ۶ ڈرام	نصف ایک بار اور باقی نصف دو بار آدھے
سرپ پینی ۲ ڈرام	یا ایک گھنٹے بعد پلا دیں۔ اس سے مریض کو دو
ایکوا (لاڈ) ۴ آونس	تین دست بھی آجاتے ہیں اور بخار کی باری
۳ ساری دوا صبح کو ایک ہی بار پلا دیں۔	

بھی رک جاتی ہے۔ ہر کیف دو چار دست آجانے کے بعد بخار کو روکنے کے لئے کوئین کا پانچواں استعمال کرنا چاہیے کیونکہ فیصلی بخاروں کے لئے کوئین اکسیر ہے۔

”ملیر پانی بخاروں کیلئے کونین کیسیر“

دریغ تجربات اور مشاہدات سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ ملیر پانی بخاروں کو دور کرنے کے لئے کونین سے بڑھ کر اور کوئی مفید دوا نہیں۔ کونین ان بخاروں میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ چنانچہ ولایت کے ایک نہایت مشہور و معروف ڈاکٹر پیٹر کسٹن سن صاحب کا قول ہے کہ ”ج کل اگر کوئی ڈاکٹر یا طبیب کونین کو چھوڑ کر دواؤں سے ملیریا کا علاج کرنے کی کوشش کرے تو وہ مستوحش سزا ہے۔ اسی طرح سے ولایت کے ایک اور نامور ڈاکٹر جو اعلیٰ درجہ کے مصنف بھی ہیں یعنی ڈاکٹر دسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ”ج کل اگر کوئی طبیب ملیر پانی بخار کا کونین کے ساتھ کا یہابی سے علاج نہیں کر سکتا تو اسے طبیعتاً چھوڑ دینی چاہیے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ملیر پانی بخاروں کو دور کرنے کے لئے کونین واقعی کس قدر مفید دوا ہے۔ کونین کے متعلق صرف انگلستان کے چھ نامور ڈاکٹروں کا ہی یہ قول نہیں بلکہ یورپ جس میں یونان اور روم بھی شامل ہے اور امریکہ اور جاپان وغیرہ کے کل جہان کے اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ

”ملیر پانی بخاروں کیلئے کونین کیسیر“

گمانس کہ ہمارے ملک کے بعض خود غرض حکیم اور دید صاحبان خواہ مخواہ کونین کی توہین کرتے ہیں وہ اس کو ولایت کی ایک بہت گرم خشک دوا سمجھ کر ہندوستانی مریضوں کے لئے اسے چنداں مفید خیال نہیں کرتے ہیں۔ یہ انکی اپنی لاعلمی اور نادانی ہے ورنہ کونین ملیر پانی بخاروں کے لئے درحقیقت اکسیر ہے۔

نوٹ: یہ چونکہ علم طب کا موضوع جسم احسان ہے اور انسان اشرف المخلوقات ہے اس

لئے علم و عمل طب بھی ایک فن شریف بلکہ اشرف ہے لیکن اس کی شرافت اسی میں ہے کہ اس کا

اصل ”تَحْلِلُ مَا صَفَا وَدَعَا مَا كَدَمَا“ ہو۔ یعنی جہاں کوئی مفید بات ملے اسے

اپنے موضوع کی خدمت کے لئے فوراً اختیار کر لیا جائے۔ اسی اندیز اصول کو مد نظر رکھتے

ہوئے جناب حکیم سید محمد حسین صاحب علوی نے اپنی مشہور طبی کتاب مخزن الادویہ میں

ہمک کے نام سے سکونا پانک (Cinchona Bark) اور اس کے ضمن میں کنکد

کے نام سے کونین کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کو فوجی بخاروں اور دیگر فوجی امراض میں نہایت

منو بتاتا ہے مگر تقریباً ڈیڑھ صدی گزشتہ پر بھی ہندوستان میں اکثر حکیموں کو یہ بات معلوم نہ ہوئی کہ برک یا بارک (Bark) درحقیقت سکونا بارک (Cinchona Bark) ہے اور کنہ کوئین ہے۔ اسی لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کوئین کے استعمال کو بتلنے سے پہلے کچھ اس کی مختصری تاریخ بھی بتادی جائے۔

تاریخ کوئین۔ کوئین ایک جوہر ہے جو کہ درخت سکونا کی چھال سے پیدا ہوتا ہے یہ درخت جنوبی امریکہ میں پیدا ہوتا ہے لیکن آج کل یہ ہندوستان کے بعض حصص مثلاً گونگری دارجلنگ پور اور نکا وغیرہ میں بھی بکثرت ہوتا ہے۔

پیر و واقع جنوبی امریکہ کے باشندے کسی ایسی چھال کو جو کہ بخسار کو دور کرنے کی خاصیت رکھتی ہو کینا کینا کہتے ہیں۔ ایک بار پیر کی ہسپانوی نوآبادی کے دانشورائے کی بیگم (جس کا نام سینکون Cinchon) تھلہ فوجی بخسار میں ایسی ہینٹا ہوئی کہ اسے کسی دوا سے فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار اس سفوت کینا کینا کے میٹے سے اس کو بخسار سے شفا ملنے لگی حاصل ہو گئی۔ اس وقت اس دوا کی بڑی شہرت ہوئی۔ پھر وہ بیگم صاحبہ ۱۶۶۰ء میں اس دوا کو اپنے ملک ہسپانیہ میں لے گئی اور وہاں اس کے نام پر اس دوا کا نام بھی سینکونا ہی مشہور ہو گیا۔ ۱۶۶۹ء میں اس دوا کی شہرت پھر دماغی نام میں پہنچی اور وہاں پر بھی یہ قیمتی بخسار میں استعمال ہوتی رہی۔ پھر ۱۶۷۹ء میں فرانس میں اس کی بڑی قدر و منزلت ہوئی۔ ۱۶۷۹ء میں یہ دوا لندن فارماکوپیا (قراردین لندن) میں درج کی گئی اور اسی زمانے میں یہ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈاکٹروں کو بھی بغرض استعمال بھیجی گئی۔ اور غالباً ہندوستان میں یہ بہت جلد پھیل گئی۔ کیونکہ حکیم میرٹھ صاحب ملوی نے ۱۷۷۹ء میں اپنی مؤلفہ کتاب مخزن افادہ میرٹھ اس کے انگریزی نام بارک Bark سے پہلے برک اس کا بیان کیا ہے۔

پہلی مرتبہ ہندوستان میں ۱۶۷۹ء میں پونڈ کے حساب سے کوئین خریدی گئی تھی لیکن اب تو یہ ۱۶ روپے فی پونڈ فروخت ہوتی ہے الغرض کوئین درخت سکونا کی چھال کا جوہر ہے اور اس درخت کا اصل مسکن اگرچہ جنوبی امریکہ ہے لیکن اب یہ ہندوستان میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے سپہاں ہند کیلئے یہ کئی بدیہی دوا ہیں بلکہ دیسی اور سندھشی ہے۔

کوئین کے اقسام۔ یوں تو کوئین کئی قسم کی ہوتی ہے لیکن عام طور پر کوئین سفیٹ استعمال

کی جاتی ہے۔ اس کو عموماً سفوف یا گولی یا ٹیلی کی شکل میں یا گندھک کے تیزاب میں حل کر کے اور پانی ملا کر دیا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی کوئین ہے پس ان سب کا مختصر بیان کر دیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت کوئین کے انتخاب و استعمال کرنے میں آسانی ہو۔

(۱) کوئین ہائیڈروکلورائیڈ (Quininæ Hydrochloride) یہ صرف

پانی میں با آسانی حل ہو جاتی ہے اسلئے کوئین سلفیٹ کی نسبت یہ بہتر جواب دہی کو زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ با آسانی ہضم و جذب ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ایک سے۔ اگرین۔

(۲) کوئین بائی ہائیڈروکلورائیڈ۔ چونکہ یہ پانی میں بخوبی حل ہو جاتی ہے۔ اسلئے یہ عضلی یا جلدی پیکاری میں مستعمل ہے۔ یہ براہ دہن بھی دی جاسکتی ہے لیکن یہ نسبتاً گراں ہوتی ہے۔

(۳) کوئین بائی سلفیٹ (Quininæ Bisulphate) یہ ایک حصہ اچھٹہ سرد

پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ اسلئے اس کو صرف پانی میں حل کر کے دے سکتے ہیں۔ یہ جلدی پیکاری کرنے میں بھی مستعمل ہے۔ مقدار خوراک ایک سے۔ اگرین۔

(۴) کوئین سلفیٹ (Quininæ Sulphate) اس کو عام طور پر کوئین کہتے

ہیں۔ اسی قسم کی کوئین زیادہ تر استعمال ہوتی ہے لیکن اس سے اکثر ضمیمہ خراب ہو کر بھوک مر جاتی ہے۔ یہ گرین کوئین، ہوند سلفیٹ، ایسٹریٹ، ڈائیٹوٹ میں حل ہو جاتی ہے مقدار خوراک ایک سے۔ اگرین۔

اس کی شکریہ بھی دینی چاہیے اور قرص یعنی ٹکیاں بھی بکا کرتی ہیں۔

(۵) کوئین ہائیڈروبرومائیڈ (Quininæ Hydrobromide) اس کو عام

طور پر کوئین ہروائیڈ (Quininæ Bromide) بھی کہتے ہیں اسکو ہائیڈروبرومک ایسڈ

ڈائیٹوٹ میں حل کر کے دینے سے کوئین کی ہرست وغیرہ یعنی کانون میں شائیں شائیں کی آوازیں نہیں آئیں بچسار کے علاوہ شدید گھٹیا میں بھی یہ کوئین بہت مفید ہے مقدار خوراک ایک سے۔ اگرین۔

(۶) یو کوئین (Enquinine) یہ ایک بے ذائقہ کوئین ہے چھوٹے بچوں اور نازک مزاج شخصوں

کو دینے کیلئے بہت مناسب ہے اسکو دو دو یا شور باد وغیرہ میں ملا کر دے سکتے ہیں مقدار خوراک ۳ سے ۵ اگرین۔

(۷) آرسینو کوئین (Aristochin) یہ بھی ایک قسم کی بے ذائقہ کوئین ہے یہ پانی میں حل نہیں ہوتی

اسکو طیر پانی بخار محرقہ بطنی، نزلہ، ہیڈمیہ اور کھلی کھانسی میں دیا کرتے ہیں مقدار خوراک ایک سے۔ اگرین۔

(۸) کوئین آرسیناس (Quininæ Arsenas) یہ کوئین مرکب بہ سنگھیا

ہے اس میں ۱۵ فی صدی سنگھیا اور ۵ فی صدی کوئین ہوتی ہے اس کو پانی یا لیمون پانی بخار

میں شکل گولی دیا کرتے ہیں مقدار خوراک $\frac{1}{8}$ سے $\frac{1}{4}$ گرین +

(۹) ٹنکچر آف کوہین (Tincture of Quinine) اس میں ۲ فی صدی کوہین

ٹائیڈو کلورائیڈ ہوتی ہے جب تھوڑی مقدار میں کوہین دینی ہو تو اس ٹنکچر کا استعمال نہایت مناسب ہے۔ مقدار خوراک $\frac{1}{4}$ سے ایک ڈرام +

(۱۰) واربرگ ٹنکچر (Warburg's Tincture) یعنی ٹنکچر واربرگ اسکو ٹنکچر

ایٹلی پیریاڈیکار (Tinctura Antiperiodica) بھی کہتے ہیں +

اس میں کوہین۔ کافور۔ ایلو۔ ریلوند۔ زراوند۔ سونف۔ زعفران۔ کباب۔ مر جطیانہ۔ سیاہ چر دار چینی۔ سوٹھ اور اقیون وغیرہ کو سات روز تک ایک کھال میں بھگو کر ٹنکچر بنا لیتے ہیں۔ یہ دوا طبعانی بخاموں میں بہت مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک سے ۴ ڈرام +

اس کو استعمال کرنے سے پہلے مریض کو ایک سہل ویکلاس کا پیٹ صاف کر لینا چاہئے۔

جب دو چار دست آچکیں تو بغیر کسی قسم کی غذا دینے کے اس دوا کا استعمال شروع کریں چنانچہ اس کو دو دو ڈرام کی مقدار میں دو دو گھنٹے بعد دیں۔ دو چار خوراک دوا دینے سے خوب کھل کر پسینہ آ جاتا ہے۔ اس دوا کی دو خوراکوں کے درمیان وقفہ میں مریض کو صرف آتش جویا اگر مریض ذرا کمزور ہو تو آتش جویا میں تھوڑی بخنی ملا کر دیتے رہیں +

نوٹ :- اس دوا کو با احتیاط استعمال کرنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات اس سے بکثرت پسینہ آ کر حرارت جسم

کم ہو جاتی ہے اور حرکت قلب ضعیف ہو کر کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے +

(۱۱) ایٹلی ٹیبلٹس (Antimalarial Tabloids) یعنی افراص دفع طبعی

اس نام کے بنے بنائے افراص بھی فروخت ہوتے ہیں۔ ان میں سکونا وغیرہ کے علاوہ تھوڑی مقدار میں شکبہ بھی ہوتا ہے۔ پرائے طبعیانی بخاموں میں یہ مفید ہوتے ہیں +

کوہن دینے کے طریق

کوہن عموماً چار طریق سے دی جاتی ہے + (۱) براہ دہن + (۲) براہ مقعد (۳) براہ عضلاتی

پچکاری اور دہن براہ وسیع پچکاری +

لیکن زیادہ تر یہ براہ دہن بشکل سفوف یا گولی یا ٹیکہ یا عرق دی جاتی ہے +

(۱) کوہن براہ دہن۔ کوہن کو بشکل سفوف دینا ہو تو گچٹ یا کیپ شول میں ڈال کر دینا

بہتر ہوتا ہے یا بشکل پلویریٹ (Pulverette) اور ساختہ اورین سمیرکینی دینا بہتر ہوتا ہے اس طرح سے اس کی تلخی معلوم نہیں ہوتی لیکن بشکل سفوف گولی یا کمپرس اس کو ہمیشہ بعد از غذا دینا بہتر ہوتا ہے۔ خالی پیٹ دینے سے معدہ میں خراش ہو کر بھوک مر جاتی ہے لیکن ایک خوراک بخار اترنے کے فوراً بعد دوسری خوراک پھر بخار چڑھنے سے چار پہنچ گھنٹے پہلے دینی بھی مفید ہوتی ہے کونین کو جب کیپ شول یا کیچٹ ہیں دیا جائے یا گولی بنا کر دی جائے تو اس کے ساتھ ایسڈ کمپرس (ایسڈ ٹائیڈروکلورک ڈل نم ۱۵۔ پانی اونس ۲) یا سکبجین لیمو دینی چاہئے تاکہ معدہ میں جا کر بخوبی جذب ہو جائے۔

نوٹ: سکرٹ پینے کے بائیک کا غذ میں کونین کو لپیٹ کر بھی نہیں کھانا چاہئے۔ کونین کے ٹیلائیڈ قرص نیکہ اور گولیاں بھی بکثرت استعمال کی جاتی ہیں اور ان پر اکثر جینی یعنی شکر چڑھی ہوتی ہوتی ہے لیکن سادہ بہتر ہوتی ہیں اور اس کو توڑ کر دینا بہتر ہوتا ہے۔ بطور حفظ ماتقدم یا بخار موقوف ہو جانے کے بعد یا کنور بخاروں میں ان کا استعمال مفید ہوتا ہے بشرطیکہ یہ اقراص یا گولیاں ٹائیڈروکلورائیڈ آف کونین کی یا ہائی سلیفیٹ آف کونین کی بنی ہوئی ہوں اور تازہ ہوں بہت پرانی اور سخت نہ ہوں پانی میں باسانی حل ہو جاتی ہوں۔ گلیسرین یا جوہر لیموں وغیرہ سے کونین کی تازہ گولیاں بنا کر اندان پید چاندنی یا سونے کے ورق چڑھا کر بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن جہاں تک ہو سکے کونین کو گولی یا قرص کی شکل میں نہ دینا چاہئے خصوصاً شدید بخاروں میں پس کونین کو سولیوشن یعنی محلول یا عرق کی شکل میں ہی دینا بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس طرح سے یہ باسانی ہضم و جذب ہو جاتی ہے۔

کونین بشکل کمپرس یا کمپرس پلویریٹ کی شکل میں دینے کے لئے ۱۱ کونین ٹائیڈروکلورائیڈ کا استعمال کرنا چاہئے۔ اگر یہ نہ مل سکے تو ۲۰ کونین ہائی سلیفیٹ یا ۳۰ کونین ٹائیڈروکلورائیڈ استعمال کریں کیونکہ یہ تینوں قسم کی کونین خالص پانی میں باسانی حل ہو جاتی ہیں اور جلد ہضم ہو جاتی ہیں۔ آجکل کونین سلیفیٹ کو کم استعمال کرتے ہیں کیونکہ اکثر مریضوں کو یہ موافق نہیں آتی۔ اس سے ہاضمہ خراب ہو جاتا اور بھوک مر جاتی ہے اور کان نیچے لگتے ہیں کونین سلیفیٹ کو عام طور پر سلیفینورک ایسڈ ڈائلیوٹڈ (۲۰ گزین کونین) یا لوڈ پانی سے تیزاب گندھا ہے جس میں حل کر کے دیا کرتے ہیں۔ لیکن اس کو لیمو کے رس میں بھی حل کر کے استعمال کرتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کونین اگر خالی معدہ (خالی پیٹ) میں دی جائے تو اکثر وہ بخوبی ہضم و جذب نہیں ہوتی بلکہ معدہ میں خراش پیدا کرتی ہے جس سے طبیعت خراب ہوتی اور بھوک

مرجاتی ہے لیکن جب اس کو بعد از غذا دیا جائے تو یہ بخوبی ہضم ہو جاتی ہے پس کونین کو بعد از غذا دینا بہتر ہوتا ہے۔ لیکن نوبت بخار کو روکنے کے لئے ایک خوراک کونین بخار اترنے کے فوراً بعد صبح کو ایک خوراک نوبت بخار سے چار گھنٹے قبل دینی بھی مفید ہوتی ہے۔

نوٹ :- جہاں کونین کو حل کرنے کیلئے گندھک کا تیزاب ڈالے وہاں اس کو لیوں کے رس میں حل کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔ دس گرین کونین نصف کاغذی پیوں کے رس میں حل ہو جاتی ہے۔

(۲) کونین بذریعہ حقنہ یا شیاف :- جب کسی وجہ سے کونین ہضم نہیں ہوتی یعنی معدہ کونین کو قبول نہیں کر سکتا یا فشی وغیرہ کے سبب مریض کونین کھا نہیں سکتا تو ایسی صورت میں بذریعہ حقنہ کونین کا استعمال کر سکتے ہیں لیکن یہ طریق عضلاتی پچکاری سے بہتر نہیں کونین کا حقنہ کرنے میں ۲۰ گرین بانی ٹائیڈرو کلورائیڈ آف کونین چار اونس پانی میں حل کر کے اور اس میں ایک اونس میو سلج آف سٹارج اور ۵ انچ شکر اور ۱۵ ملا کر استعمال کیا کرتے ہیں۔ یا کونین بانی سلفیٹ کا آکسائیڈ بنول یعنی شیاف استعمال کرتے ہیں۔

(۳) کونین بذریعہ عضلی یا ویدی پچکاری :- جب شدید قسم کے بخار میں کونین کا فوری اثر پیدا کرنا منظور ہوتا ہے یا جب مہوشی وغیرہ کے سبب مریض کونین کھا نہیں سکتا تو ایسی صورت میں ایک تجربہ کار ڈاکٹر بانی ٹائیڈرو کلورائیڈ آف کونین کی بڑی جلد عضلاتی پچکاری کر سکتا ہے یہ طریق علاج نہایت مؤثر ہے لیکن اس میں صفائی اور احتیاط کی نہایت ضرورت ہے ورنہ وہاں پر زخم ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مرض کزاز (ٹیٹنس) ہو جاتا ہے اور کونین کی ویدی پچکاری میں تو نہایت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس لئے ویدی پچکاری نہ کرنی ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے بعض اوقات موت واقع ہو گئی ہے۔

کونین کی مقدار خوراک یورپ اور دیگر سرد ممالک کے باشندوں کو چونکہ کونین کی زیادہ برداشت ہوتی ہے اس لئے یورپ میں میر یا بانی بخار کو روکنے کے لئے مریض کو عموماً تینس یا چالیس گرین بلکہ بعض اوقات پچاس یا ساٹھ گرین کونین ۲۴ گھنٹے یعنی ایک دن میں دیدیتے ہیں اور ہندوستان میں بھی یورپین اور دیگر بڑے بڑے ڈاکٹر میر یا بخار کو روکنے کے لئے مریض کو پہلے ایک ہفتہ تک دوا تینس گرین کونین دیتے ہیں۔ بعض دس دس گرین کی کونین خوراکیں دوا دیتے ہیں۔ اور بعض پانچ پانچ گرین کی چھ خوراکیں چار چار گھنٹے بعد دیتے ہیں اور بخار دفع ہو جانے کے بعد تاکہ بخار پھر عود نہ کر آئے۔ ایک دوا تک سرور دس گرین یعنی پانچ

پانچ گرین کونین صبح و شام دیتے رہتے ہیں۔ لیکن گرم ممالک اور ہندوستان کے باشندوں کو کونین کی اس قدر برداشت نہیں ہوتی۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ ہندوستانی مریض کو بخار روکنے کیلئے ایک دن میں دس یا پندرہ گرین لونعاص خاص حالتوں میں بیس گرین (دو اونی) کونین دینی کافی ہوتی ہے اس سے زیادہ نہیں دینی چاہئے ورنہ مریض اکثر گرمی خشکی وغیرہ کی شکایت کرتے لگتا ہے۔ اور بعض مریض تو اس قدر کونین کی بھی برداشت نہیں کر سکتے لیکن ایسے مریضوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کونین کی گرمی خشکی سے بخار کی گرمی خشکی زیادہ ضرر کم ہلک ہوتی ہے۔ ہندوستانی مریضوں میں بجائے ایک ہفتہ کے پہلے تین چار روز تو پندرہ بیس گرین روزانہ کونین دینی چاہئے اور بخار زرفع ہو جانے کے بعد ایک ہفتہ تک دو تین گرین روزانہ کونین دینی کافی ہوتی ہے۔ اگر کونین کے ساتھ مریض دو دو صکا استعمال زیادہ رکھے اور قبض نہ ہونے دے تو پھر کونین سے گرمی خشکی معلوم نہیں ہوتی۔

کونین کے استعمال کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایا کو یاد رکھنا چاہئے

(۱) کونین دینے سے پہلے ایک سہل دیکر مریض کے پیٹ کو صاف کر لینا نہایت ضروری ہے کیونکہ جب قبض ہوتی ہے یا انتڑیاں صاف نہیں ہوتیں تو فضلہ کا زہر زیادہ خون میں جذب ہو کر اس کی قوت مدافعت کو کم کر دیتا ہے۔ پس بخار میں بحالت قبض کونین اکثر ہضم نہیں ہوتی اور بجائے فائدہ کے نقصان دیتی ہے۔ لہذا پہلے کیلول اور مکین سہل دیکر مریض کے پیٹ کو صاف کر لینا چاہئے اور پھر بخار روکنے کیلئے کونین دینی چاہئے۔

(۲) کونین اور بالخصوص کونین کسچر کو بعد از غذا دینا مفید ہوتا ہے کیونکہ نہاد منہ یا خالی معدہ یا غلیظ پیٹ کونین خاص کر تیز کونین کسچر دینے سے۔ معدہ میں خراش ہو کر بھوک مرجاتی ہے اور زیادہ گرمی خشکی معلوم ہوتی ہے۔

(۳) نسبت بخار کو روکنے کے لئے ۱۰ گرین کونین کی ایک خوراک تو بخار اترنے کے بعد ہی دیدینی چاہئے اور ایسی ایک یا دو خوراکیں اور بخار چڑھنے کے وقت سے تین چار گھنٹے پہلے دیدینی چاہئیں۔

(۴) اگر ایک دو بار کونین دینے سے بخار کی باری نہ رکے تو گھبرانا نہیں چاہئے دو تین بار اور کونین دینے سے بخار ضرور رک جائیگا۔ تجاری اور چوتھیا بخار کی باری کے

روز نو کونین پوری مقدار میں دینی چاہئے۔ اور وقفہ کے دن نصف مقدار میں جس قدر بخار پڑنا ہو اسی قدر کونین کو زیادہ مقدار میں اور دیر تک دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور چوتھیا بخار میں نو کونین عموماً زیادہ مقدار میں استعمال ہوتی ہے۔

(۵) تاکہ پھر بخار نہ آئے لگ جائے بخار رفع ہو جانے کے بعد کونین کے استعمال کو فوراً موقوف نہیں کر دینا چاہئے بلکہ بخار کے بعد ایک ہفتہ اور بعض صورتوں میں ایک دو ماہ تک پانچ پانچ گرین کونین ہر شب بعد از غذا دیتے رہیں۔

(۶) بچوں کو طیر یا بخار میں کونین کی زیادہ برداشت ہوتی ہے۔ چنانچہ ۵ ماہ یا ایک سال کے بچے کو ایک ایک گرین کی مقدار میں روزانہ تین گرین کونین دے سکتے ہیں۔ اور بڑے بچوں میں یعنی چار پانچ سال کے بچوں میں پانچ سات گرین روزانہ دے سکتے ہیں۔ بچوں کو معمولی کونین کی بجائے جو کہ نہایت تلخ ہوتی ہے۔ بے ذائقہ کونین یعنی یو کونین (Euquinine) دینی چاہئے لیکن معمولی کونین سے ذرا زیادہ مقدار میں مثلاً کونین تین گرین دینی ہو تو یو کونین پانچ گرین دیں۔ اور وہ بھی شربت یا دودھ کے ہمراہ دیں۔

(۷) حاملہ عورتوں کو موسمی یا لیریائی بخار میں کونین دینی تو ضرور چاہئے لیکن کم مقدار میں اور احتیاط سے دینی چاہئے۔ زیادہ مقدار میں اور بے احتیاطی سے دینے سے بعض اوقات حمل کے گر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر بخار کو نہ روکا جائے تو بخار سے بھی حمل گر جاتا ہے۔ حاملہ عورت کو کونین ٹائیڈرو برومائیڈ دینی بہتر ہوتی ہے۔ چنانچہ نسخہ نمبر ۱۱ دینا چاہئے۔ اگر کونین کے اثر سے رحم یعنی بچہ دانی سکڑنے لگے یا اس میں درد ہو تو پھر دس منٹ تکچراویم قدر سے پانی میں ملا کر دیں۔ یا ایک موٹھ برابر افیون کھلا دیں۔

(۸) تاکہ دماغ پر کونین کا مضر اثر نہ ہو۔ اور کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں نہ آئیں کونین سلفیٹ کی بجائے کونین ٹائیڈرو برومائیڈ دینی چاہئے یا کونین سلفیٹ کو ڈائلیوٹ ٹائیڈرو بروک ایسٹ میں حل کر کے دینا چاہئے۔

(۹) کونین کھانے کے پہلے یا بعد کلی کر کے پان یا چھایا لکھا لینے سے کونین کی کڑواہٹ بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ کونین سے پہلے ہڑ۔ چھایا یا الپچی کھانے سے بھی کڑواہٹ معلوم نہیں ہوتی۔

(۱۰) پیرائے بخار میں اور خصوصاً ایسے مریضوں میں جو شراب پینے کے عادی ہوں۔ دس گرین کونین میں لیک گرین سرخ مرچ کا سفوف ملا دینا یا ایک خوراک کونین مکسچر میں شکر کینسی کم۔ انہم ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔

(۱۱) پیرائے طیر یا دقتا ہست طیر یا لی۔ طیریل کے یکسیا میں تنہا کونین کے استعمال سے فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کونین کے ساتھ سنگھیا اور فوٹا دکا ہکا مرکب ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔

(۱۲) حفظہ مقدم۔ طیر یا بخار سے بچنے کے لئے کونین کا استعمال مفید ہوتا ہے طیر یا مقامات کے اصلی باشندوں میں اگرچہ طیر یا کے برخلاف کسی قدر قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن بھی بھی بخار سے بچنے کے لئے بخار کے موسم یعنی موسم ہر سات میں ہر شب کھانا کھانے کے بعد دین گرین کونین رگولی یا ٹیبلٹڈ کھانا مفید ہوتا ہے۔

فیلوڈ سیرپ۔ Fellow's Syrup. ایک ڈرام یعنی ایک چمچ چار بھر ایک دو گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں ایک یا دو بار بعد از غذا پینا بھی مانع بخار ہوتا ہے لیکن جو لوگ طیر یا بخار میں کچھ عرصہ مبتلا رہ چکے ہوں۔ اور کمزور ہوں۔ انہیں موسم بخار میں بخار سے بچنے کے لئے ہفتہ میں ایک دو روز دس دس گرین کونین اور ہر روز دین گرین کونین کھانی چاہئے۔ اور قبض نہ ہونے دینی چاہئے۔ نیز سردی سے بچنا چاہئے۔ سر پانی سے نہانا یا بارش میں بھیگنا نہیں چاہئے۔ ورنہ جاڑا لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے۔

طیر یا مقامات میں نوادید یا غیر ملکی اشخاص کو طیر یا بخار سے محفوظ رہنے کیلئے ضرور کونین استعمال کرنی چاہئے لیکن ہفتہ میں دو روز متواتر دس دس گرین کونین کھانی چاہئے اور چار روز نافذ کر کے پھر دو روز کونین کھانی چاہئے اور اگر بخار کا دور دورہ ہو یعنی زود شور ہو۔ تو ہفتہ میں دو روز دس دس گرین اور ساتی دنوں میں پانچ پانچ گرین کونین کھائیں لیکن ساتھ دودھ کا استعمال رکھیں اور قبض نہ ہونے دیں اور کونین ہمیشہ رات کے کھانے کے بعد کھایا کریں۔

بعض نازک مزاج اشخاص کو کونین موافق نہیں آتی بلکہ مضر ٹپتی ہے۔ اس لئے کونین کے مضرات کا بھی بیان کر دیا جاتا ہے۔

کونین کے مضرات (یعنی) کونین کے نقصانات

بعض اشخاص کو کونین کی بہت کم برداشت ہوتی ہے۔ خصوصاً نازک مزاج عورتوں کو یہاں تک کہ انہیں بخوڑی مقدار میں کونین دینے سے بھی سکو بزم یعنی سمیت کونین کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں خصوصاً کان بجنے لگتے اور سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

سکو بزم (Cinchonism) یعنی سمیت کونین یا کونین کی زہریلی تاثیرات۔ اگر زیادہ مقدار میں کونین دی جائے یا عرصہ تک اس کا استعمال کیا جائے تو کانوں میں سنسناہٹ معلوم ہوتی ہے۔ یعنی کان بجنے لگتے ہیں اور گنگ معلوم ہوتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں ٹھنڈا ہٹ آ جاتی ہے۔ بدن کانپنے لگتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے بخوابی اور بھینسی ہوتی ہے۔ سر بھاری معلوم ہوتا ہے اور اگر کونین کی مقدار بہت زیادہ ہو تو مینائی میں فتور آ جاتا ہے چال لڑکھڑانے لگتی ہے اور سر میں نہایت سخت درد ہونے لگتا ہے اور ہڈیاں ہو کر مریض پر بھوشی طاری ہو جاتی ہے یا نہایت ضعف کی حالت میں حرکت قلب یا تنفس کے بند ہو جانے سے موت کے لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لیکن کونین کا استعمال موقوف کرنے کے بعد مذکورہ بالا خطرناک علامات اکثر بہت جلد مایل ہو جاتی ہیں۔ مگر بعض اوقات قوت سماعت اور قوت بصارت میں نقص آ جاتا ہے اور پرائے لیریا کی بخار کے مریضوں میں بعض اوقات زیادہ کونین کے دینے سے خونی پیشاب آنے لگ جاتا ہے جس کو اصطلاح میں کونینی سمیو گلوبی نو یا خون پی شیب کونینی کہتے ہیں۔ پس کونین کے استعمال کرنے میں اس کے نقصانات کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ لیریا کی بخاروں میں کونین اکیسیر کا حکم رکھتی ہے لیکن پھر بھی اس کو احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے اور اگر کسی نازک مزاج مریض یا مریضہ کو واقعی کسی قسم کی بھی کونین کی برداشت نہ ہو تو پھر مجبوراً اس کو بخار روکنے کے لئے کوئی اور دوا دیں۔ چنانچہ نسخجات کونین کسچر کے بعد چند ایسی دوائیں بھی لکھ دی گئی ہیں جنہیں ملاحظہ کریں جو بخار روکنے کے لئے دی جاتی ہیں اور کسی حد تک مفید بھی ہیں پس اگر کونین موافق نہ آئے بلکہ مضر پڑے تو پھر ان ادویہ میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔

کونین کسچر کے چند تجربہ نسخے

(12)

(13)

نسخہ کونین کسچر جو کہ طیر یا بھاریں مفید ہے

کونین کسچر سالہ جو بخاریں مفید ہے

کونین ہائیڈروکلورائیڈ گہن ۱۰

کونین ہائیڈروکلورائیڈ گرین ۱۰

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل ۸

سرپائین ڈرام ۱

سرپ آرن شیاٹی ڈرام ۱

ایکواکلوروفارم (ایڈ) اونس ۱

ایکوا (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک خوراک دو بخاریں ترنے کے بعد فوراً دیدیا

ایسی ایک خوراک بخاریں ترنے کے بعد فوراً دیدیا

اور دوسری خوراک بخاریں چڑھنے سے چار گھنٹے پہلے دیں

اور دوسری خوراک بخاریں چڑھنے سے چار گھنٹے پہلے دیں

دیں یا بعد از غذا دیدیں

(14)

(15)

نسخہ کونین کسچر جو کہ طیر یا بھاریں مفید ہے

نسخہ کونین کسچر جو کہ طیر یا بھاریں مفید ہے

کونین ہائیڈروکلورائیڈ گہن ۵

کونین ہائیڈروکلورائیڈ گہن ۵

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل ۵

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل ۵

لائکوآر آرسینی کیلس ہائیڈروکلور ۲

سرپ آیر ویکل ۳۰

لائکوآر آرسینی کیلس ۲

ٹنگر کلسی نے ٹوی ۱۵

ٹنگر کلسی نے ٹوی ۱۵

انفیوژن کلسی (ایڈ) اونس ۱

ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا دیں

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بطریق

مذکورہ بالا دیں

(18)

(17)

نسخہ کونین کسچر جو کہ طیر یا بھاریں مفید ہے

نسخہ کونین کسچر جو کہ طیر یا بھاریں مفید ہے

کونین سلفاس گرین ۱۰

کونین سلفاس گرین ۵

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل ۲۰

ٹنگر کلسی ٹیلس ۵

سرپ آرن شیاٹی ڈرام ۱

ایسڈ سلفاس ڈل ۱۰

ایکوا (ایڈ) اونس ۱

ایکوا (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بطریق مذکورہ

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بطریق مذکورہ

(18) - کونین کسچر بخار کو روکتا اور قبض کو بھی روکتا ہے

کونین سلفاس گرین ۴

ایسٹ سلف ڈل ۱۰

میگے شیا سلفاس ڈمام ۱

فیڈائی سلفاس گرین ۱

ٹیکچرز نمبر ۲۰

ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک بطریق مذکورہ دن

میں دو بار دیں +

(19)

نسخہ - حاملہ مریضہ بخار کو یہ کسچر دینا چاہئے +

کونین ٹائیڈرو برومائیڈ گرین ۵

پوٹاسیائی برومائیڈ گرین ۱۰

سرپ آرن شیاٹی ڈمام ۱

ایکوا (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک خوراک دو چار آنے سے چار گھنٹے

پہلے دیں یا علی الصبح +

20 نسخہ جب لیریل سے زہیا ہو جائے تو مفید ہے +

کونین سلفاس گرین ۲ ۱/۲

فیڈائی ریڈ کٹائی گرین ۱

مکینس سلفاس گرین ۱/۲

آرسینک ٹرائی آکسائیڈ گرین ۱/۴

سب کو خوب ملا کر ایک کیپسول میں ڈالکر ایسا

ایک ایک کیپسول دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

(21)

جب لیں آتی ہوں تو یہ جرہ جو شہار کونین مفید ہوتا ہے

۱ - کونین سلفاس گرین ۱۰

ایسٹریک ریاضتی نصف لیون کاغذی گرین ۱۵

شکر سفید ڈمام

ان کو ایک چھٹا کاسٹینی میں حل کر کے اس دوا میں ملائیں

ب - پوٹاسیائی بایسکارب گرین ۲۰

سرپ آرن شیاٹی ڈمام ۱

ایکوا (ایڈ) اونس ۲

دو دنوں سے اوّل کو باہم ملا کر جو ش کھانگی حالت میں دیا

حاملہ مریضہ بخار کو کونین ہائیڈرو کلورائیڈ ۲/۴ گرین اور ایکسٹریکٹ ٹائیوسائی یا ٹائی گرین

کی گولی بنک مستی بھی مفید ہوتی ہے۔ ہر روز ایسی ایک گولی دیا کریں +

لیریلٹی بخاروں کے علاج میں کونین کے علاوہ چند ایک اور دوائیں بھی استعمال کی جاتی

ہیں لیکن وہ کونین کے برابر ہرگز مفید نہیں ہیں اگر شاذ و نادر کسی مریض کو کونین بالکل موافق نہ

آئے تو پھر ان دوائوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں +

(۱) میتھیلین بلیو: Methylene Blue. یہ کوٹار کا ایک مرکب ہے اس کو دو دو

گرین کی مقدار میں دن میں بار دیتے ہیں۔ اس سے پیشاب کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے کہتے ہیں

کہ بخار کو اس سے فائدہ ہوتا ہے +

حاملہ مریضہ بخار کو کونین ہائیڈرو کلورائیڈ ۲/۴ گرین اور ایکسٹریکٹ ٹائیوسائی یا ٹائی گرین

کی گولی بنک مستی بھی مفید ہوتی ہے۔ ہر روز ایسی ایک گولی دیا کریں +

لیریلٹی بخاروں کے علاج میں کونین کے علاوہ چند ایک اور دوائیں بھی استعمال کی جاتی

ہیں لیکن وہ کونین کے برابر ہرگز مفید نہیں ہیں اگر شاذ و نادر کسی مریض کو کونین بالکل موافق نہ

آئے تو پھر ان دوائوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں +

(۱) میتھیلین بلیو: Methylene Blue. یہ کوٹار کا ایک مرکب ہے اس کو دو دو

گرین کی مقدار میں دن میں بار دیتے ہیں۔ اس سے پیشاب کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے کہتے ہیں

کہ بخار کو اس سے فائدہ ہوتا ہے +

(۲) ٹنکچر آئیوڈین ۳ سے ۵ قطرات ایک اونس دودھ میں ملا کر دن میں ایک یا دو بار دیتے ہیں +
 (۳) ٹنکچر آف یو کے پیٹس ایک ڈام قدمے پانی میں ملا کر دیتے ہیں یا یو کے پیٹس آئل
 ۴ قطرے مصری پر ڈال کر دیتے ہیں +

(۴) آئیس مسٹوف دس دس گرین کی مقدار میں دن میں دو بار دیں +
 (۵) کٹ کرنبجہ کا سفوف ۱۵ سے ۲۵ گرین کی مقدار میں دن میں دو بار دیں +
 (۶) بعض پکڑک ایسڈ بمقدار دو دو گرین دن میں دو بار دینا مفید بناتے ہیں لیکن یہ ایک
 نہایت تلخ دوا ہے اور باسانی دستیاب نہیں ہوتی +

(۷) آسینوفیل (Esanofele) پیوٹل Pevrole ملکٹلی کی ساتھ دھوئیت دوائیں
 بھی طیر یا بخاروں میں بہت مفید پائی گئی ہیں +
 غذائے مریض - دودھ میں آتش بویا سوڈا ملا کر یا صرف آتش بویا دودھ
 چاول - کھجڑی - مونگ کی حال چپائی - شورباجس میں دھنیا اور آلو بخارا ڈال ہوا ہو - پالک
 اور غنہ کا ساگ اور لوکی وغیرہ +

پرہیز - گرم اور ثقیل افذیہ مثلاً گوشت - پلاؤ - کباب - انڈے اور مٹھائی وغیرہ سے پرہیز
 کرائیں - بخار رفع ہو جانے کے بعد بھی مریض کو گرم اور ثقیل اشیاء سے پرہیز رکھنا چاہئے
 بارش میں بھیکنا نہیں چاہئے - دیہا میں اور سرد پانی سے غسل نہیں کرنا چاہئے - ورد سردی
 لگ کر بخار آجائے گا اندیشہ ہوتا ہے +

نوبتی بخاروں کا ڈاکٹری یونانی مخلوط علاج

ان بخاروں میں بیسا کہ میرا تجربہ ہے مخلوط علاج زیادہ مفید پڑتا ہے اس سے حرارت میں
 تسکین اور مزاج میں تیرید ہو کر کوئین کی جوست معلوم نہیں ہوتی پس تسکین حرارت کے لئے
 یہ نسخہ تیرید دیں +

نسخہ گل نیلوفر ۱ ماشہ - بیج کاسنی ۱ ماشہ - تخم کاسنی نیم کوفتہ ۶ ماشہ - زرشک ۶ ماشہ -
 آلو بخارا ۵ دانہ - ترمہندی ۱ تولہ - سب ادویہ کورات کو ڈیڑھ پاد پانی میں بھگو کر صبح اس کا
 آب زلال لیکر اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں اور پھر اسی دوا میں پاد بھر اور پانی ڈال دیں
 شام کو اسے مل چھان اور نمتھ کر اس میں شربت ملا کر پلائیں - رات کو سوتے وقت مریض کو کیلول

۵ گین اور ملک شوگر۔ اگر بن ملا کر پانی کے ہمراہ کھلا دیں۔ اگلے دن ۵ بجے صبح کو میگنیشیا سلفائی ۶ ڈرامہ پاد بھر پانی میں حل کر کے ادا اس میں قدر اسی شکر ملا کر مریض کو پلا دیں۔ اس سے بخار کے چڑھنے کے وقت تک مریض کو تین چار دست آجاتے ہیں۔ دست آنے کے بعد اگر مریض کو بخار نہ چڑھے تو اس کو کوئین کسچر نمبر ۱۱۱ اندکوزہ صفحہ ۴۹۹ کی ایک خوراک دیدیں اور رات کو عرق نیلوفر عرق کاسنی۔ عرق گاؤ زبان۔ عرق بید سادہ ہر ایک ۵ تولر میں آؤ بخار ۵ عدد اور ترسندی اتولہ بھگور رکھیں۔ اگلی صبح کو انہیں مل چھان کر اور نتھار کر اس میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر اور تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلا دیں۔ اس کے دو گھنٹے بعد ایک خوراک کوئین کسچر نمبر ۱۱۱ صفحہ ۴۹۹ ہمراہ شربت نار یا سکنجبین لیموں پلا دیں اور پھر دوسری خوراک دوپہر یا رات کو بعد از غذا دیں۔ دو چار روز اسی قسم کا علاج کرنے سے بخار رفع ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں چند روز تک ایک یا نصف خوراک کوئین کسچر کی سکنجبین لیمو کے ہمراہ دیتے رہیں اور قبض نہ ہونے دیں اگر قبض کی شکایت ہو تو رات کو گل قند یا خمیرہ بنفشہ یا مریہ بلیلہ دیں۔

غذائے بخار کی حالت میں آتش جو سادہ یا ترش یا سادہ آتش جو میں سوٹا و اثر یا دودھ ملا کر دیں سیاہ یعنی پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی وقفہ کی حالت میں دودھ چاقل۔ مونگ کی دال شوربا لکی وغیرہ دیں ٹفیل اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کریں۔

طبریائی بخاروں کا طبی علاج

ذیل میں طبریائی بخاروں کا خالص طبی علاج درج کیا جاتا ہے جو کہ ہندوستان میں صدیوں سے معمول و مقبول و مفید ہے۔

علاج مخیسات و مویہ

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے بخونی بخار دو قسم کا ہوتا ہے (۱) بخون بخار جس کو عربی میں *Synochus* کہتے ہیں جو معوبہ ہے یونانی لفظ *سینوئوس* کے اور (۲) *Abortive Typhoid Fever* کے معنی ہیں لازمی بخار اور جس کو اب ابارٹوٹائیفائیڈ فیور کہتے ہیں۔

سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اور (۲) تعفن خون کا بخار جس کو عربی میں *مطیبتہ متناقضہ* اور انگریزی میں *Typhoid Fever* کہتے ہیں اس کا طبی علاج دیکھو آگے

ٹائیفائیڈ فیور کے بیان میں۔

علاج تجربات بلغمیہ

جیسا کہ بیان کیا گیا بلغمی بخار بھی دو قسم کا ہوتا ہے (۱) جاڑا بخار جس کو عربی میں حمی موائیہ
 اور انگریزی میں ایگور (Ague) یا کوئڈین (Quotidian) کہتے ہیں۔ یہ موسمی
 بخار ہر روز آیا کرتا ہے اور اس میں بلغم کا تغن خارج عروق ہوتا ہے (۲) لازمی بلغمی بخار جس
 کو عربی میں حمی لثقہ اور انگریزی میں آسٹھنک فیور (Asthenic Fever) کہتے
 ہیں۔ اس میں بلغم کا تغن داخل عروق ہوتا ہے۔ یہاں پر جاڑا بخار کا علاج لکھا جاتا ہے حمی لثقہ
 کا علاج حمی موائیہ کے بعد صفحہ ۵۲۶ پر دیکھیں۔

علاج حمی موائیہ (یعنی جاڑا بخار)

پہلے تین روز تک یہ نسخہ دیں۔ نسخہ: تخم کثوث ۳ ماشہ۔ بادیاں ۵ ماشہ۔ مویر منقی ۹ داد۔
 عرق بادیاں۔ عرق مکوہ ہر ایک ۶ تولہ میں شیرہ نکال کر اور گلقد ۴ تولہ یا خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ
 ملا کر صبح و شام نیم گرم پلائیں مگر تین روز یہ نسخہ پلانے کے بعد بھی بخار ہو تو فوف نہ ہو تو خاکسی ۶
 ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اس قسم کا بخار اگر خرابی شکم سے ہو تو پہلے تین روز تک مذکورہ بالا نسخہ خاکسی چھڑک کر شام کے
 وقت پلائیں اور صبح کے وقت یہ نسخہ دیا کریں۔

نسخہ: گل بنفشہ۔ بادیاں۔ بیج کاسنی ہر ایک ۶ ماشہ۔ مویر منقی ۹ داد۔ گاؤ زبان ۵ ماشہ۔
 سب کو رات کو سواپاؤ گرم پانی میں بجا کر صبح مل چھا کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اضافہ کر کے پلائیں
 پانچ چھ دن یہ نسخہ استعمال کر کے چھٹے دن اسی نسخہ میں ترنجبین۔ مغز فلوں۔ گلقد ہر ایک ۴ تولہ
 اضافہ کر کے سہل دیں اور بعد سہل یہ تہرید دیں۔

نسخہ تہرید: خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ۔ ورق نقرہ ایک عدد میں ملا کر پہلے کھلائیں اور
 اوپر سے شیرہ عناب ۶ داد۔ عرق گاؤ زبان۔ عرق کاسنی ہر ایک ۱۰ تولہ میں نکال کر شربت
 بنفشہ ۲ تولہ ملا کر۔ تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اسی طرح ایک ایک دن کے وقفہ سے
 حسب ضرورت دو تین سہل دیں۔ اور پھر مفردات و مرکبات مفیدہ مثلاً حب شفا یا حب کنو
 یا حب پیم الفار وغیرہ کا جو صفحہ ۵۰۶ پر درج ہیں استعمال کریں۔

اضافات: اگر معدہ میں بلغم چسپندہ ہونے سے آبکائیاں یا ہچکیاں آتی ہوں تو نسخہ
 منضج مذکورہ بالا میں تخم کثوث ۵ ماشہ اضافہ کریں (۲) اگر معدہ میں درم ہو جائے جس میں

نخوک زیادہ آتا ہے۔ طبیعت مالش کرتی ہے۔ نیز پیٹ میں گرانی ہوتی ہے۔ تو آب کا سنی و آب مکوہ مروق ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کریں اور (۳) اگر اسہال آتے ہوں تو آب بارتنگ سبز ۲ تولہ یا عرق بارتنگ ۲ تولہ اضافہ کریں۔ اور بجائے خمیرہ بنفشہ کے رُت بہ شیریں ۲ تولہ ملا کر دیں۔

علاج حُمی بلغمی کہنہ یعنی پرانا جاڑا بخار

جب جاڑا بخار پرانا ہو جائے تو سہیلوں کے بعد یہ نسخہ استعمال کریں۔
 نسخہ شکاعی۔ باد آرد دربر بخاسف ہر ایک ۳ ماشہ۔ انگو گرم پانی میں بھگو کر صبح زلال لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ اضافہ کر کے چند روز تک پلائیں۔ یا نسخہ۔ اجوائن دیسی ۱ تولہ لکڑی کے کورے برتن میں پانی ڈال کر ایک رات دن اس طرح بھیکار کھیں کہ دن بھر سایہ میں اور رات کو شبہم میں رہے۔ اگلے دن زلال لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں یا خاکسی ۱ تولہ کو پہلے دن پانی میں ایک جوش دیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں اور دوسرے دن دوجوش اسی طرح سات روز تک روزانہ ایک جوش بڑھائیں اور سات دن کے بعد روزانہ ایک جوش کم کرتے کرتے پہلی مقدار پر لاکر ترک کر دیں اور یہ سفوف تیار کر کے روزانہ ۳ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ پھینکا دیں۔

نسخہ سفوف۔ زہر مہرہ بنسلوچن۔ فادہ جیل۔ سمند بھیل۔ ست گلو ہر ایک ۳ ماشہ نبات سفید ہوزن سب کو باریک کر کے سفوف تیار کریں۔

جب بخار موقوف ہو جائے تو تقویت کے واسطے خمیرہ گاؤ زبان جو اہر والا ۵ ماشہ صبح کے وقت اور کشتہ خبث الحیدر لیک چامل جو ارش جالینوس ۵ ماشہ یا دوار المسک جو اہر والی ۵ ماشہ ملا کر شام کو کھلاتے رہیں۔

نوٹ۔ چونکہ یہ بخار صنفک رہتا ہے۔ اس لئے تلی کے بڑھے جانے اور اھٹلے ہضم کے کدو ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہذا انہم کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ چنانچہ کھانے کے بعد جب پیٹ ۲-۳ عدد کھلانا یا جو ارش کوئی ۵ ماشہ استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ نیز ان مرکب ادویہ مفیدہ میں سے حسب سم الار دافع مہل بخار یا شربت مفید جاڑا بخار کا استعمال کریں۔

پہلے غلیظہ و دبیرہ ہضم سرد و ترچیزیں جن کے ہضم پیدا ہوتا ہے مثلاً کدو۔ اروی۔ پاک۔ دودھ۔ مچھلی۔ رنگترہ وغیرہ کے پرہیز رکھیں۔

غذا۔ لطیف اور روہم فہائیں مثلاً بکری یا پرندوں کا گوشت یا مونگ کی دال چپاتی کے ساتھ کھائیں۔ اور مرکب ادویہ جوئے کی چٹنی بھی کھا سکتے ہیں +
 ادویہ مفردہ داویہ مرکب جوئے اور پرلے جاڑا بخاریں مفید ہیں۔ بعد از مسہل ان میں سے کسی مفرد یا مرکب دو کا چند روز تک متواتر استعمال کریں +

مفرد و وائیں جو جاڑا بخاریں مفید ہیں

(۱) گل غافث ۹ ماشہ کا جو شانہ تنہا یا اس میں سکنجبین ۴ تولہ ملا کر پینا مفید ہے یا (۱۳) اخضر کی جڑ ۷ ماشہ کا جو شانہ تنہا یا اس میں سکنجبین بزدوری ۲ تولہ ملا کر پینا نفع ہے۔ یا (۱۴) تخم ریحان ۶ ماشہ کا شیره نیکل کر پینا مفید ہے یا (۱۵) اجوائن ۷ ماشہ کا جو شانہ پینا بھی فائدہ مند ہے۔ یا (۱۵) مغز کرنبوہ کا سفوف ایک ماشہ قلعہ سیاہ ۷ عدد کو پانی میں لگا کر اسکے ساتھ پینے سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے

مرکب ادویہ جوئے اور پرلے جاڑا بخاریں مفید ہیں

ان ادویہ مفیدہ میں سے کسی ایک کا چند روز تک استعمال کریں :-

(۱) حب ثقیل ۱۰ ماشہ زنجبیل ۷ ماشہ ببول کی گوند ۴ ماشہ۔ پہلی مینوں دواؤں کو باریک پس پس کر کے پانی میں لعاب بنا کر اس سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ایک گولی ہر صبح ہمراہ شربت نیلوفر ۲ تولہ و عرق گاندہ زبان ۷ تولہ دیں +

(۲) حب کرنبوہ ۹ مغز کرنبوہ ایک تولہ۔ دار فلفل ایک تولہ۔ زبرہ سفید ۷ ماشہ۔ ببول کی پتی ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پس کر پانی یا گوند کے لعاب سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک ایک ایک گولی صبح دوپہر اور شام پانی کے ساتھ دیں ان گولیوں سے روزانہ بخار کو اکثر فائدہ ہوتا ہے +

(۳) حب اجوائن ۹۔ اجوائن خراسانی پھنکڑی بریاں۔ سہاگ بریاں (یعنی پھنکڑی و سہاگہ آگ پر کھیل گئے ہوئے) کھک لاہوری۔ ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو باریک کوٹ چھا کر دھتورے کے بتوں کے پانی سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک۔ نوبت بحسب سارے دو گھنٹے پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے

بخار اکثر رفع ہو جاتا ہے +

(۴) حب تلخی - تلخی کی تازہ پتی اور سیاہ مرچ دونوں مساوی لیکمان کو خوب کھول کر لیں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک نوبت بخار سے چار گھنٹے پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ہمراہ دیں +

(۵) حب سبز - اس کا شگوفہ ۳ تولہ - کالی مرچ ۶ ماشہ - کھانے کا نمک اتولہ - ان سب کو باریک پس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک - نوبت بخار کے دو گھنٹے پہلے ایک گولی اور پھر دو گھنٹے پہلے ایک گولی پانی کے ہمراہ دیں +

(۶) حب سم الفار - نکھیا کی گولیاں اس نکھیا سفید - کتھ سفید - چون سفید ہر ایک ایک تولہ سب دو تولوں کو خوب باریک پس کر لیں۔ عرق کے ساتھ دوا باجرہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک ایک گولی نوبت بخار سے چار گھنٹے قبل پانی کے ساتھ کھلائیں +

نوٹ :- چونکہ ان گولیاں میں نکھیا ہے۔ اس لئے حکیم یا ڈاکٹر ہی ان کو با احتیاط بنایا بنوا سکتے ہیں۔ اس گولی کو بعد از غذا دینا بہتر ہوگا۔ پانچ سات دو تک اس گولی کے استعمال سے بخار کم جاتا ہے بغیر مہل دئے اور نئے بخار میں یہ گولیاں مفید نہیں ہوتیں +

(۷) دوائے ہندی - نافع جاڑا بخار - سنخہ - ہڑتال - طیفی - منسل - کنیری ہر ایک ایک تولہ - دونوں کو گھیکوار کے عرق میں ۱۲ گھنٹے کھول کر پس کر اس کی ایک ٹمک بنا کر اس کو ایک سکورہ میں رکھ کر گل حکت کریں اور اسے ذرا خشک کر کے ۱۲ سیر ٹمختہ ایلوں کی آنچ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں اور اس کو پس کر شیشی میں ڈال کر رکھیں۔ مقدار خوراک - ایک چمچل دوا کمین یا بالائی میں رکھ کر دیں یا عمدہ بنے ہوئے پان میں ڈال کر دیں۔ لیکن نوبت بخار سے چار گھنٹے پہلے یا بعد از غذا دینی چاہئے۔ غذا مٹاگ کی دال کی کھڑی +

نوٹ :- چونکہ ہڑتال بھی سنکھیا اور گندھک کا ایک مرکب ہے اس لئے اس دوا کو بھی بہایت احتیاط سے دینا چاہئے +

(۸) دوائے مفید جاڑا بخار - سنخہ - برگ تلخی ۶ ماشہ - کالی مرچ ۴ عدد - دار فلفل ایک عدد - نبات سفید ایک تولہ - سب کو پانی میں پس کر نوبت بخار سے چار گھنٹے قبل دیں +

(۹) سفوف بنگ - مفید جاڑا بخار - سنخہ - فلفل گرد کالی مرچ ۱ دار فلفل - کلونجی - چرائنہ - پیر ہر ایک ایک ماشہ - برگ بنگ دو ماشہ - سب ادویہ کو باریک کوٹ چھانکر سفوف

بنائیں۔ مقدار خوراک۔ نوبت بخار سے چار گھنٹے قبل ایک ماشہ یہ سفوف پانی کے ہمراہ دیں۔
جراثیم بخار میں یہ سفوف اکثر مفید پڑتا ہے +

(۱۰) شربت مفید جراثیم بخار۔ نسخہ۔ بیج بادیاں۔ بیج کاسنی۔ اصل السوس۔ شاہترہ۔
ہاد آور۔ نکامی سگل غانت ہر ایک ۱، ماشہ۔ تخم کاسنی۔ تخم کثوث۔ بادیاں۔ تخم خیابین۔ تخم خربزہ۔
ہر ایک ۹ ماشہ۔ قند سفید نصف سیر۔ سب ادویہ کو کوٹ کر سوا سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح
جوش دیکر اور مل چھان کر اس میں مصری ملا کر شربت بنائیں۔ خوراک ۳ تولہ۔ مسہل و تبریک کے بعد
اس شربت کے استعمال سے اکثر بخار جاتا رہتا ہے +

(۱۱) عرق مرکب۔ جو نوبتی بخاروں میں مفید ہے۔ نسخہ۔ گل نیلوفر۔ ۱ تولہ۔ گل بنفشہ ۵ تولہ۔
گل سرخ ۱ تولہ۔ گل گاوزبان ۴ تولہ۔ گل سیبوتی ۳ تولہ۔ تخم کاسنی ۵ تولہ۔ تخم کاہو ۵ تولہ۔ تخم
خرفہ ۵ تولہ۔ تخم شاہترہ ۵ تولہ۔ تخم پاک ۵ تولہ۔ چرانتہ ۵ تولہ۔ شاہترہ ۴ تولہ۔ گندہ ۵ تولہ۔ دمنٹی
۵ تولہ۔ برگ تلسی ۳ تولہ۔ برگ حنا ۲ تولہ۔ مادہ صندل سفید ۳ تولہ۔ مادہ صندل سرخ ۲ تولہ۔
خس ۳ تولہ۔ کشنیرہ ۵ تولہ۔ بادنجیبویہ ۳ تولہ۔ عناب ۱۰ دانہ۔ آلو بخارا ۱۰ دانہ۔ اعلیٰ ۵ تولہ۔
سب ادویہ کو عرق کاسنی۔ عرق نیلوفر۔ عرق بید سادہ۔ عرق عناب۔ شلب۔ ہر ایک تین تین سیر عرق
کیڑہ اور گلاب ہر ایک مدد و سیر میں ترکہ کے اور اگر عرفیات ممکن نہ ہوں تو خالص پانی ۵ سیر میں
ایک دن رات بھگو کر بطریق معمول ۹ سیر عرق کھینچ لیں۔ مقدار خوراک ۱، تولہ صبح ۱، تولہ شام
نہا یا اس میں شربت انار ۲ تولہ یا شربت بزدری ۲ تولہ یا شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر دیں +

طبی علاج غنبدانہ یعنی تجارتی بخار

پہلے تسکین حرارت کے لئے دو تین روز تک ہر صبح یہ شربت دیں۔ نسخہ۔ قلعہ پید۔ آلو بخارا
۵ دانہ۔ تخم خیابین ۳ ماشہ۔ کاپانی میں شیر نکال کر شربت اگور ملا کر پلائیں۔ اور تیسرے دن اس
میں خاکسی ۱ ماشہ چھڑک کر پلائیں یا یہ شربت دیں۔ نسخہ۔ قلعہ پید۔ خیرہ خیابین۔ لعاب بہدانہ ہر ایک
۶ ماشہ۔ عرق کاسنی۔ عرق شاہترہ۔ عرق بید سادہ ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر اور اس میں شربت
نیلوفر ۲ تولہ ملا کر اور خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں یا عسل آب ترہندی (اعلیٰ کا پتا) ۳ تولہ۔ شیرہ
تخم کاسنی۔ شیرہ مغرکہ و ہر ایک ۶ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ گلاب ۴ تولہ۔ گلفندہ ۲ تولہ دیں یا
چار پانچ روز تک یہ منضج صغادیں۔ نسخہ۔ منضج۔ گل نیلوفر۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ تخم کاسنی۔ تخم کثوث۔

ہر ایک، ماشہ۔ آلو بخارا ۵ عدد۔ ترمہندی اتولہ سب ادویہ کو رات کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو کر صبح اس کا آب زلال لیکر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور پھر اسی دوا میں اور پاؤ بھریانی ڈال کر اُسے بھیگ رہنے دیں۔ شام کو اسے خوب مل چھان کر اور نتھار کر اور اس میں شربت ملا کر دیں نسخہ منضبط۔ گل بقیہ۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ گل خطی سفید۔ تخم خیارین نیم کوفتہ ہر ایک، ماشہ آلو بخارا ۵ عدد رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پانچ دن تک پلاتے ہیں مسہل پہلے پچھنے روز اسی نسخہ میں شیر خشک۔ زنجبین شکر سرخ ہر ایک چار تولہ سنائے کی ماشہ اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اور اگلے روز تبرید کا نسخہ دیں۔ اسی طرح حسب ضرورت دوا میں مسہل نہیں مگر مسہل کے دن ۱۰ بجے تک دست نہ آئیں۔ تو مدد کے لئے ترمہندی ۲ تولہ کو عرق گاؤ زبان ۱۲ تولہ میں مل کر شربت دینار۔ شربت ورد کلہ ہر ایک ۴ تولہ ملا کر پلائیں + اگر مسہلوں کے بعد حرارت ہو تو صبح کے وقت قرص طباشیر ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز مروق ۵ تولہ میں شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں +

نفوٹ کے واسطے مفرح بارہ ماشہ یا خمیرہ ابیہ شیم شیرہ عتاب دالا ۵ ماشہ کھلاتے ہیں + نوٹ یہ چونکہ شیر خشک قیمتی دوا ہے۔ اس لئے اگر وہ نہ ملے فانی ہو تو پھر مسہل دیں :-

نسخہ مسہل (۲) مغز خلوس خیار شہرہ الخناس کا گودا، ۵ تولہ۔ زنجبین ۴ تولہ۔ گل قندم ۲ تولہ آلو بخارا ۱۰ دانہ اُن سب ادویہ کو عرق بادیاں۔ عرق مکوہ۔ عرق شاہ ترہ ہر ایک ۱۲ تولہ میں بھگو کر اور مل چھان کر اس میں رتن بادام ۴ ماشہ یا شیرہ مغز بادام ۵ عدد ڈال کر دیں۔ اس مسہل سے بھی بہت فائدہ پانچ سات سہ ماں ہو جاتے ہیں +

نوٹ ۱۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ جس اور مسہل دینا ہو اس مغز بخار کی باری کا دن نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو دوسرے روز مسہل دیں +

مسہل کے بعد دوا چار روز تک بطور تبرید پختہ دیں۔ نسخہ تبرید۔ خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ کھلا کر اوپر سے شیرہ آلو بخارا ۵ عدد۔ شیرہ ند شک ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کاسنی ۵ ماشہ عرق گاؤ زبان اور عرق کاسنی ہر ایک ۱۲ تولہ میں نکال کر یعنی آلو بخارا۔ زرشک اور کاسنی کو ان عریات میں پیس کر اور ان کا شیرہ نکال کر اس میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر اور تخم بھان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں یا (۲) ترمہندی ۲ تولہ کے آب زلال میں ۲ تولہ شربت نیلوفر ملا کر ۵ ماشہ خاکسی چھڑک کر پلائیں اگر حرارت زیادہ ہو تو قرص کا فور یا قرص طباشیر کا فوری ۳ یا ۴ ماشہ کی مقدار میں ہمراہ

سکجنین بزدی یا ہمراہ شیر و تخم خیابین ۶ ماشہ - شیرہ تخم کاسنی ۵ ماشہ و شیرہ زرشک ۵ ماشہ
 دیں۔ عموماً اس قدر علاج سے بخار رفع ہو جایا کرتا ہے۔ مذکورہ بالا علاج کے علاوہ یہ مفرد
 مرکب ادویہ بھی اس بخاریں مفید و مستعمل ہیں +

مفرد و ایس جو بخاریں بخاریں مفید ہیں

(۱) تمرندی (پانی) ۳ یا ۴ تولہ کو نصف سیر پانی میں بھگو کر دن میں تین چار بار اس کا آب پٹ لال
 قدرے شکر ملا کر پینا مفید ہے۔ یا (۲) آلو بخارا ۱۸ عدد پاؤ ڈبر معد پاؤ پانی میں بھگو اور مل چھان کر
 شکر سفید یعنی - مصری ملا کر پینا نافع ہے۔ یا (۳) آب غورہ (گچے انگوروں کا پانی) بمقدار ۱۰
 پینا مفید ہے۔ بشرطیکہ طبیعت نرم ہو یعنی قبض نہ ہو۔ یا (۴) سکجنین لیموں یعنی عرق لیموں لذازہ
 لیموں کا رس، بقدر ۴ یا ۵ تولہ۔ اس میں مصری ملا کر پینا مفید ہے۔ یا (۵) آب انار ترش
 بمقدار ۱۰ تولہ یا شربت انار ترش بمقدار ۴ تولہ دن میں ایک دو بار پینا نافع ہے۔ یا (۶)
 ترش انار کا پانی بمقدار دس تولہ ہمراہ مرصع بنفشہ ۲ تولہ مفید ہے۔ یا (۷) زرد آلو ۷ عدد کا
 خساندہ اس میں شکر سفید ملا کر پینا بھی مفید ہے۔ یا (۸) گل نیلوفر بمقدار ۹ ماشہ پانی میں بھگو کر صبح و
 شام اس کا خساندہ قدرے شکر ملا کر پینا مفید ہے۔ یا (۹) کدو یعنی لکی کو مٹی لگا کر اور اسے تنور
 میں اس قدر پکا کر کہ وہ پختے نہیں پھر اس کا پانی ۷ تولہ نکال کر سرد کر کے اس میں شربت نیلوفر
 ملا کر پینا مفید ہے +

مرکب دو ایس جو بخاریں بخاریں مفید ہیں

اگر مذکورہ بالا تیرہ دوسہل کے بعد بخار رفع نہ ہو تو اس سفوف سنت گلو کا استعمال کریں +
 نسخہ سفوف سنت گلو - سنت گلو - طباشیر - دانہ الہی خرد ہر ایک ۶ ماشہ - نبات سفید
 ۱۰ تولہ - سب کو باریک پیس کر اور باہم ملا کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۴ سے ۶ ماشہ ہمراہ شربت
 بزدی یا شربت انار یا ان کو لیموں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں +

(۱) حب کرچہ - مغز کرچہ ایک تولہ - دار فضل ایک تولہ - زیرہ سفید ۶ ماشہ - برگ مغیلاں

۶ ماشہ - سب دو آؤں کو باریک پیس کر پانی کے ساتھ چنے کے برابر گویاں بنائیں۔ مقدار خوراک

ایک ایک گولی صبح - دوپہر اور شام پانی کے ساتھ کھائیں +

۲۱ حب بنگ۔ بنگ ۴ تولہ۔ خاکشی ۴ تولہ۔ کافور ایک تولہ۔ گیر ایک تولہ۔ سب ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر گلاب کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک دو دو گولیاں صبح و شام ہمراہ عرق گلوہ ۵ تولہ۔ عرق کاسنی ۵ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ۔

(۳) حب زہر مہرہ۔ زہر مہرہ خطائی۔ ست گلوہ۔ طباشیر کبود۔ فاد الاچھی خرد ہر ایک ایک تولہ کافور و کونین ہر ایک ۴ ماشہ۔ سب ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر لعاب اسپنول سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک ایک ایک گولی صبح و دوپہر اور شام کو ہمراہ شربت انار یا شربت نیلوفر دیں۔ حب پلاس پاڑہ اور حب سم الفار مذکورہ صفحہ ۵۰۶ بھی اس بخار میں مفید ہیں۔ اور عرق مرکب مذکورہ صفحہ ۵۰۶ بھی نافع ہے۔

خدا کے مریض۔ آتش جو ترش جس میں اندازہ نہ یا آلو بخارا ڈالا ہوا ہو۔ پالک۔ خرنہ۔ لوکی۔ بجزہ مرغ یا حلوان کی گردن کے گوشت کا شوربا جس میں دھنیا اور آلو بخارا ڈالا ہو وغیرہ۔

طبی علاج ریح یعنی چوتھیا بخار

پہلے تین روز تک مریض کو ہر صبح دو تولہ کلقتہ کھدا کر اوپر سے عرق شاہترہ۔ عرق کاسنی عرق مید سادہ۔ عرق گاؤ زبان۔ عرق مکوہ ہر ایک ۴ تولہ۔ سیکنجبین ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد نور و تنک بہ منضج پلائیں۔

۱۔ منضج۔ گل بنفشہ ماشہ۔ موہنقی ۹ دانہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ بیج کاسنی ۵ ماشہ۔ گاؤ زبان ۵ ماشہ۔ تخم کثوث ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۲ عدد۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح ل چھان کر خمیر بنفشہ ۴ تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔

اضافات۔ (۱) اگر بخار کے مادہ میں صفراء کی آمیزش بھی ہو تو پانچویں دن تخم خیارین ۵ ماشہ اور ساتویں دن تخم کاسنی ۵ ماشہ اضافہ کریں۔

(۲) اگر کھانسی ہو اور غلیظ مواد چٹا ہوا ہو تو اصل السوس مقشرہ ماشہ۔ پرسیاوشاں ۹ ماشہ

اضافہ کریں۔

(۳) اگر معدہ وغیرہ میں یسوار طوبات مجتمع ہوں تو بیج بادیاں ۵ ماشہ اضافہ کریں۔

(۴) اگر نزل کی شکایت ہو تو تخم خلی ۵ ماشہ۔ تخم خبازی ۵ ماشہ اضافہ کریں یا منضج استعمال کریں

۲۔ نسخہ منضج ریح۔ شاہترہ۔ اسطوخودوس۔ گاؤ زبان۔ بیج کاسنی۔ اصل السوس مقشرہ۔ فقیون

۱ پوٹی باندھ کر ہر ایک ۷ ماشہ بے قلع ۳ ماشہ مویہ منقی ۱۱ عدد۔ انجیر ۲ عدد۔ سپستان ۷ ادانہ۔
گلتند ۲ تولہ۔ سب ادویہ کو رات کو آدھ سیر پانی گرم میں بھگو رکھیں۔ صبح دس امانٹ تک جوش دیکر
دوسرے دن کے مل چھان کر اور اس میں گلتند ملا کر پلائیں۔ دسویں روز بشرطیکہ اس روز بخار کی باری کا
دن نہ ہو یہ سہل دیں۔

نسخہ سہل۔ سنائے کی ایک تولہ۔ ترب سفید ۶ ماشہ۔ مغز فلوس خیار شنبہ ۵ تولہ۔ لال تینوں
دواؤں کو عرق بادیاں اور عرق کدو ہر ایک ۱۰ تولہ میں جوش دیکر اور مل چھان کر اس میں گلتند
تولہ ملا کر صاف کر کے روغن بادام ۶ ماشہ یا شیرہ مغز بادام ۷ عدد ملا کر پلائیں اور پھر ایک دو روز کا
وقفہ دیکر دوبارہ یہی سہل دیں اور اس دوسرے سہل کے بعد دو تین روز تک صبح بطور تبرید یہ نسخہ دیں
نسخہ تلویذ بعد سہل۔ عرق شاہترہ۔ عرق کاسنی عرق گاؤ زبان ہر ایک ۷ تولہ شربت اندر
۲ تولہ ملا کر اور تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں اور پھر نوبت بخار کو روکنے کے لئے مفرد مرکب ادویہ
میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔

پہرہ میز۔ منگن۔ لہسن۔ پیاز۔ مسورہ ماش کی دال۔ ابدی۔ بھنڈی۔ کچالو۔ گوبھی وغیرہ اور دیگر
دیرمضم افذیہ سے پرہیز کریں۔

غذا۔ غذا عمدہ اور پوری مقدار میں دینی چاہئے تاکہ مریض کمزور نہ ہو جائے چنانچہ بکری کا
شوربہ اور چپاتی یا خشک دُپلاؤ۔ نیز دودھ رکھن و بالائی وغیرہ مفید افذیہ ہیں۔

مفرد و دوائی چوتھیا بخاریں مفید ہیں

(۱) اشتر فار (جو اساتیر بخیل فارسی) ۲ ماشہ کا جو شانہ پینا مفید ہے۔ یاد ۲ اگل غافث ۷ ماشہ
کا جو شانہ یا اس کا شربت بمقدار ۲ تولہ افغ ہے۔ یاد ۴ قسط شیریں ۳ ماشہ کا سفوف سکنجبین ۳ تولہ
کے ساتھ کھانا پیرانے چوتھیا بخار کو مفید ہے۔ یاد ۴ اسپنگ بقدر ایک ماشہ نوبت بخار سے دو
گھنٹے قبل کھانا کثربامی کو روک دیتا ہے۔ یاد ۵ شاہترہ تازہ کا پوڑ بمقدار ۳ تولہ ۲ تولہ شکر سفید
ملا کر پینا یا اگر خشک ہو تو اس کا سفوف ۷ ماشہ کھانا شانی اثر رکھتا ہے۔ یاد ۶ راتلمی کے پتوں
کا پوڑ بقدر ۲ یا ۳ تولہ پینا چوتھیا بخار کے لئے مفید ہے۔ یاد ۷ انقیون ۹ ماشہ کا جو شانہ بھی
اس بخار کے دفیہ کے لئے مفید ہے۔ یاد ۸ شونیر موکلو نجی بمقدار ۹ ماشہ پس کر سکنجبین ۳ تولہ
کے ساتھ پینا مفید ہے۔ یاد ۹ جگلی گاجر کے بیج بقدر ۲ ماشہ۔ ان کو پانی میں پیس کر پینا مفید ہے

یا (۱۰) سفوف ہندو (ریٹھا) ۳۱ تلی پانی کے ساتھ کھانا مفید ہے۔ یا (۱۱) بارتنگ کی جڑ ۹ ماشہ کا جوشاندہ پینا مفید ہے۔

مرکب دواں جو چوتھیا بخار میں مفید ہیں

منفیع و مسہل دتیرید کورہ بالا کے بعد نوبت بخار کو روکنے کیلئے ان گولیوں میں سے کسی ایک کا چند روز تک استعمال کریں جب تک کہ بخار کی دو تین باریاں رُک جائیں۔
نوٹ: چونکہ چوتھیا بخار دیر تک رہتا ہے اور ہٹتا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا علاج استقلال سے کرنا چاہئے یہ گولیوں وغیرہ کے جتنے نفع لکھے جاتے ہیں یہ سب منتخب و تجربہ ہیں۔ ان میں سے جو کوئی نسخہ بہن سکے وہ بنا کر استعمال کریں انشاء اللہ تعالیٰ مفید ثابت ہوگا۔

ایام منفیع میں مریض کی غذا سوگ کی دال اور چپاتی کچھڑی کبھی کبھی گوشت میں لکی وغیرہ ڈالکر یا خالی لکی یا کدو وغیرہ کا سالن بنا کر دیں بعد از مسہل جب گولیوں کا استعمال کریں تو غذا مقوی دیں مثلاً شور یا چپاتی یا گوشت میں بڑی ڈال کر اور کبھی ہلاؤ و تکیہ وغیرہ بھی دے سکتے ہیں مریض زیادہ کمزور ہو تو شور یا شہم جوڑہ مرغ مفید ہوتا ہے۔ نوبت بخار کے بعد بخار چڑھنے سے پہلے غذا نکھانی چاہئے۔

(۱) حب ستم الفار۔ کات سفید ۴ تولہ۔ گل سرخ ۴ ماشہ۔ سم الفار یعنی سنگیا سفید ۴ رقی۔ عرق لیموٹے کا فدی ۱۰ تولہ۔ پہلے سنگیا کو عرق لیمو میں کھل کر پھر کتنے کو اس میں کھل لیں اور پھر گل سرخ مسفوف کو اس میں ملا کر خوب کھل کر کے سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ہر روز ایک گولی بعد از غذا۔

(۲) حب ستم الفار۔ فسخو دیگر کات سفید۔ چوہ سفید سنگیا سفید ہر ایک ایک تولہ سب کو عرق لیمو میں خوب کھل کر کے دائہ باجرہ کے برابر گولیاں بنالیں مقدار خوراک اگولی ہر روز بعد از غذا۔ نوٹ: چونکہ من دونوں نسخوں میں سنگیا ہے اس لئے سوائے ڈاکٹروں یا خاص خاص طبیبوں کے عام لوگ من کو نہیں دیا سکتے ہیں۔ پس ڈاکٹروں یا طبیبوں کو چاہئے کہ ایسی گولیاں بنا کر مریض کو دیکھیں یہ گولیاں چوتھیا بخار میں نہ کھانے نہ نفاذ جائز بخار میں مفید ہیں۔

(۳) حب حلیہ۔ حلیہ یعنی مینگ ۵ ماشہ۔ عصارہ فافٹ ۱ ماشہ۔ پوست بیلہ زرد ۱ ماشہ۔ عرق یعنی اول ۲۱ ماشہ۔ سب ادویہ کو بائیک کوٹ چھلان کر پانی کے ساتھ گولیاں بنا لیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ گرم پانی کے ساتھ۔

نوٹ :- صبح خلوئے معدہ میں بن گولیاں کے دیئے سے اگر طبیعت ماش کرے تو ان کو بعد از غذا دیں :-
گولیاں بھی چوتھیا بخار میں مفید ہیں +

۴) حب پلاس یا پڑھ - مغز پلاس پا پڑھ یعنی ڈھاک کے میج جن کے اوپر کاسٹورخ چھلکا
آثار دیا ہوا ایک تولہ مغز تخم کرچہ ایک تولہ - ان دونوں کو باریک میں کر قدرے پانی ملا کر کالی صرغ
کے برابر گولیاں بنائیں - مقدار خوراک - ہر روز صبح و شام ایک ایک گولی لیکن بخار کی باری کے روز
صبح دو گولیاں پانی کے ہمراہ دیں بن گولیوں سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے +

۵) حب سفید گل سرخ - گل افنی - زعفران - زنجبیل ہر ایک ڈبڑھ تولہ - ریونچینی ۳ تولہ - ایون
نغم جونٹل (دھتورے کے بیج) ہر ایک ۴ ماشہ - سب ادویہ کو کوٹ چھان کر شیر خشت کے پانی سے
گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں - مقدار خوراک - ایام وقفہ میں ہر روز ایک گولی صبح کو گرم پانی
کے ساتھ اور بروز نوبت بخار نہیں گولیاں دیں بن گولیوں سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے +

۶) حب مندی - کلنگنی - کچلہ - اجوان - اجوان خراسانی - اجمود کلونجی ہر ایک ۴ ماشہ بیڑ
نغم دھتورہ ۴ ماشہ - ہر ایک دوا کو جدا جدا اس قدر بھون میں کہ وہ سرخی مائل ہو جائے پھر آدھ پاؤ گرو
لیکر سب ادویہ کو باریک میں کرچے میں چھان لیں - بعدہ ایون خالص ایک تولہ پانی میں حل کر
کے اس میں ان دواؤں کو ملا کر سیاہ مٹی کے برابر گولیاں بنائیں - مقدار خوراک - ایام وقفہ میں ہر روز
صبح ایک گولی دیں اور روز نوبت بخار نہیں گولیاں دیں - یہ گولیاں بھی اکثر مفید پڑتی ہیں +

۷) اکسیر مندی - توتیاے سبز (نیلہ تھوٹھہ) ۲ تولہ - ہر تال ۴ تولہ - چوہہ صدف (صدف یعنی
پسی یا گھونٹکا آگ یا تھور میں جلا یا ہوا) ۱۱ تولہ - ان تینوں کو باریک میں کر گھیکوار کے پانی میں چا پھر
کھل کریں اور پھر اس کی ایک ٹکیہ بنا کر اس کو دو کچے سکوروں یا کوری چینیوں میں رکھ کر اور
کل حکمت کر کے ایک گرم پل پچک دشتی دایرے یا اُپلے کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال کر بوتل
میں ڈال کر رکھ چھوڑیں - مقدار خوراک - بروز وقفہ دو چاول پتاشہ میں ڈال کر اور روز نوبت
چار چاول پتاشہ میں ڈال کر دیں - غذا دودھ چاول + علی ہذا -

نوٹ :- اس نسخہ میں چکر ہر تال دیتی ہے جو کہ سنگیہ اند گند حک کا مرکب ہے اس لئے یہ دوا سنتی
ہے - اس کو نہایت احتیاط سے استعمال کریں +

جبکہ غائب اس جانا رہے تو سیاہی رنگ بدن کو جو کہ اکثر نرپا نے مریضوں میں ہوجاتی ہے دور
کرتے کے لئے غریو کاؤ زبان مہتری کا عرق زردک علوی خلی کے ساتھ استعمال کریں +

لازمی صفراوی بخار

انگریزی نام	عربی نام	اصطلاح
Remittent Fever	نہیں ٹنٹ فیور	صفراوی ملتی بخار
Malignant Tertian Fever	میلنگ ٹرنٹ فیور	گھٹنے والا بخار

نوٹ: مختلف مقامات وقوع کے لحاظ سے اس بخار کے مختلف نام ہیں۔ مثلاً افریقین فیور (افریقہ بخار) رومن فیور (رومی بخار) بحال فیور (بنگالی بخار) جنگل فیور (جنگلی بخار) اہل نیوڈیہاڈی بخار (دیگرہ) یہ درحقیقت لازمی یا دائمی بخاری ہے۔

ماہریت مرض: یہ بھی ایک قسم کا شدید طیرانی بخار ہے جو ۵ سے ۱۴ روز تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ اور کسی وقت بالکل اترتا نہیں البتہ صبح کے وقت یا کبھی شام کے وقت خفیف یعنی ہلکا ہو جاتا ہے۔ بخار کی اس کمی کے وقت کو اصطلاح میں ری میشن (Remission) یعنی فترہ کہتے ہیں اور اسی لئے عربی میں اس کو حُمّی متفترہ کہتے ہیں اس قسم کے شدید بخار میں فترہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ نیز اس بخار میں سردی کا درجہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اور گرمی کا درجہ بہت شدید ہوتا ہے اور پسینے کا درجہ بہت کم اور بعض اوقات بالکل نہیں ہوتا۔

اسباب مرض: طیریا جس کا بیان دیکھو صفحہ ۴۶۰ پر جیسا کہ صفحہ ۴۸۰ پر مذکور ہوا یہ بخار اور روزانہ بخار ایک ہی قسم کے کرم طیریا سے پیدا ہوتے ہیں جس کا اصطلاحی نام میلنگ ٹنٹ پیراسائٹ (Malignant Parasite) یعنی کرم خبیث یا کرم لازمی بخار ہے۔

علامات مرض: بعض مریضوں میں بخار چڑھنے سے ایک روز پہلے خمستی و کالی پیچینی و پست ہمتی کی شکایت ہوتی ہے۔ اعضاء شکنی بلکہ تمام جسم میں درد محسوس ہوتا ہے۔ فم معد پر گرانی یا خفیف درد معلوم ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔ بعد کو خفیف جاڑا لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر یہ بخار خفیف جاڑا لگ کر یا بعض وقت بغیر جاڑا لگنے کے چڑھ جاتا ہے اور تھوڑی دیر میں ہی حرارت بخار ۱۰۲ یا ۱۰۵ درجہ تک بلکہ کبھی کبھی ۱۰۸ یا ۱۱۰ درجہ تک پہنچ جاتی ہے طبیعت نہایت بے چین ہوتی ہے جسم گرم ہوتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے عموماً فی منٹ ۱۲۰ یا ۱۴۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے۔ چہرہ سرخ اور متماٹا ہوا۔ آنکھیں لال سر میں سخت درد ہوتا ہے۔ خیالات پریشان اور گاہے ہڈیاں ہوتا ہے۔ منہ خشک ہوتا ہے۔

زبان میل ہوتی ہے۔ منہ سے بوا آتی ہے اور شدت کی پیاس لگتی ہے۔ فم معدہ پر گرانی محسوس ہوتی ہے۔ می متلاتا ہے اور بار بار تے آتی ہے جس میں نفعیاب رنگ کا صفرا خارج ہوتا ہے پیشاب ٹمخ رنگ کا۔ بدبودار کم مقدار میں خارج ہوتا ہے وغیرہ۔ یہ حالت دس بارہ گھنٹہ تک رہ کر دفعہ قد سے پسینہ آتا ہے اور ان علامات میں کسی قدر تخفیف ہو جاتی ہے۔ اس حالت کو مٹی شین یافتہ کہتے ہیں۔ اس حالت میں حرارت بخار صرف ایک یا دو درجے کم ہو جاتی ہے اور یہ حالت عموماً صبح کے وقت ہوا کرتی ہے اور چند منٹ سے لیکر آٹھ یا بارہ گھنٹہ تک سالتی ہے۔ دوپہر یا سہ پہر کو بخار پھر تیز ہو جاتا ہے۔ شام کے وقت اس کی شدت ہوتی ہے۔ اور تقریباً تمام رات یہی حالت رہتی ہے لیکن بعض مریضوں میں بخار شروع ہی سے ۲۴ یا ۳۶ گھنٹے تک بابرکیساں چڑھا رہتا ہے اور بعض میں دوپہر کو بخار تیز ہوتا ہے اور نصف شب کو اس میں تخفیف ہوتی ہے یا آدھی رات کو بخار چڑھتا ہے۔ تو صبح تک ترقی پیدہ ہوتا ہے۔ بخار بہت شدید ہو تو دن رات میں دو بار چڑھاؤ اٹار ہوتا ہے مریض جس قدر ترقی پہنچتا ہے۔ اسی قدر کمزوری زیادہ ہو جاتی ہے۔ ہلد کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ اور بعض میں یہ قال کی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ کبھی سلائ خون بھی ہو جاتا ہے۔ جگر اور کلی بڑھ جاتے ہیں اور دبائے سے درد کرتے ہیں۔ مدت اس بخار کی ۵ سے ۱۲ دن تک ہوتی ہے۔ لیکن اگر مناسب علاج نہ ہو تو اکیس دن تک ہوتی ہے۔ جب آرام ہونے والا ہوتا ہے تو بھران ہو کہ بخار ایک دم اتر جاتا ہے یا آہستہ آہستہ باری کے بخار یا کمزوری کے بخار میں تبدیل ہو جاتا ہے +

اقسام۔ اس بخار کے مندرجہ ذیل نہایت موزی اور خطرناک اقسام ہیں۔

انگریزی نام

عربی نام

امراض

۱۔ مخرقہ بخار محرقہ صفراویہ پلس ریٹنڈ فور۔ Bellious Remittent F.

اس قسم کے بخار میں شدت حرارت سے جسم کو بیا جلتا ہے اس لئے اس کو مخرقہ بخار کہتے ہیں اس کا صفحہ ۵۲۲ پر ملاحظہ بیان کیا گیا ہے جسے دیکھو۔

Comatose

Pernicious F

کومی ٹوز پنی شس فور

مخفی غشیہ صفراویہ

۲۔ غشی کا بخار

اس قسم کا بخار چڑھتے ہی مریض بیوش ہو جاتا ہے۔ اس کا بھی آگے ملاحظہ بیان کیا گیا ہے +

Algide Pernicious F

الجا ئڈ پنی شس فور

مخفی بختیشہ

۳۔ خبیث بخار

اس قسم کے بخار میں مریض بھینہ کی علامات پائی جاتی ہیں یعنی دست و پے آتے ہیں شدت کی

پیراس لگتی ہے جنس کمزور چلتی ہے۔ پیشاب بند ہوتا ہے۔ کمزوری اور تنگی تنفس کی شکایت ہوتی ہے۔

۴۔ پسینے کا بخار *Diaphoretic* *Pernicious F.* ٹیپائیڈ *حمی عرقیہ* لاپا فورے ٹیپائیڈ شمس فیور

اس قسم کے بخار میں نوبت پسینہ کے وقت مریض کو اس کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ اس کے صرف کپڑے یا بستری پسینے سے تر ہوتے ہیں ہو جاتے بلکہ اس کی چار پائی کے نیچے پسینہ بہ جاتا ہے۔ اور اس حالت میں مریض نہایت کمزور ہو کر ٹھٹھا ہو جاتا یعنی مر جاتا ہے۔

۵۔ خونی بخار *Hæmorrhagic* *Pernicious F.* ہیپوراجک ٹیپائیڈ شمس فیور

اس قسم کے بخار میں مریض کے ناک، منہ و مقعد یا اعضاء تناسل وغیرہ سے جریان خون ہو جاتا ہے یعنی مریض کو نکسیر آتی ہے۔ یا خونی قے یا دست یا خونی پیشاب آتا ہے۔ اس قسم کا بخار شاید نادر ہوتا ہے۔ لیکن نہایت خطرناک ہوتا ہے۔

تشخیص۔ اس کو محرقہ بولی یعنی خونی یا سیاہ پیشاب کے بخار سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر خون کا خدہ بینی امتحان کرنے سے اس میں کرم طیر یا پائے جائیں تو یہ اسی قسم کا بخار ہے۔ اور اگر کرم طیر یا نہ پائے جائیں اور پیشاب بھی سیاہ رنگ کا آئے تو پھر محرقہ بولی یا سیاہ پیشاب کا بخار سمجھیں جس کا مفصل بیان دیکھو آگے صفحہ ۵۳۶ پر۔

ان کے علاوہ اس بخار کے اور بھی چند ایک اقسام ہیں جن کے بیان کی پہلے گنجائش نہیں دیتا۔ لیبریا کے بیان میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ جراثیم لیبریا کا حملہ داہنائے خون پر ہوتا ہے پس مذکورہ بالا علامات مثلاً درم جگر و طحال قے و اسہال۔ بے چینی و بے خوابی۔ درد سردی و غیرہ کیونکر پیدا ہو جاتی ہیں؟ لیجئے ہم بتاتے ہیں۔

ایک قطرہ خون میں تقریباً ۱۰ لاکھ دانہائے خون ہوتے ہیں۔ پس اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کل جسم میں کس قدر دانہائے خون ہوں گے؟ اب اگر ان سب دانہائے خون پر جراثیم لیبریا کا حملہ ہو تو اس جنگ میں کہ لڑوں دانہائے خون اور لاکھوں کرہائے لیبریا تلف ہو جائیں گے پس یہ مردہ دانہائے خون اگر جسم سے خارج نہ ہوں تو ان کی سڑاؤ سے جسم میں ہلک سیست پیدا ہو جائے۔ لہذا ان کو بلور فضلات جسم سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ پس جن میں اعضا جسم کا فضل فضلات کو خارج کرنا ہے۔ ان کو معول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے بلکہ ان پر کام کی زیادتی کا اس قدر بوجھ پڑ جاتا ہے کہ وہ اس کے تحمل نہیں کر سکتے۔

ان مردہ دانہائے خون میں جو سرفی خون ہوتی ہے وہ ایک ایسا مادہ ہے کہ جسم قابل اخراج نہیں ہوتا۔

بلکہ اس کو جسم سے خارج کرنے کیلئے جگہ اس کو صفرائیں تبدیل کرتا ہے۔ پس سرخی خون کا صفراوی طبی بن جانا ہے اور اس کثرت سے خصل ہے کہ جگہ اس بار کا خصل جو کہ متورم ہو جاتا ہے اور اس کا فعل ناقص و باطل ہو جاتا ہے اسی وجہ سے صفراوی دست دئے آتے ہیں۔ شدت کی پیاس لگتی ہے اور یرقان وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے اور بوجہ اس سرخی خون کا گردش کی راہ سے پیشاب میں غاص ہو جاتا ہے وہ پیشاب کو رنگین یعنی سرخ و سیاہ کر دیتا ہے اور چونکہ یہ سرخی خون نہ ہو گلوہیں، آئین کو جذب کر کے اسے تمام جسم میں پہنچاتی ہے۔ پس اس کی کمی سے جسم میں آئین کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے حرکت متغیر ہو جاتی ہے اور تشنگی بڑھ جاتی ہے اور سرخ دانتے خون کے کم ہو جانے سے جلد کی رنگت سفید اور زرد ہو جاتی ہے۔ زہر طبع کا دماغ بہاڑ ہونے سے ہڈیاں وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ یعنی سیت طبع کا مل دماغ پر موزی اثر پڑنے سے ان کے افعال ناقص و باطل ہو جاتے ہیں۔

اور جگہ کے علاوہ چونکہ کرم طبع کا اثر زیادہ تر تلی پر ہوتا ہے یعنی اس میں کرم طبع زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے تلی بھی بڑھ جاتی ہے۔ وغیرہ۔

تشخیص۔ اس بخار کو زرد بخار (سیلیونیور) اور محرقہ اسہالی (ڈائیفائیڈ فیور) سے تشخیص کیا کرتے ہیں چنانچہ زرد بخار میں بخار کو شبانہ روز میں کسی وقت تخفیف نہیں ہوتی۔ اور مریض کے ناک نہ اور مقعد وغیرہ سے جریان خون ہو جاتا ہے اور کونین سے اس بخار میں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ محرقہ اسہالی میں بخار آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور دوران بخار میں جسم پر سرخ سرخ یا ادھے دھبے یا داغ پڑ جاتے ہیں اور پتلے پتلے متغض دست آیا کرتے ہیں وغیرہ۔

عوارض و متعلک۔ اس بخار کے دوران و نتیجہ میں بعض مریضوں کو شدید ہڈیاں یا تشنج یا بکلی کی شکایت ہوتی ہے اور بعض کو کھانسی۔ نیموینیا۔ درم جگر۔ یرقان۔ اسہال و پیش وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔

انجام مرض۔ اگر بخار نہایت تیز ہو اور دیگر ردی علامات مثلاً نبض کا نہایت کمزور چلنا۔ جسم کا سرد ہو جانا۔ آنکھوں کا نیچے کود جانا۔ رنگ کا زرد ہو جانا وغیرہ پیدا ہو جائیں یا دفعۃً بعض خطرناک عوارض مثلاً سخت ہڈیاں۔ تشنج یا خشک بکلی وغیرہ ہو تو انجام خراب ہوتا ہے ورنہ عموماً مریض تندرست ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن طبع کا زہر عرصہ تک مناسب علاج کرنے کے بعد خون میں سے نکلتا ہے۔

علاج ڈاکٹری۔ اس بخار کے علاج میں بھی یہ ضروری ہے کہ پہلے ایک سہل دیکر پیٹ

کو صاف کیا جائے۔ پس اس غرض کیلئے مریض کو رات کو ۵ کلوں ۵ گرین اور سوڈا بائیکارب
۵ گرین۔ دونوں کو ملا کر دودھ، شربت یا پانی کے ساتھ کھلا دیں۔ اور اگلی صبح کو ۱ ایک
چمچ بھرفوٹ سالٹ یا ۲ ایک خوراک سڈ لیٹ یا وڈر یا ۱۲ سوڈائی فاسفاس ایفرے
سینس دو ڈرام یا ۴ امیگٹس یا سلفاس ۴ یا ۶ ڈرام نصف گلاس پانی میں حل کر کے
پلا دیں لیکن اگر دن کا وقت ہو اور مریض کا جی مالش بھی کرتا ہو تو پہلے یہ نسخہ دیں +

(22)

تین چار گھنٹوں میں اس نسخہ کی چھ خدائیں دینے
کے بعد مذکورہ بالا سہلادیہ میں سے کوئی
ایک دوا دیں تاکہ دو چار دست آکھ پیٹ
صاف ہو جائے۔ لیکن اگر کھل کر دست نہ آئیں
اور پیٹ میں گرانی اور قراقر ہو تو فیورکسچر (۱۰)
صفو ۴ کی چند خوراکیں دیں اور جب

ہائیڈرارجیرنی شیکور
ریزن پوڈانین
سوڈا بائیکارب
۱/۲ گرین
۱/۲ گرین
۳ گرین
ایسی ایک خوراک دو نصف نصف گھنٹہ بعد
چھ خوراک تک دیں اور پھر ایک لیکن سہل دیں +

دو چار دست اگر بخار کم ہو جائے۔ جو عموماً صبح کے وقت ہوا کرتا ہے۔ تو پھر کوئین مکسچر (۱۲)
کی ایک خوراک دیں۔ لیکن اگر فے کا اندیشہ ہو تو جو شدار کوئین مکسچر (۲۱) کی ایک خوراک
دیں اور نصف یا ایک گھنٹہ بعد ایک خوراک اور دیدیں۔ لیکن اگر بخار تیز ہو جائے تو پھر کوئین
کی دوسری خوراک نہ دیں۔ بلکہ تخفیف حرارت کیلئے فیورکسچر سلدہ (۹) صفو ۴ کی چند
خوراکیں دیں لیکن رفع شدت حرارت کے لئے مریض کے جسم پر سرد پانی سے اسفنج کرنا زیادہ
مفید ہوتا ہے۔ پھر جب بخار تیز ہو تو سرد پانی سے جسم پر اسفنج ہی کریں۔ بار بار فیورکسچر نہ دیں۔
اگر سر میں درد ہو یا ہڈیاں ہو تو سر پر برف لگائیں، پیاس کی شدت ہو تو برف کے ٹکڑے چسائیں
سوڈا یا لیمونیٹ برف سے سر کو رکے پلائیں۔ اگر قیاس آتی ہوں تو بھی برف کے ٹکڑے چسائیں
اور گھونٹ گھونٹ سوڈا یا لیمونیٹ یا دونوں ملا کر دیتے رہیں +

اور چونکہ اس بخار میں اکثر صبح کے وقت تخفیف ہوا کرتی ہے۔ پس علی الصبح جب بخار
کی حرارت ۱۰۰ درجہ (فلن ہارٹ) ہو تو کوئین مکسچر کی ایک خوراک فوراً پلا دیں۔ اور نصف
یا ایک گھنٹہ بعد ایک خوراک اور دیدیں بشرطیکہ بخار تیز نہ ہوا ہو اور علاج میں اس بات
کا خیال رکھیں کہ مریض کمزور نہ ہو جائے۔ اگر کوئین دینے کے کچھ عرصہ بعد بخار پھر تیز ہو جائے
تو پھر وہی مذکورہ علاج کریں۔ یعنی شدت بخار میں مریض کے جسم پر سرد پانی سے اسفنج کریں۔

یائین تین گھنٹے بعد ایک ایک خوراک سادہ فیوز کسچر کی دیتے رہیں۔ اور دیگر علامات کا حسب معمول علاج کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ کبھی پانچویں ساتویں روز لیکن باعوم نہیں روز بخار اُتر جایا کرتا ہے۔ لیکن اگر عوارضات شدید ہوں تو کبھی چودھویں بعد اُترتا ہے اور شاذ و نادر اس سے بھی زیادہ عرصہ رہتا ہے۔ ایسی صورت میں چونکہ اس کی علامات ٹائیفائیڈ فیور سے مشابہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کو ٹائیفو لیریل (Typho-malarial Fever) کہتے ہیں۔

پانی۔ حسب خواہش مریض اس کو سرد پانی پلاتے رہیں لیکن اگر قہیں آتی ہوں تو برف چسائیں۔ سوڈا۔ لیمن۔ لیمونیڈ یا آلس کریم وغیرہ بھی برف سے سرو کر کے دے سکتے ہیں۔ غذا۔ ابتدائے بخار اور شدت بخار میں آتش جو سادہ یا ترش دینا بہتر ہوتا ہے۔ اس سے تغذیہ بھی ہوتا ہے۔ قبض بھی نہیں ہوتی اور گرمی بھی نہیں ہوتی۔ دسے یعنی پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ اس سے بھی پیٹ میں ریح یا قراقر اور مثلی وغیرہ کی شکایت نہیں ہوتی۔ دودھ میں آتش جو یا سوڈا ملا کر دینا بھی مفید ہوتا ہے لیکن مگر دودھ سے نفخ ہو یا قراقر ہو یا قہیں آئیں یعنی دودھ مضم نہ ہو تو پھر ایک دو روز دودھ نہ دیں جب بخار میں تخفیف ہو جائے تو دودھ میں پینا سا گودا نہ یا دودھ چاول یا پتلی فیرفی وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔ اگر مسلمان مریض شوربا ہی کھانا چاہے تو اس میں چند دانے آلو بخار کے اور دھجیے کی پوٹلی ڈکوا کر پکوائیں اور سرد کر کے چاولوں یا ڈبل روٹی کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس سے زیادہ گرمی نہ ہو۔ تزکاریوں میں لکی۔ کدو۔ توری۔ ٹنڈو۔ پالک اور خرفہ کا ساگ دے سکتے ہیں۔ مونگ کی دھوئی مال اور مونگ کا پانی بھی دے سکتے ہیں۔ میوہ جات میں۔ انار۔ نارنگی۔ سنگترہ نہایت مفید ہیں۔ انگور بھی چند دانے دے سکتے ہیں۔ آب ہندو اور بھی برف میں سرد کر کے دینا مفید ہوتا ہے۔ کاغذی لیموں کو کاٹ کر اور اس پیکالی مرچ اور نمک لگا کر چوسنا مفید ہوتا ہے۔

فائدہ۔ ہر صبح مریض کے منہ کو دھلوانا اور کلی غرغہ کر کے منہ و زبان اور حلق کو صاف کر دینا چاہئے پھر دن میں جب منہ سوکھے تو سوڈا واٹر سے یا پانی میں تھوڑا نمک ملا کر اس سے کلی غرغہ کر اکر دانت۔ زبان۔ ناک اور حلق صاف کراتے رہیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو لیٹرین پانی میں ملا کر اس سے کلی غرغہ کراتے رہیں کیونکہ اگر منہ اور حلق صاف رہے تو مثلی بھی کم ہوتی ہے اور کسی قدر غذا کی خواہش بھی ہوتی ہے اگر مگر زیادہ سوکھے تو

آلو بخارا منہ میں رکھنا مفید ہوتا ہے۔

علاج جلدی - پہلے تسکین حرارت کیلئے فزین روز تک یہ تبرید دیں۔

نسخہ قلبید (۱) تمر ہندی ۳ تولہ، آلو بخارا ۵ دانہ ان کو پاؤ بھر پانی میں بھگو کر ان

کا آب زلال رتھالیں اور عرق ککودہ عرق بید سادہ عرق شاہترہ ہر ایک ۵ تولہ میں تخم

کاسنی و تخم کدو ہر ایک ۶ ماشہ کا شیرہ مکال کر یعنی تخم کاسنی تخم کدو عرقیات میں پیس کر

اور لعاب بہمانہ ۳ ماشہ - اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ان سب کو باہم ملا کر پلائیں یا یہ نسخہ تبرید

استعمال کریں۔ نسخہ قلبید (۲) لعاب بہمانہ ۳ ماشہ - لعاب اسپنول ۵ ماشہ -

شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشہ - عرق ککودہ - عرق شاہترہ - عرق بید سادہ ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر

اور اس میں سکنجبین بنوری ۲ تولہ ملا کر اور خاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں مین روز تک یہ تبرید

پلا کر صبح کے وقت یہ نفوس پلائیں اور شام کو بدستور تبرید مذکور دیتے رہیں +

نسخہ نفوس - گل بنفشہ ۵ ماشہ - عناب ۵ دانہ - آلو بخارا ۵ دانہ - تخم خبازی ۵ ماشہ -

گھاؤ زبان ۵ ماشہ - رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر گلقد ۴ تولہ یا خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ

ڈال کر پھر مل چھان کر پلائیں +

پانچویں دن اسی نسخہ میں تخم خیارین اور ساتویں دن تخم کاسنی نیکو فنتہ ہر ایک ۵ ماشہ اضافہ

کریں - بعد نفع مادہ آٹھویں یا دسویں دن سہل دیا۔

نسخہ سہل صفراء - پوست بیلہ زرد تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان

کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ - ترنجبین ۴ تولہ - گلقد ۴ تولہ - شکر سرخ ۴ تولہ - مغز فلوں ۶ تولہ -

تمر ہندی ۴ تولہ اضافہ کر کے روغن بادام ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں -

یا پانچ روز تک یہ منفع دیکر

نسخہ منضج - گل بنفشہ - گل نیلوفر - گل سرخ - تخم کاسنی نیم کونٹہ ہر ایک ۶ ماشہ - آلو بخارا

۵ دانہ - تمر ہندی ۲ تولہ - ان کو رات کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو کر صبح آب زلال لیکر اور اس میں

شریت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر اور خاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں - چھٹے روز اسی نسخہ میں آلو بخارا ۵ دانہ

ترنجبین و شیر خشت ۱۵ گلقد ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کر کے سہل دیں اور پھر ایک روز کا وقفہ

دیکر ایک اور سہل دیں بعد از سہل ایک دور روز تک یہ تبرید دیں -

نسخہ قلبید (۳) خمیرہ گھاؤ زبان ایک تولہ کھلا کر اوپر سے شیرہ آلو بخارا ۵ دانہ -

شیرہ تخم کاسنی ۵ ماشہ - شیرہ زرد شک ۳ ماشہ عرق گاؤ زبان یا عرق کاسنی ۱۲ تولہ میں نکال کر اور اس میں شربت نیلو فر ۲ تولہ ملا کر اور تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں *

نوٹ :- اگر مریض کو کھانسی کی شکایت ہو تو نسخہ تیرہ نمبر ۱۲۰ میں بجائے سکبجین ہندی شربت بنفشہ ملا کر دیں اور نسخہ منہج میں بجائے آلو بخارا دتر مہدی - اصل السوس مقشر خطمی و مجازی ہر ایک ۵ ماشہ اور سپستان ۱ دانہ اضافہ کریں اور دو کورات کو گرم پانی میں بھسگوئیں اور سہل میں بجائے ترنجبین و شیر شت مغز فلوس خیار شیرہ تولہ و سنلے کئی ۶ ماشہ اور روغن بادام ۵ ماشہ اضافہ کریں غفلت کی حالت میں یہ غلطی سے لکھا میں :-

نسخہ خالصہ - گل نیلوفر تولہ - گل ارمنی تولہ - سنل تولہ کو آب کدو سبز ۳ تولہ - آب خیار شیرہ ۳ تولہ - آب کشمیر سبز ۳ تولہ میں بھگو کر نخلہ بنائیں * شدت بخار کی حالت میں یہ نسخہ استعمال کرائیں :-

نسخہ - عتاب ۵۵ نہ تخم خیارین ۶ ماشہ کو عرق گاؤ زبان ۶ تولہ - عرق مکوہ ۶ تولہ عرق کدو ۶ تولہ میں گھونٹ کر شربت وینار ۲ تولہ سکبجین ۲ تولہ اضافہ کر کے پلائیں * اگر بخارات دماغ کی طرف متصاعد ہوتے ہوں تو یہ پاشویہ گرائیں - نسخہ پاشویہ مکوہ ۵ تولہ - گل خطمی ۵ تولہ - گل بنفشہ ۵ تولہ - سوس گندم ۵ تولہ - برگ کنار ۵ تولہ - نمک طعام ۵ تولہ کو اسیر پانی میں جوش کریں - جب تہائی پانی باقی رہ جائے تو نیلگرہ پاشویہ کریں *

سہل و تیرید کے بعد اگر بخار رفع نہ ہو جائے تو پھر قرص طباشیر کاوری ۱۵۰ شربت بزوری دیں اور بخار کے بعد کی کمزوری میں خمیرہ گاؤ زبان یا خمیرہ سنل یا مرثہ آملہ دق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے عرق مرکب مذکورہ صفحہ ۵۰۶ یا عرق گاؤ زبان و عرق کاسنی اور شربت انار دیں *

نسخہ قرص طباشیر طباشیر کو ایک تولہ - زرد شک منقی ۲ تولہ - تخم کاہو مقشر ۱ تولہ - مغز تخم ہند ۱ دانہ تولہ - مغز تخم کدو ۱ شہریہ تولہ - مغز تخم خیارین ۱ تولہ - گل سرخ ۶ ماشہ تخم کاسنی ۶ ماشہ - تخم خرفہ ۶ ماشہ - کیترا ۳۱ ماشہ - نشاستہ ۳۱ ماشہ - صمغ عربی ۲ ماشہ - کانور فیصوری ۱ ماشہ - زعفران ۲ رتی سب ادویہ کو کوٹ چھان کر اسپنوں کے لعاب سے چھبے چھوٹے قرص بنادیں - خوراک ۳ ماشہ *

نسخہ شربت بزوری بارد۔ نسخہ کاسنی تخم کاسنی تخم خربزہ۔ تخم خیالین۔ خلد خشک ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو نیم کوب کر کے سیر بھر گرم پانی میں بھگو کر صبح کو ہوش دیکر صاف کر کے اس میں آدھ سیر مصری ملا کر بطریق معروف شربت بنادیں تو راک ۳ تولہ قدرے پانی میں ملا کر پیئیں +

محرقة بخار

اعدام	مہل نام	ڈاکٹری نام
محرقة بخار	محرقة صفراویہ	Billious Remittent F
تپ محرقة	محمی محرقة	Ardent Continued F.

اسباب۔ لازمی صفراوی بخار کی طرح اس بخار کا سبب بھی ملیریا ہی ہے۔ یعنی میگلک ٹنٹ پیرا ایتھ یعنی خدیث کرم ملیریا۔ اس قسم کے بخار میں کرم ملیریا خون کی بجائے زیادہ تر جگر تلی اور ہڈیوں کے گودے میں ہوتے ہیں +

علامات۔ چونکہ اس قسم کے بخار میں شدت حرارت و احتراق سے جسم گویا جلتا ہے۔ اس لئے اس کو محرقة کہتے ہیں۔ اس قسم کے بخار میں مرض کا زور زیادہ تر جگر اور تلی پر ہوتا ہے چنانچہ جگر متورم ہو جاتا ہے۔ سبز زرد اور سیاہ رنگ کی قے و دست آتے ہیں۔ پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتی ہے۔ یرقان ہوتا ہے۔ زبان خشک ہوتی ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ جی بہت متلاتا ہے۔ اور بخار بہت زور کا ہوتا ہے +

تشخیص۔ محرقة صفراوی کو محرقة اسہالی (ڈائیفائیڈ فیور) محرقة ہذیانی (ڈائیفیس فیور) اور محرقة بولی (بلیک ڈائرفیور) سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ محرقة اسہالی میں اکثر متغفن دست آتے ہیں اور جلد پر گلابی رنگ کے نقاط یاد جیسے نکل آتے ہیں۔ محرقة ہذیانی میں مریض کو سخت ہذیان ہوتا ہے۔ اور محرقة بولی میں بول یعنی پیشاب سیاہ رنگ کا آتا ہے لیکن خون کا خود بینی امتحان کرنے سے ان سب کی صحیح تشخیص ہو جاتی ہے۔ علاج ڈاکٹری۔ جو علاج کہ لازمی صفراوی بخار (ڈیپمی ٹنٹ فیور) میں بیان کیا گیا وہی اس میں بھی مفید ہے۔ شدت بخار میں مریض کے جسم پر سرد پانی سے اسفنج کریں یا سرد غسل دیں (دیکھو علاج محرقة اسہالی میں) بفع درد سرد وغیرہ کے لئے سر پر برف رکھیں بفع شدت پیاس کے لئے برف چسائیں۔ اور دیگر علامات کا مناسب علاج کریں +

طبعی علاج - محرقہ صفراوی کا علاج بھی تقریباً وہی ہے۔ جو کہ غتب لازمہ یعنی لازمی صفراوی بخار میں بیان کیا گیا۔ لیکن محرقہ میں تسکین حرارت اور تبرید کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر اس کو مد نظر نہ رکھا جائے تو نتیجہ خراب ہوتا ہے اور اس بخار کے حتیٰ وقت کی طرف منتقل ہو جانے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ تسکین حرارت و تبرید کیلئے یہ نسخہ نہایت مفید ہے۔

۱۱ نسخہ - خس خوشبودار ایک تولہ کو عرق گلاب - عرق بیدر سادہ - عرق نیلوفر ہر ایک ۷ تولہ میں بھگو کر صاف کر لیں اور اس میں لعاب بہدانہ ۳ ماشہ اور شربت نیلوفر و سکنجبین مقطر ہر ایک ۲ تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ یا یہ نسخہ استعمال کریں ۱۲ نسخہ - شیرہ تخم کاہو لعاب اسپنول ہر ایک ۵ ماشہ - لعاب بہدانہ ۳ ماشہ - عرق مکوہ - عرق بیدر سادہ - عرق کاسنی گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر اور شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر بخار شدید ہو تو قیئیں بار بار پاتی ہوں۔ غنودگی ہو۔ قبض ہو اور پیشاب موقوف ہو یعنی پیشاب پیدا ہی نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں یہ نسخہ دیں ۱۳ نسخہ - لعاب بہدانہ شیرہ تخم کاہو - شیرہ تخم خیار بن - شیرہ مغز تخم کدو - شیرہ تخم کاسنی ہر ایک ۵ ماشہ - شیرہ آلو بخارا ۵ ماشہ - عرق شاہترہ ہر ایک ۸ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولہ اور خاکسی ۵ ماشہ اضافہ کر کے پلائیں۔ پانچویں چھٹے روز جب بیقراری زیادہ ہو اور پیاس بھی زیادہ لگے اور پیشاب جل کر اور کم آئے تو شیرہ تخم کاہو و مغز تخم تربوز و خرفہ سیاہ ہر ایک ۹ ماشہ ملا کر دیں اور خیار بن موقوف کر دیں اور ساتویں روز یہ مہل دیں۔

۱۴ نسخہ مہل - شاہترہ - مکوہ - گل سرخ ہر ایک ۷ ماشہ - گل نیلوفر ۶ ماشہ - تخم خیار بن تخم کاسنی ہر ایک ایک تولہ - سب ادویہ رات کو سو اچاؤ پانی میں بھگو دیں صبح کو مل چھان کر مغز فلوں ۴ تولہ - تر ہندی ۴ تولہ - ترنجبین ۲ تولہ اور گلقد ۲ تولہ اضافہ کر کے ادھیر مل چھانکر اور روغن بادام ۵ ماشہ - لعاب اسپنول ایک تولہ ملا کر پلائیں مہل کے اگلے روز یہ تبرید دیں ۱۵ نسخہ تبرید - طباشیر ایک ماشہ نہایت باریک پس کر خمیرہ مندل سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے شیرہ مغز تخم خیار بن - شیرہ مغز تخم کدو - شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک ۹ ماشہ - لعاب بہدانہ ۹ ماشہ - عرق بیدر سادہ - عرق کاسنی - عرق نیلوفر - گلاب ہر ایک ۴ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر ۳ تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ پھر اگلے دن یعنی پہلے

مہل کے بعد ایک دن کا وقفہ دیکر تیسرے روز دوبارہ وہی مہل دیں لیکن اس وقفہ میں
ساتھ لے کر، ماشہ اضافہ کریں۔ دوسرے مہل کے بعد ایک روز وہی تہرید دیکر پھر قرص
طباشیر کا فوری باسفوف ہندی کا استعمال کریں۔

(۶) قرص طباشیر کا فوری۔ لسنٹم۔ رب السوس۔ منحل بنجیدہ کثیرا۔ صغ عربی ہر ایک
۱ ماشہ۔ تخم کاسنی۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو۔ گل امینی ہر ایک ۱ ماشہ۔ مغز تخم کہو۔ مغز تخم خربازین۔
گرد عطار ہر ایک ۱ تولہ۔ زہد شک۔ طباشیر ہر ایک ۲ تولہ۔ ترنجبین ۳ تولہ۔ کافور ۳ ماشہ۔
زعفران ۱ ماشہ۔ بدستور معروف سب کو باریک کر کے پانی وغیرہ سے اقراص تیار کریں۔
(۷) سفوف ہندی۔ جو تپ حرقت میں نہایت مفید ہے۔

لسنتم۔ ست گلو۔ طباشیر زہر ہرہ۔ منحل سفید۔ کات سفید۔ مروارید ناسفتہ ہر ایک
۴ ماشہ۔ کافور۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے پانی سے باسفوف تیار کریں اور
۲-۳ ماشہ کی مقدار میں شربت سیلوفوٹین ملا کر کھلائیں۔

غذا۔ سرد و تر چھین۔ مثلاً پالک۔ ترقی۔ خورہ کی ترکاری۔ ساگودانہ۔ خیاریں کی کھیر۔
ناست پانی۔ رنگترہ۔ خشک۔ مونگ کی دال اور چپاتی ہرے دھننے کی پٹنی مفید ہیں۔
پیر پیڑ تمام گرم چیزیں مثلاً لال مرچ، گڑ، تیل۔ انڈیشہ، کھجور۔ نیز دودھ و ماش کی دال
اند آم وغیرہ سے پرہیز رکھیں۔

محرقة صفراوی و ماعنی

انگریزی نام

علائم

اردو نام

Comatose
Pernicious F

کومے ٹوز پرنی شرس فیور

خمی غشیہ صفراویہ

غشی کا صفراوی بنجار

اسباب۔ جیسا کہ بیان کیا گیا۔ یہ بنجار بھی لازمی صفراوی بنجار کے اقسام میں سے ہے
اس میں گرم طبع و دماغی شرائین کے اندر جمع ہو کر ان کے دوران خون کا سدھ کر دیتے ہیں۔
علامات۔ اس قسم کا بنجار چڑھتے ہی مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔ اور یہ بیہوشی متواتر
بڑھتی جاتی ہے اور مریض یا تو ۲ گھنٹے کے اندر انتقال کر جاتا ہے یا بارہ چودہ گھنٹے
بیہوش رہ کر فوراً اس ہوش میں آ جاتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد پھر غنودگی اور بیہوشی طاری
ہو جاتی ہے بنجار شدید ہوتا ہے وغیرہ۔

تشخیص۔ اس بخار کو محرقة ہذیانی دماغی فیور ۱ اور محرقة دماغی ریسری برود سپائزل
فیور سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ محرقة ہذیانی میں بخار کے چڑھنے کے بعد رات
کو ہذیان ہوتا ہے۔ یعنی مریض بہکتا براتا ہے۔ لیکن اس بخار میں بخار چڑھتے ہی مریض
بیہوش ہو جاتا ہے۔ محرقة دماغی میں پہلے مریض کی پیشانی میں سخت درد ہوتا ہے۔ پھر کمر اور
دیگر اعضائے جسم میں موسم ہوتا ہے۔ پھر بخار چڑھ جاتا ہے۔ تو تمام جسم میں شدت کا درد ہوتا ہے
جو ایک دو روز میں ریٹھ کے متوازی پھیلتا ہے۔ پھر ہذیان ہو کر اور غنودگی طاری ہو کر مریض
بیہوش ہو جاتا ہے۔

علاج ڈاکٹری۔ جو علاج کہ محرقة صغریٰ میں لکھا گیا وہی علاج اس بخار میں بھی مفید
ہے۔ مریض کے سر پر شروع سے ہی برف رکھیں۔ شدت بخار میں سرد پانی سے اسفنج کریں
یا سرد غسل دیں۔ جسے دیکھو محرقة اسہالی کے بیان میں +

علاج طبی۔ اس کا علاج بھی حمی محرقة کے قریب قریب ہے۔ غشی کی حالت میں ہوش
میں لانے کی تدابیر اختیار کریں۔ بعدہ حمی محرقة میں جو طریقہ علاج مذکور ہو چکا۔ اس پر کار بند ہو
چنانچہ ہوش میں لانے کے واسطے اول عرق گلاب۔ عرق بید مشک قدر حاجت لے کر
برف سے سرد کریں۔ اور چہرے و سینہ پر زور سے چھینٹے دیں اور اس میں کپڑا تکر کے سر پر رکھیں
اور اس کو برابر تکر تے رہیں +
پانچونگھانا بھی فائدہ مند ہے۔

نحوہ۔ عرق بید مشک۔ گلاب۔ آب سیب۔ آب پی۔ آب چنار۔ آب کشیز۔ ہر ایک ایک اٹولہ
صندل سفید۔ تخم کاہو۔ گل ادنیٰ ہر ایک ۳ ماشہ۔ کافور ماشہ۔ بیدستور معروف سب کو شیشی میں بھر
کر سنگھائیں۔ ہوش میں آنے کے بعد یہ دوا دہ پلانا فائدہ مند ہے۔

لصغیر۔ شیرہ زرشک۔ شیرہ مغز تخم کدو۔ شیرہ مغز تخم خیارین۔ شیرہ تخم کاسنی ہر ایک ۹ ماشہ
عرق زرشک۔ عرق نیلوفر۔ عرق کاسنی۔ عرق بید مشک ہر ایک ۶ اٹولہ میں نکال کر شربت لیموں و
شربت صندل ترش ہر ایک ۲ اٹولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ یا

آب انشورہ اندین۔ دانا زرشک۔ دانا شیریں کا پوڑا۔ پانی پانی پانچ اٹولہ لیکر مصری ۲ اٹولہ ملا کر اور
قدر سے پانی ملا کر پلائیں۔ بخار کا دورہ نہ کرنے کے لئے بخار چڑھنے سے ایک گھنٹہ پہلے یہ دوا
استعمال کرنی نہایت مفید ہے +

دوا۔ گل ارنبی ۵ ماشہ کو ایک پیالی یا پاؤ بھر پانی میں ملا کر برف سے سرد کریں اور اس میں عرق ترشک ۴ تولہ۔ شربت سیب ترش۔ شربت لیموں ہر ایک دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اور دوسری نوبت کے دن یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

دساختہ۔ قرص طہاشیر ملوی خان ۳ ماشہ کو شربت صندل ترش ۲ تولہ میں ملا کر کھلائیں + اسی طرح جب دقتیں نوبتیں گزر جائیں اور بخار رک جائے تو صفراوی بخار کے طریقہ پر علاج کریں +

حمی لثقیہ (یا) لازمی بلغمی بخار

طبی نام

طبی نام

اس مقام

آئیں تھکے ہفتہ Asthenic Fever.

حمی لثقیہ

لازمی بلغمی بخار

تعریف۔ بقول اطباء یونانی حمی لثقیہ ایک قسم کا خفیف لازمی بخار ہے۔ جو دو ہفتہ تک لیکن اکثر تین چار ہفتہ تک اور کبھی سات آٹھ ہفتہ تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ اسباب۔ اس قسم کا بخار اکثر ان لوگوں کو عارض ہوتا ہے۔ کہ جن کے معدہ میں نزلات بلغمی نرادرش پاکر متعفن ہو جاتے ہیں +

علامات۔ مریض کو ہلکا بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ نبض سریع لیکن لیتن یعنی نرم ہوتی ہے۔ اور دیگر علامات بلغم نمایاں ہوتی ہیں۔ نیز اس میں بحالت بخار مریض کو پسینہ بالکل نہیں آتا۔ اس بخار کا بحران چودہ دن کے بعد لیکن اکثر تیس اور تیس دن کے درمیان بذریعہ اسہال یا پسینہ کے ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی چالیس سے ساٹھ دن تک بھی بخار رہا کرتا ہے جب یہ بخار پرانا ہو جاتا ہے۔ تو جگر وغیرہ کی خرابی سے مریض کے چہرہ اور ہاتھوں وغیرہ پر دم ہو جاتا ہے تشخیص۔ حمی لثقیہ کو دیگر لازمی بخاروں۔ مثلاً غب لازمی۔ ربع لازمی۔ حمی مطبقہ حمی مالٹا اور بالخصوص حمی دق سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ (۱) شطرنجب یا صفراوی و بلغمی بخار دؤبل ٹریشین فیور، جس میں صفراوی بخار نوبتی اور بلغمی بخار لازمی یا اس کے برعکس ہونا ہے۔ اس میں بخار ایک دن خفیف اور ایک دن شدید ہوتا ہے۔ لیکن حمی لثقیہ میں یہ صورت نہیں ہوتی۔ اس میں ہلکا بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے +

۲۔ غب لازمی یا لازمی صفراوی بخار زمینی ٹنٹ فیور، اس میں ہر روز صبح کے وقت

بخار میں کسی قدر تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن تیسرے پہر کو بخار تیز ہو جاتا ہے اور شام کے وقت اس کو شدت ہوتی ہے اور رات بھر بھی بخار تیز رہتا ہے۔ اور دیگر صفراوی علامات نمایاں ہوتی ہوتی ہیں۔ لیکن لشعہ میں ہلکا بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔

۳۔ سرج لازمی یا لازمی سوداوی بخار (ٹرپل کوآرٹن فیور) یہ بھی لازمی بخار ہے۔ جو مدت تک رہتا ہے۔ لیکن یہ شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اس بخار میں ہر چوتھے روز بخار کو شدت ہوتی ہے۔ لیکن لشعہ میں یہ صورت نہیں ہوتی۔

۴۔ ٹمٹی مطبقہ یا لازمی دموی بخار (ٹائیفائیڈ فیور) اس میں بخار تیز ہوتا ہے اور اکثر اسہال آتے ہیں اور جسم پر سرخ سرخ چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں وغیرہ لیکن خفیف قسم کے ٹائیفائیڈ فیور کو ٹمٹی لشعہ سے تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ خفیف قسم کے ٹائیفائیڈ فیور کا بحران بھی چودھویں روز یا اس سے کچھ پہلے ہو جاتا ہے اور عام طور پر ٹائیفائیڈ فیور کا بحران بھی لشعہ کی طرح بیس سے تیس دن کے درمیان ہوتا ہے۔ لیکن لشعہ کی طرح کبھی کبھی یہ بخار بھی چھ ہفتہ یا چالیس روز تک رہتا ہے۔ پس چونکہ لشعہ اور خفیف ٹائیفائیڈ فیور میں نیزان دونوں بخاروں کے بحران میں بہت ملجا بہت و مطابقت ہے۔ اس لئے ان کو ایک دوسرے سے تشخیص کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ دونوں کا علاج بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ اطباء یونانی تو ٹمٹی لشعہ میں تین چار سہل دینے ضروری خیال کرتے ہیں لیکن ٹائیفائیڈ فیور میں چونکہ چھوٹی آنتوں میں زخم ہوتے ہیں اس لئے مسہلات کا استعمال نہایت مضر ہوتا ہے۔ پس صحیح تشخیص کے لئے مریض کے ایک قطرہ خون کا خوردبینی امتحان کرالنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ ٹائیفائیڈ فیور کو لشعہ نہ سمجھ لیا جائے۔

نوٹ ہم نے بھی ٹمٹی لشعہ کا ہی علاج تحریر کیا ہے جو کہ مستند طبی کتب میں ہر جہاں مشاہیر اطباء میں مہول ہے۔
۵۔ ٹمٹی مالٹا مالٹا فیور، یہ بھی ایک قسم کا لازمی بخار ہے جو جزیرہ مالٹا والے بحر مدیترہ میں اور دیگر گرم ممالک میں پایا جاتا ہے۔ یہ بخار بیقاعدہ طور پر بار بار حملہ آور ہوتا ہے اور عموماً دو دو تین تین ماہ اور کبھی اس سے بھی زیادہ عرصہ تک اس کے درے ہوتے رہتے ہیں۔ اس بخار میں پسینہ کثرت آتا ہے اور جسم پر اندھو ریاں یا گرمی دانے نکل آتے ہیں اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ لیکن لشعہ میں یہ علامات نہیں ہوتیں۔

نوٹ۔ چونکہ مالٹا فیور اور ٹائیفائیڈ فیور میں مریض کی چھاتی اور جسم پر اندھو ریاں یا گرمی دانے نکل آتے

ہیں اس لئے ان دونوں قسم کے بخاروں بالخصوص مالنا بخار کو پنجاب میں بُبار کی اور راجھوتا نہ و دہلی میں موتی جھرا بھی کہتے ہیں۔ خون کے خوردبینی امتحان سے ہی ان بخاروں کی صحیح تشخیص ہو سکتی ہے +

۱۔ مَحْمُی دِق۔ دینیک ایکس فوری مَحْمُی لَشَقَہ بوجہ لزوم و نرمی حرارت کے نیز لویہ لاغری جسم و نقاہت کے مَحْمُی دِق سے بہت زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ اگرچہ مَحْمُی لَشَقَہ میں دوپہر کو غذا کے بعد حرارت نہیں بڑھتی نہ ہی نرمی ہوتی ہے اور بدن متلی و منتفخ ہوتا ہے وغیرہ بخلاف مَحْمُی دِق کے کہ اس میں نبض سریع و صلب ہوتی ہے اور غذا کے بعد حرارت بڑھ جاتی ہے۔ اور مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان دونوں بخاروں میں باہم اس قدر مشابہت ہے کہ ایک کو دوسرے سے تشخیص کرنا نہایت ضروری ہے پس صحیح تشخیص بخار کے لئے مریض کے ایک قطرہ خون کا یا اس کی بلغم کا خوردبینی امتحان کر لینا چاہئے۔ کیونکہ بعض اوقات اَلْبَارِیُونائی جسکو مَحْمُی لَشَقَہ قرار دیتے ہیں وہ ڈاکٹری تشخیص جدید سے مَحْمُی دِق ہی ثابت ہوتا ہے +

علاج ڈاکٹری۔ ابتدائی علامات کے لحاظ سے علاج کریں۔ لیکن اس قسم کے بخار میں خون کا خوردبینی امتحان کراتے کے بعد جب صحیح تشخیص ہو جائے تو مناسب علاج کریں +

طبی علاج مَحْمُی لَشَقَہ (یعنی لازمی بخار کا علاج)

اس قسم کے بخار کا علاج بھی مَحْمُی مواظبہ یعنی بلغمی و توتی بخار کی مانند کرنا چاہئے اور جو تدابیر علاج مَحْمُی مواظبہ میں مذکور ہو چکیں وہ اس میں بھی سفید ہیں۔ علاوہ ازیں تدابیر مسدودہ ذیل بھی سودمند ہیں :-

۱۔ اَدُل نسج مادہ کی غرض سے سات دن یہ نسخہ منفعہ استعمال کرائیں :-

نسخہ منضمہ گل بنفشہ۔ محل السوس۔ بادیاں ہر ایک چار ماشہ۔ عناب، دانہ بکوبانی میں جوش کے صاف کر لیں اور گل قند ۴ تولہ یا شربت بنفشہ ۴ تولہ ملا کر خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں آٹھویں دن سہل کیلئے یہ نسخہ استعمال کرائیں :-

نسخہ مسہل۔ گل بنفشہ۔ بادیاں محض اشعلب۔ محل السوس ہر ایک ۹ ماشہ۔ پر سیاوشاں ۶ ماشہ۔ عناب ۱۰ دانہ سب کو پانی میں جوش دیکر اور مل چھان کر مندر خیار شکر تر نیمین ہر ایک ۴ تولہ۔ گل قند ۴ تولہ اضافہ کے پھر مل کر چھان لیں اور دغن بادام ۶ ماشہ ملا کر پلائیں +

نویں دن پھر نسخہ مسہل مذکورہ پلائیں اور دسویں دن پھر دسویں پھل دیں۔ علیٰ ہذا گیارہویں دن پھر

(۱) ٹنکچر آف آیوڈین۔ بمقدار ۲ بوند ایک دو گھونٹ پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دو پہلے روز دو دو گھنٹے بعد۔ دوسرے روز تین تین گھنٹے بعد اور تیسرے و چوتھے روز چار چار گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ اور جب بخار وغیرہ میں بہت تخفیف ہو جائے اور پھر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین چار بار دیں۔ اور بدول پر ہر روز دن میں ایک بار لنی منٹ آف آیوڈین لگا دیا کریں +
نوٹ۔ ٹنکچر آف آیوڈین عمدہ ہو یعنی ریکٹی فائیڈ سپرٹ میں بنا ہوا ہو۔ میتھی لٹیڈ سپرٹ میں بنا ہوا خراب ہوتا ہے وہ نہیں دینا چاہئے +

(۲) آیوڈین ٹرائی کلورائیڈ (Iodine Trichloride, 1 Cl_3 .)

یہ آیوڈین اور سہ چند کلورین کا ایک مرکب ہے۔ اسکی زردی مائل نارنجی رنگ کی باریک حو زنی قلمیں ہوتی ہیں اور یہ دوا اس طرح سے بنائی جاتی ہے کہ ایک چھوٹے سے ریٹارٹ (Retort) یا آمینق میں آیوڈین کو تصعید کرتے ہیں یعنی حرارت سے اس کو بخارات میں تبدیل کرتے ہیں۔ اور پھر ان بخارات آیوڈین کو ایک شیشہ کے فلاسک (Glass Flask) میں لیجانے ہیں اور ان میں سہ چند کلورین داخل کرتے ہیں۔ فلاسک میں جب آیوڈین کے ساتھ کلورین ملتی ہے تو اس مرکب کی زردی مائل نارنجی رنگ کی باریک قلمیں بن جاتی ہیں۔ یہ ایک نہایت قوی دافع تعفن دوا ہے۔ اسکا ہزار میں ایک (۱-۱۰۰۰) کی طاقت کا سولیوشن قاتل جراثیم ہے اور مرض طاعون میں نہایت مفید ہے۔ اس دوا کے بنانے کی مذکورہ بالا ترکیب جو (Thorpe Dict. of Applied Chemistry 1912, Vol. III, P. 151.) سے اخذ کی گئی ہے۔ یہ اسکو بڑی مقدار میں تجارتی اغراض سے بنانے کیلئے مفید ہے۔ لیکن جب اس دوا کو تھوڑی مقدار میں وقتی ضرورت کے لئے بنانا ہو تو اسکو مندرجہ ذیل طریق سے بنانا بہتر ہوتا ہے :-

آیوڈین ٹرائی کلورائیڈ (I. Trichloride 1 Cl_3 .) بنانے کی آسان

ترکیب اور پھر اس سے پلیگ کیور (Plagu Cure.) یا شفا عطا کرنے کے بنانے کی ترکیب اور اسکے استعمال کرنے کا طریق :-

ایک خالی بوتل میں چٹایم آیوڈائیڈ ۸۰ گریں اور چٹایم کلورائیڈ ۱۸۰ گریں (ہر دوسفوف کی ہوئیں) ڈال کر پانچ منٹ تک بوتل کو اچھی طرح سے ہلائیں پھر اسی میں

خالص ہائیڈروکلورک ایسڈ تین اولس ڈالکر بوتل کو ایک سرد جگہ میں دس روز تک محفوظ رکھیں۔ بعدہ بوتل میں سے سیال جزو کو منتخب کر پھینک دیں اور جو دوا کی قلمیں نہ نشین ہوں انہیں نکال کر وزن کریں پھر انہیں اُنکے وزن سے بیس گنا صاف پانی (آب مقطر) میں حل کر کے ایک صاف بوتل میں بھر دیں۔ اور اس پر "پلیگ کیوڑ" یا "شفائے طاعون" کا لیبل لکھ کر لگا دیں +

طریق استعمال۔ اس پلیگ کیوڑ (Plague Cure) یا شفائے طاعون کو بطور حفظ یا تقدم یعنی طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے اس دوا یعنی "پلیگ کیوڑ" یا "شفائے طاعون" کی ۵ بوندیں ایک گھونٹ پانی میں ملا کر ہر روز پلا دیا کریں + بطور ثنائی مرصن۔ مرصن طاعون کو ۱۵ سے ۲۰ بوند پلیگ کیوڑ (شفائے طاعون) قدرے پانی میں ملا کر ایسی ایک خوراک دوا پہلے روز دن رات میں چھ بار دو سرے اور تیسرے روز چار بار اور پھر دن میں دو تین بار دیتے رہیں یا نسخہ نمبر ۱۶۴ دیں + کار بالک ایسڈ کا داخلی و خارجی استعمال بھی پلیگ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ داخلی طور پر اس کو بشکل گولی یا مکسچر دیتے ہیں۔ اور خارجی طور پر سیال کار بالک ایسڈ کی بد میں پھپکاری کرتے ہیں +

(۱) کار بالک ایسڈ کی گولی بنانے کی ترکیب اور اس کا طریق استعمال۔
نسخہ۔ کار بالک ایسڈ ۲۴ گریں۔ لیکورس پاؤڈر (سفوف ملٹی) ۳۶ گریں کمپونڈ ٹریگے کنتھ پاؤڈر (مرکب سفوف کینزا) ۱۲ گریں۔ تینوں دواؤں کو اچھی طرح سے ملا کر اور دو چار قطرے پانی ڈالکر سب کی ۲۴ گولیاں بنائیں +
نسخہ دیگر۔ کار بالک ایسڈ ۶ گریں۔ ہارڈ پیرافین ۱۲ گریں۔ وہیٹن فلور (آرد گندم) ۵۴ گریں گلیو کنتھ ۳ گریں۔ سب کو بخوبی باہم ملا کر ۶ گولیاں بنائیں +
مقداد خود الک۔ ایسی ایک گولی پہلے روز دو دو گھنٹے بعد دو سرے روز تین تین گھنٹے بعد اور تیسرے چوتھے روز چار چار گھنٹے بعد دیں اور جب بخار و غیرہ میں نمایاں تخفیف ہو جائے تو پھر نسخہ نمبر (۱۶۳) دیں +

(۲) کار بالک ایسڈ مکسچر۔ اس کا نسخہ نمبر (۱۶۵) دیکھو آگے نسخہ جات میں +
(۳) کار بالک ایسڈ انجکشن یعنی کار بالک ایسڈ کی پھپکاری :- ایک گریں

کار بالک ایسڈ کو ۲ بوند آپ مقطر میں حل کر کے اس میں سے ۲ سے ۱۵ بوند دوا
بذریعہ جلدی پچکاری بد میں پچکاری کریں۔ دو چار روز تک ہر روز ایک بار ایسی
پچکاری کرنی کافی ہوتی ہے +

انتباہ۔ جب کار بالک ایسڈ کا داخلی و خارجی طور پر استعمال کریں تو دوا دینے
کے دوسرے روز سے مرہن کے پیشاب کو بخور و بکھتے رہیں۔ اور جب پیشاب
سبزی مائل رنگ کا یا دھوئیں کے رنگ کا آنے لگے تو پھر اس دوا کا استعمال
موقوف کر دیں +

آپوڈین اور کار بالک ایسڈ کو ملا کر استعمال کرنا بھی پلیگ میں مفید ہے۔
چنانچہ اس قسم کے نسخہ نمبر (۱۶۳) کا استعمال کریں۔ اس دوا کی ایک ایک خوراک پہلے
روز دو دو گھنٹے بعد دوسرے روز تین تین گھنٹے بعد تیسرے اور چوتھے روز چار چار
گھنٹے بعد اور پھر دن میں تین چار بار دیں +

پیرکلورائیڈ آف مرکری یعنی دارچینہ کا استعمال بھی اس مرض میں مفید ہے
اس کو بشکل سیال مکسچر میں دیا کرتے ہیں چنانچہ نسخہ نمبر (۱۶۵) اس قسم کا بہترین نسخہ ہے +

نسخجات جو کہ مرض طاعون میں مفید ہیں

فیصلہ۔ نمبر ۱۶۵ سے نمبر ۱۶۷ تک کے نسخجات گلی دار طاعون اور عفونی طاعون دونوں میں مفید
ہیں۔ اور نسخہ نمبر ۱۶۶ نیمونیائی طاعون میں مفید ہے اور ۱۶۷ سے ۱۶۹ نمبر تک نسخجات شدید شفع میں مفید ہیں +

(۱۶۵) نسخہ کار بالک ایسڈ مکسچر جو پلیگ میں مفید ہے

ایسڈ کار بالک ۲ منم

منکچور آر ن شیبائی ڈرام ۱/۲

ایکواکلوروفارمائی (ایڈ) آونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دوا پہلے اور دوسرے روز

چار چار گھنٹے بعد تیسرے اور چوتھے روز چھ چھ

گھنٹے بعد اور پھر دن میں تین بار دیں +

(۱۶۶) نسخہ سلیٹن مکسچر جو پلیگ میں مفید ہے

سلیٹن (میڈیکل) منم ۱۰

سیرولیس آر ن شیبائی ڈرام ۱/۲

ایکواکلوروفارمائی (ایڈ) آونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دوا پہلے روز تین تین

گھنٹے بعد دوسرے تیسرے روز چار چار گھنٹے

بعد اور پھر دن میں تین بار دیں +

(۱۴۲)

نسخہ مکسچر جو پلگ میں بہت مفید ہے۔

لائکوار آبیوڈین ٹرائی کلورائیڈ منم ۳

گلیسرین منم ۲۰

ایکوارڈی (گلاب) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دو پہلے روز تین

گھنٹے بعد دوسرے روز چار چار گھنٹے بعد

اور پھر دن میں چار یا تین بار دیں +

(۱۴۴)

نسخہ جب بخار میں تخفیف ہو جائے تو مفید ہے

کیفینی سٹراس گرین ۲

کوئی فی سلفاس گرین ۲

ایسڈ کاربالک گرین ۱

سب کی ایک گولی بنائیں اور ایسی

ایک ایک گولی دن میں چار بار

دیں +

(۱۴۶)

نسخہ جو نیمو نیائی طاعون میں مفید ہے

ایمونیا کلورائیڈ گرین ۷

ایمونیا کاربونات گرین ۴

ایسڈ کاربالک منم ۱۰

پیرٹس ایٹھرس نائٹروسائی منم ۲۰

ایکوارڈی (گلاب) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دو تین تین گھنٹے بعد دیں +

(۱۴۳)

نسخہ مکسچر جو پلگ میں مفید ہے

ایسڈ کاربالک منم ۱

ٹینکچر آف آبیوڈین منم ۱

سیرولس آرن شپائی ڈرام ۱/۲

ایکوارڈی (گلاب) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دو پہلے روز دو گھنٹے

بعد دوسرے روز تین تین اور تیسرے چوتھے روز

چار چار گھنٹے بعد دیں اور پھر دن میں تین بار دیں +

(۱۴۵)

مکسچر جو پلگ میں مفید ہے۔

لائکوار ہائیڈروکرائی پرکلورائیڈ منم ۲۰

ٹینکچر اسٹروفرین تھائی منم ۵

ٹینکچر اسٹروفرین کمپازٹی منم ۲۰

پیرٹس کیمفوری منم ۱۰

ایکوارڈی (گلاب) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دو دن میں تین چار بار دیں +

(۱۴۷)

نسخہ جو پلگ میں بحالت شدید ضعف مفید ہے

پیرٹس ایمونیا ایرومیٹکس منم ۳۰

پیرٹس ایٹھرس منم ۲۰

پیرٹس کلوروفارمائی منم ۱۵

ٹینکچر اسٹروفرین تھائی منم ۵

وٹشائی گیلی سائی (براہڈی) ڈرام ۲

ایکوارڈی (گلاب) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے یا چھٹے گھنٹے بعد دیں +

(148)۔

نسخہ جو پلیگ میں بحالت ضعف مفید ہے +
 سپرٹس ایمونیا ایرو میٹے کس منم ۳۰
 ٹنکچور اسکائی منم ۳۰
 ٹنکچور اسٹرونین نھائی منم ۵
 ٹنکچور اکارڈیمومائی کو منم ۳۰
 ایکوا کلوروفارمائی (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک چار چار یا چھ چھ
 گھنٹے بعد دیں +

(149)۔

نسخہ جو پلیگ میں بحالت ضعف مفید ہے +
 لاکوار سٹرکینیا ہائیڈروکلور۔ منم ۳
 ٹنکچور اڈجی ٹیلس منم ۵
 ٹنکچور اکارڈیمومائی کو منم ۳۰
 سپرٹس وائٹائی گیلی سائی ڈرام ۲
 ایکوا کلوروفارمائی (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک چار چار یا چھ چھ
 گھنٹے بعد دیں +

پلیگ کا علاج سیرمی۔ اینٹی پلیگ سیرم (مصل دفع طاعون) کی زیر جلد یا عضلات میں پچکاری کیا کرتے ہیں۔ **یرسین سیرم (Yersin's Serum)** بہترین سیرم مانی جاتی ہے اسکو شروع مرض میں ہی 60 سے 300 c.c. کی مقدار میں بدوں کے نزدیک زیر جلد یا ورید میں داخل کرنی مفید ہوتی ہے۔ دو چار پچکاریوں سے فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ یہ علاج گلیٹی دار طاعون میں کچھ مفید ثابت ہوا ہے لیکن عفونتی طاعون میں چنداں مفید ثابت نہیں ہوا +

علاج مقامی۔ بدوں پر اینٹی فلو جیٹین لگائیں یا سینک کر کے بیلا ڈونا گلیسرین لگائیں۔ ابتدا میں چند جو نکلیں (۱۰ یا ۱۲) لگوانی بھی مفید ہوتی ہیں لیکن جب پیپ پڑ جائے تو پھر حیرا دیکر اور مرکزی لوشن وغیرہ سے اچھی طرح سے دھو کر آبیو ڈو فارم سے ڈریس کریں +

نقٹ۔ بد کو چیرنے سے پہلے اس پر ٹنکچر آئیوڈین لگانا چاہئے۔ اور چیرنے کے بعد اس کو آئیوڈین لوشن (ایک ڈرام ٹنکچر آئیوڈین ایک پائینٹ پانی میں ملا کر اس سے خوب دھو کر صاف کریں اور پھر اسکے اندر روئی سے ٹنکچر آئیوڈین لگا کر اور آئیوڈین لوشن میں پٹی تر کر کے اس پر بطور گدی رکھ کر اوپر سے پٹی باندھ دیں اسی طرح کاربالک لوشن (۵ فیصدی والا) یا سٹین لوشن سے دھو کر ڈریس کریں اس طرح سے کرنا بھی مفید ہوتا ہے +

عوارضات طاعون کا علاج

(۱) شدید ضعف قلب۔ رفع ضعف قلب کے لئے محرکات دیں مثلاً برانڈی یا
وسکی میں ہموزن پانی ملا کر بمقدار ایک ایک اونس دو دو گھنٹے بعد دیتے رہیں یا ایونیا
ڈائیٹھرا اور سٹرو فین تھیس وغیرہ دیں۔ چنانچہ نسخجات نمبر (۱۷۶) سے (۱۷۹) تک مفید ہیں +
اگر نہایت شدید ضعف ہو تو یہ نسخہ دیں۔ نسخہ: ٹینکچر سٹرو فین تھیس منم ۱۰۔ لاکوار ایڈرین
لین (۱۰۰) میں ایک کی طاقت کا) منم ۳۰۔ ایکوا اوش ایک۔ ایسی ایک ایک خوراک
چار چار گھنٹے بعد تین چار بار دیں۔ علاوہ انہیں آٹھ آٹھ گھنٹے بعد سترکینین ۱۰ گریں
کی یا آڈرین (۱۰۰) میں ۱۰ سے ۲۰ بوند کی یا ہیپے سین ۱۰ گریں کی یا پچوئے
ٹرین (جو بہترین محرک قلب ہے) ۱۰ سے ۵ کیوبک سینٹی میٹر کی جلدی پچکاری کریں
بیزنار مل سیلائن سولیوشن کی مقعد میں یا زیر جلد یا وریدی پچکاری کریں +

(۲) بے خوابی۔ رفع بے خوابی کے لئے رات کو سوتے وقت (۱) کلورل اماپڈ ۱۰
۵ گریں یا (۲) برومیورال ۵ سے ۱۰ گریں یا (۳) سلفوئل ۱۰ گریں یا (۴) ٹرایموئل ۱۰ گریں
قدر سے پانی میں ملا کر دیں +

(۳) ہڈیاں (ڈولیریم)۔ رفع ہڈیاں کے لئے مریض کے سر پر برف لگائیں جسم کو
آب گرم سے اسفنج کریں اور ہائیوسین ۱۰ گریں کی جلدی پچکاری کریں یا مارفین ۱/۲
گریں اور ایٹروپین ۱/۱۰ گریں کی جلدی پچکاری کریں +

(۴) شدید بخار۔ رفع شدت بخار کیلئے جسم کو سرد پانی سے اسپنج کریں سر اور ریڑھ
پر برف لگائیں لیکن معرق اور بہ مثلاً ایٹمی پائرن وغیرہ جودل کو ضعیف کرتی ہیں ہرگز استعمال نہ کریں
(۵) تشنگی۔ شدت کی پیاس کو دور کرنے کیلئے برفات یا سوڈا ایلموئیڈ وغیرہ برف کے ٹکڑے پلائیں +

(۶) قے متلی اور قے کو دور کرنے کے لئے برف کے ٹکڑے چسبائیں۔ منم معدہ پر
رائی کا پلستر لگائیں اور کیفینی سٹراس ایفر وے سینس اور "سیریاٹی" اوکسے لاس
ایفر وے سینس (ساختہ ہشپ) بمقدار نصف نصف چمچہ چائے نصف گلاس
پانی میں ملا کر ایسی ایک خوراک تین تین گھنٹے بعد دیں +

(۷) دست۔ اول تو اس قدر دست نہیں آیا کرتے کہ دوا دینے کی ضرورت پڑے

لیکن اگر کبھی زیادہ دست آتے ہوں تو یہ نسخہ دیں۔ نسخہ۔ سیلول ۲ گریں۔
 ڈوورس پاؤڈر ۲ گریں۔ لسمتھ سب گیلیٹ۔ اگریں۔ آپرو میٹک چاک پاؤڈر
 اگریں۔ سب کی ایک پڑیہ بنائیں اور ایسی ایک ایک پڑیہ چار چار گھنٹے بعد دیں۔
 غذا۔ شروع مرض میں دودھ عمدہ غذا ہے چنانچہ دن رات میں اڑھائی تین سیر دودھ
 پلائیں۔ دودھ میں آٹا جو (بارے وائر) ملا کر دینا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ اس سے
 بذریعہ اور ازہریلے مواد خارج ہوتے ہیں۔ یا دودھ کو پیپ ٹوناژ کر کے دیں اگر
 دودھ بخوبی ہضم نہ ہوتا ہو تو (۱) پلاز مون یا (۲) سینٹو جین یا (۳) ایلن بری ڈائٹ
 وغیرہ دیں۔ شوربا۔ سختی۔ شوربہ چوزہ مرغ بھی عمدہ غذا ہے۔ چند روز بعد دودھ میں
 سیگویا اراروٹ یا چاول پکا کر دے سکتے ہیں۔ پھر دودھ ڈبل روٹی یا شوربا چانول
 یا کھجڑی بھی اچھی غذا ہے۔ صنعت کی حالت میں دم سخت سختی اور ایک فلیپ دیں۔
 علاج طبی۔ حفظ ماتقدم۔ جب کسی حصہ ملک میں طاعون نمودار ہو تو
 تندرست اشخاص کو چاہئے کہ وہ طاعون کا ٹیکہ کرائیں جو نہایت مفید ہے۔ ورنہ
 مواضع عالیہ یعنی بلند مقامات پر کھلی ہوئی میں نقل مکان کریں۔ اور ایسی چیزوں
 سے جو خون کو جوش میں لانیوالی ہوں۔ نیز کثرت محنت اور مجامعت سے پرہیز کریں
 اور کافور اور بنفشہ سونگھا کریں۔ سرکہ و گلاب میں صندل کا فور گھس کر اس سے ہفتہ میں
 دوبار تمام جسم پر مالش کریں۔ کھانے میں قدرے ترشی۔ سرکہ پیاز اور پودینہ وغیرہ کھایا کریں
 اور ہر روز صبح کچھ ناشتہ کرنے کے بعد اس شربت میں سے تین چار تولہ قدرے پانی ملا کر پی لیا
 کریں۔ نسخہ شربت (۱) آب سیاس۔ آب غورہ آب حمان۔ پُرانا تیز سرکہ ہر ایک نصف سیر کافور
 قیسوری ۴ ماشہ۔ ریونڈ خطائی ۹ ماشہ افیون ۳ رقی پچھلی ہر سہ ادویہ کو ایک پوٹلی میں بانڈھ
 کر آب سیاس اور سرکہ وغیرہ میں ڈالکر یہاں تک جوش دیں کہ پوٹلی کی دوائیں بالکل حل ہو
 جائیں اور پانی بھی دونہائی کم ہو جائے۔ پھر اس باقی پانی کے فی سیر میں نصف سیر رب سبب
 تین پاؤ شکر سفید اور ۴ رقی زعفران ملا کر قوام کر کے اتار لیں اور کام میں لاویں۔ یا
 بطور حفظ ماتقدم روزانہ یا ہفتہ میں دو تین روزیہ گولیاں دیں۔

حب جدوار۔ جدوار خطائی۔ درونج عفری۔ کافور۔ گل ارمنی ہر ایک ایک تولہ مکی زعفران ہر ایک
 ۴ ماشہ آب گ نیم سیر میں بدستور گولیاں بقدر روانہ مسور بنائیں اور دو یا تین ہمراہ عرق بید مشک وغیرہ استعمال کریں۔

علاج اصل مرض۔ مرہن کو ایک علیحدہ فراخ اور ہوادار کمرے میں رکھیں اور تاکہ ہوا صاف ہے۔ کمرے کے فرش پر برگ بنفشہ یا برگ بید یا گل سرخ رکھیں اور مرض کو صندل کا فور سنگھائیں۔ اور بشرط غلبہ خون گلٹی پر ابتدا مرض میں چند جو تکبیں لگائیں اور جدوار بتفسیحی۔ مرہج سیاہ۔ کچلہ ہموزن پانی میں پسیر ضماد کریں اس ضماد میں کبھی برگ نیم سبز چار گندہ رسوت اور مٹھا تیلہ ہموزن اور اصنافہ کر دیتے ہیں یا یہ ضماد مجرب جو اس بارہ میں بارہا مفید ثابت ہوا ہے استعمال کریں ضماد مجرب لے سنکھیا سفید۔ مرہج سیاہ۔ افیون۔ کافور ہر ایک ماشہ پچھناک۔ چونہ آب نار سیدہ۔ جدوار خطائی۔ تخم دھتورہ ہر ایک ۱ تولہ۔ کچلہ ۴ عدد سرکہ میں پسیر گلٹی پر نیم گرم ضماد کریں اور اوپر سے گرم اینٹ یا پتھر سے تکمید (سینک) کریں۔ اگر مذکورہ تدابیر سے گلٹی تحلیل نہ ہو تو پھر اسکو پکانے کیلئے برگ نیم و برگ بکائن کی پلٹس باندھیں یا آرد جو۔ تخم حلبہ۔ تخم کنان کی پلٹس طیار کر کے نیم گرم استعمال کریں جب گلٹیوں میں سپ پڑ جائے تو نشتر سے کر باقاعدہ علاج کریں اور پینے کی دوا میں ترباتی اور مقوی و مفرح قلب دوائیں استعمال کرائیں۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے مرکبات کافوری اور مفرحات یا قوی اور دواء المسک بار و وغیرہ دیں۔ اور ابتداء مرض میں فاد زہر معدنی جدوار خطائی ہر ایک ۲ رتی ۳ تولہ گائے کی چھاچھ کے ساتھ کھلائیں اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔ نسخہ جدوار ۴ رتی۔ مروارید ۴ رتی فاد زہر معدنی ۳ رتی۔ کافور قیصوری ۲ رتی۔ سب ادویہ کو پانچ پانچ تولہ گلاب و عرق کیوڑہ میں گھس کر ایک بار پلائیں اور ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین چار بار پلائیں یا یہ نسخہ دیں۔ زہر مہرہ ماشہ سنار جیل دریائی ماشہ۔ درونج عقربی ماشہ۔ کافور ۴ سرخ سب کو پیس کر مفرح بار و ۵ ماشہ میں ملا کر ایک چاندی کے ورق میں لپیٹ کر پہلے کھلا دیں اور اوپر سے شیرہ زرشک ۳ ماشہ۔ شیرہ آلو بخارا ۵ عدد۔ شیرہ برگ نیم ۳ ماشہ۔ شیرہ صندل سفید ۳ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ عرق شاہترہ ۴ تولہ اور عرق مرکب فساد خون میں نکال کر ثمریت انار ۲ تولہ ملا کر پلا دیں۔ اور اگر کھانسی ہو تو بجائے زرشک اور آلو بخارا کے لعاب برگ گاؤ زبان ۵ ماشہ اور شیرہ عناب ۵ دانہ اور بجائے ثمریت انار کے ثمریت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلا دیں۔ اور یہ نسخہ بھی معمول مفید ہے۔ انتباہ۔ یہ ضماد نہایت زہریلا ہے اس کو بہت احتیاط سے نہایت مختصر اس گلٹی پر لگائیں لیکن زخمی گلٹی یا کسی زخم پر اس کو ہرگز نہ لگائیں +

نسخہ۔ جدوار زہر ہرہ ایک مائشہ کافور ۲ رقی سب کو پیس کر خمیرہ صندل
مائشہ میں ملا کر پہلے کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب ۵ دانہ شیرہ تخم کا ہو مقشر ۳ مائشہ شیرہ
مغز تخم کدوئے شیریں ۵ مائشہ گلاب عرق بید مشک ہر ایک ۲ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر
۲ تولہ ملا کر پلائیں یہ نسخہ بھی طاعون میں قیمتی فوائد رکھتا ہے۔ نسخہ زہر ہرہ خطائی۔
نبسلوچن کبود ہر ایک ایک مائشہ کافور ۲ رقی سب کو پیس کر خمیرہ مروارید ۵ مائشہ میں
ملا کر پہلے کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ عناب ۵ دانہ شیرہ تخم کا ہو مقشر ۳ مائشہ شیرہ برگ
بنب ۵ عرق بید مشک عرق کیوڑہ ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر شربت صندل یا شربت
انار شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ ادویہ پیاس و خشکی کے لئے شیرہ زرشک ۵ مائشہ
شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں ۵ مائشہ اضافہ کریں +

حسب طاعون مروجدوار زہر ہرہ۔ نبسلوچن۔ دودج عقربی۔ کافور ہر ایک چھ مائشہ گلاب میں پیسکر
چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ادویہ سے دو گولیاں دن میں تین بار گلاب یا عرق طاعون ۲ تولہ سمراہ استعمال کریں
نسخہ عرق طاعون۔ گل نیم ۵ تولہ۔ پوست نیم سبز ۳ تولہ۔ برگ گاو زبان ۵ تولہ۔ گل گاو زبان ۳ تولہ
برادہ صندل سفید ۵ تولہ۔ برادہ صندل سرخ ۵ تولہ۔ تخم کاسنی ۵ تولہ۔ تخم خیاریں ۵ تولہ۔ تخم خرفہ ۳ تولہ
برگ شاہترہ ۵ تولہ۔ چہائستہ ۵ تولہ۔ جدوار خصائی ۳ تولہ۔ آلو بخارا پاؤسیرہ ہر ہرہ ۲ تولہ۔ طباشیر
۲ تولہ۔ گل ارمتی ۲ تولہ۔ دودج عقربی ۲ تولہ۔ گل نیلوفر ۵ تولہ۔ گل سرخ ۲ تولہ۔ گل حنا ۳ تولہ
گل سیبوتی۔ ثار۔ عود خام۔ ثار۔ آب انار شیریں۔ ثار۔ آب سیب شیریں۔ ثار۔ آب نارنج
۔ ثار۔ آب آمود۔ ثار۔ عرق کیوڑہ۔ ثار۔ عرق بید مشک۔ ثار۔ آب دیا ۸ سیر۔ بطریق
معروف عرق نکالیں اور نکالتے وقت کافور ۲ تولہ و زعفران ۲ تولہ پوٹلی میں باندھ کر نیچے میں لٹکا دیں +
نسخہ حسب دفع طاعون (۸) جدوار۔ زرشک۔ زردچونہ۔ صندلین۔ گل مختوم۔

کافور۔ زہر ہرہ سب مساوی الوزن کافور اور زہر ہرہ کو قدرے گلاب میں محس کر اور
باقی ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر لعاب اسبغول سے گولیاں بنا دیں خوراک ڈیڑھ مائشہ
صبح اور ڈیڑھ مائشہ شام۔ موسم سرما میں پانی کے ہمراہ اور گرمیوں میں گلاب کے ہمراہ +
علاج عوارض۔ رفع تشنگی و شدت بخار کیلئے عرق کاسنی عرق گاو زبان عرق صندل
اور گلاب ہم وزن ملا کر اور شورہ و نمک یا برف میں سرور کر کے پلاویں۔ یا شربت صندل یا کیوڑہ
یا نارنج یا لیمو یا سیب یا انار ترش وغیرہ میں سے جو ممکن ہو سرد پانی میں ملا کر پلاویں +

رفع پیش وضع قلب کیلئے صندل و کافور گلاب میں گھس کر اور اس میں پارچہ
تڑکر کے مقام قلب پر رکھیں۔ اور یا قوتی مفرح یا دوا المسک و عجزہ کھلائیں +
رفع درد سر و ہذیان کے لئے سرکہ و گلاب و گل روغن میں پارچہ تڑکر کے مریض
کے سر پر رکھیں اور عطر صندل یا خس یا نخلخہ کا فوری سنگھائیٹں +

امراض خبیثہ

اردو نام	بطبی نام	ڈاکٹری نام
زہرہ کی بیماریاں	امراض زہرہ	وینیریئل ڈیزیزز
Venereal Diseases		

اس جماعت میں تین امراض شامل ہیں (۱) سوزاک (۲) آتشک اور (۳) آبلہ فرنگ +
(۱) چونکہ قدیم یونانیوں کا یہ عقیدہ یا وہم تھا کہ جب اہل سیتیانے ان کے ملک پر حملہ
کیا۔ تو ان کی محبت کی دیوی وینس (زہرہ) نے ان حملہ آوروں میں بطور سزا مرض سوزاک
پیدا کرویا تھا۔ اسلئے یہ مرض وینیریئل ڈیزیز یعنی مرض زہرہ کے نام سے موسوم کیا گیا +
(۲) پرانے زمانے میں (۱) سوزاک (۲) آتشک اور آبلہ فرنگ تینوں امراض کو ایک ہی قسم
کی سمیت سے مانا جاتا تھا چنانچہ یورپ میں ۱۵۳۰ء تک نا تحقیقات ڈاکٹر بیکارڈ صاحب ہی
بات مانی جاتی رہی لیکن بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ نہ صرف سوزاک آتشک ہی مختلف
امراض ہیں بلکہ آتشک اور آبلہ فرنگ بھی دو مختلف امراض ہیں +
ان تینوں امراض میں سے سوزاک تو زمانہ قدیم سے یورپ اور ایشیا کے اکثر ممالک میں
پایا جاتا ہے لیکن آبلہ فرنگ کے مقام ابتداء کی نسبت بہت کچھ اختلاف رہا ہے +
ہم ناظرین شائقین کی دلچسپی کیلئے اس مرض کی مختصر تاریخ لکھ دیتے ہیں +
تاریخ مرض آتشک (یا) باد فرنگ۔ اس مرض کی ابتداء کے متعلق اہل یورپ
و ایشیا میں بہت کچھ اختلاف رہا ہے چنانچہ اہل یورپ تو اس کی ابتداء چین و ہندوستان
وغیرہ ممالک ایشیا سے بتاتے ہیں اور اہل ایشیا خصوصاً ایرانی و ہندوستانی نیز اہل مصر
اس مرض کو فرنگستان سے منسوب کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ بیماری نئی دنیا یعنی امریکہ
سے پرانی دنیا یعنی ایشیا و یورپ میں پہنچی ہے۔ چنانچہ اکثر محققین اس بات پر متفق
ہیں۔ کہ ۱۴۹۲ء سے پہلے یورپ میں یہ مرض معلوم نہ تھا اور درحقیقت یہ مرض

امریکہ کے دریافت ہونے کے بعد کولمبس کے ملاحوں کے ذریعے ممالک یورپ میں پھیلا +

کولمبس ۱۴۹۲ء میں جزیرہ ہیٹی (واقع امریکہ) کی دریافت کے بعد امریکہ سے واپس آیا۔ اس کے ملاحوں سے جو اس مرض کو اپنے ہمراہ لائے تھے اسی سال باری لوئیا (صوبہ ہسپانیہ) میں یہ مرض پھیلا اور اس کے ایک دو سال بعد جب چارلس ہشتم Charles VIII. شاہ فرانس نے فینلز پر حملہ کیا اور شہر کے گرد محاصرہ ڈالا تو شاہ فرانس کی مدد کے لئے ہسپانیہ سے فوجیں آئیں جن سے فینلز میں

یہ مرض پھیلا اور وہاں سے تمام فرانسیسی افواج میں یہ پھیل گیا چنانچہ فرانسیسی سپاہیوں نے بطور طنز یہ کہنا شروع کیا کہ یہ فینلز کا ٹھنڈ ہے اور فینلز والوں نے کہا کہ یہ فرانس کا میوہ ہے (یعنی فریج پاکس یا آبلہ فرانسیسی ہے) غرضیکہ اسی سال یہ مرض تمام ملک اطالیہ میں پھیل گیا اور چند سال بعد تمام یورپ میں پھیل گیا +

ابتدا میں یہ خیال لیا جاتا تھا کہ یہ مرض بھی دیگر وباؤں کی طرح سے ایک سے دوسرے شخص میں منتقل ہو جاتا یا سرایت کر جاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ معلوم ہو گیا کہ زیادہ تر یہ مجامعت سے ہوتا ہے۔ اور یہ کہ ابتدا میں مادہ مرض کا جسم میں پیوست ہونا ضروری ہے پھر حکیم بارکلسوس نے اس کا موروئی ہونا مشاہدہ کیا۔ سو لھویں صدی میں اس مرض کی علامت کا مفصل بیان کیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ زمانے کی نسبت اس زمانے میں یہ مرض زیادہ شدید ہوتا تھا

سیماب اور خشب مقدس (گوانگم) اسکی ضروری ادویہ خیال کی جاتی تھیں۔ اٹھارہویں صدی مسیحی میں تشکی امراض آخشاء کا بیان کیا گیا۔ پہلے آتشک حقیقی (آبلہ فرنگ) اور آتشک مجازی کو عرصہ تک ایک ہی مرض مانا جاتا رہا۔ بعد میں ان دونوں میں لفرق اور تشخیص کی گئی اور انیسویں صدی میں اسکا کما حقہ بیان کیا گیا۔ لیکن اسکا اصل سبب معلوم نہیں ہوا تھا۔ بالآخر

۱۸۹۰ء میں ڈاکٹر شاذن نے اس مرض کے خاص کیڑے کو دریافت کیا اور پھر ۱۸۹۱ء میں جرمن کے ڈاکٹر اہرلک اور جاپان کے ڈاکٹر ہائڈ نے متفقہ کوشش سے سنکھیا کا ایک خاص مرکب ایجاد کیا جس کے استعمال سے اس مرض کے جراثیم ہلاک ہو کر شفا کی حاصل ہو جاتی ہے +

نوٹ۔ بعض کتب طبیبہ یونانیہ میں بھی تحریر ہے کہ ۹۰۴ء مطابق ۱۴۹۳ء میں یہ مرض پہلے جزائر فرنگستان میں پیدا ہوا اسی لئے اس کا نام آبلہ فرنگ یا باد فرنگ رکھا +

لیکن بعض اطباء کا یہ قول کہ یہ مرض قدیمی ہے اور زمانہ سکندر رومی سے معلوم ہے اور کتب طب میں جو بتور غریبہ مذکور ہیں ان سے مراد بھی مرض آبلہ فرنگ ہے یا مرض جمرہ یا نار فارسی ہی آتشک، بالکل غلط ہے۔ پرانی یونانی۔ ہندی۔ چینی اور مصری کتب میں اس مرض کا کہیں ذکر نہیں۔ پس جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا درحقیقت یہ مرض امریکہ سے یورپ میں آیا اور وہاں سے ایشیا میں پہنچا ہے۔ اب اصل مرض یعنی آتشک حقیقی کا بیان کیا جاتا ہے +

باد فرنگ (یا) آتشک حقیقی

اُردو نام	طبی نام (عربی و فارسی)	ڈاکٹری نام
آتشک	زُہری۔ آبلہ فرنگ	سِفلیس (Syphilis.)
باد فرنگ	کوفت۔ سِفلیس	ہارڈ شینکر (Hard Chaucer.)

نوٹ۔ جدید عربی میں اسکو زُہری یا داء الزہرہ امراض زہرہ بمناسبت مذکورہ زُہرہ کہتے ہیں۔ قدیم فارسی میں اس کو آبلہ فرنگ اور جدید فارسی میں کوفت کہتے ہیں۔ اردو میں اس کو آتشک۔ ہندی میں باد فرنگ اور پنجابی میں گرمی کہتے ہیں +

انسان کے سوا صرف ایپ بندر میں یہ مرض ہو سکتا ہے اور باقی کسی حیوان کو یہ مرض نہیں ہوتا + اس مرض کی تاریخ کے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ نیپلز والوں نے اس مرض کو فرانس کی طرف منسوب کرتے ہوئے اسکو فرینچ پاکس یعنی آبلہ فرانسیسی کے نام سے موسوم کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں نے اس کے اسی نام یعنی آبلہ فرانسیسی سے باد فرنگ بنالیا اور اسی مناسبت سے ہندیوں نے اس کا نام باد فرنگ رکھا +

آج کل ہندوستان میں آتشک کا لفظ آتشک حقیقی (آبلہ فرنگ) اور آتشک مجازی دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ لیکن دونوں امراض کی تخصیص اور تشخیص کیلئے آتشک کے ساتھ لفظ حقیقی یا مجازی کا بولنا مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن چونکہ ہندوستان میں عام طور پر اس مرض کا نام آتشک ہی مشہور ہے پس مطلق آتشک سے آتشک حقیقی یا آبلہ فرنگ مراد لینی چاہئے اور آتشک مجازی سے مجازی یا نرم آتشک چنانچہ میں نے بھی اس مرض کے تحریر کرینیں اکثر اسی بات کو مد نظر رکھا ہے یعنی آتشک حقیقی یا آبلہ فرنگ کو اکثر صرف آتشک کے نام سے لکھا +

کیفیت مرض۔ سِفلیس یعنی آتشک حقیقی یا آبلہ فرنگ ایک منعدي بیماری ہے

جو کہ (۱) مرض کی چھوت لگنے یعنی مادہ مرض کے جسم میں پیوست ہونے سے یا دباہ موروثی طور پر والدین سے حاصل ہوتی ہے۔ اس مرض کا باعث ایک باریک خرد بینی لہر دار کیرا ہے جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں سپائر وکیٹا پیلیڈا *Spirochaeta Pallida* یعنی

آتشک کا کیرا کہتے ہیں جس کو ڈاکٹر شوڈین نے ۱۹۰۵ء میں دریافت کیا تھا۔

یہ کیرا تمام مریضان آتشک کے ابتدائی زخم میں۔ انکے خون میں جلدی دارغ دھبوں دووڑوں اور پھنسیوں میں منہ اور مقعد کے چٹوں اور تلی وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

اسباب مرض۔ اصل سبب تو اس مرض کا وہی کیرا ہے جو مختلف طریق سے

جسم انسان میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔

طریق تعدیہ۔ یعنی مرض کی چھوت لگنے یا اسکی زہر کے جسم میں سرایت کر نیرکا طریق۔ اکثر تو اس مرض کی چھوت مجامعت سے ہی لگا کرتی ہے بالخصوص زناکاری سے لیکن کبھی مریض آتشک کا بوسہ لینے یا اس کا جھوٹا حقہ یا پانی پینے یا اس کے ساتھ کھانا کھانے یا اس کا جھوٹا کھانا کھانے یا اس کے جھوٹے برتنوں میں کھانا کھانے یا اسکے ساتھ سونے یا اسکا لباس پہننے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر یا جراح کو ایسے مریض پر کسی قسم کی دستکاری کرتے وقت اور قابلہ یا دباہ کو ایسی مریضہ کا بچہ جناتے وقت انگلی وغیرہ پر مواد لگ جانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ آتشک غیر جماعی یا پاک آتشک و سفلس ان سانٹی ام (Syphilis insontium) ایسی صورت میں ابتدائی زخم بجائے اعضائے تناسل پر ہونے کے اکثر جسم کے کسی دوسرے حصے پر ہوتا ہے

دقرہ غیر تناسلی ایکسٹراجینیٹل شنکر (Extra-genital Chaucers)۔

موروثی باد فرنگ والے بچے کو دودھ پلانے سے دباہ کو یہ مرض ہو جاتا ہے اور اس مرض والی دباہ سے تندرست بچے کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ ایسے موروثی مرض والے بچے کا مواد لیکر دوسرے تندرست بچوں کو چھچک کا ٹیکہ لگانے سے انہیں یہ مرض ہو جاتا ہے۔

یہ مرض ابتدا سے لیکر دوسرے درجے کے اخیر تک متعدی ہوتا ہے یعنی مریض باد فرنگ سے شروع مرض سے (جیسے کہ اسکا ابتدائی زخم ہوتا ہے) لیکر درجہ دوم کے اخیر تک اس مرض کی چھوت دوسروں کو لگ سکتی ہے لیکن اس مرض کا ابتدائی زخم زیادہ چھوت دار ہوتا ہے۔

پیدایشی آتشک میں یہ مرض باپ یا ماں یا دونوں کی طرف سے لطفہ میں سرایت کیا

کرتا ہے۔ حاملہ کو اگر یہ مرض ہو جائے تو بھی جنین کو یہ مرض ہر جایا کرتا ہے +
 کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مولود یعنی بچے کو تو پیدائشی یا موروئی آتشک ہوتا ہے
 لیکن اُس کی والدہ بظاہر تندرست ہوتی ہے یعنی بظاہر اس کو مرض آتشک نہیں ہوتا۔
 مگر درحقیقت اندر ہی اندر اس میں مرض سرایت کر گیا ہوتا ہے۔ موروئی یا مولودی آتشک
 جب والدہ کی طرف سے ہو تو بہت شدید ہوا کرتا ہے۔ موروئی آتشک کے مریض
 کے زخم کا مواد بھی متعدی ہوتا ہے یعنی اگر وہ بھی تندرست شخص کے جسم
 میں لگ جائے تو مرض آتشک پیدا کر دیتا ہے +

مجامعت سے اس مرض کا زہر (مواد۔ لاک) تندرست کو لگ کر اکثر تو یہ مرض پہلے
 اعضائے تناسل پر ظاہر ہوا کرتا ہے لیکن بعض اوقات انگلی۔ پیڑو۔ لب۔ رخسار یا
 زبان وغیرہ پر جس جگہ اس مرض کا زہر ملا مواد لگ جائے پہلے اس کا زخم وہیں نمودار
 ہوتا ہے اور پھر اس مرض کا زہر تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے +

ہندوستان میں جہانکہ فاحشہ بازاری عورتوں سے دنا کاری کا بازار گرم ہے یہ مرض
 بھی بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ مرض ہر عمر میں ہو سکتا ہے لیکن زیادہ تر یہ جوانی اور
 نوجوانی میں ہوا کرتا ہے۔ عورت و مرد اور کالے گورے سب اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن
 بعض اشخاص یا اقوام میں اس مرض کے برخلاف بہت قوت مدافعت ہوتی ہے یعنی بعض
 ایسے اشخاص یا اقوام ہیں کہ جنکے خاندانوں یا پشتونوں میں یہ مرض مدت سے سرایت کر چکا
 ہے اسکی علامات زیادہ شدید نہیں ہوتیں لیکن جب کسی ایسے شخص کو یا ایسی قوم میں
 یہ مرض پہلی بار ہوتا ہے کہ جنکے آباؤ اجداد میں اسکا کچھ اثر نہ ہو تو ان میں اسکی علامات نہایت
 شدید ہوتی ہیں نیز جب یہ ایک نسل کے آدمی سے دوسری نسل کے آدمی میں یعنی رنگی سے
 فرنگی میں یا برعکس ازیں یہ سرایت کرتا ہے تب بھی یہ بہت شدید ہوتا ہے +

ایک بار یہ مرض ہو جائے تو پھر دوبارہ عموماً نہیں ہوتا اور کبھی ہو بھی جائے تو
 خفیف قسم کا ہوا کرتا ہے۔ البتہ سکورسان کے استعمال سے کلی طور پر شفا یاب
 ہونے پر بعض اشخاص کو دوبارہ بھی یہ مرض ہو گیا ہے +

طریق تعدیہ کے لحاظ سے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے (۱) خود حاصل کردہ آتشک
 اور (۲) موروئی آتشک چنانچہ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے +

حاصل کردہ آتشک

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
آتشک کبھی آتشک مکسوبہ ایکوائِرڈ سیفلس
Acquired Syphilis.

کیفیت مرض۔ اس قسم کے آتشک میں (۱) مواد لگنے کی جگہ یا مقام سرایت پر ایک سخت اُبھار یا سرخ پھنسی پیدا ہو جاتی ہے قرعہ صلبہ (ہارڈ شنکر) دو تین مہینے بعد جسم پر دو دوٹے یا سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ بخار ہوتا ہے جسم کے غدود جاذبہ بڑھ جاتے ہیں (۳۱) پھر چند ماہ یا ایک دو سال بعد جلد عضلات ہڈیوں اور اندرونی اعضا میں دانے دار اُبھار (گمٹیاں۔ گمٹیاں وغیرہ) پیدا ہو جاتے ہیں اور (۴) بالآخر جسم میں کچھ ایسے تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں کہ استر فلٹ عامہ (جنرل پریسیٹس) اور لو کو موٹرا ٹیکسی وغیرہ امراض میں مبتلا ہونے کے لئے طبیعت مستعد ہو جاتی ہے +

زمانہ حضانت۔ آتشک کا زہر جسم میں داخل ہوتے ہی علامات مرض پیدا نہیں ہو جاتیں بلکہ دس سے لیکر ۴۶ روز بعد تک نمایاں ہوتی ہیں لیکن چھوت لگنے کے اکثر ۲۴ روز بعد علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں +

علامات مرض۔ تسہیل بیان کی خاطر اس مرض کی علامات کو تین درجوں میں منقسم کر کے تحریر کیا جاتا ہے +
علامات درجہ اول۔ آتشک کے درجہ اول کو ڈاکٹری میں پرائمری سیفلس

(Primary Syphilis. یا پرائمری سیفلس)

(آتشک اولی) بھی کہتے ہیں۔ اس درجہ کی علامات حسب ذیل ہیں :-

مرض کی چھوت لگنے یعنی مواد کے جسم میں داخل ہونے کے اکثر تین ہفتہ بعد اس مقام پر پہلے ایک سخت اُبھار یا ایک سرخ پھنسی پیدا ہوتی ہے۔ جس کی جڑ سخت ہو جاتی ہے اور یہ رفتہ رفتہ بڑھ کر پھٹ جاتی ہے اور ایک زخم بن جاتا ہے جو صرف ایک ہی ہوتا ہے اور اسکے آس پاس کی جلد کسی قدر اونچی ہو جاتی ہے۔ اگر زخم کو دبا کر دیکھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کوئی سخت کرسی جلد کے اندر پیدا ہو گئی ہے۔ اس زخم میں درد بالکل نہیں ہوتا اور مواد بھی اس میں سے بہت کم نکلتا ہے۔ یہ زخم پیدا ہونے کے پانچ سات روز بعد جب گاسہ دکنج ران کے غدود جاذبہ متورم ہو کر

سخت ہو جائے ہیں جو دبانے سے سخت معلوم ہوتے ہیں لیکن ان میں درد نہیں ہوتا اور نہ وہ نرم ہوتے ہیں اور نہ ان میں پیپ پڑتی ہے۔ اگر اس آتشکی مچھنسی یا ابھار میں سے یا ان متورم غدو میں سے بذریعہ سوئی ذرا سی رطوبت لیکر اس کا خردبینی امتحان کریں تو اس میں آتشک کے مذکورہ بالا کیڑے پائے جاتے ہیں +
 ڈاکٹری اصطلاح میں آتشک کے زخم کو شکر کہتے ہیں لیکن حقیقی آتشک (ا بلہ فرنگ) کا زخم چونکہ کڑی کی مانند سخت ہوتا ہے۔ اسلئے اسکو ہارڈ شکر (آتشک صغریٰ یا سخت آتشک) کہتے ہیں اور مجازی آتشک کا زخم چونکہ نرم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو سافٹ شکر (آتشک صغریٰ یا نرم آتشک) کہتے ہیں۔ ہندوستان میں عوام آتشک حقیقی یا ہارڈ شکر کو مادہ آتشک اور آتشک مجازی یا سافٹ شکر کو نرم آتشک بھی کہتے ہیں +
 (۲) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مواد لگنے کے بعد جو سخت سا ابھار بادانہ بنتا ہے وہ زخم نہیں بنتا اور نہ اس میں پیپ پڑتی ہے بلکہ بعض اوقات عضو تناسل کے کسی حصے کی جلد صرف موٹی اور سرخ ہو جاتی ہے جس پر آتشک کا گمان بھی نہیں ہوتا +

(۳) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آتشک کے زخم میں خراش ہو کر اس میں سے پیپ نکلتی ہے اور جہاں پر وہ لگتی ہے وہاں پر زخم کر دیتی ہے +

(۴) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آتشک حقیقی کے زخم میں آتشک مجازی کا مواد بھی ملا ہوا ہوتا ہے ایسی صورت میں اس کو آتشک مرکب کہتے ہیں +

(۵) آتشک کا زخم عموماً اعضائے تناسل پر ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ مردوں میں غلیفہ یعنی سپاری یا عضو تناسل کے کسی اور حصے پر یا نائزہ یعنی پیشاب کی نالی میں عورتوں میں لبہائے اندام نہانی کے اند کی طرف یا فم رحم میں ہوتا ہے لیکن لبوں۔ چوچی کی بھٹنی۔ انگلی یا اور کسی حصہ جسم پر جہاں کہ مواد یا مرض کا زہر سرایت کر جائے ایسا زخم ہو جایا کرتا ہے +
 اس زخم آتشک کے ظاہر ہونے کے ایک سے تین ماہ بعد لیکن بالعموم ڈیڑھ ماہ یا چھ ہفتہ بعد اس مرض کا دوسرا درجہ مترشح ہو جاتا ہے +

علامات درجہ دوم۔ آتشک کے درجہ دوم کو ڈاکٹری میں سکینڈری سٹیج (درجہ ثانوی) یا سکینڈری سرفیس (آتشک ثانوی) بھی کہتے ہیں۔ اس درجہ کی

علامات حسب ذیل ہوتی ہیں :- (Secondary Syphilis.)

مریض بے چین۔ پسندت ہمت اور کمزور ہو جاتا ہے۔ جسم پر گلابی رنگ کے دانے نکل آتے ہیں اور جسم کے تمام غدود جاذبہ بڑھ جاتے ہیں۔ گوشت اور ہڈیوں میں درد ہونے لگتا ہے جو رات کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ بخار بھی ہونے لگتا ہے جو کبھی خفیف اور کبھی شدید کبھی فوجی اور کبھی لازمی ہوتا ہے۔ بعض اوقات بلبر یا بخار سے اس بخار کا دھوکا ہو جاتا ہے +

گلابی رنگ کے دانے پہلے چھپائی اور بازوؤں پر نکلتے ہیں بعد کو ان کی رنگت سیلی مائل مثل تانبے کے رنگ کے ہو جاتی ہے۔ یہ دانے دو سے چار ہفتے تک رفتہ رفتہ تمام جسم پر نکلتے رہتے ہیں اور پھر تقریباً دو ماہ میں مرجھا جاتے یا غائب ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصہ کیلئے وہاں پر سیاہ سیاہ دلغ رہ جاتے ہیں۔ ان دانوں کے درمیان فراسی پیپ وغیرہ بھی پڑ جایا کرتی ہے مگر درجلن یا خارش وغیرہ بالکل نہیں ہوتی جو آتشکی دانوں کی علامت خاصہ ہے بعض مریضوں میں یہ دانے دو تین ہفتوں میں ہی غائب ہو جاتے ہیں +

ان دانوں کے نکلنے کے ساتھ ہی لبوں اور زبان پر اور رخساروں کے اندر کی طرف سفید سفید چٹاخ یا داغ پڑ جاتے ہیں جو متقرح ہو کر آتشکی زخم بن جاتے ہیں گوشہ دہن یعنی منہ کی باچھوں پر۔ مسنورات کی اندام نہانی کے کناروں پر اور مقعد کے گرد اگر دچٹے (کانڈی لوما) پڑ جاتے ہیں۔ حلق میں لوزتین بڑھ جاتے اور متورم ہو جاتے ہیں یعنی درم لوزتین آتشکی ہو جاتا ہے اور پھر ان میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ گلے میں بار بار ورم ہو کر آواز بھرا جاتی ہے جو اس مرض کی ایک خاص علامت ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے اور جسم کے تمام غدود جاذبہ خصوصاً جنگاسہ اور گردن کے پچھلی طرف کے متورم ہو کر سخت ہو جاتے ہیں جو اس مرض کی ایک تشخیصی علامت ہے۔ بھوؤں۔ پلکوں اور سر کے بال گر جاتے ہیں۔ انہیں دانوں میں کلائی اور ٹانگوں کی لمبی ہڈیوں یعنی نلیوں میں درد ہونے لگتا ہے جو عموماً رات کے وقت زیادہ ہوا کرتا ہے۔ مفاصل میں بھی ورم ہو جاتا ہے۔ آنکھ کے پردہ عینیتہ میں ورم ہو جاتا ہے کبھی مریض کو ہرے پن کی شکایت ہو جاتی ہے وغیرہ۔ مریض کا خون ناقص و کمزور ہو کر اسے اینمیا یعنی مجس ہو جاتا ہے نیز وہ لاغر ہو جاتا ہے۔ مریض کے خون اور اسکے جسم کے دانوں وغیرہ کی رطوبت میں جراثیم آتشک (آتشکے خرد بینی کیڑے) پائے جاتے ہیں آتشک کے درجہ دوم کی مذکورہ بالا علامات بعض مریضوں میں تو چھ یا آٹھ ماہ بعد

لیکن عموماً ۸ ماہ بعد بالکل رفع ہو جایا کرتی ہیں +
 آنشک کے درجہ سوم کی علامات کے ظاہر ہونے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں
 ہوتا ان کا ظاہر ہونا یا نہ ہونا بہت کچھ مریض کی صحت اور مناسب علاج پر منحصر اور
 موقوف ہوتا ہے چنانچہ آنشک کے درجہ دوم میں جن مریضوں کا مناسب اور باقاعدہ علاج
 کیا جاتا ہے انہیں اکثر نو درجہ سوم کی علامات ظاہر ہوتی ہی نہیں اور اگر ہوں بھی تو بہت
 خفیف ہوتی ہیں لیکن بعض مریضوں میں باوجود معقول علاج کے چھ یا آٹھ ماہ بعد اور بعض
 مریضوں میں کئی سال بعد درجہ سوم کی علامات ظاہر ہوتی ہیں بعض مریضیں پندرہ پندرہ
 بیس سال تک بھلے چنگے رہتے ہیں اور پھر ان میں درجہ سوم کی علامات نمایاں
 ہوتی ہیں +

تاہم درجہ دوم اور درجہ سوم کے مابین دو وقتاً فوقتاً چند علامات پیدا ہو کر
 مریض کو اس بات کی یاد دلاتی رہتی ہیں کہ تاہم نو آنشک کی بلا اسکے سر پر مشد لا رہی ہے
 یعنی اس مصیبت کا خطرہ اس کے سر پر سے بالکل ٹل نہیں گیا۔ ایسی علامات کو درجہ
 دوم کی آخری علامات کہتے ہیں جو حسب ذیل ہوتی ہیں :-

(۱) کرہ چشم کے مختلف پردوں میں ورم ہو جاتا ہے (۲) شریان کے اندرونی
 طبق میں ورم ہو جاتا ہے اور کسی دماغی شریان میں سدہ واقع ہو کر کسی خاص حصہ
 دماغ کا دوران خون مسدود ہو کر اس کے افعال معطل ہو جاتے ہیں اور مقامی فالج
 ہو جاتا ہے (۳) ہاتھ پاؤں کے تلووں پر مرض سورائیس (صدفیہ سمکیہ چھاجن چمبک)
 ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اس کے کنارے گول ہوتے ہیں اور
 چمڑا خشک ہو کر کھٹ جاتا ہے اور اس پر سے چٹیں یا پھلکے اترتے رہتے ہیں (۴) ٹانگوں
 وغیرہ پر گول گول زخم بن جاتے ہیں جنہیں روپیا کہتے ہیں۔ ایسے زخم میں یہ
 خصوصیت ہوتی ہے کہ اس پر کھرند بن جاتا ہے اور زخم نیچے نیچے پڑھتا جاتا
 ہے وغیرہ +

۱۰ علامات درجہ سوم۔ آنشک کے درجہ سوم کو ڈاکٹری میں ٹرٹیری سٹیج (درجہ ثالث)
 یا ٹرٹیری سیفلس (آنشک ثلاثی) کہتے ہیں اس درجہ کی علامات مندرجہ ذیل ہوتی ہیں
 درجہ دوم کی علامات کے رفع ہو جانے کے مہینوں یا برسوں بعد مزمن دم آنشکی

کی علامات نمایاں ہوتی ہیں چنانچہ مختلف اعضاء و احشاء میں گمیٹا (گمیاں یا گکٹیاں) پیدا ہو کر بعض اوقات وہ نرم اور متقرح ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کی گمیاں یا گکٹیاں جلد، عضلات، زبان و حلق، امعاء، دماغ، نخاع اعصاب، دل، پھیپھڑے، جگر، تلی اور گردوں وغیرہ میں نیز ہڈیوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہڈیوں میں جو گمیٹا یا آبھار پیدا ہوتے ہیں ان میں رات کے وقت سخت درد ہوا کرتا ہے۔ تالو وغیرہ میں زخم ہو کر وہ گل جاتا ہے۔ کبھی ناک کا بالہ گل کرناک بیٹھ جاتی ہے۔ مریض لاغر و کمزور ہو جاتا ہے وغیرہ +

نوٹ:- تحقیقات جدیدہ سے اس مرض کا ایک چوتھا درجہ بھی معلوم ہوا ہے +
درجہ چہارم۔ حال کے بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ بعض عصبی امراض مثلاً ٹیپس ڈائریس (ہزال نخاع)، لو کو موٹرا ٹیکسی (لڑکھڑا کر چلنا)، اور جنرل پریلیکسیس آف دی این سین و فلج مفتر العقل۔ جنونی کا عام فالج (پرائے آتشک کے زہریلے اثر کا نتیجہ ہوتی ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ان امراض کے ۹۰ فیصدی مریض ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں کسی نہ کسی وقت آتشک ضرور ہو چکا ہوتا ہے۔ اس قسم کی علامات کو آج کل آتشک کی درجہ چہارم کی علامات کہتے ہیں +

نوٹ:- اب موروثی یا پیدائشی آتشک کا بیان کر کے پھر دونوں کا علاج تحریر کیا جائیگا +

موروثی آتشک - پیدائشی آتشک

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
موروثی آتشک	آتشک موروثی	ہیریڈی ٹری سفلس
پیدائشی آتشک	آتشک مولودی	کن جینی ٹل سفلس
		Hereditary Syphilis
		Congenital Syphilis

وقوع مرض (۱) حمل ٹھیرنے وقت یہ مرض بذریعہ نطفہ والد کی طرف سے یا والدہ کی طرف سے یا والدین یعنی دونوں کی طرف سے ہو جاتا ہے (۲) حمل ٹھیرنے کے بعد والدہ کو یہ مرض ہو جائے تو اس سے بذریعہ آئول جنین کو ہو جاتا ہے +

جب والد کے نطفہ میں اس مرض کا اثر ہو تو مولود کو ضرور موروثی آتشک ہو جاتا ہے۔ مگر اس کی والدہ میں بظاہر مرض کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آتشکی جنین سے اس کے خون میں اس مرض کا کچھ اثر ضرور ہو جاتا ہے کیونکہ اگر مولود کے منہ میں آتشکی

زخم بھی ہو اور وہ اپنی والدہ کا دودھ پیتا ہو تب بھی اس کی والدہ کو مرض کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور جب ایسا بچہ کسی تند رست دایہ کا دودھ پیئے تو اس دایہ کو یہ مرض ہو جاتا ہے ایسا ہی اگر والدین میں سے کسی کو یہ مرض ہو چکا ہو تو مولود بظاہر تند رست پیدا ہوتا ہے اور اس پر بھی اس مرض کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ اگر والدہ یا دایہ مرض تشک میں مبتلا ہو یا اس کی بھئی پر تشکی زخم ہو تب بھی بچے پر اس مرض کا اثر نہیں ہوتا۔

جب والدہ کی طرف سے یہ مرض ہو تو مولود میں اس کی علامات زیادہ شدید ہوا کرتی ہیں علامات تشک مولودی (۱) چونکہ تشکی لطفہ عموماً ناقص و کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے وہ رحم مادر میں ٹھیک نشو و نما نہیں پاتا۔ پس حمل بار بار ساقط ہو جاتا ہے (۲) بعض حالتوں میں بچہ پورے دنوں کا ہو کر پیدا ہوتا ہے لیکن وہ جلد مر جاتا ہے (۳) لیکن بعض اوقات بچہ پورے دنوں کا بظاہر تند رست پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس میں موروثی تشک کی علامات جلد نمایاں ہو جاتی ہیں۔

پیرائش کے دو سے آٹھ ہفتے بعد مگر عموماً پچار ہفتے بعد علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں ابتدا میں بچہ موتا تازہ اور تند رست معلوم ہوتا ہے مگر جب علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں تو بچہ ڈبل اور کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بدن کا رنگ سفید پڑ جاتا ہے اور تمام بدن پر بالخصوص چہرے پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں جس طرح سے بدھوں کے پڑتی ہیں۔ بچے کو زکام ہونا ہے ناک سے ہر وقت رطوبت نکلتی رہتی ہے دم رک رک کرتا ہے۔ مٹہ اور حلق میں چھالے یا زخم پڑ جاتے ہیں۔ ناک کے اندر زخم ہو کر ٹہی خراب ہو جاتی ہے۔ بول جڑوں اور مفصل کے گرد شقاق پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ مقام چھل جاتے ہیں یا وہاں پر سخت پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں جسم پر گلابی رنگ کے دانے یا پھنسیاں یا آبلے پیدا ہو جاتے ہیں سرخ رنگ کے دانے پہلے عموماً چوڑوں اور اعضائے تناسل پر نکلا کرتے ہیں بال باریک اور کمزور ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ دودھ کے دانت اول تو دیر سے نکلتے ہیں۔ دوم کمزور اور بوسے ہوتے ہیں جو جلد گر جاتے ہیں۔ بچہ روتا رہتا ہے اور اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ دست قے آتے ہیں کبھی یرقان ہو جاتا ہے وغیرہ۔ پھر مدامی دانتوں کے پیدا ہونے یا بلوغت تک کوئی علامات پیدا نہیں ہوتیں۔ دودھ کے دانت گر جانے کے بعد مدامی دانت بھی جو نکلتے ہیں وہ بد صورت اور مسخ کی طرح ہوتے ہیں یا دندانہ دار۔ گویا

کرم خوردہ ہوتے ہیں۔ آنکھیں دکھتی ہیں کبھی اونچا سناٹا دینے لگتا ہے۔ ہڈیوں میں اُبھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ ٹانگوں کی ہڈیاں خم کھا جاتی ہیں۔ جوڑوں کے پاس ہڈیوں کے سرے متورم ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر گھٹنوں کے جوڑے متورم ہوا کرتے ہیں۔ موروثی آتشک والوں کو مرض سل میں مبتلا ہو جانے کا بھی بہت اندیشہ ہوتا ہے +

نوٹ:- پیدائش کے بعد موروثی آتشک کی علامات جس قدر جلد ظاہر ہوں اُسی قدر خطرناک ہوتی ہیں موروثی آتشک والے بچوں سے اکثر دوسروں کو یہ مرض ہو جایا کرتا ہے +
کیا موروثی آتشک والوں کو شادی کرنا چاہیئے؟ اس بارہ میں محققین کی مختلف رائیں ہیں کثرت رائے اس بات پر ہے کہ اکثر ان سے آئندہ نسل یعنی میری پشت میں مرض منتقل نہیں ہوتا لیکن وہ پیدائشی اور حاصل کردہ آتشک کو معمولی طریق سے پھیلا سکتے ہیں۔ بہر کیف ایسے اشخاص شادی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں اور ان کے بالکل تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے +

تشخیص مرض۔ اس مرض کی مذکورہ بالا علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی تشخیص چنداں مشکل نہیں ہوتی لیکن بعض مریض اس مرض کو چھپاتے ہیں اور اس کے ہونے کا اقرار نہیں کیا کرتے۔ ایسے لوگوں سے مرض کے گزشتہ حالات دریافت کرنے سے تشخیص میں آسانی ہو جاتی ہے +

آتشکی زخم یا جلدی امراض کی رطوبت یا مریض کے خون کا خرد بینی امتحان کرنے سے اس میں جراثیم آتشک پائے جاتے ہیں اور اگر اس طرح کامل تشخیص نہ ہو سکے تو پھر وائیرس ٹیسٹ (جو ایک قسم کا سیرمی امتحان ہے) سے کامل تشخیص ہو جاتی ہے +

انجام مرض۔ اکثر مریضوں میں جن کا مناسب و معقول علاج کیا جاتا ہے۔ اس کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ سیلورسان اور نیو سیلورسان کے استعمال سے اور ان کے ساتھ ہی سیاب کے استعمال سے مرض کو قطعی آرام ہو جاتا ہے اور اگر درجہ اول و دوم میں اس مرض کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو پھر درجہ سوم کی علامات بہت شدید اور خطرناک پیدا ہوتی ہیں +

شادی۔ پہلے تو یورپ و امریکہ میں یہ قاعدہ مروج تھا کہ جب تک شروع مرض سے لیکر پورے دو سال نہیں گزر جاتے تھے مریض آتشک کو شادی کرنے کی قانوناً ممانعت

ہوتی تھی اور ایسی شادی ناجائز بھی جاتی تھی کیونکہ اس سے آتشکی اولاد پیدا ہونے کا اندیشہ بلکہ یقین ہوتا تھا لیکن اب یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ اگر وائیسر منیٹر ٹیسٹ (تختیص وائیسر مینیٹی) سے متواتر چھ ماہ تک مریض کے خون میں اس مرض کا کچھ اثر نہ پایا جائے تو اس کو بالکل تندرست خیال کیا جاتا ہے اور اسے شادی کرنے کی اجازت دی جاتی ہے لیکن بعض ڈاکٹر اب بھی چار سال تک شادی نہ کرنے کو بہتر خیال کرتے ہیں۔

مرض آتشک کا علاج ڈاکٹری

مرض آتشک سے محفوظ رہنے کے لئے صفائی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور ان امراض خبیثہ یعنی آتشک اور سوزاک کو بدکاری یا زنا کاری کی قدرتی سزا سمجھنا چاہیے۔ بقول سے

میاں کو آتشک بیوی کو بد ہے نتیجہ کار بد کار بد ہے۔

مریض آتشک (آتشک ابتدائی و آتشک ثانوی) کے میل جول اور بوس و کنار وغیرہ سے نیز اس کے ساتھ کھانے پینے سے یا اس کا جھوٹا کھانے پینے سے یا اس کے چھوٹے برتنوں میں کھانے پینے سے نیز اس کا جھوٹا حقہ پینے سے یا اس کے مستعملہ رومال۔ تولیہ یا لباس وغیرہ کے استعمال کرنے سے یا اس کے بستر میں سونے سے قطعی پرہیز کرنی چاہیے۔ ورنہ ممکن ہے کہ اگر ہاتھ منہ یا جسم پر کہیں خفیف سی خراش بھی ہو تو وہاں پر زہر آتشک کے سرایت کر جانے سے یہ موذی مرض ہو جائے۔ خود ایسے مریضان آتشک کو بھی نہایت محتاط رہنا چاہیے۔ کہ وہ نہ تو کسی کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوں۔ اور نہ کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ لگائیں۔ نہ انہیں کسی سے بوس و کنار کرنا چاہیے۔ اور نہ ہی لوگوں کے منہ کے قریب ہو کر بات کرنی چاہیے۔ ناکہ بات کرتے وقت ان کی تھوک کے چھینٹے کسی کے منہ پر نہ جا پڑیں۔ اور ان کو علیحدہ برتنوں میں کھانا پینا چاہیے۔ غرضیکہ ہر طرح سے احتیاط کرنی کرانی چاہیے۔ کہ ایسے مریضوں سے مرض کی چھوت دوسروں کو نہ لگ جائے۔ اور بایں ہمہ اگر جسم کے کسی خراش یافتہ مقام پر زہر آتشک کے لگ جانے کا شبہ ہو تو اس مقام کو مرکری لوشن (2000 میں 1) سے دھو کر اور پانچ منٹ تک اس لوشن سے نم کر کے پھر اس پر مرہم میچنی کاف لگا دینی چاہیے۔

روسی ڈاکٹر میچنی کاف Metchnikoff. اپنے تجربات کی بنا پر اس امر کا

مذعی ہے کہ جسم انسان کے جس مقام پر آتشک کا مواد لگ جائے۔ اگر اس مقام پر اسی وقت یا ایک دو گھنٹے بعد بھی مندرجہ ذیل مرہم سبالی کی جس کو وہ مرہم محافظ کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ مالش کی جائے تو اس مرض کا زہر بے اثر ہو جاتا ہے اور یہ مرض ہونے نہیں پاتا۔ یعنی آدمی اس سے محفوظ رہتا ہے۔ اس مرہم کا نسخہ حسب ذیل ہے

نسخہ۔ مرہم میچنی کاف۔ محافظ از آتشک

کیلول	گرین ۳۳	جراحیوں۔ نرسوں۔ ڈرلیروں وغیرہ
لیٹولین	گرین ۶۷	کو جنہیں مریضان آتشک کے زخموں
ویزیلین	گرین ۱۰	کی مرہم پٹی کرنے کا اتفاق ہوتا رہتا

ہے۔ چاہیے کہ اس مرہم کو ہمیشہ موجود رکھیں۔ اور اگر انگلی وغیرہ پر کہیں

تینوں ادویہ کو باہم ملا کر مرہم بنالیں +

مشتبہ خراش معلوم ہو تو اس پر فوراً ذرا سی یہ مرہم مل دیں +

مشتبہ مجامعت کے بعد بھی اگر آتشک کی چھوٹ لگ جانے کا شبہ ہو۔ تو مقام مخصوص کو مذکورہ بالا مرکب لوشن سے دھو کر اور پھر پانچ منٹ تک اس کو اس لوشن میں رکھ کر پھر اس مرہم میں سے بیٹل یا تیس گرین اماشہ۔ دو ماشہ الے کر اسے عضو مخصوص پر مل دیں اور ایک گھنٹے بعد گرم پانی اور صابن سے دھو ڈالیں +

لیکن پرہیزگاری کے مقابلہ میں یہ علاج ایچ ہے۔ کیونکہ احتیاط ہمیشہ علاج سے بہتر ہے آتشک مولودنی کے لند او کے لئے یہ ضروری ہے کہ والدہ یعنی بچہ جننے والی عورت مرض آتشک سے قطعی طور پر محفوظ رہے۔ پس اس کے لئے یہ مناسب بلکہ ضروری ہے۔ کہ اگر کسی مجرد شخص کو مرض آتشک ہو جائے تو وہ آئندہ چار سال تک شادی نہ کرے۔ کیونکہ اس عرصہ کے بعد مباشرت سے تعدیہ مرض کا بالکل خطرہ نہیں رہتا۔ اگرچہ مناسب علاج کرنے سے اس چار سال کے عرصے میں کمی کی جاسکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ اس کو بجائے کم کرنے کے دراز کیا جائے۔ تاکہ آتشکی اولاد پیدا ہونے کا بالکل اندیشہ ہی نہ رہے +

مریضہ آتشک جس عرصہ تک بذریعہ مباشرت مرض کی چھوٹ دوسرے شخص میں پہنچا سکتی ہے۔ وہ اس سے بہت زیادہ عرصے تک اپنے بچے میں اس نامراد مرض کی چھوٹ پہنچانے کی قابلیت رکھتی ہے۔ والدہ کا قبل از حمل یا دوران حمل میں مرض آتشک کا مؤثر و

شافی علاج کرنا جنین یا مولود کو اکثر اس مرض کے سرایت کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ یا اگر جنین میں مرض سرایت کر گیا ہو۔ تو مولود کو قبل از ولادت اچھا کر دیتا ہے۔ لیکن حاملہ میں جس قدر یہ علاج شروع کیا جائے اسی قدر کامیابی کی زیادہ اُمید ہوتی ہے +

آتشک کا ڈاکٹری علاج شافی

مرض آتشک کے علاج میں عام طور پر سنکھیا (آرسینک) سیما ب (مرکری) اور آیوڈین کے مرکبات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ سنکھیا اور سیما ب تو قاتل کرم آتشک ہیں۔ یعنی آتشک کی زہر کو نیست و نابود کر دیتے ہیں اور آیوڈین کے مرکبات مرض کے زہریلے اثرات کو جسم سے دور کر دیتے ہیں +

پہلے تو مرض آتشک کے علاج میں عام طور پر مرکبات سیما ب و آیوڈین ہی استعمال کئے جاتے تھے۔ لیکن ۱۹۰۹ء میں جرمن کے مشہور علامہ آہرلیک (Ehrlich) نے اور اُس کے معاون جاپانی علامہ ہاٹا نے سنکھیا کا ایک خاص مرکب تیار کیا جس کا نام سالورسان (Salvarsan) یا ہر دو محققین کے نام کی نسبت سے آہرلیک ہاٹا (Ehrlich haate) یا تجربہ گاہ کے نمبر تجربہ کے اعتبار سے '606' رکھا گیا۔ یہ مرکب مرض آتشک کے علاج میں اکیس ثبات ہوا ہے۔ اس کے بعد آہرلیک کے جانشین ڈاکٹر کولی (Kolle) نے اسی قسم کے ایک دو اور مرکبات تیار کئے جو اس کی نسبت بھی زیادہ مفید اور موثر ثابت ہوئے ہیں۔ پس آج کل زیادہ تر سنکھیا کے ان جدید مرکبات سے ہی مرض آتشک کا علاج کیا جاتا ہے۔ پس پہلے ہم بھی اسی علاج کو تحریر کرتے ہیں +

آتشک کا نیا علاج شافی

اس قسم کے علاج میں سنکھیا کے وہ چند خاص جدید کیمیاوی مرکبات جو استعمال کئے جاتے ہیں۔ ہم ان سب کو ترتیب وار ذیل میں بیان کرتے ہیں :-

(۱) سالورسان (Salvarsan) یا۔ آرسینو مینزول (Arseno-benzol) 606

یہ سنکھیا کا خاص مرکب۔ زرد رنگ کا ایک سفوف ہوتا ہے۔ جس میں 5-31 فیصدی آرسینک یعنی سنکھیا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مرکب ہوائی لگنے سے نہایت زہریلا اور خراب ہو جاتا ہے۔

اس لئے یہ چھوٹی چھوٹی سرسبز شیشیوں (Ampoules) میں بکتا ہے +
 سالورسان مرض آتشک میں نہایت مفید ہے۔ بلکہ اگر اسے اسی آتشک کہا جائے
 تو بے جا نہیں۔ اس دوا سے دوسرے اور تیسرے درجے کے آتشک نیز مولودی و مودنی
 آتشک میں اکثر بہت جلد آرام ہو جاتا ہے لیکن آتشک کے مابعد کے امراض مثلاً لو کو موٹر
 اٹیکسی وغیرہ کو اس دوا سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا +

مرض آتشک کی کامل تشخیص ہو جانے کے بعد فوراً اس دوا کا استعمال شروع کر دیا
 جاتا ہے۔ اس دوا کو آب مقطر میں حل کر کے اس کی عضلات یا ورید میں پچکاری کیا کرتے
 ہیں اور ہر آٹھویں روز اس دوا کی ایک بار پچکاری کی جاتی ہے۔ عموماً پانچ سات پچکاریوں
 کے بعد مرض کو کلی آرام ہو جاتا ہے

مقدار استعمال۔ ایک پورے جوان آدمی میں وریدی پچکاری کرنے کے لئے
 ۰.۵ گرام۔ لیکن ایک جوان عورت کے لئے ۰.۵ گرام اور بچوں کے لئے بمناسبت وزن
 جسم ۰.۵۰۵ سے ۰.۰۰۵ گرام تک استعمال کرتے ہیں +

(۲) نیو سالورسان (Neosvarsan) یا۔ نوو آر سینو بیٹزول یا ۹۱۴۔

سالورسان کی طرح یہ بھی شکم کا ایک خاص جدید مرکب ہے۔ اور یہ بھی آتشک میں
 نہایت مفید ہے۔ بلکہ سالورسان کی نسبت مفید تر ہے اس کو بھی ۰.۴۵ سے ۰.۹ گرام
 کی مقدار میں دس سے بیس سی سی آب مقطر میں حل کر کے اس کی ہر ہفتے عضلاتی یا
 وریدی پچکاری کیا کرتے ہیں۔ چھ سے آٹھ پچکاریوں کا ایک دو پر علاج جس کے ساتھ
 سیلاب کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ اکثر مفید ہوا کرتا ہے۔ اور کبھی تین ماہ کے وقفہ کے
 بعد مکرری علاج کرتے ہیں +

نیو سالورسان آتشک کے درجہ اول (آتشک ابتدائی۔ پرائمری سفلس) اور آتشک
 کے درجہ سوم (آتشک ثلاثی۔ ٹرشری سفلس) میں خاص طور پر مفید ہے۔ لیکن یہ آتشک
 کے درجہ دوم (آتشک ثانوی۔ سیکنڈری سفلس) میں چنداں مفید نہیں۔ آتشک مولودی
 (کن جینی ٹل سفلس) میں بھی یہ بہت کچھ مفید ہے۔ لیکن آتشک کے مابعد کے امراض (پیرا
 سفلیٹک کنڈیشنز) میں یہ کچھ مفید نہیں +

(۳) سلفر سینول (Sulfarsenol)۔ یہ بھی شکم کا ایک جدید مرکب ہے جو حال

ہی میں تیار کیا گیا ہے۔ یہ بھی زرد رنگ کا ایک سفوف ہے جو آب مقطر میں فوراً حل ہو جاتا ہے۔ اس کو سالورسان اور نیوسالورسان پر اس لئے ترجیح دیتے ہیں۔ کہ اس کی زیر جلد پچکاری کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ فی ۱۰۰ آب مقطر میں ۰.۶ گرام سلفر سینول کو حل کر کے اس کی جلدی پچکاری کیا کرتے ہیں۔ لیکن سٹریک کے بالائی حصے میں اس کی عضلاتی پچکاری بھی کر دیا کرتے ہیں +

(۴) گیل (Galy) سنکھیا کا ایک اور جدید مرکب ہے۔ یہ سبزی مائل بھورے رنگ کا سفوف ہے۔ جو کسی کھاری سیال میں حل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی چھوٹی چھوٹی سرخند شیشیوں (ایمپنیولز) میں سوڈیم کاربونیٹ کے ساتھ ممزوج کیا ہوا ملتا ہے۔ اس کو بھی بذریعہ جلدی پچکاری استعمال کیا کرتے ہیں +

ڈاکٹر اہرلک کے جانشین ڈاکٹر کوئی نے سنکھیا کے حسب ذیل دو اور جدید مرکب تیار کئے ہیں:-

(۵) سلفاکسی لیٹ (Sulfoxylate) یا ۱۷۴۹۵ اور

(۶) سیلبر سالورسان (Silbersalvarsan) جو چاندی اور سالورسان کا مرکب ہے +

سنکھیا کے مذکورہ بالا جدید مرکبات کے فوائد و استعمالات

سنکھیا کے مذکورہ بالا تمام جدید مرکبات یعنی (۱) سالورسان (۲) نیوسالورسان (۳) سلفر سینول (۴) گیل (۵) سلفاکسی لیٹ (۶) سیلبر سالورسان۔ یہ سب مرض آتشک میں سیلاب کی نسبت زود اثر اور مفید تر ہیں۔ ان کے استعمال سے مرض آتشک قطعی طور پر زائل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس علاج سے شفا یافتہ اشخاص کو اگر پھر مرض آتشک کی چھوت لگ جائے تو دوبارہ مرض آتشک ہو جاتا ہے۔ جو اس بات کی ایک بین دلیل ہے۔ کہ اس علاج سے زہر آتشک جسم سے کلی طور پر خارج ہو جاتا ہے۔ یعنی جسم مرض آتشک سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب پھر اُس مرض کی چھوت لگتی ہے۔ تو پھر مرض سرایت کر جاتا ہے۔ اس علاج سے قبل دیگر ہر قسم کے علاج سے یہ صورت واقع نہیں ہوتی تھی۔ مذکورہ بالا بیان سے یہ شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ مرض عود کرتا ہے۔ بلکہ مرض دوبارہ از سر نو ہو جاتا ہے +

سالورسان اور نیوسالورسان کی نسبت ڈاکٹر کوئی کی تیار کردہ سلیبر سالورسان اپنے فوری اثرات میں دو چند مفید معلوم ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کو ان کی نسبت بہت خصوصی مقدار میں دیا کرتے ہیں۔ سلفا کسی لیٹ زود اثر نہیں بلکہ دیر اثر ہے۔

یہ مرکبات اپنے مستقل اور پائدار اثرات کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ گنڈیل اور سلفر سینول کی نسبت سالورسان اور نیوسالورسان کے اثرات زیادہ مستقل ہوتے ہیں۔ اور نیوسالورسان کو بذریعہ عضلاتی یا گہری زیر جلد پیکاری استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے۔ سلیبر سالورسان اور سلفا کسی لیٹ کے مستقل اثرات کی نسبت ابھی کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی گئی لیکن اکثر مشاہدات و تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ سلیبر سالورسان شدید آشکی قروح اور آشکی عصبی امراض میں خاص طور پر مفید ہے۔

سکھیا کے مذکورہ بالا جدید مرکبات کے زہریلے اثرات

ان مرکبات کے دوران استعمال میں یا بعد از استعمال کئی ایک زہریلے اثرات مختلف علامات کی شکل میں نمایاں ہوتے ہیں۔ چنانچہ پیکاری کرنے کے دوران میں یا اس کے فوراً بعد (۱) مریض کا چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے اور اس کی زبان اور ہونٹ متورم ہو جاتے ہیں۔ جسم پر دو درے یا رگ پتی (آرٹی کیریا) نکل آتی ہے۔ کبھی (۲) مریض کو غش (سکوپو) آجاتا ہے۔ اور (۳) مسوڑھوں یا دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ یہ علامات تقریباً نصف یا ایک گھنٹے بعد لیکن کبھی چند گھنٹے بعد زائل ہو جاتی ہے۔ اب پیکاری کرنے کے بالعموم چند گھنٹے بعد اور بالعموم اسی روز جس دن کہ پیکاری کی جاتی ہے۔ بعض مریضوں کو (۴) جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور درد سر ہوتا ہے (۵) قئیں اور دست آتے ہیں۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ اور ٹانگوں میں تشنج ہوتا ہے (۶) ہونٹوں پر بتخالے یا آبلے (ہرپیز) نکل آتے ہیں۔ (ج) ایک یا چند پیکاریوں کے کرنے کے ایک دو روز یا ایک دو ماہ بعد (د) پیشاب میں ایلیٹیومن (بول زلانی)۔ ایلیٹیومینوریا آئے لگتا ہے (۸) سوزش دہن دلوئے ٹائٹیس ہو جاتی ہے (۹) مُزمن درد سر کرائیک ہیڈراک کی شکایت ہوتی ہے۔ (۱۰) کمزوری ہوتی ہے۔ بھوک مرجاتی ہے۔ اور نیند اچاٹ ہو جاتی ہے (۱۱) جلد کے مختلف مقامات میں خراش اور ورم (اری تھیکا اور ڈرمے ٹائٹیس) ہو کر سُرخ سُرخ دو درے وغیرہ

نکل آتے ہیں (۱۲) یرقان (جائڈس) ہو جاتا ہے۔ اور (۱۳) شدید دماغی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا علامات میں سے (۱) یرقان (۲) ورم جلد (۳) بول زلانی زیادہ اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہی زیادہ تر پیدا ہوا کرتی ہیں۔

نوٹ :- ہر ایک مریض میں مذکورہ بالا سب علامات پیدا نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ مختلف مریضوں میں ان میں سے مختلف علامات کم و بیش پیدا ہوا کرتی ہیں۔ بعض مریض اس قسم کے علاج سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اور بعض میں ایسی ناقص دواؤں کے یا ان کے غلط استعمال سے ایسی خطرناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس قسم کا علاج کسی ہوشیار اور تجربہ کار ڈاکٹر سے کرایا جائے۔

سالورسان اور نیوسالورسان وغیرہ کے نفعات استعمال

ان دواؤں کو مندرجہ ذیل حالات امراض میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ (۱) بخار و مرض کالا آزار (۲) مرض ذیابیطس (۳) ورم گردہ (نفرائٹس) (۴) بڑھے ہوئے عصبی امراض کوکو موٹرائٹکسی اور استرخائے عامہ (جنرل پیریلےسس) (۵) امراض قلب و شرائین (۶) کسی اندرونی عضو کا وسیع مرض بالخصوص سِل رٹوی وغیرہ (۷) شدید غیر آشک امراض طبقہ تشکیبہ (ریٹی ٹل ڈیزیزز) و عصبہ مجوفہ (آپٹک ڈیزیزز)۔

انتباہ :- تمام مریضوں میں ان دواؤں کا استعمال تھوڑی مقدار سے شروع کرنا چاہیے۔

چنانچہ ایک جوان آدمی میں سالورسان کو ۰.۳ گرام کی مقدار سے اور نیوسالورسان کو ۰.۴۵ گرام کی مقدار سے شروع کرنا چاہیے۔

جہاں تک ممکن ہو سکے مریض کو صفائی اور اعتدال کی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ رُسے پاک و صاف اور کھلی ہوا میں رہنا چاہیے۔ سردی اور بارش وغیرہ میں بھیگنے سے بچنا چاہیے۔ ریاضت یا ورزش بھی زیادہ نہ کرنی چاہیے۔ غذا بھی لطیف اور زود ہضم کھانی چاہیے۔ ترشی اور زیادہ شیرینی۔ زیادہ گوشت۔ زیادہ تیر مصالح۔ بینگن بیجی اور لسن وغیرہ سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ گائے کے گوشت۔ تیل کے پکوان اور شراب سے تو قطعی پرہیز رکھنا چاہیے۔ حقہ اور سگریٹ بھی بہت کم پینا چاہیے۔

آتشک کا قدیم ڈاکٹری علاج

اس قسم کے علاج میں آتشک کے درجہ اول میں بالعموم مرکبات سیماہ داخلی و خارجی طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور درجہ دوم میں مرکبات سیماہ و سنکھیا یا مرکبات سیماہ و پٹاسیم آیوڈائیڈ اور درجہ سوم میں بالخصوص پوٹاسیم آیوڈائیڈ کا استعمال کیا کرتے ہیں۔

زخم آتشک کا مقامی علاج۔ ابتدائی زخم آتشک کو صرف صاف رکھنا کافی ہوتا ہے مگر ہر روز کم از کم ایک بار گرم پانی اور صابن سے دھو کر اور خشک کر کے اس پر ۱۱ کیلو مل یا (۲۱) آیوڈوفلوم با (۳) آرٹھروفارم یا (۴) آیوڈول یا (۵) ارسٹول اور زیروفارم چھڑک دیا کریں یا (۶) ۳۳ فیصدی کیلو مل والی لینولیس لگا دیا کریں۔ یا (۷) بلیو آئنٹ منٹ لگایا کریں یا (۸) بلیک واش لنت کا ذرا سا ٹکڑا تر کر کے بطور گدی زخم پر رکھ دیا کریں۔

اگر زخم جلد اچھا نہ ہو تو اس پر کبھی کبھی باصتیاط لائکووار ہائیڈرارجرائی پرناسٹریٹس لگا دیا کریں۔ اگر زخم زیادہ میلارہتا ہو یا اس میں مواد ہو تو اس کو بلیک واش سے دھو کر اس پر کیلو مل دھوڑو یا کریں۔ یا یہ مرہم لگائیں۔ نسخہ

ہائیڈرارجرائی ایٹ زینکائی سائنائیڈ الی گرین ۵۔ انگو آئینٹم لینولینی کو. اوٹس ۱۔
نوٹ:- آیوڈوفارم میں ذرا سا لوکا پٹاس آئل ملائے سے اسکی بدبو کم ہو جاتی ہے اگر بدبو کے سبب اس کو نہ لگانا ہو تو اس کی بجائے آیوڈول یا ارسٹول لگائیں جن میں بو نہیں ہوتی۔

علاج داخلی یا جسمانی۔ آتشک کے درجہ اول میں سیماہ (پارہ) اور درجہ دوم میں سیماہ و پٹاسیم آیوڈائیڈ اور درجہ سوم میں پٹاسیم آیوڈائیڈ نہایت مفید ادویہ ہیں۔

مرض آتشک کا قدیم علاج

مرکری یعنی سیماہ یا پارہ۔ زمانہ قدیم سے سیماہ یعنی پارہ مرض آتشک کی خاص دوا مانی جاتی ہے۔ تقریباً تمام اطباء۔ وید اور ڈاکٹر صاحبان اس کو مرض آتشک کی ایک نہایت مفید دوا مانتے ہیں چنانچہ اس مرض کے ہزاروں ویدک دیونانی اور ڈاکٹری مجرب نسخات میں خالص پارہ یا پارہ کے مرکبات مثلاً رسکپور۔ دارچینہ یا شنگرف وغیرہ ہی ہوتے ہیں۔ اگر ابتدائے مرض یعنی درجہ اول میں سیماہ کا مناسب استعمال کیا جائے تو

آتشک کے زخم کے کناروں اور اس کی جڑ کی سختی کم ہونی شروع ہو کر زخم اچھا ہونے لگتا ہے اور جنگاسہ کے غدود اول تو زیادہ متورم نہیں ہوتے اور اگر پیشتر سے زیادہ بڑھ چکے ہوں۔ تو پھر تحلیل ہو۔ لے لگ جاتے ہیں اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ درجہ دوم کی آئینوالی تکالیف اول تو زک جاتی ہیں ورنہ بہت خفیف ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دوا کا استعمال عرصہ تک باقاعدہ جاری رکھا جائے۔

یہاں یا اس کے مرکبات مندرجہ ذیل پانچ طریق سے استعمال کئے جاتے ہیں:-

(۱) براہ دہن۔ نمبر (۱) گرے پاؤڈر ۲ گرین اور ڈو ورس پاؤڈر ۲ گرین دونوں کی ایک پڑیہ بنائیں اور ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار دیں یا (۲) بلیو پل بمقدار ۲ گرین دن میں دو یا تین بار دیں یا (۳) لائکو اربائیڈ راجرائی پر کلورائیڈ بمقدار ۱/۲ سے ایک ڈرام۔ ایک اولس پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔ یا (۴) مرگال کیپ شولز (Mergal Capsules) دو دو کیپ شولز دن میں تین بار دیں اس دوا کو متواتر دو تین ماہ تک دیتے رہنے سے کسی قسم کی خراش یا اور کوئی مضر اثر نمایاں نہیں ہوتا یا (۵) مرکیورول ٹے بلیٹ (Mercuriol Tablet) ساختہ پارک ڈیوس کمپنی ایک ایک ٹکیہ دن میں تین بار دیں۔

نوٹ:- مذکورہ بالا دویہ میں سے کوئی سی ایک دوا استعمال کریں یہ سب مفید ہیں نمبر (۳) کے

کیپ شولز اور نمبر (۵) کے ٹے بلیٹ بے ضرر و بے خراش ہوتے ہیں۔

اگر حتی الامکان ابتدائے مرض سے ہی اس قسم کا علاج شروع کیا جائے اور اس کو مستقل طور پر چند ماہ تک متواتر جاری رکھا جائے تو اکثر صورتوں میں آتشک کے درجہ دوم کی علامات پیدا ہی نہیں ہوتیں اور اگر ہوں بھی تو بہت خفیف ہوتی ہیں۔

اس قسم کے علاج کے جاری رکھنے کے دو طریق ہیں (۱) وقفہ دار استعمال۔ چنانچہ اکثر ڈاکٹر یہاں کے مذکورہ بالا مرکبات میں سے کسی ایک کو برابر دو ماہ تک دیتے رہتے ہیں اور پھر ایک ماہ اس کا دینا موقوف کر دیتے ہیں یعنی دو ماہ کے بعد ایک ماہ کا وقفہ دیدیتے ہیں۔ پھر دو ماہ دیتے رہتے ہیں اور پھر تین ماہ موقوف کر دیتے ہیں اسی طرح سے دو سال تک دوا کا استعمال کرتے ہیں چنانچہ دو سال کے عرصے میں مریض کو دس ماہ دوا کھلائی جاتی ہے اور چودہ ماہ نہیں کھلائی جاتی اور پھر آئندہ تین سالوں میں اس کو چھ چھ ہفتوں کے دوروں میں

دیا جاتا ہے چنانچہ تیسرے اور چوتھے سال میں چھ ہفتے دوا دیتے ہیں اور چھ ہفتے نہیں دیتے پس اس طرح سے ایک سال میں چھ چھ ہفتے چھ مرتبہ دوا دی جاتی ہے پانچویں سال اسی طرح پانچ مرتبہ دوا دی جاتی ہے *

(۲) مرکبات سیماہ کا متواتر استعمال - یہ ڈاکٹر سنجی سن صاحب کا دستور العمل ہے اس میں دوا کا مسلسل استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ گرے پاؤڈر ۲ گرین اور ڈوورس پاؤڈر ۲ گرین دونوں کی ایک گولی یا ٹکیہ بنا کر ایسی ایک ایک گولی یا ٹکیہ دن میں تین بار دیتے ہیں پھر ایک دو ہفتوں میں رفتہ رفتہ ان کی تعداد کو بڑھا کر دو چہند کر دیتے ہیں یعنی روزانہ چھ گولیاں یا ٹکیاں دینے لگتے ہیں اور ان کو ہر روز متواتر دیتے رہتے ہیں جب تک کہ مریض کو منہ میں دھاتی ذائقہ محسوس ہونے لگتا ہے اور اس کے مسوڑے ذرا درد کرنے لگتے ہیں تب دوا کی مقدار کو نصف کر دیتے ہیں اور پھر اسے ۶ ماہ یا ۹ ماہ یا ایک سال تک برابر دیتے رہتے ہیں لیکن اس دوران میں کبھی کبھی دوا کی مقدار کو بڑھا بھی دیا کرتے ہیں *

سیماہ کے استعمال بالخصوص اس کے متواتر استعمال میں اس بات کا خیال رکھیں کہ مریض کو منہ نہ آئے پس مریض کو تاکید کر دیں کہ وہ اپنے منہ کو پاک و صاف رکھے اور پھپھری (۱) گرین فی نصف چھٹانک پانی میں ملا کر یا پرمینگے نیٹ آف پشاش (۲) گرین فی نصف چھٹانک پانی میں ملا کر کے عرق سے کلیاں کرتا رہے تاکہ مسوڑے متورم نہ ہو جائیں بلکہ دوا کے استعمال سے پہلے مریض کے دانتوں کا ملاحظہ کریں اور اگر کوئی دانت بوزیدہ یا کرم خوردہ ہو تو اسے نکلوا دیں یا بھروا دیں *

سیماہ کے دوران استعمال میں مریض کو گوشت - شوربا - میوہ جات اور لقولات کے کھانے سے بھی پرہیز رکھنا چاہیے اور شراب بھی نہ پینی چاہیے ورنہ دست آنے لگ جاتا کرتے ہیں - اگر مریض کو کچھ غنوغی یا غفلت ہونے لگے یا اس کے سر میں درد ہو یا قبض کی شکایت ہو تو گولیوں وغیرہ میں افیون کی مقدار کم کر دینی چاہیے *

(۳) استعمال سیماہ بطریق مالش - مالش کو ڈاکٹری میں انکشن اور طب میں تریج یا مرخ کہتے ہیں - اس دوا کے استعمال کرنے کا یہ بھی ایک اچھا طریق ہے چنانچہ نصف سے ایک ڈرام انگوائنٹیم ہائیڈرائجرائی یعنی بلیو آئنٹ منٹ (مرہم سیماہ) کی شرب مالش کیا کرتے ہیں *

دوا کی مالش جسم کے ایسے مقام پر کیا کرتے ہیں جہاں کی جلد باریک اور ملائم ہو۔ اور اس پر بال کمتر ہوں مثلاً بازوؤں کے اندر کی طرف۔ بغلوں کے نیچے کی طرف جبکاسوں یا رانوں کے اندر کی جانب وغیرہ اور ہر شب ایک ہی مقام پر مالش نہیں کرتے بلکہ جگہ بدل بدل کر مالش کرتے ہیں مثلاً آج دائیں بغل کے نیچے تو کل بائیں بغل کے نیچے وغیرہ۔ ہفتے میں چھ روز ہر شب مالش کر کے مریض کو وہی کپڑے پہنا دیں اور ساتویں روز دوا کی مالش نہ کریں بلکہ مریض کو گرم پانی سے غسل دے کر اس کے اندرونی کپڑے بدلوا دیں۔ اس علاج کو اسی طرح چند ہفتے متواتر جاری رکھیں جب تک کہ دوا کا پورا اثر ہو جائے یعنی مریض کے منہ میں دھاتی ذائقہ محسوس ہونے لگے اور مسوڑوں میں خفیف درد ہونے لگے۔

جس مقام پر مرہم سیماہ کی مالش کرنی ہو اس کو گرم پانی اور مرمری سوپ (صابون سیماہ) یا معمولی صابن سے دھو کر خشک کر لینا چاہیئے۔ اور پھر اس مقام پر مرہم کی برابر تیس منٹ تک مالش کرنی چاہیئے۔ عموماً مریض خود اس قسم کی مالش کر لیا کرتا ہے لیکن اگر وہ نہ کر سکتا ہو تو دوسرے آدمی کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں ولایتی چرمی دستانے پہن کر مالش کیا کرے تاکہ دوا اس کے ہاتھوں میں جذب نہ ہوتی رہے۔

(۳) سیماہ کی دھونی دینا۔ دھونی دینے کو طب میں بخور اور ڈاکٹری میں قیومی گیشن کہتے ہیں یہ طریق خاص کر ان حالات میں مفید ہوتا ہے جبکہ جسم پر آتشکی بخارات یعنی سرخ سرخ داغ دھبے یا پٹھنیاں یا والے وغیرہ نکلے ہوئے ہوں یا ورم دہن یا اسہال وغیرہ کے سبب بذریعہ دہن مریض دوا کو کھانا نہ سکتا ہو۔

دھونی دو طریق سے دی جاتی ہے ایک بذریعہ مرکب ٹورٹل ونیپر با تھ (سیماہ) دھونی دینے کا آلہ جس میں تار کی جالی کے کیس کے اندر ایک سپرٹ لیمپ ہوتا ہے جس کی چوٹی پر ایک چھوٹی سی طشتری لگی ہوتی ہے اور اس کے گرد ایک اونچا گول دوہرا حلقہ ہوتا ہے۔ جس میں کہ تقریباً ایک اولس پانی آسکتا ہے چنانچہ اس حلقے میں پانی بھر کر سپرٹ لیمپ کو روشن کر دیتے ہیں جب پانی کھولنے لگتا ہے تو بیس سے تیس گرین کیلومل (رسکپور) کو باریک پس کر اس طشتری پر چھڑک دیتے ہیں اور پھر اس آلہ کو بید کی بنی ہوئی ایک گرسی کے نیچے رکھ کر اس گرسی پر مریض کو برہنہ کر کے بٹھا دیتے ہیں لیکن گردن تک اس پر صابن کی قسم کے چمڑے کا بنا ہوا البادہ یا چٹخہ پہنا دیتے ہیں یا ایک کمبل اڑھا دیتے

ہیں اور اس کے اوپر ایک واٹر پروف شیٹ یا برساتی ڈال دیتے ہیں لیکن پٹخہ یا کبل وغیرہ کو بید کے ایک گھیرے کے ذریعے مریض کے جسم سے ذرا دور رکھتے ہیں اور اس طرح سے بیتل یا تیش منٹ تک دھونی دے کر پھر مریض کو بچھڑ پٹخہ یا کبل بستر میں لٹا دیتے ہیں +

دھونی دینے کی دوسری آسان ترکیب یہ ہے کہ مریض کو رہنہ کر کے ایک بید کی بنی ہوئی کرسی پر بٹھا کر اوپر سے گردن تک ایک کبل اڑھا دیں مگر بید کے ایک گھیرے وغیرہ کے ذریعے کبل کو اندر کی طرف سے ذرا اونچا رکھیں تاکہ وہ جسم کے ساتھ نہ لگا رہے۔ پھر ایک کیتلی یا برتن میں کھولتا ہوا پانی گرمی کے نیچے رکھ دیں۔ نیز ایک گرم کی ہوئی طشتری یا اینٹ بھی کرسی کے نیچے رکھ دیں اور ایک پیسے یا ادھنی یا کسی دھات کے پترے کو آگ میں سوجھ کر کرسی کے نیچے اس اینٹ یا طشتری پر رکھ کر اس پزیش گرین کیلو مل ڈال دیں۔ دھونی ہر روز شام کے وقت اور بیش یا تیش منٹ تک دینی چاہیے اور دھونی دے چکنے کے بعد مریض کو کبل سمیت بستر میں لٹا دینا چاہیے اور اگر اسے پسینہ نہ آیا ہو تو گرم گرم چائے پلانی چاہیے +

انتباہ :- بھڑیا دھونی دیتے وقت مریض کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات

نازک مریضوں کو غش آجایا کرتا ہے +

(۴) سیلاب کا استعمال بذریعہ جلدی پچکاری :- پرکلورائیڈ آف مرکری سولوشن یا گرے آئل (روغن سیلابی) کی سرسین کے عضلات میں پچکاری کیا کرتے ہیں پچکاری ہتھکڑی احتیاط اور نہایت صفائی سے کرنی چاہیے اور پچکاری کر چکنے کے بعد مریض کو آرام کرنا چاہیے ورنہ مقام پچکاری پر پھوڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن کیلول کریم رسکے رسکوں کی پچکاری نسبتاً بے ضرر و بے خطر ہوتی ہے۔ ایسی پچکاری بھی ہفتے میں ایک بار کی جاتا کرتی ہے اور چند ہفتے پچکاری کر کے پھر چند ہفتے مریض کو آرام دیا جاتا ہے یعنی پچکاری نہیں کی جاتی وغیرہ +

(۵) سیلاب کا استعمال بذریعہ سپازمیٹری یا مشافہہ بیو پل (مرہم سیلاب) کا تیار بنا کر مفقہ میں رکھ دیا کرتے ہیں۔ مفقہ کے گرم میٹلیس یہ طریق علاج زیادہ مفید ہوتا ہے +
نوٹ :- مرکبات سیلاب کو خواہ کسی طریق سے استعمال کئے جائیں تب تک جاری رکھنا چاہیے

جب تک کہ پارے کی تاثیر کی مذکورہ بالا علامات ظاہر ہوں اور جب مسوڑے در در کرتے لگیں تو استعمال سیاب چند روز تک موقوف کر دینا چاہیے۔ دوران استعمال سیاب میں مریض کو سردی اور بھیگنے سے محفوظ رہنا چاہیے۔ ہر روز نیم گرم یا گرم غسل اور ہوا خوری کرنا چاہیے منشیات و مسکرات خصوصاً شراب سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے اور غذا لطیف اور زود ہضم کھانی چاہیے +

سیاب کے بد استعمال (۱) بعض اوقات مرکبات سیاب کے استعمال سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں کچھ عرصہ کے لئے دوا کا استعمال بند کر دیں اور چاک پوڈر مع اوپیم یا چاک مکچر مع ٹینکچر اوپیم ملا کر پلاویں +

(۲) ورم حلق ہو تو بھی استعمال سیاب موقوف کر دیں +

(۳) مٹہ آئے میں سیاب کا استعمال موقوف کر کے پھٹکری اور پوٹاسی کلوراس دس گرین فی اونس پانی میں ملا کر اس سے غرغزے کر دیں۔ ٹینکین مسهل دیں مثلاً میگنیشیا یا سوڈا مسلفا نصف اونس کی مقدار میں پاؤ بھر پانی میں حل کر کے پلاویں۔ تبدیل آب دہوا کر دیں۔ اور مٹہ (۱) پوٹاسی آیوڈائیڈ، اگرین۔ ٹینکچر سکونا کمپونڈ ایک ڈرام۔ ڈیکاشن سکونا ایک اونس ایسی ایک ایک خوراک ون میں دو بار دیں۔ یا (۲) پٹاسیم کلورائیڈ لازنجینز جو سنے کے لئے دیں اور پراکسائیڈ آف ہائیڈروجن (ساختہ مرکب) سے مسوڑھوں کو صاف کریں۔ اور پھر ان پر کلوسل ارجنٹم یا لائیو آر آر سینی کیلس ایک ڈرام۔ وائٹم اپیکاک ایک ڈرام اور ریڈی فائیڈ سپرٹ دو ڈرام ملا کر اس میں روٹی کی پھریری کر کے مسوڑھوں پر پھیریں۔ اور اندرونی طور پر گندھک کے اقراص کھانے کو دیں۔ اگر مٹہ اور حلق زیادہ متعفن ہو تو پھر نسخہ نمبر (۱۵۴) دیں +

(۴) سوزش جلد بعض اوقات پارے کے استعمال میں جنگاسہ اور کہنی کے مقام کی جلد سرخ ہو کر اس پر دانے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں سے رقیق رطوبت خارج ہوتی ہے اور گاہے مقام معطل متورم ہو کر وہاں زخم پڑ جاتے ہیں ایسی صورت میں علاوہ مناسب مقامی علاج کے مسهل دینا اور لجدہ پوٹاسی آیوڈائیڈ والا نسخہ بالا یا (۲) کمپونڈ سارسا پرلا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے +

(۵) کبھی سمیت سیاب سے مریض پست ہمت اور متفکر رہتا ہے اس کا دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگتا ہے۔ رات کو پسینہ اور تنگی تنفس ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی اور آخر بیہوشی وغیرہ ہو کر مر

راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں فوراً استعمال سیلاب بند کر کے تبدیل آب دہوا
کراویں۔ غذا اور دوا مقوی دیں۔ چنانچہ پہلے چند روزیہ نسخہ دیں:-

نسخہ۔ پوٹاسی آیوڈائیڈ ۷ گرین۔ ٹینکچر سکلونا کیپونڈ ۱۰ ڈرام۔ ڈیکاکشن سکلونا۔ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں اور پھر آئیٹن سیرپ بمقدار ایک ایک ڈرام
دن میں دو بار دیں +

آتشک میں پٹاسیم آیوڈائیڈ کا استعمال۔ یہ دوا جراثیم آتشک پر کوئی ملک
اثر نہیں کرتی بلکہ یہ آتشکی گئیوں یا ابھاروں کے جذب و تحلیل کرنے کے لئے خاص مفید
دوا ہے۔ درجہ سوم کے دماغی یا نخاعی یا عصبی آتشکی امراض مثلاً فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ تشنج۔
ہذیان اور نابینائی وغیرہ بھی اس کے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن سیلاب کی طرح
اس دوا کو بھی عرصہ تک استعمال کرنا چاہیئے +

آتشک کے اخیر درجہ دوم اور شروع درجہ سوم میں سیلاب اور پٹاسیم آیوڈائیڈ کو باہم ملا کر
دینا نہایت مفید ہوتا ہے چنانچہ ایسی حالت میں ڈالوؤٹس سولیوشن بمقدار ۱۵ سے ۳۰ منم
قدر سے پانی ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا دیں یا نسخہ نمبر (۱۵۵) یا (۱۵۶)
دیں۔ اگرچہ بعض اشخاص کو پٹاسیم آیوڈائیڈ کی بہت کم برداشت ہوتی ہے لیکن بعض کو
خصوصاً پرانے آتشک کے مریضوں کو اس کی بہت زیادہ برداشت ہوتی ہے تاہم اس کو
پہلے تھوڑی مقدار میں دینا چاہیئے اور پھر رفتہ رفتہ اس کی مقدار کو بڑھا دینا چاہیئے چنانچہ
پہلے اس کو ۵ سے ۱۰ گرین کی مقدار میں نصف گلاس پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک
دو دن میں تین بار بعد از غذا دیں تاکہ باضمہ خراب نہ ہو اور پھر رفتہ رفتہ اس کی مقدار
خوراک کو دو چند کر دیں۔ لیکن اس کو تین ہفتے متواتر دینے کے بعد ایک ہفتہ اس کا استعمال
موقوف کر دیں اور اس ہفتے میں مریض کو کوئی مقوی دوا وغیرہ مثلاً نسخہ نمبر (۱۵۵) یا (۱۵۶)
دیں اور پھر دوبارہ اس دوا کو تھوڑی مقدار سے شروع کر کے رفتہ رفتہ اس کی مقدار کو
بڑھاتے جائیں اس طرح سے چند ماہ تک اس کا استعمال کریں جب تک کہ ہڈیوں وغیرہ
کے آتشکی ابھار (گیٹھا) جذب یا تحلیل ہو جائیں۔ ہڈیوں کے آتشکی دردناک ابھاروں
کو تحلیل کرنے کے لئے اس کو دلیرانہ طور پر بڑی خوراکیں میں دینا چاہیئے +

نوٹ۔ آیوڈیزم (مزمن سمیت آیوڈین) بعض اشخاص کو تو اس دوا کی نہایت ہی

کم برداشت ہوتی ہے یہاں تک کہ نصف یا ایک گرین دوا کھانے سے بھی آئیوڈوزم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن بعض اشخاص کو اس دوا کی بہت زیادہ برداشت (اسے کم ڈرام رینڈن) ہوتی ہے خصوصاً مریضان آتشک کہ نہ کو آئیوڈوزم کی خاص علامات یہ ہوتی ہیں کہ ناک بہتی ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ آنکھوں سے پانی جاری ہوتا ہے۔ بھوک مرجاتی ہے۔ حلق اور دھنچہ میں سوزش ہو کر کھانسی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اگر پھر بھی آئیوڈائیڈ کے استعمال کو جاری رکھا جائے تو سوزے اور غدد لعابہ پھول جاتے ہیں رگے میں ایسی سوزش ہوتی ہے کہ گویا وہ پھل جاتا ہے تنہو بکثرت خارج ہوتی ہے۔ زبان پر پل جم جاتا ہے۔ بعض مریضوں کو دست دتے آنے لگتے ہیں۔ جلد پر سرخ سرخ دھبے یا دووڑے نکل آتے ہیں وغیرہ پس اس دوا کے استعمال سے اگر مذکورہ بالا علامات پیدا ہوں تو اس کے استعمال کو موقوف کر دینا چاہیئے۔

جب پٹاسیم آئیوڈائیڈ کے ساتھ سپرس ایونیا ایرومیٹکس یا پٹاسیم بائی کارب ملا کر دی جاتی ہے تو آئیوڈوزم کی علامات بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔ جب پٹاسیم آئیوڈائیڈ کو تھوڑی مقدار میں دینے سے ایسی علامات پیدا ہوں تو اس دوا کی مقدار بڑھانے سے وہ اکثر موقوف ہو جایا کرتی ہیں۔

پٹاسیم آئیوڈائیڈ مکسچر کو نصف گھنٹہ بعد از غذا ایک گلاس پانی کے ہمراہ پینا بہتر ہوتا ہے۔ پٹاسیم آئیوڈائیڈ کے چند مجرب نسخات جو کہ طرشری سفلس یعنی آتشک کے درجہ سوم میں مفید ہیں ذیل میں تحریر کر دئے جاتے ہیں لیکن اس دوا کے مخرش و مضر اثرات (آئیوڈوزم) سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے مندرجہ ذیل مرکبات بہت مفید ہوتے ہیں۔

(۱) آئیوڈین پین (Iodipin) یہ آئیوڈین اور روغن کنجد کا ایک مرکب ہے۔ اس دوا کے ٹیبلائیڈز (چھوٹی چھوٹی ٹکیاں) ساختہ مرکب اینڈ کمپنی بمقدار دو دو ٹکیاں دن میں تین بار دینی بہت مفید ہوتی ہیں۔

(۲) آئیوڈل پین (Iodalbin) یہ آئیوڈین اور ایلیبیوسن کا ایک مرکب ہے اس میں ۲۱ فیصدی آئیوڈین ہوتی ہے۔ اس کو بمقدار پانچ پانچ گرین کیپ شول میں ڈالکر دن میں تین بار دیا کرتے ہیں۔

(۳) آئیوڈی ول (Iodival) اس میں ۲۷ فیصدی آئیوڈین ہوتی ہے۔

اس کی پانچ پانچ گرین کی ٹکیاں ہوتی ہیں۔ مقدار خوراک ایک ایک ٹکیہ دن میں تین بار دیں۔

(۴) ساجوڈین (Sajodin) اس میں ۱۴ فی صدی آئیوڈین ہوتی ہے۔ اس کو پندرہ پندرہ گرین کی مقدار میں دن میں تین بار ایک گھنٹہ بعد از غذا دیا کرتے ہیں۔

چند تجربہ نجات جو کہ آتشک کے درجہ دوم و سوم میں مفید ہیں:-

نسخہ نمبر (۱۵۰) جو کہ آتشک کے درجہ دوم میں مفید ہے:-

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۱۰ گرین
لائکوار ہائیڈرائجیرائی پرکلورہ	۱۰ ڈرام
لائکوار سارسی کوہ	۱۰ ڈرام
ٹینکچر سنکونی کوہ	۱۰ ڈرام
ایکواڈیٹلا (ایڈ)	اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک نصف گلاس پانی کے ہمراہ دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

نسخہ نمبر (۱۵۱) جو کہ آتشک کے درجہ سوم میں مفید ہے:-

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۱۰ گرین
سپرٹس ایونیا ایرومیٹکس	۱۰ منم
ایکسٹریکٹ سارسی بیکوٹ	۱۰ ڈرام
سپرٹس کلوروفارمائی	۱۵ منم
ایکواڈیٹلا (ایڈ)	اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک نصف گلاس پانی کے ہمراہ دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

نسخہ نمبر ۱۵۵ جو ٹرشری سفلس میں مفید ہے +
 پٹاسیائی آئیوڈائیڈ ۱۰ گرین
 پٹاسیائی بائیٹکارب ۱۰ گرین
 ایکسٹریکٹ سارسی لیکوئڈ ڈرام ۱
 ایکسٹریکٹ کیسکاری لیکوئڈ منم ۱۵
 ایکواکلوروفارمائی ایڈ اولس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک نصف گلاس پانی کے
 ہمراہ دن میں دوبار بعد از غذا دیں +
 از غذا دیں +

نسخہ نمبر ۱۵۶ جو پٹاسیم آئیوڈائیڈ کے بعد
 ایک ہفتہ دیں :-

فیرائی ایٹ ایونیائی سٹریٹس ۱۰ گرین
 ٹینکچور اجنیشائی کیپازٹس منم ۳۰
 لائکواریسٹرکینین منم ۳
 سپرٹس کلوروفارمائی منم ۱۵
 ایکوا (ایڈ) اولس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبار
 دیں +

نسخہ نمبر ۱۵۷ جو شدید تعفن خلق آتشکی و بخار میں مفید ہے
 ٹینکچور ایکوٹائیٹ منم ۲
 پوٹاسیم کلورائیڈ ۱۰ گرین
 لائکواریسٹریٹس منم ۱۰
 لائکواریسٹریٹس منم ۵
 لائکواریسٹرکینین منم ۲
 گلیسرین ڈرام ۱
 ایکواکلوروفارمائی ایڈ اولس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار گھنٹے بعد چوبیس بار
 نوٹ :- علمی لحاظ سے اگرچہ اس نسخہ کے اجزاء ہم نقیض ہیں۔
 مگر علمی طور پر یہ نسخہ نہایت مفید ہے۔ (از امیر +)

فائدہ :- آتشکی زخم دہن و گلو کے لئے ٹاسٹریٹ آف مرکری کا مقامی استعمال بہت مفید ہوتا ہے
 اور کانڈی لوما آتشکی چٹے جو مفید کے قریب ہوتے ہیں ان پر کیلومل اور زنک آکسائیڈ ہموزن ملا کر
 چھڑکنا یا کیلومل ۲۰ گرین زنک آکسائیڈ ۴۰ گرین مرہم سادہ ایک اولس میں ملا کر ان پر لگانا نہایت
 مفید ہوتا ہے۔ ہڈیوں کے گیشا لگیاں۔ (بھار) پرلنی منٹ آف آئیوڈین ہر روز ایک بار لگانا
 فائدہ مند ہے اور آتشکی گہرے زخموں پر آئیوڈوفارم یا آئیوڈول کی مرہم مفید ہوتی ہے +

علاج آتشک موروٹی

موروٹی آتشک میں بھی پارہ نہایت مفید دوا ہے اور چونکہ بچوں کو اس کی زیادہ برداشت ہوتی ہے اس لئے انہیں معمولی مناسب مقدار سے ذرا زیادہ مقدار میں بھی اسے کھلائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ چنانچہ چار یا چھ ماہ کے بچے کو ۱۱ گریے پوڈر بمقدار نصف نصف گرین پہلے ایک ہفتہ دن میں تین بار دیں اور پھر چند ہفتوں تک ہفتے میں ایک بار دیں۔ اس طرح سے ایک سال تک اس دوا کا استعمال جاری رکھیں لیکن وقتاً فوقتاً اس کا استعمال موقوف کرتے رہیں اور اگر یہ دوا موافق نہ آئے تو پھر (۲) مٹر کے دانے برابر پوڈر آئنٹ منٹ (مرہم سیاب) فلالین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر لگا کر اسے بچے کی ران کے اندر کی طرف رکھ کر یا اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے ایک باریک پٹی باندھ دیں یا فلالین کی ایک پٹی پر ہی ذرا سی مرہم سیاب لگا کر اسے بچے کے پیٹ پر لپیٹ دیں اور ہر شب اسی پٹی پر مرہم لگا کر اسے بچے کے پیٹ پر لپیٹ دیا کریں۔ اور چار پانچ روز بعد بچے کو گرم پانی سے غسل دیدیا کریں۔ اگر بچہ ماں یا دایہ کا دودھ پیتا ہو تو اس کو بھی تھوڑی مقدار میں سیاب کا استعمال کرانا چاہیئے تاکہ دودھ کے ذریعے بچے پر اس کا اثر پڑے +

نوٹ :- آتشکی بچے کے لئے اگر کوئی دایہ مقرر کرنی ہو تو وہ ایسی ہونی چاہیئے کہ جسے آتشک ہو چکا ہو ورنہ آتشکی بچے سے سند رست دایہ کو یہ مرض ہو جایا کرتا ہے کبھی موروٹی آتشک والے نوجوانوں کی ہڈیوں اور جوڑوں میں دم وغیرہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں سیاب اور پٹاسیم آئیوڈائیڈ ملا کر یا تنہا پٹاسیم آئیوڈائیڈ کا استعمال مفید ہوتا ہے اور خارجی طور پر متورم ہڈیوں پر یعنی ہڈیوں کے آتشکی ابھاروں پر اپنی منٹ آف آئیوڈین یا شکرف آئیوڈین لگانا مفید ہوتا ہے +

آتشک کا علاج طبی

آتشک کے درجہ اول و درجہ دوم میں منہج و مسہل سودا کے بعد تنقیہ مواد کر کے مرکبات سیاب مثلاً حب سیاب یا حب رسکپور یا جوہر آتشک وغیرہ میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں اور آتشک کے درجہ سوم میں یعنی پڑانے آتشک میں عشبہ و چوب چینی اور غرق مصفی خون وغیرہ

کا استعمال کرائیں اور اگر ممکن ہو تو مارالجبین کا استعمال کرائیں۔ اگرچہ مرض تشک کے لئے سینکڑوں طبی نسخات ہیں مگر یہاں پر صرف چند مفید اور مجرب نسخے تحریر کر دئے جاتے ہیں چنانچہ پہلے ہم دہلی کے خاندان شریعی کا مجرب طریق علاج تحریر کرتے ہیں:-

مریض تشک کو پہلے گیارہ یا تیرہ روز تک ہر صبح یہ خسیانہ فساد خون پلائیں:-
نسخہ - چرایہ - شامترہ - سر پھوکہ - منڈی - ہلیہ سیاہ - صندل سُرخ - ہر ایک، ماشہ -
عنا ب ۵ دانہ - سب ادویہ کورات کو پاؤ بھر گرم پانی میں بھگو کر صبح تل چھان کر اور شربت عنا ب ۴ تولہ ملا کر پلائیں +

نوٹ (۱) اگر سردی کا موسم ہو تو اس نسخہ میں سے صندل سُرخ نکال کر اسکی بجائے عشبہ مغربی، ماشہ ملائیں + (۲) اگر مریض کو نزلہ ہو تو صندل سُرخ کی بجائے نسخہ میں گل بنفشہ - تخم خطمی - تخم خبازی ہر ایک، ماشہ اضافہ کریں اور (۳) نفع بلغم کے وقت اصل السوس ۵ ماشہ ملائیں +
ہر روز صبح کو تو مذکورہ بالا خسانہ دیں اور ہر روز شام کو معجون عشبہ ایک تولہ ہمراہ عرق عشبہ ۱۲ تولہ و شربت عنا ب ۲ تولہ دیں +

گیارہ یا تیرہ روز متواتر صبح و شام یہ دوا دیکر جب نفع مادہ ہو جائے تو سہل مطبوخ ہفت روزہ برابر سات روز تک پلائیں۔ اس سے ہر روز دو چار دست ہو کر موذی مادہ مرض جسم سے خارج ہو جاتا ہے +

نسخہ مطبوخ ہفت روزہ - پوست درخت نیب - پوست درخت کچنل - بیج خنظل - پھلی بول - کٹائی خرد مع برگ و بیج و پوست - قند سیاہ کسنہ - ہر ایک دس تولہ - سب ادویہ کو تین سیر پانی میں جوش دیں - جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جاوے تو انار کر رکھ لیں اور سات خوراکیں کریں اور ہر روز صبح کو ایک خوراک دوا دیں - سات روز یہ دوا دینے کے بعد پھر چارہ چارپانچ روز تک یہ تہرید دیں:-

نسخہ تہرید - زہر مرہ - طباشیر - ہر ایک ایک ماشہ - دونوں کو باریک پسکر اور معجون عشبہ ایک تولہ یا خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ میں ملا کر اور اس کو ایک چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے لعاب بیہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عنا ب ۵ دانہ عرق مرکب فساد خون ۲ تولہ میں نکال کر اور شربت عنا ب ۴ تولہ یا شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں +

غذا دوران علاج میں ترشی و شیرینی - گرم و ثقیل اغذیہ و اشربہ سے پرہیز رکھیں -

بالخصوص آچارہ چٹنی۔ گڑ تیل۔ گوشت۔ مچھلی۔ انڈے۔ بینگن۔ پیٹھی۔ لسن۔ گرم مصالحہ اور شراب و کباب سے پرہیز رکھیں +

مذکورہ علاج سے اگرچہ مرض کو آرام ہو جاتا ہے لیکن قطعی استیصال مرض کے لئے اس کے بعد حب کتھ یا حب لیٹوں یا حب سیاب یا جوہر آتشک وغیرہ میں سے کسی کا استعمال کریں +
مذکورہ بالا طریق علاج کے علاوہ آتشک کا ایک اور مجرب طریق علاج درج ذیل ہے
چنانچہ مریض آتشک کو پہلے گیارہ یا تیرہ روز تک ہر روز یہ منفعج دیں :-

لنخہ منفعج۔ گل بنفشہ۔ گل گاؤ زبان۔ گل سرخ۔ شاہترہ۔ چراٹہ۔ منڈی۔ عناب
اسطوخودوس۔ بادرنجبویہ۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ سب ادویہ کورات کو سوا پاؤ گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں +

نوٹ :- اگر مریض کے مزاج میں غلبہ حرارت ہو تو اس لنخہ میں صندل سرخ۔ بیج کاسنی
تخم خیارین اور گل نیلوفر ہر ایک ۵ ماشہ اضافہ کریں +

گیارہ یا تیرہ روز متواتر مذکورہ بالا منفعج پلانے کے بعد پھر مسهل دیں چنانچہ اسی لنخہ
منفعج میں یہ ادویہ مسهلہ۔ سنائے مکی۔ حب النیل۔ بیج حنظل۔ ریشہ خطمی۔ ہر ایک ۶ ماشہ
شیر خشک ۴ تولہ اور مغز فلوس خیار شبرہ تولہ اضافہ کر کے اور سب ادویہ منفعج و مسهل کو
عرق گاؤ زبان۔ عرق کاسنی۔ گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں رات کو بھگو کر اور صبح مل چھان
کر اور پھر اس پر روغن بادام ۶ ماشہ ڈال کر پلائیں۔ دو تین روز کا وقفہ دے کر ایک اور
ایسا ہی مسهل دیں۔ لیکن اس دو تین روز کے درمیانی وقفہ میں اور دوسرے مسهل کے
بعد پھر چار پانچ روز تک یہ تبرید دیں :-

لنخہ تبرید۔ خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ۔ ورق نقرہ ایک عدد میں پیسٹ کر کھلائیں اور
اوپر سے شیرہ عناب ۵ عدد۔ عرق شاہترہ یا عرق مرکب فساد خون ۱۲ تولہ میں نکال کر اور
شربت عناب ۴ تولہ ملا کر اور اسپتخول مسلم ۷ ماشہ چھڑک کر پلائیں +

چار پانچ روز تبرید دینے کے بعد پھر حب سیاب یا حب کتھ یا حب رسکپور یا جوہر
آتشک وغیرہ میں سے کسی ایک کا باقاعدہ و با پرہیز استعمال کریں +

غریب مریضوں میں بطور منفعج صرف چراٹہ و شاہترہ اور منڈی ہر ایک ۵ ماشہ رات
کو پاؤ بھر گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر اور شربت عناب ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور

گیارہ روز تک یہ منضج پلا کر پھر حب السلاطین سے مہل دیں اور پھر دو تین روز کا وقفہ دے کر ایک اور مہل دیں اور پھر حب سیما یا جوہر آتشک وغیرہ کا استعمال کریں نسخہ حب السلاطین - مغز جالگوٹہ مدبر - مغز کربجہ - زنجبیل - فلفل سیاہ - ہر ایک ۷ ماشہ - سب ادویہ کو باریک پیس کر اور باہم ملا کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنائیں اور بغرض مہل سات گولیاں علی الصبح گرم پانی کے ہمراہ دیں +

فائدہ - آتشک شدید اور ہیجان مادہ آتشک میں مندرجہ ذیل نسخہ مفید و معمول ہیں :-

آتشک شدید میں یہ نسخہ معمول و مفید ہے - نسخہ - چوب چینی - عشبہ مغربی - بسفنج فستق ہر ایک ۵ ماشہ - چراثہ - شاہترہ ہر ایک ۷ ماشہ - سب ادویہ کو رات کو پاؤ بھر گرم پانی میں بھگو کر اور صبح مل چھان کر اور شربت عذاب ۴ تولہ ملا کر پلائیں +

ہیجان مادہ آتشک میں یہ نسخہ مفید و معمول ہے - نسخہ - لعاب بیدانہ ۳ ماشہ - شیرہ عذاب ۵ دانہ - عرق شاہترہ و عرق مصفی خون ہر ایک ۶ تولہ میں نکال کر اور شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں - کبھی اس کے ساتھ اطر فیل شاہترہ ۷ ماشہ بھی کھلاتے ہیں +

ہیجان مادہ کے فرو ہونے پر حساندہ فساد خون صبح کو اور نسخہ مذکورہ شام کو دیتے ہیں + پُرانے آتشک یعنی آتشک کے درجہ سوم میں نیز آتشکی جلدی و عصبی امراض میں جس طرح سے پٹاسیم آیوڈائیڈ مفید ہے - اسی طرح سے عشبہ مغربی اور چوب چینی وغیرہ ادویہ کے مرکبات مثلاً عرق عشبہ مرکب - معجون عشبہ اور معجون چوب چینی وغیرہ مفید ہیں - بلکہ اگر عرق عشبہ مرکب میں پٹاسیم آیوڈائیڈ ملا کر دی جائے تو وہ زیادہ مفید ہے +

پُرانے آتشک میں بھی بعد تنقیہ یعنی ایک دو مہل دینے کے بعد اگر (۱) جوہر سیکپور یا (۲) جوہر کلال یا (۳) جوہر آتشک میں سے کسی ایک کا استعمال کیا جائے - تو بفضل خدا ضرور فائدہ ہوتا ہے - بشرطیکہ شراب و کباب اور مضرات سے پرہیز رکھا جائے اب ہم ذیل میں آتشک کے چند یونانی مجربات تحریر کرتے ہیں +

نئے اور پُرانے آتشک کے لئے یونانی مجربات

(۱) حب سیما - جو آتشک کے درجہ اول و دوم میں بعد از تنقیہ یعنی مہل مفید ہے نسخہ - سیما - مصطکی - عاقر قرحا - اصل السوس ہر ایک ۲ ماشہ - سم الفالین تکیا

ایک رتی۔ پہلے سیاب اور سم الفار کو ایک لیوے کاغذی کے پانی میں خوب کھل کر یا
پھر عاقر قرحا اور مصطکی وغیرہ ملا کر سب کی ساٹھ گولیاں بنائیں اور پندرہ روز ہر روز ایک
گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ہمراہ فوراً بعد از غذا دیتے رہیں +
غذا۔ بے نمک روغنی روٹی دیں تو زیادہ مفید ہوتی ہے +

پرمہر ترشی و شیرینی۔ گڑ اور تیل وغیرہ سے +

(۲) جب کتھ جو آتشک کے درجہ دوم و سوم میں مفید ہے نیز سوداوی امراض اور وجع المفاصل

میں مفید ہے +

نسخہ۔ کافور، سیکیور، مصطکی سفید، کتھ یا پڑیا ہر ایک ایک تولہ سب کو پانی یا عرق بیان میں پس
کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ان میں سے ایک گولی روزانہ صبح کے وقت مویر منقہ
کے اندر رکھ کر پانی کے ساتھ نگلوائیں۔ غذا میں سادہ شوربایا اور برکی وال دیں +

(۳) جو ہر سیکیور یا جو ہر منقہ۔ جوئے اور پڑانے آتشک میں بعد تنقیہ خاص طور پر مفید ہے

نسخہ۔ سیکیور، دارچینہ، سم الفار، ہر ایک ایک تولہ شراب براندی یا تولہ میں کھل کر کے
حسب دستور جو ہر اڑائیں اور اس میں سے چودہ روز تک صبح کے وقت ایک چاول مویر منقہ جس
میں سے بیج نکال دیا گیا ہو، میں رکھ کر اس طرح نگلوائیں۔ کہ یہ دوا دانتوں کو نہ لگنے پائے۔ غذا
میں بے نمک روغنی روٹی دیں۔ پرمہر، گڑ، تیل، ترشی، شیرینی اور گوشت وغیرہ سے +

(۴) جو ہر کلال، جوئے اور پڑانے آتشک میں و سوداوی امراض میں بعد تنقیہ خاص طور پر مفید ہے
نسخہ۔ سیکیور، سم الفار، دارچینہ، پارہ اور شکر فہر ایک ایک تولہ، خالص شراب اور
دوا آتشک کلاب ہر ایک دس تولہ میں کھل کر کے حسب دستور جو ہر اڑائیں بمقدار خوراک ۲ چاول
پیرے کے اندر رکھ کر گولی بنا کر اس طرح نگلوائیں کہ جو ہر مذکور مریض کے دانتوں کو نہ لگنے پائے +

نوٹ:- اگر اسکے کھانے سے گرمی محسوس ہو تو ہر ایک خوراک میں نصف چاول پیکڑی میں کرٹالیا کریں +
غذا۔ بے نمک روغنی روٹی، پرمہر، ترشی، شیرینی، گڑ، تیل، گوشت وغیرہ سے +

(۵) جو ہر آتشک۔ جوئے اور پڑانے آتشک میں بعد تنقیہ مفید ہے +

نسخہ۔ گندھک، آنولہ، سار ایک تولہ، سم الفار، سفید سم الفار، سرخ، ہڑتال، طبقی زرد، شکر فرومی
پارہ، مردار سنگ، سیکیور، نیلا، تھو تھا ہر ایک ۲ تولہ سب کو کھل میں باریک پس کر ایک میر عرق
لیموں میں کھل کر کے خشک کریں۔ پھر دوائے مذکور کو ایک پیالہ گلی میں ڈال کر دوسرے پیالے

کو اُس پر برابر ڈھانک کر کپڑوتی وگل حکمت سے مضبوط کریں تاکہ دھواں نہ نکل سکے۔
 بعدہ چوٹھے پر رکھیں اس طرح سے کہ دو اکا پیالہ آگ پر رہے اور خانی پیالہ اوپر رہے
 پھر بیری کی لکڑی کی ہلکی آنچ کریں۔ اور اوپر کے پیالے پر ایک کپڑا پانی میں بھگو کر رکھ
 دیں اور خشک ہونے پر بار بار اُس کو تر کر کے رکھتے رہیں۔ اسی طرح دو پیر تک ہلکی آنچ
 دے کر پیالہ کو سرد کریں اور اوپر کے پیالہ سے جو ہر کھرچ کر شیشی میں محفوظ رکھیں +
 مقدار خوراک ایک چاول سے دو چاول تک مویز منقہ اریج نکالے ہوئے، یا
 حلوے میں رکھ کر اس طریقہ سے نگلاؤ اُنیں کہ دو افد کو مر بیض کے منہ اور دانتوں کو نہ لگے +
 نوٹ :- مذکورہ بالانشخوں میں چونکہ زہریلی ادویہ شامل ہیں۔ لہذا ان کو نہایت احتیاط
 سے بنانا اور استعمال کرنا چاہیئے +

(۶) عرق عشبہ جو آتشک کے درجہ دوم و سوم اور فساد خون میں مفید ہے :-
 نسخہ - عناب - شاہترہ - گلو سبز - سر بھوکہ - برگ حنا - براؤڈ شیشم - منڈی - بسفاج -
 ہر ایک ۵ تولہ - ہلیا سیاہ - چرائٹہ - ہر ایک ۱۰ تولہ - صندل سُرخ - صندل سفید - لاپٹی کلاں
 گاؤ زبان - پرسیاؤ شاں - ہر ایک ۲ تولہ - سب ادویہ کورات کے وقت گرم پانی میں بھگو
 کر صبح ۹ سیر عرق کھینچیں - خوراک ۲ تولہ صبح اور ۲ تولہ شام پلاؤں +
 فائدہ پُرانے آتشک کیلئے اگر اس میں اگرین فی خوراک پوٹاسیم آیوڈائیڈ ملا کر دی جاوے تو بہت مفید ہوتا ہے +
 (۷) عرق عشبہ مرکب جو آتشک کے درجہ دوم و سوم میں خاص طور پر مفید ہے :-
 نسخہ - عشبہ مغربی ۳۰ تولہ - برادہ چوب عینی - برادہ چوب شیشم ہر ایک ۱۰ تولہ - گل نیلوفر -
 گل بنفشہ - گاؤ زبان - گل نیم - گل سُرخ - شاہترہ - چرائٹہ - منڈی - سر بھوکہ - خار خشک -
 صندلین - صندل سُرخ - صندل سفید ہر ایک ۱۰ تولہ - پوست ہلیا زرد - پوست ہلیا
 کابی - برگ سناہ برگ حنا ہر ایک ۵ تولہ - سب ادویہ کو پندرہ گئے پانی میں شبانہ روز تر
 کر کے کل پانی کا دو تہائی عرق کھینچ لیں - خوراک ۲ تولہ جس میں شربت عشبہ یا شربت
 چوب عینی یا شربت شیشم یا شربت عناب ۳ تولہ ملا کر صبح اور شام کو پلاؤں +

نوٹ :- اس میں بھی فی خوراک اگرین پٹاسیم آیوڈائیڈ ملا کر دینا نہایت مفید ہے +
 (۸) معجون عشبہ جو آتشک کے درجہ دوم و سوم میں بعد تنقیہ مفید ہے :-

نسخہ - عشبہ ۹ تولہ - بسفاج ۴ تولہ - افیموں ایک تولہ - گل سُرخ ۴ تولہ - صندل سفید صندل

سرخ - سنائی - ہر ایک ۲ تولہ - بادیان ۴ تولہ - شند - قند سفید ہر ایک تین پاؤں حسب معمول
مجنون تیار کریں - خوراک ۷ ماشہ ہمراہ عرق غشہ یا عرق غشہ مرکب ۷ تولہ ۶

(۹) مجنون چوب صینی - جو آشک اور سوداوی امراض میں بعد تنقیہ مفید ہے :-

لنخہ - بوزیدان - دار قنفل - قرنفل - جوز بویہ - غنچہ گل سرخ - عود ہندی - ابریشم مقرض
ہر ایک سوایا پنج ماشہ - لاجورد مغسول - دروہ عطرلی - خصیۃ الثعلب - شقائق ہندی
سنبل الطیب - سورنجاں - ہر ایک ۷ ماشہ - پوست ہلیہ کابلی - ہلیہ سیاہ - آمہ منقی -
ترید سفید - اسطوخودوس - بہمن سرخ - بہمن سفید - زرنباوہ - بادرنجبویہ - ہر ایک سارٹھ
دس ماشہ - افیموں - بسفاج منستی - ہر ایک ایک تولہ ۵ ماشہ - چوب صینی اعلیٰ چھٹا
سوا تولہ - شرد خالص مصفی سوا سیر - تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر شند میں ملا کر مجنون بنائیں
خوراک ۷ ماشہ ہمراہ عرق غشہ یا عرق غشہ مرکب ۷ تولہ ۶

(۱۰) عرق ماء الجبن - جو آشک کے پڑانے اور کمزور مریضوں میں مفید ہے :-

لنخہ - پوست ہلیہ زرد - پوست ہلیہ کابلی - ہلیہ سیاہ - برگ بکائن - پوست بکائن
پوست نیم - تخم نیم - گل بیجا سارہ - گاؤ زبان - تخم کاسنی - بیج کاسنی - ہرن کھری - مخز
تخم کمر ہندی - مخز تخم آمہ منقی - پوست ہلیہ کشنیز خشک - پوست درخت مولسری -
گلوبین ہر ایک ۱۰ تولہ - شامترہ - چرائٹہ - سر بھوک - برگ حنا - ابریشم - برادہ صندل
سرخ - برادہ صندل سفید - برادہ شیم - غلب الثعلب خشک - گل سرخ - پوست بیج
جھیر بیری - پوست بیج بہیرہ - بیج بھنگ - برگ چنبیلی - برادہ آنوس - عتاب - بیج
نیشکر - ہر ایک ۵ تولہ - مخز فلوس آدھ سیر - ماء الجبن پاؤ سیر - مجبٹھ پاؤ سیر - سب کو ۴ سیر پانی
میں اگر میوں میں ۱۲ گھنٹے اور جاڑوں میں چوبیس گھنٹے بھگو کر ۱۶ سیر عرق کھینچیں - خوراک ۱۰ تولہ
(۱۱) عرق مصفی خون - جو آشک کے بن خون کی غذائی اور باقیانہ مادہ کی تھیکو اسطے مفید ہے :-

لنخہ - برگ نیب - پوست نیب - پوست بکائن - برگ بکائن - پوست کپناں - پوست
مولسری - دودھی خورد - برگ بھنگرہ سیاہ - شناخ برگ جوانہ - پوست گولر - برگ حنا -
منڈی - شامترہ - سر بھوک - دھماہ - چوب بھیسار - گل بنیاوہ - گل سرخ - کشنیز خشک - صندل
سفید تخم کاسنی - بیج کاسنی - مجبٹھ برگ سادہ - برادہ چوب نیم ہر ایک ۱۰ تولہ تمام ادویہ کو ۶ سیر پانی میں ایک رات
دن ترکیں بعد ۱۳ سیر عرق کھینچیں کبھی اس نسخہ میں تخم نیب - تخم شامترہ - مخز افیموں - بسفاج ہندی - گلوبین

عناصیب جنس - جراثیم ہر ایک وس تو لے اور اضافہ کر دیا کرتے ہیں۔ خوراک ۱۲ تولہ *
 مرض آتشک کا مقامی علاج - مرہم رسپیور - مرہم شگرف - مرہم سیاہ - مرہم فرنگ -
 مرہم سفید - مرہم چوبیانی ان میں سے کسی ایک کا استعمال کریں یا یہ مرہم استعمال کریں -
 (۱۲) مرہم دافع آتشک - نسخہ - مروار سنگ - خاکستر زمرہ ذرہ ذرات سفید ہر تال
 گودنی اکوٹلوں کی آگ پر جلائی ہوئی (الپچی خور و معہ پوست ہر ایک ۲ ماشہ سیلکھری - کافیور -
 کباب چینی ہر ایک ۳ ماشہ - طباشیر سفید ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر کپڑے میں چھان لیں
 اور روغن زرد میں رجو سو مرتبہ پانی میں دھویا گیا ہو ملا کر زخموں پر لگائیں *
 (۱۳) ضماد - جو آتشک کی سوزش اور زخموں وغیرہ کے لئے مفید ہے *
 نسخہ - سفیدہ کا شغری - رسوت - کافیور - ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر اور حسب
 ضرورت لعاب ریشہ خٹمی نکال کر اس میں ملا کر ضماد کریں *
 (۱۴) ہروغن - جو اعضا کی خشکی میں جو مرض آتشک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے - مفید ہے :-
 نسخہ - سفیدہ کا شغری ۶ ماشہ کور و غن گل - روغن چنبیلی - موم زرد ہر ایک ایک تولہ - اور
 روغن گاؤ ایک تولہ (جو اکیس بار دھویا گیا ہو) میں گچھا کر اعضا پر ملیں *

آتشک مجازی

اردو نام (موز)	طبی نام (جبریا)	ڈاکٹر نام
آتشک مجازی	قرحہ رخوہ	سافٹ شینگر Soft Chancre
ناپاک زخم	قرحہ زہریلہ	

کیفیت مرض - یہ ایک قسم کا مقامی متعدی زخم ہے جو ناپاک مجامعت (زنا) سے
 عضو تناسل پر ہو جایا کرتا ہے۔ اسی لئے میں نے اس کا نام ناپاک زخم رکھا ہے۔ اس مرض
 کا باعث بھی ایک خاص قسم کا جراثیم ہے جس کو سب سے پہلے ڈاکٹر ویوکرے نے دریافت
 کیا تھا۔ اس زخم کا مواد نہایت متعدی ہوتا ہے۔ مگر وہ خون میں داخل ہو کر کسی قسم کی اذیت
 یا نقصان نہیں پہنچا سکتا *

نوٹ :- آتشک مجازی جس کے لئے قرحہ زہریلہ کا لفظ بھی نہایت موزوں ہے حقیقت ایک قلعی
 متعدی زخم ہے جو اگر زیادہ پھیل جائے تو اس سے عضو تناسل وغیرہ گل جاتا ہے (قرحہ آکالہ) اور اگر

اس کا مناسب علاج کیا جائے تو دو تین ہفتہ میں وہ بالکل اچھا بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن آتشک حقیقی کی طرح آتشک مجازی کا زہر خون میں سرایت نہیں کر جاتا بلکہ وہ محض مقامی ہی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آتشک مجازی کے اچھا ہو چکنے کے بعد فسلوات خون مثلاً شور آبلی یا داغ وغیرہ جسم پر نمایاں نہیں ہوتے اور نہ ہی آتشک کے سبب دماغ یا اعصاب یا ہڈیوں وغیرہ کے امراض واقع ہوتے ہیں مگر چونکہ عوام الناس دو نوع قسم کی آتشک میں کچھ فرق اور تمیز نہیں کرتے اس لئے جب مجازی آتشک کے مریض دو تین ہفتہ کے علاج سے قطعی طور پر اچھے ہو جاتے ہیں تو یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ درحقیقت آتشک خواہ کبھی قسم کا ہو دو تین ہفتہ کے علاج سے کلی طور پر اچھا ہو جاتا ہے مگر اس سخت غلطی سے بچا رہے وہ مریض جو آتشک حقیقی میں مبتلا ہوتے ہیں دو تین ہفتہ علاج کر کے صحت یابی کا یقین کر کے علاج کو جاری نہیں رکھتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ساری عمر طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا رہتے ہیں۔

اسباب مرض۔ اس مرض کی چھت جو عموماً اس مرض کی مریضہ عورت کے ساتھ مجامعت کرنے سے لگ جاتی ہے۔

علامات مرض۔ مواد لگنے کے عموماً چوبیس گھنٹہ بعد عضو تناسل پر خارش ہو کر ایک یا چند ٹھنسیاں نمودار ہوتی ہیں جن میں تیسرے روز رطوبت پیدا ہو کر آبلہ بن جاتا ہے۔ چوتھے یا پانچویں روز رطوبت پیپ میں بدل جاتی ہے۔ اور وہ آبلہ ٹوٹ کر ایک زخم بن جاتا ہے یہ زخم مرووں میں حشفہ یا اس کی جلد کے اندر مجری البول کے منہ پر یا اس کے اندر یا عضو تناسل کی جلد پر اور عورات میں بہلے اندام نہانی پر یا اندام نہانی کے اندر کبھی فم رحم پر پیدا ہوتا ہے۔ اس زخم کے پیدا ہونے ہی جنگاسہ کے غدود متورم ہو جاتے ہیں جن میں عموماً پیپ پڑ کر بدھیں بن جاتی ہیں جو بالآخر پھٹ کر زخمی ہو جاتی ہیں۔ آتشک مجازی کا زخم گہرا ہوتا ہے۔ اس کے چاروں طرف ورم۔ کنارے صاف اور قدرے ابھرے ہوئے۔ زخم کی سطح کرم خوردہ سی۔ رنگت خاکستری اور اس سے بکثرت مواد خارج ہوتا ہے عضو داؤف متورم اور اس میں درد اور سوزش ہوتی ہے۔ اگر مریض کثیف اور شرابی ہو تو زخم بہت جلد پھیل جاتا ہے عضو تناسل کی جلد یا خود عضو مذکور گل سڑ جاتا ہے جس سے مریض کو نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مدت اس زخم کی تین سے آٹھ ہفتے تک ہوتی ہے۔

اگرچہ صفحات گذشتہ پر آتشک حقیقی کی تشخیصی علامات تحریر کی جا چکی ہیں لیکن یہاں پر

آتشک حقیقی و آتشک مجازی کی علامات خاصہ و فارقہ کو پھر لکھ دیا جاتا ہے :-

(۱) آتشک حقیقی میں مجامعت سے تین چار ہفتہ بعد ایک راحت سُرُخ اُبھاریا زخم نمایاں ہوتا ہے مگر آتشک مجازی میں مواد لگنے کے عموماً چوبیس گھنٹے بعد پہلے پھنسی پیدا ہوتی ہے جو تیسرے روز آبلہ میں بدل جاتی ہے اور پھر وہ آبلہ پھٹ کر زخم بن جاتا ہے +

(۲) آتشک حقیقی میں سُرُخ اُبھاریا زخم مذکور کے ظاہر ہونے کے ہفتہ عشرہ بعد کنج ران یعنی جنگاہ کی گلیاں متورم ہو کر سخت ہو جاتی ہیں مگر ان میں عموماً پیپ نہیں پڑتی لیکن آتشک مجازی میں زخم کے پیدا ہونے ہی جنگاہ کی گلیاں متورم ہو کر عموماً پاک جاتی ہیں یعنی ان میں پیپ پڑ جاتی ہے +

(۳) آتشک حقیقی کا زہر خون میں سرایت کر جاتا ہے جس سے مریض طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن آتشک مجازی کا زہر خون میں بالکل سرایت نہیں کرتا مگر کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آتشک حقیقی و مجازی دونوں ایک ہی وقت میں واقع ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں آتشک حقیقی کی تمام علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں +

(۴) آتشک حقیقی کا علاج کم و بیش دو سال تک کرنا ضروری ہوتا ہے مگر آتشک مجازی صرف چند ہفتوں کے علاج سے بالکل اچھا ہو جاتا ہے +

(۵) آتشک حقیقی کا زہر چونکہ خون میں سرایت کر جاتا ہے اس لئے اس میں خاص خاص اودیات عرصہ تک کھلائی ضروری ہوتی ہیں مگر چونکہ آتشک مجازی محض ایک مقامی زخم ہوتا ہے اس لئے مناسب مقامی علاج تو اشد ضروری ہوتا ہے البتہ اگر احتیاطاً مکتبات سیاب وغیرہ بھی کھلائے جائیں تو مضائقہ نہیں +

علاج ڈاکٹری - زخم کو بالکل صاف رکھنا اشد ضروری ہے اور اس کے دھونے کے لئے بہترین دو اہلیک واش ہے جو ایک حصہ کیلومل اور ۱۴ حصہ لائٹ و اٹر بلیم ملانے سے بنتی ہے اپنا پچھلیک واش سے زخم کو بخوبی صاف کر کے پھر اس پر خالص آئیوڈولم یا آئیوڈول چھڑک کر ڈریس کریں اور ہر چوتھے گھنٹے ڈریسنگ کو بدلتے رہیں +

نوٹ : آئیوڈول فارم کی بدبو ناگوار معلوم ہوتی ہو تو اس کی بجائے آئیوڈول یا ارستول اور زیر و فارم استعمال کریں +

اگر چند روز کے مذکورہ بالا علاج سے زخم کی حالت اچھی نہ ہو بلکہ اس کی سطح بد نمازروی مائل ہو تو نائٹریٹ آف مرکری یا خالص کاربالک ایسڈ وغیرہ سے سطح زخم کو جلاویں

جس سے فاسد انگور جل کر گر جاتا ہے اور نیچے سے زخم کی صحت نہا مسرغ سطح نکلی آتی ہے جس پر بطریق مذکور آئیوڈوفارم وغیرہ ڈریں کرنے سے جلد آرام ہونے لگتا ہے +
 اگر مریض کے تحتہ نہ کئے ہوئے ہوں تو حشفہ کی جلد کو اوپر اٹھا کر زخم کو بلیک واش سے نہایت اچھی طرح سے دھونا چاہیے بلکہ ایسی صورت میں بلیک واش میں ذراسا المنٹ کر کے حشفہ اور اس کی جلد کے درمیان رکھ دینا چاہیے مستورات میں بہائے اندام نہانی کے درمیان پارچہ مذکور کو رکھنا چاہیے تاکہ زخم کا زہر بلا مادہ دوسری جگہ لگ کر اور زخم نہ پید کر دے +
 اگر زخم بڑھ جائے تو مریض کو ایک دو گھنٹہ تک آب گرم میں بھلاویں یا عضو متاثر کو آدھے گھنٹے تک گرم بلیک واش میں رکھیں +

کبھی خلاف حشفہ کے نیچے مواد جمع رہ کر باعث سخت درد ہوتا ہے اور اس سے حشفہ وغیرہ جلد گل کر مردار پڑنے لگتا ہے پس ایسی صورت میں فوراً شگاف وغیرہ دے کر اخراج مواد کے لئے راستہ کرنا چاہیے اور مردار ساخت کو صاف کر کے بطریق مذکور آئیوڈوفارم سے ڈریں کرنا چاہیے +

اگرچہ آتشک مجازی کا زہر خون میں موجود نہیں ہوتا لیکن اگر داخلی طور پر مرکبات سیلاب کا استعمال کیا جائے تو اس میں شک نہیں کہ زخم جلدی رو بہ صحت ہونے لگتا ہے۔ پس حسب ضرورت مرکبات سیلاب مذکورہ آتشک حقیقی کام میں لایں +

پہلے ایک ہلکا سہلن کر پھر اندرونی طور پر مصفی خون و مقوی ادویہ دینے سے جلد آرام ہو کر تباہی +
 اگر بھیس ہو جائیں تو ان کو شگاف دیکر اینٹی سیکٹ پر ڈریں گیں اگر مریض کمزور ہو تو غذا مقوی دیں اور اندرونی طور پر سارپریلا کا استعمال کریں +

علاج طبی۔ اگرچہ اس قسم میں عام بدن کے خون میں کوئی خرابی نہیں ہوتی تاہم بنظر احتیاط و بغرض حفظ ما تقدم داخلی طور پر نسکین تصفیہ خون کے لئے یہ نسخہ پلائیں
 نسخہ شامیرہ۔ چرائٹہ۔ سر بھو کہ۔ منڈی ہر ایک ۵ ماشہ۔ عتاب ۵ عدد۔ یلیہ سیاہ
 صندل مسرغ ہر ایک ۵ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت عتاب ۴
 تولہ ملا کر پلائیں اگر موسم سرد ہو تو بجائے صندل مسرغ کے اسی قدر عشبہ مغربی اضافہ کریں
 اور شام کے وقت بخون عشبہ ۵ ماشہ ہر اہ عرق عشبہ ۸ تولہ شربت عتاب ۴ تولہ ملا کر پلائیں
 باقی مندرجہ ذیل علاج خارجی کام میں لائیں +

مرہم فرنگ مفید آبلہ فرنگ :- کافور سنگ جراثیم ہر ایک ۲ ماشہ - مردار سنگ ایک ماشہ -
توتیاے کرمانی و رال ہر ایک ایک تولہ - کچھ سفید سوا تولہ موم سفید ۲ ماشہ - روغن گاؤ ۴ تولہ -
سب ادویہ کو باریک کوٹ کر اور کپڑے میں چھانیں پھر موم اور روغن کو گچھا کر نیچے اتار کر سب
ادویہ کو اس میں ڈال کر باہم ملاویں اور پھر سات مرتبہ مرہم مذکور کو پانی سے دھو کر کسی چینی کی کبلی
میں رکھ چھوڑیں اور وقت ضرورت صاف کپڑے پر لگا کر زخم پر لگائیں +

مرہم سفید مرہم آتشک مجازی :- سفیدہ کاشغری (دھویا ہوا) مردار سنگ ہر ایک
ڈیڑھ تولہ - کیترا تین ماشہ - رسوت تین ماشہ - افیون ایک ماشہ - کافور ۲ ماشہ - موم سفید ڈیڑھ تولہ
گل روغن ۴ تولہ - لعاب ہمدانہ ۲ ماشہ - سفیدی تخم مرغ ایک عدد - پہلے موم و روغن کو گچھا کر
نیچے اتاریں پھر سب ادویہ کو کوٹ چھان کر چھتیار رکھتی ہوں اس میں ڈال کر خوب ملاویں
بندہ لعاب ہمدانہ اور سفیدی تخم مرغ ملاویں اور کام میں لاویں +

مرہم رال مفید قرعہ خبیثہ :- رال سفید آب قلعی - دم الاخوین - مردار سنگ - توتیاے
کرمانی - سیندور - گلنار - فوفل سوختہ ہر ایک ایک حصہ - موم دو حصہ - روغن گاؤ تین حصہ
پہلے توتیا کو ایک مٹی کی رکابی وغیرہ میں آگ پر رکھ کر بھونیں - پھر دیگر ادویہ کو باریک کوٹ
چھان کر اور روغن موم کو باہم ملا کر بطریق مذکور مرہم تیار کر کے کام میں لاویں +

مرہم چوب چینی مفید قرعہ خبیثہ :- مردار سنگ - شکر ف ہر ایک سات ماشہ - کات
ہندی - چوب چینی ہر ایک ۱۲ ماشہ - موم سفید ۲ تولہ - مسکہ گاؤ آٹھ تولہ - بطریق معمول مرہم
بنا کر کام میں لاویں +

ذرورد افخ زخم آتشک :- پُرانا چمڑا - کاغذ آدمی کے سر کے بال - زرد کوڑی -
سپاری - شاخ گوزان - پھٹکری - ہر ایک سوختہ - ان میں سے پہلی تین دوائیں ایک
ایک حصہ اور دوسری چار دوائیں دو دو حصہ - مردار سنگ - کندر - سفیدہ کاشغری
شستہ - رال - گل ارمنی ہر ایک تین تین حصہ - سب ادویہ کو باریک پس کر پھر چھان
کر کے رکھ چھوڑیں - اور وقت ضرورت زخم کو روغن گل سے چرب کر کے اوپر سے ذرور
چھڑک دیں +

داخلی طور پر جب سیما یا حب رسپور یا عرق غشہ وغیرہ بھی کھلاویں پلاویں جس
سے زخم بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے +

توشہ - یاز

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
توشہ	توشہ	Yaws. یاز
توشہ	توشہ	Framboesia. فرامبے دیا

(نوٹ) (۱) یاز (Yaws) ایک افریقی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں رس بھری یا توت

اسی طرح فرامبے دیا ایک لاطینی لغت ہے جس کے بھی یہی معنی ہیں +

(۲) اطباء یونانی نے اس مرض کو توشہ یا توشہ کے نام سے بیان کیا ہے اور بقول اُن کے اس مرض

میں جو پھنسی نکلتی ہے چونکہ وہ شکل میں سیاہ توت کے مشابہ ہوتی ہے یا اُس کا زخم توت کی مانند

ڈالنے دار ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو توشہ یا توشہ کے نام سے نامزد کیا گیا ہے +

تعریف مرض - یاز ایک توحیدی مرض ہے جو ایک قسم کے خرویدنی کرم ٹریپو نیما پرنی نیو

(T. Pertenu) کے سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض میں رس بھری یا توت

کی مانند جسم پر دانہ دار ساخت کے مخصوص ابھار پیدا ہو جاتے ہیں نیز مریض کو بخار بھی ہوتا ہے

اسباب مرض - یہ مرض منطقہ حارہ کے بہت سے مقامات خصوصاً ولسٹ اینڈیز جزیرہ مغرب

الہند (فجی سیلون (انکا) اور جاوا وغیرہ میں عام طور پر ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر مقامی باشندے اس میں

مبتلا ہوتے ہیں۔ یورپی لوگوں میں یہ مرض بہت شاذ ہوتا ہے۔ بچے خاص طور پر اس مرض کے لئے

مستعد ہوتے ہیں۔ اور مرد و عورت ہر دو کو یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ اس کا سبب ٹریپو نیما پرنی نیو

(T. Pertenu) ایک کرم ہوتا ہے جو ٹریپو نیما پرنی ڈم (T. Pallidum) سے بہت کچھ ملتا

جلتا ہے۔ مرض یاز مرض آشک سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ مرض آشک نہیں

اس کی چھوت ہاتھ پاؤں وغیرہ کی خراش شقاق یا زخم وغیرہ کے ذریعے لگتی ہے +

ماہیت مرض - (پیتھالوجی) اس مرض میں اعضاء جسم میں کوئی مرضی تغیرات واقع

نہیں ہونے جیسا کہ مرض آشک میں ہوتے ہیں اور ٹرائین کی دیواروں کی اندرونی جھلی میں دم نہیں ہوتا

اس کی ساخت میں دانہ دار پھنسیاں ہوتی ہیں جن کی ترکیب میں ریشہ دار ساخت (فائبرس ٹشو) کا

غلاف اور اُس کے اندر کریات ذراتی (گرینولیشن سیلز) اور کریات مائٹ الدم (پلاسما سیلز) ہوتے ہیں

علامات مرض - بعض محققین بیان کرتے ہیں کہ اس مرض میں پہلے ایک محدود ابتدائی زخم ہوتا

ہے لیکن اکثر مریضوں میں یقیناً ظاہر نہیں ہوتا پھنسیوں کے ظاہر ہونے سے کچھ عرصہ پہلے یہ مرض جسم میں پوشیدہ رہتا ہے اور اس زمانہ حضانت مرض میں مریض بڈیوں اور جوڑوں میں مبہم دردوں کی جو رات کے وقت زیادہ ہوتی ہیں شکایت کرتا ہے۔ سرور و اور بخار بھی ہوتا ہے اس کے بعد دانے (ارپ شمز) نمودار ہوتے ہیں جہاں دانے پیدا ہوتے ہیں اس جگہ کی جلد بے آب پھسکی اور چھلکے دار ہو جاتی ہے۔ پھر جسم پر پہلے پن کے سر کے برابر پھنسیاں ظاہر ہوتی ہیں جو بتدریج بڑھ کر مٹریا چھوٹے اخروٹ کے برابر ہو جاتی ہیں کئی ایک ایسی پھنسیاں باہم مل کر بڑے بڑے ابھار بن جاتے ہیں۔ پھر ان پھنسیوں کے اوپر سے چھلکا سا اتر جاتا ہے۔ اور نیچے سے سُرخ مائل مسے کی مانند سطح ظاہر ہو جاتی ہے۔ جو رس بھری اور سیاہ قوت کے بہت مشابہ ہوتی ہے۔ ان پھنسیوں سے سفیدی مائل زرد رنگ کی رطوبت رستی ہے۔ جو خشک ہو کر زرد رنگ کا کھرنڈ یا چھلکا بنا لیتی ہے جس کو اگر اسی طرح رہنے دیا جائے تو وہ جمع ہو کر ایک مخروطی ابھار بنا لیتی ہے جو تشکی زخم (روپیہ) وغلیٹیک (روپیہ) کے مشابہ ہوتا ہے۔ اگر یہ کھرنڈ علیحدہ کر دئے جائیں تو انکی جگہ بار بار نئے کھرنڈ بن جاتے ہیں یہ مرض زیادہ تر حیرہ معقد اور اعضائے تناسل پر ہوا کرتا ہے راطیہ یونانی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن جسم کے دیگر مقامات پر بھی ہو جاتا ہے اور عشاءِ مخاطی بھی اس سے محفوظ نہیں رہتی یعنی یہ مرض کبھی جسم کی استری جھلی پر بھی نمودار ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں دانے پے در پے نکلتے ہیں۔ تو بخار ہو جاتا ہے اور اعضا میں درد ہوتا ہے۔ ان دانوں یا سخت پھنسیوں کی تعداد بھی مختلف ہوتی ہے چنانچہ کبھی تو وہ صرف چند ایک ہوتی ہیں۔ اور کبھی ان سے سارا جسم بھرا ہوا ہوتا ہے۔ بالآخر یہ سخت پھنسیاں خشک ہو سکڑ جاتی ہیں۔ اور وہاں پر ہلکے رنگ کے داغ یا نشان باقی رہ جاتے ہیں۔

مدت مرض۔ اس مرض کی مدت بہت مختلف ہوتی ہے چنانچہ بعض اوقات نوچھ مہینے کا اندر اندر ہی تمام علامات مرض رفع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات یہ مرض ایک سال یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک رہتا ہے۔

عوارضات مرض۔ اس مرض سے پرانے مریضوں میں دیگر علامات مرض بھی جو غالباً سر ہونٹوں پر ٹپنیو، کرم کے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔ ظاہر ہو جاتی ہیں مثلاً بڈیوں کے اوپر کی جھلی متورم ہو جاتی ہے (پیری اوستانیٹس) اور مفاصل یعنی جوڑ بھی متورم ہو جاتے ہیں (آرتھرائٹس) اور جوڑوں کی بیرونی اور اندرونی جھلیاں بھی متورم ہو جاتی ہیں (ڈیٹوسائٹووائٹس) اور ان میں زخم پڑ جاتے ہیں

جو مزمن صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ہڈیاں گل کر بوسیدہ ہو جاتی ہیں (کیڑ بڑ آف بونز) اور تالو و منہ میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ اور یہ علامات مرض یاز نڈلانی، ٹر شری یاز یعنی مرض یاز کے تیسرے درجہ کی علامات خیال کی جاتی ہیں۔ اور جزائرفنجی میں جو اس قسم کا مرض ہوتا ہے تو اس میں عام طور پر ایسی ہی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور مشاہدین فنجی یعنی جزائرفنجی میں اس مرض کے مشاہدین محققین نے اس امر کو بھی مشاہدہ کیا ہے کہ تشک کی طرح مرض یاز کے مابعد کے امراض میں بھی لے بڑیا لو کو موٹرائیکسی وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ اور جزائرفنجی کے باشندوں میں جن میں کہتے ہیں کہ مرض تشک نہیں ہوتا ہے نیز وغیرہ امراض پائے جاتے ہیں جو اس امر کی ایک قوی دلیل ہے۔ کہ یہ حقیقت مرض یاز کے مابعد کے عوارضات یا امراض ہوتے ہیں۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص آسان ہے کیونکہ اس کی پھنسیاں یا دالے خاص قسم کے ہوتے ہیں لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مرض تشک اور مرض یاز دونوں اکٹھے پیدا ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں تشخیص بہت مشکل ہوتی ہے لیکن تعامل ویشرینی (ویشرین ری ایکشن) مرض تشک کی تشخیص کا قطعی فیصلہ کر دیتا ہے جزائرفنجی البندرو لیٹ انڈیز) میں یہ مرض بچوں میں بکثرت پایا جاتا ہے پس ان کے مختلف امراض کی تشخیص میں ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھیں۔

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا بحیثیت مجموعی بالکل اچھا ہوتا ہے۔ بچے اور کمزور نوجوان بعض وقت اس مرض سے مر جاتے ہیں لیکن باوجود اسکے کہ اس مرض میں لوگ بکثرت مبتلا ہوتے ہیں اس کے امدات بہت کم ہوتی ہیں علاج ڈاکٹری حفظہ تقدم مرضیان یاز یا مرضیان توشہ سے معاشرت یا ل جو انہیں کھنا چاہیے۔ اور جن لوگوں میں اس مرض کی چھت لگے ہوئے کا شبہ ہو ان کو حتی الامکان یاز ہڈیلز یعنی اس مرض کے مخصوص پتلاؤں جیسا کہ جزائرفنجی میں اس مرض کے مریضوں کیلئے مخصوص عملات یا اسپتال بنے ہوئے ہیں میں رکھنا چاہیے۔

علاج شافی۔ سالورسان یا نیو سالورسان اس مرض کیلئے خاص دوئے شافی ہے چنانچہ اگر گرم کی ایک ہی جلدی پکڑی سے اکثر مرض فوراً ترک جاتا ہے۔ اور دوسری پکڑی کریم کی اکثر ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ گرم تشک (ٹریو پوٹا آف فگلس) کی نسبت گرم توشہ (ٹریو پوٹا آف یاز) اس علاج سے آسانی ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج طبی۔ قانون شیعہ شرح اسباب اور اکیہ اعظم و خیر و کتب طبیہ میں اس مرض کا مختصر بیان ہے بقول اطباء یونانی بھی یہ مرض زیادہ تر تھار متعقد اور فرج میں ہی ظاہر ہوتا ہے چونکہ جدید تحقیقات سے وہی علاج جو کہ مرض تشک میں مفید ہے۔ اس مرض میں بھی مفید ہے پس جو علاج طبی مرض تشک میں بیان کیا گیا ہے۔ وہی علاج اس مرض میں بھی مفید ہے۔

سوزاک

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
سوزاک سوزاک سیلان زہری گنورھیا Gonorrhoea.

کیفیت مرض۔ سوزاک ایک چھت و امرض ہے جس میں پیشاب کی نالی متورم ہو کر اس سے پیپ آنے لگتی ہے۔ اس کا باعث بھی ایک خروبینی جرثومہ ہے۔ جسے ڈاکٹری اصطلاح میں گونوکاکس (Gonococcus) یعنی جرثومہ سوزاک کہتے ہیں جو کہ مریض کی پیپ میں پایا جاتا ہے۔ حضرت انسان کے سوا اور کسی حیوان کو یہ مرض نہیں ہوتا +

نوٹ (۱)۔ پیشاب کی نالی (یوریتھرا) میں اور بھی کئی اسباب سے ورم ہو کر پیپ آنے لگ جاتا کرتی ہے مثلاً اگر حائضہ کے ساتھ جماع کیا جائے یا ایسی عورت کے ساتھ جماع کیا جائے۔ کہ جس کو سفید رطوبت (لیوکوریا۔ سیلان الرحم) آتی ہو۔ تب بھی نائزہ متورم ہو جاتا ہے پیشاب بل کر آنے لگتا ہے اور پیپ آنے لگتی ہے۔ مرض نفرس (گاؤٹ) کے مریض جن کا پیشاب کٹھا ترش ہوتا ہے جب شراب و کباب اور مرج مصلح زیادہ پیتے کھاتے ہیں تب ان کے پیشاب میں بھی جلن ہو کر نائزہ متورم ہو جاتا ہے وغیرہ۔ ایسا ہی بل خضیہ فغانی (صفہ ۹۹) میں بھی نائزہ سے پیپ آنے لگتی ہے +

لیکن مذکورہ بالا اسباب سے جب نائزہ میں ورم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے یا پیشاب سوزش سے آنے لگتا ہے تو اسے سوزاک نہیں کہتے کیونکہ نہ تو وہ ورم متعدی ہوتا ہے اور نہ اس کی پیپ میں سوزاک کے جراثیم ہوتے ہیں۔ ایسے ورم نائزہ کو ڈاکٹری میں "سپیل یوریتھرائٹس" طب میں "ورم مجری بؤل" کہتے ہیں۔ ورم نائزہ اور سوزاک میں اگرچہ مرض کے حالات دریافت کرنے سے تشخیص ہو سکتی ہے لیکن پیپ کا خروبینی امتحان کرنے سے کامل تشخیص ہو جاتی ہے +

(۲) مردوں میں سوزاک کا زخم پیشاب کی نالی کے عموماً نگے جیسے اسپاری والے جیسے ہیں ہوتا ہے لیکن کبھی وہ بڑھ کر اس کے پچھلے جیسے میں بلکہ غڈ مذی (پراسٹیٹ گلیٹڈ مشانہ) و خضیہ فوقانی (ڈی ڈی مس) تک جا پہنچتا ہے بعض مریضوں میں جراثیم سوزاک خون میں سرایت کر کے اس کو متعفن اور زہریلا کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت کو سرایت جرثومہ سوزاک (گونوکاکس انفیکشن) کہتے ہیں۔ جس کو اب ایک مستقل مرض مانا جاتا ہے۔ اسلئے ہم نے بھی اس کو سوزاک کے بعد ایک مستقل مرض کی حیثیت

سے لکھ دیا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر سوزاکی گٹھیا وغیرہ ہو جاتا ہے کبھی خون کے متعفن ہو جانے سے جو پریجا بجا پھوڑے نکل آتے ہیں اور کبھی دل کی اندرونی جھٹلی میں ورم ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں عورتوں میں سوراخ بول کے علاوہ کبھی یہ مرض گردن رحم تک جا پہنچتا ہے جس سبب سے رحم اور پیڑوں کے بہت سے امراض اور تکالیف ہو جاتی ہیں۔ غرضیکہ سوزاک ایک ایسا خبیث مرض ہے کہ جس سے اور کئی امراض مثلاً (۱) بند (۲) گٹھیا (۳) خونی پیشاب (۴) پیشاب کا بند ہو جانا (۵) ورم خصبہ (۶) ورم مثانہ (۷) نامری (۸) سوزاکی آنکھ (۹) خون کا متعفن ہو جانا۔ عورتوں میں (۱۰) ورم گردن رحم (۱۱) ورم رحم اور (۱۲) بانجھ پن وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن عام لوگ نادانی سے سوزاک کو ایک معمولی مرض سمجھ کر اس کا مناسب علاج نہیں کرتے حالانکہ یہ ایک نہایت موزی اور خبیث مرض ہے۔

اسباب مرض۔ اس مرض کی ابتدا فاحشہ عورتوں سے ہوتی ہے چنانچہ سوزاکی فاحشہ عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنے سے مردوں کو یہ مرض ہو جاتا ہے لیکن نوجوان عیاش اس مرض میں مبتلا ہو کر اپنی پاکدامن بی بیوں کے دامن عصمت پر بھی اس کا داغ لگا دیتے ہیں۔ بقولے ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبینگے جس سے ان کی زندگی بھی نہایت تلخ ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ گورے رنگ کے اشخاص کو یہ مرض شدید ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض۔ مجامعت کرنے کے بعد اسی وقت نہیں بلکہ عموماً دوسرے تیسرے روز اور کبھی کبھی پانچویں ساتویں روز نازہ یعنی سوراخ بول سُرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ اور اس میں خراش اور جلن ہوتی ہے پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے پھر بلکے نیلگوں رنگ کی پتلی پیپ خارج ہونے لگتی ہے تین چار روز یہ حالت رہ کر علامات شدید ہو جاتی ہیں چنانچہ ورم زیادہ ہو جاتا ہے۔ پیشاب سخت درد اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔ سبزی مائل زرد رنگ کی گاڑھی پیپ زیادہ خارج ہونے لگتی ہے۔ جنگاسہ یعنی چٹروں کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ کمر اور کولھے میں درد ہوتا ہے۔ اکثر بُخار ہو جاتا ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ کجوک مرجاتی ہے وغیرہ۔ کبھی عضو تناسل متورم ہو کر ایسا دردناک ہو جاتا ہے کہ ذرا سا کپڑا بھی چھو جائے تو درد کرنے لگتا ہے۔ اور کبھی کبھی پیشاب کی نالی اس قدر متورم ہو جاتی ہے کہ پیشاب رُک جاتا ہے۔ یا اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ زمین مہفتہ تک ایسی تکلیف کی حالت رہ کر پھر رفتہ رفتہ علامات میں تخفیف ہونے لگتی ہے چنانچہ پیشاب کرنے وقت زبرد درد اور جلن کی شکایت ہوتی ہے۔ پیپ آنی بھی کم ہو جاتی

ہے۔ اگر مناسب و معقول علاج کیا جائے تو دو تین ہفتوں کے بعد پیپ کا آنا بند ہو کر اور پیشاب کی درد اور جلن موقوف ہو کر بالکل آرام ہو جاتا ہے لیکن اگر علاج میں غفلت کی جائے یا بد پریزی کی جائے تو پھر ورم نائزہ (پیشاب کی نالی) کے پچھلے حصے میں جو کہ بہت تنگ ہوتا ہے۔ جا پہنچتا ہے۔ اور عمدہ مادہ دوسرے ہفتے کے اخیر میں ایسا ہوا کرتا ہے تب بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور تھوڑا تھوڑا پیشاب جس میں کسی قدر خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے۔ نہایت درد اور سوزش سے آتا ہے۔ مقام سیون میں درد اور بوجہ محسوس ہوتا ہے۔

دشیرہ

ورم کا پیشاب کی نالی کے پچھلے حصے کی طرف پھیلنا ہمیشہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے شدہ مذی خفیتیں اور مٹی کی خفیلیاں مبتلائے مرض ہو کر طرح طرح کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اور اکثر ایسی صورت سے ہی پھر پُرانا سوزاک ہو جایا کرتا ہے جو مدتوں رہا کرتا ہے جس کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:-

پُرانا سوزاک

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
پُرانا سوزاک سوزاک مزمن۔ زَلَقَہ گلیٹ Gleet.

علاماتِ مرض۔ پُرانے سوزاک میں مدتوں تک تھوڑی بہت پیپ آتی رہتی ہے اور کبھی کبھی پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے پیپ اکثر تیلی لیکن کبھی گاڑھی بھی ہوتی ہے کبھی زیادہ اور کبھی اس قدر کم ہوتی ہے کہ صرف سوراخ بول چپکا ہوا رہتا ہے یا صبح بیدار ہونے پر اس کو دبانے سے ذرا سی پیپ معلوم ہوتی ہے ایسی حالت مدت تک۔ بلکہ برسوں رہا کرتی ہے اور اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایسی حالت میں بھی مجامعت کرنے پر مرد سے یہ مرض عورت کو ہو جاتا ہے۔

جب یہ مرض بہت عرصہ تک رہتا ہے یا بار بار اس کا حملہ ہوتا ہے تو پھر پیشاب کی نالی میں جہاں قرعہ ہوتا ہے وہاں پر کچھ زائد فاسد ریشے پیدا ہو کر یا وہ مقام قرعہ سکر کر نالی کا وہ حصہ تنگ یا قریباً بند ہو جاتا ہے جس حالت کو ڈاکٹری میں سٹرکچر آف یور تھیٹرا اور طب میں ضیق نائزہ کہتے ہیں۔ یہ حالت نہایت تکلیف دہ اور خطرناک ہوتی ہے کیونکہ پیشاب

کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور پیشاب قطرہ قطرہ خارج ہوتا ہے اور کبھی بالکل بند ہو جاتا ہے جس سے مریض کی زندگی نہایت تلخ ہو جاتی ہے۔ پیناہ بخدا! نوٹ۔ اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ جراثیم سوزاک نیم مروجہ حالت میں بہت عرصے تک محاب دار جھلی کی چنٹوں میں چپے رہ سکتے ہیں اس لئے جو شخص ایک بار اس مرض میں مبتلا ہو چکا ہے وہ بظاہر تندرست ہونے پر بھی اس مرض کو دوسرے میں پہنچانے کے قابل ہوتا ہے + شادی۔ مریض سوزاک کو مرض سے شفا ملنے لگی ہو جانے کے چند ماہ بعد شادی کرنی چاہیے +

نوٹ۔ پیپ کا آنا موقوف ہو جانا مرض سوزاک کے رفع ہو جانے کی قطعی و شافی دلیل نہیں ہوتی ایسی صورت میں ایک فیصدی والے نائٹریٹ آف سلورسولیوشن کی نائزہ میں پچکاری کر کے خفیف سوزش پیدا کی جاتی ہے تاکہ پھر پیپ آنے لگے تب اس پیپ کا خروبینی امتحان کر کے دیکھا جاتا ہے کہ آیا اس میں سوزاک کے جراثیم موجود ہیں کہ نہیں۔ اگر موجود نہ ہوں تو مریض اس مرض سے پاک سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ بخوشی شادی کر سکتا ہے +

۱۱ پیپ کا آنا بالکل موقوف ہو جانا (۲) سوراخ بول کا چپک کر بند نہ رہنا (۳) گرم چیزوں مثلاً گوشت۔ انڈے۔ بسن۔ پیاز۔ تیز گرم مصلح۔ سرخ مرچ اور بینگن وغیرہ یا ترشی کھانے سے پیشاب کا جل کر نہ آنا (۴) نیز بعد از جماع پیشاب کا جل کر نہ آنا اور (۵) خصوصاً جنگامہ کی گھٹیوں کا بالکل متورم نہ رہنا یعنی انگلی سے ٹٹولنے پر ان کا محسوس نہ ہونا یا صرف پینے کی وال کے برابر محسوس ہونا بھی ایسی علامات ہیں کہ جن سے مریض کو کہا جاسکتا ہے کہ وہ مرض سوزاک سے شفا یاب ہو گیا ہے +

علاج ڈاکٹری۔ سوزاک کے علاج کو بھی تین حصوں پر تقسیم کر کے لکھا جاتا ہے :-

(۱) حفظ ما تقدم (۲) علاج سوزاک شدید اور (۳) علاج سوزاک مزمن یا زلقہ یعنی پُرانا سوزاک۔ اس کے بعد عوارضات سوزاک کا مختصر بیان کیا جائیگا +

(۱) حفظ ما تقدم پر سبزی گاری و صفائی اور اعتدال کی زندگی بسر کریں اور ان دشمن جان و ایمان بازاری حسیمنوں نازنینوں سے ہرگز محبت نہ کریں بلکہ ان کی طرف نگاہ بھی نہ کریں ورنہ یہ آپ کا ایمان آپ کی آبرو اور آپ کا زوال لیکر داغ عیاری عذاری کے علاوہ آپ کے دل و جگر پر داغ سوزاک و آتشک بھی لگا دینگی۔ پس اسے نوجوانو!

میرا کہا مانو اور ان حیا سوز و جاں سوز شعلہ رخوں کی طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھو اور اگر کبھی بھولے سے ان پر نظر جا بھی پڑے تو یہ دو شعر دل میں پڑھ لیا کرو اور خدا سے دعا مانگو کہ وہ تمہیں نیکی اور پرہیزگاری کی توفیق دے۔ آمین ۵

یہ بازاری پری پیکر میں بس آفت کے پرکالے بہت سوزاک والے ہیں بہت میں آتشک والے ذرا بھی عقل والے ہو تو ان پر ہونہ متوالے پری پیکر نہیں یہ سانپ ہیں گویا کہ بچن والے مشتبہ مجامعت کے بعد پیشاب کرنا اور عضو تناسل کو گرم پانی اور صابن سے دھونا اور پھر دس فیصدی والے کلیسرین سولوشن میں دس فیصدی کے پروٹارگول سولوشن کے چند قطرات بذریعہ ذرا پر مجری بول یعنی پیشاب کی نالی میں ٹپکا کر انہیں پانچ منٹ تک اندر رکھنا اور پھر دس فیصدی کیلوف والی مرہم کو حشفے پر لگانا کہتے ہیں کہ ایسی تدابیر ہیں کہ جن سے سوزا ہونے کا اندیشہ رفع ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسی تدابیر پرہیزگاری کے مقابل بالکل بیچ ہیں ۴

سوزاک کا علاج شافی

آتشک کے علاج کی طرح سوزاک کا خاص شافی علاج کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اور جیسا کہ آتشک کے علاج میں اصول علاج اور اصل مددائے علاج یہ ہوتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے جلد تر زہر آتشک کی شدت کو خفیف اور کمزور کیا جائے اور اس طرح سے آتشک ثلاثی کے شدید عوارضات کو روکا جائے۔ اسی طرح سے سوزاک کے علاج میں بھی ہمارا یہی مدعا ہونا چاہیے کہ اس مرض کے مضر اثرات میں تخفیف پیدا کی جائے اور اس کے خطرناک عوارضات کو روکا جائے۔ کیونکہ جرثومہ سوزاک پیشاب کی نالی میں پہنچ کر نہایت سرعت سے بڑھتا اور خبیثیتا ہے پس اگر جلد تر اس کی ترقی اور انتشار کو نہ روکا جائے تو وہ بیشمار تعداد میں بڑھ کر پیشاب کی ساری نالی میں پھیل جاتا اور اس کو مبتلائے مرض کر دیتا ہے۔ بلکہ یہ نالی میں سرایت کر کے اس کو بھی متعفن کر دیتا ہے جس سے کئی ایک شدید سوزاکی امراض و عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو سرایت جرثومہ سوزاک آئندہ صفحات میں) لیکن جب تک پیشاب کی نالی کا پچھلا حصہ جو کہ غدۃ مذی کے درمیان اور مثانہ کے منہ کے قریب واقع ہے مبتلائے مرض نہ ہو جائے یعنی وہاں تک مرض سوزاک نہ پہنچ جائے۔ تب تک شدید عوارضات بالعموم واقع نہیں ہوتے۔ اس لئے علاج کا پہلا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ سوزاک کا اثر پیشاب

کی نالی کے کچھلے حصے تک نہ ہونے پائے +

م شروع مرض سوزاک میں جب کہ پیشاب میں خفیف سوزش کی شکایت ہوتی ہے اور سورخ بول کو دبائے سے رقیق پیپ خارج ہوتی ہے۔ اگر اس وقت مناسب علاج کیا جائے تو جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر مریض ایسی حالت میں علاج کی چنداں پرواہ نہیں کیا کرتے جو کہ ایک سخت غلطی ہے +

ابتداءے تشدید سوزاک میں پہلے مریض کو ایک منگین مسہل دیں۔ چنانچہ رات کو پانچ گرین کیلومل دے کر اگلی صبح کو چار ڈرام میگنیشیا سلفاس۔ نصف گلاس پانی میں ملا کر پلا دیں۔ اس سے تین چار سال با فراغت ہو جاتے ہیں۔ اور پھر قبض نہ ہونے دیں پس ہر دوسرے روز صبح کو دو ڈرام میگنیشیا سلفاس یا سوڈا سلفاس نصف گلاس نیم گرم پانی میں ملا کر پلا دیا کریں۔ یہ نسخہ (158) پلاتے رہیں جس سے علاوہ قبض رفع رہنے کے پیشاب کی جلن اور درد میں بھی تخفیف اور تسکین ہوتی ہے اور پیشاب کھل کر آتا رہتا ہے +

لیکن ساتھ ہی مریض کو اس بات کی بھی تاکید کر دیں کہ وہ آتش جو۔ دودھ اور سوڈا واٹر زیادہ پیتا رہے تاکہ پیشاب زیادہ اور کھل کر آتا رہے۔ غذا میں گرم اور خراشدار چیزوں مثلاً سرخ مریج۔ تیز مصالح۔ گرم مصالح۔ ترشی۔ آچار چٹنی۔ گوشت۔ انڈے۔ شراب و کباب۔ تیز چائے اور قہوہ وغیرہ سے پرہیز رکھتے۔ شراب اور مجامعت سے تو بالکل پرہیز رکھتے۔ غذا لطیف و زود ہضم اور ٹھنڈی ہونی چاہیے مثلاً دودھ۔ دودھ ٹو بل روٹی۔ دودھ چائول۔ فیرنی۔ چینی گھاس کا دودھ میں لپکایا ہوا۔ دودھ میں لپکایا ہوا جو کا دلیا۔ کچھڑی۔ وال چپاتی۔ ٹھنڈی سبزی ترکاریاں وغیرہ۔ علاوہ ان میں مریض کو تاکید کر دیں کہ وہ زیادہ چلے پھرے نہیں۔ بی بی سیر کرے۔ گھوڑے اور سائیکل کی سواری بھی نہ کرے۔ خسیوں کو لٹکانہ رہنے دے بلکہ سس پنسری بینڈج یا تڑاگی وغیرہ کے سہارے انہیں اوپر کو اٹھائے رکھیں۔ اگر درد اور جلن کی زیادہ شکایت ہو تو مریض کو تابہ کمر دس پندرہ منٹ تک گرم پانی میں بٹھانے سے ان میں تخفیف ہو جاتی ہے +

ابتداءے سوزاک میں چونکہ زخم پیشاب کی نالی کے صرف اگلے حصے میں ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مناسب مقامی علاج کیا جائے تو مرض بڑھنے نہیں پاتا بلکہ اس کو جلد آرام ہو جاتا ہے۔ پس اس غرض کے لئے (۱) پروٹارگول (Protargol) یا (۲) نارگول کے دوپھید

وائے یعنی اگرین فی اونس والے سولیوشن کی پیشاب کی نالی میں نہایت احتیاط سے بطریق ذیل پچکاری کریں:-

پچکاری کرنے کا طریق پچکاری کرنے سے پہلے مریض کو پیشاب کر لینا چاہیے۔ تاکہ پیشاب کی نالی مواد سے پاک ہو جائے۔ پھر پچکاری کرنے کے لئے مریض کو کڑوں بیٹھ کر دونوں پاؤں پر بیٹھ کر اپنے بائیں ہاتھ کی چنگلی اور اس کے ساتھ کی انگلی میں عضو تناسل کو درمیان سے پکڑ کر پیشاب کی نالی کو دبائے رکھتے اور اگلی انگلی سے حشفہ یا سپاری کو ذرا دبا کر تاکہ سوراخ بول ذرا کھل جائے اور دائیں ہاتھ سے پچکاری جس میں دو ابھری ہوئی ہوں کا مٹہ نائزہ یعنی سوراخ بول میں باہر کی پھر پھر داخل کرے۔ پھر آہستہ آہستہ پچکاری کو دبا کر دوا دقین ڈرام یا تقریباً ایک تولہ اندر داخل کر کے پچکاری کو نکال دے مگر پچکاری نکالنے کے بعد بھی وقت سوراخ بول کو ذرا دبا رکھے تاکہ دوا خارج نہ ہو جائے اور پچکاری نکال لینے کے بعد بھی سوراخ بول کو دو چار منٹ تک دبا کر بند رکھے تاکہ وہاں دوا کی تاثیر بخوبی ہو جائے۔ پھر دوبارے ہونے سوراخ بول کو چھوڑ دے تاکہ دوا نکل جائے پچکاری کر چکنے کے بعد مریض کو چار پانچ منٹ تک آرام سے بیٹھے رہنا یا لیٹ جانا چاہیئے۔

ابتداء میں تو پچکاری کی دوا کو دو تہہ منٹ تک اندر رہنے دیں لیکن رفتہ رفتہ اس کو دس منندہ منٹ تک اور بالآخر بیس منٹ تک اندر رہنے دیں۔ پچکاری دن میں تین چار بار کرنی چاہیئے مثلاً ایک صبح ایک دوپہر ایک شام اور ایک رات کو سوتے وقت۔ شروع میں تو پچکاری کرنے سے مواد یعنی پیپ زیادہ آنے لگتی ہے اور پیشاب کی حاجت بھی بار بار ہوتی ہے۔ لیکن چند روز میں ہی ان علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے یعنی پیپ آنی کم ہو جاتی ہے اور پیشاب میں درد اور جلن بھی کم ہو جاتی ہے۔

نہایت شدید مریضوں کو سوزاک میں جن میں کہ تقریباً ساری پیشاب کی نالی متبلائے مرض ہوتی ہے۔ اور جن کو نہایت درد اور جلن کی شکایت ہوتی ہے۔ اور پیپ بھی زیادہ آتی ہے۔ ان میں چند روز تک یعنی جب تک شدید علامات میں تخفیف نہ ہو جائے پچکاری نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ ایسی حالت میں پچکاری کی اکثر برداشت نہیں ہوتی اور پچکاری کرنے سے اکثر مرض بڑھ جاتا ہے اور پیپ آنی موقوف ہو کر ورم خصیہ وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے نیزاً جب مریض کو بار بار پیشاب کی حاجت ہونے لگے یا (۲) آسے سینوں یا مقعد کے قریب بوجھ اور بے چینی محسوس ہو۔ یا (۳) خصیہ میں ورم اور

درو کی شکایت ہو جائے یا (۲۱) اور ایسی علامات ظاہر ہوں کہ جن سے یہ معلوم ہو کہ ورم پیشیا کی نالی کے پچھلے حصہ میں یا غدہ مذی یا مثانہ تک پہنچ گیا ہے۔ تو پچکاری کا استعمال موقوف کر دینا چاہیے۔ اور جب جراثیم سوزاک خون میں سرایت کر کے اُسے متعفن کر دیں (بھیو سرایت جراثیم سوزاک آئندہ صفحات میں) اور سوزا کی گھٹیا وغیرہ امراض پیدا کر دیں تب بھی پیشاب کی نالی میں پچکاری کرنی موقوف کر دینی چاہیے۔ ایسی حالت میں علاج کیسینی وغیرہ جو آئندہ بیان کیا گیا ہے مفید ہوتا ہے +

نوٹ۔ (۱) اگر ممکن ہو تو بال ٹیوٹھیرا سرج استعمال کریں۔ اس قسم کی پچکاری میں ایک بڑی چھوٹی سی گیند ہوتی ہے جس کے ساتھ چھ انچ سیلولائیڈ کی بنی ہوئی باریک پچکاری لگی ہوتی ہے۔ اس پچکاری کا منہ آگے سے بند ہوتا ہے۔ لیکن اس میں جینج جانی ایسے سوراخ ہوتے ہیں۔ جن میں سے پچکاری کرتے وقت دوا پیچھے کو نکلتی ہے۔ اس قسم کی پچکاری کرنے سے زخم صاف ہو جاتا ہے لیکن پچکاری کا پانی پیشاب کی نالی کے پچھلے حصے میں نہیں جاتا۔ اس قسم کی پچکاری بڑے بڑے دوا فویشوں سے تقریباً دو روپے کو مل جاتی ہے +

(۲) اگر مذکورہ بالا قسم کی پچکاری نہ مل سکے تو پھر کایج یا شیت کی صاف اور عمدہ پچکاری کو جس کے منہ کے کنارے تیز نہ ہوں بلکہ گول ہوں یا اُس کے آگے بڑ وغیرہ کا مخروطی منہ لگا ہوا ہو۔ استعمال کریں۔ اس قسم کی عمدہ پچکاری بھی بارہ آنے یا ایک روپے کو ملتی ہے +

(۳) اگر سردی کا موسم ہو تو پچکاری کرتے وقت دوا کو قدرے گرم کر لینا چاہیے +

چونکہ نئے سوزاک کا زخم پیشاب کی نالی کے اگلے حصے (سوراخ بول سے تقریباً ایک یا دو انچ آگے) میں ہوتا ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا جراثیم کش ادویہ کی پچکاری کرنے سے جراثیم سوزاک نیست و نابود ہو کر پیپ آنی موقوف ہو جاتی ہے۔ اور زخم مندرجہ ہو کر صاف بالکل رفع ہو جاتا ہے لیکن اگر پچکاری کرنے کے ساتھ ہی اندرونی طور پر مریض کو بعض ایسی دوائیں بھی دی جائیں جو کہ اس مرض میں خاص طور پر مفید ہیں مثلاً روغن صندل۔ کوپاشا اور روغن کباب چینی وغیرہ۔ تو مرض کو جلد تر آرام ہو جاتا ہے کیونکہ اس قسم کی دوائیں پیشاب کے ذریعے خارج ہوتے وقت زخم سوزاک پر اپنا مفید اثر کرتی ہیں +

پر وٹار گول یا نار گول سولیوشن کی مذکورہ بالا طریق پر پچکاری کرنے سے نیز اندرونی

طور ہر روغن صندل وغیرہ دینے سے جب مرض میں نمایاں یا کئی تخفیف ہو جائے۔ تب بھی داخلی اور بالخصوص خارجی یعنی پیکاری کے علاج کو چند روز تک اور جاری رکھنا چاہیے اور جب مذکورہ بالا علاج سے پیپ کا آنا تقریباً بالکل موقوف ہو جائے۔ یا مواد میں خردہنی امتحان پر کوئی جراثیم سوزاک نہ پائے جائیں۔ تو پھر ایسی حالت میں قابض دویہ مثلاً سلفیٹ

آف زنک (Sulphate of Zinc) یا (۲) پرمنینگ نیٹ آف زنک (Permanganate of Zinc) یا

(۳) سلفو کاربویٹ آف زنک یا (۴) کلورائیڈ آف زنک (Chloride of Zinc) سے

۵۰۰۰ میں ایک کی طاقت کا سولیوشن استعمال کریں۔ اور اس علاج کو مواد میں سے جراثیم سوزاک کے

قطعی طور پر غائب ہو جانے کے بعد ایک ہفتہ تک جاری رکھیں۔ یا جب پیپ کا آنا

بالکل موقوف ہو جائے تب بھی احتیاطاً اس علاج کو ایک ہفتہ تک جاری رکھیں

تاکہ شفائے کامل ہو جائے۔

پُرانے اور بٹیلے سوزاک میں نسخہ پیکاری (۱۶۵) یا (۱۶۶) یا (۱۶۷) اکثر مفید

ہوتا ہے۔ ان میں سے جو نسخہ بھی بن سکے بنا کر استعمال کریں۔

نئے اور پُرانے سوزاک میں کھلانی کی مفرد مرکب دوائیں

ابتداءً سوزاک میں یعنی نئے سوزاک میں مقامی علاج یعنی پیکاری کرنے کے ساتھ مریض کو

پہلے چار پانچ روز تک اندرونی طور پر نسخہ (۱۵۸) اور پھر نسخہ (۱۵۹) دیں یا مندرجہ ذیل

ادویہ مفیدہ و تجربہ میں سے کسی ایک کا جو ممکن اور تیسرہ استعمال کریں۔

پُرانے سوزاک میں بھی انہیں دواؤں میں سے کسی ایک کا یا ان نسخہ جات تجربہ میں سے

جو آگے درج ہیں کسی ایک کا استعمال کریں۔

(۱) سینٹل آئل (Santal Oil) یعنی روغن صندل بمقدار چار بوند ایک خالی کیپٹل

میں ڈال کر ایسی ایک ایک خوراک پانی یا دودھ کے ساتھ دن میں پانچ چھ بار دیں سوزاک میں مفید

نوٹ:۔ خالی کیپ شول انگریزی دوا فروشوں کی دکانوں پر بکا کرتے ہیں۔

(۲) کوپاوبا (Copaiba) بمقدار پانچ بوند ایک خالی کیپ شول میں ڈال کر ایسی

ایک خوراک دن میں پانچ بار دیں۔ سوزاک میں مفید ہے۔

Sulpho-Cyanid of Mercury. ۴ Sulpho-Carbolate of Zinc. ۵

(۳) **آئل آف سنڈل وڈ** (روغن صندل) ۲ ڈرام۔ آئل آف کیوبیبرا روغن

کباب چینی ۲ ڈرام اور کوپاٹیا ۲ ڈرام تینوں کو باہم ملا کر اور اس میں سے دس قطرے ایک

دو خالی کیپ شولز میں ڈال کر یا بتاشہ میں ڈال کر یا مصری میں ڈال کر یا دودھ میں ڈال کر

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے۔

(۴) **سنٹل میڈیڈ کیپ شولز** (Santal Midy's Capsules) یعنی میڈیڈ

کی صندل کی گولیاں۔ ہر ایک کیپ شول میں میسور کا خالص روغن صندل ہوتا ہے۔

مقدار خوراک۔ دو کیپ شول دن میں تین بار دیں۔ شدید سوزاک میں مفید ہے۔

(۵) **گونوسال** (Gonosan) اس میں جوہر کاواکاوا خالص روغن صندل

میں حل کیا ہوا ہوتا ہے۔ سوزاک میں یہ بھی ایک مفید دوا ہے۔ اس سے پیشاب کی

جلن اور درد میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ پیپ کا آنا کم ہوجاتا ہے اور دیگر عوارض مثلاً

ورم خصیہ یا مثانہ وغیرہ نہیں ہوتے۔ مقدار خوراک۔ دو دو کیپ شول دن میں

چار بار ایک ایک گھنٹہ بعد از غذا دیں۔

(۶) **سین مٹھیل** (San Methyle) یہ بھی ایک قسم کے ملائم کیپ شولز ہیں

ہر ایک کیپ شول میں میتھی لین، ایو ایک گرین اور سیلول و روغن صندل و کیوبیبرا

کوپاٹیا و میڈی کیٹ اور کیشیا ہر ایک دو دو گرین ہوتے ہیں۔ یہ دوا نئے اور پرانے

سوزاک میں نیز سوزا کی گٹھیا میں بہت مفید ہے۔ مقدار خوراک۔ دو دو کیپ شولز

دن میں تین بار دیں۔

(۷) **آرہو وین** (Arhovain) اس دوا کے بھی کیپ شولز ہوتے ہیں ہر

ایک کیپ شول میں پانچ منم دوا ہوتی ہے۔ یہ دوا سوزاک میں مفید ہے۔ اس سے نہ تو

ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ نہ جسم پر دانے وغیرہ نکلتے ہیں۔ اور نہ ہی گردوں میں خراش ہوتی ہے

مقدار خوراک۔ ایک ایک کیپ شول دن میں چار بار دیں۔

(۸) **سینٹل آئل آف کوپاٹیا کیپ شولز** (Santal Oil and Copaiba Capsules)

یعنی روغن صندل اور کوپاٹیا کی گولیاں۔ یہ بھی نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہیں۔

مقدار خوراک۔ دو دو کیپ شولز دن میں تین بار دیں۔

(۹) **سان میٹور** (Sanmetto) اس میں صندل اور ساپال میٹو وغیرہ ادویہ ہوتی

ہیں جب پیشاب درد اور جلن سے بار بار آئے تو یہ دوا خاص طور پر مفید ہوتی ہے +
 مقدار خوراک ایک ڈرام یا ایک چھوٹی چمچی ایک دو گھونٹ دودھ میں ملا کر ایسی
 ایک ایک خوراک دن میں تین چار بار دیں +

Liquor Santal Flavæ C.

(۱۰) لائکووار سینٹل فلیوے سی بیو کیو

Buchu et cubeie Hewlet's.

ایسٹ کیو بیوئی (ساختہ ہینولٹس)

اس میں بھی روغن صندل زدہ بیو کیو اور روغن کباب چینی ہوتا ہے۔ یہ دوا بھی
 نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک ایک ڈرام قدرے دودھ
 یا پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں +

(۱۱) سینٹل سول (Santalsol) یہ بھی صندل و کبابہ اور کوپاٹیا وغیرہ کا ایک

عمرہ خوش ذائقہ مرکب ہے جو کہ نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے +

(۱۲) سانٹل (Santyl) یہ ایک شفاف زرد رنگ کا روغن سیال ہے۔

جس میں صندل کی خفیف بو اور ذائقہ ہوتا ہے۔ اس میں ۶۰ فیصدی سینٹل لول (جوہر

صندل) ہوتا ہے۔ یہ سوزاک شدید نیز پرانے سوزاک میں مفید ہے +

مقدار خوراک ۱۰ سے ۱۵ بوند ایک کیپ شول میں ڈال کر ایسی ایک ایک خوراک

دن میں تین بار دیں +

ڈاکٹری تجربہ شدہ چات چوئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہیں

(۱۵۸) نسخہ مدر و مسکن جو ابتداء سے (۱۵۹) نسخہ جو کہ نئے سوزاک میں مفید ہے۔

شدید سوزاک میں مفید ہے۔

سوڈیائی بائیکارب ۱۰ گرین پوٹاشیم سٹریٹ ۱۵ منم

میگنیشیا سلفاس ۲۰ گرین ٹینکچر بیلادونا ۸ منم

ٹینکچر ہائیڈوساٹھائی ۲۰ منم سیل سیرپ ڈرام ۱

الفیو زملائی نائی (ایڈ) اولس ۱ میو سلج ایکے تیار حسب ضرورت

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں +

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں +

۱۶۱ نسخہ جو کھنٹے اور پرائے سوزاک میں مفید ہے۔	۱۶۰ نسخہ جو کھنٹے اور پرائے سوزاک میں مفید ہے۔
کو پائیا (بالسم) ڈرام ۲	اولیم سینٹ لائی ڈرام ۱
سپرٹس اتھرس نائٹرو سائی ڈرام ۲	کو پائیا (بالسم) ڈرام ۱
لائگوار پٹاسی ڈرام ۱	سپرٹس اتھرس نائٹرو سائی ڈرام ۱
ایکسٹریکٹ گلبریا نری لیکوڈ ڈرام ۴	لائگوار پٹاسی ڈرام ۱
اولیم یو کے لپٹائی منم ۵	ایکسٹریکٹ گلبریا نری لیکوڈ ڈرام ۳
گلبریا نری ڈرام ۴	گلبریا نری ڈرام ۳
میو سلج ایشیائی اولس ۱۰	میو سلج ایشیائی اولس ۱
ایکواسٹے مومانی (ایڈ) اولس ۱۲	ایکواسٹے مومانی (ایڈ) اولس ۱۲
اس میں سے بمقدار نصف ایک اولس دن میں تین بار دیں	اس میں سے بمقدار نصف ایک اولس دن میں تین بار دیں
۱۶۲ نسخہ جو کھنٹے اور پرائے سوزاک میں مفید ہے۔	۱۶۲ نسخہ جو کھنٹے اور پرائے سوزاک میں مفید ہے۔
سبڈل گرین ۳	پیتھی لین بنیو گرین ۲
کو پائیا منم ۳	اولیم سینٹ لائی منم ۵
آئل سٹیل منم ۳	اولیم کو پائی منم ۳
آئل سے مومانی منم ۱	اولیم سے مومانی منم ۱
سب کو ملا کر ایک کیپ شول میں ڈال کر دیں	ان سب کو ایک کیپ شول میں ڈال کر ایسا
ایسے چھ سات کیپ شول روزانہ دیں	ایک کیپ شول دن میں تین بار دیں
<p>نوٹ: بعض مریضوں کو ردغن صندل خصوصاً کو پائیا وغیرہ خالی معدہ یا روزانہ ۲۰ بوند سے زیادہ استعمال کرنے سے بدھمی ہو جاتی ہے۔ جی متلانا اور قیئیں آنے لگتی ہیں بعض کو دست آنے لگتے ہیں بعض کے جسم پر سرخ سرخ زوڑے یاد آنے لگتے ہیں کسی کو پیشاب میں الیمین آنے لگتی ہے اور کھوکھ میں یا مقام گروہ پر درد ہونے لگتا ہے۔ وغیرہ پس ایسی صورت میں دوا کا استعمال متوقف کر دیں لیکن بچکاری کرتے رہیں۔ یا جب ایسی ادویہ وافق شائیں تو زیادہ لطیف ادویہ استعمال کریں۔ چنانچہ مذکورہ مغرد و مرکب ادویہ میں کئی ایک ایسی دوائیں ہیں جن کا رنگ - ذائقہ اور بو خراب نہیں اور ان سے کسی قسم کے منفی اثرات بھی پیدا نہیں ہوتے پس ان میں سے کسی ایک کا استعمال کریں اور جب شدید سوزاک انتہائے شدت کو پہنچ کر زیادہ احتیاط یا تخفیف ہونے لگے تو ایسی صورت</p>	

میں مذکورہ ادویہ میں سے نمبر ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ خصوصیت سے مفید ہوتی ہیں +

پُرانے سوزاک کا علاج - مذکورہ بالا نسخہ جات اور مفرد مرکب ادویہ میں سے

بہت سی دوائیں پُرانے سوزاک (گلیٹ) میں بھی مفید ہیں چنانچہ ہر ایک دوا کے ساتھ لکھا ہے کہ وہ نئے یا پُرانے سوزاک میں یا دونوں میں مفید ہے +

اگر استقلال و اطمینان سے علاج کیا جائے اور کھانے پینے وغیرہ میں پرہیز رکھا جائے تو نئے سوزاک کو دو تین ہفتوں میں اور پُرانے سوزاک کو پانچ چھ ہفتوں میں آرام ہو جاتا ہے لیکن اگر بے استقلالی اور بے اطمینانی سے علاج کیا جائے تو پھر دیر میں آرام ہوتا ہے - اور اکثر ایسی صورتوں میں مرض کے بدستار سخت تکلیف دہ ہوا کرتے ہیں +

پُرانے اور مٹیلے سوزاک میں پچکاری کے مفید اور مجرب نسخہ جات

(۱۶۵) نسخہ پچکاری جو پُرانے اور مٹیلے سوزاک میں مفید ہے - (۱۶۵) نسخہ پچکاری جو پُرانے اور مٹیلے سوزاک میں مفید ہے -

زنگ سلفاس	گرین ۱۵	زنگ سلف	گرین ۱۰
پلمبائی سب ایسی ٹاس	گرین ۲۰	الیٹورمنس سلف	گرین ۱۰
ٹینکھور اوپیائی	ڈرام ۲	فیرائی سلف	گرین ۱۰
ٹینکھور اکیٹی کیو	ڈرام ۲	کیوپرائی سلف	گرین ۱۰
ایکوا	اونس ۱۰	ایکوا ڈیٹیل لیٹا (ایڈ)	اونس ۸

بطریق مذکورہ بالا دن میں دو تین بار پچکاری کریں پہلے اس دوا میں دو تہائی پانی ملا کر اور پھر نصف اور نوٹ شیشی کو ہلکا کر دوا نکالیں +

(۱۶۶) نسخہ پچکاری جو پُرانے اور مٹیلے سوزاک میں مفید ہے - (۱۶۶) نسخہ پچکاری جو پُرانے اور مٹیلے سوزاک میں مفید ہے -

مرکب ورک کلورائیڈ	گرین ۱	زنگ سلفو کارب	گرین ۳۰
زنگ سلفو کاربولیٹ	گرین ۱۵	ہائیڈرو جیبرائی پیکلور	گرین ۱
بورسک ایسڈ	گرین ۶۰	ایسڈ کاربالک	گرین ۱۰
کاربالک ایسڈ	گرین ۱۰	گلیسرین	ڈرام ۴
بورو گلیسر ایسڈ	اونس ۲	ایکوا (ایڈ)	اونس ۸
ایکوا	اونس ۱۲	بطریق مذکورہ بالا دن میں دو تین بار پچکاری کریں +	

نئے اور پائے سوزاک کا جدید شافی علاج

حال ہی میں نئے اور پائے سوزاک کے علاج میں کولائیڈیل مرکبات اور غیر سمی گونوکاگل ویکسین کی ایجاد سے ایک نہایت مفید اضافہ ہوا ہے۔ کولائیڈیل مرکبات میں سے یہ دو بہترین و مفید ترین مرکبات ہیں۔ (۱) پیلامین (Pallamine) اور (۲) ٹرائی مین (Trimine)۔ پیلامین نئے سوزاک میں جبکہ اس کا اثر پیشاب کی نالی کے پھلے حصے میں نہ پہنچا ہو بہت مفید ہے۔ چنانچہ پیلامین ۰.۵ c.c. کی عضلات سرین میں بھپکاری کرتے ہیں۔ اور اگلے دن غیر سمی گونوکاگل ویکسین ۰.۵ c.c. کی بھپکاری کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے دس یا پندرہ روز متواتر علاج کرتے ہیں۔ اس علاج سے پیپ کا آنا جلد موقوف ہو جاتا ہے۔ اور دیگر علامات میں بھی بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر پیلامین کے استعمال سے پیپ آنی موقوف نہ ہو۔ تو پھر اس کی بجائے ٹرائی مین کا استعمال کرنا چاہئے۔ اور غیر سمی گونوکاگل ویکسین کی بجائے گونوکاگل ویکسین کا کس اور سفوفی لوکاکس کی مخلوط ویکسین استعمال کرنی چاہئے۔ لیکن اس قسم کا جدید علاج ایک ہوشیار اور تجربہ کار ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔

نوٹ۔ اس قسم کے علاج کے ساتھ ہی مذکورہ بالا مقامی علاج یعنی بھپکاری وغیرہ بھی کرتے رہنا چاہئے۔
(۲) نئے سوزاک کا جدید شافی علاج۔ اس قسم کے علاج میں داخلی طور پر کھانے پینے کی کوئی دوا نہیں دیتے۔ اور نہ ہی مقامی طور پر کسی دوا کی بھپکاری وغیرہ کرتے ہیں۔ بلکہ اس میں صرف مقامی زخم سوزاک کا حسب ذیل طریق پر علاج کرتے ہیں:-

مریض کو پیشاب کرنا اور سورخ بول سے ڈھائی انچ نیچے پیشاب کی نالی کو دبا کر اور پھر اس میں بورک لوشن ڈال کر اس کو دھوئیں اور پھر اس میں دو فیصدی کائیو کین سولوشن اور ایڈرینے لین ۵ منم ملا کر ٹپکائیں۔ اور پھر اس میں دو فیصدی کاسٹور نائٹریٹ سولوشن ٹپکائیں۔ اور ۵ منٹ بعد اس کو بورک لوشن سے دھو دیں۔ اور اڑتالیس گھنٹے بعد پھر یہی علاج کریں۔

(۳) جینٹ صابن کا علاج سوزاک۔ اس علاج میں پیشاب کی نالی اور مثانے کو پہلے پوٹاسیم پرمینگنیٹ کے ہلکے سولوشن ۲۰۰ میں ۱ سے دھوتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے مریض کو پیشاب کر لیتے ہیں۔ اور پھر سولوشن کو ایک ایسے برتن یا آگے میں ڈال دیتے ہیں کہ جس کے نیچے ربر کی نالی لگی ہوتی ہے۔ اور اس نالی کے دوسرے سرے میں ایک ایسی

منال لگی ہوتی ہے۔ کہ جس پانی واپس نہیں جاسکتا۔ پھر اس برتن یا آرگنیز میں وپائنٹ مذکورہ سولیوشن ڈالکر اس برتن کو مریض کی کمرے دفٹ اوپن رکھ کر اسکی منال کو مریض کی پیشاب کی نالی میں داخل کر کے دوا کو اسکے اندر جانے دیتے ہیں جس سے پیشاب کی نالی خوب دھل جاتی ہے۔ یہ عمل ۱۰ من میں بار کیا جاتا ہے۔ دو تین روز ایسا کرنے کے بعد پھر طرف دوا کو مریض کی کمرے میں دفٹ اوپن کر کے دوا کو پیشاب کی نالی میں جانے دیں۔ لیکن ساتھ ہی مریض کو سمجھائیں کہ وہ آہستہ سانس لیکر اور پیٹ کو ڈھیلا چھوڑ کر اس امر کی کوشش کرے کہ اس کا مثانہ دوا سے بھر جائے۔ چنانچہ مریض جلدی اس بات کو سیکھ لیتا ہے۔ کہ اس طرح دوا داخل کرنے سے اس کا مثانہ دوا سے بھر جائے پھر دوا کو آدھا منٹ تک اندر ٹھہرا کر بذریعہ پیشاب اس کو خارج کر دینا چاہئے۔

(۴) سوزاک کا نیا علاج تیز حرارت سے۔ چونکہ جراثیم سوزاک ۴۰۔۱۰۰ ف کی حرارت میں مرجاتے ہیں۔ اسلئے آج کل شدید سوزاک کا علاج تیز حرارت سے بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ علاج ڈبل کتھی ٹریغنی دوہری سلانی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس دوہری سلانی کی اندرونی پولی نالی کو آرگنیز کی ربرٹ کی نالی کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کتھی ٹر کو پیشاب کی نالی میں داخل کر کے اس میں آرگنیز سے ۴۰۔۱۱۰ ف کا تیز گرم پانی چھوڑا جاتا ہے۔ اور پھر پانی کی حرارت کو ۱۲۵ ف تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور یہ علاج پندرہ منٹ تک جاری رکھا جاتا ہے۔ کتھی ٹر کی بجائے گم ایلاشک یا دھاتی بوجی کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے اندر بجلی کی تار داخل کی جاتی ہے۔ اور اس کو برقی حرارت سے گرم کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اور حرارت کا اندازہ تھرماسٹر سے کرتے ہیں۔ چنانچہ برقی قوت سے بوجی کو ۱۲۵ ف تک گرم کر کے پیشاب کی نالی میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور اس کو پندرہ منٹ تک اندر رکھا جاتا ہے۔ اور یہ عمل ہفتے میں دریا تین بار کیا جاتا ہے۔ اس علاج سے چوتھے یا پانچویں روز ہی جراثیم سوزاک بالکل نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

نوٹ۔ مذکورہ بالا جدید علاج بھی ایک ہوشیار اور تجربہ کار ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔

(۵) سوزاک کا علاج ویکسین اور سیرم سے۔ سوزاک اور اس کے عوارضات میں ویکسین کا استعمال بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اگرچہ شدید سوزاک میں یہ ایسی مفید ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے عوارضات میں یہ بہت مفید ہے۔ پرائے سوزاک کے بعض مریضوں کو اور خفیف سوزاک کے مریضوں کو بھی بعض اوقات اس کے استعمال سے

فائدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن راگائوریل رومائیزم (وج مفاصل سوزاکی۔ سوزاکی گٹھیا) (۲) گائوریل (فتھلمیارد سوزاکی۔ سوزاکی آنکھانا) (۳) گائوریل پراسے ٹائیس (ورم غدہ مذی سوزاکی) (۴) گائوریل آپی ڈوئی مائیس (ورم آغیدوس سوزاکی) میں اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

نوٹ۔ گونو کاکل و گیسٹین بہ درحقیقت مردہ جراثیم سوزاک کا شیرہ ہوتا ہے جس کو بذریعہ جلدی پچکاری استعمال کرتے ہیں۔

سوزاک کے عوارضات و ان کا علاج

نوٹ۔ سوزاک کے عوارضات مندرجہ ذیل تین قسم کے ہوتے ہیں۔

- (ا) وہ عوارضات جو جراثیم سوزاک کے متصلہ ساختوں میں پھیل جانے سے پیدا ہوتے ہیں
- (ب) وہ عوارضات جو جراثیم سوزاک کے دیگر مقامات میں منتقل ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں
- (ج) وہ عوارضات جو جراثیم سوزاک کے خون میں سرایت کر جانے اور تمام جسم میں منتشر ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک کا مختصر بیان کیا جاتا ہے
- (۱) وہ عوارضات جو جراثیم سوزاک کے متصلہ ساختوں میں پھیل جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:- چونکہ مریض سوزاک کے علاج میں اکثر اوقات ان عوارضات شدیدہ کا بھی علاج کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسلئے ہم انکی علامات اور ضروری علاج کو مختصر طور پر مذیل میں درج کرتے ہیں:-

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
راہ سپاری کی سوجن	ورم حشفہ	بیلانائٹس
		Balanitis.
ایسے مریض سوزاک میں کہ جن میں ختنہ نہیں کیا ہوا ہوتا۔ مرض سوزاک جب گھونٹ اور حشفہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو گھونٹ اور حشفہ دونوں متورم ہو جاتے ہیں۔ اور درد کرتے ہیں		
علاج۔ اگر گھونٹ پیچھے کو ہٹ سکتا ہو۔ تو اس کو پیچھے کو ہٹا کر مقام ماؤف کو گرم پانی یا ہلکے پرنیکے نیٹ آف پوٹاش سولیوشن (چار اونس پانی میں ایک گرام) سے دھویں		
اور پھر سہوٹار گول یا نار گول کے پانچ فیصدی واسے مذکورہ سولیوشن سے گھونٹ اور حشفہ کو پونچھ دیں۔ اگر گھونٹ پیچھے نہ ہٹ سکتا ہو۔ تو ایسی صورت میں ختنہ کر دینا ضروری		

ہوتا ہے۔ اگر گرم زیادہ ہو تو مقام متورم کو گرم بورک لوشن یا گرم بلیک واش میں دس بندھ
منٹ تک ڈبوئے رکھیں۔ نیز مریض کو ایک ٹمکین مسہل دیں۔ اور بالکل آرام سے لٹائے
رکھیں۔ اور سوزاک کا مناسب علاج کریں۔

(۲) سوزا کی خیزش نفوظ سوزا کی کارڈی Chordee
شدید سوزاک میں بھی رات کو سوتے ہوئے اس قدر سخت خیزش ہوتی ہے کہ عضو تناسل
نیچے کی طرف یا ایک طرف کو خمیدہ ہو جاتا ہے۔ اور نہایت شدت کا درد ہوتا ہے۔
علاج۔ جس وقت سخت خیزش ہو۔ عضو تناسل کو سرد پانی میں ڈال دیں۔ اور پھر
رات کو ۳ گرین کیلومل دیکر قبض کو رفع کریں اور زاپٹاسی برومائیڈ بمقدار بیس بیس گرین
ایک دو گھنٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار اور تیس یا چالیس گرین ایک دو گھنٹ پانی
میں حل کر کے رات کو سوتے وقت دیں یا (۲) کیمفر مونو برومیٹا پانچ پانچ گرین دن میں
دو بار دیں۔ اور ایک بار رات کو سوتے وقت دیں۔ یا (۳) اوپیم و بیلاڈونا کی سپازیٹری
یعنی شیاف (ساختہ برووٹیکم پینی) مقعد میں رکھیں۔

(۳) ورم غدہ ندی ورم غدہ ندی ایکٹیوٹ پرلے ٹائٹس Acute Prostatitis.
جب مرض سوزاک پیشاب کی نالی کے پچھلے حصے میں جو غدہ ندی میں سے گذرتی
ہے سرایت کر جاتا ہے۔ تو غدہ ندی بھی ماؤف و متورم ہو جاتا ہے۔
علامات۔ مثانہ و مقعد اور سیٹون میں بوجھ۔ جلن اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔
پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور پیشاب کرتے وقت سخت درد ہوتا ہے۔ اور کبھی پیشاب
کے اختتام پر تھوڑا سا خون آتا ہے جس سے نہایت ہی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ درد کے

مارے مریض پاخانہ نہیں کر سکتا۔ وغیرہ
علاج۔ مریض کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں۔ اگر قبض ہو۔ تو اس کو فوراً بذریعہ حقنہ
یا مسہل رفع کریں۔ عضو تناسل کی جڑ میں یعنی کالے بالوں کے مقام پر (۱) سینک دیں
یا (۲) گرم گرم پلٹس باندھیں۔ یا (۳) انیلٹی فلو جٹین گرم کر کے لگائیں۔ رفع درد کے لئے
مقعد میں مارفین اور بیلاڈونا کی سپازیٹری اور بطور دواسین میٹو Sanmetto بمقدار
ایک ایک چمچی قدرے دودھ یا پانی میں ملا کر دن میں تین چار بار دیں۔

(۴) درم خصیہ سوزاکی اورم خصیہ سوزاکی آرکائیٹس Orchitis

بالعموم شدید سوزاک میں جب یہ مرض خصیہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو ماؤن خصیہ متورم ہو کر سخت دردناک ہو جاتا ہے۔ درد کی ٹیسس بیٹ کمر اور رانوں تک جاتی ہیں۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب میں پیک آنا عموماً بندیا کم ہو جاتا ہے۔ سوزاک کا یہ عارضہ نہایت ہی تکلیف دہ ہوتا ہے۔
 علاج۔ مریض کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں۔ اگر مریض بچپکاری کرتا ہو۔ تو اس کا استعمال بند کر دیں۔ رفع قبض کے لئے یا تو فوراً سوپ واٹر یا بنا کریں یا رات کو ۴ گرین کیلومل دیکراگلی صبح کو مینٹینیا سلفاس چار ڈرام پاؤ بھر پانی میں ملا کر پلائیں۔ متورم خصیے پر پوست کی مکور کریں یعنی تین چار پوست کو سیر بھر گرم پانی میں جوش دیکر اور پھر اس پانی میں فلاپین کے دو ٹکڑے ڈال کر اور باری باری ایک ایک کو بخور کر گرم گرم سے خصیے کو سینک دیں۔ صبح شام آدھا آدھا گھنٹہ اس طرح سینک کرنے کے بعد (۱) ایک ڈرام بیلاڈونا گلیسرین ذرا گرم کر کے متورم خصیہ پر لگائیں۔ اور اوپر سے گرم روئی رکھ کر سس پیسیری مینڈج لگائیں تاکہ خصیے ٹپکتے نہیں۔ ورنہ درد موقوف نہیں ہوتا۔ (۲) آئینی فلو جٹین گرم کر کے لگائیں۔ جو زیادہ مفید ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں صرف رات کو ایک باری سینک کرنا کافی ہوتا ہے۔
 نوٹ۔ انگریزی دوا فروشوں کی دکان سے بنانا یا سس پیسیری مینڈج لیکر استعمال کرنا چاہئے اگر نہ مل سکے۔ تو کپڑے کی ڈیڑھ گرہ مربع یعنی چوکور پٹی لیکر اس کے چاروں سروں پر ذرا ذرا سی ڈوری باندھ دیں۔ اور کمپس ایک پٹی یا تڑاگی باندھ کر پھر اس پٹی میں دو تین خصیوں کو رکھ کر ان چاروں ڈوریوں کو تڑاگی سے باندھ دیں۔ اس طرح سے کہ خصیے اوپر کو اٹھیں رہیں اور عضو تناسل پٹی سے باہر رہے۔

بطور دوا (۱) سٹین مینٹور (Sanmetto) بمقدار ایک ایک ڈرام قدرے دودھ یا پانی میں ملا کر دن میں تین یا چار بار دیں یا نسخہ (۱۶۸) دیں۔
 (۵) درم مثانہ سوزاکی درم مثانہ سوزاکی گنوریل سٹیسٹس Gonorrheal Cystitis.

سوزاک کے عوارضات میں سے درم مثانہ سوزاکی بھی ایک نہایت شدید عارضہ ہے۔ جب مرض سوزاک مثانہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو پھر مثانہ متورم ہو جاتا ہے۔
 علامات۔ مقام مثانہ پر درد ہوتا ہے جس کی ٹیسس خصیوں اور سیون تک جاتی ہیں بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ مگر تھوڑا تھوڑا پیشاب خارج ہوتا ہے۔ بخار ہوتا ہے۔

اگر مرض بڑھ جائے۔ تو درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ پیشاب۔ بدبودار۔ گدلا۔ لمغم اور خون آمیز آتا ہے۔ جس میں بہت سا درد یعنی تکھٹ تہ نشین ہو جاتا ہے۔ کبھی پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے۔ وغیرہ۔

علاج۔ مریض کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں۔ مقام شانہ پر السی کی گرم گرم پلٹس باندھیں۔ یا جو شامہ پوست سے بطریق مذکورہ سینک دیں۔ مریض کو بار بار تازہ کمر آب گرم میں بٹھائیں ساور آفٹن جو بار بار لے واٹر جس قدر مریض پینا چاہے۔ اُسے پلاتے رہیں۔

رفع قبض کے لئے یا تو فوراً سوپ واٹر اینما کریں۔ یا رات کو ۱۵ گرین کیلومل ویکرائگلی صبح کو چار ڈرام میگنیشیا سلفاس نصف گلاس پانی میں ملا کر دیں یا (۲) رات کو سوتے وقت کیپٹر ائل نصف سے ایک اونس گرم دودھ میں ملا کر دیں۔ اور رفع درد و سوزش کے لئے (۱) سینٹ پیٹریک بمقدار ایک ایک ڈرام قدرے دودھ یا پانی میں ملا کر دن میں تین چار بار دیں۔ یا (۲) یوروتروپین بمقدار دس گرین یا (۳) ہیلیمی ٹول بمقدار دس گرین ایک دو گھنٹہ پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔ یا نسخہ (۱۶۹) دیں۔ جس سے درد اور جلن میں تخفیف ہو کر پیشاب صاف آنے لگتا ہے۔ اور اگر درد اور جلن سے بار بار پیشاب آتا ہو۔ تو نسخہ (۱۷۰) یا (۱۷۱) دیں۔

فائدہ کا۔ اگر پیشاب کی کیفیت ترش ہو۔ تو یوروتروپین اور اگر کھاری ہو تو ہیلیمی ٹول دیا کرتے ہیں۔

نوٹ۔ ہیلیمی ٹول بہترین دوا ہے۔ لیکن اس کو زیادہ پانی کے ساتھ دینا چاہئے۔

(۱۶۸) نسخہ جو دم خصیہ سوزا کی میں مفید ہے۔ (۱۶۹) نسخہ جو دم شانہ سوزا کی میں رفع درد و

سوزش کے لئے مفید ہے +	گرین ۱۰	سوزاک
گرین ۱۰	یوروتروپین	سوزاک
منم ۱۵	ٹنکچر ہائیوسائٹس	سوزاک
منم ۲۰	سپرٹ کلوروفارمائی	سوزاک
اونس ۱	الفیوزم ہائیو کیو رائڈ	سوزاک
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں +		

(۱۶) نسخہ جو درد اور جلن سے بار بار پیشیاں نہیں نکلتے (۱۷) نسخہ جو زیادہ درد و سوزش بول میں مفید ہے۔

لو روٹروپین	گرین ۷	سوڈیم بنیٹروٹ	گرین ۲۰
سوڈیم بنیٹروٹ	گرین ۱۵	ٹینکچر مائیو سائٹس	منم ۱۵
ٹینکچر بیلارڈونا	منم ۱۸	ٹینکچر ہوکیو	منم ۱۵
ایکوا گال تھیریائی (ایڈ)	اونس ۱	سپرٹ کلوروفارم	منم ۱۰
ایسی ایک ایک خوراک ایک گلاس پانی		انفیوزم ہوکیو (ایڈ)	اونس
میں ملا کر کھانوں کے درمیانی اوقات		ایک ایک ایک خوراک بارے واٹر میں ملا	
میں دیں *		بہ چھ گھنٹے بعد دیں *	

وہ عوارضات جو جراثیم کے ایک دوسرے مقام میں منتقل ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں *
 (۱) ورم مقعد سوزاکی۔ بعض اوقات یہ مرض سوزاکی عورتوں کو ہوتا ہے۔ اندام نہانی سے پیپ بھرا مقعد میں جا لگتی ہے۔ اور کبھی لواطت سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے مقعد میں درد ہوتا اور پیپ آتی ہے وغیرہ علاج۔ بورک ایسڈ لوشن کی یا نسخہ نمبر ۱۷ کی پیکاری کریں *
 (۲) ورم الف سوزاکی یا سوزاک انفی۔ شاذ و نادر بعض مریضوں کے ناک میں ناپاک مادہ یا رومال وغیرہ سے مواد سوزاک لگ کر سوزاک انفی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ناک سے بہت پیپ آتی ہے علاج۔ ناک کو پاک و صاف رکھیں ساورپلے پروڈار گول یا نار گول سولیوشن ۵ فیصدی والا روٹی کی پھیری کے ذریعے ناک میں لگائیں پھر چارپانچ روز بعد پیپا سیم پرینگے ٹیٹ چار اونس میں ایک گرین کے سولیوشن سے ناک کو دھوتے رہیں *
 (۳) آرڈر سوزاکی یعنی سوزاکی آنکھ آنا دیکھو امراض چشم *

(ج) وہ عوارضات جو جراثیم کے تمام جسم درد و ران خون میں منتشر ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں *
 (۱) ورم لینی یا ورم رباطی سوزاکی۔ کسی عضلہ (گوشت) یا نس یا رباط وغیرہ میں ورم ہو جاتا ہے۔ اکثر پاؤں کے تلوے کی ہڈیوں کے جوڑوں کی جھلی میں ورم ہو جاتا ہے۔ تلوے میں درد ہوتا ہے۔ اور چلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر پھر بھی مریض چلتا ہے۔ تو مخرب قدم ضائع ہو جاتا ہے
 (۲) ورم صلیبیہ سوزاکی آنکھ کے سفید پردہ میں ورم ہو کر آنکھ میں سخت درد ہوتا ہے وغیرہ
 (۳) عفونت خون سوزاکی۔ اس کا مفصل بیان دیکھو سرایت جرثومہ سوزاک
 ۳۲ عمدہ صفحات میں *

سوزاکی گٹھیا

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
سوزاکی گٹھیا وجع مفصل سوزاکی گٹھیا و ماٹرم
Gonorrhoeal Rheumatism.

اسباب و علامات جراثیم یا سمیت سوزاک کے جوڑوں میں ٹوٹتے ہوئے سے اس قسم کا گٹھیا ہو جاتا ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اور عموماً ادھیڑ عمر سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ کبھی تو اس میں کئی ایک جوڑ خصوصاً چھوٹے جوڑ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ اور کبھی چند ایک یا صرف ایک جوڑ عموماً گھٹنے کا جوڑ مبتلا ہوا کرتا ہے۔ مریض کو بخار ہوتا ہے۔ سوزاکی گٹھیا میں جو جوڑ مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ وہ دوسرے قسم کے گٹھیا میں متورم نہیں ہوتے۔ چنانچہ کنڈی اور اوپر کے جڑے کی ہڈیوں کا جوڑ کوہے کا جوڑ سنسلی اور سینے کی ہڈی کا جوڑ اور ریڑھ کے ٹھوس کے جوڑ وغیرہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ ماؤف جوڑوں میں سوجن تناؤ اور درد تو بہت ہوتا ہے۔ لیکن پیپ عموماً نہیں پڑا کرتی۔ اور یہ شکایت عرصہ تک رہا کرتی ہے۔

علاج۔ اس قسم کے گٹھیا میں ٹیاسیم آئیوڈائیڈ بہت مفید ہوتی ہے۔ لیکن سیلی سلیٹس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ویکسینی علاج سے بھی اکثر بہت فائدہ ہوتا ہے کبھی ماؤف جوڑ کو چیرا دیکر رطوبت کو خارج کرنا پڑتا ہے۔

علاج۔ رفع سوزاک کے لئے اگر مریض بچکاری کرتا ہو۔ تو اس کا استعمال موقوف کرادیں۔ ۴ ڈرام میگ نے شیا سلفاس ایک چھٹانک پانی میں حل کر کے اور اس میں لنٹ کا ٹکڑا تر کر کے ماؤف جوڑ پر رکھیں۔ اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔

(۱۷۲) نسخہ جو سوزاکی گٹھیا میں مفید ہے۔ (۱۷۳) نسخہ جو سوزاکی گٹھیا میں مفید ہے

پٹاسیم آئیوڈائیڈ	۴	پٹاسیم آئیوڈائیڈ	۱۰	گرین	۱۰
پٹاسیم بائیکارب	۱۰	پٹاسیم بائیکارب	۱۰	گرین	۱۰
میگ نے شیا سلف	۳۰	سپرٹس ایونیا ایسویٹے کس	۲۰	منم	۲۰
ٹنگچورا مائیو سائٹائی	۲۰	لاکٹو اسٹیل فلیوئی سی بیو کیٹ کیو بیو ڈرام	۱	اوش	۱
ایکوا کیفوری (ایڈ)	۱	ایکوا (ایڈ)	۱	اوش	۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار | ایسی ایک ایک خوراک ایک گلاس پانی کے
دیں * | ہمراہ دن میں دو بار فریں *

عورتوں میں سوزاک

اسباب مرض - مردوں کی طرح عورتوں میں بھی یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ بازاری
عورتوں یعنی زناٹیوں میں تو عموماً ہر ایک کو کم و بیش یہ مرض ہوتا ہے۔ لیکن گھروالی بیبیاں بھی
اکثر اس نامرلہ مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ مگر نادانی سے اُن میں اس مرض کی چٹاؤں پرواہ نہیں
کی جاتی یا مرض کی تشخیص نہیں کی جاتی ہے۔ سبب بیماری اکثر عورتوں کو اسی سبب رحم اور پٹیر
کی کئی ایک شدید اور مہلک بیماریاں ہو جاتی ہیں *

بعض نوجوان عیاشوں کو پرانا سوزاک ہوتا ہے۔ اور جب وہ پاکدامن عورتوں سے
شادی کرتے ہیں۔ تو اُن سے وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ کبھی مجامعت کے بعد
کشیف رومال کے استعمال کرنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے *

عورتوں میں مرض سوزاک پہلے یا تو مہل یعنی فرج (دو بجاٹنا) میں ہوتا ہے یا لبھائے فرج
(رولوا) اور فحری بول یعنی پیشاب کی نالی (ریوریتھرا) میں ہوتا ہے۔ اور پھر یہاں سے متصل
اعضائے شریفہ مثلاً رحم وغیرہ میں سرایت کر کے مختلف امراض سوزاکی کا موجب ہوتا ہے۔
چنانچہ ذیل میں ہم سوزاک فحری وغیرہ کی علامات و علاج تحریر کرتے ہیں :-

Vaginal
Gonorrhoea.

ویجائنل گنوریا

سوزاک مہلی

سوزاک فحری

اس قسم کے شدید سوزاک میں اندام نہانی میں گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ اور اس سے خون
آمینرطوبت یا پیپ دار مواد خارج ہوتا ہے۔ اور پیشاب جل کر آتا ہے۔ سوراخ بول سرخ اور تورم
ہوتا ہے۔ اور اسکو دبانے سے پیپ خارج ہوتی ہے۔ اگر گردن رحم بھی متلائے مرض ہو۔ تو رحم میں اجتماع
خون ہو کر درد ہونے لگتا ہے۔ مریضہ کی کمر میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات نلوں میں بھی درد ہوتا ہے
پُرانے سوزاک میں عورت کو صرف ماہواری آیام تکلیف سے آیا کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں عموماً
نلوں میں سخت درد ہوا کرتا ہے۔ اور بعد کو سیلان رحم کی تمکایت ہوتی ہے۔ یعنی سفید رطوبت آتی
رہتی ہے۔ اور کبھی کبھی پیشاب میں ذرا سی تکلیف ہو جایا کرتی ہے *

نوٹ۔ بالعموم درم غرق الرحم سے رحم کے اندر اور دماغ سے نفیرین اور خصیتہ الرحم میں یا صفاق میں منتقل

ہو جایا کرتا ہے جن عورتوں کو ایک بار سوزاک ہو جاتا ہے۔ وہ اکثر بانجھ ہو جاتی ہیں یعنی انکو اولاد نہیں ہوتی
 علاج۔ اس قسم کے شدید سوزاک جبلی میں گرم پانی کے دوش کر نیے یا ہلکے لائی سول سولوشن مثلاً
 ایک پائنٹ گرم پانی میں ایک ڈرام لائی سول ڈال کر دوش کر نیے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور جب شدید
 علامات مرض رفع ہو جائیں تو پھر ویجنل سپیکیولم یا منظار فرجی کو فرج میں داخل کر کے پھر فیصدی
 کے پروٹارگول یا نارگول سولوشن میں روئی تر کر کے اس سے فرج کو اچھی طرح سے پونچھ دیتے ہیں۔ اور
 اس کے بعد ایک گلیسرین ٹینین یعنی گلیسرین کافرز جہ رکھ دیتے ہیں۔ لیکن جہاں کہیں مذکورہ بالا
 علاج ممکن نہ ہو۔ وہاں پر مذکورہ لائی سول سولوشن سے اندام نہانی میں دوش کر کے پھر اکتھال او
 گلب سرین را ایک حصہ اکتھال چار حصہ گلیسرین میں ملا کر اور اس میں سے ذرا سی ولایتی یا پاک
 و صاف روئی میں لگا کر بطور فرز جہ استعمال کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

پٹنے سوزاک فبرجی میں اخراج مواد کو بند کرنے کیلئے قابض عابس اور یہ کی دن رات میں تین
 چار بار پچکاری کرنی مفید ہوتی ہے۔ چنانچہ (۱) سلفٹ آف زنک (۲) سلفو کار بولیٹ آف زنک
 (۳) پرمینگنیٹ آف زنک یا (۴) کلورائیڈ آف زنک یا (۵) ایلمین پھسکری کے ایک سے چار فیصدی
 دوائے سولوشن یا محلول سے پچکاری کی جاتی ہے۔ سولوشن آف ملٹن را ایک پائنٹ پانی میں نصف
 اونس ملا کر سے دوش کرنا بھی بہت مفید ہوتا ہے۔ یہ غیر سمی دوا ہے۔ اسکے استعمال سے پیپ کا

ناجلہ موقوف ہو جاتا ہے۔ دوش کر چکنے کے بعد پانڈ کافرز جہ دوائیہ Pond's Tampon
 اندام نہانی میں داخل کر دینا چاہئے۔ جو اندر ہی حرارت جسمی سے پھل کر اپنا شافی اثر کرتا ہے۔
 پانڈز سیپین یعنی فرز جہ پانڈز بسکی تصویر بھی فل میں دی گئی ہے۔ اسکی ساخت میں (۱) سامنا مخروطی
 سراد والا ہوتا ہے۔ نیم جامد ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ کھلتا ہے (ب) اسکے پیچھے دبی ہوئی غیر جاذبائی
 مائز جہ ہوتا ہے جو اس کو سنبھالے رکھتا ہے (ج) اس پر خیلے ٹین کا پارک غلاف چڑھا ہوا ہے۔

تصویر پانڈز سیپین یعنی فرز جہ سیپین



۴۸

(۱) دوا والا اگلا مخروطی سر (ب) دبائی ہوئی روئی (ج) خیلے ٹین کا غلاف (د)
 فرز جہ کو داخل کرنے والی روئی (۵) فرز جہ کو باہر نکالنے والی ڈوری۔

جب اس فرزجہ کو فرج میں داخل کیا جاتا ہے۔ تو اسکے اوپر کاجیلے مین کا باریک غلاف حل ہو جاتا ہے۔ اور دبی ہوئی روئی کا فرزجہ پھول جاتا اور بڑھ جاتا ہے جس سے انگاد و والا محرومی سہل فرج تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں پردہ آہستہ آہستہ تحلیل ہوتا ہے۔ پس اس طرح سے ساری فرج کی اندرونی متورم یا ماؤف جھلی پر دوا کا متواتر اثر ہوتا رہتا ہے۔ اور فرج کے اندر یہ فرزجہ پھول کر اوپھیل کر نہ صرف فرج کی چٹٹوں کو کشادہ کر دیتا ہے۔ کہ جن پر دوا کا بخوبی اثر ہو جاتا ہے بلکہ یہ لمبے ہوئے یا جھکے ہوئے رحم کو بھی سہارا دیکر اپنی طبعی وضع پر بحال کر دیتا ہے۔ اس قسم کے فرائج مختلف ادویہ مفیدہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان کو سوزاک (گائورہیا) ورم باطن رحم (اینڈومیٹرائٹس) ورم عنق رحم (سروی سائٹس) ورم فرج (رو جاناٹس) ایڈان الرحم (لینوکوریا) عسٹریٹ ڈوس مے (لوریا) اور نٹو الرحم (پرولیپس) پوسٹریٹ (غیرہ امراض نسائی میں استعمال کرتے ہیں۔ عورتوں کے سوزاک میں پانڈز کے یہ دو فرائج مفید و مستعمل ہیں:-

Pond's Protargol & Ichthyol tampon.

۱) پانڈز پروٹارگول اینڈ ایکتھال ٹمپن -

یعنی پانڈ کا پروٹارگول اور ایکتھال کا فرزجہ اس میں پروٹارگول اور ایکتھال ہر ایک کے فیصدی اور گلیسرین اور بورو گلیسرین ۵ فیصدی ہوتی ہے۔ یہ فرزجہ دافع لطفن اور قابض ہوتا ہے اور خصوصاً سوزاک اور اس کے عوارضات میں مفید ہے۔

Pond's Ichthyol Compound with Iodide of Silver tampon.

۲) پانڈز ایکتھال کمپونڈ آئیوڈائیڈ آف سلور ٹمپن -

یعنی پانڈ کا ایکتھال مرکب بہ آئیوڈائیڈ آف سلور کا فرزجہ اس میں گلیسرین اور بورو گلیسرین ۵ فیصدی۔ ایکتھال ۲ فیصدی۔ آئیوڈین ۱۲ فیصدی و غیرہ ادویہ شامل ہوتی ہیں۔ یہ فرزجہ پرانے سوزاک میں خاص طور پر مفید ہے۔

Gonorrhoea. Vaginitis.

ورم بہائے فرج سوزاک ورم شفرین سوزاک گنوریل ووائٹس
اس میں بہائے نلام نہانی متورم اور دردناک ہوتے ہیں۔ ان سے مواد خارج ہو کر وہ باہم چپک جاتے ہیں وغیرہ اس قسم کے اس مرض میں پہلے گرم پانی سے مقام ماؤف کو صاف کر کے اور کور کر کے پھر نائٹریٹ آف سلور کا تیز سولوشن (ایک اونس پانی میں ۲۰ گرین) بدلی کی پھری سے متورم سطح پر لگائیں۔ اور پھر لیڈ اور اپیم لوشن میں ننٹ کی گدی تر کر کے اور سوزاک ماؤف بہائے فرج کے درمیان کچھ کر اوپر سے پی باندھ دیں۔

ورم نائزہ سوزاکی شروع مرض میں مریض کو کھاری اور مسکن نسخہ (۱۵۸) دیں۔ اور ش
جو زیادہ مقدار میں پلاتے رہیں۔ اگر پیشاب کرتے وقت زیادہ درد اور تکلیف ہو۔ تو مریض کو تباہ کر
گرم پانی میں بٹھائیں۔ اور رفع درد شدید کے لئے اچیل یعنی سوراخ بول میں چند قطرات چارنی
صدی کے کوکین لوشن کے ٹپکائیں۔ شدید علامات رفع ہو جانے کے بعد سوزاک کی مذکورہ با
کھانے کی دواؤں مثلاً کوپاٹا سینٹیل آل وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ اور پیشاب کی نالی میں پانچ سے
دس فیصدی واسے پروٹارگول سولیوشن کی احتیاطی بچکاری کریں۔ گرم اغذیہ و شراب۔ ترشی
اور جماع سے قطعی پرہیز ضروری ہے۔

سوزاک کا علاج طبی

اصول علاج مذکورہ علاج ڈاکٹری کو مد نظر رکھیں۔ اور شروع مرض میں مددات و مصفیات
فرجہ استعمال کرائیں۔ پس نئے سوزاک میں پہلے مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کسی ایک کا
استعمال کریں۔ چنانچہ یہ نسخہ ابتدائے سوزاک میں مفید ہے۔

(۱) نسخہ پوست فالسا ایک تولہ ریزہ ریزہ کر کے رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو کسی قدر
عل کر صاف کریں۔ اور شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔ یا یہ نسخہ دیں جو کہ ابتدائے سوزاک میں مفید ہے
(۲) نسخہ شیرہ تخم کاسنی ۵ ماشہ عرق گاؤ زبان ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پکایا
نوٹ۔ اس نسخہ میں حسب ضرورت (۱) تقویت مانغ کے لئے خمیرہ گاؤ زبان جو اہر والا ۵ ماشہ یا (۲)
تقویت معدہ کیلئے شیرہ ادیان ۵ ماشہ اور (۳) تسکین حرارت و تصفیہ خون کے لئے شیرہ عناب ۵
دانہ کا اضافہ کی کر سکتے ہیں۔ یا یہ نسخہ دیں +

(۳) نسخہ خار خشک۔ تخم خریزہ۔ تخم خیاریں۔ تخم کاہو۔ تخم کاسنی۔ براہہ صندل سفید ہر
ایک ۵ ماشہ سب ادویہ کو بھگو کر اور ان کا شیرہ نکال کر اس میں شربت بزوری بارہ تولہ ملا کر
صبح و شام پلائیں اگر پیشاب میں درد اور جلن زیادہ ہو۔ تو پھر یہ نسخہ نمبر (۴) یا نمبر (۵) دیں +
(۴) نسخہ شیرہ خار خشک و شیرہ عطشی ہر ایک ۵ ماشہ شیرہ خیاریں ۹ ماشہ شیرہ زیرہ سفید ۴
ماشہ شیرہ تخم کاسنی ۵ ماشہ شربت صندل ۲ تولہ صبح و شام پلائیں۔ مدد مسکن ہے +
(۵) نسخہ خار خشک۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو۔ تخم کاسنی۔ کشنیز ۱۰ ماشہ صندل سفید ہر ایک ۵ ماشہ
سب ادویہ کو بھگو کر ان کا آب زلال لیکر اور اس میں شربت فالسا ۳ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ نہایت

مفید ہے۔ اگر پیپ زیادہ آتی ہو۔ اور پیاب میں درد اور جلن کی شکایت ہو تو پھر یہ نسخہ دیں۔
 (۶) نسخہ شور قلمی۔ دانہ الائچی کلاں ہر ایک ۲۱ ماشہ دونوں کو باریک پس کر سب دوا کے
 چھ حصے کریں ساوران میں سے ایک حصہ روزانہ پہلے تین روز تک پانی کے ساتھ اور پھر ساٹھی
 کے چاولوں کی پیچ کے ساتھ دیں۔

جب شدید علامات مرض میں تخفیف ہو جائے تو پھر ذیل کے نسخہ جات میں سے کسی ایک
 کا استعمال کریں۔ یہ نسخے پرانے سوزاک میں بھی مفید ہیں۔

(۱) نسخہ روغن صندل یا روغن بلسان (کو پائٹا) ایک ماشہ پتاشہ میں ڈال کر پہلے کھلائیں
 اور اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں ملا کر پلائیں۔

(۲) نسخہ کباب چینی ۲ تولہ شور قلمی۔ ریوند چینی۔ زیرہ سفید۔ الائچی خورد۔ آندر جو شیریں ہر
 ایک ایک تولہ سب کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔ خوراک، ماشہ صبح و شام گائے کی دودھ کی لسی کیسا
 (۳) نسخہ کباب چینی ۲ تولہ شور قلمی۔ کات سفید۔ زیرہ سفید۔ دانہ الائچی خورد۔ مغز کنول گٹھ
 ہر ایک ۵ ماشہ ست بہروزہ ۱۰ ماشہ سب کو کوٹ کر ہڑیہ بنائیں۔ اور ایک پڑیہ صبح اور ایک شام
 کچی لسی کے ہمراہ کھلائیں۔ یہ نسخہ نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے۔

(۴) نسخہ ست سلاجیت ست گلو شور قلمی۔ بھٹاڑی بریاں۔ کتھ سفید۔ دانہ الائچی کلاں
 برگ حنا سب مساوی۔ شکر سفید تمام دواؤں کے وزن کے برابر۔ سب کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔
 خوراک، ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ یا لسی یا پانی دیں۔ یہ نسخہ سوزاک کہنے میں مفید ہے۔

(۵) نسخہ طباشیر۔ تخم خیابین۔ تخم خرفہ سیاہ۔ صمغ عربی۔ کتھ قلعی۔ دانہ الائچی کلاں۔ کباب
 چینی۔ تخم خشاش۔ نشاستہ۔ تخم خرپڑہ۔ ریوند چینی۔ کتھ سفید۔ خس۔ سلاجیت۔ ست گلو تال کھانا
 تخم کاسنی۔ کشیز خشک۔ برگ حنا۔ زیرہ سفید۔ پستان۔ گبرو۔ زرد چوب۔ آملہ خشک۔ شورہ
 قلمی۔ ہر ایک ۳ ماشہ سب ادویہ کو کوٹ چھان کر اور ان سب کے ہموزن شکر سفید ملا کر سفوف بنایا
 اور اس میں سے ۵ سے ماشہ تک پانی کے ہمراہ صبح و شام کھلائیں۔ یہ پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہے۔

(۶) نسخہ دانہ الائچی خورد۔ دانہ الائچی کلاں۔ ست گلو۔ ست سلاجیت۔ کباب چینی۔ کتھ قلعی
 پستان۔ تال کھانا۔ کتھ سفید۔ خس۔ گوندہ کثیر۔ گند سیاہ۔ کلنار۔ برگ حنا۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔
 ریوند چینی۔ آمیراں۔ ہر ایک ۴ ماشہ۔ زیرہ سفید۔ ۲ ماشہ سب ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر اور گند
 ہموزن شکر سفید ملا کر سفوف بنائیں اور اس میں سے ۴ تولہ شربت بزوری ۴ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔

یہ بھی پرانے سوزاک میں مفید ہے۔

(۷) نسخہ کباب چینی ست گلو۔ طباشیر۔ الائچی خورد ہر ایک تولہ۔ سلاجیت ۳ تولہ۔ کشتہ قلعی ۶ ماشہ۔ سب ادویہ کو پیس کر اور باہم ملا کر ۱۲ پٹریوں میں تقسیم کریں۔ اور ہر روز ایک پٹری صبح اور ایک شام دو دھیا لسی کے ساتھ کھائیں۔ قرحہ میں مفید ہے۔

(۸) نسخہ سلاجیت۔ لوہان سفید۔ رت بیروزہ ہر ایک ایک تولہ۔ موصلی سفید۔ موصلی پیاز آملہ ہر ایک چھ ماشہ۔ کتھ سفید۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ۵ ماشہ۔ کشتہ قلعی ۳ ماشہ۔ شکر سفید دو چند ہمہ ادویہ سب کا سفوف بنا کر اس میں سے ۹ ماشہ صبح اور ۹ ماشہ شام ہمراہ کھجی لسی یا پانی کے کھاویں۔ سوزاک کہنے میں مفید ہے۔

(۹) نسخہ برگ نورستہ بھول رکیکر کی کونیلین ۱۰ ماشہ لیکر پانی میں شیرہ نکال کر اور شکر سفید ایک تولہ ملا کر دو ہفتہ تک پلائیں۔

(۱۰) نسخہ کثیر۔ دم الاخوین۔ گل امینی۔ طباشیر۔ رت الشوس۔ گل مختوم۔ گلنار۔ حب کاج۔ تخم خشخاش ہر ایک ۲ ماشہ۔ نشاستہ۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خرپڑہ۔ خرفہ۔ قشعر ہر ایک ۳ ماشہ۔ ریونہ چینی و صدف سوختہ ہر ایک ایک ماشہ سب کو کوٹ کر سفوف بنا دیں۔ خوراک ۵ ماشہ صبح و ۵ ماشہ شام ہمراہ عرق شلہ پتھر و شربت صندل سوزاک کہنے میں نہایت مفید ہے۔
(۱۱) نسخہ جو سوزاک کہنے میں مخصوص و مجرب ہے۔ لندھاک۔ شورہ قلمی مسادی دولوں کو لوہے کے ظرف میں رکھ کر اوپر سے اس برتن کے منہ کی برابر دوسرا برتن رکھ کر گل حکمت کریں اور چولھے پر رکھ کر آگ نیچے جلائیں۔ جب کھیل ہو جائے اتار کر احتیاط سے کھیں۔ بوقت ضرورت دو اند کو ایک ماشہ میں چار سرخ پھٹکڑی بریاں ملا کر کھلائیں۔

(۱۲) حب سوزاک گندہ ہروزہ۔ نشاستہ بموزن لیکر لعاب اسبغول میں ملا کر گولیاں بقدر خود بنا دیں۔ اوپر بوقت ضرورت پہلے روز سات گولیاں لعاب اسبغول کے ہمراہ کھائیں بعد چودہ روز تک روزانہ ایک گولی اضافہ کریں مجرب ہے۔

پچکاریوں کے یونانی نسخہ جا جو کہے اور پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہیں

(۱۳) نسخہ رت و کتھ سفید ہر ایک ایک تولہ۔ کافور و اینون ہر ایک ایک ماشہ۔ سب ادویہ کو دوسیر پانی میں ڈال کر رات بھر اسی بنے ہیں۔ صبح نتھار اور چھان کر رکھ چھوڑیں۔ اور

وقت ضرورت تھوڑا سا لیکر نیم گرم کر کے بطریق مذکورہ کام میں لاویں +
 (۱) نسخہ - ہلیہ - ہلیہ - آملہ - برگ حنا - پھٹکڑی ہر ایک ۶ ماشہ - سب کو باریک کوٹ کر
 ۲ سیر پختہ پانی میں ڈال دیں - صبح تھار اور چھان کر حسب ہدایت کام میں لاویں نئے
 سوزاک میں مفید ہے +

(۳) نسخہ - رسوت ایک تولہ - افیون ماشہ کیکر کی تازہ پھلی ۵ تولہ - سب کو ایک سیر پانی میں
 بھگو کر پختہ تھار اور چھان کر بطریق مذکورہ کام میں لاویں - سوزاک و قرعہ میں مفید ہے +
 (۴) نسخہ - نیلہ تھوٹھا بریاں - مردانگ ہر ایک ۶ ماشہ - سرمہ اصفہانی اتولہ - رسوت
 کتہ سفید - مازو سبز ہر ایک ایک تولہ - شب یامانی پھٹکڑی مصطلکی ہر ایک ۶ ماشہ - سب
 کو ایک بوتل پانی میں حل کریں ساور افیون - روغن بہروزہ ہر ایک ایک ماشہ اضافہ کر کے
 پچکاری کریں +

(۵) نسخہ - ہلیہ - ہلیہ - آملہ - برگ حنا ہر ایک ایک تولہ - ان کورات بھر دو سیر پانی میں تر
 رکھیں - صبح مل چھان کر اس پانی میں آنزروت - دم الاخوین - سفیدہ کاشغری - گل ارمنی
 رسوت - مردانگ - نیل و لائتی - کافور قیصوری ہر ایک ایک ماشہ - باریک کر کے ملاویں
 پھر اس کا آب زلال لیکر بطریق مذکور پچکاری کریں - سوزاک کہنہ میں مفید ہے +

(۶) نسخہ - رسوت - کات سفید ہر ایک ایک تولہ - افیون ایک ماشہ - ان کو ۲ سیر پانی
 میں شبانہ روز بھگو رکھیں - پھر پانی تھار کر اس میں کافور ایک ماشہ - پھٹکڑی بریاں ایک
 ماشہ - نیلہ تھوٹھا بریاں چھ رتی - رسکپور ایک رتی ملا کر رکھ چھوڑیں - وقت ضرورت آب
 زلال لیکر قندے گرم کر کے حسب ہدایت مذکور پچکاری کریں - قرعہ یعنی سوزاک کہنہ میں مفید ہے
 (۷) نسخہ - گل ارمنی - سفیدہ کاشغری ہر ایک ایک تولہ - افیون ۹ ماشہ - نیلہ تھوٹھا
 سوختہ ۳ ماشہ - سب ادویہ کو باریک پیس کر ایک سیر گدھی کے دو دھ میں حل کر کے
 اس سے پچکاری کریں - نئے اور پرانے سوزاک میں مفید ہے +

(۸) نسخہ - پچکاری جو قرعہ سوزاک کو مندل کرتی اور پرانے سوزاک میں مفید
 و مجرب ہے - سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ - چرم بودار سوختہ ۶ ماشہ - مصطلکی رومی ۲ ماشہ
 طوطیاٹے بریاں ایک رتی - رسوت ۶ ماشہ کوٹ چھان کر پانی میں حل کر کے پچکاری
 کریں +

سرایت جرثومہ سوزاک

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
 سرایت جرثومہ سوزاک عدوی جرثومہ سوزاکیہ گونوکاکس انفیکشن
 Gonococcus Infection.
 فوٹ۔ سرایت جرثومہ سوزاک سے مراد ہے۔ سوزاک کی چھت لگنا یعنی جرثومہ سوزاک کا جسم میں سرایت کرنا جس سے نہ صرف سوزاک ہو جاتا ہے۔ بلکہ اور بہت سے موزی مہلک سوزاکی امراض ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان میں مرض سوزاک کو ایک معمولی مرض خیال کیا جاتا ہے لیکن اس مضمون کو پڑھنے کے بعد بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ کس قدر موزی ہے۔ اور اسکے عوارض و نتائج کس قدر خطرناک ہیں۔
 پناہ بخیر! چونکہ یہ مرض امراض جدیدہ میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اور تمام موجودہ فاضل مصنفین نے اس کو بیان کیا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اس کو تحریر کرنا ضروری سمجھا۔

گونوکاکس یعنی جرثومہ سوزاک ایک چھوٹا سا جوڑا جرثومہ (ڈیپلوکاکس) ہے جس کی دونوں متصلہ سطحیں چپٹی یا قدرے گہری ہوتی ہیں۔ جرثومہ سوزاک چونکہ جسم انسان کے باہر مشکل سے چند گھنٹے ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لئے یہ براہ راست انسان کے انسانیں سرایت کرتا ہے طریق سرایت جرثومہ سوزاک کی چھت لگنے یا سرایت کرنے کا عام طریقہ مریض یا مریضہ سوزاک کے ساتھ مجامعت کرنا ہے لیکن اگر زچہ مرض سوزاک میں مبتلا ہو۔ تو جراثیم اس کی اندامین کی رطوبت سے مولود یعنی نوزائیدہ بچہ کی آنکھ میں لگ کر آشوب چشم سوزاکی پیدا کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں کبھی اتفاقیہ طور پر ان چھتوں اور اشیاء سے بھی کہ جن کو آشوب چشم سوزاکی کے مریضوں یا مریضہ سوزاک کی اندام نہانی سے ملوہ مرض لگ چکا ہو یہ مرض دوسروں میں سرایت کر جاتا ہے۔
 خصوصیات سرایت جرثومہ سوزاک۔ سرایت جرثومہ سوزاک کی نہایت اہم اور غالباً خاص خصوصیت یہ ہے کہ یہ نہایت ہٹیلدا ہوتا ہے۔ دیگر جراثیم موزیہ کی نسبت اس جرثومہ کے جسم میں سرایت کرتے سے بہت تھوڑی اموات واقع ہوتی ہیں۔ مگر اس کمی اموات کا تناسب ان بیماریاں مرضی تغیرات سے پورا ہو جاتا ہے جو اس مرض میں واقع ہوتے ہیں یعنی اس میں مرضی تغیرات جسم میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ یہ جرثومہ جسم میں پہنچ جائے۔ تو یہ ساخت جسم میں ایسے محکمہ طور پر سرایت کر جاتا ہے کہ پھر اس کا قلع قمع کرنا یا اسکو نیست و نابود کرنا دشوار ہوتا ہے کیونکہ یہ ان تمام حفاظتی و مدافعتی تدابیر کا جو کہ اسکے دفع و خراج کیلئے کی جاتی ہیں مقابلہ کرتا ہے

سرایت جرثومہ سوزاک کی مدت بجائے مہینوں کے سالوں تک ہوتی ہے۔ گواس میں ایسے وقفے ہو سکتے ہیں جن میں کہ اعضائے ماؤف بظاہر بالکل نندرست ہو جائیں مثلاً غدیہ ورم غنبیہ (ایکیوٹ آئریٹس) جرثومہ سوزاک کی ابتدائی سرایت کے کئی سال بعد بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور اس بات کا ثبوت کہ ورم مذکور جرثومہ سوزاک سرایت کے سبب ہی پیدا ہوا ہے۔ بہت مشکل ہوتا ہے مگر چہ بعض محققین نے لکھا ہے کہ ورم غنبیہ سوزاک کی مرض سوزاک ہو چکنے کے چودہ سال کے بعد بھی ہوا ہے۔ اسی لئے بعض اوقات یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ ابتدائی سرایت جرثومہ سوزاک کے عود کرانے کو یعنی سالہا سال کے پیرانے سوزاک اثر سے ورم غنبیہ (آئریٹس) کے ہو جانے میں سوزاک کی چھوت کو اس کے اسباب سابقہ میں سے خارج کر دیا جائے۔

بحرانی بول یا پیشاب کی نالی میں جرثومہ سوزاک کے سرایت کر جانے سے جب شدید مرض سوزاک ہو جاتا ہے۔ تو ایک بار شدید علامات مرض رفع ہو جانے کے بعد پھر خفیف یا مشتبہ سوزاک کا جراثیمی ثبوت حاصل کرنا اکثر بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں جراثیم سوزاک کی تعداد بہت تھوڑی رہ جاتی ہے۔ اور وہ ماؤف ساخت کے مسامات میں اس قدر گہرے نفوذ کرتے ہیں کہ پھر اس مقام ماؤف سے تراوش یا رطوبت یا مواد میں حرارتی امتحان سے بھی ان کا سراغ نہیں ملتا۔ اور ابھی تک دیگر بلا واسطہ طریق تشخیص مثلاً ایگلوٹینیشن Agglutination وغیرہ مشکل قابل اعتماد ہیں جراثیم سوزاک کے سرایت کرنے کے بعد بالعموم پیپ پیدا کرنے والے گول زنجیری جراثیم (سٹرپٹوکوکائی) اور خوشہ دار جراثیم (سٹیفی لوکاکائی) بھی سرایت کر جایا کرتے ہیں۔ جس کو سینڈری الفیکشن یا عرووی ثانیہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

جراثیم سوزاک کے جسم میں سرایت کرنے کے مندرجہ ذیل نتائج ہوتے ہیں:-

(۱) ابتدائی چھوت لگنے یا سرایت کرنے کے نتائج جب جراثیم سوزاک کی ابتدائی چھوت لگتی ہے یعنی یہ ابتداً مریض سے تندرست میں سرایت کرتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں مردوں میں شدید یا خفیف ورم ناسرہ ریورٹیرا میٹس یعنی سوزاک اور قرعہ گلیٹ ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں شدید یا مزمن ورم اندام نہانی (توجائٹا میٹس) ورم گردن رحم ہروی (سارٹریٹس) اور ورم گردن و باطن رحم (سروویو آئینڈو میٹریٹس) Cervi-endo-metritis.

اور مردوں و عورتوں دونوں میں آشوب چشم کنجکٹو و مایٹس (Conjunctivitis) کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ان امراض کو دیکھو اپنے اپنے موقع پر۔

(۲) ابتدائی انتشار کے نتائج مجامعت وغیرہ سے جب جراثیم سوزاک آلات بول میں سرایت کر کے مقام سرایت کی اس پاس کی ساختوں میں فوراً منتشر ہوتے ہیں۔ تو ان کے اس سرایت و انتشار سے مردوں میں ورم حوالے نائزہ پیری یوریتھرائٹس (Ductal Urethritis) اور ورم غدہ ندی پراسٹے مایٹس (Prostatic Glanditis) ورم خصیہ فوقانی یا ورم غدہ یڈوس (Epididymitis) اور ورم کلیئہ منی (Vesiculitis) ورم میں ورم قاذف یعنی رحم و خصیتہ الرحم کی درمیانی نالی کا ورم سیلینجائٹس (Salpingitis) اور ورم قاذف و خصیتہ الرحم سیلینجوائیرائٹس (Salpingo-Ovaritis) اور مردوں و عورتوں دونوں میں ورم مثانہ ریسس مایٹس (Cystitis) ہو جاتا ہے۔ نیز دونوں میں بالعموم عورتوں میں مقامی طور پر باریطون یعنی آنتوں وغیرہ کی غلافی جھلی یا پیری ٹونیم بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ یعنی اس میں جراثیم سرایت کر کے باعث ورم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر عورتوں میں پیٹرو کی باریطون میں ورم ریلوک پیری ٹونائٹس (Pelvic Peritonitis) ہو جاتا ہے۔ اور متورم جھلی مختلف مقامات پر جڑ جاتی ہے۔ جس سے پیٹرو کے اندرونی اعضا مثلاً رحم و خصیتہ الرحم وغیرہ کے طبعی افعال ناقص زائل ہو جاتے ہیں۔ اور جس کا نتیجہ عورتوں میں بانجھ پن رستیرلیٹی (Sterility) ہوتا ہے۔ مردوں میں جراثیم سوزاک کی سرایت و مقامی انتشار کے آخری نتائج یہ ہوتے ہیں۔ کہ مردوں میں پیشاب کی نالی میں رکاوٹ (Urethral Stricture) پیدا ہو جاتی ہے۔ غدہ ندی میں مزمن قسم کا ورم (Chronic Prostatitis) ہو جاتا ہے۔ اگر جراثیم سوزاک خنانہ میں سرایت کر جائیں۔

تو ورم مثانہ ریسس مایٹس (Cystitis) ہو جاتا ہے۔ اور اگر مثانے سے براہ عالیہ جراثیم گردہ میں سرایت کر جائیں۔ تو ورم حوض گردہ رہانی لائٹس (Pyelitis) ہو جاتا ہے۔ اور بعد

کے آلات بول میں بی کولانی قسم کے جراثیم سرایت کر کے مرض کی تکالیف میں شدید اضافہ کر دیتے ہیں (۳) جراثیم سوزاک کے خون میں سرایت کرنے کے نتائج۔ جب جراثیم سوزاک خون میں سرایت کر جاتے ہیں۔ تو عفون دم (Septicaemia) اور قلعج الدم کی علامت

پیدا ہو جاتی ہیں۔

Prostatitis ۵۰ Abscess. ۵۰ Peri-urethritis. ۵۰

(ا) تعفن خون (سپٹیسمیا Speticæmia) جراثیم سوزاک کے خون میں سرایت کرنے سے جو تعفن خون ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کے مریض بہت کم دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن امریکہ اور انگلستان میں اس قسم کے چند مریض دیکھے گئے ہیں۔ اکثر ایسے مریضوں میں دل کی اندرونی جھلی میں ورم ہو کر اس میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ اور یہ مرض بالعموم ہلک ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کے خون کا امتحان کرنے پر اس میں جراثیم سوزاک پائے جاتے ہیں۔ جس سے تعفن خون سوزاکی کی کامل تشخیص ہو جاتی ہے۔

(ب) سپ آئینر خون کی علامات ظاہرہ پائی ایک مینی فیسٹیشنز ان میں سے اہم ترین سوزائی گٹھیاں رگنوریل روماتزم (Gonorrhoeal Rheumatism) ہے جس میں جوڑے متورم ہوتے ہیں۔ اور ان کی اندرونی جھلیاں و رباطات ماؤف ہوتی ہیں۔ شدید یا کم شدید قسم کے سوزاکی گٹھیاں کو ایک قسم کا نتیجہ الدم سوزاکی رگنوریل پائی ایسیا ہی سمجھنا چاہئے۔ سوزاکی گٹھیاں کے اکثر مریضوں کے ماؤف جوڑوں میں جراثیم سوزاک پائے گئے ہیں۔ اور بعض ایسے مریضوں میں علاوہ جوڑوں کے خون میں بھی جراثیم سوزاک پائے گئے ہیں۔ ریڑھ میں ورم ہو کر جو اس میں کچی آجاتی ہے سپینڈیلائٹس ڈیفارمنس (Spondylitis deformans) جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر صورتوں میں یہ بھی مزمن سرایت سوزاک یعنی عرصہ جسم میں جراثیم سوزاک کے سرایت کر جانے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

ورم غلاف دل پیتھری کارڈائٹس) اور ورم غلاف ریه یا ذات الجنب (پلوری) بھی جراثیم سوزاک کے سرایت کرنے کے نتائج بعیدہ بتائے جاتے ہیں۔ آنکھ کے پردہ عنیبیہ کا ورم (آئی رائیٹس) جو کہ بار بار عود کرتا ہے۔ اور جس کو اکثر تشکی خیمال کیا جاتا ہے۔ وہ زیادہ تر سوزاکی ہی ہوتا ہے یعنی جراثیم سوزاک کے آنکھ کے پردہ عنیبیہ میں سرایت کر جانے سے ہوا کرتا ہے۔

علاج گونو کاکس الفیکشن۔ تا حال کوئی مؤثر و مفید تریاق سوزاک (گونو کاکس) سے تیار نہیں کیا گیا۔ البتہ سوزاک کا محافظ ٹیکہ گونو کاکس ویکسین) لگانا کسی حد تک مفید ثابت ہوا ہے یعنی اس قسم کا ٹیکہ لگانے سے اس مرض سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔ چونکہ جراثیم سوزاک اپنی سمیت کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے جب کبھی ممکن ہو۔ تو مرض مذکور کے اصلی اور موجودہ جراثیم سے ویکسین یا مواد ٹیکہ تیار کرنا چاہئے

اور یہ نہایت ضروری بات ہے کہ جراثیم کی پہلی کاشت سے ہی ویکسین تیار کی جائے۔ کیونکہ جراثیم سوزاک کی جب مصنوعی کاشت کی جاتی ہے۔ تو ان کی سمیت جلد زائل ہو جاتی ہے لیکن سرایت جرثومہ سوزاک کے بہت سے مریضوں میں خود مریض کے مادہ مرض سے ویکسین تیار کرنے کی بجائے زیادہ تر شک ویکسین کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس قسم کی شک گو نو کا کس ویکسین بھی چند قسم کے جراثیم سوزاک کی تازہ کاشت سے ہی تیار کرنی چاہئے۔
 شدید ورم نائزہ (ایکٹیوٹ یورٹیھرائٹس) شایر ورم ٹیبل یا ورم اندام نہانی (ایکٹیوٹ ویجائناٹس) اور ورم غنق رحم (سروی سائٹس) میں اگر یہ مطلوب ہو کہ مقامی علاج کے ساتھ ویکسین کا بھی استعمال کیا جائے۔ تو ویکسین سوزاک کا تھوڑی مقدار (ایک سے پانچ ملیں) کا کائی (میں ہر تیسرے یا پانچویں روز ٹیکہ لگانا بعض صورتوں میں کسی قدر مفید ہوتا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا امراض کے پرانے مریضوں میں یعنی مردوں اور عورتوں کے پرانے سوزاکی امراض میں علاوہ مقامی علاج کے ویکسین سوزاک کا ٹیکہ لگانا نسبتاً زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں میں ہر پانچویں یا دسویں روز دس سے پندرہ ملیں کا کائی کا ٹیکہ لگایا کرتے ہیں۔

کنوریل رومائز م یعنی سوزاکی گٹھیا میں ویکسین سوزاک کا ٹیکہ لگانا زیادہ مفید و مؤثر ہوتا ہے۔ بشرطیکہ مریض میں صرف جوڑ ہی متورم نہ ہوں۔ بلکہ مرض کی عراجی علامات بھی موجود ہوں۔ ایسے شدید مریضوں میں تو ہر تیسرے یا پانچویں روز تھوڑی مقدار ویکسین (ایک سے پانچ ملیں) کا کائی، کا ٹیکہ لگایا کرتے ہیں۔ لیکن کم شدید (سب ایکٹیوٹ) مریضوں میں پانچ سے دس ملیں کا کائی کا ٹیکہ لگاتے ہیں۔ اور پرانے بیماروں میں دس سے بیس ملیں کا کائی کا ٹیکہ لگانا شروع کر کے اس کو رفتہ رفتہ بڑھا کر ہفتے ہفتے بعد پچاس یا سو یا دو سو پچاس ملیں کا کائی تک کر دیتے ہیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ اس کی مقدار کو چار سو یا پلوچ سو ملیں کا کائی تک بڑھا دیتے ہیں۔

ورم عنیفہ شدید (ایکٹیوٹ آئی رائٹس) اس مرض میں ویکسین کا استعمال نہایت ہی احتیاط سے اور نہایت ہی تھوڑی مقدار میں کرنا چاہئے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ شدید علامتاں مرض کے رفع ہونے کے بعد ویکسین کا استعمال کیا جائے۔ لیکن پھر بھی نہایت تھوڑی مقدار میں اور نہایت احتیاط سے تھوڑی مقدار سے شروع کر کے اس کو رفتہ رفتہ بڑھانا چاہئے۔

ہلکاؤ کتے کا باؤلاپن

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہلکاؤ	داء الکلب - الکلب	Rabies. رے بنیر
کتے کا باؤلاپن	کلب الکلب	Rabies. رے بنیر کیناٹنا
پانی ڈر	فزع الماء خوف آب	Hydrophobia. ہائیڈروفوبیا

وجہ تسمیہ - (۱) رے بنیر ایک لاطینی لغت ہے جس کے معنی ہیں - جھلانا یا جوش میں آنا
چونکہ اس مرض کے مریض حیوانات مثلاً کتا - بھیڑیا اور گیدڑ وغیرہ جھلے یا باؤلے ہو جاتے
ہیں۔ اس لئے اس مرض کو اس نام سے نامزد کیا گیا ہے۔

(۲) چونکہ یہ مرض کتوں کو خاص کر زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو عربی میں کلب الکلب (کتے
کا باؤلاپن) یا الکلب یا داء الکلب (کتے کا مرض) اور انگریزی میں رے بنیر کیناٹنا کہتے ہیں
(۳) لفظ ہائیڈروفوبیا ایک یونانی لغت ہے۔ جو مرکب ہے۔ دو کلمات (۱) ہائیڈرو بمعنی
پانی اور (۲) فوبیا بمعنی ڈر۔ سے پس ہائیڈروفوبیا کے لغوی معنی ہیں۔ فزع الماء یعنی خوف
آب یا پانی کا ڈر۔ چونکہ اس مرض کا مریض پانی سے ڈرتا ہے۔ اس لئے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا
نوٹ (۴) عربی لفظ کلب کے معنی ہیں کتا اور کلب کے معنی ہیں کتے کا باؤلاپن اور کلب یا کلبو
کے معنی ہیں مرض کلب کا بیمار جس کو انگریزی میں رے بڈ Rabid کہتے ہیں۔

تعریف مرض - ہائیڈروفوبیا الکلب (ہلکاؤ) کتوں - گیدڑوں اور دیگر حیوانات کا
ایک شدید متعدی مرض ہے۔ جو ہلکاؤ کتے وغیرہ کے کاٹنے سے انسان میں بھی سرایت
کر جاتا ہے۔ اس مرض کا زہر مریض کے لعاب دہن یعنی رال میں ہوتا ہے۔

تاریخ مرض - یہ مرض نہایت قدیمی اور مُلک ہے۔ ارسطو: Aristotle نے اس کو
صاف طور پر بیان کیا ہے۔ اور حکیم کلسوس یا سلسوس (Celsus) نے لکھا ہے کہ مکلوب

لے ارسطو مشہور یونانی حکیم ہے جو ۳۸۴ سال قبل از مسیح پیدا ہوا اور ۳۲۳ سال کی عمر میں سکندر اعظم کا تابع
مقرر ہوا۔ اور ۶۲ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ ۱۵ سلسوس جس کو بعض کتابوں میں کلسوس بھی لکھا ہے

اور جس کا وہ سرنام آری لیوس کارنی لیوس (Atealuis Carnelius) بھی ہے۔ ایک مشہور رومی حکیم

ہے۔ جو ولادت مسیح سے ۲۵ سال قبل گذرا ہے۔ اسکی تصانیف میں سے علم طب پر ایک کتاب شائع ہوئی۔ جسکی آٹھ جلدیں ہیں

کے زخم کو داغ دیں یعنی جلا دیں اور اُسے پانی میں غوطہ دیں تاکہ پانی کو دیکھ کر یا اُس کے پینے کے خیال سے جو اُس کے حلق میں تشنج ہوتا ہے۔ وہ نہ ہونے پائے۔ کلسوس کا یہ طریق علاج مدتوں تک معمول رہا۔ اور زخم کو داغنے کا علاج تو اب تک بھی معمول ہے۔ بعض دیگر ڈاکٹر بذر لیچ فصد مرکلوب کا اس قدر خون نکال دیتے تھے۔ کہ وہ قریب المرگ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ایک ایسے مریض کا قصہ میری نظر سے گزرا ہے۔ کہ جس کی فصد کھول کر اس قدر خون نکالا گیا تھا۔ کہ وہ قریب المرگ ہو گیا تھا۔ اور پھر ایک سال تک اس کو روٹی اور پانی کے سوا اور کوئی چیز کھانے کو نہیں دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں کئی ایک مفرد مرکب ادویہ کو بھی اس مرض کے علاج میں شہرت رہی مثلاً خبطیانا۔ بھنگ۔ شو تیز یعنی کلو بنجی۔ کچلا تخم کٹائی بزرگ یعنی ستیاناسی۔ پوست درخت انکولہ۔ آب پیاز۔ مشک۔ ہینک۔ دواء الزراریج۔ دواء السرطان۔ دواء الذباب الکلب وغیرہ۔ جالینوس Galenus اور بعض دیگر اطباء چشم سرطان کو مفید بتاتے رہے۔ لیکن انیسویں صدی مسیحی کے شروع میں یعنی دو سو سال قبل ازیں یہ ایک نہایت ہی عجیب علاج جاری تھا۔ کہ ایسے مریض کو دیوانے کتے کا خون پلاتے تھے۔ یا اُس کے جگر کے کباب بنا کر کھلاتے تھے۔ یا اس کی کھال میں پانی بھر کر پلاتے تھے۔ چنانچہ حکیم انطاکی و گیلانی وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور اکیسیر اعظم کی جلد چہارم میں اس مرض کے علاج میں صفحہ ۶۹۴ سطر ۲۳ میں بھی اس کا بیان ہے۔ اگر مریض کو باؤ لے کتے کا خون پلانے میں وہ اس بات کو مد نظر رکھتے ہونگے۔ کہ بہت کم مقدار سے شروع کر کے رفتہ رفتہ اس کی مقدار خوراک بڑھاتے جاتے ہونگے۔ تو ممکن ہے۔ کہ اس سے مریض میں اس مرض کے برخلاف امیونیٹی (قوت مدافعت) پیدا ہو جاتی ہو اور وہ حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہو۔

اسی انیسویں صدی مسیحی میں یورپ کے بعض ممالک خصوصاً فرانس میں مکلوب کا گلا گھونٹ کر اُسے ہلاک کر دیتے تھے۔ کیونکہ اُن کا یہ باطل عقیدہ ہو گیا تھا۔ یا اُن کو یہ دم ہو گیا تھا۔ کہ جس شخص کو باؤ لاکتا کاٹ کھاتا ہے۔ اس کی انسانی خصلت کتے کی

۱۵ جالینوس جس کا پورا نام کلادیوس جالینوس (Cladius Galenus) اور انگریزی میں مختصر نام کلین

Galen. ہے۔ یہ نہایت مشہور نامور یونانی حکیم اپنے وقت کا امام طب ہوا ہے۔ ۱۳۱ء میں پیدا ہوا۔ اور ۲۰۰ سال کی عمر میں شہید میں انتقال کر گیا۔ اسکی تصانیف میں سے علم طب غیرہ کی اسی کتابیں محفوظ و بطوع ہو سکیں

خصلت میں بدل جاتی ہے۔ پس وہ ایسے مریضوں کا گلا گھونٹ کر انہیں مار ڈالتے تھے بلکہ بعض مریض تو خود اس علاج مہلک کی خواہش کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ۱۸۱۰ء میں ملک فرانس میں اس کے برخلاف یہ قانون نافذ ہوا کہ آئندہ منکوب کو گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے والے کو سزائے موت دی جائیگی۔ غرضیکہ جہالت اور توہم سے اس مرض کے مذکور بالا عجیب و خطرناک اور مہلک علاج ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ فرانس کی سرزمین میں اُس خلاق اکبر و حکیم مطلق نے ڈاکٹر پاسچر جیسے ہمدرد و محسن بنی نوع انسان کو پیدا کر دیا۔ اور اس مہلک مرض کے علاج شافی کا سہرا اس کے سر باندھ دیا۔ ڈاکٹر پاسچر نے ۱۸۸۰ء میں اس مرض کے علاج کی طرف توجہ شروع کی تھی۔ اس محقق اور نیک دل ڈاکٹر کی زندگی کے دلچسپ حالات۔ اُس کی طبی خدمات و تجربات و اکتشافات کا اگر مطالعہ کرنا ہو تو میری مؤلفہ کتاب تاریخ الاطباء ملاحظہ کریں۔

۱۸۸۹ء میں پیرس (دار الخلافہ فرانس) میں باؤے کتے کے کاٹنے کا علاج کرنے کے لئے ایک ہسپتال قائم ہوا۔ جو اس محسن بنی نوع انسان کی یادگار کے لئے اُسی کے نام نامی پر نامزد کیا گیا۔ یعنی اس کا نام پاسچر انسٹیٹیوٹ Pasteur Institute. رکھا گیا۔ دیگر مہذب ممالک میں بھی ایسے شفاخانوں کے اجر سے اُس کی یادگار کو قائم رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی چند ایک اسی نام کے شفاخانے بنائے گئے ہیں جہاں پر اس قسم کا علاج کیا جاتا ہے۔ جن کا بیان دیکھو صفحہ ۱۰۶ پر۔

اسباب مرض۔ باؤے یعنی پاگل کتے یا بھیڑیے یا گیدڑ یا لومڑی وغیرہ کے کاٹنے سے یہ مرض گھوڑے۔ گدھے۔ گائے۔ بیل۔ بکری۔ ہرن۔ بلی۔ مرغ اور انسان میں ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ مرض باؤے کتے یا دیگر باؤے حیوان کے کاٹنے سے انسان کو ہو جاتا ہے لیکن اگر باؤلا کتا وغیرہ جسم انسان کی کسی خراش دار سطح کو چاٹ بھی لے۔ تو تب بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح منکوب یا کلب یعنی اس مرض کے مریض انسان کے تندرست انسان کو کاٹنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ یورپ میں یہ مرض زیادہ تر کتوں اور پاگل بھیڑیوں کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پاگل بھیڑیوں کے کاٹنے سے یہ مرض زیادہ شدید اور مہلک ہوتا ہے۔ ہندوستان میں زیادہ تر یہ مرض پاگل کتوں۔ پاگل گیدڑوں اور پاگل گھوڑوں کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ جب دیوانہ کتا یا اور کوئی پاگل

جانور کاٹتا ہے۔ تو جہاں پر اس کے دانتوں کے زخم لگتے ہیں۔ ان کی راہ اس کے لعاب دہن کے ہمراہ اس مرض کا زہر خون کے اندر داخل ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔
(۱) فٹلہ (۱) بعض اوقات کتوں میں یہ مرض ایسا خفیف ہوتا ہے۔ کہ ان میں اس مرض کی بظاہر کوئی علامت موجود نہیں ہوتی۔ مگر انکے کاٹنے سے آدمی یا گھل ہو کر مر جاتا ہے۔

(۲) اگرچہ مذکورہ بالا یا گھل جانوروں میں اس مرض کا زہر تو ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے کاٹنے سے یہ مرض ہو سکتا ہے۔ لیکن ان میں سے بعض خصوصاً دیوانے بھیڑیے یا گیدڑ کے کاٹنے سے یہ مرض نہایت شدید ہوتا ہے۔

(۳) اگر بدن کے ایسے مقام کو جہاں کی جلد خراش دار یا باریک ہو۔ دیوانہ کتا یا بلی وغیرہ چاٹے یا اس جگہ انکی رال لگ جائے۔ تب بھی اس مرض کا زہر چڑھ جاتا ہے۔ اور یہ مرض ہو جاتا ہے۔

ماہیت مرض۔ ڈاکٹر لوئس پاسچر (Louis Pasteur) نے جس کو مختصر طور پر صرف پاسچر ہی کہتے ہیں ماولا مرض کے بنیہ رائلکلب۔ ہلکاؤ۔ جو کہ اس زمانے میں فرانس میں یاد ہوتا تھا) کے متعلق رے بڈر (Rabid) یا یا گھل جانوروں کے دماغ۔ نخاع یا اعصاب کے کسی حصے کا اینکیشن یا شیرہ بنا کر اور اس کو دیگر حیوانات میں تجربہ جلدی پیکاری کے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ مرض کے بنیہ حقیقت مرکزی نظام عصبی یعنی دماغ و نخاع میں سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مزید تجربات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے۔ کہ اس مرض کا زہر یا گھل حیوان کے کاٹنے کے زخم کے ذریعے داخل جسم ہو کر محیطی یا انتہائی اعصاب کے ذریعے نخاع اور دماغ میں سرایت کر جاتا ہے۔ اس طرح بعض دیگر محققین نے بھی اس امر کو ثابت کیا ہے۔ کہ اگر کسی حیوان کی ٹانگ کے بڑے عصب (شیائیک نرو) میں اس مرض کی زہر کا ٹیکہ لگا دیا جائے۔ تو یہ مرض اس حیوان کے دماغ میں سرایت کرنے سے کئی روز پہلے اس حیوان کے نخاع کے کمر والے حصے میں سرایت کر جاتا ہے۔ اس بیان سے حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ کہ جب کوئی دیوانہ جانور کسی کو سر کے قریب گردن یا چہرے وغیرہ پر کاٹ کھاتا ہے۔ تو اس شخص میں یہ مرض نسبتاً جلد نمودار ہو جاتا ہے۔

۱۸۸۵ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۸۹۵ء میں انتقال کر گیا۔ اسکی تحقیقات و اکتشافات سے وہ باتیں معلوم ہوئیں۔ جن سے کہ بعد ازاں بہت سی امراض کے جراثیم معلوم کئے گئے۔ اور بہت سی متعدی امراض کے انسداد کے نئے طریق علاج وضع کئے گئے۔

بعض محققین نے اپنے تجربات سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اس مرض کا زہر موٹے پیرک فیلٹر یا چیمبر لینڈ فیلٹر (Barkefeld and Chamberland Filter) میں سے چھین جانا یعنی گزر جاتا ہے۔ اس قسم کے چھنے ہوئے اس زہر کو جب بعض حیوانات کے جسم میں پہنچایا گیا۔ تو ان میں یہ مرض پیدا ہو گیا۔ اور اُنکے کاٹنے سے دوسرے حیوانات میں یہ مرض سرایت کر گیا۔ لیکن باربک فیلٹر میں اس زہر کو فلٹر کر کے جب بعض حیوانات کے جسم میں پہنچایا گیا تو ان میں بھی یہ مرض پیدا ہو گیا۔ لیکن اُن کے کاٹنے سے دوسروں کو یہ مرض پیدا نہ ہوا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مرض اس مرض کے جراثیم کی صرف طاہرین یا زہر سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کا زہر خشک کرنے سے ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور دسینی گریڈ کی حرارت سے ایک گھنٹے میں ضائع ہو جاتا ہے۔

۱۹۲۳ء میں ڈاکٹر نیگری (Negri) نے اس مرض کی زہریلی بعض ایسے اجسام کو تحقیق اور بیان کیا۔ جو بعد کو اسی کے نام سے منسوب ہو کر نیگری باڈیز یعنی اجسام نیگری مشہور ہو گئے۔ اور جو آب دنیا بھر میں اس مرض کا خاص سبب مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ پاگل لٹوں اور دیگر پاگل حیوانات اور مفلوب انسانوں میں ۹۸ فیصدی کے دماغ کے تمام حصص میں یہ اجسام موجود ہوتے ہیں۔ اس بات پر بہت مباحث ہوئے ہیں کہ آیا یہ اجسام نیگری جراثیم یا حوینات طفیلیہ ہیں یا صرف کربات ناقصہ ہیں جو کہ اس مرض کے حوینات دقیقہ یعنی خرد بین سے بھی نہ دکھائی دیتے والے دقیقہ حوینات کے مرضی تغیرات سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن غالب رائے یہی ہے کہ یہ حوینات طفیلیہ (کلیمے ڈوزوا۔ Chlamydozoa) ہیں پہلے تو حوینات دقیقہ طفیلیہ کی مصنوعی کاشت میں قطعی ناکامیابی ہوتی رہی لیکن پھر مشہور جاپانی ڈاکٹر ناگوچی (Noguchi) ساکن نیویارک امریکہ۔ محقق حوینات آتشک اس مرض کے حوینات کی کاشت میں صرف یہاں تک کامیاب ہوا کہ اس نے اس مرض کے مواد کی سمیت کو ایس کشتوں اور نشود لوز تک محفوظ رکھا۔

زمانہ حضانہ۔ یعنی مرض کے جسم میں پوشیدہ رہنے کا زمانہ۔ دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے سے اسی وقت یہ مرض پیدا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ دس روز سے لیکر تین ماہ کے انداز میں کبھی سات آٹھ ماہ تک لیکن عموماً چالیس روز یا چھ ہفتے بعد یہ مرض ظاہر ہوا کرتا ہے۔

لوٹ۔ علامات مرض کا جلد یا دیر میں نمایاں ہونا زیادہ تر زخم کے موقع اور کاٹنے والے حیوان کی سمیت پر منحصر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کے نزدیک گردن یا چہرے پر کاٹنے سے یا بھڑیے یا گیدڑ کے کاٹنے سے اس مرض کا زہر جلد تر دماغ میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور یہ مرض جلدی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور برخلاف ازیں پاؤں۔ پنڈلی وغیرہ پر کاٹنے سے یہ مرض نسبتاً دیر سے ظاہر ہوتا ہے۔

علامات مرض۔ سہیل بیان کی خاطر اس مرض کی علامات کو تین درجوں میں تقسیم کر کے لکھا جاتا ہے۔

(۱) درجہ اول یا درجہ ابتداء (ان ویشن سٹیج Invasion Stage)

اس درجہ مرض میں مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ کہ مریض اس خوفناک مرض کے خیالات سے پریشان رہتا ہے یعنی اس کو اپنے مرض کا بہت خیال ہوتا ہے۔ وہ مقام زخم پر سوزش اور درد کی نیز عصبانیت میں درد کی شکایت کرتا ہے۔ وہ سست ہمت ہو جاتا ہے اور اُس کے سر میں خفیف درد ہوتا ہے۔ اُسے نیند نہیں آتی اور نیند میں پریشان خواب کھائی دیتے ہیں پھر اُس کو مرض کا خوف ساعت بساعت بڑھتا جاتا ہے اُس کا مزاج چڑچڑاہو جاتا ہے اور وہ تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے احساسات بڑھ جاتے ہیں چنانچہ اُس کو تیز روشنی اور بلند آواز کی برداشت نہیں ہوتی۔ پانی پیتے وقت گلا گھٹسا سا معلوم ہوتا ہے۔ اور آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ اور خفیف بخار ہو جاتا ہے چند گھنٹوں سے بیکردو تین روز تک ایسی حالت رہ کر پھر درجہ دوم یا درجہ اشتداد کی علامات شروع ہو جاتی ہیں درجہ دوم یا درجہ اشتداد (ایکسائٹمنٹ سٹیج Excitment Stage) اس درجہ میں مریض

سخت بے چین ہوتا ہے۔ اس کا چہرہ خوف زدہ ہوتا ہے۔ وہ واہیات باتیں کرنے لگتا ہے۔ اس کا احساس اس قدر تیز ہو جاتا ہے کہ اس کو روشنی اور آواز کی برداشت نہیں ہوتی۔ ذرا سی ہول لگنے یا آواز سننے سے اُسے تشنج ہونے لگتا ہے خصوصاً گلے اور زخروں کے عضلات میں جس سبب سے گردن سخت ہو جاتی ہے۔ سانس لینے کے بعد نکلنے میں بہت تکلیف پیش آتی ہے۔ اس لئے مریض کھانے پینے سے پرہیز کرتا ہے بلکہ تشنج ہو کر گلا گھٹنے کا مریض پر اس قدر خوف طاری ہوتا ہے کہ پانی کے دیکھتے ہی یا پانی کا نام سننے ہی اس کے گلے اور تمام جسم میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ سوکھی آبگائیاں آتی ہیں۔ شدت کی پیاس لگتی ہے لیکن مریض پانی نہیں پی سکتا۔ بلکہ اس کا نام نہیں سن سکتا۔ لعابدار بلغم منہ میں بھرا رہتا ہے جس کے

خارج کرنے کو مریض کھٹوں کھٹوں کرتا اور چونک پڑتا ہے۔ اس کھٹوں کھٹوں کر نیکو جاہل لوگ کہا کرتے ہیں کہ مریض کتنے کی طرح بھونکتا ہے اسے ۱۰ یا ۱۲ درجہ کا بخار ہوتا ہے۔ شدت مرض میں بڑیاں ہو جاتا ہے مریض زور زور سے چیختا ہے کبھی جھبلا کر دوسروں کو کاٹنے پڑتا ہے۔ روشنی کی ذرا سی چمک یا خفیف آواز یا پاؤں کی آہٹ سے اسے تشنج ہونے لگتا ہے کبھی عضلات تنفس میں سخت تشنج ہو کر دم بند ہونے لگتا ہے۔ ایک دو روز ایسی حالت رہ کر درجہ سوم یا درجہ استرخاء کی علامات شروع ہو جاتی ہیں

درجہ سوم یا درجہ استرخاء۔ (پیرالٹک سٹیج) (Paralytic Stage) اس درجہ میں تشنج یا ایٹیکس کا ہونا موقوف ہو جاتا ہے عضلات مسترخ یعنی ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور مریض بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے اور آخر کار بتدریج بے ہوش ہو کر چھ سے اٹھارہ گھنٹوں کے اندر اکثر دل کی حرکت بند ہو جانے سے یا دم بند ہو کر مر جاتا ہے *

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص میں کوئی خاص وقت پیدا نہیں ہوتی کیونکہ یہ ہمیشہ کسی پاگل جانور کے کاٹنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات اسکولستوفوبیا (Myssophobia) یعنی خوف الکلب یا ہلکاؤ ڈر سے تشخیص کیا جاتا ہے جس میں مریض کو ہلکاؤ کا صرف خوف یا ڈر ہو جاتا ہے حالانکہ درحقیقت اسکولہلکاؤ نہیں ہوتا۔ چنانچہ بعض مریضین مہشیر یا (اختناق الرحم) یا وگولہ میں ہلکاؤ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں خصوصاً ایسے مریضوں میں کہ جنکو اس مرض کی علامات معلوم ہوں یا انہوں نے کسی مکتوب شخص کو یعنی اس مرض کے مریض کو دیکھا ہو۔ لیستوفوبیا کا مریض (۱) پہلے ہی سے ضعیف دماغ و اعصاب میں مبتلا ہوتا ہے (۲) اس کو بخار نہیں ہوتا (۳) اس میں مرض کی علامات دیر تک رہتی ہیں۔ (۴) اور مناسب علاج کرنے سے مریض شفا یاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو درحقیقت ہلکاؤ نہیں ہوتا بلکہ ہلکاؤ کا صرف وہم یا ڈر ہوتا ہے گلے ہائیڈرو فوبیا کی تشخیص مرض ٹیٹس یا کزاز سے کی جاتی ہے چنانچہ مرض کزاز میں عضلات کا تشنج مسلسل قائم رہتا ہے مگر ہائیڈرو فوبیا میں یہ تشنج مسلسل نہیں ہوتا۔ اور تشنج گردن کے عضلات کی بجائے ننگے والے عضلات اور تنفس کے عضلات میں ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ جراثیمی امتحان سے انکی تشخیص فارقہ ہو جاتی ہے کیونکہ خرد بینی امتحان سے مرض ٹیٹس کے جراثیم معلوم ہو جاتے ہیں *

انجامِ مرض۔ ایک دفعہ اگر یہ مرض نمودار ہو جائے۔ یعنی اس مرض کا حملہ ہو جائے تو پھر یہ عموماً لا علاج اور مہلک ہوتا ہے

ہائپر فوبیا کا علاج ڈاکٹری

علاج مقامی۔ اگر باؤ لاکٹ وغیرہ پاؤں یا ہینڈلی یا ماتھے یا کلائی پر کاٹے تو فوراً زخم سے اوپر کس کر ایک مضبوط پٹی باندھ دیں تاکہ زہر خون کے ساتھ اوپر کو نہ چڑھ جائے (لیکن ایسی پٹی نصف گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک نہ بندھی رہے) پھر زخم پر پانی کی دھار ڈال کر اسکو خوب دھو کر اور خشک کر کے پھر اسکو فوراً حسبِ ذیل طریق سے جلائیں۔ چنانچہ

۱۔ (۱) دیونے کے کتے کے کاٹنے کے بعد پانچ منٹ کے اندر اگر زخم کو باریک جلتی ہوئی لکڑی کے سرے یا دھتے ہوئے کوئلے یا تیز گرم لوہے وغیرہ سے داغ دیا جائے تو زہر جل جاتا ہے اور مرض پیدا نہیں ہونے پاتا۔ (ب) اگر کاٹنے کے بعد آدھے گھنٹے کے اندر بھی زخم کو مذکورہ بالا طریق پر داغ دیا جائے۔ تب بھی چند ایک مریضوں میں یہ مرض نمودار نہیں ہوتا

(ج) اور اگر نصف گھنٹے کے بعد بھی جلد زخم کو مذکورہ بالا طریق سے داغ دیا جائے تب بھی مرض دیر کے بعد پیدا ہوتا ہے جس عرصہ میں کہ مرض کے نشانی علاج کا بخوبی موقع مل جاتا ہے

۲۔ یا بجائے جلانے کے (د) فوراً زخم کو خوب اچھی طرح دھو کر اور خشک کر کے اُس میں خالص کاربالک ایسڈ لگا کر سارا زخم گہرائی تک اچھی طرح جلا دیں اگر کاربالک ایسڈ نہ مل سکے تو (ب) خالص نائٹرک ایسڈ یا (ج) نائٹریٹ آف سلور سے جلا دیں یا (د) سارے زخم کو کاٹ کر اُس میں پر مینکے نیٹ آف پوٹاس کی فلمیں یا اسکا بہت گاڑھا سیال بھریں۔

(نوٹ) زخم کو کاربالک ایسڈ سے جلانا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مقامی مخدر ہے یعنی اس سے زخم کو جلانے سے درد نہیں ہوتا نیز یہ بہت جلد گہری ساختوں میں نفوذ کر کے زہر کو نایل کر دیتا،

(۳) باؤنے کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے زخم کو پانچ منٹ کے اندر اندر چوس چوس کر خون کو خشک دینا بھی نہایت مفید علاج ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ چوسنے والے کے ہونٹ پر یا منہ میں کسی قسم کی خراش یا زخم یا لٹسگاف نہ ہو ورنہ زخم کو چوسنے کے بعد کسی اینٹی سیپٹک لوشن مثلاً تیز کاربالک لوشن یا کاڈیز لوشن یا مرکری لوشن یا لائی سول لوشن وغیرہ سے زخم کو دھو کر پٹی باندھ دینی چاہیے۔

علاج خصوصی یا شافی - جب زخم کو مذکورہ بالا طریق سے دلغ دیا جائے یعنی جلا دیا جائے۔ تو اس کے بعد اس بات کا فیصلہ کرنا کہ آیا مریض کو اس مرض کے شافی علاج کیلئے کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بھیجا جائے یا نہ بھیجا جائے۔ زیادہ تر اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ آیا کاٹنے والا کتا دیوانہ یعنی باؤ لا تھا یا نہیں۔ اگر کتا باؤ لا ہو۔ تو مریض کو جلد سے جلد پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بعرض علاج بھیج دینا چاہئے۔ اور اگر اس بات کا شک ہو کہ کاٹنے والا کتا باؤ لا تھا تب بھی مریض کو بعرض علاج بھیج دینا بہتر ہوتا ہے لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کتا باؤ لا نہیں تھا۔ تو پھر کاٹے ہوئے شخص کو اس مرض کے مونیٹرنگ یا نکل اندیشہ نہیں ہونا اور اس کو کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بھیجنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوتی پس باؤ لے کتے کی شناخت اور مریض کو پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بھیجنے اور اس طریق علاج کے متعلق دیکھو آئندہ صفحہ (۱۰۶۲)

علاج غلبہ مرض یعنی جب علامات مرض ظاہر ہو جائیں جب اس مرض کی علامات ظاہر ہو جائیں۔ تو یہ مرض تقریباً علاج مانا جاتا ہے۔ تاہم مریض کو ایک اندھیرے کمرے میں نرم فرش پر لٹائے رکھیں چونکہ خفیف سے خفیف آواز یا ہوا کا جھونکا یا روشنی کی چمک مریض کی تکلیف کو زیادہ کر دیتی ہے۔ اسلئے ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ ذرا سی آہٹ بھی مریض کو سنائی نہ دے یا ذرا سی روشنی بھی اسکو دکھائی نہ دے پس تیمار دار یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو اگر مریض کے پاس جانا ہو تو نہایت ہی آہستہ اور دبے پاؤں جانا چاہئے۔ اور بالکل بولنا نہیں چاہئے۔ رفع تشنج کیلئے (۱) مارفین یا (۲) ایتروپین سلفیل گریبن کی یا (۳) کیپورار کی یا (۴) ہائیوسین وغیرہ کی نصف یا ایک گھنٹے بعد چند بار زیر جلد پیکاری کیا کرتے ہیں۔ یا بروماپٹیز اور کلورال ہڈریج حقنہ استعمال کرتے ہیں کبھی رفع تشنج شدید کیلئے کلوروفارم بھی سنگھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ تمام تشنجی حرکات رفع ہو کر عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جب حشرہ میں سخت تشنج ہونے سے دم بند ہو کر مریض کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو فوراً ٹریکیا ٹومی کر دیا کرتے ہیں لیکن ایسی حالت میں اس مرض کا کوئی شافی علاج نہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ باؤ لے کتے وغیرہ کے کاٹنے کے بعد جہاں تک جلد ممکن ہو مریض کو کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں سمجھوا دینا چاہئے۔

مریض کو پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بھیجنے کے متعلق ضروری ہدایا

اور ڈاکٹر پاسچر کا طریق علاج

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ مریض کا مقامی فوری علاج کرنے کے بعد اس بات کا فیصلہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ آیا مریض کو بغرض علاج شافی کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بھیجنا چاہئے یا نہیں؟ اور یہ اس بات پر منحصر ہوتا ہے۔ کہ پہلے کھٹنے والے کتے وغیرہ کے متعلق یہ تحقیق کر لیا جائے کہ آیا وہ باؤلا ہے کہ نہیں؟ چنانچہ اسکے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) کاٹنے والا کتا مر گیا ہے اور وہ یقیناً باؤلا تھا۔ ایسی صورت میں تمام ایسے شخصیات جنکو کہ اُس کتے نے کاٹا ہو یا کسی خراش دار یا زخمی سطح کو چاٹا ہو اُن سب کو فوراً کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بغرض علاج چلے جانا چاہئے۔

(نوٹ) اگر کسی ایسے زخم پر جس پر انگور آ رہا ہو۔ باؤلے کتے کا لعاب دہن لگ جائے تو وہ کچھ خطرناک نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں وہ جذب نہیں ہوتا۔

(۲) کاٹنے والے کتے کے باؤلا ہونے پر شک ہے؟ ایسی حالت میں بھی اگر کتا مر جائے اور مرنے سے قبل اُس میں باؤلے پن کی مشتبہ علامات پائی جائیں۔ تو ایسی صورت میں بھی مریض کو فوراً بغرض علاج پاسچر انسٹیٹیوٹ میں چلا جانا ہی بہتر ہے۔

(نوٹ) ایسی صورت میں مرے ہوئے کتے کا حرام مغز نکال کر بھی ایک شیشی میں گلیسرین یا سپرٹ میں ڈال کر بغرض امتحان مریض کے ساتھ ہی بھیج دینا چاہئے۔

(۳) کھٹنے والے کتے کا پتہ نہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کتارات کو اندھیرے میں بالعموم پہرہ دار سپاہی وغیرہ کو کاٹ کر بھاگ جانا اور غائب ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی کھٹنے والے کتے پر پاگل ہونیکا ہی شبہ کرنا چاہئے۔ اور مریض کو فوراً علاج کیلئے کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بھیج دینا چاہئے۔

(۴) کاٹنے والا کتا ابھی زندہ ہے اور وہ دیر گزرا نی رکھا جاسکتا ہے۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کسی شخص کو کوئی کتا کاٹ کھاتا ہے جس کو پاگل یا باؤلا خیال لیا جاتا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ باؤلا نہیں پس مشتبہ باؤلے کتے کو جس نے کہ کسی شخص کو کاٹا ہے مار نہیں ڈالنا چاہئے۔ بلکہ اُسکو زنجیر باندھ کر علیحدہ رکھنا چاہئے۔ پھر اگر تھوڑے عرصہ بعد

اُس میں وحشت اور باؤ لے پن کی علامات پائی جائیں یعنی وہ ہر شخص کو غرائے جھگڑے اور کاٹنے کو پڑے اور بہت بے چین و بے قرار ہو۔ وہ گوشہ نشین چاہتا ہو۔ لڑکھڑاکر چلتا ہو۔ کوئی چیز نیگل نہ سکنا ہو۔ اور اُس کے منہ سے رال ٹپکتی ہو۔ تو ایسی صورت میں وہ کتنا نہایت مشتبہ ہوتا ہے۔ اور اس کو پاگل یا باؤ لا ہی خیال کرنا چاہیے۔ اور اگر وہ کتا دس دن کے اندر اندر مر جائے تو پھر وہ یقیناً پاگل یا باؤ لا تھا اور چونکہ یہ بات قطعی طور پر ثابت کی جا چکی ہے کہ ہلکاؤ کی علامات کے ظاہر ہونے سے دس دن پیشتر تک کتنے کالعب دہن متعدی یعنی چھوٹ دار نہیں ہوتا۔ پس اگر وہ دس دن کے بعد زندہ رہے۔ تو پھر وہ درحقیقت دیوانہ یا باؤ لا نہیں تھا۔ اور جس شخص کو اُس نے کاٹا تھا۔ اُس کو مرض ہائیدرو فوبیا نہیں ہو سکتا۔ یعنی اگر دس دن تک کتا زندہ اور تندرست رہے۔ اور کسی طرح کی علامات مرض ظاہر نہ کرے تو ایسی صورت میں اُس کو باؤ لا خیال نہیں کرنا چاہئے اور جس شخص کو اُس نے کاٹا ہو۔ اُس کو باؤ لے ہو جانے کا وہم نہیں کرنا چاہئے۔ خواہ اس عرصے کے بعد کتا باؤ لا ہی کیوں نہ ہو جائے۔ برخلاف اہیں اگر اُن دس روز میں جب کہ کتا زیر نگرانی ہو۔ اُس میں باؤ لا پن کی علامات ظاہر ہوں اور اُس نے مریض کو چہرے پر کاٹا ہو یا کسی اور جگہ بڑی طرح کاٹا ہو۔ یعنی بہت گہرا کاٹا ہو یا برہنہ جلد پر کاٹا ہو۔ تو یہی بہتر ہے کہ مریض فوراً کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بغرض علاج چلا جائے۔ اور اگر باندھا ہوا کتا دس دن کے اندر اندر مر جائے تو پھر یہی سمجھنا چاہئے کہ وہ باؤ لا تھا۔ اور ایسی صورت میں مریض کا علاج نہایت ضروری اور لازمی ہو جاتا ہے۔

(۵) ایسے اشخاص میں کہ جن کو باؤ لے جانوروں نے صرف چاٹا ہو کاٹا نہ ہو۔ یہ نہایت ضروری بات ہے کہ جس دن مریض کو کسی باؤ لے جانور نے چاٹا ہو۔ اُسی دن یا اسکے بعد جس قدر جلد ممکن ہو۔ چائی ہوئی جلد کو غور سے امتحان کرنا چاہئے۔ کہ اُس پر کوئی تازہ زخم یا خراش تو موجود نہیں جس پر چاٹنے والے جانور کا لعاب دہن لگ کر جذب ہو گیا ہو۔ کیونکہ پاسچر انسٹیٹیوٹ کے مہتمم کے لئے یہ ناممکن ہوتا ہے کہ وہ چار پانچ روز بعد ایسے مریضوں کے متعلق یہ اطلاع دے سکے کہ جس وقت اُن کو کسی باؤ لے جانور نے چاٹا تھا۔ اُس وقت اُن کے اُس مقام پر کوئی خراش تھی یا نہیں؟ پس یہ مریض کا فرض ہے کہ وہ خود ان باتوں کا فیصلہ کرتے کہ (۱) آیا چاٹنے والے جانور کا لعاب دہن جلد پر لگا ہے

یا نہیں؟ اور (۲) آیا اس وقت اس مقام پر کسی تازہ زخم یا خراش کا نشان موجود تھا یا نہیں؟
(۶) ایسے اشخاص کا کہ جنہیں کسی باؤسے جانور کے کاٹے ہوئے یا چاٹے ہوئے دو میلے
سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہو۔ عام طور پر پاسچر انسٹیٹیوٹ میں علاج نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ
اکثر ایسے مریضوں میں یا تو دو ماہ کے اندر اندر یہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور اگر کاٹنے یا چاٹنے
کی تاریخ سے دو ماہ بعد تک یہ مرض ظاہر نہ ہو۔ تو پھر غالب خیال یہی ہوتا ہے کہ انکو اس مرض
کی چھوت ہی نہیں لگی تھی۔ پس ایسے مریضوں کا وہاں پر علاج نہیں کیا جاتا۔

(۷) اگر پھر بھی مریض کے بچنے کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو پاسچر انسٹیٹیوٹ
کے مہتمم کو مریض کے حالات یا واقعات کی ایک مفصل جوابی تاریخ بھیج دینی چاہئے۔ کہ
مریض کو باؤسے کتنے وغیرہ نے کب اور کہاں کاٹا اور اس کے موجودہ حالات کیا ہیں وغیرہ
اور پھر جیسا کچھ وہاں سے جواب آئے ویسا عمل کرنا چاہئے۔ پاسچر انسٹیٹیوٹ کی فہرست
اور ان کے مختصر تار کے پتے دیکھو صفحہ ۱۰۶ پر

مرض ہائیڈروفوبیا (داء الکلب بلہ کاؤ) میں ڈاکٹر پاسچر کا طریق علاج

ڈاکٹر پاسچر نے ۱۸۸۷ء میں مرض ہائیڈروفوبیا کے متعلق اپنی تحقیقات کے نتائج شائع
کئے اسے تجربات سے اس بات کو ثابت کیا کہ باؤسے کتنے کا معمولی زہر (سٹریٹ وائرس
(Street Virus) جب بذریعہ جلدی پھپکاری کسی تندرست حیوان میں داخل کیا جاتا ہے
تو وہ پندرہ سے بیس دن کے اندر اس مرض میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے لیکن جب اس زہر کو
ایک خرگوش کے سر کی ذرا سی ہڈی کاٹ کر اسکے پردہائے دماغ (سب ڈیورل) میں
داخل کیا جاتا ہے۔ تو وہ خرگوش اس مرض میں مبتلا ہو کر یعنی باؤسے کو بالعموم گیارہ
دن میں اور بقول بعض سات دن میں مر جاتا ہے۔ کیونکہ خرگوش کے جسم میں پہنچ کر یہ
زہر بہت تیز ہو جاتا ہے۔ ایسے تیز زہر کو ڈاکٹر پاسچر نے وائرس فیکس (Virus
Fixe) یعنی مخصوص زہر کے نام سے تعبیر کیا ہے لیکن اگر مذکورہ بالا معمولی زہر کو بجائے خرگوش کے
ایک بندر کے دماغ میں داخل کیا جائے تو وہ زہر کمزور ہو جاتا ہے۔

ان تجربات سے ڈاکٹر پاسچر کو مرض ہائیڈروفوبیا کے زہر کی زہریلی خاصیت یعنی
اسکی شدت و خفت پر قابو ہو گیا اور اس نے اپنے تجربات سے یہ بھی معلوم کیا کہ اگر اس

زہر کو کم مقدار سے شروع کر کے بتدریج زیادہ مقدار میں بڑھا کر بذریعہ جلدی پیکاری ایک کتے کے جسم میں داخل کیا جائے۔ تو اس کتے میں اس مرض کے برخلاف ایسی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اگر پھر اُس میں اس مرض کا تیز سے تیز زہر بھی داخل کر دیا جائے۔ تو وہ اسکو برداشت کر لیتا ہے۔ اور پھر اُس میں یہ مرض پیدا نہیں ہوتا۔

بعد ازاں اُس نے سمیت کو کمزور کر نیکایہ اور طریق وضع کیا۔ کہ پاگل خرگوشوں کے حرام مغزوں کو کاسٹک پوٹاش کے اوپر ہوا میں لٹکا کر خشک کیا۔ اور پھر ان مختلف خشک کردہ حرام مغزوں کے مختلف شیرے (ایملشنز) بنا کر اُس نے ایک باؤے کتے کے کانٹے ہوئے انسان میں ٹیکہ لگایا۔ چنانچہ پہلے دن اُس نے چودہ روز کے سکھائے ہوئے حرام مغز کے ایمیشن کا ٹیکہ لگایا۔ پھر رفتہ رفتہ زیادہ زہریلے حرام مغز کے شیرے کا ٹیکہ لگایا یہاں تک کہ نوں دن تک اُس نے ایک دن کے سکھائے ہوئے حرام مغز کا (جو نہایت زہریلا ہوتا ہے) ٹیکہ لگا کر ٹیکوں کی مجموعی تعداد کو بارہ تک پہنچا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس مریض میں مرض ہائیدروفوبیا کی کوئی علامت پیدا نہ ہوئی اور وہ مرض سے قطعی طور پر محفوظ ہو گیا۔ ڈاکٹر پاسچر کا مرض ہائیدروفوبیا کا یہ خاص ثنائی علاج اُسکی طبی خدمات کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ جو تا قیامت اُسکے نام کو روشن رکھیں گا۔ اُس کا مذکورہ بالا طریق علاج ہی حسب ذیل تھوڑی سی ترمیم کے بعد آج ساری دنیا میں معمول ہے۔ (اس اصول علاج کے لئے دیکھو ایتھوئی ٹی صفحہ ۷۰-۷۱ پر) *

ہائیدروفوبیا کا ترمیم شدہ طریق علاج

پہلے تو اینٹی ریسے بک ویکسین (Anti-rabic Vaccine) یا تریاق الکلب ڈاکٹر پاسچر کے دستور العمل کے مطابق باؤے خرگوش کے حرام مغز سے بنایا کرتے تھے لیکن اب اُس کے دماغ سے بناتے ہیں۔ چنانچہ ایک خرگوش کے دماغ میں اس مرض کے زہر کو بطریق مذکورہ بالا داخل کرتے ہیں۔ اور جب وہ باؤلا ہو کر گیارہ دن کے بعد مر جاتا ہے یا بقول ڈاکٹر سٹورٹ و ڈاکٹر کری کوریان جلومنت فلیطین اسکو نوں دن خود مار کر اور اُس کا دماغ یا بھیجا نکال کر پھر اس طرح سے اُسکا ایمیشن یعنی شیرے بناتے ہیں کہ نصف فیصدی کاربالک ڈائسیلائن سولیوشن میں دو فیصدی مذکورہ دماغ مل کرتے ہیں۔ اور پھر اس

ایملشن سے مرینس انسان کے ہیٹ کے جانبی عضلات میں چودہ روز تک ہر روز ۲ سے ۴ سی.سی. کی مقدار میں جلدی پچکاری کرتے ہیں۔

اس علاج کے دوران میں مریض کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی اسکی صحت پر کسی طرح کا مضر اثر پڑتا ہے اور اس کو بخار وغیرہ ہوتا ہے۔ البتہ بعض مریضوں میں مقامی رد عمل (ری ایکشن) ہو کر علاج کے شروع سے آٹھویں یا دسویں دن تک کی جگہ پر معمولی سرخی اور درم پیدا ہو جاتا ہے۔ جو گرم پانی کی بوتلیوں لگانے یا سینک کر غیہ رفع ہو جاتا ہے۔

ہندوستان میں پچاسچرائسٹیوٹس کی فہرست اور انکے تار کے پتے

ہندوستان بڑا اور انکا میں مندرجہ ذیل پچاسچرائسٹیوٹس ہیں جنکے مختصر تار کے پتے حسب ذیل ہیں۔
(۱) پچاسچرائسٹیوٹ آف انڈیا بمقام کسولی جو سطح سمندر سے ۴۳۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے اسکا تار کا پتہ پچاسچرائسولی (Pasteur Kasauli) ہے۔

(۲) پچاسچرائسٹیوٹ آف سدرن انڈیا بمقام کولور جو سطح سمندر سے ۶۰۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اس کا تار کا پتہ لیساکولور (Lysso Coonoor) ہے۔
(۳) پچاسچرائسٹیوٹ آف برما بمقام رنگون اس کا تار کا پتہ وارنرس رنگون (Virus Rangoon) ہے۔

(۴) پچاسچرائسٹیوٹ آف آسام بمقام شیلانگ جو سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اسکا تار کا پتہ رے بیز شیلانگ (Rabies Shillong) ہے۔
(۵) پچاسچرائسٹیوٹ آف سیلون بمقام کولمبو۔

لیکن اب مذکورہ بالا پچاسچرائسٹیوٹس کے علاوہ اینٹی رے بک ویکسین۔
(Anti rabic Vaccine) یعنی تریاق الکلب کنیک ایڈورڈ میموریل کالج لاہور میں کسولی سے منگایا جاتا ہے اور یہاں پر بھی اس مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ تجویز زیر غور ہے کہ آئندہ مختلف مقامات کے سول سرجیوں کو بھی یہ ویکسین بہم پہنچایا جائے تاکہ وہ اپنے مقامات پر بھی اس مرض کے مریضوں کا علاج کر سکیں۔

پنجاب میں بمقام کسولی جو پچاسچرائسٹیوٹ ہے۔ اس میں جا کر مریض کو (۱) چودہ دن تک زیر علاج رہنا پڑتا ہے (۲) علاج وہاں پر مفت کیا جاتا ہے۔ (۳) مگر انسٹیٹیوٹ میں

داخلہ اجازت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے۔ (۴) اور ہر ایک مریض کو اپنی رہائش کا انتظام انسٹیٹیوٹ کے قریب خود کرنا پڑتا ہے۔

(۵) محکمہ بلوچستان تمام غریب مریضوں کو اور ان کے تیمار داروں کو کرایہ میں عاتیں دیتے ہیں۔

(۶) ایسے مریضوں کے رہنے کے واسطے انسٹیٹیوٹ کے قریب مکان بنے ہوئے ہیں جہاں وہ مفت رکھے جاتے ہیں (۷) اور انکو گرم کپڑے اور کمبل بھی مفت دیئے جاتے ہیں۔ (۸) اگر کسی سرکاری ملازم کو باؤ لاکٹ کاٹ کھائے اور اسکو کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں جانا پڑے تو اسکو ایک ماہ کی تنخواہ یا اگر اسکی تنخواہ سو روپے سے کم ہو تو اصلی سفر خرچ کی رقم پیشگی بمعہ ایک ماہ کی عارضی یا رعایتی رخصت کے ملجائی ہے۔ پاسچر انسٹیٹیوٹ میں جا کر علاج کراہیوں مریضوں کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے (۱) ہر روز ساڑھے دس بجے ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔

(۲) مریض کو شراب سے قطعی پرہیز کرنا پڑتا ہے۔ لیکن وہ ہر قسم کی غذا کا استعمال کر سکتا ہے (۳) مریض کو ٹینس کھیلنے کو نہ پھاندنے اور رقص (ڈانسنگ) کی ورزش سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے (۴) سردی سے محفوظ رہنے کیلئے گرم کپڑے استعمال کرنے ضروری ہوتے ہیں اور اگر مریض کو بلیریا بخار ہو جائے تو اسکو روزانہ ایک چھوٹی سی خوراک کو نہیں کی بھی کھانی چاہئے۔ ان ہدایات پر علاج کے بعد بھی دس روز تک عمل درآمد کرنا ضروری ہوتا ہے *

الکلب یا ہلکاؤ کا علاج طبی

چونکہ اس مرض میں ڈاکٹر یا سچر کا طریق علاج نہایت مجرب اور کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اور اسے تمام دنیا میں معمول اور مروج ہے اسلئے ہم بھی اسی علاج کی سفارش کرتے ہیں۔ اگرچہ بعض اطباء نے جو مفید علاج اسکے متعلق بیان کئے ہیں۔ انکو بھی ذیل میں درج کر دیتے ہیں تاکہ ایسے مریض جو بہت دور دراز مقامات پر رہتے ہیں۔ اور جنکو ڈاکٹر یا سچر کے طریق علاج سے غائدہ اٹھانیکا موقع نہیں مل سکتا وہ اس پرانے طریق علاج سے ہی فائدہ اٹھائیں *
 علاج طبی۔ (۱) علاج زخم بر محل :- زخم سے اوپر عینو کو باندھ کر مقاصد زخم پر پہلے خالی سینگی لگائیں تاکہ وہ مقام اوپر کو ابھرائے پھر وہاں گہرے چر کے یا شگاف و بکر

ارد گرد سے خوب زور سے دبا کر اچھی طرح سے خون نکلنے دیں یا فوراً زخم کو دھو کر فقیلہ یا نہایت گرم لوہے وغیرہ سے داغ دیں اور پھر زخم پر مرہم اکالہ و محرقہ مثل مرہم زنگار یا مرہم بلاوری یا مرہم فلد فیون لگا کر زخم کو بیا لیس ۴ روز تک اچھا نہ ہونے میں بلکہ بعد گزرنے بیا لیس ۴ روز کے زخم کو مندل ہونے دیں +

علاج زمانہ وقفہ :- اول علاج بالمفردات (۱) رسوت بقدر ۴ رقی یا (۲) ہینگ بقدر ۱ ماشہ یا (۳) کلونجی بقدر ۶ ماشہ یا (۴) بھنگ بقدر ڈیڑھ ماشہ یا (۵) کچلہ مدبر بشراب بقدر ایک رقی یا (۶) مشک بقدر ۴ رقی ہر روز تا ۴ روز سرد پانی کیساتھ کھلتے رہیں (۷) لکڑ بگڑ یا چرخ کے تکلے کی ہڈی یا اسکے دانت کو گھس کر پلانا بالخاصیت مفید مانا جاتا ہے چونکہ یہ جانور کتے اور گیدڑ وغیرہ کو کھا جاتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ اس میں اس مرض کے برخلاف طبعی قوت مدافعت موجود ہو +

بقول جالینوس و شیخ الرئیس وغیرہ تریاق کبیر و تریاق فاروق و تریاق الانافح و دواء الزرارینج و دواء السرطان بہت مفید ہیں -

(۱) نسخہ تریاق الانافح :- گل محنوم ۸ ماشہ - پنیر مایہ خرگوش ایک تولہ - پنیر مایہ آہواڑھائی تولہ - جنطیانہ ۵ ماشہ - مرہم ماشہ سب کو کوٹ کر شہد میں ملا دیں - خوراک بقدر ایک ماشہ گرم پانی کے ہمراہ +

(۲) نسخہ دواء الزرارینج - زریح تیلنی مکھی اُس کے پر بازو ٹانگیں اور سرد کر کے اسکے ہموں عدس مقشر اور زعفران - سنبل الطیب - قرنفل - فلفل - دارچینی ہر ایک اس کے چھ گنا سب کو باریک گھسکر خصوصاً آخری تین کو اور پانی ملا کر چھوٹی چھوٹی ٹکینہ بناویں خوراک ۴ رقی ہر روز گرم پانی کے ہمراہ دیں +

(۳) نسخہ دواء السرطان - سرطان نہری (نامہ کے برتن میں جلایا ہوا) - جنطیانہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ - کندر - پودینہ ہر ایک ماشہ - گل محنوم ۵ ماشہ ہر ایک ماشہ سب ادویہ کو باریک پیسکر باہم ملا دیں خوراک بقدر ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب گرم کے کھلائیں +

نوٹ :- کبیرا - ککڑی - تیل کا پکوان وغیرہ مریض کو دو سال نہ کھانے دیں +

علاج غلبہ مرض :- غلبہ مرض میں یہ مرض لا علاج ہے نہ ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہے اور نہ طب میں - اس لئے زیادہ علاج لکھنا فضول ہے صرف ایک نسخہ

لکھ دیتا ہوں جس کو آزما لینا چاہئے شاید مفید ہو *

۱۷۱ دواء ذیاب الکلب :- ذیاب الکلب (کتے بکھتی) پکڑ کر اُس کے پروبال

اکھاڑ کر اور کوٹ کر تموزن قند سیاہ میں ملا کر گولی بنا دیں وقت ضرورت پہلے خوب ترعن

کچھڑی کھلا کر اوپر سے ایک یا دو گولیاں کھلا دیں۔ جس سے خوب کھل کر فے آئیگی *

نوٹ اگر بکے کتے کی مکھی ہو تو وہ بہتر ہوتی ہے *

چونکہ اوپر باؤلے کتے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کیا گیا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا

ہے کہ ہم یہاں پر معمولی کتے کے کاٹنے کا بیان بھی کر دیں *

کتے کا کاٹنا

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
کتے کا کاٹنا	عقل الکلب	ڈاگ بائٹ Dog-bite

کتے کے کاٹنے میں دو باتوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (۱) جریان خون کا جو بہت کم ہوا

کرتا ہے اور (۲) زہر چڑھنے کا۔ چنانچہ ان دونوں کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) جریان خون۔ اگر کتے کے کاٹنے کا زخم گہرا ہو جس سے گوشت وغیرہ پھٹ جائے

اور کوئی رگ زخمی ہو جائے۔ تو ایسی صورت میں زخم سے جریان خون ہوتا ہے یعنی خون بہتا ہے

جو بعض اوقات زیادہ مقدار میں بہتا ہے۔ ایسی صورت میں زخم کو صاف کر کے فوراً جریان

خون کو بند کرنا چاہیے۔ (دیکھو جریان خون کا علاج اپنے موقع پر)

(۲) زہر چڑھنا۔ کتے کے کاٹنے سے زیادہ اندیشہ زہر چڑھنے کا ہوتا ہے۔ خواہ معمولی

زہر ہو۔ یا دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے کا زہر ہو جو کہ گذشتہ صفحات میں مفصل بیان کیا

جایا چکا ہے۔ جسے دیکھو۔

جب کوئی کتا کسی شخص کو کاٹ کھائے اور اس کتے کے متعلق یہ شبہ ہو کہ وہ دیوانہ

یا باؤلا ہے۔ تو اُس کو فوراً مار نہیں ڈالنا چاہئے۔ بلکہ اُس کو زنجیر یا سی سے الگ باندھ

دینا چاہئے۔ اگر وہ کتا باؤلا ہے۔ تو جلد ہی اُس میں باؤلے پن کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں

ایسی صورت میں اُسکے کھائے ہوئے شخص کو فوراً کسی پاسچر انسٹیٹیوٹ میں بھجوا دیں اور

اگر کاٹنے والا کتا مار ڈالا گیا ہے تو اس کا حرام مغز نکال کر اور ایک شیشی میں گھسیبہ بن

میں ڈال کر اُسے بھی مرین کے ساتھ ہی امتحان کے لئے بھیج دینا چاہئے (دیکھو صفحہ ۱۰۶۲ پر)

کتے کے کاٹنے سے کبھی ہائڈروفوبیا یعنی باؤئے پن کے علاوہ ویسے ہی زہر چڑھ جایا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں کتے کے کاٹنے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ مقام متورم ہو جاتا ہے۔ اور ورم کاٹنے کے زخم تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ آس پاس کی گہری ساختوں میں پھیل جاتا ہے۔ اور مرین میں سمیت خون (بلڈ پوائیزنگ) کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یعنی اسکو بخار وغیرہ ہو جاتا ہے۔ پس اگر کتے کے کاٹنے کے بعد آس جگہ ورم ہو جائے تو اس کا فوراً علاج کرنا کرنا چاہئے۔

کتے کے کاٹنے کا فوری علاج

جب کسی کو کتا کاٹ کھائے تو یہ خیال کر کے کہ ممکن ہے وہ کتا دیوانہ ہو فوراً علاج کرنا چاہئے۔ پس اگر زخم سے خون بہتا ہو تو اُسے ذرا دبا کر اور بہنے دینا چاہئے تاکہ اس کا زہر نیکل جائے۔ اور اگر باؤئے کتے وغیرہ نے ہاتھ یا پاؤں یا ٹانگ وغیرہ پر کاٹا ہو تو زخم سے اوپر بازو یا ران میں لگچر یعنی مضبوط پٹی وغیرہ کا بند لگا کر اس میں ہی علاج کریں جو کہ صفحہ ۱۰۶۰ پر بیان کیا جا چکا ہے +

جمہرہ - انگارہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری	انگریزی نام
انگاہ۔ رتل بڑھوا	جمہرہ - بلیجیہ	اینٹیٹھریکس	Anthrax.
آون دھنوں کا مرض	مرض نداف الصوف	وول سارٹرز ڈیزیز	Wool-sorter's Disease.

نوٹ:- (۱) جمہرہ ایک عربی لغت ہے جو مشتق ہے جمر یعنی انگارہ یا چنگاری سے چونکہ اس مرض میں مقام مرض پر ایسی جلن ہوتی ہے کہ گویا وہاں جمر یعنی انگارہ رکھا ہوا ہے۔ اس لئے عربی میں اس مرض کو جمہرہ اور اردو میں انگارہ کہتے ہیں۔

(۲) اینٹیٹھریکس ایک یونانی لغت ہے جس کے معنی ہیں یا قوتِ آخمر (کاربنیکل) چونکہ اس مرض میں مقام مرض یا قوت کی مانند گہرا سرخ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو اس نام

سے نامزد کیا گیا۔ مصری اطباء مذکورہ بالا دو بڑوں مناسبتوں کو مد نظر رکھ کر اس مرض کو **جمہرہ** یا قوتیہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۳) چونکہ یہ مرض خاص طور پر بھیڑوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ جس سے انہیں بخار ہو جاتا ہے اور نلی بڑھ جاتی ہے۔ اسلئے اس کو انگریزی میں سپلینک فیور آف اینی کلز - (Spleenic fever of Animals) یعنی طحالی بخار حیوانات بھی کہتے ہیں۔

(۴) چونکہ اس مرض میں اُون دھنے اکثر زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اسلئے اس کو اُون وُصنوں کا مرض (Wool-sorter's Disease) بھی کہتے ہیں۔

(۵) ملک روس۔ ایران۔ بخارا اور بالخصوص بلخ میں جہاں پر بھیڑیں اور اُون کی تجارت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ بلخ میں یہ بالخصوص زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے اس مرض کو بلخیہ بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان و پنجاب میں بھی جہاں پریشم یا اُون کی تجارتی منڈیاں ہیں مثلاً قاضلکا ضلع فیروز پور وغیرہ میں وہاں پر بھی یہ مرض ہوتا ہے +

تعریف۔ جمہرہ ایک شدید متعدی مرض ہے۔ جو بعض حیوانات اور انسان میں جرثومہ جمہرہ (بیسی لس اینتھریکس - Bacillus Anthrax) کے جسم میں سرایت کر نیسے پیدا ہوتا ہے اسباب مرض، اصل سبب تو اس مرض کا مذکورہ بالا جرثومہ جمہرہ ہے جو کہ جسم میں سرایت کر جاتا ہے یہ مرض بعض حیوانات مثلاً بکری۔ اونٹ۔ گھوڑے وغیرہ اور خاص کر بھیڑوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے لیکن گوشت خور حیوانات بالخصوص گنا اس سے منع ہوتے ہیں یعنی انکو یہ مرض نہیں ہوتا انسان اس مرض کیلئے درمیانی حالت رکھتا ہے۔ اور اسمیں یہ مرض ہمیشہ بالواسطہ یا بلاواسطہ حیوانات سے ہی پہنچتا ہے۔ چونکہ جراثیم جمہرہ یا اُنکے تخم بیمار جانوروں کے چمڑے اور بالوں یا پیشم یعنی اُون وغیرہ میں لگے ہوتے ہیں۔ اسلئے چرواہوں۔ قصابوں۔ اُون دھنوں اور چمڑنگوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس مرض کے مُردار جانور کی لاش پر جو نکھیاں یا دیگر اُڑنے والے کپڑے بیٹھے ہیں۔ اگر وہ بھی آدمی کو کاٹ کھائیں تب بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اور کبھی حجامت کرنے والے برش سے بھی چہرے پر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ ایسے برش کے بالوں میں جراثیم جمہرہ کے تخم لگے ہوتے ہیں۔ اور ایسے برش غالباً اس مرض کے مریض جانوروں کے بالوں وغیرہ سے بنے ہوتے ہیں۔ اور حیوانات کے چمڑوں۔ بالوں۔ پیشم اور

لے ضلع مرزا پور (یو۔ پی) میں چار لوگ مولیشوں کے اس مرض کو قتل بڑھوا کہتے ہیں +

بالخصوص اُون کی تجارت کے ذریعے کبھی یہ مرض دور و دراز ممالک میں بھی جا پہنچتا ہے اسی لئے اہل یورپ و امریکہ آب ایشیائی ممالک کی پشتم یا اُون کو بندرگاہوں پر خاص طبی محفلہ کے بعد اپنے ممالک میں داخل ہونے دیتے ہیں۔

جرثومہ جمرہ (بسی لس اینتھریکس) تمام جراثیم میں سے زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ یعنی 5 سے 10 میلہ اور اسے 1.5 میلہ چوڑا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ جراثیم زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ اسلئے یہ باہم لپٹ کر گچھے سے بجاتے ہیں۔ جراثیم جمرہ خود تو حرارت یا اینٹی سپٹک یعنی جراثیم کش ادویہ سے جلد ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن انکے جو تخم (Spores) ہوتے ہیں۔ وہ نہایت سخت جان ہوتے ہیں۔ اور جن حالات یا اشیاء سے جراثیم جمرہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اُن سے جراثیم جمرہ کے یہ تخم ہلاک نہیں ہوتے۔ اور یہ تخم جراثیم جمرہ چونکہ عرصہ دراز تک زندہ رہتے ہیں۔ اسلئے یہ چمڑے بالوں یا پشتم وغیرہ میں لگے ہوئے دور دراز مقامات پر پہنچ کر بھی اس مرض کی پیدائش کا باعث ہوتے ہیں۔

(نوٹ)۔ علم الجراثیم میں جرثومہ جمرہ کو فخرادیت حاصل ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے فرانس کے علامہ یاسچرنے اسی جرثومہ کو دریافت کیا تھا۔

اقسام مرض مختلف مقام وقوع کے اعتبار سے مرض جمرہ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) جمرہ جلدیہ (۲) جمرہ ریویو (۳) جمرہ متوہ۔ لیکن مطلق جمرہ سے مراد جمرہ جلدیہ ہوتی ہے۔ کیونکہ مشفقین اطباء یونان و عرب نے صرف اسی قسم کے جمرہ کا بیان کیا ہے۔ اب ذیل میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
(۱) انگارہ	جمرہ۔ بُشرۂ خبیثہ	میلک نیتھ لیسجیوئل
		Malignant Pustule.

یہ مرض ہمیشہ جسم کے برہمنہ مقامات مثلاً چہرہ۔ ہاتھ اور کلائی وغیرہ پر ہوتا ہے۔ اس مرض کی مدت حضانت بہت قصور ہے۔ صرف چند گھنٹوں کی ہوتی ہے۔ یعنی مرض کی چھوت لگنے کے چند گھنٹے بعد ہی علامات مرض نمایاں ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ جس مقام پر یہ مرض ہوتا ہے پہلے وہاں پر ایک سرخ پھنسی نمودار ہوتی ہے۔ جس میں جلد خونی رطوبت پیدا ہو کر وہ ایک سیاہی مائل آبلہ بن جاتا ہے۔ اور اس میں سوزش اور جلن ہوتی ہے۔ اور اس کے گرد ایک گہرا سرخ سفدشی حلقہ ہوتا ہے اور وہ مقام زیادہ متورم ہو جاتا ہے۔ دوسرے دن تک وہ

درم سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کی رنگت خاکستری یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ اگر مریض قوی ہو اور اس کی طبیعت مرصہ پر غالب آجائے تو درم رفتہ رفتہ زائل ہو کر آبلہ خشک ہو جاتا ہے۔ ورنہ آبلہ کے ارد گرد مثل باجرے کے اور چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ آبلے چھتیس گھنٹے میں پھوٹ جاتے اور انکے کناسے مردار پڑ جاتے ہیں اور وہ خشک ہو کر ایک سیاہ کھڑکسا بن جاتے ہیں۔ جو ماؤف جلد سے اوچا ہوتا ہے۔ اس پاس کی غدود جاذبہ متورم اور دردناک ہو جاتے ہیں۔ نیز بخار ہوتا ہے اور اگر مرصہ شدید ہو تو بخار بھی تیز ہوتا ہے۔ اور زہر مرصہ کے خون میں سرایت کر جانے سے غایت درجہ کا ضعف ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اصل مقام مرصہ پر درد زیادہ نہیں ہوتا۔ لیکن اس میں سوزش اور جان نہت ہوتی ہے۔ اور ہاتھ لگانے سے وہ دردناک ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ مرصہ خفیف ہوتا ہے۔ تو مقامی اور عام علامات بھی خفیف ہوتی ہیں۔

اگر یہ مرصہ شدید ہو اور زہر جراثیم زیادہ خون میں سرایت کر جائے تو یہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ جس میں تیز بخار۔ غایت ضعف اور بڈیان وغیرہ ہو کر موت جلد واقع ہوتی ہے بعض مریضوں میں مقام مرصہ پر ابتدائی آبلہ اور پھر اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے آبلے بخوبی نمایاں نہیں ہوتے۔ لیکن وہاں پر درم زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ مرصہ زیادہ مہلک ہوتا ہے۔

(۲) پھیپھڑے کا جرمہ جرمہ رئوئید پنموذری اینٹریکس Pulmonary Anthrax Wool-sorter's Disease. مرض ندات الصوف وول سارٹرز ڈیزیز اس قسم کا یہ مرض کثیف بالوں یا پشم یا اُون کی گرو سے جس میں کہ اس مرض کے جراثیم کے تخم ہوتے ہیں۔ بذریعہ تنفس پھیپھڑوں میں سرایت کرنے سے ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس قسم کا یہ مرض زیادہ تر اُون دھنے والوں کو ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو انگریزی میں وول سارٹرز ڈیزیز بھی کہتے ہیں۔ اس کی علامات ویسی ہی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ نمونیا کی یعنی مریض کو عموماً لرزہ سے شدید بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور کھالشی وغیرہ آتی ہے۔ شدید ضعف اور بڈیان وغیرہ ہوتا ہے۔ یہ مرض اکثر مہلک ہوتا ہے۔ عموماً ایک دو روز میں ہی مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

(۳) آنتوں کا جرہ جمرہ معویہ انٹسٹائیل اینتھریکس Intestinal Anthrax اس قسم کا یہ مرض نسبتاً کم واقع ہوتا ہے۔ اس مرض یعنی طحالی بخار کے مریض حیوانات کا دودھ پینے یا گوشت کھانے سے تخم جراثیم جرہ آنتوں میں سرایت کر کے یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ خود جراثیم جرہ رطوبت معدی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کے مرض میں مریض کو بخار ہوتا ہے۔ شدت سے قے دست آتے ہیں۔ اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اس قسم کا یہ مرض کبھی خفیف و بانی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ یہ بھی بالعموم مہلک ہوتا ہے۔ لیکن جرہ رتویہ سے کم تر ہے۔

علاج ڈاکٹری

حفظ مائع دم۔ ایسے حیوانات جن میں مرض جرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے بھیڑ۔ بکری وغیرہ انہیں خاص طریق پر مصنوعی مناعت پیدا کریں۔ تاکہ وہ اس مرض سے مامون و مصون ہو جائیں۔ اور انکے دودھ گوشت یا پشتم وغیرہ کے ذریعے یہ مرض انسان میں سرایت نہ کرے۔ بال۔ پشتم یعنی اون اور چمڑے کے کارخانوں میں ان چیزوں کو مزدوروں اور کاریگروں کے ہاتھ لگانے سے پہلے خوب ڈس انفیکٹ یعنی جراثیم سے پاک و صاف کر لینا چاہئے۔ اور ایسے پیشہ ور اشخاص کو نہایت محتاط رہنا چاہئے۔ کہ جب کبھی انکے چہرے۔ ہاتھ یا کلائی وغیرہ پر کوئی مچھنسی یا مخصوص آبلہ نکلے تو وہ فوراً کسی ڈاکٹر سے اس کے متعلق مشورہ لیں۔

مناعت (ایمونیٹی) علامہ پاسچر Pasteur مشہور فرانسیسی ڈاکٹر نے یہ بات معلوم کر کے کہ مرض جرہ کا ایک حملہ آئندہ کے لئے اس حیوان کو مرض سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اس نے مصنوعی مناعت کا طریق عمل وضع کیا۔ چنانچہ اس نے جراثیم جرہ کی کاشت کوئی ۲۴ گھنٹہ کی حرارت میں اگا کر ان جراثیم کو کمزور کیا۔ کیونکہ حرارت سے وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس مواد سے بھیڑ میں ٹیکہ لگایا۔ بعد ازاں زندہ زہریلے جراثیم کو اس بھیڑ کے جسم میں داخل کیا اس عمل سے بھیڑ میں مناعت فاعلی پیدا ہو گئی۔ اور وہ اس مرض سے محفوظ ہو گئی۔ چنانچہ اس طریق پر ٹیکہ کرنے سے حیوانات میں اس مرض سے تعداد اموات بہت کم ہو گئی۔ پھر علامہ مارون (Maronoux) نے اس بات کو ثابت کیا۔ کہ ایسے منیع یا

انہوں حیوانات کے بہرہ میں آبِ خون میں بھی کسی حد تک قوتِ مناعتِ انسانی (پے شو امیوٹی) ہوتی ہے یعنی اگر ایسے حیوان کا آبِ خون کسی شخص کے جسم میں داخل کر دیا جائے۔ تو پھر وہ بھی مرضِ جمرہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں علامہ سک لیو (Sclevo) نے گدھوں میں پہلے اس قسم کی سیرم کو استعمال کیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ زہریلے جراثیم جمرہ کا بشک لگایا جس سے گدھوں کے درمیان اس مرض کے برخلاف قوتِ مناعت پیدا ہو گئی اور وہ اس مرض سے محفوظ ہو گئے۔ اپنی اصول اور تجربات کی بنا پر اب علامہ سک لیو (Sclevo) کی اینٹی اینتھریکس سیرم کا اس مرض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

علاجِ نشانی۔ جمرہ کے بہت سے ریلین جو قوی ہوتے ہیں۔ اور جن کی طبیعت مرض پر غالب آ جاتی ہے۔ وہ خود بخود یا علاجِ اچھے ہو جاتے ہیں۔ جمرہ کے آبے کو فوراً چیر کر کاربالک ایسڈ سے جلا دیں۔ اور ریلین کو آرام سے بستریں لٹائے رکھیں اور غذا مقوی دیں اور جہاں تک ہو سکے جلد ترسک لیوڈ اینٹی اینتھریکس سیرم (Allen and Henbary) استعمال کریں۔ اس سیرم کی ذرا ساخنہ ایلن اینڈ بی بی بڑی (Allen and Henbary) استعمال کریں۔ اس سیرم کی ذرا بڑی مقدار میں مثلاً ۵۰ c.c کی پچکاری کرتے ہیں۔ اور اگر مرض شدید ہو اور ذرا دیر سے علاج کا موقع ملے تو بجائے اس کی جلدی پچکاری کرنے کے ویدی پچکاری کرنی زیادہ مفید ہوتی ہے۔

جمہرہ رؤیہ اور جمرہ معویہ میں بھی مذکورہ بالا سیرم کی پچکاری کریں۔ اور رفعِ ضعف وغیرہ کے لئے محرکات و مقویات کا استعمال کریں اور غذا بھی لطیف اور مقوی دیں + علاجِ طبی۔ گل ارمنی سرکہ میں حل کر کے مدام طلا کرتے رہیں یہاں تک کہ آبے وغیرہ خشک ہو جاویں یا انزروت و صبر و تندر و زنگار و سفیداب برابر اور سب دواؤں کے ہموزن گل ارمنی ان کو باریک پیسکر اور باہم ملا کر بڑی بڑی گولیاں بنا دیں اور وقت ضرورت ان کو سرکہ اور پانی میں حل کر کے مقام مرض پر بار بار طلا کرتے رہیں یہاں تک کہ وہ خشک ہو کر اس پر سے کھرنڈ گر پڑے یا آبے کو کھجا کر یا چیر کر اس کے اوپر اور ارد گرد کا گوشت صاف کر کے (جسے آگ میں جلا دینا چاہئے) پھر اس پر یہ مرہم لگائیں۔ نسخہ مرہم مرداسنگ۔ ہلدی۔ گلنار۔ زراوند۔ قنبیل ہر ایک ۲ تولہ مازو ایک تولہ سب کو باریک پیس کر اور موم روغن میں ملا کر مرہم بنا دیں اور کام میں لاویں۔ اور پیسے کیلئے گل نیلوفر، ماشہ تخم کاسنی، ماشہ آلوہ دانہ تمر ہندی ایک تولہ بطور

خساندہ اس میں شربت انار ملا کر صبح و شام پلاویں۔ اور اگر ضرورت ہو تو شیر خشک و ترنجبین یا
فلوس خیار شہر سے جلاب دیں صنعت کجالت میں خمیرہ صندل یا گماؤ زبان عرق مید مشک شربت اندک کے
ہمراہ دیں۔ غذا ابتدا میں آتش جو یا مزورہ اور صنعت کجالت میں مقوی اور زود مضعم غذا دیں +

جذام - کوڑھ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کوڑھ	جذام	لیپرسی
		Leprosy

تعریف - جذام ایک مزمن متعدی مرض ہے جو جرثومہ جذام (بسیسی لس لیپری) کے جسم میں سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان کے ساتھ مخصوص ہے یعنی سوائے انسان کے کسی اور حیوان میں نہیں پایا جاتا۔ یہ جرثومہ جذام (بسیسی لس لیپری) جس کو ڈاکٹر ہین سن نے لکٹھاء میں دریافت کیا تھا شکل و شباهت میں جرثومہ سل (بسیسی لس ٹوبریکولوسس) کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اسکی طرح یہ بھی تیزاب پختہ (ایسڈ فاسٹ) ہوتا ہے یعنی جب تک زہل نیلین کے طریق پر رنگا جاتا ہے تو پھر اس کو ایسا پختہ رنگ پڑھ جاتا ہے کہ وہ تیزاب گندھک وغیرہ سے بھی نہیں اترتا۔ اسی لئے اس جرثومہ کو بھی ایسڈ فاسٹ یا تیزاب پختہ کہتے ہیں۔ جرثومہ جذام جو جسم انسان کے باہر مصنوعی کاشت سے نشوونما نہیں پاسکتا۔ ایک غیر متحرک جرثومہ ہے جو مرینس جذام کے ماؤں مقامات اور زخموں وغیرہ کی رطوبت میں بکثرت پایا جاتا ہے بالخصوص اُبھار دار جذام کے اُبھاروں یا دانوں میں اور اگر ناک ماؤں ہو تو ناک کی لطوہت میں اسباب مرض۔ مرض جذام ایک نہایت پرانا مرض ہے۔ جو دنیا کے اکثر حصص مثلاً

ایشیا۔ یورپ اور افریقہ وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اور ہندوستان چین۔ جنوبی افریقہ اور بعض دیگر گرم ممالک میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ایک نہایت چھوت دار مرض ہے۔ اور بالعموم اسکی چھوت مرینس سے براہ راست تندرست کو لگ جاتی ہے۔ مگر ممالک میں اور گوشت خور اشخاص میں اسکی چھوت نسبتاً کم لگتی ہے۔ لیکن گرم ممالک اور چاول خور اشخاص میں اسکی چھوت نسبتاً زیادہ لگتی ہے۔ اُبھار دار کوڑھ جس میں کہ مریض کے جسم پر زخم ہوتے ہیں۔ اور اسکی ناک ہتی ہے وہ زیادہ چھوت دار ہوتا ہے۔ مرینس سے چھوت لگنے کے علاوہ مرض جذام مجذوم کے مستعملہ تولیہ۔ رومال۔ لباس۔ اسباب کھانے پینے کے برتنوں وغیرہ کے ذریعے بھی

لگ جاتا ہے۔ نیز مچھروں۔ پستوں۔ اور کھٹماؤں کے ذریعے بھی یہ مرض مریض سے تندرست کو لگ جاتا ہے۔ غریب و مفلس لوگ جنکی غذا ناقص ہوتی ہے۔ اور جو غلیظ و کشیف پیتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ مرض عموماً دس سے تیس سال کی عمر میں شروع ہوا کرتا ہے۔ اور ادھیڑ عمر کے بعد بہت کم ہوتا ہے عورتوں کی نسبت مردوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے یہ مرض موروثی نہیں۔ کیونکہ مجذوم والدین کے بچوں کو بوقت پیدائش یہ مرض نہیں ہوتا۔ بعد پیدائش اُن کو چھوٹ لگ کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض۔ یہ مرض عموماً تین قسم کا ہوتا ہے (۱) اُبھار دار کوڑھ۔

(۲) بے جسی کا کوڑھ (۳) مرکب کوڑھ۔ جس میں اُبھار دار کوڑھ کی وجہ سے جسی کے کوڑھ کی یعنی دونوں قسم کے کوڑھ کی علامات پائی جاتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر پہلی اور دوسری قسم کا کوڑھ ہی ہوا کرتا ہے۔ مرکب کوڑھ بہت کم ہوتا ہے۔ اب ذیل میں ہم ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

اُبھار دار کوڑھ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
اُبھار دار کوڑھ	جذامِ درنی	ٹوبرکولر لیسری - Tubercular Leprosy
<p>علامات۔ اس مرض کی مدت حصانت مختلف ہوتی ہے کبھی صرف چند ہفتے اور کبھی چند سال ہوتی ہے یعنی اس مرض کی چھوٹ لگنے یا جراثیمِ جذام کے جسم میں سرایت کرنے کے چند ہفتے بعد اور کبھی دو تین سال بعد یہ مرض ظاہر ہوتا ہے لیکن اس مدتِ حصانت میں مریض بالعموم کمزور ہو جاتا ہے۔ اسکی بھوک کم ہو جاتی ہے۔ اور اسکے جوڑوں میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے اور بے قاعدہ طور پر بخار آتا ہے جب یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔ تو اسکی پہلی یقینی علامت یہ ہوتی ہے کہ جسم کے بعض بعض مقامات لیکن بالخصوص چہرے پر۔ سُرخ سُرخ دھبے یا دغ پڑ جاتے ہیں۔ جو ایک دو بار پیدا ہو کر غائب ہو جاتے ہیں لیکن بالعموم اس جگہ بھورے رنگ کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ پھر اُن مقامات پر چھوٹے چھوٹے دانے یا اُبھار (اور ان ٹوبرکلز) پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے اوپر کی جلد بھوری سخت اور کھردری ہوتی ہے۔ یہ اُبھار یا دانے چہرہ پر خصوصاً پیشانی ناک اور کان کی نو وغیرہ پر زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی</p>		

یہ دانے بڑھکر تمام جسم پر پھیل جاتے ہیں مریض کی ابرؤں، پلکوں اور موچھپوں کے بال گر جاتے ہیں۔ ناک بہتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ دانے نرم ہو کر پھوٹ جاتے ہیں۔ اور ان میں سے متعفن مواد نکلتا رہتا ہے چونکہ مریض جذام کی ناک ذرا پھیل جاتی ہے۔ اور رخسارے ذرا شک جاتے ہیں۔ اور کانوں کی ٹوہیں ذرا لمبی ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ۔ گویا مریض کا چہرہ شیر کے چہرے کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس مرض کو عربی میں داء الاسد یعنی مرض شیر کہتے ہیں۔ مریض کی شکل نہایت گھناؤنی ہو جاتی ہے۔ شدت مرض میں ہاتھ پاؤں متورم ہو جاتے ہیں۔ ناک کی ہڈی گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے۔ اور سحرہ اور خلق میں زخم پر کر لنگنا اور بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور بالآخر اسہال، بیچش یا کھانسی یا نمونیا وغیرہ ہو کر مریض کا انتقال ہو جاتا ہے۔

بے حسی کا کوڑھ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بے حسی کا کوڑھ	جُذام مُخَدَّر	اناسٹھیٹک لیپریسی • Anaesthetic Leprosy

علامات۔ جُذام مُخَدَّر کی ابتدائی علامات تو وہی ہوتی ہیں۔ جو جُذام درنی کی۔ لیکن اس قسم کے جُذام میں مفاہم ماؤف پر دانے یا اُبھار پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ سُرخ سُرخ دھبے یا داغ پیدا ہونے کے بعد جب وہاں پر خفیف بھورے رنگ کے نشان باقی رہ جاتے ہیں۔ تو ان نشانات کی جلد درمیان سے لاغراور چلنی ہو کر درمیان سے ذرا سی نیچے کو دب جاتی ہے۔ اور اس کے کنارے ذرا سے اُبھرے ہوئے اور قشری یعنی چھلکے دار ہوتے ہیں۔ اس قسم کے جُذام میں جراثیم جُذام کا حملہ زیادہ تر اعصاب پر ہوتا ہے۔ اس قسم کے جُذام میں علامات مُنذِرہ کم نمایاں ہوتی ہیں۔ البتہ کبھی مریض کو کمزوری سردی اور بے قراری کا احساس ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کی کہنی اور پنڈلی کے اعصاب میں چھبتا ہوا درد ہوتا ہے۔ بعض مریضوں میں اس قسم کے جُذام کی ابتدائی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ ہاتھ اور پاؤں بے حس یعنی سُن ہو جاتے ہیں۔ لیکن بالعموم ابتدا میں ہاتھ پاؤں کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ پھر چہرہ ۵۔

سینہ یا ہاتھ پاؤں پر بھورے رنگ کے ایک دو چھوٹے چھوٹے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ مقام بے حس یا سن ہو جاتا ہے۔ اگر وہاں پر سوئی چھوئیں یا اس مقام کو آگ کی انگاری سے جلائیں تب بھی مریض کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ یعنی اس قسم کے خدام میں مقام ماؤٹ ہیں درو۔ سردی۔ گرمی یا آس کا مطلق احساس نہیں ہوتا پھر ان دھبوں کے مقام پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ آبلے ٹوٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔ مگر ان میں کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔ شدتِ مرض میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ گل کر کھل جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہاتھ پاؤں جھڑک کر مریض کو لالہ لنگڑا ہو جاتا ہے اور اس کی شکل نہایت گھناونی ہو جاتی ہے۔ اور اس سے سخت بد بو آتی ہے۔ نو آخر کار مریض مرضِ اسہال وغیرہ میں مبتلا ہو کر انتقال کر جاتا ہے *

مرکب کوڑھ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مرکب کوڑھ	مُجْدَام مرکب	میکسڈ لیپروسی
		Mixed Leprosy

اس قسم کا مُجْدَام بہت کم وقوع ہوا کرتا ہے اس میں دونوں قسم کے مُجْدَام کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں چنانچہ کبھی تو پہلے مُجْدَامی اُبھار پیدا ہو کر پھر اعصاب ماؤٹ ہوتے ہیں۔ اور کبھی پہلے اعصاب ماؤٹ ہوتے ہیں اور پھر اُبھار (ٹوبرکلز) پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی دونوں قسم کی علامات ایک ساتھ شروع ہو جاتی ہیں *

تشخیصِ مرض۔ ابتدا میں اس مرض کو سورائیس (چمبل صدفیہ) اور لیو کوڑھ (بار برص)۔ سفید داغ سے تشخیص کیا کرتے ہیں چنانچہ سورائیس کے دھبے مثل مُجْدَام کے دھبوں کے بے حس نہیں ہوتے اور نہ زیادہ اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ خشک رہتے ہیں۔ اور اکثر جوڑوں کے پشت کی طرف ہوتے ہیں اور ان پر سے چھلکے اُترتے رہتے ہیں *

برص کے داغوں کے کنارے صاف ہوتے ہیں۔ اُبھرے ہوئے نہیں ہوتے اور داغوں کے مقام کی جلد بے حس نہیں ہوتی *

مدت و انجامِ مرض۔ یہ مرض بہت مدت تک رہا کرتا ہے چنانچہ اُبھار دار کوڑھ دس ہزار برس تک اور بے حسی کا کوڑھ پندرہ بیس برس تک رہا کرتا ہے اور انجام اس مرض کا عموماً خراب ہے تاہم

لیکن شروع مرض سے ہی اگر مناسب علاج کیا جائے تو بعض مریضوں کو آرام بھی ہو جاتا ہے۔

جُذام کا علاج ڈاکٹری حفظ ماتقدم جو کہ نہایت ضروری ہے

(۱) مجذوم یعنی مریض جُذام کو تندرست اشخاص سے بالکل علیحدہ رکھیں اور کھلی ہوا میں پاک و صاف رکھیں۔ ہر روز غسل دیں اور صاف کپڑے پہنائیں۔ ہلکی اور زود ہضم غذا دیں۔ ایسے مریضوں کو آبادی سے دور کوڑھی خانوں میں رکھنا زیادہ اچھا ہے۔

(۲) جذامی زخموں وغیرہ پر پٹی باندھ دیں تاکہ موادِ ادر و ادر لگنے نہ پائے۔

(۳) مریض جُذام کا بول و براز۔ نھوک و بلغم اور بالخصوص اُسکے زخموں کے مواد کو اس میں فینائل یا مرمری لوشن یا چونہ ڈلوا کر دہوا دینا چاہئے۔ اور زخموں پر کی پٹیوں وغیرہ اور دیگر ناقص کپڑوں کو جلوا دینا چاہئے۔ مریض کے لباس و ظروف مستعملہ کو بہت اچھی طرح ڈس ان فیکٹ (پاک و صاف) کرانا چاہئے۔

(۴) جذامی کو کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ لگانا یا انہیں بیچنا نہ چاہئے اور اُسے سوچی۔ حجام یا دھوبی وغیرہ کا پیشہ بھی اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

(۵) تمام جذامیوں یا کوڑھیوں کو آبادی سے دور کوڑھی خانوں میں رکھنا چاہئے تاکہ ان کے میل جول سے دوسروں کو یہ مرض نہ ہو جائے۔ کوڑھیوں کو مانگنے کی غرض سے بھی شہروں یا قصبوں میں نہیں جانے دینا چاہئے۔

(۶) خیرات کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ کوڑھیوں کو ان کی تمام ضروریات۔ لیکن روپے پیسے نہ دیں تاکہ اُن کے ہاتھوں سے وہ روپے پیسے چھو نہ ہو کر تندرست اشخاص کے ہاتھوں میں نہ جائیں۔

(۷) چونکہ اب یہ امر مسلمہ ہے کہ جُذام موروثی مرض نہیں کیونکہ میزوم والدین کے بچوں میں بوقتِ پیدائش یہ مرض نہیں ہوتا بلکہ بعد از پیدائش بچوں کو اُنکے والدین سے اُس کی چھوٹ لگ کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس لئے جُذامی والدین کے بچوں کو اُن سے علیحدہ رکھیں۔

(۸) عموماً تو کوڑھی مریض سے ہی تندرست اشخاص کو اس مرض کی چھوٹ لگ جاتا کرتی ہے۔ لیکن کبھی پھروں پسوؤں۔ کٹماؤں اور جوڑوں وغیرہ کے جذامیوں کو کھٹنے کے بعد تندرست اشخاص کو کھٹنے سے اُنکو بھی یہ مرض ہو جاتا کرتا ہے۔

اشخاص کو کاٹنے سے ان کو بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ کوڑھیوں کی بستیاں بالکل علیحدہ ہوں اور ان کو تندرستوں سے اور تندرستوں کو ان سے ملنے جلنے کی اجازت نہ دیں۔

(۸) جب کسی شخص کو جذام یا کوڑھ ہو جائے تو اس کی مرض کا اعلان کر دینا چاہیے۔ یعنی دوسروں کو اس کی مرض سے آگاہ کر دینا چاہیے اور اس سے علیحدہ رہنے اور علیحدہ کھانے پینے کی تاکید کر دینی چاہیے بلکہ اس کو کوڑھی خانہ یا کوڑھیوں کی بستی میں بھیج دینا چاہیے۔
نوٹ ۱۔ اہل اسلام کی احادیث صحیحہ میں بھی جذامی سے پرہیز کرنے کے متعلق متعدد احادیث موجود ہیں چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص کو فرمایا کہ تم جذامی سے ایسا بھاگو جیسے کوئی شیر سے بھاگتا ہے۔

نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جذامی سے جب بات کی جائے تو درمیان میں ایک یا دو فیروزہ (بھالہ) کا فاصلہ ہونا چاہیے۔
علاج حشاشی: مریض کو علیحدہ کھلی ہوئی پاک و صاف کھیں، غذا ہلکی اور زود ہضم دیتے رہیں گائے وغیرہ کے گوشت اور خشک پھلی وغیرہ سے پرہیز کر لیں مریض کو ہر روز ایک یا دو بار چال موگرا سوپ تو روغن چال موگرا سے بنایا جائے یا رام، نیپ سوپ یعنی نیم کے صابن سے یا ۳۲ ہلوسوپ یعنی گندھک کے صابن سے یا پانی میں تھوڑا سا سوڈا ڈال کر اس سے غسل دیں اور بطور دوا (۱) چال موگرا آئل مقدار پانچ سے دس بوند ایک کیپ شول میں ڈال کر یا گرم دودھ پر ڈال کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ رفتہ رفتہ یعنی ہر دوسرے سیرے روز روغن کی مقدار خوراک چند قطرات بڑھانے جائیں یعنی دو ہفتہ میں بجائے دس دس کے بیس بیس بوند دن میں تین بار دیں۔ اور اسی روغن کی مقام مرض پر دن میں ایک دو بار مالش کیا کریں۔

نوٹ (۱) چال موگرا آئل کو کیپ شول میں ڈال کر دینا بہتر ہے۔ دودھ وغیرہ میں اس کو ڈال کر دینے سے منہ کا ڈالٹھ خراب ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کو پان کھلانا یا تازہ لیموں یا نارنگی چوسانا مفید ہوتا ہے لیکن اگر یہ دوا ہضم نہ ہو یعنی قے ہو جائے تو اسے نہیں دینا چاہیے۔
(۲) اگر مریض کو اس روغن کی برداشت نہ ہو یعنی یہ روغن ہضم نہ ہو تو اس کا جوہر یعنی گائیکوکارک ایکسڈ یا سگریں کی مقدار میں یا سوڈیم گائیکوکارک ریٹ ایک دو گریں کی مقدار میں دن میں دو تین بار دینا مفید ہوتا ہے۔
ڈاکٹر راجس نے ۱۹۲۲ء میں روغن چال موگرا سے ایک خاص دوا سوڈیم گائیکوکارک ریٹ

تیار کی۔ یہ دوا ڈاکٹر موصوف کے تجربات سے مرض جذام میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ وہ شروع میں اس دوا کے ۱۰ گرین کی وریدی پچکاری کرنی اور ساتھ ہی اسی دوا یعنی سوڈیم گائٹو کارڈیٹ Sodium Gynocardate یا گائٹو کارڈک ایسڈ کو بمقدار ۲ گرین بشکل گولی براہ دہن دینا یا اس کی جلدی پچکاری کرنا نہایت مفید بتاتے ہیں۔ نیز وہ ہر دوسرے روز سوڈیم مرہوئیٹ (Sodium Morrhuate) کے ۳ فیصدی والے سولیوشن کی بمقدار ایک سے ۳ کیوبک سنٹی میٹر کی عضلاتی پچکاری کرنے کی بھی سفارش کرتے ہیں +

ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس علاج سے کئی جذامیوں کو بہت فائدہ ہوا ہے +
(۳) اینٹی لپروول یعنی دوا دفع جذام یہ درحقیقت صاف کیا ہوا چال موگرا آئل ہی ہے اس کو بمقدار سپدرہ گرین کیپ شول میں ڈاکٹر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دینا نفع ہوتا ہے۔ اس سے نہ جی ملتا تا ہے اور نہ قے آتی ہے +

(۴) اگر روغن چال موگرا کے ساتھ تھوڑی مقدار میں نکھیا کا بھی استعمال کیا جائے۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے اور خارجی طور پر تنہا اس روغن کی مالش کر نیکی بجائے اس میں روغن نیم ملینا مفید تر ہوتا ہے +

(۵) اس علاج کو چھ ماہ یا ایک سال تک جاری رکھنا چاہیے تب اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے +
خارجی طور پر زخم کو کاربالک سوپ اور گرم پانی سے دھو کر اور خشک کر کے ان مرہم میں سے کسی ایک کا لگانا بھی مفید ہوتا ہے +

(174) نسخہ مرہم جو زخم جذام کیلئے مفید ہے :-	(175) نسخہ مرہم جو قروح جذام کیلئے مفید ہے :-
ایک تھیول	ایک تھیول
ڈرام ۱۰	ڈرام ۱۰
ایسڈ سیلیسلک	ایسڈ سیلیسلک
گرین ۱۵	گرین ۱۰
زنگ اولی ایس	ڈرام ۱۰
نیم آئل	پاٹروگیلول
اپڈ	ایڈ (ایڈ)
اولس ۱	اولس ۱

اگر خشک کے بعد جذام ہوا ہو تو ایسی صورت میں آرنک آئیوڈائیڈ زیادہ مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ ڈونولس سولیوشن بمقدار ۱۰ اونس قدر پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا دیں +
کچھ عرصہ ہوا کہ ڈاکٹر ڈاشنک نے جذام کے ابھاروں یا دانوں سے ایک قسم کا روغنی مادہ تیار کیا جس کو نئسٹین (Nastin) کہتے ہیں۔ اس دوا اور سبز و آئل کلورائیڈ کی جلدی پچکاری

سے بھی بعض مریضان جذام کو معتد بہ فائدہ ہوا لیکن مزید تجربات سے یہ دوا کچھ زیادہ مفید ثابت نہ ہوئی اس لئے اب اس کا استعمال متروک ہو گیا ہے۔

۱۱) پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۲۱ مرکبات سیاہ مثلاً سیلانی یا وارچینہ وغیرہ ۱۲) آرسنک یعنی سنگھیا یا اس کے خاص مرکبات مثلاً ۲۱ سالورسان وغیرہ بھی مرض جذام میں کچھ مفید ثابت نہیں ہوئے اور ۱۵) ٹورکولین تو اس میں مضر ثابت ہوئی ہے۔

علاج نوکھینی اور علاج سیری بھی مرض جذام میں مفید ثابت نہیں ہوا کیونکہ نا حال جراثیم جذام مصنوعی طور پر کاشت نہیں کئے جاسکے۔ اس لئے صحیح و یکسین بھی تیار نہیں کی جاسکی۔

علاج طبی۔ ابتداء مرض میں برہم ڈنڈی تازہ ۲ تولہ صبح سیاہ ۵ دانہ پانی میں پیسکر کچھ عرصہ پلائیں۔ یا برگ حنا ایک تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو اس کا زلال لیکر ایک تولہ صبح ملا کر چلائیں روز استعمال کریں۔ یہ نسخہ بھی ابتداء مرض میں مفید ہے نسخہ رسوت چاکسو زکچو کتھہ شجید ہر ایک ماشہ لاکھو پانی میں بھگوئیں صبح کو اسکا زلال پلائیں اور غذا میں چنے کی روٹی وغیرہ کھائیں۔ اور نیم کھانی جو بوقت سنی خود بخود اس سے ٹپکتا ہے مریض کے بدن پر نہیں اور اس میں سے روپا تولہ پلائیں۔ یا تلخ جنگلی توری کا پانی نکال کر کسی ظرف میں رکھیں اور مریض کو آفتاب میں قبلہ رو بٹھا کر اس کے بدن پر لیں۔ اور اس کے ساتھ ہی گندھک ۳ ماشہ سفوف کر کے کھلائیں اس طریقہ سے مریض کو پسینہ آکر بدن کی گرہیں اکثر تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اگر مذکورہ بالا تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو پھر غرض تنقیہ و مہفتہ تک صبح و شام یہ منضج پلا کر مہل دیں:-

(۴) نسخہ منضج بگلسترخ گل بنفشہ عنب الثعلب تخم کاسنی شاتہترہ چرانتہ فیتمین لبھاج صندلین ہر ایک ماشہ عنب ۵ دانہ سب کو سوپاؤ گلاب عرق شاتہترہ میں بھگو کر صبح و شام چھوٹی جوش ویکرل چھانکر اور ۲ تولہ قند ملا کر اور شام کو جوش ویکرل قند ملا کر پلاویں۔ پندرہویں روز جوشاندہ مذکور میں پوست ہلیہ زرد ہلیہ کابلی ہلیہ سیاہ ہر ایک ۵ ماشہ برگ سناہ ماشہ میخرفاؤس ۵ تولہ ترنجبین ۵ تولہ شیر خشک ۳ تولہ رگلاب میں تر کر کے گل قند ۲ تولہ اور روغن بادام ۲ ماشہ اضافہ کر کے پلاویں اسی طرح پانچ سات ہل کر مصفی خون عرقیات کا عرصہ تک استعمال کریں۔ اور مہل کے بعد پوٹیر بدیشہ پلاویں نسخہ تبرید خمیوگا و زبان ایک تولہ۔ ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر لپیٹ کھلائیں۔ اور پیر خمیو عنب ۵ دانہ عرق شاتہترہ یا عرق مرکب فسا و خون ۲ تولہ میں نکال کر شربت عنب ۴ تولہ ملا کر پلاویں نوٹ:- ہر مہل کے بعد دو تین روز کا وقفہ کرنا چاہیے:-

عرق مصفی خون: - برگ شاہترہ نصف سیر سرسبز چھوکہ چرائیۃ تخم نیم تخم بکاشن - منڈی -

برہم ڈنڈی - پوست ہلیاہ زرد ہلیاہ کابلی - ہلیاہ سیاہ ہلیاہ - آملہ - دہمایہ - زرد چوبہ ہر ایک دو چھٹانک تخم کاسنی بیج کاسنی - پوست درخت بکاشن نیل کنٹھی - تخم منوار کشنیر خشک گل نیلوفر - گل سرخ - گل نیم گل بکاشن ہر ایک ایک پاؤ گلو سترتین پاؤ شیططرح ہندی - گل بنفشہ - برگ گاڈ زبان ہر ایک ۵ تولہ - بابھی ۳ تولہ - برگ حنا - پوست کچنال ہر ایک ۲ تولہ سب ادویہ کو نیم کو ب کر کے ۲۰ سیر پختہ پانی میں ۸ گھنٹے تر کر کے بطریق معمول عرق کھینچیں - خوراک ، تولہ صبح اور ۲ تولہ شام +

(۷) جب سہم الفار دافع جذام : - سیاب - سہم الفار ہر ایک ۳ ماشہ - کندر ۱۰ تولہ - ریونڈ چینی ایک تولہ - صمغ عربی ۶ ماشہ - سیاب کو آب لیموں میں کھل کر کے باقی ادویہ کو کوٹ چھان کر باہم ملاویں - اور بکری کا پتہ ۳ ماشہ ملا کر بقدر دانہ مونگ گولیاں بنا دیں - خوراک ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کھلاویں - اور ترشی سے پرہیز رکھیں +

(۸) رس ہڑتال دافع جذام : - ہڑتال ورتی ۱ تولہ مغز کرنجہ پھٹکری ہر ایک ۳ تولہ پہلے مغز کرنجہ کو نیم کو ب کر کے نصف اس کا ایک سکورہ میں رکھ کر اوپر سے نصف پھٹکری پھیلا کر ڈال دیں پھر ہڑتال کی ڈلی رکھ کر باقی نصف مغز کرنجہ اور پھٹکری پھیلا کر اس کے اوپر ڈال دیں پھر اس سکورہ پر ایک اور سکورہ رکھ کر اوپر گل حکمت کر کے سات سیر چٹلی ایلوں کی آگ دیں جب سرد ہو جائے تو نکال کر بقدر چار چاول ہر روز پان میں ڈال کر تپا بجاہ روز کھلاویں +

دواسے زیر شرح ذیل ہڑتال جو بے حسی کے کوڑھ میں نہایت مفید ہے - ہڑتال طبعی ایک تولہ مرچ سیاہ ۲۰ عدد ہڑتال کو کھل میں ڈالیں اور ایک ایک دانہ مرچ سیاہ کا ڈالکرتین ہڑتال خوب کھل کریں - خوراک آدھی رتی سے ایک رتی تک پان میں ڈال کر روزانہ کھلائیں - اور غذا میں گھی اور نمک نہ کھلائیں یعنی بغیر نمک اور بغیر روغن زردیا کھی کے غذا دیں +

(۹) معجون نیم دافع جذام وغیرہ : - شاخ نیم - پوست بنج نیم - برگ نیم - گل نیم - پوست شاخ انجیر گلی ہر ایک ۲ تولہ شاہترہ چرائیۃ کشنیر - منڈی - پوست ہلیاہ زرد - ہلیاہ کابلی - ہلیاہ سیاہ - آملہ شیططرح - گل سرخ - بادیاں - سنائے کئی - سیفاج - درونج - عقری - ہر ایک ۳ تولہ سب کو کوٹ چھان کر ہمراہ سہ چند شہد مصطفیٰ معجون بنا دیں - اور ہر روز ایک تولہ صبح و شام ہمراہ عرق شاہترہ کے کھلاویں - غذا بے نمک - پرہیز از ترشی و بادوی - استعمال چوب چینی و ماء الجبن بھی اس مرض میں مفید ہے بشرطیکہ بطریق مناسب ان کا استعمال کیا جائے +

کزازہ طاطانش

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کزک جھنک بائے	متدور کزاز	ٹے ٹے ٹنس
چاندنی	الطباق الفکین	ٹرسمس
وانتی لگنا	"	لاک جا

نوٹ (۱) طاطانش معرب ہے ٹے ٹے ٹنس (Tetanus) کا جو ایک یونانی لغت ہے۔ اور جس کے معنی ہیں متدور یا تشنج عام چونکہ اس مرض میں تمام بدن یا سارے جسم کے اداوی عضلات متشنج ہو کر اٹھ جاتے ہیں جس سبب سے سارا جسم سیدھا کر دیتا ہے۔ اس لئے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا۔ پس ٹے ٹے ٹنس درحقیقت متدور کا مترادف ہے۔ لیکن اب کزاز کے معنوں میں مستعمل ہے +

(۲) متدور کزاز۔ متدور کے لغوی معنی ہیں کھینچنا۔ تننا اور پھیلنا اور اصطلاحی معنی ہیں تمام عضلات جسم کا اٹھ کر تن جانا۔ لیکن اصطلاح طب میں متدور وہ مرض ہے جس میں تمام عضلات جسم متشنج ہو کر یعنی اٹھ کر جسم سیدھا تن جاتا یا کر دیتا ہے۔ اور کزاز یا کزازہ جو مشتق ہے کزاز سے۔ اس کے لغوی معنی ہیں خشک ہونا یا سکڑنا۔ لیکن اصطلاح طب میں کزاز وہ مرض ہے جس میں گردن یا جسم کے عضلات متشنج ہو کر یعنی اٹھ کر جسم آگے کو یا پیچھے کو یا ایک جانب کو کزازہ یعنی کمان کی مانند بڑھا ہو جاتا ہے۔ پس متدور تشنج عام ہے اور کزاز تشنج خاص یعنی متدور میں تمام عضلات جسم اٹھ کر جسم بالکل سیدھا کر دیتا ہے۔ اور کزاز میں جسم اٹھ کر یا کر دے آگے یا پیچھے یا دائیں یا بائیں جانب خم کھا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ آئندہ قیام کزاز میں بیان کیا گیا ہے۔ اطباء یورپ اب متدور کو کزاز مستقیم (Orthotonos) سے تعبیر کرتے ہیں +

(۳) انگریزی الفاظ (Trismus) اور (Lockjaw) کے

معنی ہیں۔ وانتی لگنا چونکہ مرض کزاز کے شروع میں جبڑے اور گردن کے عضلات کے متشنج ہونے

لے طاطانش جس کو بعض لغات طبیہ میں طاطانش معنی تشنج عام لکھا ہے۔ اس لفظ کو شارح قانون علی حسین جیلانی نے اپنی شرح قانون میں ٹے ٹے ٹنس یا کزاز کے بیان میں استعمال کیا ہے +

اور اینٹھنے سے مریض کے دانت بھینچ جاتے ہیں یعنی ہس کو دانتی لگ جاتی ہے۔ اس لئے انگریزی میں اس مرض کے یہ نام بھی رکھے گئے ہیں +

تعریف مرض۔ کزاز ایک متعدی مرض ہے جو جراثیم کزاز کی زہر کے سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور جس میں جڑے گردن اور عضلات جسم میں سخت تشنجی دورے ہوتے ہیں +

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا جراثیم ہے جس کو انگریزی میں ٹیٹنس آف ٹے ٹے نس (Bacillus Tetanus) یعنی جراثیم کزاز کہتے ہیں۔ یہ جراثیم

عموماً گڑ کھائی ہوئی یا چھلی ہوئی جلد یا زخم کی ماہ سے جسم میں داخل ہو کر اس مرض کو پیدا کرتا ہے +

جراثیم کزاز ٹیٹنس (Bacillus Tetanus) عصی یعنی ڈنڈے کی شکل کا ہلے سے 5 میکرو لمبا اور 0.3 سے 0.8 میکرو چوڑا ہوتا ہے جس کے ایک سرے پر ایک تخم سپور Spore ہوتا ہے جس سے کہ نئے جراثیم پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس تخم کے ایک سرے پر ہونے کے سبب سے اس جراثیم کی شکل چوب ڈبل (۲) کی مانند ہوتی ہے۔ یہ تخم گرمی، سردی اور مہولی دافع لعفن اور یہ کا بہت مقابلہ کرتا ہے یعنی ان کے اثرات سے جلد ہلاک نہیں ہوتا۔ یہ خشکی میں کئی سال تک زندہ رہ سکتا ہے اور پھر مناسب مواقع و حالات میں نشو و نما پا کر یہ نئے جراثیم بن جاتا ہے اس کی یہ سخت جانی ہی مرض کزاز سے خلاصی حاصل کرنے کا ایک مشکل مسئلہ ہے۔ یہ جراثیم خاک و صول میں بالخصوص باغیوں اور کھیتوں کی زمین میں جہاں کھاد ڈالی جاتی ہے۔ اور خاص کر اصطبل کی کھاد میں یعنی گھوڑوں وغیرہ کی لید میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جو ان گھوڑوں اور دیگر سبزی خور حیوانات کی آنتوں میں یہ جراثیم کزاز بے ضرر حالت میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم غیر ہوائی ہے یعنی یہ ہوا نہیں آکسیجن کی غیر موجودگی میں ہی نشو و نما پاسکتا ہے۔ اور ایسی صورتیں یعنی آکسیجن کی غیر موجودگی گہرے زخموں میں ہوتی ہے خصوصاً اگر دیگر جراثیم تحلیل ہونے والی مڑوہ ساختیں بھی موجود ہوں مثلاً آکسیجن کی طلبکار ہوں +

مرض کزاز اکثر اس طرح سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ پہلے جسم میں کہیں خفیف سی خراش یا رگڑ یا زخم موجود ہوتا ہے۔ اور اس میں جراثیم کزاز یا ان کے تخم سرایت کر جاتے ہیں۔ اور اگر وہاں پر دیگر جراثیم بھی موجود ہوں اور زخم فاسد ہو تو پھر اس مرض کے ہو جانے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم پر کہیں ایسی خفیف ترین یا نا معلوم خراش یا رگڑ موجود ہوتی ہے کہ جو بالکل معلوم نہیں ہوتی لیکن جراثیم کزاز اس میں سرایت

کر کے اس مرض کو پیدا کرتے ہیں ایسی صورت میں اس مرض کو کُزاز ذاتی (Idiopathic Tetanus) کہتے ہیں۔ صاف کٹے ہوئے پیچھک لے لے ٹنس۔
 زخموں کی نسبت کچلے ہوئے زخموں میں بالعموم ہاتھوں کے ایسے زخموں میں کہ جن میں گوشت پوست بری طرح سے زخمی ہو جاتا ہے۔ مرض کُزاز کے جراثیم بالخصوص سرایت کر جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باغبان اور کاشتکار کہ جن کے ہاتھ اکثر رگڑا کھا جاتے اور پھٹ جاتے ہیں وہ اس مرض میں نسبتاً زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب ان کے رگڑ کھائے ہوئے یا پھٹے ہوئے ہاتھوں کی چھوت وارٹی یا کھا دگ جاتی ہے۔ تو ان میں یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

ایسے میدان جنگ کہ جن کی خاک میں پُرانی کھاؤ کے سبب جراثیم کُزاز موجود ہوتے ہیں۔ ان پر لڑائیوں اور جنگوں میں اکثر زخموں کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یورپ کے گذشتہ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء میں بھی اس مرض کے پھیلنے کا یہی سبب خیال کیا گیا ہے۔
 معتدل ممالک کی نسبت گرم ممالک میں مرض کُزاز زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ گرم ممالک میں نوزائیدہ بچوں کی ناف کے کٹے ہوئے زخم میں اس مرض کی چھوت کے لگ جانے سے اکثر یہ مرض بچوں کو ہو جاتا ہے جس کو کُزاز اطفال (Tetanus Neonatorum) کہتے ہیں۔ جو کبھی وبائی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔

ماہیت مرض۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ مرض کُزاز کی چھوت بالعموم کسی رگڑ یا زخم کے ذریعے ہی لگا کرتی ہے۔ خواہ وہ رگڑ یا زخم اس قدر خفیف یا مبہم ہو کہ جو نظر سے بچ جائے یعنی دکھائی نہ دے۔ غالباً کُزاز ذاتی (Idiopathic Tetanus) کوئی چیز نہیں کیونکہ ایسی صورت میں بھی یہ ممکن ہے۔ کہ ہوائی نالیوں یا آنتوں کی استری جھلی (میوس میمبرین) کے ذریعے اس مرض کی چھوت لگ جائے۔ یعنی جراثیم کُزاز سرایت کر جائیں۔ جراثیم کُزاز مثل جراثیم خناق وبائی کے خود تو مقام مرض یعنی زخم وغیرہ میں مقیم رہتے ہیں۔ لیکن جو ممبر (ٹاکسین) وہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ اعصاب محرکہ کے ریشوں کے ذریعے جذب ہو کر دماغ و نخاع میں سرایت کر جاتی ہے۔ جہاں وہ عصبی مراکز پر اپنا موذی اور ہلک اتر کرتی ہے۔ جس سے عضلات میں سخت تشنج پیدا ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر جراثیم کُزاز یا ان کے تخموں (سپورز) کو ان کی زہر (ٹاکسین) سے پاک و صاف

کر کے۔ جب کہ اُن کے ساتھ کسی اور قسم کے جراثیم مرضیہ بھی نہ ملے ہوئے ہوں۔ کسی حیوان کے جسم میں داخل کیا جائے۔ تو اُس میں یہ مرض پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ان جراثیم کی صرف زہر ٹاکسین (کو جس میں جراثیم بالکل نہ ہوں۔ کسی حیوان کے جسم میں داخل کر دیا جائے تو اُس میں یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ زہر کزاز ایک نہایت ہی سخت زہر ہے۔ جو سڑکنین (زہر کچلہ) سے دو سو گنا تیز ہوتی ہے۔

اقسام کزاز۔ طریق سرایت اور مختلف اوضاع تشخ کے لحاظ سے مرض کزاز کی یہ چند قسمیں ہیں۔ چنانچہ:-

(۱) طریق سرایت وغیرہ کے اعتبار سے مرض کزاز کی یہ تین قسمیں ہیں:-

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

Tetanus Traumatic. ٹے ٹنس ٹرامیٹک کزاز ضربی

اس قسم کا کزاز ضرب و زخم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی قسم کثیر الوقوع ہے۔

Tetanus Idiopathic ٹے ٹنس ایڈیپٹھک کزاز ذاتی

اس قسم کا کزاز بغیر کسی ضرب و زخم کے پیدا ہو جاتا ہے۔ اکثر ڈاکٹر اس قسم کے کزاز کو نہیں مانتے کیونکہ بغیر جراثیم کزاز کے جسم میں سرایت کرنے کے یہ مرض کسی اور سبب سے ہو نہیں سکتا۔ اس لئے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے ممکن ہے کہ جراثیم کزاز ہوائی نالیوں یا آنتوں میں سرایت کر کے اس قسم کے کزاز کا باعث ہوتے ہوں۔ لیکن اب یہ بات بھی تحقیق ہوئی ہے کہ جب سخت سردی وغیرہ سے جلد ناتندرست اور کمزور ہو جاتی ہے تب بھی اس میں جراثیم کزاز داخل ہو جاتے ہیں چنانچہ گذشتہ جنگ یورپ میں خندقوں میں رہ کر لڑنے والے سپاہیوں میں اس قسم کے بہت سے مریض پائے گئے کہ جن کے پاؤں کی جلد ظاہراً بالکل سلامت تھی لیکن وہ سردی وغیرہ سے کمزور ہو گئی تھی اور اس میں جراثیم کزاز سرایت کر کے مرض کزاز کا باعث ہوا۔

اس سے جالیٹھوس (دریگر اطباء یونانی کے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ یہ مرض سخت سردی کے سبب بھی ہو جاتا ہے اور بھی پُرانے مندمل شدہ زخموں میں جراثیم کزاز مہینوں بلکہ برسوں چھپے پڑے رہتے ہیں اور جب یہ مقام زخم پر عمل جراحی کیا جاتا ہے تو اسکے بعد مرض کزاز ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے کزاز کو اب کزاز تاخیری کہتے ہیں۔

Tetanus

Neonatorum

ٹے ٹنس نیوٹے ٹورم کزاز اطفال

اس قسم کا کزاز نوزائیدہ بچوں میں ناف کے کثیف زخم سے پیدا ہو جاتا ہے۔

(۲) مختلف ارضاع تشنج کے لحاظ سے مرض کُزاز کی یہ چار قسمیں ہیں :-

(۱) کُزاز سیدھا کُزاز مستقیم آرٹھوٹونوس Orthotonos.

اس قسم کے کُزاز میں جسم اکڑ کر بالکل سیدھا ہو جاتا ہے۔ کسی طرف کو ٹیڑھا نہیں ہوتا۔

نوٹ :- اطباء یونانی اس قسم کے کُزاز کو تمدد سے تعبیر کرتے ہیں۔ دیکھو تمدد اور کُزاز

کا فرق صفحہ ۱۰۸ پر +

(۲) کُزاز اگلا کُزاز قدامی ایم پراسٹھونوس Emprostotons.

اس قسم کے کُزاز میں جسم اکڑ کر سامنے کی طرف خم کھا جاتا ہے +

(۳) کُزاز پچلا کُزاز خلفی اُپسٹھونوس Opisthotonos.

اس قسم کے کُزاز میں جسم اکڑ کر پیچھے کی طرف خم کھا جاتا ہے +

(۴) کُزاز جانبی کُزاز جانبی پلیوروٹھونوس Plurothotonos.

اس قسم کے کُزاز میں جسم اکڑ کر دائیں یا بائیں جانب کو خم کھا جاتا ہے +

مدتِ حضانت - اس مرض کی مدتِ حضانت مختلف حیوانات میں مختلف

ہوتی ہے۔ انسان میں اس کی مدتِ حضانت دو سے چودہ دن تک ہے لیکن کبھی چودہ

دن سے زیادہ مدت تک بھی ہوتی ہے۔ اور جس قدر مدتِ حضانت لمبی ہوتی ہے۔ اسی

قدر اس مرض کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر چھوت لگنے کے بعد دس روز سے پہلے علامات

مرض ظاہر ہوں تو ۴ فیصدی صحت کا امکان ہوتا ہے۔ اور اگر گیارہ سے اکیس دن کے

اندراجات ظاہر ہوں تو ۶ فیصدی صحت کا امکان ہوتا ہے۔ اور اگر علامات

مرض چھوت لگنے کے تین ہفتے بھی بعد ظاہر ہوں۔ تو پھر صحت کا امکان پچاس فیصدی

تک پہنچ جاتا ہے +

علاماتِ مرض - مذکورہ بالامدتِ حضانت میں یعنی مرض کی چھوت لگنے سے

مرض کے ظاہر ہونے تک کی مدت میں مندرجہ ذیل علاماتِ مُنذرہ میں سے کوئی ایک

یا چند ایک علامات ظاہر ہوتی ہیں :-

چنانچہ مریض کو نیند نہیں آتی۔ نیند میں اُس کو پریشان خواب دکھائی دیتے ہیں۔ سر

چکراتا ہے۔ جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ ننگے وقت حلق کے عضلات میں سختی محسوس

ہوتی ہے۔ زبان کانپتی ہے خصوصاً مُنہ سے باہر نکالتے وقت۔ مُنہ میں بانی بھرتا ہے۔

آنکھوں کے ڈھیلے لرزتے ہیں۔ اور آنکھیں بھنبکی ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض علامات جبڑوں کے عضلات میں تشنج ہونے اور دانتی لگنے سے جو کہ مرض کزاز کی ایک مخصوص علامت ہے۔ صرف ایک دور وز پہلے ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

اکثر مریضوں میں اس مرض کی ابتدائی علامت یہ ہوتی ہے کہ پہلے جبڑے کے چبانے والے عضلات میں سختی یا اکڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ منہ کھولنے اور نگلنے میں وقت معلوم ہوتی ہے۔ پھر ان عضلات میں تشنج ہو کر مریض کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کے دانت بچھ کر بند ہو جاتے ہیں۔ اور منہ کھل نہیں سکتا۔ اسی کو اردو میں دانتی لگنا عربی میں الطباق الفکین اور انگریزی میں لاک جاباٹرسمس کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یا اس کے تھوڑی دیر بعد گردن کے عضلات میں بھی سختی اور اکڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ سر پیچھے کو جھک جاتا ہے۔ پھر منہ اور چہرہ کے عضلات متشنج ہوتے یعنی ابٹھ جاتے ہیں۔ اور گوشہ دہن کے عضلات کے متشنج ہونے سے منہ کی باجھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں۔ پس ایسا دکھائی دیتا ہے۔ گویا مریض بند رہا ہے رخنہ سارڈونی (Risis Sardonicus) پھر حلق کے نگلنے والے عضلات متشنج ہوتے ہیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ جسم کے تمام عضلات میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ اور چونکہ جسم کے ایک جانب کے عضلات بہ نسبت دوسری جانب کے عضلات کے زیادہ متشنج ہوتے یا ابٹھتے ہیں۔ اس لئے جسم اکڑ کر (۱) آگے کو یا (۲) پیچھے کو یا (۳) ایک پہلو کو خم کھا جاتا ہے لیکن (۴) کبھی جسم اکڑ کر بالکل سیدھا رہتا ہے (ان ہی تشنجی اوضاع کے اعتبار سے اس مرض کے چند اقسام بیان کئے گئے ہیں) حالت تشنج میں بھوس اُوپر کو چڑھ جاتی ہیں چھاتی کے عضلات میں تشنج ہونے سے دم نہیں لیا جاسکتا۔ اس مرض کے شدید تشنجی دورے نہایت تکلیف دہ اور جانکاہ ہوتے ہیں۔ ان سے عضلات پھٹ جاتے ہیں۔ اکثر تو اس مرض میں بخار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض مریضوں میں ۱۰۵ یا ۱۰۶ درجہ کا اور کبھی کبھی ۱۱۰ درجہ کا بخار ہوتا ہے۔ کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ مریض بول نہیں سکتا۔ مگر اس کے ہوش و حواس بجا ہوتے ہیں۔ پہلے تو مرض کا دورہ جلد آتا اور جلد رفع ہو جاتا ہے۔ مگر آخر کار وہ جلد جلد آتا اور دیر دیر تک رہتا ہے۔ ایک دورہ تشنج سے عضلات کی سختی بٹنے نہیں پاتی کہ پھر زور زور سے دوسرا دورہ تشنج ہونے لگتا ہے۔ اور پھر مریض کا

کا احساس اس قدر بڑھ جاتا ہے۔ کہ روشنی کی چمک سے یا ہوا لگنے سے یا پاؤں کی آہٹ سے یا مریض سے بات چیت کرنے سے یا اسے چھو دینے سے یا بستر کی رگڑ لگنے سے مرض کا دور ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں عموماً دو تین روز کے بعد دم بند ہو کر یا قلب کی حرکت بند ہو کر یا غایت ضعف سے مریض انتقال کر جایا کرتا ہے +

مدت مرض۔ اس مرض کی مدت مختلف ہوتی ہے بعض اوقات تو اس کی مدت صرف چار پانچ روز ہوتی ہے۔ اور مریض دم بند ہو کر یا شدت ضعف سے مر جاتا ہے۔ لیکن جب یہ مرض زیادہ شدید نہیں ہوتا تو اس کی مدت سات سے چودہ روز تک ہوتی ہے اور شاید وناور یہ مزمن صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن اکثر اس مرض میں شروع سے سیاتویں یا گیارھویں روز موت واقع ہو کر پتی ہے +

تشخیص مرض ۱۱، جب نواسیر لثہ (سیپٹک) بٹھکی شکایت ہوتی ہے۔ یعنی مسوڑھوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور اس مرض کا اثر حلق میں بھی ہو جاتا ہے (سیپٹک تھروٹ۔ Septic throat) تو حلق اور منہ کی اس حالت متعفنہ سے بعض اوقات مریض کے جبرے اکر کر منہ کھلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ علامت مرض گزاز کی مذکورہ بالا دانتی لگنے کی علامت کے بہت مشابہ ہوتی ہے۔ اس لئے کبھی اس مرض کا گزاز سے شبہ ہو جاتا ہے۔ لیکن منہ کا بغور امتحان کرنے سے جب کہ ساتھ ہی گردن کے غد بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اصل مرض کی تشخیص ہو کر یہ شبہ رفع ہو جاتا ہے +

(۲) مرض گزاز کو زہر کچلہ سے بھی تشخیص کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ زہر کچلہ کی علامات مرض گزاز کی علامات سے بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ لیکن زہر کچلہ میں تشنجی دوروں کے درمیانی اوقات میں عضلات مسترخ یعنی ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ مگر گزاز میں یہ حالت کبھی نہیں دیکھی گئی۔ نیز زہر کچلہ میں جبرے کے عضلات میں تشنج ہو کر مریض کو دانتی نہیں لگتی۔ اور اس کی گردن زیادہ نہیں اکڑاتی۔ لیکن یہ دونوں علامات مرض گزاز میں خاص طور پر واقع ہوتی ہیں +

ضرب و زخم کے کسی ایسے مشتبه مریض میں زخم کی رطوبت یا مواد کا فوراً خورد بینی امتحان کر نیے بھی اس مرض کی صحیح تشخیص ہو جاتی ہے اور تریاتی علاج کا موقع مل جاتا ہے +

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ موت اس میں عموماً پچائش یا ساٹھ فیصدی واقع ہوتی ہے۔ شیرخوار اور بچے اس مرض میں مبتلا ہو کر اکثر مرتے ہیں۔ اگر مریض کو بخار نہ ہو اور علامات رفتہ رفتہ پیدا ہوں تو یہ صورت اُمید افزا ہوتی ہے۔ اور اگر مرض کو گیارہ دن گزر جائیں۔ تو پھر شفا کی اُمید زیادہ ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض پچیسویں روز اچھا ہو جایا کرتا ہے۔ مگر ان عضلات میں جو متشنج رہے ہوں ہفتوں سختی محسوس ہوتی رہتی ہے +

لیکن اگر مرض کے دورے پے در پے ہونے لگیں یا عضلات تنفس متشنج ہو کر دم بند ہونے لگے یا بخار ۱۰۳° ف سے زیادہ ہو جائے یا قلب نہایت ضعیف ہو جائے۔ تو نتیجہ عموماً خراب ہوا کرتا ہے +

علاج ڈاکٹری

حفظ ما تقدم۔ اگر جسم کے کسی مقام پر رگڑ یا چوٹ لگ کر زخم ہو جائے تو اسے خوب اینٹی سپٹک طریق سے صاف کر کے ڈریس کرنا چاہیے۔ اگر جسم پر کہیں رگڑ وغیرہ لگ کر وہاں کی جلد چھل گئی ہو۔ تو پہلے اس پر کاربالک ایسڈ لگائیں اور پھر اس کو آئیوڈوفارم یا اسٹول سے ڈریس کر دیں۔ اگر زخمی مقام کے آس پاس بہت ورم ہو تو اس پر تیز گرم اینٹی سپٹک لوشن سے ٹکور کریں یا اس میں لینٹ وغیرہ کی گدی بھگو کر مقام ورم پر رکھیں غرضیکہ بطور حفظ ما تقدم تمام زخموں کو اینٹی سپٹک طریق پر ڈریس کر دینا چاہیے۔ اور ششہ قسم کے زخموں کو کہ جن میں اس مرض کی چھت لگی ہونے کا شبہ ہو مریض کو بیوش کر کے اچھی طرح سے کھرج کر صاف کر دینا چاہیے۔ اور اگر کسی ایسے زخم میں کوئی نس یا پٹھا کلامٹرا دکھائی دے تو اسے کاٹ کر نکال دینا چاہیے۔ بلکہ زخم میں جو فاسد گوشت وغیرہ ہو۔ اس سب کو کاٹ کر نکال ڈالنا چاہیے۔ اور پھر زخم کو اچھی طرح سے اینٹی سپٹک طور پر ڈریس کر دینا چاہیے +

فائدہ۔ لیکن جب کسی زخم کے سبب مرض کُزاز ہو جائے۔ تو پھر جب تک مرض کُزاز کا مسمولی علاج سہمی کیا جاتا رہے۔ تب تک بہتر ہے کہ اس زخم پر عمل جراحی نہ کیا جائے +

جب کسی زخم پر کوچہ و بازار کا گرد وغبار لگ جائے یا کسی باغ یا کھیت یا اصطبل کی

مسی مٹی لگ جائے۔ اور جب میلوں میں جہاں کہ سڑکوں وغیرہ پر بڑی دھول اڑتی ہے (جیسا کہ سیلہ چراغاں لاہور وغیرہ میں) ہاتھ پاؤں پر کوئی اتفاقیہ زخم ہو جائے۔ اور اُس زخم پر راستے کا گرد وغبار پڑ جائے تو ایسی صورت میں مرض گزاز سے محفوظ رہنے کے لئے علاوہ زخم کو اینٹی سپٹک طور پر ڈریس کرنے کے تریاق گزاز (اینٹی ٹاکسیک سیرم Antitoxic Serum) کی جلدی پیکاری کر دینی چاہیے چنانچہ اگر یہ طریق حفظاً مقدم

قاعدہ اختیار کر لیا جائے تو پھر ان اموات گزاز کا بہت کچھ الشد او ہو سکتا ہے جو سکول یا کالجوں کے لڑکوں میں فٹ بال وغیرہ کھیلتے وقت معمولی چوٹ لگ کر مرض گزاز میں مبتلا ہو جانے سے یا انارڈی باغبانوں کو گلاب کے پودوں کے کاٹنے چھانٹنے یا ان کی قلبیں لگانے میں ہاتھوں پر خراش پہنچ کر اس مرض میں مبتلا ہو جانے سے واقع ہوتی ہیں۔

مرض گزاز کے حفظاً مقدم میں اینٹی ٹاکسیک سیرم (Antitoxic Serum) یعنی تریاق گزاز کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ جنگ یورپ میں زخمیوں کو مرض گزاز سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ قاعدہ اختیار کیا گیا تھا کہ ہر ایک زخمی کو زخم لگنے کے بعد جہاں تک ممکن ہوتا تھا فوراً اینٹی ٹاکسیک سیرم (50 یونٹس) کی جلدی پیکاری کر دیتے تھے اور پھر ایک ایک ہفتہ کے وقفہ سے ایسی تین پیکاریاں اور کر دیتے تھے ساس سے نہایت مفید نتائج برآمد ہوئے چنانچہ جہاں پہلے اس مرض سے تعداد اموات ۶۶ فی ہزار تھی وہ گھٹ کر صرف ۲ فی ہزار رہ گئی۔

علاج شافی مرض گزاز کے علاج میں اگر مرض کے شروع ہوتے ہی فوراً اینٹی ٹاکسیک سیرم (Antitoxic Serum) یعنی تریاق گزاز کا قاعدہ استعمال کیا جائے۔ تو اکثر مریضیں شفا یاب ہو جاتے ہیں لیکن اس علاج میں یہ نہایت ضروری بات ہے کہ مرض کی جلد تشخیص کی جائے اور فوراً یہ علاج شروع کر دیا جائے کیونکہ جراثیم گزاز زخم میں جہاں مقیم ہوتے ہیں وہیں اپنا زہر (ٹاکسین) پیدا کرتے رہتے ہیں جو اعصاب محرکہ کے رشیوں کے ذریعے نخاع و دماغ میں پہنچ کر مراکز اعصاب میں سرایت کر جاتا ہے۔ بلکہ ان کے جرم یا ان کی ساخت میں مخلوط ہو جاتا ہے اور اُس وقت تک جب کہ علامات مرض گزاز ظاہر ہوتی ہیں یہ زہر دماغ و نخاع میں سرایت کر چکا ہوتا اور مخلوط ہو چکا ہوتا ہے۔ پس ایسی صورت میں اینٹی ٹاکسیک سیرم (تریاق گزاز) کی جلدی پیکاری اُس سرایت کردہ اور مخلوط شدہ زہر کو بے اثر و بے ضرر نہیں

کر سکتی۔ البتہ وہ زہر کی اس قلیل مقدار کو جو خون کے ساتھ دورہ کر رہا ہوتا ہے ضرور بے اثر و بیکار کر دیتی ہے اور اس کو بذریعہ اعصاب و دماغ و نخاع میں جذب ہونے سے روکتی ہے اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ مرض کزاز کی تشخیص جلد کی جائے اور تشخیص ہوتے ہی فوراً اس سیرم کا بڑی مقدار ۳۰۰۰ یونٹس میں استعمال کیا جائے۔

سیرم کا طریق استعمال۔ اس سیرم کی (۱) زیر جلد (Subcutaneous) (۲) میان عضلات (Intramuscular) (۳) درمیان ورید یا وریدی اور (۴) غلاف

نخاع میں (Intrathecal) پچکاری کیا کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ جلدی پچکاری سے یہ ۸ گھنٹوں میں بخوبی جذب ہوتی ہے اور عضلاتی پچکاری سے بھی ۱۲ گھنٹوں میں جذب ہوتی ہے۔ اور اس کی وریدی پچکاری سے کبھی نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے اب نخاع یعنی حرام مغز کے پردوں میں ہی اس کی پچکاری کرتے ہیں۔ چنانچہ کمرے مقام ہر لمبر پنچر (Lumbar Puncture) کر کے ۲۵ cc سیرمی بروہا ہنٹ فلونڈ کال کر

اسی قدر یا قدرے زیادہ اینٹی ٹاکسک سیرم وہاں پر داخل کر دیتے ہیں لیکن شدید مریض میں پہلے چند روز تک ہر روز اس سیرم کی ۵۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ یونٹس کی غلاف نخاع میں پچکاری کرتے ہیں اور پھر اس کی مقدار کم کر کے اس کی جلدی یا عضلاتی پچکاری کرتے ہیں۔
فائدہ (۱) مرض کزاز میں جو سیرم استعمال کیا جاتا ہے وہ ان گھوڑوں کے خون سے تیار کیا جاتا ہے جن کو زہر کزاز بہت درجہ زیادہ مقدار میں دے دے کہ اس مرض سے منج یا مومن (Immunised) کر لیا جاتا ہے۔

نوٹ:- یہ سیرم ایک کیوبک سینٹی میٹر (cc) میں ۸۰۰۰ یونٹس کی طاقت کا ہوتا ہے۔
(۲) ایک یونٹ (Unit) یعنی ۱ کاٹی سیرم کی اس مقدار کو کہتے ہیں۔ جو ایک ایسے مصری خرگوش (گتھی پگ) کو جس کو زہر کزاز ہلکے مقدار سے سوگنا زیادہ مقدار میں دیا گیا ہو۔ ایک سے چار روز تک زہر کے ہلکے اثر سے بچائے رکھتے۔ اور جہاں پر مذکورہ بالا علاج سیرمی ممکن نہ ہو۔ وہاں پر اس مرض کا یہ علاج کریں۔ چنانچہ خاص علامات مرض یعنی تشنج، منہ نہیں وغیرہ شروع ہوتے ہی مریض کو اندھیرے کمرے میں سردی وغیرہ سے بچا کر آرام سے لٹائے رکھیں اور وہاں پر شور و غل نہ ہونے دیں۔ اگر علامات زیادہ شدید نہ ہوں تو مریض کو گرم پانی سے غسل دیں اور کنڈیٹرائل دو آؤنس و روغن تارپین ۴ ڈرام ایک دو پائینٹ گرم پانی میں ملا کر اس

سے اینٹا یعنی حقنہ کریں یا کیلول ۵ گرین اور کمپونڈ پوڈراف حلب ایک ڈرام کا مسہل دیں
اور پھر رفع تشنج شدید کے لئے ٹنگچ آف انڈین سمپ (ٹنگچ بھنگ) بمقدار بیس بیس بوند قدرے
پانی میں ملا کر ایسی ایک خوراک دو دو گھنٹے بعد دو تین بار دیں یا یہ نسخہ دیں :-

(۱۷۶) نسخہ جو کوزاز میں مفید ہے :-

کلورل ہائیڈریٹ	گرین ۱۵	اگر مرض کا دورہ جلد جلد ہو اور شدید
پوٹاسیم برومائڈ	گرین ۲۰	تشنج دیر تک رہے - تو کاور و فارم
ٹنگچ آف انڈین سمپ	منم ۱۰	سنگھانا یا مارفیا ۱۶ گرین کی ہر چوتھے
میوسلج اکیٹیا	ڈرام ۱	گھنٹے زیر جلد پکپکاری کرنا یا (۱۱) کلورل
ایکوا	اونس ۱	ہائیڈریٹ یا پوٹاسیم برومائڈ یا (۲)
		کلوری ٹون یا (۳) پیرالڈی ہائیڈرلجیہ

ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے دیں * وہن یا مقعد دینا بھی مفید ہوتا ہے *

غذائے مریض - مریض کو دودھ - شوربار - پھینٹے ہوئے انارے پیپ ٹوناٹز
کیا ہوا دودھ اور سے ٹو جن وغیرہ دیں - تقویت کے لئے پورٹ واٹن بھی دیا کرتے ہیں جب
مریض غذا نگل نہ سکے تو اس کی ناک کی راہ سے ربڑ کی نالی اس کے حلق میں داخل کر کے
اُس کے ذریعے دودھ وغیرہ پلائیں - یا بذریعہ حقنہ غذائی اس کی پرورش کرتے رہیں *
نوٹ :- جب یہ مریض پُرانا ہو تو کم خطرناک ہوتا ہے - ایسی حالت میں مریض کی پشت پر
تار بجلی لگانا یا لیمنٹ کمفر وغیرہ کی مالش کرنا اور اُسے مقوی ادویہ مثلاً ایسٹرن سرب یا
فیلوز سرب وغیرہ دینا مفید ہوتا ہے - غذا بھی مقوی وزو دھم ہو *

علاج طبی - ہدایات مذکورہ بالا کو ملحوظ رکھیں - آب گرم میں بنفشہ - سداب - خطمی ملا کر
اُس میں مریض کو بٹھائیں - یا اُس سے غسل دیں - روغن سداب آب گرم میں ملا کر حقنہ کریں
بیچ جلا یا تربد وغیرہ کا مسہل دیں - روغن بنفشہ و روغن سداب کی ریڑھ اور عضلات ماؤف پر
مالش کریں - اور بطور دوا رب کا نجما بمقدار ایک رتی یا مچون فلک سیر بمقدار مناسب ہر چوتھے
گھنٹے دیں - یہاں تک کہ کسکر کی حالت غالب رہے اور تشنج موقوف رہے - یا یہ گولیاں دیں :-
نسخہ حب (۲) بزرالنج جلیت جنرید ستر مشک - رب کا نجما ہر ایک ایک ماشہ سب کو
پیس کر اور باہم خوب ملا کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں - اور ایک ایک گولی ہر چوتھے
گھنٹے دیں *

نوٹ :- چونکہ کینا بس جسے طب میں قنب اور سہند و ستان میں بھنگ کہتے ہیں۔ دافع تشنج ہونے کے سبب اس مرض میں مفید ہے اس لئے اگر اور کچھ ممکن نہ ہو سکے۔ تو فقط ایک ایک ماشہ بھنگ رگڑ کر سر چوتھے گھنٹے بعد پلا دیں۔ بعد کی کمزوری میں دو المسک یا مشر و ملیو یا تریاق فاروقی یا خمیرہ گاؤ زبان عنبری وغیرہ دیں +
غذا۔ لطیف اور زود ہضم دیں +

بچوں کی گزاز

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

Tetanus
Neonatorum.

بچوں کی گزاز گزاز اطفال لے لے نس نیوٹے ٹورم

اسباب مرض۔ جب نوزائیدہ بچے کی ناف کو پاک و صاف نہیں رکھا جاتا۔ تو مرض گزاز کے جراثیم اُس میں سرایت کر کے اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ ننھے بچوں میں یہ مرض عموماً پیدائش کے تیسرے دن سے دسویں دن تک ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی شدت کی سردی یا خراب آب و ہوا یا غذا یا ہیٹ میں کسی فاسد مواد کا ہونا بھی اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں +

علامات مرض۔ ابتدا میں بچہ بھیپ ہوتا ہے۔ ٹھنک ٹھنک کر روتا ہے۔ سوتے سوتے چونک اٹھتا ہے لیکن ان علامات کی والدہ یا دایہ کو کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ آخر کار بچہ دودھ نہیں پیتا اور اُس کے جڑے کے عضلات میں تشنج ہو کر اُس کے منہ میں دانتی لگ جاتی ہے اور بعض اوقات سارے جسم میں تشنج ہو کر بچہ مرجاتا ہے +

علاج۔ فوراً مذکورہ بالا علاج سیری کریں۔ بچے کو فوراً ایک جلاب دیں۔ چنانچہ ۳۰ بوند کیسٹر آئیل اور ۳ بوند خالص شہد ملا کر چٹائیں اور پھر اُسے گرم پانی سے غسل دیں یا پانچ سات منٹ تک گرم پانی میں بھلائیں۔ اگر اُس کی ناف زخمی ہو تو اُسے کاربالک لوشن یا مرکری لوشن وغیرہ سے دھو کر آئیوڈوفارم یا اسٹول سے ڈریں کریں اور بطور دوائی نسخہ دیا نسخہ ۱۱ کلورل ہائیڈریٹ نصف گرین پٹاسی برومائیڈ ایک گرین۔ ان کو نصف چمچ پانی میں حل کر کے ایسی ایک ایک خوراک ہر چھ گھنٹے دیں +

سقاوہ - سراجہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بدکنار	السقاوہ	Glanders.
فارسی - زہر باد	السراجہ	Farcy.
		گلینڈرس
		فارسی

نوٹ :- چونکہ اس مرض کا انگریزی نام فادسی ہے۔ اس لئے اردو میں یہ فارسی نام ہی اختیار کر سکتے ہیں
وجہ تسمیہ (۱) سقاوہ مشتق ہے سقی سے جس کے معنی ہیں ایک چھوٹا سا وانہ جس میں زرد آب
ہوتا ہے (مستی العرب) چونکہ اس مرض میں اسی قسم کے دانے نکل اور پھوٹ کر زخم بن جاتے
ہیں۔ اس لئے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا +

(۲) سراجہ مشتق ہے سرج بمعنی زین اور بال بٹنا سے۔ چونکہ یہ مرض زیادہ تر گھوڑوں
کو ہوتا ہے۔ اور ان سے سائیسوں (زین ڈالنے والوں) وغیرہ کو لگ جاتا ہے۔ غالباً
اسی مناسبت سے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا +

(۳) گلینڈرس (Glanders) مشتق ہے گلینڈ (Gland) بمعنی غدہ یا گلی سے
چونکہ اس مرض میں بالعموم غدہ مفاد یہ (یعنی ٹیک گلینڈرز) ماؤف و متورم ہو جاتے ہیں
اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا +

(۴) لفظ فارسی (Farcy) مشتق ہے فارسیہ (Farcire) سے جس کے معنی
ہیں بھرتا۔ چونکہ اس مرض میں جلد کے غدہ جاذبہ متورم ہو کر مواد سے بھر جاتے ہیں۔ اس
لئے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا +

تعریف مرض - گلینڈرس (سقاوہ) ایک متعدی یعنی چھوت دار مرض ہے۔ جو اکثر
گھوڑوں - گدھوں اور خچروں میں بڑا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی ان سے سائیسوں یا دیگر اشخاص
کو بھی لگ جاتا ہے۔ جب یہ مرض ناک میں ہو۔ تو اسے گلینڈرس (سقاوہ) کہتے ہیں۔ اور
جب یہ مرض جلد میں ہو تو اسے فارسی (سراجہ) کہتے ہیں +

اسباب مرض - اس مرض کا باعث بھی ایک خاص قسم کا جرثومہ ہے۔ جسے ڈاکٹری اصطلاح
میں بیسی شس آف گلینڈرس یا بیسی شس میلیائی یعنی جرثومہ سقاوہ کہتے ہیں۔ یہ جرثومہ عصبی
یعنی بالکل سیدھا یا قدرے خمیدہ 3 سے 4 میکرو میٹر اور 0.5 سے 0.75 میکرو میٹر ہوتا ہے۔

یہ غیر متحرک ہوتا ہے۔ اور اس کے اُبداب (فلے جلا۔ Flagella) و تخم (سپوروز۔ Spores) نہیں ہوتے۔ یہ جراثیم معمولی اینی لین کے رنگوں سے خفیف سے رنگ جاتے ہیں +
 اس مرض کے مریض گھوڑے وغیرہ کے ناک یا زخم یا بول و براز کی رطوبت کسی آدمی خصوصاً سائیس وغیرہ کے جسم کے کسی خراش دار یا چھلے ہوئے حصے پر یا متورم یا زخمی مقام پر لگ جائے۔ تو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس مریض شخص سے دیگر تندرست اشخاص کو اس مرض کی چھوت لگ سکتی ہے +

مرض گلینڈرس عام طور پر گھوڑوں۔ گدھوں اور خچروں میں ہوتا ہے۔ گدھے اس مرض کے لئے خاص طور پر مستعد ہوتے ہیں۔ لیکن سینگ دار حیوانات مثلاً گا۔ بھینس وغیرہ اس مرض سے منج ہوتے ہیں یعنی ان میں یہ مرض نہیں ہوتا۔ لیکن بعض اوقات بھینس اور بکریاں اس میں مبتلا ہو جاتی ہیں +

گھوڑے میں اس مرض کی چھوت جلد کی کسی خراش یا گرد کے ذریعے لگتی ہے۔ مگر عام طور پر ناک کی استری جھلی (میوکس میمبرین) کے ذریعے اس کی چھوت لگتی ہے۔ یعنی جب ناک کی جھلی میں کسی قسم کی خراش ہوتی ہے۔ تو ایسی صورت میں پانی پینے کی بالٹی یا کونڈوں اور دانہ کھانے کے چھوت دار برتنوں سے اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے +
 اقسام مرض۔ دونوں قسم کا یہ مرض یعنی گلینڈرس (سقاوہ) اور فاری (سراجہ) انسان میں شدید (ایکیوٹ) اور مزمن (کرائنک) صورت میں پایا جاتا ہے۔ پس تسہیل بیان کی غرض سے ہر ایک کی علامات کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے +

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

(۱) شدید بدکنار سقاوہ شدید ایکیوٹ گلینڈرس۔ Acute Glande۔

علامات۔ اس مرض کی مدت حضانت مختلف ہوتی ہے لیکن اکثر مریضوں میں بالعموم چار روز ہوتی ہے یعنی چھوت لگنے کے تین چار روز بعد یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے مریض کو بخار ہو جاتا ہے۔ اس کی ناک کی جھلی میں جہاں پر اس مرض کی چھوت لگی ہوتی ہے ورم ہو جاتا ہے۔ اس کے آس پاس کی جگہ اور غارہ جاذبہ بھی سوج جاتے ہیں۔ پھر وہاں پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں جلد پیپ بڑ جاتی ہے۔ دو چار روز میں اس قسم کے اور ام پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو نرم ہو کر متقرح ہو جاتے ہیں یعنی وہ پھوٹ

کروہاں پر زخم پڑ جاتے ہیں۔ اور ناک سے نہایت متعفن اور غلیظ مواد خارج ہوتا ہے اور ناک بہت سوج جاتی اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے آس پاس کے غدود جاذبہ بھی متورم ہو جاتے ہیں کبھی ناک کے زخم اس قدر گہرے ہو جاتے ہیں کہ ناک کی کڑیاں اور ہڈیاں بھی زخمی ہو جاتی ہیں۔ گردن کے غدود جاذبہ بھی عموماً متورم ہو جاتے ہیں یعنی گردن کی گٹھیاں بھی سوج جاتی ہیں اور ان میں پیپ پڑ کر پھوڑے بن جاتے ہیں۔ کبھی چہرے پر بھی پیپ دا پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ آخر کار بالعموم نیمونیا ہو جاتا ہے اور غایت درجہ کا ضعف اور ہذیان وغیرہ ہو کر مریض عموماً دسویں یا بیسویں روز انتقال کر جاتا ہے۔

(۲) پُرانا بدکنار سقاوہ مزمن کرائنک گلینڈرس Chronic Glanders.

پُرانا بدکنار گھوروں کے کنارے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اس میں مریض کو مزمن قسم کا سخت زکام ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ ہی عضلات اور جلد میں چھوٹے چھوٹے ابھاریا گانٹھیں (Nodes) پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبھی خاک کے اندر زخم ہو کر آہستہ آہستہ حلق تک پھیل جاتے ہیں۔ لیکن یہ مرض شاذ و نادر ہی دیکھا جاتا ہے اور اس کا تشخیص کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

(۳) شدید زہر باد سراجہ شدید ایکیوٹ فارسی Acute Farcy.

اس مرض میں جلد پر جہاں زہریلا مواد لگتا ہے۔ پہلے وہ جگہ متورم ہو جاتی ہے۔ غدود جاذبہ کے متوازی جلد کے نیچے گانٹھیں سی پڑ جاتی ہیں جنہیں اصطلاح ڈاکٹری میں فارسی بڈز (شکوفہ فارسی) کہتے ہیں۔ نیز وہاں کے متصلہ غدود بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ اطراف اور فاصل میں درد ہوتا ہے۔ جسم پر پھوڑے یا پیپ دار آبلے نکل آتے ہیں۔ چہرہ ہاتھوں اور بعض بعض حصص جسم پر سیاہ آبلے نمودار ہوتے ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے کثرت سے بدبو و المیہ آتا ہے۔ کبھی بدبو و اردست آنے لگتے ہیں۔ آخر دس پندرہ روز میں عفونتی نیمونیا وغیرہ ہو کر یا بکثرت متعفن دست آنے سے غایت درجہ کا ضعف ہو کر یا ہذیان ہو کر مریض انتقال کر جاتا ہے۔

(۴) پُرانا زہر باد سراجہ مزمن کرائنک فارسی Chronic Farcy.

اس قسم کے اس مرض میں بھی جلد کے نیچے گانٹھیں سی پڑ کر آہستہ آہستہ زخمی ہو جاتی ہیں۔ مریض برسوں تک رہا کرتا ہے۔ اور اس کا تشخیص کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ تشخیص مرض۔ شدید گلینڈرس کا مرض چھپ سے مشتبہ ہو جایا کرتا ہے۔ کیونکہ چھپ کے دانے اس مرض کے دانوں سے کسی قدر مشابہ ہوا کرتے ہیں۔ لیکن مرض کا حال دریا

کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض کی چھت گھوٹے وغیرہ سے لگی ہے مگر گھوٹوں میں چونکہ یہ مرض اکثر مزمن ہوتا ہے۔ اس لئے بغیر خروبینی امتحان کے اس کی تشخیص مشکل ہوتی ہے +
پرائے گلیٹنڈرس کا بعض اوقات دیگر ابھار دار اور متعدی امراض (آتشک - تدرن - اور فطرت شناعیہ) سے اشتباہ ہو جاتا ہے۔ لیکن خروبینی حراشی امتحان سے ہی اس کی بھی کامل تشخیص ہو جاتی ہے +

انجام مرض - آدمی میں یہ مرض بہت خطرناک اور اکثر مرلک ہوتا ہے۔ شدید مرض کے مریض تو بہت کم بچتے ہیں اور مزمن مرض کے مریض بھی ۵ فیصدی مر جاتے ہیں +
علاج ڈاکٹری - اگر ابتدا میں جہاں مرض کا مواد لگا ہو وہ جگہ معلوم ہو جائے۔ تو اسے فوراً گرم لوہے سے داغ دیں یا کاسٹک سے جلا دیں اور جب ناک کی جھلی میں زخم ہو جائیں تو ناک کو مرکری لوشن یا کانڈیز لوشن وغیرہ سے دن میں تین چار بار دھوئیں جب چھالے یا پھوٹے وغیرہ پیدا ہو جائیں۔ تو انہیں چیر کر مرکری لوشن سے دھو کر آئیوڈوفارم سے ڈریں کریں۔ بخار وغیرہ اور دیگر علامات کا حسب معمول علاج کریں مریض کو صاف رکھیں۔ غذا مقوی اور زود ہضم دیں +

میلی ٹین (Mallein) جو ایک قسم کی میکسین ہے۔ اس کی ۱/۱۰ سے ۱/۱۰۰ ہر دو ہفتے یا تیسرے روز (دو ماہ تک) زیر جلد پکاری کرنا پرائے گلیٹنڈرس میں مفید ہوتا ہے +
علاج طبی مقام مرض پر فوراً گرمے پھینے لگا کر فاسد خون نکال دیں۔ بعد ۲۴ دو تین روز تک یہ دوا لگا دیں نسخہ (۳) انزروت - صبر کندر - زنگار سفیدہ - سب ہوزن رگل ارنی ہوزن ہمہ ادویہ سب کو باریک کوٹ چھانکر بڑی بڑی گولیاں بنا دیں۔ وقت ضرورت ایک گولی بہر کر غنیر میں گھس کر مقام ماؤف پر طلا کریں اور مرہم سفیدہ کا فوری وغیرہ لگائیں جب آبلے پیدا ہو جائے تو انہیں سوراخ کر کے ہم مروانگ - سفیدہ - صندل سفیدہ - کافور سب ہوزن گلاب میں گھس کر اور اس میں روئی کا پھاہا تر کر کے ان پر رکھیں۔ بعد ۲ چار روز مرہم سفیدہ کا فوری کا استعمال کریں ایسا ہی شہ پادمل وغیرہ کو شکاف دیکر مذکورہ بالا دوا لگائیے مناسب علاج کریں اور یہ نسخہ پینے کو دیں :- (۱) گلسرخ - گل بنفشہ - گل کاؤ زبان - شاہترہ - عناب - بیج کاسنی - عناب الشلب ہر ایک ۶ ماشہ۔ بطریق معمول خساندہ بنا کر اور اس میں شربت انار ملا کر پلاویں +
غذا - آتش جو - شورباے چوزو مرغ - پنجنی وغیرہ +

دبایہ قلاع و بانی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ کھرکی بیماری	مرض القم والقدم	فٹ اینڈ مونتھ ڈیزیز
جوشش دہن دبائی	دبایہ	ایپی ڈنیک سٹومے ٹائٹیس
دبائی منہ آنا	قلاع دبائی	ایف تھا اپی زوٹیکا
قلاعی بخار	حمی قلاعیہ	ایف تھس فینور
		Aphthous Feves.

نوٹ:- اس مرض کا قدیم طبی نام دبایہ ہے۔ ڈاکٹر سر آر۔ ڈر۔ Dr. Sir W. Osler, M. D. نے اپنی کتاب میں اس مرض کا نام ایپی ڈنیک سٹومے ٹائٹیس اور ایف تھس فینور بھی لکھا ہے اور ڈاکٹر ٹیلر Dr. F. Taylor, M. D. نے اپنی کتاب میں ایف تھا اپی زوٹیکا بھی لکھا ہے۔

تعریف مرض - یہ ایک شدید چھوت دار مرض ہے جو کہ چو پاؤں بالخصوص بھڑے بکری لگائے اور بھینس وغیرہ میں اکثر وباء پھیلا کرتا ہے اور کبھی کبھی ان سے انسان کو بھی لگ جاتا ہے۔

اسباب مرض - اصل سبب اس مرض کا تو ایک خاص قسم کا گرم ہے لیکن ایک مریض کو دوسرے دیگر تندرست مویشیوں کو یہ بیماری لگ جاتی ہے اور جلد دبا، کی صورت اختیار کر لیتی ہے ایسی مریض گائے وغیرہ کے دودھ یا مکھن کے کھانے سے انسان میں بھی یہ مرض سرایت کر جاتا ہے اور اگر جسم انسان پر کسی جگہ رگڑ لگی ہوئی ہو یا زخم ہو تو اس کے ذریعے بھی اس مرض کی چھوت لگ جایا کرتی ہے۔

علامات مرض (۱) مویشیوں میں اس مرض کی علامات مندرجہ ذیل ہوتی ہیں - چنانچہ:-

بیمار جانور کے لبوں پٹنہ کے اندر اور زبان پر آبلے پڑ جاتے ہیں جو نوٹ کر زخم بن جاتے ہیں جن کی سطح خاکستری ہوتی ہے۔ ماؤف مقامات یعنی منہ اور زبان وغیرہ سوج جاتے ہیں اور منہ سے رال نکلتی ہے۔ کھروں کے بالائی کناروں کے ارد گرد بھی آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں پیپ پڑ جاتی ہے اور جو نوٹ کر اور باہم مل کر زخم بن جاتے ہیں اور ان پر کھرنڈ بندھ جاتے ہیں۔

ایسی مریض گائیوں کے شیر والوں و تختوں پر بھی آبلے پڑ جاتے ہیں کسی قدر بخار بھی ہو جاتا ہے مویشیوں میں اس بیماری کی مدت تقریباً پندرہ روز ہوتی ہے اور بالعموم اس سے شفا ہو جایا کرتی ہے لیکن بھڑے آہین یلوہ تلف ہوا کرتے ہیں عموماً پچاس سے پچتر فیصدی ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲) اسباب مرض انسان میں جیسا کہ مذکور ہوا انسان میں کبھی تو رگڑ یا زخم وغیرہ کے ذریعے

اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے لیکن اکثر ایسی مریض گائے وغیرہ کے دودھ یا مکھن کے کھانے پینے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات مرض انسان میں۔ زمانہ حضانت اس مرض کا تین سے پانچ دن تک ہوتا ہے یعنی انسان میں اس مرض کی چھوت لگنے کے تین سے پانچ روز کے بعد علامات مرض نمایاں ہوتی ہیں چنانچہ خفیف بخار ہو جاتا ہے پہلے بھوک مر جاتی ہے پھر منہ۔ لبوں۔ زبان حلق اور تالو میں آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جو مٹر کے دانوں کے برابر بڑے ہو جاتے ہیں اور گدے ہو کر ٹوٹ جاتے ہیں اور گہرے زخم بن جاتے ہیں جن کی سطح مسخری مائل بھوری ہوتی ہے لب سوج جاتے ہیں۔ لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ منہ سے رال شکیلی ہے۔ کھانے پینے اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے بخوڑے دست آنے لگتے ہیں اور پیٹ میں درد ہوتا ہے بعض وقتاً ہاتھ پاؤں کی انگلیوں پر بالخصوص ناخنوں کے آس پاس آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں پیپ بڑھ جاتی ہے اور وہ باہم مل جاتے ہیں کبھی اس قسم کے آبلے دانتوں کی چھاتیوں کی جھینوں پر بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ انسان میں اس مرض کی مدت دس سے پندرہ دن تک ہوتی ہے اور بالعموم اس مرض سے شفا ہو جاتا ہے لیکن کبھی کبھی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

علاج ڈاکٹری جب یہ دباہ حیوانات مثلاً گائے بھینس یا بھیر بکری وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہو تو ان حیوانات کے دودھ کو بغیر جوش دے سرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس مرض کے مریض حیوان یا انسان کو علیحدہ رکھنا چاہیے اور علامات کا علاج کرنا چاہیے چنانچہ مریض کے منہ کو صاف رکھیں۔ پس (۱) فی اونس یعنی فی نصف چھٹانک صاف پانی میں ۱۵ گرین (ایک ماشہ) بوریکس یعنی سہاگلہ حل کر کے یا (۲) فی اونس پانی میں ۵ گرین پٹاسیم کلورائیڈ حل کر کے یا (۳) ایک سیسہ بھر پانی میں ایک چمچ چائے بھر کانڈیز فلویڈ ملا کر یا (۴) ایک گلاس پانی میں ایک چمچ چائے بھر سٹریپن ملا کر اس سے گلیاں اور غرغریے کرائیں۔ یہ آخری دوا زیادہ مفید ہے پھر گلیسرین آف بوریکس دن میں دو تین بار منہ میں لگائیں یا دردناک زخموں پر احتیاط سے سلور نائٹریٹ پٹچ کریں۔ انگلیوں کے آبلوں یا زخموں پر زنگ آئینٹ منٹ یا لیڈ آئینٹ منٹ یا لوشن لگائیں۔ مرض کے بعد کی کمزوری میں کوئی مقوی دوا دیں۔

غذا۔ دودھ سیکو۔ اراروٹ۔ فیرنی۔ کھیر۔ کھڑی۔ دودھ ڈبل روٹی۔ نشوونما ڈبل روٹی وغیرہ۔
علاج طبی۔ ہدایات مذکورہ علاج ڈاکٹری کو مد نظر رکھیں اور دوا مارو۔ چھالو۔ کیکر کی چھال

جھیر بیری کی چھال - برگ مکو - دھنیا ہر ایک - ماشہ - اس سب کو ۲ سیر یا بی بی جو شا کر اور سمیں کا
 سہاگہ حل کر کے اس سے کلیاں اور غرغریے کراتے ہیں اور پھر ۲ کافور - کہا جیتی - زہرہ - گل رمنی -
 طباشیر کتھ - مغز کنول گتھ - دانہ الہی ہر ایک ۳ ماشہ سب ادویہ کو علیحدہ علیحدہ با ایک کوٹ چنانکر اور پھر
 باہم ملا کر ریشم کے کپڑے میں چھانکر اور اس میں سے ذرا سی چٹکی لیکر زخموں پر چھڑکتے رہیں +
 نوٹ: سیانکسی انگریزی ادویہ کی دوکان سے کافور کا پھول لیکر ڈالیں ورنہ کافور کو سپرٹ میں حل کر کے سفوف میں ملا دیں +

مرض پھپھوند شعاعی (یا) ایکٹی نو مائی کو سیس

اردو نام مجوزہ) طبی نام (مجوزہ ۶ ڈاکٹری نام

پھپھوند شعاعی فطرت شعاعی ایکٹی نو مائی کو سیس Actinomycosis.

پھپھوند کرنی مرض فطر شعاعی رے فنگس ڈیزیز Ray fungus.

تعریف: یہ ایک متعدی مرض ہے جو عموماً چوپاؤں میں پایا جاتا ہے لیکن کبھی انسان میں بھی پایا جاتا ہے
 اسباب مرض: اس مرض کا باعث پھپھوند کی قسم کا ایک جرثومہ ہے جس کو انگریزی میں
 سٹرپٹو ٹھکس ایکٹی نو مائی سیس یعنی جرثومہ فطر شعاعی یا پھپھوند کرنی کہتے ہیں۔ اس قسم کے براشیم
 سے آلودہ جو یا اناج یا چارہ وغیرہ کے کھانسیے چوپاؤں بالخصوص بلیوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے
 سبزی خور اشخاص بھی اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں کیونکہ ایسے
 جراثیم سے آلودہ سبزی ترکاری کھانے یا اس قسم کی پھپھوندی لگے ہوئے اناج کے کھانے سے
 یہ مرض انسان میں بھی ہو جاتا ہے چنانچہ جو لوگ غلہ کا کام کرتے ہیں یا جو لوگ آٹا پیستے ہیں یا
 کاشتکاری کرتے ہیں وہ کبھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں کبھی بوسیدہ دانت میں بھی یہ جراثیم مسرت
 کئے ہوئے ہوتے ہیں اور وہاں سے یہ جبرے - آنتوں یا پھپھوندوں وغیرہ میں داخل ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتے
 علامات مرض: چوپاؤں بالخصوص بلیوں میں یہ مرض زیادہ تر زبان پر ہوا کرتا ہے چنانچہ مرض
 حیوان کی زبان مثل بکڑی کے سخت ہو جاتی ہے لیکن انسان میں یہ مرض جبرے بالخصوص زیرین
 جبرے میں اور کبھی آنتوں جگہ اور پھپھوندوں وغیرہ میں بھی ہوا کرتا ہے چنانچہ اگر ذرا زیرین جبرے میں
 یہ مرض ہو تو عموماً زیرین جبرے کے زادیہ پر رسولی کی مانند ایک سوجن پیدا ہو جاتی ہے جو سخت اور
 چکنی ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور اس میں بالعموم پیپ پڑ کر وہ پھٹ جاتی ہے اور ناسو
 بن جاتے ہیں جن میں سے لیسہ اپیپ نکلتی رہتی ہے جس میں بند رگوں میں جراثیم فطر شعاعی نظر آتے ہیں اور

(۲) اگر آنہوں میں یہ مرض سرایت کر جائے تو ورم زائدہ (اپینڈیسائٹس) کی علامات کی مانند علامات پیدا ہوتی ہیں اور جب یہ مرض جگر میں سرایت کر جاتا ہے تو جگر میں وہ امیل یعنی پھوٹے پیدا ہو جاتے ہیں اور (۳) اگر پھیپھڑوں میں یہ مرض سرایت کر جائے تو مہلک سل کا ذب ہو جاتی ہے جس کا بیان دیکھو صفحہ ۸۸ پر (۴) کبھی یہ مرض جلد میں (کبھی ۵) دماغ میں بھی سرایت کر جاتا ہے علاج جب زیریں جڑے پر یہ مرض ہو تو ماؤف جڑے کو کاٹ کر نکال دینے سے اکثر مریض کی جان بچ جاتی ہے لیکن اگر کسی اندرونی عضو میں یہ مرض ہو تو اکثر مہلک ہوا کرتا ہے بعض مریضوں میں پٹاسیم آیوڈائیڈ ۳ سے ۶۰ بلکہ ۱۲۰ اگرین روزانہ زیلوہ پانی ملا کر دینے سے اکثر نمایاں مدد ہوتا ہے +

نیندیا - نوام

اردو نام	لمتی نام	ڈاکٹری نام
نیندیا	نوام	سلیپنگ سیک نیس
نیند کی بیماری	مرض نوام	Sleeping Sickness.

نوٹ :- اس مرض کا قدیم طبی نام نوام ہے اور ہم نے اس کا مختصر اردو نام نیندیا رکھا ہے +
تعریف مرض :- یہ مرض ایک خاص قسم کے خرد بینی کرم طفیلی "ٹرائی پینوسوما گیمبی انیس" یعنی کرم نوام کے خون و دماغ میں سرایت کر جانے Trypanosomiasis.

کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض میں مریض عرصہ تک خواب غفلت میں سوتا رہتا ہے +
اسباب مرض :- ایک قسم کی مکھی جسے گلو سینا پلن سیس (Glossina palpalis) کہتے ہیں۔ ان کیڑوں کو جسم انسان میں داخل کر دینی ہے۔ یہ کیڑے خون و رطوبت دماغ وغیرہ میں پنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ افریقہ کے مغربی ساحل و کانگو میں یہ مرض مقامی ہے +
علامات مرض مریض سست ہوتا ہے چہرہ اور آنکھوں کے پچھلے پوٹوں پر آس جاتا، شام کے وقت بخار ہو جاتا ہے مریض روز بروز کمزور و لاغر ہوتا جاتا ہے۔ تلی اور غد و جاذبہ بڑھ جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ مریض پر نیند غالب آ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ پھر وہ خواب غفلت میں ایسا سو جاتا ہے کہ اُس کا جگنا قریباً محال ہو جاتا ہے۔ اکثر یہ مرض مہلک ہوتا ہے +
علاج ڈاکٹری :- اٹاکسل ۲ اگرین۔ آب مقطر ۲ بوند مہلتہ میں دو بار برابر چھ ماہ تک جلدی پچکاری کرتے رہیں۔ مقامی طور پر مرہم سیاب کی مالش کرتے رہیں +

ممت با لجنیر

ہماری نئی مطبوعات

۴۰۰	محزن حکمت اول، دوم (مکمل)	۶۰	اناٹومی (تشریح البدن)
۷۵	علم القباالت	۶۰	فزیالوجی (منافع الاعضاء)
۳۲۹	خواص ۲۶ عدد و کتب کامل سیٹ	۶۰	حفظانِ صحت
۷۵	تشریح المفارصل	۷۵	مڈوائفری (علم الولادات)
۵۰	وٹامن گائیڈ	۱۰۰	نیو میڈیکل ڈکشنری
۴۰	علم الادویہ	۱۰۰	امراض نسوان
۷۵	دقائق الکلیات	۷۵	امراض اذن و انف و حلق
۶۰	مطب عملی	۵۰	علم الصيدلہ
۱۰۰	مقدمہ علم الادویہ	۱۰۰	کلیات ادویہ
۳۰	پیتھالوجی (ماہیت الامراض)	۷۵	مجربات لقمانی حکیم لقمان
۴۰	کتاب النبض	۷۵	لقمانی گائیڈ
۲۵	القانون کا خلاصہ مختصر کلیات جدید	۱۲۵	کتاب المركبات المعروف محزن المركبات
۲۵	جنسیات کی پہلی کتاب	۷۵	حمیات قانون
۱۵	صحت اور حفظانِ صحت	۲۵۰	طبی و ڈاکٹری انگریزی لغت
۲۵۰	قرا بادین اعظم	۷۵	بیاض اجمل
۷۵	سیاسیات	۷۵	مجربات بوعلی سینا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی

منضج مذکور دے کر بارھویں دن پھر مسهل دیں۔ بعد ازاں تین دن یعنی تیرھویں پہنچیں
پندرھویں دن نسخہ منضج مذکورہ بالا میں تخم کاسنی۔ عنب الثعلب ہر ایک ۴ ماشہ۔ گلاب خالص
۱۵ تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اگر ضرورت ہو اور حالات مساوی ہوں تو سولھویں دن
پھر یہ مسهل دیں۔ لیکن اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو پھر مسهل نہ دیں۔ بلکہ ہلکے مرئی
دے کر اگلے روز قرص گل والا نسخہ استعمال کرائیں +

نسخہ مسهل۔ عنب ۱۰ دانہ۔ گل بنفشہ۔ گلاب ۱۰۔ بادیان۔ مکو۔ صلیب السوس
ہر ایک نو ماشہ۔ پوست سیخ کاسنی ۶ ماشہ۔ سنائے کی ۱ تولہ۔ سب کو پانی میں جوش
دے کر فلوس خیار شنبہ۔ ترنجبین ہر ایک ۶ تولہ۔ گل قند ۴ تولہ اضافہ کر کے مل چھان
کر روغن بادام ۶ ماشہ ملا کر پلائیں +

سترھویں دن ہلکے مرئی ایک عدد کو عرق گلاب سے دھو کر پہلے کھلائیں۔ اوپر
سے نسخہ استعمال کریں۔ جو چودھویں دن استعمال کیا گیا ہے۔ اٹھارھویں روز یہ
دوا دیں۔ نسخہ۔ قرص گل صغیر ۶ ماشہ کو شربت بزوری میں ملا کر پہلے کھلائیں۔ بعد ازاں
شکامی۔ پوست سیخ کاسنی۔ عنب الثعلب ہر ایک ۴ ماشہ پانی میں جوش دیکر صاف
کر کے گل قند ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ اسی طرح چند روز بدستور پلاتے رہیں +

غذا۔ مسهل کے دن دوپہر کو بخود آب اور رات کو شوربہ و خشک کھلائیں +
قرص گل۔ نسخہ۔ گل سرخ ۱۰ تولہ۔ رب السوس۔ شاہترہ سنبل الطیب

ہر ایک ایک تولہ بمصطکی۔ کربا ہر ایک ۹ ماشہ۔ انیسوں ۶ ماشہ سب کو کوٹ
میں کر پانی سے حسب معمول اقراص تیار کر لیں +
علیٰ ہذا یہ اقراص بھی نہایت مفید ہیں۔

قرص افسنتین۔ نسخہ۔ افسنتین۔ اسارون۔ تخم کرنس۔ انیسوں میختر
بادام تلخ۔ شکامی۔ باد آور۔ عصارۃ غانت بمصطکی۔ سنبل الطیب ہر ایک ۷ ماشہ
سب کو باریک پیس کر بدستور اقراص بنائیں۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ +

نیز یہ قرص غانت بھی اس میں مفید ہیں +
قرص غانت۔ نسخہ۔ غانت ۱۴ ماشہ گل سرخ ۴ ماشہ۔ طباشیر ۵ ماشہ۔ سب
کو باریک پیس کر حسب معمول یا پانی کے ساتھ قرص بنائیں۔ خوراک ۶ ماشہ +

ربیع لازمہ یعنی لازمی چوتھیا بخار

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

لازمی چوتھیا بخار ربیع لازمی ٹریپل کوارٹن فیلور Tripple Quartan F

بقول الطباء یونانی تو اس قسم کا بخار مادہ سوداوی کے داخل عروق منتقل ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی لازمی بخار ہوتا ہے جو ہر وقت چڑھتا رہتا ہے لیکن ہر چوتھے روز بخار کو شدت ہوتی ہے یعنی بخار تیز ہو جاتا ہے۔ اس میں لڑھکاہٹ نہیں ہوتا۔ اور باقی علامات غلبہ سوداکی نمایاں ہوتی ہیں جو کہ ربیع دائرہ میں مذکور ہوئیں۔ یہ بخار شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے۔

جدید کار چوتھیا بخار کے غمینی نوٹ میں مذکور ہوا۔ اس قسم کا بخار شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے۔ اور یہ بھی یقیناً طبعی ریائی بخار ہے۔

علاج قانون علاج اس میں بھی وہی ہے جو کہ ربیع دائرہ یعنی چوتھیا میں بیان کیا گیا۔

نقاہت طبعی ریائی

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

نقاہت طبعی ریائی سے مراد جارج طبعی ریائی ٹریپل کے کلینیا Malarial Cachexia

ابواب مرض۔ مزمن سمیت طبعی ریائی یعنی عرصہ تک طبعی ریاز ہر کا جسم میں سرایت کرنا۔ علامات مرض۔ اس مرض میں خون کے کمزور فاقص ہو جانے سے مزمن کی وجہ کی رنگت ٹیالی یا زردی مائل ہو جاتی ہے۔ آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں جسم خشک ہو جاتا ہے اگرچہ کبھی کبھی بخار بھی ہوتا ہے لیکن حرارت جسم عموماً درجہ صحت سے کسی قدر کم رہا کرتی ہے سمیت وکالی ہوتی ہے۔ کام کلج کرنے کو جی نہیں چاہتا کمزوری خون کے سبب دل و صرکتا ہے ذرا سی حرکت کرنے سے دم پڑھ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب رہتا ہے کبھی قبض ہوتی ہے لیکن اکثر اسہال و پیش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے اور بعض بیمار زنجیر تو وہ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ سارے ہیٹ کو ردک لیتی ہے۔ جگر بھی بڑھ جاتا ہے بعض اوقات مریض کو

اونچا سنانی دینے لگتا ہے اور اس کی بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ اس مرض میں کمزوری کے سبب مریض کی ہیئت کچھ ایسی بدل جاتی ہے کہ وہ اپنی اصلی عمر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے بچوں میں جب یہ مرض ہوتا ہے تو ان کا جسم نشوونما سست ہو جاتا ہے یعنی ان کا جسم بخوبی نہیں بڑھتا۔ عورتوں میں اس سے بانجھ پن کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور حاملہ عورتوں میں استقامت حل ہو جاتا ہے۔ مردوں میں اس مرض سے ضعف باہ اور نامردی کی شکایت ہو جاتی ہے۔
 تشخیص۔ اس مرض کو کالا آزار سے ضرورتاً تشخیص کرنا چاہئے کیونکہ اس مرض کے بعض مریضوں کی تلی کا قطرہ خون کا خرد بینی امتحان کرنے سے اس میں مرض کا آزار کے جراثیم پائے گئے ہیں نیز ویکسٹو کالا آزار کا بیان صفحہ ۵۳۲ پر ہے۔

علاج ڈاکٹری کسی ایسے معتدل یا سرد مقام پر جہاں کہ لیریا نہ ہو مریض کو تبدیل کرتے ہیں۔ غذا مقوی اور زود ہضم دیں اور بطور دوا کچھ عرصہ تک نسخہ نمبر ۲۳ یا ۲۴ دیں۔

(23) نسخہ نقاہت لیرانی میں مفید ہے	(24) نسخہ جو نقاہت لیرانی میں مفید ہے
کونین ہائیڈروکلور	کونین بانی ہائیڈروکلور
گہرین ۲	گہرین ۱/۲
لائکواریفائی پرکلور	آرسینک ٹرائی اکسائیڈ
منم ۵	منم ۱/۲
لائکواریفائی کیس ہائیڈرو	سٹرکینین ہائیڈروکلور
منم ۲	منم ۱/۲
لائکواریفائی کیس ہائیڈرو	فیرائی سٹریٹس
منم ۲	منم ۱/۲
سرپ زنجیرس	سب دواؤں کو باہم خوب ملا کر ایک گولی بنائیں
ڈرام ۱	اور ایسی ایک ایک گولی صبح و شام بعد از غذا
ایکوا مینٹھی پپ	پانی کے ساتھ دیں
دایڈ، اولس ۱	
ایسی ایک ایک خوراک نہیں دے بار بعد از غذا دیں	

نوٹ۔ ان دونوں نسخوں میں سے کسی ایک کو برابر دو ہفتہ تک استعمال کر کے پھر تین چار روز دوا

دینا موقوف کر دیں۔ اور پھر ایک یا دو ہفتہ دوا استعمال کر کے تین چار روز کا وقفہ دیکر پھر کچھ عرصہ فیلولو

Fellow's Syrup. یا ہکسلینز و گرا Huxley's Ner-Vigor کا استعمال کریں۔

علاج طبی۔ مریض کو تبدیل آب و ہوا کرائیں اور سات روز تک یہ جو شانہ پلائیں۔

نسخہ (۱) پوست بچ کا سنی۔ پوست بچ بادیان۔ شاہترہ۔ بادرنجبویہ۔ مکو۔ گل سرخ ہر ایک ۱۰ شہ
 ہفتہ۔ اصل السوس ہر ایک ۵ ماشہ۔ ہشتتین ۳ ماشہ۔ مویہ منقہ ۷ دانہ۔ سب ادویہ کو رات
 کو ڈیڑھ پاؤ گرم پانی میں بھگو کر اور صبح جوش دیکر اور مل چھان کر اس میں گلاب زرہ ۳ تولہ ملا کر ملائیں

آٹھویں روز اسی جو شانہ میں مہنہ فلوس خیار شنبہ تولہ - سنائے کلی ایک تولہ - پوست ہیلہ
 نزد ایک تولہ - ترنجبین ۵ تولہ - شربت دینار ۴ تولہ اور روغن بادام ۵ ماشہ اضافہ کر کے
 مسہل دیں - اور اگر ضرورت ہو تو ایک روز کا وقفہ دے کر ایک اور مسہل دیں - مسہل
 کے دوسرے روز بطور تبرید - نسخہ ۲ - خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ ایک چاندی کے ورق
 میں لپیٹ کر کھلائیں اور اوپر سے شربت عناب ۲ تولہ اور عرق گاؤ زبان اور عرق کاسنی
 ہر ایک ۷ تولہ ملا کر پلائیں اور پھر ایک ہفتہ تک ہر صبح یہ دعا دیں - نسخہ ۳ - پہلے قرص
 اسنتین ۳ ماشہ - شربت بزوری معتدل ۱ ۱/۲ تولہ میں ملا کر چٹائیں - اور اوپر سے شیرہ تخم
 کشوث ۳ تولہ - گلوئے سبز و تخم خرپنہ ہر ایک ۹ ماشہ - گلاب و عرق کو و عرق شاہترہ ہر ایک
 ۷ تولہ میں کال کر اور اس میں شربت بزوری یا سکنجبین بزوری ۳ تولہ ملا کر پلائیں یا
 نسخہ ۴ - قرص زرشک ۵ ماشہ آب کاسنی سبز مرق داگ پر پھاڑا ہوا، آب کو سبز
 مرق ہر ایک ۵ تولہ سکنجبین بزوری ۳ تولہ ملا کر پلائیں اور پھر تقویت کے لئے چند روز
 تک ہر روز دوا المسک بار و بمقدار ۵ ماشہ ہمراہ شربت سیب ۲ تولہ و عرق گاؤ زبان ۱۲ تولہ
 دیا کریں یا نسخہ ۵ - جوارش آملہ بمقدار ۷ ماشہ ہمراہ شربت انار و عرق گاؤ زبان دیا کریں -
 یا صرف شربت ہند یا شربت کشوث یا شربت دینار کا استعمال کریں - یا چند روز تک
 حب سم الفار مذکورہ صفحہ ۵۰۶ کا استعمال کریں - لیکن ان کو ہفتہ عشرہ کھلا کر دوتین روز
 کا ناغہ کر دیا کریں - غذا مقوی اور زود ہضم دیں +

کالا آزار - کالا بخار

اردو نام	طبی نام (مجموعہ)	ڈاکٹری نام
کالا آزار	تحمیلی آشود	Kala-Azar
کالا بخار	تپ سیاہ	Black Fever.

کیفیت مرض - یہ گرم ممالک کی ایک خاص بیماری ہے جس میں جگر اور خالص
 تلی بہت بڑھ جاتی ہے - بیقاعدہ طور پر خفیف بخار آتا رہتا ہے اور مریض لاغر و کمزور
 جاتا ہے اور اس کے جسم کا رنگ مٹیالا یا کالا ہو جاتا ہے اسی لئے اسکو کالا آزار کہتے ہیں +
 اسباب مرض - اس مرض کا باعث جینی کی شکل کا ایک خاص قسم کا خرد بینی کرم

ہے جسکو "لیش مین ڈونووانی" Lishman Donovanii یعنی کرم کالا آزار کہتے ہیں۔ یہ کرم مریض کے خون میں اور بالخصوص اس کی تلی و جگر اور ہڈی کے گوشے میں بکثرت جوتے ہیں۔ ایک خاص قسم کا کھٹل اس کرم کو مریض کے خون سے دیگر تندرست اشخاص کے خون میں پہنچاتا ہے یعنی جب اس مرض کے مریض کو ایک خاص قسم کا کھٹل (جو کہ عموماً چار پائی دبستر میں رہتا ہے اور جسے اصطلاح میں سائی میکس روٹینڈینس کہتے ہیں) کاٹ کر اس کا خون چوستا ہے تو یہ کرم اس کے خون کے ساتھ کھٹل کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور پھر جب وہ کھٹل کسی تندرست آدمی کو کاٹتا ہے۔ تو یہ کرم اس تندرست آدمی کے خون میں داخل ہو جاتے ہیں پس انسان ان کرموں کا مستقل میزبان ہے۔ اور بستر کا کھٹل ان کا متوسط میزبان۔ ڈاکٹر لیش مین نے سنہ ۱۹۰۳ء میں اس کرم کو دریافت کیا تھا۔ اٹلی کے ڈاکٹر بارسیل کا یہ اعتقاد ہے کہ علاقہ بحر روم میں یہ مرض کتوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ اور مریض کتے کے پتوئل کے تندرست کتوں اور آدمیوں کو کاٹنے سے یہ مرض ان کو بھی ہو جاتا ہے۔

نوٹ۔ اسی قسم کا ایک کرم لیش مین ٹراپیکا L. Tropica. مشرقی بھوٹا

اور ٹینیل سود کا باعث ہوتا ہے جس کو لاہور سور یا دلی سور یعنی لاہوری بھوٹا یا مغلٹی بھوٹا وغیرہ بھی کہتے ہیں جسے دیکھو۔

یہ بیماری گرم ممالک بالعموم ہندوستان میں بنگال کے بعض حصص و دم اور آسام میں نیز چین و مصر اور شمالی افریقہ کے بہت سے مقامات میں پائی جاتی ہے۔ علاقہ بحر روم و میڈی ٹرے میں، میں یہ مرض بالخصوص بچوں کو زیادہ ہوتا ہے یہ مرض سردی کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور ۲۰ برس سے کم عمر کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ علامات مرض۔ پہلے جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے جو عموماً لازمی قسم کا ہوتا ہے۔ اور دو چار ہفتہ تک رہتا ہے۔ دوسرا بخار میں مریض کو اینیما (کمزوری خون) ہو جاتا ہے جلد کی رنگت مٹیالی ہو جاتی ہے مریض لاغر و کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کا جگر بڑھ جاتا ہے۔ اور تلی بڑھ کر ناف تک آ جاتی ہے کبھی کبھی ناک اور مسوڑھوں سے جریان خون ہو جاتا ہے لمبی ہڈیوں کے سروں میں درد ہوتا ہے۔ چہرہ اور ٹخنوں پر آماس آ جاتا ہے۔ اگر جگر زیادہ بڑھ جائے تو استسقا کی بھی شکایت ہو جاتی ہے اور ہاتھ پاؤں پر آماس آ جاتا

ہے وغیرہ۔ مدت اس مرض کی چند ماہ سے لے کر ایک دو سال تک ہوتی ہے۔ ملک آسام میں کبھی یہ بخار وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

عوارض و نتائج۔ اس مرض کے دوران میں مریض کے منہ وغیرہ سے جریبان خون ہوتا ہے اور استسقاء یعنی جلد پھر ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اسہال یا پچیش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور آنٹوں یا مقعد میں زخم ہو جاتے ہیں بعض مریضوں کو نیونیا یا سل کی بیماری ہو جاتی ہے جو اکثر ہلکا ہوتی ہے۔ اس بخار سے بچوں کو اکثر سہلہ نم (کنکرم اور س) یعنی گوشت خورہ دہن کی شکایت ہو جاتی ہے۔

انجام مرض۔ پہلے تو اس مرض کا انجام اکثر خراب ہوتا تھا۔ عموماً ۹ فیصدی مریض مر جاتے تھے لیکن جب سے اس کا یہ خاص علاج نکلا ہے تب سے اس کا انجام بہت اچھا اور امید افزا ہے۔ بالخصوص اگر شروع مرض میں ہی مریض کا یہ علاج کیا جائے۔

علاج ڈاکٹری حفظ ماتقدم۔ اس مرض کے پھیلانے والے کھٹملوں کو چار پائیوں وغیرہ میں سے نیست و نابود کرنا۔ اور اس مرض کے مریض کو ان کھٹملوں سے محفوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ نیز علاقہ بحر روم میں کتوں کو گھروں میں نہ آنے دینا۔ مریض اور مشتبہ کتوں کو مروا دینا۔ اور پتو کے کاٹنے سے اپنے آپ کو بچانا بھی نہایت ضروری ہے۔

علاج شافی۔ اس مرض کے علاج میں صرف ایک ہی دوا ہے جو کہ تریاق کا حکم رکھتی ہے اور وہ اینٹی مینی (ایمڈ) ہے اور بالخصوص اس کا مرکب اینٹی مینی ٹارٹار دیا، ٹارٹار ایمرے ٹک (Tart. Emetic) اس دوا سے اس ہلکا مرض کے بہت سے مریضوں کی جانیں بچ گئی ہیں۔ اس دوا کا ۲ فیصدی طاقت کا سولوشن بذریعہ ویل پچکاری استعمال کیا جاتا ہے یا ایک اونس مٹھرنارل سیلائن سولوشن یا آب مقطر میں حل کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اس دوا کا ہمیشہ تازہ محلول تیار کر کے اور پھر اس کو جوش دے کر مٹھرنارل اسٹیرائل کر کے نہایت احتیاط و صفائی سے کٹنی کی ورید میں بذریعہ وریدی پچکاری استعمال کرنا چاہئے (جو ایک ہوشیار ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے) اگر دوا ورید میں جانے کی بجائے غلطی سے وہاں کے گوشت میں چلی جاتے تو وہاں کا گوشت گل کر

مردار ہو جاتا ہے۔ پس پچکاری نہایت احتیاط اور صفائی سے کرنی چاہئے۔
 اس دوا یعنی ٹارٹار ایسے تک کو شروع میں عموماً ۲ گریں کی مقدار میں استعمال کرتے
 ہیں اور پھر ہر مرتبہ ۲ گریں بڑھاتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ۲ گریں کی مقدار تک
 پہنچ جائے۔ دریدی پچکاری ہفتہ میں دو بار کرنی چاہئے۔ سارے علاج میں ۳۰ یا ۴۰
 گریں دوا کافی ہوتی ہے۔

اس دوا کے بطریق مذکورہ بالا استعمال سے بخار رفع ہو جاتا ہے۔ مریض کا وزن
 بڑھنے لگتا ہے اور دیگر علامات مرض بھی رفتہ رفتہ غائب ہو جاتی ہیں اور شفا کملی حاصل ہو
 جاتی ہے۔ مریض کو عمدہ آب و ہوا میں رکھنے اور مناسب لطیف و مقوی غذا دینے سے
 اس کی صحت جلد بحال ہو جاتی ہے۔ اگر بلیریا۔ آتشک یا پچش وغیرہ کی شکایت ہو تو
 اس کا بھی مناسب علاج کرنا چاہئے۔

علاج طبی۔ تمام ہدایات مذکورہ علاج ڈاکٹری کو ملحوظ رکھیں اور پہلے تین روز تک
 ہر صبح یہ نسخہ دیں۔ نسخہ ۱، گلفندہ ۲ تولہ کھلا کر اوپر سے عرق کاسنی۔ عرق کو۔ عرق شاہترہ
 عرق بید سادہ۔ عرق بادیان ہر ایک ۴ تولہ سیکنجین بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ بعد ۲ دو ہفتہ
 تک یہ قرص شفا دیں۔ نسخہ ۲ قرص شفا ۲، گلسرخ ۲ تولہ۔ زرشک ایک تولہ۔ تخم خیاریں
 تخم خرفہ ہر ایک ۷ ماشہ۔ ریوند چینی طباشیر۔ کک مغسول۔ کافور قیصری بر عصارہ افستہین
 زعفران۔ ثمرۃ الطرنا۔ ایرسا۔ سنبل الطیب ہر ایک ۳ ماشہ۔ عصارہ غافث ۲ ماشہ۔ سب دوتیہ
 کو باریک کوٹ چھان کر لعاب بہدانہ سے چھوٹے چھوٹے اقراص (دکیاں) بنائیں مقلالہ
 خوراک ۵ ماشہ ہمراہ آب کاسنی سبز و آب شاہترہ سبز ہر ایک ۵ تولہ و سیکنجین بزوری
 ۲ تولہ۔ ان اقراص کے استعمال کے بعد چند روز تک حب سم الفارنجہ ۶ مندرجہ صفحہ ۵۰۶
 ہمراہ عرق مرکب مندرجہ صفحہ ۵۰۷ استعمال کریں۔ اگر درمیان میں اسہال کی شکایت
 ہو تو قرص طباشیر قابض ہمراہ شربت حب الالاس دیں۔
 غذا لطیف اور سریع المضام دیتے رہیں۔ ثقیل اور نفخا خ انداز سے پرہیز رکھیں۔

مُحَرَّقَةُ بُولِی دیا سیاہ پیشاب کا بخار

اردو نام

عربی نام

انگریزی نام

سیاہ پیشاب کا بخار	مُحَرَّقَةُ بُولِی اسود	بلیکٹ اٹرفیور	Black-water fever
خونی پیشاب کا بخار	خونی بُولِی الدَّم	ہیموگلوبینی نیورک فیور	Hæmo globinurie F
مُحَرَّقَةُ بُولِی	مُحَرَّقَةُ بُولِیَّة	میلانینیورک فیور	Melanurie F

تَعْرِیْف - یہ ایک شدید مرض ہے جس کا لیریا کے ساتھ تعلق ہے۔ اس میں شدت کا بخار ہوتا ہے یرقان ہوتا ہے اور قیش آتی ہیں اور خون کی آمیزش سے پیشاب عموماً سیاہ رنگ کا آتا ہے۔ اسی مناسبت سے ہم نے اس کا نام مُحَرَّقَةُ بُولِی تجویز کیا ہے۔

اسباب مرض - گرم ممالک کے اکثر حصص میں یہ مرض پایا جاتا ہے۔ بالخصوص افریقہ کے بعض مقامات میں مثلاً یوگنڈا، مشرقی افریقہ، مغربی ساحل کی نوآبادیاں، ہندوستان کے بعض مقامات، ممالک متحدہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں، پناما اور برازیل وغیرہ میں جن مقامات میں یہ مرض وطنی ہوتا ہے۔ وہاں کے اصلی باشندے تو عموماً اس سے ماہون ہوتے ہیں یعنی ان کو تو یہ مرض نہیں ہوتا۔ لیکن مسافروں، سیاحوں اور دیگر ممالک کے آباد شدہ لوگوں کو ہو جاتا ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے بھی کہ گرم ممالک میں عورتوں کی نسبت مردوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ بچے بھی اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس مرض کا اصل سبب تو ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن داخیال کیا جاتا ہے کہ یہ ایک جراثیمی مرض ہے۔ اگرچہ اس کے خاص جراثیم ابھی تک دریافت نہیں ہوئے (۲) لیریا کے ساتھ بھی اس کا کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔ سردی لگنا یا دیگر کمزور کر دینے والے حالات قبول مرض کے لئے زیادہ مستعد بنا دیتے ہیں۔ لیریا کے اثر سے بھی اس مرض کے قبول کرنے کی استعداد خاص طور پر بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اس بخار کے تقریباً ہر ایک مریض کو پہلے لیریا کی بخار کی شکایت ہو چکی ہوتی ہے یعنی یہ مُحَرَّقَةُ بخار یا سیاہ پیشاب کا بخار آنے سے پہلے مریض لیریا بخار میں کم و بیش مبتلا رہ چکا ہوتا ہے بلکہ عموماً ایسے لوگوں کو یہ بخار ہوتا ہے جو کہ لیریا بخار میں بے قاعدہ طور پر کونین کھاتے ہیں یعنی جب بخار چڑھا تو کونین کھالی اور جب اتر گیا تو پھر چھوڑ دی۔ لیکن بائیں ہمہ یہ ایک

نہایت تعجب خیز بات ہے کہ بعض لمبرائی مقامات میں اس قسم کا بخار شاذ و نادر پایا جاتا ہے یا بالکل نہیں پایا جاتا۔ جیسا کہ ہندوستان کے بعض لمبرائی مقامات میں یہ بالکل نہیں پایا جاتا۔ لیکن اگر ایسے مقامات کے باشندے کہ جہاں پر لمبر یا تو ہو مگر سیاہ پیشاب کا بخار نہ ہو۔ یوگنڈا وغیرہ چلے جاتیں تو وہ بری طرح اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان میں سے اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس بخار کے خاص جراثیم صرف ان لوگوں پر ہی اثر کرتے ہوں جو کہ لمبر یا میں مبتلا رہ چکے ہوں +

کونین اس بخار کی پیدائش کا سبب نہیں ہوتی۔ لیکن زیادہ مقدار میں کونین دینے سے اکثر اس بخار کا حملہ جلد ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں خونی یا سیاہ پیشاب آنے کو ڈاکٹری اصطلاح میں کونین ہیموگلوبینوزیا Quinine Haemoglobinuria یعنی بول الدم کونی نی کہتے ہیں۔ لیکن کونین سے ایسی حالت صرف انہیں لوگوں میں پیدا ہوتی ہے جو کہ ایسے ممالک میں رہتے ہوں یا رہ چکے ہوں جہاں کہ یہ بخار وطنی ہوتا ہے +

ماہیت مرض۔ یہ ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ خون میں اس قسم کا تغیر آ جاتا ہے جس سے اکثر سرخ ذرات خون شکستہ ہو جاتے ہیں لیکن شکستہ ذرات خون کی سرخی (ہیموگلوبین) جگہیں چلی جاتی ہے جو اس کو صفرا میں تبدیل کر دیتا ہے پس خون میں زیادہ صفراء کے مل جانے سے مریض کو یرقان ہو جاتا ہے۔ ہیموگلوبین یا سرخی خون کا کچھ حصہ یعنی اس کا نصفہ جو جگر میں صفرا میں تبدیل ہونے سے رہ جاتا ہے۔ وہ گردوں کے ذریعے پیشاب میں خارج ہو کر اس کو سیاہ رنگ کا کر دیتا ہے۔ جگر بڑھ جاتا اور نرم ہو جاتا ہے تلی بھی بہت بڑھ جاتی ہے۔ گرمے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اور ان میں اجملع خون ہوتا ہے اور کبھی ورم بھی ہو جاتا ہے +

علامات مرض۔ مریض بالعموم یہ خیال کرتا ہے کہ یہ معمولی لمبر یا بخار کا حملہ ہے پھر کچھ باخفیف لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ پیشاب سیاہ رنگ کا آنے لگتا ہے۔ جو اس بخار کی ایک خاص علامت ہے کمر میں درد ہوتا ہے۔ قیش اور ہچکیاں آتی ہیں سخت بے چینی ہوتی ہے۔ شدت کا بخار ہوتا ہے۔ جلد کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ فم معدہ اور جگر کے مقام پر درد ہوتا ہے بار بار قیش آتی ہیں کوئی چیز مضہم نہیں ہوتی۔ اس لئے مریض نہایت کمزور اور بے چین ہو جاتا ہے۔ تین چار روز تک یہی حالت رہتی ہے۔ اور پھر پیشاب

صاف ہو۔ نے لگتا ہے۔ اچھے ہونے والے مریضوں میں اب بخار بھی جاتا رہتا ہے۔ پیشاب بالکل صاف آنے لگتا ہے قبض اور دیگر علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ صرف نقاہت باقی رہ جاتی ہے لیکن اس بخار کے تمام مریضوں میں مندرجہ ذیل خطرناک علامات کے پیدا ہونے کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے :-

۱) غشی۔ اگر نقصان خون زیادہ ہو۔ یعنی سرخ ذرات خون زیادہ مقدار میں ضائع ہو جائیں تو ایسی صورت میں معمولی جریان خون کی سی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی مریض لمبے اور ٹھنڈے سانس لیتا ہے۔ نبض نہایت باریک اور کمزور چلتی ہے وغیرہ۔ ذرا سی حرکت کرنے سے مثلاً اگر مریض اٹھنے کی کوشش کرے تو فوراً غش آجاتا ہے۔

۱۴۲۔ مخباس لبول۔ پیشاب جلد مقدار میں کم ہو جاتا ہے اور قوام میں تغلیظ کو لٹار کی مانند ہو جاتا ہے۔ اور آخر پیشاب کا پیدا ہونا یا بننا موقوف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گردوں کی مجاری بولیہ ہیموگلوبین سے مسدود ہو جاتی ہیں۔ اور اگر یہ حالت کچھ عرصہ قائم رہے۔ تو پھر نتیجہ ہسک ہو تا ہے۔

(۳) شدت بخار۔ بخار بھی جلد نہایت تیز اور شدید ہو جاتا ہے چنانچہ ۱۰۷ یا ۱۰۸

(۴) بخارِ خونی پیشاب۔ کبھی خونی پیشاب کے صاف ہو جانے کے بعد پھر بخار ہو جاتا ہے، جو زیادہ خطرناک ہوتا ہے *۔

۵، ضعف و ناتوانی۔ بعض صورتوں میں باوجودیکہ خونی یا سیاہ پیشاب آنا موقوف ہو جاتا ہے بلکہ پیشاب صاف آنے لگتا ہے اور دیگر علامات مرض بھی رفع ہو جاتی ہیں۔ لیکن پھر بھی مریض بحال نہیں ہوتا۔ بلکہ نہایت ضعیف و نحیف ہو جاتا ہے جس حالت میں کہ وہ جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔

عوارض و نتائج - اس بخار سے گردے ہمیشہ کے لئے مآذ ہوجاتے ہیں اور
بہل زلالی (البیومیوزیا) آنے لگتا ہے۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص آسان ہے۔ مریض کا ایسے مقام میں مقیم ہونا یا مقیم رہ چکنا جہاں کہ یہ مرض مقامی یا وطنی ہو۔ شدید بخار کا ہونا۔ بار بار قہیں آنا۔

اور بالخصوص پیشاب کا سیاہ ہونا وغیرہ کافی تشخیصی علامات ہیں۔

نوٹ۔ خونی پیشاب (ہیموگلوبی نوزیا) تین قسم کا ہوتا ہے (۱) خونی پیشاب میریائی (میریل میوگلوبی نوزیا) جیسا کہ مذکور ہوا کرم میریا کے سبب سے پیدا ہوتا ہے (۲) خونی پیشاب سمی وٹاکسک ہیمو گلوبی نوزیا یہ چند ایک اور یہ مثلاً کوئرین۔ اینٹی پارٹین اور کارباک۔ ایسڈ وغیرہ کے زہریلے اثر سے ہو جایا کرتا ہے (۳) خونی پیشاب نوعی (سپسی نکس ہیموگلوبی نوزیا)۔ اسی قسم محرقہ بولی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس بخار میں سموخ ذرات خون بہت ضلع ہوتے ہیں اور یرقان بھی ہوتا ہے۔

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ ایسا اور کوئی مرض غدار نہیں جیسا کہ یہ محرقہ بولی بخار۔ جب تک سب علامات پورے طور پر رفع ہو کر صورت نقاہت باقی نہ رہ جائے۔ تب تک اس کا انجام ہمیشہ مشتبہ ہوتا ہے۔ اگر مریض کا بروقت مناسب علاج و معالجہ کیا جائے یا اس کو کسی اچھے شفاخانہ میں داخل کرا دیا جائے۔ تو شفا کی امید نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ ورنہ نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔

علاج ڈاکٹری۔ احتیاط سے مریض کو مناسب غذا مثلاً دو دھواؤں جو وغیرہ دیتے رہیں یہ نہایت ضروری ہے۔ مریض کو بالکل آرام سے بٹائے رکھیں۔ اسے ہرگز اٹھنے بیٹھنے نہ دیں۔ بلکہ اسے اپنے تکیہ سے سر بھی نہ اٹھانے دیں ۵ گرین کبہول اور ۱۵ گرین سوڈا بائیکارب ٹا کر دیں تاکہ قبض رفع ہو کر پیٹ صاف ہو جائے۔ پیشاب کو ہر روز احتیاط سے ناپتے رہیں تاکہ اگر پیشاب کم آنے لگے تو فوراً معلوم ہو جائے۔ اگر پیشاب کم آنے لگے یا اس کے بند ہو جانے یعنی پیانہ ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں فوراً ایک دو پائٹ سیلان سولوشن (نیکسین پانی) کی وریدی پچکاری یا حقنہ کریں۔ اور کمر میں گردوں کے مقام پر گرم پانی کی بوتل وغیرہ سے سینک دیں۔ اگر نبض بہت کمزور ہو جائے اور خون کا دباؤ گھٹ جائے۔ اور غشی کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں بھی فوراً سیلان سولوشن (آب نمک) کی وریدی پچکاری کرنی چاہئے۔ شدید ضعف قلب کی حالت میں پیچو پیٹری ایکٹرکیٹ کی جلدی پچکاری بھی مفید ہوتی ہے۔ شیمین یا براڈی بمقدار دو چار ڈرام پانی۔ وڈا وٹریا آتش جو یا دو دیں تاکہ تین تین چار گھنٹے بعد چند بار دینی بھی مفید ہوتی ہے۔ شدت بخار میں مریض کے سر پر برف لگائیں یعنی ربر کی ٹوپی وغیرہ میں برف بھر کر سر پر رکھیں اور آب سرد سے اس کے جسم پر اسفنج کریں۔

چونکہ اس بخار میں خون کے سُرخ ذرات بکثرت ضائع ہوتے ہیں اور اسی سبب سے پیشاب
خونی یا سیاہ آیا کرتا ہے پس کیلیسیم کلورائیڈ یا کیلیسیم لیک ٹیٹ بمقدار ۵ اگرن پانی وغیرہ میں
خوب حل کر کے ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں۔ لیکن اس دوا کو متواتر چار رو
سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ رفع شدت کے لئے یہ دوا بھی نہایت مفید بتائی
جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے قیئیں رُک

(26) نسخہ جو کہ محرقہ بولی میں مفید ہے :-
لاکوار ہائیڈرارجرائی پر کلور۔ مسم ۳۰

سوڈا بائی کارب سوڈا (آیڈ) ۱۰
ایکدا (آیڈ) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دوا پہلے چوبیس گھنٹے
میں ہر دوسرے یا چوتھے گھنٹے دیں اور پھر
ہر تیسرے گھنٹے دیں جب تک کہ پیشاب صاف
ہو جائے +

جاتی ہیں اور پیشاب کھل کر اور صاف آنے
لگتا ہے لیکن چونکہ اس دوا میں عرق
سیاہ ہے۔ اس لئے بعض مریضوں
میں سیاہ کا زہریلا اثر ہو کر منہ آجاتا ہے
وغیرہ۔ پس اس دوا کو نہایت احتیاط سے
استعمال کرنا چاہئے۔

اگر اس کے استعمال سے

مریض سوڑوں میں درد اور ورم کی شکایت کرے تو اس دوا کا استعمال فوراً موقوف کریں
انتباہ :- یہ دوا ایفونی مریض یعنی جس کو افیون کھانے کی عادت ہو اُسے ہرگز نہ دیں
ورنہ اُس کو ایک دو خوراکیوں سے ہی منہ آجائے گا۔ نیز اگر مریض کے مسوڑے خراب
ہوں یا اُس کو سکڑی کی شکایت ہو تب بھی اس دوا سے اُسے منہ آجائے گا اندیشہ ہوتا ہے
بار بار قیئیں آنے سے چونکہ مریض کو کچھ ہضم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایسی حالت میں
حقنہ غذائی سے اُس کی پرورش کرتے ہیں۔ ضعف کی حالت میں شیمپین کا استعمال
مفید ہوتا ہے جب صرف نقاہت باقی رہ جائے تو مریض کو غذا میں بد پرہیزی نہ
کرتے دیں بلکہ رفتہ رفتہ معمولی غذا پر آنے دیں +

خونی پیشاب کے رفع ہو جانے کے بعد یعنی جب پیشاب صاف آنے لگے اور پھر
بخار ہو جائے تو فوراً ایک سوڈا لٹری پاؤڈر دیکر قبض کو رفع کریں۔ کیونکہ ایسی صورت
میں اکثر قبض سے ہی پھر بخار آجایا کرتا ہے۔ اس بخار میں کوہن کا استعمال نہ کریں۔
کیونکہ یہ صر پڑتی ہے۔ البتہ اگر اس بخار کے بعد پھر یا بخار آنے لگے تو اس کو روکنے
کے لئے تھوڑی مقدار میں یعنی دو سے پانچ گرن کی مقدار میں کوہن جرعد جو شداد کی شکل

میں یا شربت بزوری کے ہمراہ دیں۔ لیکن اگر کوہن کے استعمال سے پیشاب ذرا بھی سیاہ رنگ کا آنے لگے۔ تو اس کا استعمال فوراً بند کر دیں۔ اور مریض کو کسی پُرفضا اور صحت افزا مقام پر تبدیل آب و ہوا کرائیں۔ اور پھر اسی مقام میں جانے یا رہنے نہ دیں کہ جہاں پر اس قسم کا محرقہ بولی بخار مقامی یا وطنی طور پر موجود ہو +

فائیکا۔ اسی سوٹانک یا نازل سیلائن سولیوشن میں ۸۰ گرین سوڈیم کلورائیڈ نمک طعام (نی پائٹ) پانی میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ہائپرٹانک سیلائن سولیوشن کے بنانے میں ۲۰ گرین سوڈیم کلورائیڈ اور ۴۰ گرین کلیم کلورائیڈ (۱۰ چھٹانک) میں استعمال کرتے ہیں +

سیلائن سولیوشن کی وریدی بچکاری جو ایک ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔ اس میں سوڈیم سوڈیم کلورائیڈ (بروڈیکم) تازہ ڈسٹیلڈ واٹر یعنی آب مقطر میں ملا کر نہایت احتیاط و صفائی سے وریدی بچکاری کرنی چاہئے۔

اس سیلائن سولیوشن یعنی آب نمک کا حقہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ (۱۰) چھٹانک، صاف گرم پانی میں ۲۰ گرین یا ۷ ماشہ شیشہ نمک ملا کر نہایت احتیاط سے حقہ کریں۔ حقہ کرنے کے بعد مریض کے چہرے کے نیچے ایک تکیہ رکھ کر اس کو اوجھا کر دیں۔ اور غذا دبا ئے رکھیں تاکہ پانی نکل نہ جائے بلکہ رفتہ رفتہ جذب ہو جائے تب ہی فائدہ ہوتا ہے +

علاج طبی۔ جو علاج کہ محرقہ صغریٰ میں بیان کیا گیا۔ وہی علاج اس میں بھی مفید ہے پس اس کو دیکھو صفحہ ۵۲۳ پر +

تب محرقہ اسہالی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
میعادی بخار	خُمی مُطَبِقَةُ مُتَنَاقِضَةٍ	Typhoid Fever.
محرقہ اسہالی	محرقہ بَطُونِیَّة	Enteric Fever.
پیٹ کا بخار	خُمی مُتَعَدِّیَّة	Gastric Fever

نوٹ۔ مصری طبی مصنفین اس بخار کو خُمی تیغویہ کہتے ہیں جو کہ ٹائیفائیڈ کا معرب ہے +

تحریر۔ یہ ایک قسم کا متعدی میعادی بخار ہے جو کہیں روز یا زیادہ عرصہ تک چڑھا رہتا ہے۔ اس بخار میں پیٹ میں تکلیف ہوتی ہے۔ آنتیں متلائے مرض ہوتی ہیں

اکثر متعفن دست آتے ہیں۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اور جسم پر گلابی رنگ کے داغ یا دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس بخار میں اس کے خاص جرم فاعل (مبیسس ٹائی فوسس) سے خون متعفن ہو جاتا ہے۔ یعنی اس بخار کو پیدا کرنے والے مذکورہ جراثیم خون میں مل کر اس کو متعفن کر دیتے ہیں۔ اور اسی تعفن خون کی حالت میں یہ خون کے ذریعے تمام جسم میں منتشر ہو جاتے ہیں اور آنتوں کے غدو خشیاشیہ (پائیرز پیچیز) اور غدو ماساریقیہ (سینٹرک ہلف گلینڈز) طحال۔ جگر۔ مرارہ اور مغز استخوان یعنی ہڈیوں کے گودے میں ممکن اور مقیم ہو جاتے ہیں بالخصوص چھوٹی آنتوں کے غدو خشیاشیہ میں۔ اور وہ اعضا جن میں فضلات کو خارج کرنے والی نالیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً جگر۔ مرارہ اور گروے۔ نیز آنتیں۔ ان موذی جراثیم کو جسم سے خارج کرنے کے لئے بڑے بڑے راستے بناتے ہیں۔ یعنی اعضا مذکورہ کی نالیوں کی راہ سے یہ جراثیم بول و براز میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث ایک نہایت چھوٹا سا خرد بینی جرم ہے جسے انگریزی میں مبیسس ٹائی فوسس (Salmonella Typhi) (Bacillus Typhosus) یعنی جرثومہ

محرقہ بطنی کہتے ہیں۔ یہ جرم روئیں دار ہوتا ہے اور ۳ مللیریا اور ۶ مللیریا ہوتا ہے یہ متحرک ہوتا ہے اور مصنوعی غذا میں باسانی آگ سکتا ہے۔ خون کی حرارت (۹۸.۶ ف) پر یہ خوب نشوونما پاتا ہے اور کھولتے ہوئے پانی سے جلد ہلاک ہو جاتا ہے اور ۶ س (۱۰۰ ف) کی حرارت میں پندرہ منٹ میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ برف میں بھی عرصہ تک زندہ رہتا ہے۔ نیز تازہ دیا نکلیں پانی میں بھی مہولی گرمی اور خشکی کا اس جرم پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ یعنی مہولی طور پر خشک ہونے سے یہ مترا نہیں یہی سبب ہے کہ گرد و غبار اور مریض کے فضلات سے آلودہ اور ناپاک کپڑوں وغیرہ کے ذریعے یہ بخار پھیل جاتا ہے۔ یہ جرم دودھ اور کھن میں بھی خوب نشوونما پاتا یعنی بڑھتا ہے۔ یہ جرم باغات کی مٹی میں اور ۹ فٹ گرمی زمین میں ۲۱ دن تک کھیتوں کی کھاد اور مٹی میں ۱۰ یا ۴۰ دن تک کوچہ و بازار کی خاک میں ۳۰ دن تک مریض کے کپڑوں وغیرہ پر ۶۰ یا ۷۰ دن تک اور فلٹر کی ریت میں ۸۲ دن تک زندہ رہتا ہے۔

یہ بخار دنیا کے تمام ممالک میں پایا جاتا ہے۔ لیکن گرم ممالک میں یہ زیادہ شدید ہوتا ہے اور موسم گرما اور فاصلہ موسم خزاں میں یہ بخار زیادہ ہوا کرتا ہے۔ ہر پانچ سات سال کے

بعد یہ کبھی وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے عورتوں کی نسبت مرد اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ بالخصوص ۲۰ سے ۲۴ سال کی عمر کے جوان اشخاص زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ شیر خوار بچے بہت کم مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن بڑے بچے مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تیرہ سال سے بعد کی عمر میں بھی یہ بخار نسبتاً کم ہوتا ہے۔ اور بڑھاپے میں تو بہت ہی کم بلکہ شاذ و نادر ہوتا ہے۔ ایک بار اس بخار میں مبتلا ہونے سے جسم میں اس کے برخلاف قوت مدافعت رہتا ہے۔ امیونیٹی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ بالعموم عمر بھر رہتی ہے۔ اس لئے دوبارہ یہ بخار نہیں ہوتا۔ لیکن کبھی کبھی یہ دوبارہ بلکہ سہ بارہ بھی ہو جاتا ہے جن مقامات میں یہ بخار مقامی یا وطنی ہو۔ (اینڈیمک) ہوتا ہے۔ وہاں کے اصلی باشندوں میں۔ اس بخار میں یقینی طور پر مبتلا ہونے کے بغیر ہی۔ اس کے برخلاف کسی قدر قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ جاپانی و ہندوستانی اور بعض دیگر ممالک کے باشندوں میں اس بخار کے برخلاف جو قومی قوت مدافعت خیال کی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مدافعت کسی ہو جو کہ بچپن میں اس بخار میں مبتلا ہونے سے پیدا ہو گئی ہو۔ مکان۔ کار و بار میں زیادہ مصروف رہنا۔ کثرت تفکرات و ترددات۔ کمزوری۔ خراب غذا اس مرض کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ اسی لئے جنگ کے موقع پر۔ چونکہ وہاں پر صفائی اور غذا کا کافی اور اچھا انتظام نہیں ہوتا نیز جنگ جو سپاہی تھکے ماندے اور متردو ہوتے ہیں۔ یہ بخار اکثر پھیلتا ہے۔ لیکن اس غیبی دشمن کی مدافعت کے لئے اس بخار کا محافظ ٹیکہ (پروفائی ایک ٹک ویکسینیشن) ایک نہایت مفید و کامیاب ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ یورپ کے جنگ عظیم میں افواج کو اس بخار کا محافظ ٹیکہ لگانے سے مدافعت اس کے حملہ سے محفوظ و مامون رہی ہیں +

یہ بخار کس طرح پھیلتا ہے۔ یعنی اس کی چھوت کس طرح لگتی ہے؟ اگرچہ اس بخار کے جراثیم گرد و غبار کے ساتھ ہوا میں اڑتے ہوئے ناک و منہ کی راہ تندرست اشخاص کے جسموں میں پہنچ کر اس بخار کو پیدا کر دیتے ہیں یا جب مکھیاں مریض کے بول و براز کی غلاظت کو جس میں کہ یہ جراثیم بکثرت ہوتے ہیں غذا تک پہنچا دیتی ہیں تو ایسی غذا کے کھانے پینے سے بھی اس بخار کا زہر یعنی اس کے جراثیم جسم میں داخل ہو کر مرض کو پیدا کر دیتے ہیں لیکن زیادہ تر یہ بخار ایسے کثیف اور ناصاف پانی کے پینے سے ہوتا ہے جس میں کہ اس کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ گچا و دودھ یا گچے دودھ سے نکالا ہوا مکھن جس میں بھی یہ

جراثیم کسی نہ کسی طرح داخل ہو گئے ہوں۔ کچی و میلی سبزی ترکاری مثلاً گاجر۔ مولیٰ۔ کھیرا۔ لکڑی۔ خرپڑہ وغیرہ یا ہرا پودہ اور کھا ہوا وغیرہ کھانے سے جن میں کہ کھاد اور کثیف پانی کے ذریعے اس بخار کے جراثیم لگے ہوتے ہیں۔ کثیف پانی سے بنی ہوئی برف اور کثیف دودھ کی بنی ہوئی قلعنی یا آئس کریم وغیرہ کے کھانے پینے سے بھی یہ بخار ہو جاتا ہے اور کبھی مریض کے غلیظ کپڑوں یا ہاتھوں یا بذریعہ ظروف غذائی وغیرہ اس کی چھوت دیگر اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ مریض کے بول و برازیں نیز اس کے بلغم تھوک اور رتے میں اور اس کے پھوڑوں وغیرہ کی پیپ میں اس مرض کے جراثیم موجود ہوتے ہیں جو اگر کسی نہ کسی طرح تندرست شخص کے جسم میں سرایت کر جائیں تو پھر اس کو بھی یہ بخار ہو جاتا ہے۔ کبھی مریض کے ظرف بول و براڈیاؤس کے مستعملہ حقنہ وغیرہ کو استعمال کرنے سے بھی اس بخار کی چھوت لگ جاتی ہے +

اس بخار سے شفا یاب مریضوں میں تقریباً پانچ فیصدی اشخاص ایسے ہوتے ہیں جن کے بول و برازیں مہینوں بلکہ برسوں تک اس بخار کے جراثیم خارج ہوتے رہتے ہیں ایسے لوگوں کو حامل ٹائیفائیڈ کہیں سیرم کہتے ہیں۔ ایسے اشخاص خصوصیت سے اس بخار کو پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ وہ دودھ دہی یا کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ بعض مقامات میں اس بخار کا مقامی یا وطنی ہوتا ایسے حاملان ٹائیفائیڈ کے سبب ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس بخار کا جرم جیسا کہ بیان کیا گیا زمین اور کھاد میں نہ صرف عرصہ تک زندہ رہتا ہے بلکہ نشو و نما بھی پاتا یعنی بڑھتا ہے +

ملک چین میں یہ بخار بہت کم ہوتا ہے کیونکہ اہل چین پانی کی بجائے ہمیشہ ہلکی چائے پیتے ہیں گو یا پانی کو جوش دیکر پیتے ہیں۔ وہ کچا دودھ اور کچی غذا شاذ و نادر ہی کھاتے پیتے ہیں۔ لیکن ہندوستان وغیرہ میں جہاں کہ پانی اور دودھ وغیرہ کی صفائی کا پورا انتظام نہیں ہوتا وہاں پر یہ بخار وبا پھیل کر ہزاروں جانوں کے اتلاف کا باعث ہوتا ہے +

علامات مرض۔ مدت حضانت یا مرض کے جسم میں پوشیدہ رہنے کی مدت بالادسط

۱۰ سے ۱۴ دن تک ہوتی ہے یعنی چھوت لگنے کے بالعموم دس سے چودہ روز بعد یہ مرض ظاہر ہوتا ہے لیکن کبھی یہ مدت کم از کم پانچ روز۔ اور کبھی زیادہ سے زیادہ اکہس روز تک ہوتی ہے اس عرصہ میں کبھی یہ علامات مندرجہ ذیل اور مرض سے پہلے کی علامات پیدا ہوتی ہیں کہ مریض

سُست و کابل ہوتا ہے تمام جسم میں خفیف درد محسوس ہوتا ہے خیالات کسی قدر پریشان ہوتے ہیں کبھی سپٹ میں درد ہوتا ہے اور کبھی پتلے دست آتے ہیں +

لیکن عموماً یہ بخار بے معلوم طور پر لرزہ سے شروع ہوتا ہے طبیعت سُست اور کسل ہوتی ہے بھوک کم اور پیاس زیادہ ہوتی ہے جی متلاتا ہے اور بالخصوص پیشانی میں درد ہوتا ہے اور کمبیر بھڑٹ جاتی ہے۔ دن میں غنودگی اور رات کو بیخوابی کی شکایت ہوتی ہے۔ نیند میں پریشان خواب دکھائی دیتے ہیں۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ منہ خشک ہوتا ہے کبھی دست آتے ہیں اور کبھی قبض ہوتی ہے۔ پھر ان علامات کو زیادتی ہو کر مریض صاحب فراش ہو جاتا ہے اور بخار رفتہ رفتہ تیز ہو جاتا ہے +

سہولیت بیان کے لئے اس بخار کی ہفتہ وار علامات کا بیان کیا جاتا ہے +
پہلے ہفتہ میں بخار روز بروز تیز ہوتا جاتا ہے چنانچہ ہر روز صبح کی نسبت شام کو بخار ایک یا دو ڈیڑھ درجہ تیز ہو جاتا ہے یہاں تک ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ فارن ہائیٹ کا بخار ہو جاتا ہے بعض ایک سنٹ میں ۱۱۰ دفعہ یا کبھی اس سے بھی زیادہ چلتی ہے۔ زبان میلی اور سفید سے پوشیدہ ہوتی ہے لیکن اس کی نوک اور کنارے صاف اور سرخ ہوتے ہیں۔ سپٹ پھول کر درجہ کرنے لگتا ہے خصوصاً ناف کے نیچے اور داہنے کوٹھے میں۔ عموماً قبض کی شکایت ہوتی ہے لیکن کبھی سخت یا نرم اجابت بھی ہو جاتی ہے اور کبھی پتلے دست بھی آتے ہیں۔ اس ہفتہ کے اخیر میں سینہ اور شکم پر متفرق گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے گول دانے یا نقاط نکلتے ہیں جو متفرق طور پر باہم مل کر دھبے بن جاتے ہیں یہ ہلد سے کسی قدر اونچے ہوتے ہیں۔ انہیں انگلی سے دبائیں تو غائب ہو جاتے ہیں اور دوبارہ ٹھانیں تو پھر ظاہر ہو جاتے ہیں یہ دل یا دھتے ایک وقت میں تعداد میں ۶ سے ۲۰ تک ہوتے ہیں۔ اور شکم۔ سینہ اور پشت تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ دو تین روز تک یہ دھتے ایک جگہ رہتے ہیں پھر وہاں سے غائب ہو کر دوسری جگہ نمایاں ہو جاتے ہیں اور دوران بخار میں ساتویں روز سے لیکر تیسویں روز تک ہر تیسرے چوتھے روز یہ دھتے مڑھکا کر اور نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن بعض مریضوں میں عموماً ۲۰ یا ۲۵ فیصدی مریضوں میں اور خصوصاً سیاہ فام مریضوں میں اس قسم کے دھبے بالکل پیدا ہی نہیں ہوتے۔ بخار اب تیز ہوتا ہے عموماً ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ فahren ہائیٹ تک۔ لیکن صبح کے وقت بخار ایک درجہ کم ہوتا ہے۔ پیشاب سرخ اور غلیظ ہوتا ہے۔ جلد بھی خشک

ہوتی۔ پیاس اور درد سر کی خاص طود پر شکایت ہوتی ہے اسی پہلے ہفتہ کے آخر میں تہلی بھی بڑھ جاتی ہے اور شدت بخار سے رات کو مریض کو ہڈیاں بھی ہو جاتا ہے۔

دوسرے ہفتہ میں مذکورہ بالا علامات شدید ہو جاتی ہیں یعنی ان میں ترقی ہو جاتی ہے بخار تیز ہو جاتا ہے جس میں صبح کے وقت بہت کم تخفیف ہوتی ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ افعال و ماغیہ ضعیف ہو جاتے ہیں۔ چہرہ زرد اور قدرے بھاری ہوتا ہے لیکن سفید رنگ کے مریضوں کے رخساروں پر قدرے سرخی ہوتی ہے الب خشک۔ زبان خشک اور درمیان سے نیلی مگر اس کے نوک اور کنارے قدرے سرخ ہوتے ہیں۔ چھوٹی انٹریوں کے پچھلے حصے میں جہاں غدو خشخاشیہ ہوتے ہیں۔ ان میں زخم ہو کر وہ مردار پڑ جاتے ہیں عموماً دسویں روز پیٹ بھول جاتا ہے۔ ناف کے پچھلے دائیں طرف دبائے سے درد اور گڑ گڑاہٹ ہوتی ہے جی مالش کرتا ہے اور زرد رنگ کے اور کبھی خون کی آمیزش سے سرخ رنگ کے پتلے پتلے بدبودار دست آنے لگتے ہیں۔ تہلی بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے نبض سریع دایک منٹ میں ۱۱۲ سے ۱۴۰ اور اکثر مجاوزہ وزن (ڈائی کرائٹک) یعنی ضعیف ہوتی ہے۔ دل کی آوازیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں بھینچپڑوں کے پیندے میں اجتماع خون کی علامات پائی جاتی ہیں۔ تنفس زیادہ تیز ہوتا ہے۔ ہونٹ اور چہرہ قدرے سرخ ہوتا ہے۔ رات کو ہڈیاں ہو جاتا ہے کمزوری خاص طور پر نمایاں ہوتی ہے اور مریض جلد لاغر ہو جاتا ہے۔ اسی ہفتہ کے اخیر میں انٹریوں میں جہاں زخم ہوتے ہیں وہاں سے جریان خون ہو جاتا ہے یا کسی زخم کے مقام سے انٹری چھد جاتی ہے اور پردہ صفاق میں سوزش ہو کر موت واقع ہوتی ہے۔ لیکن اگر بخار خفیف ہو تو چودھویں دن اتر جاتا ہے۔

نوٹ (د) ۲ سے ۵ فیصدی مریضوں میں انٹریوں میں سیلان خون ہو جاتا ہے اور جس قدر مریض مرتے ہیں ان میں ۵ فیصدی کی ہلاکت کا باعث یہ سیلان خون ہوتا ہے۔

جب انٹریوں میں سیلان خون ہونے لگتا ہے تو پہلے غشی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں حرارت میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات اسہال میں خون خارج ہونے سے پہلے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔

نوٹ (ب) ۲ سے ۲۵ فیصدی مریضوں میں انٹریاں چھد جاتی ہیں۔ اور جس قدر مریض مرتے ہیں ان میں سے ۲۵ سے ۳۵ فیصدی اس باعث سے ہلاک ہوتے ہیں۔

جب انٹری چھدنے لگتی ہے تو اس مقام پر پیٹ میں درد ہوتا ہے اور اس مقام پر پیٹ کی دیوار مقوی کی طرح سخت ہو جاتی ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ حرارت میں فوری کمی ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔

تیسرے ہفتے میں۔ عموماً بخار میں رفتہ رفتہ تخفیف ہونے لگتی ہے چنانچہ اول تو صبح کے وقت حرارت کم ہونے لگتی ہے پھر تین چار روز میں شام کے وقت بھی کم ہونے لگتی ہے لیکن لاغری اور کمزوری بہت ہو جاتی ہے۔ اگر اس ہفتے میں نفخ اور درد شکم بدستور رہے۔ یعنی پیٹ پھولا رہے اور دست زیادہ آنے لگیں۔ کمزوری بڑھ جائے اور ہڈیاں ہونٹوں پر علامات خراب ہوتی ہیں تب مریض کی حالت خطرناک ہوتی ہے۔ اس ہفتے میں بھی انٹریوں میں سیدان خون ہونے کا بیان ان کے چھدنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

چوتھے ہفتے میں اکثر آرام ہونا شروع ہوتا ہے یعنی بخار آہستہ آہستہ اترنے لگتا ہے اسہال موقوف ہو جاتے ہیں۔ مریض میں میٹھنے کی طاقت آ جاتی ہے۔ زبان صاف ہو جاتی ہے اور جھوک لگتی ہے۔

لیکن جب صحت ہونے والی نہیں ہوتی۔ تو مذکورہ بالا علامات میں شدت ہو جاتی ہے چنانچہ بخار تیز ہو جاتا ہے نبض جلد جلد مگر کمزور چلتی ہے۔ کان نہکتے ہیں اور بعض اوقات ہرے ہو جاتے ہیں۔ زبان خشک پھٹی ہوئی اور اس پر سیاہ رنگ کی فردرئیل (فردرئیل) جم جاتی ہے شدید ہڈیاں ہوتا ہے ہچکیاں آتی ہیں۔ مریض اس قدر نڈھال ہو جاتا ہے کہ کچھ کھاپی نہیں سکتا اور دست برابر جاری رہتے ہیں جب نہایت رومی حالت ہو جاتی ہے تو مریض کے چہرے پر سیاہی بلکہ مردنی چھا جاتی ہے۔ سماعت میں فرق آ جاتا ہے بیہوشی طاری رہتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی مریض ہولے ہولے بڑبڑانے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں نمود بخود کا پینے لگتی ہیں بول و براہ بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہے نبض بہت باریک کمزور اور تیز چلتی ہے۔ اور آخر کار دل کی حرکت بند ہو کر یا کسی اور سبب سے مریض راہی ملک۔ عدم ہو جاتا ہے۔

پانچویں اور چھٹے ہفتے میں بخار غیر منتظم طور پر ہو جاتا ہے یعنی کسی دن ہو جاتا ہے اور کسی دن نہیں۔ عموماً چالیس روز کے بعد افادہ کی صورت نظر آتی ہے اور مختلف قسم کے عوارض و متلاخ ظاہر ہوتے ہیں۔

نوٹ۔ یہ بخار کبھی دوبارہ سے بارہ بھی عود کر آیا کرتا ہے یعنی ایک حملہ کے بعد اس بخار کا دوبارہ

اور بارہ حملہ بھی ہو جایا کرتا ہے لیکن بالعموم غذا کی بد پرہیزی سے چنانچہ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ تیسرے چوتھے ہفتے میں جب بخار کو تخفیف ہونے لگتی ہے تو یہ پھر تیز ہو جاتا ہے اور کبھی آرام ہونے کے دو تین ہفتے بعد پھر بخار عود کرتا ہے +

اکثر مریضوں میں مذکورہ بالا علامات اسی طرح سے سلسلہ وار ہوتی ہیں لیکن بعض مریضوں میں ان علامات میں فرق پڑ جاتا ہے چنانچہ بعض مریضوں میں زبان بجائے خشک ہونے کے برابر تر رہتی ہے بعض کے جسم پر گلابی دانے یا دھبے نہیں نکلتے بعض میں انتڑیاں زیادہ مہلتا مرض نہیں ہوتیں اور بعض کو بجائے دست آنے کے قبض ہوتی ہے بعض کو ہڈیاں نہیں ہوتا اور اس قدر کمزوری نہیں ہوتی کہ مریض بستر پر پڑا رہے +

اقتضار۔ باعتبار حملہ بخار۔ نیز باعتبار دورہ بخار۔ ٹائیفائیڈ فیور کی یہ چند قسمیں ہیں :-
اقسام بخار باعتبار حملہ بخار۔ کبھی اس بخار کا حملہ اچانک ہوتا ہے کبھی جاڑے اور تھے سے بخار چڑھتا ہے اور جلد تیز ہو جاتا ہے اور ہڈیاں بھی جلد واقع ہو جاتا ہے۔ ایسے شدید مریضوں میں کبھی دوسرے ہفتے میں موت واقع ہو جاتی ہے یا بخار رفتہ رفتہ معمولی حالت پر آ جاتا ہے +

(۱) بعض بعض مریضوں میں حملہ بخار کے ساتھ ہی نیمونیا بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اہل مرض یعنی ٹائیفائیڈ نظر انداز ہو جاتا ہے اور یہی خیال ہوتا ہے کہ مریض کو نیمونیا ہے لیکن جب نیمونیا رفع ہو جاتا ہے اور ٹائیفائیڈ فیور کی معمولی علامات باقی رہ جاتی ہیں تو اس بخار کے ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ یا جب ایسا مریض مر جاتا ہے تو اس کی لاش کا طبی امتحان کرنے سے اس مرض کی تشخیص ہوتی ہے۔ اس قسم کے ٹائیفائیڈ کو محرقہ ربوئید (Typhoid Pneumonia) کہتے ہیں +

(۲) کبھی اس بخار میں دماغی علامات ایسی شدید ہوتی ہیں کہ محرقہ دماغی (سیری بروپائٹل فیور) کا دھوکا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں نفعی رطوبت کے امتحان سے ہی اس کی تشخیص فارقہ ہوتی ہے بعض اوقات یہ رطوبت گدلی ہوتی ہے اور اس میں ٹائیفائیڈ بخار کے جراثیم موجود ہوتے ہیں لیکن عموماً یہ صاف ہوتی ہے۔ اور جب دماغی علامات رفع ہو جاتی ہیں اور ٹائیفائیڈ بخار کی خاص علامات باقی رہ جاتی ہیں۔ تب اس بخار کا علم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کو محرقہ سرسامیہ (Meningo-Typhoid) کہتے ہیں +

(۳) کبھی کبھی اس بخار کے حملہ کے ساتھ گردوں میں شدید ورم ہو کر جریان خون ہو جاتا ہے۔
 ایسی صورت میں اس کو محرقہ کلویہ (Nephro-Typhoid) کہتے ہیں +
 اقسام بخار باعتبار دورہ بخار (۱) محرقہ سیلانی یا محرقہ دقانی (۲) ایبڈ لیٹری
 ٹائیفائیڈ Ambulatory Typhoid اس قسم کے بخار میں علامات بالعموم ایسی خفیف ہوتی
 ہیں کہ مریض زیادہ عرصہ یا تمام عرصہ بخار میں چلتا پھرتا رہتا ہے اور لیٹتا نہیں بعض ایسے
 مریض تو اچھے ہو جاتے ہیں لیکن بعض کا انجام نہایت خطرناک ہوتا ہے جبکہ دوسرے ہفتہ کے
 آخر میں علامات بخار نہایت شدید ہو جاتی ہیں۔ اور مریض مجبوراً صاحب فراش ہو جاتا ہے۔
 کبھی ایسی حالت میں آنتوں سے جریان خون ہو کر یا مٹو آنت چھد کر یا ہڈیان ہو کر یا حرکت
 قلب کے بند ہونے سے مریض جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے +

(۲) محرقہ خفیفہ (۳) ابار ٹائیفائیڈ Abortive Typhoid اس قسم میں بخار
 بالکل خفیف ہوتا ہے یا بخار معمولی طور پر چڑھتا ہے لیکن آنکھوں سے چوہو ہویں دن کے اندر
 انحطاط کو پہنچ کر اتر جاتا ہے +

محرقة بلا حرارت (۴) اسیبریل ٹائیفائیڈ Afebrile Typhoid اس عجیب
 قسم کے بخار میں مریض کو بخار یعنی حرارت نہیں ہوتی لیکن بعض دیگر علامات ہوتی ہیں۔ اس
 قسم کا بخار نہایت کمزور لوگوں کو ہوتا ہے یا ایسے لوگوں کو ہوتا ہے جو نہایت سخت محنت و مشقت
 کرتے ہیں اور مجبور و مظلوم ہوتے ہیں +

اختلافات بخار باعتبار عمر و عجز - شیرخوار بچوں میں ٹائیفائیڈ فیور شا دوناد
 ہوتا ہے لیکن بڑے بچوں کو یہ اکثر ہو جاتا ہے۔ مگر بالعموم علامات خفیف ہوتی ہیں اور بخار
 تھوڑے دن رہتا ہے اور بعض اوقات نوبتی (انٹرمیٹنٹ) ہوتا ہے یا ہر صبح اس میں
 زیادہ تخفیف ہوتی ہے (ریمیٹنٹ قسم کا) ایسے عوارضات جیسے آنت کا چھد جانا (پرنڈیک
 شن) یا جریان خون (ہیموریج) وغیرہ شا دوناد ہوتے ہیں بستر کا بولٹھے اشخاص میں بالخصوص
 جن کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ ہوتی ہے ٹائیفائیڈ بخار اکثر خطرناک ہوتا ہے۔ ان کے
 پھیپھڑوں کے پھندے میں ورم ہو کر اکثر نیومونیا (پاپوٹے ٹک نیومونیا) ہو جاتا ہے اور
 بالعموم ضعف قلب سے دوران خون مسدود ہو جاتا ہے +

حاملہ عورتوں کو جب ٹائیفائیڈ بخار ہوتا ہے تو ۵۰ سے ۷۰ فیصدی عورتوں کا

گر جاتا ہو اول تو جنین یعنی پیٹ کا بچہ ہی مرجاتا ہے لیکن اگر وہ زندہ پیدا ہو تو بعد پیدائش اس بخار سے ہلاک ہو جاتا ہے لیکن زچہ میں اس کا نتیجہ ہمیشہ خطرناک نہیں ہوتا۔

ملیریا یا بخار کے مریضوں میں ٹائیفائیڈ کا حملہ بھی اچانک ہو جاتا ہے۔ لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے لیکن ٹائیفائیڈ بخار کی شدید علامات دیر میں نمایاں ہوتی ہیں۔ لیکن شروع میں لازمی صفراوی بخار بھی اس کے بہت مشابہ ہوتا ہے (جسے دیکھو) کبھی ملیریا اور ٹائیفائیڈ بخار اکٹھے بھی ہوتے ہیں۔

پہلے شرابوں میں بھی یہ بخار اکثر خطرناک ہوتا ہے اور اگر پہلے سے مرض سیل (ٹوبیکولوسس) موجود ہو تو اس بخار کے بعد کی نقاہت میں وہ جلد ترقی کر جاتا ہے۔
ذیابیطس مریضوں میں یہ بخار شدید نہیں ہوتا۔

مدت و اختتام مرض۔ پہلے ہفتہ میں یہ بخار روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ دوسرے ہفتہ میں ایک حالت پر قائم رہتا ہے تیسرے ہفتہ میں بتدریج کم ہونے لگتا ہے اور چوتھے ہفتہ میں اترنے لگتا ہے۔ عموماً تو یہ بخار آہستہ آہستہ کم ہو کر اترتا ہے لیکن کبھی تیسرے یا چوتھے ہفتہ میں پسینہ یا دست آگریا قے ہو کر بخار یکایک اتر جاتا ہے عموماً اکیس سے تیس دن کے اندر اندر آرام ہو جاتا ہے لیکن اگر ضمناً پھیپھڑے کا کوئی مرض ہو جائے تو چالیس روز میں شفا ہوتی ہے۔ آرام ہونے کے بعد غذا وغیرہ کی بد پرہیزی سے کبھی یہ بخار عود بھی کر آتا ہے۔
عوارض و نتائج۔ اس بخار کے دوران اور نتیجہ میں کبھی کبھی کھانسی۔ ورم پسیل۔ نیمونیا یعنی پھیپھڑوں کی سوزش۔ سل۔ اسہال۔ خونی اسہال۔ باریطون یعنی پیٹ کی باریک جھلی کی سوزش۔ سوزش گردہ۔ دیوانگی اور مالغولیا وغیرہ امراض میں سے کوئی مرض ہو جایا کرتا ہے اور کبھی کبھی آنکھ یا کان میں سوزش ہو جاتی ہے۔

انجام مرض۔ اگر بخار بہت تیز ہو یعنی ۱۰۵ درجہ کا یا اس سے زیادہ ہو یا دست بہت آئیں یا انتڑی چھد جائے یعنی اس میں سوراخ ہو جائے یا پردہ صفاق میں سوزش ہو جائے یا پھیپھڑے یا دماغ مبتلائے مرض ہو جائیں یا پیشاب بند ہو جائے یا مریض نہایت نڈھال ہو جائے تو انجام عموماً خراب ہو کرتا ہے۔ اگر شروع مرض سے ہی علامات شدید ہوں یا اخیر درجہ میں بخار کا چڑھاؤ اتار بہت جلد جلد ہو تب بھی نتیجہ خراب ہی ہوتا ہے۔ موت اس بخار میں عموماً ۲۰ سے ۳۰ دن کے اندر واقع ہو کرتی ہے اور ۱۵ سے ۲۵ فیصدی مریض مر جاتے

ہیں۔ شراب خوار۔ حاملہ عورات اور ضعیف اشخاص اس مرض میں مبتلا ہو کر زیادہ تلف ہوتے ہیں لیکن بچوں میں موت کم واقع ہوتی ہے +

جب آرام ہونے والا ہوتا ہے تو اسہال اور دیگر علامات میں بتدریج تخفیف ہوتی ہے۔ اور بخار رفتہ رفتہ اتر جاتا ہے۔ چنانچہ حرارت بخار کا اس قدر اتر جائے کہ ۹۷ درجہ فارن ہائٹ سے کم نہ ہو جائے اور سینہ کے سوا گردن یا شکم وغیرہ پر خشاشی دانوں کا ٹکنا رجن کے سبب دہلی وغیرہ میں اس مرض کو موتی جھڑا اور پنجاب میں مبارکی کہتے ہیں اعمدہ علامات ہیں +

تشخیص مرض۔ اس بخار کو ورم پرودہ دماغ ریویو برکٹر میننجائیٹس، شدید مرض سل، ڈائکیٹوٹیلو نری ٹیوبیکولوسس، ذات الریہ (لوبر نیونیائیٹس، کٹارل نیونیائیٹس) اور ورم نری معدہ و امعاء (گیسٹرو انٹسٹائیل کٹار) وغیرہ امراض سے تشخیص کرتے ہیں۔ چنانچہ ورم پرودہ دماغ میں بخار اس قدر شدید نہیں ہوتا۔ مرض سل میں ابتداء ہی سے کھانسی ہوتی ہے۔ نیونیائیٹس بلغم خون آمیز خارج ہوتی ہے اور ورم نری معدہ و امعاء میں بخار کو بعض اوقات بالکل تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن اس بخار میں حرارت کا تیز ہونا کثرت سے متغصن اسہال کا آنا جلد پر گلابی رنگ کے نقاط یا دھبوں کا نمایاں ہونا وغیرہ کافی تشخیصی علامات ہیں۔ لیکن اس بخار کی کامل تشخیص مریض کے چند قطرہ خون کا خاص طریق سے امتحان کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مرض کے پہلے ہفتہ کے آخر میں مریض کے آب خون میں قوت الصافیہ پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر مریض کے آب خون (بائڈ سیرم) میں تازہ کاشت کردہ ٹائیفا ئڈ بیکسی لائی کو ڈالا جائے تو وہ باہم چپک کر چھوٹے چھوٹے گچھے بن جاتے ہیں۔ یہ اس بخار کی ایک نہایت معتبر و مستند تشخیصی علامت ہے +

علاج۔ ڈاکٹری حفظ ماتقدم چونکہ اس بخار کی چھوت مریض کے بول و براز میں ہوتی ہے اور عموماً پانی یا دودھ کے ذریعے یا کھیلوں کے ذریعے غذا میں پہنچ کر پھیلا کرتی ہے۔ اس بخار سے بچنے کے لئے نیز اس کی انسداد کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر عمل کرنا چاہئے +

(۱) جب اس قسم کا بخار کسی جگہ پیدا ہو تو وہاں صفائی کا خوب انتظام کریں خصوصاً نالیوں اور بندرو وغیرہ کی صفائی کا انتظام نہایت ضروری ہے +

(۲) پانی کو جوش دے کر پینا چاہئے اور برتنوں کے دھونے میں یا کھانا پکانے میں جہانی صرف کرنا ہو وہ بھی پاک و صاف ہو۔ برتنوں کو دھو کر کھولتے ہوئے پانی میں ڈوب لینا چاہئے +

کثیف پانی بالخصوص کثیف تالاب میں ہرگز غسل نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ کثیف اور ناپاک پانی میں نہانے سے بھی یہ بخار ہو جاتا ہے۔ تالاب یا بند پانی اور میلے پانی کی مچھلی جہاں دھوبنی کپڑے دھوتے ہوں، ہرگز نہیں کھانی چاہئے۔

(۳) دودھ کو بھی ہمیشہ جوش دیکر پیئیں۔ کچا دودھ کبھی نہیں پینا چاہئے۔

(۴) کھانے پینے کی چیزوں کو کھینوں سے بالکل محفوظ رکھیں اور بازاری کھانے پینے کی چیزوں میں بالخصوص دودھ۔ دہی۔ مٹھائی وغیرہ میں نہایت احتیاط کریں۔ برف۔

آئس کریم اور لیمونڈ نہایت معتبر کارخانے کا استعمال کریں۔

(۵) کچی سبزی ترکاری مثلاً گھیرا۔ لکڑی۔ مولی۔ گاجر۔ کچی پیاز۔ سبز کا ہو یا پودینہ وغیرہ نہ

(۶) اس بخار کے مریض کو ایک علیحدہ ہوا دار کمرے میں رکھیں اور تیمار دار کے سوا اور کسی شخص کو اس کے کمرے میں آنے جانے کی اجازت نہ دیں۔

(۷) مریض کے کمرے میں کسی قسم کا فالتوا سہا ب مثلاً فرش یا پردے یا کھونٹیاں وغیرہ نہ

ہوں۔ البتہ اگر اس کے کمرے میں بستر کے ہونے پلنگ بجائے ایک کے دو ہوں۔

تو بہتر یعنی ایک پلنگ دن کے استعمال کے لئے اور دوسرا رات کے لئے۔ اور پلنگ

کی چادر نجس ہو جائے تو اسے فوراً بدل دینا چاہئے اور اسے ۵ فیصدی والے کاربالک

لوشن میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر پھر اسے کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر ایک گھنٹہ

تک پڑا رہنے دینا چاہئے اور پھر دھوبنی سے دھوا کر کام میں لائیں۔

(۸) مریض کے جسم اور اس کے لباس و بستر کی صفائی کا بھی خوب انتظام رکھیں۔

(۹) چونکہ مریض کے بول و براز۔ اس کے تھوک بلغم۔ ناک کی رطوبت اور خون و پیپٹ وغیرہ

میں جراثیم مرض ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ فضلات نہایت زہریلے اور متعدی ہوتے

ہیں پس ان سب کو ڈس ان فیکٹ کرنا۔ دفن کرنا یا جلا دینا چاہئے۔

(۱۰) تیمار دار کو چاہئے کہ سوتی یا ایسا لباس پہنے کہ جو اگر نجس ہو جائے۔ تو فوراً بدلایا دھویا

جاسکے۔ اپنے ہاتھوں کو دو دو چار چار گھنٹے بعد ایک فی صدی طاقت کے کاربالک

لوشن سے دھولیا کرے۔ اور مریض کے کمرے میں ہرگز کوئی چیز نہ کھائے پئے۔

اور اس کے تنفس کی ہوا سے بھی بچتا رہے۔

(۱۱) مریض کو پیشاب، کسی ظرف میں اور پاخانہ (اجابت) بیٹبین یعنی خاص ظرف

براز میں کرنا چاہئے اور اس کے بول و براز کو فوراً ڈس ان فیکٹ کرنا چاہئے چنانچہ اس کے براز میں دو چند آن بچھا چڑھ یا سفیدی یا فیصدی والا کار بالک لوشن یا ایکٹیو بزار کی طاقت کا پرکلورائیڈ آف مرکری لوشن ملا کر ایک گھنٹہ بعد اس کو آبادی اور پانی دھر تالاب کنواں وغیرہ سے دور دبا دیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو براز سے تین چار گنا صرف کھولتا ہوا پانی ہی اس میں ڈال دیں۔ براز داسہال۔ پاخانہ کو بغیر ڈس ان فیکٹ کے نہیں دہونا چاہئے۔ کیونکہ اس میں جو اس بخار کے جرمرز ہوتے ہیں۔ وہ زمین میں ۹ فٹ کی گہرائی تک تقریباً ایک ماہ تک زندہ رہتے ہیں۔ پس ممکن ہے کہ وہ کسی کنوئیں وغیرہ کے پانی میں جا ملیں۔

(۱۲) دوسرے ہفتہ میں مریض کے بول میں بھی یہ جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس بول میں اس سے دو چند فیصدی طاقت کا کار بالک لوشن ملا کر ایک گھنٹہ بعد اس کو براز کے ساتھ پانی وغیرہ سے دور کسی گڑھے میں دبا دیں۔

(۱۳) رفع حاجت کے بعد روئی کو کار بالک لوشن میں غم کر کے اس سے مریض کی مفقود صاف کر دیا کریں اور پھر ایسی روئی کو جلا دینا چاہئے۔

(۱۴) مریض کے ناک اور منہ کی ملغم وغیرہ کو کسی معمولی صاف کپڑے کے چھوٹے چھوٹے رومالوں میں لیتے رہیں اور پھر انہیں جلا دیں۔

(۱۵) مریض کے کمرے میں مکھیاں ہرگز نہ آنے دیں کیونکہ وہ اس مرض کی چھوت کو پھیلاتی ہیں۔

(۱۶) اگر مریض کو ٹب میں غسل دیا جائے تو بعد از غسل اس ٹب کے پانی میں ۱۰ پونڈ کلورائیڈ آف لائٹ ڈکلوری نیٹ لائٹ ملا کر پھر اس کو نالی میں پھکوا دیں۔

(۱۷) مریض کے بیمار دار یا نرم کو چاہئے کہ وہ اس بخار کا محافظ جیکہ کرائے اور اپنے آپ کو مرض

کی چھوت سے ہر طرح محفوظ رکھے۔ بے آستین عبا (ڈوڑ آل) پہن کر اپنے لباس کو

آلائش سے محفوظ رکھے۔ اگر مریض کو غسل دینا ہو تو بڑکا پیرا ہن جس کو کار بالک لوشن سے

صاف کر سکتے ہیں پہننا بہتر ہوتا ہے۔ جب مریض کو اینما یا پچکاری کرنی ہو یا اس کے

بول و براز کے برتن کو ہاتھ لگنا ہو تو ہاتھوں پر ربڑ کے دستانے چڑھالینے چاہئیں۔

اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ٹائیفائیڈ بخار جو مریض یا اس کی متعلقہ چیزوں کو چھونے

سے ہوتا ہے۔ وہ اکثر میلے ہاتھوں سے ہی ہوا کرتا ہے۔ پس ہاتھوں کی انگلیوں کو کسی

ڈس ان فیکٹ ٹینٹ لوشن کے پھالے میں ڈبولینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اپنے ہاتھوں کو کار بالک سپ اور پانی سے خوب دھو کر پھر کار بالک لوشن میں ڈبو کر صاف کریں مریض کو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کہ مریض نے جس چیز کو استعمال کیا ہے وہ فوراً پاک و صاف (سپیرائل) کر دی جائے۔ کھانے پینے کے ظروف کو بعد از استعمال کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر پاک کیا جائے۔

(۱۸) مریض کے شفا یاب ہو چکنے کے بعد یا اس کے اس کمرے میں سے چلے جانے کے بعد اس کمرے میں باقاعدہ گندھک جلایا کر اس کو پاک و صاف کرنا چاہئے اور پھر ایک دو روز تک اسے بالکل کھلا رہنے دینا چاہئے تاکہ اس میں پاک و صاف ہوا آتی جاتی رہے بلکہ کمرے میں گندھک جلانے کے بعد اس میں سفیدی کر دینی چاہئے۔

(۱۹) جو مریض اس بخار سے شفا یاب ہو کر تندرست ہو جاتے ہیں چونکہ ان میں سے بعض کے ہرگز میں اس مرض کے جراثیم مہینوں تک خارج ہوتے رہتے ہیں اس لئے شفا یابی کے بعد برابر دو تین ماہ تک ایسے مریضوں کے بول و ہرگز میں ان بچھا چوہہ یا کار بالک لوشن یا مری لوشن وغیرہ ڈلاتے رہنا چاہئے۔

(۲۰) مریض کے لباس اور اس کے متعلقہ ظروف وغیرہ کی صفائی کے متعلق دیکھو صفحہ ۴۳۳

(۲۱) مریض کی تیمارداری کے لئے دو تیمار دار یا نرسیں ہونی چاہئیں ایک دن کے لئے اور ایک رات کے لئے۔

تلقیح واتی (یا) محافظ ٹیکہ (پروفائی لیک) وکیسی نیشن ٹائیفائیڈ وکیسین کانیکہ لگانے

سے جسم میں مصنوعی طور پر قوت مناعت یا قوت مدافعت مرض پیدا کی جاسکتی ہے یعنی اس کانیکہ لگانے سے انسان اس بخار کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یورپ کے گذشتہ جنگ عظیم میں افواج میں ایسا ٹیکہ لگانے سے تقریباً تمام ٹیکہ شدہ اشخاص اس بخار سے محفوظ رہے

پہلی مرتبہ (۰.۵۰.۵۰ تقریباً ۵۰۰ Ni) وکیسین کانیکہ لگایا جاتا ہے اور پھر کم از

کم دس روز اور زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے بعد اس سے دگنی مقدار وکیسین کانیکہ لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ مریض نے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا

ہو اور نہ ہی وہ تھکا ماندہ ہو۔ ٹیکہ لگانے کے چند گھنٹے بعد بخار کی خفیف سی علامات

پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے مریض کو آرام کرنا چاہئے۔ اور اگر ٹیکہ لگانے سے پہلے مریض

کو اس بخار کی چھوت لگ چکی ہو تو پھر ٹیکہ کرنے سے بخار کی علامات فوراً شدید پیدا ہوتی ہیں۔ اس طرح سے جو قوت مناعت (ایمونیٹی) پیدا ہوتی ہے۔ وہ مستعملہ ویکسین کی مقدار کے لحاظ سے ایک یا دو سال تک قائم رہتی ہے۔ پس ٹیکہ لگا ہوا شخص ایک دو سال تک اس بخار سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔ اگر اس بخار کی مدت حصانت کے شروع میں یا اس کے درمیان میں بھی یہ محافظ ٹیکہ لگا دیا جائے۔ تب بھی مریض حملہ بخار سے محفوظ رہتا ہے۔ انواج میں اس قسم کا محافظ ٹیکہ لگانے کے لئے سہ کرو چار کرر مخلوط ٹائیفائیڈ و پیرا ٹائیفائیڈ ویکسین بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔

علاج عمومی۔ موثر ویکسینز کے سوا تا حال اس بخار کا کوئی خاص شافی علاج معلوم نہیں ہوا صرف علامات و عوارضات کا علاج کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ تیمار واری اور عمدہ مناسب غذا سب سے پہلی ضروری باتیں ہیں۔ چنانچہ مریض کو ایک علیحدہ صاف ہوا وار کمرے میں ایک صاف اور نرم بستر پر آرام سے لٹائے رکھیں۔ کمرے کا درجہ حرارت ۶۵° ہو۔ گرمی کے موسم میں کمرے کو سرد کرنے کے لئے بردن کا دس بیس سیر کا ایک ڈالا کمرے میں ایک طرف رکھ دیں۔ سردی کے موسم میں کمرے کو ۶۵° درجہ تک گرم کریں کمرے میں لٹکانے والا چھوٹا تھرماسٹر روپے دو روپے کوئل جاتا ہے۔ پس ایسے کمرے کی دیوار پر لٹکا دیں۔ مریض کا بستر نرم اور صاف ہو۔ بستر کی چادر میں شکن نہ پڑے ہوں پلنگ زیادہ کشادہ نہ ہو۔ بہت اونچا نہ ہو اور ڈھیلا نہ ہو۔ مریض کو ایک چادر اٹھا دینی اور اس کے پاؤں پر ایک گرم چادر یا کبیل ڈال دینا کافی ہوتا ہے۔ صبح و شام شیر گرم پانی سے مریض کے جسم کو اسفنج کر دیا کریں۔ اور تاکہ اس کی کمر وغیرہ لگ نہ جائے۔ وہاں پر ذرا سی میسجی لیڈ سپرٹ مل دیا کریں یا ڈسٹنگ پاؤڈر لگا دیا کریں۔ مریض کو لیٹے لیٹے ہی طرف بول دیورے تل، اور طرف برازد (بیڈ پین) استعمال کرنا چاہئے۔ رفع حاجت کے لئے اٹھنا نہیں چاہئے۔ بہر بار رفع حاجت کے بعد چوتھوں کو اسفنج سے صاف اور خشک کر کے اُن پر زنک و سٹارج پوڈر چھڑکیں۔ ہر دفعہ غذا مثلاً دوود وغیرہ دینے کے بعد۔ بورگلیبرائیڈ سولیوشن یا سٹرین سولیوشن (ایک ڈرام بسترین چار اونس پانی میں ملا کر اس سے منہ کو صاف کر دیا کریں۔ چونکہ زیادہ عرصہ چت لیٹنے سے پھیپھروں کے پیندے میں اجتماع خون کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً مریض کا کروٹ بدل دیا

کریں۔ بزل و ہماز ہر روز حکیم یا ڈاکٹر کے دکھانے کے لئے محفوظ رکھنا چاہئے۔ معلق کو بھی چاہئے کہ وہ ہر روز مریض کے پیٹ کا ملاحظہ کرے۔ نیز اس بات کا بھی خصوصیت سے خیال رکھے کہ اگر مریض بے چین رہا ہے تو کیا اس کا پیشاب تو بن نہیں؟ ہر چار چار گھنٹے بعد مریض کا درجہ حرارت (ٹیمپریچر) اور رفتار نبض کو چارٹ پر لکھتے رہنا چاہئے +

علاج خصوصی۔ اس میں ان تین باتوں کو خاص طور پر مد نظر رکھنا جاتا ہے (۱) دفع بخار (اینٹی پائی ریکس)، ادویہ کا استعمال (۲) دفع تعفن یا قاتل جراثیم (ڈس ان فیک ٹینٹس)، ادویہ کا استعمال اور (۳) مسہلات (ایلیمنیٹووز) وغیرہ کا استعمال۔ پس ذیل میں ہم انکو علیحدہ علیحدہ ترتیب وار بیان کرتے ہیں:-

دفع بخار (اینٹی پائی ریکس) یا بخار کو کم کرنے والی اینٹی بائیرین یا اینٹی فیبرین معرق ادویہ دینی فضول ہی نہیں بلکہ مضر ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کے دینے سے پسینہ اگر بخار میں تھمڈی دیر کے لئے تخفیف ہو جاتی ہے لیکن بخار پھر تیز ہو جاتا ہے۔ پس ان کے استعمال سے بخار کو درحقیقت کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ان ادویہ کے مضعف اثر سے مریض اور کمزور ہو جاتا ہے پس رفع شدت بخار کے لئے آج کل ان دواؤں کو استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ آپ سرد سے اسفنج کرتے یا سرد غسل دیتے ہیں +

علاج آبی۔ اس بخار میں علاج آبی آج کل زیادہ مستعمل و مفید ہے۔ اس سے بخار کم ہو جاتا ہے۔ نبض کی سرعت گھٹ جاتی ہے۔ زہریلے فضلات بذریعہ ادوار خارج ہو جاتے ہیں۔ ہذیان وغیرہ میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ زخم بستری وغیرہ نہیں ہونے پاتا! ابتدائی کھانسی رفع ہو جاتی ہے۔ احمد مریض ہر طرح سے آرام محسوس کرتا ہے۔ پس شدت بخار میں شیر گرم پانی سے لیکن بالعموم سرد پانی یا برغاب سے پندرہ بیس منٹ تک اسفنج کرنا مفید ہوتا ہے۔ اور اگر بخار زیادہ شدید ہو اور مریض کو بے چینی کی شکایت ہو تو ایسی صورت میں سرد غسل دینا مفید ہوتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ایک ٹب میں صاف سرد پانی جس کا درجہ حرارت ۷۰ ف ہو، بھر کر اس میں مریض کو بٹھا کر اس کے جسم کو آہستہ آہستہ ملتا چاہئے۔ اگر اُسے جاڑا یا کپکپی معلوم ہو تو اس کی چنداں پروا نہ کریں۔ مریض کو پندرہ سے بیس منٹ تک ٹب میں رکھنا چاہئے غسل کر چکنے کے بعد مریض پر ایک صاف خشک چادر لپیٹ دیں۔ اور پھر ملنگا پر لٹا کر اُس پر ایک کبل اڑھا دیں۔ ہر تین تین یا

چار چار گھنٹے بعد جب بخار تیز ہو تو اس قسم کا سرد غسل دینا چاہئے۔ سرد غسل کے فوراً پہلے یا بعد مریض کو دو چار ڈرام (ایک تولہ) شراب و سکی یا برانڈی قدرے پانی وغیرہ میں ملا کر پلا دیا کرتے ہیں۔ اور اگر مذہب منع ہو تو بعد از غسل دودھ وغیرہ پلا دیتے ہیں۔
مانعات غسل۔ اگر مریض زیادہ کمزور ہو (گریٹ پراسٹریٹن) یا جریان خون ہو۔
 (دہمیورج) یا ورم باریطون ہو (پیری ٹائیسٹس) یا پیچی پتھرے میں ورم ہو (نیونیا) یا ران کی وریڈ میں ورم ہو (فلی بائیٹس) تو ایسی صورت میں مریض کو سرد غسل دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے سبائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔

انتباہ۔ مریض کو ایسا غسل ہو شیاریا دار یا نرس کی موجودگی میں لینا چاہئے۔
علاج دوائی جب تک یہ معلوم نہ تھا کہ طایفہ بخار و حقیقت تعفن خون (سیپٹی میا) ہے بلکہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس میں صرف آنتیں ماؤف ہوتی ہیں۔ تب تک اینٹی سپٹکائی وافع تعفن طریق علاج خاص طور پر اختیار کیا جاتا رہا۔ وافع تعفن یا قاتل جراثیم ادویہ بہر کیف تخمیر و تعفن میں تخفیف کر کے اسہال و نفخ شکم کو روکتی ہیں۔ اس قسم کی بہت سی دوائیں استعمال کی جا چکی ہیں لیکن جو بہترین و منفیہ ترین مشہور ادویہ ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔
 (۱) کلورین کونین مکسچر (۲) سلفیورس ایسڈ اور (۳) ٹرپن ٹائٹن چنانچہ ان کے بہترین نسخہ جات اور طریق استعمال کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مہلات کا اس بخار میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ البتہ شروع مرض یعنی بخار کے پہلے ہفتے میں اگر قبض ہو تو کیلول ۳ گریں سوڈا بائیکارب۔ اگرین ملا کر پانی کے ساتھ کھلائیں اور اس کے سات گھنٹے بعد گرم پانی کا اینما یعنی حقنہ کر دیں۔ تاکہ قبض رفع ہو کر پیٹ صاف ہو جائے لیکن کوئی تیز بہل ہرگز نہ دیں۔ کیونکہ اس بخار میں چھوٹی آنتوں میں مختلف مقامات پر سوزش ہوتی ہے اور آخر میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ پس تیز سہل سے ان کو نقصان پہنچتا ہے اور بعض اوقات آنت کے چھد جانے سے ناگہانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

بطور دوا کلورین کونین مکسچر کا استعمال کریں۔ اس بخار میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ اس کے استعمال سے حرارت بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ مریض کی زبان صاف ہو جاتی ہے براز کی تعفن دور ہو جاتی ہے مریض کی طاقت قائم رہتی ہے اور اس بجا رہتے ہیں نہ بخار شدید ہوتا ہے اور نہ ہڈیاں ہوتا ہے اور نہ ضعف قلب کی شکایت ہوتی ہے۔

۴ اور وہ جلد شفا یاب ہو جاتا ہے اس کے بنانے اور استعمال کرنے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

(۱) نسخہ کلورین و کونین مکسچر۔ ایک ۱۲۔ اونس دالی خالی بوتل لیڈ اس میں ۳۰ گرین پٹاسیم کلورائیڈ سفوف کر کے ڈال دیں اور اس کے اوپر ۴۰ منہم (بوند) سٹرائنگ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ڈال کر بوتل کے منہ پر مضبوط ڈاٹ لگادیں۔ پھر بوتل کو ذرا ہلا کر رکھ دیں اور اگر جلد گیس پیدا کرنی ہو تو بوتل کو دو دو چار چار منٹ بعد ہلاتے رہیں اور اگر سردی کا موسم ہو تو بوتل کو گرم پانی میں رکھیں جب اس میں کلورین گیس کے پیدا ہونے سے بوتل سبزی مائل زرد رنگ کی گیس سے بھر جائے۔ تب اس میں تھوڑا تھوڑا پانی ملا کر ہلاتے جائیں تاکہ گیس پانی میں جذب ہوتی جائے۔ جب بوتل پانی سے بھر جائے تب اس میں ۲۲ یا ۳۶ گرین کونین سلفیٹ اور ایک اونس سیرپ آف لیمین د شربت لیموں یا شربت نارنگی ملا دیں۔

نوٹ۔ بوتل میں گیس پیدا ہونے کے بعد جب اس میں پانی ملانے لگیں تو تھوڑا تھوڑا پانی ملا کر اوٹ بوتل پر ڈاٹ لگا کر اسے خوب ہلاتے جائیں تاکہ گیس پانی میں بخوبی جذب ہوتی رہے۔ اگر ایک بار ہی بوتل کو پانی سے بھریا جائے۔ تو پھر ساری پیدا شدہ گیس بجائے پانی میں جذب ہونے سے بوتل سے باہر نکل جاتی ہے۔

مقدار خوراک۔ ایک ایک اونس کی مقدار میں ہر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد دیں یعنی اگر مرض زیادہ شدید ہو تو تین تین گھنٹے بعد دیں اور اگر کم شدید ہو تو چار چار گھنٹے بعد ایک ہفتہ یہ دوا دینے کے بعد پھر چھ چھ گھنٹے بعد ایک ایک خوراک دیں۔

نوٹ۔ بچوں میں مناسبت عمر و دوا میں مثلاً تین چار برس کے بچے کو بمقدار ایک ایک ڈرام۔ پانچ سات برس کے بچے کو دو دو ڈرام اور دس بارہ برس کے بچے کو چار چار ڈرام ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے دیں۔ ادا کر یہ تیز معلوم ہو یعنی پیتے وقت گلیں اسکی خراش معلوم ہو تو اس میں تھوڑا پانی ملا لینا چاہیے اس بخار کے شروع سے اخیر تک صرف اس دوا کو دیتے رہنے سے اور غذا کا مناسب انتظام رکھنے سے اکثر بخار رفع ہو کر بالکل آرام ہو جاتا ہے۔

(۲) سلفیورس ایسڈ کے استعمال سے بھی اس بخار کے اکثر مریضوں کو فائدہ ہو جاتا ہے چنانچہ اس کو بمطابقت عمر سے ۲۰ بوند کی مقدار میں شکل مکسچر ہر چوتھے یا پانچویں گھنٹے ایک ہفتہ عشرہ تک برابر دیتے رہیں۔ اس سے بھی علامات مرض میں تخفیف ہو کر جلد شفا ہو جاتی ہے۔ بخار کے دوسرے ہفتہ میں جبکہ چھوٹی آنتوں کے غدود جاذبہ میں سوزش ہو کر

زخم پڑ جاتے ہیں تو ایسی صورت میں ٹرپن ٹائن کسچر کے دینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے
چنانچہ بعض ڈاکٹر سلینیورس ایسڈ کسچر اور بعض ٹرپن ٹائن کسچر سے ہی اس بخار کا علاج
کرتے ہیں ان دونوں کسچروں کے نسخے نمبر (۲۵) و (۲۶) آگے درج کئے گئے ہیں +
نوٹ - خفیف ختم کے بخار میں مذکورہ بالا دواؤں میں سے کسی ایک کے دینے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی
مریض کو صرف بستر میں آرام سے لٹائے رکھنا اور غذا کا مناسب انتظام رکھنا کافی ہوتا ہے۔ البتہ
ایسے مریضوں میں کلورین و کوئین کسچر بمقدار ایک ایک اونس دن میں تین بار دینا مفید تر
ہوتا ہے اور اگر بخار بہت ہی خفیف ہو تو ۲ گرین کوئین ۱ ایسڈ روکلورائید کو ۱ ایسڈ وکلورک ایسڈ
لیونیڈ دیتیزاب نمک سے بنایا ہوا ایمونید میں حل کر کے دن میں دو بار دینا کافی ہوتا ہے +

علاج عوارضات (۱) قبض - اگر قبض ہو تو ہر دوسرے روز خالی نیگرم پانی کا اینا یعنی
حقنہ کرو دیا کریں +

(۲) اسہال - اگر تھوڑے دست آتے ہوں تو انہیں بند نہیں کرنا چاہئے لیکن جب بہت
دست آتے ہوں اور مریض کمزور ہوتا جائے تو پھر ہلکے قابضات سے اُن کو بند کرنا چاہئے چنانچہ
صرف ڈوورس پاؤڈر ۵ گرین یا اس کے ساتھ کاربونیٹ آف بسمتھ ۵ گرین ملا کر دن میں دو تین بار
دینا کافی ہوتا ہے لیکن شدید اسہال کو بند کرنے کے لئے نسخہ (۲۷) کو کام میں لادیں - یا یہ حقنہ
کریں یعنی ۱۰ سے ۲۰ نم لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ آف اوپیم کو ۲ - اونس پتلے ادا روٹ یا پتلے لعاب نشاستہ
میں ملا کر اس سے اینا یعنی حقنہ کریں +

(۳) نفخ شکم - پیٹ بہت اچھ جائے اور اُس میں درد ہو تو اس کو خوب سینکیں چنانچہ کھولتے
ہوئے پانی میں فلاپس یا نمک کے ٹکڑے لے کر کنگو اور پنچر کر اُس پر چند قطرے روغن تارپین اور
ٹشکر اوپیم کے چھڑک کر اُس سے پیٹ کو سینک دیں اور یہ دوا پیٹے کو دیں - نسخہ ایسی ٹوڑوں
۲۰ گرین سرپ آرٹ شیاپی ایک اونس - ایکوا (ایڈ) اونس ۲۰ - اس میں سے ایک ایک
یا دو دو اونس دو ہر دو سرے یا تیسرے گھنٹے دیتے رہیں +
نوٹ - دوا دیتے وقت بوتل کو چند منٹ تک خوب بلانیا کریں +

(۴) سیلان خون امعاء یعنی اگر آنتوں سے خون جاری ہو یا وہ چھد جائیں یعنی ان میں
سوراخ ہو جائے جس کی پہچان یہ ہے کہ پیٹ میں اس مقام پر فوراً درد ہونے لگتا ہے حرارت
جسم یک لخت کم ہو جاتی ہے اور مریض مدھال ہو جاتا ہے وغیرہ پس ایسی صورت میں مریض

کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں اور کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں اور نہ کوئی چیز کھانے کو دیں صرف گھونٹ گھونٹ سرد پانی دیتے رہیں یا برٹ کے ٹکڑے چسائیں اور بطور دوا سولیوشن آف ایڈری نے لین کلو رائیڈ ایک ہزار تین ایک کی طاقت کا ساختہ پارک ڈیوس اینڈ کمپنی دوا - سازان بمقدار پانچ پانچ بوند قدر سے سو ڈوا ڈریس ملا کر دن میں تین بار دیں۔ یا صرف ٹنکچر اوپیم ۱۰ یا ۱۵ بوند کی مقدار میں ہر دوسرے یا تیسرے گھنٹے دو تین بار دیں۔ یا نسخہ (۲۸) دیں ورنہ دوسرے ہڈیاں اور پنجوانی میں مریض کے جسم پر سرد پانی سے اسفنج کر کے حرارت بخار کو کم کریں یا پانچ دس گرین ڈیورس پاؤڈر دیں۔ یا ٹرائیٹول۔ اگرین۔ یا کلورل امائیڈ۔ ۲۰ گرین کیچٹ میں دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

ضعف قلب دہرٹ فے لیور جبکہ حرکت قلب کمزور ہو اور غشی کا اندیشہ ہو تو سٹرکینن کی جلدی پچکاری کرنا یا کیمفر کو روغن یا اینتھرین حل کر کے اس کی پچکاری کرنا مفید ہوتا ہے۔ ایڈری نے لین سولیوشن (۱ - ۱۰۰۰) ۵ منم کی جلدی پچکاری یا ۱۰ بوند زبان پر ڈال دینا یا قدرے پانی میں ملا کر پلانا بھی مفید ہوتا ہے۔ زیادہ ضعف کی حالت میں برانڈی یا دسکی بمقدار چار ڈرام (سو اٹو) قدرے سوڈا یا پانی میں ملا کر ہر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد دیں۔ اگر مذہب مانع استعمال شراب ہو تو پھر نسخہ نمبر (۲۹) کا استعمال کریں۔

تسدد و وریدی۔ اگر ان کی ورید میں خون کے بوتھڑے سے سُدھ پڑنے کا اندیشہ ہو۔ اور درد ہو تو مریض کو بالکل آرام سے بستر میں لٹانے رکھیں۔ ٹانگ کو ہلانے نہ دیں۔ نہایت پاک و صاف ۱/۲ فیصدی سوڈیم سٹریٹ سولیوشن پانچ سے دس اونس کی وریدی پچکاری سے درد موقوف ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ سُدھ بننے نہیں پاتا۔

بول جراثیمی (بے سٹوریا) اور درم مثانہ (سٹائٹس) میں ہیکے مین۔ اگرین ایک دو گھونٹ پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین چار بار دیں۔

دما نیل (بائٹن) یعنی پھوڑے۔ اگر مریض کے جسم پر پھوڑے نکل آئیں تو ان کا مقامی علاج کریں یا مناسب ویکسین کا ٹیکہ لگائیں۔ پھوڑے کی پیپ یا خون میں چونکہ بخار کے جراثیم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس سے چھوت لگنے کا خیال رکھیں۔

نقاہت یا کمزوری۔ بخار کے بعد کی کمزوری میں مریض کو کھانے پینے میں کسی قسم کی بد پرہیزی نہ کرنے دیں اور بطور دوا چند روز تک ایک کسپری نسخہ (۳۰) دیں۔ اور

یہ ضروری ہدایات مدنظر رکھیں

- (۱) اس بات کو یاد رکھیں کہ بخار رفع ہو جانے کے بعد دو ہفتہ تک مریض کو سیال یا ہلکی طیف اور زود و اثر غذا دیتے رہیں کسی قسم کی ثقیل اور ویرہضم غذا ہرگز نہ دیں +
- (۲) بخار رفع ہو جانے کے بعد دو ہفتہ تک صبح و شام مریض کی ٹیپر کچر بھی لیتے رہیں +
- (۳) بخار رفع ہو جانے کے بعد بھی چند روز تک مریض کو بستری میں آرام سے رہنا چاہئے +
- (۴) شفا ہو جانے کے بعد محرکات مثلاً شراب وغیرہ کو کم کر کے موقوف کر دینا چاہئے +
- (۵) مرض رفع ہو جانے کے بعد مریض کو رنج و غم اور فکر و تردد سے بھی آزاد رہنا چاہئے +
- (۶) مرض کے بعد کی کمزوری میں کسی عمدہ مقام پر تبدیل آب و ہوا کرنا بہت مفید ہوتا ہے +
- (۷) اس بات کو یاد رکھیں کہ اس بخار کے بعد کی نقاہت و کمزوری میں تپ و دق کے ہو جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے جو کہ ایک لاعلاج عارضہ ہے +

غذا۔ اس مرض میں مسئلہ غذا نہایت ضروری ہے چنانچہ مریض کو نہایت لطیف اور زود و ہضم غذا بمطابق اوقات متعینہ پر دینی چاہئے کسی قسم کی ثقیل۔ نفاخ یا ویرہضم غذا ہرگز نہ دیں ورنہ وہ معده و اسعاء میں متعفن ہو کر مرض کی شدت کا باعث ہوگی +

دودھ اس مرض میں بہترین غذا ہے خصوصاً شدید حالات مرض میں۔ اسکو معین مقدار میں پاپ کر دو دو تین تین گھنٹے بعد دینا چاہئے لیکن اگر رات کو مریض سوتا ہو تو اسے جگا کر نہیں دینا چاہئے۔ شبانہ روز میں تین پائنت (دوسیر انگریزی) دودھ ایک مریض کے لئے کافی مقدار ہوتی ہے۔ دودھ میں نصف آشجور بارے و اثر یا پاپاؤ بھر دودھ میں ایک بچہ لاکم و اثر ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔ دودھ دینے کے درمیانی اوقات میں مریض کو حسب خواہش سرد پانی پلاتے رہیں۔ سوڈا و اثر اور لیونیڈ وغیرہ نہ دینے ہی بہتر ہوتے ہیں لیکن لیونیڈ جو سینا روکلو رک ایسڈ ڈیوٹ اور سرپ آف لین سے بنایا ہوا وہ دے سکتے ہیں اور چائے بھی دے سکتے ہیں لیکن اگر دودھ بخوبی ہضم نہ ہوا تو اس سے مریض کو نفع اور فراق کی شکایت ہو یا اس سے پھسکی دار اور متعفن دست آئیں تو فی اونس دودھ میں دو گرین سوڈیم سٹریٹ ملا کر دیں لیکن اگر کچھ بھی ہضم نہ ہو تو دودھ دینا موقوف کر دیں اور اسکی بجائے وہے یعنی پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی دیں۔ ایسی صورت میں آشجور میں شوربایا بخنی ملا

گرمی دے سکتے ہیں یا سادہ شوربا بھی دے سکتے ہیں لیکن کھاڑھا شوربا اور بخنی نہ دیں اور چونکہ شوربا اور بخنی نہیں ہوتی ہے اس لئے جب دست آتے ہوں یا خون آتا ہو تو یہ نہیں چاہیں بعض ڈاکٹر شدید حالت بخاریں مریض کو ذرا زیادہ اور اچھی غذا دینی بتاتے ہیں۔ مثلاً

دودھ کی کبیر زعفرانی۔ دودھ میں پھینٹے ہوئے اندر سے نیم نچت اور نیمہ شربت اندر سے بنانی یا لکھی شوربا۔ ادا ریٹ ڈال کر کھاڑھا کیا ہوا شوربا یا بخنی۔ باریک پختہ قیمہ۔ ڈبل روٹی دودھ یا شوربے میں بھگو کر اندر دلیہ وغیرہ۔ کہتے ہیں کہ اس قسم کی غذا کے دینے سے ایک توراؤٹ آنت کے پھٹنے کا اور جریان خون کا کم اندیشہ ہوتا ہے اور دوسرے بخار کا دودھ بھی جلد ختم ہو جاتا ہے لیکن میری رائے میں شدت بخار کی حالت میں چونکہ اعضائے ہضم کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کوئی غذا بخوبی ہضم نہیں ہوتی۔ صرف وہی غذا ہضم و جذب ہوتی ہو جو کہ آنتوں میں بھی سیال رہے پس مریض کو بار بار ایسی غذا دینا جس سے آنتوں پر زیادہ بوجھ پڑ نہ جائے فائدہ کے نقصان ہو یعنی نفخ یا درد شکم کی شکایت بڑھ جائے بالکل مناسب نہیں۔ بلکہ یہ نہایت ضروری بات ہے کہ مریض کی قوت ہضم کا خیال کر کے اس کو غذا دینی چاہئے۔ یعنی جس قدر وہ غذا کو ہضم کر سکتا ہو اسی قدر دینی چاہئے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے۔ دودھ بھی بعض اوقات معدہ میں جا کر پھٹ کر بڑے بڑے ٹلے بن جاتا ہے اور زخمی امعاء پر خراش کرتے ہوئے غیر سنہضیم طور پر خارج ہو جاتا ہے پس ایسی صورت میں دودھ میں سوڈیم سٹریٹ یا۔ وڈا و اثر یا لائیم و اثر ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔

پانی۔ چونکہ بخار کی حالت میں خون کی مائیت کم ہو جاتی ہے اس لئے پیاس زیادہ لگتی ہے پس مریض کو سرد پانی حسبِ ہش دینا چاہئے۔ خالی پانی کی نسبت بارے داٹر (آشوتپلا) دینا بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس میں غذائیت بھی ہوتی ہے اور اگر بخار تیز ہو تو اس میں برنس ڈال کر سرد کر کے دیں۔ اس بخار کے مریض کو ۲۴ گھنٹے میں تقریباً ۸ اونس داٹرھانی سیر پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی ہر دو گھنٹے کے بعد سے تین چار اونس دو چھٹانک پانی پینا چاہئے لیکن اس کی غذا چونکہ ساری سیال ہوتی ہے اس لئے اس کی غذا میں نصف پانی سمجھنا چاہئے پس اس قسم کی غذا ۲۴ گھنٹے میں ۴ پائنٹ تک دینی چاہئے۔

سخت مریضوں میں ایک ایک گھنٹہ بعد پانی اور سیال غذا دینی چاہئے یعنی ایک گھنٹہ بعد پانی اور دوسرے گھنٹہ بعد سیال غذا۔ پس ۲۴ گھنٹے میں ایک مریض کو دو تین پائنٹ

(دوسیر) دودھ یا اس کے برابر کوئی اور سیال غذا لیکن ساتھ ہی دو پائینڈ بارے دھڑا آتش جو دینا کافی ہوتا ہے۔ اگر وہ بخوبی مضم نہ ہو تو وہے دھڑا سے ہوئے دودھ کا پانی، بنا کر دیں جس کی ترکیب دیکھو باب ۱۰ داری میں یا نصف سیر دودھ میں ایک پیچہ بھرت آب ہیمول (ہیمول کارس) ڈال کر اس کو جوش دیں اور جب وہ پھٹ جائے تو اس کو کپڑے میں نچوڑ کر چھان لیں یا دودھ میں پانی ملا کر اس کو پیپ ٹونا مزید کر کے دیں یا تین چار دنس وہے میں ایک تازہ انڈے کی سفیدی پھینٹ کر اور اگر مریض کمزور ہو تو اس میں دو ڈرام برانڈی ملا کر دیں۔ دن بھر میں دو تین انڈوں کی سفیدی دے سکتے ہیں۔ اس بخار میں دودھ - وہے - شوربا - آتش جو وغیرہ کے علاوہ انڈے کی سفیدی کو پانی میں پھینٹ کر جس کو البیوسن داکٹر کہتے ہیں بھی دیا کرتے ہیں۔ اور تازہ عمدہ چھاچھ یا مٹھا یا دہی کا ٹوڑ دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ ذیل میں ان غذاؤں کی فہرست دی جاتی ہے کہ جو عموماً اس بخار کے مریضوں کو دی جاتی ہیں۔

(۱) دودھ (۲) دہی کا ٹوڑ یعنی مٹھا یا چھاچھ (۳) سنے ٹوچن اور دودھ (۴) بنجرس فوڈ دودھ میں پکا کر (۵) پلاز مومن دودھ میں ملا کر (۶) اگر اسہال آتے ہوں تو پلاز مومن اراروٹ اور دودھ (۷) انڈوں کی سفیدی دودھ یا وہے یا پانی میں پھینٹ کر (۸) دودھ میں لائم واٹر یا میٹھا لائم واٹر ملا کر دس بارہ حصہ دودھ میں ایک حصہ ملا کر (۹) دودھ کو پیپ ٹونا مز کر کے یعنی زود مضم بنا کر (۱۰) تازہ تیار کیا ہوا شوربا یا بخنی (۱۱) جگ سوپ یعنی بخنی دم سخت (۱۲) شوربا چوزہ مرغ اگر شوربے کو گاڑھا کرنا ہو تو اس میں قدرے آبی سنگ کلاس (سرسش ماہی) یا اراروٹ ملا دینا چاہئے (۱۳) وہے یعنی پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی (۱۴) آشجہ تنہا یا دودھ میں ملا کر (۱۵) آب فواکہ یعنی میوہ جات کا پانی مثلاً انار وانگور کانس یا پانی نچوڑ کر۔

دوران مرض میں مریض کو کسی قسم کی ثقیل غذا کھانے کو نہ دیں اور نہ ہی کسی قسم کی دلاستی بندین کی غذا مثلاً اے سینس آف چکن وغیرہ دیں مذکورہ بالا انڈی میں سے جو غذا مناسب ممکن ہو وہ استعمال کریں لیکن دوران مرض میں مریض کو کسی قسم کی بدپرہیزی نہ کرنے دیں اور جب مرض رفع ہو جائے اور تین روز تک بالکل بخار نہ چڑھے اور صرف کمزوری باقی رہ جائے تو دودھ میں ساگوا یا اراروٹ پکا کر یا پتل فرنی یا پتل کھچری شوربا بخنی اور چائے و قہودہ و کوکو وغیرہ دیں اور رفتہ رفتہ معمولی غذا پر لائیں لیکن اس بات کی نہایت احتیاط رکھیں کہ مریض کوئی سخت و ثقیل یا خشک غذا نہ کھا جائے یا چلنے پھرنے نہ لگے کیونکہ دوران مرض میں آنتوں کے اندر جہاں زخم پرہ جاتے ہیں۔ وہ مقامات ایسے

نازک ہو جاتے ہیں کہ ذرا سی بد پرہیزی سے یعنی چلنے پھرنے یا کوئی ثقیل غذا کے کھانے سے وہ پھٹ کر مرض کے عود کر آنے اور مریض کی ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں پس بخار رفع ہو جانے کے بعد کم از کم دو ہفتہ تک ہر طرح سے احتیاط رکھنی ضروری ہے *

(25) سلفیورس ایسڈ مکسچر جو بائیفائیڈ میں مفید ہے (28) ٹرین ٹائن مکسچر جو بائیفائیڈ بخاریں مفید ہے

سلفیورس ایسڈ ڈرام ۲ آئل آف ٹرین ٹائن منم ۱۰

سرپ آرن شیبائی ڈرام ۴ آئل آف یوٹے لپٹس منم ۵

ایکوا ڈیسیٹی لیٹا (ایڈ) اونس ۶ گلسرین ڈرام ۱/۲

اس میں سے بمقدار ایک ایک اونس ہر چوتھے گھنٹے دیں۔ میو سلج ایشیا ڈرام ۱/۲

بچوں کو متناسب عمر کم مقدار میں دیں * ایکوا (ایڈ) اونس ۱

فونٹ - دودھ کا اور اس دوا کا ایک گھنٹہ ایسی ایک ایک خوراک دہر چوتھے یا چھٹے گھنٹے دیں بچوں کو متناسب عمر کم مقدار میں دیں *

(27) نسخہ جو کہ اس بخار کے اسہال میں مفید ہے (28) نسخہ جو کہ اس بخار میں آنسوؤں میں خون آنے میں مفید ہے

بسموتھائی سیلی سڈاس گرین ۷ آیسڈ ٹے ٹیک گرین ۱۰

سیائل گرین ۵ ٹینکچر اوپیم منم ۱۰

پلو ایپی کاک کو گرین ۵ سپرٹ آف ٹرین ٹائن منم ۱۵

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو تین بار دیں اگر مریض ویسے نہ کھائے تو کیچٹ میں ڈال کر دیں *

فونٹ کیچٹ کو پانی میں بھگو کر جب وہ مثل بلالائی کے نرم ہو جانے تو چیمچ سے کھلا دیں *

(29) نسخہ جو بحالت متعفن قلب مفید ہے (30) نسخہ جو بخار کے بعد کی کمزوری میں مفید ہے

سپرس ایرو میٹس کس منم ۲۰ اسپرس ایٹھرسس منم ۱۵

ٹینکچر راؤ جی ٹیل منم ۵ ٹینکچر امسکائی منم ۲۰

ٹینکچر رائے ونڈی ٹولی منم ۲۰ ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں * ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں *

کونین ہائیڈروکلور گرین ۲ آیسڈ ٹائٹرو ہائیڈروکلور ٹول منم ۵

ٹینکچر نکسوامیکسی منم ۴ ٹینکچر کارمی نے ٹوی منم ۱۰

ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اونس ۱ ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں *

باجدار غذا دیں *

علاج طبی مسرقہ لطینی

چونکہ اطباء یونانی نے تپ دہوی کی دو قسمیں لکھی ہیں۔ تپ نوخس اور مطبقہ۔ سو نوخس وہ تپ دہوی ہے کہ جس سے خون میں گرمی اور غلیان آجاوے مگر عفونت واقع نہ ہو اور مطبقہ وہ ہے کہ جس سے خون داخل عروق میں عفونت آجائے۔ اس کی بہ اعتبار کیفیات عارضہ کی پھرتیں صورتیں ہیں۔ ایک وہ کہ جس کے عوارض ابتدا میں خفیف ہوں اور پھر ساعت بسات اُن کو ترقی و تزايد ہو یہاں تک کہ وہ منتہی بہ علامات رقیہ ہوں۔ ایسے تپ کو مطبقہ متزائدہ کہتے ہیں اور اُسے ڈاکٹری میں ٹائیفس فیور کہتے ہیں۔ دوسرے وہ کہ جس کے عوارض کی شدت بتدریج کم ہوتی جائے اُسے مطبقہ متناقصہ کہتے ہیں۔ اسی کو ڈاکٹری میں ٹائیفائڈ فیور کہتے ہیں۔ تیسرے وہ کہ بخار شروع سے آخر تک ایک ہی حال پر رہے اُسے مطبقہ متساویہ کہتے ہیں۔ چونکہ اطباء یونانی نے جمعی مطبقہ کی صرف تین مختلف حالتیں مانی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی حیثیت خود مختلف تپ قرار نہیں دیا۔ اس لئے انہوں نے اُن کا علاج بھی ایک ہی طریق پر بیان کیا ہے مگر تحقیقات جدیدہ سے یہ دونوں تپ یعنی مطبقہ متزائدہ اور مطبقہ متناقصہ بہ حیثیت خود علیحدہ علیحدہ تپ قرار دئے گئے ہیں جن کی سمیت دسرایت و عوارض و بھران میں فرق ہے چنانچہ مطبقہ متزائدہ کی سمیت بذریعہ تنفس و پسینے کے لگ جاتی ہے اور مطبقہ متناقصہ کی بذریعہ کھلنے پینے کی اشیائے کے خصوصاً بذریعہ پانی و دودھ مطبقہ متزائدہ میں مریض کو شدید ہڈیاں ہو جاتا ہے اور اس کا بھران چودھویں روز ہوتا ہے مگر مطبقہ متناقصہ میں مریض کی آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں اور اُس کو متعفن دست آتے ہیں اور بھران عموماً اکیسویں روز ہوتا ہے +

ڈاکٹری میں بھی بگرجہ دونوں تپوں کا طریق علاج قریب قریب یکساں ہے مگر صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک تو یہ کہ متزائدہ میں دوائے مسہلہ دیتے ہیں مگر متناقصہ میں نہیں دیتے۔ دوسرے یہ کہ متناقصہ میں اسہال وغیرہ بند کرنے کے لئے قابضات استعمال کرتے ہیں خصوصاً ایون اور وہ بھی بعض وقت بہت زیادہ مقدار میں مگر متزائدہ میں قابضات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر یہ ضروری ہے کہ دونوں تپوں میں مریض کی طاقت کا بہت خیال رکھا جائے تاکہ وہ کمزور نہ ہو جائے اور مقابلہ مرض بخوبی کر سکے +

بطریق علاج اطمینان یونانی حمی مطبقہ میں شرع بخار میں فصد کرنا نہایت مفید مانا ہے۔
 بلکہ اکثر اطباء نے فصد لینے کی بہت تاکید کی ہے اور قوی المزاج اشخاص میں تو اس قدر خون
 نکالنے کی تاکید کی ہے کہ مریض کو غش آجائے۔ ایسا ہی سہل کو بھی ضروری اور مفید مانا ہے مگر
 تحقیقات جدیدہ سے جیسا کہ مذکور ہوا دونوں قسم کے تپوں میں مریض کی طاقت کو بحال رکھنا
 نہایت ضروری ہے اس لئے فصد سے نقصان متصور ہے چنانچہ متاخرین اطباء یونانی بھی
 شروع بخار سے چوتھے دن بعد فصد لینا افضل خیال نہیں کرتے۔ رہا سہل کا دینا سو جیسا کہ
 مشرح بیان کیا جا چکا ہے نیز سہل متناسقہ میں مضر ہے اور باقی علاج ہر دو تپوں کا قریب
 قریب ایک ہی سا ہے چنانچہ :-

۵۵۲

حفظ ما تقدم۔ ان تمام احتیاطوں کو جو کہ اس بخار کے حفظ ما تقدم علاج ڈاکٹری میں صفحہ
 پر تحریر کر چکے ہیں مد نظر رکھیں جب یہ بخار کہیں پیدا ہو تو پانی و دودھ اور دیگر کھانے پینے
 کی چیزوں کے متعلق کمال احتیاط کریں۔ مکانات کو صاف رکھیں۔ مکان میں اگر کی بنیاں
 جلانا یا آلو بان یا عود یا صندل یا لندریا غنبر یا کافور یا میچہ یا قنفل وغیرہ کی دھوئی دینا مفید ہوتا ہے
 بانی میں سرکہ (خصوصاً خوشبودار سرکہ) اور گلاب ملا کر اس کو دیواروں اور فرش پر چھڑکنا مفید
 ہوتا ہے۔ ترنج و نارنج و لیموں کا سونگھنا اور کمرے میں ان کے پتوں کا فرش کرنا نافع ہوتا
 ہے۔ غذا میں ترشی خصوصاً سرکہ و پیاز کا اضافہ مفید ہوتا ہے۔ گوشت میں آلو بخارا یا زرشک
 یا سماق وغیرہ ڈلو کر پکوائیں۔ تاکہ وہ کسی قدر ترش ہو جائے اور بطور دوائے محافظ (۱) تر یا ق
 افاعی بقدر ایک ماشہ ہر روز یا ہر دو سرے روز کھانا نہایت مفید ہے یا (۲) زہرہ خطائی
 بقدر ایک رنی گلاب و بید مشک میں گھس کر اور اس میں قدرے شربت انار ملا کر پینا
 یا (۳) نابیل دریائی دو چاول گلاب میں گھس کر ہر صبح پینا مفید ہے +

علاج ثانی۔ مریض کو ایک علیحدہ۔ فراخ سرو اور ہوا دار کمرے میں رکھیں اور برگ
 ترنج و لیموے کا غذی و سبب و ریحان و پودینہ و بید مشک و بید سادہ و گل نیلو فر تازہ و گل
 چاندنی وغیرہ میں سے جو ممکن ہو وہ مریض کے بستر کے آس پاس رکھیں۔ مریض کو زمین
 پر نہ لٹائیں بلکہ اس کی چار پائی زمین سے اونچی ہو تو بہتر اور گھنٹہ گھنٹہ بعد کمرے میں عرق
 بید مشک و گلاب چھڑکتے رہیں۔ تیماردار کبھی کبھی عطر خس یا چنبیلی سونگھتا و لگاتا رہے +
 اگر مریض قوی ہو اور مرض کو شروع ہوئے چار روز سے زیادہ نہ ہوئے ہوں تو بوقت صبح

باسلیق یا کھل کی فصد کرانے سے اور حسب قوت مریض خون نکلوانے سے بقول و تجربہ و اطباء
مقدمین اکثر فائدہ ہوتا ہے لیکن اگر مریض کمزور ہو یا مرض کو شروع ہوئے چار دن سے
نیا دہ ہو گئے ہوں تو پھر فصد لینا جائز نہیں ۛ

اگر فصد لی جائے تو چند ساعت بعد از فصد ورنہ صبح و شام دو روز تک یہ نسخہ پلائیں۔
نسخہ (۱) مغز تخم خیارین ۱ کاسنی۔ زرشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ تخم کاموے ماشہ۔ آلو بخارا ۷ عدد۔
ان سب دواؤں کا گلاب و کیوڑہ و عرق کاسنی ہر ایک ۴ تولہ میں شیرہ نکال کر یعنی ان ادویہ
کو عرقیات میں پسکر اور اس میں شربت عناب و شربت صندل ہر ایک ۵ تولہ ملا کر پلائیں
اگر قبض ہو تو یہ نسخہ دے کر اسے رفع کریں۔ نسخہ مسہل خفیف (۲) گل سرخ۔ گل بنفشہ ہر
ایک ۴ ماشہ۔ تمر ہندی و ترنجبین ہر ایک ۳ تولہ عناب ۹ دانہ۔ ان سب ادویہ کو عرق بید سبادہ
عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ۔ عرق گاؤزبان ہر ایک ۳ تولہ۔ عرق کمو۔ عرق کاسنی۔ عرق شاہترہ
گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں بھگو کر اور مل چھان کر اور اس میں گلقد ۳ تولہ یا خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ مل کر
اور پھر صاف کر کے پلائیں۔ بعدہ چند روز تک ہر صبح یہ نسخہ دیں ۛ

نسخہ (۳) قرص طباشیر کافوری یا قرص طباشیر کافوری لولوی بمقدار ۳ ماشہ۔ رُب انار ترش
ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ اور اوپر سے مغز تخم خیارین۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ تخم کاسنی
زرشک ہر ایک ۹ ماشہ۔ تخم کاموے ماشہ۔ آلو بخارا ۷ دانہ۔ ان سب کا گلاب و عرق بید
عرق بید مشک و عرق نیلوفر ہر ایک ۴ تولہ میں شیرہ نکال کر اور اس میں شربت نیلوفر و شربت
لیموں ہر ایک ۲ تولہ ڈال کر پلائیں اور تیسرے پہر کو افشردہ انارین دیکھٹے میٹھے اناروں کا
پنچوڑا ۱۰ تولہ۔ اس میں شربت صندل ترش یا شربت سیب لیمونی ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یا
چند روز تک صبح کے وقت یہ نسخہ دیں ۛ

نسخہ (۴) زہر مرہ خطائی ایک ماشہ گلاب میں گھس کر۔ طباشیر سفید ایک ماشہ باریک
پیس کر اور ان دونوں کو شربت سیب ۲ تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے مغز تخم
خیارین و مغز تخم کدوئے شیریں ہر ایک ۹ ماشہ کا شیرہ اور ۲۷ بدانہ واسطیغول ہر ایک ۳
ماشہ کا لعاب۔ عرق بہار لیموئے کاغذی ۴ تولہ۔ عرق گاؤزبان۔ عرق بید مشک ہر ایک
۴ تولہ میں نکال کر اور اس میں شربت سیب یا شربت بہ ۳ تولہ ملا کر اور تخم فرنج مشک
۷ ماشہ داخل کر کے پلائیں۔ اور ہر روز تیسرے پہر کو افشردہ انارین۔ اتولہ یا افشردہ فالہ

۱۔ تولہ میں شربت سیب لیونی یا شربت صندل ٹرش ۲ تولہ ملا کر پلائیں +
 رفع حرارت شدید کے لئے۔ مریض کے بستر کے نیچے تازہ برگ بید یا برگ
 کدو فرش کریں۔ اور انہیں بدلتے رہیں۔ سبز کدو ٹرٹی اس کے کمرے میں لٹکائیں۔ اور
 چند ایک سیب اُس کے کمرے میں رکھیں اور سرد پانی کے برتن بھر کر اُس کے کمرے میں
 رکھیں جس کا بتا ہوا پنکھا کریں۔ یا کم از کم پنکھے پر گلاب چھڑک کر اُسے پنکھا کریں +
 رفع تشنگی کے لئے۔ آب سرد جس قدر مریض پینا چاہے اُسے پلاتے رہیں یا آب
 ہندوانہ یا آب کدوئے مشوی رکدو کو مٹی لگا کر اور اُسے تنور میں پکا کر پھر اُس کا پانی نکال
 لیتے ہیں اس میں کجنبین ملا کر یا آب کاسنی میں کجنبین ملا کر پلائیں لیکن صاف اور سرد پانی حسب
 خواہش مریض اُسے ضرور پلائیں کبھی افشردہ انارین یا افشردہ لیمل یا افشردہ فالسہ میں
 شربت صندل و عرق بہار نارنج و عرق گاوزبان ملا کر پلانا بھی رفع تشنگی کے لئے بہت مفید ہے
 اسہال۔ وست۔ اگر اسہال زیادہ آتے ہوں تو یہ نسخہ دیں۔ نسخہ سفوف قابض
 (۱) طباشیر سفید۔ حب الّاس۔ گلنار فارسی۔ کثیرا۔ صمغ عربی۔ تخم خرفہ۔ سماق منقّی۔ پوست
 بیرون پستہ۔ گل ارمنی۔ پوست پرچ انجبار۔ صندل سفید۔ بگلاب سودہ۔ کربائے شمع ہر ایک ماشہ
 طر اثبت شیریں ۶ ماشہ۔ سب ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور اس میں سے بمقدار
 ۳ ماشہ صبح و شام شربت انجبار یا شربت ۲ تولہ میں ملا کر چٹائیں یا یہ نسخہ دیں۔ نسخہ (۲) گل
 قبرسی۔ گلنار۔ تخم خرفہ بریان۔ تخم حاض ہر ایک ایک تولہ۔ گل سرخ۔ نشاستہ۔ طر اثبت ۱۰ ملانچون
 حب الّاس۔ شادنج مغول ہر ایک ۶ ماشہ۔ کندر ۳ ماشہ۔ افیون خالص ڈیڑھ ماشہ۔ سب
 ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ایک ایک ماشہ صبح و شام رُب
 یہ ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں یا فرض خشخاش کا استعمال کریں۔ اور اگر حرارت زیادہ ہو تو قرص
 کافور قابض ۳ ماشہ ہمراہ شربت سیب ۲ تولہ کھلائیں +
 تشنگی و ہن وزبان کو دور کرنے کے لئے منہ میں آلو بخارا رکھیں یا لعاب اسپغول
 میں پارچہ کتان تر کر کے اس سے زبان کو صاف کرتے رہیں یا اسپغول یا بہدانہ کی پوٹلی
 پانی میں تر کر کے اس کو لبوں پر پھراتے رہیں اور چوس کر تھوکتے رہیں اور سرکہ و گلاب قند
 پانی میں ملا کر اس سے شبانہ روز میں چند بار کلی کریں +
 در و سمر۔ دفع در و سمر کے لئے صندل سفید۔ کاہو۔ کشنیز اور گل ارمنی ہر ایک ماشہ

گلاب میں گھس پیسکر پیشانی اور سر پر مناد کریں یا صندل سفید کو گلاب میں گھسکر پیشانی پر لپیپ کریں +
 رفع بخوابی کے لئے - شربت خشخاش ۳ تولہ گرم پانی میں حل کر کے پلائیں اور روغن کاہو
 روغن خشخاش اور کدو ہر ایک ایک تولہ ملا کر اس میں سے ایک تائی لیکر چند یا پراہستہ آہستہ ملیں +
 پیش قلب - رفع پیش قلب کے لئے - گلاب میں صندل و کانوگھس کر یا صرف صندل کو
 گلاب میں گھسکا اور اس میں باریک کپڑا تکر کے اس کو سینہ پر رکھیں یا کوئی سرد و تلخہ سنگھائیں +
 ضعف قلب - رفع ضعف قلب کے لئے - دواء المسک بار و عنبری بمقدار ۳ ماشہ ہمراہ
 عرق کافور زبان دیں سخت ضعف کی حالت میں یعنی جبکہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں تو دواء المسک
 حار یا مشرودیطوس یا تریاق فاروق بمقدار ایک ماشہ ہمراہ شراب انگور یا ہمراہ عرق کافور زبان دیں +
 غذائے مریض - مریض کو زیادہ بھوکا پیاسا ہرگز نہ رکھیں - سرد پانی اور کم کم غذا ضرور دیتے
 رہیں پس اسٹجور سادہ یا اُس میں تاب انار شیریں ملا کر دیں - اگر مریض کمزور ہو گیا ہو تو اسٹجور میں شوریہ
 پھوزہ مرغ ملا کر دیں یا شوربا میں آلو بخارا یا زرشک ڈال کر اور اسے ترش کر کے دیں - سادہ حیرہ
 پتلا سا گودانہ بھی دے سکتے ہیں - بخار رفع ہو جانے کے بعد خشک چاول مریائے نمہندی
 کے ساتھ دیں اور مریض کو رفتہ رفتہ معمولی غذا پر لائیں +

بخار مثل محرقہ اسہالی

اردو نام: موتی جھڑا مبارکی
 عربی نام: حُمَّى مُشَابِهَةٌ لِمُحْرِقَةِ الْبَطْنِيَّةِ
 انگریزی نام: Paratyphoid Fever

نوٹ - ہندوستان میں اسکو موتی جھڑا اور پنجاب میں مبارکی کہتے ہیں - دیکھو آخیں علاج طبی کا نوٹ
 تحریر لیت - یہ بھی ایک قسم کا متعدی میعادہ بخار ہے جو کہ ٹائیفائیڈ فیور کے بہت مشابہ
 ہوتا ہے لیکن اس میں ٹائیفائیڈ فیور کی طرح نہ تو تغاغل و تبدل (دوبدل ری ایکشن)
 ہوتی ہے - اور نہ ہی امعاء کے غدود خشخاشیہ (پائیرز پیچرز) میں زخم ہوتے ہیں - نیز اس بخار
 کی مدت بھی ایک یا دو ہفتہ تک ہوتی ہے +

اسباب - اس بخار کا باعث ایک خاص قسم کا جرم ہے جس کو اصطلاح میں پیرا
 کولن بیسیلس (Paracolon Bacillus) یعنی مشابہ جرثومہ قولونیہ کہتے ہیں -
 یہ بخار جو تین چار قسم کا ہوتا ہے مثل ٹائیفائیڈ فیور (محرقہ اسہالی) کے عالمگیر ہے - یعنی

ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ لیکن مختلف ممالک اور مختلف آب و ہوا میں اس کے پھیلنے کا طریق مختلف ہوتا ہے چنانچہ پیرائٹیفائیڈ (A سے) قسم کا بخار ہندوستان میں عام ہے۔ اور جنگ عظیم کے تجربہ سے تو اس امر کا شبہ ہوتا تھا کہ شاید یہ بخار ہندوستان میں مقامی یا دیہاتی ہے۔ اگرچہ علاقہ بحر روم نیز شاید فرانس اور جرمنی میں یہ غیر معروف ہے لیکن ممالک یورپ میں پیرائٹیفائیڈ (بی B) قسم کا بخار عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اور پیرائٹیفائیڈ (سی C) قسم کا بخار ریاستہائے بلقان میں پایا جاتا ہے اور اغلب ہے کہ اس کے دیگر قسم بھی ہوں۔ پیرائٹیفائیڈ (ڈی D) قسم کا بخار شاؤدنا اور پایا جاتا ہے +

یہ بخار اگرچہ ہر موسم ہر ملک اور ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر یہ گرم ممالک میں اور گرم موسم اور شروع موسم خزاں میں ہوا کرتا ہے۔ معمولی حالات میں اُناٹ و ذکور یعنی مرد و عورت اس میں دونوں برابر مبتلا ہوتے ہیں +

یہ بخار بھی مثل ٹائیفائیڈ بخار کے پھیلتا ہے۔ اس کا ابتدائی مصدر اس بخار کا مریض یا اس کے جراثیم کا حامل دیکر تر ہوتا ہے۔ یعنی اس بخار کے مریض کے بول و براز وغیرہ سے جس میں کہ اس بخار کے جراثیم ہوتے ہیں یہ بخار پھیلتا ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار کی طرح اس بخار کی چھوٹ بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ کھانے پینے کی چیزوں وغیرہ کے ذریعے لگ جاتی ہے + علامات۔ اگرچہ اس بخار کی علامات ٹائیفائیڈ بخار کی علامات سے بہت مشابہ ہوتی ہیں اور عملاً دونوں میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہ عام خیال بلکہ یقین ہے کہ پیرائٹیفائیڈ بخار۔ ٹائیفائیڈ بخار کی نسبت خفیف ہوتا ہے نیز اس کا عرصہ بھی قلیل ہوتا ہے یعنی یہ اس کی نسبت کم عرصہ تک رہتا ہے اور یہ کلی طور پر صحیح بھی ہے لیکن شاؤدنا اور اس کے خلاف بھی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اس بخار کی علامات شدید مخزش زہر دہن پائیزنگ Tomaine Poisoning کے مشابہ ہوتی ہیں +

اس بخار میں تعفن خون کی مدت کم ہوتی ہے۔ ایک ہفتہ سے زائد شاؤدنا ہی ہوتی ہے اس لئے بخار کے تین دن بعد ہی تشخیص کے لئے خون کا امتحان کر سکتے ہیں۔ ٹائیفائیڈ بخار کی طرح اس بخار کے جراثیم بھی مریض کے خون۔ بلغم۔ بھتوک۔ بول و براز اور پیپ۔ پیرو میں پائے جاتے ہیں +

مدت حصانت۔ اس بخار کی مدت حصانت یعنی اس کے جراثیم کی جسم میں غیر

محسوس طور پر نشہ و نواپانے کی مدت ۹ سے ۱۵ دن تک ہوتی ہے۔ لیکن کبھی کم بھی ہوتی ہے۔
 حملہ بخار۔ اس بخار کا حملہ اکثر نامعلوم طور پر لیکن کبھی اچانک ہوا کرتا ہے۔ حملہ
 بخار کی علامات ویسی ہی ہوتی ہیں جیسی کہ ٹائیفائیڈ بخار کی۔ لیکن اس کی نسبت
 اس کا حملہ اکثر اچانک ہوتا ہے۔ اکثر لرزے اور تھکے سے بخار شروع ہوتا ہے۔ بعض
 اوقات دست و قے آتے ہیں۔ ابتداء میں محرقة اسہالی (ٹائیفائیڈ) ورم زائدہ (ڈائینٹری
 سائٹس) سرسام (فے نچائٹس)، یا ذات الریہ (نیونیا) سے اس بخار کا اشتباہ ہوتا
 ہے۔ کبھی پہلے چند ہفتے تک دست آتے رہتے ہیں اور پھر بخار ہوتا ہے اور کبھی یہ
 زحیر یعنی مرض پیش کے مشابہ ہوتا ہے۔

ٹائیفائیڈ کی نسبت یہ بخار جلد انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ یہ تیسرے یا چوتھے
 دن انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اول تو مریض پہلے ہی صاحب فراش ہوتا ہے۔ درنہ اب
 تو ضرور صاحب فراش ہو جاتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ مریض پڑ مروہ ہوتا ہے۔
 تلی کسی قدر بڑھی ہوتی اور ہاتھ لگانے سے درد کرتی ہے۔ اور جگر بھی کسی قدر بڑھا
 ہوا ہوتا ہے۔ مرارہ بھی اگر اس میں ورم ہو تو درد کرتا ہے۔ پیٹ بھی کسی قدر پھولا ہوا
 ہوتا ہے کبھی شروع میں دست آتے ہیں۔ لیکن اکثر قبض ہوتی ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار
 کی نسبت اس بخار میں پسینہ زیادہ آتا ہے اور گونا گون و چھاتی وغیرہ پر چند چھوٹے
 چھوٹے خشخاشی یا مرواریدی سفید رنگ کے گرمی والے نکل آتے ہیں۔ جس سبب
 سے اس کو ہندوستان میں موتی جھرا اور پنجاب میں مبار کی کہتے ہیں۔ جسم پر گلابی
 رنگ کے دھتے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بعض مریضوں میں زیادہ ہوتے ہیں اور
 بالعموم پہلے ہفتے کے اختتام پر ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اور کبھی بخار رفع ہونے کے بعد بھی
 نکلتے رہتے ہیں۔ پھیپھڑے کے عوارضات خفیف ہوتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کھانسی یا
 نیونیا ہو جاتا ہے۔ زیادہ شدید مریضوں میں توسع القلب یا عذب القلب (ڈائٹائٹس)
 آندی ہارٹ، کی علامات پائی جاتی ہیں۔ شاذ و نادر بعض مریضوں میں ردی علامات بھی
 پیدا ہو جاتی ہیں۔ ٹائیفائیڈ بخار کی نسبت اس بخار کی مدت یعنی عرصہ کم ہوتا ہے دو ہفتے میں
 اور بعض اوقات اس سے پہلے ہی بخار جلد کم ہو کر اتر جاتا ہے۔ ٹائیفائیڈ بخار کی طرح
 اس بخار میں نبض زیادہ کمزور نہیں ہوتی۔ اور اس کی طرح یہ بخار بھی دوبارہ سہ بارہ عود

کرتا ہے ۔

عوارضات : ٹائیفائیڈ فیور کی نسبت اس بخار میں آنتوں سے جریان خون کم واقع ہوتا ہے اور اگر ہو بھی تو خفیف ہوتا ہے ۔ اور آنت میں سورخ تو شاذ ہی ہوتا ہے ۔ ران وغیرہ کی ورید میں کبھی سڈہ پڑ کر ورم اور درد کی شکایت ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی براکونیمونیا بھی ہو جاتا ہے ۔ ورم مرارہ ہو کر یرقان بھی ہو جایا کرتا ہے ۔ بول جراثیمی ربے سڈوریا ، ورم مسٹانہ ، سسٹائٹس ، ورم حوض گردہ (پانی لائٹس) اور ورم خصیہ (آرکائٹس) کی شکایت بھی ہو جاتی ہے ۔ کبھی جنرہ میں زخم ہو جاتا ہے ۔ کبھی کان کے نیچے کا غدود متورم ہو جاتا ہے رکن پیر (پیرائٹس) اور کبھی ورم باریلون (پیری ٹونائٹس) کی شکایت ہو جاتی ہے ۔

تشخیص : ٹائیفائیڈ فیور وغیرہ سے نیز اس بخار کی مختلف اقسام کی صحیح تشخیص مریض کے خون کا خرد بینی و جراثیمی امتحان کرنے سے ہی ہو سکتی ہے ۔

انجام مرض : ٹائیفائیڈ کی نسبت اس بخار کا انجام بہتر ہوتا ہے ۔ موت اس بخار میں بھی خاصکرا آنتوں سے جریان خون ۔ یا آنت کے چھد جانے سے یا نیمونیا اور قسم خون سے واقع ہو کرتی ہے ۔

علاج ڈاکٹری : جو علاج کہ ٹائیفائیڈ فیور یعنی محرقہ اسہالی میں بیان کیا گیا ۔ وہی علاج اس بخار میں بھی مفید ہے ۔ پس اُسے دیکھیں ۔

علاج طبی : جو علاج کہ محرقہ اسہالی میں بیان کیا گیا ۔ وہی علاج اس میں بھی مفید ہے ۔ پس اُسے دیکھیں ۔ لیکن چونکہ ہندوستان میں اس مرض کو موتی جھڑا اور پنجاب میں مبارکی کہتے ہیں ۔ اس لئے اس کی حقیقت کو بھی ذیل کے نوٹ میں تحریر کر دیا جاتا ہے اور موتی جھڑا کا علاج خالص بھی تحریر کر دیا جاتا ہے جو کہ دہلی اور ہندوستان میں عام طور پر کیا جاتا ہے ۔

علاج موتی جھڑا (۱) نسخہ خمیرہ مروارید ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ عناب ۔ عرق گاوزبلن ۱۲ تولہ میں نکال کر مشربت بزوری ۴ تولہ ملا کر اور خاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر پلاٹیں یا یہ نسخہ دیں (۲) نسخہ گل بنفشہ ۷ ماشہ ۔ عناب ۵ عدد ۔ موہر منقہ ۹ عدد ۔ انجیر زرد ۳ عدد ۔ خاکشی ۷ ماشہ ۔ سب ادویہ کو سوا پائے پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور مشربت عناب ۳ تولہ ملا کر پلائیں ۔

نوٹ۔ چونکہ اس بخار میں پانچویں چھٹے روز چھاتی اور گردن وغیرہ پر دانہ خشتاش یا مروارید کی مانند چند چھوٹے چھوٹے سفید دانے نکل آتے ہیں۔ اس لئے ہندوستان میں اس مرض یعنی اس بخار کو موتی جھڑا اور پنجاب میں مبارکی کہتے ہیں۔ اور اس کو چچک کے اقسام محمودہ میں سے خیال کرتے ہیں۔ اسی لئے پنجاب میں اس کو مبارکی کہتے ہیں +

فائدہ ۵۔ اکیر اعظم جلد چارم صفحہ ۲۳۹ سطر ۲۰ انواع جذری یعنی اقسام چچک میں بعض اطباء متاخرین کے قول سے جذری یعنی چچک یا سیتلا کی یہ اور چار قسمیں لکھی ہیں +

(۱) جذری زرنجیہ جس کو ہندی میں مُسَل سیتلا کہتے ہیں اور (۲) جذری شوکیہ جس کو ہندی میں کانٹیہ سیتلا کہتے ہیں۔ اس میں گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے جلد سے ابھرتے ہوئے ہوتے ہیں جو ہاتھ لگانے سے چھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ ان میں رطوبت یا پانی نہیں بھرتا اور نہ ہی ان پر کھرنڈ آتے ہیں۔ بلکہ یہ خود بخود تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ تپوں کے اواخر میں اکثر تپ کے چودھویں روز نکلا کرتے ہیں۔ اور یہ اقسام بد میں سے ہیں۔ لیکن جو اقسام بہتر ہیں ان کو (۳) جذری خشتاشیہ یعنی خشتاشی سیتلا اور (۴) جذری مرواریدیہ یعنی موتی جھڑا کہتے ہیں ان میں بھی نہ تو رطوبت یا پانی بھرتا ہے اور نہ ان پر کھرنڈ آتے ہیں۔ اور خود بخود تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بھی بعض لازمی بخاروں میں کبھی جلد اور کبھی دیر میں نکلا کرتی ہیں +

جذری کے مذکورہ بالا اقسام کے معین کرنے میں اطباء متاخرین کو اشتباہ ہوا ہے۔ جذری شوکیہ درحقیقت وہ گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے گول دانے یا نقاط ہیں جو محرقة بطنی نیز اس بخار کے پہلے ہفتہ کے آخر میں سینہ و شکم پر متفرق طور پر نکل کر اور باہم مل کر دھتے بن جاتے ہیں۔ یہ جلد سے کسی قدر اونچے ہوتے ہیں۔ اور دوران محرقة بطنی میں ساتویں روز سے لے کر تیسویں روز تک ہر تیسرے چوتھے روز یہ دھتے مر جھا کر اور نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں (دیکھو علامات ٹائیفائیڈ فیور یا محرقة بطنی)

اور جلدی خشتاشیہ اور جذری مرواریدیہ جن کو ہندوستان میں موتی جھڑا اور پنجاب میں مبارکی کہتے ہیں۔ درحقیقت وہ خشتاشی یا مرواریدی چند چھوٹے چھوٹے سفید دانے ہیں۔ جو کہ بالعموم اس پیرا ٹائیفائیڈ فیور میں اور کبھی ٹائیفائیڈ فیور میں چھاتی اور گردن وغیرہ پر نکل آتے ہیں +

تب محرقہ ہندیانی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
محرقة ہندیانی	حمی مطبقة مترابدة	Typhus Fever.
ہندیانی بخار	محرقة طفویة	Typhus Exanthemicus.
قید خانی بخار	حمی سجینیة	Jail Fever.
لشکری بخار	حمی معسکریة	Camp Fever
جہازی بخار	حمی سفینیة	Ship Fever.

تصریف - یہ ایک شدید متعدی یعنی نہایت چھوٹا بخار ہے جو تقریباً دو ہفتہ تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ اس میں نہایت ضعف اور شدید ہڈیاں ہوتا ہے یعنی مریض نیم ہوشی کی حالت میں پڑا رہتا ہے اور اس کے جسم پر بھورے سیاہی مائل دھبے یا نقاط ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بخار جسم کی جوڑوں کے ذریعے پھیلتا ہے اور اکثر وباؤ پھیلا کرتا ہے۔

اسباب مرض - نہایت تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ بخار جوڑوں کے ذریعے پھیلتا ہے یعنی اس بخار کے مریض کے جسم کی جوڑیں جب کپڑوں وغیرہ کے ذریعے تندرست اشخاص کے جسموں پر چڑھ کر انہیں کاٹی ہیں تو انہیں بھی یہ بخار ہو جاتا ہے۔ حال ہی میں یہ دریافت ہوا ہے کہ اجسام ریکیٹسیا Rickettsia Bodies جو نہایت ہی چھوٹے چھوٹے پھائس کے ٹکڑوں کی مانند خوردبینی اجسام ہیں۔ اس بخار کی پیدائش کا اصل سبب ہیں۔ یہ اجسام بخار کے ساتویں دن سے بارہویں دن تک مریض کے نعل میں بقلیت پائے جاتے ہیں۔ اور ماؤں جوڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ بتنگ و تار یک کمروں میں مریضوں کا اکٹھے رہنا اس مرض کی چھوٹ لگنے کا زیادہ باعث ہوا کرتا ہے لیکن فراخ اور ہوادار کمروں میں خاصکر مریض کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے اس کی چھوٹ لگ جاتی ہے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مریض کے تنفس پسینہ اور دیگر فضلات کے ذریعے مریض سے تندرست کو اس بخار کی چھوٹ لگ جاتی ہے۔ لیکن اب جوہیں اس بخار کے پھیلانے کا یقینی باعث معلوم ہوئی ہیں۔ اس بخار کے پھیلانے والے ہمیشہ وہی کثیف لوگ ہوتے ہیں جن کے جوڑیں پڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ جوڑوں والے

کپڑوں کے ذریعے یہ مرض دور دراز مقامات تک پہنچ جاتا ہے +
یہ بخار سرد ممالک اور سرد موسم میں زیادہ ہوتا ہے بالخصوص سردی کے ان ایام میں
جبکہ ایک ایک کمرے میں کئی کئی آدمی اکٹھے سوتے ہیں اور کمرے کے دروازے بند کر کے
سوتے ہیں۔ گرم ممالک۔ گرم موسم اور کھلی ہوا میں یہ بخار شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ
گرمی میں لوگ بالعموم نہایت کراپے جسم اور لباس کو صاف ستھرا رکھتے ہیں اس لئے
اُن کے جوئیں نہیں پڑتیں۔ اور یہ بخار نہیں ہوتا +

کثافت و غلاظت یعنی عدم صفائی جس سے کپڑوں اور جسم میں اکثر جوئیں پڑ جاتی
ہیں۔ گنجان آبادی۔ فقر اور محتاجی اس مرض کے اسباب محرکہ و مویدہ ہیں۔ گنجان آباد
قصبات اور شہروں میں جو کثیف اور میلے بھی ہوتے ہیں یعنی جہاں پر صفائی کا انتظام
ملیک نہیں ہوتا۔ نیز جیلخانوں۔ بارکوں اور کہسپ یعنی خیمہ زن افواج میں یہ بخار زیادہ
ہوتا ہے۔ اسی لئے ایام جنگ اور قحط میں یہ خاصہ وبا پھیلتا ہے مفلسی و محتاجی
نکان و کمزوری۔ خوف و عادت میخوری وغیرہ بھی طبیعت کو کمزور کر کے اس کو اس
مرض کے قبول کرنے کے لئے زیادہ مستعد بناتے ہیں۔ پس یہ بھی اس کے اسباب محرکہ
یا واصلہ میں سے ہیں +

انگلستان میں تو یہ بخار شاذ ہی ہوتا ہے لیکن آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے بعض شہروں
میں یہ مقامی یا وطنی ہے۔ ملک روس اور مشرقی یورپ میں یہ بخار بہت زیادہ ہوتا ہے
اور جنگ عظیم کے شروع میں سردی میں تو اس بخار نے شدید وبائی صورت اختیار کر لی
تھی۔ امریکہ کے بعض مقامات اور منچوریا میں بھی یہ بخار پایا جاتا ہے۔ دیگر ایشیائی سرد
ممالک میں اور بالخصوص کاشمیر و تبت میں جہاں کے باشندے اہل یورپ کی نسبت
زیادہ غریب اور کثیف رہتے ہیں یہ بخار ضرور زیادہ ہوتا ہوگا۔ اگرچہ انگریزی ڈاکٹری
مطولات میں اس کا خاص طور پر بیان نہیں کیا گیا +

یہ بخار ہر عمر اور ہر جنس پر حملہ آور ہوتا ہے یعنی مرد و عورت۔ بچے۔ جوان اور بوڑھوں سب
کو ہو جاتا ہے۔ بوڑھے چونکہ زیادہ کمزور ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اس بخار سے زیادہ مرتے ہیں
چنانچہ پچاس برس کی عمر کے تقریباً ۵ فیصدی اور پچترہ سے انسی برس کی عمر کے ۸۰ فیصدی
مرتے ہیں۔ جوانوں میں اس بخار کا حملہ زیادہ شدید اور زیادہ مہلک نہیں ہوتا جن مقامات

میں یہ بخار وطنی ہوتا ہے۔ وہاں پر اس کا حملہ بھی خفیف ہوا کرتا ہے لیکن جب دوسرے مقامات میں یہ پہنچتا ہے تو یہ نہایت شدید ہوتا ہے ۛ

نوٹ۔ شروع مرض سے لیکر مریض کے شغایاب ہو چکنے کے ایک ہفتہ بعد تک یعنی شروع میں سے لیکر ایک ماہ تک اس مرض کے مریض سے دیگر تندرست اشخاص کو اس بخار کی چھوت لگ سکتی ہے ۛ
علامات مرض۔ چھوت لگنے سے عموماً ۱۲ دن بعد یہ بخار چڑھا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی ۸ یا ۱۰ دن بعد بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ان ایام میں یعنی مرض کے پوشیدہ رہنے کے زمانہ میں کوئی خاص علامات پیدا نہیں ہوتیں۔ البتہ بعض مریضوں میں کسی قدر جاڑا معلوم ہوتا ہے۔ طبیعت سست و بے چین ہوتی ہے۔ کمر میں درد ہو جاتا ہے ۛ

لیکن اکثر یکایک جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور سر میں شدت کا درد ہوتا ہے چہرہ سرخ اور آنکھیں لال ہوتی ہیں۔ ہونٹوں پر پٹری جی ہوتی۔ زبان خشک اور بھوری ننگلے میں دقت ہوتی ہے۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے قبض ہوتی ہے۔ جی متلاتا اور آبکایاں آتی ہیں۔ سانس جلد جلد آتا ہے مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ شام کے وقت بچپنی زیادہ ہوتی ہے اور رات کو نیند نہیں آتی بلکہ ہذیان ہو جاتا ہے یعنی مریض ہلکی باتیں کرنے لگتا ہے نبض پُر اور تیز چلتی ہے۔ مرض کے دوسرے روز ہی ۱۰ یا ۱۰۵ اور چھ کا بخار ہو جاتا ہے جو شدید مریضوں میں دو تین روز تک اور بھی بڑھتا رہتا ہے لیکن اگر مرض خفیف ہو تو ایک ہفتہ تک بخار یکساں رہتا ہے اور پھر بتدریج کم ہو کر دوسرے ہفتہ کے اخیر میں بحران ہو کر اتر جاتا ہے اگر دوسرے ہفتہ میں بھی بخار برابر قائم رہے تو سمجھنا چاہئے کہ کسی اندرونی عضو میں سوزش ہو گئی ہے پانچویں چھٹے روز پہلے سینہ و شکم پر اور ہاتھوں و کلائیوں کے پھلی طرف اور پھر تمام جسم پر سرخ سیاہی مائل (سیاہ شہتوت کی مانند) جلد سے قدرے اُبھرے ہوئے دھبے یا نقاط نمودار ہوتے ہیں جو دبائے سے زائل ہو جاتے اور دوبارہ ہٹانے سے پھر موجود ہو جاتے ہیں لیکن ایک دو دن بعد ان کی رنگت پختہ اینٹ کی مانند ہو جاتی ہے اور دبائے سے یہ نائل نہیں ہوتے اور اخیر تک اسی طرح رہتے ہیں ۛ

نوٹ۔ مریض کے جسم سے ایک خاص قسم کی بدبو آیا کرتی ہے جو کہ اس بخار کی تشخیصی علامت ہے ۛ
خفیف مرض میں اس سے چودہ روز کے درمیان بحران ہو کر بخار میں تخفیف ہونے لگتی ہے نبض کی تیزی کم ہو جاتی ہے۔ دھبے یا نقاط زائل ہونے لگتے ہیں۔ نیند آتی ہے۔ زبان

معاف ہو جاتی ہے بخیر۔ آگتی ہے اور طاقت آ جاتی ہے +

شدید مرض میں ۱۲ سے ۲۰ دن کے اندر روی علامات ظاہر ہوتی ہیں یعنی زبان خشک اور سیاہ ہو جاتی ہے اور سست باہر نکلنے پر کانپتی ہے بے خوابی یا غنودگی ہوتی ہے۔ مریض نہایت نڈھال ہو جاتا ہے۔ ہاتھ اور منہ کے عضلات پھڑکتے ہیں چہرہ چمک جاتا ہے عضلات تحلیل ہو جاتے ہیں۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ اخیر میں مریض بچال پڑا رہتا ہے۔ آنکھیں نیم وا اور منہ کھلا رہتا ہے۔ پیشاب سرخ رنگ کا کم مقدار میں خارج ہوتا ہے اور بعض اوقات بند ہوتا ہے بخار کے نویں دسویں دن شدید غنودگی ہوتی ہے عضلات پھڑکتے ہیں اور بول و براز بے خبر خطا ہو جاتے ہیں۔ پھر مریض پر عقل طاری ہو جاتی ہے اور تشنج ہو کر وہ انتقال کر جاتا ہے +

عوارض و نتائج۔ کھانسی۔ نیونیا۔ ذات الجنب پھیپھڑوں کا مڑا پڑ جانا۔ ہاتھ پاؤں کا مڑا پڑ جانا۔ بدن کا لگ جانا یعنی زخم بتری ہو جانا خون تے آنا۔ حرکت قلب کا بند ہو جانا اور کبھی فلج یا دیوانگی وغیرہ امراض اس بخار کے دوران و نتیجہ میں ہو جایا کرتے ہیں +

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا عموماً خراب ہوتا ہے چنانچہ اگر بخار تیز ہو یا ہذیان شدید ہو یا مریض بے ہوشی کی حالت میں پڑا رہے یا وہ کمزور یا بوڑھا ہو تو نتیجہ اکثر خراب ہوتا ہے بچے اس مرض میں ۵ فیصدی جوان ۳۰ فیصدی اور بوڑھے ۸۰ فیصدی مرتے ہیں۔ اگر مریض اچھا ہونے والا ہو تو بارہویں یا چودھویں روز بحران ہو کر بخار رفع ہو جاتا ہے۔ بحران میں مریض یا تو گہری نیند سو جاتا ہے یا اسے خوب کھل کر پسینہ یا پیشاب یا دست آ جاتے ہیں +

نوٹ۔ مرض کے دوسرے ہفتہ میں بحران کے دن تک اگر موت واقع ہو تو وہ بخار کی شدت اور نقاہت کے سبب واقع ہوتی ہے لیکن بحران کے بعد موت کا واقع ہونا کسی دیگر عارضی بیماری کا نتیجہ سمجھنا چاہیے +

تشخیص مرض۔ اس بخار کو مائیفائیڈ فیور (تپ محرقہ اسہالی) نیونیا پھیپھڑوں کی سوزش منہجانی ٹس سوزش پر وہ دماغ پر پیوریا (حصہ) اور میزلس (خسرہ) اور یوری میا (تمیت بول) سے تشخیص کیا کرتے ہیں چنانچہ اس تپ محرقہ اسہالی میں جسم پر گلانی رنگ کے دانے یا دھبے مرض کے دوسرے ہفتے میں نکلا کرتے ہیں اور اس میں زرد رنگ کے دست آیا کرتے ہیں (۲) شدید نیونیا میں اگرچہ اس بخار کی طرح ہذیان ہوتا ہے لیکن ان دونوں بیماریوں میں جسم پر دھبے نہیں نکلتے (۳) مرض پر پیوریا میں بخار نہیں ہوتا (۴) مرض خسرہ

میں شدید زکام ہوتا ہے اور متفرق دانے پہلے پیشانی پر نکلتے ہیں۔ اس قسم کے سرخ سپاہی مائل دھتے نہیں نکلتے اور وہ مرض یوری میا میں مریض بیہوش تو ہوتا ہے لیکن اس کے جسم پر ایسے دھتے بالکل نہیں نکلتے +

علاج ڈاکٹری حفظاً و تقدماً۔ جہاں تک ہو سکے جوڑوں سے نجات حاصل کریں نوکروں کے کپڑوں وغیرہ کا بھی ایسا انتظام رکھیں کہ ان میں جوئیں نہ پڑیں اور نہ کاٹیں مریضوں کے کپڑے اور ایسے لوگوں کے کپڑے جن کو چھوٹ لگ چکے کا شبہ ہو نہایت احتیاط سے سٹیریلائز یعنی پاک و صاف کریں اور ان کے رہنے کے کمروں اور اسباب وغیرہ کو بھی اچھی طرح سے ڈس این فیکٹ کریں۔ اس بخار کے مریضوں کو علیحدہ ہسپتال میں رکھ کر ان کا علاج کریں اور جب کبھی یہ بخار وبائی صورت اختیار کر لے تو لوگوں کو و بارزہ مقامات میں جانے سے روکیں اور جن لوگوں پر اس مرض کی چھوٹ لگنے کا شبہ ہو انہیں کم از کم پندرہ روز قرنطینہ میں رکھیں جب کسی مقام پر اس قسم کا بخار پیدا ہو تو مکانوں اور کوچہ و بازار کی صفائی کا مناسب انتظام کریں جس جگہ لوگوں کا ہجوم نہ ہونے دیں۔ بہت لوگوں کو ایک جگہ جمع ہو کر رہنے یا سونے نہ دیں۔ عام سرائوں۔ غریب خانوں۔ مدرسوں اور کافانوں وغیرہ میں سفیدی کرا دیں۔ بھوکوں اور غریبوں کو مناسب غذا دیں۔ مریض کے اچھا ہوجانے پر یا اس کو دوسرے کمرے یا ہسپتال میں لے جانے پر اس کے کمرے میں گندھک وغیرہ جلا کر اُسے خوب ڈس این فیکٹ کریں اور اس میں سفیدی کرا دیں۔ مریض کے لباس و بستر اور دیگر اسباب کو بھی اچھی طرح ڈس این فیکٹ کریں جسکے لئے دیکھو صفحات گذشتہ

علاج شافی۔ مریض کو ایک علیحدہ۔ صاف۔ فراخ اور مہیا کمرے میں رکھیں اور اگر کسی برآمدے وغیرہ میں رکھیں تو اور بہتر۔ کیونکہ اس بخار کے مریض کو جس قدر صاف کھلی ہوا میں رکھا جائے۔ اسی قدر بہتر ہوتا ہے۔ ایک تیمار دار مریض کی خدمت کے لئے ہر وقت موجود رہنا چاہئے تاکہ اُسے بٹھانے لٹانے اور کروٹ بدلائے میں مدد کرتا ہے تیمار دار اور معالج کو چاہئے کہ وہ مریض کے تنفس سے بچ کر رہیں۔ اور اگر اس کے جسم یا کپڑوں کو ہاتھ لگائیں تو فوراً اپنے ہاتھوں کو فیصدی والے کاربالک لوشن سے دھو لیں چونکہ اس بخار میں مریض کی کمر لگ جایا کرتی ہے اور اکثر اس کا پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے جس سے سخت تکلیف اور بے چینی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے تیمار دار کو ان دونوں باتوں

کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہئے یعنی ایک تو مریض کی کروٹ بدلتا رہے اور دوسرے اگر اس کا پیشاب بند ہو جائے۔ تو فوراً معالج کو اس بات کی خبر دے تاکہ وہ کئی بھی ٹر یعنی سلامتی سے مریض کا پیشاب نکال دے۔

اس مرض کے علاج میں بخار کو فوراً ازل کر دینے کی کوشش کم مافضل ہے البتہ اس بات کی کوشش کریں کہ مرض شدید نہ ہو جائے پس اگر مریض کو قبض ہو تو وہ گرین کیڈل اور اگرین سوڈا بائیکارب ملا کر رات کو سوتے وقت دیں اور صبح ایک خوراک سٹیلز یا وڈر یا فروٹ سالٹ یا میگ نے شیا سلفاس ہم ڈرام دے دیں۔ پھر قبض ہو جائے تو سوپ واٹر یا خالی پانی کے اینما یعنی حقنہ سے اس کو رفع کریں اور پھر بطور دو شدت مرض میں تین چار روز تک نسخہ نمبر (31) دیں۔

شدت بخار کو کم کرنے کے لئے مریض کے جسم پر نیگیم یا سر و پانی سے اسفنج کریں۔
رفع تشنگی کے لئے مریض کو حسب خواہش پانی پلاتے رہیں۔ لیمن واٹر یا لیمونیٹ وغیرہ بھی دے سکتے ہیں یا ایک پائینٹ پانی یا آسٹو میں ایک ڈرام ڈائلوٹ، میڈروکلورک ایسٹ اور ایک اونس سیرپ آف لین ملا کر اس میں سے حسب خواہش مریض کو پلاتے رہیں پانی بھی جس قدر مریض پینا چاہے اسے دیتے رہیں۔

رفع درد دوسرے کے لئے ہ گرین فنے سے ٹین یا اینس پانی رین ایک دو بار دیں۔
رفع بیخوابی کے لئے پیرالڈی ہائیڈر Paraldehyde ایک دو ڈرام کیپ شول میں ڈال کر یا شکل کسچروں۔ اس فرض کے لئے یہ بہترین دوا ہے لیکن جب مریض کمزور ہو جائے تو پھر رفع بیخوابی کے لئے شراب کا دینا مفید بلکہ ضروری ہوتا ہے۔

رفع ہذیان کے لئے ہائیوسین ہائیڈروکلورائیڈ یا گرین کی جلدی پچکاری کرنی اکثر مفید ہوتی ہے سخت ہذیان میں مریض کی نگرانی اور خیال بھی رکھیں۔

رفع ضعف کے لئے محرکات مثلاً برانڈی کچر یا خالص وکی یا ہمانڈی بمقتدار چار ڈرام قدرے پانی یا سوڈا واٹر میں ملا کر شبانہ روز میں چند بار دیں کبھی بھران کے بعد بھی مریض کو سخت ضعف کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں شراب دیں یا دیگر محرکات کام میں لائیں۔

غذا۔ اس مرض میں بھی غذا کا انتظام نہایت ضروری ہے پس مریض کو دودھ۔ شوربا یا

تین تین گھنٹے بعد مناسب غذا دیتے رہیں۔ دودھ یا دودھ میں سوڈا واٹر ملا کر شہجیا اس میں دودھ یا شوربا ملا کر۔ ارا روٹ۔ ساگو۔ شوربا۔ بخنی۔ دودھ یا دوسے میں پھینٹے ہوئے انڈے وغیرہ لطیف اور زود ہضم غذا دیتے رہیں۔ شفا ہو جانے کے بعد مریض کو کسی عمدہ صحت بخش مقام پر تبدیل آب و ہوا کرائیں اور نقاہت کو دور کرنے کے لئے چند روز تک نروگر (Ner Vigor) یا فیلو ز سرپ (Fellow's Syrup) دیں یا نسخہ نمبر (32) دیں۔

(31) نسخہ جو کہ محرقہ ہذیانی میں مفید ہے

لاگوار ایونیاسٹریٹس	ڈرام ۲	کوئیٹنی ہائیڈروکلور	گرین ۲
پیرٹس ایونیاسٹریٹس	منم ۱۰	ایسٹناٹرو ہائیڈروکلورک ڈل	منم ۵
سوڈیائی سلفوکاربولاس	گرین ۳	ٹیکچوراکلہبی	منم ۱۵
سوڈیائی سٹراس	گرین ۶	ٹیکچوراکواسشیائی	منم ۱۵
ایکوا آرن شیائی فلورین	اونش ۱	انفیوژن آرن شیائی (ایڈ) اونش ۱	

اسی ایک ایکٹ راک ہر چار چار گھنٹے بعد دیں

علاج طبی۔ ان تمام احتیاطوں کو جو کہ حفظ ماتقدم علاج ڈاکٹری میں تحریر ہوئیں۔ ملاحظہ رکھیں اور اس بخار کا طبی علاج بھی تقریباً وہی ہے جو کہ عمومی مطبوعہ متناقضہ میں مذکور ہوا۔ البتہ اس میں بجائے قرص طباشیر کا فوری کے قرص کا فوری نے چاہئیں پس یہ نسخہ چند روز تک ہر روز صبح دیں۔

نسخہ ۱۱ قرص بکافور ۳ ماشہ۔ شربت انارین ایک تولہ ۱۱ ملا کر کھلائیں اور ادھر سے آب کا سنی تازہ مرق۔ آب کو تازہ مرق رسیڑ کا سنی ویکو کوٹ کرا اور سچوڑ کر ان کا پانی نکال کر اس کو آگ پر پھاڑ لیں۔ ہر ایک ۵ تولہ یا عرق کا سنی ویکو ہر ایک ۷ تولہ سکنجبین سادہ ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو یہ نسخہ دیں۔ نسخہ مسہل (۲) گل بنفشہ گل سرخ ہر ایک ۷ ماشہ۔ تمر ہندی ۳ تولہ۔ آلو بخارا ۷ دانہ۔ غناب ۹ دانہ۔ ان کو عرق بید سادہ۔ عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ۔ عرق گاؤ زبان ہر ایک ۳ تولہ۔ عرق ویکو۔ عرق کا سنی۔ عرق شاہترہ۔ گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں بھگو کر اور مل چھان کر اس میں شربت دردمکر ۷ تولہ۔ مغز فلوں و نمبر بنفشہ ہر ایک ۳ تولہ اور سکنجبین سادہ ۳ تولہ ملا کر دیں۔

باقی علامات کا علاج وہی ہے جو کہ مطبوعہ متناقضہ میں مذکور ہوا۔ آب لیموں پانی میں ملا کر

یا زلال نمزندی آب ہندوانہ میں ڈا کر یا سکجین لیموں یا فشرودہ انارین یا فالسہ یا شربت فواکہ اور آب سرد بہترین مشروبات ہیں۔ مریض کو پانی جس قدر وہ چاہے پلائے رہنا چاہئے *
 غذا۔ ابتدا میں آشجو ساوہ یا ترش اور ضعف کی حالت میں شوربا کے چوزہ مرغ و خیرہ دیں۔ نیز دیکھو غذا حتمی مطبقہ متناقضہ میں *

محرقة ہرقانی یا زرد بخار

اردو نام	لمبی نام	انگریزی نام
زرد بخار	حمی اصفر	Yellow Fever.
تپ زرد	محرقة ہرقانی	Typhus Icteroides

کیفیت مرض۔ یہ گرم ممالک کا ایک خاص قسم کا شدید بخار ہے جس کے ہمزہ ہرقان تھا ہے۔ سیاہ رنگ کی قہیں آتی ہیں اور بعض اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے وغیرہ۔ جزائر غرب البند جنوبی امریکہ اور مغربی افریقہ میں یہ بخار عام ہوتا ہے *

اسباب مرض۔ لیبریا بخار کی طرح اس بخار کا باعث بھی ایک خاص قسم کا نہایت ہی چھوٹا سالمہ دار خرد بینی گرم ہے جس کا اصطلاحی نام لپٹوسپائرا (Leptospira) یعنی زرد بخار کا گرم ہے۔ اور ایک خاص قسم کا مچھر جس اصطلاح میں سٹیگومیلاپس (Stegomyia Calopus) یعنی زرد بخار کا مچھر کہتے ہیں۔ اس گرم کو مریض کے خون سے تندرست اشخاص کے خون میں پہنچا دیتا ہے *

اگر شروع بخار سے تین روز تک مریض بخار کو اس قسم کا مچھر کاٹے تو اس مچھر میں اس بخار کے گرم چلے جاتے ہیں اور پھر وہ مچھر تیرہ روز کے بعد جب کسی تندرست اشخاص کو کاٹتا ہے تو ان میں یہ بخار پیدا کر دیتا ہے اس مچھر میں اس بخار کو منتقل کرنے کی طاقت دو ماہ تک رہتی ہے اور اس عرصہ میں وہ بہت سے اشخاص کو کاٹ کر اس بخار کے بیمار بنا دیتا ہے *

جہاں پر یہ بخار مقامی یا وطنی ہوتا ہے وہاں کے اصلی باشندوں میں تو اس کے برخلاف مناعت یا قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس سے محفوظ رہتے ہیں لیکن غیر ملکی نو وارد اشخاص اس میں ضربور مبتلا ہو جاتے ہیں *

اگرچہ یہ بخار ہر عمر میں اور ہر رنگ کے اشخاص کو ہو سکتا ہے لیکن کالوں کی نسبت گورے

رنگ کے آدمی اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں *

علامات مرض۔ مدت حضانت مرض ایک سے سات روز تک لیکن عموماً تین سے چار روز تک ہوتی ہے بعدہ یکایک جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ چہرہ بھر بھرا ہوا اور جلد کی رنگت خفیف زرد پڑ جاتی ہے نبض تیز چلتی ہے اور حرارت جسم ۱۰۲ سے ۱۰۵ اور جب تک ہوتی ہے پیشانی میں سخت درد ہوتا ہے۔ نیز ٹیٹ۔ جوڑوں اور فم معدہ میں بھی درد ہوتا ہے جی متلاتا اور قین آتی ہیں دھن کی رنگت تیسرے چوتھے روز خون کی آمیزش کے سبب عموماً سیاہ ہوا کرتی ہے بے چینی اور بیخوابی ہوتی ہے۔ بخار کے دوسرے تیسرے روز یرقان ہو جاتا ہے اور پیشاب میں ایلبیومن آنے لگتی ہے اور نبض حرارت کی مناسبت سے بجائے تیز ہونے کے سست ہو جاتی ہے۔ چنانچہ باوجودیکہ بخار ۱۰۳ درجہ کا ہوتا ہے لیکن نبض کی رفتار فی منٹ ۷۰ مرتبہ ہوتی ہے۔ پانچویں چھٹے روز بخار رفع ہو کر مریض اچھا ہو جاتا ہے یا بخار پھر عود کر آتا ہے یعنی دوبارہ بخار چڑھ جاتا ہے۔ اس وقت علامات بہ نسبت اول مرتبہ کے شدید ہوتی ہیں۔ چنانچہ سخت یرقان ہو جاتا ہے نبض کمزور چلتی ہے۔ سیاہ رنگ کی قے و دست آتے ہیں۔ ہچکیاں ستاتی ہیں۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ مریض کے ناک منہ یا مقعد وغیرہ سے جریان خون ہو جاتا ہے اور دیگر رومی علامات پیدا ہو کر مریض ۲ سے ۹ دن کے اندر اندر بیوشی یا تشنج یا ضعف کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے *

تشخیص مرض۔ یکایک شدید بخار ہو جانا۔ پیشانی اور جوڑوں میں شدت کا درد ہونا۔ سیاہ رنگ کی قین آنا اور یرقان کا ہو جانا کافی تشخیصی علامات ہیں نیز یہ بخار و باء پھیلا کرتا ہے پلش ریٹی ٹنٹ فیور اور بلیک وائٹ فیور اس کے مشابہ ہوتے ہیں لیکن ان میں دریافت کرنے پر معلوم ہوگا کہ مریض پر پہلے پیریا کے حملے ہوتے رہے ہیں اور مریض کے خون کے خوردبینی امتحان سے صحیح تشخیص ہو جاتی ہے *

انجام مرض۔ اگر شروع ہی سے بخار تیز ۱۰۶ درجہ فارن ہائٹ ہو یا سیاہ رنگ کی قین بکثرت آئیں یا پیشاب بند ہو جائے یا جریان خون ہو یا ضعف وغیرہ رومی علامات ہوں تو انجام خراب ہوتا ہے ۳۲ سے ۷۵ فیصدی مریض اس بخار سے تلف ہو جاتے ہیں *

عوارض و نتائج۔ پھیپھڑے کے امراض۔ جگر یا طحال کا ورم۔ اسہال و پیش جریاں خون جو دہن یا مبرز سے ہوا کرتا ہے۔ گردوں کی سوزش اور غشی وغیرہ *

علاج ڈاکٹری جفظہ ما تقدم۔ اس بخار کے مریض کو ان مچھروں سے مسہری ہیں بالکل محفوظ رکھیں۔ اس بخار کو پھیلانے والے مچھروں کو بالکل نیست و نابود کر دیں۔ بخار کے دنوں میں اگر ممکن ہو تو مصافحات میں کسی بلند مقام پر جا رہیں۔

علاج شافی۔ مریض کو ایک سرور اور ہوا فائیکرے میں لٹائیں اور پہلے ایک خفیف مسہل دیں چنانچہ ۴ گرین کیوئل اور ۱۰ گرین سوڈا بائیکارب ملا کر رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ کھلا دیں۔ اگلی صبح کو ایک خوراک سبڈ لٹری پاؤڈر یا فروٹ سالٹ دیں یا سوڈیم سلفیٹ سوڈیم سلفیٹ ۴ ڈرام چار اونس پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ اس سے تین چار دست آ کر پیٹ صاف ہو جاتا ہے بعدہ امعاء کے فعل کو بحال رکھنے کے لئے چار ڈرام سوڈیم سلفیٹ کو ایک پائنت گرم پانی میں حل کر کے اس سے صبح و شام اینما حقہ کرتے رہیں۔ اور

پینے کے لئے یہ دوا دیں۔

اس میں سے ایک ایک اونس گھنٹے سوڈا بائیکارب ۱۵۰ گرین
گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ اس سے قہیں بھی ہائیڈرارجیرائی پرکلور ۱۰ گرین
رک جاتی ہیں اور پیشاب بھی کھل جاتا ہے ریکوا (ایڈ) ادش ۵۰

یادیں میں دو تین بار چار ڈرام تازہ لائم جس یعنی عرق لیموں میں ۲۰ گرین سوڈیم بائیکاربونیٹ ملا کر جبہ جوش کھانے لئے تو مریض کو پلا دیں اور علامات کا علاج حسب دستور کریں۔ چنانچہ:-
رفع درد سر کے لئے مریض کے سر پر برف لگائیں ربرٹ کی ٹپنی رکھیں، یا فٹے سے تین بمقدار ۵ گرین کھلائیں جو ٹپوں اور کمر کے درد کے لئے بھی یہی دوا دیں۔

بخار کی تیزی کو کم کرنے کے لئے سرور پانی سے مریض کے جسم کو اسفنج کریں یا اسے سرور غسل دیں جس کو دیکھو صفحہ ۵۵۶ پر۔

فے کو روکنے کے لئے برف کے ٹکڑے برف کے ٹکڑے چسپائیں یا فم معدہ پر مائی کا پلستر لگائیں یا اس کو سینٹیکس یعنی اس پر کلور کریں۔ یا ایک قطرہ کریاڈوٹ یا ۲ قطرے ٹنگھر آئیوڈین یا دو قطرے کلوروفارم کے دیں۔ جب سیاہ قے آنے لگیں تو ان کو روکنے کے لئے فم معدہ پر برف ایک تھیلی میں ڈال کر رکھیں یا کیلنیم کلورائیڈ دیں یا ایڈری نے لین یا ارگوٹین کی جلدی بچکاری کریں۔

پیشاب بند ہو جانے تو گرووں کے مقام پر کمر کو سینٹیکس یا گلاس لگائیں یا پندرہ گرین

یوریا کی پیکاری کریں یا کچھ ٹپ ہیں ڈال کر دیں ۔

ضعف کی حالت میں محرکات مثلاً برانڈی یا وسکی بمقدار چار چار ڈرام قدر سے سوڈا واٹر میں ملا کر چار گھنٹے بعد دیتے رہیں یا سٹرکینین کی جلدی پیکاری کریں ۔

ٹھنڈا۔ پہلے دو تین روز تک مریض کو کوئی غذا نہ دیں صرف برف کے ٹکڑے چسباتے رہیں اور مذکورہ بالا جرعہ ہوشدار یا کھاری شیٹوں کے پانی یا سوڈا واٹر وغیرہ پلاستے رہیں اگر ضعف ہو تو قدر سے شیم پیٹ برف سے سرد کر کے پلا سکتے ہیں اس کے بعد یا اگر بخار ۱۰۲ درجہ سے کم ہو جائے تو دو دو گلیں لائٹ واٹر ایجنے کا پانی ملا کر یا ٹوسٹ واٹر یا آشیج وغیرہ دیں ۔ اس کریجہ یا برف کی قلعی (قفل) بھی دے سکتے ہیں اور بعد کو جلی یا چائیا لکھاس دو دو گلیں پکا کر اور پھر فرنی یا ساگو وغیرہ دے سکتے ہیں ۔

نقاہت۔ بخار کے بعد کی نقاہت میں کسی خوش ہوا اور پُرفضا مقام پر نزدیک آگ جا کر اٹھیں یا مریض کو اس کے اسی وطن مالوت میں بھجوا دیں اور چونکہ ایک بار بخار ہو کر پھر دو بار وہ نہیں ہوتا اس لئے پھر بلاناہیشہ یہاں پر دوا پس آسکتے ہیں ۔

علاج طبی۔ جوہدایات حفظہ قائم غلام ڈاکٹری میں تحریر ہوئیں مگر کو ملحوظ رکھیں اور مریض کو اکس فراش جو دار مکان میں آرام سے لٹائے رکھیں ۔ اگر قبض ہو تو شربت درد مکرر ۴ تولہ اور شربت دینا ۲ تولہ ۔ عرق کاسنی ۔ عرق مکو ۔ عرق گلاب زبان ۔ ہر ایک ۵ تولہ میں ملا کر یا سرف پانی میں ملا کر پلائیں اور پھر ہر روز صبح کے وقت یہ نسخہ دیں ۔ نسخہ (۱) تخم کاسنی ۔ تخم کافور ہندو ۔ زیتون ۔ ہر ایک ۶ ماشہ ۔ ان سب کا عرق بید سادہ ۔ عرق بید مشک ۔ عرق کیوڑہ ۔ عرق مکو ۔ عرق نیلوفر ہر ایک ۴ تولہ میں شیر ذرا کال کر ۔ اور اس میں اذرکجنین بزمہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں اور اگر بخار شدید ہو تو اس دوا کے پلائیے پہلے قرص طباطبائی کا فوری بہت ۳ ماشہ شربت انارین یا شربت لہول ڈیڑھ تولہ میں ملا کر چٹائیں یا حب کا نور بمقدار ایک ماشہ کھلا کر اوپر سے مذکورہ دوا پلائیں اور شام کے وقت یہ نسخہ دیں ۔ نسخہ (۲) شیرینی خس ڈیڑھ تولہ کو عرق بید مشک ۔ عرق نیلوفر گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں ۶ گھنٹے تک بھگو کر اور لچھان کر اس میں شربت صندل ۲ تولہ اور شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں ۔ شینہ حب کا نور صندل سفید اور زہر مہرہ کو دگلاب میں گھس کر اکات سفید کثیرا ۔ تخم خرفہ مشرقی تخم خشخاش ہر ایک ۴ ماشہ ۔ کافور ۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ ۔ مغز تخم کدو ۔ مغز بادام

ہر ایک ۵ ماشہ ان سب ادویہ کو باریک کوٹ پھان کر لعاب بہدانہ یا اسپنڈل سے بن کی چھوٹی چھنی گولیاں بنالیں۔ مقدار اخوراک ایک ماشہ ۛ
 رفع دروسر کے لئے صندل سفید کشنیز تخم کا ہو گل بنفشہ گل ارنی ہر ایک ۳ ماشہ ان کو گلاب یا عرق خس میں پیس کر چند یا دیشانی اور کنپٹی پر لپک کریں ۛ
 رفع غشیان و پیش قلب کے لئے صندل سفید کشنیز و تخم مورد ہر ایک ایک تولہ گلاب اور دو غ کا وہیں پیس کر مقام معدہ و دل اور جگر پر رکھیں اور جب سیاد رنگ کی فینیں زیادہ آنے لگیں تو قدرے زہر مرہ خطائی اور ناجیل و بیانی کو گلاب اور عرق بہد مشک میں گھس کر او اس میں شربت انار ملا کر سرد کر کے دو دو چار چار گھنٹے بعد پلاتے رہیں ۛ
 پیشاب بند ہو جائے تو گردوں کے مقام پر سینک دیں اور خشک سینکیاں کھجی ہیں و سرت زیادہ آنے لگیں تو قرص طباشیر قابض ہمراہ شربت حب الاس یا انجبار دیں ۛ
 رفع بخوانی کے لئے شربت نشتخاش بمقدار ۴ تولہ رات کو سوتے وقت چٹائیں اور رزقن کا ہو و روغن نشتخاش و روغن کدو سر پر مالش کریں ۛ

رفع ضعف قلب کے لئے دوار المسک بار و یادوار المسک بار و عنبری بمقدار ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق گاؤز بان و عرق بید مشک ہر ایک ۵ تولہ دیں ۛ
 غذا۔ مریض کو پینے کے لئے آب سرد یا آب ہندوانہ میں سکنجبین ملا کر یا آب کہ یسے مشدنی میں شربت صندل یا زلال تمر ہندی و آلونجار ملا کر پلاتے رہیں اور بطور غذا پہلے ایک دو روز تک تو کچھ نہ دیں بعد کو آشجو سادہ یا اسے زرشک یا سماق وغیرہ سے ترش کر کے دیں ۛ

سرخ بخار

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرخ بخار	حمی تفرمز	سکارلٹ فیور
تپ سرخ	تپ تفرمز	سکارلے ٹینا

کیفیت مرض۔ یہ ایک قسم کا سخت متعدی بخار ہے جس میں کلامتورم ہو جاتا ہے اور بخار کے دور و بعد جسم پر سرخ سرخ دھبے نکل آتے ہیں۔ یہ بخار معتدل مقامات میں ہوا کرتا ہے۔ گرم ممالک میں یہ نہیں پایا جاتا ۛ

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث بھی ایک خاص قسم کا جرم ہے۔ اس مرض کی چھوت
مریض کی جلد کے پھلکے دیکھو سی یا اس کے لعاب دہن یا سانس وغیرہ سے دوسروں کو لگ جاتی
ہے۔ ہر ایک شے جو مریض کے کمرے سے باہر جاتی ہے۔ وہ اس مرض کی چھوت کا مادہ ہمراہ
لے جاسکتی ہے۔ مثلاً بستر۔ فرش۔ لباس۔ ظروف۔ کتب۔ خطوط وغیرہ۔ پانچ برس سے کم عمر
کے بچے اس مرض میں عموماً زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ موسم خزاں اور عدم صفائی اس مرض کو زیادہ
کرتے ہیں۔ امریکہ و انگلستان میں یہ بخار بکثرت ہوا کرتا ہے اور ہندوستان میں تو یہ شاذ و نادر ہی
ہوتا ہے۔ یہ مرض بھی عمر بھر میں ایک بار ہی ہوا کرتا ہے اگر دوبارہ ہو تو بہت ہی خفیف ہوا کرتا ہے +
علامات مرض۔ زمانہ حضانت مرض ایک سے سات یا آٹھ روز لیکن عموماً تین سے
پانچ روز تک ہوتا ہے جس میں کوئی خاص علامات پیدا نہیں ہوتیں +

یہ بخار اگرچہ ہر عمر میں ہو سکتا ہے لیکن چھوٹے بچوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے مردوں کی نسبت
عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ وہیات کی نسبت شہروں میں اور امیروں کی نسبت
غریبوں میں یہ بخار زیادہ ہوتا ہے +

علامات کی شدت اور بعض اعراض کے لحاظ سے یہ بخار تین قسم کا ہوتا ہے (۱) تپ سرخ
سادہ (۲) تپ سرخ خناتی (۳) تپ سرخ خبیث۔ چنانچہ
(۱) تپ سرخ سادہ میں چھوت لگنے کے چوتھے پانچویں دن عموماً پھریری سی معلوم ہو
کر سخت بخار ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور خصوصاً سر میں سخت درد ہوتا ہے سخت بچپنی ہوتی ہو
تھا ہے شب کو ہڈیاں ہوجاتا ہے کھجول میں تشنج یا بیوشی ہوتی ہے دوسرے دن سرخ سرخ
دھبوں کی مانند پہلے گردن اور سینے کے بالائی حصہ پر اور پھر تمام جسم پر بخارات نکل آتے ہیں
جو آپس میں مل کر بڑی بڑی چٹیں سی بنا دیتے ہیں جن کی رنگت دہانے سے مفقود اور دباؤ
ہٹانے سے پھر عود کر آتی ہے حلق سرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ دم لینے اور نکلنے میں تکلیف
ہوتی ہے۔ پانچویں چھٹے دن تک بخارات یاد جسے مرجھا کر نویں دسویں دن غائب ہو جاتے
ہیں۔ اور تب جلد پر سے بھوسی کی مانند بور جھڑنے لگتا ہے +

(۲) تپ سرخ خناتی میں علامات شدید تر ہوتی ہیں۔ تے بخوابی ہڈیاں اور ضعف ہوتا ہے
حلق متورم اور اس میں ایک غلیظ رطوبت چمٹی رہتی ہے ناک سے پیپ امیز رطوبت خارج ہوتی ہے +
(۳) تپ سرخ خبیث میں بخارات (دوبہ) جسم پر اچھی طرح نمایاں نہیں ہوتے

حلق اور گلے میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ سخت ہڈیاں ہوتا ہے اور دیگر علامات ردیہ پیدا ہو کر مریض جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔

عوارض اور نتائج۔ اس بخار کے ضمن اور نتیجہ میں زخم لوزیمین، درد گوش، ذہل گوش، رمد، استسقا، گھٹیا، سوزش گریہ وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔

تشخیص مرض۔ خسرو، خناق و بانی اور سوزش جلد سے اس کو تشخیص کتے ہیں۔ مگر علامات کے مقابلہ سے تشخیص میں وقت نہیں ہوتی چنانچہ بچوں میں دفعۃً بخار ہو کر گلے کا متورم ہو جانا اور دوسرے روز جسم پر بخارات (دھبوں) کا بطریق مذکورہ بالا نمایاں ہونا اس مرض کی تشخیصی علامات ہیں۔

انجام مرض۔ اگر بخار شروع سے ہی شدید ہو یا پانچویں روز شدید تر ہو جاوے یا بخار دس روز سے زیادہ رہے یا مریض شیر خوار ہو یا نہایت ضعیف ہو جائے یا گرمی اور دل مبتلائے مرض ہو جائیں تو انجام خراب ہوتا ہے۔ موت اس میں ۶ سے ۱۶ فیصدی ہوتی ہے۔ بعض مریض نہایت شدید بخار میں بھی نہج جاتے ہیں۔

علاج ڈاکٹری حفظ ماتقدم۔ تمام تدریج حفظ ماتقدم امراض و بانی کو کام میں لائیں۔ اس بخار کی چھت زیادہ سے زیادہ چھ ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ پس بخار چھٹنے کے چھ ہفتے بعد اگر ہاتھ پاؤں پر سے چھلکے اتریں یا بھوسی جھڑے تو وہ چھوت کا باعث نہیں ہوتی۔ لیکن ناک کان و حلق کے مواد خطرناک ہوتے ہیں۔ شفا یافتہ ناتھین یا کمزوروں میں سے تقریباً تین فیصدی اس بخار کی غدوی یا چھوت کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسے خطرناک حال مرض کے ناک کان و حلق مآؤف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کو زکام و نزلہ ہو جائے تو پھر ان کے ناک کان و حلق مآؤف میں سے متعدی مواد خارج ہونے لگتے ہیں۔ پس ایسے مریضوں کو جن کے گلے میں خراش یا سوزش ہو یا جن کے ناک و کان بہتے ہوں۔ ان کو شروع بخار سے ۱۲ ہفتے بعد تک علیحدہ رکھنا چاہئے۔ پھر مریض کو اپنے جسم و لباس وغیرہ کو خوب پاک و صاف دھوئیں (فیکٹ) کر کے جبکہ نزلہ وغیرہ کی بالکل کوئی شکایت نہ ہو تب اپنے عزیز و اقارب وغیرہ سے ملنا چاہئے۔

علاج عمومی۔ اس بخار کے مریض کو متعدی امراض یا بخار کے ہسپتال میں داخل کر دینا بہتر ہوتا ہو لیکن اگر مکان میں ہی رکھنا ہو تو مریض کو ایک علیحدہ صاف اور ہوادار کمرے

میں جس کی حرارت باعتبار موسم ۵۵° سے ۱۰۰° تک ہو رکھ سکتے ہیں *

اس بخار کا کوئی خاص علاج نہیں۔ صرف علامات کا علاج کیا جاتا ہے۔ البتہ اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ عوارضات پیدا نہ ہوں پس جہاں تک ہو سکے مریض کے منہ و حلق کو صاف رکھیں اور قبض نہ رہنے دیں۔ چنانچہ :-

شدت بخار اور بھینسی میں نیم گرم پانی سے اسفنج کریں اور دگرین ایسپائیرین دیں *
 رفع بخوابی اور ہذیان کے لئے کاورل امائیڈہ گرین کیچٹ میں ڈال کر یا پیئر الڈی
 امائیڈ ڈرام کیپشول میں ڈال کر یا شکل مکسرات کو سوتے وقت دیں *

شدت فتنے میں دودھ میں سوڈیم سٹریٹ ملا کر دیں یا بجائے دودھ وھے دیں یا اینڈ
 کی سفیدی پانی میں بھینٹ کر دیں۔ دو بوند ٹنکچر آئیوڈین ایک گھونٹ پانی میں دیں *
 ورم حلق۔ چونکہ اس بخار کی سمیت حلق سے خون میں جذب ہو کر شدید عوارض پیدا کرتی
 ہے۔ اس لئے حلق کو دافع تعفن ادویہ سے صاف کرنا چاہئے۔ چنانچہ (۱) بورو گلسرین ایک
 اونس میں دو ڈرام ٹنکچر مرہ ملا کر یا (۲) گلسرین آف کاربالک ایسڈ ایک حصہ کو تین حصے گلسرین
 میں ملا کر بذریعہ تھروٹ برش مریض کے حلق میں لگائیں یا (۳) بورک ایسڈ کا بیچو پریٹ سوڈیون
 (گاڑھاق) یا (۴) پریٹنگے نیٹ آف پوٹاش ۵ اگرین ایک اونس پانی میں حل کر کے یا (۵)
 کلورین لوشن نہایت احتیاط سے بذریعہ بال سرنج یا ڈوش سرنج کی لئے کے حلق میں لگائیں
 جو ایک ہوشیار ڈاکٹر ہی لگا سکتا ہے *

کلورین لوشن بنانے کی ترکیب۔ ایک بڑی خالی خشک بوتل میں ۲۰۰ گرین پوٹاشیم
 کلوریٹ ڈال کر اور اس پر ۴۰ بوند سٹرائنگ ہائیڈ کلورک ایسڈ ڈال کر اور بوتل کے منہ پر ڈھیلا
 ڈاٹ لگا کر اسے دس منٹ تک ایک طرف رکھ دیں۔ جب سبزی مائل کلورین لیں سے
 بوتل بھر جائے۔ تو اس میں ایک پائنت پانی چار پانچ دفعہ یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے بوتل میں ڈالیں
 اور بوتل کو خوب ہلاتیں۔ تاکہ پیدا شدہ گیس پانی میں جذب ہو جائے۔ بوقت استعمال اس
 کلورین لوشن میں برابر کا پانی ملا لیں *

جب گما زیادہ متورم و متعفن ہوتا ہے تو ایسی صورت میں تین تین چار چار گھنٹے بعد ہر نیم
 بچکاری اس لوشن کو استعمال کر کے گلے کو صاف رکھنا مفید ہوتا ہے *

کان بہنا۔ اگر کان بہتا ہو تو ہائیڈروجن پراکسائیڈ سے اسے ہر روز صاف کر دیا کرے

ہاک پہنا۔ اگر ناک بہتی ہو تو تیز بزرگ لوشن وغیرہ سے بذریعہ پچکاری اسے صاف کر دیں +
 ورم گروہ جس سے مہض کے پیشاب میں ایلیمین یا خون آنے لگتا ہے۔ مریض کو بستر
 میں آرام سے لٹائے رکھیں۔ سوائے دودھ اور آتش جڑ کے اور کوئی غذا نہ دیں۔ مقام گروہ پر
 سینک دیں یا اسی کی پلٹس باندھیں اور گرم غسل دیں یہ سہلات و معرقات کا استعمال کریں
 ورو منفاصل میں ایسپائرن ہا گرین یا سوڈیم سیلی سیٹ۔ اگرین دن میں دو بار دیں +
 ضعف قلب کی حالت میں تھوڑی برانڈی یا وسکی سوٹا واٹر یا اسٹیم میں ملا کر دیں +
 نقا ہست میں مریض کو مناسب گرم لباس پہنائیں اور ہوا زوگی سے بچائیں +
 غذا۔ دوران بخار میں دودھ آشجو۔ وھے۔ البیومن واٹر ملکی چائے اور سادہ پانی دیں
 بعد میں ساگو دانہ دودھ میں یا سادہ شوربا وغیرہ دیں +

چونکہ اس مریض کی چھت مریض کے لباس۔ بستر اور دیگر شیلے مستعملہ کے ذریعہ پھیلا کرتی
 ہے۔ اس لئے بموجب ہدایات حفظ ماتقدم امراض و بائی مندرجہ صفحات گذشتہ وغیرہ یا توان اشیاء
 کو بالکل جلا دیں اور یا نہایت ہی احتیاط سے مرکری لوشن وغیرہ سے کامل طور پر پاک و صاف
 کر لینا چاہئے اور مریض کے کمرے کی صفائی میں پوری احتیاط کام میں لائیں +
 علاج طبی۔ جو تداویر جمعی مطبقہ تناقصہ میں مذکور ہوئیں ان کو عمل میں لا دیں اور یہ نسخہ
 پینے کو دیں۔ نسخہ ۱، لعاب ہمدانہ و اسبغول ہر ایک ۲ ماشہ۔ عرق کو عرق شاہترہ عرق ہید
 سادہ۔ عرق نیلوفر ہر ایک ۵ تولہ شربت عناب و شربت شہتوت ہر ایک ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔
 قبض ہو تو خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ دم گلو کا خاص طور پر خیال رکھیں
 اور مناسب علاج کریں۔ چنانچہ اس نسخہ سے دن میں تین چار بار غرغہ کر رہیں۔

نسخہ ۲، عرق عنبر کا ۲، عنب الثعلب۔ اصل السوس جب الاس کشنیز خشک
 ہر ایک ایک تولہ۔ برگ شہتوت پانچ تولہ۔ کوکنار ۲ عدد۔ سب کو دوسیر پانی میں جوشا
 کر اس میں پھٹکری اور سہاگہ تین تین ماشہ ملا کر اس پانی کے تین چار حصے کر کے دن میں
 تین چار بار غرغہ کرائیں۔ غرغہ کرتے وقت پانی سرد نہ ہو نیم گرم ہو۔ بعد ایک حصہ
 تنکار دسہاگہ چار حصہ شہد مصفیٰ میں ملا کر اس کو بذریعہ ایک روٹی کی پھیریری کے
 دن میں تین چار بار گٹلے کے اندر لگائیں +

غذا۔ آشجو۔ آتش ہوٹک۔ کھڑی۔ شوربہ۔ مگر ضعف کی حالت میں اغذیہ مقوی دیں +

محرقہ سرسامی

انگریزی نام	عربی نام	لٹینی نام
Cerebrospinal F. سیری برو سپائنل فلیور	محرقہ سرسامیہ	محرقہ سرسامی
سپیٹیک سیری برو سپائنل مننگائٹس	حمی غشیہ وبائیہ	محرقہ دماغی

کیفیت مرض۔ یہ ایک قسم کا شدید وبائی بخار ہے جس میں دماغ اور حرام مغز کے پردوں میں درد ہو جاتا ہے اور عموماً مریض پختی یا بیہوشی طاری ہوتی ہے۔ اور جسم پر سرخ سرخ دھتے پڑ جاتے ہیں +

یہ بخار زیادہ تر امریکہ و یورپ میں ہوتا ہے اور اکثر وبائی صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات صرف چند اشخاص تک ہی محدود رہتا ہے اور مقامی ہوتا ہے + اگرچہ بعض مستند ٹاکٹری کتب مثلاً پریکٹس آف وی میڈیسن مصنفہ اوسلر صاحب و پریکٹس آف میڈیسن مصنفہ ٹیلر صاحب میں لکھا ہے کہ یہ بخار پہلی مرتبہ ۱۸۰۵ء میں شہر جینوا (سوئٹزرلینڈ یورپ) میں تشخیص کیا گیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین حکمائے یونان کو یہ بخار ضرور معلوم تھا۔ چنانچہ جالینوس کی کتاب کے عربی ترجمہ بنام حیلۃ البرز میں حمی غشیہ کے نام سے اس کا مفصل بیان ہے + اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث ایک خرد بینی جرثومہ یعنی ایک نہایت ہی چھوٹا سا جرم ہے جس کا اصطلاحی نام منجوکا کس (Meningococcus) یعنی جرثومہ حمی غشیہ یا جرم محرقہ دماغی ہے۔ یہ جرم ناک و حلق کے ذریعے داخل جسم ہو کر اور دماغ و حرام مغز کے پردوں میں پہنچ کر یہ مرض پیدا کر دیتا ہے ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ماندگی یعنی تنکان۔ ٹھوپ میں چلنا پھرنا۔ میلہ کچیلار ہنا۔ رنج و غم۔ فکر و تردد اور محتاجگی وغیرہ اس کے اسباب سابقہ یا مبعثہ ہیں۔ یہ بخار موسم سرما یا بہار میں ہوتا ہے +

علامات مرض۔ مدت حضانت اس بخار کی چار پانچ روز خیال کی جاتی ہے۔ چنانچہ بعض مریضوں میں اصل مرض کے شروع ہونے سے پہلے درد سر ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ اور طبیعت بے چین ہوتی ہے لیکن اکثر یہ بخار اس طرح سے شروع ہوتا ہے کہ پہلے پیشانی میں سخت درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات جالٹا معلوم ہوتا ہے۔ پھر کمر میں اور دیگر اعضا جسم میں درد ہوتا ہے۔ آبکائیاں آتی ہیں اور بخار چڑھ جاتا ہے جس کا درجہ حرارت پہلے ہی روز ۱۰۲

سے ۱۰۴ تک ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض کا جسم گرم ہوتا ہے نبض تیز چلتی ہے۔ سانس جلد جلد آتی ہے تمام جسم میں شدت کا درد ہوتا ہے جو ایک دو روز میں ریڑھ کے ستون کے متوازی بھی جاتا ہے اور حرکت کرنے و دوبارے سے بڑھتا ہے۔ گردن کے پچھلے عضلات میں تشنج ہو کر سر نیچے کو کھینچ جاتا ہے۔ پھر پشت اور کمر کے عضلات میں تشنج ہونے سے پشت اور کمر بھی اکڑ جاتی ہے جس سے مریض اکڑ کر سیدھا پڑا رہتا ہے۔ کبھی گھٹنے ایسے اکڑ جاتے ہیں کہ ٹانگوں کا کھولنا دشوار ہو جاتا ہے اور مریض گھٹنے سکیرے پہلو پر خمیدہ ہو کر لیٹا رہتا ہے۔ عضلات میں درد اور سختی ہوتی ہے قبض ہوتی ہے۔ شدت کا بخار ہوتا ہے۔ درد سر بے خوابی اور لقاہت بہت ہوتی ہے پھر ہڈیاں ہو جاتی ہیں۔ اور آخر کو غنوغی طبعی ہو کر مریض بیہوش ہو جاتا ہے بعض مریضوں میں مثل مسکے کے شدید بیہوشی یا غشی ہوتی ہے اور بعض مریضوں خصوصاً بچوں میں مثل صرع کے تشنجی دورے ہوتے ہیں بعض کو فالج ہو جاتا ہے یا بصارت یا سماعت زائل ہو جاتی ہے بنجا کے پانچ چھ روز بعد جسم کے مختلف مقامات پر اور خصوصاً پچھلے دھڑ پر سرخ سیاہی پائی جتنے پڑ جاتے ہیں خراب مریضوں میں ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر جلد کے نیچے جریان خون ہو کر سیاہ رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں بعض اوقات جوڑے متورم ہو جاتے ہیں اور کبھی ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ کمر کے مقام پر ریڑھ میں ایک صاف باریک بولی سوئی چھو کر اور حرام مغز کے متورم پردوں میں سے فدا سی رطوبت نکال کر امتحان کر کے دیکھیں تو وہ گدلی اور پیپ دار ہوتی ہے۔ اور اس میں اس مرض کے خاص جراثیم یعنی جوڑے ہوتے ہیں +

عوارض و نتائج۔ اس مرض کے دوران یا نتیجہ میں قلع۔ ہرلین۔ اندھا بین۔ شدید سوزش مفاصل تنک منہ یا گردوں سے جریان خون۔ نیمویا۔ فاسات الجنب۔ بعض اعضاء کا درد اور بڑھ جانا وغیرہ عوارض یا نتائج ہوا کرتے ہیں +

تشخیص مرض۔ اس بخار کو محرقہ ہندیانی۔ شدید خسرو۔ شدید سرخ بخار اور سرسام سلی سے تشخیص کیا کرتے ہیں چنانچہ محرقہ ہندیانی میں اس بخار کی طرح جسم پر جلد سرخ یا سیاہ دھبے پیدا نہیں ہو جاتے خسرو میں شدید بخار و ہڈیاں اور بیہوشی نہیں ہوتی۔ سرخ بخار میں گلا متورم ہوتا ہے اور سرخ دھبے خاص وقت پر نمایاں ہوتے ہیں لیکن اس بخار کی حامل شخص کمر کے مقام پر سوئی سے چھید کر کے دیکر نیچے حرام مغز کے پردوں کی رطوبت نکال کر اس کا خود بینی امتحان کرنے سے ہی ہوتی ہے جس میں کہ اس بخار کے جراثیم موجود ہوتے ہیں یا نہیں

سلی میں جراثیم سل پائے جاتے ہیں +

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا عموماً خراب ہوتا ہے مختلف وبائوں میں تعداد اموات مختلف ہوتی ہے۔ عموماً ۳۰ سے ۷۰ فیصدی مریض تلف ہو جاتے ہیں +

علاج ڈاکٹری حفظاً و تقدماً۔ مذکورہ امراض متعدیہ امراض وبائیہ کو مد نظر رکھیں چونکہ مریض کے پاس آنے جانے والے تندرست اشخاص زیادہ تر اس بخار کی چھوت کو پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے مریض کو ایک علیحدہ تاریک گت ہو دار کمرے میں آرام سے رکھیں۔ اور چونکہ اس مرض کی زہریا جراثیم مریض کے ناک و منہ کی رطوبت میں ہوتے ہیں۔ اس لئے مریض کی رینٹھ یعنی ناک کی رطوبت اور حقوک و بلغم کو کاغذی رومال یا کپڑے کی دھبیوں پر با احتیاط جمع کر کے اُسے جلا دینا چاہئے۔ سوائے بیمار دار اور معالج کے کسی اور کو اس کے پاس نہ آنے دیں یا مریض کو متعدی امراض کے ہسپتال میں داخل کرا دیں جن تندرست اشخاص پر بخار کی چھوت لگی ہونے کا شبہ ہو انہیں قرنطینہ میں رکھیں یعنی انہیں تب تک علیحدہ رکھیں جب تک ان کے ناک و حلق کی رطوبت جراثیم مرض سے بالکل پاک ہو جائے۔ ایسے لوگوں کو جہاں تک ممکن ہو کھلی ہوا میں رکھیں۔ اور ناک و حلق کو دھونے اور غرغہ کرتے کے لئے آبی زال کا ہلکا سولیوشن (ایک ڈرام ایک پائنٹ پانی میں) استعمال کریں۔ یا پرنیکس نیٹ آف پوٹاش کا سولیوشن (۱ فی ۱۰۰۰) یا ہائیڈروجن پراکسائیڈ کا استعمال کریں۔ پیرولین ایک فیصدی آئیوڈین اور دو فیصدی سینتھول ملا کر اس سے سپرے کرنا یعنی آلہ دوا پاش کے ذریعے اس کو ناک میں چھڑکنا مفید ہوتا ہے +

علاج شافی۔ سیرم ٹرائینٹ (علاج مصلی) اس بخار کے علاج میں اینٹی مننجو کا کس

سیرم (Anti-meningococcus Serum) کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا

ہے اس علاج سے تعداد اموات ۲۵ فیصدی تک کم ہو گئی ہے۔ اس سیرم کا طریق استعمال

یہ ہے کہ کمر کے مقام پر سیرم سرنج (سیرم کی پچکاری) کے ذریعے اس سیرم کو بمقدار (30 c.c.)

روزانہ یا ہر دوسرے تیسرے روز بلحاظ خفت و شدت مرض نہایت احتیاط سے حرام مغز

کی نالی یا اس کے پردوں میں داخل کرتے ہیں۔ باقی علامات کا علاج حسب دستور کرتے ہیں

چنانچہ در دوسرے وغیرہ کو رفع کرنے کے لئے مریض کے سر کے بال منڈوا کر اس کے سر پر بون

کی ٹوپی یا پٹی رکھیں۔ نیز گردن کے نیچے اور پیچھے بھی بون لگائیں۔ کان اور کنپٹی کے

پہچے چند جو کیں لگوانے سے بھی درد سر میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر مرض ذرا پُرانا ہو جائے تو ریڑھ کے متوازی بستر لگانا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر بخار شدید ہو تو سرد پانی سے اسٹنج کریں۔
رفع قبض کے لئے حنہ کریں، جہانی حنہ درد اور بلغم دہنی اور بے خوابی کو دور کرنے کے لئے اس پائین دہن یا زید نیم برہ یا بیٹہ اگرین دیں۔ یا مانہین کی مہلکی پچھاری دیں۔
جسم کی سختی یا آکڑاؤ کے لئے گہم غسل دیں۔

دانش میں تراوش یافتہ غایت کہ ہندوستان کے لئے پٹا ایم ایچوٹا اینڈ اور سیما بیک کا
 استعمال بھی کرتے ہیں پھر اس غرض کے لئے ان دواؤں میں سے کسی ایک کا
 استعمال کیا ۔

(34) نسخہ جو کہ محرکہ صبر سہ ماہی میں مفید ہے

پشاسیانی بہت زیادہ اذائی

پشاسیانی بائیکاٹ و سب

سپیشل امیر بنیاد و روایتیں

انہی زعم بنکونی

ایسی ایک ایکٹ میں تین بار دیں

معدہ صحت کی حالت میں محرکات مثلاً مشرب وغیرہ دیتے ہیں۔ اور اگر شروع ہی سے

کمزور ہی ہو تو ابتدا ہی سے محرکات کا استعمال کر سکتے ہیں۔

۱۔ انکوار ہاٹ پشوراجوانی پر سکھ

۲۔ ایکسٹریکٹ فی سکھ فی لیکوٹ

۳۔ ٹنیکوہر بیلا ڈول

۴۔ گنیرین

۵۔ ایکہ اکیموری

۶۔ ایسی ایک ایک خوراک دین میں دو بار دیں

۷۔

۸۔

۹۔

۱۰۔

۱۱۔

۱۲۔

۱۳۔

۱۴۔

۱۵۔

۱۶۔

۱۷۔

۱۸۔

۱۹۔

۲۰۔

۲۱۔

۲۲۔

۲۳۔

۲۴۔

۲۵۔

۲۶۔

۲۷۔

۲۸۔

۲۹۔

۳۰۔

۳۱۔

۳۲۔

۳۳۔

۳۴۔

۳۵۔

۳۶۔

۳۷۔

۳۸۔

۳۹۔

۴۰۔

۴۱۔

۴۲۔

۴۳۔

۴۴۔

۴۵۔

۴۶۔

۴۷۔

۴۸۔

۴۹۔

۵۰۔

۵۱۔

۵۲۔

۵۳۔

۵۴۔

۵۵۔

۵۶۔

۵۷۔

۵۸۔

۵۹۔

۶۰۔

۶۱۔

۶۲۔

۶۳۔

۶۴۔

۶۵۔

۶۶۔

۶۷۔

۶۸۔

۶۹۔

۷۰۔

۷۱۔

۷۲۔

۷۳۔

۷۴۔

۷۵۔

۷۶۔

۷۷۔

۷۸۔

۷۹۔

۸۰۔

۸۱۔

۸۲۔

۸۳۔

۸۴۔

۸۵۔

۸۶۔

۸۷۔

۸۸۔

۸۹۔

۹۰۔

۹۱۔

۹۲۔

۹۳۔

۹۴۔

۹۵۔

۹۶۔

۹۷۔

۹۸۔

۹۹۔

۱۰۰۔

علاج: طیفہ اور سرخ البصمہ میں مثلاً دو دو آتش جو شوربا اور بخنی وغیرہ +
علاج طبعی: سہايات مذکورہ علاج کو اکثری کر دے نظر رکھیں۔ مریض کو ایک تار یکہ نگہ
ہوا دار کمرے میں رکھیں اور کا نور و صندل سفید ہر ایک ۷ ماشہ کتاب و سرکہ انگوری ہر ایک
اکوہ میں گھسکا۔ اس میں سے ٹھوڑا ٹھوڑا گھڑی گھڑی مریض کے کمرے میں چھڑکتے رہیں
اور لیمو سے کاغذی یا سنگترے یا ریحان یا کشنیر یا کاہو یا بید مشک وغیرہ کے تازہ پتے
اور پتوں مریض کے بستر کے چاروں طرف زمین پر پھیلا دیں +

اس کی رائوں اور پنڈلیوں پر نیز بازوؤں اور کھانسیوں پر ہوا و پست سے بچنے کی مالش کریں۔
گلاب اور عرق بیدمشک کو برف سے سرو کر کے اس سے منہ اور سینہ پر چھینٹے ماریں۔
صندل کو گلاب میں گھس کر اور اس میں سہل کا ٹکڑا تر کر کے اس کو سینہ پر رکھیں اور صندل سفید

تخم کا جو تخم کشنیز گل بنفشہ۔ رسوت ہر ایک ۲ ماشہ۔ ان کو عرق مکویں پسیکر فرق سر اور پشانی پر
عطا کریں اور اس کو بار بار تر کرنے رہیں اور یہ نخلخہ سنگھائیں ۶

نسخہ نخلخہ: ۱۔ عرق بید مشک و گلاب و آب سیب و بہی و خیار و کشنیز ربنز ہر ایک ایک تولہ
صندل سفید۔ تخم کا جو۔ گل ارمنی ہر ایک ۳ ماشہ۔ کانور ایک ماشہ۔ صندل و کانور کو بید مشک و
گلاب میں گھس کر اور پسیکر اور تخم کا جو و گل ارمنی کو خیار و کشنیز سبز کے پانی میں رگڑ کر پھر ان کو
باقی سب ادویہ کو باہم ملا کر ایک شیشی میں ڈال کر اس پر مضبوط ڈاٹ لگا کر رکھیں اور نصف
نصف یا ایک ایک گھنٹہ بعد اسے مرہض کو سنگھاتے رہیں لیکن شیشی کی ڈاٹ کھولنے سے
پہلے اسے خوب ہلا لیا کریں جب مرہض ہوش میں آئے تو یہ دوا پلائیں ۶

نسخہ ۲۔ زرشک۔ منغر تخم کدو۔ منغر تخم خیارین۔ تخم کاسنی ہر ایک ۵ ماشہ۔ ان سب کا عرق
نیلو فر۔ عرق زرشک۔ عرق کاسنی۔ عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ ہر ایک ۵ ماشہ میں شیرہ نکال کر
اس میں شربت لیموں و شربت صندل ترش ہر ایک ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ شام کے وقت
افشرہ انارین ۵ تولہ میں شربت نیلو فر ۲ تولہ ملا کر دیں۔ اگر بخار تیز ہو تو قرص کا فور یا قرص
طباشیر کا فوری علونجان ۳ ماشہ۔ رب انار ترش ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے یہ
دوا دیں۔ نسخہ ۳۔ تخم کاسنی۔ منغر تخم خیارین۔ منغر تخم ہندوانہ۔ زرشک ہر ایک ۵ ماشہ تخم
کا جو ۵ ماشہ۔ آلونجار ۷ دانہ کو گلاب۔ عرق بید مشک۔ عرق نیلو فر۔ عرق کاسنی ہر ایک ۶ تولہ
میں پسیکر اور چھان کر اور اس میں شربت لیموں اور شربت نیلو فر ہر ایک ۲ تولہ ملا کر پلائیں ۶
ضعف کی حالت میں دواء المسک بارو یا منفرج بارو یا شراب ریجانی دیں قبض ہو تو حقنہ
لین سے اس کو دیر کریں اور باقی علامات کا علاج حسب دستور کریں ۶

غذائے اشجو تنہا یا اس میں زرشک یا آلونجار یا اسحاق یا انار دانہ ملا کر اُسے ترش کر کے دیں
یا اشجو میں بکری کا دودھ ملا کر پلائیں ضعف کی حالت میں چوزہ مرغ کا سادہ شوربا لیکن ترش
کیا مہا دیں ۶

قحط کا بخار

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
قحط کا بخار	حمی قحطیہ	Famine Fever, فمین فیور
لوٹ آنیوالا بخار	حمی نکسیہ	Relapsing F ریلیپنگ فیور
سات دن کا بخار	حمی سبع	Seven days F. سیون ڈیز فیور

تعریف۔ یہ ایک قسم کا متعدی وبائی بخار ہے جو سات دن تک برابر چڑھا رہتا ہے اور پھر اتنے ہی دن کا وقفہ دیکر دوبارہ سہ بارہ چڑھ جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ بخار اکثر قحط سالی میں ہوتا ہے اور بار بار عود کرتا ہے۔ اس لئے اس کو قحط کا بخار اور لوٹ آنے والا بخار کہتے ہیں اس کا باعث سپیرونیما کرم ہے اور یہ جوڑوں کے ذریعے پھیلتا ہے۔

اسباب مرض۔ یہ مرض بھی دنیا کے اکثر حصوں میں پایا جاتا ہے چنانچہ یورپ کے اکثر ممالک میں۔ ہندوستان۔ انجیریا۔ کوچین۔ چائنا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی اکثر پایا جاتا ہے۔ ہر عمر اور ہر جنس یعنی بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ مرد و عورت سب کو ہو جاتا ہے۔ اس بخار کا باعث ایک قسم کا خرمی سپیرونیما کرم (Spirochaete) ہے۔ جس کا اصطلاحی نام سپیرونیما (Spirochete) یعنی کرم حمی نکسیہ ہے۔ یورپ ایشیا امریکہ اور افریقہ میں اس کرم کی مختلف اقسام اس بخار کا باعث ہوتی ہیں۔ چنانچہ یورپ میں سپیرونیما ری کرنٹس (Spirochete Recurrentis) ایشیا میں سپیرونیما کارٹری (S. Carteri) امریکہ میں سپیرونیما نوویائی (S. Novyi) اور وسطی افریقہ میں

شمالی افریقہ میں سپیرونیما بربرا (S. Berbera) اور وسطی افریقہ میں سپیرونیما ڈوٹونیائی (S. Duttoni) اس بخار کی پیدائش کا سبب بنتے ہیں۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا یہ بخار جوڑوں کے ذریعے پھیلتا ہے۔ یعنی اس بخار کے مریض کی جوڑیں جب مریض کو کاٹتی ہیں تو اس کے خون کے ذریعے یہ کرم جوڑوں میں چلے جاتے ہیں اور پھر جب وہ زہریلی جوڑیں کسی تندرست شخص کو کاٹتی ہیں تو یہ کرم جوڑوں سے اس تندرست شخص کے جسم میں داخل ہو کر اس بخار کو پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ کرم جو سرخ دانہ خون کے قطرے ذریعہ مریض کے خون میں بکثرت پایا جاتا ہے لیکن بخار رفع ہو جانے کے بعد

یہ خون میں سے غائب ہو جاتا ہے۔ قحط سالی۔ فاقہ کشی۔ کثافت و غلظت اور ہجوم خلالت اس بخار کے اسباب محرمہ ہیں۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مریض کے تنفس اور پسینہ کے ذریعے اس بخار کی چھوٹ دیگر تیز و سست اشخاص کو لگ جاتی ہے لیکن مزید تحقیقات سے اب یہ یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ اس بخار کی چھوٹ جو ذل کے ذریعے لگتی ہے لیکن وسطیٰ انداز پر ہے۔ جس میں اس بخار کوئی بی بی چھڑی کا بخار (ٹک) فیور کہتے ہیں۔ یہ بخار جو ذل کی بجائے چھڑی کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ اس کا بیان علیحدہ کیا گیا ہے جسے دیکھو۔

علامات درجہ اول۔ زمانہ حضانت یعنی مرض کے جنم میں پوشیدہ طور پر نشوونما پانے کا زمانہ دو سے بارہ روز تک ہوتا ہے لیکن بالعموم پانچ سات روز تک ہوتا ہے۔ یعنی اس بخار کی چھوٹ لگنے کے دو سے بارہ روز کے اندر بالعموم ساتویں روز تک یہ بخار ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ یکا یک جاڑے سے بخار چھٹھ جاتا ہے۔ کمزور یا تھک پاؤں میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ اگر مریض سچے ہو تو اس کو تھیں آتی ہیں۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے یعنی ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں۔ پہلے دو روز تک تو بخار کی حرارت صبح کو ۱۰۲ درجہ اور شام کو ۱۰۴ درجہ ہوتی ہے لیکن تیسرے چوتھے روز وہ ۱۰۵ یا ۱۰۶ درجہ تک بڑھ جاتی ہے۔ نبض تیز عموماً ۱۲۰ مرتبہ فی منٹ حرکت کرتی ہے۔ بھوک و پیاس شدت معلوم ہوتی ہے۔ مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ آنکھیں میٹھ جاتی ہیں لیکن چمکدار ہوتی ہیں۔ اور آن کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ جوڑ و رکتہ ہوتے ہیں۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ غم محضہ پر بھی درو ہوتا ہے۔ جی متھانا اور صفرا کی تھیں آتی ہیں۔ اکثر تو قبض ہوتی ہے لیکن بعض مریضوں کو دست آسنے لگتے ہیں۔ دوران بخارہ میں تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ اور دباؤ سے دو کرتے ہیں۔ کبھی یتھان ہو جاتا ہے۔ پیشاب ایلینڈین آمیز اور خون آمیز کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ اور کبھی پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں مریض پر غنودگی یا غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات تشنج ہونے لگتا ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس بخار میں مریض کے جسم پر دھننے یا دھتے نہیں نکلتے لیکن بعض مریضوں کے پیٹ اور پاؤں پر سرخ سرخ دھتے پڑ جاتے ہیں۔ رات کے وقت علامات شدید ہو جاتی ہیں اور بڑیاں ہو جاتا ہے۔ نیند نہیں آتی۔ اور غفلت میں متوحش خواب دکھائی دیتے ہیں۔ تین سے پانچ روز تک برابر یکساں چڑھا رہتا ہے۔ جلد خفیف پسینہ سے نم ہوتی ہے اور اکثر ساتویں روز بحران ہو کر جس میں کثرت سے پسینہ آتا ہے اور کبھی درست آتے

ہیں۔ بخار اتر جاتا ہے۔ حرارت جسم صحت کے درجہ پر (۹۸° درجہ فارن ہائیٹ) یا اس سے کم ہو جاتی ہے۔ نبض فی منٹ ۴۰ مرتبہ چلتی ہے۔ اور پھر ایک ہفتہ تک مریض تندرست رہتا ہے بعدہ پھر بخار عود کرتا ہے یعنی بخار دوبارہ چڑھ جاتا ہے۔ لیکن اس دفعہ پہلے کی نسبت کم ہوتا ہے۔ اور دو تین روزہ کمر بخران ہو کر اتر جاتا ہے۔ اسی طرح اس بخار کے تین چار حملے ہو کر مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن کمزوری پانچ چھ ہفتہ تک باقی رہتی ہے۔

نوٹ۔ بعض مریضوں کی حالت ردی ہو جاتی ہے اور وہ ضعف سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ شاید

ناور ہڈیان اور کوما و قوما۔ خواب غفلت ابھی باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔

عوارض اور نتائج۔ اس بخار کے دوران و نتیجہ میں جوڑوں کا درد گردن و بغل و جبگاہ کی جاذب گلیٹول میں سوزش ہو کر پیپ پڑ جانا۔ اسہال پیش۔ آنکھ کی سوزش۔ حاملہ عورتوں میں سے استقاط حمل وغیرہ میں سے کبھی کوئی نہ کوئی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ اس بخار کی بعض وباؤں میں بعض مریضوں میں نفٹ الدم دہمی ٹی مے سیس، اور بعض میں بول الدم دہمی چوریا بھی دیکھا گیا ہے۔

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا یورپ میں عموماً بخیر ہوتا ہے۔ وہاں پر موت اس میں ۴ فیصدی واقع ہوتی ہے لیکن ہندوستان میں اس کا نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے یہاں پر تیس چالیس فیصدی مریض مر جاتے ہیں۔ خصوصاً جو بوڑھے اور کمزور ہوتے ہیں۔ شدید پیش یا اسہال یا نیمونیا کا ہو جانا بھی خراب علامات ہیں۔

تشخیص مرض۔ اس بخار کو دایچیک (۲) تپ محرقہ اسہالی (۳) تپ محرقہ ہڈیانی اور (۴) لازمی صفراوی بخار سے تشخیص کیا کرتے ہیں چنانچہ چیک کے بخار سے اس کا دھوکا ہو سکتا ہے لیکن چیک کے دانے نکل آنے سے اس کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے (۲) تپ محرقہ اسہالی کا حملہ فوراً ہوتا ہے اور اس میں جسم پر گلابی رنگ کے دھبے نکل آنے ہیں۔ اور عموماً متعفن اسہال آتے ہیں (۳) تپ محرقہ ہڈیانی میں ہڈیان شدید ہوتا ہے لیکن اس میں یرقان نہیں ہوتا۔ دم، ریوی، لٹ فیڈر میں خون کے اندر لمبریا کے جراثیم ہوتے ہیں۔ اور اس کا سبب ان ساتویں روز بخران ہو کر اتر جانا اور چودھویں روز پھر عود کر آنا اور قحط سالی میں اس کا وبا پھیلنا اس کی خاص تشخیصی علامات ہیں۔ مگر اس کی کامل تشخیص مریض کے قطر خون

کا خروبینی امتحان کرنے سے ہی ہوتی ہے کیونکہ خون میں اس کے خاص کرم موجود ہوتے ہیں
علاج ڈاکٹری حفظ ماقدم۔ جہاں تک ہو سکے جوؤں سے اپنے آپ کو
محفوظ رکھیں۔ قواعد حفظان صحت کی پابندی کریں۔ ایام قحط میں مساکین اور
غزبا کی پرورش اور ان کے لباس و صفائی کا خیال رکھیں تاکہ یہ مرض پھیلنے
نہ پائے۔ کسی جگہ ہجوم بھی نہ ہونے دیں +

علاج شافی۔ آج کل سُلُورسان (Salvarsan) اور نیو سُلُورسان
(Neosalvarsan) اس بخار میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ دوا سنگھیا کا
ایک مرکب ہے۔ اس کی ایک ہی جلدی پچکاری سے اس کو آرام ہو جاتا ہے۔ مرد میں
اس دوا کی ۴ گرام کی اور عورت میں ۳ گرام کی جلدی پچکاری کیا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں
مریض کو ایک علیحدہ صاف ہوا دار اور فراخ کمرے میں رکھیں۔ اور اس کے پاس
ہجوم نہ ہونے دیں۔ دوا سے پہلے غذا کا مناسب انتظام کریں۔ کیونکہ بہت سے
مریض فاقہ کی حالت میں ہوتے ہیں۔ پس جہاں تک ہو سکے زود ہضم اور مقوی غذا
کھلا کر مریض کی طاقت کو بحال رکھیں۔ ابتداء میں سیال غذا مثلاً دودھ۔ شوربا۔
اور بخنی تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں۔ اور رفتہ رفتہ ان کی مقدار زیادہ کریں +

جہاں پر مذکورہ بالا دوا کی جلدی پچکاری ممکن نہ ہو یعنی وہ علاج نہ ہو سکے تو بخار کی
تیزن کو کم کرنے کے لئے مریض کے جسم پر سرد پانی سے اسفنج کریں۔ لیکن اس کو ترچا در
میں لپیٹنا یا سرد غسل دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اس بخار میں ایسا علاج کرنے سے ضعف
کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بخار کی شدت کو کم کرنے کے لئے ابتداء میں نسخہ نمبر (36)
کا استعمال بھی مفید ہے لیکن بحران کی حالت میں جب ضعف کا اندیشہ ہو تو نسخہ
نمبر (37) کا استعمال کریں۔ دیگر علامات و عوارضات کا حسب معمول علاج کریں۔
چنانچہ دفع در دو بے خوابی کے لئے نسخہ نمبر (38) یا (39) دیں +

(36) نسخہ جو قحط کے بخار میں مفید ہے۔

لاٹکوار ایمونیا سٹریٹس	۲	گرام	۲	سوڈیائی کلوراس	۲	گرین
سوڈیائی سٹراس	۲	گرین	۲	ایکوا کلور دفارمائی	۳	اونش

ایسی ایک ایک خوراک ہر چار گھنٹے بعد دیں +

(37) جو بکسران یا ضعف کی حالت میں مفید ہے۔

سپرٹس ایونٹیا ایرو میٹے کس	منم ۲۰	انفیوزم ڈیجی ٹیلیس	ڈرام ۱
ٹینکچور اسکائی	منم ۲۰	ایکوا کلور فائی	اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر دوسرے گھنٹے دیں +

رفع درد اور بے خوابی کے لئے من دونوں نسخوں میں کسی ایک کا استعمال کریں۔

نسخہ (38) جو رفع دوا و بخاری میں مفید ہے

کلورل ہائیڈریٹ	گرین ۱۰	لائگوار مارفائی ہائیڈروکلور	منم ۳۰
پٹاسیائی برومائیڈ	گرین ۳۰	سوڈیائی برومائیڈ	گرین ۲۰
سیروپس آرن شیا	ڈرام ۱	سیروپس آرن شیا	ڈرام ۱
ایکوا	اونس ۱	ایکوا	اونس ۱

ایسی ایک خوراک دوا کو سوتے وقت دیں | ایسی ایک خوراک دوا کو سوتے وقت دیں

اسہال اور یخچش اور دیگر اعراض کا مناسب علاج کریں بخار کے بعد کی کمزوری میں مقویات دیں یا فیلو زسیرپ یا ایسٹنر سیرپ کا استعمال کریں +

علاج طبی تمام ہدایات مذکورہ علاج ڈاکٹری کو مد نظر رکھیں اور مریض کی

غذا کا مناسب بندوبست کریں۔ چنانچہ ابتداء میں آٹھ سو سادہ یا ترش یا اس میں شربت

انارین ملا کر تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں۔ پھر آٹھ سو میں شور یا یخنی یا دودھ ملا کر دیں

ضعف کی حالت میں شور یا یخنی دیں۔ بعد میں فیرنی وغیرہ اور دیگر زود

ہضم و مقوی غذا دیں۔ اور بطور یہ نسخہ دیں۔ نسخہ (۱) قرص طباشیر کا فوری ۳ ماشہ کو

رب انار ترش ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ اور اوپر سے تخم کاسنی۔ منہر تخم خیارین بمغز

تخم کدوئے شیرین۔ زرشک ہر ایک ۹ ماشہ۔ تخم کاموے ماشہ۔ آلو بخارا ۷ دانہ۔

ان سب کا گلاب۔ عرق بید مشک۔ عرق بید سلوہ۔ عرق نیلون ہر ایک ۶ تولہ۔

میں شیرہ نکال کر اور اس میں شربت نیلون و شربت لیمل ہر ایک ۲ تولہ ملا

کر پلائیں اور شام کو افشردہ انارین ۹ تولہ یا افشردہ فالسہ ۸ تولہ میں شربت صندل

ترش یا شربت سیب لیملی ۲ تولہ ملا کر پلائیں +

ضعف کی حالت میں دوا المسک بار دوا و ضعف بعد از بخار ان کی حالت میں

دوار اسکے خار دیں باقی علامات و عوارض کا علاج حسب دستور کریں۔ بخار کے بعد کی کمزوری میں مرتبہ آملہ ورق نقروہ میں لپیٹ کر اوپر سے عرق گاؤ زبان۔ عرق بید مشک۔ عرق کبوترہ اور شربت سیب و انار ملا کر دیتے رہیں۔

نوٹ۔ چونکہ سلورسان جو کہ سکھیا کا ایک مرکب ہے۔ اس بخار میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اسلئے جب سم الفار یعنی سکھیا کی گولیاں جو کہ لمبر یا بخار میں لکھی گئی ہیں۔ ان کا ضرور استعمال کریں

پیچڑی کا بخار

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پیچڑی کا بخار	حمی شراویۃ	Tick Fever.
قحط کا بخار افریقی	حمی نمکیہ افریقی	سینٹرل افریکن ری لپسنگ فیور

جیسا کہ بیان کیا گیا۔ وسط افریقہ میں اس قسم کا بخار جو لوں کی بجائے پیچڑی کے ذریعے پھیلتا ہے تمام برٹش اور پورچوگیز مشرقی افریقہ میں نیز لیگنڈا اور کانگو وغیرہ میں یہ بخار پایا جاتا ہے۔ اسباب۔ اس بخار کا اصل سبب سپائرونیٹا ٹونیائی کرم ہوتا ہے جب ایک خاص قسم کی پیچڑی (آرینی تھوڈورس، Ornithodoros) مریض کو بٹ جاتی ہے اور اس کا خون چوستی ہے تو کرم مذکور اس پیچڑی کے منہ میں چلا جاتا ہے اور جب وہ کسی تندرست آدمی کو کاٹتی ہے تو پھر وہ کرم اس شخص کے خون میں داخل ہو کر یہ بخار پیدا کر دیتا ہے۔

علامات۔ زمانہ حضانت معمولی سات روز کا ہوتا ہے۔ جہاں پر پیچڑی کاٹتی ہے وہاں پر مقامی سوزشی علامات پائی جاتی ہیں۔ علامات مندرجہ بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ طبیعت سست و کسل ہوتی ہے۔ کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ بخار کا حملہ ہوتا ہے۔ طبیعت بچین ہوتی ہے۔ قیئیں آتی ہیں اور ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔ پھر بخار تیز ہو جاتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے جاڑا معلوم ہوتا ہے۔ مقام طحال پر سخت درد معلوم ہوتا ہے۔ قیئیں آتی رہتی ہیں کبھی دست بھی آتے ہیں جن میں خون کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ تلی بھی بڑھ جاتی ہے۔ اب مریض کے خون میں بھی کرم مذکور پایا جاتا ہے۔ بالآخر تین چار روز کے بعد بحران دکرانی سس ہوتا ہے جس میں کثرت سے پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے۔ مریض کمزور اور خستہ ہو جاتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کو بھوک لگتی ہے اور اس میں طاقت آتی جاتی ہے۔ اب بخار یا تو قطعی طور پر

جاتا رہتا ہے یا پانچ سات روز کے وقفہ سے پھر دوبارہ چڑھ جاتا ہے۔ اور تین چار روزہ کر پھر بحران پڑ کر اتر جاتا ہے۔ اسی طرح سے اس کے تین چار دورے ہوتے ہیں۔ اور اگر زیادہ دورے پڑیں تو مریض نہایت کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے +

عوارض و نتائج - آنکھ کے پردہ عنبیہ میں اکثر ورم ہو جاتا ہے (آئرائیٹس) تشخیص - اسکو میرا اور دیگر بخارات سے خون کا خوردبینی امتحان کرنے سے تشخیص کرتے ہیں انجام - پہلے زمانہ میں وسطی افریقہ کے اکثر باشندے اس بخار میں مبتلا ہو کر مر جاتے تھے۔ ڈاکٹر ڈیٹون جس نے اس بخار کے کرم کو دریافت کیا تھا وہ بھی خود اسی بخار میں مبتلا ہو کر مر گیا +

علاج ڈاکٹری - چونکہ اس بخار کو پھیلانے والی چھڑیاں پرانی کچی گوبری کی ہوئی جھونپڑوں اور گھروں میں رہتی ہیں۔ اس لئے یورپین اور دیگر ممالک کے باشندوں کو ایسے پڑانے گھروں میں نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ نئے تعمیر شدہ صاف مکانات میں رہنا چاہئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ افریقہ کے اصلی باشندوں میں اس بخار کے برخلاف قوت مناعت ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو یہ بخار کم ہوتا ہے۔ بیوسلورسان اس میں نہایت مفید ہے۔ کونین سے اس میں کچھ فائدہ نہیں ہوتا +

علاج طبی - وہی علاج جو حمی قحطیہ میں بیان کیا گیا۔ اس میں بھی مفید ہے +

ہڈی توڑ بخار

اردو نام	ہندی نام	انگریزی نام
ڈنگو بخار	حمی دنج	Dengue.
ہڈی توڑ بخار	حمی صالہ	Break-bone F

بقول ویبیری صاحب مسافر و سیاح اس بخار کا انگریزی نام ڈنگو اس کے عربی نام دنج کی ذرا بگڑی ہوئی صورت ہے۔ دنج سے ڈنجو بنا اور پھر دنجو Dengue کا ذرا تلفظ بگڑ کر ڈنگو بن گیا۔ عربی لفظ دنج کے معنی ہیں کمزوری۔ چونکہ اس بخار میں بہت کمزوری ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا جا۔ یہ عربی میں اس کو ابو التریب بھی کہتے ہیں اور چونکہ اس بخار میں جوڑوں اور

ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو انگریزی میں بربیک بون فیور (ہڈی توڑ بخار) بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس بخار میں جسم پر سرخ سرخ دھبے نکل آتے ہیں اس لئے ہندوستانی اس کو کال بخار بھی کہتے ہیں لیکن ایس سرخ بخار کی نسبت جس کا بیان صفحہ ۸۵ پر ہو چکا ہے مختلف ہوتا ہے۔ کیفیت مرض۔ یہ ایک قسم کا متعدی و بانی بخار ہے جس میں جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے اور جسم پر سرخ سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں +

یہ بخار ایک بار ہو کر پھر زندگی بھر میں اکثر دوبارہ نہیں ہوتا۔ ۶۳-۶۴ء میں یہ بخار مشرقی افریقہ مصر عرب کل ہندوستان برما چین اور پھر امریکہ وغیرہ میں دھماکے پھیلا تھا۔ عموماً تو یہ بخار گرم ممالک میں ہوتا ہے لیکن معتدل ممالک میں بھی دیکھا گیا ہے +

اسباب مرض۔ تیریا بخار کی طرح اس بخار کا سبب بھی ایک خاص قسم کا نہایت ہی چھوٹا سا کرم ہے غالباً تریو کیٹی قسم کا۔ جو کہ مریض کے خون میں پایا جاتا ہے اور اس کو پھیلا نیوالا بھی ایک خاص قسم کا مچھڑ ہے جس کا اصطلاحی نام کیو لیکس فٹیگینس *Culex Fatigans* ہے۔ یہ مچھڑ جب اس بخار کے مریض کا خون چوستا ہے تو خون کے ساتھ اس بخار کے کرم بھی مچھڑ کے پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور پھر جب وہ مچھڑ تندرست اشخاص کو کاٹتا ہے تو مچھڑ کے منہ سے یہ کرم ان اشخاص کے خون میں داخل ہو کر بخار پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر اس بخار کے مریض کا ذرا سا خون لیکر کسی تندرست شخص کی ورید (رگ) میں اس کو داخل کر دیا جائے تو اس شخص کو بھی یہ بخار ہو جاتا ہے +

علامات مرض۔ زمانہ حضانت اس بخار کا عموماً دو تین روز لیکن کبھی پانچ چھ روز تک ہوتا ہے یعنی جب اس بخار کا زہر جسم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے عموماً دو تین روز بعد بخار چڑھ جاتا ہے۔ زمانہ حضانت میں کوئی خاص علامات مندرجہ تو پیدا نہیں ہوتیں۔ البتہ طبیعت میں سستی و کاہلی ہوتی ہے۔ کبھی انگلیوں اور ہاتھ پاؤں میں درد ہوتا ہے لیکن عموماً یہ بخار بغیر کسی علامت مندرجہ کے وقوع چڑھ جاتا ہے۔ بخار چڑھتے وقت بعض مریضوں کو لرزہ محسوس ہوتا ہے بعض کو جسم میں سخت درد محسوس ہوتا ہے بعض کو صرف تکان محسوس ہوتا ہے وغیرہ بچوں میں تشنہ یا ہڈیاں ہوتا ہے۔ بہر کیف بخار چڑھ کر جلد تیز ہو جاتا ہے جسم گرم ہوتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ زہلن میلی ہوتی ہے قبض ہوتی اور جی متلاتا ہے وغیرہ۔ مگر خاص علامات اس بخار کی یہ ہیں کہ اس میں عضلات جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ شروع بخار میں کبھی اول

سر۔ آنکھوں۔ گردن اور کمر میں خذت کا درد ہوتا ہے اور کبھی تمام جوڑوں میں جس کے ہمراہ کسی قدر درم بھی ہوتا ہے۔ درد اکثر ایک جوڑے سے دوسرے جوڑے میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مریض بے چین اور نہایت کمزور ہو جاتا ہے تیسرے روز ہاتھ پاؤں اور پھر دیگر حصص جسم پر سرخ سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ آنکھیں سرخ اور ان سے پانی جاری ہوتا ہے۔ گلے میں درد ہوتا ہے۔ بخار تیز ہو جاتا ہے حرارت جسم ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوتی ہے۔ نبض ۱۲۰ سے ۱۴۰ دفعہ فی منٹ چلتی ہے۔ سانس جلد جلد آتا ہے یہ حالت ایک دو روزہ کر دھتے مفقود ہو جاتے ہیں اور بخار رفع ہو کر مریض دو چار دن تک بالکل اچھا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر بخار چڑھ جاتا ہے اور تمام مذکورہ بالا علامات پیدا ہو جاتی ہیں اسی طرح سے اس بخار کے دو تین دسے ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔ عوارض اور نتائج۔ کمر اور جوڑوں کے درد سے بعض مریض کچھ عرصہ ذرا لنگڑا کر چلنے لگتے ہیں۔ کمزوری اور بخوانی کی عام شکایت ہوتی ہے کبھی پھوٹے پھنسیاں نکل کر نہایت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں ایک دفعہ یہ بخار ہو کر۔ پھر عمر میں دوبارہ اکثر نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ اس کے برخلاف قوت مدافعت (مناعت) پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی دوبارہ سہ بارہ بھی ہو جاتا ہے اس بخار کے دوران و نتیجہ میں اسہال پھٹن۔ درم جگر۔ یرقان۔ ضعف بصارت۔ حاملہ عورت میں جہاں خون اور اسقاط وغیرہ ہو جاتے ہیں +

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا عموماً بخیر ہوتا ہے۔ اگر صرف بخار ہو تو ایک ہفتہ بعد شفا ہو جاتی ہے۔ اگر عوارض وغیرہ پیدا ہو جائیں یا مریض نہایت کمزور ہو جائے تو البتہ اندیشہ ہوتا ہے اور شفا ہفتوں بلکہ مہینوں بعد ہو سکتی ہے +

تشخیص مرض۔ اس کو تب سرخ سے تشخیص کرتے ہیں۔ چنانچہ تب سرخ میں حرارت جسم بڑھ کر کئی دن تک برابر ویسی ہی رہتی ہے۔ مگر اس بخار میں حرارت جسم بڑھ کر چند گھنٹوں میں ہی کم ہو جاتی ہے اور اس میں جوڑوں اور ہڈیوں میں جو شدید درد ہوتا ہے وہ تب سرخ میں نہیں ہوتا نیز اس میں جسم پر سرخ دھبے جلد نمایاں ہو جاتے ہیں۔ خسرہ۔ نزلہ و بائیمہ گٹھے کا بچا۔ آتشک ثانوی اور پیریا سے بھی اس بخار کا شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن علامات مخصوصہ و فارقہ سے تشخیص ہو جاتی ہے +

حفظہ بالقدم۔ تاکہ یہ بخار پھیلنے نہ پائے مریض بخار کو دس روز تک پھتروں سے بالکل محفوظ رکھیں اور اس بخار کے پھتروں کو نیست و نابود کریں۔ اس بخار کے پھتروں کے نیست

ناہود ہونے سے یہ بخار بھی ناہود ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پورٹ سجد میں ایسے مچھروں کو نیت و ناہود کرنے سے وہاں سے یہ بخار قطعاً ناہود ہو گیا۔ مچھروں کو گھروں سے دور کرنے کے لئے گندھک یا عاقرقرا یا تمباکو کی دھونی دینی مفید ہوتی ہے۔ تندرست اشخاص اگر تھوڑی مقدار میں کوئین کھاتے رہیں تو وہ بخار سے اکثر محفوظ رہتے ہیں۔ مچھروں سے محفوظ رہنے کے لئے مسہری میں سونا چاہئے۔

علاج ڈاکٹری۔ شروع مرض میں رات کو ۳ گرین کیلومل کھلا کر صبح کو ۴ ڈرام میگنیشیا سلفا پلا دیں لیکن اگر قبض نہ ہو تو مسهل نہ دیں۔ حرارت جسم کم کرنے کے لئے معتدل یا سرد پانی سے سینج کریں یا فیورکسچر مذکورہ تب نہتی کا استعمال کریں۔ دوسرے رفع کرنے کے لئے سر پر سرد پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا برٹ لگائیں یا آیس پانی رین یا اینٹی پائی رین یا فٹن سے ٹین بمقدار پانچ پانچ گرین دن میں دو بار دیں۔ لیکن اگر مریض کمزور ہو تو انہیں سے کوئی ایک دوا نہ دیں۔ ڈیول اور جوڑوں وغیرہ کے درد رفع کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔ نسخہ دا، ٹنکچر بیلا ڈونا، ابوند ٹنکچر اوپیم، ابوند۔ ایکوا کمفر ایک اونس ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔ درد ناک جوڑوں پر اے۔ بی۔ سی۔ اینی مینٹا (اینی منٹا اوپیم، بیلا ڈونا، کلوروفارم، تینوں ہونڈن ملا کر مالش کریں۔ رفع بخوابی کے لئے رات کو دس گرین ڈورس پوڈ دیں۔ جب بخار کو تخفیف ہو تو کوئین کا استعمال کریں جسے دیکھو تب لرزہ میں شفا ہو جانے کے بعد یعنی جب صرف لقا باقی رہ جائے تو مریض کے ہاتھ پاؤں اور کمر پر آہستہ آہستہ مالش کریں۔ ادبجلی لگائیں۔ مریض کو تبدیل آب و ہوا کرائیں۔ اور رفع کمزوری کے لئے فیلوز سیرپ کا استعمال کرائیں غذا عمدہ اور مقوی دیں۔

علاج طبیبی۔ پہلے دور ورتک یہ تبرید دیں۔ نسخہ تبرید دا، آلو بخارا ۱۱ دانہ کو عرق شاہترہ، عرق کو، عرق کاسنی ہر ایک ۴ تولہ میں بھگو کر اور ہاتھ سے مل کر اس میں لعاب اسپنڈول ۶ ماشہ اور مشربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر اور خاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ پھر چار پانچ روز تک یہ منضج پلائیں۔ نسخہ منضج ۲، گل بنفشہ، گل نیلوفر، گل سرخ، گکاوڑ، بان ہر ایک ۶ ماشہ، اہل السوس، بیج کاسنی، عنب الثعلب، شاہترہ ہر ایک ۵ ماشہ، عناب ۹ دانہ، تمر ہندی ۲ تولہ۔ سب ادویہ کورات کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر اور اس میں گلقد ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور جب چھٹے ساتویں روز بخار اتر جائے تو اسی نسخہ میں سنلے کی ایک تولہ

مغز فلوس ۵ تولہ۔ روغن بادام ۶ ماشہ یا شیرہ مغز بادام ۷ دانہ اضافہ کر کے مسهل دیں۔ اور بعد از مسهل جب شفا یا حسب سم الفار نمبر ۶ صفحہ ۵۰۶ استعمال کریں۔ نیز جو علاج غلب لازمہ لازمی بخار میں تحریر ہوا وہ علاج اس میں بھی مفید ہے۔

ریت مکھی کا بخار

اردو نام	طبی مجوزہ	ڈاکٹری نام
ریت مکھی کا بخار	حمی سیکنتیہ	Sand Fly Fever.
تین دن کا بخار	حمی ثلاثیہ	Three day F.
پانچ دن کا بخار	حمی خمس	Five day F.

کیفیت مرض۔ یہ گرم ممالک دہندوستان۔ اٹلی۔ ایران۔ سیستان۔ سیو پٹامیا اور مصر وغیرہ کا ایک قسم کا بخار ہے جو کہ گرمی کے موسم میں ایک قسم کی چھوٹی مٹی مکھی کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ اس قسم کی مکھی کو انگریزی میں سینڈ فلائی ریت کی مکھی کہتے ہیں۔ اس قسم کی مادہ مکھی جس کے کاٹنے سے بخار ہوتا ہے۔ موسم سرما کے سوا باقی تمام موسموں میں ہندوستان کے اکثر حصوں میں بکثرت ہوتی ہے اس کے کاٹنے سے عموماً تین دن تک اور کبھی پانچ دن تک بخار ہوتا ہے۔ خاکی رنگ کی چھوٹی سی مکھی اکثر رات کے وقت اندھیرے میں خاص کر ناک۔ کلن یا آنکھ پر کاٹ لیتی ہے۔ اس قسم کی مکھیاں فصلہ یعنی میلے اور کوڑے کرکٹ یا گھروں کی نالیوں میں خصوصاً نادری خانہ کے قریب اندھے بچے دیتی ہیں یہ مکھی اس قدر چھوٹی ہوتی ہے کہ معمولی پتھر یا کی جالی کے سوراخوں سے نکل جاتی ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کے لئے باریک مل کی مسری استعمال کرنی چاہئے۔

اسباب مرض۔ اس بخار کا باعث ایک خاص قسم قابل تقطیر زہر زہلہ یا ایل وائرس ہے جو مریض کے خون میں ہوتی ہے۔ یہ زہر بخار کے پہلے دو روز میں موثر یا زہریلی ہوتی ہے۔ اس کے بعد یہ بے اثر و بے ضرر ہو جاتی ہے اور مذکورہ بالا مکھی ریت کی مکھی، میر یا کے چھڑ کی طرح اس زہر کو مریض کے خون کے ساتھ چوس کر دیگر تندرست اشخاص کے خون میں پہنچا دیتی ہے۔ جس وقت یہ مکھی اس بخار کے مریض کو بخار کے پہلے یا دوسرے دن کاٹتی ہے تو یہ اسی وقت زہریلی نہیں ہو جاتی بلکہ ایک ہفتہ تک اس میں زہریلی سرایت نہیں کرتی کہ اس کے کاٹنے سے کسی تندرست شخص کو بخار ہو جائے لیکن اس عرصہ کے بعد یہ ایسی

زہریلی ہو جاتی ہے کہ جس کسی تندرست شخص کو یہ کاٹے اُسے بخار ہو جاتا ہے اور پھر یہ مکھی اپنی ساری بقیہ عمر تک زہریلی رہتی ہے۔ مریض بخار کو کاٹتے ہی اس مکھی کے زہریلی نہ ہونے سے بلکہ ایک ہفتہ بعد زہریلی ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس بخار کی زہر مریض کے خون سے اس مکھی کے پیٹ میں پہنچ کر ایک ہفتہ تک متغیر ہو کر ترقی کرتی رہتی ہے بعض محققین کا خیال ہے کہ اس زہریلی مکھی کے انڈوں بچوں میں بھی اس کی یہ زہر منتقل ہو جاتی ہے۔ جب یہ زہریلی مکھی کسی تندرست شخص کو کاٹتی ہے تو اُسے بھی اُس وقت بخار نہیں چڑھ جاتا بلکہ تین سے سات روز کے بعد چڑھتا ہے۔

علامات مرض۔ زمانہ حضانت تین دن سے لیکر سات دن تک ہوتا ہے یعنی جس وقت مذکورہ بالا قسم کی زہریلی مکھی کسی تندرست شخص کو کاٹتی ہے تو اُسے اسی وقت بخار نہیں ہو جاتا بلکہ مکھی کے کاٹنے کے عموماً تین سے پانچ روز بعد اور کبھی سات روز بعد ہوتا ہے۔ بعدہ مرض کا حملہ یکایک ہوتا ہے چنانچہ خفیف لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ سر گرم اور اعضا جسم میں درد ہوتا ہے اور خصوصاً عضلات یعنی گوشت میں۔ جلد گرم اور خشک ہوتی اور حرارت بخاری ہوتی جاتی ہے چنانچہ ۲۴ گھنٹے کے عرصہ میں بخار ۱۰۵ یا ۱۰۵ درجہ کا ہو جاتا ہے نبض ایک منٹ میں ۱۰۰ سے ۱۱۶ مرتبہ حرکت کرتی ہے لیکن یہ اکثر سست ہوتی ہے۔ مریض نہایت بے چین ہوتا ہے اور اسے آواز کی برداشت نہیں ہوتی۔ نیند نہیں آتی۔ لیکن کسی وقت مریض پر غنوغی طاری ہو جاتی ہے۔ زبان درمیان سے میلی اور کناروں پر سرخ ہوتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے اور قوت ذائقہ بھی زائل ہو جاتی ہے۔ ایک تھائی مریضوں میں قیہ آتی ہیں اور اکثر میں نکسیر پھوٹ جاتی ہے۔ ابتدا سے بخار میں عموماً قبض ہوتی ہے لیکن آخر میں اکثر سست آنے لگ جاتے ہیں۔ منہ اور حلق اندر سے سرخ ہوتے ہیں۔ اور ان میں خراش ہوتی ہے ٹھوکی سی کھانی بھی آتی ہے جو عموماً خشک ہوتی ہے لیکن کبھی غلیظ اور چسپندہ بنیم بھی خارج ہوتی ہے۔ لوزتین بڑھ جاتے ہیں اور کبھی حلق کا کوتا متورم ہو جاتا ہے۔ یعنی گلے پڑ جاتے ہیں اور کوتا سو ج جاتا ہے۔ سر جھکاتا ہے۔ کبھی جوڑوں اور عضلات میں درد ہوتا ہے۔ اور ہاتھ پاؤں کے تلووں میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ہڈیاں بھی ہو جاتا ہے۔ خون کمزور ہو جاتا ہے۔ اور شاذ و نادر جسم پر سرخ سرخ دھبے بھی پڑ جاتے ہیں۔ دوروز تک تو بخار برابر تیز چڑھتا رہتا ہے۔ لیکن تیسرے چوتھے اور کبھی پانچویں روز رفتہ رفتہ کم ہو کر اتر جاتا ہے۔

نوٹ۔ ایک بار اس بخار کے ہونے سے جسم میں اس کے برخلاف قوت مدافعت (ایمیونیٹی) پیدا ہو جاتی ہے اس لئے یہ بخار دوبارہ نہیں ہوتا اور جن مقامات میں یہ بخار مقامی ہوتا ہے وہاں کے باشندے اس سے بالعموم محفوظ رہتے ہیں یعنی وہ اس بخار سے بچتے رہتے ہیں کیونکہ ان کے مزاجوں میں اس بخار کے برخلاف قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے جس کا غالب سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ ان کو بچپن میں بخار ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ بچوں میں یہ بخار زیادہ ہوا کرتا ہے۔

تشخیص مرض۔ اس بخار کی تشخیص میں تین باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ ایک تو یہ کہ یہ بخار یکایک چڑھتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جس قدر بخار تیز ہوتا ہے۔ اس نسبت سے نبض تیز نہیں ہوتی اور تیسرے یہ کہ اس کی مدت تین سے پانچ روز تک ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ اسکی تشخیص کے لئے کوئی اور خاص علامت نہیں تاہم اس بخار کو (۱) طیریائی بخار (۲) قحط کا بخار (۳) ہڈی توڑ بخار اور انفلو انزا (نزلہ دہائیکہ) وحیرہ سے تشخیص کیا کرتے ہیں چنانچہ خون کا خردبینی امتحان امتحان کرنے سے پہلے دو نو بخاروں کے جرمز معلوم ہو جاتے ہیں۔ ہڈی توڑ بخار میں بخاروں میں زیادہ درود ہوتا ہے اور انفلو انزا میں مریض کو بخار کے ساتھ زکام و ضعف ہوتا ہے۔

نوٹ۔ ہندوستان میں بالعموم اس بخار کا طیریائی بخار سے واسطہ پڑتا ہے اور برخلاف طیریائی بخار کے اس میں کوفین کے دینے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو طیریائی بخار سمجھ کر جب اس کو روکنے اور دور کرنے کے لئے کوفین دی جاتی ہے اور اس سے بالکل کچھ فائدہ نہیں ہوتا تو بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ کوفین طیریائی بخار میں کچھ فائدہ نہیں کرتی۔ عوارض۔ اس بخار کے دوران میں کھانسی اور کبھی وریدوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ نتائج۔ اس بخار کے بعد کبھی ہڈیوں میں درد۔ گردوں میں سوزش اور نسیان ہو جاتا ہے۔ انجام مرض۔ انجام اس بخار کا ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔ عموماً تیسرے سے پانچویں روز تک بخار اتر جاتا ہے۔ اگر اس کے دوران میں کوئی اور عارضہ ہو جائے تو بعض اوقات انجام خراب بھی ہو جاتا ہے۔

علاج ڈاکٹری جعظہ ما تقدم۔ اس بخار کے مریض کو باریک مختصر دانی یا مسہری میں اس موذی کھٹی کے کاٹنے سے موقوف رکھیں۔ تاکہ وہ مریض کو کاٹ کر اس بخار کے پھیلنے کا باعث نہ ہو۔ مختصر دانی کے استعمال کے علاوہ ذرا سا کافور اپنے پاس رکھنا بھی بہتر ہوتا ہے۔ اور اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کھٹی گھروں میں صرف اندھیرے میں

کاشتی ہے۔ معمولی مکھی کی نسبت یہ مکھی چھوٹی اور باریک ہوتی ہے اور اس کا رنگ خاکستری ہوتا ہے۔ گھروں میں سے اس مکھی کو نکالنے کے لئے پانی ری تھرم یعنی عاقر قرحا کی دھونی دینا بہت مفید ہے۔

علاج شافی۔ اس بخار کا کوئی خاص علاج نہیں۔ صرف علامات کا علاج کیا جاتا ہے۔ پس مریض کو بستر میں آرام سے لٹائے رکھیں اور ایک ٹیکین مسہل دیں۔ چنانچہ میگنیشیا سلفاس ۶ ڈرام یا سوڈیا پی سلفاس ۴ ڈرام دو چھٹانک پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ اور جب دو چار دست آچکیں تو پھر اس پانی رین بمقدار ۵ سے۔ اگر رین تک دن میں تین بار دیں۔ اس سے جسم کے درد اور بخار دونوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور جہاں مکھی نے کاٹا ہو وہاں ٹینکچر آپیوڈین لگائیں۔ اس بخار میں پیرامیڈون بمقدار پانچ پانچ گرین ایک دن میں دو تین بار دینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔

نوٹ۔ پیرامیڈون Pyramidon کی نہ دی مائل سفید قلیں ہوتی ہیں۔ جو کہ پانی میں

حل ہو جاتی ہیں۔ یہ اینٹی پارین کا ایک مرکب ہے۔ اس کی خوراک ۵ سے ۸ گرین تک ہے۔

علاج طبی۔ ہدایات مذکورہ علاج ڈاکٹری کو مدنظر رکھیں۔ اور مریض کو آرام سے بستریں لٹائیں۔ جہاں مکھی نے کاٹا ہو اس مقام کو سرکہ سے دھو ڈالیں۔ اور پھر کافور کو سرکہ میں گھس کر اس مقام پر طلا کریں۔ رات کو دو تین تولہ گلقد مریض کو کھلائیں اور اگلی صبح کو شربت ورد و مکرم تولہ پاؤ بھر پانی میں ملا کر پلائیں۔ تاکہ دو چار دست آجائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو رات کو ۲ تولہ اطر فیفل کشنیز کھلاویں۔ اس سے بھی صبح کو دو تین دست آجائیں گے۔ بعدہ یہ نسخہ دیں۔

نسخہ ۱۔ تخم کاسنی۔ تخم کا ہو ہر ایک، ماشہ تخم کشنیز ایک تولہ۔ ان کو عرق کاسنی۔ عرق مکو۔ عرق بید سادہ۔ گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں ہیں اور چھان کر اور اس میں شربت انارین یا شربت لیمل یا سکنجبین سادہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یا فادز ہر حیوانی بمقدار ایک ماشہ گلاب میں گھس کر اور اس میں شربت انارین ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

غذا۔ لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً آشور سادہ یا ترش۔ پتی کھجڑی۔ ساگو مانہ شور با سادہ وغیرہ دیں۔

چوہے کاٹے کا بخار

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

چوہے کاٹے کا بخار حمی لدغ الفار ریٹ بائٹ فیور Rat Bite F.

تشریف - یہ مرن مٹم کا بار بار لوٹ آنوالا بخار ہے جو ایک مٹم کے پیدار جرم سپائرو
کیٹامارسس میورس Spirochaeta Morsus Muris نامی سے پیدا ہوتا ہے
یہ ایسے زہریلے چوہے کے کاٹنے سے جس میں کہ یہ جرم موجود ہوتے ہیں جسم انسان
میں داخل ہو کر اس مٹم کا بخار پیدا کرتا ہے ۛ

اسباب مرض - یہ مرض جاپان میں عام ہے۔ فرانس۔ اٹلی۔ ہسپانیہ۔ امریکہ اور
برطانیہ میں بھی بعض ایسے مریض پائے گئے ہیں جس بد نصیب شخص کو ایسا زہریلا چوہا۔
جس میں مذکورہ بالا موزی جرمز ہوں کا ٹھکانا ہے وہ اس بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے ۛ

تاریخی نوٹ - جاپان میں کی نہایت پرانی طبی کتابوں میں چوہے کاٹے کے بخار کا ذکر کیا گیا ہے۔

چنانچہ جاپانی زبان میں اس بخار کو "سوکوشیو" کہتے ہیں لیکن ۱۹۰۱ء میں جب ایک جاپانی ڈاکٹر

ہیکلی نے اس بخار کے گیارہ مریضوں کی رپورٹ کی تب سے اس کی طرف زیادہ توجہ کی گئی اور تب

سے اہل جاپانی محقق ڈاکٹروں نے اس بخار کے تقریباً پچاس مریضوں کی رپورٹ کی ہے اور ڈاکٹر

ہورڈ نے اٹلی میں اور ڈاکٹر پیچر نے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اور ڈاکٹر فریڈلوف نے

اٹلی میں اس بخار کے موجود ہونے کی تصدیق کی ہے۔ یعنی وہاں اس کے مریض پائے گئے ہیں۔ لہذا

یہ ایک عجیب اعتقاد ہے کہ وہاں چوہے کا کاٹنا ایک خطرناک آفت بھی جاتی ہے کیونکہ اس کے

بعد ایک ایسی مرن بیماری ہو جاتی ہے۔ جسے عام طور پر ہڈام یا کوڑھ کہتے ہیں۔ نیز ان کا یہ بھی

اعتقاد ہے کہ جب چوہی بچے دیتی ہے تو اس وقت اس کے کاٹنے سے یہ بیماری ہو جاتی ہے اور

بیان کیا گیا ہے کہ جاپان کے ڈاکٹر ہوراکے اس بخار کے ایک مریض کو بھی ایک ایسی چوہی نے

کاٹا تھا جو کہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتی تھی ۛ

کہتے ہیں کہ یہ بیماری راسو یعنی نیولا کے کاٹنے سے بھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات مشہور

ہے کہ نیولا چوہوں کو مارتا ہے۔ اس لئے یہ ممکن ہے کہ کسی زہریلے چوہے سے نیولا

میں بھی اس مرض کی سمیت یا جرم سرایت کر جائے ۛ

نوٹ۔ ہندوستان کی دینائی کتب طبیبہ مثلاً اکیر اعظم وغیرہ میں لکھا ہے کہ کور مرض یعنی چھوٹا
کے کاٹنے سے پہلے ہچکی آتی ہے اور پھر مطبقہ بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور حکیم طبری نے لکھا ہے کہ
اگر حاملہ نبولی کاٹے تو اس کا کاٹنا اچھا نہیں ہوتا +

ویدک کی نہایت قدیم کتاب سُشرت میں بھی اس بخار کا بیان ہے +

علامات مرض چوہے کے کاٹنے کے بعد زخم معمولی طریق پر اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن دو
سے چھ ہفتہ کے درمیان۔ اس مقام پر جہاں کہ چوہے نے کاٹا تھا درد ہونے لگتا ہے اور وہ
مقام سوج جاتا ہے اور اس کے ارد گرد آبے پڑ جاتے ہیں بلکہ زخم پڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات
وہاں کی ساخت مڑواری پڑ جاتی ہے۔ ساتھ ہی مریض کے سر میں درد ہوتا ہے۔ سردی محسوس ہوتی
ہے جی متلاتا ہے اور قہیں آتی ہیں جو اس مکر رہ جاتے ہیں اور بعض اوقات گلے میں درد ہوتا
ہے اور آواز بھڑا جاتی ہے بخار چڑھ جاتا ہے جس کی حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۴ درجہ تک ہوتی ہے
جسم پر سرخ رنگ کے دُورے پڑ جاتے ہیں۔ کبھی غدد بجاوہ بھی پھول جاتے ہیں اور عضلات
وجوٹوں میں درد ہونے لگتا ہے اور شاید ہڈیاں بھی ہو جاتا ہے بخار عموماً ایک سے آٹھ دن تک
لیکن کبھی کبھی ۱۲ دن تک برابر تیز چڑھتا رہتا ہے اور پھر اتر جاتا ہے اور دو سے سات آٹھ
دن کے وقفہ کے بعد پھر دوبارہ بخار چڑھ جاتا ہے اور اس طرح سے کئی ہفتوں تک اور بعض
اوقات کئی مہینوں بلکہ کئی سالوں تک اس بخار کے دورے ہوتے رہتے ہیں +

نوٹ۔ اس بخار میں اکثر مریضوں میں جسم پر سرخ دُورے نکل آتے ہیں لیکن بعض میں عصبی علامات

مثلاً درد سر۔ بھپنی اور ہڈیاں وغیرہ زیادہ ہوتی ہیں اور بعض میں بخار بہت خفیف ہوتا ہے +

تشخیص مرض۔ مرض کی حالت دریافت کرنے سے جب یہ معلوم ہو کہ چوہے کے کاٹنے کے
بعد بخار آنے لگا تھا اور جسم پر سرخ دُورے پڑ گئے تھے تو پھر اس بخار کی تشخیص میں
کچھ شک باقی نہیں رہتا +

انجام مرض۔ اس کا انجام بخیر ہوتا ہے خصوصاً جب سے کہ اس کا یہ نیا علاج معلوم

ہوا ہے موت اس میں دس فیصدی واقع ہوتی ہے +

حفظ ما تقدم۔ جہاں چوہا کاٹے وہاں پر اُس کے دانتوں کے زخم کو کاسٹک کی بتی سے
جلا دیں یا اُس مقام کو دبا کر اُس میں سے چند قطرے خون نکال کر اور پھر اس کو تیز مری
لوشن سے دھو کر اُس پر ٹینکچر آئیوڈین لگا دیں +

علاج ثنائی - سالورسان (Salvarsan) یا نیوسالورسان (Neosalvarsan)

کی 3-4 گرام کی جلدی پچکاری اس بخار میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بالعموم ایسی چھ پچکاریوں کے کرنے سے شفا کئی ہو جاتی ہے یعنی قطعی طور پر آرام ہو جاتا ہے +

غذا - دوران بخار میں غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً دودھ - فیرنی - شوربا وغیرہ دیں +
علاج طبی - جہاں پر چوہا یا نیولا کاٹے وہاں پر پہلے دو تین سینکلیاں کھچائیں اور پھر اس کو دلغ دیں - اگر یہ ممکن نہ ہو تو زخم کو سرکہ سے دھو کر اس پر پیاز اور زیرہ سفید باریک پیسکر باندھ دیں - اور اس پر پانی نہ پڑنے دیں - اگر زخم ہو جائے تو مرہم مراد سنگ لگاٹھیں +
چوہے کاٹے کے بخار میں وہی علاج کریں - جو کہ مطبقہ مترائدہ میں مذکور ہوا یا مریض کو ایک دو سہل دیکر پہلے چند روز تک قرص کافور کھلائیں اور پھر جب سم الفار (سنگھیا) مذکورہ صفحہ کا استعمال کریں - دوران بخار میں غذا لطیف سریع الهضم دیں خصوصاً مزونات وغیرہ +

مالٹا بخار

اردو نام	لبنی نام (مجموعہ)	ڈاکٹری نام
مالٹا کا بخار	حمی مَلْتِیَّة	Malta Fever.
لریا بخار	حمی مَلْتَوَجَّہ	Undulant F.
		مالٹا فِیور
		انڈیولینٹ فِیور

کیفیت عرض - یہ جزیرہ مالٹا جو اے بحر روم - پنجاب اور دیگر گرم ممالک کا ایک خاص قسم کا مسلسل بخار ہے جو بقاء عامہ طور پر بار بار حملہ آندہ ہوتا ہے - اور عموماً دو دو تین تین ماہ تک ادھیسی اس سے بھی زیادہ عرصہ تک اس کے پورے ہوتے رہتے ہیں - اس بخار میں پسینہ بہت کثرت سے آتا ہے اور جسم پر اندھوریاں یا گرمی دانے نکل آتے ہیں جو ٹوٹوں میں درد دیتا ہے اور تلی بڑھ جاتی ہے وغیرہ +

حملے بحر روم میں یہ بخار صدیوں سے ہوتا ہے چنانچہ بتقریب بعض ایسے مطول بخار کے مریضوں کا ذکر کیا ہے جن کو بھوٹے بھوٹے وقتوں سے چار چار ماہ تک بخار آتا رہا +
اگرچہ اولاً یہ بخار بحر روم کے جزائر اور اس کے کناروں پر کے آباد مقامات میں نیراٹلی فرانس اور یونان میں پایا گیا تھا لیکن ثانیاً یہ ہندوستان خصوصاً پنجاب میں پایا گیا اور اب ہندوستان کے اور بھی بہت سے ممالک مثلاً روس - مشرقی و جنوبی افریقہ - یوگنڈا جہاں اس بخار کو من ہی نہ کہتے

کہتے ہیں سوڈان چین۔ جزائر فلپائن اور فجی۔ شمالی اور جنوبی امریکہ اور جزائر غرب الهند وغیرہ میں اس بخار کے پائے جانے کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ اس بخار میں چونکہ پسینہ کثرت سے آتا ہے۔ اس لئے جسم کے مختلف حصص پر خصوصاً سینہ اور شکم پر اندھوڑیاں یا گرمی دانے نکل آتے ہیں۔ جن کی موجودگی سے شاید اس بخار کو بھی ہندوستان (دہلی و لکھنؤ وغیرہ) میں مولی تھورا اور پنجاب (لاہور۔ امرت سر۔ ملتان وغیرہ) میں مباد کی کہتے ہوں۔ جو درحقیقت مرض نہیں بلکہ بعض بخاروں کی ایک علامت یا عرض ہے۔

اور چونکہ اس بخار کی حرارت مستمّوج یا لہر دار ہوتی ہے یعنی شام کو تیز اور صبح کو کم اس لئے انگریزی میں اس بخار کو انڈیولینٹ فیور یعنی جھٹی ممتوجہ یا لہر دار بخار بھی کہتے ہیں +

اسباب مرض۔ اس بخار کا باعث ایک خاص قسم کا خردبینی جراثیم ہے جس کا اصطلاحی نام "مائکروکوکس منیلی ٹین سیس" Micrococcus Melitensis یعنی جرم ملٹا بخار ہے۔

یہ جرم تلی۔ جگر۔ گردہ۔ غدود جاذبہ۔ خون صفرا۔ بول و براز اور دودھ میں پایا جاتا ہے لیکن یہ خارج شدہ ہوائے تنفس۔ کھوک۔ پسینہ اور جلد کی بھہسی (چھلکے) میں نہیں پایا جاتا۔ یہ جرم ایسا سخت جان ہے کہ یہ خاک میں ۸۰ دن تک اور پانی میں ۳۰ دن تک زندہ رہتا ہے +

جن مقامات میں یہ بخار مقامی طور پر ہوتا ہے وہاں کی بکریوں کے خون اور دودھ میں یہ جراثیم پائے جاتے ہیں چنانچہ جزیرہ مالٹا کی بکریوں کے خون اور دودھ کا امتحان کرنے سے ۵ فیصدی بکریوں میں یہ جراثیم موجود پائے گئے ہیں پس ایسی بکریوں کا کچا دودھ پینے سے ہی عام طور پر یہ بخار پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب خصوصاً لاہور و امرتسر و ملتان وغیرہ میں بھی چونکہ بکریوں کا کچا دودھ بکثرت پیا جاتا ہے۔ اس لئے ان مقامات میں بھی اس بخار کے مریض نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں لیکن پنجاب میں اس بخار کی تشخیص نہیں کی جاتی +

بکریوں کے علاوہ بعض ایسے اشخاص کے بول و براز میں بھی جو کہ اس بخار میں مبتلا ہو کر شفا یاب ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس بخار کے جراثیم پائے جاتے ہیں پس ایسے اشخاص بھی اس بخار کو پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ ان کا بول و براز کسی ایسے پانی میں مل جاتا ہے جس میں سے بکریاں یا آدمی پانی پیتے ہوں۔ اگر مائتہ وغیرہ کی جلد چھلی ہوئی ہو اور اس پر ماؤن بکری کا دودھ لگ جائے تب بھی اس بخار کے جراثیم داخل جسم ہو جاتے ہیں اور یہ ممکن ہے کہ مچھرا اور پتہ وغیرہ خون چوسنے والے کیڑے بھی مریض کا خون چوس کر اور دیگر

تندرست اشخاص کو کاٹ کر اس بخار کو پھیلاتے ہوں لیکن زیادہ تر اس بخار کے پھیلانے کا باعث بکریاں ہوتی ہیں جن کا دودھ بطور غذا استعمال کیا جاتا ہے +

علامات مرض - زمانہ حضانہ چند روز سے لیکر تین چار ہفتہ تک لیکن عموماً دو ہفتہ تک ہوتا ہے یعنی اس بخار کے جراثیم کے داخل جسم ہونے کے عموماً دو ہفتہ بعد بخار ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں اکثر بطور علامات مُنذِرہ طبیعت سُست ہوتی ہے۔ جاڈا معلوم ہوتا ہے۔ سر اور عضلات میں درد ہوتا ہے اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ مریض اپنا معمولی کام کاج کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو بیمار محسوس کرتا ہے پھر رفتہ رفتہ حرارت بخار تیز ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ ہر شام کو بخار تیز ہوتا ہے اور ہر صبح کے وقت خفیف ہوتا ہے۔ مرض کے چوتھے پانچویں روز جبکہ سر اور جسم میں درد ہوتا ہے تو مریض حکیم یا ڈاکٹر کا مشورہ لیتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کو ۱۰۳ درجہ کا بخار ہوتا ہے۔ اس کی نبض فی منٹ ۹۰ تا ۱۰۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے۔ زبان پر سفید رنگ کی فُردِ رُئیل (جی ہوئی ہوئی) ہے لیکن اس کے کنارے سُرخ ہوتے ہیں۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور فمِ معدہ پر گرانی اور دبائے سے درد محسوس ہوتا ہے۔ عموماً قبض ہوتی ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اور دبائے سے درد کرنی ہے۔ اور بعض اوقات جگر بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور کثرت سے پسینہ آتا ہے جس

کے ساتھ جسمِ دسینہ پُشت اور شکم پر اندھوریاں (خشخاش یا باجرے کی مانند سفید دانے) نکل آتے ہیں۔ یہ تمام علامات دو ہفتہ تک قائم رہتی ہیں اور بخار ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک رہتا ہے۔ لیکن دوسرے ہفتے کے اخیر میں بخار کم ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بالکل اُتر جاتا ہے۔ اور مریض کو بہت کچھ افادہ معلوم ہوتا ہے لیکن ایک دو روز کے بعد بخار پھر چڑھ جاتا ہے اور پہلے کی طرح تمام علامات موجود ہوتی ہیں لیکن کسی قدر خفیف۔ یہ دورہ بخار ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد پھر اور دورہ ہو جاتا ہے غرضیکہ اسی طرح مہینوں تک اس بخار کے دورے ہوتے رہتے ہیں + اب حرارت بخار مُتمتّج یا لہر دار ہو جاتی ہے۔ یعنی ہر صبح کے وقت بخار میں خاص تخفیف ہوتی ہے اور ہر شام کے وقت وہ تیز ہو جاتا ہے۔ مریض کا خون روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے اس لئے وہ ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے۔ معدہ و امعاء میں خراش ہونے کے سبب ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور قبض ہوتی ہے یا دست آتے ہیں گلا اندر سے درد کرتا ہے مسوڑے پیلے ہو جاتے ہیں اور دبائے سے ان میں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ تلی اکثر بڑھی ہوئی اور درد کرتی

ہے۔ تھوڑی تھوڑی کھانسی بھی ہوتی ہے اور بعض اوقات نیونیا ہو جاتا ہے۔ دل بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ اور مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ اس کے سر میں اور تمام جسم میں درد محسوس ہوتا ہے نیند نہیں آتی طبیعت بے چین ہوتی ہے کبھی ہڈیاں بھی ہو جاتا ہے اور قوت حاکمہ میں نقص آ جاتا ہے یعنی نسیان ہو جاتا ہے۔ اور اگر گردوں میں سوزش ہو جائے تو سیائیکا ر عرق النساء۔ جاگ اور ٹانگ کا درد بھی ہو جاتا ہے۔ جلد کی رنگت زرد لیکن وہ نمناک یا چھپی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس بخار میں کثرت سے پسینہ آتا رہتا ہے۔ خصوصاً ہر روز جس وقت بخار میں تخفیف ہوتی ہے۔ اور اس وقت پسینہ آتا ہے۔ اس پسینہ میں سے ایک خاص قسم کی ناخوش بو آتی ہے۔ اور تیسرے ہفتے کے بعد عموماً جسم پر اندھوریاں یا گرمی دانے نکل آتے ہیں کبھی کبھی جلد پر سے چھلکا اترنے لگتا ہے یا پھوٹے پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ کمر لگ جاتی ہے اور کبھی جلد کے نیچے جریان خون ہو کر سیاہ سیاہ دھبے پڑ جاتے ہیں۔

مفاصل یعنی جوڑے متورم ہو جاتے ہیں اور بہت درد کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اوپر کی جلد عموماً سرخ نہیں ہوتی جسم کے تمام جوڑوں میں سے زیادہ تر کھلے کھلے اور ٹخنوں کے جوڑے متورم ہوتے ہیں کبھی کبھی خستہ بین میں درد یا درم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات کانوں کے نیچے کے غد و پھول کر کنیڑے ہو جاتے ہیں۔ پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے اور اس کی کیفیت کسی قدر ترش ہوتی ہے اور اس میں یوریش و فاسفیٹس تہ نشین ہوتے ہیں۔ اس میں ایلییوسن شاذ و نادر ہوتی ہے لیکن اس میں بخار کے خاص جراثیم پائے جاتے ہیں جو بعض اوقات حملہ بخار کے دو سال بعد بھی پائے جاتے ہیں کبھی گردوں میں درد ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب میں ایلییوسن آنے لگتی ہے اور بعض اوقات خون آنے لگتا ہے۔

اب مریض کمزور ہو جاتا ہے یعنی اس کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ اور وہ بخار کے بار بار حلول سے بہت نڈھال ہو جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ علامات میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔ چنانچہ بخار کے درمیانی وقفے لمبے ہونے لگتے ہیں۔ اور بخار کے حملے خفیف اور مختصر ہونے لگتے ہیں۔ صبح کے وقت حرارت جسم درجہ صحت پر آ جاتی ہے اور شام کو کسی قدر تیز ہو جاتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ یہ بھی کم ہو کر بخار جاتا رہتا ہے۔ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ تمام علامات مرض ناکمل ہو جاتی ہیں۔ اور میں دن سے لیکر تین سو دن کی اور بالا وسط نوے دن کی اس لمبی بیماری کے بعد اب مریض میں صرف نقاہت باقی رہ جاتی ہے۔

افسارم۔ عموماً تو یہ بخار سی قسم کا ہوتا ہے جس کی علامات اور پر بیان کی گئی ہیں لیکن بعض محققین نے اس کی دو تین قسمیں اور بھی بیان کی ہیں یعنی ایک خبیث۔ دوسرے نوبتی اور تیسرے خفیف۔
(۱) خبیث مالٹا بخار۔ اس قسم کا بخار یکا یک چڑھ جاتا ہے بخار کی حرارت ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ فارن ہوتی ہے۔ اور تمام جسم میں سخت درد ہوتا ہے۔ چہرہ سرخ ہوتا ہے اور تمام مذکورہ بالا علامات شدید ہوتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ اکثر نیونیا ہوتا ہے اور متعفن دست آتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ بعد ان علامات میں کسی قدر تخفیف ہو جاتی ہے لیکن بجائے اور تخفیف ہونے کے منبض ایک ایک کر چلنے لگتی ہے۔ اور سانس کھینچ کر آنے لگتا ہے اور تینیں آتی ہیں۔ اور مریض رفتہ رفتہ ردی حالت میں ہو جاتا ہے۔ بخار تیز ہو جاتا ہے اور مرض کے پانچویں دن سے لیکر اکیسویں دن تک موت واقع ہوتی ہے۔

(۲) نوبتی مالٹا بخار۔ اس قسم کا بخار بہت آہستہ آہستہ چڑھتا ہے۔ اور جبکہ بخار کا پورا حملہ ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت بخار کی حرارت صبح کے وقت تقریباً نارمل (درجہ صحت پر) ہوتی ہے لیکن شام کے وقت ۹۹ درجہ یا ۱۰۰ درجہ تک بڑھ جاتی ہے جس کے ساتھ بستی بے چینی اور سردی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ رات کے درمیان پسینہ آتا ہے اور حرارت درجہ صحت (۹۸) پہنچ جاتی ہے۔ اس طرح سے یہ بخار تقریباً چھ ہفتہ تک چڑھتا رہتا ہے اور کبھی کبھی چھ ماہ تک چڑھا رہتا ہے لیکن اس کے ساتھ کوئی شدید یا خطرناک علامات نہیں ہوتیں۔ درحقیقت اس قسم کا بخار ایسا خفیف ہوتا ہے کہ جب تک مریض کی صحت عامہ خراب نہیں ہو جاتی اور وہ کسی ڈاکٹر یا طبیب کا مشورہ نہیں لیتا۔ تب تک اس بخار کا کچھ حال ہی معلوم نہیں ہوتا۔

(۳) خفیف مالٹا بخار۔ بعض اوقات اس بخار کے جراثیم اتنا خفیف اثر کرتے ہیں کہ مریض کو بالکل معلوم نہیں ہوتا کہ اسے کسی قسم کی شکایت ہے بھی کہ نہیں۔ وہ اپنا معمولی روزانہ کام کاج کرتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے خون اور پیشاب میں اس بخار کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مریض صرف جزیرہ مالٹا میں ہی پائے گئے ہیں۔ ممکن ہے کہ تحقیق کرنے سے دیگر مقامات میں بھی ایسے مریض موجود ہوں۔

عوارض۔ اس بخار کے دوران میں کبھی چھوٹی یا بڑی آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں جن سے بعض اوقات جریان خون ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات قے یا دست متواتر آتے رہتے ہیں۔ شدید بخار قائم رہتا ہے۔ نیونیا یا ضعف قلب ہو جاتا ہے۔ یہ سب عوارض

خطرناک ہوتے ہیں، اور کبھی خُصیوں میں ورم ہو جاتا ہے +

نتائج۔ اس بخار کے نتیجہ میں کبھی دلج ہوتا ہے۔ کبھی ذبول یا لاغری کی شکایت ہو جاتی ہے بعض کو نسیان ہو جاتا ہے اور بعض کو ضعف اعصاب کی شکایت ہو جاتی ہے +

تشخیص مرض۔ اس بخار کی خاص تشخیصی علامات یہ ہیں کہ (۱) یہ بخار مُطَوَّل لیکن مُتَمَتَّع قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی یہ بخار دیر تک رہتا ہے۔ لیکن اس کی صبح و شام کی حرارت کا اتار چڑھاؤ

مُتَمَتَّع یا ہر دار ہوتا ہے (۲) اس میں پسینہ بہت کثرت سے آتا ہے اور (۳) جوڑوں میں درد اور ورم ہوتا ہے۔ لیکن جہاں پر ممکن ہو سکے۔ اس بخار کے مریض کے خون کا خاص امتحان

کر کے اس کی تشخیص کرائی جائے۔ اس بخار کو ٹائیفائیڈ فیور رتب محرقہ بطنی، ملیریا فیور ملیریا بخار، اور کالا آزار سے تشخیص کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ خون کے خوردبینی امتحان سے

ان بخاروں کے خاص جراثیم معلوم ہو جانے سے کامل تشخیص ہو جاتی ہے +

انجام مرض۔ معمولی قسم اور خفیف قسم کے اس بخار کا انجام تو اچھا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ غشی یا دیگر عوارض رتویہ پیدا نہ ہو جائیں لیکن شدید قسم کا یہ بخار جو بیکار چڑھ جاتا ہے۔ یہ بہت

ہلک ہوتا ہے مگر اس قسم کا بخار بہت کم ہوتا ہے۔ اس بخار میں ۲ سے ۱۳ فیصدی مریض مر جاتے ہیں

حفظ ما تقدم۔ بکریوں کا دودھ اور خصوصاً کچا دودھ ہرگز نہ پیئیں۔ پنجاب میں عوام لئاس کو یہ بات بخوبی ذہن نشین کر ادینی چاہئے۔ کہ بکریوں کے کچا دودھ پینے سے ہی یہ موزی بخار ہوتا

ہے پس بکریوں کا دودھ (خصوصاً کچا دودھ) ہرگز نہ پیئیں۔ چنانچہ جزیرہ مالٹا اور جبل الطارق میں اس بات پر عمل کرنے سے وہاں اس بخار میں بہت تخفیف ہو گئی ہو اور اب تو بالکل نابود ہو گیا ہے +

علاج مرض۔ تا حال اس بخار کا کوئی ایسا شافی علاج معلوم نہیں ہوا کہ جس سے اس بخار کے جراثیم ہلاک ہو جائیں۔ وکیسین اور سیرم ٹریٹ منٹ (علاج مصلی ٹیکے کا علاج) بھی

چنداں کا سیاب ثابت نہیں ہوا۔ البتہ ٹریٹ منٹ کی تازہ تیار کردہ سیرم پہلی سیرمون کی نسبت کسی قدر مؤثر و مفید معلوم ہوتی ہے۔ کونین اور سوڈیم سیلیٹ وغیرہ کے استعمال سے

اس بخار کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا پس اس بخار میں صرف علامات کا علاج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ بڑی بڑی علامات جن کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ہیں (۱) حرارت بخار (۲) درجہ

(۳) معده و امعاء کی شکایات (۴) منہ اور حلق کا خفیف ورم (۵) در و سر نہ بیان (۶) جریان خون دھیرہ۔ لیکن جلد پھیپھروں اور دل کی طرف بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے

ماؤں ہونے سے پھوڑے پھنسیاں۔ نیمونیا اور غشی وغیرہ کے ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے علاوہ
 انہیں مریض کی غذا میں بھی نہایت احتیاط ہونی چاہئے۔ اور شدید حالت مرض میں بول براہ
 کے لئے ظروف بول و براز کا استعمال کرنا چاہئے۔ مریض کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے۔
 اداس کے کمرے کے دروازہ اور کھڑکی وغیرہ پر جالی ڈال کر اسے پھروں اور کھیلوں سے
 محفوظ رکھنا چاہئے۔ اداس بات کا بھی خیال رکھیں کہ مریض کو پیشاب ٹھیک آتا ہے
 اور علامات کا علاج اس طرح سے کریں *

حسارت بخار۔ اگر معمولی بخار ہو تو نیم گرم پانی سے اور شدید بخار ہو تو سرد پانی سے
 مریض کے جسم کو اسخ کریں۔ اور اگر بہت شدید بخار ہو تو اسے سرد غسل دیں جس کی ترکیب
 دیکھو مائیفائیڈ فیور کے علاج میں۔ یا فنے سے ٹین بمقدار پانچ پانچ گرین ایک دو بار دیں *
 دروسر۔ رفع دروسر کے لئے فنے سے ٹین ۵ گرین اور کیفین سٹریٹ ایک گرین ملا
 کر پانی کے ہمراہ دیں *
 رفع بخواری کے لئے یہ نسخہ دیں * (

۳۰	لاہوار مارفیا مائیڈروکلورائیڈ	مسم
۲۰	سوڈیائی برومائیڈ	گرین
۱	سیریس آرن شیاٹی	ڈرام
۱	ایکواکلوروفارمائی	تا اونس

ایسی ایک ایک خود اک دوات کو سوتے وقت دیں

درو جسم۔ درو جسم کے دور کرنے کے لئے مارفیا کی جلدی پچکاری کریں *
 درو کھپ پا۔ پاؤل کے تلووں کے درو کو دور کرنے کے لئے ان پر سرد پانی ڈالیں
 قے۔ قے کو دور کرنے کے لئے برف کے ٹکڑے چسائیں۔ یا نم معدہ پر چھوٹا سا
 رانی کا پلٹر لگائیں یا اوپیم پلاسٹر لگائیں۔ یا چار چار ڈرام کی مقدار میں گھنٹہ گھنٹہ بعد
 دو تین بار لائٹ وائٹر پلائیں یا سیکچر آئیڈین ایک ایک قطرہ ذرا سے پانی میں ملا کر گھنٹے گھنٹے بغیر بار بار
 قبض۔ رفع قبض کے لئے رات کو ۳ گرین کیلومل دیں۔ اور صبح کو میگنیشیا سلفاس
 یا سوڈیائی سلفاس بمقدار ۴ ڈرام دو چھٹانک پانی میں ملا کر پلائیں اور تاکہ پھر قبض
 نہ ہو جائے یا تو اینا کر کے امعاء کے فعل کو بحال رکھیں یا ہر دوسری تیسری شب کمپوٹ
 پاؤڈر آف لکوریس بمقدار ایک ڈرام دیتے رہیں *

دست۔ اگر دست آتے ہوں تو معمولی
قابضات دے کر انہیں بند کر دیں۔ یا یہ
نسخہ دیں :-
گرین ۴
گرین ۷
گرین ۵
سیادل
ہمو تھائی سیلی سلاس
ٹوڈرس پاؤڈر
سوئے ہضم۔ اگر ہاضمہ ضعیف ہو۔
ایسی ایک ایک گھنٹہ راکٹان میں دو تین بار دیں +
بھوک نہ لگتی ہو تو منہ کو صاف رکھیں۔ اور گلسرین آف بوریکس منہ اور حلق میں لگائیں
اور غرغرے کرائیں +

جریانِ خوں۔ انتڑیوں وغیرہ سے جریانِ خوں ہو تو مریض کو بالکل آرام سے
ٹلائے رکھیں۔ برت کے ٹکڑے چسائیں کیلینم لیک ٹیسٹ بمقدار دس دس گرین
دن میں تین بار دیں۔ یا ڈوڈرس پاؤڈر بمقدار دس دس گرین دن میں دو دو بار
دیں یا ایڈری نیلین کلورائیڈ سولیشن بمقدار ۱۰ سے ۲۰ منٹم قدرے پانی میں ملا کر دن
میں دو بار دیں۔

جلد کا بھی خیال رکھیں۔ اگر گرمی والے پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو ان کا مناسب
علاج کریں۔ اور اس بات کا خصوصیت سے خیال رکھیں کہ کمر نہ لگ جائے اور اگر کمر
لگ جائے تو اس کا توجہ سے علاج کریں +

پسینہ۔ چونکہ اس بخار میں مریض کو کثرت سے پسینہ آیا کرتا ہے خصوصاً رات کے
پچھلے حصے میں اس لئے جب پسینہ آئے تو اس کے کپڑے بدلوا دینے چاہئیں +
غذا۔ اس بخار میں غذا کا انتظام نہایت ضروری ہے۔ غذا لطیف اور سیال ہونی چاہئے
مثلاً آٹھو، دودھ، شیر باورینچی وغیرہ۔ دودھ کے متعلق اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں
کہ مریض کو بکری کا دودھ ہرگز نہ دیں۔ اور گائے کا بھی جو دودھ دیں وہ تندرست
گائے کا ہو اور بالکل پاک و صاف طور پر جوش دے کر رکھا گیا ہو۔ بخار کے حلوں میں
تو لطیف اور سیال غذا ہی دیتے ہیں لیکن وقفوں کی حالت میں اماروٹ۔ فیرنی۔
سینٹی۔ شوربا۔ چاول وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ بخوبی ہضم ہو جائے ورنہ لطیف
اور سیال غذا بالخصوص دودھ ہی دیتے رہیں +

نوٹ۔ بخار کے رفع ہو جانے کے بعد جب صرف کمزوری باقی رہ جائے۔ تو مریض کو کسی عمدہ

مقام پر تبدیل آب و ہوا کرائیں +

علاج طبی۔ چونکہ اس بخاریں سپینہ کثرت سے آتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت
 مادہ مرض کو جلد کی طرف سے خارج کرتی ہے پس اس فعل میں اس کی معاونت کرتے ہوئے یہ
 مناسب ہے کہ معرفات کا استعمال کرائیں اور ساتھ ہی دل و صاغ اور پیپٹروں کی حفاظت
 و تقویت کے لئے کچھ مفرح و مقوی قلب و عین بھی شامل کریں۔ پس اس مقصد کے لئے یہ
 نسخہ مفید ہے۔ نسخہ (۱) خمیرہ مروریدہ ماشہ کھلا کر اوپر سے عناب و لائتی، عدد۔ مویز منقح
 ۵ دانہ۔ گل گاؤ زبان ۳ ماشہ۔ تخم خیارین ۶ ماشہ۔ خاکشی ۵ ماشہ۔ نبات سفید اتولہ سب ادویہ
 کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیکر اور صاف کر کے نبات ملا کر پلائیں اور اگر مرض کو پیاس و گرمی
 کی زیادہ شکایت ہو یا گرمی کا موسم ہو تو بجائے جوشاندہ کے مذکورہ بالا ادویہ کا شیرہ عرق گاؤ زبان
 میں نکال کر یعنی ان کو عرق گاؤ زبان میں پسیرا اور صاف کر کے اس میں نبات ملا کر اور خاکشی
 چھڑک کر پلائیں اور قلب کی مزید تقویت کے لئے کوہ ابریشم ۵ ماشہ۔ اور اگر کھانسی کی شکایت
 ہو تو اصل السوس مقشرہ ماشہ نسخہ مذکورہ میں اضافہ کریں اور اگر حرارت شدید نہ ہو اور
 کرب و بے چینی بھی زیادہ نہ ہو تو یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے۔ نسخہ (۲) بادیان۔ تخم خیارین۔
 ہر ایک ۶ ماشہ۔ کوخٹک ۳ ماشہ۔ تخم کثوث زہوئی میں باندھا ہوا ۳ ماشہ۔ اصل السوس
 مقشرہ ۳ ماشہ۔ خاکشی ۳ ماشہ۔ کوہ ابریشم ۴ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ۔ مویز منقح ۹ دانہ۔ سب
 ادویہ کو سوا پاؤ پانی میں جوش دیکر صاف کر کے شربت شقائق ۲ تولہ نبات ایک تولہ ملا کر پلائیں
 اگر اندھوریاں بخوبی نہ نکلیں یا نکل کر غائب ہو جائیں تو ایسی صورت میں عوارض عموماً
 سخت اور شدید ہو جاتے ہیں پس ان کو یعنی اندھوریوں کو نکلنے کو مندرجہ ذیل بھپارہ
 کا نسخہ کام میں لائیں۔ نسخہ (۳) خاکشی ایک چھٹانک لیکر پانچ سیر پانی کے ساتھ کسی
 کھلے منہ کے دیگچے میں ڈال کر منہ بند کر کے جوش دیں۔ اور جب خوب جوش کھا جائے۔
 تو مریض کو ایک چار پائی پر لٹا کر دیگچے کو چار پائی کے پنجے رکھ کر اس کا منہ کھول دیں اور
 مریض پر ایک کیبل اڑھا دیں۔ اس طرح بھپارہ دینے سے خوب کھل کر سپینہ آجاتا ہے۔
 اور ساتھ ہی اندھوریاں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ بعد اسی جوشاندہ خاکشی میں سے ۶ تولہ پانی
 لیکر اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ جب بحران ہو کو بخار اتر جائے تو پھر جب سم الفار
 مذکور میرا بخار ہمراہ عرق مرکب مذکورہ کے استعمال کریں۔ دیگر علامات و عوارض کا علاج
 حسب دستور کریں۔ چنانچہ تقریباً تمام ایسے عوارض کا بیان علاج محرقہ بطنی میں صفحہ ۵۵۱

پر لکھا جا چکا ہے۔ پس اُسے ملاحظہ کریں۔ لیکن اس بخار میں جب دست آنے لگیں تو انہیں قوی قابضات سے فوراً بند نہیں کر دینا چاہئے +

غذا۔ شروع بخار میں آتش مونگ یعنی مونگ کو پانی میں پکا کر مثل آشجو کے اس کی آتش بنائیں اور وہ پلائیں اگر بخار تیز ہو تو آشجو اور آتش مونگ ملا کر پلائیں یا گیہوں کی چپاتی اور مونگ کی دال یا موٹھی کی دال دیں۔ اور کوری اینٹ کو سات مرتبہ پانی میں گرم کر کے اور اُس سے پانی کو گھجھا کر اور سرد کر کے وقت ضرورت پلاتے رہیں +

پرسوت کا بخار

انگریزی نام

عربی نام

اردو کا نام

Puerperal Fever

پیورپرل فیور

محمی نفاسیتہ

پرسوت کا بخار

Puerperal Sepsis

پیورپرل سیکسپس

عفونت نفاسیتہ

عفونت نفاسی

Puerperal

Septicæmia

پیورپرل سٹیپیسیا

تعفن دم نفاسیتہ

تعفن خون نفاسی

تعریف مرض۔ یہ ایک قسم کا عفونی بخار ہے جو کہ زچہ کے خون میں مادہ متعفنہ کے سرایت کر جانے سے پیدا ہوتا ہے چونکہ کئی قسم کے جراثیم مرضیہ باعث عفونت نفاس ہو کر اس بخار کو پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے جدید ڈاکٹری کتب میں اب اس کو پیورپرل سیکسپس یعنی عفونت نفاسی یا پیورپرل سٹیپیسیا یعنی تعفن خون نفاسی کے نام سے بیان کیا گیا ہے +

اسباب مرض۔ زچہ کا رحم بحالت صحت جراثیم سے پاک ہوتا ہے۔ مگر اندام نہانی میں بالعموم جراثیم ہوتے ہیں۔ لیکن جب پرسوت کا بخار ہوتا ہے۔ تو جوف رحم میں بھی جراثیم پائے جاتے ہیں۔ لیکن مختلف مرضی میں مختلف جراثیم ہوتے ہیں۔ مگر عام طور پر زنجیردار جراثیم سٹرپٹوکوکائی (Straptococci Fecalis) اور زنجیردار جراثیم سٹریپٹوکوکائی اری پیلے ٹس (S. Erysipelatosis) اور بعض مرضاء میں جراثیم نیومونیا ریموکوکائی (Pneumococci) یا خوشہ دار جراثیم (سٹیفی لوکاکائی Staphylococci) بھی پائے جاتے ہیں۔ اور جراثیم تولونیہ عامہ (دبسی لئس کولائی کمونز B. Colli communis) تو بالعموم پائے جاتے ہیں

خفیف قسم کے محمی نفاسیہ میں۔ جوف رحم میں یا تو جراثیم بالکل نہیں ہوتے یا خوشہ دار جراثیم

اور دیگر کم زہریلے جراثیم ہوتے ہیں۔ ایسے مرضی جن میں رحم جراثیم سے پاک ہوتا ہے۔ ان میں فرج یا گردن رحم کی خراش یا انشقاق میں خوشہ دار جراثیم (سیٹیفی لوکا کائی) یا جراثیم قولونیہ (بسی لس کولائی) کے سرایت کر جانے سے بخار ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی جراثیم سوزاک (گوٹو کا کائی) بھی حتمی نفاسیہ کا موجب ہوتے ہیں پس مذکورہ بالا معلومات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جس طرح جسم کے دیگر مقامات میں عفونت جراثیم سے بخار ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح حتمی نفاسیہ پیدا ہوتا ہے۔ پس عفونت خون (سپرمیا) کو غدوی جراثیم سے علیحدہ خیال کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

عفونت نفاسیہ کے جراثیم یا تو بیرونی ہوتے ہیں۔ جو کہ باہر سے قابلہ یا دایہ کے ہاتھوں یا آلات کے ذریعے مریضہ کے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ یا اندرونی ہوتے ہیں جو کہ پہلے ہی سے جسم مریضہ میں موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً کبھی اندام نہانی میں جراثیم مریضہ مثلاً جراثیم سوزاک وغیرہ موجود ہوتے ہیں یا مقعد اور سیون کے مقام پر جراثیم برازیہ وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ وہ سرایت کر جاتے ہیں یا مریضہ کی مقعد یا آنتوں سے درمیانی ساخت ماؤٹہ کی راہ جراثیم اندام نہانی اور رحم میں سرایت کر جاتے ہیں۔

المختصر یہ کہ (۱) وضع حمل کے وقت قابلہ یا دایہ کی کثیف انگلیوں یا کثیف اوزاروں کے ذریعے اندام نہانی یا رحم میں مواد متعفن یعنی مذکورہ بالا جراثیم نقص سرایت کر کے اس بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ (۲) جب آئول یا نفاس درست طور پر خارج نہیں ہوتا۔ یا اندام نہانی یا رحم میں رطوبت یا مہمدخل کے لوتھڑے یا آئول کے ٹکڑے وغیرہ رہ کر ان جراثیم عفونت سے متعفن ہو جاتے ہیں۔ اور اس بخار کا باعث ہوتے ہیں (۳) جنین کے شکم مادر میں مرکز متعفن ہو جانے سے یا (۴) وضع حمل کے وقت مولود کے سر کے دباؤ سے رحم کی کسی ساخت یا رسولی کے چھل جانے سے زہریلا مادہ عفونت دندکورہ بالا جراثیم، سرایت کر کے بخار پیدا کر دیتا ہے (۵) سرخباد (داری سپلس) یا خناق و بائی وغیرہ امراض کی چھوت لگ جانے سے بھی یہ بخار ہو جاتا ہے (۶) حیوانی مادوں یا بدرزو کی عفونت یا سرانڈ سے یعنی جراثیم عفونت کے بذریعہ ہوا سرایت کر جانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر خود کثیف زچہ کی اندام نہانی یا مقعد یا آنتوں سے مواد متعفن (جراثیم مذکورہ) رحم میں سرایت کر کے اس مرض یا بخار کو پیدا کر دیتے ہیں۔

علامات مرض - وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے کے تین روز بعد بے معلوم طور پر یا خفیف جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ بخار کا درجہ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہوتا ہے اور نبض بہت تیز چلتی ہے۔ پیٹ میں خصوصاً رحم کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا اور دست و قے آتے ہیں۔ نفخ شکم ہوتا ہے یعنی پیٹ پھول جاتا ہے۔ چھاتیوں میں دودھ پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی نفاس خارج ہوتا ہے۔ اور اگر ہو بھی تو خراب اور بدبودار خارج ہوتا ہے۔ مریضہ کو کمال بے چینی اور حد درجہ کی کمزوری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ چہرہ پھیکا۔ بچا ہوا اور متفکر آنکھیں اندر کو بیٹھی ہوئیں تنفس دقت سے اور جلد جلد آتا ہے اور اس میں میٹھی بو آتی ہے۔ ہوش و حواس اکثر تو آخر وقت تک بجا رہتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ہڈیاں بھی ہو جاتا ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو ہڈیاں اور نفخ شکم وغیرہ کی حالت میں آخر کار مریضہ کا جسم سرد ہو کر وہ مرجاتی ہے +

اس مرض کی ہر ایک مریضہ میں مذکورہ بالا تمام علامات یکساں نہیں ہوا کرتیں یعنی کسی مریضہ میں کوئی علامت شدید ہوتی ہے۔ اور کسی میں کوئی۔ چنانچہ کسی میں تو نفخ شکم یا ہڈیاں شدید ہوتا ہے۔ اور کسی میں اسہال و قے یا کمزوری کی زیادہ شکایت ہوتی ہے +

بعض مریضہ میں کل علامات سیڈی سیمیا رنجشی عفنہ کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ بار بار لرزے سے بخار ہوتا ہے۔ جوات دن میں کئی بار خفیف اور کئی بار شدید ہو جاتا ہو جسم زرد ہو جاتا ہے۔ اور اس پر سرخ سرخ دھتے پڑ جاتے ہیں۔ اور جسم کے مختلف مقامات اور بڑے بڑے جوڑوں میں سوزش ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ کبھی آنکھ میں زخم ہو کر آنکھ بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی پھیپھڑے یا اس کے غلات (غلاف ریه) میں بھی یہ پیپ پڑ جاتی ہے۔ غرضیکہ مریضہ نہایت ضعیف اور نحیف ہو کر اکثر ہڈیاں کی حالت میں راہی تک عدم ہو جاتی ہے +

علامات مقامی - اکثر تو رحم۔ گردن رحم اور اندام نہانی میں سوزش کی وجہ سے ورم ہوتا ہے۔ اور اندام نہانی و رحم کے قرب و جوار کی خانہ دار ساخت میں بھی سوزش ہوتی ہے۔ جس سبب سے پیڑوں کی خانہ دار جھلی میں بھی ورم ہو جاتا ہے۔ رحم کی اندرونی لعاب دار جھلی ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور اس کی سطح پہ ایک کاذب جھلی پیدا ہو جاتی ہے رحم

شکرتا نہیں اور اس کی دیوار ملائم اور سوجی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر اندام نہانی کسی جگہ سے چھل گئی ہو تو اس پر ایک زرد رنگ کا مواد چسپاں رہتا ہے۔
عوارض و نتائج۔ اس مرض کے دوران اور نتیجہ میں اکثر اوقات پیری ٹوٹائٹس، ورم باریطون، ہوجاتی ہے اور بعض اوقات نیمو بیا ذات الریہ، پلورسی ذات الحجب، پیری کارڈائیٹس، ورم، غلاف قلب، مدد خصیۃ الرحم ورم گردہ ورم جگر اور جملہ عفنہ وغیرہ امراض ہو جایا کرتے ہیں۔

علاج ڈاکٹری حفظاً و تقدماً (۱) چونکہ زیادہ تر یہ بخار خود زچہ کی کثافت سے ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے زچہ اور زچہ خانہ کی صفائی کا مناسب انتظام ہونا چاہئے۔ بالخصوص غریب گھروں میں۔ اور چونکہ وضع حمل کے وقت زچہ کی مفعد اور سیون سے بعض جراثیم موزیہ اندام نہانی میں چلے جاتے ہیں۔ اس لئے وضع حمل کے وقت اندام نہانی۔ سیون اور مقعد کو سٹیلن لوشن یا لائی سول لوشن ایک ڈرام سٹیلن یا لائی سول ایک باؤنٹ پانی میں ملا کر سے صاف کریں۔ اور بعد وضع حمل بھی لوشن مذکور سے اندام نہانی میں ڈوش کر دینا بہتر ہوتا ہے۔

(۲) اور چونکہ قابلہ یا دایہ کے کشیف ہاتھوں یا میسلے اوزاروں سے مادہ چھوت یا جراثیم زچہ کی اندام نہانی اور رحم میں سرایت کر کے اس بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے قابلہ یا دایہ کو اپنے ہاتھوں کو پہلے گرم پانی اور کاربالک سوپ سے دھو لینا چاہئے۔ اور پھر فیصدی والے کاربالک لوشن سے خوب دھو کر پاک و صاف و ستانے ہاتھوں پر چڑھا لینے چاہئیں۔ نیز اپنے تمام آلات کو قبل از استعمال گرم پانی میں پندرہ منٹ تک جوش دے لینا چاہئے۔

ہر ایک ڈاکٹر یا طبیب اور قابلہ یا دایہ کو یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہئے۔ کہ اگر پرسوت کے بخار کی کوئی مریضہ اس کے زیر علاج ہو۔ تو چونکہ یہ ایک نہایت چھوت دار بخار ہے اس لئے اسے کسی دوسری زچہ کے پاس نہیں جانا چاہئے اور اگر بالضرورت جانا ہی پڑے تو یہ اس کا فرغ ہو کہ وہ خوب ہندا دھو کر اور پاک و صاف لباس بدل کر اور اپنے ہاتھوں کو بطریق مذکورہ خوب پاک و صاف کر کے جائے۔
نیز اگر کوئی مریضہ سرخ بادہ (اری سپلس) یا خناق و بائی (ڈیفٹیریا) یا ورم باریطون

رپیری ٹونائٹس، یا سرخ بخار دسکارلٹ فیور اس کے زیر علاج ہو۔ یا بغش کا طبی ملاحظہ کیا ہو۔ تب بھی ڈاکٹر یا حکیم کو زچہ کے پاس نہیں جانا چاہئے۔ کیونکہ ان امراض کی چھوت لگنے سے بھی زچہ کو پرسوت کا بخار ہو جایا کرتا ہے۔

وضع حمل کے بعد آنول کو پانی میں ڈال کر دیکھ لینا چاہئے کہ وہ سالم ہے۔ اس کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا بھی رحم میں نہیں رہ گیا۔ اور اگر زچہ کو دوسرے دن تک اجابت نہ ہو تو ہم ڈرام کیسٹرائل دیکمہ اس کی قبض کو رفع کرنا چاہئے۔ اور چار پانچ روز تک اسے ہر روزہ گرین کونین اور ۲۰ منم ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئڈ ایک گھونٹ پانی ملا کر دیتے رہنا چاہئے۔ اس سے رحم بھی سکڑنے لگتا ہے۔ اور بخار بھی نہیں ہوتا۔ یہ دوا بہت مفید ہے۔

انتباہ۔ زچہ کو کئی روز تک چت لٹائے رکھنے سے نفاس اندام نہانی میں جمع ہو کر اکثر متعفن ہو جاتا ہے۔ اس لئے آج کل زچہ کو دوسرے تیسرے روز ہی میٹھنے یا کھڑے ہونے کی اجازت بلکہ ترغیب دیتے ہیں۔ اس سے نفاس اندام نہانی میں جمع نہیں ہونے پاتا بلکہ بخوبی خارج ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں زچہ کے پیٹ پر پیٹی ضرور لگا دینی چاہئے۔ پیٹ پر لگانے کی پیٹیاں انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں ورنہ بینڈج لگائیں۔

علاج شافی۔ جب زچہ کو بخار ہو تو اس پر پرسوت کے بخار کا شبہ کرتے ہوئے جلد تر اس کا علاج کرنا چاہئے۔ خواہ مخواہ یہ خیال کر کے کہ یہ دودھ کا بخار ہے یا قبض کا بخار ہے وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اگر ۲ گھنٹے تک ۱۰۰ درجہ کا بخار ہو تب بھی پرسوت کے بخار کا شبہ کر کے اسی کا علاج کرنا چاہئے۔ اور اگر ۱۰۱ درجہ کا بخار ہو تو پھر فوراً پرسوت کے بخار کا علاج کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا علاج کرنا ہر صورت میں بہتر ہے۔ خواہ وہ بعد میں پرسوت کا بخار نہ بھی ثابت ہو۔

ڈوش کرنا (Douching) رحم کے اندر ڈوش یعنی پچکاری کر کے اسکو دھونا اور صاف کرنا یہ کوئی آسان نہیں جب تک کہ مریضہ کو بہوش کر کے ایسا نہ کیا جائے۔ پس دایہ کا اپنی صاف انگلی کے ذریعے ہی رحم کو اندر سے صاف کر دینا کافی ہوتا ہے۔ برخلاف ازیں اندام نہانی میں ڈوش کرنا بہتر اور مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر رحم میں بھی مادہ عفونت سراپت کر گیا ہو۔ تو ڈوش کر کے اندام نہانی

کو صاف کرتے رہتے سے وہاں پر جراثیم عفونت یا متعفن نغاس سے اذیت نہیں ہوتی۔ اور اگر فرج یا گردن رحم پر کوئی خراش یا جیر آجائے تو ایسی صورت میں بھی ڈوش کرنے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ پس ہر صورت ہر چار چار گھنٹے بعد ہلکے (۱) بورک لوشن یا (۲) سٹین لوشن یا (۳) لائی سول لوشن رد و پائنٹ یا ۱۰ چھٹانک جوش دے ہوئے گرم پانی میں ایک ڈرام یا ایک چمچ چاء بھر بورک ایسٹ یا سٹین یا لائی سول ملا کر سے ڈوش کرنا چاہئے اگر سیون یا لبھائے فرج ذرا سے چرگئے ہوں تو وہاں پر معمولی گدی رکھنے کی بجائے ہر چار چار گھنٹے بعد بورک ایسٹ لوشن یا ایک پائنٹ گرم پانی میں دو ڈرام بورک ایسٹ ملا کر سے تکمید یعنی کلور کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نیز پر آکسائیڈ آف مائیڈروجن (۱۰) والیومز یا ۱۰ فیصدی کا) مفامی طور پر لگا کر اس کو صاف کرنا بھی بہت مفید ہوتا ہے۔

پرسوت کے بخار میں اندرونی طور پر نشہ نمبر (۴۲) یا نمبر (۴۳) دیں۔

۴۲) نسخہ جو پرسوت کے بخار میں مفید ہے	۴۳) نسخہ جو پرسوت کے بخار میں مفید ہے
سوڈیاٹی سیلی سیلیٹ گرین ۱۰	ٹشکر فیرائی پر کلور ۱۰
لائکوآر سٹرنین ۳	کوئین مائیڈرو کلور ۳
ٹشکر آرن شیاٹی ڈرام ۱/۲	لائکوآر سٹرنین مائیڈرو کلور ۳
ایکوا کلور و فارم (ایڈ) اونس ۱	لائکوآر آرسینی کیس ۲
ایسی ایک ایک خوراک دو اہر چار چار گھنٹے بعد دیں	ایکوا کلور و فارم (ایڈ) اونس ۱
ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں	ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں

شدید ضعف کی حالت میں محرکات و مقویات دیں اور دیگر عوارضات کا علاج حسب دستور کریں۔

علاج سیرمی - سیرم ٹریٹمنٹ) علاج سیرمی سے بعض مرضی میں تو نمایاں طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن بعض میں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ عفونت نفاسیہ یا حتمی نفاسیہ میں جیسا کہ بیان کیا گیا۔ کئی قسم کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ پس جراثیمی تشخیص کے بعد مناسب سیرم یا پالی وینٹ سیرم (Polyvalent Serum) کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں سیرم کو بڑی خوراک مثلاً ۵-۱۰ سی سی دینا مفید ہوتا ہے

علاج ویکسینی - (ویکسین ٹریٹمنٹ) پرانے مرضی میں ویکسین کا ٹیکہ لگا کر علاج کیا

جاتا ہے اور اکثر مفید بھی ہوتا ہے۔ بغیر طبیکہ ویکسین مریضہ کے مواد سے تیار کر کے استعمال کیے جائے۔
بعض مریضیں سیلائٹن سولیوشن (آپ نمک) کی جلدی پیکپاری یا حقنہ کرنیسی بھی فائدہ پہنچا
فائدہ۔ تاکہ متعفن مواد رخم سے خارج ہوتا رہے۔ مریضہ کو چت نہ لٹائیں بلکہ ٹکیوں
کے سہارے سے اس کے سر اور چھاتی کو خوب اونچا رکھیں اور ہر چار چار یا چھ چھ گھنٹے
بعد ہلکے سٹین یا لائیٹ سول لوشن (دو پائٹ جوش کئے ہوئے گرم پانی میں ایک ڈرام
سٹین یا لائیٹ سول ملا کر) سے ڈوش کرتے رہیں +

علاج عوارضات۔ (۱) ضعف و نقاہت میں محرکات و مقویات کا استعمال
کریں۔ چنانچہ تھوڑی مقدار میں برانڈی یا شیمپین دیں یا سٹرکین کی جلدی پیکپاری کریں یا یہ
سنف دیں :- (۱) سنخہ جو پرسوت کے بخار کے ضعف میں

(۲) شدت بخار میں معرقات کا استعمال
نہ کریں۔ بلکہ تخفیف بخار کے لئے نیم گرم پانی سے
جسم پر اسفنج کریں :-

(۳) درد سر۔ رفع درد سر کے لئے
ایس پاٹرین ۵ سے۔ اگرین بشکل ۱/۲ ٹیبلٹ
یا کیوٹ میں ڈال کر دیں +

(۴) بخواری۔ رفع بخواری کے لئے سلفونل
ایسی ایک ایک خوراک دن میں چار بار دیں +

(۵) خشکی دہن۔ رفع خشکی دہن و زبان کے لئے سٹرن ایک بڑا چمچ نصف بوتل یا
ایک گلاس پانی میں ملا کر اس سے کلی غرغره کراتے رہیں۔ تاکہ منہ پاک و صاف اور تر رہے +

(۶) ران کا ورم۔ اگر ران کی ورید میں سڈہ پڑ کر ورم ہو جائے اور درد ہو تو نوٹا
ٹانگ کو تکیہ کا سہارا دیکر ذرا اونچا رکھیں۔ اگر درد زیادہ شدید ہو تو ٹگور کریں اور سیلاڈونا

گلوسرین لگائیں +

درد شکم۔ اگر پیٹ میں زیادہ درد ہو تو چار چار گھنٹے بعد بورک ایسٹ فومن ٹیشن کریں
یعنی گرم پانی میں بورک ایسٹ ملا کر اس سے نمکید کریں یعنی سینک دیں +

ورم باریطون۔ اگر ورم باریطون کے ساتھ نفخ شکم کی شکایت ہو تو ایک پائٹ گرم

پانی میں قدرے صابن گھول کر اور اس میں چار ڈرام ٹرپن ٹائٹن ملا کر اس سے حقنہ کریں۔ اس طرح سے کہ رٹم کی لمبی نلی بارہ انچ تک باضیاط مقعد میں داخل کریں۔ اور اس کے بیرونی سرے پر شیشہ کی قیف (فٹل) لگائیں اور اس کو ذرا اونچا رکھیں۔ پھر اس میں چھ سے دنس اولنس تک مذکورہ بالا آب صابن ڈال کر اس کو آہستہ آہستہ آنتوں میں جانے دیں اور چند منٹ تک اندر رہنے دیں۔ پھر فٹل والے سرے کو نیچے کو جھکائیں اور پانی کو باہر نکل جانے دیں۔ اس کے ساتھ ہی آنتوں سے رت بھی خارج ہو جاتی ہے پھر ہی طرح سے بقیہ آب صابن استعمال کریں۔

قبض رفع قبض کے لئے ایک خوراک کیسٹرائل دینی مفید ہوتی ہے۔ لیکن اگر مریضہ کو جلاب دینا مناسب نہ ہو تو نرمس کو چاہئے کہ ہر دوسرے روز گرم پانی اور صابن سے ذہین پاؤیا سیر پھر گرم پانی میں ایک ٹولہ سن لائٹ صابن گھول کر انہما یعنی پکپکاری کر دیا کرے تاکہ قبض رفع رہے۔

اسہمال۔ اگر دست آتے ہوں تو مریضہ کے بستر اور کمرہ وغیرہ کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ مریضہ کی ہتھکڑی گرم پانی وغیرہ سے صاف کرنے کے بعد اس کے گرد ڈراسی دیزلے لین لگا دیا کریں۔ اور کمرہ خشک رکھیں تاکہ کمر لگ نہ جائے۔ اور دشتوں کو بند کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں:-

جس بول کبھی مریضہ کا پیشاب بند	بستہ سیلی سلسا	گرین
ہو جاتا ہے یا قطرہ قطرہ آتا ہے۔ ایسی صورت	سیلول	گرین
میں نرمس کو چاہئے کہ نہایت احتیاط اور	ٹو ورس پاؤڈر	گرین
صفائی سے بذریعہ سلائی (کیتھیٹر) پیشاب	ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار دیں۔	

نکال دے کیتھیٹر کو استعمال کرتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ کیتھیٹر کے ذریعے جراثیم عفونت مثانہ میں نہ چلے جائیں۔

غذا۔ تاکہ مریضہ کمزور نہ ہو جائے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اسے غذا مقوی اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دودھ۔ شوربا۔ شوربا۔ چوڑا مرغ۔ مٹھی۔ مٹھی۔ دودھ میں پھینے ہوئے انڈے وغیرہ۔ سیال غذا اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد دیتے رہیں۔ اگر بذریعہ دہن مریضہ کھانہ سکے یا اس کو ہضم نہ کر سکے تو پھر

خفہ غذائی اس کی پرورش کرنی چاہئے۔ بعض صورتوں میں متعدد میں صرف ممکن پانی کی پیکاری کرتے رہنا ہی مریضہ کو چند یوم تک زندہ رکھنے کے لئے کافی ہوتا ہے +

علاج طبی۔ تمام ہدایات مذکورہ حفظاً مقدم علاج ڈاکٹری کو مد نظر رکھیں اور یہ نسخہ

پینے کو دیں۔ نسخہ (۱)۔ تخم خطمی۔ بادیان۔ عنب الثعلب۔ اصل السوس۔ پوست بنج پنبہ۔

تخم خریزہ ہر ایک چھ ماشہ۔ ان سب ادویہ کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوشا کر جب پاؤ بھر رہ جائے

تو اسے مل چھان کر اور اس میں خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ مل کر اور صاف کر کے پلائیں یا یہ نسخہ دیں

نسخہ (۲)۔ گاؤ زبان۔ خار شک۔ تخم خریزہ۔ اُہل ہر ایک ۶ ماشہ۔ ان سب کو عرق عنب الثعلب

۵ تولہ میں جوشا کر اور مل چھان کر اس میں گندھ آفتابی ۲ تولہ اور نشتر بت بزوری ۲ تولہ

ملا کر پلائیں۔ پانچ چھ روز کے بعد جب خون نفاس خوب کھل کر جاری ہو جائے تو پھر تھوڑے

کے لئے خمیرہ گاؤ زبان عنبری ہمراہ عرق گاؤ زبان و سید مشک وغیرہ دیں +

غذا۔ لطیف اور سرسبز الاضم دیں مثلاً آش جو۔ آش مونگ و شویا یا پتلی کھڑی وغیرہ

عفونی امراض

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
عفونی امراض	امراض تعفن	سپٹیک ڈیزیز: Septic Disease

تعریف۔ عفونی امراض بھی درحقیقت متعدی امراض ہیں۔ جو کہ جسم یا خون میں جراثیم

تعفن کے داخل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں یہ مندرجہ ذیل تین امراض ہیں (۱) خون کا زہر ہونا

ہونا۔ (۲) خون کا متعفن ہونا۔ (۳) خون کا پرپ دار ہونا۔ چنانچہ جراثیم تعفن جب کسی

حصہ جسم میں داخل ہو کر خود تو اسی ماؤف حصہ میں محدود رہتے ہیں۔ لیکن وہ زہر رستہ میں

ٹا کر سین، جو کہ وہ پیدا کرتے ہیں صرف وہ خون میں جذب ہو جاتی ہے۔ تب اس حالت کو

خون کا زہر ہونا کہتے ہیں۔ اور جب جراثیم تعفن اور ان کی زہر

دونوں خون میں مل جاتے ہیں۔ تب اس حالت کو **خون کا متعفن ہونا** کہتے ہیں۔

سپٹیک (سین) کہتے ہیں۔ اور جب یہ جراثیم تعفن خون میں دورہ کرتے ہوئے جسم کے مختلف

مقامات میں دیگر مراکز ورم و عفونت پیدا کر دیتے ہیں۔ جس سبب سے جسم کے مختلف

مقامات میں بھڑکے (دما میل۔ ایکسٹن) نکل آتے ہیں۔ تب اس حالت کو **خون کا**

پیپ دار ہو جانا (تفح دم - پائی میا) کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ خون کا متعفن ہونا اور خون کا پیپ دار ہونا۔ یہ دونوں امراض آپس میں بہت متحد ہیں اس لئے اب تعفن و تفح دم (پائوسینیٹی) سیمییا کی نئی اصطلاح وضع کی گئی ہے جس کے معنی ہیں خون کا متعفن و پیپ دار ہونا۔

نوٹ۔ چونکہ عفونت خون کے لئے بخار لازمی ہے۔ اس لئے متقدمین اطباء یونان تعفن دم کو عفونت بخار (حمی عفنتہ سیپٹک فیور) سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسباب "سیپٹمی اوکالس"، "اورسٹریپ ٹوکالس" پائوسینیٹس، وغیرہ جراثیم پیپ و عفونت زیادہ تر ان امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم ہوا میں ہر وقت موجود ہوتے ہیں پس یہ زخمی جلد یا زخمی بلغمی جھلی (میکس ممبرین) کی راہ جسم یا خون میں داخل ہو جاتا ہے۔ لہذا ناسد رست یا کثیف زخم خواہ خفیف سا زخم یا خراش ہی ہو۔ تازہ استنقاط حمل وغیرہ اس کے خارجی اسباب ہیں اور بڑی کامردار پڑ جانار کے ریز آف بون، ہڈی کے غلاف کا ورم (پیری اس ٹائیٹس)، ہڈی کے گودے کا ورم (آسٹیوما ٹی لائیٹس)، مجری بون یا مجری مرارہ کے زخم۔ ورم زائدہ (ایپٹیمیڈی سائٹیٹس)، وغیرہ اس کے اسباب داخلی ہیں۔ تنگ مکانات و گنجان آبادی میں رہنا۔ یا کثیف و غلیظ رہنا اس کے اسباب سابقہ ہیں۔ اب ہم ان میں سے ہر ایک مرض کا علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

۱۔ خون کا زہر ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خون کا زہر ہونا	تسم دم	ٹاکسی میا Toxaemia.
خون میں زہر ملنا	تسم عفن	سپیر میا Sepsaemia.
خون کا زہر دار ہونا	زہر دار شدن خون	بکڈ یا پائسننگ Blood poisoning.

کیفیت مرض۔ اس مرض میں صرف جراثیمی زہر (سپین ٹاکسین) خون میں جذب ہوتی ہے۔ لیکن خود جراثیم تعفن خون کے دوران میں گردش نہیں کرتے۔ بلکہ وہ مقام ماؤف میں ہی محدود رہتے ہیں مثلاً خناق خمیث (ڈیفٹیریا) میں جراثیم خناق حلق یا حنجرہ میں محدود ہونے پہلے مرض کمزور دے (ٹس) میں جراثیم کمزور مقام ضرب و زخم میں محدود ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی لے ٹاکسی میا ایک یونانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں خون کا زہر دار ہونا۔

سمیت یا زہر خون میں جذب ہو کر اس کو زہر بنا کر دیتی ہے۔ مرض سرخبادہ دھڑلہ۔ اری سیلس بھی اس کی بہترین مثال ہے کیونکہ اس مرض کے جراثیم بھی کسی حصہ جسم کی جلد میں خاص قسم کا ورم پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کا زہر تمام خون میں سرایت کر جاتا ہے

اسباب مرض۔ مواد متعفنہ یا جراثیم تعفن کا زہر۔ مثلاً زچہ کے رحم میں متعفن آنول کے ٹکڑے یا متعفن خون کے ٹوٹھڑے وغیرہ۔ غش کی تشریح کرتے وقت یا عمل جراحی میں انگلی وغیرہ میں زخم ہو کر مواد فاسدہ کا لگ جانا۔ اور ان کی زہر کا خون میں جذب ہو جانا۔

علامات مرض۔ خون میں منجذب زہر کی مقدار اور اس کی شدت کے اعتبار سے علامات مرض مختلف ہوتی ہیں لیکن بالعموم زخم میں درد اور ورم ہوتا ہے۔ لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ اعضا جسم کمزور سر میں درد ہوتا ہے۔ قیئیں آتی ہیں۔ ضعف یعنی کمزوری ہو جاتی ہے اگر علاج سے فائدہ نہ ہو۔ تو دست آنے لگ جاتے ہیں اور مریض ہٹا لاغر و کمزور ہو جاتا ہے اور دیگر ردی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بالآخر مریض غفلت یا بیہوشی کی حالت میں یا ضعف سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج۔ اصل سبب مرض کو رفع کریں چنانچہ اگر کہیں کوئی متعفن زخم یا عث جذب سمیت ہو تو اس زخم کو دافع تعفن ادویہ سے خوب پاک و صاف کر کے باقاعدہ ڈریس کریں۔ اور اخراج مواد کا مناسب انتظام کریں۔ اگر زچہ کے رحم میں کوئی مواد متعفنہ ہوں تو مناسب نپٹی نیٹیک ڈوش سے اس کو دھوئیں وغیرہ۔ مریض کو آرام سے رکھیں اور اس کو مناسب زود خیم اور مقوی غذا دیں۔ مثلاً دودھ شوربا وغیرہ۔ باقی علاج وہی کریں جو آگے تعفن دم میں لکھا گیا

۲) خون کا متعفن ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خون کا متعفن ہونا	تعفن دم	سپٹی سیما Septicaemia
عفونتی بخار	مُحشی عفنه	سپٹک فیور Sptie Fever

نوٹ۔ سپٹی سیما ایک یونانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں عفونت خون +

کیفیت مرض۔ اس مرض میں جراثیم تعفن اور ان کی زہر دونوں خون میں مل کر اس کو متعفن کر دیتے ہیں۔ جراثیم تعفن خون میں داخل ہو کر نشوونما پاتے اور اپنی نسلیں بڑھاتے ہیں۔ اور

زہر ڈاکسین پیدا کر کے مرض کی علامات پیدا کرتے ہیں۔

اسباب مرض۔ بعض قسم کے جراثیم پیپ (سٹرپٹوکوکس پائوجینس) جراثیم سرخبادہ (سٹیفی لوکوکس پائوجینس) اور جراثیم نمونیا (نیموکوکس) وغیرہ خون میں داخل ہو کر اور بڑھ کر اس مرض کا باعث ہوتے ہیں۔ پس ان جراثیم یا مواد متعفنہ کا خون میں سرایت کر جانا مثلاً کسی تیلے چاقو یا چھری یا اسٹرے وغیرہ کے زخم سے یا کسی حادثہ یا عمل جراحی کے بڑے زخم سے یا کسی اور متعفن یا گندے زخم سے یا امراض تفاسیہ یعنی وضع حمل یا استقاط حمل کے بعد رحم میں خون کے لوتھڑے یا آنول کے ٹکڑے وغیرہ کے متعفن ہو جانے سے یا دل کی اندرونی جھلی کے ورم تقرحی رائسٹو آئیڈوکارڈائٹس سے یا خلق میں خناق خبیث کے ہو جانے سے یا کسی نیش کو چیر چاڑھ کر تے وقت مائع پر زخم لگ جانے وغیرہ سے مواد متعفنہ کا خون میں جذب ہو جانا وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی زخم یا مقامی تعفن کا پتہ نہیں چلتا۔ ایسی صورت میں تعفن کا صرف وہم یا گمان ہوتا ہے۔ لیکن یہیم تعفن نہایت خطرناک ہوتی ہے +

علامات مرض۔ زخم میں مادہ متعفنہ کے سرایت کرنے کے تین دن کے اندر اندر علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں۔ چنانچہ زخم متورم ہو جاتا اور درد کرنے لگتا ہے۔ اور بار بار لرزہ محسوس ہو کر تیز بخار چڑھ جاتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ زبان ہیلی ہوتی ہے۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ کبھی قہقہے آتی ہیں اور بہت کمزوری ہو جاتی ہے اور بالآخر ردی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ہڈیاں ہو جاتی ہیں یا مریض پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ زبان خشک اور بھوری یا سیاہ ہو جاتی ہے چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے اور مائع پاؤں کا پینے لگتے ہیں کبھی دست آنے لگتے ہیں اور یرقان ہو جاتا ہے اور بعض اوقات جسم پر سرخ سرخ دھبے یا دوڑے پڑ جاتے ہیں۔ ان علامات کی مدت مختلف ہوتی ہے۔ اور مملکت مریضوں میں دو تین دن سے لیکر آٹھ دس دن تک ہوتی ہے۔ لیکن خفیف مرض کے مریض بہت دنوں بعد صحت یاب ہو کر رہتے ہیں +

علاج ڈاکٹری۔ اس زخم وغیرہ مرکز تعفن کو جس کے ذریعے جراثیم تعفن خون میں داخل ہوتے ہیں۔ فوراً اینٹی سیکٹک ڈریس کریں یعنی زخم کو اینٹی سیکٹک لوشن سے خوب صاف کر کے آئیوڈوفارم وغیرہ سے ڈریس کریں۔ مریض کو فراخ ہوا دار کمرے میں رکھیں اور اندرونی

طور پر اسے کوئین ڈگریں یا سوڈیم سلفو کاربولیٹ۔ اگرین چار چار یا چھ چھ گھنٹے بعد دیں یا یہ نسخہ دیں:-

(46) نسخہ جو عفونت خون میں مفید ہے۔

کوئی ٹی ٹائیڈ وکلو رائیڈ گرین ۳
 ٹیکچورائیڈ پرکلو رائیڈ منم ۱۰
 لائیو اسٹرکینی ٹائیڈ وکلو رائیڈ منم ۳
 لائیو آر سی نی کیس ٹائیڈ وکلو رائیڈ منم ۲
 گلیسرین ۱۵
 ایکو اکلوروفارم ۱
 ایسی ایک ایک خوراک دو دن میں تین بار
 دیا کریں +

ضعف کی حالت میں محرک و مقوی ادویہ
 مثلاً و سکی بلانڈی مکسچر وغیرہ +
 غذا۔ زود ہضم اور مقوی دیں۔ مثلاً
 دودھ۔ شوربا۔ یخنی وغیرہ +

علاج سیرمی : اینٹی سٹریپ ٹوکس
 سیرم کی جلدی پیکاری سے اکثر مریضوں کو
 فائدہ ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ صرف سٹریپ ٹوکس
 قسم کے جراثیم سے ہی یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ ورنہ
 بصورت دیگر پالی وے لینٹ سیرم کا استعمال مفید ہوتا ہے (مزید علاج کے لئے دیکھو
 علاج پالی میا) +

خون کا پیپ دار ہوتا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خون کا پیپ دار ہوتا	تقیق دم	پانی ایسیا (Pyæmia)
پیپ کا بخار	مخفی صدفیہ	پیورولنٹ فیور (Purulent F)

نوٹ۔ پانی ایسیا ایک یو بانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں پیپ دار خون۔

کیفیت مرض۔ خون کے متعفن ہونے کے علاوہ اس میں پیپ کے بل جانے سے
 یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ یعنی خون کے متعفن ہونے کی حالت میں جب جسم کے مختلف مقامات
 یا اعضاء میں بہت سے پھوٹے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا بعض جسمانی ساختیں مردار پر کر
 بہت سے مراکز تعفن پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب اس حالت کو تقیق دم (پانی میا) سے تعبیر کرتے
 ہیں۔ منقذین اطباء اسی حالت کو مخفی صدفیہ سے تعبیر کرتے تھے +

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث بھی وہی جراثیم تعفن (مانگر وکاکس یا بیو جین)
 ہیں جن سے کہ تعفن دم یا مخفی عفنہ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اتفاقی یا عمل جراحی کے کثیف زخم

(۳) حرقہ لطیف یا پچیش کے سبب انتڑیوں میں زخم پڑ جانا۔ (۴) کسی اندرونی عضو میں ورم ہو کر پیپ پڑ جانا۔ (۵) جسم کی کسی ساخت کا مردار پڑ جانا۔ (۶) کسی ورید میں ورم ہو جانا۔ دل کی اندرونی جھلی میں خبیث قسم کا ورم ہونا۔ (۷) ہڈیوں مثلاً کینڈی کی ہڈی میں پیپ پڑ جانا۔ (۸) وضع حمل یا استقاط کے بعد رحم میں خون کے ٹوٹنے یا آنول کے ٹکڑے وغیرہ کا متعلق ہو جانا۔ (۹) متعلق نعلش کے پیر پھاڑ کر سنے سے ہاتھ پر کسی قسم کی خراش یا رگڑ وغیرہ کے ذریعے مادہ متعلقہ کا جسم میں ہر اس جگہ پڑ جانا۔ (۱۰) شریخ باوہ پچھ پیٹھ سے گزرنے والی یا دماغ وغیرہ میں متعلق ہونے والا مادی ہونا اس کے اسباب ہیں۔ شدید کمبالات نیز ہائیمٹس ڈیزیز (خون میں سوزش) گردہ اور یہ استعداد کی زندگی مثلاً کثیر شیشیاری وغیرہ جسم کو ایسا کمزور کر دیتی ہیں کہ وہ اس مرض کے قبول کر سنے کے لئے مستعد نہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ مذکورہ بالا اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس مرض کی پیدائش کاکوئی ظاہر اسبب معلوم نہیں ہوتا تاہم کسی متعدی بیماری کے سبب جسم میں مادہ متعلقہ موجود ضرورتاً ہوتا ہے وغیرہ :-

علامات مرض اکثر تو علامات ابے معلوم طور پر شروع ہوتی ہیں چنانچہ بار بار جاڑا پڑھ کر شدید بخار ہو جانا ہے جس کی حرارت پہلے ہی دن کے اخیر میں ۱۰۰ یا ۱۰۵ اور صبح ۱۰۰ سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور بتیادہ طور گھٹتی پڑھتی رہتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ جینی ہوتی ہے اور طبیعت بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض تیز چلتی ہے اور سانس بھی جلد جلد آتا ہے جسم لاغر ہو جاتا ہے تنفس اور پسینے میں سے خاص قسم کی آواز آتی ہے۔ جلد پھکی زردی یا لیل ہو جاتی ہے کبھی برقان ہو جاتا ہے۔ جسم پر اکثر سرخ سرخ جھپٹے یا گرمی دالنے یا پیپ دار دالنے نمودار ہوتے ہیں۔ جی مثلاً تاؤ فیس آتی ہیں کبھی پچھلے بدبودار دالے آتے ہیں۔ پیشاب میں ایلویہ من خارج ہوتی ہے۔ پھر اعضائے اندرونی مثلاً دماغ۔ پھیپھڑا جگر۔ تلی۔ گردہ۔ آنٹوں۔ جوڑوں اور دیگر مقامات جسم میں بڑے بڑے پیپ دار پھوٹے پیدا ہو جاتے ہیں کبھی جلد یا خانہ دار جھلی یا آبدار جھلی میں سوزش ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور پھر دی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ پیرہ پھیپھا اور پچھا ہوتا ہے۔ زبان خشک و بھوری ہوتی ہے۔ مسوڑوں اور ہونٹوں پر سیاہ پیٹری جم جاتی ہے۔ انتہا درجہ کی کمزوری ہوتی ہے۔ دل اور بعض کی حرکت غیر منتظم اور وقفہ دار ہوتی ہے۔ ہڈیاں ہوتا ہے بول

دہرے بے خبر خطا ہو جاتے ہیں۔ آخر کار چھٹے سے دنوں میں دن تک مریض تشنج یا بیہوشی میں مبتلا ہو کر انتقال کر جاتا ہے۔ اور اگر آرام ہو تو شفا کے کلی بہت دیر میں حاصل ہوتی ہے +

تشخیص مرض - شروع مرض میں (۱) گھٹیا کا بخار (۲) سرخ بادہ (۳) نیمونیا (۴) محرقہ بطنی اور (۵) محرقہ ہڈیانی سے اشتباہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ مرض کسی عمل جراحی یا کسی سوزشی مرض مثلاً سرخ بادہ وغیرہ کے بعد ہوتا ہے۔ اور اس کی علامات شروع ہی سے شدید ہوتی ہیں اور جلد ترقی پذیر ہو کر نڈھال کر دیتی ہیں ان پر توجہ کرنے سے اس مرض کی تشخیص بخوبی ہو جاتی ہے +

انجام مرض - انجام اس مرض کا عموماً خراب ہوتا ہے۔ اس میں ۵ فیصدی مریض تلف ہو جاتے ہیں۔ موت اس میں اکثر پہلے ہی ہفتہ میں واقع ہوا کرتی ہے۔ جب اعضائے اندرونی میں ورم ہو کر پیپ پڑ جائے تو نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔ کبھی فرس حالت میں مریض تین چار ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے +

علاج ڈاکٹری - مریض کو ایک علیحدہ فرخ اور ہوادار کمرے میں لٹائیں اور شروع ہی سے اسکو لطیف اور زود ہضم غذا اور تقویٰ دوا دیں کیونکہ اس مرض میں مریض بہت جلد کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ بطور دوا پوٹاسی کلوراس ۵ گریں۔ انٹی بوترن شکونی ایک اولش۔ ایسی ایک ایک خوراک ہر چھ گھنٹے بعد دیں۔ یا سوڈیم سلفوکاربولیٹ بمقدار ۵ گریں ہر چار چار گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ یا نسخہ (43) دیں یا اس نسخہ کا استعمال کریں +

علاج سیری - اس مرض میں علاج سیری سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ پس اس کو ضرور کرنا چاہئے۔ چنانچہ پانی وے لینٹائیٹی ٹریپ ٹوکاکس سیرم کی جلدی پیکاری اکثر مریضوں میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقدار خوراک 10c.c ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین چار بار دیں سے 20c.c روزانہ ایک بار۔ بعض شدید مریضوں میں ویکسین کے علاج سے بہت فائدہ ہوتا ہے زیر جلد۔ وریس یا مقعد میں سیٹائٹس ہولوشن کی پیکاری کرنی نہایت مفید ہوتی ہے۔ اس سے سمیات خلیل ہو کر کمزور ہو جاتی ہیں اور جسمانی ساختوں کو تغذیہ ہوتا ہے +

اگر ابتدائی مقام مرض مثلاً زخم یا کوئی گہرا دل وغیرہ معلوم ہو جائے تو اسے مواد سے بالکل پاک

صاف کمر کے اینٹی سپٹک طور پر ڈریس کریں۔ اور پھر اوبھی جہاں کہیں جسم میں پھوڑے ہوں ان میں بھی شگاف دیکر اور ان کی آلائش یعنی پیپ وغیرہ کو نکال کر اینٹی سپٹک طریق سے ڈریس کریں +

غذا۔ غذایف اور سریع الهضم مثلاً دودھ۔ شوربا اور پختی وغیرہ دیں +
 علاج طبی۔ تمام ہدایات مذکورہ علاج ڈاکٹری کو مدنظر رکھیں اور ہر روز صبح کے وقت یہ نسخہ دیں۔ نسخہ (۱) قرص طباشیر کا فوری ۳ ماشہ شربت انار ترش ایک تولہ میں ملا کر یا قرص صندل ۳ ماشہ شربت سیب ترش ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے تخم کاسنی۔ مغز تخم خیابین۔ مغز تخم کدو سے شیریں۔ زرشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ تخم کاہوہ ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ ان کا سب کا عرق شاہترہ۔ عرق کاسنی۔ عرق بید مشک ہر ایک ۲ تولہ میں شیرہ نکال کر اور اس میں شربت نیلو فر ۲ تولہ ملا کر دیں۔ اور شام کی وقت حسب زیر مہرہ کا فوری بمقدار ایک ماشہ یا خمیرہ مروارید بمقدار ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے عناب ۵ دانہ۔ گل گاؤ زبان ۳ ماشہ۔ تخم کاسنی ۵ ماشہ کا عرق شاہترہ و عرق بید ساوہ ہر ایک ۲ تولہ میں شیرہ نکال کر اور اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں +

نسخہ حسب زیر مہرہ کا فوری :- زیر مہرہ گلاب میں گھسا ہوا۔ جدوار خطائی طباشیر۔ سبزی کنول کٹھ ہر ایک ایک ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ کات سفید ۴ ماشہ صندل سفید گلاب میں گھسا ہوا ایک تولہ۔ سب ادویہ کو باریک پیس کر اور باہم ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک ایک سے ۲ ماشہ +

یہ حسب مخرج بادہ بھی اس مرض میں مفید خیال کی جاتی ہیں نسخہ حسب مخرج بادہ پوست ہلیہ زرد۔ سر پھوکہ۔ گل مخرج۔ برگ شاہترہ۔ تخم کشنیزیم کوفتہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ برگ تنام ۲ ماشہ۔ دھماہ۔ صندل مخرج۔ برہم ڈنڈی۔ نیل کنٹھی ہر ایک ۳ ماشہ۔ زیرہ سفید فلفل سیاہ۔ گل کچنال ہر ایک ایک ماشہ۔ برگ بکائن۔ برگ زنب ہر ایک ۲ پتے تمام ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر آب برگ خا و تخم کشنیز کے پانی سے دھوئیں کہ رات کو پانی میں بھگو رکھا ہو، بڑے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار اس خوراک ۲ گولیاں ہمراہ عرق شاہترہ عرق گاؤ زبان ہر ایک ۲ تولہ اور شربت عناب ۲ تولہ +

ضعف کی حالت میں دواء المسک بار دیا مخرج بار د بمقدار ایک ماشہ ہمراہ شربت

سیب وغیرہ دیں +

غذا - آتش جو - آتش ہو نگ - شور بائے بچہ مرغ جو زرشک یا انار دانہ سے
ترش کیا ہو بمع مغز بادام بخنی سادہ یا دم بخت وغیرہ دیں +

تعفن دم اختتامی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تعفن خون آخری	تعفن دم اختتامی	Terminal Septicæmia.
آخری جمیوت	عدوی اختتامیہ	ٹرمنل سپٹی سیما

بعض خاص امراض بالخصوص درم گروہ (براٹیس ڈیزیز) ورم باطن قلب ضبیت (انفیکٹو اینڈوکارڈائٹس) شمع الکبد (سیروس آف دی لور) مرض ملج کن مارچکنز ڈیزیز جس میں شدید قسم کا اینیمیا ہوتا ہے۔ مختلف مقامات کے غد جاذبہ متورم ہو جاتے ہیں اور تلی بڑھ جاتی ہے، پرانی سل (کرائیک ٹوبرکولوسس)، اور نیومینیا کے انتہائی یا آخری درجوں میں جراثیم تعفن سے کبھی مقامی طور پر اور کبھی عمومی طور پر خون تقریباً ویسے ہی متعفن ہو جاتا ہے جیسا کہ امراض مذکورہ بالا یعنی تعفن دم وغیرہ میں چونکہ اس قسم کا تعفن خون مذکورہ امراض کے انتہائی درجات میں واقع ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو تعفن خون اختتامی کہتے ہیں۔ پس فرمن ورم گروہ (کرائیک براٹیس ڈیزیز) اور ورم قلب وغیرہ میں غشاء الریہ - غلاف قلب - باریطون اور آغشیہ دماغ بھی ماؤف ہو جاتی ہیں اور نیومینیا میں کان کا غد و متورم ہو کر اس میں پیپٹری جاتی ہے۔ یعنی سپورس ٹوپیرا ٹائٹس ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات مذکورہ بالا امراض میں ورم امغار (انٹیرائٹس) پیدا ہو کر موت کا باعث ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں جب مریض ضعیف و نحیف ہو جاتا ہے یعنی اس کی قوت حیات کمزور ہو جاتی ہے تب یہ صورت واقع ہوا کرتی ہے۔ جس کو زیادہ تر مریض کی کمزوری وغیرہ پر محمول کیا جاتا ہے۔ اور اس تعفن خون انتہائی کا جو بالعموم ہلکے ہوتا ہے خاص طور پر خیال نہیں آتا +

اگرچہ اس قسم کے تعفن خون میں جو جراثیم تعفن پائے جاتے ہیں وہ بہت کچھ مختلف ہوتے ہیں لیکن وہ اکثر معمولی پیپ پیدا کرنے والے جراثیم ہی ہوتے ہیں +

گٹھنے کا بخار

اردو نام

طبی نام

ڈاکٹری نام

گٹھنے کا بخار

حمی روج المفاصل

روئے ایک فیور

Rheumatic
Fever.

شدید گٹھب

وَرَجُ الْمَفَاصِلِ حَادٍ وَهُوَ الْمَفَاصِلِ اِيكُوٹ وَاَثَرُ

Acute

Rheumatism

تعریف مرض - یہ ایک شدید بیماری ہے جس میں تیز بخار ہوتا ہے۔ جوڑے متورم ہو جاتے ہیں۔ اور ورم باطن قلب راینڈوکارڈائٹس کی طرف خاص میلان ہوتا ہے۔ یعنی دل کے اندر ورم ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے

اسباب مرض - اگرچہ اس مرض کا اصل سبب تاحال معلوم نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ جراثیمی مرض ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ سٹرپٹوکوکس جرثومہ سے تعفن خون ہو کر یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ جرثومہ مذکور سے مقامی عدویٰ ہو کر اس سے مستم ہوتا ہے۔ آج کل بعض محققین مائکروکوکس روماتیکس (Micrococcus

Rheumaticus) یعنی جرثومہ روج مفاصل کو اس کا سبب قرار دیتے ہیں +

کبھی یہ مرض موروثی ہوتا ہے اور اگرچہ ہر عمر میں ہو سکتا ہے لیکن زیادہ تر سولہ سچے پچیس سال کی عمر میں ہوتا ہے۔ عورتوں کی نسبت غریب اور محنتی مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے جیسا کہ مذکور ہوا اگرچہ اس کا باعث ایک خاص قسم کا جرم ہے جو مریض کے خون وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس جرم کو اگر کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کریں تو اسے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ لیکن بارش میں بھیگنا یا سیلی جگہ پر سونا یا بھیکے کپڑے دیر تک پہنے رہنا یا سردی لگنا۔ فساد ہضم تغیرات موسم۔ سخت محنت جسمانی وغیرہ بھی اس کے اسباب معقدہ ہیں۔ مرطوب مقامات میں جہاں کہ موسم میں یکا یک تبدیلی ہو جاتی ہے یعنی ہوا مرطوب اور سرد ہو جاتی ہے۔ وہاں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ عورتوں میں حیض کا بند ہو جانا عجز تک دو دہانا۔ وضع حمل وغیرہ اس کے اسباب معقدہ ہوتے ہیں۔ بیس برس سے کم عمر کی نوجوان عورتوں میں نسبتاً یہ مرض زیادہ ہوتا ہے جس شخص کو ایک بار یہ مرض ہو جائے۔ اُسے دوبارہ سے بارہ اس مرض میں مبتلا ہونے کا بہت اندیشہ ہوا کرتا ہے۔ علامات مرض - عموماً یکا یک بے چینی اور لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔

جس کے ۲۷ یا ۳۶ گھنٹے بعد ایک یا کئی جوڑوں میں پہلے اکڑاؤ اور پھر شدید درد ہوتا ہے۔ سب سے پہلے گھٹنے اور ٹخنے کے جوڑ اور اس کے بعد کہنی اور کلائی کے جوڑ مبتلائے مرض ہوتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پہلے مریض کو بے چینی ہوتی ہے۔ بعض اوقات لوزیتین یعنی گلے کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ مختلف مقامات جسم میں خفیف درد ہوتا ہے۔ بعد ازاں بڑے جوڑوں میں ورم اور درد ہوتا ہے جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ جب یہ مرض بخوبی نمایاں ہو جاتا ہے تو مریض کی حالت نہایت دردناک ہوتی ہے۔ جوڑ سوج کر نہایت درد کرنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ان پر کپڑا چھو جائے تو مریض درد کی شکایت کرتا ہے۔ جوڑوں کے ورم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے۔ اور یکے بعد دیگرے بڑے بڑے جوڑ کبھی دو نو طرف کے مقابل جوڑ ایک ساتھ مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ بخار ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ کا ہوتا ہے جس میں صبح کے وقت عموماً تخفیف ہوتی ہے لیکن شدید حالت میں ۱۰۵ درجہ کا بخا ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی ۱۰۹ یا ۱۱۰ درجہ تک کا بھی نہایت شدید بخار ہو جاتا ہے ایسی صورت میں ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نبض ممتلی اور تیز چلتی ہے۔ زبان تر اور میل ہوتی ہے۔ اکثر قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ پیشاب سرخ رنگ کا کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ ماضیہ خراب ہوتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی مگر پیاس بہت لگتی ہے کثرت سے بدبو دار پسینہ آتا ہے جس کی کیفیت ترش ہوتی ہے۔ اس مرض میں جوڑوں کی سوزش ایک سے دوسرے جوڑ میں اور دوسرے سے تیسرے جوڑ میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح بڑے بڑے جوڑوں میں درد وغیرہ کا دورہ ہوتا رہتا ہے۔ درد کے مارے مریض ہل چل نہیں سکتا۔ اکثر راتوں کو نیند نہیں آتی عموماً دس بارہ روز کے بعد بخار رفع ہو کر دیگر علامات کو تخفیف ہو جاتی ہے اور صرف کمزوری باقی رہ جاتی ہے۔ یہ مرض اکثر عود کرتا ہے +

نوٹ: جب بخار شدید نہ ہو اور جوڑ بھی زیادہ متورم اور دردناک نہ ہوں تو اس قسم کے مرض کو سب ایکٹوٹ روماتزم یعنی وجع المفاصل تحت عادی اکم شدید گٹھیا کہتے ہیں اس میں ماؤن جوڑوں کی ہیئت اور ساخت میں چنداں فرق نہیں آتا +

مدت مرض: مدت اس مرض کی عموماً تین ہفتہ سے چھ ہفتہ تک ہوتی ہے

اکثر مریض تو شفا پا ب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اچھے ہونے کے بعد کبھی کسی اندرونی عضو میں فتور آ جاتا ہے یا جوڑوں میں سختی وغیرہ رہ جاتی ہے یا دل کے مبتلائے مرض ہونے کے بعد جب آرام ہوتا ہے تو صحت میں کچھ نہ کچھ فرق رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ذرا سی محنت و مشقت کرنے سے دل دھڑکنے لگتا اور سانس بھولنے لگتی ہے۔ بالآخر مرض استسقا ہو کر موت لاحق ہوتی ہے۔ مہلک مرض میں مریض اکثر قلبی فتور سے اور کبھی دماغی فتور سے انتقال کر جاتا ہے۔

تشخیص مرض - نفرس سے اس مرض تشخیص کرنا ضروری ہے۔ جس کا فرق دیکھو نفرس کے بیان میں۔ شروع مرض میں سرخبادہ (داری سپس) پیپ کا بخار (پائی ایما) اور ہڈی توڑ بخار (ڈنگوفیور) وغیرہ سے اس مرض کا اشتباہ ہوتا ہے۔ لیکن امراض مذکورہ کی خاص خاص علامات کو مد نظر رکھنے سے بخوبی تشخیص ہو جاتی ہے۔

عوارضات یا شملات - جیسا کہ مذکور ہوا اس مرض میں سوزش ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے جوڑے میں منتقل ہو جایا کرتی ہے اور کبھی ایک جوڑے کے منتقل ہونے کے بعد پھر اسی میں عود کرتی ہے۔ یہ بات تو چنداں خطرناک نہیں ہوتی لیکن جب یہ مرض اعضائے اندرونی میں منتقل ہو جاتا ہے۔ تو نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے چنانچہ جب قلب یا حجاب القلب کی طرف رجوع کرے تو مرض کو خطرناک تصور کیا جاتا ہے یعنی جب دل اس مرض میں مبتلا ہو جائے تو مریض کی حالت خطرناک ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی سیری برل رومائزم یعنی وجع المفاصل دماغی ہی نہایت شدید اور خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس میں دماغ اور اس کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بخار نہایت تیز ہوتا ہے۔ عموماً ۱۰۶ سے ۱۱۰ درجہ تک کا شدید بخار ہوتا ہے۔ چہرہ بھڑبھڑایا ہوا خیالاً پرانندہ اور عقل میں فتور ہوتا ہے۔ بے چینی اور ہڈیاں ہوتا ہے۔ آخر میں غنودگی یا غفلت طاری ہو کر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

انجام مرض - وجع مفاصل یعنی صرف جوڑوں کے درد سے تو موت کم واقع ہوتی ہے۔ لیکن جب اعضائے اندرونی مثلاً دل یا دماغ مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ اور بخار بہت شدید ہو جاتا ہے تو نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔

علاج ڈاکٹری - علاج خارجی - مریض کو ایک ایسے کمرے میں جسکی حرارت

۹۰ درجہ فارن مائٹ ہو۔ ہوا کے رخ سے بچا کر ایک نرم بستر پر آرام سے ٹائیں لیکن چا پائی
 آہنی ٹچکدار نہ ہو۔ اس کو فلا لیں کا کرتا یا جامہ پہنائیں تاکہ جو پسینہ آئے وہ ان کپڑوں میں
 جذب ہوتا رہے۔ ورنہ پسینہ جذب نہ ہونے کی صورت میں ہوا زدگی اور سردی لگنے کا
 اندیشہ ہوتا ہے جس سبب سے مرض اعضائے اندرونی میں منتقل ہو جایا کرتا ہے +
 اس مرض کے مریض کو بالکل آرام سے بستر میں لیٹے رہنا نہایت ضروری ہوتا ہے
 کیونکہ اس میں قلب کے بتلائے مرض ہو جانے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے اور اگر قلب
 بتلائے مرض ہو جائے تو پھر بہت اٹھنا بیٹھنا یا چلنا پھرنا خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے
 بخار رفع ہو جانے کے ہفتہ عشرہ بعد بھی مریض کو آرام سے لیٹے رہنا چاہئے۔ اور
 پھر آہستہ آہستہ جسم پر مالش کرانا چاہئے بعد ازاں رفتہ رفتہ اٹھ کر بیٹھنا پھر کھڑے ہونا اور
 پھر چلنا پھرنا چاہئے لیکن اگر چلنے پھرنے سے دل دھڑکنے لگے یا نبض تیز چلنے لگے تو ایسی صورتیں
 چند روز آرام کرنا چاہئے۔ متورم جوڑوں کو جو شانہ پوست سے سینک کر نامفید ہوتا ہے
 چنانچہ دو تولہ پوست خشک کو دو سیر بانی میں جوشا کر اور اس میں فلا لیں کا ٹکڑا بھگو اور پھر متورم
 جوڑوں پر شانہ روز میں دو بار نصف نصف گھنٹہ تک سینک کریں اور سینک کر چکنے کے بعد یہ دوائیں
 نسخہ دولے مالش (۱) اولیم کال تھیریا ایک اونس میتھول ایک ڈرام۔ کیمفروڈرام
 لینولین تین اونس تک۔ ان سب ادویہ کو ملا کر اس میں سے تھوڑی سی دوا بکریطرتی مذکورہ بالا
 ماؤف جوڑوں پر ملیں اور پھر ان کو ڈھنکی ہوئی صاف روٹی سے ڈھک کر اور اس پر آئلڈ سلک
 (موم جامہ) رکھ کر پٹیاں باندھ دیں یا نسخہ (۲) سیلی سیلیٹ آف میتھول، کو اسکے مساوی وزن
 ویزلین اور لینولین میں ملا کر بکریطرتی مذکورہ بالا جوڑوں پر لگائیں یہ بھی بہت مفید ہے +
علاج داخلی سیلی سیلیٹ آف سوڈا (Salicylate of Soda) اس مرض میں ایک
 نہایت مفید دوا ہے بشرطیکہ یہ کافی مقدار میں دیا جائے لیکن اسکے استعمال سے پہلے مریض کو
 ایک ٹکین مسل دیکر اسکے پیٹ کو صاف کر لینا چاہئے چنانچہ رات کو کیلومل ۳۰ گریں اور سوڈا بائیکار
 ۱۰ گریں ملا کر دیں۔ اور اگلی صبح کو سیگ نے شیا سلفاس ۳۰ ڈرام دو تین چھٹانک پانی میں حل
 کر کے پلائیں جب دو چار اس سال آجکیں تو پھر سیلی سیلیٹ آف سوڈا کا استعمال کریں پس شدید
 گٹھیا میں اگر مریض جوان ہو تو شروع علاج میں دن کے وقت ۱۰ گریں سیلی سیلیٹ آف سوڈا ہر دو دو
 گھنٹے بعد دیں اور رات کی وقت ہر چار چار گھنٹے بعد ۲۴ گھنٹے میں ۸۰ یا ۹۰ گریں دیں، ایک یا دو

رہیں جب بخار اور درد کو تخفیف ہو جائے تو مقدار دوا میں بھی کمی کر دینی چاہئے سیلی سیلیٹ آف سوڈا کیسا تھا اگر کوئی کھاری دوا مثلاً سوڈا یا ایکارب یا پوٹاسی یا ایکارب ملا کر دیا جائے تو پھر انکا مضاعف اثر نہیں ہوتا جن مریضوں پر اس دوا کا زیادہ مضاعف اثر ہوتا ہو انہیں اس کے ساتھ سپرٹ ایمنیا ایروشیک ملا کر دینی بہتر ہوتی ہے چنانچہ ان دونوں نسخوں میں سے کسی ایک استعمال کریں

(48) نسخہ جو کہ شدید گٹھیا میں بہت مفید ہے

(49) نسخہ جو شدید گٹھیا میں مفید ہے

سوڈائی سیلی سیلیٹس (نچرل) گرین ۲۰
سوڈائی بائی کاربونیٹس گرین ۱۵

پوٹاسیائی کاربونیٹس گرین ۱۵
ایکسٹریکٹ گلیسر ٹائزی لیکوڈر منم ۱۵

سپرٹ ایمنیا ایروشیکس منم ۲۰
ایکواکلوروفارمائی (ایڈ) اونس ۱

ایکواکلوروفارمائی (ایڈ) اونس ۱
ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر چار چار

ایسی ایک ایک خوراک پہلے پر دو دو گھنٹے
بعد چھ خوراک تک پھر ہر تین تین گھنٹے بعد

چھ گھنٹے بعد دیں۔ دو تین روز کے بعد پھر ہر
چھ گھنٹے بعد دیں *

چار خوراک تک اور پھر ہر چار چار گھنٹے
بعد دیتے رہیں *

اگر سیلی سیلیٹ آف سوڈا کو پوری مقدار میں دینے سے ۴۸ گھنٹے بعد مرض میں تخفیف نہ ہو تو پھر یہ شک کرنا چاہئے کہ شاید مریض کو شدید گٹھیا (روماٹک فیور) نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور مرض ہو۔ کیونکہ اس دوا سے اکثر ایک دو روز میں بخار درد اور دیگر علامات مرض میں ضرور تخفیف ہو جاتی ہے۔ جب مرض میں تخفیف ہو جائے تو دوا کی مقدار بھی رفتہ رفتہ کم کر دینی چاہئے۔ مثلاً دو تین روز کے بعد جب بخار درد وغیرہ میں تخفیف ہو جائے تو دوا کی مقدار اتنی کم کر دیں۔ پھر پانچ چھ روز کے بعد نصف کر دیں اور پھر پانچ ست روز کے بعد اور کم کر دیں یعنی بمقدار دس دس گرین دن میں تین بار دیں۔ لیکن بخار اور جوڑوں کے درد کے رفع ہو جانے کے بعد بھی ہفتہ عشرہ تک اس دوا کو دیتے رہیں۔ اور اگر مقدار دوا کے کم کر دینے سے مرض میں ترقی ہو تو پھر فوراً اس کی مقدار بڑھا دینی چاہئے *

شدید گٹھیا کے اکثر مریضوں کو سیلی سیلیٹ آف سوڈا کی مذکورہ بالا مقدار خوراک کی بلا کسی مضرت کے برداشت ہوتی ہے۔ لیکن بعض مریضوں کو اسکی زیادہ مقدار کی

برداشت نہیں ہوتی۔ اور بعض کو یہ موافق نہیں آتی۔ چنانچہ بعض مریضوں میں اس دوا کی زہریلی تاثیر ہو کر کان بجتے ہیں۔ نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔ سر ہلکا آتا ہے۔ قینٹن آتی ہیں۔ سخت ضعف یا ہڈیاں ہو جاتا ہے یا پیشاب میں خون آنے لگ جاتا ہے۔ شدت ضعف قلب میں نبض بہت کمزور اور بے قاعدہ چلنے لگتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ بعض مریض سردا ہیں بھرے لگتے ہیں وغیرہ۔ اور جب یہ دوا مصنوعی اور ناقص ہو تو مذکورہ بالا خطرناک علامات ضرور پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس یہ دوا ہمیشہ معتبر کارخانہ کی ساختہ اور معتبر دوا فروش سے خریدنی چاہئے۔ اور اگر اس کے استعمال سے مذکورہ بالا شکایات پیدا ہوں تو اس کو مذکورہ بالا نسخوں کی صورت میں دینا چاہئے۔ اور اگر کبھی بھی یہ موافق نہ آئے تو اس کی بجائے سیلی سین (Salicin) یا ایس پاٹرین (Aspirin) دیں۔ چنانچہ سیلی سین بمقدار ۴ گرین دن میں تین بار دینے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سیلی سین کا ایک مفید نسخہ یہ بھی ہے +

نسخہ (۴) سیلی سین ڈرام ۲۔ ٹیاسیم کاربونیٹ اور سوڈیم بائی کاربونیٹ ہر ایک ڈرام ۱۱۔ ان سب کو باہم ملا کر چھ پڑیہ بنا لیں اور ایسی ایک ایک پڑیہ پانی کے ہمراہ دن میں تین بار دیں۔ ایس پاٹرین کے استعمال سے بھی اس مرض کو فائدہ ہوتا ہے چنانچہ اس دوا کو بشکل سفوف دودیا تادہ آب نیموں میں ملا کر اس طریق سے استعمال کرتے ہیں کہ پہلے دو روز تک ہر روز بمقدار آٹھ آٹھ گرین ایس پاٹرین تین تین گھنٹے بعد دیتے ہیں۔ اور پھر تیسرے سے چھٹے روز تک چار چار گھنٹے بعد دیتے ہیں۔ اور پھر ساتویں سے نویں روز تک پانچ پانچ گھنٹے بعد دیتے ہیں۔ اور پھر دسویں سے بارہویں روز تک چھ چھ گھنٹے بعد دیتے ہیں۔ لیکن اگر اس سے دوران استعمال میں جسم پر داغ دھتے یا دوڑے وغیرہ نکل آئیں۔ یا زیادہ کمزوری محسوس ہونے لگے۔ تو اس کے استعمال کو موقوف کر دینا چاہئے۔ ۱۲ برس کے مریض بچے کو جو ان مریض کی نسبت اس دوا کو نصف مقدار میں دے سکتے ہیں۔ اور دس سال کے بچے کو وہ گرین کی مقدار میں روزانہ چند بار دے سکتے ہیں۔ ناک بچوں میں سیلی سیلیٹ آف سوڈا کی بجائے سیلی سین دینی بہتر ہوتی ہے۔ چنانچہ سیلی سین ۱۲ گرین اور سوڈا بائی کار

ہ گرین دودھ میں ملا کر دیں +

سیرم اور ویکسین ٹریمنٹ اس مرض میں مفید ثابت نہیں ہوئے +

نوٹ - مذکورہ بالا ادویہ کے دوران استعمال میں مریض کو قبض نہ ہونے دیں چنانچہ

اگر ۴ گھنٹے میں اجابت نہ ہو تو رات کو کیپوٹنڈیا وڈر آف لکورس ایک ڈرام یا کنٹیکشن آف

سنا ایک ڈرام - یا بیوٹیل ہ گریں یا صبح کے وقت میگ ۷ شیا سلیٹ ۲ ڈرام اور

میگ ۷ شیا کاربونیٹ ہ گریں - پیپرمنٹ واٹر ایک اونس پانی میں ملا کر پلائیں +

رفع در و اور بے صینی کے لئے رات کو ہ گریں ڈورس پاؤڈر کے دینے سے

فائدہ ہوتا ہے - لیکن اگر دماغ مبتلائے مرض ہو تو اس دو کو نہ دیں +

تشرید بخار کو کم کرنے کے لئے مریض کے جسم کو سرد پانی سے اسفنج کرنا یا اسکو

ترچادر میں لپیٹنا یا باضیاط سرد غسل دینا اکثر مفید ہوتا ہے - چنانچہ مریض کو ایک

چادر پر لٹا کر اور چادر کے کونے پکڑ کر مریض کو آہستہ سے اٹھا کر ٹپ یعنی مغسل یا ناند

میں جس میں کہ ۹۰ درجہ فارن ہائٹ کی حرارت کا پانی بھرا ہوا ہو باضیاط پانی میں مچے

رکھیں اور اس میں آہستہ آہستہ اس قدر سرد پانی ملاتے جائیں کہ پانی کی حرارت ۵۰

درجہ فارن ہائٹ تک کم ہو جائے +

نوٹ - پندرہ محٹ کے عرصہ میں مریض کو ایسا غسل دے چکنا چاہئے اور غسل

کے بعد مریض کو فوراً خشک چادر میں لپیٹ کر بستر میں لٹا دینا چاہئے - اور اسے

دیکھتے رہنا چاہئے اگر ضعف محسوس ہونے لگے تو محرکات کا استعمال کریں +

جب قلب مبتلائے مرض ہو جاتا ہے تو مقام قلب پر گرانی اور درد محسوس ہوتا ہے

اور قلب و نبض کی رفتار میں فرق آ جاتا ہے - ایسی صورت میں مقام قلب پر رانی کا

پلستر لگانا یا السی کی پلش لگانا مفید ہوتا ہے +

جب مریض کو آرام ہونے لگے تو اسے سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے - اور

جب اصل مرض رفع ہو جائے اور صرف کمزوری باقی رہ جائے تو مریض کو مقویات

مثلاً مرکبات فولاد و کوئین اور روغن باہی وغیرہ کا استعمال کرائیں - گرم مقامات

تبدیل آب دہوا کر لیں اور بد پرہیزی نہ کرنے دیں +

مرض کے بعد کی کمزوری میں کوئین ٹانک کسچر بالخصوص جرہ جوشدار کوئین یا سیلو کوئین

سیلیسیٹ (رومائن) بمقدار ۱۰ اگرین کچٹ میں ڈال کر دن میں دو تین بار دیں۔
 یا یہ نسخہ بہت مفید ہے۔ نسخہ (۱) لاکوار آر سینی کیلیس ڈرام ایک۔ سیرویس
 فیرائی آئیو ڈاڈائی ڈرام ۹۔ دونو کو باہم ملا کر اس میں سے ۱۰ سے ۳۰ بوند رفتہ رفتہ
 بڑھا کر اور بمناسبت عمر مریض قدرے پانی میں ملا کر دن میں دو یا تین بار بعد از
 غذا دیں +

غذا۔ اس مرض میں غذا کی احتیاط نہایت ضروری ہے۔ پس جب تک
 بخار رہے مریض کو صرف گائے کا دودھ پلا ستنے رہیں۔ دودھ میں شکر کم ملائیں
 اور قدرے سوڈا واطریا فی چھٹانک دودھ میں ایک دو گرین کے حساب سے
 سوڈیم شریٹ ملا دینا بہتر ہوتا ہے۔ دودھ مریض جس قدر پی سکے پینے دیں۔
 شبانہ روز میں کم از کم دو اڑھائی سیر دودھ پلانا چاہئے۔ دودھ میں آتش جو بھی ملا کر
 دے سکتے ہیں۔ پانی بھی مریض جس قدر پینا چاہے اُسے دیتے رہیں لیکن زیادہ سرد
 پانی نہ دیں۔ جب بخار رفع ہو جائے اور دو روز تک ذرا بھی بخار نہ ہو تو دودھ کی
 بجائے مونگ کی دال چپاتی اور خالی سبزی ترکاری بھی پکا کر دے سکتے ہیں اور
 جب تک بخار کو رفع ہوئے ہوئے پورے دن نہ گزر جائیں تب تک کسی
 قسم کا گوشت یا پھلی وغیرہ ہرگز نہ دیں۔ ورنہ مرض کے عود کرنے کا اندیشہ
 ہوتا ہے +

نوٹ۔ پرانا گٹھیا اور سوزا کی گٹھیا اپنے اپنے موقع پر بیان کئے گئے ہیں جنہیں دیکھیں
علاج طبی۔ چونکہ اس قسم کا بخار شدید صفراوی یا دموی وجہ المفاصل
 میں ہی ہوا کرتا ہے۔ لہذا حسب قاعدہ بخار کی رعایت سے وجہ المفاصل صفراوی
 و دموی (خونی) کا علاج کریں +

نوٹ۔ اگرچہ اطباء نے متقدمین نے اس قسم کے اس مرض میں فصد باسلیق کے
 ذریعہ خون کا لکانا نہایت مفید لکھا ہے لیکن چونکہ زمانہ حال کی تحقیقات جدیدہ سے
 اس مرض میں فصد کرنا قلب کو ماؤف و کمزور کرتا ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ فصد نہ
 کھولیں اور تنقیہ کے لئے مسہل کا استعمال کریں۔ پس مندرجہ ذیل خارجی و داخلی
 علاج کریں +

خارجی علاج (۱) سورنجاں اتولہ۔ آب کشینز سبز میں پیس کر ماؤف جوڑوں

پر ضما د کریں یا (۲) رسوت ۳ ماشہ۔ صندل ہر رخ ۲ ماشہ۔ سورنجاں ایک ماشہ
سب کو پیس کر روغن گل ۲ تولہ ملا کر لگا ئیں۔ یا تشکین درد کے لئے (۳) سپنخول
و کوکنار ہوزن لے کر پانی میں پکا کر گاڑھا کریں اور بقدر ضرورت روغن گل ملا کر
ضما د کریں۔ یہ ضما د بھی ابتداء مرض میں مفید ہے۔ ضما د (۴) صندلین گل ٹرخ
فوفل۔ افاقیا۔ آرد جو ہوزن لیکر سرکہ اور آب کشینز سبز مساوی میں پیس کر ضما د کریں
شدت درد میں تشکین کے لئے افیون و زعفران ہر ایک ۳ ماشہ اضافہ کریں تین
روز کے بعد خطمی و بنفشہ۔ اکلیل الملک و گل بابونہ مذکورہ بالا ادویہ کے برابر اضافہ
کریں یا (۵) سورنجاں ۳ ماشہ۔ مکوہ ۳ ماشہ کوٹ چھان کر روغن گل اتولہ سیفید
بہینہ مرغ ایک عدد میں ملا کر لگا ئیں +

علاج داخلی۔ ابتداء مرض میں تین روز تک یہ نسخہ پلائیں۔ نسخہ (۶) شیر

تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خیاریں۔ شیرہ تخم خربزہ۔ شیرہ خار خشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ شیرہ تخم
کاہو ۳ ماشہ۔ عرق مکوہ ۲ تولہ میں نکال کر شربت بنواری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ بعدہ پانچ یا
سات روز تک منضج پلا کر پھر سہل دیں +

نسخہ منضج (۷) شاہتروہ ۷ ماشہ۔ عناب ۵ عدد۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ سورنجاں

شیریں۔ تخم کاسنی۔ بیج کاسنی۔ مکو خشک ہر ایک ۷ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر
صبح کو ل چھان کر گل قند ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ سات روز کے بعد اسی نسخہ میں۔ ہلیلہ زرد ۲ تولہ
سناہ کی ایک تولہ اضافہ کر کے بدستور رات کو بھگو دیں۔ صبح جوش دیکر مغز فلوس خیارشیر
۴ تولہ روغن بادام ۶ ماشہ اضافہ کر کے پلائیں اور ایک ایک یا دو دو روز کا وقفہ کر
اسی طرح دو سہل اور دیں۔ تنقیہ کے بعد اگر بخار باقی رہے تو یہ نسخہ پلائیں +

نسخہ (۸) سورنجاں شیریں ایک ماشہ پیس کر اطریفیل صغیر ایک تولہ میں ملا کر پہلے

کھلائیں اور پھر سے شیرہ تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خربزہ۔ شیرہ تخم خیاریں ہر ایک ۶ ماشہ۔
عرق مکوہ ۲ تولہ میں نکال کر مصری ڈیڑھ تولہ اور خاکشی ۵ ماشہ اضافہ کر کے پلائیں
یا یہ سفوف سورنجاں بارہ کچھ دنوں کے لئے استعمال کر لیں سفوف سورنجاں بارہ

(۹) سورنجاں بوزیدان پوست ہلیلہ زرد۔ مغز تخم تر بوزہ۔ مغز بادام شیریں۔ مغز تخم

باد رنگ مغز تخم خیار کشینہ مقشر تخم خشکاش سفید سب ادویہ برابر لیکرا اور شکر سفید
ہموزن ملا کر سفوف بنائیں اور روزانہ ۶ ماشہ ۱۰ تولہ عرق جوالنسہ کے ہمراہ کھلائیں

ایک دن کا بخار

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ایک دن کا بخار	حمی یوم	ایفمرل فیور
خفیف بخار	حمی خفیفہ	فیبری کیولا
سادہ دائمی بخار	حمی مستمرہ	سیمپل کانٹینیوڈ فیور
		Simple Continued Fever.

یہ ایک تھوڑی مدت تک رہنے والا خفیف بخار ہے جو کہ مختلف اسباب
ظاہری و باطنی سے پیدا ہوتا ہے۔ جب یہ بخار ۲۴ گھنٹے تک رہ کر اتر جائے تب
اسے ڈاکٹری میں ایفمرل فیور اور طب میں حمی یوم یعنی ایک دن کا بخار کہتے ہیں لیکن اگر
تین چار یا زیادہ دنوں تک رہے تو اسے ڈاکٹری میں فیبری کیولا یا سیمپل کانٹینیوڈ فیور
اور طب میں حمی خفیفہ یا حمی مستمرہ یعنی خفیف بخار یا سادہ دائمی بخار کہتے ہیں +

اسباب مرض۔ اس بخار کے اندرونی و بیرونی مختلف اسباب ہوتے ہیں
مثلاً خفیف قسم کے متعدی امراض بدہضمی یعنی زیادہ کھاپی لینا۔ رنج و غم تلکان
شدت کی گرمی وغیرہ۔ چنانچہ محرقہ بطنی (ٹائیفائیڈ فیور) سرخ بخار (سکارلٹ
فیور) خسرہ (مینزل) کے دنوں میں ایسے مریض دیکھنے میں آتے ہیں جنکو امراض مذکورہ
کی علامات مندرہ کے ساتھ خفیف بخار بھی ہوتا ہے جو عموماً دو تین روز تک رہتا
ہے لیکن زیادہ تر یہ بخار بدہضمی کے سبب ہوا کرتا ہے خصوصاً بچوں میں تو بدہضمی
یا خراش معدہ و امعاء اس قسم کے بخار کا عام سبب ہوا کرتا ہے۔ بدبو یا گندی
ہوا کے سونگھنے سے بھی یہ بخار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب اس خاص سبب سے اس
قسم کا شدید بخار ہو تو جی متلاتا۔ قیئیں آتیں اور کبھی پیٹ میں درد ہوا کرتا ہے +

نوٹ۔ یونانی اطباء نے مختلف اسباب کے لحاظ سے حمی یوم کی ۲۶ قسمیں قرار
دی ہیں مثلاً حمی یوم غمیہ (غم سے ایک دن کا بخار) حمی یوم غفیبہ (غصہ سے ایک دن
کا بخار) حمی یوم سہریہ (بجوابی سے ایک دن کا بخار) حمی یوم حتمیہ (بدہضمی سے ایک دن

کا بخار حتیٰ یوم ورمید ورم سے ایک دن کا بخار وغیرہ وغیرہ -

علامات مرض - اگرچہ بعض مریضوں میں بخار چڑھنے سے پہلے کسی قدر سستی یا

مکملندی معلوم ہوتی ہے لیکن اکثر یکایک اعضاء شکنی ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے جسکی

حرارت ۱۰۱ سے ۱۰۳ درجہ تک ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی خاص کر بچوں میں زیادہ بھی ہوتی

ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ سانس بھی جلد جلد آتی ہے جلد گرم و سبک ہوتی ہے۔ پیاس

لگتی ہے۔ پیشاب کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ اور وہ مقدار میں کم خارج ہوتا ہے قبض

ہوتی ہے۔ بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے۔ سرد در کرتا ہے۔ کبھی خفیف ہڈیان

بھی ہو جاتا ہے۔ ہونٹوں پر بخار نے نکل آتے ہیں۔ عموماً دوسرے سے چوتھے دن

تک بحران ہو کر یعنی کثرت سے پسینہ اگر پیشاب اگر یا دست اگر یا نکسیر ٹھوٹ کر بخار

اُتر جاتا ہے۔ بچے اس بخار میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں +

تشخیص مرض - اگر بخار ۳۶ گھنٹے کے اندر اندر اُتر جائے تو حتیٰ یوم ہے ورنہ

محمّی مستمر یا سادہ دایمی بخار بشرطیکہ جسم پر کسی قسم کے دلے یا دھتے وغیرہ نمودار نہ ہو +

علاج ڈاکٹری - مریض کو آرام سے بستر میں لٹائیں ایک خوراک فروٹ ساکٹ

یا سیڈ لٹری یا ڈور کی دیں تاکہ ایک دورا جاتیں ہو جائیں۔ پھر یہ نسخہ فیورکسچر (۱) پلائیں

نسخہ (۱)

لاکوارامونیا ایسی ٹیٹس ڈرام ۱

سپیش اتیچرس ناٹروسائی منم ۲۰

پوٹاسیائی سٹریٹس گرین ۱۵

ایکواکیمفوری تا اولش ۱

ایسی ایک ایک خوراک دو دو گھنٹے بعد دیں

سادہ دایمی بخار کی صورت میں

اگر کسی وقت بخار شدید ہو جائے تو

جسم کو آب سرد سے اسفنج کریں۔

رفع در و سر کے لئے ہ کریں

فیتے سے مہین دیں۔

ہڈیان ہو تو سر پر برف لگائیں

جب بخار میں تخفیف ہو جائے تو کونین کسچر دیں +

غذا - غذایف اور زود ہضم دیں مثلاً مونگ کی دال - آتش جو - دودھ شوربا

بخنی - ساگو وغیرہ +

علاج طبیبی - جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔ چونکہ حتیٰ یوم دن یک روزہ مختلف

اسباب و بواعث سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا ہر ایک قسم میں اس کے سبب کار رفع کرنا

ہی اصل علاج ہوتا ہے۔ نیز اس کی مختلف اقسام میں چونکہ جمی یوم تختیہ (فساد ہضم کا ایک روزہ بخار) اور جمی یوم تعبیتہ (تکان کا ایک روزہ بخار) اور جمی یوم تہبید آفتابی حرارت یا ٹو لگنے کا ایک روزہ بخار، عموماً واقع ہوتا رہتا ہے۔ لہذا مندرجہ بالا مخصوص اقسام کا ذکر و علاج بیان پر کسی قدر تفصیل سے اور باقی بالاجمال کیا جاتا ہے چنانچہ (۱) جمی یوم تختیہ (فساد ہضم بدہمی) کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور جس میں شکم کی گرانی کے ساتھ جلی ہوئی ذکائیں آیا کرتی ہیں کبھی قبض اور کبھی دستوں کی شکایت ہوتی ہے۔ پس اس میں بحالت قبض اگر غذا فاسد معدہ میں موجود ہو اور متلی وغیرہ کی شکایت ہو تو فوراً تین پاؤ گرم پانی میں ۴ تولہ سکنجبین یا ۶ ماشہ نمک ملا کر پلائیں اور تے کر لیں اور اگر غذا فاسد آنتوں میں اتر کر ومان پر قراقر اور گرانی پیدا کرتی ہو تو فوراً مناسب حقنہ یا مسهل کے ذریعہ اس کو خارج کریں چنانچہ (۱) گلقد ۴ تولہ عرق بادیان و گلاب ہر ایک ۸ تولہ میں مل چھان کر پلائیں یا (۲) مغز فلوس خیاشنبہ ۴ تولہ گلقد ۴ تولہ کو آب گرم و گلاب میں مل چھان کر پلائیں اور بعد تنقیہ معدہ و امعاء نقویت معدہ کے لئے گلقد ۲ تولہ نیم گرم گلاب ۲ تولہ میں ملا کر پلائیں۔ درد و ریلج کی صورت میں بقیہ مادہ کے تحلیل کے لئے جوارش کمونی، ماشہ یا جوارش فلافل، ماشہ گلاب کے ہمراہ کھلائیں اور پانی کی جگہ برقی کو گلاب پلائیں اور جب کمال تنقیہ کے بعد بجا خفیف رہ جائے تو بقیہ رطوبت فاسدہ کی تحلیل کے لئے اگر ممکن ہو تو مریض کو گرم پانی کے حمام میں لے جائیں تاکہ پسینہ آجائے اور تا وقتیکہ معدہ و امعاء غذا فاسدہ سے بخوبی پاک و صاف نہ ہو جائیں اور اشتہاء صادق پیدا نہ ہو اس وقت تک مریض کو کوئی غذا نہ دیں بعد ہلکی زود ہضم غذا مثلاً کھوڑی سی بخنی یا شور یا پلاں اور جب تخمہ میں خود بخود دست آتے ہوں۔ تو ان کو بند نہ کریں بلکہ حتی الامکان غذا فاسدہ کے اخراج میں مدد دیں اور بعد تنقیہ تام گلقد ۲ تولہ گلاب و عرق بادیان ہر ایک ۶ تولہ میں ملا کر پلائیں۔ باقی تخمہ اور فساد ہضم کی ہدایات کو مدنظر رکھیں +

(۲) جمی یوم تعبیتہ میں جو تکان سے عارض ہوتا ہے مریض کو آرام و آسائش کے ساتھ نرم بستر پر لٹائیں۔ اور نیم گرم پانی سے غسل کر لیں۔ حمام بدن خصوصاً

سروگردن ریڑھ اور مفاصل (جوڑوں) پر روغن بنفشہ یا روغن بابونہ کی مالش کریں اور مریض کو سلائے کی کوشش کریں اور بطور دوا گلاب ۱۰ تولہ میں ۲ تولہ شربت نیلو فر ملا کر پلائیں اور سیب و انگور و انار وغیرہ ترمیو سے کھلائیں اور غذا ہلکی اور زود ہضم مثلاً چوزہ مرغ یا بکری کی گردن کے گوشت کا شوربا کھوڑی مقدار میں دیں اور چند روز تک مریض کو چلنے پھرنے سے منع کریں +

(۳) حمی یوم و جعبہ میں جو اعضاء کے شدید دردوں سے پیدا ہوتا ہے نسکین درد کی تدابیر جو اپنے موقع پر مذکور ہیں اختیار کریں بعدہ حمی تعبہ کی تمام مذکورہ تدابیر کام میں لائیں +

(۴) حمی یوم سہریہ میں جو زیادہ بیداری سے پیدا ہوتا ہے مریض کو سلائے کی کوشش کریں۔ روغن بنفشہ روغن کدوناک میں پکائیں اور سرد تر دوائیں مثلاً گل بنفشہ گل نیلو فر خشتا ش وغیرہ پانی میں جوش دے کر سر پر تریڑا کریں بعدہ روغن کدو۔ روغن بنفشہ وغیرہ کی سر پر مالش کریں +

اور شربت بنفشہ یا شربت خشتا ش ۲ تولہ ۸ تولہ گلاب میں ملا کر اور برف سے سرد کر کے پلائیں اور غذا میں شیر برنج کھلائیں قبض ہو تو اس کو مناسب تدبیر سے رفع کریں (۵) حمی یوم ورمیہ میں جو اعضاء ظاہری کے ورم و تلون اور گردن و بغل اور کچ ران کے غدودوں کے متورم ہونے سے عموماً واقع ہوا کرتا ہے تحلیل ورم کی تدابیر اختیار کریں اور مناسب مسهل کے ذریعہ مادہ کا تنقیہ کریں اور کثرت خون کی صورت میں فصد کریں۔ اور یہ نسخہ پلائیں :-

نسخہ۔ گل نیلو فر۔ تخم کاسنی۔ گل بنفشہ ہر ایک ۷ ماشہ۔ عناب ۵ عدد۔ آلو بخارا ۷ عدد۔ خیساندہ بنائیں اور شربت نیلو فر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور چوتھے روز صبح کو نسخہ مذکور میں شیر خشک و زرنجبین و گلقد ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کر کے پلائیں تاکہ دو چار اسہال ہو جائیں اور غذا میں ماہ الشعیر یعنی آش جو دیں +

(۶) حمی یوم حریہ میں جو آفتاب و حمام و ہوا کی حرارت و گرمی سے واقع ہوتا ہے سبب کے موافق علاج کریں چنانچہ گرم ہوا رکھو، لگنے کی صورت میں مریض کے ہاتھ پاؤں آب سرد سے دھوئیں یا اس کو سرد پانی میں بٹھائیں اور روغن گل میں آب کدو

آپ بیدار سر سر یا لٹ کر اور تلخہ کا فوری شکھائیں اور رفع یمش قلب کے لئے سرکہ ۳ تولہ روغن گل ۲ تولہ اور ۲ تولہ گلاب باہم ملا کر ایک کپڑا تر کر کے بار بار قلب پر لکھیں اور پیاس کی صورت میں ٹھنڈے پانی سے گلیاں کرائیں یا فالسہ یا کبیر کو گلاب میں مل کر مصری ملا کر پلائیں خصوصاً انہ خام دآم کی کیری کو کچھ دیر بھویل میں دکھنا بعد پوست دور کر کے پانی میں مل کر اور مصری ملا کر مریض کو پلانا تو اور اس کے بخار میں نہایت ہی مفید ہوتا ہے ۔

اور علے ہذا اعلیٰ کو پانی یا گلاب میں مل کر پلانا تو کے اثر اور اس کی سمیت اور پیاس کو دور کرتا ہے اور جب حمام کی گرمی سے اسی قسم کا بخار ہو تو بھی تبرید و تسکین قلب میں کوشش کریں۔ اور بطور دوا شیرہ تخم خرفہ ایک تولہ گلاب ۸ تولہ میں نکال کر تین تولہ سکنجبین سادہ ملا کر پلائیں۔ اور قبض کی صورت میں ترہندی اور ترنجبین ہر ایک ۳ تولہ پانی میں مل کر چھان کر پلائیں۔ اور جب آفتاب کی گرمی سے ہوا ہو تو سر پر آب سرد و گلاب ڈالیں اور سرکہ و گلاب کو برف سے تر کر کے ایک ملل کا دو تہہ کپڑا اس میں تر کر کے بار بار سر پر رکھیں اور بطور دوا گلاب ۸ تولہ سکنجبین ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور رفع قبض کے لئے جو تدابیر کہ پہلے اقسام میں مذکور ہوئیں استعمال کرائیں تفصیل کے لئے دیکھو لوگنایا سکنتہ شمشہ بیان

نوٹ۔ حیات یوم کی باقی ماندہ اقسام میں حسب قاعدہ پہلے سبب کو رفع کریں بعدہ سرد و تر چیزیں استعمال کرائیں اور اگر احیاناً تھیں یوم رتب یک روزہ سو غدیر سے غلطی و عفونتی بخار ہو جائے یا تپ و ق کی طرف منتقل ہو جائے تو پھر تپ عفونتی یا تپ و ق کا علاج کریں ۔

فائدہ۔ ڈاکٹری میں اب داء، ایفمرل فیور یا تھمی یوم کوئی بخار نہیں مانا جاتا اور سمیل کانٹی نیوڈ فیور یا تھمی مستمرہ کو بھی ریت شکھی کا بخار یا خفیف طائیفائیڈ یا پیرائیفائیڈ خیال کیا جاتا ہے۔ (۳) لو فیور یا خفیف بخار جو عموماً شام کے وقت ہو جاتا ہے۔ اور ۹ یا ۱۰ ف کا ہوتا ہے۔ یہ کبھی تشکی زہر وغیرہ کے سبب ہوتا ہے اور کبھی تپ و ق ہوتا ہے۔ (۴) مانی بری پائٹیکسیل فیور یا نہایت شدید بخار جس کی حرارت ۱۰۵ ف تک یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور جو تین ہفتہ یا زیادہ تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ ایک قسم کا محرقرہ بخار ہے۔ اگرچہ اس کی ماسیت تا حال تحقیق نہیں ہوئی۔ اس قسم کا بخار مغربی ساحل افریقہ میں پایا جاتا ہے۔

انفلوئنزا

اردو نام عربی نام انگریزی نام
 وبائی زکام نزله وبائیہ انفلوئنزا
 وبائی بخار حمی نزلیہ وبائیہ اپی میکٹارل نیور
 وجہ تسمیہ - انفلوئنزا (Influenza) ایک ایٹالومی لغت ہے جو مترادف ہے
 انگریزی لفظ انفلوئنس (Influence) کی اور جس کے لغوی معنی ہیں اثر یا
 تاثیر چونکہ متقدمین حکماء ایتالیہ (اطلی) بھی مثل حکماء یونان علم نجوم کے معتقد تھے پس
 وہ بھی یونانیوں کی طرح اس مرض کو بعض منحوس سیاروں کی نحوست کا اثر مانتے تھے
 اس لئے انہوں نے اس مرض کو اس نام سے نامزد کیا (نیز دیکھو طبی نوٹ اگلے صفحات میں)
 تعریف - یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جو کہ اکثر وباء پھیلتا ہے۔ لیکن کبھی
 متفرق طور پر یعنی خال خال بھی واقع ہوتا ہے۔ اگرچہ اس مرض کو پیدا کرنے والی زہر
 یعنی مادہ متعفنہ یا جراثیم کی حقیقت تاہنوز محقق و معین نہیں ہوئی۔ لیکن جرثومہ
 انفلوئنزا (بیسی) انس انفلوئنزی (Bacillus Influenzae) محققہ ڈاکٹر قیفر
 کا اس مرض کے ساتھ بالخصوص اس کی قسم نفی کے ساتھ جو کہ زیادہ تر واقع ہوتی ہے
 خاص تعلق ہے +

نوٹ - چونکہ نزله وبائیہ کے ساتھ بخار بھی ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو وبائی بخار
 بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ یورپ کے گذشتہ جنگ عظیم کے بعد ہندوستان میں یہ مرض
 وباء پھیلا اس لئے اس کو ہندوستان میں جنگی بخار بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ مرض
 بالعموم ملک روس اور فرنگستان میں ہوتا ہے۔ اس لئے جدید قاری میں اس کو
 زکام فرنگی بھی کہتے ہیں +

تاریخ مرض - اگرچہ بعض مؤرخین نے نویں صدی مسیحی میں عراق عرب میں اس مرض
 کا وباء پھیلنا لکھا ہے۔ لیکن شروع سو پھویں صدی یعنی تیسرے عیسوی میں یہ وباء عالمگیر ہوئی
 یعنی تمام دنیا میں پھیل گئی۔ سب سے پہلے ایک فرانسیسی ڈاکٹر ساوینجر نے ۱۸۸۹ء میں
 لاگرب (نزله وبائیہ) کے نام سے اس مرض کا مفصل بیان لکھا ہے۔ ازمنہ گذشتہ میں

یورپ میں یہ مرض کئی دفعہ وباء پھیلا اور لاکھوں جانوں کے اتلاف کا باعث ہوا۔ ۱۸۴۷ء میں جب اس وباء کا نہایت شدید حملہ ہوا تو اس کے بعد تقریباً ۲۵ سال تک یورپ میں اس سے امن رہا۔ یہاں تک کہ ۱۸۸۹ء میں یہ وبا پھر نمودار ہوئی۔ اس دفعہ پہلے ماہ مئی میں یہ وبانجارا (ترکستان) سے شروع ہوئی تھی اور وہاں سے چل کر اکتوبر میں یہ مقام سینٹ پیٹرز برگ دارا الخلافہ ملک روس میں نمودار ہوئی اور ایک ہی سال میں یہ عالمگیر ہو گئی یعنی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ چنانچہ روس سے یہ آسٹریا، جرمنی، فرانس، انگلستان اور دیگر یورپی ممالک میں پہنچی۔ پھر وہاں سے یہ اضلاع متحدہ امریکہ پہنچی۔ چند ماہ بعد یہ ہندوستان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ساحل افریقہ اور جنوبی امریکہ میں جا پہنچی۔ غرضیکہ دنیا کا کوئی حصہ اس کے حملہ سے نہ بچا۔ یہ وباء دفعۃً شروع ہوتی ہے۔ اور بہت جلد دور دراز مقامات تک پھیل کر ہزاروں لاکھوں نفوس کو مبتلا کر لیتی ہے۔ لیکن جس قدر یہ جلد پھیلتی ہے اسی قدر یہ جلد غائب بھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک ہی مقام میں اس وبا کی مدت بالعموم چھ سے آٹھ ہفتہ تک ہوتی ہے۔ جب ایک بار یہ وباء شدت سے پھیل چکنی ہے۔ تو پھر ساہاڑے مابعد میں اس کے مکرر سہ کر خفیف حملے ہوتے رہتے ہیں +

یورپ میں ستارھویں اور اٹھارھویں صدی مسیحی میں وبائے انفلوئنزا کے بڑے بڑے آٹھ حملے ۱۷۶۲ء، ۱۷۸۲ء، ۱۷۸۹ء، ۱۸۰۳ء، ۱۸۳۲ء، ۱۸۳۶ء، ۱۸۴۶ء اور ۱۸۸۹ء میں ہوئے۔ چنانچہ اس آخری حملہ کی وباء ۱۸۸۹-۹۰ء میں پہلی مرتبہ ہندوستان میں بھی پہنچی۔ لیکن یہ ایسی شدید نہ تھی جیسی کہ سال گزشتہ کی۔ اس کے بعد جون ۱۹۱۸ء میں یہ وبا پھر یورپ سے ہی ہندوستان میں آئی۔ چنانچہ پہلے ماہ جون میں یہ بمبئی میں نمودار ہوئی اور پھر اکتوبر و نومبر میں یہ تمام ملک میں پھیل گئی۔ اور لاکھوں جانوں کی ہلاکت کا باعث ہوئی۔ بڑے بڑے شہروں میں اس سے روزانہ سینکڑوں اموات ہوتی رہیں مثلاً بمبئی میں ایک دن میں ۷۸۸ تک۔ دہلی میں ۵۰۳ تک اور لاہور میں ۴۶۶ تک روزانہ اموات ہوئیں۔ پناہ بخدا! ۱۵

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے + خصوصاً انفلوئنزا وباء سے

اسباب مرض - اصل سبب اس مرض کا ایک خاص قسم کا نہایت خردبینی جراثیم

ہے جو حال ہی میں بعض مرکب محققین نے دریافت کیا ہے۔ لیکن بعض پیشی لکھنے والے انفلوئنزائی
محققہ فیفر کو ہی اس کا اصل سبب مانتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ جراثیم انشیہ ماؤقہ پر
ثانوی حملہ آور ہوتے ہیں۔ یعنی انفلوئنزا کو پیدا کرنے والے اصل جراثیم تو نہایت
خردبینی یا فلٹر پاسر (Filter Passer) ہیں اور یہ بعد میں حملہ آور ہوتے ہیں جراثیم
فیفر کے علاوہ زنجیر دار جراثیم (سٹرپٹوکوکائی)، خوشہ دار جراثیم (سٹیفی لوکاکائی)، اور
جراثیم نیونیا (نیوکاکائی)، وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔

یہ جراثیم مریض کے ناک کی ریزش اور اس کے تھوک و بلغم میں بکثرت پائے جاتے
ہیں۔ نیز اس کے خون میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس مرض کی چھوٹ مریض
سے تندرست کو لگتی ہے۔ لیکن زیادہ تر یہ مرض ہوا کے ذریعے پھیلتا ہے۔ یعنی
اس مرض کی چھوٹ ہوا کے ذریعے تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ یہی سبب
ہے کہ بعض مریضوں میں اس مرض کے تعدیہ یا چھوٹ کا پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ اس
تو ذرا شک نہیں کہ یہ مرض نہایت متعدی یعنی چھوٹ دار ہے۔ اور بہت جلد پھیل کر
ہزاروں اشخاص کو مبتلا کر لیتا ہے۔ اکثر لوگ تو اس مرض کو قبول کرنے کے لئے
مستعد ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ جلد اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کو بار بار
یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایک بار اس مرض کے ہو جانے سے جسم میں اس کے
برخلاف ایسی قوت مدافعت پیدا نہیں ہو جاتی کہ جس سے دوبارہ یہ مرض نہ پونے
پائے۔ اس لئے یہ مرض بار بار ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں
کہ جن میں اس مرض کے برخلاف طبعی قوت مدافعت موجود ہوتی ہے اور وہ اس
مرض کے حملہ سے بالکل مامون و مصئون رہتے ہیں یعنی وہ اس بیماری سے بچے رہتے
ہیں۔ اسی وجہ سے بعض نادان لوگ اس مرض کو متعدی ہی نہیں مانتے۔
اگرچہ یہ مرض ہر موسم میں اور ہر مقام پر ہو جاتا ہے۔ لیکن زیادہ یہ سرد مقامات
میں اور تیز موسم کے وقت اور موسم سرما میں ہوا کرتا ہے۔ اور اگرچہ مرد و عورت
بچے۔ بوڑھے سب اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن ۴۰ برس کی عمر کے اشخاص
اس میں نسبتاً زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ مردوں کی نسبت عورتوں کو بھی یہ
مرض کسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔

مدت حضانت۔ اس مرض کی مدت حضانت ایک سے دو دن تک ہے یعنی چھوٹ لگنے کے ایک سے دو روز بعد یہ مرض ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن شدت و بامیں ایک ہی دن کے اندر اندر علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں +

علامات و اقسام۔ مختلف علامات کے اعتبار سے انفلوئنزا کی یہ چار قسمیں ہیں:۔ (۱) قسم حمی (۲) قسم تنفسی۔ (۳) قسم خبیث۔ (۴) قسم معوی و معدی چنانچہ ذیل میں ہر ایک قسم کی علامات کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے

(۱) قسم حمی (Febrile Type) اس قسم کے اس مرض کی خاص علامات یہ ہوتی ہیں کہ شدت کا بخار ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ بے چینی۔ درد سر۔ درد گرد۔ اعضاء اور زکام یا نزلہ کی شکایت ہوتی ہے۔ اس قسم کا یہ مرض عموماً ذفعتہ شروع ہوتا ہے۔ پیشانی اور کمر میں سخت درد ہوتا ہے۔ نیز آنکھوں اور عضلات جسم میں درد ہوتا ہے۔ لرزے سے اور کبھی بغیر لرزے کے بخار چٹھہ جاتا ہے جس کی حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۴ درجہ فارن ہائٹ تک ہوتی ہے۔ بھن تیز چلتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ پیشاب سُرخ رنگ کا کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ جلد گرم و خشک ہوتی ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ حلقوم اور نوزتین سُرخ ہوتے ہیں تنفس سے بدبو آتی ہے۔ مریض نہایت بے چین اور بیقرار ہوتا ہے اور جلد بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ بخار کچھ ساکھ اکثر زکام کی شکایت ہوتی ہے جو بالعموم خشک قسم کا ہوتا ہے یعنی ناک اور آنکھوں سے پانی نہیں بہتا ہے اگر دیگر علامات پیدا نہ ہوں تو اکثر یہ بخار تین چار روز بعد رفع ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات سات آٹھ یا زیادہ روز تک چڑھا رہتا ہے جس صورت میں تب مرقہ ڈٹائیفا ٹیڈ فیور یا لیریا ٹی لازمی بخار درعنت لازمہ۔ ریکی ٹنٹ فیور سے اس کا اشتباہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ یہ بخار رفع ہو کر پھر آنے لگتا ہے۔ اس بخار کے رفع ہو جانے کے بعد کچھ دنوں تک جسم میں درد اور کمزوری محسوس ہوتی رہتی ہے +

(۲) قسم تنفسی۔ (Respiratory Type) اس مرض

کی یہ قسم وہ ہے جو اکثر دباؤ پھیلا کرتی ہے۔ اور جب شدید ہو تو اکثر ناکت باعث ہوتی ہے اس قسم کے اس مرض میں بھی شروع میں تقریباً وہی علامات ہوتی ہیں جو کہ قسم اول میں بیان ہوئیں یعنی بخار ہوتا ہے۔ سر درد ہوتا ہے۔ دیگر اعضاء جسم میں درد ہوتا ہے۔ بے چینی

اور کمزوری ہوتی ہے وغیرہ لیکن اس قسم کے انفلوئنزا میں بخار کے ساتھ زکام یا نزلہ بھی ہوتا ہے اور آلات تنفس جلد تر مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سانس جلد جلد آنے لگتا ہے۔ گلا درد کرتا ہے۔ آواز بھاری ہو جاتی یا پیٹھ جاتی ہے۔ تکلیف دہ کھانسی آتی ہے۔ جس میں پسیدار بلغم خارج ہوتا ہے۔ چھاتی میں درد ہوتا ہے اور اکثر مریضوں کو نیמו نیا (برائو نیو نیا) ہو جاتا ہے جس صورت میں کہ تنگی تنفس بڑھ جاتی ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ ہڈیاں ہوتا ہے یعنی مریض ہلکی باتیں کرنے لگتا ہے اور ضعف و نقاہت بڑھ جاتی ہے۔ کھانسی میں بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے جو کبھی کف دار یا قیق ہوتا ہے اور اس میں کسی قدر پیپ کی آمیزش ہوتی ہے۔ کبھی سبزی مائل زرد رنگ کا غصہ دار بلغم خارج ہوتا ہے۔ کبھی بلغم میں خون کی دھاریاں ہوتی ہیں اور کبھی سیاہی مائل سرخ رنگ کا زیادہ خون آمیز بلغم خارج ہوتا ہے۔ بعض مریضوں کو ذات الجنب (پلورسی) اور ذات الجنب صدیہ یا احقان المئدہ فی الصدر (امپائی ایما) کی شکایت ہو جاتی ہے یعنی پھیپھڑوں کے غلاف کے درمیان پیپ جمع ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ مرض نہایت خطرناک اور مہلک ہوتا ہے۔

نوٹ۔ جیسا کہ مذکور ہوا اگرچہ اس قسم کے انفلوئنزا میں عام زکام یا نزلہ ہوتا ہے یعنی ناک اور آنکھ سے پانی بہتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس قسم میں بھی یہ علامت موجود نہیں ہوتی یعنی بخار کے ساتھ زکام یا نزلہ نہیں ہوتا بلکہ کھانسی یا نیمو نیا ہو جاتا ہے۔

(۳) قسم خبیث (میلگ ٹینٹ ٹائپ Malignant Type) اس قسم کا یہ مرض نہایت شدید اور نہایت مہلک ہوتا ہے۔ اور بالعموم وبائی صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے اس قسم کے انفلوئنزا میں اکثر نظام عصبی یعنی دماغ وغیرہ ماؤف ہوتا ہے۔ چنانچہ شدید بخار ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ سخت درد سر کی شکایت ہوتی ہے۔ کمر اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ ابتداء مرض میں ہی غنودگی ہوتی ہے اور اگر مرض زیادہ شدید ہو تو ہڈیاں ہونے لگتا ہے۔ بے خوابی اور بے چینی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اکثر شدید ضعف ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مثل خسرہ یا رگ پتی کے جسم پر سرخ رنگ کے بخارات یا دانے نکل آتے ہیں۔ سارا جسم درد کرتا ہے اور

مختلف اعضاء جسم میں سے کسی نہ کسی میں ورم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ورم گوش (دائمی ٹیس)، ورم خضیبہ (آرکائیٹس)، ورم اعصاب محیطی (پیری فیکل نفرائٹس)، ورم آوردہ (دبلی بائیٹس)، ورم غدہ گوش (پیروٹائیٹس)، ورم حجاب القلب (پیری کارڈائیٹس)، ورم عضلات القلب (مایو کارڈائیٹس)، ورم باریطون (پیری ٹونائیٹس)، ورم اعشبیہ دماغ (منجائیٹس)، ورم دماغ (ان سیفائیٹس)، ورم نخاع (ریمیائیٹس)، ورم ملتحمہ، دکن جنک ٹوائٹس، ورم صلیبہ (کیرے ٹائیٹس)، ورم مفاصل (آرٹھرائٹس)، یا ورم غدود و لیمفاویہ (لمفیٹائیٹس)، وغیرہ میں سے کوئی نہ کوئی بیماری ہو جاتی ہے۔ کبھی علاوہ ازیں قوت ذائقہ اور قوت شامہ زائیل ہو جاتی ہیں۔ بعض مریضوں کو مایوخیلیا یا دیوانگی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور بعض کو فاج یا استرخا ہو جاتا

(۴) قسم معدی و معوی رگیٹروائٹس اینٹلٹائپ Gastro-intestinal T.

اس قسم کا یہ مرض نسبتاً کم واقع ہوتا ہے۔ اس میں بخار کے ساتھ مریض کا جی متلاتا ہے اور قیئیں آتی ہیں یا پیٹ میں درد ہوتا ہے اور دست و تے آتے ہیں کبھی تلی بڑھ جاتی ہے اور کبھی یرقان ہو جاتا ہے۔ بھوک کم یا زائل ہو جاتی ہے۔ اور مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ بخار اس قسم میں نسبتاً خفیف ہوتا ہے +

تشخیص مرض۔ جب مرض انفلوئنزا و باء پھیلا ہوا ہو تو اس کی تشخیص چنداں مشکل نہیں ہوتی لیکن تاہم بعض امراض سے اس کا تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ (۱) شدید زکام و نزلہ میں بھی اگرچہ ایسی تکالیف ہوتی ہیں لیکن انفلوئنزا و فتنہ بہت سے اشخاص کو ہو جاتا ہے اور اس میں مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے +

(۲) خسرہ۔ اگرچہ خسرہ میں بھی بخار کے ساتھ زکام ہوتا ہے وغیرہ لیکن خسرہ زیادہ تر چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ اور اس میں تین روز بعد خشاش کے دانوں کی مانند سرخ سرخ دانے پیشانی و چہرہ اور سارے جسم پر نکل آتے ہیں +

(۳) چیچک۔ چیچک کے ابتدائی بخار میں بھی درد مکر کی شکایت ہوتی ہے۔ لیکن بخار کے تین روز بعد چیچک کے دانوں کا نکل آنا اور قرب و جوار میں چیچک کے مریضوں کا پایا جانا اس اشتیاء کو دور کر دیتا ہے +

(۴) ڈنگو بخار (ڈنگو فیور)، جو کہ گرم ممالک میں و باء پھیلا کرتا ہے۔ اس کی

ابتدائی علامات بھی انفلوئنزا کے ساتھ بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ لیکن اس میں تیسرے روز مائع پائوں اور دیگر حصص جسم پر سرخ سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں +
 نوٹ - مذکورہ بالا علامات فارقہ و مخصوصہ سے بھی اگر پوری تشخیص نہ ہو۔
 تو مریض کے ناک کی ریزش یا بلغم یا خون کا مرض خورد بینی امتحان کرنے سے
 اس میں خارشیم انفلوئنزا پائے جاتے ہیں اور پھر تشخیص میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا +
 انجام مرض - انفلوئنزا قسم حتی سے تو زیادہ اموات نہیں ہوتیں۔ صرف ۲
 فیصدی مریض مرتے ہیں لیکن دیگر اقسام بالخصوص تنفسی انفلوئنزا سے جس میں
 کہ عموماً نیمو نیا ہوتا ہے۔ زیادہ مریض تلف ہوتے ہیں۔ بچے اور بوڑھے زیادہ
 تلف ہوتے ہیں۔ بہر صورت اگر غوار ضات شدید ہوں تو انجام اچھا نہیں ہوتا +

حفظ ما تقدم

اس سنہری اصول کو کہ ”حفظ صحت علاج سے بہتر ہے“ ہر شخص کو نظر
 رکھنا چاہئے اور مرض سے محفوظ رہنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اگرچہ یہ
 مسلمہ ہے کہ عام صحت اچھی ہو تو انسان اکثر امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ لیکن یہ
 مرض قوی اور کمزور سب پر حملہ آور ہوتا ہے بلکہ قوی نوجوان اشخاص اس میں زیادہ مبتلا
 ہوتے ہیں لیکن پھر بھی مندرجہ ذیل ہدایات پر ضرور عمل کرنا چاہئے :-

چونکہ تاحال اس مرض کا اصل سبب یا خاص جراثیم معلوم نہیں ہوئے اس لئے کوئی
 خاص حفظ ما تقدم بھی معین و مخصوص نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن بعض ڈاکٹر مرکب و یکسین
 (بکسی انس انفلوئنزی - سٹریپٹوکوکائی - نیوکوکائی) کا محافظ ٹیکہ لگانا مفید بتاتے
 ہیں۔ اور اکثر لگاتے بھی ہیں +

(۱) - حفظان صحت کے اصول کی پابندی کریں۔ صاف دکھلی ہوا میں رہیں
 اور سیر و تفریح کرتے رہیں۔ غذا لطیف و زود ہضم کھائیں اور سردی سے
 محفوظ رہیں +

(۲) - امیروں کو چاہئے کہ وہ ایسی حالت میں غریبوں کا خیال رکھیں۔ ان کی
 غذا اور لباس کا مناسب انتظام ہونا چاہئے تاکہ وہ مرض سے محفوظ رہیں +

(۳) جہان شک ہو سکے کھلی و صاف ہوا میں رہنا چاہئے۔ کثیف اور متعفن ہوا میں نہ رہنا چاہئے۔ سوتے وقت کمرے کی کھڑکیوں اور روشندانوں کو کھلا رکھنا چاہئے۔ مگر خود گرم ہو کر سونا چاہئے اور ہوا زردگی سے بچنا چاہئے۔

(۴) مرض سے زیادہ خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ حوصلہ رکھنا چاہئے اور دل کو مضبوط کرنا چاہئے۔ ڈرنے سے طبیعت کمزور ہو کر بیماری کے ہو جانے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔

(۵) قبض نہ رہنے دیں۔ دہی۔ نستی۔ گھٹائی۔ برف۔ سرد پانی۔ لیمونید وغیرہ نہ پیئیں اور برف کی قلفیاں نہ کھائیں۔

(۶) تماشوں، مجلسوں اور میلوں میں نہ جائیں اور بھرے کمروں اور بھری گاڑیوں میں نہ بیٹھیں۔

(۷) اس وباء کے دنوں میں مدرسوں اور کالجوں کو دو چار ہفتوں کے لئے بند کر دینا چاہئے۔ نیز کارخانوں کو بھی بند کرنا چاہئے اور اگر بند نہ کر سکیں تو ان میں صفائی اور ہوا کا پورا پورا انتظام ہونا چاہئے۔

(۸) بوڑھے اشخاص کو چونکہ زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں مرض سے محفوظ رہنے کے لئے ہر طرح سے زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔

(۹) مکانوں کو صاف ستھرا رکھنے کے علاوہ ان کی ہوا کو زیادہ صاف رکھنے کے لئے ان میں عود۔ عنبر۔ اگر۔ اگر تٹی۔ لوبان۔ گوگل۔ کندر۔ صندل۔ اسپند یا دھوپ میں سے کوئی ایک جلا کر دھونی دینی چاہئے۔

(۱۰) بشرطیکہ طبیعت میں زیادہ گرمی نہ ہو غذا میں گرم مصالحہ بالخصوص دہی اور ولایتی زیرہ ڈال کر کھانا یا ادک یا سوٹھ یا مٹھے سوٹھ کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ آٹے میں ذرا سی اجوائن ملا کر روٹی پکانا یا تنوری روٹیوں پر اجوائن چھڑک کر پکا کر کھانا نہایت مفید ہے۔

(۱۱) کافور کی ڈلی کو کپڑے میں باندھ کر دروازے پر لٹکانا نیز رومال میں باندھ کر یا جیب میں رکھنا اور کبھی کبھی سونگھنے رہنا مفید ہوتا ہے۔

(۱۲) یوگا پیٹس آئل روغن یوگا پیٹس کو رومال میں لگا کر سونگھنا نہایت

مفید ہے +

(۱۳) دایضنی کو منہ میں رکھ کر چباتے رہنا اور اس کا رس چوستے رہنا بھی نافع ہے +

(۱۴) ایک چھٹانک اجوائن کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیکر حیب وہ سیر بھر رہ جائے تو اس میں سے نصف چھٹانک ہر روز صبح پینا اکثر حملہ مرض کو روکتا ہے +
(۱۵) دایضنی و اجوائن ہر ایک ایک ماشہ کو پاؤ بھر پانی میں جوشا کر ہر روز بطور قہوہ پینا بھی مفید ہے۔ یہ اکثر مانع مرض ہوتا ہے +

(۱۶) آئیمونی ٹیڈٹنکیم آف کونین بمقدار ایک ڈرام قدر سے پانی میں ملا کر ہر روز پینا یا کونین بمقدار دو گرین ہر روز صبح یا بعد از غذا کھالینا اکثر مفید ہوتا ہے +
(۱۷) برگ یو کے لیٹس (سفید) گلوہ اجوائن۔ چر اٹھ۔ بنفشہ ہر ایک ایک یا دو ماشہ کا جوشاندہ یا ضیساندہ پینا بھی مفید ہوتا ہے +

(۱۸) پرینگے نیٹ آف پوٹاس کے ہلکے سولیوشن (۲ گرین فی بوتل) پانی سے ناک و منہ کو صاف رکھنا نافع ہوتا ہے +

(۱۹) کونین سلف ایک گرین فی چھٹانک پانی میں ملا کر اس سے غرغہ کرنا بھی نافع ہے +

(۲۰) لیٹرین ایک حصہ۔ ۳ حصہ پانی میں ملا کر یا ہلکے عرق تھاٹھول (۱۲ رتی تھائی مول یعنی جو ہر جنگلی پودیتہ یا اجوائن) کو ایک بوتل پانی میں حل کر کے ناک کو دھو کر اور علق کو غرغہ کر کے صاف رکھنا مفید ہوتا ہے +

(۲۱) مریض انفلوئنزا کو ایک علیحدہ صاف اور ہوا دار کمرہ میں رکھنا چاہئے۔ سوائے بیمار دار کے دیگر تندرست اشخاص کو خواہ مخواہ مریض کے پاس نہیں جانا چاہئے +

(۲۲) بیمار دار کو چاہئے کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھے اور اپنے دل کو مضبوط رکھے اور مرض سے خوف زدہ نہ ہو۔ کیونکہ دل کو مضبوط رکھنے سے جسم کی قوت مدافعت مرض بڑھ جاتی ہے اور انسان حملہ مرض سے اکثر محفوظ رہتا ہے +

(۲۳) مریض کے کمرہ میں کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے اور نہ مریض کا جھوٹا کھانا

کھانا یا اس کا جھوٹا پانی یا حقہ پینا چاہئے اور اس کے مستعملہ لباس کو بالخصوص اسکے رومال یا تولیہ کو تو ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

(۲۴) مریض کے ناک و منہ کی رطوبت یعنی تھوک و بلغم وغیرہ کو معمولی رومال یا کاغذ پر لیکر اور جمع کر کے اُسے جلا دینا چاہئے۔

(۲۵) مریض کے تندرست ہو جانے پر اس کے کپڑوں اور ظروف مستعملہ کو نیز اُس کے کمرے کو خوب پاک و صاف کرنا چاہئے۔

(۲۶) ہر ایک مریض کو شروع حملہ مرض سے لیکر دس روز بعد تک کسی مجمع میں نہ جانا چاہئے۔ تاکہ دوسروں کو اس سے مرض کی چھوت نہ لگ جائے اور شدید حالتوں میں تو شروع مرض سے تین ہفتہ بعد تک کام کلج سے علیحدہ رہنا چاہئے۔

ڈاکٹری علاج شافی

یہ مرض خواہ کیسا ہی خفیف ہو۔ اس میں مریض کو بالکل آرام سے بستر میں لٹائے رکھنا ضروری ہے۔ صرف اتنی احتیاط سے ہی اکثر خطرناک عوارض پیدا نہیں ہوتے اور اگر مرض شدید ہو تو بخار رفع ہو جانے کے بعد بھی تین چار روز تک مریض کو بستر میں آرام سے پڑے رہنے کی تاکید کریں۔ کیونکہ یہ مرض بار بار عود کرتا ہے۔ اور اس کے دوسرے حملے پہلے حملے کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ اور اگر مریض بوڑھا ہو یعنی اس کی عمر ۵۰ برس کی یا اس سے زیادہ ہو تو پھر اس ہدایت پر بالضرور عمل کرنا چاہئے۔ اور شروع سے ہی مریض کی طاقت کا خیال رکھنا چاہئے۔ یعنی ایسا علاج کرنا چاہئے کہ مریض کمزور نہ ہونے پائے۔ اس مرض میں مبردات یعنی سرد اغذیہ و ادویہ مفید نہیں ہوتیں۔ اس لئے اُن سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور چونکہ تھکا اس مرض کا کوئی خاص سبب (جراثیم) معلوم نہیں ہوئے۔ اس لئے تاہنوز اس مرض کا کوئی خاص حفظ ماتقدم یا کوئی خاص علاج شافی بھی معلوم نہیں۔ پس اس مرض میں ابھی تک صرف علامات مرض کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے یعنی علامات مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ طبعی طور پر یہ مرض پسینہ آکر یا اسہال ہو کر رفع ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے علاج میں ہمیں بھی اصولاً اسی بات کو ملحوظ و مد نظر رکھنا

چاہئے۔ اس مرض کے علاج میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مریض کو ایک فراخ اور ہوادار کمرے میں رکھیں جس کی حرارت ۶۰ یا ۶۵ فٹ تک ہو یعنی وہ مناسب طور پر گرم بھی ہو۔ اس میں سے فالتو اسباب نکال دیں اور پردے وغیرہ اتار دیں۔ اور اس کی کھڑکیوں اور روشندانوں کو دن رات کھلا رکھیں تاکہ اس میں تازگی ہو اور آمد و رفت ہوتی رہے۔ اگر کمرہ مناسب طور پر گرم نہ ہو تو مضائقہ نہیں لیکن وہ ہوادار ضرور ہو۔ کیونکہ اگر مریض کو تازگی ہو اسے محروم رکھا جائے تو اس کو نیمونیا وغیرہ ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اگر نیمونیا ہو گیا ہو تو اسے دیر سے آرام ہوتا ہے پس اس مرض کے تمام مریضوں کے علاج میں تازگی ہوا کا انتظام رکھنا نہایت ہی ضروری ہے +

شروع مرض میں کیلومل ۱۶ گریں اور سوڈا بائیکارب ۲ گریں ملا کر ایسی ایک خوراک دو گھنٹے گھنٹے بعد پانچ چھ بار دیں اور پھر ۴ ڈرام میگ نے شیا سلفاس یا ڈبھر نیم گرم پانی میں ملا کر دیں یا ۳ سے ۵ گریں کیلومل اور ۱۰ گریں سوڈا بائیکارب ملا کر رات کو سوتے وقت مریض کو دیں اور اگلی صبح کو ۴ ڈرام میگ نے شیا یا ڈبھر نیم گرم پانی میں ملا کر دیں۔ یا مریض اپنی قبض رفع کرنے کے لئے جو ملین دوا کھایا کرتا ہو وہی دوا دگنی مقدار میں اس کو کھلاوین تاکہ دو چار دست آکر اس کا پیٹ صاف ہو جائے۔ پھر شدید مرضی اور عوارضات کا علاج حسب ذیل کریں اور علامات علامات کا علاج حسب معمول کریں۔ چنانچہ

(۱) انفلوئنزا (قسم حمی) یعنی شدید بخار والے انفلوئنزا میں مریض کو شدید بخار کے علاوہ درد سر اور درد جسم کی بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ پس رفع بخار وغیرہ کے لئے کمرہ مریض میں آمد و رفت ہوا کا زیادہ انتظام کریں نیم گرم یا سرد پانی سے دن میں دو تین بار مریض کے سارے جسم پر اسفنج کریں۔ اور بطور دوا (۱) ایمونیٹڈ ٹنکچر آف کوئین بمقدار ایک ایک ڈرام ایک دو گھونٹ نیم گرم پانی میں ملا کر ہر چوتھے یا چھٹے گھنٹے دیں جب تک کہ بخار میں تخفیف ہو جائے یا وہ رفع ہو جائے یہ دوا اکثر مفید ہوتی ہے۔ یا (۲) عمدہ روغن دارچینی ڈائل آف سیلون سٹمن بارک (دشل دشل پونڈ) کی مقدار میں ایک چھٹانک نیم گرم پانی میں ملا کر ہر دو دو یا تین تین گھنٹے بعد دیں جب تک

کہ بخار رفع ہو جائے۔ یا (۳) سیلی سین بمقدار ۲۰ گرین ہر چوتھے گھنٹے تین چار خوراک تک دیں۔ یا (۴) ایسپائرنین اور ٹو ورس پاؤڈر ہر ایک پانچ پانچ گرین ملا کر چھ چھ گھنٹے بعد دو تین بار دیں۔ اور اگر سر و جسم میں نہایت شدت کا درد ہو تو گرم پانی سے یا شوربہ کرائیں یعنی مریض کے پاؤں پٹلیوں تک گرم پانی میں پانچ سے دس منٹ تک ڈبوئے رکھیں اور پھر انہیں خشک کر کے گرم چادریا کبیل وغیرہ میں لپیٹ دیں اور ان دونوں نسخوں میں سے کسی ایک کی ہر تین تین گھنٹے بعد تین چار خوراکیں دیں یا نسخہ (52) یا (53) کی تین چار خوراکیں دیں۔

(50) نسخہ جو کہ انفلوئنزا کے شدید درجہ میں مفید
ایسی ٹینی ٹائیڈ ۵ گرین
کیفین ۱/۲ گرین
سوڈیم بائیکاربونیٹ ۳ گرین
ایک کچھٹ میں ڈال کر تین تین گھنٹے بعد تین چار بار دیں +

(51) جو کہ انفلوئنزا کے شدید درجہ میں مفید
فینے ڈون ۴ گرین
ٹنکچر جلیسی ٹم ۵ منم
کلوروفارم وارٹر ۱/۲ اونس
ایسی ایک ایک خوراک تین تین گھنٹے بعد تین چار بار دیں +

اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو سادہ معرقات مثلاً نسخہ (54) کا استعمال کریں۔ اور اگر درد جسم یا درد سر کی کچھ شکایت باقی ہو تو نسخہ (55) دیں۔ اور اگر دو تین دن کے مریض کو دیکھنے کا اتفاق ہو اور سہل دینے کا موقع نہ ہو تو پھر نسخہ (56) دیں۔ اس سے قبض بھی رفع ہو جائیگی اور بخار وغیرہ میں بھی تخفیف ہو جائیگی۔ اگر مرض معمولی ہو تو عموماً پانچویں روز آرام ہو جاتا ہے +

غذا۔ نیم گرم یا گرم دودھ تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار دیتے رہیں۔ لیکن غذا دینے کے لئے مریض کو بار بار اٹھانا نہیں چاہئے۔ بلکہ لیٹے لیٹے ہی اس کو دودھ دینا چاہئے +

فائدہ۔ اگر مریض کو آرام سے بستر میں ٹائے رکھیں۔ اس کے کمرے میں تازگی ہو اکی آندورفت کا بخوبی انتظام رکھیں۔ اس کے جسم پر صبح و شام نیم گرم پانی کا اسفنج کر دیا کریں۔ قبض نہ رہنے دیں۔ اور بطور غذا صرف نیم گرم دودھ پلاتے رہیں۔ تو اکثر مریض صرف انہیں احتیاط و تدابیر سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ ایسی دافع بخار و معرقات ادویہ جن سے صنعت قلب کا اندیشہ ہو زیادہ استعمال نہ کریں۔ بلکہ صنعت قلب کی حالت میں محرکات

کا استعمال ضروری اور مفید ہوتا ہے۔ جسے دیکھو آگے دیگر اقسام کے علاج میں +
 (۲) انفلوئنزا (قسم تنفسی) میں جس میں کہ پھیپھڑے مبتلائے مرض ہو کر کھانسی
 اور نیمونیا وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پس کھانسی کی رعایت سے علاج کریں۔
 اور مریض کو سرد پانی یا لیمونید وغیرہ بالکل نہ پینے دیں۔ معمولی کھانسی ہو تو نسخہ
 (۵۷) دیں۔ اگر شدید خراش دار کھانسی ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ اگر نیمونیا
 ہو جائے تو نسخہ (۵۸) یا (۵۹) دیں۔ رفع درد سینہ کے لئے (۱) سینہ پر السی اور رائی
 کی گرم پلٹس لگائیں۔ یا (۲) اینٹی فلو جیشن (Antiphlogistin) لگائیں جو بہت
 مفید ہوتی ہے یا (۳) ہنی منٹ آف ٹرپن ٹائن کی مالش کریں۔ (۴) خشک گلاس یا
 (۵) رائی کا پلستر لگائیں یا (۶) جو شانہ پوست سے ٹکوا کر دیں (۷) یو کے پلٹس اور
 مینٹھول سپیلز مریض منہ میں رکھا کر چوستا رہے۔ اور پھیپھڑے کی خراش یا ادیت سے
 بار بار خشک کھانسی آتی ہو تو ایسی صورتیں (۱) سرپ کوڈینی ۱۰ ڈرام یا (۲) سرپ کلوڈ
 ۱۰ ڈرام یا (۳) گلائیکورین ۱۰ ڈرام ایک دو گھونٹ گرم پانی میں ملا کر یا (۴) ایمونیا بروڈا
 ۱۰ اگرین اور ایکسٹریکٹ گلیسر ہائوزی لیکوڈ ۲۰ منم دو گھونٹ گرم پانی میں ملا کر چار چار
 یا چھ گھنٹے بعد دو چار بار دیں۔ شدید کھانسی یا نیمونیا کی حالت میں مریض کے کمر میں
 کھولتے ہوئے پانی کی دیگی رکھیں اور اس میں دو ڈرام ٹیکچر نیروٹن کمپونڈ ڈال دیں اسکی
 بھاپ بذریعہ ہوا مریض کے تنفس کے لئے اور اس کی ناک کی درم کے لئے مفید ہوتی
 ہے۔ یا ٹیکچر نیروٹن کمپونڈ چار حصہ اور ٹیکچر پو کے پلٹس ایک حصہ ملا کر بذریعہ انہیلر
 شگھائیں یا چند قطرے رو مال پر ڈال کر بھی شگھائیں۔ اور نیمونیا میں بطور دوا نسخہ
 (60) دیں۔ رفع شدت بخار کے لئے نیم گرم پانی کا اسفنج کر دیا کریں +

غذا۔ تھوڑا تھوڑا گرم دودھ بار بار پلاتے رہیں۔ لیکن دودھ پلانے کے لئے
 مریض کو اٹھائیں نہیں بلکہ لیٹے ہی فیڈنگ گیٹ یا سپون یعنی چم سے پلا دیا کریں
 (۳) انفلوئنزا (قسم خبیث) جس میں خبیث بخار۔ سخت درد سر اور ہریان
 ہوتا ہے اور شدت ضعف اسے حرکت قلب کے بند ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے
 وغیرہ۔ اس قسم کے انفلوئنزا میں (۱) رفع شدت بخار کے لئے سرد پانی سے
 اسفنج کریں۔ اگرچہ بعض ڈاکٹر اس قسم میں سرد غسل دینا یا ترچادر میں بیٹنا بھی بتاتے

ہیں۔ لیکن چونکہ اس میں حرکت قلب کے بند ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے سرد غسل دینا مناسب نہیں۔ (۲) رفع ہدیان کے لئے مریض کے سر پر آب سرد میں دھال کر رکھیں۔ (۳) رفع بخوابی کے لئے کلورل اماٹیڈ ۵ اگرین ایک اونس کلوروفارم واٹر میں حل کر کے دیں یا ایمونیا بروماٹیڈ ۲۰ اگرین اور ٹنگرولیرین ۲۰ منیم ایک اونس پانی میں ملا کر دیں۔ یا سخت بخوابی میں سپرالڈی ماٹیڈ ایک سے دو ڈرام۔ اس میں ٹنگرولیرین یا شانی نصف ڈرام اور قدرے پانی ملا کر دیں (۴) رفع ضعف قلب کے لئے یعنی جب حرکت قلب بند ہونے کا اندیشہ ہو۔ جس کی علامات یہ ہوتی ہیں کہ تنگی تنفس ہوتی ہے۔ مریض ٹھنڈا سانس بھرتا ہے۔ چہرہ بالخصوص لبوں کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔ نبض باریک کمزور اور آٹک آٹک کر چلتی ہے وغیرہ۔ ایسی صورت میں محرکات مثلاً برانڈی یا وسکی یا شیمپین بمقدار چار ڈرام قدرے سوڈا واٹر یا دودھ ملا کر دیں یا نسخہ نمبر (61) دیں یا سگریٹیں یا چوٹھڑیں کی جلدی پکپکاری کریں یا سگریٹیں کمپریٹ یعنی کافور کو ۱۵ پونڈ آبل یعنی روغن زیتون میں حل کر کے اس کی عضلی پکپکاری کریں۔ یا سٹیٹل سیلائن سولبوشن (مطہر محلول نمک) کی دریدی پکپکاری کریں۔ اور اگر ضرورت ہو تو آٹھ یا پانچ گھنٹے کے بعد دوبارہ پکپکاری کریں۔ اس قسم کے انفلوئنزا میں نسخہ (61) دینا بھی مفید ہے + اگر قبض ہو تو اس کو بذریعہ دوا یا سوپ واٹر انیما یعنی حقنہ کے ضرور دور کریں + غذا۔ تھوڑا تھوڑا نیم گرم دودھ یا دھئی تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد مریض کو لیٹے ہوئے ہی دیتے رہیں +

(۴) انفلوئنزا (قسم معدی و معوی) میں جس میں مجددہ و آنتیں مبتلائے مرض ہوتی ہیں۔ یعنی قیئیں و دست آتے ہیں وغیرہ۔ اگر قیئیں زیادہ آتی ہوں تو مریض کی غذا بہت کم کر دیں۔ بلکہ ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے تک اسے کسی قسم کی غذا نہ دیں صرف گھونٹ گھونٹ گرم پانی دیں جو مریض چسکی سے پیتا رہے۔ اور ایک بوند ٹنگرولیرین ایک ڈرام پانی میں ملا کر اسی ایک ایک خوراک گھنٹے گھنٹے بعد چھ سات بار دیں یا فم معدہ پر رانی کا پلستر لگائیں۔ ناف کی حالت میں ایک ایک پائمنٹ نارمل سیلائن سولبوشن (سیال نمکین) کا دن میں دو تین بار انیما یعنی حقنہ کریں۔ اس پانی کو مریض اندر رہنے دے۔ خارج نہ کرے۔ جب بار بار قیئیں آتی

ہوں تو اس دوا کے دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ نسخہ (۱) کو نین سلف ۲ گریں۔
ایسٹرک ۴ گریں، صاف پانی ایک اونس (۲) ایمونیا کارب ۲ گریں۔ پوٹاسی بائیکاڈ
۲ گریں۔ سپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم۔ صاف پانی ایک اونس۔ نمبر (۱) و نمبر (۲) کی دوا
کو باہم ملا کر خوش کھانے کی حالت میں دیں۔ اور ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر چار
چار یا چھ چھٹے بعد دیں +

اگر مجددہ باعث اذیت ہو اور زبان میلی ہو تو سوڈا بائیکاڈ اور سوڈا سلفو
کارب ہر ایک۔ اگرین۔ اور گلسرین آف کارب بالک ایسٹ۔ ۱۰ منم۔ چار اونس نیگرم
پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک چھ گھنٹے بعد غذا کے ہمراہ دیں +
اگر دست کم آتے ہوں تو انہیں فوراً بند نہ کریں۔ لیکن اگر دست زیادہ آتے
ہوں تو نسخہ نمبر ۱۶۲ دیں +

غذا۔ وہ ہے یعنی بھاڑے ہوئے دودھ کا پانی یا پیپ ٹوناٹزڈ ملک یعنی
دودھ دیں +

اگر یہ انفلوٹنزا کے مذکورہ بالا اقسام کے علاج میں تقریباً تمام علامات و
عوارضات کا علاج آگیا ہے۔ لیکن اگر ان کے علاوہ دیگر علامات و عوارضات
ہوں تو ان کا حسب معمول علاج کریں +

تقاہت۔ مرض کے بعد کی تقاہت میں یعنی بخار وغیرہ رفع ہو جانے کے
بعد جب صرف کمزوری باقی رہ جائے تو مریض کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ زیادہ
شدید مریضوں میں چونکہ بخار کے بعد ضعف قلب وغیرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔
اس لئے مریض کو بالکل آرام سے ٹائے رکھیں۔ لطیف و مقوی غذا دیں۔ اور
بطور دوا (۱) فیلوزرپ یا (۲) ایسٹر سرب یا (۳) نروگر بمقدار نصف سے ایک چمچ چاہے
ایک دو گھونٹ پانی میں ملا کر صبح و شام بعد از غذا دیں یا نسخہ نمبر (۶۳) دیں +

بعض اوقات مرض رفع ہو جانے کے بعد جسم کے کسی نحد و مقام پر سخت عصبی درد
ہوا کرتا ہے جس کو اگر معمولی علاج سے فائدہ نہ ہو تو وہاں پر بلٹرنگا نامفید ہوتا ہے
علاج شیری۔ بعض ڈاکٹر شدید قسم کے انفلوٹنزا کے شروع میں اینٹی سٹریپٹو
کاکس شیرم کی ۱۰۰ C.G. کی وریدی حقکاری کرنا اور خفیف قسم کے انفلوٹنزا میں

بارہ بارہ گھنٹے کے وقفہ سے 25 cc کی جلدی بچکاری کرنا مفید بتاتے ہیں +
غذا جیسا کہ بیان کیا گیا تمام شدید مریضوں میں صرف گرم سیال غذا مثلاً
گرم دودھ وغیرہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں دودھ گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ اور اگر
معدہ ہضم کر سکے تو دیگر لطیف زود ہضم غذایہ بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر معدہ و
آنتیں مبتلائے مرض ہوں تو دودھ کو پیپ ٹوٹا کر کے یا فی اوٹس دودھ میں ۲ گرین
سوڈیم سٹریٹ ملا کر یا دودھ کی بجائے دے دیں۔ اور جب مرض میں تخفیف ہو جائے تو
دودھ کے علاوہ شوربایا اُس میں ڈبل روٹی بھگو کر یا شوربا چاول یا مونگ کی
دال کی کھچری وغیرہ یا دلیہ وغیرہ دے سکتے ہیں۔ چائے کے ساتھ ہلکے بسکٹ یا
سینکا ہوا ٹوسٹ بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن دہی۔ کستی۔ ترشی سرد پانی اور سرد
اغذیہ سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ اور مریض کو سردی سے بھی محفوظ رکھنا چاہئے اور
اگر ممکن ہو تو کسی اچھے مقام پر تبدیل آب و ہوا کرانیں +

(53) نسخہ جو انفلوئنزا میں معمول و مفید ہے

کوہن سیلی سیلیٹ	۱۸
آئس پیپٹری لائڈ	۱۲
پلوکیمیفور	۲
پلوکیمپی سائی	۱
پلو ایکشریکٹ بیلادونا	۱

سب کو باہم ملا کر اوپس کر چھ کیپ شول بنائیں
اور ایک ایک کیپ شول ہر چوتھے گھنٹے دیں +

(55)

نسخہ جب بخار کیساتھ شدید درد و سردی و جسم تو ہضم
لاگوار ایمونیا ایسی ٹیسٹس ڈرام ۱۴
ایمونیا سیلی سلاس ۱۰
سوڈیائی برومائیڈ ۱۰
سیرپس آرنی شیاٹی ڈرام ۱
ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اوٹس ۱
ایسی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار گھنٹے بعد

(52) نسخہ جو انفلوئنزا میں مفید و معمول ہے

سوڈیم سیلی سیلیٹ	۱۰
فینے زون	۲
ٹنگر نکس و اہیکا	۵
لیکواڈ ایکسٹریکٹ لیکورس	۲۰
ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اوٹس ۱	

ایسی ایک ایک خوراک دو ہر چار چار یا
چھ چھ گھنٹے بعد دیں +

(54)

نسخہ جو شدید بخار والے انفلوئنزا میں مفید ہے
لاگوار ایمونیا ایسی ٹیسٹس ڈرام ۱
سیرپس آرنی شیاٹی ۲۰
پوٹاسیائی ایسی ٹاس ۱۰
سیرپس آرنی شیاٹی ڈرام ۱
ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اوٹس ۱
ایسی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار گھنٹے بعد

(56) جب بخار کیساتھ درد سر و قبض ہو تو مفید
 لاکوار ایمونیا ایسی ٹیٹس ڈرام ۱۲
 سپرٹس تھیرس ہائٹروسائی منم ۲۰
 میگ نے شیاٹی سلفاس ڈرام ۱
 سوڈائی سیلی سلاس گرین ۵
 سیروپس آرٹن شیاٹی ڈرام ۱
 ایکوا (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار گھنٹے بعد

(58)

(57) جو انفلوئنزا قسم تنفسی میں مفید ہے۔
 لاکوار ایمونیا ٹیٹس ڈرام ۱۲
 سپرٹس تھیرس ہائٹروسائی منم ۲۰
 وائٹائی اپی کے کوائٹی منم ۵
 سرپ ٹولو ڈرام ۱۲
 ایکوا کیمفوری (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار
 گھنٹے بعد دیں +

(59)

سنخہ جب انفلوئنزا قسم تنفسی میں نیموینیا یا شدید کھانسی تو مفید ہے
 لاکوار ایمونیا ٹیٹس ڈرام ۱۲
 سپرٹس ایمونیا آئرو سیکس منم ۲۰
 وائٹائی اپی کے کوائٹی منم ۵
 ایمونیا ٹیٹس واس گرین ۵
 سرپ ٹولو ڈرام ۱۲
 ایکوا (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار گھنٹے بعد دیں

(60)

(61) انفلوئنزا (قسم ضیث یا داغی) میں مفید ہے۔
 لاکوار ایمونیا ٹیٹس ڈرام ۱۲
 سپرٹس ایمونیا آئرو سیکس منم ۲۰
 ایمونیا سیلی سلاس گرین ۱۰
 سوڈائی بروائیڈ گرین ۱۰
 سرپ آرٹن شیاٹی ڈرام ۱
 ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں

انفلوئنزا میں جب ضعف قلب ہو تو مفید ہے
 ٹنکچر ڈیجی ٹیلز منم ۵
 لاکوار ٹرکینی ہائیڈرو کلوزر منم ۳
 کیفین ہائیڈرو بروائیڈ گرین ۱
 سرپ سٹی ڈرام ۱۲
 ایکوا (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک دو دن میں تین بار دیں

62) نسخہ: برفانفلونزا قسم معدی معوی میں ہنگامہ	63) نسخہ: جو مرض کے بعد کی نقاہت میں ہنگامہ
ٹنکچر اویم ۵ منم	کونین سلف ۲ گرین
ٹنکچر کلوروفارم ۱۰ منم	ایسڈ ٹائیڈر و بروک ڈل ۱۰ منم
ایسڈ سلف آئرومیٹک ۱۰ منم	ٹنکچر نکسوامیکی ۵ منم
سرپ ٹولو ۱ ڈرام	سپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم
ایکوا اینی سائی (ایڈ) ۱ اونس	ایکوا (ایڈ) ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دو دن میں تین بار دیں +	ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار تیس منٹ قبل از غذا دیں +

علاج طبی۔ قبل ازیں کہ ہم طبی علاج لکھیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وباء یا وبائی بخار کی ماہیت و اسباب کے متعلق جو یونانی اطباء کا خیال ہے وہ بھی تحریر کر دیں +
وباء۔ وباء کے لغوی معنی ہیں مرض منتشر یا عام بیماری یا مرگامرگی اور اصطلاح اطباء میں وباء متعفن و فساد ہوا کو کہتے ہیں کیونکہ جب ہوا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر ہو کر فاسد و متعفن ہو جاتی ہے تو وہ مختلف امراض و بایئہ کی پیدائش کا باعث ہوتی ہے اور چونکہ

قیام جسم خاکی ہے نفس پر ہوا پر ہے بنا اپنے مکاں کی پس جہاں ہوا خراب ہوئی تو پھر زندگی برباد ہوئی اور چونکہ سبب عام ہے اس لئے یہ مرض بھی عام ہوتا ہے۔ یعنی ہوا کے فاسد ہو جانے سے وباء دور و دراز کے مقامات تک پھیل جاتی ہے +

فاسد و متعفن ہوا جب بذریعہ تنفس و مسامات پھیپھڑوں و شرائین اور قلب میں پہنچتی ہے تو روح کو فاسد کر دیتی ہے (دیکھو بیان خون و روح) اور جو رطوبات کہ دل کے اندر اور اس کے حوالی میں ہوتی ہیں وہ تمام متعفن ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ دل سے جگر و دماغ میں جا کر ان کی ارواح و رطوبات کو بھی فاسد و متعفن کر دیتی ہے۔ پس حرارت عفونی تمام اعضاء بدن میں سرایت کر جاتی ہے جس سبب سے بخار چڑھ جاتا ہے جو کہ لازم ہوتا ہے اور اگر اس کا جلد علاج نہ کیا جائے تو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اور اگر اس میں سمیت زیادہ ہو تو علاج کی بھی مہلت نہیں دیتا +

اسباب و بلاء و بلاء کے اسباب ارضی و سماوی دو قسم کے ہوتے ہیں چنانچہ اسباب سماوی یہ ہیں کہ بعض سیاروں کے باہمی اوضاع میں اختلاف واقع ہونے سے اور بعض زمینوں پر ان کی شعاعوں کی تاثیر ہونے اور ہوا کے متغیر ہونے سے ابھر رہا یہ پیدا ہو کر جو ف زمین میں بند ہو جاتے ہیں اور بھر وہ زمین میں سے نکل کر ہوا میں مل جاتے ہیں اور اسکو فاسد کر دیتے ہیں اور اس حقیقت کو سوائے حکیم مطلق عالم السر و الخفیات اور کوئی نہیں جانتا **فائدہ**۔ بعض جدید علماء طبیعیات و فلکیات فساد ہوا کا سبب سماوی یہ بتاتے ہیں کہ بعض سیاروں میں ایک خراب ایجنٹری سیال نکل کر کرہ ہوا میں مل جاتا ہے اور اسے کثیف و فاسد کر دیتا ہے *

فساد ہوا کے اسباب ارضی یہ ہیں کسی ملک میں جدال و قتال عظیم یعنی جنگ عظیم کا واقع ہونا جیسا کہ گذشتہ ساتھ سال میں جنگ فرنگہ ہوا رہا کیونکہ ایسے جنگ میں بہت سے مرنے و دفن نہیں کئے جاتے اور وہ مگر ہوا کو متعفن کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی کبھی ٹھہرے اور بند پانی یا نيزاروں اور دلدلوں کی شراند سے بھی ہوا فاسد ہو جاتی ہے وغیرہ۔ اور جب کبھی اسباب ارضی و سماوی دونوں جمع ہو جاتے ہیں تب شدید و بلاء پیدا ہوتی ہے پس موجودہ زمانہ کی و بلاء انفلوئنزا ایک ایسی و بلاء ہے جس کی حقیقت و ماہیت اور اسباب کے متعلق متقدمین و متاخرین حکماء و اطباء دونوں کے اقوال صحیح معلوم ہوتے ہیں *

(۲) اس و بلاء انفلوئنزا یا نزلہ و بایئہ میں اگر شروع سے ہی مناسب علاج نہ کیا جائے تو اکثر پیچھے پڑوں یا سینہ پر انصباب مواد یعنی مواد کرنے کے باعث ذات الریہ (نیومونیا) اور ذات الجنب (پلیوریسی) یا شدید کھالسنی وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ اور معدہ و آنتوں پر انصباب مواد ہونے سے تھوے و اسہال کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور کبھی شدید دردی صورتوں میں دماغ و نخاع پر مادہ موزیہ کے حملہ آور ہونے سے عصبی علامات مثلاً بے چینی و بخوابی۔ شدید درد سر و ہڈیاں وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں نیز سوتہ تنفس و ضعف قلب وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر مرض شدید ضعف و نقاہت۔ تنگی تنفس اور غشی وغیرہ کی حالت میں جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے *

اس میں شک نہیں کہ اصطلاح اطباء میں صرف نزلہ و نذام ہی اقم الامراض ہے لیکن یہ نزلہ و بایئہ تو فی الحقیقت اس اصطلاح کا خصوصیت سے مستحق ہے *

علاج طبی۔ تمام ہدایات ونداسر مذکورہ علاج ڈاکٹری کو بغور ملحوظ اور مد نظر رکھیں اور بلا انتظار بھج تیلیس کے لئے (۱) اطر فیل ملین ایک تولہ یا (۲) خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ یا (۳) شربت دینار ۴ تولہ ہمراہ عرق بادیان و عرق مکوہر ایک ۵ تولہ استعمال کریں۔ یا کوئی خفیف مسهل دیں۔ بعدہ حسب ضرورت نزول و زکام کی تدابیر عمل میں لائیں اور رفع قبض کا خیال رکھیں۔ غذا الطیف اور زود ہضم دیں۔ دوران مرض میں مریض کو سرد پانی پینے اور سرد اسوا لگنے سے بچائیں۔ اور بجائے پانی کے عرق مکوہر یا عرق گاؤ زبان یا آب آہن یا آب یا تھوڑا تھوڑا نیم گرم پانی پلائیں۔ مرض میں افاقہ ہونے پر عام تقویت و تحریک وغیرہ کے لئے دن میں دو تین بار اعلیٰ قسم کی چاء بطور قہوہ یا دودھ کے ہمراہ نمکین یا شیریں کر کے پلاتے رہیں۔

(۱) نزولہ و یا ٹیہ (قسم حتمی) میں یعنی جس میں بخار شدید ہوتا ہے۔ اور سر و جسم میں درد شدید ہوتا ہے اس میں (۱) دار چینی ۵ ماشہ یا (۲) اجوائن ۵ ماشہ کو عرق گاؤ زبان ۱۰ تولہ میں جوش دیکر یا دونوں کو پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر اور مل چھان کر اس میں سے بطور قہوہ دودھ گھونٹ گرم دودھ گھونٹے بعد پلاتے رہیں۔ یا یہ نسخہ دیں۔ (۱) نسخہ گل بنفشہ ۴ ماشہ بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۱۱ دانہ۔ سب ادویہ کو عرق مکوہر ۹ تولہ و عرق گاؤ زبان ۹ تولہ میں یا صرف پاؤ بھر پانی میں ایک جوش دے کر اور مل چھان کر اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں۔ اگر بخار تیز ہو اور مزید تسکین حرارت مطلوب ہو تو اسی نسخہ میں گل نیلوفر، ماشہ اور خاکسی ۵ ماشہ (پوٹلی باندھ کر) اضافہ کریں یا یہ نسخہ دیں۔ (۲) نسخہ گل بنفشہ گل نیلوفر ہر ایک ۵ ماشہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ ان کو پاؤ بھر پانی میں یا عرق گاؤ زبان و عرق مکوہر ایک ۸ تولہ میں ایک جوش دیکر اور صاف کر کے۔ شیرہ مغز تخم کدو بے شیریں و شیرہ تخم کاہوہر ایک ۳ ماشہ اضافہ کر کے شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر دیں۔ دو تین روز کے بعد بغرض تیلیس و تنقیہ یہ نسخہ دیں۔ (۳) نسخہ گل بنفشہ۔ تخم خطمی ہر ایک ۶ ماشہ۔ گاؤ زبان۔ اصل السوس مقشر ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ۔ ان سب ادویہ کو عرق مکوہر و عرق گاؤ زبان ہر ایک ۹ تولہ میں یا صرف پانی پاؤ سوا پاؤ میں جوش دیکر اور اس میں شیر خشک و ترنجبین اور مغز فلوس۔ خیار شیر ہر ایک ۲ تولہ۔ شیرہ مغز بادام ۵

بدستور شامل کر کے دیں۔ اور بعد تنقیہ دو تین روز تک یہ تیرید دیں (۱۷) نسخہ تیرید۔
 لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ۵ ماشہ۔ عرق شاہترہ
 ۲ تولہ میں نکال کر اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور فاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔
 (۱۸) نزلہ و یا ٹیسہ (قسم تنفسی) جس میں بخار و نزلہ حار کے ساتھ کھانسی اور
 نیمونیا وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پس اگر بخار کے ساتھ نزلہ و کھانسی کی شکایت
 ہو تو یہ نسخہ دیں۔ (۱۹) داینبی۔ اصل السوس مقشر۔ زوفا خشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ کو عرق
 گاؤ زبان ۱۶ تولہ میں جوش دیکر بطور قہوہ دود و گھونٹ گرم دود و گھنٹے بعد دیتے
 رہیں یا یہ نسخہ دیں۔ (۲۰) نسخہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ گاؤ زبان۔ اصل السوس مقشر۔ خبازی
 ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ۔ سب ادویہ کو عرق گاؤ زبان و عرق
 مکوہر ایک ۹ تولہ میں جوش دیکر اور مل چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ یا شربت اعجاز ۲ تولہ
 ملا کر صبح و شام پلائیں۔ اگر بخار تیز ہو اور پسینہ کے ذریعہ اس کا کم کرنا مقصود ہو تو اسی
 جوشاندہ پہ فاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اور اگر رفع قبض مقصود ہو تو اسی نسخہ
 میں بجائے بہدانہ کے گل بنفشہ ۶ ماشہ اور بجائے شربت بنفشہ کے خمیرہ بنفشہ
 ۴ تولہ ملا کر اور پھر مل چھان کر دیں۔ اور اگر بلغم غلیظ ہو تو پھر یہ نسخہ دیں۔ (۲۱) نسخہ
 گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ گاؤ زبان۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان
 ۹ دانہ۔ سب ادویہ کو عرق گاؤ زبان و عرق مکوہر ایک ۹ تولہ میں جوش دیکر اور مل چھان کر
 شربت بنفشہ ۲ تولہ یا شربت اعجاز ۲ تولہ ملا کر اور اگر بخار تیز ہو تو فاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں
 اگر ذات الریہ وغیرہ کی رعایت مطلوب ہو تو اسی نسخہ میں مکو خشک ۷ ماشہ اضافہ
 کریں۔ جب عوارضات میں تخفیف ہو جائے اور نفخ مواد مقصود ہو تو اسی نسخہ میں
 بجائے سپستان کے اصل السوس مقشر۔ بادیان۔ مکو خشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ بوہنہ
 ۷ دانہ اضافہ کریں اور تین چار روز یہ جوشاندہ دیکر پھر بغرض مسهل اس میں شیر خشت
 و ترنجبین اور مغز فلوس خیار شبنم ہر ایک ۲ تولہ اور شیرہ مغز بادام ۵ عدد بدستور
 شامل کر کے دیں۔ اور بعد تنقیہ دو تین روز تک تیرید مذکورہ بالا دیں۔

فائدہ۔ اگر صلق میں انصباب نزلہ سے خراش ہو کر بار بار کھانسی آتی ہو تو شربت
 خنکاش یا خمیرہ خنکاش کھوڑا کھوڑا چٹائیں اور اگر سینہ میں بلغم رک جانے کے باعث

کھانسی زیادہ ہو تو اخراج بلغم کے لئے لعوق سپستان ۲ تولہ عرق گاؤ زبان ۲ تولہ میں جوش دیکر بدون صاف کئے پلائیں۔ اگر ذات الریہ یا ذات الجنب کی علامات پیدا ہو جائیں تو اصل مرض کی دیگر تداویر کو مد نظر رکھتے ہوئے رفع درد سینہ کے لئے خارجی طور پر قیروطی آرڈر سینہ میں ایلوا اور زعفران ہر ایک ایک ماشہ ہر ایک پیس کر اور ملا کر سینہ اور سیلیوں پر نیم گرم مالش کر کے سینک دیں۔ اور پوست خستخاش و مکو ہر ایک ایک تولہ کو سیب بھری پانی میں جوش دیکر اس گرم جوشاندہ میں فلا لین کے ٹکڑے بھگو بھگو اور نچوڑ نچوڑ کر صبح و شام تقریباً آدھا آدھا گھنٹہ تک ٹکڑے کر لیں۔ یا روغن تارپین و روغن کنجد کی سینہ پر مالش کریں۔ جب بخار وغیرہ رفع ہو جائے تو تقویت قلب و دماغ کے لئے خمیرہ گاؤ زبان عنبری جوہر والا ماشہ یا دواء المسک معتدل جوہر والی ماشہ ہمراہ عرق گاؤ زبان ۲ تولہ دیں۔

(۳) نزلہ و یا ریہہ (قسم غبیت یا دماغی) جس میں درد شدید و ہندیان وغیرہ دماغی علامات ہوتی ہیں۔ اس میں یہ نسخہ دیں۔ (۱) دایچینی۔ بادرنجبویہ۔ اسطوخودوس۔ گاؤ زبان ہر ایک ۵ ماشہ کو سوا پاؤ عرق گاؤ زبان میں جوش دیکر اور مل چھان کر۔ اس میں سے دو دو گھونٹ گرم بطور قہوہ دو دو گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ یا یہ نسخہ دیں۔ (۲) نسخہ گاؤ زبان گل گاؤ زبان۔ اصل السوس مقشر۔ بادرنجبویہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ ابریشم مقرض ۳ ماشہ۔ عذاب ۵ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ۔ سب ادویہ کو سوا پاؤ پانی میں جوش دیکر اور مل چھان کر اور اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دو صبح و شام دیں۔

چھٹے یا آٹھویں روز اسی نسخہ میں صبح کے وقت سناہ کی ایک تولہ اضافہ کریں ترنجبین و شیر خشک و مغز فلوس خیار شبنم ہر ایک ۴ تولہ اور روغن بادام ۶ ماشہ بدستور اضافہ کر کے مسهل دیں۔ اور پیاس کے وقت عرق گاؤ زبان اور عرق مکنو نیم گرم پلائیں اور بعد فراغت مسهل تیسرے پہر کو آب مونگ یعنی مونگ کو پانی میں آبال کر ان کا پانی یا بخود آب یعنی چنے کا رس دیں۔ اور شام کو شورباٹے چوزہ مرغ یا بکری کی گردن کے گوشت کا شوربا اور اس میں ڈیل روٹی یا چپاتی بھگو کر دیں۔ اور بعد مسهل یہ تہرید دیں۔ (۳) نسخہ تہرید۔ خمیرہ گاؤ زبان عنبری جوہر والا ماشہ کھلا کر اوپر سے گاؤ زبان۔ بادرنجبویہ۔ اصل السوس مقشر ہر ایک ۵ ماشہ۔ ان کو عرق گاؤ زبان ۲ تولہ

میں جوش دیکر اور چھان کر اور اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر سینہ میں بلغم غلیظ ہو یا مریض ضعیف ہو تو پھر مذکورہ بالا نسخہ کی بجائے یہ نسخہ دیں۔ یہ نسخہ بلغمی مزاج والوں کے لئے اور بوڑھوں کے لئے خاص کر مفید ہے +

(۴) نسخہ گل بنفشہ گاؤزبان۔ اصل السوس۔ ژوفا۔ پرسیاوشاں ہر ایک ۵ ماشہ انجیر زرد ۳ عدد۔ سب ادویہ کو سوا پاؤ پانی میں جوش دیکر اور مل چھان کر اس میں خالص شہد ۲ تولہ یا شربت اعجاز ۲ تولہ ملا کر اور اس پر خاکشی ۵ ماشہ چھڑک کر ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام پلائیں۔ آٹھویں روز صبح کے وقت اسی نسخہ میں سناہ کلی ۹ ماشہ اور شیر خشک و مغز فلوس خیارشنبہ ہر ایک چار تولہ اور روغن بادام ۶ ماشہ حسب دستور اضافہ کر کے شہل دیں۔ اور بعد شہل یہ تیرید دیں:-

(۵) نسخہ تیرید۔ رب السوس۔ جوزبوا۔ ہر ایک ایک ماشہ دونوں کو پیس کر شربت اعجاز ایک تولہ یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جو اہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے گل گاؤزبان۔ بادرنجبویہ۔ اسطوخودوس۔ اصل السوس مقشہ ہر ایک ۵ ماشہ کو عرق گاؤزبان ۳ تولہ میں جوش دیکر اور مل چھان کر اور اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں۔ اگر ہڈیاں ہو تو گرم پانی سے پاشویہ کریں۔ اور روغن گل ۲ تولہ۔ مسکہ ۲ تولہ و گلاب ۵ تولہ کو باہم ملا کر اور اس میں پارچہ تر کر کے چند یا پر رکھیں۔ اگر قبض ہو تو سکو فوراً حقنہ ملینہ یا نسخہ ملین سے رفع کریں +

نقاہت مرض کے بعد کی کمزوری میں خمیرہ گاؤزبان عنبری جو اہر والا ۵ ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ چند روز تک دیتے رہیں۔ اور کھانسی کی تخفیف کے لئے جو دیر میں زایل ہو کر رہتی ہے (۱) لعوق سپستان یا (۲) لعوق معتدل یا (۳) لعوق خیارشنبہ یا لعوق کتان دن رات میں پانچ سات مرتبہ ایک ایک دو دو انگلی یا ۳ سے ۶ ماشہ چٹاتے رہیں +

(۶) نزلہ و بابتیہ (قسم معدی و معوی) جس میں تھوہ و دست آتے ہیں وغیرہ۔ اس میں رفع تھوہ کے لئے (۱) دارچینی۔ اجوائن۔ جوزبوا ہر ایک ۵ ماشہ ان کو عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں جوش دیکر اور چھان کر ایک ایک کھونٹ نیم گرم گھنٹے گھنٹے بعد دیتے ہیں یا (۲) طباشیر۔ زہر مرہ۔ نابیل دریائی ہر ایک ایک ماشہ کو عرق گاؤزبان

میں گھس کر گھنٹے گھنٹے بعد گھونٹ گھونٹ دیتے رہیں۔ رفع اسہال کے لئے دال، طباشیر
وزہرہ ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر اور خمیرہ خشتخاش ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں یا دس
انوشداروٹے قابض، ماشہ پادس، حب کا فوری یا دم، قرص طباشیر قابض، ماشہ ہر ایک
حب الاس، تولہ و عرق انجبار و عرق گاؤزبان ہر ایک ۵ تولہ دیں +

جب نئے و دست رفع ہو جائیں تو بخار و نزلہ کی رعایت سے علاج کریں +
غذا غزالطیف اور زعفران و مضمیں مثلاً آتش حوسادہ یا اس میں شور یا ملا کر ساگودانہ دلیہ
گندم مونگ کی دال کا پانی۔ مونگ کی دال چپاتی رگروں کے گوشت کا شور یا چپاتی وغیرہ
اور پانی کی جگہ عرق گاؤزبان و عرق گاؤزبان و عرق کو یا آب آہن تاب دیں سرد پانی سے پرہیز کریں
نوٹ۔ چونکہ اس مرض میں ایک با و مبتلا ہونے سے دوبارہ مبتلا مرض ہو سکتی
استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے آرام ہوئے پر زمانہ و با تا تک مذکورہ بالا
ہدایات پر عمل کرتے رہنا نہایت ضروری ہے +

چیچک

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
چیچک	جُذری	Small-pox. سماں یا کس
سیتلا	آبلہ	Variola. ویریولا

تعریف۔ یہ ایک قسم کا شدید نوعی نہایت متعدی بخار ہے جس کا نہ ہر دس بارہ
روز تک جسم میں پوشیدہ رہتا ہے۔ اور پھر گہرے دانے نکلتے ہیں۔ جو پہلے سخت
ہوتے ہیں۔ پھر ان میں رطوبت بھر جاتی ہے۔ اور پھر وہ رطوبت پیپ میں بدل جاتی
ہے۔ یہ بخار پہلے دو تین روز تک شدید ہوتا ہے۔ پھر اس میں تخفیف ہو جاتی ہے لیکن
جب دانوں میں پیپ پڑنے لگتی ہے تو یہ پھر شدید ہو جاتا ہے +

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث بھی ایک خاص قسم کا جراثیمی کرم ہے
جس کو سائٹو ریکٹیز ویریولا *Sytorietes Variola* یعنی چیچک کا کرم
کہتے ہیں یہی کرم اس مرض کو بآپھیلائے کا سبب ہوتا ہے۔ اس مرض کی سمیت یا
چھوت پھنسیوں کی رطوبت اور گھرنڈ میں نیز مریض کے ترش اور اخراجات میں ہوتی ہے

جو مریض کے پاس جانے یا اس کے جسم یا لباس یا اسباب وغیرہ کو چھونے سے یا بذریعہ ہوا سند دست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ شروع مرض سے یعنی جبکہ مریض کو صرف بخار ہوتا ہے اور ابھی دانے نہیں نکلے ہوتے۔ اس وقت سے لیکر دانوں کے کھڑا ترنے تک (خصوصاً جبکہ دانوں میں پیپ ٹنگٹی ہو)۔ مریض سے اس کی چھوت دوسروں کو لگ جاتی ہے بلکہ جو مریض مر جاتے ہیں ان کے نعشوں سے بھی اس مرض کی چھوت یا سمیت علیحدہ ہو کر دوسروں کو لگ جاتی ہے۔

اگرچہ یہ مرض ہر عمر ہر جنس ہر قوم اور ہر موسم میں ہو سکتا ہے۔ لیکن گوروں کی نسبت کالوں کو جانوں کی نسبت بچوں کو۔ سرد ممالک کی نسبت گرم ممالک میں اور امیروں کی نسبت غریبوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ موسم سرما اور بہار میں یہ عموماً دیاؤ پھیلا کرتا ہے۔ جنین کو شکم مادر میں بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ مرض عمر بھر میں ایک بار ہی ہوتا ہے لیکن کبھی خفیف طور پر دوبارہ بھی ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر اس مرض میں وہی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن کے ٹیکانہیں لگا ہوتا یا جن کو خراب ٹیکہ لگا ہوتا ہے۔

علامات مرض۔ مدت حضانت کے علاوہ اس مرض کی علامات تین درجوں میں تقسیم ہیں۔ مدت حضانت۔ یعنی مرض کے پوشیدہ طور پر جسم میں نشوونما پانے کی مدت۔ ۱۰ دن سے ۱۲ دن تک لیکن عموماً ۱۲ دن تک ہوتی ہے یعنی اس مرض کی چھوت لگنے کے عموماً ۱۲ دن بعد علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں۔ اس عرصہ میں سوائے سستی و کاہلی کے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس مرض کی علامات مندرجہ ذیل تین درجات میں تقسیم ہیں۔ درجہ اول۔ حملہ مرض یکایک لرزے سے بخلا چڑھ جاتا ہے دجھوں میں اکثر تشنج ہوتا ہے یعنی ماتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، سر اوپر خصوصاً کمر میں سخت درد ہوتا ہے غم معدہ پر بھی درد ہوتا ہے اور ابکاٹیاں آتی ہیں۔ حرارت بخار بہت جلد ۱۰۲ سے ۱۰۴ درجہ تک بڑھ جاتی ہے اور دوسرے روز بخار اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔ چہرہ تپتا ہوتا ہے۔ کپٹیوں کی شرامیں تر پتی ہیں۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔ زبان پر فردسیل، جم جاتی ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ بے چینی ہوتی ہے اور رات کو اکثر ہڈیاں ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں شروع ہی سے بے چینی۔ ہڈیاں غنودگی اور بے ہوشی کی شکایت ہوتی ہے۔ بعض کو زکام اور درد گلو کی شکایت ہوتی ہے۔ اس بخار کو ابتدائی بخار

دیر پٹری فیور) کہتے ہیں۔ یہ بخار تیسرے روز خفیف ہو جاتا یا اتر جاتا ہے +

نقاط مندرہ دیر وڈروئل ریشزرد (Prodromel Rashes) یعنی ابتدائی دانے اس قسم کے دانے یا نقاط کبھی چھپک کے اصلی دانوں سے ایک دو روز پہلے نکلا کرتے ہیں۔ اور یہ ہمیشہ نہیں نکلا کرتے۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ورم جلدی داری تھی مے لٹس، اور دوسرے جزیان خونی (دہیورا ایک) ورم جلدی کے سبب جو دانے نکلتے ہیں وہ ہلکے سرخ رنگ کے یا دھندلے ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور دھڑ پر نکلتے ہیں یا باہر اور ٹانگوں کی بیرونی سطوح اور استخوانی ابھاردوں تک محدود ہوتے ہیں۔ یہ دانے خسرہ یا رگبتی کی مانند ہوتے ہیں۔ جزیان خونی (دہیورا ایک) قسم کے دانے خاکر پیٹ کے نچلے حصے پر نکلتے ہیں یعنی ناف سے لیکر چٹوں تک اور کبھی رانوں تک۔ اور کبھی یہ بغلوں میں اور گردن کے پیچھے کی طرف بھی نکل آتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے خونی نقاط یا دھتے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ مڑ جھاتے ہیں تو کچھ وقت کے لئے وہاں پر بھورے سے داغ رہ جاتے ہیں۔ یہ ابتدائی نقاط یا دانے بالعموم دوسرے دن نکلا کرتے ہیں اور تقریباً دو روز رہتے ہیں۔ غالباً یہ چھپک کے اصلی دانوں کے ساتھ ہی نکلتے شروع ہوتے ہیں لیکن یہ ان کے پورے طور پر نکل چکنے سے پہلے ہی غائب ہو جاتے ہیں +

ورم جلدی کے جو ابتدائی دانے نکلتے ہیں وہ غائب ہو جاتے ہیں اور اصل مرض کی ایک عمدہ شخصی علامت ہوتے ہیں۔ لیکن جزیان خونی قسم کے ابتدائی دانے غائب نہیں ہوتے اور اکثر خونی چھپک کی علامت مندرہ ہوتے ہیں +

درجہ دوم۔ چھپک نکلنا یعنی چھپک کے دانے نکلنا۔ شروع مرض سے ۴۸ گھنٹے بعد یا تیسرے روز جب بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے یا وہ اتر جاتا ہے تو دانے نکلتے ہیں۔ چنانچہ پہلے پیشانی۔ چہرہ اور پشت دست پر اور پھر ایک دو دن میں ہاتھ پاؤں اور سارے جسم پر دانے نکل آتے ہیں جو کبھی چند ایک اور کبھی بہت زیادہ ہوتے ہیں خصوصاً چہرہ پر بکثرت نکلتے ہیں اور کبھی متفرق اور کبھی باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں +

دانوں کی کیفیت۔ شروع میں جلد پر سرخ سرخ چمکدار کسی قدر سطح جلد سے اونچے نقاط نمودار ہوتے ہیں جو دوسرے تیسرے روز محدود چٹے ابھار بن جاتے ہیں اور چھوٹے سے رانی یا باریک چھروں کی مانند سخت محسوس ہوتے ہیں تیسرے

چوتھے روز دانوں میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ پانچویں روز ہر ایک دانے کے گرد ایک سرخ حلقہ دھڑک پیدا ہو جاتا ہے اور دانے کی نوک اندر کی طرف واپس جاتی ہے اور اس کی شفاف رطوبت گڈلی ہونے لگتی ہے یعنی ساتویں آٹھویں روز اس میں پیپ ٹیڑھنے لگتی ہے اور جس قدر پیپ پٹتی جاتی ہے اس قدر دانہ کا درمیان پیپ دباؤ کم ہو کر دانہ نوکدار ہو جاتا ہے۔ آٹھویں دن تک تمام دانوں کی شفاف رطوبت پیپ میں بدل جاتی ہے اور ان کی نوکیں اوپر کو ابھرتی ہیں اور نوک پر سیاہ نقطہ معلوم ہوتا ہے اس دن پھر شدت کا بخار ہو جاتا ہے جس کو ثانوی بخار (سیکنڈری فیویر) کہتے ہیں۔ بخار کی حرارت ۱۰۲ یا ۱۰۵ درجہ تک یا زیادہ ہوتی ہے۔ مریض کو دم لینے اور نکلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سوج جاتی ہیں اور اکثر زبان بھی ہو جاتا ہے۔ دسویں گیارھویں دن دانے مڑھانے لگتے ہیں +

درجہ سوم۔ دانوں کا مڑھانا جس کو اردو میں ڈھالا کہتے ہیں۔ دسویں گیارھویں دن دانے مڑھانے لگتے ہیں۔ اور چودھویں دن تک ان پر پھورے یا سیاہی مائل پھورے رنگ کے گھرنڈ بن جاتے ہیں۔ انیسویں دن یہ گھرنڈ اترنے لگتے ہیں اور عموماً ایک یا دو ماہ تک یہ گھرنڈ اترتے رہتے ہیں۔ گھرنڈ اتر جانے کے بعد جلد پر سرخ پھورے رنگ کے داغ رہ جاتے ہیں اور اگر شدت مرض کے سبب جلد گل جائے تو اچھا ہونے کے بعد بجائے داغوں کے جلد میں گڑھے پڑ جاتے ہیں +

دانوں کی کمی بیشی کے لحاظ سے مذکورہ بالا علامات میں بھی شدت یا خفت ہوتی ہے چنانچہ جب دانے بکثرت نکلیں اور آپس میں ملے ہوئے ہوں تو مریض کا سر۔ چہرہ اور پیوٹے سوج جاتے ہیں۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ سوجن کے مقام پر تناؤ اور تڑپ معلوم ہوتی ہے۔ دانوں کے درمیان جلد میں سرخی اور درد ہوتا ہے۔ کھجلی اس شدت سے ہوتی ہے کہ مریض بے چین ہو جاتا ہے اور کھجائے کھجائے دانوں کو نوچ کر زخم ڈال لیتا ہے جس کی وجہ سے آرام ہونے کے بعد مریض بد صورت ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مریض سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے جو ایک بار سونگھنے سے ہمیشہ یاد رہتی ہے اکثر لعاب دار کھجلی مبتلائے مرض ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب نمہ اور حلق کے اندر ورم ہو تا ہے یا دلے نکل آتے ہیں تو نمہ سے رال نکلتی ہے۔ گلا درد کرتا ہے۔ کھانے

پینے میں تکلیف ہوتی ہے نگلا نہیں جاتا۔ جب ناک کے اندر سوزش ہوتی ہے تو ناک سے رطوبت بہتی اور ناک بند ہو جاتی ہے۔ جب آنکھ کے پردہ کھینکٹا یا مواد ملتھما میں ورم ہوتا ہے تو آنکھ سے مواد خارج ہوتا ہے۔ روشنی کی برداشت نہیں ہوتی کبھی کبھی ڈھیلے کے اوپر والے پردہ ملتھم پر دالے نکل آتے ہیں جس سے فرنیہ زخمی ہو ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ وہ گل جاتا ہے تو آنکھ بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی آلات ہضم میں فتور پڑنے سے دست آنے لگتے ہیں اور کبھی آلات بول کے مبتلائے مرض ہونے سے پیشاب کرنے میں ٹپس پڑتی ہے یا کبھی خونی پیشاب آنے لگتا ہے۔

اقسام مرض: دانوں کے وصل و فصل کے لحاظ سے اور علامات کی شدت و خفت کے اعتبار سے چھپک پانچ قسم کی ہوتی ہے :-

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
(۱) چھیدی چھپک	جُذْرِی مُتَفَصِّلَہ	Discrete. Small Pox.

یہ معمولی قسم کی چھپک ہے اس میں دانے متفرق یعنی علیحدہ علیحدہ نکلتے ہیں باہم ملے ہوئے نہیں ہوتے۔ مذکورہ بالا علامات دسمبر ۱۹۷۷ء اسی قسم کی چھپک کی ہیں۔

(۲) گھنی چھپک	جُذْرِی مُتَّصِلَہ	Confluent Small Pox
---------------	--------------------	---------------------

اس قسم کی چھپک میں دانے بہت قریب قریب اور ملے ہوئے ہوتے ہیں اور علامات شدید تر ہوتی ہیں۔ چنانچہ چہرہ سخت متورم ہوتا ہے۔ پپوئے سوج کر آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ ہڈیاں ہو جاتا ہے۔ گیارہویں دن یا تو مریض انتقال کر جاتا ہے یا بخار اور دیگر علامات

کو تخفیف ہو کر صحت ہونے لگتی ہے۔ اور چودھویں روز بخار وغیرہ رفع ہو جاتا ہے۔

(۳) خونی چھپک	جُذْرِی دُمُوّیَہ	Haemorrhagic Small Pox
---------------	-------------------	------------------------

اس قسم کی چھپک نہایت شدید ہوتی ہے۔ اس میں مریض شروع ہی سے کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ بے چینی۔ ہڈیاں غنودگی اور بیہوشی ہوتی ہے چہرہ بھج جاتا اور

بسانس جلد جلہو آتا ہے۔ دانے بے انتظامی سے دیر میں ظاہر ہوتے ہیں اور بعض اوقات نکل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ دانوں میں بجائے پیپ کے خون ہوتا ہے اور ان کی رنگت

سیاہی مائل ہوتی ہے جس سبب سے اس کو کالی چھپک بھی کہتے ہیں۔ اس میں مختلف اعضائے اندرونی مثلاً مثانہ اور گردہ وغیرہ سے جریان خون ہو جاتا ہے۔

(۴) خبیث چھچک } میگل ٹیٹ سمال پکس } Malignet Small Pox

اس قسم کی چھچک میں دانے بے قاعدہ یعنی ٹیڑھے بیگنے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں بھی بچائے پیپ کے خون ہوتا ہے۔ اس میں جلد کے نیچے بعض مقامات پر جڑیان خون ہو جاتا ہے اور دیگر علامات ردیہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ موت اس میں تیسرے عموماً پانچویں اور کبھی ساتویں روز واقع ہوتی ہے +

(۵) خفیف چھچک } ماڈیفائیڈ سمال پکس } Modified Small Pox

اس قسم کی چھچک میں تیسرے دن جسم پر چند ایک دانے نکل کر دو تین دن بعد خشک ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی چھچک ایسے اشخاص کو نکلا کرتی ہے جنہیں پہلے چھچک نکل چکی ہو یا جنہیں ٹیکا درست نہ لگا ہو اور شاذ و نادر ایسے اشخاص کو بھی جن کو درست ٹیکا لگا ہوا ہو یہ مرض ہو جاتا ہے +

عوارض و نتائج۔ اس مرض میں بطور عوارض و نتائج کے مندرجہ ذیل امراض

ہو جاتا کرتے ہیں :- (۱) چہرہ اور سر کا سرخ بادہ۔ (۲) سوزش چشم۔ آنکھوں میں عموماً سفیدی پڑ کر بینائی کم یا زایل ہو جاتی ہے اور کبھی قرنبہ گل کر آنکھیں بٹھج جاتی ہیں (۳) کانوں میں مژمن سوزش ہو جاتی ہے اور کبھی کان کی ہڈیاں گل کر سماعت باطل ہو جاتی ہے یعنی مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ (۴) کبھی ناک کا بانسہ ٹھرتا ہے اور ناک بٹھج جاتی ہے (۵) ورم حنجرہ۔ (۶) کھانسی (۷) ذات الجنب اور (۸) ہیومنیا تو عموماً ہو جاتا کرتے ہیں۔ مگر کبھی (۹) زبان (۱۰) معدہ اور آنتوں میں بھی ورم ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں (۱۱) گردوں میں ورم یا پھوڑا ہو جاتا ہے۔ (۱۲) پیشاب میں ابلتومن آنے لگتا ہے (۱۳) مثانہ میں بھی سوزش ہو جاتی ہے۔ (۱۴) پیشاب کبھی قطرہ قطرہ آتا ہے۔ اور (۱۵) کبھی رک جاتا ہے۔ مردوں میں (۱۶) ورم خضہ کی شکایت ہوتی ہے اور کبھی (۱۷) فوطہ گل ٹھرتا ہے عورتوں میں (۱۸) ورم خضہ الرجم ہوتا ہے۔ اور کبھی (۱۹) بہائے اندام نہانی متفرج ہو جاتے ہیں۔ (۲۰) حل گر جاتا ہے۔ (۲۱) جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں۔ کبھی (۲۲) شب چراغ دکار نکل، نکل آتے ہیں۔ (۲۳) تعفن خون یا عفونتی بخار ہو جاتا ہے علاوہ انہیں (۲۴) مایخولیا اور (۲۵) دیوانگی وغیرہ امراض بھی ہو جاتے ہیں +

انجام مرض۔ چھیدی چھچک اور خفیف چھچک میں تو عموماً آرام ہو جاتا ہے

لیکن گھنی چیچک میں عموماً ۵ فیصدی مریض مر جاتے ہیں اور خونی چیچک اور خبیث چیچک میں تو کوئی قسمت سے ہی بچتا ہے۔ موت اس مرض میں آنکھوں سے تیرھویں اور عموماً گیارھویں دن شدت بخار یا عفونت خون یا سیلان خون یا کمزوری وغیرہ کے سبب واقع ہوا کرتا ہے +

پانچ برس سے کم عمر کے بچے اور ۳۰ برس سے زیادہ عمر کے جوان اشخاص جن کو ٹیکانہ لگا ہوا ہو اس مرض میں مبتلا ہو کر ۵ فیصدی مر جاتے ہیں اگر پانچ برس سے ۳۰ برس کی عمر کے مریض دس یا پندرہ فیصدی ہلاک ہوتے ہیں۔ خراب ٹیکالگے ہوئے مریض ۱۵ فیصدی مرتے ہیں لیکن درست ٹیکالگے ہوئے اشخاص اول تو مبتلائے مرض ہی نہیں ہوتے اور اگر ہو بھی جائیں تو صرف ۲ سے ۷ فیصدی مرتے ہیں۔ ایک سال اور ایک سال سے کم عمر کے بچے اس مرض میں مبتلا ہو کر عموماً مر جاتے ہیں +

تشخیص مرض۔ اس مرض کو (۱) خسرہ (۲) سرخ بخار (۳) عفونتی بخار (۴) گٹھنے کا بخار اور (۵) آتشکی داغوں وغیرہ سے تشخیص کیا کرتے ہیں پس علامات کا باہم مقابلہ کرتے ہوئے تشخیص مرض میں آسانی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ (۱) خسرہ میں فکام شدید ہوتا ہے۔ (۲) سرخ بخار میں گلزار زیادہ درد کرتا ہے۔ (۳) عفونتی بخار میں جسم میں کوئی نہ کوئی مرکز عفونت ہوتا ہے اور (۴) آتشکی پھتیسوں یا داغوں کی زکمت مثل تانبے کے ہوتی ہے۔ مریض کے چڈے اور گردن کے غدود جاذبہ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور اس میں چیچک کی ابتدائی علامات موجود نہیں ہوتیں +

حفظ مالتقدم۔ مرض چیچک سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے بہتر تدبیر چیچک کا ٹیکالگوانا ہے چنانچہ جن ممالک میں ٹیکالگایا جاتا ہے وہاں یہ مرض خطرناک اور مہلک و بائیسہ صورت میں ظاہر نہیں ہوتا اور چونکہ اس مرض کی مدت حضانت درمض کے جسم میں پوشیدہ رہنے کی مدت ۱۰ سے ۱۴ دن تک ہے اس لئے اگر اس مرض کی چھوت لگنے کے بعد بھی ٹیکالگوا لیا جائے تو بھی وہ بہت مفید ہوتا ہے لیکن جس قدر جلد لگوا یا جائے اسی قدر زیادہ مفید ہوتا ہے چنانچہ اگر مرض کی چھوت لگنے سے پہلے سے چوتھے دن تک ٹیکالگوا لیا جائے تو عموماً چیچک سے پوری محافظت ہو جاتی ہے یعنی چیچک نہیں نکلتی۔ لیکن اگر چھوت لگنے کے چوتھے سے پھوپھیں

روز تک بھی ٹیکا لگوا لیا جائے تب بھی کچھ نہ کچھ بچاؤ ہو جاتا ہے۔ یعنی خفیف قسم کی چیچک نکلتی ہے۔ مگر ضیکہ چھوت لگنے کے بعد پہلے دن سے لیکر چوتھے یا آٹھویں دن تک بھی اگر ٹیکا لگوا لیا جائے تو وہ ضرور مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ ٹیکا کرنے کے بعد اس مقام پر چھٹے روز جو آبلہ پیدا ہوتا ہے اگر اس آبلہ کے گرد سرخ حلقہ نمودار ہو جائے تو پھر اول تو چیچک نکلتی ہی نہیں اور اگر نکلے تو خفیف نکلتی ہے +

چونکہ یہ ایک سخت متعدی اور وبائی مرض ہے اور اس کا زہر ان تمام اشیائے مستعملہ وغیرہ کے ذریعے جو تھوڑی دیر بھی مریض کے کمرے میں پڑی رہی ہوں سند بہت اشخاص کو لگ جاتا ہے بلکہ مریض کے کپڑوں وغیرہ میں تو اس مرض کی چھوت لگی رہ کر ایک سال بعد بھی ننھے بچوں میں موثر ہو کر باعث ظہور مرض ہو جاسکتی ہے۔ نیز تمہارا دار اور معالج بھی اس کی زہریا چھوت کو اپنے جسم اور لباس وغیرہ کے ذریعے دیگر تندرست اشخاص تک پہنچا دینے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ پس اس مرض خفیف و ہلک کے انسداد کے لئے مندرجہ ذیل ضروری ہدایات پر عمل کرنا چاہئے +

(۱)۔ جب ایک گھر میں کسی شخص کو چیچک نکل آئے تو اس گھر کے تمام لوگوں کو نیز ان تمام اشخاص کو جو مریض سے ملے مہلے ہوں فوراً بطور حفظہ ماتقدم چیچک کا ٹیکا یا دوبارہ ٹیکا لگوا لینا چاہئے۔ گھر چھوڑ کر دوسری جگہ یا دوسرے شہر میں جانا فضول ہی نہیں بلکہ مضر بھی ہے کیونکہ ممکن ہے ان سے دیگر تندرست اشخاص کو چھوت لگ جائے جو لوگ مریض کے پاس آئے گئے ہوں اور جن پر مرض کی چھوت لگی ہونے کا شبہ ہو ان کو سولہ روز تک قرنطینہ میں رکھیں یعنی علیحدہ رکھیں۔ یا ہر روز ان کا ملاحظہ کرتے رہیں تاکہ ابتدائی علامات فوراً معلوم ہو سکیں +

(۲)۔ اگر شہر کے قریب چیچک کے لئے کوئی خاص ہسپتال موجود ہو تو مریض کو اس ہسپتال میں بھجوا دینا بہتر ہوتا ہے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو مریض کو اُس کے اپنے گھر میں سب سے اوپر کے علیحدہ کمرے میں یا کم از کم ایک علیحدہ ہوا دار کمرے میں رکھنا چاہئے +

(۳)۔ مریض کے کمرے میں کسی قسم کا غیر ضروری اسباب مثلاً فرش فرش یا اسباب آرائش وغیرہ نہ رہنے دینا چاہئے +

(۴)۔ کمرے کی ہوا کو صاف رکھنے کے لئے نیز اس لئے کہ ہوا کے ذریعے چھوت کا مادہ

اٹک کر کمرے سے باہر نہ چلا جائے۔ کمرے کے دروازہ پر تیز کاربالک لوشن یا کاسٹریل لوشن میں ایک چادر تکر کر کے لٹکا دیں یا بلاٹنگ پیپر (جاذب کاغذ) کے چند ٹکڑے روغن یوکا لپٹس میں غم کر کے یا کافور کی چند ایک ڈلیاں کمرے میں ادھر ادھر رکھ دیں تاکہ مریض سے جو ایک خاص قسم کی بدبو آتی ہے وہ محسوس نہ ہو۔
(۵) مریض کی تیمارداری کے لئے کسی ایسے شخص کو مقرر کرنا چاہئے کہ جسے چیچک نکل چکی ہو یا جس نے اب دوبارہ ٹیکہ لگوا لیا ہو۔

(۶) تیمار دار اور معالج کے سوا اور کسی شخص کو مریض کے کمرے میں جانے کی اجازت نہیں دینی چاہئے اور گھروالو جانور مثلاً کتے بلی وغیرہ کو بھی کمرے میں داخل نہ ہونے دیں۔
(۷) تیمار دار کے سوا اگر اور خدمتگاران کو بھی مریض کے کمرے میں آنے جاسکی ضرورت پڑے تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے کپڑوں کے اوپر ایک لمبا پیراہن یا عیا پہن کر جائیں کیونکہ وہ پیراہن اتار کر باسانی پاک و صاف ہو سکتا ہے نیز جب کوئی خدمتگار مریض کے پاس سے ہو کر باہر جائے تو اسے چاہئے کہ وہ کاربالک سوپ سے خوب نہا دھو کر اور پاک و صاف کپڑے بدل کر دوسرے لوگوں سے ملے جلے کیونکہ اس کے ذریعے بھی اوروں کو چھوت لگ سکتی ہے۔

(۸) معالج کو چاہئے کہ وہ مریض کے بہت قریب نہ بیٹھے اور نہ زیادہ دیر تک اس کے پاس بیٹھے۔ پس مریض کا ضروری ملاحظہ کرنے کے بعد اگر علاج کے متعلق کچھ ہدایات بتانی ہوں تو وہ دوسرے کمرے میں جا کر بتائی جائیں۔ اور اگر دیر تک مریض کا امتحان کرنا ضروری ہو تو پھر معالج کو چاہئے کہ میگن ٹماش یا موم جامہ کا اوڈر کوٹ جس کا گلا اور کف بالکل برابر ہوں ڈھیلے نہ ہوں، پہن کر مریض کے کمرے میں جائے اور کمرے سے باہر آئے پیراس اوڈر کوٹ کو اتار کر دیوار کی کھونٹی پر لٹکا دے اور دوسرے مریضوں کو دیکھنے سے پہلے اسے کاربالک صابن سے غسل کر لینا اور اپنے ہاتھوں کو تیز مہر کی لوشن سے دھو لینا اور پاک و صاف لباس بدل لینا چاہئے بغیر نہائے دھوئے اور پاک و صاف کپڑے بدلے اسے کسی دوسرے مریض کے پاس ہرگز نہ جانا چاہئے۔

(۹) مریض کے بول و براتہ، حقوک و بلغم وغیرہ میں کوئی دافع عفونت دوا مثلاً کاربالک لوشن

۵ فیصدی کی طاقت کا، یا کلورائیڈ آف لائٹم سولوشن (۱۰) میں ایک کی طاقت کا ڈلو کر اُسے آبادی سے دور کسی گہرے گڑھے میں دلوادینا چاہئے۔ گلی کوپے یا تالی میں اُسے ہرگز نہ پھینکنا یا پھنکوانا چاہئے +

(۱۰)۔ مریض کے رومال، تولیے، بستر کی چادر، کمبل اور کپڑے وغیرہ کو یا اور جو چیز مریض سے چھو گئی ہو اُس کو نہایت احتیاط سے ڈس این فیکٹ یعنی پاک و صاف کرنا چاہئے۔ جس کے لئے دیکھو صفحہ ۴۳۳ +

(۱۱)۔ مریض کو تا وقتیکہ وہ غسل صحت نہ کرے گھر والوں سے ملنے جھلنے کی بالکل اجازت نہیں دینی چاہئے پس جب دھچک کے سب کھرنڈ اچھی طرح سے جھڑ جائیں تو مریض کو ایک ایک روز کے وقفہ سے تین بار غسل دیکر اور نئے صاف کپڑے پہنا کر گھر والوں اور باہر والوں سے ملنے کی اجازت دیں۔ گویا شروع مرض سے بیکر ۴ ہفتہ تک مریض کو علیحدہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مریض کو ہر بار غسل دینے میں پہلے اس کے جسم اور بالوں کو ۴۰ میں ایک کی طاقت والے کار بالک لوشن سے سینچ کریں اور پھر کار بالک سوپ سے اُسے بخوبی غسل دیں اور پھر پاک و صاف کپڑے پہنائیں۔ اس طرح ایک ایک روز کے وقفہ سے تین غسل دیتے چاہئیں اور آخری غسل کے بعد نئے صاف کپڑے پہنانے چاہئیں +

نوٹ۔ بعض اوقات مریض کے تلووں پر کے دانوں کے کھرنڈ بہت دیر تک چھٹے رہتے ہیں پس اُن کو جلد اتارنے کے لئے مریض کے پاؤں کو صابن والے گرم پانی میں بھگو کر اور پھر کھردرے تولیے سے اُن کو رگڑنا چاہئے اس طرح سے کھرنڈ جلد اتر جائیں گے ہیں +

(۱۲)۔ مریض کے اچھا ہو جانے پر اُس کے کمرے میں سے چلے جانے پر اس کمرے کو بالخصوص ڈس این فیکٹ کرنا چاہئے۔ چنانچہ اگر مریض امیر ہو تو جو کم قیمت اسباب اس کے استعمال میں آیا ہو یا اس کے کمرے میں موجود ہو اُسے آتش سوزاں کی نذر کر دینا چاہئے یعنی بلوا دینا چاہئے اور باقی کو بطریق مذکورہ بالا ڈس این فیکٹ دپاک و صاف کر لینا چاہئے اور پھر کمرے میں گندھک کی یا فارم آیلڈی ٹائیڈ کی دھونی دے کر اس کو چھوت سے پاک کر دینا چاہئے اور پھر اس کمرے میں بلکہ سارے مکان

میں سفیدی کرا دینی چاہئے +

(۱۳) جب کسی گاؤں یا قصبہ یا شہر میں چھپک کا زور شور ہو یعنی چھپک و باء پھیلے تو وہاں کے افسر حفظان صحت کو چاہئے کہ ہوشیار اور واقف کار اشخاص کو اس غرض سے مقرر کرے کہ وہ مکانات کی صفائی کرائیں اور خاص و عام کو قواعد حفظان صحت کی پابندی کی ہدایت و تاکید کریں۔ مریضان چھپک کے لئے شہر کے باہر کسی مناسب جگہ پر عارضی ہسپتال بنوائیں۔ جب کسی مقام پر چھپک و باء پھیلی ہوئی ہو تو وہاں سے جو لوگ کسی دوسرے شہر وغیرہ میں جائیں انہیں قرنطینہ میں رکھنا چاہئے یعنی ہر ایک ایسے شخص کو جس پر یہ شبہ ہو کہ اُسے مرض چھپک کی چھوت لگی ہوئی ہے اس کو ۱۶ روز تک قرنطینہ میں رکھنا چاہئے کیونکہ چھپک کا زمانہ حضانت ۱۵ دن تک ہے۔ پس اگر اس کو چھوت لگی ہوئی ہوگی تو اس عرصہ میں اس کو ضرور چھپک نکل آئیگی اور اگر سو ٹھویں دن تک چھپک نہ نکلے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ چھوت سے پاک ہے +

نوٹ۔ جب کسی شخص کو قرنطینہ میں داخل کیا جائے تو اُس کو کاربالک صابن سے غسل دلوانا چاہئے اور اس کے بستر و لباس کو دس ان فیکٹ کرنا چاہئے۔ قرنطینہ کے لئے ہمیشہ کسی مناسب جگہ یا موقع کا انتخاب کرنا چاہئے +

(۱۵) مریض چھپک کو کسی قسم کی سواری گاڑی میں لے جانا مجرم ہے اور مریض کو لے جانے والے اشخاص مجرم قرار پاتے ہیں +

(۱۶) ان سکولوں۔ کالجوں یا کارخانوں کا اعلان کر دیں۔ جن میں کہ مریض کے گھر میں رہنے والے اشخاص جاتے رہے ہوں +

(۱۷) ہر ایک معالج رڈاکٹر۔ حکیم یا وید وغیرہ کو چاہئے کہ جب کسی گھر میں وہ مریض چھپک کو دیکھیں تو فوراً ہیلتھ آفیسر صاحب (افسر حفظان صحت) کو بذریعہ خط وغیرہ اس کو اطلاع دیدیں۔ تاکہ مرض کے و باء پھیلنے کی روک تھام کی جائے چھپک یا کسی دہائی مرض کے مریض کو چھپانا یا ائنداً افسر حفظان صحت کو اطلاع نہ دینا بھی داخل جرم ہے +

علاج عمومی۔ مرض چھپک کا بھی کوئی خاص شافی علاج نہیں۔ اس مرض میں بھی علامات کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس میں اصول علاج ایسے ہونے چاہئیں کہ جن سے چھپک کے دانے کم نکلیں اور جو نکلیں وہ بخوبی انجام پائیں۔ اور ان میں زیادہ پیپ

نہ پڑے۔ مریض کی طاقت کا خیال رکھیں اور علامات و عوارضات کا باقاعدہ مناسب علاج کریں۔ مریض کو ہوا دار کمرے میں رکھنا۔ اس کو سیال غذا دینا۔ قبض نہ ہونے دینا۔ اور صبح و شام اس کے جسم پر نیم گرم پانی کا اسفنج کرنا عام اصولی علاج ہیں۔ لیکن ہم اس مرض کے علاماتی علاج کو ذیل میں ترتیب وار بیان کرتے ہیں +

(۱) کمرہ مریض۔ مریض کو ایک علیحدہ ہوا دار اور فراخ کمرے میں رکھیں جس کی حرارت معتدل ہو۔ اور اس میں باہر کی ہوا کے سرد جھوٹکے نہ آتے ہوں +

(۲) بخار۔ ابتدائی بخار میں یعنی جب تک چھپک کے آثار معلوم نہ ہوں تو عام طویل بخار کا علاج کریں۔ چنانچہ ایسی حالت میں یہ نسخہ نمبر (64) دینا مفید ہوتا ہے یا لیکٹوفینین (Lactophenin) بمقدار ۱۰ گریں۔

کیچٹ میں ڈال کر شام کے وقت ایک دو بار دینے
شدت بخار اگر بخار شدید ہو اور مریض
کا جسم گرم و خشک ہو تو نیم گرم پانی سے اسفنج کریں
تھانوی بخار میں جب بخار شدت سے چڑھا
رہے۔ اور خون نہ ہریلا ہو جائے اور ہڈیاں
ہو تو ایسی صورت میں مریض کو گرم یا سرد وتر
چادر میں لپیٹنے کی بجائے صرف نیم گرم پانی سے
اسفنج کرنا مفید ہوتا ہے۔ یا دو تین گریں کینین
بشکل جرعہ جو شاد دن میں دو تین بار دیں۔
(۳) درد سرد۔ حملہ مرض کے وقت اگر
شدید درد سرد ہو تو سرد پانی میں رومال وغیرہ
تر کر کے مریض کے سر پر رکھیں یا ریشمی ٹوپی
میں ہرف ڈال کر وہ سر پر رکھیں +

(64) نسخہ جو چھپک کے ابتدائی بخار میں مفید ہے
لاکٹواریمونیٹا ایسی ٹیٹس ڈرام ۲
ٹاسیائی بائی کاربونیٹس گریں ۱۵
ایمونیائی کاربونیٹس گریں ۵
سروپس آرنی ٹیائی ڈرام ۱
ایکوا (ایڈ) اونس ۱
یہ ایک خوراک دوا ہے۔ اس کو جب پلانے
لگیں تو سٹرک ایسٹ ۵ گریں کو دو گھونٹ
پانی میں حل کر کے اور اس دوا میں ملا کر جب
یہ جوش کھانے لگے تو مریض کو پلا دیں +
ایسی ایک ایک خوراک دوا چار چار گھنٹے بعد
دیں۔ آٹھ دس برس کے بچوں کو اس کی نصف
خوراک دیں +

(۴) درد کمر۔ رفع درد کمر کے لئے مقام درد پر سینک دیں یا گرم پانی سے مگور کریں
یا آئس پاٹریں یا گنے سے ٹین ۳ سے ۵ گریں دن میں دو تین بار دیں +

(۵) قیئیں یا ابکاٹیاں۔ ابتدائے مرض میں اگر شدت کی قیئیں آتی ہوں جو بچوں

کو اکثر آیا کرتی ہیں۔ تو دودھ میں لائٹ وائرڈ ایک چھٹانک دودھ میں ایک چھپ چاء بھر لائٹ وائرڈ ملا کر دیں یا سوڈیم سٹریٹ (فی اولس دودھ میں ۲ گریں) ملا کر دیں یا برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چسائیں۔ بچوں کو صرف لائٹ وائرڈ کے ایک دو چھوٹے چھپ دینے بھی مفید ہوتے ہیں۔ یا وائٹنم اپی کاک ایک قطرہ یا ٹیکر آئیوڈین ایک بوند ایک چھپ پانی میں ملا کر ایسے ایک ایک خوراک جو ان کو گھٹے گھٹے بعد اور نیچے کو دودھ میں تین گھنٹے بعد تین چار بار دیں۔ یہ اکثر مفید ہوتی ہے +

(۷) منہ کا صاف رکھنا۔ مریض کے منہ کو (۱) مائیڈروجن پیر آکسائیڈ۔ (۲) فیصدی (ایک حصہ چار حصہ نیگرم پانی میں ملا کر) یا (۳) ایلکلائن کاربائلک لوشن سے یا (۴) سٹیرین ایک دو چھپ ایک بوتل پانی میں ملا کر یا (۵) ہلکے بورک لوشن وغیرہ سے کلی وغیرہ کر کے صاف رکھیں +

(۸) ناک کا صاف رکھنا۔ مریض کے ناک کو نیگرم بورک لوشن وغیرہ سے یا ہتھکڑی دوش کریں یا اس میں لیکوٹڈ پیرافین لگائیں +

(۹) در دنگلو۔ اگر گلا درد کرتا ہو تو (۱) نسخہ ٹیکر آف مرہم ڈرام۔ ہنٹی یعنی شہد ۴ ڈرام اور روز وائرڈ یعنی گلاب آٹھ اولس ملا کر اس سے غرغے کر لیں یا (۲) نسخہ پیاسیم کلورائیٹ ۲ ڈرام۔ گلیسرین آف بورکس ۴ ڈرام۔ روز وائرڈ آٹھ اولس ملا کر اس سے روزانہ چند بار غرغے کر لیں۔ لیکن جو بچے خود غرغے نہ کر سکتے ہوں ان کے منہ کو اس دوا سے صاف کر دینا چاہئے۔ چنانچہ صاف ملل یا لینٹ کا ایک ٹکڑا چھوٹی انگلی پر لپیٹ کر اور اس کو دوا سے تر کر کے اور بچے کے منہ میں ڈال کر آہستہ آہستہ اس کے منہ کو صاف کر دیں +

(۱۰) ورم حنجرہ رلیئر جاسٹس، میں ٹیکر بنزوئن یا لائی سول کا اینٹیشن کر لیں یا تیز گرم پانی میں ٹیکر بنزوئن ڈال کر اس کی بھاپ حلق میں پہنچائیں +

(۱۱) آنکھوں کی حفاظت۔ مریض کی آنکھوں کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہئے۔ پس اگر آنکھیں متورم اور سرخ ہوں تو ان کو صاف رکھیں اور سرد پانی میں یا بورک لوشن دبورک ایسڈ ایک ڈرام۔ پانی یا گلاب یا اولس، میں صاف کپڑے یا لینٹ کی گدیاں تر کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ یا گھٹے گھٹے بعد بورک لوشن

سے ان کو دھونے رہیں۔ اور ہلکی ناٹریٹ آف مرکری آٹنٹ منٹ پیوٹوں کے کنارے پر لگا دیا کریں۔ اگر آنکھ متورم ہو جائے یعنی قرنیہ میں ورم ہو جائے تو ایسٹروپین والی پیوٹ آٹنٹ منٹ آنکھ میں لگائیں +

(۱۱) بے چینی و بے خوابی۔ حملہ مرض کے وقت جب ابتدائی بخار ہوتا ہے اور سر و کمر میں شدید درد ہوتا ہے تو بے چینی اور بے خوابی وغیرہ کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ پھر جب دانوں میں پیپ ٹے لگتی ہے اور بخار تیز ہو جاتا ہے ذنا نوی بخار، تو پھر بے چینی و بے خوابی اور ہڈیان کی اور بچوں میں تشنج وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رفع بے چینی و بے خوابی کے لئے (۱) ایس پاٹیشن (۲) فنے سے ٹین بمقدار پانچ پانچ گرین دن میں دو تین بار دینا یا (۳) کلورل۔ اگرین اور سوڈیم برومائڈ ۳۰ گرین ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دینا اور بچوں کو چوتھائی سے نصف خوراک بننا بہت عمر و نافع ہوتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں (۳) ڈوورس پاؤڈر جانوں کو بمقدار ۱۰ گرین اور بچوں کو بننا سبت عمر ایک سے ۵ گرین کی مقدار میں دینا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اور (۴) بعض اوقات پیرالڈی مائیڈر (Paraldehyde) نصف سے

ایک ڈرام کیپ شول میں ڈال کر یا شکل کسپر دینی اکثر مفید ہوتی ہے +
(۱۳) ہڈیان اور تشنج۔ ہڈیان (جھکنا۔ بڑانا) اور تشنج دھاتھ پاؤں اینٹھنا، کی حالت میں بہترین علاج یہ ہے کہ مریض کو نیگرم پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں بٹھا کر پندرہ بیس منٹ تک غسل دیں اور بعد غسل اگر مریض جوان ہو تو ۱۰ گرین اور اگر بچہ ہو تو بننا سبت عمر ایک سے ۵ گرین کی مقدار میں ڈوورس پاؤڈر دیں +

انتباہ۔ جب مریض کو ہڈیان ہو تو اس کو ہرگز اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات مریض ایسی حالت میں بھاگتا اور کوٹھے پر سے گر پڑتا ہے +

(۱۴) کھانسی۔ اگر کھانسی کی شکایت ہو تو ایسی دوائیں دیں جن سے بلغم کا اخراج آسانی ہوتا ہے اور اگر نیمونیا وغیرہ ہو جائے تو اس کا مناسب علاج کریں +

(۱۵) قبض۔ اگر ابتداء میں قبض کی شکایت ہو تو کیسٹرائل مکسچر بمقدار ایک اولنس دیں یا صرف کیسٹرائل (ارنڈی کا تیل) بمقدار تین ہار ڈرام قدرے گرم دودھ میں ملا کر دیں لیکن تیسرے روز جب چھپک نکل آئے تو پھر محسول وغیرہ دینا جائز نہیں +

(۱۵) چھپک نکلنا۔ جب چھپک نکل آئے تو پھر علاج ایسا ہونا چاہئے کہ دانے نکلیں اور ان میں یعنی چھپک کے آبلوں میں زخم اور سٹرن کی کیفیت نہ ہو تاکہ چہرہ وغیرہ پر بد نما داغ نہ رہ جائیں۔ اس غرض کے لئے (۱) کاربالک الیسٹر ایک ڈرام۔ ایک پائینٹ نیگرم پانی میں ملا کر یا (۲) پٹاسیم پرمینگنیٹ۔ اگرین ایک بوتل یا تین پاؤنم گرم پانی میں حل کر کے اس سے تمام جسم پر تین چار بار اسفنج کریں۔ بعض ڈاکٹر شکیرائیوڈین میں ایک دو حصے پانی ملا کر پہلے آٹھ دس روز تک اس کو آبلوں پر لگانا اور پھر ویزے لین لگانا مفید بتاتے ہیں +

(۱۶) چہرہ اور ماتھ۔ ایک لٹ کے ٹکڑے میں آنکھ منہ اور ناک کیلئے سوراج کر کے (لٹ ماسک یا موبند) اور پھر اس کو گلیسرین میں تر کر کے چہرہ مریض پر رکھنا اکثر مفید ہوتا ہے۔ ماتھ کے آبلوں پر بھی گلیسرین ہی لگانی مفید ہوتی ہے یا اس کی بجائے کاربالک لوشن میں لٹ بھگو کر رکھیں +

(۱۷) سر میں دانے۔ جب سر میں چھپک کے گہرے دانے یا آبلے نکلے ہوئے ہوں تو سر کے بال کٹوا دینے چاہئیں۔ ایسی صورت میں مریض کے سر ہانے ربڑ کا آبی تکیہ رکھنا مفید بلکہ ضروری ہوتا ہے +

(۱۸) دانے بخوبی نہ نکلنا۔ اگر چھپک کے دانے بخوبی نہ نکلیں یا نکل کر بیٹھ جائیں اور ردی علامات مثل تشنج و ہذیان وغیرہ پیدا ہو جائیں تو مریض کو آب گرم میں ٹھجائیں اور گرم پانی یا گرم چائے وغیرہ پلائیں +

(۱۹) ضعف قلب۔ ضعف قلب کی حالت میں محرکات و مقویات مثلاً قدرے برانڈی یا شیمپین تھوڑے پانی میں ملا کر دیں یا سکرینین یا بیچوٹسٹرن کی ہلکی چکاری کریں (۲۰) خارش اور جلن۔ مرض کے ساتویں آٹھویں روز جب دانوں میں سپ پڑنے لگتی ہے۔ تو ان میں سخت خارش و جلن ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں (۱) سیلول بمقدار دس گرین ہر چار چار گھنٹے بعد تین چار بار دینے سے خارش و جلن میں تخفیف ہو جاتی ہے بچوں کو یہ دوا ایک سے ۵ گرین کی مقدار میں دیں۔ ایسی صورت میں (۱) آلو آیل یعنی روغن زیتون اور لائٹ واٹر یعنی چوڑے کا پانی ہر دو مساوی ملا کر یا (۲) کاربالک الیسٹر ایک ڈرام کو دوا ولس گرم روغن زیتون میں ملا کر یا (۳) اکتھیول ایک حصہ۔ ویزے لین

۹ حصہ میں ملا کر اس کو آبلوں پر لگانا مفید ہوتا ہے۔ اس سے خارش و جلن میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ نیز مریض کو کھجوانے سے بھی باز رکھیں۔ بچوں کے ہاتھوں میں نرم کپڑے کی پھلی پہنا دیں۔ یا ڈھنکی ہوئی روئی باندھ دیں تاکہ وہ آبلوں کو زور سے نہ کھجائیں۔
(۲۱) زیادہ پیپ نہ پڑے تاکہ آبلوں میں زیادہ پیپ نہ پڑے۔ مریض کے کمرہ میں شمع رنگ کی روشنی کرنی یا جیسا کہ ہندوستان میں قدیم الایام سے مرسوم ہے کہ مریض کے کمرے کے دروازہ پر شمع چادر لٹکا دیتے ہیں۔ یہ اگرچہ مفید تو ہوتی ہے لیکن مریض کی طبیعت پر اس کا بڑا منفی اثر پڑتا ہے۔

(۲۲) مریض سے بدبو۔ مریض چھپک کے جسم سے جو خاص قسم کی بدبو آتی ہے اس کو کم کرنے کے لئے مریض کے جسم پر ہلکے نیم گرم کار باڈک لوشن کا پچا کرنا مفید ہوتا ہے اس سے بدبو اور خارش دونوں میں تخفیف ہوتی ہے۔ یا کمرہ میں کھولتے ہوئے پانی کی ایک دیگچی یا کینٹلی رکھ کر اس میں ایک دو ڈرام کر یا زوٹ ڈال دیں۔ اس کی بھاپ کمرے میں پھیل کر بدبو کو کم کر دیتی ہے۔

(۲۳) کھرنڈ یا چھپکے اُتارنا۔ جب چھپک کے دانے خشک ہو کر ان پر سے کھرنڈ یا چھپکے اور جلد پر سے جھلکی سی اترنے لگے۔ تو ان پر (۱) کار باڈک ایسڈ دو ڈرام اور وین زیتون یا گلیسرین دو اوونس میں ملا کر لگائیں یا (۲) اکٹھی اول ایک حصہ۔ وینز سے لین ۹ حصہ ملا کر یا (۳) گیمفر ۲ حصہ۔ بنھول ۳ حصہ۔ وینز سے لین ۲۰ حصہ میں ملا کر لگانا مفید ہوتا ہے۔ یا میدہ کی پولش لگانے سے جب کھرنڈ اتر جائیں تو پھر (۴) سلفر آئنٹ منٹ درہم گندہ یا زنگ آئنٹ منٹ درہم جست سوختہ، لگانی مفید ہوتی ہے۔

(۲۴) نقاہت۔ جب کھرنڈ جھڑنے لگیں اور صرف نقاہت باقی رہ جائے تو مریض کو غذا و دوا مقوی دیں۔ بطور دوا کوئین ٹانک کسچر یا ایسٹنر سیرپ بمقدار ایک ایک چمچہ چار بھر (ایک ڈرام) ایک دو گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔
(۲۵) غسل۔ جب کھرنڈ بالکل اچھی طرح سے جھڑ جائیں تو مریض کو متواتر ایک ایک روز کے وقف سے کار باڈک صابن سے تین غسل دیکر اور نئے صاف کپڑے بدلوا کر باہر جانے اور دوسروں سے ملنے کی اجازت دیں۔

انتباہ۔ جب تک سارے کھرنڈ جھڑ کر جلد پر کے زخم بالکل اچھے نہ ہو جائیں تب تک

مریض سے دوسروں کو چھوت لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پس شروع عرض سے چھ ہفتہ تک مریض کو علیحدہ رکھنا ضروری ہوتا ہے +

(۲۶) غذا۔ شدت بخار اور ورم و درد گلو وغیرہ میں آتش جو برف سے سرد کر کے اور اس میں ایک دو ڈرام گلیسرین ملا کر پلائیں۔ یا آتش جو میں وود ملا کر دیں۔ لیکن کمزوری کی حالت میں گائے کا دودھ۔ دودھ میں پھینٹے ہوئے انڈے۔ آتش جو میں شور یا یا یخنی ملا کر دیتے ہیں۔ زیادہ کمزوری میں ایک فلیپ وغیرہ دیں +

علاج طبی

حفظ ما القدم۔ چھپک سے محفوظ رہنے کے لئے اب بہترین چھپک کا ٹیکا کر لینا ہے۔
علاج عمومی (۱) جس وقت ظہور چھپک کی علامات یعنی بخار۔ چہرہ و آنکھوں کی سرخی۔ درد کمر اور ناک کی خارش وغیرہ ظاہر ہوں لیکن ابھی چھپک کے دانے نہ نکلے ہوں تو ایسی صورت میں تسکین بخار وغیرہ کے لئے یہ نسخہ دیں۔ اس میں بخار میں تسکین ہونے کے علاوہ چھپک یا سانی نکل آتی ہے اور مریض اس کے شدید سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱) نسخہ۔ عذاب ۵ عدد۔ عدس مسلم (مسور) ۹ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۳ ماشہ۔ گل لالہ ایک ماشہ۔ سب ادویہ کو ڈیڑ پاؤ عرق شاہترہ میں جوش دیں۔ جب تھائی یعنی آدھ پاؤ رہ جائے تو اس کو چھان کر اور اس میں شربت نیلوفر ایک تولہ اور فاکشی ۳ ماشہ چھلک کر دیں یا یہ نسخہ دیں (۲) نسخہ۔ گل لالہ صحرائی۔ لک مغسول۔ گل سرخ۔ فاکشی ہر ایک چار ماشہ۔ عذاب ۹ دانہ۔ انجیر زرد ۳ عدد۔ گلاب۔ عرق شاہترہ۔ عرق کھو۔ عرق کیوڑہ ہر ایک چھ تولہ۔ میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو شربت کدر یا شربت عذاب ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔ اس سے بخار میں تسکین ہو جاتی ہے۔ اور چھپک کے دانے کم اور جلدی نکلتے ہیں اور اگر مریض خیر و سال ہو تو حسب عمر دوا کے وزن میں کمی کریں +

رفع قبض کے لئے شیر خشک یا ترنجبین دو سے چار تولہ عرق شاہترہ میں حل کر کے پلائیں +

اور اگر موسم گرما میں جوان آدمی کو مذکورہ علامات چھپک نمایاں ہوں تو اس کو ایک ہوا دار کمرے میں کپڑے پہنا کر رکھیں اور یہ نسخہ پلائیں :-

لشخہ جو بخاریچک میں بحالت شدت حرارت مفید ہوتا ہے۔ عناب ۵ دانہ
گل نیلوفر۔ شامترہ۔ مکو خشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ سب کو بطریق معمول آدھ
سیر پانی میں بھگو کر چھان کر اس میں خاکشی ۵ ماشہ شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں +
شدت بخار اور رے میں زہر مرہ خطائی ایک ماشہ کو عرق سید مشک ۳ تولہ میں
گھس کر اور اس میں شربت نیلوفر۔ شربت عناب ہر ایک ۲ تولہ عرق کیوڑہ عرق گاؤ زبان
ہر ایک ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔ رفع تشنگی کے لئے گھونٹ گھونٹ آب سرد یا عرق گاؤ زبان و
عرق کیوڑہ میں پلائیں +

خفقان اور تپش قلب کی حالت میں گلاب یا عرق سید مشک میں صندل گھس کر
اور اس میں پارچہ تر کر کے مقام قلب پر رکھیں اور لشخہ مذکورہ کے ساتھ خمیرہ مروارید
۵ ماشہ کھلائیں +

رفع ہذیان کے لئے ساقین پر حجامت کریں یعنی خالی سینگیاں لگائیں اور
سرکہ و روغن گل اور گلاب میں پارچہ تر کر کے سر پر رکھیں +

اور اگر مریض کا مزاج زیادہ گرم نہ ہو یا موسم سرما ہو تو پھر یہ لشخہ پلائیں :-

لشخہ جو بخاریچک میں بشرطیکہ حرارت شدید نہ ہو مفید ہے۔ عناب ۵ عدد۔ مونیر
منقی ۹ عدد۔ مکو خشک ۵ ماشہ۔ گل گاؤ زبان ۳ ماشہ۔ کویہ ابریشم ۵ ماشہ۔ خاکشی ۳ ماشہ
نبات سفید اتولہ بدستور پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور پلائیں +
تفریح اور تقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید ۵ ماشہ اضافہ کریں +

اور اگر چچک کے دانے بخوبی نہ نکلیں حرارت و تپش قلب و دیگر عوارض بڑھ جائیں
تو ان کو نکالنے کے لئے مریض کو پہلے گھونٹ گھونٹ آب گرم پلائیں۔ گرم پانی یا خاکشی
کے گرم جوشاندہ کو چار پانی کے نیچے رکھ کر اور مریض کو کپڑا اڑھا کر بھپارہ دیں۔ اور
مریض کے بدن اور بستر پر پھوڑی سی خاکشی ڈال دیں اور یہ لشخہ پلائیں۔ لشخہ۔ کرفس۔
بادیان۔ مکو خشک۔ کتیرا۔ اک خام ہر ایک ۳ ماشہ۔ نبات سفید ایک تولہ۔ انجیر زرد ۳ عدد
عناب ۴ دانہ سب کو ڈھائی پاؤ پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے تو ملج چھان کر
اُس میں ۵ ماشہ خاکشی دھوئی ہوئی ملا کر پلائیں اور مریض کو ہوا سے محفوظ رکھیں
اگر دانوں میں فارش ہو تو بھوج پتیر یا برگ جھاؤ کی دھوئی دیں اور مریم رال مریم کا فور لگائیں +

اگر دانے سیاہ پڑ جائیں اور علامات ردیہ پیدا ہو جائیں اور مریض نہایت ضعیف ہو جائے تو تفریح اور تقویت قلب کے لئے یہ نسخہ دیں۔ نسخہ۔ زہر مہرہ عطائی مرواریدنا سفتہ۔ یا قوت زمانی۔ رب السوس ہر ایک ایک ماشہ۔ دانہ ہیل۔ کبریا شمع۔ برگ گل شقایق ڈیڑھ ماشہ سب کو بارہ ایک پیس کر شربت سید ۲ تولہ میں ملا کر قدرے کیوڑہ اضافہ کریں اور ورق نقرہ و طلا ہر ایک ایک عدد مزوج کر کے دن میں ایک یا دو ماشہ بطور چٹائی چلائیں +

حفاظت چشم کے لئے شربت اصفہانی تنہا یا اس کے ساتھ قدرے کافوراضافہ کر کے گلاب یا آب کشنیزہ میں حل کر کے دن میں دو تین بار آنکھ میں ڈالیں اور ازالہ شور چشم کے لئے شیاف ابض کو عورت کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں چھڑکوائیں + اور اگر احتلا و جوش خون سے آنکھیں ابھر آئی ہوں تو آنکھ پر کپڑے کی گدی بنا کر کھیں اُس کے اوپر بمقدار چشم سیسے کا ٹکڑا رکھا کر ٹی کے ذریعہ باندھ دیں +

کان اور ناک کی حفاظت کے لئے اُن کو گلاب و غن یا روغن گل مورد سے چرب کرتے رہیں منہ اور حلق کی حفاظت اور اُن کے ورم و بنور کے لئے گل سرخ۔ گلنار سماق۔ عدس مقشر ہر ایک چھ ماشہ کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب سوم حصہ باقی رہے تو اُس سے غرغہ کرائیں +

تقویت و تفریح قلب کے لئے مریض کو خمیرہ مروارید شربت کیوڑہ وغیرہ دیتے ہیں اس حال۔ اگر آخر مرض میں دست آئے لگیں تو اُن کو فوراً اور کسی سخت قابض دوا سے بند نہ کریں۔ بلکہ قرص طباشیر قابض وغیرہ دیکر رفتہ رفتہ بند کریں +

پیش۔ اگر پیش ہو جائے اور خون آئے تو سفوف طین ہمراہ لعاب بہدانہ و لعاب ریشہ خلمی دیں یا شربت باریتنگ و عرق گاؤ زبان دیں +

بعد صحت چیچک کے داغوں کو خفیف کرنے کے لئے یہ نسخے کام میں لائیں۔ نسخہ۔ آرد باقلا ایک تولہ تخم کنکرہ۔ مردار سنگ سفید ہر ایک ۵ ماشہ۔ قسط شیریں۔ ترمس ہر ایک ۷ ماشہ۔ برادہ علاج ۶ ماشہ مغز بادام تلخ ۵ عدد سب کو بارہ ایک پیس کر اسی کے لعاب میں ملا کر رات کو داغوں پر لپیٹ کریں۔ صبح قدرے بنفشہ و بابونہ پانی میں جوش دیکر اُس سے منہ وغیرہ دھو ڈالیں یا یہ نسخہ استعمال کریں۔ مردار سنگ۔ زنجبیل خشک۔ آرد جو۔ آرد خود

مغز تخم خربزہ ہر ایک ایک تولہ استخوان کمنہ۔ حب البان۔ قسط تلخ ہر ایک ۷ ماشہ ہندو
مذکورہ بالا استعمال کریں *

غذا۔ شروع میں کھڑی مونگ یا دال خشک۔ بعد میں شیر گاؤ بوش دیکر اور بالائی آنا کر
شیریں کر کے دیں یا دودھ چاول کم شیریں۔ یا مسور یا مونگ کی دال بے نمک یا کم نمک
اس میں قدرے بادام روغن یا شیرہ بادام ہمراہ خشک وغیرہ +

چھپک گاؤ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
گلٹے کی چھپک	جڈری نقری	وائیکی نیا Vaccinia
گٹو سیتلا	آبلہ گاؤ	وائیکی نیا Vaccina

ایک زمانے میں یہ مرض گائیوں کے درمیان بہت زیادہ ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ بہت
کم و لقم ہوتا ہے۔ اس مرض میں گائے کے شیردان یعنی آئین اور تھنوں پر چھوٹے چھوٹے
آبلے نکل آتے ہیں۔ ہر ایک آبلے کے گرد ایک سرخ سوزشی حلقہ ہوتا ہے۔ یہ آبلے ٹوٹ کر
بے قاعدہ زخم بن جاتے ہیں۔ گوائے یا دودھ دوہنے والے جن کے ماتھوں پر کسی جگہ ذرا سی
خراش ہوتی ہے جیسا ہی جگہ گائے کا دودھ دوہتے ہیں۔ تو اس کے شیردان یا تھنوں کے زخموں
کی لاگ لگ کر ان کے ماتھوں پر بھی اس مرض کے دانے نکل آتے ہیں۔ اور پھر جب وہ
انہی ماتھوں سے دیگر تندرست گائیوں کا دودھ دوہتے ہیں تو ان گائیوں میں بھی یہ مرض
سراپت کر جاتا ہے۔ عام طور پر تو اس مرض میں گائے کے صرف شیردان اور تھنوں پر ہی چند
دانے یا آبلے نکلتے ہیں۔ لیکن اگر مرض شدید ہو تو گائے کے تمام جسم پر دانے نکل آتے ہیں
جو کسی قدر نسلگون کناروں پر ذرا اونچے اور مرکز پر دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب دودھ
دوہنے والوں میں یہ مرض سراپت کرتا ہے تو ان کے ماتھوں پر چھوٹے چھوٹے دانے یا
آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے بغل کے غد جاذبہ متورم ہو جاتے ہیں۔ اور خفیف
بخار بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو اس طرح سے لاگ لگ کر چھپک گاؤ ہو جاتی ہے وہ
آئندہ مرض چھپک سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ چھپک اور چھپک گاؤ درحقیقت دونوں
ایک ہی مرض ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ چھپک کے جراثیم یا چھپک کا زہر گائے کے جسم میں

جا کر کمزور ہو جاتا ہے۔ پس جب گائے کی چیچک کی لاگ لیکر کسی تندرست شخص کے لگائی جاتی ہے تو اس کے اسی جگہ پر چیچک کے دو چار دانے نکل آتے ہیں یعنی خفیف چیچک نکل آتی ہے جس سے اس کے جسم میں چیچک کے برخلاف مناعت یا قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ آئندہ مرض چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے *

چیچک کا پیوند لگانا

انگریزی نام

عربی نام

اُردو نام

Small-pox
Inoculation.

سماں پاکس انوکولیشن

تلقیح بادہ جذری

چیچک کا پیوند لگانا

مرض چیچک سے محفوظ رہنے کے لئے چیچک گاؤ کا ٹیکا لگانے کی سی نیشن (Vaccination)

سے صدیوں قبل ہندوستان اور چین میں چیچک کا پیوند لگانا معمول تھا۔ جس میں چیچک کے ابلہ کا مواد یعنی اس کی لاگ لیکر یا چیچک کا چیچک یعنی کھرنڈ پانی میں پیس کر اس سے کھائی پر پیوند لگا دیتے تھے یعنی گود دیتے تھے۔ کہتے ہیں کہ بعض صورتوں میں اس عمل سے صرف ۲ یا ۳ فیصدی موت واقع ہوتی تھی۔ جبکہ وباؤں چیچک میں ۵۰ فیصدی موت واقع ہوتی تھی لیکن چونکہ اس عمل سے اصل مرض چیچک پھیل جاتا تھا اس لئے یورپی ممالک اور سلطنتوں میں اب یہ قانوناً ممنوع ہے *

چیچک گاؤ کا ٹیکا لگانا

انگریزی نام

عربی نام

اُردو نام

چیچک کا ٹیکا لگانا تلقیح بادہ جذری بقری ویکسی نیشن (Vaccination)

چیچک گاؤ کا ٹیکا لگانے کے عمل کا موجب ڈاکٹر ایڈورڈ جینر ہے۔ جو ۱۷۸۹ء میں بمقام برکلی (انگلستان) میں پیدا ہوا اور ۱۸۲۳ء میں انتقال کر گیا۔ ۱۷۹۵ء میں اس نے مرض چیچک کی مابیت وغیرہ کی تحقیقات میں اپنے آپ کو مصروف کیا اور ۱۷۹۶ء میں اس نے پہلی مرتبہ ایک بچے کو چیچک گاؤ کا ٹیکا لگایا *

اس عمل کے ایجاد کی حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر جینر جو چیچک کی تحقیقات میں مصروف تھا۔ ایک معزز گوالوں کے ایک محلہ میں سے گذرا۔ وہاں پر ایک گوالن لڑکی دوسری لڑکی سے یہ

کہہ رہی تھی کہ چونکہ گائے کی چیچک کی لاگ لگ کر میرے ماتھوں پر دانے نکل آئے ہیں پس اب میں مرض چیچک سے محفوظ رہوں گی، اس گوالن لڑکی کی یہ بات سن کر ڈاکٹر جینر نے اس امر کو تحقیق کرنا شروع کیا اور بعد از تحقیق و تصدیق اُس نے ۱۸۹۶ء میں پہلے ایک بچہ کو چیچک گائے کا ٹیکا لگایا اور پھر نہایت کامیابی سے ہزاروں اشخاص پر یہ عمل کیا۔ پہلے تو اس وقت کے مشائیر ڈاکٹروں نے ڈاکٹر جینر کے اس عمل تلقیح یا ٹیکا لگانے کی سخت مخالفت کی اور اس کو مضر بتایا۔ لیکن مابعد کی تحقیقات سے جب یہ عمل یقینی طور پر مؤثر و مفید ثابت ہوا تو ڈاکٹر جینر کی اس طبی خدمات کا نہایت تشکر و امتنان کے ساتھ اعتراف کیا گیا۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی ان کو ایک لاکھ روپیہ انعام دیا گیا۔

باز وہ باز و ٹیکا لگانا۔ (آرم ٹو آرم ویکسی نیشن) ابتداء میں یہ عمل اس طرح سے کیا جاتا تھا کہ پہلے چیچک گائے کا ایک بچے کے بازو پر ٹیکا لگا دیتے تھے۔ پھر جب اس کے دانوں میں پیپ بڑھ کر وہ پختہ ہو جاتے تھے تو اُس سے لاگ لیکر دوسرے بچوں کو ٹیکا لگا دیتے تھے۔ لیکن اس طریق عمل میں یہ بُرائی اور خرابی تھی کہ بعض بچے جو مولودی آتشک یا مرضِ سِل وغیرہ میں مبتلا ہوتے تھے جب ان کے ٹیکا شدہ پختہ دانوں سے موادِ لاگ لیکر دیگر تندرست بچوں کو ٹیکا لگایا جاتا تھا تو ان میں مرضِ آتشک یا سِل بھی سرایت کر جاتا تھا اس لئے یہ خطرناک طریق ترک کر دیا گیا۔

ٹیکا کرنے سے جو اس مقام پر چیچک کے دانے نکلتے ہیں۔ ان کے کھرنڈ کو پانی میں مسکر بھی ٹیکا لگایا کرتے تھے۔ لیکن اس میں بھی اسی قسم کی خرابیاں تھیں لہذا وہ بھی متروک ہو گیا پھر پھڑوں یا گٹوں کو ٹیکا لگا کر اور ان کے پختہ دانوں یا آبلوں سے رطوبت یا لاگ لیکر بچوں کو ٹیکا لگایا کرتے تھے۔ لیکن چونکہ اس میں بھی بعض نقائص تھے اس لئے اس کو بھی ترک کر دیا گیا اور اب قاصر طریق سے چیچک گائے کی لاگ یعنی ویکسین تیار کی جاتی ہے جو ایسی مضرات سے بالکل پاک ہے۔

ویکسین لمف یعنی چیچک گائے کی لاگ۔ یہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہے کہ پہلے تندرست بچھڑوں کو چیچک کا ٹیکا لگا دیا جاتا ہے۔ اور جب ان کے آبلے پیدا ہو کر پختہ ہو جاتے ہیں تو ان کی رطوبت کو جمع کر کے اور اس میں گلیسرین ملا کر دیگر جراثیم مرضیہ وغیرہ سے اس کو پاک کر لیتے ہیں۔ کیونکہ اس میں گلیسرین ملانے سے دیگر جراثیم تو ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن

جراثیم چیچک کا وسعت رہتے ہیں۔ اس طرح سے جو لاگ تیار کی جاتی ہے اُس کو شیشے کی باریک نلیوں (ٹوبوں) میں بھر کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ یہ با احتیاط رکھی رہنے سے آٹھ ماہ تک خراب نہیں ہوتی۔

عملِ تلقیح یعنی ٹیکہ لگانا۔ بالعموم بازو کے بالائی حصہ میں باہر کی طرف ٹیکہ لگایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس مقام کو پہلے صابن سے دھو کر صاف کر لیتے ہیں اور پھر اُسے ایتھر سے صاف کر لیتے ہیں یا وہاں پر ٹیکہ آئیوڈین لگا دیتے ہیں اور پھر وہاں پر ایک ایک انچ کے فاصلے سے دو تین چار مقامات پر شیشے کی اس نلی میں سے ذرا ذرا سی ویکسین لف لگا دیتے ہیں۔ پھر سپرٹ لمپ کی نوک پر گرم کر کے پاک و صاف کی ہوئی نشتر یا سوئی کی نوک سے اس کو گود دیتے ہیں۔ یعنی نشتر کی نوک سے جلد کے بالائی طبق میں اس طرح کے تین چار خطوط (///) بنا دیتے ہیں یا اُسے ضعیف سا کھرج دیتے ہیں۔ ایسی احتیاط سے کہ وہاں سے خون نہ نکلنے پائے۔ اور پھر اس لمف کو اس جگہ پر نشتر کی نوک سے باہر تکی مل دیتے ہیں پھر چند منٹ تک لمف کو جذب ہونے دیتے ہیں۔ اور زائڈ لمف کو پاک روئی سے صاف کر دیتے ہیں۔ اور پھر پاک و صاف گاؤ یعنی باریک لمل، کاکڑا اس مقام پر رکھ کر اس کو دھانپ دیتے ہیں۔ یہ تمام عمل نہایت صفائی سے انجام دینا چاہئے۔

کامیاب ٹیکہ کے علامات۔ اگر ٹیکہ کامیاب لگے تو تیسرے روز ٹیکہ شدہ مقامات کسی قدر سرخ ہو کر ابھرتے ہیں۔ چوتھے روز وہاں پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پانچویں روز خفیف سا بخار ہو جاتا ہے۔ چھٹے روز دانوں میں شفاف سطوت بھر کر ان کی نوکیں دب جاتی ہیں اور ہر ایک دانے کے گرد ایک سرخ سا حلقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اب بخار بھی تیز ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اسہال آنے لگتے ہیں۔ ساتویں سے دسویں روز تک دانوں کی رطوبت پیسہ میں بدل جاتی ہے۔ اور بارہویں سے پندرہویں روز تک دانے خشک ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر فکستری رنگ کے کھڑنڈ بندھ جاتے ہیں جو کچھ عرصہ بعد اتر جاتے ہیں۔ اور وہاں پر ہمیشہ کے لئے داغ باقی رہ جاتے ہیں۔

مکرر ٹیکہ لگانا داری ویکسی نے شن (Re-Vaccination) مکرر یعنی دوبارہ ٹیکہ

کرنے میں بھی اسی قسم کی مقامی اور مزاحی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن وہ نسبتاً خفیف ہوتی ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات بالکل پیدا ہی نہیں ہوتیں۔ اور کبھی اس کا دور جلد ختم ہو جاتا

ہے یعنی پھنسیوں یا آبلوں کی ابتدائی حالت میں ہی ختم ہو جاتا ہے بعض اوقات خفیف خارش ہوتی ہے اور بغل کے غدد جاذبہ وروناک ہو جاتے ہیں۔ اگر دوبارہ ٹیکا لگانے کا کوئی اثر نہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ پہلے ٹیکے کا اثر جسم میں موجود ہے +

نائد کا۔ شاذ و نادر بعض اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان پر ابتدائی ٹیکا دیکسی نے سن کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے مزاج میں چیچک کے برخلاف طبی متاعیت یا نامستعدی ہوتی ہے۔ پس ایسی صورت میں متواتر تین بار ٹیکا لگانا چاہئے تاکہ طبیعت کی نامستعدی کا پورے طور پر یقین ہو جائے +

خراب ٹیکا لگنے کے خطرات جب خراب ٹیکا لگتا ہے۔ تو اس میں کامیاب ٹیکا کی مذکورہ بالا علامات پیدا نہیں ہوتیں بلکہ دوسرے وقت مقررہ سے آگے پیچھے نکلتے ہیں۔ اور بڑے بڑے ہوتے ہیں اور ان کی نوکیں دبی ہوئی نہیں ہوتیں۔ اور کبھی ٹیکے کے مقام پر خارش ہوتی ہے یا سرخ سرخ دو دوڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو ٹیکا لگانے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد پیدا ہوا کرتے ہیں کبھی کچھ الی ہو جاتی ہے یا پھوڑے نکل آتے ہیں اور کبھی خراب لمف کے استعمال سے یا ناصاف طریق پر ٹیکا لگنے سے سرخبادہ (اری سپس) یا فلغمونی (سیلونائٹس) وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ گرم موسم میں ٹیکا لگنے سے کبھی مرض کڑا (ڈیٹھ) ہوتا ہے یا کبھی ہوتا ہے۔ ایسی صورتوں میں آرام ہو جانے کے بعد دوبارہ ٹیکا کرانے کی ضرورت ہوتی ہے +

چیچک کا اتفاقی ٹیکا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چیچک کے ٹیکے کی لاگ لگ کر دوسرے شخص پر بھی اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کبھی شیرخوار ٹیکا شدہ بچے سے اس کی والدہ یا دایہ کو لاگ لگ کر یہ شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی چہرہ پر لاگ لگنے سے چہرہ سوج جاتا ہے۔ اور غدد و لقاویہ متورم ہو جاتے ہیں جس سے مرض جمرہ (اینٹی تھریکس) کا شبہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ٹیکا شدہ بچہ اپنے ہاتھوں سے اپنے ٹیکے کو کھبا کر اپنے ناک رخسار یا دیگر اعضا جسم پر اس کی لاگ لگا لیتا ہے +

ٹیکا اور چیچک سے حفاظت۔ ٹیکا کرانے سے مرض چیچک کے برخلاف جسم میں جن قوت مناعت یا قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے وہ ضروری نہیں کہ مستقل اور دما می ہو پس مرض چیچک سے بالکل محفوظ رہنے کے لئے عمر بھر میں تین بار ٹیکا کرنا چاہئے۔ ایک بار بچپن میں دوسری بار دس بارہ سال کی عمر میں اور تیسری بار جوانی میں +

چیچک کے بیان میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ مرض چیچک سے وہ اشخاص جن کو ٹیکا نہیں لگایا ہوتا۔ پچاس فیصدی مر جاتے ہیں۔ مگر ٹیکا شدہ اشخاص صرف ۲ سے ۷ فیصدی مرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ٹیکا لگوانا کس قدر مفید اور ضروری ہے +

ٹیکا کس عمر میں لگوانا چاہئے۔ یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ مرض چیچک پیدائش کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ ایک سال کی عمر کے بچے اس مرض میں مبتلا ہو کر بالعموم مر جاتے ہیں۔ پس ننھے ننھے شیرخوار بچوں کو ٹیکا لگوانا نہایت ضروری ہے۔ تندرست موٹے تازے بچوں کو تو ایک ہینے یا ڈیڑھ ہینے کی عمر میں ٹیکا کرا دینا چاہئے۔ لیکن کمزور بچوں کو اٹھائی یا تین ماہ کی عمر میں ٹیکا لگوانا چاہئے۔ اور اگر مرض چیچک ہینل رہا ہو تو پھر عمر کا کچھ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ جنین یعنی پیٹ کے بچے کی حفاظت کے لئے حاملہ عورت کو بھی ٹیکا لگوانا چاہئے +

چونکہ چیچک گاؤ کی مدت حضانت مرض چیچک کی مدت حضانت کی نسبت کم ہوتی ہے اس لئے اگر چیچک کی چھوت لگنے کے تین دن کے اندر اندر بھی پہلا ٹیکا یا دوبارہ ٹیکا کرایا جائے۔ تو بالعموم حملہ مرض سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔ چونکہ مرض چیچک کی مدت حضانت چودہ دن ہوتی ہے یعنی چیچک کی چھوت لگنے کے بالعموم چودہ روز بعد چیچک نکلتی ہے۔ پس اگر اس مدت کو سات دن۔ تین دن اور چار دن کے تین اوقات میں تقسیم کر دیا جائے اور پھر پہلے سات دن کے عرصہ میں اگر چیچک کا ٹیکہ کرایا جائے تو مرض چیچک سے بالکل محافظت ہو سکتی ہے۔ اور اگر دوسرے تین دن کے عرصہ میں ٹیکا کرایا جائے تب بھی خفیف قسم کی چیچک نکلتی ہے لیکن اگر تیسرے چار دن کے عرصہ میں ٹیکا کرایا جائے تو یہ فضول ہی نہیں ہوتا بلکہ اس سے مریض کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے یعنی چیچک شدید نکلتی ہے +

ٹیکا کراتے وقت بچے کی صحت اچھی ہو۔ وہ مرض بچیش یا اسہال یا کھانسی یا بخار یا کسی جلدی بیماری مثلاً خارش وغیرہ میں مبتلا نہ ہو اور اگر اس کی صحت خراب ہو یا جسمانی حالت کمزور ہو یا اس کے جسم میں مولودی آتشک یا مرض سل کا اثر ہو تو چونکہ چیچک کا ٹیکہ کراتے سے کبھی ایسے پوشیدہ امراض بھی ظاہر ہو جایا کرتے ہیں۔ پس ایسی باتوں میں ٹیکا لگوانے کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی رکھنا ہی بہتر ہوتا ہے +

موسم کے لحاظ سے ماہ اکتوبر و نومبر اور دسمبر میں ٹیکہ کرانا بہتر ہوتا ہے۔ ٹیکہ کرانے کے بعد بچے اور اس کی والدہ کی صحت کا خیال رکھنا چاہئے۔ ٹیکہ شدہ مقام کو رگڑ ٹیبل کچیل اور اور سردی گرمی سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ چونکہ ٹیکہ عموماً بازو کے بالائی حصہ میں لگایا جاتا ہے اس لئے کڑتے وغیرہ کی آستینوں کو احتیاط سے باندھ دینا چاہئے۔ اور ٹیکہ شدہ مقام پر پاک و صاف گانہ یا دھاسی ولانتی روئی یا بارسک مل کا ایک ٹکڑا رکھ دیں اور بچے کو ٹیکے کو کھجائے نہ دیں۔ نیز اسے گھر سے باہر نہ جانے دیں۔ اگر بخار تیز ہو جائے یا دانوں میں سخت کھجلی ہونے لگے تو وہی علاج کریں۔ جو کہ چپک میں بیان کیا گیا ہے +

موتیا سیٹلا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
موتیا سیٹلا	حمیقہ (عربی)	Chicken-pox. چکن پاکس
کنکر پتھر	جدی کاؤب	Varicella. ویری سیلا
کا کڑا لاکڑا (افغانی)	باد آبلہ (فارسی)	Glass-pox. گلاس پاک
پنسا ہا (ہندی)	پوچ آبلہ (ہ)	Water-pox. واٹر پاک

تحریر - یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جس میں پہلے خفیف بخار ہوتا ہے اور اس کے ۲۴ گھنٹے بعد پشت اور چھاتی پر سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ اور دوسرے تیسرے روز پھر اور دانے نکل آتے ہیں۔ یہ دانے پہلے سخت ہوتے ہیں۔ پھر ان میں آبی رطوبت بھر جاتی ہے اور پھر وہ کسی قدر پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر یہ دانے خشک ہو جاتے ہیں اور ان پر کھرنڈ بندھ جاتے اور اتر جاتے ہیں +

اسباب مرض - اس مرض کا اصل سبب تاہنوز معلوم نہیں ہوا۔ یہ مرض بھی تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور سخت متعدی ہے۔ یہ مرض زیادہ تر تین چار سال کی عمر کے بچوں کو ہوتا ہے دس سال کی عمر کے بعد یہ بہت کم ہوتا ہے لیکن کبھی جو بچے اور شیرخوار بچوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ اور ہر موسم میں ہو جاتا ہے۔ یہ مرض عمر بھر میں ایک ہی بار ہوتا ہے۔ دوبارہ نہیں ہوتا۔ اس کی چھوت زیادہ تر براہ راست مریض سے تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے لیکن کپڑوں کے ذریعے جن میں اسکی چھوت مدت تک قائم رہتی ہے یا ایسے تندرست

اشخاص سے جن کو مریض وغیرہ سے اس مرض کی چھوت لگ گئی ہو۔ دوسرے مستعدین کو اس کی چھوت لگ جاتی ہے۔ اسکے خشک بيشہ یعنی کھرنڈ کے ذرات بھی غذا یا تنفس کے ذریعے داخل جسم ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں بعض شدید امراض یا مخصوص خسرو خناق و بانی اور سرخ بخار کے ناقلین اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں یعنی ان امراض کے بعد یہ مرض اکثر ہو جایا کرتا ہے یہ مرض متفرق طور پر محدود مقامات میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور وبائی صورت اختیار نہیں کرتا +

فائدہ۔ جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ موتیاسیتلا کے آبلوں میں بھی خرد بینی اجسام پائے جاتے ہیں۔ اور یہ اجسام چپک اور چپک ٹکاؤ کے خرو بینی کرموں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن ابھی ان کے متعلق مزید تحقیق ہو رہی ہے +

علامات مرض۔ زمانہ حضانت اس کا ۱۰ سے ۲۰ روز تک لیکن بالعموم ۱۴ روز تک ہوتا ہے بعدہ پہلے خفیف بخار ہوتا ہے جس کے ۲۴ گھنٹے بعد گردن پشت اور چھانی پر چند ایک سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں جن میں ۱۲ سے ۲۴ گھنٹے کے اندر شفاف رطوبت بھر جاتی ہے تیسرے روز دانے پختہ ہو کر پانچویں یا چھٹے روز خشک ہو جاتے ہیں اور ساتویں آٹھویں روز ان پر سے کھرنڈ جھڑکروہاں پر گلانی سے داغ رہ جاتے ہیں۔ اگر سب دانے ایک ہی باز نکل آئیں تو مرض ایک ہفتہ میں رفع ہو جاتا ہے مگر چونکہ دانے عموماً دوسرے تیسرے روز بلکہ کبھی چوتھے پانچویں روز تک بھی نکلنے رہتے ہیں۔ اس لئے مرض کے رفع ہونے میں بھی زیادہ دیر لگتی ہے +

نتائج و انجام مرض۔ اس مرض کے نتیجے میں اور کوئی بیماری نہیں ہوتی اور انجام اس کا بخیر ہوتا ہے +

تشخیص مرض۔ دانوں کے نکلنے سے پہلے تشخیص مشکل ہے اس میں ابتداءً بخار سے ۲۴ گھنٹے بعد دانے پہلے پشت پر نکلتے ہیں۔ اور پانچویں روز خشک ہو جاتے ہیں۔ بر خلاف چپک کے جس میں بخار کے ۲۴ گھنٹے بعد دانے پہلے پیشانی اور چہرہ پر نکلتے ہیں اور پانچویں دن ان میں رطوبت پیدا ہوتی ہے اور چھٹے دن ان کی نوکیں دب جاتی ہیں +

علاج ڈاکٹری۔ مرض کی پہلی علامت کے ظاہر ہونے سے لیکر ہر ایک کھرنڈ کے اتر جانے تک (بالعموم دو یا تین ہفتے تک) مریض کو علیحدہ رکھنا چاہئے۔ جب تک

دائے نکلے رہیں۔ مریض کو بالکل آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں۔ اگر جلد پر خراش ہو تو دوا کوئی ہلکا ڈسٹنگ پاؤڈر چھڑک دیں یا دھوا، کیمفر یا ٹری یعنی عرق کا فور سے اسفنج کریں۔ اگر دانوں میں ورم ہو تو دھوا، بورک ایسڈ۔ اگر مین فی اونس گرم پانی میں ملا کر اس سے ٹکڑے کریں۔ دانوں کو ٹوٹنے سے بچائیں۔ اور اگر ٹوٹ جائیں تو ان پر زنک آسٹٹ منٹ لگائیں۔ ابتدائے مرض میں اگر قرض ہو تو ایک دو ڈرام کسٹرائل دے کر اس کو رفع کریں۔ اگر بخار تیز ہو تو جسم پر نیم گرم ہلکی کا اسفنج کریں۔ اور باقی جو تدابیر مرض چھپک میں بیان کی گئی ہیں انہیں عمل میں لائیں +

غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ اگر مریض شیر خوار ہو تو اس کی والدہ یا دایہ کو بھی لطیف اور زود ہضم غذا مثلاً دودھ۔ ساگو۔ کچڑی۔ شوربا یا مونگ کی دال چپانی دیں + جب مریض کو غسل صحت دے کر اس کو ہسپتال و عینہ سے رخصت کرنے لگیں۔ تو اس کے سر کو بغور دیکھ لیں۔ کہ بالوں میں کھرنڈ پھنسے ہوئے نہ ہوں + قرطینہ۔ جو لوگ مریض سے ملے جھلے ہوں۔ یعنی جن پر چھوت لگی ہونے کا شبہ ہو ان کو تین ہفتے تک قرطینہ میں یعنی علیحدہ رکھنا چاہئے +

علاج طبی۔ اول تو علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اور اگر ضرورت ہو تو ابتداً مریض سے تبرید و تسکین کے لئے شربت کیوڑہ یا شربت عناب یا شربت نیلوفر عرق گاؤ زبان میں ملا کر پلاتے رہیں۔ اگر دانوں کے نکلنے میں دیر ہو جائے اور قلب پر سوزش و حرارت ہو تو عناب ۵ عدد۔ مونیر منقہ ۵ دانہ۔ خاکشی ایک ماشہ مصری ایک تولہ کا جو شانہ پلائیں۔ اور تفریح و تقویت کے لئے خمیرہ مرورید ۲ ماشہ پہلے کھلائیں اور بطور غذا آتش جو یا مسور چپانی کے ساتھ کھلائیں۔ اگر دانوں میں خارش و سوزش ہو تو صندل سرخ پیکر بدن پر ملیں۔ پھر مریض کو غسل کرائیں۔ باقی عوارضات کا علاج مثل چھپک کے کریں +

خسرہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خسرہ	مُصَبَّہ	Measles.
کھسرہ	سرخچہ	Marbilli.

تعریف۔ یہ ایک نوعی متعدی بخار ہے جس میں پہلے زکام و نزلہ ہوتا ہے۔ منہ میں زخاروں کے اندر کی طرف چھوٹے چھوٹے سرخ نقاط دکھائی دیتے ہیں۔ کھانسی آتی ہے اور چوتھے روز جسم پر بہت چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔

اسباب مرض۔ خسرہ بھی ایک عالمگیر مرض ہے۔ اس میں ذکور و اناث دونوں برابر مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ ایک نہایت متعدی مرض ہے۔ جو بالعموم وباء پھیلا کرتا ہے۔ اور بڑے بڑے شہروں میں تو یہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ اس مرض کے برخلاف انسان میں طبعی مناعت نہیں پائی جاتی۔ جب یہ بکتر یا اچھوت اقوام میں (جن کو پہلے یہ مرض نہ ہوا ہو) پہلی مرتبہ پھیلتا ہے تو یہ نہایت شدید ہوتا ہے۔ اور بچوں جو انوں کو ٹھوس سب کو پہچانتا ہے۔ لیکن جن مقامات یا اقوام میں یہ مرض پھیل چکنا ہے۔ وہاں پر یہ عموماً چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ۵۰ فیصدی سے زیادہ مریض۔ پانچ برس سے کم عمر کے بچے ہوتے ہیں۔ لیکن ۶ ماہ سے کم عمر کے شیرخوار بچے اس میں شاذ و نادر ہی مبتلا ہوتے ہیں۔ اور اگر انہیں یہ مرض بھی ہو جائے تو خفیف ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض بھی عمر بھر میں ایک بار ہی ہوتا ہے۔ لیکن شاذ و نادر دوبارہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ بچپن میں یہ مرض تقریباً ہر ایک شخص کو پہنچتا ہے۔ اس لئے جوانی اور بڑھاپے میں یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ جب حاملہ کو یہ مرض ہو جاتا ہے تو اکثر اسقاط یا قبل از وقت ولادت ہو جاتی ہے۔ اور مولود کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ جو بچے کمزور ہوتے ہیں بالخصوص جن کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں یا جو مسلول یا تشکی ہوتے ہیں یا جن کو کھانسی یا کالی کھانسی ہوتی ہے وہ اس مرض میں بُری طرح سے مبتلا ہوتے ہیں۔ اور اکثر تلف ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض جاڑوں (دسمبر جنوری۔ فروری) میں اور موسم بہار (اپریل و مئی) میں اکثر ہوا کرتا ہے اور ہر بیانیہ سال کے بعد وباء پھیلا کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہر دس سال کے بعد اسکی وباء نہایت شدید ہوتی ہے۔

اس مرض کا زہر چونکہ مریض کی ناک اور اعضا تنفس کی رطوبت یعنی بلغم میں ہوتا ہے اس لئے اس مرض کی چھوت مریض کی ناک کی رطوبت اور اس کے تنفس کے ذریعے لگتی ہے۔ اور زکام و نزلہ کی حالت میں ہی یعنی مرض کے ظاہر ہونے یا خسرہ کے دانے نکلنے سے چار روز پہلے ہی مریض سے دیگر تندرست مستعدین کو اس کی چھوت لگ جاتی ہے بلکہ ان دنوں کے بعد مادہ چھوت جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی چھوت بلا واسطہ خود مریض سے یا اس کے مستعملہ رومال یا تولیہ وغیرہ سے جس میں کہ اس کے ناک کی رطوبت یا بلغم لگی ہو دیگر مستعدین اشخاص کو لگ جاتی ہے غیر مستعد متوسطین یعنی مریض سے ملنے جلنے والے اشخاص اس کی چھوت کو بہت ہی کم بلکہ شاذ و نادر ہی پھیلاتے ہیں۔ اور کمروں اور کپڑوں وغیرہ میں بھی اس مرض کا زہر دیر تک نہیں لگا رہتا اور اس امر کا بھی کوئی ثبوت نہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعے اس مرض کا زہر تندرست اشخاص میں سرایت کر جاتا ہو +

ماہیت مرض۔ اگرچہ اس مرض کا خاص زہر یا جراثیم تا حال مشخص و معلوم نہیں ہوئے۔ لیکن اس مرض کے مریض کے ناک و اعضا تنفس کی رطوبات اور خون کے ذریعے یعنی ان سے ٹیک لگا کر انسان اور بندروں میں یہ مرض منتقل یا پیدا کیا گیا ہے یہ مرض جلد کے گرے طبق میں درم ہو کر پیدا ہوتا ہے یعنی اس کے دانے جلد کے گرے طبق میں ہوتے ہیں۔ اس مرض کے ہلکے مریضوں میں نیموینا ہو جاتا ہے اور کبھی نفخ الرتہ (دایفائی پٹما) ہو جاتا ہے بعض اوقات فات الحنجہ (پلیورسی) اور کبھی ذات الحجب صدیدی (انیمپائی اپما) ہوتا ہے کبھی پھیپھڑوں کی ساخت ریشہ دار ہو جاتی ہے اور کبھی عروق خشنہ یعنی باریک باریک ہوائی نالیوں پھیل جاتی ہے۔ کبھی قروح حنجرہ (انسریٹولین جالی ٹس) کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی سل برٹوی یا سل یطنی کی شکایت ہو جاتی ہے اقسام مرض۔ علامات کی خفت و شدت کے لحاظ سے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک خفیف خسرہ (سپیل ہیزس) اور دوسرے شدید خسرہ (مینگل کینٹ ہیزس) جس کی پھر دو تین قسمیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہر ایک کی علامات کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔ اور پھر ان کا علاج لکھا جائیگا +

خفیف خسرو

اردو نام: خفیف خسرو
طبی نام: حصیہ خفیفہ حصیہ سلیم
ڈاکٹری نام: Simple Measles, ہنپل میزلز

علامات مرض: چھوٹ لگنے کے عموماً دس بارہ دن بعد مرض کی علامات شروع ہو جاتی ہیں چنانچہ پہلے لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور ہنپل میں کبھی تشخ ہو کر یعنی ہاتھ پاؤں اینٹھ کر بخار چڑھ جاتا ہے لیکن بخار شدید نہیں ہوتا۔ صرف ۱۰۱ یا ۱۰۲ درجہ کا ہوتا ہے۔ مریض کا مزاج چڑچڑاہوا جاتا ہے۔ پیشانی میں درد ہوتا ہے۔ زکام ہوتا ہے۔ پوپے لکسی قدم متوم ہوتے ہیں۔ آنکھوں میں سرخی غارش اور درد ہوتا ہے۔ اور ان سے پانی بہتا ہے۔ بار بار چھینکیں آتی ہیں۔ ناک سے خراشدار رطوبت نکلتی ہے یعنی ناک بہتی ہے۔ منہ میں زخاروں اور ببول کے اندر کی طرف چھوٹے سرخ نقاط جو مراکز میں نیگلوں ہوتے ہیں رکاپ لکس سپاٹز (Koplik's Spots) پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو اس مرض کی ایک تشخیصی علامت ہیں۔ یہ نقاط خسرو نکلنے سے دو تین روز پہلے نمودار ہو کر ملتے ہیں جلق سرخ ہو جاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ سینہ پر تناؤ معلوم ہوتا ہے۔ سانس جلد جلد آتی ہے کبھی نم بعدہ پر درد معلوم ہوتا ہے۔ ابکائیال آتی ہیں اور کبھی قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ بخار کے ۲ گھنٹے بعد یعنی چوتھے روز اور کبھی پانچویں روز خشخاش کے۔ انول کی مانند چھوٹے چھوٹے سرخ سرخ دانے جو آیس میں مل کر ہلالی شکل کے دھتے بنا دیتے ہیں۔ پہلے پیشانی اور چہرے پر پھر سارے جسم پر نکل آتے ہیں جو مریض کے جسم پر ہاتھ پھرانے سے بخوبی محسوس ہوتے ہیں۔ یہ دانے بتدریج سلسلہ وار ایک دو دن تک نکلتے رہتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ بڑھ کر اور باہم مل کر ہلالی شکل کے دھتے بناتے ہیں لیکن جب دانے کثرت سے نکلتے ہیں تو ان کی کوئی خاص صورت نہیں رہتی۔ ان دانوں کی رنگت مختلف ہوتی ہے کبھی گلابی زرد مائل سرخ اور کبھی سیاہی مائل سرخ ہوتی ہے۔ یہ سرخی دبانے سے زائل ہو جاتی ہے۔ اور دباؤ ہٹانے سے پھر واپس آ جاتی ہے۔ دانوں کے نکلتے وقت زکام کی شدت ہوتی ہے لیکن جب دانے بخوبی نکل چکے ہیں تو بخار اور دیگر علامات کو تخفیف ہو جاتی ہے۔ چھٹے ساتویں روز دانے ٹھک جاتے یعنی مڑھا جاتے ہیں۔ اب ۱۲ سے ۲۴ گھنٹے کے عرصہ

میں بخار بھی بذریعہ بجران اُتر جاتا ہے۔ آٹھویں دن مرجھائے ہوئے دانوں پر سے گہوں کی بھوسی کی مانند باریک باریک چھلکے یا کھرنڈ جھڑ جاتے ہیں۔ اُس وقت جسم پر بہت خارش ہوتی ہے۔ وغیرہ +

ثبات مرض۔ مدت اس مرض کی چودہ دن تک ہوتی ہے۔ بخار عموماً آٹھویں روز اُتر جاتا ہے۔ لیکن مدت تغذیہ یعنی چھوت لگنے کی مدت شروع مرض سے لیکر بیس روز بعد تک ہوتی ہے۔ یعنی خسرو نکلنے سے چار پانچ روز پہلے زکام کی حالت میں اور خسرو نکلنے سے پندرہ روز بعد تک۔ لیکن اگر مریض کو کھانسی کی شکایت ہو یا اُس کا کان یا ناک بنتا ہو تو جب تک یہ شکایات رفع نہ ہوں اُس میں چھوت کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ یعنی اُس کی بلغم یا ناک کان کی رطوبت سے دوسروں کو چھوت لگ سکتی ہے +

قرنطینہ جس شخص پر خسرو کی چھوت لگی ہونے کا شبہ ہو اس کو پندرہ روز تک قرنطینہ میں یا علیحدہ رکھنا چاہئے۔ اور اس عرصہ میں اگر اس کو زکام وغیرہ کی شکایت نہ ہو تو اُس کو قرنطینہ سے نکال دینا چاہئے +

انجام مرض۔ انجام اس کا بخیر ہوتا ہے۔ موت اس میں ۱۰ سے ۱۲ فیصدی سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لیکن جب سینہ کے امراض مثلاً خناق، کالی کھانسی، شدید کھانسی، نیونیا یا رسل وغیرہ امراض ہو جائیں۔ تو انجام عموماً خراب ہوتا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں جہاں گنجان آبادی ہو اور یہ مرض وبا کی پھیلے خصوصاً سرد و تر موسم میں تو اکثر یہ ملک ہوتا ہے۔ حاملہ عورت میں اس مرض سے حمل گر جاتا ہے اور کبھی جنین کو شکم مادر ہی میں یہ مرض ہو جاتا ہے۔ نئے نچے اس مرض سے اکثر مر جاتے ہیں +

وبائے خسرو میں شرح اموات ۲ سے ۵ فیصدی یا اس سے زیادہ تک ہوتی ہے۔ چار سال سے کم عمر کے بچے زیادہ مرتے ہیں۔ کمزور بچے بالخصوص جن کی بڑیلیں کمزور ہوتی ہیں۔ یا جن کو مرض سل ہوتا ہے یا پیدائشی آتشک ہوتا ہے یا پڑنے دست یا پچھل کی شکایت ہوتی ہے۔ وہ اسی مرض میں مبتلا ہو کر زیادہ تلف ہوتے ہیں +

شدید خسرہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خبیث خسرہ	حصبہ خبیثہ	Malignant Measles.
سیاہ خسرہ	حصبہ اخضر	Black Measles.
خونی خسرہ	حصبہ دمویہ	Hæmorrhagic Measles.

فجیئت یا زہریلے ڈاکسک، قسم کے خسرہ میں خسرہ اچھی طرح سے نہیں نکلتا۔ بخار شدت کا ہوتا ہے علامات جسم کا پختہ ہیں۔ ہڈیاں ہوتا ہے تنگی تنفس ہوتی ہے یعنی سانس وقت سے آتا ہے شدید ضعیف ہوتا ہے۔ حرکت قلب بند ہو جاتی ہے یہ قسم اکثر ہلک ہوئی ہے۔ سیاہ قسم کے خسرہ میں بھی ابتداء ہی سے علامات شدید ہوتی ہیں۔ سیاہ یا نیلے رنگ کے دانے بے قاعدہ طور پر نکلتے اور دب جاتے ہیں۔ یعنی غائب ہو جاتے ہیں۔ بخار شدید ہوتا ہے اور اس قسم میں عموماً نیونیا ہو جاتا ہے۔ اس لئے سانس جلد جلد اور رک رک کر آتا ہے وغیرہ۔ مریض اکثر بیہوشی کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے اور کبھی قحط سے اچھا بھی ہو جاتا ہے۔ خونی قسم کا خسرہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس قسم کے خسرہ میں مریض کے ناک منہ یا مقعد وغیرہ سے جریان خون ہو جاتا ہے۔ یعنی خون آنے لگتا ہے۔ کبھی خونی پیشاب آنے لگتا ہے۔ اس قسم میں بھی کھانسی اور نیونیا ہو جاتا ہے اور مریض عموماً کمزوری یا بیہوشی کی حالت میں مر جاتا ہے۔ لیکن کوئی اچھا بھی ہو جاتا ہے۔

عوارضات خسرہ کے ساتھ اکثر (۱) کھانسی اور (۲) نیونیا ہو جاتا ہے۔ بالخصوص نازک یا کمزور بچوں میں اور یہ اکثر موت کا باعث ہوتا ہے (۳) ورم حنجرہ (لیرینجائٹس) اور کبھی ساتھ ہی (۴) خناق و بانی (ڈیفٹیریا) ہو جاتا ہے جو اکثر ہلکا ہوتا ہے (۵) آنکھیں سرخ اور متورم ہو جاتی ہیں (۶) قلیا (کبھی ۷) اکان کے اندر ورم ہو جاتا ہے (۸) ٹائٹس ہیڈیا (اور ۹) گردن کے غدود جاذبہ متورم ہو جاتے ہیں (۱۰) کمزور بچوں میں اکلہ دہن (سٹو ماٹائٹس) یعنی گوشت خوردہ ہو جاتا ہے (۱۱) معدہ میں ورم ہو کر متلی اور تھکی کی شکایت ہو جاتی ہے اور (۱۲) آنٹوں کے ورم سے دست آنے لگتے ہیں جو بچے کو نہایت کمزور کر دیتے ہیں اور کبھی خسرہ کے بعد (۱۳) مرض ہبل ہو جاتا ہے اور کبھی شدید ہوتا ہے اور کبھی مزمن اور کبھی ہبل بلنی +

تشخیص خسرو کو (۱) چپک (۲) شدید زکام اور (۳) شری یعنی پتی وغیرہ سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ (۱) چپک میں زکام نہیں ہوتا۔ بلکہ کمر میں سخت درد ہوتا ہے اور تیسرے روز دوائے نکل آتے ہیں اور بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے وغیرہ۔
(۲) شدید نزلہ سے جب تک خسرو نہ نکل آئے تشخیص مشکل ہوتی ہے۔
(۳) شری یا پتی میں خسرو کی طرح زکام اور بخار نہیں ہوتا۔
(۴) بعض ادویہ مثلاً کوپاٹیا وغیرہ کے استعمال سے جو بولد پر دوائے نکل آتے ہیں۔ ان میں بھی مریض کو زکام یا بخار نہیں ہوا کرتا۔

انجام مرض۔ شدید خسرو کا انجام ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔ اس کے تمام اقسام (خبیث یا سیاہ یا خونی قسم کا خسرو) اکثر ہلک ہوتے ہیں۔ اس میں اکرام بہت کم ہوتا ہے۔ شیرخوار اور چھوٹے بچے اس مرض سے بالعموم مر جاتے ہیں۔ چار سال سے بڑی عمر کے بچے کم مرتے ہیں لیکن کمزور مسلول اور تشکی بچے زیادہ تلف ہوتے ہیں۔ غربائیں یہ مرض زیادہ ہلک ہوتا ہے۔ سردی کی موسم میں اس مرض کے ساتھ اکثر کھانسی اور نیموینا ہو جاتا ہے۔ جب کالی کھانسی کیسا تھ ہی یہ مرض خسرو ہو جاتے تو یہ اکثر ہلک ہوتا ہے اور جب خسرو کیسا تھ خناق یا بائی ہو جاتا تو بھی نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ شدید کھانسی اور نیموینا بھی خطرناک عوارض ہیں۔

علاج ڈاکٹری حفظ مالتقدم خسرو زیادہ تر سکولوں یا مدرسوں سے پھیلتا ہے خسرو کے اندر ادیں یعنی اس کے پھیلنے کی روک تھام میں یہ مشکل ہوتی ہے کہ اول تو یہ نہایت متعدی یعنی چھوت دار ہوتا ہے اور دوسرے خسرو نکلنے سے تین چار روز پہلے ہی جب کہ صرف زکام اور خفیف بخار ہوتا ہے یہ سخت متعدی ہوتا ہے۔ پس اس طرح سے جب اس کی چھوت دوسرے اچھوت یا شندرست بچوں کو لگ جاتی ہے تو اس مرض کا اعلان کرنے یا مدرسوں کو بند کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس بہترین تدبیر یہ ہے کہ جب کسی مدرسہ کے کسی ایک بچے کو خسرو نکل آئے۔ تو اس کی جماعت کے ان تمام بچوں کو جنہیں پہلے خسرو نہیں نکل چکا۔ فوراً مدرسہ سے ہند رہ دن کے لئے رخصت دے دینی چاہئے۔ یعنی انہیں ہند رہ دن تک مدرسہ میں نہیں آنے دینا چاہئے۔ کیونکہ ان میں سے اگر کسی کو چھوت لگ چکی ہے تو ان دنوں میں اسے خسرو نکل آئے گا۔ گھر والوں کو یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ جب گھر میں کسی کو خسرو نکل آئے تو گھر کے

دیکھتے تھے جن کو چھوٹ لگ گئی ہو۔ ان کو مریض سے علیحدہ دوسرے کمرے میں رکھیں۔ لیکن انہیں پندرہ روز تک گھر سے باہر یا مدرسہ وغیرہ نہ جانے دیں تاکہ ان سے دوسرے بچوں کو اس مرض کی چھوٹ نہ لگ جائے۔ لیکن گھر کے بڑے بچوں کو جنہیں پہلے خسرہ نکل چکا ہو مدرسہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس مرض کی چھوٹ جیسا کہ بیان کیا گیا خود مریض سے یعنی اسکی ناک کی رطوبت اور بلغم وغیرہ سے دوسروں کو لگتی ہے +

علاج عمومی۔ چھپک کی طرح اس مرض کا بھی کوئی خاص علاج نہیں صرف علامات و عوارضات کا علاج کیا جاتا ہے چنانچہ (۱) اگر خسرہ خفیف ہو اور مریض بچہ قوی ہو کمزور نہ ہو تو علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ مریض کو صرف ایک علیحدہ ہوادار کمرے میں اپنے بستر میں سردی سے بچ کر لیٹے رہنا ضروری ہوتا ہے لیکن اگر مریض کمزور ہو یا خسرہ شدید ہو تو پھر نہایت احتیاط سے علاج کرنا چاہئے۔ شدید خسرہ میں شروع سے ہی محرک ادویہ دیں۔ اور زود ہضم ملکی غذا دیں +

(۲) گھرہ مریض۔ چونکہ یہ ایک نہایت متعدی مرض ہے۔ اس لئے مریض کو ایک علیحدہ ہوادار اور معتدل حرارت کمرے میں سردی سے بچا کر بستر میں لٹائے رکھیں کمرے کی حرارت ۶۵ یا ۷۰ ف ہو۔ اور وہ ہوادار ہو لیکن اس میں سردی ہوا کے جھونکے نہ آتے ہوں +

(۳) روشنی بھری لگے سا گرم مریض کو شدید زکام کی شکایت ہو یعنی ناک و آنکھوں سے پانی بہتا ہو اور روشنی کی برداشت نہ ہو تو مریض کے پلنگ کے سامنے سیاہ پردہ لگادیں +

(۴) سردی سے بچانا۔ تاکہ خسرہ بخوبی نکل آئے جس صورت میں کہ کھانسی اور نیونیا کے ہونے کا بہت کم اندیشہ ہوتا ہے۔ مریض کو ذرا گرم رکھنا چاہئے۔ پس سردی میں فلائین کے یا گرم کپڑے پہنائیں اور موسم بہار میں بھی ملکی فلائین کے کپڑے پہنائیں تاکہ سردی نہ لگ جائے اور پینے کے لئے سرد پانی نہ دیں بلکہ نیم گرم پانی دیتے رہیں۔ اور معرق نسخہ (65) پلائی اس نسخہ سے بخار اور کھانسی کی شدت میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے اور خسرہ بھی اچھی طرح سے نکل آتا ہے +

اگر مانے بیٹھ جائیں یا غائب ہو جائیں تو مریض کو گرم پانی پلائیں اور گرم غسل دیں +

(۵) قبض۔ اگر ابتدائے مرض میں قبض کی شکایت ہو تو (۱) گلسترین سپازی ٹری پچل کے لئے ساختہ برتو ویکم کینی استعمال کریں۔ عیسوی پچے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر اور

اُس کے گھٹنے سے کیڑ کر۔ اور سپازمٹری کے اوپر سے ورق اتار کر۔ موٹی طرف سے اُس کو پچھے کی پافانہ کی جگہ میں داخل کریں اور پھر دو چار منٹ تک اُس کے دونوں پچھو تڑپوں کو ملا کر دبائے رکھیں تاکہ وہ نکل نہ جائے یا پچھے کو کہیں کہ اُسے باہر نہ نکلنے دے۔ اس سے دس پندرہ منٹ میں قبض رفع ہو جاتی ہے یا (۲) ڈیڑھ پاؤ صاف گرم پانی میں دو ڈرام گل سرمن ملا کر یا (۳) اس میں مقوڑا سا پیٹر سوپ یا سن لاشٹ سوپ یعنی غسل کا صابن گھول کر اور ۲ ڈرام کسٹرائل یعنی ارنڈی کانیل ملا کر اس سے پچھے کو مذکورہ بالا طریق پر لٹا کر باضیا طحقتہ یعنی پھکاری کر دیں۔ لیکن رفع قبض کے لئے اُسے کوئی دست آور دوا ہرگز نہ دیں۔ کیونکہ پھر خسرہ اچھتی طرح سے نہیں نکلا کرتا۔ دوران مرض میں بھی پچھے کو جلاب کی دوا ہرگز نہ دیں۔

(۶) بخار جب تک بخار رہے مریض کو صبح و شام نیم گرم پانی سے اسفنج کرتے رہیں۔ لیکن اگر بخار شدید ہو اور ہڈیاں ہو تو سرد پانی سے اسفنج کریں۔ مگر اسفنج کرتے وقت مریض کو سردی لگنے سے بچائیں۔ یا نسخہ نمبر (۶۶) دیں۔ اور جب تک بخار رہے۔ مریض کو بطور غذا صرف دودھ یا اُن میں آٹھو ملا کر دیتے رہیں۔

(۷) بروز اطراف۔ اگر بخار میں پچھے کے ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں نبض کمزور چلنے لگے۔ ہوٹ پیچرو نیلے پڑ جائیں تو یہ دوران خون یا حرکت قلب کے بند ہونے کی علامات ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں (۱) مریض کو پاشویہ کریں یعنی ایک بالٹی میں گرم پانی ڈھل کر اُس میں مریض کے پاؤں پنڈلیوں تک پانچ سات منٹ تک ڈبوئے رکھیں۔ اور پھر نکال کر خشک کر کے کبیل میں لپیٹ دیں (۲) مریض کو گرم غسل بلکہ (۳) رانی کا گرم غسل دیں چنانچہ ایک چھوٹے ٹب میں پندرہ بیس سی گرم پانی ڈال کر یا اُس پانی میں ایک تولیہ پیسی ہوئی رانی ملا کر اس میں پچھے کو ۵ منٹ تک غسل دیں اور پھر اس کے جسم کو نرم تولیہ سے خشک کر کے اس کو لباس پہنا دیں یا کھل اڑھا دیں۔ اور نصف چھچھو بھر یا ۱/۲ ڈرام پرانڈی روگھونٹ گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔

(۸) تشنج۔ اگر مریض کو تشنج ہو یعنی اُس کے ہاتھ پاؤں منٹھیں تو اس کو بطریق مذکورہ بالا پاشویہ کریں یا گرم غسل دیں اور پوٹاسی برومائیڈ ۷ گریں اور کلورل ۳ گریں ایک گھونٹ گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔ یا بذریعہ حقنہ استعمال کریں۔

(۹) منہ اور حلق۔ منہ اور حلق کو گرم پانی کی گلی اور غرغره کر کر صاف کرائے تر ہیں۔ اگر (۱۰) گرم پانی میں تھوڑا سا بورک ایڈ ملا دیا جائے یا (۱۱) تھوڑی سی بسٹون ملا دی جائے تو بہت مفید ہوتی ہے۔

(۱۰) ورم دہن و حلق (سٹوٹے ٹائٹس) میں (۱۱) پوٹاسی کلورائیڈ۔ اگرین فی اوٹس گرم پانی میں ملا کر اس سے غرغہ کرے کرائیں اور بورو گلسر ایڈ منہ اور حلق میں لگائیں۔ اگر کھانسی دھن رکنکرم اور بس (یعنی گوشت خوردہ ہو جائے تو اس کا فوراً مناسب علاج کریں۔ (۱۱) ورم حنجرہ (لیرنجائیٹس) ابتلائے مرض میں جبکہ زکام اور نزلہ ہوتا ہے۔ ورم حنجرہ کی شکایت ہو جائے جس سے آواز بھرا جاتی اور بار بار خشک کھانسی آتی ہے۔ تو مریض کے گلے پر گرم پانی یا جو شانڈہ پوسٹ سے سینک دیں۔ اور حلق میں گرم پانی کی بھانپ پہنچائیں اور حلق میں بورو گلسرین لگائیں۔

اگر خسرو نکلنے کے بعد ورم حنجرہ کی شکایت ہو تو (۱) ایک ڈرام ٹینکچر بنزوئن یا (۲) ایک ڈرام لائی سول ایک پائٹ کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر بذریعہ انہیلر اس کی بھانپیں یا سٹیم کیتلی میں ڈال کر اسے مریض کے سر پر رکھ دیں تاکہ اس کی بھانپ مریض کے ناک و منہ کی طرف جائے۔ اور ڈوورس پاؤڈر ایک گرین یا ٹینکچر کیمفر کو دس منم ایک ڈرام پانی میں ملا کر پانچ سال کے بچے کو دیں۔ یا نسخہ نمبر (67) دیں۔

اگر خسرو کے آخر میں ورم حنجرہ کی شکایت ہو تو یہ عموماً خفاتی (ڈیفٹیریا) ہوتی ہے پس اس کا مناسب علاج کریں۔ اس میں علاج سیری مفید ہوتا ہے۔

(۱۲) کھانسی و نیمونیا۔ اگر خشک کھانسی ہو تو بطریق مذکورہ بالا حلق میں بھانپ پہنچائیں اور ڈوورس پاؤڈر بہت باریک یا دو گرین بمناسبت عمر دیں یا نسخہ نمبر (67) دیں جب کھانسی میں بلغم خارج ہونے لگے تو بھانپ دینی موقوف کر دیں۔ مکرے میں تازی ہوا کی آمد و رفت کا مناسب انتظام کریں اور نیمونیا کا علاج کریں چنانچہ لینی منٹ آف ٹرین ٹاؤن اور تیل کا تیل دونوں مساوی ملا کر اور گرم کر کے اس سے سینہ پر مالش کریں اور گرم بنیان یا فلائین کی قبض پہنا دیں۔ اور نسخہ نمبر (68) دیں۔ اگر تنگی تنفس کی بہت شکایت ہو تو دونوں شانوں کے درمیان خشک گلاس لگائے مفید ہوتے ہیں۔ اور جب تنگی تنفس کے ساتھ مریض کا چہرہ نیلا یا سیاہی مائل ہو تو آکسیجن کا سنگھانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اگر

زیادہ کمزوری ہو تو نسخہ نمبر (69) دیں یا زیادہ کمزوری ہو تو محرکات کا استعمال کریں یعنی نصف یا ایک چمچہ چاء بھر (30 سے 40 بوند) برمانڈسی یا وسکی ایک دو گھونٹ گرم دوقیلہ لاکر ایسی ایک ایک خوداک چار چار گھنٹے بعد دیں *

فائلد خسرو والے مریض نیونیا کو دوسرے مریضان خسرو سے علیحدہ رکھنا چاہئے کیونکہ نیونیا بھی متعدی مرض ہے اور اگر موسم سرد نہ ہو تو ایسے مریضوں کو کھلی ہوا میں رکھنا نہایت مفید ہوتا ہے *

(113) آنکھیں دکھنا۔ آنکھوں کو ہرک لوشن سے دو دو گھنٹے بعد دھوتے رہیں۔ اگر آنکھیں دکھنی آجھویں تو آرگیرول۔ اگرین دو قدم صاف پانی میں ملا کر صبح و شام آنکھوں میں ڈالیں یا کاسٹک لوشن (2) اگرین فی اونس والا، ڈالیں۔ اگر قرنیہ میں زخم ہو جائے۔ تو ایٹروپین لوشن (ایک فیصدی والا) یا ایٹروپین والی ہلکی ییلو آئرنٹ منٹ ڈالیں اور آنکھوں پر پٹی نہ باندھیں *

(114) کان بھنا۔ اگر کان بہنے لگے تو ہرک لوشن یا کاربالک لوشن (ایک فیصدی والے سے کان کو بذریعہ پچکاری با احتیاط دھوئیں اور پھر اس میں بوروا یا پوڈوفارم یا زیمینفاک لگائیں یا نفخ کریں *

(115) اسہال یا دست۔ اگر ابتدائے مرض میں دست آتے ہوں تو (1) چاک پاؤڈر 5 سے 10 اگرین یا چاک کسمچر دیا چار ڈرام بہت سبب عمر دیں یا نسخہ نمبر (75) دیں لیکن اختتام مرض پر اگر دست آئے لگیں تو انہیں فوراً بند نہ کریں بلکہ رفتہ رفتہ بند کریں اور مریض کو آرام سے بستر میں لیٹے رہنے کی تاکید کریں *

نقاہت۔ جب اہل مرض رفع ہو جائے اور صرف کمزوری باقی رہ جائے تو مریض کا بہت خیال رکھیں کہ اسے سردی نہ لگ جائے اور کھانے پینے میں کسی قسم کی بد پرہیزی نہ ہواں حالت میں بعض بچوں کو مرض سل ریویویر کو لوسس، ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے پس اس حالت میں (1) سیرپ نیرانی آبیوڈانی (2) یا (3) فیلوز سیرپ یا (4) کسپلینز سیرپ پندرہ بیس بوند ایک چمچہ پانی میں ملا کر یا (5) کاڈلورائل و تھ مالٹ یا (6) مالٹ ایکسٹریکٹ و تھ پاپوناسفاٹس وغیرہ دیں مریض کو ہوازدگی سے محفوظ رکھیں۔ گرم کپڑے پہنائیں اور اگر ممکن ہو تو کسی عمدہ معتدل مقام پر یا کنارہ سمندر پر تبدیل آب و ہوا کرائیں *

غذا۔ نقاہت میں غذا لطیف اور زود ہضم دین مثلاً دودھ، آٹھو۔ شوربا اور سبزی دال چھاتی اور کھڑی وغیرہ +

(85) نوحہ معق جو بخار خسرو میں مفید ہے

(86) نوحہ خسرو کے شدید بخار و دہان میں مفید ہے

لاگوار ایونیا سٹریٹس ۲۰ منم

سپرٹس ایونیا ایرومیٹکس ۵ منم

سوڈائی بروائیڈ ۲ گرین

سوڈائی بنزوآس ۱ گرین

سرپ ٹو ۱۵ منم

ایکوا (ایڈ) ڈرام ۲

۵ سال بچے کو ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں

(88) نوحہ خسرو میں نیمو نیا ہو جائے تو مفید ہے

لاگوار ایونیا سٹریٹس ۲۰ منم

سپرٹس ایونیا ایرومیٹکس ۵ منم

دائم اسپیکاک ۵ منم

سوڈائی بنزوآس ۱ گرین

سرپ ٹو ۱۵ منم

ایکوا اینی سائی (ایڈ) ڈرام ۲

۵ سال بچے کو ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں

(90) نوحہ خسرو کے بعد کے دستوں کو مفید ہے

بسموتھائی سیلی سیلاس ۱ گرین

سوڈائی بائیکارب ۲ گرین

سیلول ۱ گرین

پوس ٹریگے کینیٹی کیا زلیس ۲ گرین

سرپ ٹو ۱۵ منم

ایکوا اینی تھائی (ایڈ) ڈرام ۲

پانچ سال کے بچے کو ایسی ایک ایک خوراک دوا

دن میں تین بار دیں +

لاگوار ایونیا سٹریٹس ۲۰ منم

پوٹاسیائی سٹراس ۵ گرین

دائم اسپیکاک ۵ منم

سرپ ٹو ۱۵ منم

ایکوا (ایڈ) ڈرام ۲

پانچ برس کے بچے کو ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے

بعد دیں۔ یہ نوحہ ۵ سال کے بچے کیلئے موزوں ہے

(97) نوحہ خسرو کی خشک کھانسی میں مفید ہے

لاگوار ایونیا ایسی ٹیٹس ۲۰ منم

پوٹاسیائی سٹراس ۵ گرین

شکچہ کیمفرکو ۱۰ منم

سرپ ٹو ۱۵ منم

ایکوا (ایڈ) ڈرام ۲

۵ سال کے بچے کو ایسی ایک ایک خوراک دوا چار چار گھنٹے بعد

دیں یہ نوحہ ۵ سال کے بچے کے لئے موزوں ہے

(99) نوحہ خسرو نیمو نیا میں بحالت ضعف مفید ہے

سپرٹس ایونیا ایرومیٹکس ۱۰ منم

سپرٹس دانتائی لیلے سائی ۲۰ منم

شکچہ ٹوٹی ٹیلیس ۲ منم

لاگوار سٹریٹس ۱ منم

سرپ بلی ۱۵ منم

ایکوا (ایڈ) ڈرام ۲

پانچ سال کے بچے کو ایسی ایک ایک خوراک دوا چار

چار یا چھ چھ گھنٹے بعد دیں

نوٹ۔ مذکورہ بالا سب نسخے پانچ سال کے بچے کے لئے موزوں ہیں۔ دو تین سال کے بچے کو

ایک نصف خوراک دیں اور نو دس سال کے بچے کو اس سے دو گنی خوراک دیں +

ہدایت - ہر ایک نسخہ کے آخر میں دوا ساز کے لئے یہ ہدایت لکھیں کہ ایسی چھ یا آٹھ خوراکیں دوا

بنا کر بھیج دیں اور ان پر خدا کول کے نشان لگا دیں +

علاج طبی - ابتدا مرض میں مریض کو سردی سے محفوظ ایک علیحدہ کمرے میں رکھیں

اور اس کے بدن و بستر پر تھوڑی سی خاکشی چھڑک دیں اور موسم گرما میں صندل یا مور و جلا کر

کمرے میں دھونی دیں اور موسم سرما میں جھاڑیاں بخیر و انار کی لکڑی جلائیں اور بطور دوا دو سے

پانچ برس کے بچے کو ۱، عناب ۲ دانہ - مویر منقی ۳ دانہ پانی میں جوش وے کر بدستور حل چھٹا

کر اوپر سے ایک ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں - یا شربت عناب تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں -

اور تفریح و تقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید ایک ماشہ تنہا یا ہمراہ نسخہ مذکورہ بالا کھلاتے رہیں اگر

دانوں کو نکلنے میں معمول سے زیادہ دیر ہو جائے تو نسخہ مذکورہ میں ایک چارم انجیر صاف کر کے

پلائیں یا ۲) صرف انجیر نصف عدد کے جوشاندہ میں نصف رتی زعفران حل کر کے پلائیں

اور گرم پانی کا حسب دستور بدن کو بھپارہ دیں اور جب دانے نکلنے لگیں تو پھر تاصحت یہ

نسخہ پلاتے رہیں - نسخہ ۳) خمیرہ مروارید ایک ماشہ پہلے کھلا کر اوپر سے شیرہ عناب ۲ دانہ

شیرہ مویر منقی ۳ دانہ عرق کوہ نولہ میں نکال کر مصری ۶ ماشہ اور خاکشی ایک ماشہ اضافہ کر کے

پلائیں - اگر قبض شدید ہو تو علی الصبح شربت ہفتہ ایک تولہ تھوڑے سے گرم پانی میں ملا کر پلائیں

یا آشجو میں ہفتہ نیلو فر ہر ایک ۲ ماشہ - سپستان ۵ عدد و عناب ۲ عدد پکا کر اور صاف کر کے

کھلائیں اور دوران مرض میں منقی کے دانے کھلاتے رہیں - لیکن حرارت اور پیاس کے

لئے موسم گرما میں صرف تازہ پانی یا اس میں شربت کیوڑہ ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں اور موسم

سرما میں عرق کوہ نولہ زبان پلاتے رہیں +

اگر دست آنے لگیں تو ان کو بند کرنے کے لئے شربت حب الاس ۹ ماشہ یا تولہ عمر کے

مطابق دیں یا حب الاس ۳ ماشہ آتش جو میں پکا کر کھلائیں یا قرص طباشیر قابض ایک

ماشہ شربت حب الاس وغیرہ میں ملا کر کھلائیں +

اگر مذکورہ تدابیر سے دست بند نہ ہوں یا دستوں میں خون بھی آتا ہو تو سفوف الطین

ایک دو ماشہ رب ہی میں ملا کر کھلائیں اور چونکہ اس مرض میں بعض اوقات بطور نتیجہ

پھیپھڑے مائل ہو کر کھانسی نیموینیا اور سیل وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں - اس

پچھروں کی حفاظت کے لئے مرین کو کبھی کبھی یہ چٹنی چٹائیں۔ تسخہ لہوق یا چٹنی رام مغز بادام کثیرا ہر ایک ایک حصہ۔ مغز تخم کدو دو حصہ۔ مصری ۳ حصہ بدستور کوٹ کر لعاب ہداندہ میں ملا کر چٹنی بنا کر استعمال کریں۔ اور سفح کھانسی کے لئے شربت بنفشہ و زوفار کا استعمال کریں اور نیز حفاظت اعضا، رئیسہ و شریفہ کے لئے جودا بیر کہ چھپک میں مفصل مذکور ہیں اختیار کریں۔ اگر دالے سیاہ برآمد ہوں تو مرین کو مذکورہ نسخہ (۱) پلائیں اور انجیر۔ مغز اخروٹ وقتاً فوقتاً کھانے کو دیں۔ اور بطور غذا مرین کو مونگ کی کھجڑی یا مسور کی دال بے نمک یا آشجودیں۔ اور مٹھائی کھٹائی اور مرج و تیل وغیرہ سے پرہیز کریں +

سرخباد

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

Erysipelas

اری سپلس

حمّہ۔ سرخبادہ

سرخباد

تعریف۔ یہ ایک شدید نوعی متحدی مرض ہے جو جلد میں جرثومہ حمّہ کے سرایت کرنے

سے پیدا ہوتا ہے جس سے جلد متورم ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی بخار ہو جاتا اور خون زہریلا ہو جاتا ہے۔ جرثومہ حمّہ کو انگریزی میں سٹریپٹوکاکس یا وے بیس نس Streptococcus Pyogenes کہتے ہیں +

نوٹ۔ چہرہ کے سرخبادہ کو عربی میں مامرا اور انگریزی میں اری سپلس آف دی فیس کہتے ہیں +

فائدہ۔ اری سپلس Erysipelas، یعنی حمّہ اور سیلولائٹس Cellulitis،

یعنی فلغمونی کا فرق۔ اری سپلس یا حمّہ میں صرف جلد متورم ہوتی لیکن سیلولائیٹس یا فلغمونی میں جلد کے نیچے کی خانہ دار ساخت (سیلولر ٹشو) متورم ہوتا ہے۔ لیکن دونوں کا باعث ایک ہی قسم کا جرم یعنی سٹریپٹوکاکس یا وے بیس نس ہوتا ہے +

اری سپلس میں جب جلد کے ساتھ اس کے نیچے کی خانہ دار ساخت بھی مبتلائے مرض ہو

جاتے تو اس کو اری سپلس فلیگمونیٹس E. Phlegmonous، یعنی حمّہ

فلغمونی کہتے ہیں +

اطباء یونانی سرخبادہ صفراوی کو حمّہ خالص اور اگر صفراء کے ساتھ قد سے خون

رقیق ملا ہو تو اسے حمّہ غیر خالص کہتے ہیں لیکن بقول شیخ الرئیس اطباء عموماً صرف

صفراوی ورم کو حمراء اور صرف دوسری ورم کو فلغمونی کہتے ہیں اور اگر ورم صفرا اور خون دونوں سے مرکب ہو تو اس مرض کو مرکب نام سے نامزد کرتے ہیں اور خلط غالب کے نام کو مقدم رکھتے ہیں مثلاً اگر صفراء غالب ہو تو حمراء فلغمونی کہتے ہیں اور اگر خون غالب ہو تو فلغمونی حمراء کہتے ہیں اور حمراء و فلغمونی میں یہ فرق ہے کہ حمراء کی سرخی کو انگلی سے دبائیں تو سرخی غائب ہو جاتی ہے مگر جلد عود کر آتی ہے لیکن فلغمونی کی سرخی دبانے سے غائب نہیں ہوتی +

فلغمونی (Phlegmon) اصل میں ایک یونانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں التهاب یا سوزش لیکن اس کا اطلاق جلد کے نیچے والی خانہ دار ساخت (سلیولہ ٹشو) کے شدید ورم پر ہوتا ہے جس میں کہ پیپ پڑ جاتی ہے۔ ڈاکٹری میں فلغمونی کو سلیولائی ٹس کہتے ہیں +

اسباب مرض۔ اس مرض کی چھوت یعنی اس کی زہر یا مذکورہ بالا جرثومہ جو کسی ضرب و زخم یا رگڑ کے ذریعے داخل ہو کر اس مقام کی جلد کے نیچے پھیل کر اس مرض کو پیدا کرتا ہے اگرچہ بعض اوقات ظاہر طور پر جسم کے کسی حصہ پر کوئی ضرب و زخم معلوم نہیں ہوتا لیکن بغور دیکھنے سے کوئی خفیف سی رگڑ یا کوئی چھوٹی سی چھلی ہوئی پھنسی یا کوئی خفیف سی جلدی بیماری ضرور معلوم ہوگی جس کے ذریعے اس مرض کی زہر یا چھوت سرایت کر جاتی ہے۔ اگر کہیں کانٹا یا سوئی چبھ جائے تو اس کے زخم میں سرایت کر کے یا اگر ایک بال ٹوٹ جائے تو اس کی جڑ میں اس کے جراثیم سرایت کر کے اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں +

مریض کا جسم چھونے سے یا تیار دار یا ڈاکٹر یا طبیب یا دایہ وغیرہ کے ذریعے یا مریض کے اسباب مستعملہ یا ہوا کے ذریعے یا کسی اور طرح سے اس کی سمیت یا چھوت لگ جاتی ہو اگرچہ یہ مرض مقامی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی دہائی طور پر بھی پھیلتا ہے۔ بچوں و بوڑھوں اور کمزوروں کو نسبتاً یہ مرض زیادہ ہما کرتا ہے جن لوگوں کو جگر یا گردوں کی کوئی بیماری ہو جاتی ہے یا گٹھیا یا نقرس وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے یا نقص تغذیہ کے سبب جسمانی کمزوری ہوتی ہے یا جو لوگ شراب زیادہ پیتے ہیں یا جو کثیف یا غلیظ دہتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ مردوں کی نسبت عورتوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ رچہ عورتیں نسبتاً زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ موسم خزاں اور سردی میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے اور جن اشخاص کو یہ مرض ایک بار ہو چکا ہے انہیں یہ دوبارہ سے بارہ بھی ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اگر وہ

کمزور ہوں *

علامات مرض۔ اس مرض کا زمانہ حسانت عموماً ۲ سے ۵ دن تک ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی ۴ دن تک بھی ہوتا ہے یعنی چھوت لگنے کے عموماً ۲ سے ۵ روز بعد یہ مرض ظاہر ہوا کرتا ہے اور مقام ضرب و زخم کے سوا یہ مرض اکثر چہرہ پر ہوا کرتا ہے جس کو طب میں مانتھرا اور ڈاکٹری میں اری سیپلس آف دی فیس کہتے ہیں چنانچہ یہ اس طرح شروع ہوتا ہے کہ پہلے جاڑا سے خفیف بخار چڑھ جاتا ہے جی متلاتا اور سر میں درد ہوتا ہے پھر بار بار لرزہ ہو کر بخار تیز ہو جاتا ہے۔ اگر مریض جوان ہو تو اکثر نکسیر پھوٹتی ہے اور اگر بچہ ہو تو ماتھ پاؤں میں تشبیح ہوتا ہے بخار کے چند گھنٹے یا ایک دو روز بعد چہرہ پر کہیں ایک سرخ دھبہ اور ورم معلوم ہوتا ہے اکثر ناک یا کان کی ایک طرف سے یا گوشہ دہن یا رخسارہ یا نچلے پونے کی ایک جانب سے یہ سرخی اور سوجن شروع ہو کر رفتہ رفتہ تمام چہرہ اور سر و گردن بلکہ شانہ تک پھیل جاتی ہے چہرہ سوج کر بد صورت ہو جاتا ہے آنکھیں کھل نہیں سکتیں اور ناک بھی سوج کر بند ہو جاتی ہے۔ مقام معلل کی جگہ گرم سخت تنی ہوتی۔ سرخ اور چمکدار ہوتی ہے اور وہاں بہت درد ہوتا ہے اور جس طرف کو ورم بڑھتا جاتا ہے۔ اس طرف سرخی اور سوجن کا کنارہ بخوبی معلوم ہوتا ہے لیکن جلد سے ورم ہٹتا جاتا ہے اُدھر یہ حالت نہیں ہوتی۔ ماؤٹ اور تندست جلد میں تمیز نہیں ہو سکتی۔ اکثر تو ورم ایک ہی جانب کو بڑھتا جاتا ہے لیکن کبھی چاروں طرف یکساں پھیلتا ہے اور جہاں کی جلد ڈھیلی ہوتی ہے مثلاً پونے اور فوطے وغیرہ کی اوہاں پر ورم زیادہ ہوتا ہے اور دبانے سے گر پڑتا جاتا ہے لیکن جہاں کی جلد تنی ہوتی ہوتی ہے مثلاً کان اور سر کی اوہاں پر ورم تو کم ہوتا ہے مگر درد شدید ہوتا ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو مقام ماؤٹ پر آبلے پڑ جاتے ہیں جن میں زردی مائل رطوبت بھر جاتی ہے۔ پھر یہ آبلے ٹوٹ کر زخم بن جاتے ہیں اور قرب و جوار کی جاذب گلیٹیاں وغیرہ بھی مبتلائے مرض ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی وہاں کی ساخت مہار پڑ جاتی ہے۔ اس مقامی ورم یا سوزش کے ہونے سے بخار میں ترقی ہوتی ہے۔ چنانچہ تیسرے چوتھے روز بخار ۱۰ یا ۱۰.۵ ف کا ہوتا ہے۔ اور اگر ورم کو اور ترقی ہو تو بخار بھی اور تیز ہو جاتا ہے۔ برخلاف ازلین اگر ورم خفیف ہو تو بخار ۱۰.۲ درجہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ نبض تیز اور بھری ہوتی اور فی منٹ ۱۰۰ سے ۱۲۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے۔ زبان خشک اور اس پر سفید یا بھوری میل جمی ہوتی

ہوتی ہے پیشاب مقدار میں کم خارج ہوتا ہے اور کبھی اس میں المبیوسن خارج ہوتا ہے۔ کبھی اندر سے حلق اور حنجرو وغیرہ کے متورم ہو جانے سے سانس لینے اور نکلنے میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ ورم کے پانچویں چھٹے روز بخار عموماً اتر جایا کرتا ہے لیکن اگر ورم میں تخفیف نہ ہو یا کسی اور حصہ جسم پر یہ مرض نمودار ہو جائے۔ تو پھر تیز بخار چڑھا رہتا ہے۔

جب یہ مرض رفع ہونے لگتا ہے تو سرخی۔ ورم اور درد میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور چند روز تک جلد پر سے چھلکے اترتے رہتے ہیں۔ اگر سر میں یہ مرض ہو جائے تو سر کی جلد پر سے چھلکے اترنے کے ساتھ ہی عموماً سر کے بال بھی گر جایا کرتے ہیں۔ اور کبھی چند روز بعد گر جاتے ہیں۔

موت اس مرض میں ضعف یا ہذیان یا قوما یعنی کوما یا بیہوشی سے واقع ہو کر ہوتی ہے۔ فوٹ۔ جب یہ مرض چہرہ سے شروع ہوتا ہے تو اس کے ہمراہ شدید ہذیان ہوا کرتا ہے نوزائیدہ بچوں میں یہ مرض ناف کے زخم سے شروع ہوتا ہے اور زچہ کو اس کی چھت سے پر موت کا بخار ہو جاتا ہے۔ عوارض۔ جلد کے نیچے پھوٹے بن جاتے ہیں۔ یا تنی ہوئی جلد مر وار پڑھ جاتی ہے یا وہاں کے غدود و جاذبہ میں سیپ پڑ جاتی ہے کبھی حنجرو میں ورم ہو کر مریض دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ کھانسی۔ نیونیا اور ذات الحجب وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی دماغ اور اس کے پردوں میں سوزش ہو کر شدید ہذیان اور فوٹ ہو جاتا ہے۔ کبھی خون متعفن ہو جاتا ہے (ڈیٹھی سیپیا) ہو جاتا ہے اور دل کے اندر ورم ہو جاتا ہے۔

انجام مرض۔ یہ مرض بچوں اور بوڑھوں میں نہایت ہلک ہوتا ہے۔ شراب پینے والوں ورم گردہ میں مبتلا اور رموی تقرسی قسم کے مریضوں میں بھی یہ خطرناک ہوتا ہے اس مرض میں خون متعفن ہو جانا بھی نہایت خطرناک ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ ہی دل کے اندر کی طرف ورم ہو جائے۔ تو یہ ہمیشہ ہلک ہوتا ہے۔ جب خانہ چغم میں ورم غلغونی سے سرسام ہو جائے۔ یعنی دماغ کے پردے متورم ہو جائیں۔ یا حنجرو متورم ہو کر دم گھٹنے لگے یا مقام ماؤت سیاہ پڑ جائے۔ یا اس پر نیلے رنگ کے آبلے پڑ کر اس میں سیپ پڑ جائے۔ یا وہ مقام مر وار پڑ جائے۔ تب بھی انجام خراب ہوتا ہے۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کو (۱) سوزش جلد (داری تھیمیا) (۲) نار فارسی شدید (ڈیکوٹ ایکٹینیا) (۳) گلوتری یعنی توپائے منطقہ (ہیرپیزز اسٹر) (۴) ڈکل چہرہ اور

(۵) کنپٹی وغیرہ سے تشخیص کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ (۱) سوزش جلد میں جلد پر سرخ سرخ دھبے ہوتے ہیں جو عموماً تعداد میں دو یا تین ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر ابھرنے والے نہیں ہوتے۔ اور اس کے ساتھ شدید بخار نہیں ہوتا (۲) و (۳) نار قارسی اور قوبا کے آبے یا دالنے متفرق ہوتے ہیں (۴) ذہن چہرہ میں زیادہ دم مقام ذہن پر ہوتا ہے اور (۵) کنپٹی میں ہاتھوں کے سامنے اور نیچے زیادہ دم ہوتا ہے۔

حفظ مالتقدم مریض کو ایک علیحدہ اور ہوادار کمرے میں رکھیں۔ اس کی غذا کا مناسب انتظام کریں۔ تاکہ یہ مرض پھیلنے نہ پائے۔ سعال لجز اور تیار دار کو چاہئے کہ جب تک وہ اپنے ہاتھوں کو دس ان فیکٹ ٹیلٹ لوشن دمرکری لوشن پاکار بالک لوشن، سے بخوبی دھو نہ لیں اور پاک و صاف کپڑے بدل نہ لیں تب تک انہیں کسی مریض کے پاس بالخصوص زچہ یا مجروح کے پاس ہرگز نہیں جانا چاہئے۔ مریض کے اچھا ہو جانے پر اس کے کپڑوں کو کھولتے ہوئے پانی میں جوشا کر دھو بی کو دے دینا چاہئے۔ اسباب مستعملہ کو پاک و صاف کر لینا چاہئے۔ اور کمرے کو سفیدی کرا دینی چاہئے۔

علاج ڈاکٹری۔ اس مرض کا علاج دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جسمانی اور دوسرے مقامی۔ چونکہ اس مرض میں مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ پس ایسا علاج نہ کرنا چاہئے کہ جس سے وہ اور کمزور ہو جائے۔ بلکہ مریض کو غذا اور دوا مقوی دینی چاہئے۔

علاج مقامی۔ اگرچہ اس مرض میں مقامی طور پر بہت سی دوائیں استعمال

کی جاتی ہیں۔ لیکن سب سے بہترین دوا (۱) مرہم اکتھال (Ichthyol Ointment)

ہے۔ چنانچہ ۲۵ فی صدی والی یہ مرہم (ایک حصہ اکتھال تین حصے ویزرے لین) مقام ماؤنٹ پر لگائیں۔ چہرہ کے سوا دوسرے مقام پر یہ دوا لگا کر اس کے اوپر ولاتتی روئی کی ایک تہ رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ یا (۲) پرکلورائیڈ آف مرکری لوشن (۴۰۰۰ میں ۱) میں ٹیل وغیرہ کی دھبیاں تر کر کے مستوا تر مقام ماؤنٹ پر لگانے رہیں۔ (۳) اری سپیس کے سارے کنارے پر اور اس کے اس پاس کی تند رست جلد پر ٹیکچر آیوڈین لگانا بھی مرض کے پھیلنے کو روکتا ہے۔

(۴) چہرہ کے سرخبادہ یعنی ماشر میں آنکھوں میں ہ فیصدی والا آرگیرول لوشن
دن میں دو تین بار ڈالتے رہیں +

(۵) کان کے سرخبادہ میں جو کبھی پُرانی نارفارسی (ایکڑیا) کے ہمراہ ہوتا
ہے ایک حصہ ایکہتال تین حصہ پانی میں ملا کر ماؤف کان پر لگائیں اور اوپر
سے ہڈرک ڈول یعنی ولایتی روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ اور ساتھ ہی علاج عمومی
کریں۔ اور پُرانی نارفارسی کا بھی علاج کریں +

(۶) جب یہ مرض کسی زخم وغیرہ کے مقام سے شروع ہو تو اس زخم کو تیز آئینی
سینک لوشن (مرکری لوشن) سے خوب دھو کر آئیوڈوفارم یا ارسلٹول سے
ڈریس کریں (یادے) ایک فیصدی والے سلین (Cyllin) لوشن میں لنٹ
وغیرہ نہ کر کے اور مقام ماؤف پر رکھ کر اوپر سے پٹی باندھ دیں۔ مقام محلل کو تری
اور ہما سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ بلکہ اگر ورم زیادہ ہو تو وہاں پر خشک یا تر سینک
کریں۔ مگر پلٹس ہرگز نہ باندھیں۔ جب مقام مرض پر آبلے پڑ جائیں تو یہ دوا
کام میں لائیں۔ (۸) آئیوڈوفارم ایک حصہ۔ ایسڈ پورک ۲ حصہ۔ رنگ
اکسانڈ ۳ حصہ۔ ان کو باہم ملا کر اس میں سے حسب ضرورت مقام مرض پر
چھڑک کر اس پر ولایتی روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ بچوں کی ناف سے جب
یہ مرض شروع ہو تو وہاں پر اس سفوف کے چھڑکنے سے جلد آرام ہو جاتا
ہے اگر آئیوڈوفارم کی بدبو کا اندیشہ ہو تو اس کی بجائے زیرو فارم کام میں لائیں
علاج عمومی۔ مریض کو ایک علیحدہ صاف اور ہوا دار کمرے میں رکھیں۔ غذا
لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دود اور شوربا وغیرہ۔ اگر مریض ضعیف یعنی کمزور ہو تو مناسب
مقدار میں شراب کا دینا بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ ایسی صورت میں برانڈی یا پورٹ دیا کرتے ہیں
ابتداء میں ۵ گرین کیلور دیدیں تاکہ قبض رفع ہو جائے اور بعد کو قبض نہ ہونے دیں اور
اگر بخار تیز ہو تو معرقات یا دافع بخار دویہ کا استعمال نہ کریں بلکہ نیم گرم یا سرد پانی سے اسفنج کریں
اور بطور دوا اس مرض میں ٹینکچر سیٹیل ایک نہایت مفید دوا ہے چنانچہ ٹینکچر سیٹیل بمقدار ۳۰
قدرے پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خداک و دہر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد دیتے رہیں اور
جب علامات میں تخفیف ہو تو دوا کی مقدار بھی کم کر دیں یا ان دونوں نسخوں میں سے کسی

ایک کا استعمال کریں۔ نسخہ نمبر (۷۱) میں ٹنکچر سٹیل کے ساتھ میگنیشیا ملایا گیا ہے تاکہ مریض کو قبض نہ ہونے پائے اور نسخہ نمبر (۷۲) میں ٹنکچر سٹیل کے ساتھ کوئین ملانی گئی ہے کیونکہ یہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔

(۷۲) نسخہ جو سرخبادہ میں مفید ہے

(۷۱) نسخہ جو سرخبادہ میں مفید ہے

ٹنکچر سٹیل ۳۰ منم

ٹنکچر سٹیل ۳۰ منم

کوئین سلفیٹ ۳۰ گرین

میگنیشیم سلفیٹ ۳۰ گرین

گلیسرین ۲۰ منم

پیرٹ آف کلوروفارم ۱۰ منم

پیرمنٹ واٹر ۳ تا ۱ اونس

پیرمنٹ واٹر ۳ تا ۱ اونس

ایسی ایک ایک راک دادن میں تین چار بار دیں +
صرت ٹنکچر سٹیل یا ان نسخوں میں سے کسی ایک کی چار پانچ خوراکیں پینے سے اکثر فائدہ
معلوم ہو کر تا ہے یعنی ورم کا بڑھنا رک جاتا ہے۔ مقام ماؤف کی سرخی کم ہو جاتی ہے درد
اور سوجن میں تخفیف ہو جاتی ہے +

علاج سیارمی۔ چونکہ یہ مرض اغلباً ہمیشہ سٹریٹوٹوکاکس یا ٹیوجینس جرمز کے سرایت کرنے
سے ہوتا ہے اس لئے اس مرض میں اینٹی سٹریٹوٹوکاکس سیرم کی ۵ cc کی پیکاری کرنی مفید
ہوتی ہے لیکن اسکے دوسرے روز کم مقدار میں ویکسین ۲ سے ۵ ملین کا کافی، اکی جلد پیکاری کرنی
چاہئے اس طرح سے چار چار پیکاریاں کرنی چاہئیں +

اگر ممکن ہو تو مریض کے آبلہ سے جراثیم لیکر ویکسین تیار کی جائے ورنہ سٹاک ویکسین ہی استعمال
کریں لیکن علاج میں جلدی کرنی چاہئے۔ دیر کرنے سے مرض بڑھتا جاتا ہے +

علاج طبی۔ اطباء یونانی نے اس مرض کے علاج میں فصد اور سہل و نو کو مفید لکھا ہے لیکن
تحقیقات جدیدہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایسا علاج جس سے مریض کمزور ہو جائے وہ اس مرض میں مضر ہے
اور اسلئے تیز سہل دینا یا فصد کرنا مناسب نہیں حمزہ خالص یعنی صفراوی میں جس میں ورم خوب سرخ
اور اس میں سوزش شدید ہوتی ہے پہلے تسکین حرارت کیلئے یہ نسخہ پلائیں نسخہ (۱)، لعاب بہدانہ ۳ ماشہ
شیرہ تخم کاہرہ مقشرہ ماشہ۔ شیرہ آلو بخارا ۵ دانہ عرق کوعرق گاؤ زبان ہر ایک ۴ تولہ میں نکال کر
شربت عذاب ۲ تولہ ملا کر پلائیں اور حمزہ دوسری (دھنی) میں جس میں ورم سیاہی مائل اور سوزش
میں نسبتاً کم ہوتا ہے ابتدا میں یہ نسخہ دیں نسخہ (۲)، گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ شاہترہ۔ چرمانہ۔ بنج
کاسنی۔ بوندلی ہر ایک ۵ ماشہ عذاب ۵ دانہ بطریق معمول غیسا ندہ بنکر شربت عذاب ۲ تولہ ملا کر

پلائیں اور تنقیہ کے لئے یہ منضج و مسهل پلائیں۔ (۳) نسخہ منضج (۳) گل نیلوفر تخم کاسنی ہر ایک ۷ ماشہ۔ غناب ۷ دانہ لو بخارا ۵ دانہ ترسندی ایک تولہ۔ ہلیلہ زرد ۲ تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دیکر بل چھان کر کل قدم ۴ تولہ ملا کر تین روز پلائیں۔ بعدہ اسی نسخہ میں شیر خشک ترنجبین ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کر کے مسهل دیں اور حجرہ دموی میں ہلیلہ زرد کو موقوف کر کے مغز فلوں یا زینبرہ تولہ شیرہ مغز بادام ۵ عدد اضافہ کر کے تنقیہ کریں۔ بعدہ بطور تہرید نسخہ نمبر (۱) پلائیں یا کچھ عرصہ یہ حسب سرخ بادہ استعمال کرائیں:-

(۴) حسب سرخ بادہ جو جوانوں کے سرخ بادہ میں عموماً اور بچوں میں خصوصاً مضید ہیں۔ نسخہ پوست ہلیلہ زرد۔ سر بھوکہ۔ گل سرخ۔ برگ شاہترہ۔ تخم کشنیز ہر ایک ۲ ماشہ برگ حنا ۲ ماشہ۔ دہمایہ۔ صندل سرخ۔ برہم ڈنڈی۔ نیل کنٹھی ہر ایک ۳ ماشہ۔ زیرہ سفید فلفل سیاہ گل کچنال ہر ایک ایک ماشہ۔ برگ نیم۔ برگ بکائن ہر ایک ۵ عدد۔ سب واڈوں کو کوٹ چھان کر آب برگ حنا و تخم کشنیز جو شکل زلال ان کو بھگو کر حاصل کیا گیا ہو، میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور اس میں سے جو ان کو بقدر ۳ ماشہ اور شیر خوار بچہ کو دو تین گولیاں اس کی ماں کے دودھ میں حل کر کے دیں اور شیر خوانہ بچوں کے سرخ بادہ میں مرصغہ رد و دھیلانے والی) کو نسخہ مذکور بالا بلا کر تعدیل و تنقیہ کریں اور بچہ کو یہ گولیاں استعمال کرائیں۔ (۵) حسب سرخ بادہ برائے اطفال نسخہ رسوت۔ برگ شاہترہ۔ گیر و مغز تخم بکائن مغز تخم نیم۔ تخم شاہترہ۔ افیمون ولایتی۔ ٹمٹڈی۔ برہم ڈنڈی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابی۔ تخم کاسنی۔ برادہ صندل سرخ۔ برادہ صندل سفید ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھانکر آب کاسنی سبز میں ملا کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور اس میں سے ایک گولی صبح و شام ماں کے دودھ میں حل کر کے دیں۔

غذا۔ آتش جو یا کھڑی۔ کدو۔ کاہو۔ پالک۔ کاسنی وغیرہ تنہا یا دال مونگ کے ہمراہ پکا کر دین مقامی علاج (۱) سداب کو سکہ اور دغن گل میں ملا کر مقام ماؤف پر طلا کریں۔ یا (۲) سفیداب۔ گل قہو لیا۔ مکوشک۔ مردار سنگ۔ ہوزن۔ لیکہ دغن گل میں پس کر لگائیں خصوصاً حجرہ قلغونی میں مقامی طور پر۔ (۳) آب کشنیز سبز و دغن گل ملا کر طلا کریں یا اجدا میں یہ ضماد لگائیں:-

ضماد (۴) صندلین۔ فلفل۔ گل ارنی۔ گل سرخ۔ مکوشک۔ مساوی لیکر آب کو سبز

آپ کشینز سبز میں پیس کر ضما د کریں۔ اگر ان تدا بیر سے تخفیف نہ ہو تو پھر محلات دورم کو تحلیل کرنے والی دوائیں، مثلاً بابونہ خطمی، اکیلل الملک، شبت، بزرکتن، سموزن کا ضما د کریں۔
 روغن سرخ بادہ جو سرخ بادہ میں معمول و مجرب ہے۔ چاکسو، صندل، سرخ، کمیلہ ہر ایک ۳ ماشہ، فوغل، سنگ جراث، کتھ سفید، لوہ چون، برگ حنا، پھلکری، بلبلہ سیاہ، عرج فراسانی ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، برگ نیم، دہایہ ہر ایک ۱۴ ماشہ، برگ بکائن ۲۸ ماشہ، فلفل سیاہ ۷ ماشہ، نیلہ تھو تھہ ایک ماشہ، روغن سرسوں سو ا پاؤ۔ اول پتوں کو باریک پیس کر اور نصف لوہ چون کے ہمراہ پیس کر دو قرص (ٹکیاں) بنائیں۔ بعدہ تیل آگ پر رکھ کر اس میں ٹکیاں ڈال کر جلائیں بعدہ باقی ادویہ کوٹ چھان کر روغن مذکورہ میں ملا کر لوہے کی کڑا ہی میں نیم کے دستہ سے ایک گھنٹہ تک خوب حل کر کے محفوظ رکھیں اور وقت ضرورت تھوڑا سا سرخ بادہ پر لگائیں۔

کن پیرے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کن پیرے	فوجشلا	مپش
گلسوئے	بارنیٹوس	ان فیکش پیروٹائٹس
کنٹھ	درم اصل الاذن	ایپیڈیک پیروٹائٹس
کریمول	درم بن گوش	

تعریف۔ یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جس میں کان کی جڑ کا ٹھوک پیدا کر نیوالا غدود متورم ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات دیگر غدود بے بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ اور سلسلہ ہی بخار بھی ہوتا ہے۔ یہ مرض اکثر وباء پھیلا کرتا ہے۔
 اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث بھی ڈیپلوکاکس قسم کا جرثومہ یا جرم ہے جو مرض کے خون ٹھوک اور سٹوف غدہ میں پایا جاتا ہے یہ بیماری زیادہ تر بچوں اور جوانوں کو ہوا کرتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی جوان اشخاص بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ شیر خوار بچوں اور بوڑھوں کو یہ مرض شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ یہ مرض نہایت چھوٹا وار ہے اور عموماً موسم خزاں یا موسم بہار میں وباء پھیلا کرتا ہے۔ لیکن بالعموم محروم و درقبوں خصوصاً

درسوں۔ بورڈنگوں اور کارخانوں میں پھیلتا ہے اور لڑکیوں کی نسبت لڑکوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض مدت العمر میں ایک بار ہی ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض زمانہ حضانت اس مرض کا ۱۵ سے ۲۵ دن تک ہے یعنی چھوٹ گئے کے ۱۵ سے ۲۵ روز بعد علامات مرض پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ پہلے خفیف بخار ہو جاتا ہے جس کی حرارت عموماً ۱۰۲ درجہ تک ہوتی ہے پھر پہلے ایک طرف کے بالعموم بائیں کان کے نیچے درد ہو کر دم ہو جاتا ہے جو بڑھ کر کان کے پیچھے کی طرف اور نیچے کی طرف گردن میں پھیل جاتا ہے۔ دو تین روز بعد دوسری جانب کا غدود بھی متورم ہو جاتا ہے۔ رخسار کے اوپر گردن سوج کر ایک ہو جاتے ہیں۔ منہ کھولنے اور کھانے پینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے۔ درد دیگر غدود لعابیر یعنی لوزیتین اور زبان کے نیچے کے غدود بھی سوج جاتے ہیں تنفس سے بوائی ہے اور زبان بہت سیلی ہوتی ہے۔ اب بخار تیز ہو جاتا ہے سر میں درد ہونے لگتا ہے اور کبھی ہریان بھی ہو جاتا ہے۔ پھر تقریباً چوتھے یا پانچویں روز بخار رفع ہو جاتا ہے اور پانچویں چھٹے دن دم میں خفیف تنہائی شروع ہو کر آٹھویں روز تک وہ بالکل زائل ہو جاتا ہے اور مقام ماؤف پر سے خشک پھلکے اتر جاتے ہیں لیکن بعض مریضوں میں آرام ہونے کے بعد اس مقام پر سختی رہ جاتی ہے اور شاذ و نادر بعض میں غدود ماؤف میں پیپ بکھر کر کان کے ارد یا باہر پھوٹ جاتی ہے۔ کبھی مرض برا ہو جاتا ہے۔

عوارضات۔ (۱) دم خفیفہ آرکائیٹس (جوان لڑکوں اور جوان آدمیوں میں یہ مرض خفیوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے یعنی خفیفے متورم ہو جاتے ہیں۔ لیکن بچوں میں یہ شاذ و نادر ہی منتقل ہوتا ہے۔ ۱۵ سے ۳۰ فیصدی مریضوں میں یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ بالخصوص ایسے مریضوں میں جو جلد اٹھ کر چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں عموماً تو مرض کن پیر کے ساتویں یا آٹھویں روز خفیفے متورم ہو جاتے ہیں لیکن کبھی دو تین ہفتے یا زیادہ عرصہ بعد بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ اور بعض مریضوں میں پہلے خفیفے متورم ہو جاتے ہیں اور بعد میں کن پیر ٹھکتے ہیں۔ جب ورم خفیفہ کی شکایت ہونے لگتی ہے تو پہلے پیٹ اور خفیوں میں درد ہوتا ہے اور پھر ایک یا دونوں خفیفے متورم ہو جاتے ہیں یہ ساتویں یا ۱۰ یا ۱۲ درجے کا بخار ہو جاتا ہے۔ قبض آتی ہیں اور ہریان ہوتا ہے عموماً خوش قسمتی

سے اس مرض میں ایک ہی خصیہ متورم ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فوطہ بھی متورم ہو جاتا ہے اور منی کی ڈوری (قناة منویہ) اور چڈے کی غدود بھی متورم ہو جاتے ہیں اور کبھی پیشاب کی نالی میں ورم ہو کر ریورٹیکٹائٹس (پیپ آئے لگتی ہے۔ جس سے سوزاک کا شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ درحقیقت سوزاک نہیں ہوتا۔ ایک ہفتے کے اندر یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی پھر عود کر آتی ہے۔ اس قسم کے ورم خصیہ میں پیپ شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ لیکن چند روز میں ورم رفع ہو جانے کے بعد ماؤف خصیہ سکر کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ جب کبھی بلوغت سے پہلے اس مرض سے دونوں خصیے متورم ہو جاویں تو اس سے مریض کا جسمانی نشوونما رک جاتا ہے۔ لیکن باوجود دونوں ماؤف خصیوں کے سکر کر چھوٹے ہو جانے کے قوت باہ زائل نہیں ہوتی (آسل)۔

عورتوں میں بجاٹے ورم خصیہ کے ورم خصیۃ الرحم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خصیہ الرحم میں درد ہوتا ہے۔ اندام نہانی اور چھاتیوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس طرح کا ورم کبھی مردوں کی چھاتیوں میں بھی ہو جایا کرتا ہے۔

(۲) ورم بالقراس (پینکریٹائٹس) مرض کن پیر میں کبھی بالقراس (جس کا بیان دیکھو باب تشریح میں) متورم ہو جاتا ہے۔ جس سے مریض کے پیٹ میں شدید درد ہوتا اور قیاس آتی ہیں۔ عموماً قبض ہوتی ہے۔ اور کبھی خون آمیز یا خونی پاخانہ آنے لگتا ہے۔ پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔ شاذ و نادریرقان بھی ہو جاتا ہے۔ ان علامات کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے۔ اور نبض تیز چلتی ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے اکثر مریض اس عارضہ سے اچھے ہو جاتے ہیں۔

کن پیر کے بعض مریضوں میں آنسو کی گلی (غده دمیۃ۔ بیکریٹل گلینڈ) متورم ہو جاتی ہے جس سے خانہ چشم میں درد ہوتا ہے۔ پوٹے سوج جاتے ہیں اور بعض مریضوں میں گردن کی ڈھال نما گلی (غده درقیۃ۔ تھائیئرائیڈ گلینڈ) متورم ہو جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں عصبی علامات بھی خاص طور پر نمایاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ درد سر ہوتا ہے۔ چونکہ گلی ہے ہڈیاں ہوتا ہے۔ بعض کی گردن اکڑ جاتی ہے۔ اور بعض کو بعد میں سیان یا فالج ہو جاتا ہے۔ بعض کے کان ماؤف ہو کر وہ بہرے ہو جاتے ہیں۔ بعض کی آنکھ کے عصبہ مجوفہ کے متورم ہونے سے وہ نابینا ہو جاتے ہیں۔ بعض کو نکیر آتی ہے۔ بعض کو کھانسی یا نمونیا یا ورم حجاب القلب یا ورم مفاصل یا ورم گردہ وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ کبھی کن پیر

میں غدد ماؤف میں پیپٹریکٹھی مردار پڑ جاتی ہے۔ گردن اور حلق متورم ہو جاتے ہیں اور کبھی گردن کے غدد جاذبہ میں بھی پیپٹریکٹ جاتی ہے +

تشخیص۔ جب مرض کن پٹری بایکھلا ہوا ہو تو اس کی تشخیص میں کوئی وقت نہیں ہوتی لیکن جب یہ مرض خفیف ہو تو اکثر نظر انداز ہو جاتا ہے۔ اور اگر پہلے دیگر غدد لعابہ یعنی جگر یا زبان کے نیچے کے غدد متورم ہوں یا پہلے ورم خصبہ ہو تب بھی اس مرض کی تشخیص مشکل ہو ا کرتی ہے۔ بعض میعادیں بخاروں مثلاً حرقہ بطنی وغیرہ میں یا پیٹ پر چوٹ لگنے یا عمل حجامی کرنے کے بعد یا تعفن خول سے بھی کن پٹری کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن ایسی صورت میں یہ علامتہ ایک ہی طرف ہوتا ہے۔ اور ورم میں عموماً پیپٹریکٹ یا کرتی ہے۔ لیکن یہ متعدی نہیں ہوتا۔ اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بعض ادویہ مثلاً پوٹاسیم آئیوڈائیڈ یا یاٹیلو کارپین وغیرہ کے دوران استعمال میں بھی غدد لعابہ متورم ہو جایا کرتے ہیں +

گردن کے غدد کے متورم ہونے سے بھی کن پٹری کا شبہ ہو سکتا ہے اور ایسا ہی جڑے اور زبان کے نیچے کے غدد متورم ہونے سے بھی اس مرض کا شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس مرض کی علامات مخصوصہ و فارقہ کو مد نظر رکھنے سے اس مرض کی تشخیص ہو جاتی ہے +

تھیمپٹری (گلیٹڈ و لریفور) جو گردن اور دیگر مقامات کے غدد جاذبہ کا ایک شدید متعدی ورم ہے۔ سے بھی اس مرض کا اشتباہ ہو سکتا ہے لیکن اس میں غدد لعابہ ماؤف نہیں ہوتے +

علاج ڈاکٹری۔ مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں اور آٹھ دس دن تک بستر میں لٹائے رکھیں خصوصاً جبکہ بخار ہو۔ عموماً سردی لگنے یا بھگنے یا بستر میں سے جلد اٹھ کر چلنے پھرنے سے ہی یہ مرض خبیثوں وغیرہ کی طرف منتقل ہو جایا کرتا ہے۔ مقام ورم پر دن میں دو تین بار ٹیکر آئیوڈین لگائیں یا صرف گرم پانی یا پوسٹ خشاش اور گیل بابونہ ہر ایک ایک تولا کو ایک سیر پانی میں جو شاکراں میں فلائین کا ٹکڑا بھگو اور بخور کر اس سے ورم کو دن میں دو بار پندرہ بیس منٹ تک سینک دیں اور سینک کر چکنے کے بعد اس پر بیلا ڈونا گلیسرین چیر کر اور اوپر سے گرم روئی رکھ کر باندھ دیں اور ۲ فیصدی والے کاربالک لوشن یا لوشن بوشن سے کلی کر لیا اس میں روئی تر کر کے اس سے مریض کے منہ کو اندر سے صاف کرتے ہیں۔ اگر مرض خبیثوں وغیرہ کی طرف منتقل ہو جائے تو کان کے نیچے اصلی مقام مرض پر رانی کا پلستر لگا کر سوزش پیدا کریں تاکہ مرض اپنی جگہ پر آجائے

اور اگر خفے متورم ہو جائیں تو پھر انہیں پوست و گل یا بوتہ کے جوشاندہ سے سیکھ کر کے بیلاڈونا گلیسرین لگاتے رہیں اور شپنیری سینڈج یعنی خضیوں کی ٹی یا تیکے کے سہارے سے اوپر کو اٹھا رکھیں۔ رفع قبض کے لئے اس مرض کے ہر ایک مریض کو رات کو ۳ سے ۵ گرین کیلومل دیکر اگلی صبح کو میگ نے شیا سلفاس ۴ ڈرام پاؤ بھر پانی میں ملا کر دیں اور پھر قبض نہ ہونے دیں۔ اور اگر بخار شدید ہو اور ہڈیاں ہوتو ٹنگم یا سرد پانی سے اسفنج کریں۔ اور سر پر پرف لگائیں۔ رفع درد کے لئے پانچ پانچ گرین اینٹی پاٹرین ایک دو بار دیں۔ اگر درد کے سبب نیند نہ آتی ہو تو ۲۰ سے ۳۰ گرین دوورس پاؤ ڈر بناسیت عمر مریض دیں۔ اگر غدو متورم میں پیپ پڑ جائے تو شکاف دیکر اسے نکال دیں اور مناسب علاج کریں۔ اگر ورم شدید ہو تو ابتدا میں اس پر چھ پاک و صاف جو نکلیں لگوانے سے بھی فائدہ ہوا کرتا ہے +

انتباہ۔ چونکہ اس مرض کا زمانہ حضانہ ۱۵ سے ۲۵ دن تک ہے اس لئے اگر کسی شخص کو اس مرض کی چھوت لگے ہوئے کا شبہ ہو تو اسے ۲۶ روز تک علیحدہ رکھنا چاہئے۔ اور اگر اس عرصہ میں علامات مرض نمایاں نہ ہوں تو اسے چھوت سے پاک سمجھنا چاہئے لیکن لوگوں کو یہ مرض ہو چکا ہو انہیں علیحدہ رکھنے کی ضرورت نہیں +
زمانہ تعدیہ مرض۔ یعنی چھوت لگنے کی مدت ابتدائی علامت مرض ہیکہ ۲ روز تک ہوتی ہے مدت مرض۔ مدت اس مرض کی آٹھ دس روز لیکن پندرہ روز ہوتی ہے۔ اگر خضیوں وغیرہ کی طرف مرض منتقل ہو جائے تو پندرہ روز میں شفا ہو جاتی ہے +

مرض کے بعد کی کمزوری میں سیرولیس فرائی آئیوڈائی یا فیلوزیرپ یا کوئی اور تقوی دوا دین غذا۔ دوران مرض میں غذا لطیف اور سیال دیں۔ مثلاً دودھ۔ آش جو اور شوربا وغیرہ لیکن غذا میں ترشی وغیرہ گز نہ دیں +

علاج طبی۔ یہ نسخہ پیئے کو دیں۔ نسخہ (۳) عناب ۷ دانہ سپستان الادانہ بیدارہ ۵ ماشہ تینوں کو عرق شاہ ترہ و عرق عنب الثعلب ۷ تولہ میں جوش دیکر اور مل چھان کر اس میں شربت فیلو فر ۲ تولہ اور خاکشی ۵ تولہ دھوئی ہوئی ملا کر صبح و شام پلاویں اور قہار ورم پر سینک کریں۔ اور یہ ضما د کریں۔ نسخہ ضما د کھل خلی۔ عنب الثعلب بمقرفیا شبر تینوں ہوزن لیکر سبز مکو کے پانی میں پیس کر مقام ورم پر ضما د کریں یا نسخہ (۵) آرد باقلا

تولہ - آرد جو تولہ - یا بونہ ۹ ماشہ - گل بنفشہ ۹ ماشہ - خطمی ۷ ماشہ - اکیلیل ۷ ماشہ - سب ادویہ کو آب گرم میں پیس کر قدرے روغن بنفشہ داخل کر کے ضماد کریں - سوراج کان میں چند قطرے شیر و خمر کے ٹپکادیں یا گل روغن میں ایک بار یکہ سافیدہ تر کر کے رکھیں +
نوٹ - اس ورم میں اضمہ رادعہ کا استعمال جائز نہیں +

گلیٹیوں کا بخار

اردو نام گلیٹیوں کا بخار
طبی نام مچھی غددیہ
ڈاکٹری نام گلینڈیولر فیور
Glandular Fever

تعریف - یہ ایک متعدی بیماری ہے جس میں بخار ہوتا ہے - اور گردن اور دیگر مقامات کے غدود جاذبہ بڑھ جاتے ہیں - بخار تو عارضی ہوتا ہے لیکن متورم غدود دو تین ہفتے تک اپنی اصلی حالت پر آتے ہیں +

اسباب - یہ مرض کبھی وبائی طور پر ہوا کرتا ہے - اور ۸ فیصدی اس میں بارہ سال سے کم عمر کے بچے مبتلا ہوا کرتے ہیں - اس مرض کا اصل سبب (نوعی جراثیم) تا حال معلوم نہیں ہوا
علامات - اس مرض کی مدت حضانت ایک ہفتہ یا کچھ کم ہوتی ہے - مرض کا حملہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ پہلے بخار چڑھ جاتا ہے کبھی ہر س درود ہوتا ہے تبیں آتی ہیں - اور پیٹ میں درد ہوتا ہے - بعض اوقات پہلے گردن اکڑ جاتی ہے - جو عموماً مرض کے دوسرے دن اکڑا کرتی ہے - پہلے گردن کے بائیں جانب کے غدود کان کی کان کی پھلی بلندی سے اور نچلے جڑے کے بیرونی گوشہ سے نیچے کی طرف گردن میں متورم ہو جاتے ہیں - لیکن کبھی دوسری طرف کے غدود بھی متورم ہو جاتے ہیں - غدود ماؤف متفرق اور درزماک ہوتے ہیں لیکن ان کے اوپر کی جلد متورم نہیں ہوتی - ان غدود کے ورم کی حیثیت مختلف ہوتی ہے - کبھی یہ ورم مرغی کے چھوٹے انڈے کے برابر ہوتا ہے ساتھ ہی گلابی کسی قدر سرخ ہوتا ہے - اور ۱۰-۲ درجے کا بخار ہوتا ہے کبھی گردن کے پچھلے حصے کے اوپلوں اور پلوں کے غدود جاذبہ بھی متورم ہو جاتے ہیں - اور بعض اوقات آنکھوں کے غدود ساریقہ اور سیسے کے غدود جاذبہ بھی ماؤف و متورم ہو جاتے ہیں - بلکہ اور تلی بھی بڑھ جاتے ہیں - زبان مسلی ہوتی ہے اور قبض ہوتی ہے +

عوارضات۔ اس مرض میں عوارضات بہت کم ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی متورم غدہ میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ لیکن اہم عارضہ جو اس مرض کے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے۔ وہ دم گردہ ہے۔ چھ فیصدی مریضوں میں یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ آرام اس مرض میں رفتہ رفتہ اور دیر سے ہوتا ہے +

علاج۔ مریض کو آرام سے رکھیں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ بطور دوا (۱) سرویس فرائی آئیوڈائڈ ۱۰ ڈرام۔ ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار دیں (۲) ڈونوٹس سولیوشن بمقدار ۵ بوند ایک گھونٹ پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دوا صبح و شام بعد از غذا دیں۔ گرم ثقیل اغذیہ سے نیز ترشی اور شیرینی سے پرہیز کرائیں +

علاج طبی۔ پہلے چند روز تک نسخہ عذاب ۵ دانہ۔ شاہترہ۔ چرائنتہ۔ منڈی۔ بگل بنفش ہر ایک ۳ ماشہ۔ ان کو پاؤ بھر پانی میں بھگو کر اور مل چھان کر شربت عذاب ۲ تولہ ملا کر ہر صبح دس روز تک پلاتے ہیں۔ گیارھویں روز اسی نسخہ میں شیر خشت۔ ترنجبین۔ الماس ہر ایک ۱ سے ۲ تولہ شیرہ مغز بادام ۳ عدد اضافہ کر کے مسهل دیں اور ایک روز کا وقفہ دیکر پھر ایک اور مسهل دیں اور بعد مسهل اطریفیل غدوی بمقدار ۵ ماشہ یا اطریفیل شاہترہ بمقدار ۳ ماشہ ہمراہ عرق مصفی خون ۵ تولہ چند روز تک دیتے رہیں +

غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ کھائی۔ مٹھائی۔ گرم چیزوں بالخصوص زیادہ گوشت اور انڈوں وغیرہ سے پرہیز کرائیں +

کالی کھانسی

اردو نام	طبی نام	ٹاکٹری نام
کالی کھانسی	سعال وبائی + سعال دیکی	Whooping Cough
وبائی کھانسی	سیاہ سرفہ + شہقہ	Pertussis.

کیفیت مرض۔ یہ ایک شدید نوعی اور نہایت متعدی یعنی چھوت دار بیماری ہے جس میں پہلے نہ کام ہوتا ہے اور پھر نوبتی طور پر تیشی قسم کی کھانسی ہوتی ہے۔ چونکہ کھانسی کے ساتھ اندر کودم کھینچنے ہوئے لفظ ہوپ کی سی آواز نکلتی ہے اس لئے اس کو انگریزی میں ووپنگ کف کہتے ہیں +

فائدہ۔ اس کے عربی نام سعال دہیکی اور شہقہ بھی اسی مناسبت سے رکھے گئے ہیں۔ سعال عربی میں کھانسی کو کہتے ہیں اور دیک مرغ کو کہتے ہیں چونکہ مرغ جب بانگ دیتا ہے تو بانگ کے ختم ہونے کے ساتھ ہی جو آواز ہوتی ہے اسی قسم کی آواز اس کھانسی میں پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا۔ لفظ شہقہ کے لغوی معنی ہیں چیخنا چلانا چونکہ اس میں مذکورہ بالا قسم کی آواز نکلتی ہے اس لئے اس کو شہقہ بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ کھانسنے کھانسنے مریض کا رنگ نیلا یا کالا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو اردو میں کالی کھانسی کہتے ہیں۔

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث بھی ایک خاص قسم کا خرد بینی جثومہ بیشی نس بونڈ اور جنگوں ہے جو کہ مریض کی ناک اور منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے۔ پس اس مرض کی چھوت مریض کے تنفس سے اور اس کے اسباب مستعملہ کے ذریعے سے اوروں کو لگ جاتی ہے یہ مرض یعنی اس قسم کی کھانسی زیادہ تر چھوٹے بچوں بالخصوص ۲ سے ۸ برس کی عمر کے بچوں کو ہوا کرتی ہے لیکن شاذ و نادر جو ان اور بوڑھے بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں خصوصاً ایسے لوگ جن کو بچپن میں یہ بیماری نہ ہوئی ہو۔ کیونکہ یہ بیماری عمر بھر میں ایک بار ہی ہوتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی کبھی شکم مادر میں جنین کو اس مرض کا اثر ہو جاتا ہے۔ ایسے لوزائیدہ بچے میں اس قسم کی کھانسی کی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ بیماری عموماً و باء پھیلا کرتی ہے۔ اور ایسی چھوت دار ہے کہ کبھی صرف ایک مریض سے سارے شہر میں پھیل جاتی ہے اس کی چھوت یقیناً مریض کے ناک کی رطوبت اور اس کی بلغم کے ذریعے لگتی ہے۔ اس لئے مریض کے مستعملہ کپڑے زیادہ تر اس مرض کے پھیلائے کا باعث ہوا کرتے ہیں۔

زمانہ حضانت۔ زمانہ حضانت اس مرض کا ایک سے دو ہفتہ تک ہے یعنی چھوت لگنے کے ایک سے دو ہفتہ بعد علامات مرض نمایاں ہوتی ہیں۔

زمانہ تعدیہ یعنی چھوت لگنے کی مدت شروع مرض سے لیکر چھ ہفتہ تک ہوتی ہے۔ یعنی شروع مرض سے لیکر ہفتہ تک مریض سے دوسروں کو اس مرض کی چھوت لگ سکتی ہے علامات مرض سہولت بیان کی خاطر اس مرض کی علامات کو تین درجوں میں تقسیم کر کے لکھا جاتا ہے۔

(۱) زکام کا درجہ۔ چھوت لگنے کے چار پانچ روز بعد خفیف سا بخار ہو جاتا ہے اور

ساتھ ہی زکام ہو جاتا ہے یعنی ناک بہتی ہے چھینکیں آتی ہیں۔ آنکھوں سے بھی پانی آتا ہے وغیرہ پھر تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی اٹھتی ہے۔ ہفتہ عشرہ ایسی صورت رہ کر کھانسی شدت سے ہونے لگتی ہے +

(۲) تشنج کا درجہ۔ اس درجہ میں زکام کی علامات میں تخفیف ہوتی جاتی ہے۔ لیکن کھانسی میں زیادتی ہوتی جاتی ہے اور کھانسی نوبت بہ نوبت اٹھتی ہے اور کھانسی کی نوبت یا دورہ کی صورت اس طرح سے ہوتی ہے :-

(۳) کھانسی کے دورہ یا نوبت کی کیفیت۔ کھانسی کا دورہ یا باری آنے سے پہلے گلے میں سرسراہٹ یا خراش وغیرہ محسوس ہوتی ہے۔ پھر کھانسی اٹھتی ہے اور کھانتے کھانتے مریض بے دم ہو جاتا ہے۔ اس کا چہرہ سرخ یا نیلگون ہو جاتا ہے۔ آنکھیں ابھرتی ہیں کبھی بول و براز خطا ہو جاتے ہیں شدت مرض میں کبھی منہ یا ناک یا کان سے خون نکلتا ہے۔ کھانتے کھانتے پیپٹروں میں سے ہوا خارج ہو کر منہ کا رنگ نیلا یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور جب زور سے دم اندر طرف کھینچتا ہے تو ہوپ یا بانگ مرغ کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح کھانتے کھانتے اکثر توتے ہو جاتی ہے یا البیدا سفید بلغم خارج ہو کر نوبت رفع ہو جاتی ہے۔ خفیف مرض میں دورہ مرض کے رفع ہونے کے بعد مریض بچہ بھلا چکا معلوم ہوتا ہے کھانے کو مانگتا ہے۔ لیکن اگر مرض شدید ہو تو دورہ مرض کے رفع ہونے کے بعد کمزوری محسوس ہوتی ہے عضلات سینہ میں درد محسوس ہوتا ہے سہمی درد کرتا ہے اور عیوانی کی شکایت ہوتی ہے وغیرہ چھوٹے بچوں میں کھانسی کے مارے زبان کے نیچے زخم پڑ جاتے ہیں +

کھانسی کے دوران یا نوبتوں کی تعداد مقدار نہیں۔ جب مرض خفیف ہو تو دن رات میں صرف دو تین بار کھانسی آتی ہے لیکن جب یہ مرض شدید ہو تو ایک گھنٹے میں دو چار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ دن کی نسبت رات کو خصوصاً رات کے پچھلے حصے میں کھانسی زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اور جب رات کے وقت کھانسی کی نوبتوں میں کمی ہو تو مرض میں افاقہ کی صورت خیال کی جاتی ہے کبھی کھانسی کے وقت گلے میں اس قدر سخت تشنج ہوتا ہے کہ دم بند ہو جاتا ہے اور تنفس کی کوئی آواز سنا نہیں دیتی عموماً جو تھے ہفتے مرض میں خفیف ہونے لگتی ہے اور یا پنج چھ ہفتہ تک صحت بحال ہونے لگتی ہے +

(۴) افاقہ کا درجہ۔ اس درجہ میں مرض کی شدت اور اس کے دوروں کی تعداد میں کمی آجاتی ہے اور بانگ یا ہوپ کی آواز جاتی رہتی ہے۔ بلغم بآسانی خارج ہونے لگتا ہے۔ اور کھانسی میں جوتے ہوتے ہیں وہ بند ہو جاتی ہے۔ جسم میں دن بدن طاقت آنے لگتی ہے آخر کار کھانسی بالکل جاتی رہتی ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ مدت مرض۔ اس مرض کی مدت ۴ سے ۶ ہفتہ تک ہوتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی دو تین ماہ تک ہوتی ہے۔ افاقہ کی صورت میں سردی لگ جانے یا غذا کی بد پرہیزی سے مرض پھر عود کر آتا ہے۔ اس لئے آرام ہونے کے بعد بھی چند ہفتہ تک پرہیز رکھنا ضروری ہے عوارضات و نتائج۔ اس مرض کے دوران و نتیجہ میں اکثر براکونجیو نیما ہو جاتا ہے کبھی ذات الحجب (پلیورسی)، سل (ٹیوبیکولوسس)، ورم اغشیہ دماغ۔ سکتے۔ ورم معدہ۔ ورم امعاء اور اسہال وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں لیکن ان سب عوارضات میں سب سے زیادہ تر نیما کا اور نتائج میں سے زیادہ تر سل کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تشخیص مرض۔ ابتدائی درجہ میں اس کا عام زکام و کھانسی سے تشخیص کمزور ہوتا ہے لیکن جب تشخی قسم کی کھانسی باری سے آنے لگے اور ہوپ کی آواز پیدا ہو اور کھانسنے کھانسنے سے ہو جائے تو پھر تشخیص میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ نوٹ۔ میں نے اس مرض کے دو تین جوان عمر کے ایسے مریض بھی دیکھے ہیں کہ جب کھانسی میں نہ تو ہوپ کی آواز پیدا ہوتی تھی اور نہ ہی تے ہوتی تھی صرف نوبت بہ نوبت شدید تشخی کھانسی ہوتی تھی جس میں ان کا دم بند ہونے لگتا تھا۔ انجام مرض۔ یہ مرض بذات خود تو مہلک نہیں لیکن عوارضات مثلاً نیما وغیرہ ہو جائیں تو انجام عموماً خراب ہوتا ہے۔ مریض اگر چھوٹا بچہ ہو اور دانت نکالتا ہو تب بھی نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔ ایک سال سے کم عمر کے بچے اس مرض میں مبتلا ہو کر جانبر نہیں ہوتے۔ خنازیری مزاج کے مریض یا کمزور و محتاج یا گنجان و کثیف آبادی میں رہنے والے مریض بھی کم شفا یاب ہو کر تے ہیں اور جب خسره وغیرہ کے بعد یہ مرض ہو تو انجام اکثر خطرناک ہوتا ہے۔

علاج ڈاکٹری۔ ابتدا ہی سے مریض کو ایک علیحدہ مگر مواد رکھنے میں رکھیں گرم کپڑے پہنائیں۔ اگر مرض خفیف ہو تو مریض کو بستر میں ٹائے رکھنے کی ضرورت نہیں

وہ اپنے کمرے میں چل پھر سکتا ہے مگر کمرے سے باہر نہ جانے دیں لیکن اگر مرض شدید ہو تو اسے آرام سے بستر میں لیٹے رہنا چاہئے تاکہ گھر کے دوسرے بچے اس مرض میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ انہیں کسی عزیز کے گھر میں بھیجا دیں یا نہایت احتیاط سے بالکل علیحدہ رکھیں۔ دوران مرض میں مریض کے لئے تازہ ہوا نہایت ضروری و مفید ہے۔ پس اگر موسم بہار میں یہ مرض ہو تو مریض کو حتی الامکان کھلی ہوا میں رکھنا چاہئے۔ لیکن موسم سرما میں مریض کو کمرے میں رکھنا ضروری ہے مگر کمرہ ہوا دار ہو بند نہ ہو۔ مریض اگر بچہ ہو تو اس کی غذا سیال مثلاً دودھ وغیرہ ہونی چاہئے اور اگر جوان ہو تو شروع میں جو غذا اسے مرغوب و مناسب ہو دے رہیں لیکن ثقیل و نفاخ و ترش غذا نہ دیں مگر جب ہفتہ عشرہ بعد نشی کھانسی کے دورے پڑنے لگیں یعنی کھانسی نوبت بہ نوبت آنے لگے تو ایسی صورت میں دودھ و شوربا وغیرہ بہترین غذا ہوتی ہے جب دورہ مرض کا اندیشہ ہو یعنی جب کھانسی کی بارش ہوئی ہو تو غذا نہ دیں لیکن جب کھانسی کے ساتھ تپ بھی ہو جائے تو اس کے فوراً بعد بچہ کو ضرور تھوڑی تھوڑی غذا دینی چاہئے تاکہ کھانسی کی دوسری نوبت آنے تک وہ ہضم ہو جائے ورنہ غذا کے بذریعہ تپ نکل جانے سے بچہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ مرض کی شدت میں رفع ضعف کے لئے تھوڑی سی شراب دینی بھی مفید ہوتی ہے۔

دوران مرض میں مریض کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے اور جب کھانسی آئے تو مریض کے گریبان اور چھاتی پر کے بٹن وغیرہ کھول دینے چاہئیں تاکہ گلہ اور سینہ پر کسی قسم کا دباؤ نہ رہے اور یہ بات بخوبی یاد رہے کہ مریض کو قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ کیونکہ قبض اور ہضم کی خرابی سے مرض کو شدت ہو جاتی ہے۔

علاج مقامی۔ کسی معوط یا نفورخ سے یعنی ناک یا حلق میں کسی قسم کی ترو خشک دوا کے ڈالنے سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا البتہ کہتے ہیں کہ ری سارسین کے ہفیصدی والے سولوشن کو حلق میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کھانسی کے نہایت شدید تشنجی دوروں میں رفع تشنج حلق کے لئے احتیاط سے کلوروفارم منگھانا مفید ہوتا ہے یا ناک کے سوراخ کے ذریعہ حنجرہ میں دھڑکی نالی کا داخل کرنا ضروری و مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ شدت تشنج سے دم بند ہو کر مریض کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

گردن کے پیچھے اور ریڑھ پر صبح و شام اس دوا کی مالش کریں۔ نسخہ دوائے مالش

رہی منٹ آف سوپ دوکوش۔ رہی منٹ آف بیلاڈونا ۳ ڈرام۔ گلیسرین ۵ ڈرام سب کو باہم ملا کر اور اس میں سے ایک یا دو ڈرام دوا لیکر مالش کریں۔

علاج دوائی پہلے کوئی خفیف سہل مثلاً کسٹرائل وغیرہ بننا سب سے عمدہ دینا چاہئے۔ بطور دوا اس مرض میں کئی ایک دافع تشنج اور مسکن ادویہ استعمال کی جاتی ہیں جن سے بدت و شدت مرض میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ ان دواؤں میں سے (۱) ٹیکر بیلاڈونا۔ (۲) اینٹی پاٹرین۔ (۳) کوئین اور (۴) بروموفارم بہترین ادویہ تصور کی جاتی ہیں۔

چنانچہ دو تین سال کی عمر کے مرضی بچہ کو (۱) ٹیکر بیلاڈونا بمقدار ۲ یا ۳ منیم دوہندہ قدرے پانی یا شربت میں ملا کر دن میں تین بار دینا اکثر مفید ہوتا ہے۔ اس سے کھانسی کے تشنجی دوروں میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے۔ بڑے بچوں میں اس دوا کی مقدار کو باضابطہ بڑھانا چاہئے۔ چنانچہ پانچ چھ برس کی عمر کے بچے کو ۱۰ سے ۱۵ منیم دوہندہ کی خوراک میں اسے دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر بخار تیز ہو یا خطر ناک عوارض مثلاً نیمونیا وغیرہ موجود ہوں تو اس کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

(۲) اینٹی پاٹرین تنہا یا ایمنیم برومائیڈ وغیرہ کے ساتھ ملا کر بھی بہت استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ ۶ ماہ کے بچے کے لئے اس دوا کو ایک ایک گریں کی مقدار میں تین تین گھنٹے بعد دیں اور دو برس کے بچے کو بمقدار دو دو گریں ہر چار چار گھنٹے بعد ۶ ماہ شربت زرد فاف اور ایک چمچ پانی ملا کر دیں۔ لیکن اگر اس مرض کے ساتھ نیمونیا بھی ہو جائے تو پھر اینٹی پاٹرین کا دینا موقوف کر دیں۔

(۳) بروموفارم۔ ایک یا دو سال کے بچے کو ایک بوند اور پانچ سال کے بچے کو ۲ بوند کی مقدار میں تبا شہ یا مصری کی ٹلی پر ڈال کر یا قدرے شربت زرد فاف یا شربت اعجاز ملا کر یا کیپ ٹول میں ڈال کر دن میں چار پانچ مرتبہ دینے سے اکثر کھتے ہیں کہ فائدہ ہوتا ہے۔

نوٹ۔ اس دوا کو بڑی خوراک میں نہیں دینا چاہئے اور مالش کی صورت میں دینا ہو تو دوا دیتے وقت شیشی کو خوب ہلایا جائے۔

(۴) بنزول نروٹیب کا ۲ فیصدی کا ایک ہالک سولوشن ۵ سے ۱۰ بوند کی مقدار میں دن میں دو تین بار دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

(۵) کوئین۔ بڑے بچوں کو صرف کوئین بمقدار ایک سے پانچ گرین دن میں دو تین بار دینے سے یا کوئینی ٹائڈر و برو مائڈ بمقدار ایک سے دو گرین دن میں دو تین بار دینے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے +

(۶) پرتسین (Pertussin) ایک پٹنٹ دوا بمقدار نصف چمچ چار بھر ۳۰ بوند قدر پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دینی بھی مفید ہوتی ہے + اگر مرض شدید ہو اور ان مفرد دواؤں کے استعمال سے پورا فائدہ نہ ہو تو پھر ان نسخوں میں سے کسی ایک کو کام میں لائیں :-

نسخہ نمبر (73)

نسخہ نمبر 75

ایمونیاٹی برو مائڈ ۳۰ گرین
ٹنکچور اسیلا ڈونی ۳۰ منم
ایسڈ ٹائڈر و سیانکسٹل ۴۰ منم
سرپ سیمبل ۲ اونس
ایکوا کی موسی (ایڈ) ۲ اونس
اس میں سے بمقدار ایک ایک ڈرام دو برس کے بچے کو چار چار یا چھ چھ گھنٹے بعد دیں۔ دوا دیتے وقت شیشی کو ہلایا کھیں +

ٹنکچور اسیلا ڈونی ۳۳ منم
برو موفارم ۱۲ منم
وارنائی اپی کے کوٹنی ۶۰ منم
سیرویس ٹولو ۲ ڈرام
سیورائیکٹلی ۲ اونس
اس میں سے تین چار برس کے بچے کو بمقدار ایک ایک ڈرام یا ایک چمچ چار بھر دن رات میں تین بار دیں اور ایک سال یا ایک سال سے کم عمر کے بچے کو نصف نصف خوراک دن میں ۳ بار دیں +

نسخہ نمبر (74)

نسخہ نمبر (76)

بیوٹل کلورل ٹائڈرٹ ۱۵ گرین
ایتھرس ۲۰ منم
ایمونیاٹی برو مائڈ ۶ گرین
ٹنکچور اسیلا ڈونی ۱۵ منم
ٹنکچور اسیلا ڈونی ۲۲ منم
سیرویس ٹولو ۲ اونس
اس میں سے بمقدار ایک ایک ڈرام (۲۱ سپون فل) قدر سے پانی میں ملا کر دن میں تین چار بار دیں +
(بڑوں کی کھانسی میں مفید ہے)

ٹنکچور اسیلا ڈونی ۱۰ منم
سورڈیائی برو مائڈائی ۱۰ گرین
کلورل ٹائڈرٹ ۵ گرین
کوئینی ٹائڈر و کلور ۱/۲ گرین
ٹنکچور اسیلا ڈونی ۴ منم
ایکوا کلور و فاسائی ایڈ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دوا قدر سے پانی میں ملا کر دن میں تین چار بار دیں۔ بڑوں کی کالی کھانسی میں مفید ہے
نوٹ۔ یہ دوا بچوں کو نہیں دینی چاہئے +

جب اصل مرض رفع ہو جائے اور صرف کمزوری باقی رہ جائے تو مقویات کا استعمال کرائیں اور کنارہ سمندر کی جانب آب و ہوا تبدیل کرائیں مریض کی سردی سے محفوظ رکھیں اور قبض یا بدھمی وغیرہ نہ ہونے دیں تاکہ پھر اسے کھانسی نہ ہو جائے اور جن بچوں کو شدید قسم کی کالی کھانسی ہوتی ہے ان کا بعد میں عرصہ تک خیال رکھنا چاہئے کیونکہ ایسے بچوں کو مرض نیمونیا اور خصوصاً سہل کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے پس انہیں فوراً کالڈ اور آئل کا استعمال کرانا چاہئے چنانچہ کنیکٹک سولوشن و تھاپٹو فاسفاریٹس (ساختہ برتو ویکلم) بمقدار ایک ٹی سپون فل (ایک چمچہ چائے بھر) سے ایک ٹیبل سپون فل (ایک چمچہ میز بھر) یعنی ایک ڈرام سے چار ڈرام کی مقدار میں دن میں دو مرتبہ بار بعد از غذا دیں۔ غذا بھی لطیف اور مقوی دیں نفیل اور نفاخ غذا سے پرہیز کرائیں +

اگرچہ آخری درجہ میں اس مرض کا متعدی ہونا مشکوک و مشتبہ ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ اس مرض کے مریض کو شروع مرض سے پانچ ہفتے تک علیحدہ رکھیں بشرطیکہ کھانسی کے تشفی دورے اور آواز ہو پندرہ روز سے بند ہو چکی ہو +

قرنطینہ۔ اس مرض میں پندرہ روز کا قرنطینہ لگانا چاہئے یعنی جن پر اس مرض کی چھت لگی ہونے کا شبہ ہو انہیں پندرہ روز تک قرنطینہ میں رکھیں مریض کے کمرہ اور کپڑوں کو ڈس انفیکٹ کر دینا بہتر ہوتا ہے +

علاج طبی۔ ابتدائے مرض میں جب نزلہ کے ساتھ خفیف بخار کی شکایت بھی ہو تو یہ نسخہ دیں۔ نسخہ نمبر ۱) بہدانہ ۳ ماشہ۔ گاؤزیان ۲ ماشہ۔ بنفشہ ۳ ماشہ۔ خبازی ۲ ماشہ۔ عناب ۳ دانہ۔ سیستان ۵ دانہ۔ ان سب ادویہ کو عرق مکوہ و عرق گاؤزیان ہر ایک ۳ تولہ میں جو شاکر اور مل چھان کر اس میں شربت بنفشہ ایک تولہ ڈال کر پلائیں اگر سردی کا موسم ہو تو یہ قہوہ پلائیں۔ نسخہ نمبر ۲) بہدانہ بنفشہ۔ گاؤزیان۔ خطمی۔ خبازی۔ سببوس گندم ہر ایک ایک ماشہ۔ عناب ۳ دانہ۔ سیستان ۵ دانہ۔ نبات ایک تولہ۔ سب ادویہ کو پانی میں جو شاکر اور چھان کر اس میں نبات ملا کر بطور قہوہ گرم گرم پلائیں۔ یہ دو نسخے چار پانچ برس کے بچے کے لئے موزون ہیں۔ یا پانچ سات روز تک۔ منہج پلا کر پھر سہل دیں۔ نسخہ نمبر ۳) بادخوبہ زوفائے خشک۔ ابریشم خام۔ گاؤزیان منہج کرفس ہر ایک دو ماشہ۔ اذخرہ۔ ایرسا۔ انیسویں ہر ایک ایک ماشہ۔ موزر منہج ہوانہ۔ سیستان ۵ دانہ۔ سب ادویہ کو تین چھٹانک پانی میں

جوشا کر اور مل چھان کر اس میں خمیرہ بنفشہ ۶ ماشہ ملا کر اور صاف کر کے پلائیں۔ چھٹے یا آٹھویں
روز اسی نسخہ میں شیر شست و ترنجبین و مغز قلوںس ہر ایک ایک تولہ ان تینوں دواؤں کو عرق
یادبان و عرق مکوہر ایک ۳ تولہ میں بھگو اور مل چھان کر اور مطبوخ مذکور میں ملا کر اور اس پر
بادام روغن ۲ ماشہ ڈال کر پلائیں اور پانی کی بجائے مرہض کو عرق گاؤ زبان اور عرق بہار
مساوی ملا کر پلاتے رہیں۔ جب تین چار دست آچکیں تو آتش جو یا مونگ کی دال کا پانی
اور اس میں قدرے شورباے مرغ ملا کر دیں۔ شام کو شورباے مرغ کے ساتھ ڈبل روٹی
کھانے کو دیدیں یا مونگ کی دال کے پانی کے ساتھ ڈبل روٹی دیدیں۔ سہل کے اگلے روز
بطور تبرید خمیرہ گاؤ زبان ۲ ماشہ کھلا کر اوپر سے شربت سیب ولایتی ایک تولہ میں عرق گاؤ زبان
اور عرق بہار ہر ایک ۳ تولہ کو ملا کر پلائیں اور اگر ضرورت ہو تو دو روز کے بعد ایک اور سہل
دیں بعدہ داء، لوبان بقدر نصف چاول گھس کر خمیرہ گاؤ زبان ۲ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور اوپر
سے باقلا جو کوہ۔ پرسیاؤشان۔ اصل السوس ہر ایک ایک ماشہ کو دو چھٹانک پانی میں جوش دیکر
صاف کر کے شربت بنفشہ ایک تولہ ملا کر پلائیں یا (۲) کارٹاسینگی۔ پیلا مول۔ سوٹھ ہر سہ مساوی
ان کو بھون کر اور بارہ ایک پیس کر بقدر ایک ستین رتی ذرا سے شہد میں ملا کر دن رات میں تین
چار بار چٹائیں (۳) ہڈ ہڈ یا جھانپل کو مع پروبال جلا کر ان کی ہڈیاں بھوڑ چھلی کی راکھ ایک رتی
سے اماشہ اور جوانوں کو ۳ ماشہ شہد میں ملا کر چٹانا مفید ہوتا ہے۔ (۴) فلفل سیاہ ایک ماشہ
مغز بادام ۵ عدد۔ مصری ایک تولہ سب کو پیس کر ۳ تولہ تازہ مسک گاؤ میں ملا کر حسب عمر بچوں
اور بوڑھوں کو تھوڑا تھوڑا چٹانا اور (۲) تخم نیم یا بگ کیدہ کو جلا کر اس کا خاکستر بچوں کو
ایک رتی سے ایک ماشہ تک کھن یا شہد یا بالائی ملا کر دینا مفید ہوتا ہے اور یہ گویا
بھی بعد تنقیہ اس مرض میں مفید و مجرب ہیں۔ نسخہ حب سیاہ سرفہ (۵) رب السوس۔
گل گزہ۔ گل بنفشہ۔ گل سیوطی۔ جونبوا۔ مرکب۔ زوفا۔ ایرسا۔ بادرنجبویہ۔ چائے خطائی ہر
ایک ۳ ماشہ۔ صمغ عربی ایک تولہ۔ مغز بادام شیریں ۳ تولہ۔ زعفران ۱ ماشہ۔ سب کو کوٹ
چھان کر چنے برابر گولیاں بنائیں بچوں کو چارم یا نصف گولی اور جوانوں کو ایک دو گولی
کھلائیں۔ یا یہ گولیاں جو بھی مجرب ہیں دیں۔ نسخہ حب جدوار (۶) جواکھار۔ جدوار۔
زعفران۔ فلفل سیاہ۔ لباسہ ہر ایک ۱ ماشہ۔ انار داء ترش و ٹیڑھ تولہ۔ صمغ آلو بالو ایک تولہ
مرکی ۲ ماشہ سب ادویہ کو خوب با ایک پیس لیں بعدہ سا عدد و خوبانی کو پانی میں بھگو کر

اُس کے صاف پانی میں ادویہ مذکورہ ملا کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں بچوں کو چارم سے نصف گولی تک اور جوانوں کو ایک گولی دیں اور دن کے مختلف اوقات میں ایسی چند خوراکیں استعمال کرائیں یا یہ حبوب باقلا کھلائیں۔ نسخہ حبوب باقلا (۷)، آرد باقلا، رب السوس گاؤ زبان۔ گل گاؤ زبان صمغ عربی ہر ایک، ماشہ، اظفار الطیب، شکر تیغال، شیر خشت ہر ایک ۵ ماشہ سب کو روغن بادام سے چرب کر کے کوٹ چھان کر شربت انار ولایتی میں ملا کر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ بچوں کو چارم یا نصف گولی اور جوانوں کو ایک گولی دیں یہ قہوہ بھی تنفیہ کے بعد کالی کھانسی میں خصوصیت سے مفید ہوتا ہے۔ نسخہ قہوہ (۸)، اصل السوس ڈیڑھ ماشہ زوفا، خشک۔ گاؤ زبان ہر ایک ۲ ماشہ، موثر منقہ ۳ دانہ، مصری ۶ ماشہ سب کو پانی میں جو شکر اور صاف کر کے تین سے پانچ برس تک کے بچے کو پلائیں اور ترطیب کے لئے شیرہ مغز بادام ایک عدد اسی نسخہ میں اضافہ کریں۔ یہ لعوق بھی اس مرض میں بہت مفید ہے نسخہ لعوق (۹) صطنی، ۱۰ مغز بادام، مغز چغوزہ، تخم کتان ہر ایک ۳ ماشہ، فلفل دراز، کاکڑا، سنگی ہر ایک ایک ماشہ سب کو پیس کر شہد فالص میں ملا کر عمر کے موافق تھوڑی تھوڑی چٹائیں۔ یہ نہایت مفید ہے اور یہ دوا بھی کالی کھانسی میں مفید ہے۔ (۱۰) برگ کیلہ خشک ایک تولہ، رب السوس، نمک سینا ہر ایک ۶ ماشہ، مرچ سیاہ، سہاگہ، پشکری، کاکڑا، سنگی ہر ایک ۳ ماشہ ان سب کو جو کو ب کر کے ایک کوری کلیہ میں رکھ کر اوپر سے گل حکمت کر کے آگ دیں اور خاکستر کو نکال کر بچوں کو نصف رتی سے ایک رتی تک اور جوانوں کو ایک ماشہ تک پان میں رکھ کر یا مکھن میں ملا کر ملا کر کھلائیں۔ علاوہ ازیں لعوق بزرگ، البنج ۳ ماشہ یا دیا قوزا، ماشہ بوڑھوں کو ایسی کھانسی میں اور لعوق کتان یا لعوق بادام یا لعوق خشخاش یا شربت زوفا بچوں اور جوانوں دونوں کی ایسی کھانسی میں حسب عمر بقدر مناسب دینا مفید ہوتا ہے۔

خناق وبائی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
وبائی خناق	خناق وبائی	ڈیفٹھیریا Diphtheria
کیفیت مرض۔ یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جس میں تالو و حلق اور حنجرہ کے اندر ورم ہو کر ایک فاسد جھٹلی پیدا ہو جاتی ہے اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔		

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث ایک قسم کا خرم دہائی جرم ہے۔ جس کا اصطلاحی نام کلبٹر ٹفلر بکٹری لیس (Kib's Loeffler Bacillus) یعنی جرم ثومہ خناق دہائی ہے یہ جرم مریض کے منورم حلق کی فاسد جھلی میں نیز اس کے ناک و منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے اس لئے مریض کا بوسہ لینے سے یا اس کے چھوئے برتنوں میں کھانے پینے سے یا اس کے مستعملہ کپڑوں یا کھلونوں وغیرہ سے اس مرض کی چھوت دیکر تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے اکثر تیمارداروں اور طبیعوں کو مریض کے حلق میں دو انگٹے وقت اس مرض کا اثر ہو جاتا ہے۔ مریض کے کمرے میں بھی عرصہ تک اس مرض کی چھوت کا اثر رہتا ہے اور وہاں سے چھوت لگنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر ۲ سے ۱۵ برس کی عمر میں اور بالخصوص ۲ سے ۵ برس کی عمر میں ہوا کرتا ہے۔ موسم زمستان۔ ورم گلو۔ اور نزلہ وغیرہ اس مرض کے اسباب محرکہ ہیں +

علامات مرض۔ زمانہ حضانت اس مرض کا ایک روز لیکن بالعموم تین چار روز تک ہوتا ہے یعنی چھوت لگنے کے ۳ یا ۴ روز بعد علامات مرض نمایاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ ابتدا میں سستی اور کابلی ہوتی ہے۔ سرد درکتا ہے۔ جی ملتا ہے۔ ایک دو دست آجاتے ہیں کچھ غنودگی سی ہوتی ہے اور گردن میں اکڑاؤ معلوم ہوتا ہے خفیف بخار مگر کبھی تیز بخار ہو جاتا ہے۔ حلق میں ورم ہو کر آواز بھاری ہو جاتی ہے یا بیٹھ جاتی ہے تین چار روز کے بعد تالو اور طق کے اندر ایک فاسد جھلی بنی شروع ہوتی ہے جو خجڑہ یا زرخرہ کی طرف جڑھتی جاتی ہے یہ جھلی رنگت میں خاکستری سیاہی یا زردی مائل اور خوب چپاں ہوتی ہے اور مشکل سے اکھڑتی ہے۔ منہ سے رال ٹپکتی ہے اور بد بو آتی ہے۔ دم لینے اور نکلنے میں تکلیف ہوتی ہے مریض گنگنا کر بولتا ہے۔ خون نہ ہر ملا ہو کر کمال بے چینی اور سخت نقاہت ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں البیوس خارج ہوتا ہے۔ پانچویں چھٹے روز فاسد جھلی علیحدہ ہونی شروع ہو کر ساتویں آٹھویں روز تک صاف ہو جاتی ہے مگر کبھی خجڑہ یا زرخرہ کے اندر اس قدر زیادہ جھلی بنتی ہے کہ سانس لینا محال ہو جاتا ہے اور ایک یا دو گھنٹے سے ایک دو روز کے درمیان ہی مریض ہاشی تک عدم ہو جاتا ہے۔ کبھی ناک یا منہ سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ کبھی ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں۔ کبھی ہڈیاں ہو جاتا ہے وغیرہ۔ مدت اس مرض کی آٹھ دس روز اور کبھی چودہ روز تک ہوتی ہے +

فائدہ۔ اس مرض کو پیدا کرنے والے جراثیم اصل مقام مرض یعنی طلق میں ہی رہتے ہیں لیکن جو زہر ڈاکسین، وہ پیدا کرتے ہیں وہ خون میں مل کر مذکورہ بالا علامات پیدا کرتی ہے عوارضات و نتائج۔ کھانسی، شیونیا، ورم گردہ، بول زلالی، عفونت خونی، عفونتی بخار، فلج و استرخاء جو مختلف مقامات کے لحاظ سے کئی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ اگر طلق کے عضلات مفلوج ہو جائیں تو نکلنے میں دقت ہوتی ہے اور سیال چیز پیتے وقت ناک کی راہ سے نکل آتی ہے اور مریض گنگنا کر بولتا ہے۔ عضلات چشم کے مفلوج ہو جانے سے بصارت میں فرق آجاتا ہے کبھی نقوہ ہو جاتا ہے۔ بعض کو اختلاج قلب کی شکایت ہو جاتی ہے وغیرہ + تشخیص مرض۔ مریض کے گلے کے مواد یا فاسد جھلی کا خرد بینی امتحان کرنے سے اس میں مرض کے خاص جراثیم معلوم ہوتے ہیں +

نوٹ۔ خسرہ۔ کالی کھانسی۔ محرقہ بطنی اور سرخ بخار میں جب مریض ضعیف و نحیف ہو جاتا ہے تو سردی وغیرہ کے لگ جانے سے اس کے گلے میں ورم ہو کر لوزیتین و لہاء پر ایک قسم کی سفید یا خاکستری رنگ کی جھلی جم جاتی ہے جس کو دفیہر یا کاذب کہتے ہیں۔ اس جھلی کا خرد بینی امتحان کرنے سے اس میں ریم پیدا کرنے والے جراثیم تو بکثرت پائے جاتے ہیں لیکن خناق و بانی کے خاص جراثیم موجود نہیں ہوتے +

انجام مرض جب سے اس مرض کا علاج سیرمی ہونے لگا ہے تب سے تو اس میں ۳ سے ۱۴ فیصدی مریض مرتے ہیں۔ ورنہ پہلے ۱۰ سے ۵۰ فیصدی مر جاتا کرتے تھے۔ اگر ورم حنجرہ تک پھیل جائے تو دم بند ہونے سے موت واقع ہوتی ہے ورنہ ضعیف قلب سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے پیشاب بند ہو جانا، تکسیر بھوننا، ہڈیاں وغنودگی اور دقت تنفس وغیرہ خطرناک علامات ہیں +

علاج ڈاکٹری۔ مریض کو فوراً ایک علیحدہ گمر فراخ اور ہوا دار کمرہ میں رکھنا چاہئے اور اسے آرام سے بستر میں لٹائے رکھنا چاہئے اور اس کے پلنگ کے پاس پانی کی ایک کتلی ہر وقت کھولتی رہنی چاہئے تاکہ اس میں بھانپ برابر نکلتی رہے جس سے کمرہ کی ہوا گرم اور مرطوب رہے۔ کمرہ میں کسی قسم کا فالٹو اسباب یا فرش فروش نہ رہنے دیں۔ مریض کے متعلقہ کپڑوں کو فوراً ۵ فیصدی والے کاربالک لوشن میں ڈبو کر اور پھر دو گھنٹہ تک پانی میں جوش دیکر دھلوانا چاہئے۔ مریض کے ناک و منہ کے مواد یعنی ٹھوک و بلغم وغیرہ میں بھی ۵ فیصدی والا کاربالک

لوشن ڈالنا چاہئے اور ناک و منہ کو صاف کرنے کے لئے جو ملل یا لینٹ کے ٹکڑے استعمال کئے جائیں انہیں جلادینا چاہئے تاکہ کسی دوسرے کو چھوت نہ لگ جائے۔ مکرہ کے فرش اور اسباب چوبی وغیرہ کو دو ہزار میں ایک کی طاقت والے مرکبی لوشن سے دھو دینا چاہئے۔ غذا مریض کی غذا لطیف اور زود ہضم ہونی چاہئے مثلاً دودھ و آتش جو یا دودھ کو سپٹو نائز کر کے دیں مشورہ یا یخنی اور ایلبیومن و اٹر وغیرہ بھی دیتے ہیں۔ اگر ننگے میں بہت تکلیف ہو تو مریض کے ناک کے راستے کیتھی ٹر ریولی سلائی، اس کے حلق میں ڈال کر اس کے زیریہ دودھ وغیرہ اس کے معدہ میں پہنچاتے ہیں +

علاج تریاقی۔ آجکل اس موذی و مہلک مرض کے علاج کے لئے ایک قسم کا تریاق تیار کیا گیا ہے جسے ڈیفنصر یا ایڈیٹا کسین (Diphthreia Antitoxin) یعنی تریاق خناق و بانی کہتے ہیں۔ اس سیرم کے استعمال سے اس مرض کی تمام علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور خاص کر قلب کے ضعیف ہو جانے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ لیکن دوا کا پورا اثر اس کے استعمال کے ۲۴ گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ جب سے اس سیرم کا استعمال ہونے لگا ہے اس مرض سے اموات کی تعداد بہ نسبت پہلے کے نصف سے بھی کم رہ گئی ہے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے اس کو مرض کے شروع ہوتے ہی استعمال کرنا چاہئے کیونکہ مرض کے پہلے روز ہی اگر اس کو استعمال کیا جائے تو یہ بہت موثر ہوتی ہے لیکن اگر اس کو شروع مرض سے چار روز بعد استعمال کیا جائے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مرض اگر بہت شدید ہو تو شروع مرض سے ۲۴ گھنٹے بعد بھی اس کو استعمال کرنے سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا لہذا جہاں تک ہو سکے اس کو مرض کے شروع میں ہی استعمال کرنا چاہئے +

(۱) مقدار استعمال سیرم۔ دو سال سے کم عمر کے مریض بچہ میں اس سیرم کے چھ ہزار یونٹس کی دیوار نامائے شکم میں جلدی پکپاری کیا کرتے ہیں۔ دو سال سے بڑی عمر کے بچوں میں آٹھ ہزار یونٹس کی اور جوانوں میں دس ہزار سے پندرہ ہزار یونٹس کی جلدی پکپاری کیا کرتے ہیں اور اگر علامات مرض میں نمایاں تخفیف نہ ہو تو ۲۴ گھنٹے بعد اسی قدر سیرم کی دوبارہ جلدی پکپاری کرنی چاہئے +

(۲) بعض اوقات اس سیرم کے استعمال کے ایک دو ہفتہ بعد جسم پر سرخ سرخ دھبے وغیرہ پڑ جاتے ہیں۔ جوڑوں میں ورم اور خفیف درد ہونے لگتا ہے اور ہلکا سا بخار بھی

ہو جاتا ہے مگر یہ سب عارضی شکایات ہوتی ہیں۔ لیکن استعمال سیرم کے دوران میں اگر ٹیسٹیم
لیک ٹیٹ بمقدار دس دس گرین دن میں تین بار دیتے ہیں تو یہ علامات مطلقاً ہی پیدا
ہونے نہیں پاتیں اور جب ایسی علامات نمودار ہو جائیں تو بھی ٹیسٹیم لیک ٹیٹ بمقدار
۵۰ گرین ایک دو بار دینے سے یہ زائل ہو جاتی ہیں +

نوٹ۔ معتبر کارخانہ کی بنی ہوئی یہ سیرم اگر بندششی میں سرد اور تار یک مقام پر محفوظ
رکھی جائے تو یہ تین سے چھ ماہ تک خراب نہیں ہوتی +

علاج مقامی۔ مریض کے ناک ٹمنہ اور صلق کو صاف رکھنا اشد ضروری ہے پس
۴ فیصدی والے بورک لوشن سے بذریعہ اسی گیٹر مریض کے ناک کو دن میں دو تین بار
دھونا چاہئے۔ بچوں میں بلور کی معمولی پچکاری سے بھی ناک وغیرہ کو دھوسکتے ہیں اور اگر
مریض غرغہ کر سکتا ہو تو اسے اس دوا سے غرغے کرائیں۔ بشخہ غرغہ (۱) ایشیائی کلورک
گرین ۱۰۔ ایسڈ ٹائٹرو بائیڈرو کلورک ڈل منم ۵۔ ایکو آنا اولش ایک۔ ایسی چند اولش دوا
بنوا کر اس سے دو دو گھنٹہ بعد ایک ایک دو دو غرغے کراتے ہیں +

کاذب یا فاسد جھلی پر جو صلق میں پیدا ہو جاتی ہے مفصلہ ذیل ادویہ میں سے جو دستیاب
ہو سکے اسے لیکر تھروٹ برش یعنی بالوں کی پھیری سے لگائیں +

(۱) ٹھکر سولیوشن یا (۲) بانی کلورائیڈ آف مرکری سولیوشن ... اس ایک کی طاقت
کا یا (۳) کاربالک لوشن ۵ فیصدی والا جس میں ۵ فیصدی الکحل ملا ہوا ہو یا (۴)
پے پین سولیوشن ۵ فیصدی والا یا (۵) ٹنکچر سٹیل اور گلیسرین +

اگر وقت تنفس زیادہ ہو تو ٹرے کیا ٹومی کرنے سے یعنی قبضۃ الریۃ یا حجرہ میں شگاف
کر دینے سے مریض کی جان بچ سکتی ہے۔ عوارض اور نتائج کا مناسب علاج کرنا چاہئے
اور جب مریض رو بہ صحت ہو اور صرف کمزوری باقی رہ جائے تو اسے تبدیل آب و ہوا کر لیں
اور مقویات کا استعمال کرائیں لیکن غذائیں بدرجہ سہی نہ ہو +

نوٹ۔ خناق و بانی کے جراثیم اس قدر سخت جان ہیں کہ یہ مریض کے ظاہر اشفا یا ب
ہو چکنے کے بعد عرصہ تک اس کے تھوک یا گلے کی مدھوبت میں پائے جاتے ہیں جس سے
یہ مرض دیگر تندرست اشخاص میں سرایت کر سکتا ہے پس اس مرض کے ہر ایک مریض کو
شفا یا ب ہو چکنے کے بعد عرصہ تک ... اس ایک کی طاقت والے بانی کلورائیڈ آف مرکری

سولیوشن وغیرہ سے غرغے کر کے اپنے منہ اور وطن کو صاف رکھنا چاہئے۔
 علاج دوائی۔ چونکہ اس مرض میں علاج سیرمی سے بہت کامیابی ہوئی ہے اس لئے
 اب اس کا علاج نہیں کرتے لیکن جہاں پر علاج سیرمی ممکن نہ ہو وہاں نسخہ 77 یا نمبر 78 پینے
 کے لئے دیں اور نسخہ نمبر 79 یا نمبر 80 کو گھٹے میں لگائیں۔

<p>(79)</p> <p>گربین ۱۰ گربین ۳۶ منم ۴ ڈرام ۲</p> <p>انتقوول ٹوٹوٹوول لاکواریانی پرکلورائیڈ ایکوہاں</p> <p>اس کو روئی کی پھیر پھری پر لگا کر حلق میں کاذب جھل چھڑک کر تین گھنٹے بعد لگائیں۔</p>	<p>(77) کھانیمول ٹیاسانی کلوراس کوئی فی سلفاس ایسٹامائیڈ وکلورک ڈل۔ گلیسرین وائٹانی بیٹے سانی</p> <p>اس میں سے بمقدار ایک فی سیون فل دایک ڈرام دودھ گھٹے بعد دیتے ہیں۔</p>
<p>(80)</p> <p>ڈرام ۲ ڈرام ۶ ادنس ۱ ادنس ۱</p> <p>ایسٹکاربانک ایسٹسلفیوروزی مٹیجورانی پرکلور گلیسرین</p> <p>سب ادویہ کو باہم خوب مخلوط کر کے اس میں سے بذریعہ کیمبل ہیر میٹسل دقلم موئے شتر حلق میں لگائیں۔</p>	<p>(78) ٹیاسانی کلوراس کوئی فی سلفاس مٹیجورانی پرکلورائیڈ گلیسرین ایکوہا</p> <p>ایسی ایک ایک خوبک دوا ہر چار چار یا چھ گھنٹہ بعد دیں یہ نسخہ پانچ چھ برس کے بچے کے لئے موزوں ہے</p>

علاج طبی۔ ابتدا مرض میں جدوار خطائی کو آب کو سبزی میں گھس کر باہر گلے پر لپیپ کریں
 اور لعاب اسپنجواں ایک تولہ کو آب کشیر بنہ اتولہ میں ملا کر غرغہ کرائیں یہ غرغہ بھی ابتدا خناق
 میں مفید ہوتا ہے۔ نسخہ غرغہ۔ گلنار ۴ عدد۔ کوکنار ۲ عدد۔ کنہ مانج۔ عدد ۳۔ کینہ بنہ خشک
 مکوہ خشک ہر ایک، ماشہ سب کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب سوم حقتہ باقی رہے صاف
 کر کے غرغہ کرائیں اور جب مرض ایک حالت پر پھیر جائے تو اسی نسخہ میں مغز قلوں خیارہ شیر
 اتولہ اضافہ کریں یا صرف مغز قلوں خیارہ شیر اتولہ و طرہ پاؤ گائے کے دودھ میں نیکی بانٹی
 علیحدہ کر دی گئی ہو خفیف جوش دیکر غرغہ کرائیں۔ اگر مرض قوی اور اس کے بدن میں خورن کی
 کثرت ہو تو سارو کی قصہ کھولیں ورنہ کم از کم گردن پر دو روز تک جو کھیں گواہیں یا رنگ زیند بان
 کی قصہ کھولیں اور انتہاء مرض میں مغز قلوں کو آب کو سبزی میں گھس کر نیگرم گلے پر لپیپ کریں اور
 تبرید و تسکین مواد کے لئے ابتدا میں یہ نسخہ دیں۔ نسخہ۔ لعاب ہمدانہ ۳ ماشہ شیرہ عذاب
 ۴ دارہ شیرہ مغز چمکد و شیرہ ۱ ماشہ۔ عرق کاؤزبان ہر ایک ۲ تولہ میں نکال کر شربت تو تیار

۲ تولہ ملا کر پلائیں اور یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ نسخہ گل بنفشہ، ماشہ، بیدارہ، ماشہ، عتاب، عدد پینچا
 ۵ عدد تخم خطمی، تخم خیاندی ہر ایک ۶ ماشہ، گاؤ زبان ۵ ماشہ، رات کو آب گرم میں بھگوئیں صبح کو بل
 چھا کر شربت توت سیاہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں اور رفع قبض کیلئے موزر مفتی، ادا نہ مغز فلوس خیانتبرہ تولہ
 ترخبین و شیر خشک ہر ایک ۲ تولہ اضافہ کر کے پلائیں اور بیدارہ موقوف کریں اور پتھر سو کہ تنقیتہ اور رفع قبض
 کیلئے حقنہ یاقوتہ استعمال کریں اگر ہڈیاں ہو تو پاشویہ کریں اور جذبہ مادہ کیلئے پنڈلیوں پر سنگیاں بکھجائیں
 اور اگر کسی علاج سے فائدہ نہ ہو اور شدت مرض سے مریض کا دم بند ہو کر موت و ہلاکت کا اندیشہ ہو تو
 بقول شیخ انیس حلقہ مائے قصبہ یعنی نرخرہ کی گریوں میں سوراخ کر کے تنفس کا ذریعہ نکالیں مگر ایسے طریقہ
 پر کہ گریوں کو ایندازہ پہنچے۔ نوٹ۔ یہ وہی عمل جراحی ہے جس کو آجکل ڈاکٹر کرتے ہیں،
 غذا۔ آتش جو یاد و سری رقیق غذائیں دیں۔

نمونیا

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
نمونیا	ذات الریہ	نمونیا (Pneumonia)

تعریف۔ یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں پھیپھڑے میں دم ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی بخار بھی ہو جاتا ہے
 نوٹ۔ پھیپھڑہ ساخت میں اسفنجی اور طام ہوتا ہے لیکن جب میں دم ہو جاتا ہے تو وہ جگر کی مانند سخت
 ہو جاتا ہے پھیپھڑے کے دم کو ڈاکٹری میں نمونیا کہتے ہیں اور جب پھیپھڑے کا ایک بڑا حصہ
 (لوب) متورم ہو جاتا ہے تب اسے لوہر نمونیا (Lobar Pneumonia) کہتے ہیں
 لیکن جب پھیپھڑے کا کوئی چھوٹا حصہ (لابیول) متورم ہو جاتا ہے یا جب پھیپھڑہ کسی کس سے متورم
 ہو جاتا ہے تب اسے لابیولر نمونیا Lobular Pneumonia یا برانکو نمونیا
 Brancho Pneumonia کہتے ہیں چنانچہ اب ذیل میں ان کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے

شدید نمونیا

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
شدید نمونیا	ذات الریہ فطی	لوہر نمونیا Lobar Pneumonia
سخت نمونیا	ذات الریہ دموی	ایکٹوٹ نمونیا Acute Pneumonia
پھیپھڑے کا دم	ذات الریہ افتقانی	کریسپس نمونیا Croupous Pneumonia

تعریف۔ یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جس میں پھیپھڑے کا ایک بڑا حصہ (لوب) متورم

ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی بخار بھی ہو جاتا ہے +

نوٹ۔ اگرچہ پہلے نمونیا کو پھیپھڑوں کا ابتدائی یا اصلی مرض (پرائمری ڈیزیز) خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ ایک قسم کا تعفن خون (سیسٹمی سمیا) ہے جس میں کہ پھیپھڑے زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں +

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا فرد بینی جرم ہے جس کا اصطلاحی نام فرینکلز نیوکوکس (Frankel's Pneumococcus) یعنی فرینکل صاحب کا جرم نمونیا ہے۔ اس جرم کو ڈاکٹر فرینکل نے ۱۸۸۴ء میں دریافت کیا تھا +

لیکن کبھی اس مرض کا سبب ایک اور قسم کا جرم بھی ہوتا ہے جس کا اصطلاحی نام ہے فریڈلینڈرس نیومونسیس (Friedlander's Pneumo-bacillus) یعنی فریڈلینڈر صاحب کا جرم نمونیا ہے۔ اور کبھی دیگر قسم کے جراثیم مثلاً جراثیم مہرقہ یعنی جراثیم سوزاک اور جراثیم سیاہ سرفقہ بھی اس کا خاص باعث ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم نمونیا مریض کے بلغم اور تھوک میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور نہایت شدید مرض ہیں مریض کے خون میں بھی پائے جاتے ہیں اس مرض کی چھوت بذریعہ تنفس مریض سے تندرست اشخاص میں سرایت کر جاتی ہے +

اگرچہ اس قسم کا نمونیا ہر عمر میں ہو جاتا ہے۔ لیکن بچوں اور بوڑھوں کی نسبت یہ مرض جوانوں میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ ۱۵ سے ۲۰ سال کی عمر میں زیادہ ہوتا ہے اور عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ شرابی اور کمزور اشخاص یا غریب لوگ جنہیں کافی غذا نہیں ملتی اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ جس شخص کو ایک بار یہ مرض ہو جائے پھر اُسے اس کے دوبارہ سے بارہ ہونے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے۔ موسم اور مقام کے لحاظ سے یہ مرض عموماً سرد و مرطوب مقامات میں اور موسم بہار میں ہوا کرتا ہے کثافت و غلاظت مکانی و جسمانی بھی اکثر اس مرض کی پیدائش میں مدد دیتی ہے۔ اس مرض کی چھوت عموماً بذریعہ تنفس مریض سے تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے اور کبھی بڑے بڑے مکانوں یا کنبوں میں یا قہبات یا شہروں میں جہاں کہ صفائی کا انتظام درست نہیں ہوتا یہ مرض و باؤ بھی پھیل جاتا ہے۔ اس قسم کا نمونیا بعض امراض کے دوران میں خصوصاً بعض امراض قلب شدید سوزش گردہ۔ ذیابیطس اور بعض متعدی امراض مثلاً خسرہ۔ چیچک یا زکام و بانی وغیرہ میں بطور عرض مرض یا نتیجہ مرض کے بھی واقع ہوا کرتا ہے۔ لیکن مرض سِل میں یہ بطور عرض شاذ و نادر ہی ہوتا ہے +

علامات - زمانہ حضانت عموماً ایک یا دو روز اور کبھی ایک ہفتہ تک ہوتا ہے یعنی چھوٹ لگنے کے عموماً ایک یا دو روز بعد علامات مرض نمایاں ہوتی ہیں۔ اس عرصہ میں طبیعت کسی قدر زچین ہوتی ہے اور کچھ کمزوری محسوس ہوتی ہے پھر مرض اس طرح سے شروع ہوتا ہے کہ پہلے عموماً لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ لیکن بچوں میں بجائے لرزہ کے تشنج ہوتا ہے تین چوتھائی مریضوں میں بخار چڑھتے وقت قہیں آتی ہیں۔ بعض مریضوں میں مہر ض بے معلوم طور پر شروع ہوتا ہے اور بعض میں پہلے زکام یا نزلہ ہوتا ہے۔ بخار کی حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوتی ہے۔ شام کی نسبت صبح کے وقت بخار کسی قدر خفیف ہوتا ہے لیکن یہ آٹھ نو روز تک برابر چڑھتا رہتا ہے۔ جلد نہایت گرم ہوتی ہے۔ نبض فی منٹ ۱۰۰ سے ۱۲۰ عدد کبھی ۱۲۰ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ حرکت کرتی ہے۔ سانس جلد جلد مگر کھنچ کر آتا ہے۔ یعنی تنگی تنفس ہوتی ہے اور سانس فی منٹ بجائے ۸ مرتبہ کے جو حالت صحت میں آتا ہے ۳۰ یا ۴۰ مرتبہ بلکہ کبھی ۶۰ یا ۸۰ مرتبہ آتا ہے۔ سانس لینے وقت ناک کے نچھنے پھول جاتے ہیں اور چونکہ یہ مرض عموماً دائیں طرف کے پیپھرے کے پینڈے میں ہوا کرتا ہے اس لئے کثرتیں طرف کے پستان کے نیچے یا بغل کے اندر دھیمادھیماد رہتا ہے لیکن اگر ساتھ ہی پیپورسی ذات الجنب و دم غلاف رہے بھی ہو تو درد نہایت شدید ہوتا ہے جس سے سانس لینا کھانا اور بات کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی آتی ہے مگر درد کے مار مریض کھانسی کو روکتا رہتا ہے لیکن کبھی تشنجی قسم کی ایسی سخت کھانسی آتی ہے کہ جس کا کوئی کمال ہو جاتا ہے۔ بیٹھنے کی حالت میں کھانسی سے زیادہ تکلیف ہوا کرتی ہے۔ شروع میں تو کھانسی میں بلغم نہیں نکلتا اور اگر نکلے بھی تو بہت کم نکلتا ہے لیکن ایک دو روز بعد خون کی آمیزش سے رنگاری رنگ کا یعنی سرخی مائل بھورے رنگ کا چپکنے والا بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ بلغم میں جب خون کی آمیزش زیادہ ہو تو مرض شدید تصور کیا جاتا ہے۔ درد سر بخوابی بے چینی کی اکثر شکایت ہوتی ہے۔ اور شدت مرض میں مریض کو اکثر ہڈیاں ہونے جاتا ہے اور وہ نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ لبوں پر تجالے نکل آتے ہیں۔ زبان مسلی ہوتی ہے شدید حالتوں میں وہ خشک درشت اور کانٹے دار ہو جاتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے بار بار پیاس لگتی ہے۔ اکثر دو نو رخسارے سرخ ہو جاتے ہیں لیکن جس طرف کا پیپھرہ متورم ہو اس طرف کا رخسارہ زیادہ سرخ ہوتا ہے +

جب مرض بڑھنے والا ہوتا ہے تو علامات میں بھی شدت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تکلیف تنفس بڑھ جاتی ہے۔ بلغم زیادہ لیسدار اور گہرے رنگ کا آنے لگتا ہے۔ نبض تیز مگر کمزور چلتی ہے۔ زبان خشک اور اس پر پھورے رنگ کا مسل جم جاتا ہے۔ بخار بہت تیز ہوتا ہے۔ غایت درجہ کی کمزوری ہوتی ہے۔ ہڈیاں اور بیہوشی طاری ہوتی ہے اور دیگر ردی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب مرض ہلکے صورت اختیار کرے تو بلغم لیسدار نہیں ہوتا بلکہ وہ رقیق اور اس کا رنگ تھوڑا سُرخ مائل ہو جاتا ہے۔ سانس زیادہ مشکل سے آتا ہے۔ نبض نہایت کمزور چلتی ہے۔ چہرہ پھیکا اور لبیں نیلی پڑ جاتی ہیں۔ جسم ٹھنڈے پسینہ سے تر ہوتا ہے۔ اور آخر کار مریض نہایت کمزوری کی حالت میں دم بند ہو کر یا بحالت غشی انتقال کر جاتا ہے۔

فریکل سائٹز یا علامات ظاہریہ :- پہلے درجہ میں یعنی جب پھیپھڑے میں ورم ہوتا ہے تو ماؤف جانب کا سینہ زیادہ حرکت کرتا ہے۔ اسے ٹھوکنے سے آواز ڈراٹھوس پیدا ہوتی ہے۔ کان لگا کر سننے سے نکلنے کی آواز تیز سنائی دیتی ہے اور دم کشی کے ساتھ باریک کیریٹیشن ہو جاتی ہے۔ دوسرے درجہ میں جب ماؤف پھیپھڑے مثل جگر کے سخت ہو جاتا ہے تو طرف محل کا سینہ کسی قدر پھولا ہوا اور پسیلوں کے درمیانی مقامات ہموار ہو جاتے ہیں۔ ٹھوکنے سے آواز ڈراٹھوس آتی ہے۔ لیکن نکلنے اور نفس کی آواز تیز سنائی دیتی ہے۔ یعنی براہِ مکمل بریدنگ (تنفس شعبی) یا ٹیویو لبریزیدنگ (تنفس انبوی) اور براہِ کافونی (صوت شعبی) سنائی دیا کرتی ہے۔ اور جب اس سخت شدہ پھیپھڑے میں سیپ پڑ جاتی ہے تو پکناری کو کوئی کام صدری، اور گرگنگس دوقر یا گراگراہٹ کی آواز سنائی دیا کرتی ہے اور جب یہ مرض مدفع ہونے لگتا ہے تو مقام مرض پر میو کس رائکس (خفہ مخاطبہ) یا بلغمی مہلی کی رگڑ کی آواز سنائی دینے لگتی ہے۔ نکلنے اور تنفس کی آواز کی تیزی رفتہ رفتہ کم ہو کر بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑے میں دوبلا ہونے کی آمد و رفت ہونے لگتی ہے۔ اور بلغم پھر لیسدار اور رنگاری رنگ کا آنے لگتا ہے۔ اور سینے کو ٹھونکنے کی آواز بھی صاف آنے لگتی ہے۔

اقسام لمونیا ہمیشہ مذکورہ بالا طریق پر ہی واقع نہیں ہوتا پس مختلف مقامات و طریق وقوع کے لحاظ سے اس کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں ۱) اچوٹی کا نیمونیا ۲) تنقل نیمونیا ۳) مرکزی نیمونیا ۴) ثقیل نیمونیا۔ ۵) آپریشن کے بعد کا نیمونیا ۶) چوٹ کا نیمونیا ۷) بچوں کا نیمونیا ۸) بڑھوں کا نیمونیا ۹) ثانوی نیمونیا

ارد فنام طبی نام ڈاکٹری نام
 جوئی کا نمونیا ذات الریہ قحی آپکس نمونیا
 Apex Pneumonia

اس قسم کے نمونیا میں ایک پھیپھڑے کی چوٹی سخت ہو کر متورم ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا نمونیا بچوں، بوڑھوں اور تھراپوں میں زیادہ ہو ا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اکثر دماغی علامات مثلاً تشنج یا ہندیاں وغیرہ بھی نمایاں ہو ا کرتی ہیں +

مقتل نمونیا ذات الریہ منتقل کری پنک نمونیا
 Creeping P.

اس قسم کے نمونیا میں ورم پھیپھڑے کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اگر پیپھڑے کے زیادہ حصے متورم ہو جائیں تو بخار نیز ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا نمونیا بذریعہ بحران کامل رگرائی بس رفع نہیں ہوتا۔ بلکہ بذریعہ بحران ناقص و لائی میں اختتام پذیر ہو ا کرتا ہے +

مرکزی نمونیا ذات الریہ مرکزی سنٹرل نمونیا
 Central P.

اس قسم کے نمونیا کی علامات میں ۲ نمونیا کی علامات کی مانند سوتی ہیں لیکن ماؤف پھیپھڑے میں وہ غیر معمولی نشانات جو کہ مرض مذکور میں ضروری ہوتے ہیں نہیں پائے جاتے۔ بلکہ پھیپھڑے کے مرکزی ناس کے عمق یا کرائی میں ورم ہو کر سختی ہو جاتی ہے جو بذریعہ ایکس ریز میں مشخص معلوم ہو سکتی ہے۔ اس کا اختتام بھی بحران کامل کے ذریعے ہی ہوتا ہے

ثقیل نمونیا ذات الریہ ثقیل ماسیو نمونیا
 Massive P.

اس قسم کے نمونیا میں پھیپھڑے کی باریک ہوائی مالیوں اور کیسوں میں ریشہ دار سوزش وارد ہواوش پاکر جمع ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا نمونیا شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اور اس کی تھیں نہایت خشک ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی علامات ذات الحجب بلغمی کی علامات کے مشابہ ہوتی ہیں چنانچہ تکلم کی آواز خفیف ہوتی ہے اور تنفس کی آوازیں بھی کمزور اور غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر قلب کا، جنم نیام متعبر نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی تو نہایت خفیف ہوتا ہے +

آپریشن کے بعد کا نمونیا ذات الریہ بعد عمل جراحی پوسٹ آپریٹو نمونیا
 Operative P.

یہ اس قسم کے نمونیا کے مریض بیان کئے جاتے تھے۔ غالباً ان میں سے اکثر مریض جو ڈاکٹر یا دیگر مریضوں کے مریض تھے (Massive Lobar Collapses) کے مریض مرنے

تھے بعض اوقات داروئے بیہوشی کے دینے کے بعد بھی نمونیا ہو جاتا ہے لیکن اس کی کوئی خاص علامات نہیں ہوتیں +

Traumatic P. جھٹکا نمونیا ذات الریہ ضری ٹراٹیک نمونیا
یہ بات مدت سے معلوم ہو چکی ہے کہ بعض اوقات سینے پر چوٹ لگنے کے کچھ عرصہ بعد پھیپوں میں مرض نمونیا کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) جو مفرات جریان خون سے واقع ہوتی ہے۔ (۲) جو مراکز جریان خون میں جراثیمی مددی کے سبب واقع ہوتی ہے۔ اس میں سے پہلی قسم تو بہت جلد اچھی ہو جاتی ہے۔ لیکن دوسری قسم کے نتائج اکثر اوقات خراب ہوتے ہیں +

P. in children. بچوں کا نمونیا ذات الریہ اطفال نمونیا ان چیلڈرن
بچوں کے نمونیا میں بعض خصوصیات ہوتی ہیں۔ چنانچہ چھوٹے بچے بلغم نہیں کھوکتے بلکہ اُسے نگل جاتے ہیں۔ شروع مرض میں بچوں کو اکثر تسخ ہوتا ہے۔ اور دیگر دماغی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اکثر پھیپڑے کی چوٹی میں ورم ہوتا ہے پھیپڑے کے متورم حصہ میں سپیٹری جاتی ہے۔ (پانی ٹیمیا) اور کبھی کان کے اندر ورم ہوتا ہے (ڈائٹائیٹس میڈیا)

P. of the aged. بوڑھوں کا نمونیا ذات الریہ شیورخ نمونیا آف دی ایجڈ
اس قسم کا نمونیا بطور عددی اختتامی دژمی نل انفیکشن۔ جس کا بیان دیکھو اپنے موقع پر کے واقع ہوا کرتا ہے۔ یہ نامعلوم طور پر ہوتا ہے۔ اور اس کی علامات ظاہر بھی خفیف ہوتی ہیں اور یہ اکثر جلد مملک ہوتا ہے +

Secondary P. ثانوی نمونیا ذات الریہ ثانوی سیکنڈری نمونیا
بعض خاص قسم کے شدید بخاروں بالخصوص محرقہ بلنی (ڈائٹیفائیڈ فیور) محرقہ ہذیاتی (ڈائٹیفس فیور) اور طاعون (پلیگ) کے دوران میں لوہر نمونیا ہو جاتا ہے۔ لیکن تزلزل و بائیہ (انفلوئنزا) میں اس قسم کے نمونیا کا ہونا مشتبہ ہے +

عوارضات و نتائج نمونیا۔ جیسا کہ تعریف نمونیا میں بتایا جا چکا ہے نمونیا درحقیقت ایک مقامی مرض نہیں یعنی اس میں صرف پھیپڑے کا کوئی حصہ ہی متورم نہیں ہوتا۔ بلکہ جراثیم نمونیا خون میں داخل ہو کر اس کو متعفن کر دیتے ہیں۔ اس لئے نمونیا درحقیقت ایک قسم کا عفونی مرض ہے یعنی اس میں خون متعفن ہو جاتا ہے۔ اور جراثیم نمونیا ماؤف پھیپڑے سے بذریعہ

عروق جاذبہ جذب ہو کر یا بذریعہ دوران خون جسم کے دیگر اعضاء میں سرایت کر کے مختلف عوارض اور امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ اسی لئے آج کل سرایت جراثیم نیمونیا یا عدوی حمیہ ذات الریہ و نیمونیا کا کس انفیکشن (Pneumococcus Infection) کو ایک مستقل مرض قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ نیمونیا میں جراثیم نیمونیا کے مختلف اعضاء جسم میں سرایت کر جانے سے مندرجہ ذیل عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں +

(۱) ورم بطانیہ قلب راینڈو کارڈائیٹس Endocarditis، یہ ایک نہایت خطرناک عارضہ ہے بالخصوص جبکہ بطون قلب میں تفرح ہو جاتا ہے۔ اس کا بیان دیکھو اپنے موقع پر +

(۲) سرسام میننجاٹیسس Meningitis، نیمونیا میں یہ بھی ایک نہایت خطرناک عارضہ ہے۔ اس میں پردماٹے دماغ میں ورم ہو کر پیپٹری جاتی ہے۔ اور یہ اکثر ہلکے ہوتا ہے +

(۳) ورم باریطون ریٹیری ٹونائٹیسس (Pleuronitis)، یہ بھی نیمونیا میں کبھی کبھی ہوتا ہے۔ عرض مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ جوانوں کی نسبت بچوں میں یہ زیادہ ہوتا ہے +

(۴) ورم گوش داؤٹائٹس میڈیا Otitis Media، بچوں کو نیمونیا میں اکثر کان کے اندر ورم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ممدہ ناک کے ذریعے جراثیم نیمونیا کان میں سرایت کر کے ورم کا باعث ہوتے ہیں +

(۵) ورم مفاصل رآرتھرائٹس Arthritis، نیمونیا میں کبھی یہ شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ اور کبھی متورم جوڑوں میں پیپٹری جاتی ہے +

(۶) ورم گردہ نفرائٹس Nephritis، نیمونیا میں کبھی ورم گردہ کی بھی شکایت ہو جاتی ہے جس میں خونی پیشاب ایک نہایت اہم علامت ہے +

قیام و انجام مرض۔ اگر یہ مرض معمولی ہو یعنی شدید یا خفیف نہ ہو تو پانچویں سے آٹھویں روز کے درمیان عموماً ساتویں روز بحران ہو کر بخار اتر جاتا ہے اور بعض اوقات ایک دو روز آگے پیچھے اتر جاتا ہے مثلاً تیسرے روز لیکن عموماً نویں یا دسویں روز بحران ہوتا ہے چنانچہ اسہال یا پسینہ یا نکسیر اگر بخار رفع ہو جاتا ہے۔ اور باقی سب علامات مرض میں تخفیف ہو جاتی ہے لیکن کبھی رفتہ رفتہ بخار اتر کر صحت کلی دیر میں ہوتی ہے اور کبھی مادہ ریم میں تبدیل ہو کر کھپھڑے میں پھوڑے بن جاتا ہے۔ بوڑھے اور کمزور مریضوں میں

مادہ پھیپھڑہ مڑا رہا ہوتا ہے۔ کبھی صحت ہونے کے بعد کی کمزوری میں صرخاں عود کرتا ہے کبھی مرض پُرانا ہو کر خفیف بجا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں نیمونیاک تھائیسیس (سیل نیومونیا) ہو جاتی ہے +

جب یہ مرض مہلک ہوتا ہے تو چھ سے بارہ دن کے اندر موت واقع ہوتی ہے۔ موت اس میں اکثر کو لپیس (انخطاط کلی) سخت ضعف) سے یا پھیپھڑوں کے زیادہ متورم ہو جانے سے یا امتلائے بطون قلب سے یا شہت تب سے ہوا کرتی ہے +

علاج ڈاکٹری۔ حفظ یا تقدم بطور حفظ یا تقدم نیمونیا کا ایک لگانا مفید ثابت ہوا ہے تین قسم کے جراثیم نیمونیا کی مخلوط لگ دھڑیل ویکسین ہر ایک 6m کی ایک ایک ہفتہ بعد تین جلدی بھکاریاں کی جاتی ہیں +

جب کسی کو نیمونیا ہو جائے تو اس سے بننے جلنے والے تمام اشخاص کو کسی دافع تعفن دوا سے غرغره کر کے اپنے حلق کو خوب پاک و صاف رکھنا چاہئے۔ چنانچہ (۱) لیسٹرین دو چمچ بھر یا دو تولہ ایک بوتل یا تین پاؤ پانی میں ملا کر اس سے صبح و شام دو تین غرغره کریں۔ یا کوئین پائی سلف ۵ اگریں اور تھائیمول ۵ اگریں کو ایک بوتل پانی میں حل کر کے اس سے غرغره کریں۔ ایسی صورت میں حلق کا امتحان کرنے سے وہاں جراثیم نیمونیا بھی پائے جاتے ہیں +

علاج خارجی۔ مریض کو فوراً ایک علیحدہ گرم ہوا دار اور روشن کمرے میں جس کی حرارت ۷۵ یا ۸۰ درجہ فارن ہائٹ فٹرمیٹر ہو سردی سے محفوظ بالکل آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں اور اسے اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں اور نہ ہی اسے بلا ضرورت بولنے دیں۔ چونکہ مریض نیمونیا کو آرام سے لیٹے رہنا اور سونا نہایت مفید بلکہ ضروری ہوتا ہے اسلئے اسے بار بار اٹھانا یا جگانا نہیں چاہئے۔ مریض کو زیادہ عرصہ تک چت نہیں لیٹنا چاہئے۔ اس سے پھیپھڑے کے سیندھے میں اجتماع خون کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کمرے میں بتی یا لیمپ کا یا اور کسی قسم کا دھواں نہ ہونا چاہئے اور کمرہ خوب ہوا دار اور روشن ہونا چاہئے کیونکہ روشنی اور ہوا میں جراثیم نمونیا (نیمونیا کے جراثیم) جلد مر جاتے ہیں۔ پس ایسی صورت میں تیمار دار کو چھوت لگنے کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے۔ لہذا کمرہ کے دروازہ یا درجوں کو بند کر کے روشنی اور تازہ ہوا کی آمد و رفت کو ہرگز بند نہ کریں۔ کیونکہ تازہ ہوا کی آمد و رفت نہایت مفید اور ضروری ہے صرف اتنی احتیاط چاہئے کہ مریض کو ہوا کے جھونکے نہ لگیں

اور اگر زیادہ سردی ہو تو کمرے میں ٹیگھی روشن کر دینی چاہئے اور کھولتے ہوئے پانی کی گتلی
 مریض کے پلنگ کے پاس رکھیں تا گرم بخارات آبی سے کمرے کی ہو اور طوب رہے مریض
 کے کمرے میں کسی قسم کا فالتو اسباب نہ رہنے دیں اور اس میں خشک جھاڑ پونج نہ کریں تاکہ
 گرد و غبار کے ذریعے جراثیم اگر کسی تندرست شخص کے پیچھڑوں میں نہ چلے جائیں مریض کو
 کو ایک پیالی یا تھوک داتی میں تھوکنے چاہئے جس میں فینائل یا کاریا لک لوشن یا مری لوشن
 یا کم از کم چونڈالا ہو یا اس میں لکڑی کا برادہ اور مٹی کا تیل ڈلو کر اسے جلوا دینا چاہئے
 اور ایک ڈرام لیسٹرین ایک گلاس پانی میں ملا کر اس سے کئی کر اگر مریض کے منہ کو خوب صاف
 رکھیں۔ جو لوگ بیمار پرسی کو آئیں انہیں مریض کے کمرے میں نہ جانے دیں خصوصاً نازک اور کمزور
 اشخاص کو۔ تیمار دار کو چاہئے کہ وہ مریض کے تنفس سے بچ کر رہے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو اپنے منہ پر
 نقاب گاز دگا ز ماسک، ڈائے اور بلا ضرورت اس کے پاس نہ اٹھے بیٹھے۔ نیز وہ اپنے آپ کو
 سردی سے محفوظ رکھے اور زیادہ جاگ جاگ کر اپنے آپ کو کمزور نہ کرے مریض کے شفا یا با
 ہو چکنے پر یا اس کمرے سے چلے جانے پر اس کمرے کو خوب سے انفیکٹ کر کے سفیدی کر ادینی چاہئے
 شروع مریض میں ماؤف جانب یعنی جس طرف درد ہوتا ہو اس طرف سینہ پر السی کی گرم گرم
 پلٹس جس میں تھوڑی سی رائی بچی ملا دی ہو لگائیں۔ گرم گرم پلٹس کو فلا لیں۔ کچھ ٹکڑے پر بچھا کر
 مقام درد پر لگائیں اور تین تین گھنٹے بعد اسے بدلتے رہیں۔ چار یا پنج مرتبہ پلٹس لگانے کے
 بعد پھر پلٹس لگانا موقوف کر کے مریض کو گرم بنیائیں یا ایک ٹکی روٹی دار صد ری دواسکٹ
 پہنائیں +

بجائے پلٹس لگانے کے اینٹی فلو جیسٹین Antiphlogistin کو مقام درد پر
 لگانا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ پلٹس کی طرح اس کو بار بار لگانا نہیں پڑتا۔ چنانچہ اس دوا
 یعنی اینٹی فلو جیسٹین کو گرم کر کے اور لنٹ یا فلا لیں کے ٹکڑے پر پھیلا کر اسے مقام درد پر
 رکھیں اور اوپر سے ولایتی روٹی کی ایک تہ رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ اور برابر ہم گھنٹے تک لگی
 رہنے دیں۔ پھر بدل دیں یعنی اور لگادیں۔ پلٹس یا اینٹی فلو جیسٹین کے مقام درد پر لگانے سے ماؤف
 پیچھڑے کی سوجن کم ہو کر درد اور کھانسی کی شدت میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی روٹی یا
 فلا لیں یا گرم اینٹ یا گرم پانی کی بوتل سے خشک سینک کر نا بھی نافع ہوتا ہے بلکہ آجکل
 پلٹس کا استعمال کم ہوتا جاتا ہے +

علاج داخلی یا علاج دوائی۔ شروع مرض میں مرض کو ۳ گرین کیلورل یا ۴ ڈرام کیسٹرائل رات کو سوتے وقت دیکر قبض رفع کریں اور پھر قبض نہ ہونے دیں۔ اس کے لئے خواہ کسی بلتن دوا مثلاً پلوگلیسر انٹرکمپونڈ ایک ڈرام رات کو سوتے وقت دیں۔ یا سوپ واٹر آب صابن، سے انہما یعنی حقنہ کرایا کریں۔ شروع مرض میں قبض رفع کرنے کے بعد ایک دو روز تک نسخہ (81) یا (82) کا استعمال کریں۔

(81) نسخہ جو کہ شروع لوبرنمیونیا میں مفید ہے (82) نسخہ جو کہ شروع لوبرنمیونیا میں مفید ہے

لاکوار ایمونیا ایسی ٹیٹیس ڈرام ۲	لاکوار ایمونیا ایسی ٹیٹیس ڈرام ۲
پشائٹھرس نائٹروسائی منم ۳۰	پشائٹھرس گریں ۲۰
سپش کلوروفارمائی منم ۲۰	سپش آرکشیائی ڈرام ۱
ایکوا ایڈ اولس ۱	ایکوا ایڈ اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک ہر چھ گھنٹے بعد دیں

مذکورہ بالا نسخوں میں سے کسی ایک کو ایک دو روز تک پلا کر پھر اس نسخہ نمبر (83) یا نسخہ (84) کا استعمال کریں۔

(83) نسخہ جو کہ لوبرنمیونیا میں مفید ہے۔ (84) نسخہ جو کہ لوبرنمیونیا میں مفید ہے۔

ایمونیا کاربوناٹس گریں ۳	ایمونیا کاربوناٹس گریں ۳
سپش ایمونیا ایرویشے کس منم ۳۰	سپش ایمونیا ایرویشے کس منم ۳۰
ٹنکچور ڈیجیٹلس منم ۵	ٹنکچور ڈیجیٹلس منم ۵
ٹنکچور اسکوئی کمپازٹس منم ۳۰	ٹنکچور اسکوئی کمپازٹس منم ۳۰
سپش کلوروفارمائی منم ۲۰	سپش کلوروفارمائی منم ۲۰
ایکوا ایڈ اولس ۱	ایکوا ایڈ اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک ہر چھ گھنٹے بعد دیں

نوٹ۔ ان نسخوں میں سے کسی ایک کا تین چار روز استعمال کرنے کے بعد جب مرض

رو بہ تخفیف ہو تو پھر نسخہ نمبر (85) یا نسخہ نمبر (86) صنف (87) کا استعمال کریں

اس قسم کے نمونیا لوبرنمیونیا میں تھوڑی مقدار میں کوئین کا استعمال بھی نہایت مفید ثابت

ہوا ہے کیونکہ کوئین اس میں نہ صرف دافع بخار اثر کرتی ہے بلکہ وہ قاتل خراثیم اثر کرتی ہے

یعنی اس کے اثر سے نمونیا کے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں پس بجائے مذکورہ بالائے نسخوں کے اگر بعد از مسہل کوئین کے اس جرعوہ جوشدار کا استعمال کیا جائے تو یہ اکثر بہت مفید ثابت ہوتا ہے
 نسخہ نمبر (85) جرعوہ جوشدار کوئین

د الف

(ب)

کوئی نی سلفاس	گرین ۲	پٹاسیائی بائیکار بوناس	گرین ۱۵
ایسڈ سٹرک	گرین ۱۰	ایمونیاٹی کار بوناس	گرین ۳
بلک شوگر	گرین ۱۰	سیروپائی آرن شیاٹی	ڈرام ۱
ان کو نصف اونس پانی میں حل کر کے نسخہ (ب)		ایکوا	ایڈ
		اوش	۱

میں ملا کر جب جوش کھانے لگے تو فوراً پلاویں + اس میں نسخہ (د) ملا کر جوش کھانے کی حالت میں پلائیں
 ایسی ایک ایک خوراک دو دو یا تین تین یا چار چار گھنٹے بعد حسب شدت مرض میں یعنی اگر مرض زیادہ شدید ہو تو دو دو گھنٹے بعد دیں۔ اگر کم شدید ہو تو تین تین گھنٹے بعد اور اگر خفیف ہو تو چار چار گھنٹے بعد دیں۔ عمر کی مناسبت سے خوراک دو اکی مقدار میں کنی کرنی چاہئے یعنی دس برس کے بچے کو نصف خوراک اور پانچ برس کے بچے کو چوتھائی خوراک دیں +

اگر کوئی شرابی اس مرض میں مبتلا ہو جائے تو اسے مندرجہ ذیل نسخہ نمبر (86) زیادہ مفید پڑتا ہے

علاج علامات و عوارضات تیسیل

بہان کے لئے ذیل میں بعض ضروری علامات و عوارضات کا علاج ترتیب وار تحریر کیا جاتا ہے	سپرٹس ایمونیا ایرومیٹھے کس	منم ۳۰
(۱) شدید بخار جب بخار ۱۰۴ درجہ سے زیادہ ہو تو ایسی صورت میں نیم گرم پانی سے اور اگر بخار بہت تیز ہو تو سرد پانی سے مریض کے جسم کو مینٹ تک اسفنج کرنا مفید ہوتا ہے ایسی حالت میں اینٹی فیسبرن یا اینٹی پاٹرین وغیرہ	ٹینکچور ایڈجی ٹیلیس	منم ۵
دافع بخار ادویہ نہ دیں کیونکہ ان کے استعمال سے دل کمزور ہو کر نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے +	ٹینکچور انکس و امیکلی	منم ۵
(۲) درد شروع مرض میں دفع درد کے لئے مقام درد پر (۱) اینٹی فلو جشٹین لگائیں	ٹینکچور اکیپی سائی	منم ۷
یاد (۳) دائی و آلسی کی گرم گرم پلٹس باندھیں۔ یاد ۳۳ پویل سال آئیوڈین ۱۰ فی صدی دلی ایکسٹری	سپرٹس و انسانی گیلی سائی	ڈرام ۳
	ایکوا	ایڈ
	اوش	۱

ایسی ایک ایک خوراک دو اہر چار چار گھنٹے بعد دیں

اور آئل آف کچوٹ دو حصہ باہم ملا کر اس سے دن میں دو بار ہر مقام درد پر مالش کر کے اوپر سے گرم روٹی باندھ دیں اگر ان تداویر سے درد میں تخفیف نہ ہو تو پھر ڈوورس پاؤڈر سے اگرین کو ۳ ڈرام لائکواریمونیا ایسی ٹشیں اور ایک اولس کمیفر و اثر میں ملا کر مریض کو پلاویں یا بالآخر ماریفین کی جلدی پکپکاری کریں لیکن ماریفین میں ذرا سا سٹرکینین یا نائٹرو گلیسرین کا ملانا مفید ہوتا ہے۔ (۳) تنگی تنفس۔ اگر پھیپھڑوں کے زیادہ حصہ کے مبتلائے مرض ہو جانے کے سبب یا دل کے زیادہ کمزور ہو جانے کے سبب تنگی تنفس ہو تو ایسی صورت میں آکسیجن کا سنگھانا نہایت مفید ہوتا ہے چنانچہ گھنٹہ گھنٹہ یا دو دو گھنٹہ بعد پانچ یا دس منٹ تک آکسیجن سنگھانی چاہئے + نوٹ۔ آکسیجن سلنڈر یعنی آکسیجن کی آہنی بوتل کے ساتھ ربر کی تین چار اینچ کی نالی لگا کر اس کے ساتھ شیشے کا منال لگا کر اس منال کو مریض کے لبوں میں داخل کرنے سے وہ آکسیجن کو سونگھ سکتا ہے۔ اگر آکسیجن ذرا گرم کر کے سنگھانا ہو تو ربر کی نالی کی بجائے پتیل وغیرہ کی نالی لگا کر اسے گرم کر دیتے ہیں اس میں سے آکسیجن گزرتے وقت گرم ہو جاتی ہے +

اگر پھیپھڑوں میں اذیماء اذیماء تہج کے سبب تنگی تنفس ہو اور مریض کے چہرہ کی رنگت نیلگون یا سیاہی مائل ہو تو سمجھنا چاہئے کہ دایان بطن قلب کشادہ ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مقام قلب پر چند جو تکس لگوانا یا بذریعہ فصد و فصد قیصال کمزور مریض میں چار اولس اور قوی مریض میں ۸ سے ۱۰ اولس خون نکھلوانا اکثر مفید ہوتا ہے +

لغج شکم۔ اگر تنگی تنفس کا باعث نفخ شکم ہو تو اس صفحہ کا صفحہ نمبر (۸۶) دیکھیں یا صفحہ کی لمبی نالی (ریکٹل ٹیوب) یا قیاط مقعد میں داخل کرنا یا پیرین ڈیپریسٹیشن یا سینک دایمانی ٹیڈا کا حقن کرنا بھی مفید ہوتا ہے + (۸۶) نسخہ جو نیو نیا کی تنگی تنفس میں مفید ہے۔

سپرین نیو نیا ایرو میٹ کس ۳۰ منم
سوڈیائی یا نی کاربائیڈ ۱۰ گریں
ٹنکچور اکامی نے ٹوی ۱۰ منم
ٹنکچور ایسانی ٹیڈی ۸ منم
ایکواکلور و فارمائی ایڈ اولس ۱

ایسی ایک خوراک دن میں دو بار دیں +

دو ڈرام پچھونزوٹن کمپونڈ ڈال کر اس کی بھاپ سنگھائیں یا (۲) گلائیکورین ۳۰ بوند قدر سے

(۴) کھانسی جب تک کھانسی میں بلغم خارج ہوتا رہے تب تک اسے ہرگز بند نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بلغم وغیرہ کا اخراج درحقیقت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جب بار بار خشک کھانسی آئے تو اسے ضرور بند کرنا چاہئے۔ پس ایسی صورت میں کھولتے ہوئے پانی کی دگھی میں ایک

پانی میں لاکریس (بار ۳) ڈوورس پاؤڈر ۵ سے۔ اگرین نیگرم پانی کے ساتھ دیں۔
 (۵) ہڈیاں۔ عموماً شدید بخار کے ساتھ ہڈیاں بھی ہوتا ہے جسم پر نیگرم پانی کا سفنج کریں
 زیادہ شدید ہڈیاں میں مرقین یا ہائپوسین کی جلدی پکپاری کرنی بھی مفید ہوتی ہے۔
 (۶) بے خوابی۔ رفع بے خوابی کے لئے مریض کے آس پاس کسی قسم کا شور و غل نہ ہونے
 دیں۔ اس کا بستر پاکیزہ و ملائم ہو مگر معتدل و ہوا دار ہو اس میں کسی قسم کی بونہ ہو اور بطور دوا (۱)
 کلورل اماٹیڈ ۲۰ گریں (۲) پیرالڈی ۱/۲ ٹریڈ ایکٹرام (۳) ڈوورس پاؤڈر ۵ گریں رات کو سوتے
 وقت دینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

(۷) ضعف قلب۔ رفع ضعف قلب کے لئے جبکہ مریض کی نبض بہت کمزور اور ٹانگ ٹانگ
 چلتی ہے اور اس کے چہرے کی رنگت پھکی پڑ جاتی ہے تو ایسی صورت میں ٹنکچر ڈیجیٹلس ۱۰ منم چار
 ڈرام برانڈی میں یا کسی مگرکسچر میں ملا کر دینا مفید ہوتا ہے یا ۲ گریں کہیفر کوڈو ڈرام روغن زیتون
 مطہر میں حل کر کے ہر دوسرے روز اس کی جلدی پکپاری کرنی مفید ہوتی ہے سخت ضعف قلب کی
 حالت میں ڈیجیٹلس ۱۰ گریں اور سٹرکینین ۱۰ گریں کی یا پیچوٹرین ۱۰۰ یا ایڈری نیلین سو لیوشن
 ۲۰۰ میں ۱ کی ۵ سے ۱۰ منم کی جلدی پکپاری بھی نہایت مفید ہوتی ہے۔ ایسی صورتیں شراب بھی مفید ہوتی ہے
 علاج زمانہ انحطاط مرض (سٹیج آف ریزولوشن) یعنی شروع مرض سے چھ سات روز
 بعد جب مرض میں تخفیف ہونے لگے تو نسخہ نمبر (83) (یار 84) (یار 85) موقوف کر کے
 مندرجہ ذیل دونوں نسخوں میں سے کوئی ایک دیں:-

(88) نسخہ جو نمونیا کے زمانہ انحطاط میں مفید ہے	(89) نسخہ جو کہ لوبر نمونیا کے انحطاط میں
ایمونیائی کاربونات ۳ گریں	گوائے کول کاربونات ۱ گریں
ایمونیائی آئیوڈائیڈ ۲ گریں	کیلیئم آئیوڈائیڈ ۱ گریں
کیلیئم آئیوڈائیڈ ۱ گریں	نیوکلین ۱۰ گریں
سیرش کلوروفارمائی ۱۰ منم	ایکوا اینی سائیڈ ۱ اولس
وائٹم اپی کے کوائٹی ۶ منم	ایک کپیپ شول میں ڈال کر ایسا ایک
ایکوا اینی سائیڈ ۱ اولس	ایک کپیپ شول دن میں تین بار دیں +

علاج بوقت بحران۔ جب بحران ہونے کو ہو جو عموماً ۱۰ روز ہوا کرتا ہے تو بیمار دار کو
 چاہئے کہ وہ مریض کو تنہا چھوڑے اور کوئی گرم کپڑا اور گرم پانی کی ایک دو بوتلیں اپنے پاس موجود

رکھے۔ چنانچہ جب بحران واقع ہو یعنی بخار اتر جائے تو چونکہ مریض کی حرارت درجہ اعتدال سے کم ہو جاتی ہے اور وہ بہت کمزوری محسوس کرتا ہے تو ایسی صورت میں گرم پانی کی بوتلیں مریض کی رانوں اور بغلوں میں رکھیں اور اسے گرم کپڑا اڑھائیں اور نصف سے ایک اونس برائڈی دو چار اونس گرم پانی میں ملا کر فوراً پلائیں یا ذیل کا نسخہ نمبر (90) پلائیں یا ہر چار چار گھنٹے بعد ایک بار تو نسخہ نمبر (91) پلائیں اور ایک بار شک ۲ گرین قدرے شدید میں ملا کر چٹائیں یہاں تک کہ ضعف رفع ہو کر نبض کی رفتار درست ہو جائے +

علاج بعد بحران۔ جب بحران ہو کر بخار اتر جائے اور صرف کمزوری باقی رہ جائے تو مریض کو آہستہ آہستہ بستر میں اٹھ کر بیٹھنے کی اجازت دیں اور چند روز بعد جب وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے تو بطور قوی اسے چند روز تک یہ نسخہ نمبر (92) پلائیں +

(90) نسخہ جو نیوینا اور بحران میں مفید ہے
 لاٹکوار شکیننی ہائیڈروکلور منم ۴
 وائٹنی گیلی سائی ڈرام ۲
 ٹینکچور کارڈیومائی کو منم ۲۰
 ایکوا مینتھی پپ ایڈ اونس ۱
 بحران کی حالت ضعف میں ایسی ایک خوراک فوراً پلائیں اور پھر چار چار گھنٹے بعد ایک و مرتبہ اور +

(91) نسخہ جو نیوینا کی بعد کی کمزوری میں مفید ہے
 ایکسٹریکٹائی سنکونی لیکوٹم منم ۵
 ایسڈ نائٹرک ڈل منم ۸
 سپرٹس کلوروفارمائی منم ۱۵
 ایکوا مینتھی پپ ایڈ اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد غذا دیں +

اور اگر ممکن ہو سکے تو چند ہفتوں کے لئے کسی عمدہ مقام پر تبدیل آب و ہوا کرانیں +
 غذا غے مریض۔ دوران مرض میں مریض کی غذا صرف گائے کا جوش دیا ہوا نیم گرم یا سرد کیا ہوا دود یا بکری کی گردن کی بخنی یا چوڑے مرغ کا شوربا ہونا چاہئے چنانچہ ہر دو دو گھنٹے بعد جب مریض بیدار ہو تو اسے لیٹے ہوئے کو دودھ یا شوربا پلاتے رہیں اور اگر دودھ سے پیٹ میں نفخ پیدا ہو جس سے تنگی تنفس بڑھ جاتی ہے تو دودھ میں سوڈا واٹر ملا کر یا نی چٹا دودھ میں ۲ گرین سوڈیم سٹریٹ ملا کر دیں یا دودھ کی بجائے وہے دھلا بجن پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی یا ایلیمینٹس واٹر دانڈے کی سفیدی کا پانی، دیتے رہیں اور شوربا بھی کم دیں جہاں تازہ دودھ میسر نہ آئے وہاں مارلیک بالٹا ملک دے سکتے ہیں پیغرس فوڈ کو بھی دودھ میں پکا کر دے سکتے ہیں +

پانی حسب خواہش مریض ایک ایک یا دو دو گھنٹے بعد اسے سرد پانی ۲ سے ۴ چھانک
کی مقدار میں پلاتے ہیں لیکن پانی بہت سرد نہ ہو اور اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو تازہ پانی پلاتے
رہیں اور ہر بار پانی پلاتے وقت اس میں ذرا سا سیرپ آف لیمن و شربت لیموں یا اور ذرا سا
نمک ملا دیا کریں۔ اس سے پانی کا ذائقہ بھی اچھا معلوم ہوتا ہے اور جسم میں جو نمک کی کمی ہو
جاتی ہے وہ بھی پوری ہو جاتی ہے +

علاج سیرفی۔ چونکہ نیمونیا کئی قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے اس لئے کئی قسم کے سیرم
ریکا دو استعمال کئے گئے جو کچھ مفید ثابت ہوئے بعض ویکسین کے علاج کی بھی سفارش کرتے
ہیں۔ البتہ جب یہ مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے تو یہ علاج مفید ہوتا ہے +

علاج طبی۔ نوٹ۔ شیخ الرئیس نے ذات الریہ کو ذاتی و عرضی دو قسم کا مانا ہے۔
چنانچہ ذاتی تو ابتداءً بغیر کسی دوسرے مرض کے خون یا صفرا یا بلغم شور سے عارض
ہو کرتا ہے لیکن عرضی نزلہ کھانسی وغیرہ کے نتیجہ میں ہو جایا کرتا ہے۔ یہاں پر صرف
قسم اول کا علاج تحریر کیا جاتا ہے اور قسم ثانی کا علاج آئندہ آئیگا +

چنانچہ ذات الریہ میں اگر مریض قوی اور خون کا غلبہ ہو تو پہلے تین روزہ کے اندر باسلیق
کی فصد کریں ورنہ کم از کم دو نوشانوں کے درمیان سنگیاں کھجائیں اور تسکین درد کے لئے
۱) پوست خنخاش کے جوشاندہ میں فلاہین کر کے سینہ پر تکیہ (سینک) کریں اور یہ قیروطی
سینہ پر مالش کریں۔ نسخہ قیروطی (۲) موم سفیدہ ماشہ کو ۲ تولہ و غن گل میں گھلا کر
تخم خطمی۔ تخم کتان۔ گل خطمی۔ پوست خنخاش ہر ایک ۳ ماشہ باریک پس کر اس میں ملائیں اور
سینے پر مالش کر کے گرم روئی سے سینک دیں۔ تیسرے چوتھے روز یہ ضماد لگائیں:-

نسخہ ضماد (۳) بابونہ۔ اکلیل الملک۔ آرد جوہ بنفشہ خطمی ہر ایک ۳ ماشہ باریک پس ہیں بعد
موم سفیدہ ماشہ کو روغن بنفشہ۔ روغن بادام ہر ایک ایک تولہ میں گھلا کر دو اینٹ آمیز کر کے
نیم گرم سینہ پر ضماد کریں۔ اگر حرارت شدید اور خشکی و بیاس کا غلبہ ہو تو تسکین حرارت کے لئے
صندل سفیدہ ماشہ آب کو سبز بقدر ضرورت اضافہ کریں اور داخلی طور پر ابتدا میں یہ
نسخہ ملائیں:- نسخہ (۴) گل نیلوفرہ ماشہ۔ عناب ۵ عدد۔ سپستان ۹ عدد۔ تخم خطمی۔
تخم خبازی ہر ایک ۵ ماشہ جوشاندہ بنا کر اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر ملائیں اگر گرمی خشکی زیادہ
ہو تو بہداندہ ماشہ اضافہ کریں۔ یا رفع خشکی و اخراج بلغم کے لئے صرف لعوق سپستان ۲ تولہ

یافع قبض کے لحاظ سے لعوق خیارشنبہ ۲ تولہ تھوڑا تھوڑا چٹائیں اگر شدت حرارت کے ساتھ قبض بھی شدید ہو تو بغرض تلیدین و تسکین یہ نسخہ پلائیں :- نسخہ - عذاب ۷ عدد - سپستان ۱۱ دانہ - نیلوفر - تخم خطمی بنفشہ ہر ایک ۶ ماشہ پانی میں جوش دیکر مغز فلوس - خیارشنبہ ۲ تولہ - ترنجبین ۲ تولہ مل چھان کر شیرہ مغز بادام شیریں ۵ عدد اضافہ کر کے پلائیں لیکن فصد و سہل میں مریض کی قوت اور برداشت کا خیال ضرور رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو حقنہ کو سہل پر ترجیح دیں۔ ابتداء مرض سے پانچویں یا چھٹے روز جب گرمی و خشکی رفع ہو جائے تو نسخہ نمبر (۴) سے بہدانہ موقوف کر کے اصل السوس یکو خشک - ہر ایک ۶ ماشہ اضافہ کریں یا یہ نسخہ پلائیں - نسخہ - گل بنفشہ ۶ ماشہ - موز منقی ۹ دانہ - سپستان ۱۱ دانہ - انجیر رد ۳ عدد تخم خطمی - تخم خبازی - پر سیا و شاں ہر ایک ۵ ماشہ - پانی میں جوش دیکر اور مل چھان کر خیرہ بنفشہ ۲ تولہ حل کر کے اور روغن بادام ۶ ماشہ اضافہ کر کے پلائیں +

غدا :- اگر حرارت اور خشکی شدید ہو تو آتش جو میں عذاب جو ش دیکر یا لعاب سبغول و روغن بادام اضافہ کر کے دیں ورنہ اصل السوس و سپستان آتش جو میں یکا کر کھلائیں تخفیف مرض کے بعد چوزہ مرغ کا شور یا یا بکری کے گوشت کی بخنی یا دوسری لطیف اور مقوی غذا کھلائیں +

کھانسی کا نمونیا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کھانسی کا نمونیا	ذات الریہ شعبی	برائٹ نمونیا
نزلہ کا نمونیا	ذات الریہ نزلی	کٹارل نمونیا
ذاتیہ اطفال	ذات الریہ فیصی	لابیو کٹر نمونیا
پسلی چلنا	سعال خشنی	کیپیلری برونکائٹس

کیفیت مرض - اس قسم کی نیونیا میں سوائی نالیوں کے اختتامی سروں میں اور سوائی کیسوں میں (جن کے باہم ملنے سے لابیو لنز یعنی پھیپھڑے کے چھوٹے چھوٹے حصے بنتے جاتے ہیں) اور دم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا نیونیا اکثر چھوٹے بچوں اور بوڑھوں میں ہوا کرتا ہے۔ اور یہ مندرجہ ذیل چار قسم کا ہوتا ہے - (۱) کھانسی کا نیونیا اولی یا ذاتیہ اطفال -

(۲) کھانسی کا نمونیا ثانوی (۳) استنشاقی نمونیا اور (۴) کھانسی کا نمونیا رستلی چنانچہ ذیل میں ہر ایک کا علاحدہ علاحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

دوبہ اطفال

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
پسلی چلینا ذات الریه شعبی اولی ہائمری براؤنکو نمونیا
Primary Broncho P.

اسباب مرض۔ اس قسم کا نمونیا بالعموم دو سال سے کم عمر کے شیرخوار بچوں میں ہوا کرتا ہے جن اسباب سے بڑے بچوں اور جوانوں میں لوربر نمونیا ہوتا ہے۔ انہیں اسباب سے شیرخوار بچوں میں اس قسم کا نمونیا ہوتا ہے۔ رط کے اور رکھیاں دونوں میں یکساں مبتلا ہوتے ہیں اور یہ زیادہ تر موسم سرما اور موسم بہار میں ہوا کرتا ہے مگر چہ کمزور بچے جو کہ کثیف ہوا یا مرطوب مکانات میں رہتے ہیں اور بالخصوص ایسے بچے جن کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں۔ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اوقات تندرست موٹے مانے بچے بھی سردی لگنے سے اس مرض مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور اس قسم کا نمونیا اکثر نزلہ اور کھانسی کے سبب ہوا کرتا ہے۔ جبکہ ہوائی نالیوں کے اختتامی سروں دبراکی اور ہوائی کلیوں داٹروسی کلنسا میں ورم ہو جاتا ہے +

اس قسم کی نمونیا میں گول جراثیم نمونیا ڈیموکاکس، اور لمبے جراثیم نمونیا سٹریپٹوکوکس کے علاوہ اور بھی نئی قسم کے جراثیم مثلاً جراثیم نزلہ وغیرہ پائے جاتے ہیں +

علامات مرض۔ اس مرض کا حملہ شدید ہوتا ہے۔ چنانچہ ابتدائے مرض میں قہیں آتی ہیں۔ لہذا سے بخار چڑھ جاتا ہے اور تشنج ہوتا ہے۔ جیسا کہ لوربر نمونیا میں بھی چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ کھانسی آتی ہے اور دقت تنفس ہوتی ہے پسلی چلتی ہے یعنی حرکت تنفس سے نیچے کی پشلیاں اندر کود جاتی ہیں۔ چہرے کی رنگت ذرا نیلگون ہو جاتی ہے اور بچے کی ناک کے نچھنے پھیل جاتے اور حرکت کرتے ہیں۔ ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجے کا بخار ہوتا ہے۔ زبان خشک اور میل ہوتی ہے۔ کبھی قہیں اور دست بھی آتے ہیں۔ بے چینی ہوتی ہے اور اگر مرض شدید ہو تو ہڈیاں غفلت یا بیہوشی اور اکثر تشنج بھی ہو جاتا ہے۔ اور مریض بچہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا اختتام بذریعہ بخار ہو جاتا ہے +

فریکل سائٹنز یعنی علامات ظاہرہ مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگر مجاری تنفس کی دیواروں اور ہوائی کیسوں کے مابین کی ساخت میں خفیف ورم ہو تو کوئی علامات ظاہرہ پیدا نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر زیادہ حصہ متورم ہو جائے تو دھان ٹھوکنے سے ٹھوس آواز آتی ہے کان لگا کر سننے سے تنفس کی کمزور یا میو کس آواز سنائی دیتی ہے۔ لیکن اگر ساتھ ہی شرفہ نزلی دکنارل برانکائٹس ہو۔ تو میو کس یعنی بلغمی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور اگر ساتھ ہی ذات الجنب (پلوریسی) ہو تو پھیپے کے متورم غلاف کے ہر دو طبق کی باہمی رگڑ کی آواز (فرکشن ساؤنڈ) سنائی دیتی ہے +

عوارض و نتائج۔ اس قسم کے نیمونیا کے عوارض و نتائج بھی ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کہ لوہر نیمونیا کے +

مدت مرض۔ اس قسم کے نیمونیا کی مدت بالعموم تھوڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ تیسرے سے ساتویں دن تک بخار بذریعہ بحران کامل دکرانی سس، اتر جاتا ہے۔ لیکن کبھی دیر تک بھی رہتا ہے جس سے مرض سیل یا کھانسی کا شبہ ہوتا ہے +

انجام۔ انجام اس مرض کا عموماً بخیر ہوتا ہے۔ لیکن بہت چھوٹے اور کمزور بچوں میں انجام خراب ہوتا ہے +

علاج۔ اس کا علاج بھی وہی ہے جو کہ ذات الریہ شعبی ثانوی کا۔ جس کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے:-

کھانسی کا نیمونیا ثانوی

یاد دو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کھانسی کا نیمونیا ثانوی، ذات الریہ شعبی ثانوی	سیکنڈری برانکونیمونیا	Secondary Bronco P.

اس قسم کے نیمونیا میں پہلے قبضہ ذات الریہ یعنی پھیپے کی بڑی ہوائی نالیوں میں ورم ہوتا ہے جو پھر نیچے کی طرف بڑھ کر عروق خستہ یعنی باریک ہوائی نالیوں اور ہوائی کیسوں کو بھی مبتلا کر لیتا ہے۔ یہ ورم عموماً نزلی ہوتا ہے۔ یعنی ہوائی نالیوں کے اندر کی بلغمی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی اس کے ورم میں سینہ بھی پڑ جاتی ہے +

اسباب مرض۔ اس قسم کا نیمونیا ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ زیادہ تر بچوں اور

بوڑھوں میں ہوا کرتا ہے۔ اناٹ و ذکور اس میں دو نو مبتلا ہوتے ہیں۔ اس قسم کا نمونیا اکثر مرض خسرو (مینرس)، کالی کھانسی (ہونینگ کف)، نزلہ و بائیٹہ (انفلوئنزا) کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اور کبھی خناق و بائیڈ (ڈفٹیریا)، اور طاعون (یلیگ)، اور محرکہ لٹنی (ہیپٹرکیو) وغیرہ امراض سے بھی ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس قسم کا نمونیا شدید ورم معدہ و امعاء کے دوران میں بھی ہو جایا کرتا ہے۔ امراض نزلہ کے ناقلین میں یعنی بہت بوڑھے اور کمزور اشخاص میں اور کمزور کر دینے والی پرانی بیماریوں کے مریضوں میں نیز قلب و شریان اور کلیہ کے امراض مزمنہ وغیرہ میں بطور سرایت یا عدوی اختتامی (ٹرینل انفیکشن) کے اس قسم کا نمونیا ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کسی دوسرے مقام کا مادہ متعفنہ پھیپھڑوں میں سرایت کر کے اس قسم کا نمونیا پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ کان بہناد ورم اذن متوسط۔ اٹائٹس میڈیا کے ساتھ یا زائدہ اعور (اپنڈیکس)، یا رحم کی قاذف نالی (فلوپین ٹیوب) کے حوالی میں تھج یعنی پیپ ٹرنے سے یا ڈیبلتہ الدماغ (سیری پیرل اٹیٹس) کے ساتھ بھی اسی قسم کا نمونیا ہو جاتا ہے۔

جراثیم۔ اس قسم کے نمونیا میں مذکورہ بالا جراثیم نمونیا کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ لیکن جب کالی کھانسی یا طاعون یا خناق و بائی کے ساتھ یہ مرض ہوتا ہے۔ تو ان امراض کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔

علامات۔ ابتدائے مرض میں عموماً کھانسی ہوتی ہے جس کے ساتھ تھوڑا تھوڑا بخار بھی ہوتا ہے۔ لیکن جب پھیپھڑے کی باریک ہوائی نالیاں اور ہوائی کیسے مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ تو بخار جلد تیز ہو جاتا ہے جو عموماً ۱۰۰ یا ۱۰۴ ف تک ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ۱۰۵ یا ۱۰۶ ف تک بھی ہوتا ہے۔ مگر بخار کی حرارت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ یعنی کبھی بخار ہلکا اور کبھی تیز ہو جاتا ہے۔ نبض باریک اور جلد جلد چلتی ہے۔ عموماً فی منٹ ۱۲۰ سے ۱۵۰ مرتبہ اور کبھی غیر منتظم یعنی ہلکا ہلکا کر چلتی ہے۔ سانس بھی جلد جلد اور دقت سے آتا ہے جسکی تعداد فی منٹ ۵۰ یا ۶۰ ہوتی ہے۔ خشک اور تکلیف دہ کھانسی ہوتی ہے جس کی تکلیف سے بچہ اکثر رونے لگتا ہے۔ بلغم کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ اور اس کا رنگ زنگاری دسرخ مائل بھورا نہیں ہوتا۔ کھانسی نوبت بلوت آتی ہے۔ اور اس سے مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ مریض بچہ کے چہرے کی رنگت نیلگون ہوتی ہے۔ اور اس کے ناک کے نچھنے بہت حرکت

کہتے ہیں۔ اور نیچے کی سپلیاں سانس لیتے وقت اندر کود جاتی ہیں جس وجہ سے اس کو پسلی چلنا بھی کہتے ہیں +

بڑے آدمیوں میں بھی جلد کی زنگت نیلگوں یا سیاہی مائل ہوتی ہے۔ بچپنی اور ہڈیاں ہوتا ہے اور آخر میں کھانسی کم آتی ہے۔ اور مریض مدہوش سا بستر میں پڑا رہتا ہے ذات لریہ ثانوی کے دیگر اقسام میں بھی اصلی مرض کے دوران میں بے معلوم طور پر اسی قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس جب کسی ایسے شدید نوعی بخار یا کسی اور شدید مرض کے دوران میں مریض کو کھانسی ہو بلغم آئے رنگی تنفس ہو اور ساتھ ہی کم و بیش ہونے والا لازمی بخار ہو تو اس قسم کے نیمونیا کا شک کرنا چاہیے یعنی یہ سمجھیں کہ مریض کو نیمونیا ہو گیا ہے۔ اس قسم کے نیمونیا کے تمام اقسام میں مریض کی بھوک مر جاتی ہے، منہ اور زبان خشک ہوتی ہے۔ اور شدت کی پیاس لگتی ہے۔ پیشاب کا غلبہ ہوتا ہے۔ پیشاب سرخ رنگ کا اور کم مقدار میں خارج ہوتا ہے +

عوارض و نتائج۔ یہ نسبتاً کم ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی ذات الجنت بلغمی ہو جاتا ہے جو اکثر صدیدی ہو جاتا ہے۔ یعنی پھیپھڑے کے خلاف میں ورم ہو کر اس کے ہر دو طبق کے درمیان رطوبت تراوش پاتی ہے۔ جو بعد کو سپ میں بدل جاتی ہے۔ اور کبھی پھیپھڑے میں پھوڑا دوڑل ایکس ہو جاتا ہے۔ اور کبھی پھیپھڑے اگل شرجاتا ہے (مانفرایا گینگرین) دیگر عوارضات مثلاً ورم خلاف قلب پیری کارڈائٹس، ورم بخانہ قلب (اینڈوکاردائٹس)، ورم پردائے دماغ (منجائٹس)، ورم گردہ (نفرائٹس)، وغیرہ غالباً متعفن خون کے ذریعے پیدا ہوتے ہیں +

سب سے اہم عارضہ صلابت الریہ (پلمویری فائبروسس) ہے جو آئندہ زندگی میں پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کے انتفاخ (برانکی ایکٹس) کا باعث ہوتا ہے۔ اس قسم کے نیمونیا کے بعد مرض سیل (پلمویری ٹوبرکولوسس) بھی ہو جاتا ہے خاص کر جب خسرے کے بعد نیمونیا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات پھیپھڑوں میں پہلے ہی مادہ سیل موجود ہوتا ہے۔ اور برانکو نیمونیا کے بعد وہ شدت اختیار کر لیتا ہے +

قدرت مرض۔ لو بر نیمونیا یا پرائمری برانکو نیمونیا کی نسبت سیکنڈری برانکو نیمونیا کی مدت مرض زیادہ ہوتی ہے چنانچہ کم و بیش ہونیوالا بخار (حمی متفرقہ ریٹنٹ ٹائپ) اکثر دو یا تین ہفتہ تک رہتا ہے اور بعض اوقات دو تین ماہ تک ایسے مریضوں میں سیل (ٹوبرکولوسس) کا شبہ کرنا چاہیے اس قسم کے نیمونیا کا اختتام ہمیشہ بحران ناقص (لانی ریس) کے ذریعے ہوتا ہے مرض کے بعد کی نقلات

بلکروسی دیو تک تہی ہے یعنی مرض رفع ہونے کے بعد مرض عرصے تک ضعیف اور خف رہتا ہے۔
تشخیص مرض خسرہ۔ کالی کھانسی اور دیگر امراض مذکورہ بالا کے دوران میں بھیڑھٹھکی
 علامات اور کم و بیش علامات ظاہرہ و فزیکل سائنز کے پیدا ہو جانے سے اس قسم کے نیومونیا کی
 تشخیص آسان ہو جاتی ہے۔ مرض سہل ڈیو بر کو لوسس کی تشخیص سے وقت ہوتی ہے لیکن جب
 بخارتیں ہفتے سے زیادہ عرصہ رہے یا پھیپھڑے کی چوٹی میں تپلاء مرض ہو تو ایسی صورت میں
 مرض سہل یعنی ڈیو بر کو لوسس کا شبہ کرنا چاہیے۔

کھانسی و سعال۔ براؤن کا ٹیسٹس جس میں کہ بڑی ہوائی نالیوں کے اندر ورم ہوتا ہے
 اس کو اس قسم کے نیومونیا سے تشخیص کرنے میں زیادہ وقت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس قسم کی
 کھانسی میں بخار خفہ ہوتا ہے۔ اور وہ کھڑا عرصہ رہتا ہے نیز پھیپھڑے کے کسی حصہ کے
 متورم ہو کر سخت ہو جانے کی علامات بالکل موجود نہیں ہوتیں اور علامات ظاہرہ بھی مختلف ہوتی
 ہیں۔ ذات الجنہ الغمی اور سریدی سے بھی علامات فاروق کے ذریعے اس قسم کے نیومونیا کی
 تشخیص ہو سکتی ہے۔

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا خطرناک ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ کسی شدید نوعی بخار
 بالخصوص خسرہ یا انفلوئنزا کے ساتھ اس قسم کا نیومونیا ہوتا ہے۔ بلکہ جب شدید کھانسی
 کے بعد بھی اس قسم کا نیومونیا ہوتا ہے تب بھی وہ اکثر ہلکا ہوتا ہے۔ بالخصوص بڑھے اشخاص
 اور کمزور شبہ بخار بخول میں نہ بیان کا ہونا حرکت نہیں کافی منٹ ۱۵ سے زیادہ ہونا۔ اور
 تنفس کا وقت سے آنا چہرے کی رنگت کا سیاہی یا لیلے گون ہونا خطرناک علامات ہیں
 بڑھے اشخاص میں مریض کا مدہوش ہونا یا بستر میں نہایت ضعیف کی حالت میں پڑے رہنا
 اور بار بار شدید کھانسی کا آنا بھی نہایت خطرناک علامات ہیں۔

ذات الریہ اطفال یا ذیہ اطفال کا علاج ڈاکٹری

علاج ذیہ اطفال۔ پہلے بچوں کے براؤن کو نیومونیا یعنی ذیہ اطفال کا علاج لکھا
 جاتا ہے اور بعد میں بڑے یا بڑھے اشخاص کے براؤن کو نیومونیا کا علاج لکھا جاویگا۔
 ذیہ اطفال یا براؤن کو نیومونیا کا علاج بھی لو بر نیومونیا کے علاج کے طرح ہی ہوتا ہے۔
 سوائے اس کے کہ اس میں شروع سے ہی محرک و دافع بلغم ادویہ کا استعمال ضروری ہوتا

تا حال پرائے اور سیکنڈری قسم کے برانکونیو نیا کا علاج ایک ہی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ آئندہ علمی تحقیقات سے ان کا کوئی خاص خاص علاج معلوم ہو جائے۔

مریض کو آرام سے گرم بستر پر لٹا کر رکھیں اور اس کی کروٹ بدلتے رہیں تاکہ متواتر چت بیٹھ رہنے سے اس کے پھیپھڑوں کے پیندے میں اجتماع خون رکھنے سے بچا نہ ہو جائے۔

کمرہ مریض ہوا دار ہو لیکن اس میں ہوا کے جھونکے نہ آنے ہوں اور کمرے کا درجہ حرارت شب و روز ۵۵ یا ۶۰ فہرہ شروع مرض میں کھولتے ہوئے پانی کی ایک کیتلی یا دیگر مریض کے سرھانے رکھیں یا اس دیگر مریض کی کیتلی میں ۲۰ پونڈ پکلیٹس ٹائل یا ایک ڈرام ٹیکچراف بنزولن ڈال دیں تاکہ پانی کی بھاپ سے کمرے کی ہوا گرم مرطوب اور صاف رہے۔

مالش۔ یعنی منٹ آف ٹرین ٹائل میں برابر کا میٹھا تیل ملا کر اور اس میں سے تھوڑی سی پیچ میں گرم کر کے بچے کی پشت و پیلو اور چھاتی پر ملیں یا ۲، یعنی منٹ آف کیمفر کیونڈ یا ۳، کیمفوریل آئل کی دو بار ایک صبح کو اور ایک رات کو سوتے وقت مالش کر کے روئی دے واسکٹ پینائیں یا ۴، اینٹی فلو جیٹین کو گرم کر کے لٹ یا فلالین کے ایک ٹکڑے پر پھیلا کر اسے سینہ اور پیلو پر لگائیں۔ اور اوپر سے دلائی روئی کی ایک تہ رکھ کر ڈراڈھیل ٹی باندھ دیں لیکن سب سے بہتر گنگلی ٹشور ایک قسم کا گرم ملائم کپڑا، کی بیونیا جاکٹ اور لاریہ ممکن نہ ہو تو پھر روئی دے صدری پینائی مفید ہوتی ہے۔

قبض۔ رفع قبض کے لئے شروع مرض میں کیلول پاگرین اور سوڈا بائیکا رب ایک گرین ملا کر ایسی ایک ایک خوراک گھٹے گھٹے بعد چار پہنچ بار دیں تاکہ ایک آدھ دست آ جا میں اور پھر قبض نہ ہونے دیں۔

کھانسی۔ شروع مرض میں اگر خشک کھانسی بار بار آتی ہو تو نسخہ نمبر ۹۳، دیں۔ یہ نسخہ بہت مفید ہے اس کے استعمال سے بلغم آسانی خارج ہونے لگتا ہے۔ دو تین روز تک یہ نسخہ دے کر پھر آئینو نیا کارب اور وائٹم ایک ایک دینی چاہئے۔ لیکن ایسی دافع بلغم ادویہ کو زیادہ مقدار میں نہیں دینا چاہئے۔ کیونکہ معدے پر لٹن کا مغزش اثر پڑتا ہے۔ مرکبات افیون کا شیر خوار بچوں میں ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

سینے کا رکنا۔ جب شیر خوار بچہ ٹپوں میں بلغم سے سینہ ٹک جاتا ہے جس سے

تنگی نفس بڑھ جاتی ہے۔ اور سانس میں خرابی کی آواز آتی ہے۔ تو ایسی صورت میں دواؤں میں ایک ایک ڈرام کو ایک چمچ گرم پانی میں ملا کر اور اس میں ذرا سا شہد ملا کر چٹاویں اور اوپر سے دو چائے گرم پانی پلاویں تاکہ کھل کر قے ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی سینہ سے بلغم بھی خارج ہو جائے۔ اگر مریض بچہ ذرا کمزور ہو تو بجائے وائٹم ایک ایک ڈرام یا مونیو کاربہ گرین ایک چمچ گرم پانی میں حل کر کے اور اس میں قدرے شہد ملا کر بچے کو پلاویں لیکن اگر مریض زیادہ کمزور ہو یا اس پر غفلت یا بیہوشی طاری ہو تو اسے کوئی قے لانیوالی دوا نہیں دینی چاہئے۔
تشنجی کھانسی۔ اگر تشنجی کھانسی نوبت بہ نوبت آتی ہو جس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور وقت تنفس بڑھ جاتی ہے تو ایسی صورت میں نسخہ نمبر (94) کا استعمال کریں اگر بلغم غلیظ اور چسپندہ ہو تو نسخہ نمبر (95) دیں لیکن اس کی ہر دو دو خوراکیوں کے درمیان ۱۰ یا ۲۰ بوند برانڈی یا وِسکی قدرے گرم دودھ یا پانی میں ملا کر بچے کو دیتے رہیں۔ اور جب بخار میں تخفیف ہو جائے تو نسخہ نمبر (96) دیں۔

بخار۔ اگر بخار ۲۳ درجے سے زیادہ ہو تو مریض کے جسم پر نیم گرم پانی سے اسفنج کریں۔
ضعف یا کمزوری۔ ضعف یا کمزوری کی حالت میں ۱۰ یا ۲۰ بوند برانڈی یا وِسکی قدرے نیم گرم دودھ میں ملا کر دو دو گھنٹے بعد چند بار دیں۔ سال دو سال کے بچے کو ۲ گھنٹے میں ایک تولہ تک برانڈی دے سکتے ہیں۔

(فائدہ) جب مریض کمزور ہو یا اس کی ٹھنک کمزور چلی ہو تو شروع سے ہی محرکات کا استعمال کرنا چاہئے۔ چنانچہ شیر خوار بچوں میں دو دو گھنٹے بعد دس دس بوند برانڈی قدرے شیر مادر یا دودھ میں ملا کر دینی مفید ہوتی ہے۔ بڑے بچوں کو بیس بیس بوند کی مقدار میں بھی دے سکتے ہیں۔
ضعف قلب۔ ضعف قلب کی حالت میں جب کہ حرکت قلب بند ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے تو ایسی حالت میں شراب میں لائکوارٹرکینین ملا کر دینا بہت مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ ۲ ڈرام برانڈی میں ایک بوند لائکوارٹرکینین ملا کر اس میں سے ۵ یا ۱۰ بوند قدرے گرم دودھ میں ملا کر دو سال کے بچے کو دو دو یا تین تین گھنٹے بعد چند بار پلائیں۔

تنگی تنفس۔ جب تنگی تنفس کے ساتھ چہرے کی رنگت نیلگون ہو اور مریض کی حالت بہت خراب ہو تو ایسی صورت میں آکسیجن کا سگھانا نہایت مفید ہوتا ہے لیکن اس سے ہر چند رہ یا بیس منٹ بعد دس پندرہ منٹ تک سگھانا چاہئے۔

مرض رفع ہو جانے کے بعد کی کمزوری میں "کریازوٹڈ کا ڈیورائل وڈھ" یا پٹو فاسفائٹس بمقدار نصف سے ایک ڈرام دن میں ایک دو بار دیں یہ خصوصاً ایسے بچوں کو جنہیں خسر دا ورہ کالی کھانسی کے درمیان یا بعد نیمو نیا ہو جائے بہت مفید ہوتا ہے۔ صحت یاب ہو جانے پر مریض کو کنارہ سمندر کی طرف تبدیل آب و ہوا کرالیں *

غذا۔ غذا سیال یا نیم سیال جس طرح کی او بر نیمو نیا میں مذکور ہوئی مثلاً دودھ یا بخنی وغیرہ وٹ (92) نسخہ جو بچوں کے نیمو نیا کی خشک کھانسی میں مفید ہے (93) نسخہ جو بچوں کے نیمو نیا کی نشہ جی کھانسی میں مفید ہے

لاگوار ایمونیا سٹریٹس	منم ۲۰	لاگوار ایمونیا سٹریٹس	منم ۳۰
پوٹاسیائی سٹراس	گرین ۴	ایمونیا کارب	گرین ۲
سوڈا بائی کارب	گرین ۳	وائٹم اپیکاک	منم ۵
سیرپ ٹولو	منم ۱۵	ٹیکچر بیلا ڈونا	منم ۲
ایکوا اینی تھائی (ایڈ)	ڈرام ۲	سیرپ ٹولو	منم ۱۵
ایسی ایک ایک خوراک ہر چار چار یا چھ چھ گھنٹے بعد دیں۔ یہ نسخہ چار یا پانچ سال کے بچے کیلئے موزون ہے		ایکوا اینی تھائی	ڈرام ۲
ایک یا دو سال کے بچے کو اسکی نصف خوراک دیں		ایسی ایک ایک خوراک ہر چھ چھ گھنٹے بعد دیں۔ یہ نسخہ بھی چار یا پانچ سال کے بچے کیلئے موزون ہے	
ایک یا دو سال کے بچے کو اسکی نصف خوراک دیں		ایک یا دو سال کے بچے کو اسکی نصف خوراک دیں	

(94)

(95)

نسخہ جب نیمو نیا میں بلغم غلیظ اور چسپنہ ہو تو مفید ہے		نسخہ جو براکٹو نیمو نیا میں بخار میں تخفیف ہو جانے پر مفید ہے	
لاگوار ایمونیا سٹریٹس	منم ۲۰	لاگوار ایمونیا سٹریٹس	منم ۲۰
پوٹاسیائی آیوڈائڈ	گرین ۲	ایمونیا آیوڈائڈ	گرین ۲
وائٹم اپیکاک	منم ۵	ایمونیا پینڈو آس	گرین ۱
سیرٹ ایمونیا ایرو میٹک	منم ۵	سیرٹ ایمونیا ایرو میٹک	منم ۵
سیرپ ٹولو	منم ۱۵	ایکوا اینی تھائی (ایڈ)	ڈرام ۲
ایکوا اینی سائی (ایڈ)	ڈرام ۲	ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں	
ایسی ایک ایک خوراک چار چار یا چھ چھ گھنٹے بعد دیں۔ یہ نسخہ بھی چار سال کے بچے کیلئے موزون ہے		یہ نسخہ بھی چار سال کے بچے کے لئے موزون ہے	
ایک یا دو سال کے بچے کو اسکی نصف خوراک دیں		ایک یا دو سال کے بچے کو اسکی نصف خوراک دیں	

ڈوبہ اطفال کا علاج طبی

نوٹ۔ ڈوبہ اطفال دو قسم کا ہوتا ہے (۱) جس کا مادہ گرم ہوتا ہے یعنی ڈوبہ اطفال گرمی جس میں بخار تیز ہوتا ہے چہرہ پر سرخی ہوتی ہے تنگی تنفس بھی زیادہ ہوتی ہے یعنی سانس جلد جلد اور سچ کر آتی ہے۔ سانس لیتے وقت پسلیوں کے نیچے اور غم معدہ یعنی کوڑی کے مقام پر گرہا چڑھتا ہے۔ (۲) ڈوبہ اطفال بلغمی۔ اس میں بخار بھی تیز نہیں ہوتا اور تنگی تنفس بھی نسبتاً تھوڑی ہوتی ہے وغیرہ +

علاج۔ تمام ہدایات مذکورہ علاج ڈاکٹری کو مدنظر رکھیں۔ اگر ڈوبہ گرم مادہ سے پیدا ہو تو بہترین تدبیر تلپید طبیعت ہے۔ یعنی ایسی صورت میں بلا اشتطاب نصف یہ نسخہ پلائیں۔
گل بنفشہ خطمی۔ خبازی۔ گاؤ زبان۔ مکو خشک۔ بادیان ہر ایک ایک ماشہ۔ عناب ۲ دانہ۔ سپستان ۲ دانہ۔ مغز فلوں۔ خیاشنبہ ۹ ماشہ۔ شیر خشت ۶ ماشہ۔ سب ادویہ کو آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر اور ذرا مل چھان کر اس میں شیر خشت حل کر کے پلائیں۔ یہ نسخہ دو سال کے بچے کے لئے موزون ہے۔ ایک سال کے بچے کو اس کی نصف خوراک دیں +

اگر اس نسخہ سے دست نہ آئیں تو صابن کا شافہ استعمال کریں اور مزید ضرورت کے لئے روغن بید انجیر کشر ائل ۶ ماشہ قدرے ماں کے دودھ میں ملا کر پلائیں یا کسی قدر شہد خاص میں ملا کر بچے کو چلائیں۔ اور خارجی طور پر ایک انڈے کی سفیدی میں ۶ ماشہ ایلو ملا کر اور اسے آگ پر کسی قدر پکا کر دو کپڑوں پر لگا کر دونوں پسلیوں پر چکائیں اور اوپر روئی کا پتل گرم کر کے باندھ دیں یا روئی دار صدری پہنا دیں۔ اور اسی طرح دن رات میں تین بار یہ عمل کریں +

مسئل کے دوسرے روز یہ جو شانڈہ پلائیں۔ جو شانڈہ ۱۰۔ جو ڈوبہ اطفال میں تلپید معمول و مفید ہے۔ گاؤ زبان۔ گل گاؤ زبان۔ گل بنفشہ۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی ہر ایک ایک ماشہ۔ عناب و سپستان ہر ایک ۲ دانہ سب کو آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر اور مل چھان کر شربت بنفشہ ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ یہ نسخہ تین چار سال کے بچے کے لئے موزون ہے۔ ایک سال کے بچے کو اس کی تہائی خوراک اور دو سال کے بچے کو نصف دیں تیسرے روز پھر مذکورہ بالا مسئل دیں اور بعد مسئل پھر یہی نسخہ دیتے رہیں +

دوبہ اطفال بلغی میں بچے کو سردی سے بچا کر گرم رکھیں اور کوئی سو چیز کھانے پینے نہ دیں اور اس میں بھی بلا انتظار رفع تلبیس کے لئے یہ نسخہ پلائیں۔ (۱) نسخہ۔ اصل السوس مقشر نیم کو فٹہ گاؤ زبان مویر منقی پر سیاوشاں گل بنفشہ خبازی بکو خشک ہر ایک ایک ماشہ۔ انجیر زرد۔ ایک دانہ مغز فلوس خیاشنبہ ماشہ شیر خشت ۶ ماشہ سب ادویہ کو آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر اور مل چھان کر اور اس میں شیر خشت حل کر کے پلائیں۔ یہ نسخہ بھی تین سال کے بچے کے لئے موزون ہے۔ ایک سال کے بچے کو اس کی تہائی اور دو سال کے بچے کو نصف خوراک دیں۔ اگلے روز اس نسخہ میں سے مغز فلوس اور شیر خشت نکال دیں اور شربت بنفشہ ایک تولہ ملا کر صبح کے وقت پلاستہ ہیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو تیسرے پیر کو یہ نسخہ دیں۔ (۲) اصل السوس مقشر۔ زوفائے خشک بنہ رکتان۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ انجیر زرد ایک عدد سب کو آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر اور صاف کر کے شربت بنفشہ یا نبات ملا کر دیں۔ یا یہ جوشاندہ یا گھٹی اطفال جو رطوبات سینہ و شش کے خارج کرنے کے لئے بطور مسهل معمول و مفید ہے استعمال کریں۔ نسخہ گھٹی۔ بادیاں اصل السوس مقشر غلب الثعلب۔ زوفائے خشک چکہ دانہ۔ دندان دانہ۔ فوج ترکی مویر منقی ۲ دانہ۔ پوست ہلیہ زرد۔ گل سرخ ہر ایک نصف ماشہ۔ صبر زرد ۳ رتی مغز فلوس خیاشنبہ ۹ ماشہ شیر خشت ۶ ماشہ سب ادویہ کو دو چھٹانک پانی میں جوش دیکر اور صاف کر کے شیر خشت ملا کر پلائیں۔ یہ نسخہ بھی تین چار سال کے بچے کے لئے موزون ہے۔ ایک سال کے بچے کو اس کی تہائی اور دو سال کے بچے کو اس کی نصف خوراک دیں۔ اس کے اگلے روز پھر مذکورہ بالا نسخہ نمبر (۱) دیں +

ضماد۔ جو دوبہ اطفال میں مفید ہے۔ نسخہ۔ صبر ستودہ طری۔ صمغ عربی ہر ایک ۳ ماشہ۔ برگ مورد ۶ ماشہ۔ نمک طعام ایک ماشہ۔ سب کو آب گھیکو اڑھین میں کر دو ٹول جانپ کی پسلیوں پر نیم گرم ضماد کریں۔ بچے اور دایہ کو سرد پانی نہ پینے دیں۔ بلکہ پانی کی بجائے عرق گاؤ زبان اور عرق بادیاں پلائیں۔ نیز کوئی سرد غذا بھی نہ کھانے دیں اور بچے کو سردی سے بچا کر رکھیں +

خفیف مرض میں (۱) خون خمر گوش بقدر ایک رتی عرق گاؤ زبان میں حل کر کے دینا یا (۲) جندبیدستر ایک رتی یا (۳) گاؤروہن ایک رتی یا (۴) صبر یعنی ایلوا ایک رتی یا (۵) سناگہ بریان ایک رتی کو ماں کے دودھ میں حل کر کے دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ پہلی تین دواؤں خفیت

سے مفید ہیں۔ اور ذیل کے نسخہ جات بھی اس مرض میں خصوصیت سے مفید ہیں +
 (۱) حب مشکلی جو ڈوبہ اطفال میں خاص کر مفید ہے۔ نسخہ مشک خالص قسم اعلیٰ۔
 جند بیدستر زعفران صبر زرد ہر ایک ایک ماشہ سب کو پیس کر بمقدار دانہ مونگ گولیاں
 بنائیں اور وقت ضرورت ایک گولی ماں کے دودھ میں یا عرق بادیاں میں حل کر کے
 پلائیں مندرجہ ذیل گولیاں بھی اس مرض میں مفید و معمول ہیں +

(۲) حب ڈبہ۔ نسخہ۔ ایلو اسہاگہ بریان۔ ہر ایک ۵ ماشہ سب کو باریک پیس کر
 بقدر دانہ مونگ گولیاں بنائیں اور وقت ضرورت ایک گولی ماں کے دودھ میں یا عرق
 بادیاں میں حل کر کے دیں۔ یہ خوب بھی اس میں خاص طور مفید ہیں +

(۳) حب ڈوبہ اطفال۔ حب السلاطین۔ بڑے سیلاب۔ گوگرد۔ تربد سفید موصوف
 ہر ایک ۵ ماشہ مغز تخم بید انجیر۔ ماشہ سب ادویہ کو نہایت باریک کھل کر کے دانہ مونگ
 کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ماہ سے ۶ ماہ تک کے بچے کو ایک گولی اور چھ ماہ سے سوا سال
 تک کے بچے کو دو گولیاں اور دو سال کے بچے کو تین گولیاں ماں کے دودھ میں یا عرق سولف
 میں حل کر کے دیں۔ اگر دست نہ آئیں تو سب ضرورت ایک گولی اور دیں +

قائدہ۔ اگر بچے کے سینہ میں بلغم جمع ہو اور سانس میں خیر خراہٹ ہو تو ۴ رتی مین پھل
 پانی میں گھس کر یا باریک پیس کر اور نیم گرم کر کے دیں۔ دو تین روز تک ہر روز ایک بار ایسی خوراک
 دیدیا کریں تاکہ بلغم غلیظ بذریعہ تے دفع ہو جایا کرے +

بڑوں اور بوڑھوں کے برا نکو نیمونیا کا علاج

جب بڑوں۔ بوڑھوں یا کمزور اشخاص کو اس قسم کا نیمونیا ہو جائے۔ تو ان کا علاج بھی
 مذکورہ بالا اصول پر ہی کرنا چاہئے۔ چنانچہ مریض کو ایک ہوا دار کمرے میں گرم بستر میں آرام سے
 لٹائے رکھیں۔ لیکن کمرے میں ہوا کے جھونکے نہ آتے ہوں۔ مریض کو زیادہ عرصہ تک چت مت
 لیٹا رہنے دیں۔ بلکہ اس کی کروٹ بدلو اتے رہیں۔ کمرے میں کھولتے ہوئے پانی کی ایک پچی
 یا کتلی رکھیں اور اس میں تھوڑا سا یو کے پیس آئل یا ٹیکچر بنز وشن کیپونڈ ڈال دیں تاکہ کمرے کی ہوا
 گرم مرطوب اور صاف رہے +

شروع مرض میں اگر لہجہ ہو تو کیلومل مگرین اور سوڈا بائیکارب۔ اگر رات کو سوتے

وقت دیں تاکہ قبض رفع ہو جائے۔ اور پھر قبض نہ ہونے دیں۔ شروع مرض میں اگر تکلیف دہ خشک کھانسی آتی ہو تو نسخہ (96) دیں۔ اس کے استعمال سے بلغم باسانی خارج ہونے لگتا ہے۔ اگر چھاتی میں درد ہو تو مقام ماؤف پر ٹرپن ٹائن سٹوپ کریں یعنی تیز گرم پانی میں فلالمین کا ایک ٹکڑہ بھگو اور پھوڑ کر اور اس پر چند قطرات روغن تارپین کے چھڑک کر اس سے سلیک دیں یا (۲) لٹھی منٹ آف ٹرپن ٹائن کی سینہ پر مالش کریں اور پھر روٹی دارہ صد ری پینائیں یا (۳) سینہ پر اینٹی فلو جشٹین لگائیں +

مذکورہ بالا نسخہ (96) ایک دو روز دینے کے بعد پھر نسخہ (97) دیں۔ اور اگر خشک کھانسی نوبت بہ نوبت آتی ہو تو نسخہ (98) دیں۔ اگر ضعف زیادہ ہو۔ شدت کی کھانسی اور وقت تنفس ہو تو نسخہ نمبر (99) دیں۔ اور جب ضعف یا کمزوری کے سبب مریض کھانسی کر بلغم نہ نکال سکتا ہو تو ایسی حالت میں نسخہ نمبر (100) دیں۔ یا ایمونیا کا رب بقدر دس دس گرین گرم دودھ میں ملا کر دن میں تین بار دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر سالش ٹک ٹک کر اور اٹک اٹک کر آنے لگے تو ایسی صورت میں نسخہ نمبر (101) دیں۔ ایسی صورت میں سٹرکینن کا استعمال بذریعہ دھن یا بذریعہ جلدی پکپکاری نہایت مفید ہوتا ہے۔ لیکن اس کو پوری طبی مقدار میں دینا چاہئے سخت پیچینی اور تنگی تنفس کی حالت میں آکسیجن کا سنگھانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ ضعف قلب کی حالت میں محرکات کا استعمال کریں۔ چنانچہ برانڈی یا وِسکی دودھ ڈرام قدرے گرم دودھ وغیرہ میں ملا کر دودھ یا چار چار گھنٹے بعد دیں یا سٹرکینن یا کیمفر یا چوٹسٹرن کی جلدی پکپکاری کریں جن کا بیان دیکھو لو برنیمونیا میں +

انتباہ۔ اگر نبض کمزور ہو تو شروع سے ہی محرکات کا استعمال کرنا چاہئے۔ مرض کے بعد کی کمزوری میں مقویات مثلاً (۱) فیلوز سرپ یا (۲) سرپ آف گلسر و فاسفاس کمپونڈ دیکسلی کا، یا (۳) واٹن آف کاڈیور آئل۔ یا (۴) کاڈیور آئل و دھ ہائیو فاسفٹس وغیرہ دیں +

غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دودھ۔ شوربا۔ یخنی۔ ایک فلیپ۔ شوربے میں ڈبل روٹی ڈال کر یا شوربا چپاتی یا مونگ کی دال چپاتی وغیرہ +

(96) نسخہ جو برانکو نیویا کی خشک کھانسی میں مفید ہے

لائکو اریونیو ایسی ٹیٹس ۲ ڈرام

پوٹاسیائی ایسی ٹاس ۱۰ گرین

سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین

سرپ ٹولو ۱ ڈرام

ایکواکلوروفارم (ایڈ) ۱ اونس

ایسی ایک ایکٹ رک چار چار یا چھ گھنٹے بعد دین

(98)

نسخہ جو نزلہ نیویا میں اور نزلہ بائیک نیویا میں مفید ہے

کریاتوٹ ۳ منم

سپرٹ ایونیو ایرو میٹک ۱۵ منم

سپرٹ ایٹھر ۱۵ منم

ٹنکچر نکس و امیکی ۵ منم

ایکسٹریکٹ گلسمائز لیکوٹڈ ۱۵ منم

انفیوزن شکونی (ایڈ) ۱ اونس

ایسی ایک ایکٹ رک ایک گھنٹہ پانی میں ملا کر دن میں تین بار دین

(100)

جب مریض نیویا کمزوری سبب انکس ملغم نہ خارج کر سکے

سپرٹ ایونیو ایرو میٹک ۳۰ منم

سپرٹ ایٹھر ۲۰ منم

سپرٹ وائٹائی گیلی سائی ۲ ڈرام

ٹنکچر ڈیجی ٹیلیس ۱۰ منم

ٹنکچر نکس و امیکی ۵ منم

ایکواکلوروفارم (ایڈ) ۱ اونس

ایسی ایک ایکٹ رک واپار چار یا چھ گھنٹے بعد دین

(97) نسخہ جو بوڑھوں کے برانکو نیویا میں مفید ہے

ایونیو کاربوناس ۴ گرین

سپرٹ ایونیو ایرو میٹک ۲۰ منم

ٹنکچر ڈیجی ٹیلیس ۵ منم

ٹنکچر شکونی کیا زیتس ۳۰ منم

ایکواکلوروفارم (ایڈ) ۱ اونس

ایسی ایک ایکٹ رک چھ گھنٹے بعد دین

(99)

نسخہ جو بحالت ضعف شدت کھانسی اور وقت تنفس میں مفید ہے

سپرٹ ایونیو ایرو میٹک ۳۰ منم

سپرٹ ایٹھر ۲۰ منم

ٹنکچر ڈیجی ٹیلیس ۲ منم

ٹنکچر نکس و امیکی ۵ منم

سپرٹ کلوروفارم (ایڈ) ۱ اونس

ایکواکیمفوری (ایڈ) ۱ اونس

ایسی ایک ایکٹ رک واپار چار یا چھ گھنٹے بعد دین

(101)

جب نیویا میں سانس انک کر آئے تو مفید ہے

کونینی ٹائیڈر کلور ۵ گرین

ایسڈ ٹائیڈر کلورکٹل ۵ منم

لائکو اریونیو ایرو میٹک ۵ منم

سرپ ٹولو ۱ ڈرام

ایکوا (ایڈ) ۱ اونس

ایسی ایک ایکٹ رک دو ادن میں تین بار دین

علاج طبی

ذات الریہ نیونیا کی ماہیت میں اطباء نے اختلاف کیا ہے چنانچہ اکثر اطباء کو پھیپھڑے کے صرف ورم گرم یعنی پھیپھڑے کے دُمبوی و صفراوی ورم کو ہی ذات الریہ کہتے ہیں اور پھیپھڑے کے سرد ورم یعنی پھیپھڑے کے بلغنی و سوداوی ورم کو جس میں گرمی و عفونت نہ ہو ذات الریہ نہیں کہتے بلکہ بلغنی کو ورم رِخوریہ اور سوداوی کو ورم صُلْبِ رِیہ کہتے ہیں +

لیکن بقول شیخ رئیس ذات الریہ مادہ حار بالذات مثلاً خون و صفرا یا مادہ حار بالعرض بسبب عفونت و ملوحت مثل بلغم متعفن و شہور و سودا کے متعفن سے حادث ہوتا ہے +

نوٹ - علم الجراثیم میں ہم اس حقیقت کو بیان کر چکے ہیں کہ عفونت اخلاط کا سبب جراثیم ہی ہوتے ہیں۔ یونانی و عربی اطباء اگرچہ جراثیم سے بخوبی واقف نہ تھے لیکن وہ ان کے فعل یا عمل تعفن سے بخوبی واقف تھے۔ پس اطباء یونانی نے جن امراض کا سبب تعفن اخلاط لکھا ہے وہی امراض زمانہ ما بعد و زمانہ حال کی علمی تحقیقات سے جراثیمی امراض ثابت ہوئے ہیں +

پس شیخ کا مذہب زیادہ صحیح اور قابل قبول ہے۔ وہ اس امر کا بھی قائل ہے کہ (۱) ذات الریہ کبھی ابتداءً بغیر کسی دوسرے مرض کی وساطت کے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی غلط کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ بالعموم اس کا مادہ مرکب ہوتا ہے مثلاً خون صفراوی یا بلغم منفلو (۲) کبھی ذات الریہ نزلہ سے پیدا ہوتا ہے و مدیم کبھی الجنب یا سرخبادہ یا خناق وغیرہ کے دوران میں بطور عرض مرض یا بطور نتیجہ مرض کے پیدا ہوتا ہے +

صاحب کامل اور طبری وغیرہ اکابرین طب بھی ذات الریہ نزلیہ (کٹارل نیونیا) کے

قائل ہیں اور بعض اطباء کا تو یہ خیال ہے کہ ذات الریہ اکثر نزلہ سے واقع ہوتا ہے اور یہ صحیح ہے +

علاج خارجی - (۱) نسخہ قیروطی - موم سفید ۶ ماشہ کو روغن بنفشہ و روغن بادام

ہر ایک ۲ تولہ میں گچھلا کر لعاب علیہ - لعاب تخم کتان تھوڑا تھوڑا اضافہ کر کے نیم گرم سینہ پر مالش کریں

(۲) نسخہ ضماد - موم سفید ۹ ماشہ کو ۲ تولہ روغن گل میں گچھلائیں بعدہ لوبان کوڑا مالہ -

مصغی رومی ہر ایک ۲ ماشہ - افیون ۴ رتی باریک پیس کر اس میں ملائیں اور سینہ پر مالش کر کے

اوپر سے گرم روٹی کا پھل باندھ دیں +

علاج داخلی - (۱) نسخہ جو ذات الریہ نزلی یا بلغنی میں مفید ہے - گل بنفشہ ۷ ماشہ - گاؤن

تخم خطمی - تخم خبازی - اصل السوس منقشر ہر ایک ۵ ماشہ - عنب ۵ دانہ - سپستان ۹ دانہ سب کو پاؤ
سواپاؤ پانی میں جوش دے کر اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں اگر قبض کی شکایت ہو تو بجائے
شربت کے خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں۔ اگر بلغمیت غالب ہو یعنی بلغم کا غلبہ ہو تو یہ نسخہ دیں +

(۲) نسخہ جو ذات الریہ بلغمی میں مفید ہے - گل بنفشہ - پر سیاوشاں - زوفائے خشک -

اصل السوس منقشر ہر ایک ۵ ماشہ - انجیر زرد ۳ عدد - مویز منقی ۷ دانہ - عنب ۵ دانہ - سپستان ۱۱ دانہ
سب کو سواپاؤ پانی میں جوش دے کر اور مل چھان کر شربت بنفشہ یا شربت عنب یا شربت زوفا
۲ تولہ ملا کر دیں یا یہ نسخہ دیں +

(۳) نسخہ جو ذات الریہ بلغمی میں غلبہ بلغم کی صورت میں مفید ہے - گل بنفشہ ۷ ماشہ - پر سیاوشاں

زوفائے خشک - اصل السوس منقشر کوفتہ - تخم خبازی - بادیان ہر ایک ۵ ماشہ - انجیر زرد ۳ عدد
مویز منقی ۵ دانہ - عنب ۵ دانہ - سپستان ۹ دانہ - سب کو سواپاؤ پانی میں جوش دے کر اور شربت
بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں - لیکن اگر بخار تیز ہو تو پھر یہ نسخہ دیں +

(۴) نسخہ جو ذات الریہ بلغمی میں جب کہ بخار تیز ہو - مفید ہے - گل بنفشہ - پر سیاوشاں -

تخم خطمی - تخم خبازی - ہر ایک ۵ ماشہ - عنب ۵ دانہ - مویز منقی ۷ دانہ - سپستان
۹ دانہ - سب کو عرق مکو ۲ تولہ میں جوش دے کر اور مل چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور فاکشی
۶ ماشہ چھڑک کر پلائیں +

مذکورہ یا لاشعور میں سے کوئی ایک چار پارچہ روز پلا کر پھر بغرض تنقیہ یہ مسہلہ ادویہ یعنی

سناہ کی ۱ تولہ مغز فلوس خیارشنبہ و شیر خشک ہر ایک ۲ تولہ - ان کو عرق مکو و عرق بادیان ہر ایک

۵ تولہ میں بھگو کر اور مل چھان کر اس جو شانہ میں ملا کر اور روغن بادام ۳ ماشہ یا ۶ ماشہ اضافہ

کر کے علی الصباح ہی پلائیں - مسہل کے دوسرے روز خالی جو شانہ پلا کر تیسرے روز پھر دوسرا

مسہل دیں - بعد مسہل لعوق سپستان یا لعوق کتان یا لعوق زوفا یا لعوق خیارشنبہ تھوڑا تھوڑا

بٹا دیا کریں - اور شربت اعجاز یا شربت سعال وغیرہ دیتے ہیں +

غذا - چوزہ مرغ یا بکری کے گردن کے گوشت کا شوربا - مونگ کی دال کا پانی یا تیلی

دال چپاتی دیں - سردا و ترش چیزوں اور شیرینی سے پرہیز کریں +

استنشاقی نمونیا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
استنشاقی نمونیا	ذات الریۃ استنشاکیہ	Inhalation Bronco-Pneumonia
تنفسی نمونیا	ذات الریۃ بلعیۃ	Deglutition Bronco-Pneumonia

جب کسی سیال یا جامد چیز کے ذرات بذریعہ تنفس یا استنشاق پھیپھڑوں میں چلے جاتے ہیں۔ تو ان سے بھی شدید قسم کا برا نکونیمونیا پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی قسم کے نمونیا کو ذات الریۃ استنشاکیہ یا انہیش نمونیا کہتے ہیں۔ اور جب کسی نہ کسی طرح ذرات غذا ہوائی نالیوں میں جا کر اس قسم کا نمونیا پیدا کر دیتے ہیں۔ تو اس کو ذات الریۃ بلعیۃ (ڈیگلوٹیشن نمونیا) کہتے ہیں۔ اسی طرح سے کسی غیر جنس کے متعفن یا متعدی ذرات بھی بذریعہ استنشاق پھیپھڑوں میں جا کر نمونیا کا باعث ہوتے ہیں +

اسباب مرض۔ اس قسم کے حالات ہر عمر میں ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ جوانی میں زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ منہ۔ ناک۔ و طلق۔ خجرہ یا ہوائی نالیوں کے مواد متعفنہ یا جب کسی اور مرض سہلق میں خدہ کی کیفیت پیدا ہو کر نگنادر شوار ہو جاتا ہے +

جب منہ۔ زبان۔ لوزتین۔ حلق یا خجرہ میں اپریش یعنی کوئی عمل جراحی کیا جاتا ہے۔ یا بلعوم میں سرطان وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے۔ نیز مرض استرخامیں اور دماغ میں دمل یا رسولی وغیرہ کے ہونے سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے وغیرہ جب خارجی ذرات ہوائی نالیوں کے ذریعے پھیپھڑوں میں چلے جاتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ جراثیم مرضیہ بھی ہوتے ہیں۔ جو کھانسی اور نمونیا پیدا کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ پیپ پیدا کرنے والے جراثیم بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے متورم پھیپھڑے میں پیپ بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے متعدد دھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ پھیپھڑے گل بڑھ جاتے ہیں۔ یعنی ان میں گنگرین ہو جاتی ہے۔ اگر پھیپھڑے کا غلاف دہلیوز بھی مبتلا دمرض ہو جاوے تو اس میں بھی پیپ بڑھ جاتی ہے۔ یعنی ذات الحصب صدیدی ہو جاتا ہے +

علامات۔ اس کی علامات بھی سیکینڈری برا نکونیمونیا کی علامات سے مشابہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ بالعموم تیز بخار ہوتا ہے۔ جو بعض اوقات لرزے سے چڑھتا ہے۔ کھانسی آتی ہے۔ اور بلغم خارج ہوتا ہے۔ جو کبھی متعفن ہوتا ہے۔ اور کبھی اس میں غذا کے ذرات یا خون ملا ہوا ہوتا

ہے۔ علامات ظاہرہ: فزیکل سائنز، کھانسی اور برانکو نیونیا کی علامات کے مشابہ ہوتی ہیں۔ عوارض و نتائج یہ ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کہ دیگر غیر جنس کے ذرات وغیرہ کے استنشاق سے پیدا ہوتے ہیں اور پھیپھڑے میں وسیلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یا اس کی ساخت مردار پڑ جاتی ہے یعنی وہ گل سڑ جاتا ہے یعنی اس میں سپیٹڑ جاتی ہے۔

مدتِ مرض۔ سبب مرض اور شدت مرض کے اعتبار سے اس کی مدت عموماً تھوڑی ہوتی ہے۔ شاذ و نادر ایسے اشخاص میں جو شفا یاب ہو جاتے ہیں۔ مدتِ مرض اگرچہ شدید ہوتی ہے۔ لیکن ذرا زیادہ ہوتی ہے۔

انجام مرض۔ ابتدائی حالت اور شدت مرض کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔ علاج۔ حفظاً تقدم منہ اور حلق کے امراض میں ان کو دھونے ہوئے یا انپر کوئی عمل جراحی کرتے ہوئے۔ نہایت ہی احتیاط کرنی چاہئے۔ مفلوج یا بیہوش مریضوں میں اگر ان کو غذا دینی ہو تو یہ نہایت ضروری ہے کہ بجائے ٹمنہ کے ان کو بذریعہ ناک غذا دی جائے یعنی ناک کے راستے معدے میں رٹر کی نالی پہنچا کر اس کے ذریعے دودھ یا دیگر سیال غذا معدے میں پہنچائی جائے (نازل فیڈنگ) مرض نفث الدم (ہیماپٹے سنر) یا متفرخ الشعب (برانکی ایکٹیسس) میں مریض کو زیادہ تر ماؤفہ پلاؤ پر لیٹنا چاہئے۔

اس مرض میں بھی صرف علامات ہی کا علاج کیا جاتا ہے۔ اور اکثر ویسا ہی علاج کیا جاتا ہے جیسا کہ سیکنڈری برانکو نیونیا میں بیان کیا گیا۔

ذات الریه سلی

اس کا بیان دیکھو سلی ذات الرگوئی (نیونک تھائی سیس) میں۔

تپ ذق سلی ٹیو برکیو لوسیس

نوٹ: چونکہ تپ ذق سلی اور ٹیو برکیو لوسیس یہ تینوں الفاظ عام طور پر ایک دوسرے کے مترادف یا ہم معنی مانے جاتے ہیں یعنی عام طور پر یہ ایک ہی بیماری کے تین نام سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے لغوی و اصطلاحی معنی بتلا دئے جائیں تاکہ یہ بخوبی معلوم ہو جائے کہ تینوں الفاظ کیوں ہم معنی یا مترادف سمجھے جاتے ہیں۔

تپ دق

ڈاکٹری نام

طبی نام

اُردو نام

ہیکٹک فیرور Hectic Fever

مُحی دق

تپ دق

چونکہ تپ دق عرض مرض ہے اس لئے ڈاکٹری کتب میں تو اس کا مستقل بیان نہیں کیا گیا لیکن چونکہ کتب طب یونانی میں اس کا خصوصیت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم بھی اس کو ذیل میں بیان کر دیتے ہیں۔

نوٹ :- (۱) لفظ دق ایک عربی لغت ہے جس کے لغوی معنی پیر، باریک پس مطلق لفظ دق سے مراد ہے دُبلّا پین یا سوکھا جیسا کہ دق ایشیوخہ (دُبر عاپے کا دُبلّا پین) جس میں کہ بخار نہیں ہوتا لیکن خشکی غالب ہو کر میرین دُبلّا ہو جاتا ہے اور اس کی حالت مدقوق کی سی ہو جاتی ہے یعنی وہ مشابہ مدقوق ہو جاتا ہے۔ یا حق الاطفال جس کو اردو میں سُود کھا کہتے ہیں لیکن لفظ دق عام طور پر تپ دق کے لئے بولا جاتا ہے اور تپ دق چونکہ مرین کو دُبلّا کر دیتا ہے اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا۔ عوام مناسط کو پرانا بخار اور باریک بخار بھی کہتے ہیں۔

(۲) مُحی دق یا تپ دق طبی اصلاح میں اس بخار کو کہتے ہیں جس کی حرارت اعضائے اصلیہ خصوصاً دل کو جھٹ جائے اور رطوبت بدن کو فنا کر دے۔ جس سبب سے جسم خشک اور دُبلّا ہو جاتا ہے۔

(۳) ہیکٹک فیرور لفظ ہیکٹک ایک یونانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہلکا دق چونکہ طبیعت کو اس بخار کی عادت ہو جاتی ہے اور اس کی نوبت یا شدت ہر روز ایک ہی وقت پر گویا بطور عادت ہوتی ہے اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کیا گیا۔

ماہیت مرض :- یہ ایک قسم کا بے قاعدہ (نوبتی یا لازمی) بخار ہے جو بالعموم مرضِ سِل کے ہمراہ تیز بعض اور امراضِ مزمنہ کے ہمراہ واقع ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جب کسی مرض کے موزی جراثیم جسم میں سرایت کر کے کسی اندرونی عضو میں ورم پیدا کر دیتے ہیں اور ان کی زہر خون میں جذب ہو کر یا وہ خود خون میں سرایت کر کے اس کو متعفن کر دیتے ہیں۔ تو اس قسم کا بخار ہونے لگتا ہے لیکن اس قسم کا بخار بالعموم مرضِ سِل کے ہمراہ ہوا کرتا ہے۔ اور جیسا کہ حقیقات جدیدہ سے معلوم ہوا ہے مرضِ سِل کا مادہ جسم کے ہر عضو میں سرایت کر سکتا ہے۔ اس لئے جب جسم کے

کسی حصہ میں مادہ سل کے سرایت کر جانے سے وہاں پر ورم وغیرہ ہو جاتا ہے تو اس مادہ سل میں لن کی ذہیر خون میں جذب ہو جانے سے اس قسم کا بخار ہونے لگتا ہے۔ پس جب اس قسم کا بخار ہونے لگے تو سمجھ لینا چاہئے کہ جسم کے کسی نہ کسی حصہ میں خبیث مادہ سل سرایت کر گیا ہے۔ اور چونکہ اس قسم کا بخار مرض سل کے ساتھ ضرور ہوا کرتا ہے اس لئے مرض سل کو بھی عام طور پر نپ دق کہتے ہیں +

طبی نوٹ۔ بقول علامہ قرشی و حکیم شیخ ابوالحسن و حکیم طبری بھی لفظ سل کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے ایک قرعہ ربیہ پر اور دوسرے تپ دق پر پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ متقدمین اطباء بھی اس بات کو جانتے تھے کہ اس موزی مرض کا مادہ پھیپھڑوں کے سوا دیگر حصص جسم میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔ نیز تپ دق کے متعلق لن کا یہ قول ہے کہ یہ تپ خلطی عفنی ہے اور یہاں پر خلط سے مراد عام رطوبات بدن ہیں نہ کہ کوئی خاص خلط اور تحقیقات جدیدہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عفونت اخلاط یا رطوبات مثلاً خون وغیرہ کا باعث جراثیم عفونت ہی ہوتے ہیں +

یہ بخار نوبتی یا لازمی ہوتا ہے چنانچہ اگر مرض خفیف ہو تو یہ نوبتی ہوتا ہے اور اگر مرض شدید ہو تو یہ لازمی ہوتا ہے لیکن اس کی نوبت یا شدت ہر روز ایک ہی وقت پر ہوا کرتی ہے۔ یہ بخار عموماً شروع رات کے وقت تیز ہوا کرتا ہے اور پچھلی رات کے وقت بکثرت پسینہ اگر خفیف ہو جاتا یا اتر جاتا ہے +

علامات مرض۔ بعض اوقات یہ بخار ایسے خفیف طور سے شروع ہوتا ہے کہ مرض

کو اس کا چنداں احساس نہیں ہوتا صرف نبض میں ذرا سی تیزی آ جاتی ہے اور ہسم ذرا ناخوش ہونا شروع ہوتا ہے۔ پھر کچھ دنوں بعد ہر روز تیسرے پہر کو طبیعت سست ہونے لگتی ہے اور صبح کو بحال ہو جاتی ہے لیکن پھر بخار ذرا تیز ہونے لگتا ہے تب مرض کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بخار میں مبتلا ہے۔ لیکن جب کسی اندرونی عضو متورم میں پیپا ٹرنے کے سبب تپ دق ہوتا ہے تو خفیف سردی لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے جسم گرم ہوتا ہے نبض تیز چلتی ہے اور کچھ دیر بعد پسینہ آ کر بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اسی طرح دن رات میں اس بخار کی دو فوجیں ہوتی ہیں یعنی دو دفعہ تپ کی شدت ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلی نوبت شدت تپ کی دو پہر کو ہوتی ہے جو برابر چار پہنچ گھنٹے رہتی ہے۔ پھر تھوڑے عرصے کے لئے تخفیف ہو کر دوسری نوبت شدت تپ

کی ہوتی ہے جس میں روز کا بخار رات کے دو بجے تک چڑھا رہتا ہے اور پھر بکثرت پسینہ آکر بخار رفع ہو جاتا ہے۔ شدت بخار کے وقت نبض بہت تیز چلتی ہے یعنی فی منٹ ۱۳۰ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ حرکت کرتی ہے۔ پیشاب سرخ رنگ کا کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ رخصاروں پر سرخ رنگ کا ایک حلقہ سا پڑ جاتا ہے جسے ڈاکٹری میں ہیک ہیک فلیش اور طبت میں حمرة الخد کہتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں اور بہت گرمی محسوس ہوتی ہے مریض روز بروز دُبلتا ہوتا جاتا ہے۔ آخر کار تب دق کی شدت زیادہ ہونے لگتی ہے اور اس کی تخفیف کا وقت کم ہونے لگتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے اور کبھی اسہال زیادہ آنے لگتے ہیں۔ پاؤں پر ورم آ جاتا ہے اور مریض نہایت لاغر و کمزور ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

علاج ڈاکٹری۔ تب دق چونکہ عرض مرض ہے بلکہ جیسا کہ ماہیت بخار میں بیان کیا گیا۔ یہ بخار بھی درحقیقت علامت مدافعت مرض ہے اس لئے ڈاکٹری میں اصل مرض کا جو بالعموم سبب ہوتی ہے خصوصیت سے علاج کیا جاتا ہے اور بخار کی صرف شدت کو رفع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے جیسا کہ آئندہ علاج عوارضات میں بتایا جائیگا۔ مریض کے جسم کو آب سرد وغیرہ سے اسفنج کرتے ہیں اور بطور دو کوئین گلسوفاسینٹ بمقدار ۵ گرین ہر روز صبح پانی یا دودھ یا شربت کے ہمراہ دینا مفید ہوتا ہے۔ اور جب رات کو بخار اترتے وقت کثرت سے پسینہ آتا ہے جس سے مریض بہت کمزور ہونے لگتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے (۱) آگیرے سینین (جو ہر غار یقون سفید بمقدار ۱۰ سے ۱۲ گرین یا (۲) شیلے سینین (جو ہر سید) بمقدار ۵ سے ۲۰ گرین کچھٹ میں ڈال کر یا (۳) کیفورک ایسٹ (جو ہر کافور) بمقدار ۵ سے ۵۰ گرین کچھٹ میں ڈال کر شبانہ روز میں ایک دو بار دینا مفید ہوتا ہے۔ یہ دو نسخے بھی بہت مفید ہیں۔

نسخہ (۱) جو تب دق کے کثرت عرق میں مفید ہے	نسخہ (۲) جو تب دق میں کثرت پسینہ آنیکو روکنے کیلئے مفید ہے
آگیرک ایسٹ	ٹینکچر آف آگیرک
کیمفورک ایسٹ	ٹینکچر آف آرگٹ
دونوں کی ایک گولی بنائیں اور ایسی ایک گولی رات کو سوتے وقت دیں۔ رات کو بخار اترتے وقت کثرت سے پسینہ آنے میں مفید ہے۔	سپرٹ آف آرچ
	کلوروفارم واٹر
	ایسی ایک خوراک دو رات کو سوتے وقت دیں
	غذا۔ غذایطیف اور زود ہضم دیں مثلاً۔ پیچ مرغ یا ٹیڑیا جلدان کا شوربہ یا پانی یا گوشت میں

لوکی۔ کدو یا ٹینڈس یا ترٹی یا بھنڈی یا پالک یا خرفہ کا ساگ ڈال کر دیں۔ دودھ بالائی
 مکھن بھی تین قدر مریض کو مضم ہو سکے میٹھا و تازہ دہی بھی مفید ہے۔ بیوہ جات مثلاً انگور۔ انار
 شیریں۔ سیب۔ ناشپاتی۔ امرود۔ اناس کیلہ وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں۔ ترشی و نفارخ و قابض
 اغذیہ و اشربہ سے پرہیز رکھیں +

علاج طبی۔ طب یونانی میں مرض سہل کے علاوہ تپ دق کا علاج بھی خصوصیت سے کیا
 جاتا ہے چنانچہ قرص کا فور اور عرق شیر و غیرہ کے استعمال سے بخار میں ضرورتاً تخفیف ہو جاتی ہے اور
 بعض حالات میں بہت نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ قرص کا فور جو کہ تپ دق میں مفید ہیں نسخہ منفر تخم کدو
 منفر تخم خیاریں۔ منفر تخم خربزہ ہر ایک ڈیڑھ ٹولہ۔ گل سرخ۔ طباشیر کبود۔ رب السوس ہر ایک
 ۱۱ ماشہ صمغ عربی۔ نشاستہ۔ کیترا۔ صندل سفید ہر ایک ۷ ماشہ تخم خرفہ ایک ٹولہ کا فور (جاپانی) ۲ ماشہ
 سب ادویہ کو باریک پس چھان کر لعاب اسپنول سے چھوٹے چھوٹے قرص بنالیں۔ مقدار
 خوراک ۳ ماشہ ہمراہ عرق شیر ۷ ٹولہ و شربت نیلوفر ۲ ٹولہ اور اگر ان افراس سے طبیعت میں لہنت پیدا
 ہو تو پھر یہ قرص طباشیر کا فوری یا قرص سرطان کا فوری یا قرص خشخاش استعمال کر انہیں۔
 نسخہ۔ قرص طباشیر کا فوری۔ طباشیر۔ گل سرخ ہر ایک ڈیڑھ ٹولہ۔ تخم خرفہ۔ منفر تخم خیاریں۔ منفر تخم
 بادرنگ۔ منفر تخم کدو۔ صندل سفید ہر ایک ایک ٹولہ۔ تخم کاہو۔ تخم کاسنی ہر ایک ۴ ماشہ سرطان
 سوختہ۔ رب السوس ہر ایک ۴ ماشہ۔ کیترا۔ صمغ عربی ہر ایک ۴ ماشہ۔ عود خام۔ بنبل الطیب ہر ایک
 ۴ ماشہ۔ کا فور ۴ ماشہ تمام ادویہ کو پس چھان کر حسب معمول لعاب اسپنول سے قرص بنالیں۔ مقدار
 خوراک ۵ ماشہ۔ عرق شیر کا فوری جو تپ دق اور حرارت اور تپش سوداوی اور ترطیب بدن
 کے لئے نہایت مفید ہے۔ نسخہ۔ کدو تازہ۔ برگ کاسنی سبز۔ برگ کاہو ہر ایک چھ ٹولہ
 کسیر و گل بید۔ گل نیلوفر ہر ایک آدھ پاؤ گل سرخ۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ عنب الثعلب
 گاؤ زبان۔ تخم خیاریں۔ منفر تخم کدو۔ تخم کاہو ہر ایک دو ٹولہ کشیز خشک ۴ ٹولہ۔ تخم کاسنی۔ گل گاؤ زبان
 زہر مرہ خطائی۔ طباشیر سفید ہر ایک ایک ٹولہ تخم خرفہ تین ٹولہ گل کنول ۵ ٹولہ۔ گلاب دس سیر بختہ عرق
 بید مشک۔ عرق شاہنہ۔ عرق عنب الثعلب ہر ایک ایک سیر بختہ۔ عرق بید سادہ ۴ سیر بختہ جو ان
 تندرست بکری کا دودھ دس سیر بختہ۔ آب باراں بقدر حاجت (دس سیر بختہ) تمام کو ٹٹنے والی
 ادویہ کو کوٹ کر آب باراں یعنی بارش کے پانی یا دریا کے صاف پھرے ہوئے پانی میں رات کو
 بھگو دیں۔ پھر اگلی صبح کو تمام مغزیات کو گلاب وغیرہ میں پس کر اور ان کا شیوہ نکال کر بھیگی ہوئی

دواؤں میں ملا دیں۔ تیز زہر مہرہ خطائی کو گلاب میں گھس کر اور طباشیر کو بار یک پیس کر اس میں داخل کر کے اور بکری کا تازہ دود اس میں ڈال کر حسب دستور احتیاط سے عرق کشید کریں مقدار خوراک ۷ تولہ صبح و شام ہمراہ قرص کا فور یا قرص طباشیر کا فوری یا قرص سرطان کا فوری اور شربت اعجاز یا شربت نیلوفر وغیرہ۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں +

سِل

- | | | |
|--------------------|---------|--|
| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| سِل۔ دق | سِل | تھانیسیس Phthisis |
| تپ دق | سِل | کنزیمپشن Consumption |
| پھیپھڑے کی پھنسیاں | تھورڈیہ | ٹوبرکولوس آف دی لنگز Tuberculosis of the Lungs |
- (۱) سِل کے لغوی معنی ہیں ہنرال یعنی لاغری یا ڈیپٹین چونکہ اس مرض میں مریض لاغر ہو جاتا ہے اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا +
- (۲) لیکن بلقی اصطلاح میں سِل کے معنی ہیں قرطہ ریہ مع تپ دق یعنی پھیپھڑے کا زخم جس کے ساتھ تپ دق لازم ہوتا ہے +
- (۳) بقول حکیم طبری و گیلانی سِل۔ انسلال اعضاء ہے۔ انسلال کے معنی ہیں نکل آنا۔ چنانچہ کہتے ہیں سیف مسلول یعنی شمشیر برہنہ جو غلاف سے باہر نکلی ہوئی ہو۔ چونکہ اس مرض میں مریض اس قدر لاغر ہو جاتا ہے کہ اس کی ہڈیاں نکل آتی ہیں۔ اس لئے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا +
- (۴) بقول شیخ ابوالحسن لفظ سِل کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے۔ ایک قرطہ ریہ پر اور دوسرے حتی دق پر +
- (۵) بقول طبری بھی سِل دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سِل بقصرہ جس سے مراد قرطہ ریہ ہے اور دوسرے سِل بغیر قصرہ جس سے مراد تپ دق ہے۔ اور دیگر امراض جو کہ مودی یا منجر بہ سِل ہوتے ہیں مثلاً ورم گردہ و جراحات عظیمہ و دبيلات و نواصیر مضطرب و غیرہ۔ یہ سب امراض قرطہ ریہ کی تحت میں داخل ہیں +
- مذکورہ بالا اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین بہ اطباء اسلام، اکو بھی یہ حقیقت بخوبی

معلوم تھی۔ کہ مرض سِل پھیپھڑوں کے سوا جسم کے دیگر اعضا میں بھی ہوتا ہے۔ جس کو انہوں نے تپ دق سے تعبیر کیا ہے چنانچہ اطباء یورپ کی تحقیقات بھی اس کی مصدق ہے جیسا کہ ڈاکٹری نوٹ ٹوبرکولوسس سے عیاں ہے +

یہ نوٹ ریہ ٹوبرکولوسس آف دی لنگز، کتب طبیبہ مثلاً کالون شیخ و اکیسلر عظم وغیرہ میں غور یہ کہ مرض سِل سے ایک علیحدہ مرض قرار دے کر لکھا ہے۔ اگرچہ یہ بھی لکھا ہے کہ مرض ٹوبرکولوسس میں سِل سے منجور ملتہی ہو کر باعث ہلاک ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ تاریخ مرض سِل میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ دونوں ایک ہی مرض ہیں یعنی ٹوبرکولوسس درحقیقت مرض سِل ہی ہے کیونکہ جب مادہ سِل (جراثیم سِل) ٹوبرکل سیلانی پھیپھڑے میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو پہلے اس میں چھوٹے چھوٹے سخت دانے یا ٹوبر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جس قدر یہ دانے زیادہ ہوتے ہیں اسی قدر مرض زیادہ شدید ہوتا ہے۔ پھر یہ دانے پختہ ہو کر پھوٹ جاتے ہیں اور اس مقام پر زخم ہو جاتا ہے پھر اور دانے پختہ ہو کر پھوٹتے ہیں چنانچہ اس امر کی تصدیق اس طرح سے ہوتی ہے کہ ایسے مریض کے مرجانے کے بعد جب اس کی نعش کا تشریحی امتحان کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پھیپھڑے میں بعض مقام پر زخم ہوتے ہیں۔ اور بعض ٹوبر پختہ ہوتے ہیں اور بعض سخت ہوتے ہیں جو ابھی پختہ نہیں ہوئے ہوتے۔ پس ٹوبرکولوسس یہ کوئی علیحدہ مرض نہیں بلکہ درحقیقت مرض سِل ہی ہے +

ڈاکٹری نوٹ (۱) لفظ تھائی سیس (Phthisis) ایک یونانی لغت ہے جس کے لغوی معنی ہیں ہزال یعنی لاغری یا دُبلان۔ لیکن ڈاکٹری اصطلاح میں اس لفظ کا اطلاق بھی لفظ سِل کی طرح قرصہ ریہ مع تپ دق پر ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے لغوی و اصطلاحی معنوں کے اعتبار سے لفظ تھائی سیس لفظ سِل کا صحیح مترادف ہے +

(۲) لفظ کنسرپشن Consumption کے لغوی معنی بھی لاغری اور دُبلان کے ہیں۔ اور اس کا اطلاق بھی قرصہ ریہ مع تپ دق پر ہوتا ہے پس یہ بھی اپنے لغوی و اصطلاحی معنوں کے اعتبار سے مرض سِل کا صحیح مترادف ہے +

(۳) ٹوبرکولوسس (Tuberculosis) ترجمہ سِل یا بیسی لُس ٹوبرکولوسس، اسکے جسم میں سرایت کر جانے کو ٹوبرکولوسس کہتے ہیں جس سے جسم کی مختلف ساختوں یا اعضا میں بالخصوص پھیپھڑوں اور غد جاذبہ میں ٹوبرکلز یعنی چھوٹی چھوٹی گرہیں یا ابھار یا ٹوبر پیدا ہو جاتے ہیں جو بعد گول کر پنی کی مانند ہو جاتے ہیں اور پھوٹ کر گرہے اور زخم بن جاتے ہیں

پس ٹوبرکولوسس بھی مرض سِل کا مترادف ہے +

نوٹ۔ ٹوبرکولوسس آف دی لنگز کو کتب طبیہ میں بشور یہ کے نام سے لکھا ہے +

ٹوبرکل یا بادہ سِل ایک نہایت ہی غلیظ مادہ ہے جو جسم کے مختلف اعضاء و اعضاء میں اپنے قدم جما کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ (۱) پھیپھڑوں میں سرایت کر کے یا سِل رُوی یا پھیپھڑوں کی سِل (ٹیکوٹری ٹوبرکولوسس یا تھائی سیس) پیدا کرتا ہے (۲) غدد جاذبہ میں سرایت کر کے یہ سِل غددی یا خنازیر (گلیٹنڈیولر ٹوبرکولوسس یا سکرافولا) پیدا کرتا ہے (۳) آنتوں میں سرایت کر کے یہ سِل معوی یا آنتوں کی سِل (انٹسٹائنل ٹوبرکولوسس) پیدا کرتا ہے (۴) پردہ دماغ میں سرایت کر کے یہ سِل اغشیہ دماغ یا ورم اغشیہ دماغ سِل (ٹوبرکولر مننجائیٹس) پیدا کرتا ہے (۵) جلد میں سرایت کر کے یہ ایک قسم کا نہایت موذی زخم جس کو طب قدیم میں قراض یا شلیم اور جدید طب میں دارالذنب (لیو پس) کہتے ہیں پیدا کر دیتا ہے (۶) ہڈیوں میں سرایت کر کے یہ سِل عظمی یا اوارام صلیبیہ (بون ٹوبرکولوسس) اور (۷) گوشت میں سرایت کر کے یہ ناصور (ٹوبرکولس سائٹس) پیدا کرتا ہے اور اسی طرح سے یہ جگر و طحال و معدہ و امعاء و خضیہ اور رحم وغیرہ ہر ایک عضو میں سرایت کر کے مختلف امراض پیدا کر دیتا ہے +

خلاصہ۔ جیسا کہ مذکور ہوا جب یہ امر محققہ و مسلمہ ہے کہ مادہ سِل جسم کے مختلف اعضاء و اعضاء میں سرایت کر کے مختلف قسم کے امراض صلیبیہ پیدا کر دیتا ہے۔ تو پھر مرض سِل کو قرہ یہ سے مخصوص کر دینا صحیح نہیں بلکہ اس کے لغوی معنوں کے اعتبار سے نیز بعض متقدمین اطباء مثلاً شیخ ابوالحسن اور طبری کے اقوال اور جدید اطباء یورپ کی تحقیقات کے اعتبار سے مرض سِل کو ایک عام مرض قرار دیکر اس کے مختلف اقسام کو مختلف ناموں سے نامزد کرنا مناسب ہے۔ مثلاً (۱) پھیپھڑے کی سِل کو سِل رُوی (۲) آنتوں کی سِل کو سِل معوی (۳) غدد کی سِل کو سِل غددی اور (۴) ہڈیوں کی سِل کو سِل عظمیٰ کہنا مناسب ہے +

تاریخ مرض سِل۔ یونانی حکیم بقراط (Hippocrate) نے جو حضرت مسیح سے

۴۶۰ سال پہلے ہوا ہے مرض سِل کا واضح طور پر بیان کیا ہے۔ اس کے بعد رومی حکیم سنسوس

(Celsus) نے جو کہ ۱۰۰ء میں گذرا ہے اور یونانی حکیم اریطافوس نے جو پہلی صدی مسیحی

میں ہوا ہے۔ اور یونانی حکیم جالینوس (Galenus) نے جو کہ ۱۸۰ء میں ہوا ہے بغیر سِل

کے حالات پر خفیف اضافے کئے ہیں۔ پھر سترہویں صدی مسیحی تک اس مرض کے حالات میں اور کچھ

اضافہ نہیں ہوا۔ پہلے بشوریہ اور مرض سِل کو دو علیحدہ علیحدہ امراض مانا جاتا تھا لیکن سلویوس (Sylvius) ایک فرانسیسی عالم تشریح نے جو ۱۶۸۱ء میں ہوا ہے جو ۱۶۸۲ء میں ہوا ہے۔ سب سے پہلے ان دونوں میں تعلق ظاہر کیا۔ پھر مارگیلنی (Margagni) ایک اطالوی عالم تشریح نے جو ۱۶۸۲ء میں گذرا ہے اور بائی (Baillie) ایک انگریزی حکیم نے جو ۱۸۳۹ء میں ہوا ہے بشوریہ اور مرض سِل دونوں کو ایک ہی مرض قرار دیا اسی طرح سے غانغراے ربہ (گینگرین آف دی لنگز) اور سرطان ربہ (کنسر آف دی لنگز) کو بھی مرض سِل ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن فرانسیسی حکیم لنین (Lannee) نے ان امراض کو مرض سِل سے تشخیص کر کے علیحدہ امراض قرار دیا۔ پھر جرمن حکیم ورچو نے ذات الریہ (تھیبٹی کنسرٹس نیومیا) کو مرض سِل سے تشخیص کیا یعنی ان دونوں بیماریوں میں فرق کیا۔ بالآخر جرمنی کے نامور حکیم و محقق جراثیم رابرٹ کاخ (Robert Koch) نے ۱۸۸۲ء میں بشوریہ دُوبہ کلز انڈی لنگز میں جراثیم سِل کو دریافت و تحقیق کر کے اس مرض کی مابہیت و حقیقت کا فیصلہ کر دیا۔ اس مرض کے متعدی و مٹسری ہونے کا خیال بھی قدیمی ہے چنانچہ سو پھوپس صدی مسیحی کے دو عالمان تشریح۔ مارگیلنی اور آل سلوار (Valsalva) مسلول مردوں کی نعشوں کی تشریح سے خوف تھے یعنی ایسے مردوں کے چیرنے پھاڑنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں یہ مرض ان کو بھی لگ جائے۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں ملک اطالیہ (اٹلی) میں مرض سِل کے تعدیہ کا جرم اور اس کے السناد کے قواعد۔ قوانین مجوزہ مرقعہ اطالیہ میں مندرج ہیں چنانچہ وہاں پر مسلول مردوں کے بستر اور ان کے تن کے کپڑوں کو جلا دیا جاتا تھا +

سب سے پہلے جرمنی کے ڈاکٹر کلنکی نے ایک خرگوش میں مرض سِل کا ٹیکا لگا کر ثابت کیا کہ یہ مرض متعدی ہے۔ پھر اورڈاکٹروں نے بھی اس مرض کے مادہ کو دیگر حیوانات میں بذریعہ ٹیکا وغیرہ داخل کر کے اس مرض کا متعدی ہونا ثابت کیا۔ آخر کار ڈاکٹر کاخ کی اس دریافت نے کہ اس مرض کا باعث ایک نہایت چھوٹا سا خرمہ دینی جراثیم جرم سِل ہوتا ہے جسکو جسم حیوان یا مخصوص جسم انسان میں داخل کرنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اسکے متعدی ہونے کا قطعی فیصلہ کر دیا۔

ٹوبرکل اور ٹوبرکولوسس

ٹوبرکل (Tubercle) کے معنی ہیں ایک چھوٹی سی گرہ یا چھوٹا سا اُبھار۔ چنانچہ جب بیسی لسن ٹوبرکولوسس یعنی جراثیم سِل جسم انسان میں داخل ہو کر اور جسم کی کسی ساخت میں

جم کر ایک چھوٹی سی گرہ یا ابھار پیدا کر دیتا ہے تو اس چھوٹی سی گرہ یا ابھار کو ہی ٹوبرکل -
(Tubercle) کہتے ہیں جسے طبی اصطلاح میں خُزْءِ سِل یا دانہ سِل بھی کہہ سکتے ہیں +

اور بنی نَس ٹوبرکولوسس (Bacillus Tuberculosis) یعنی جرثومہ سِل کے
جسم میں ہر ایت کر کے ایسے ابھار یا ثور پیدا کرنے کو ڈاکٹری اصطلاح میں ٹوبرکولوسس
(Tuberculosis) کہتے ہیں۔ جسے جدید طبی اصطلاح میں تَدَرَن کہتے ہیں اور قدیم طبی اصطلاح
میں اس حالت کو تَبَر سِلَیَہ کہہ سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ صفحہ گذشتہ میں بیان کیا گیا چونکہ یہ ٹوبرکلز
یا ثور سِلَیَہ گل کر پیر کی مانند ہو جاتے اور پھوٹ کر قروح یا زخم بن جاتے ہیں۔ اس لئے ٹوبر
کولوسس مرض سِل کا مترادف ہے +

نوٹ۔ ٹوبرکل کو عربی میں دَرَنہ جمع اور ان ٹوبرکولوسس کو تَدَرَن اور ٹوبرکلوس (Tuberculosis)
کو ٹوبرکل یا دَرَنی یا رَسَلی کہتے ہیں +

ٹوبرکل بَنی نَس (یا) جرثومہ سِل

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے ٹوبرکلز یا ثور سِلَیَہ کے اندر نہایت چھوٹے چھوٹے جراثیم
سِل ہوتے ہیں جنہیں اصطلاح میں ٹوبرکل بسی لائی کہتے ہیں یہ جراثیم جسم میں ان ثور یا ابھار
کے اندر ہی اندر بڑھتے بڑھاتے ہیں جسم سے باہر ان کی تسلیں ترقی نہیں کرتیں۔ جرثومہ
سِل سیدھا یا قدرے خمیدہ ایک نہایت ہی چھوٹا سا جرم ہوتا ہے جس کی حساب مت سرخ
دانہ خون سے تقریباً نصف ہوتی ہے۔ اس میں کوئی قوت حرکت نہیں ہوتی یعنی یہ خود کسی قسم
کی حرکت نہیں کر سکتا۔ اپنی افزائش میں یہ مختلف اشکال اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن بالعموم یہ
سیدھا یا قدرے خمدار اور کبھی لتبیح نمایاں زنجیر دار بھی ہوتا ہے۔ اس کے اوپر ٹمچی یا مومی
غلاف ہوتا ہے جس سبب سے یہ بروقت ویبوسٹ۔ فساد اور کیمیاوی مواد کا مقابلہ کر
سکتا ہے۔ یہ جراثیم تھوک میں چھ ہفتہ تک لیکن خشک حالت میں چھ ماہ تک زندہ رہ
سکتے ہیں جرمنی کے ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۲ء میں ان جراثیم کو دریافت کیا تھا +

جرثومہ سِل کی سمیت

پھپھڑوں کی شدید مرض سِل کے بہت سے مریض اپنی بلغم میں روزانہ کروڑوں

بلکہ ایک دو کھرپ جراثیم سِل تھوکتے ہیں جن میں سے بہت سے جراثیم تو مر جاتے ہیں۔ لیکن بہت سے خشک شدہ بلغم یا تھوک میں مبینوں زندہ رہتے ہیں اور بذریعہ ہوا اگر کراہہ تنفس و بلع یعنی ناک و منہ کی راہ تندرست اشخاص کے پیپٹروں اور انٹوں وغیرہ میں چلے جاتے ہیں اور یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں۔ اگرچہ جراثیم سِل بذریعہ تنفس بھی پیپٹروں میں پہنچ کر باعث مرض ہوتے ہیں۔ لیکن بالعموم یہ پہلے قصبیۃ الریہ یعنی پیپٹروں کی ہوائی نالیوں کے غدود جاذبہ میں سرایت کرتے ہیں اور وہاں سے بذریعہ عروق جاذبہ یا دمویہ پیپٹروں میں سرایت کرتے ہیں۔ بلغم کے سوا سِل کے جراثیم مریض کے بول و براز اور اس کے کھوڑے یا ناسور وغیرہ کی پیپ میں بھی پائے جاتے ہیں اور خشک شدہ بلغم میں چھ ماہ تک زندہ رہنے کے علاوہ یہ باقی میں بھی چند ماہ تک زندہ رہ سکتے ہیں بلکہ منجمد پانی یا برف میں بھی ہلاک نہیں ہوتے دھوپ البتہ ان پر ہلاک اثر کرتی ہے۔ چنانچہ دھوپ کے اثر سے یہ چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں میں تلف ہو جاتے ہیں صاف اور کھلی ہوا بھی ان کی دشمن جان ہے۔ چنانچہ کھلی ہوا میں بھی یہ ایک ہفتے میں مر جاتے ہیں نوٹ سِل کا جراثیم معدہ میں پہنچ کر مر جاتا ہے لیکن اس کا تخم آنتوں میں پہنچ کر بڑھ جاتا ہے خود تو ان تخموں میں طاقت حرکت نہیں ہوتی۔ وہ آنتوں میں ان کی استری گھٹی یعنی غشائے مخاطی سے عروق دمویہ و عروق جاذبہ کے ذریعے جذب ہو جاتے ہیں اور پھر خون کے سفید دانے ان کو جذب کر کے دیگر اعضا میں لے جاتے ہیں اور جب انہیں کسی عضو میں مناسب جگہ مل جاتی ہے تو یہ وہیں جم جاتے اور نشوونما پاتے لگ جاتے ہیں اور وہی خون کے سفید دانے جو انہیں اپنے میں جذب کر کے لے جاتے ہیں ان جراثیم میں بڑھنے کے واسطے مناسب موقع اور محل بن جاتے ہیں۔ تجربات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ انسانی جراثیم سِل قدام گرم خون والے حیوانات میں نشوونما پاسکتا ہے +

ٹوبرکل یا مادہ سِل میں نشتر کی تبدیلیاں

ٹوبرکل یا سِل کا مادہ جسم میں خواہ کسی جگہ ہو اس میں ہر جگہ مندرجہ ذیل ایک ہی طرح کی تبدیلیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱) اگر مرض کا زور ہو تو مادہ سِل بہت جلد گلنا شروع ہو جاتا ہے جس کو ڈاکٹری میں کیزی اے شن اور طب میں تجتین یعنی منیر کی مانند ہونا کہتے ہیں۔ یہ مادہ سِل گل کر وہاں پر زخم۔

ہو جاتا ہے چنانچہ کھینچنے والوں کی سِل میں جب ایسی صورت واقع ہوتی ہے تو کھینچنے والوں میں غار پڑ جاتے ہیں +

(۲) ٹوبرکل یا مادہ سِل کا بیرونی حصہ ریشہ دار ساخت میں بدل جاتا ہے اور پھر وہ سکڑ کر سخت گرہ سی بن جاتا ہے۔ ایسی تبدیلی کو ڈاکٹری میں سٹیک لیزوسس اور طب میں تضائب یعنی سخت ہونا کہتے ہیں +

(۳) جب مذکورہ بالا طریق سے ٹوبرکل یا سِل کا مادہ سکڑ کر سخت گانٹھ سی بن جاتا ہے تو کبھی کبھی اس میں معدنی نمک مثلاً چونہ وغیرہ جمع ہو کر وہ چونے کی شکل میں بدل کر نکال سا بن جاتا ہے۔ ایسی تبدیلی کو ڈاکٹری میں کیلسی فی کیشن اور طب میں نکلس یعنی چونہ میں بدلنا کہتے ہیں اس قسم کی تبدیلی مرض کی ترقی کو روکتی ہے چنانچہ اس مرض کے علاج میں چونہ کے مرکبات مثلاً ڈاسفیٹ آف لائٹم وغیرہ اسی بنیاد پر دے جاتے ہیں کہ مادہ سِل میں ایسی تبدیلی ہو کر مرض کی ترقی ٹک جائے +

نوٹ - ٹوبرکل کے جرم یا سِل کے جراثیم میں ریم پیدا کرنے کی قابلیت بذات خود نہیں ہوتی بلکہ جسم میں جس جگہ یہودی اپنا مسکن بنا لیتا ہے وہاں پر خراش وغیرہ ہو کر اس پاس کی ساخت میں ورم ہو جاتا ہے جس میں کسی نہ کسی طرح سے پیپ پیدا کرنے والے جراثیم داخل ہو جانے سے پیپ پیدا ہو جاتی ہے +

ٹوبرکولوسس

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سِل	تدر بن سِل	توبرکولوسس Tuberculosis
یہ ایک متعدی یعنی چھوندار اور نہایت مہلک مرض ہے اور انسان کی جان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ دنیا کا کوئی ایسا حصہ یا ملک نہیں کہ جہاں مرض سِل موجود نہ ہو اور دنیا میں جس قدر اموات واقع ہوتی ہیں ان کا سا تو ان حصہ مرض سِل سے واقع ہوتا ہے۔ کوئی عمر۔ کوئی فرقہ اور کوئی قوم اس مرض سے محفوظ نہیں۔ امیر و غریب کا لے و گورے۔ بچے و بوڑھے اور مرد و عورت سب پر بلا کسی امتیاز و رعایت کے اس دشمن جان کا حملہ ہوتا ہے۔ البتہ دیہاتیوں کی نسبت شہری لوگ اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ مرض تمام ممالک میں پایا جاتا ہے لیکن		

معتدل ممالک کی نسبت گرم ممالک میں نسبتاً کم ہوتا ہے اور بلند پہاڑوں پر جہاں کی ہوا نہایت لطیف اور صاف ہوتی ہے وہاں پر یہ مرض واقع نہیں ہوتا۔ جو لوگ قواعد حفظانِ صحت کی پابندی نہیں کرتے خصوصاً تنگ و نار یک مکانات اور کثیف ہو میں بود و باش کرتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ بد قسمتی سے ہندوستان میں بھی یہ مرض ترقی کر رہا ہے اور ہر سال ہزاروں عزیز جانیں اس سے ضائع ہوتی ہیں اس لئے اس کے انسداد اور اس کے مناسب علاج کے لئے ہمیں حتی الامکان پوری کوشش کرنی چاہئے +

طریق تعدیہ سِل (یعنی) مرض سِل کی چھوت کس طرح لگتی ہے؟

اس مرض کے جراثیم یا اس کا زہر عموماً براہ تنفس اور براہ دہن داخل جسم ہوتا ہے چنانچہ ناک، منہ، حلق، معدہ اور آنٹوں کے اندر کی طرف منتشر کرنے والی جھلی (میو کس ممبرین) سے بذریعہ عروقِ دمویہ و عروقِ صاذبہ جذب ہو کر یعنی اس جھلی میں جب زکام یا نزلہ وغیرہ کی وجہ سے کہیں ذرا سی خراش واقع ہو جائے تو اسی راستہ سے جراثیم سِل داخل جسم ہو جاتی ہیں۔ اور چونکہ بچوں کے غدودِ جاذبہ اس مرض کے قبول کرنے کے لئے بہت مستعد ہوتے ہیں اس لئے ان میں یہ مرض بہت آسانی سے سرایت کر جاتا ہے۔ زکام و نزلہ کی حالت میں ناک و حلق کی اندرونی جھلی چونکہ متورم اور متخزش ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کی راہ یہ جراثیم سلیہ یا سانی داخل جسم ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ تر یہ براہ دہن غذا وغیرہ کے ساتھ داخل جسم ہو جاتے ہیں۔ اور جب جسم میں ایک جگہ یہ جراثیم سِل یعنی موذی مادہ سِل سرایت کر جاتا ہے تو پھر رفتہ رفتہ یہ خون کے ذریعے دیگر اعضا و جسم پر بھی سرایت کر جاتا ہے چنانچہ سِل رٹوئی یا پھیپھڑوں کی سِل (پلیمونری ٹوبرکولوسس) سے سِل معوی یا سِلِ بطنی یعنی پیٹ کی سِل (انٹسٹائنل ٹوبرکولوسس) ہو جاتی ہے اور سِل غطی (بول ٹوبرکولوسس) سے سِل بطنی ہو جاتی ہے وغیرہ +

کیا مرض سِل موروثی ہے؟ جزو سِل کی دریافت سے قبل اس مرض کو یقیناً موروثی خیال کیا جاتا تھا کیونکہ بعض خاندانوں میں نسلاً بعد نسل اس کا ظہور ہوتا رہتا تھا۔ اور آج کل بھی بعض محققین اس کے موید ہیں لیکن چونکہ نطفہ درم منی میں جرم سِل نہیں پایا جاتا اس لئے معلوم ہوتا ہے

کہ والد کی طرف سے تو مولود میں اس کا اثر نہیں ہوتا۔ اور بیضہ اتنے یعنی عورت کے اندر سے بھی
شاذ و نادر جرم سَل پایا جاتا ہے۔ البتہ آنول کے ذریعے والدہ کی طرف سے جنین میں اس مرض کا
سرایت کر جانا ممکن ہے کیونکہ آنول میں یہ مرض پایا جاتا ہے لیکن ماہنوز اس کے متعلق اختلاف ہے
کہ آیا یہ مرض موروثی ہے کہ نہیں؟ غالب خیال یہی ہے کہ یہ مرض موروثی نہیں یعنی والدین کی طرف
سے نطفہ میں یہ مرض مؤثر و منتقل نہیں ہوتا البتہ مسلول والدین کی اولاد میں اس مرض کے قبول کی نیکی
استعداد ضرور منتقل ہوتی ہے چنانچہ اکثر ڈاکٹروں کے مشاہدات و تجربات سے یہ بات ثابت
ہوئی ہے کہ بعض خاندانوں میں ایسا دیکھا گیا ہے کہ اگر ایک شخص کے بائیں پھیپھے میں یہ مرض ہوا
تو اس کے بیٹے کے بھی اسی پھیپھے میں یہ مرض ہوا اور پھر اُس کے بیٹے کے بھی اسی طرف
کے پھیپھے میں یہ مرض ہوا وغیرہ +

مرض سَل کی استعداد موروثی۔ اس مرض کی استعداد موروثی کے متعلق بھی مختلف
خیالات ہیں چنانچہ حبشیوں اور عربوں میں یہ مرض بہت کم ہوتا ہے اور ان میں اس مرض کی استعداد
موروثی بالکل نہیں ہوتی لیکن وہ بھی اس مرض میں باسانی مبتلا ہو جاتے ہیں اور برصلاف ازیں
مستعدین سَل کو جب اچھی آب ہوا میں رکھا جاتا ہے تو وہ فریہ اور قوی ہو جاتے ہیں اور حملہ
مرض سے محفوظ ہو جاتے ہیں پس ان واقعات سے مرض سَل کی استعداد ارثی کی حیدان فقط
نہیں رہتی۔ البتہ جو مسلول والدین کی اولاد میں اور نحیف و ضعیف ہیں انہیں تو یہ سمجھ لینا چاہئے
کہ ان میں یہ کمزور مرض موجود ہے یعنی ان میں تو یہ مرض پوشیدہ طور پر موجود ہے جس کے کسی
نہ کسی وقت ظاہر ہو جانے کا اندیشہ ہے یعنی ان میں استعداد مرض نہیں بلکہ خود مرض پوشیدہ
طور پر موجود ہے اور مسلول والدین کی اولاد کے کسی خاص حصہ جسم کا کمزور ہونا اس بات
کی دلیل ہے کہ مادہ مرض کی سمیت سے نطفہ کمزور ہو گیا تھا وغیرہ +

استعداد و کمزوری یا استعداد و کسی۔ اس کے بہت سے خاص و عام اسباب ہیں
جن میں یہ مخصوص ہیں: (۱) فتور یا نقص تغذیہ جسم یا (۲) فتور دوران خون (۳) بعض مقامات
کے ضرب و زخم جیسے کسی ہڈی پر چوٹ لگنے سے وہ کمزور ہو جاتی ہے تو پھر اُس میں یہ مرض سرایت
کر جاسکتا ہے۔ (۴) ناقص و کم غذا کھانا۔ (۵) مرض انیمیا یعنی کمزوری خونی۔ (۶) بعض
مزاجی امراض (۷) جسمانی و روحانی کمزوری (۸) عصبی و دماغی تکالیف (۹) آتشک اور (۱۰)
شراب خوری وغیرہ +

استعداد و مقامی - (۱) سینہ کا بالائی حصہ کا تنگ ہونا - (۲) دل کا چھوٹا ہونا +
 استعداد عمومی - (۱) مرض انیمیا و کلوروسس یعنی نقص خون یا کمزوری خون - (۲)
 روشنی و ہوا کی کمی (۳) کثیف مکانات - کم ہوا دار یا بند کمروں میں زیادہ دیر تک بیٹھ کر کام
 کرنا - (۴) زیادہ نشست یا بیٹھک کے کام - (۵) معدہ و امعاء کے پرانے امراض (۶) جسمانی
 امراض و امراض نقص تغذیہ - (۷) امراض خون - (۸) تقاہت و ناتوانی بالخصوص بعض امراض مثلاً
 آتشک گٹھیا یا ملیریا کے بعد کی - (۹) بعض عصبی امراض (۱۰) آتشک (۱۱) پرانا سوزک (۱۲)
 شرا بخوری (۱۳) کثرت مباشرت - (۱۴) کثرت مشاغل دماغی و جسمانی - (۱۵) کمزوری - (۱۶)
 رنج و غم - فکر و تردد کیونکہ یہ بھی طبیعت کو کمزور کر دیتے ہیں، (۱۷) عورتوں میں زیادہ بچے پیدا
 ہونا - (۱۸) وضع حمل کی شدید تکالیف (۱۹) حسی نفاسیہ وغیرہ - (۲۰) عرصہ تک بچے کو دودھ
 پلاتے رہنا اور تمام ایسے اسباب و امراض جس سے جسم کمزور ہو کر اس کی قوت مدافعت کمزور ہو
 جائے اگرچہ مذکورہ بالا تمام اسباب استعداد مرض درحقیقت اسباب مرض ہی ہیں لیکن ہم ان کو
 مکرر مفصل طور پر لکھ دیتے ہیں +

مرض سل کی چھوت کیونکر لگ جاتی ہے؟

(۱) نذر علیہ استنشاق یا تنفس چھوت لگنا - مسلول یعنی مرض سل کے تھوکے ہوئے
 اور خشک شدہ بلغم میں سے خواہ وہ فرش پر پڑا ہو یا دیوار پر لگا ہو یا رومال یا کپڑوں میں لگا
 ہو اس پر ڈالھی اور موچھوں پر چٹا ہوا ہو، سل کے بے شمار جراثیم ہوا میں آزاد ہو کر اور گرد و غبار
 میں مل کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں - اس طریق سے اس مرض کی چھوت بہت زیادہ لگتی
 ہے - چنانچہ مدرسوں اور بڑے بڑے کارخانوں میں جہاں بہت سے اشخاص مل کر رہتے یا
 کام کرتے ہیں وہاں اگر ایک شخص کو مرض سل ہو تو اس سے دوسروں کو یہ مرض لگ جاتا ہے
 اور جہاں مریض اور تندرست اشخاص میں زیادہ میل جول ہو وہاں تو بہت آسانی سے
 اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے اس لئے میان بوی میں سے جب ایک مبتلائے مرض
 ہوتا ہے تو دوسرا بھی آسانی سے اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے یا جب ایک خاندان کے
 چند آدمی ایک ہی مکان یا کمرے میں رہتے سنتے ہیں اور ان میں سے کسی کو مرض سل ہوتا
 ہے تو اکثر دوسروں کو بھی اس کی چھوت لگ جاتی ہے - اور بالخصوص ایسے اشخاص جو کہ

مریضان سَل کی تیمارداری کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مرض کی چھوت سے محفوظ رکھنے کی چنداں احتیاط نہیں کرتے ہیں وہ عموماً اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جب مسلول کھانا ستایا یا چھینکتا ہے یا زور سے بولتا ہے تب بھی بہت سے جراثیم ہوا کے ساتھ اڑ کر دوسروں کے ناک منہ میں چلے جاتے ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا۔ جراثیم سَل بذریعہ تنفس سیدھے پھیپھڑوں میں بھی چلے جاتے ہیں نیز منہ و حلق۔ حنجرہ و قصبۃ الریہ اور آنتوں میں جا کر اور پھر ان کی انٹری جھٹلی (غشائے مخاطی۔ میوکس ممبرین) سے بذریعہ عروق دمویہ و عروق جاذبہ جذب ہو کر اور خون میں ملکر پھیپھڑوں میں سرایت کر سکتے ہیں

(۲) بذریعہ کُل و شرب چھوت لگنا۔ مسلول گائے یعنی مرض سَل کی مریض گائے (خصوصاً جس کے کھنوں پر مرض سَل ہو) کا کچا دودھ پینے یا ایسے دودھ سے نکالا ہوا کھن کھانے سے اکثر بچوں اور نوجوانوں میں سَل بطنی (آئیب ڈیجیٹل ٹوبیکولوسس) یا سَل غد دی یعنی خنازیر (گلیٹیڈیور ٹوبیکولوسس) ہو جاتا ہے مسلول جانور کا گوشت کھانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے *

انگلستان میں ڈیبری یعنی دودھ مکھن اور پنیر مٹیا کر نیوالے کارخانوں میں جس قدر گائیں ہوتی ہیں ان میں سے بلامبالغہ ۲۵ فیصدی مرض سَل میں مبتلا ہوتی ہیں (بحوالہ رائل کمیشن آن ٹوبیکولوسس) پس ہندوستان میں جہاں کہ مرض سَل نسبتاً زیادہ ہے مسلول گائیوں کی تعداد ضرور زیادہ ہونی چاہیے *

نوٹ: بقول ڈاکٹر کاخ جو کہ اب ایک ستمبر ہے سَل بقری اور سَل انسانی کے جراثیم باہم مختلف ہوتے ہیں اور سَل بقری کے جراثیم جسم انسان میں داخل ہو کر بالعموم سَل بطنی (پیٹ کی سَل) پیدا کرتے ہیں اس قسم کی سَل میں سینٹرک گلینڈ یعنی غد دما سار یعنی متبلا غرض ہوتے ہیں چنانچہ ایسے مریض بچے جنکو پرانے دستوں کی شکایت ہوتی ہے انکا پیٹ پھولا اور عارتہا ہے اور ساتھ ہی خفیف بخالی ہوتا ہے اور وہ بہت سوکھ جاتے ہیں وہ اکثر سَل بطنی میں مبتلا ہوتے ہیں *

بذریعہ زخم وغیرہ چھوت لگنا۔ اگر زخم کے کسی چھلے ہوئے یا زخمی حصہ پر ٹیوبرکل یا مواد سَل لگ جا تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ بعض متشرعین و محققین کو جو کہ لغشوں کی چیر بھاڑ کرتے ہیں ان کی انگلیوں پر سَل کا مواد لگ جانے سے یہ مرض ہو جاتا ہے ایسے اشخاص جو کہ مسلول گائے کا دودھ نکالتے ہیں وہ قضاً جو کہ ایسی بیماریاں وغیرہ کا گوشت کھا کر نہ جیتے ہیں انکی انگلیوں وغیرہ میں بھی اس مرض کی چھوت لگ جانے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ دھوبی جو کہ مریضان سَل کے کپڑے دھوتے ہیں وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں اور جو حضرات چھیک و یعنی گھونسل کے مواد سے بچوں میں چھیک کا ٹیکا لگانے کے مخالف ہیں انہوں نے اپنے دعوے کی دلیل میں اس قسم کے کئی نظائر پیش کئے ہیں کہ نامعلوم مسلول گائے کے مواد چھیک سے ٹیکا کر نیبے بعض بچوں کو مرض سَل بقری ہو گیا

(۴) بذریعہ نطفہ رحم میں چھوت لگنا تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نطفہ یعنی مرد کی منی کے ذریعے مادہ سَل عورت کے رحم میں منتقل نہیں ہوتا کیونکہ مرد کی منی کے کپڑے ریسر میٹاز و آن میں مادہ سَل یا جرثومہ سَل نہیں پایا جاتا نیز عورت کے مادہ تولید (اووم) کے ذریعے بھی شاذ و نادر ہی جرثومہ سَل عورت کے رحم میں داخل ہوتا ہے کیونکہ عورت کے مادہ تولید (اووم عورت کا انڈا) میں کبھی کبھی جرثومہ سَل پایا جاتا ہے۔ البتہ حاملہ کے خون کے ذریعے بذریعہ آنول جنین کو یہ مرض ہو جانا بہت ممکن بلکہ اغلب ہے کیونکہ سَل کے جراثیم بذریعہ خون ہی ایک عضو سے دوسرے عضو میں چلے جاتے ہیں تاہم موروثی سَل بچے میں پیدا ہونے ہی ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ بچہ تندرست و توانا پیدا ہوتا ہے اور اس میں مرض کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا بلکہ ٹیوبرکل یا مادہ سَل مہینوں یا برسوں تک بچے کے جسم میں دبا ہوا چھپا ہوا پڑا رہتا ہے اور جب بعض اسباب سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے تو پھر کسی نہ کسی عورتیں یہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے

مرض سَل کی پیدائش کے اسباب

اگرچہ مرض سَل کی پیدائش کا اصل سبب تو اس مرض کی چھوت لگنا ہی ہے یعنی مادہ سَل یا جراثیم سیلیہ کا کسی نہ کسی طرح جسم میں داخل ہو کر نشو و نما پاتا ہے لیکن جب تک بعض اسباب سابقہ یا بادیہ موجود نہ ہوں تب تک اس مرض کا اثر ظاہر نہیں ہو سکتا کیونکہ تندرست و توانا آدمی کے جسم میں جب ایسے جراثیم داخل ہوتے ہیں تو اس شخص کے خون کے سفید ذرات ایسے جراثیم کے ساتھ جنگ و جدل کر کے انہیں نیست و نابود کر دیتے ہیں اس لئے تندرست اشخاص حملہ مرض سے محفوظ و مامون رہتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو بیان قوت مدافعت لیکن کمزور اور غیر محتاط شخص کے جسم میں داخل ہو کر یہ جراثیم اپنی نسلیں بڑھا دیتے ہیں اور اس شخص کو مبتلائے مرض کر دیتے ہیں + بہر کیف اس مرض کے اسباب سابقہ و بادیہ مندرجہ ذیل ہیں :-

- (۱) استعداد موروثی - اگرچہ مسلول والدین کی اولاد میں موروثی طور پر یہ مرض عموماً نہیں ہوتا لیکن ایسے بچوں میں چونکہ مرض سَل کے مقابلہ کی طاقت خلقی طور پر نسبتاً کمتر ہوتی ہے اس لئے وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ایسے اشخاص مرض سَل کو قبول کرنے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں
- (۲) عمر - اگرچہ یہ مرض ضمیمہ ہر عمر میں ہو جاتا ہے یعنی بچوں جوانوں اور بوڑھوں سب کو ہو جاتا ہے لیکن ۱۸ سے ۳۵ سال کی عمر میں یہ زیادہ ہوتا ہے اور عین عالم شباب میں یہ زیادہ تر ہوتا ہے + بچے سَل لطیف (سِل کی سِل) میں زیادہ مبتلا ہو کرتے ہیں اور نوجوان اور جوان اشخاص

رسل رٹوی دھپھڑوں کی رسل، میں +

(۳) رنگت۔ گورے رنگ والی قوموں کی نسبت کاے رنگ والی قوموں کے

لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں :

(۴) حرفت و پیشہ۔ ایسے پیشے کہ جن میں آدمی کو تنفس کے لئے صاف ہوا نہیں ملتی بلکہ ہوا

میں خراش کنندہ اجزاء ملے ہوئے ہوتے ہیں مثلاً کان کنی سنگ تراشی معماری پہنچاری۔ اور

تدانی وغیرہ بھی قبولیت مرضِ سل کے لئے آدمی کو مستعد بنادیتے ہیں پس ایسے پیشہ ور اشخاص

اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں +

(۵) کمزوری صحت عامه بعض امراض مثلاً امراض قلب و امراض جگر و امراض گردہ یا دیگر ضعیف و

مکڑور کر دینے والے امراض اور بالخصوص امراض آلات تنفس مثلاً نزلہ و زکام۔ ورم گلو۔ کھانسی بکالی

کھانسی اور نیموینیا وغیرہ طبیعت کو ضعیف و نحیف کر کے مرض سہل کے قبول کرنے کے لئے مستعد

بتا دیتے ہیں کیونکہ طبیعت کے کمزور ہو جانے سے مقابلہ مرض کی قوت گھٹ جاتی ہے پس جن

لوگوں کو نزلہ و زکام یا کھانسی وغیرہ کی زیادہ شکایت رہتی ہے وہ اس مرض میں اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں

(۶) خراب آب ہے ہوا اور مرض صحت حالات خراب آب و ہوا میں بالخصوص مہربوب و نشیبی

مقامات میں رہنا یا ایسے مقامات میں رہنا کہ جہاں پیگرو وغبار زیادہ ہو یا گنجان آبادی کے تنگ

و تاریک اور نمناک و غلیظ مکانات میں جہاں دھوپ اور ہوا کا گذر نہ ہو رہنما سہنا چو کہ صحت عامہ

(جنرل ہیلتھ) کو کمزور کر دیتا ہے جس سے قوت مقابلہ مرض کھٹ جاتی ہے اور استعداد قبول مرض سبیل ٹرہ جاتی ہے۔

(۷) غذا و ماضمہ۔ ناکافی یا ناقص غذا کھانا کہ جس سے جسم کی پروٹین بخوبی نہ ہو سکے یا کھانے

میں بے اعتدالی کرنا کہ جس سے ماضیہ خراب ہو جائے اس سے طبیعت کمزور ہو کر قبول مرض کیلئے مستعد ہو جاتی ہے۔

(۸) مُسکِرَات - کثرت سے خواری یعنی زیادہ شراب پینا یا دیگر مُسکرات و نشیات کا بکثرت

ستعمال کرنا کیونکہ ان سے طبیعت کمزور ہو جاتی ہے اور قبول مرض کے لئے زیادہ مستعد ہو جاتی ہے

(۹) مجامعت کثرت مجامعت اور دیگر بدعادات مثلاً مشت زنی و انگشت زنی اور بچپن

۱ شادی جس میں شروع بلوغت سے ہی زوجین کثرت مباشرت کے ترکیب سے کھوکھلے ہو رہے ہوتے

دیس اور مرض سہل میں مبتلا ہو گئے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں +

(۱۰) محنت و مشقت کثرت محنت دماغی و جسمانی جس سے نکان پیدا ہو۔

(۱۱) تفکر و تردود - کثرت تفکرات و تردودات یعنی زیاده فکر و تشویش کرنا وغیره +

اقسام سل باعتبار جراثیم

انسان کے سوا یہ مرض بعض چوپاؤں مثلاً گائے اور سور وغیرہ میں نیز بعض پرندوں مثلاً کبوتر اور مرغ وغیرہ میں اور بعض رینگنے والے حشرات میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مرض مندرجہ ذیل چار قسم کا ہے :-

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سل انسانی	سل بشری	Human Tuberculosis

اس قسم کا یہ مرض زیادہ تر انسان میں ہوتا ہے۔ اور مسلول یعنی مریض سل سے تندرست اشخاص کو لگ جاتا ہے۔ اور کبھی گائے وغیرہ کو بھی لگ جاتا ہے۔ لیکن سل انسانی کے جراثیم بہ نسبت سل بقری کے جراثیم کے حیوانات کے لئے کم زہریلے ہوتے ہیں +

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سل گاوی	سل بقری	Bovine Tuberculosis

اس قسم کا یہ مرض زیادہ تر گائے اور سور میں ہوا کرتا ہے۔ لیکن مسلول گائے کا دودھ یا مکھن وغیرہ کھانے پینے سے یہ مرض انسان میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔ بالخصوص بچوں اور نوجوانوں میں۔ سل بقری کے جراثیم انسان کے لئے ویسے ہی زہریلے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ سل انسانی کے جراثیم۔ چنانچہ چھوٹے بچے جو مہلک سل بطنی (ایبڈومی نل ٹوبرکولوسس) سے ہلاک ہوتے ہیں ان میں سے تقریباً نصف سل بقری کے سرایت کرنے سے مرتے ہیں۔ پھر ایسے بچے اور جوان جو سل غدوی (گلینڈ ٹوبرکولوسس) سے ہلاک ہوتے ہیں۔ ان میں سے بھی زیادہ تر سل بقری کے سرایت کرنے سے ہی ہلاک ہوتے ہیں۔ یعنی سل بطنی اور سل غدوی اکثر سل بقری کے جراثیم کے سرایت کرنے سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ بلکہ سل جلدی جس کو طب قدیم میں قراض اور شیلیم اور طب جدید میں الذئب (لیوپس) کہتے ہیں۔ اس میں بھی تقریباً نصف مریض جراثیم سل بقری کے سرایت کرنے سے ہی مریض ہوتے ہیں +

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سل پرندی	سل طیری	Avian Tuberculosis

اس قسم کا مرض زیادہ تر مرغوں میں پایا جاتا ہے۔ سل طیری کے جراثیم چنداں اہمیت نہیں رکھتے

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سل حشراتی	سل حشراتی	Reptile Tuberculosis

اس قسم کا مرض بعض رینگنے والے جانوروں یا حشرات میں ہوتا ہے۔ اس قسم کے سل کے

جراثیم بھی چنداں اہمیت نہیں رکھتے +

نوٹ :- مذکور بالا پر دس قسم کی مرض سِلِّ کے جراثیم باہم مختلف ہوتے ہیں۔ یعنی وہ ایک ہی قسم کے نہیں ہوتے۔ لیکن سِلِّ انسانی کسی حد تک گائے یا کبوتروں وغیرہ میں۔ سِلِّ بقری بالخصوص انسان میں اور سِلِّ طیری سُر وغیرہ میں سرایت کر جاتی ہے +

اقسام سِلِّ باعتبار اعضاء ماؤفہ

جس طرح سے دُنیا کا کوئی حصّہ یا ملک ایسا نہیں۔ کہ جہاں مرض سِلِّ نہ پایا جاتا ہو یا اسی طرح سے جسم انسان کا کوئی حصّہ یا عضو ایسا نہیں۔ کہ جس میں مرض سِلِّ سرایت نہ کر جاتا ہو۔ چنانچہ ۱) پر دہائے دماغ (۲) ناک (۳) حلق (۴) قصبۃ الریہ (۵) غُدّۃ درقیہ (۶) درمیانی کان (۷) اندرونی کُل (۸) پھیپھرے (۹) غلاف دل (۱۰) جگر (۱۱) تلی (۱۲) معدہ (۱۳) آنتیں (۱۴) کُبکبہ (۱۵) کلاہ گردہ (۱۶) خصبہ (۱۷) رحم (۱۸) غدد جاذبہ (۱۹) جلد (۲۰) ہڈیاں (۲۱) مفاصل یعنی جوڑو وغیرہ اعضا میں مرض سِلِّ سرایت کر جاتا ہے۔ بلکہ یونانی اطباء نے توسل العین کا بھی بیان کیا ہے۔ پس مختلف اعضاء ماؤفہ کے اعتبار سے سِلِّ انسانی کے مندرجہ ذیل چند اقسام ہیں جن میں سے بعض ضروری اقسام کا تو یہاں پر بیان کیا جائیگا۔ اور بعض دیگر کا اپنے اپنے موقع پر بیان کیا جائیگا +

اُردو نام طبی نام ڈاکٹری نام

سِلِّ عام سِلِّ عامہ جنرل ٹوبیکولوسس General Tuberculosis.
سِلِّ منتشر دَرَنِ عمومی ایکٹو ملٹری ٹوبیکولوسس Acute Miliary Tuberculosis.

اس قسم کی سِلِّ میں جراثیم سِلِّ بذریعہ خون جسم کے تمام حصص میں منتشر ہو جاتے یعنی پھیل جاتے ہیں۔ اور وہ ایسے قوی اور موذی ہوتے ہیں۔ کہ جسم میں اُن کا انتشار کسی صورت میں رُک نہیں سکتا

سِلِّ شش سِلِّ ریوی پلمونری تھائی سیس Pulmonary Phthisis.
پھیپھرے کی سِلِّ دَرَنِ ریوی پلمونری ٹوبیکولوسس Pulmonary Tuberculosis.

اس قسم کی سِلِّ میں خاص کر پھیپھرے مبتلائے مرض ہوتے ہیں سِلِّ ریوی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شدید اور دوسرا کم

سِلِّ غُدّی سِلِّ غُدّی گلیٹنڈیو لربیکولوسس Glandular Tuberculosis.
سِلِّ خنّازیر سِلِّ خنّازیر سکرافولا Scrofula.

اس قسم کی سِلِّ میں گردن میں کنٹھ کے دونوں جانب غدود جاذبہ متورم ہو کر مالا کے دانوں کی طرح ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس وجہ سے اس کو کنٹھ مالا کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ مرض خنزیر یعنی سور میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو عزلی میں خنازیر اور انگریزی میں سکر افولا کہتے ہیں +

سِلِّ ماساریقی سِلِّ ماساریقی لے بیز ماساریقا. *Tabes Masarica*

اس قسم کی سِلِّ میں آنتوں کے غدود ماساریقی یا غدود جاذبہ مبتلائے مرض ہوتے ہیں +

سِلِّ شکمی سِلِّ بطنی ایبڈومیئل بھائی سس *Abdominal Phthisis*

اس قسم کی سِلِّ میں احتشائے بطنی مثلاً معدہ۔ آنتوں۔ بلب۔ جگر اور گردہ وغیرہ میں مرض سِلِّ سرایت کر جاتا ہے۔ اسی طرح سے جب کسی عضو میں مرض سِلِّ سرایت کر جاتا ہے۔ تو عضو ماؤف کی نسبت سے مرض سِلِّ کو منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً سِلِّ جثری یا سِلِّ معوی وغیرہ +

نوٹ :- جس طرح سے لفظ سِلِّ و لفظ دَرَن و لفظ دِق باہم مترادف ہیں۔ اور ایک دوسرے کی

جگہ استعمال ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح سے لفظ بھائی سس (*Phthisis*) اور لفظ

ٹوبرکولوسس (*Tuberculosis*) بھی باہم مترادف ہیں۔ اور ایک دوسرے کی

جگہ استعمال ہو سکتے ہیں +

اُردو نام بلی نام ڈاکٹری نام

سِلِّ چشم سِلِّ انعین بھائی سس بلبائی *Phthisis Bulbi*

اس مرض میں آنکھ کا ڈھیلا اغز ہو جاتا ہے۔ اور بینائی ضعیف یا زائل ہو جاتی ہے +

سِلِّ گوش درمیان سِلِّ اُذن متوسط ٹوبرکولوسس قذئی لیر *T. of the Middle Ear*

ناک یا حلق کی سِلِّ سے جراثیم یا مادہ سِلِّ کان میں سرایت کر جاتا ہے۔ اس میں کان کا پردہ متورم اور سُرخ ہوتا ہے لیکن اس میں درد نہیں ہوتا۔ مگر مریض بہرا ہو جاتا ہے۔ جب اندرونی کان میں سِلِّ سرایت کر جاتا ہے۔ تو اندرونی کان کی نازک ہڈیاں بوسیدہ ہو جاتی ہیں +

سِلِّ بینی سِلِّ انفی ٹوبرکولوسس آف نوز *T. of Nose*

اس مرض میں ناک کے اندر چھوٹے چھوٹے دانے یا انگور دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی ناک کے نچتے بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ اور ناک کی درمیانی کڑی ماؤف ہو کر چھد جاتی ہے۔ ناک میں رطوبت بھری رہتی ہے وغیرہ +

سِلِّ حلقی سِلِّ حلقی ٹوبرکولوسس آف فرینکس *T. of Pharynx*

کبھی کبھی ریل رلوی میں جراثیم یا مادہ ریل رلوی میں سرایت کر کے اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ خنق میں چھوٹے چھوٹے دانے اور قروح پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلے میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور لگھٹاؤ شوار ہو جاتا ہے +

ریل رلوی خنجرہ ریل رلوی خنجرہ ریل رلوی خنجرہ
Laryngial Ph. لیرنجیل تھائیسس

T. of Larynx. ٹوبرکولوسس آف لیرنکس

ریل رلوی میں بلغم تھوکتے ہوئے اکثر خنجرے میں بھی مرض ریل رلوی سرایت کر جاتا ہے۔ نسبت

عورتوں کے مردوں میں یہ مرض بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا بیان دیکھو امراض خنجرہ میں +

ریل رلوی قصبۃ الریہ ریل رلوی قصبی
Bronchial P. برانکیئل تھائیسس

T. of Trachea ٹوبرکولوسس آف ٹریکیا

بالعموم ریل رلوی میں جراثیم یا مادہ ریل رلوی ہوا کی نالی رلوی میں سرایت کر کے یہ مرض

پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ پہلے ہوا کی نالی میں چھوٹے چھوٹے دانے یا انگور پیدا ہو جاتے

ہیں۔ جو بعد کو پھوٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔ اس میں مریض کو شدت کی کھانسی آتی ہے

وغیرہ +

ریل رلوی غلاف دل ریل رلوی تاموری
T. of Pericardium ٹوبرکولوسس آف پیری کارڈیم

کبھی تو یہ مرض ابتدائی ہوتا ہے۔ اور کبھی ریل رلوی عامہ یا ریل رلوی میں یہ مرض ثانوی ہوتا ہے

اس میں غلاف قلب متورم ہو جاتا ہے وغیرہ +

ریل رلوی معدہ ریل رلوی المعده ہلاس
T. ventriculi تھائیسس ونٹریکولائی

T. of the Stomach ٹوبرکولوسس آف فدی سٹامک

یہ مرض بہت شاذ ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ریل رلوی عامہ یا ریل رلوی الامعاء سے مادہ ریل رلوی معدے

میں سرایت کر کے یہ مرض پیدا کر دیتا ہے۔ اس میں معدہ کی اندرونی یا استری جھلی

مبتلائے مرض ہوتی ہے۔ لیکن اشتداد مرض میں معدے کے اندر ٹوبرکلی زخم پڑ جاتے

ہیں +

طبی اصطلاح میں ہلاس کے معنی ہیں ضعف، فہم عروقی جس سے بدن کی پرورش نہ ہو

سکے۔ اور بدن لاغر ہو جاوے +

Abdominal
Phthisis.
Intestinal
Tuberculosis.

ایبڈومینل تھائی سس
انٹسٹائنل ٹوبرکولوسس

سِلِّ بطنی سِلِّ معوی
دِقُّ الْأَمْعَاء

پیٹ کی سِلِّ
آنتوں کی سِلِّ

یہ مرض بھی کثیر الوقوع ہے۔ اس میں آنتیں اور غدود ماساریقیہ مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔
اس کا مفصل بیان دیکھو سِلِّ ریوی کے بعد +

Pancreatic
Phthisis
T. of the
Pancreas.

پینکریٹک تھائی سس
ٹوبرکولوسس آف دی پینکریاس

سِلِّ بانقراسی
دَرَن بانقراسی

سِلِّ لبَلَبَہ
لببے کی سِلِّ

کبھی کبھی سِلِّ امعاء میں لبالبہ (بانقراس) پینکریاس بھی مبتلائے مرض ہو جایا کرتا ہے +

Hepatic Phthisis

ہیپیک تھائی سس

سِلِّ کبِدی

سِلِّ جگر

T. of the Liver.

ٹوبرکولوسس آف دی لیور

دَرَن کبِدی

جگر کی سِلِّ

کبھی کبھی مادہ سِلِّ جگر میں سرایت کر کے اس کی ساخت کو ناقص اور متغیر کر دیتا ہے۔ یعنی
جگر کی ساخت شحمی یا چربی ہو جاتی ہے +

T. of the Spleen

ٹوبرکولوسس آف دی سپلین

دَرَن طحالی

تلی کی سِلِّ

کبھی کبھی سِلِّ عامہ میں مادہ سِلِّ تلی میں سرایت کر کے اُس کو بھی مبتلائے مرض کر دیتا ہے۔
چنانچہ ایسی صورت میں تلی اپنی طبعی حالت سے تقریباً ایک دو انچ بڑھ جایا کرتی ہے +

T. of the Supra-renal G

ٹوبرکولوسس آف دی سوپرائرنل گلینڈ

سِلِّ تاج الکلیہ

سِلِّ کلاہِ گردہ

Addison's Disease

ایڈی سنز ڈیزیز

مرض ایڈی سن

مرض ایڈی سن

مادہ سِلِّ کلاہِ گردہ میں سرایت کر کے یہ مرض پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا مفصل بیان دیکھو مرض
ایڈی سن میں +

T. of the
Bladder.
Tuberculous
Cystitis.

ٹوبرکولوسس آف دی بلیڈر
ٹوبرکولوسس سٹائٹس

سِلِّ مثانی
دَرَن مثانی

سِلِّ مثانہ
مثانے کی سِلِّ

سِلِّ گردہ سے اکثر مرض سِلِّ مثانے میں سرایت کر جاتا ہے +

Tuberculous Epididymitis.

ٹوبرکولوسس ایپی ڈیڈیمیٹس

سِلِّ اَعْدِدِیوس

سِلِّ خصیہ فوقانی

خصیہ فوقانی میں مادہ سِلِّ کے سرایت کر جانے سے اس میں بھی شدید اور کبھی خفیف ورم
ہو جاتا ہے۔ اور سوزاک کی طرح پیشاب کی نالی سے پیپ خارج ہوتی ہے جس سے مرض سوزاک
کاشبہ ہوتا ہے لیکن پیپ کا امتحان کرنے سے اُس میں جراثیم سِلِّ پائے جاتے ہیں۔ اور جراثیم

سوزاک بالکل نہیں ہوتے +

سِلّ جلدی قرّاض شلیم - الذّئب ریڈو پُلس Lupus.

سِلّ جلدی کا متقدّمین اطباء نے قرّاض اور شلیم کے نام سے اور جدید اطباء نے الذّئب کے نام سے بیان کیا ہے

جوڑوں کی سِلّ سِلّ مفصلی ٹوبرکولس آرٹھرائٹس Tuberculous Arthritis

بڈی کی سِلّ سِلّ عظمی لون ٹوبرکولوسس Bone Tuberculosis.

سِلّ جراحی سِلّ جراحی سرجیکل ٹوبرکولوسس Surgical Tuberculosis

مادہ سِلّ جوڑوں اور بڈیوں میں سرایت کر کے مذکورہ بالا امراض پیدا کر دیتا ہے۔ جوڑوں اور بڈیوں کی سِلّ پچوں اور نوجوانوں میں نسبتاً زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اور چونکہ اس قسم کی سِلّ کا تعلق زیادہ تر فنّ جراحی سے ہے۔ اس لئے اس کو سِلّ جراحی بھی کہتے ہیں۔ عمل جراحی سے اس قسم کی سِلّ کو اکثر آرام ہو جاتا ہے +

بعض دیگر امراض کے ساتھ جب مرض سِلّ ہو جاتا ہے۔ تو اس مرض کی نسبت سے سِلّ کو منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

سِلّ نیونیائی سِلّ ذات الرّوی نیونک تھائی سس Pneumonic Phthisis.

سِلّ آتشکی سِلّ آتشکی سفلیٹک تھائی سس Syphilitic Phthisis

سِلّ ذیابیطسی سِلّ ذیابیطسی ڈایا بیٹک تھائی سس Diabetic Phthisis.

شدت و خفت علامات کے لحاظ سے مرض سِلّ مندرجہ ذیل دو قسم کا ہوتا ہے:-

سِلّ شدید سِلّ شدید اکیوٹ تھائی سس Acute Phthisis.

پرانی سِلّ سِلّ مزمن کرائک تھائی سس Chronic Phthisis.

مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ اس کی یہ ایک اور بھی عجیب قسم ہے

سِلّ کاذب سِلّ غیر حقیقی سیٹوڈو ٹوبرکولوسس Pseudo-Tuberculosis.

یہ جھوٹی سِلّ علامات کے اعتبار سے سچی سِلّ کے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن اس کا باعث جراثیم

سِلّ نہیں ہوتے بلکہ پھپھوندی کی قسم کے اور جراثیم ہوتے ہیں۔ یہ مرض بھی دو تین قسم کا ہوتا ہے لیکن ہم ایک قسم کے اس ضروری مرض کا آئندہ صفحات میں بیان کریں گے +

نوٹ: مرض سِلّ کے تمام اقسام کا مفصل بیان کرنے کے لئے تو ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت

ہے۔ اس لئے یہاں پر اس مرض کی صرف چند قسموں کا جو کہ بکثرت واقع ہوتی ہیں۔ بیان کیا

جاتا ہے۔ اور بعض خاص اعضاء کی مرض سل کا بیان ان کے عنوانات کے تحت میں کر دیا گیا ہے، +

سل عامہ

اردو نام	ملتی نام	انگریزی نام
سل عامہ	سل عمومی	General Tuberculosis.
سل شدید دُخنی	دُرن دُخنی شدید	Acute Miliary Tuberculosis.

نوٹ: چونکہ اس قسم کی سل میں دُخنہ یا پھپھنے کی مانند چھوٹے چھوٹے بھورے رنگ کے ٹوبرکلز زیادہ اُنھا

ماوڈ سل بذریعہ خون تمام جسم میں منتشر ہو کر سرایت کر جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو سل دُخنی بھی کہتے ہیں

تعریف: یہ مرض سل کی منتشر یا پھیلنے والی قسم ہے۔ جو ایک ایسی نہایت شدید اور مہلک

مرض کو پیدا کر دیتی ہے جس کی علامات عفونتِ خون قحی یعنی پریپ وار کے مشابہ ہوتی ہیں۔ بلحاظ علامات کے سل عامہ کی یہ تین قسمیں ہیں :-

(۱) قسمِ رِوُومی پلمونری فارم (Pulmonary Form.) جس میں علامات زیادہ تر پھیپھڑوں

کے متعلق ہوتی ہیں۔ اس کا بیان سل رِوُومی کے عنوان سے کیا گیا ہے +

(۲) قسمِ سرسامی - مینینجائیٹک فارم (Meningitic Form.) جس میں علامات زیادہ

تر دماغ کے متعلق ہوتی ہیں۔ اس قسم کا بیان سرسامِ سلی کے عنوان سے کیا گیا ہے +

(۳) قسمِ تیفویدی (Typhoid Form.) جس کی علامات ٹائیفائیڈ فیور

(محرقہ اسہالی) کے بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ اس قسم کی سل میں مرض کا مرکز جسم کے کسی خاص حصہ

میں نہیں ہوتا۔ بلکہ مرض سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اس قسم کا ذیل میں بیان کیا جاتا ہے

سل عمومی

علامات سل عامہ کی قسم تیفویدی کی علامات ٹائیفائیڈ فیور (محرقہ اسہالی) کی علامات کے بہت

مشابہ ہوتی ہیں۔ ٹائیفائیڈ فیور کی طرح اس قسم کی سل میں بھی شدت مرض سے پہلے کچھ مبہم علامات

مرض پائی جاتی ہیں۔ مگر اس قسم کی سل میں جب مرض ترقی کر جاتا ہے۔ تو درد سر ہوتا ہے۔ بیخوابی

ہوتی ہے۔ نبض نرم اور متواتر ہوتی ہے۔ تنفس سریع ہوتا ہے۔ زبان خشک ہوتی ہے۔ جسم کی رنگت

قدرے نیلگوں ہو جاتی ہے۔ بخار ہوتا ہے۔ جو اس طرح لازمی نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ محرقہ اسہالی میں ہوتا ہے۔ یہ بخار اکثر اوقات جاڑا بخار کی طرح نوبتی ہوتا ہے۔ جیسا کہ دیگر اقسام سہل کے بخاروں میں دیکھا جاتا ہے۔ یہ بخار بھی عموماً شام کے وقت بڑا کرتا ہے۔ لیکن بعض مریضوں میں بخار بجائے شام کے صبح کے وقت ہوتا ہے۔ مریض رفتہ رفتہ لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اس کا خون ناقص ہو جاتا ہے۔ جو امتحان کئے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا۔ مریض کے چہرے کا رنگ مٹیالا معلوم ہوتا ہے۔ انتہائے مرض میں اکثر ایسی مشتبہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو جسم میں مرض کے ایک یا چند مراکز کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوتی ہیں مثلاً پھیپھڑوں کے امتحان استماعی سے باریک خیزی یا مرطوبی آوازیں (فارین رائز) سنائی دیتی ہیں۔ پیٹ قدرے پھول جاتا ہے۔ جگر اور کلی کو ٹٹول کر دیکھنے سے وہ بڑھے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ یاد دماغی علامات پائی جاتی ہیں۔ جو پردہ ہائے دماغ کے مبتلائے مرض ہونے سے پیدا ہوتی ہیں +

رفتار و انجام مرض۔ یہ مرض ہمیشہ مہلک ہوتا ہے۔ اور بالعموم بخار کے شروع ہونے اور مرض کے تمام جسم میں منتشر ہونے یا سرایت کرنے سے چھ ہفتے کے اندر اندر مریض انتقال کر جاتا ہے۔ لیکن بعض مریض آٹھ یا سٹا دن اور دس ہفتے تک زندہ رہتے ہیں +

تشخیص۔ اس قسم کی سہل کو ٹائیفائیڈ فیور (محرقہ اسہالی) سے تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے۔ خصوصاً پہلے اور دوسرے ہفتے میں۔ ٹائیفائیڈ فیور میں درد سر متواتر ہوتا رہتا اور دیر تک رہتا ہے۔ نکیسراتی ہے۔ نبض متفاوت ہوتی ہے۔ دست آتے ہیں۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی سہل میں نبض متواتر ہوتی ہے۔ جلد کی رنگت جلد ہی نیلگوں ہو جاتی ہے۔ اور بخار نوبتی ہوتا ہے۔ لیکن ہر دو امراض میں خون کے درمیان سفید ذرات کی تعداد کم ہو جاتی ہے +

علاج۔ اس قسم کی سہل کا علاج محض تخفیفی ہوتا ہے۔ یعنی صرف تخفیف مرض کے لئے علاج کیا جاتا ہے۔ کیونکہ تا حال اس مرض کے اسناد اور اس کے مہلک نتائج کے اسناد کے لئے کوئی خاص اور شافی علاج معلوم نہیں ہوا۔ پس جو علاج کہ سہل روٹی میں بیان کیا گیا ہے۔ وہی اس میں بھی مفید ہے۔ جسے دیکھیں +

سِل

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
سِل پھیپھڑے کی	سِل رِوُی	پلمونری ٹوبرکولوسس Plumonar, Tuberculosis.
سِل دِوق	سِل	کنزِ مِپِشن Consumption.
سِل	سِل	تھائی سِیس Phthisis.
دِق	ذَبُول	ڈِیکِلارن Decline.

(طبی نوٹ :- اگرچہ طب میں سِل کا اطلاق سِل رِوُی یعنی قرحہ ریه مع تپ پر ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صفحات گذشتہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق دِق پر بھی ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم نے سِل کو ٹوبرکولوسس کا مترادف قرار دے کر اس کو قرحہ ریه کے لئے مخصوص نہیں کیا۔ بلکہ اس کو عام مرض قرار دیکر اس کے مختلف اقسام کو مخصوص کر دیا ہے۔ اور پھیپھڑے کی سِل کو سِل رِوُی کے نام سے مخصوص کیا ہے۔ دِق کے لغوی معنی ہیں باریک۔ چونکہ یہ مرض مریض کو باریک یعنی لاغریا دُ بِلَا کر دیتا ہے۔ اس لئے مرض سِل کو دِق بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ مرض سِل کے ساتھ تپ دِق لازم ہوتا ہے۔ اس لئے عام طور پر مرض سِل کو تپ دِق بھی کہتے ہیں +

عربی لفظ ذَبُول اور انگریزی لفظ ڈِیکِلارن کے معنی بھی ہیں گھلنا اور گھٹنا۔ چونکہ اس مرض میں مریض گھل گھل کر لاغر و ضعیف ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو ان اسماء سے بھی موسوم کیا گیا ہے + (ڈاکٹری نوٹ (۱) لفظ تھائی سِیس (Phthisis) جو درحقیقت ایک یونانی لغت ہے اس کے دو معنی ہیں (۱) جسم یا کسی حصہ جسم کا لاغریا دُ بِلَا ہونا۔ اور (۲) پھیپھڑے کی سِل (پلمونری ٹوبرکولوسس) پس لفظ تھائی سِیس بھی ٹوبرکولوسس کا مترادف ہے +

(۲) پلمونری ٹوبرکولوسس کی اصطلاح ان تمام غیر طبعی حالات پر حاوی ہے۔ جو کہ پھیپھڑوں

ان کے غلاف اور قندوقصبتہ الریه میں جراثیم سِل کے سرایت کرنے سے پیدا ہوتے ہیں +

کیفیت مرض - اس مرض میں بخار ہوتا ہے۔ کھانسی آتی ہے۔ بلغم خون اور

پیرپ آمیز خارج ہوتا ہے۔ ایک یا دو نون پھیپھڑوں میں قروح ہو کر غار پڑ جاتے ہیں۔ اور مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کی سِل دیگر تمام اقسام سِل کی نسبت کثیر الوقوع ہوتی ہے۔ اسی لئے متقدمین اطباء نے مطلق سِل کو سِل رِوُی یا قرحہ ریه مع تپ سے مخصوص کر دیا

ہے +

علامات کی شدت و خفت کے لحاظ سے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) سِل شدید اور (۲) سِل مزمن۔ اگرچہ تمام کتب طبیہ میں ان دونوں قسم کی سِل میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اور ان کو ایک ہی جگہ بیان کیا ہے۔ لیکن ہم تسبیل بیان اور تفہیم مطالب کی خاطر ان دونوں قسم کی سِل کا علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔ اور ان کے بیان کے بعد سِل یعنی یا سِل معوی کا اور پھر سِل غدوی اور سِل لٹنی وغیرہ کا بیان کیا جائیگا +

سِل شدید

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سِل شدید	سِل شدید	ایکٹوٹ تھائی سس Acute Phthisis.
سِل شدید نیونیائی	سِل شدید ذات الرئوی	Acute Pneumonic Phthisis. " نیونیک "
سِل سرع	سِل رانج	گیلوپنگ تھائی سس Galloping Phthisis.

اس قسم کی سِل نہایت شدت و سرعت کے ساتھ بڑھتی ہے۔ اس کا مریض عموماً دو تین ہفتے اور کبھی چھ ہفتے میں مرجاتا ہے۔ اور چونکہ اس قسم کی سِل مرض ذات الریہ (نیونیائی) کے ساتھ ہو کر رہتی ہے۔ اس لئے اس کو سِل ذات الرئوی بھی کہتے ہیں +

اسباب مرض ۱۔ مرض سِل کی پیدائش کے اسباب جو پہلے بھی مختصراً بیان کئے جا چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) اسباب سابقہ (پری ڈسپوزنگ کازز) یعنی ایسے اسباب جن کی موجودگی میں مرض سِل کے قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اور (۲) اسباب واصلہ (ایکسائٹنگ کازز) جو بلاواسطہ مرض کو پیدا کر دیتے ہیں سِل شدید کے اسباب سابقہ حسب ذیل ہیں +

(۱) عمر۔ اگرچہ یہ مرض ہر عمر یعنی بچپن۔ جوانی اور بڑھاپے سب میں ہو جاتا ہے۔ مگر ۵۰ سے ۴۵ سال کی عمر میں یہ زیادہ ہوتا ہے +

(۲) جنس۔ یہ مرض زیادہ تر مردوں میں ہوتا ہے۔ مگر ۵۰ سے ۵۵ سال کی عورتیں نسبتاً زیادہ مبتلا ہوتی ہیں +

(۳) ورثہ۔ بعض خاندانوں میں سِل رلوی خاص طور پر بہت زیادہ پایا جاتا ہے جس

کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ والدین سے براہ راست جنین یا مولود میں یہ مرض سرایت کر جاتا ہے۔ بلکہ مسلول والدین کی اولاد میں اس مرض کی مناعت یعنی قوتِ مدافعت کم ہوتی ہے (۳) مزاجِ سلی۔ ٹوٹر کولس ڈایا تھینس کیونکہ جرثومہ سل لطفہ میں تو شاذ و نادر ہی سرایت کرتا ہے لیکن مسلول والدین کی اولاد میں یا تو استعداد قبولیتِ مرض زیادہ ہوتی ہے یا یہ کہ اُن کو بچپن میں ہی اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے +

(۴) قومیت۔ مختلف اقوام میں اس مرض کے قبول کرنے کی قومی استعداد مختلف ہوتی ہے۔ جس کا غالب سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ پہلی نسلوں میں اس مرض کی چھوت لگنے سے اُن میں موروثی قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب بکرا اقوام میں یہ مرض سرا کرتا ہے۔ تو یہ نہایت شدید ہوتا ہے +

(۵) آب و ہوا۔ گو یہ مرض تمام قسم کی آب و ہوا میں ہو جاتا ہے۔ مگر مطوب آب و ہوا اور زمین دوزگندی نالیاں اس مرض میں اضافہ کر دیتی ہیں +

(۶) پیشہ۔ ایسے پیشہ ور اشخاص جو گرد و غبار سے تعلق رکھتے ہوں۔ مثلاً سنگ تراش معمار۔ آرہ کش اور کان کن وغیرہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن خاک اور کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے اشخاص مرضِ سل میں مبتلا نہیں ہوتے۔ جو لوگ زیادہ محنت مشقت کرتے ہیں۔ اور جن کو کافی یا اچھی غذا نہیں ملتی۔ وہ بھی مرضِ سل میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں +

(۷) سکونت۔ گنجان آباد۔ تنگ و تاریک۔ نمناک۔ غلیظ۔ نیز ایسے مکانات جہاں دھواں اور کافی ہوانہ جاتی ہو۔ یعنی جو حفظانِ صحت کے خلاف ہوں۔ اُن کی رہائش جسم کی قوتِ مدافعت کو کم کر کے اس مرض کے باسانی قبول کرنے کی استعداد کو بہت زیادہ بڑھا دیتی ہے +

(۸) ضرب۔ ایسی ضرب جو دیوارِ سینہ پر لگتی ہے۔ بعض اوقات اس مرض کی پیدائش کا سبب ہوتی ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہوتی ہے۔ کہ پہلے یہ مرض مخفی جسم میں موجود ہوتا ہے جو ضرب سے مقامِ ضرب کی قوتِ مدافعت کے کم ہو جانے پر مرضی تغیرات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور وہاں پر سرایتِ مرض کا باعث ہوتا ہے +

(۹) زیرِ پٹی گلیس۔ بعض اوقات زیرِ پٹی گیسوں کے سونگھنے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے +

(۱۰) دیگر امراض و حالات کے اثرات۔ بعض امراض مثلاً خسرہ خصوصاً جب اُس کے

ساتھ ذات الریہ قحطی (برائکوئیونیا) ہو گیا ہو۔ کالی کھانسی (ہوپنگ کف) نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) مرض ریہ غباری (نیموکونائی اوسس) سمیت شراب (ایلکوہالیزم) مرض ذیابیطس۔ آتشک۔ پیدائشی مرض قلب اور جئون بھی مرض سل کے اسباب مُعدّہ ہو سکتے ہیں یعنی ان کے بعد بھی مرض سل پیدا ہو سکتا ہے۔ زیادہ عرصہ تک بچے کو دودھ پلانے یا بار بار حاملہ ہونے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر جب یہ مرض پہلے سے جسم میں موجود ہو۔ تو زمانہ حمل میں مرض کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ بلکہ وضع حمل کے بعد نہایت تیزی سے مرض بڑھنا شروع ہو جاتا ہے +

دل کے بائیں بطن و اذن کے درمیانی دہانہ کے تنگ ہو جانے (ماٹریل شی نوسس) کے بعد بھی یہ مرض اکثر دیکھا گیا ہے۔ اس کے برخلاف دمہ (ایزوما) نفخ الریہ (ایمفائیٹیس) اور گھٹے کی موجودگی میں یہ مرض قدرے کم ہوتا ہے۔ مرض سل جو بعض حالات میں ذات الریہ۔ ذات الجنب یا سعال کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ درحقیقت ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ امراض شروع سے ہی سلیہ ہوتے ہیں۔ یعنی خود سل کے سبب یہ امراض ہوتے ہیں +

(۲) اسبابِ واصلہ (ایکسائٹنگ کازز) اس کا سبب واصل جرثومہ سل (بہت سی ٹیس ٹوبرکولوسس) ہے جس کو علامہ کاخ نے ۱۸۸۲ء میں دریافت کیا تھا۔ اس جرثومہ کی چار مشہور قسمیں ہیں۔ (۱) انسانی (۲) بقری (۳) طیری (۴) حشراتی۔ ان میں سے صرف پہلی دو انسان میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے بھی سل رلوی میں ۹۹ فیصدی حالتوں میں انسانی قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف سل جراحی اور سل غددی میں ۵ سال کی عمر تک قریباً ۸۰ فیصدی مریضوں میں بقری قسم کے جراثیم ہوتے ہیں +

طریقِ تعدیہ مرض سل یعنی جراثیم سل کے جسم میں پہنچنے کے طریق جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ جراثیم سل جسم میں بالعموم (۱) بذریعہ استنشاق یا تنفس اور (۲) بذریعہ طبع یا اکل و شرب سرایت کرتے ہیں۔ لیکن کبھی بذریعہ زور تین اور کبھی بذریعہ جلد بھی سرایت کرتے ہیں۔ اور نہایت ہی شاذ و نادر صورتوں میں بطور پر یا بذریعہ لطفہ داخل جسم ہوتے ہیں۔ جوانوں کی سل رلوی میں اکثر حالات میں اکثر حالات میں جراثیم سل عموماً بذریعہ استنشاق یعنی سانس لینے کے ساتھ سیدھے پھیپھڑوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ علامہ گوہن (جرمن کا مشہور ماہر و معالج سل) نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ ایسے بچوں میں جو سل رلوی سے مرے۔ ان میں سے ۹۲ تا ۹۴ فیصدی میں ابتدائی مرکز مرض

پھیپھڑوں میں موجود تھا۔ چونکہ ہوائی نالیوں (برنکائی) کے غدود میں اکثر امراض سلیب پائے جاتے ہیں۔ اس لئے بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ ابتداء جراثیم رسل انہی غدود میں سرایت کرتے ہیں۔ اور پھر ان سے بذریعہ عروق جاذبہ یا دمویہ جذب ہو کر پھیپھڑوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ مجرئی غذا سے بذریعہ عروق جاذبہ جراثیم سلیب جذب ہو کر ہوائی نالیوں کے غدود میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اور کبھی نوزدین سے گردن کے غدود جاذبہ میں جذب ہو کر باعث مرض ہوتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ پہلے جلد میں مرض رسل سرایت کرتا ہے۔ اور پھر وہاں سے بذریعہ خون پھیپھڑوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ مرنفعہ یعنی دودھ پلانے والی (والدہ یا دایہ) اگر سلول ہو۔ تو اس سے شیر خوار میں بھی یہ مرض سرایت کر جاتا ہے +

اگرچہ اس مرض کا بڑا بھاری سبب اس کی چھوت لگنا ہے یعنی جراثیم رسل یا مادہ رسل کا براہ تنفس یا عروق جاذبہ وغیرہ پھیپھڑوں میں سرایت کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ اس کے مذکورہ بالا نام رسل شدید نیونیائی سے ظاہر ہے۔ یہ مرض اکثر کٹارل نیونیائی ذات الریہ نزی کے ساتھ اور کبھی کروپس نیونیائی ذات الریہ اصلی کے ساتھ ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے اس قسم کی رسل کو رسل شدید نیونیائی (ایکٹوٹ نیونک تھائی سس) کہتے ہیں۔ جس کی ہر دو اقسام اور ان کی علامات کو ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں:-

رسل شدید نیونیائی

جیسا کہ مذکور ہوا۔ چونکہ اس قسم کی رسل دونوں قسم کے نیونیائی یعنی اصلی نیونیائی (کروپس نیونیائی) اور نزی نیونیائی (کٹارل نیونیائی) کے ساتھ ہو جایا کرتی ہے۔ پس سہولت بیان و تقسیم کے لئے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے +

(۱) اصلی نیونیائی رسل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رسل کوبر نیونیائی	رسل ذات الریہ حقیقی	ایکٹوٹ نیونک تھائی سس
Acute Pneumonic Phthisis.		

کیفیت مرض۔ اس قسم کی شدید رسل اغلباً اصلی نیونیائی (کروپس نیونیائی) کے ساتھ واقع ہوا کرتی ہے +

نوٹ :- اس قسم کی شدید سہل بہت کم ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کا دریافت کرنا بھی اکثر مشکل ہوا کرتا ہے۔ کہ پھیپھڑے کا ایک حصہ یا زیادہ حصہ کس طرح مبتلائے مرض ہوئے۔ بالعموم ماؤف پھیپھڑہ کی ساخت چند ایک مقامات پر بوسیدہ یا پتھر کی شکل میں بدلی ہوئی پائی جاتی ہے۔ جس سے گمان غالب ہوتا ہے کہ مرض سہل پہلے سے موجود تھا۔ لیکن دونوں یا کم از کم ایک پھیپھڑے کا بہت ساحہ جگر کی مانند سخت ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ عموماً اصلی نیمونیا میں ہوا کرتا ہے۔ بذریعہ خوردبین دیکھنے سے ماؤف پھیپھڑے کے سخت شدہ حصے میں بے شمار دانہ ہائے سہل ریٹوبرگلز پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کی شدید سہل میں نیمونیا کے ساتھ اکثر پھیپھڑے کی ذات الجنب کی بھی شکایت ہوتی ہے۔

علامات مرض - بعینہ اصلی نیمونیا (کروپس نیمونیا) کی علامات ہوتی ہیں۔ چنانچہ باڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ تنگی تنفس ہوتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ نیمونیا کی طرح رنگاری رنگ کا چسپندہ بلغم نکلتا ہے۔ جس میں ہزاروں جراثیم سہل پائے جاتے ہیں وغیرہ۔ لیکن حملہ مرض کے آٹھویں یا دسویں روز بحران ہو کر علامات مرض میں تخفیف ہونے کی بجائے مرض کی وہی حالت قائم رہتی ہے یا اس سے بھی خراب تر ہو جاتی ہے۔ بلغم سبزی یا زردی مائل اور زیادہ ریم آمیز خارج ہونے لگتی ہے۔ جس میں گھے ہوئے پھیپھڑے کے اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔ اور بیشمار جراثیم سہل موجود ہوتے ہیں۔ بخار رات کے وقت ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ لیکن دن کے وقت ۱۰۱ درجہ ہوتا ہے۔ کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ مریض دو تین ہفتہ میں اور کبھی ۶ ہفتہ میں انتقال کر جاتا ہے۔ اور شاذ و نادر یہ مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

تشخیص مرض - اس قسم کی سہل اور اصلی نیمونیا (کروپس نیمونیا) کی علامات میں بہت مشابہت ہوتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس قسم کی سہل میں حرارت کا اتار چڑھاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اور بلغم میں بے شمار جراثیم سہل موجود ہوتے ہیں نیز ماؤف پھیپھڑے کے اجزاء جلد تر خارج ہونے لگتے ہیں۔

(۲) نزلی نمونیا کی سل

اُردو نام طبی نام ڈاکٹری نام

سل کٹارل نمونیا سل ذات الریه نزلی ایکٹوٹ نیونک بھائی سس Acute Pneumonic Phthisis.

کیفیت مرض - اس قسم کی شدید سل میں غالباً جراثیم سلیہ بذریعہ تنفس پھیپھڑوں میں داخل ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہوائی نالیوں میں مثل انگور کے خوشوں کے اُن کے خوشے پائے جاتے ہیں۔ اور ان ماؤف ہوائی نالیوں کے ارد گرد کی ساخت میں نزلی نمونیا کی مانند دم ہو جاتا ہے۔ اور زیادہ شدید قسم کے مریضوں میں ماؤف پھیپھڑہ کہیں کہیں سے کھوڑا کھوڑا بوسیدہ ہو جاتا یا پتیری صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور پھر وہ چھوٹے چھوٹے بوسیدہ حصص باہم ملکر بڑے بڑے حصص بنا دیتے ہیں۔ پھیپھڑے کا جو حصہ ایسے بوسیدہ حصص کے مابین ہوتا ہے۔ اس میں بھی اجتماع خون ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ذات الجنب کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ اس قسم کے تغیرات اگرچہ پھیپھڑوں کے ہر ایک حصہ میں ہو سکتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر بالائی حصہ یا چوٹی میں واقع ہوا کرتے ہیں۔ بعض اوقات پھیپھڑے میں مرض سل پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ اور انہیں مراکز سلیہ سے شدید نزلی نمونیا شروع ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی سل میں پھیپھڑے میں جلد غائب ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر اوقات حجرہ اور ہوا کی نالی بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں +

علامات مرض - اس قسم کی شدید سل کا حملہ کبھی تو اچانک ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ صلی نمونیا کی شدید سل کی طرح اس قسم کی سل میں بھی جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے تنگی تنفس ہوتی ہے وغیرہ۔ لیکن کبھی کبھی یہ مرض پوشیدہ طور پر بھی شروع ہوا کرتا ہے۔ اور بعض اوقات انفلوئنزا (زکام و بانی) کے بعد یہ مرض ہو جاتا ہے۔ بچوں کو خسرہ یا کالی کھانسی کے بعد ہو جایا کرتا ہے +

اس قسم کی سل میں بخار شدید ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ کا بخار ہوتا ہے۔ بھوک مرجاتی ہے۔ زبان مسلی ہوتی ہے اور قیئیں آتی ہیں۔ بلغم پیپ آمیز اور کبھی خون آمیز ہوتا ہے۔ اور بالآخر اس میں پیپ زیادہ آنے لگتی ہے۔ اس میں جراثیم سل بھی بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ اور پھیپھڑے کے اجزاء بھی زیادہ پائے جاتے ہیں۔ سینے میں درد ہوتا ہے۔ رات

کے وقت کثرت سے پسینہ آتا ہے جسم روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ مریض جلد ضعیف و نحیف ہو کر نڈھال پڑا رہتا ہے۔ اس قسم کی شدید سِل میں بھی مریض تین چار یا پانچ چھ ہفتے میں مرجایا کرتا ہے۔ اور کبھی یہ مرض مزمن بھی ہو جایا کرتا ہے +

تشخیص مرض۔ مریض کا جلد لاغر و کمزور ہو جانا۔ ماؤف پھیپھڑے کا زیادہ تر اور جلد تراؤف ہو جانا۔ بخار کا شدید ہونا اور پسینہ بکثرت آنا ایسی علامات ہیں۔ جو اس مرض کی تشخیص میں بہت مدد دیتی ہیں +

علاج ڈاکٹری و طبی۔ چونکہ سِل شدید اور سِل مزمن کے علاج میں حفظاً و تقدم اور اصول علاج ایک ہی قسم کے ہیں۔ اس لئے مرض سِل کا علاج بطور کلی سِل مزمن یا پرانی سِل کے علامات کے بعد ایک جگہ بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ جسے بغور ملاحظہ کریں +

پُرانی سِل

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پُرانی سِل	سِل مزمن	کرائنک تھائی سِل
		Chronic Phthisis

نوٹ:- اس قسم کی سِل زیادہ واقع ہوتی ہے۔ یعنی زیادہ تر مریض اسی قسم کی سِل میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں۔ اس قسم کی سِل میں اکثر شروع ہی سے مزمن علامات پائی جاتی ہیں۔ لیکن کبھی شدید سِل ایسی مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے +

اسباب مرض۔ اس مرض کی پیدائش کے بھی وہی اسباب ہیں۔ جو کہ سِل شدید کے بیان میں تحریر کئے گئے ہیں۔ البتہ متعدد سِل یا مسلول والدین کے بچے جو کہ خلقی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ وہ اس قسم کی سِل میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں +

طریق ظہور مرض۔ یہ مرض کئی طویل سے شروع ہوا کرتا ہے۔ جن میں سے چند ایک طریق حسب ذیل ہیں:-

(۱) پُوشیدہ طور پر۔ اکثر یہ مرض پوشیدہ طور پر شروع ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات اس کی ابتدائی علامات ایسی خفیف ہوتی ہیں۔ کہ مریض اُن کی چنداں پرواہ نہیں کرتا لیکن اکثر ابتدائی علامات یہ ہوتی ہیں۔ کہ بے چینی ہوتی ہے۔ حرکتِ قلب و نبض مسریع ہو جاتی ہے۔ مریض لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور شام کے وقت ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں

حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ کھانسی کا آنا اور بلغم کا خارج ہونا اُس وقت ہوتا ہے۔ جب کہ سینہ میں علاماتِ مرض نمایاں ہوں +

(۲) نزلہ سے کبھی بار بار نزلہ اور بخار ہو کر یہ مرض شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بار بار زکام اور نزلہ کے ساتھ بخار کی شکایت ہو۔ تو اس مرض کا شبہ کرنا چاہیئے +

(۳) خون نٹھوکنے سے کبھی یہ مرض اچانک خون تھوکنے سے شروع ہوتا ہے یعنی پہلے مریض خون تھوکنے لگتا ہے۔ یا کھانتے ہوئے اُس کو ایک چھوٹی سی خونی قے آ جاتی ہے اور اس کے بعد مرضِ سئل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر خون زیادہ مقدار میں خارج ہو۔ تو یہ اس امر کی دلیل ہوتی ہے۔ کہ پُرانا مرضِ سئل جو محدود و محدود تھا۔ وہ پھوٹ کر منتشر ہو گیا ہے۔ یا اس بات کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ مرض نے شدید صورت اختیار کر لی ہے جب کہ پہلے اُس کی تشخیص نہیں کی گئی +

(۴) کنٹھ مالا سے کبھی پہلے گردن کے غدِ جاذبہ مبتلائے مرض ہوتے ہیں یعنی مرضِ کنٹھ مالا یا خنازیر ہو جاتا ہے۔ پھر وہاں سے براہِ عروقِ جاذبہ مادہِ سئل جذب ہو کر پھیپھڑوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ یعنی پہلے کنٹھ مالا ہوتی ہے۔ اور اُس کے بعد پھیپھڑوں کی سئل ہو جاتی ہے +

(۵) حنجرہ سے۔ آواز کا بھڑانا یا بیٹھ جانا سئلِ حنجرہ کی ابتدائی علامت ہوتی ہے لیکن بالعموم سئلِ حنجرہ رلوی کے بعد ہوا کرتی ہے۔ یعنی پہلے پھیپھڑے کی سئل ہوتی ہے۔ جو بعض اوقات تشخیص نہیں ہوتی۔ اور پھر مرضِ حنجرہ میں سرایت کر جاتا ہے +

(۶) معدہ و امعاء سے کبھی یہ مرض اس طریق سے شروع ہوتا ہے۔ کہ پہلے کچھ عرصہ تک بدہضمی کی شکایت رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ متلی یا قے ہوتی رہتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ بعض نوجوان مریضوں کو عرصہ تک کمزوری طون (انیمیا) کی شکایت رہتی ہے۔ اور عورتوں میں ماہواری ایام کم یا بالعموم بند ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مرضِ سئل کی علامات نمودار ہوتی ہیں۔ پس جب مذکورہ بالا علامات کے ساتھ خفیف بخار بھی ہو۔ اور مریض قدرے لاغر و کمزور ہوتا جائے۔ تو مرضِ سئلِ رلوی کا شبہ کرنا چاہیئے +

(۷) دردِ پیلوس سے۔ خفیف قسم کی سئلِ رلوی میں اکثر ذاتِ الجنب یا بس (ڈرائی پلیورسی) کی شکایت ہوتی ہے۔ اور جب اُس میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اُس

رطوبت کا امتحان کرنے سے اُس میں جراثیم سلتیہ کی موجودگی سے کامل تشخیص ہو سکتی ہے۔
کبھی نثر درست اشخاص میں پہلے نفخ الریہ (نیو تھوریکس) کی شکایت ہوتی ہے۔ اور یہ
محسوس نہایت خطرناک ہوتی ہے۔

(۸) نیومونیا سے۔ جب نیومونیا کے بعد سل ہوتی ہے۔ تو یہ اکثر شدید اور سرخ قسم
کی ہوتی ہے۔ خصوصاً نوجوانوں میں۔

(۹) ضرب سے۔ جیسا کہ اسباب سل میں بیان کیا گیا ہے۔ کبھی سینہ پر ضرب
یا چوٹ لگنے کے بعد سل روئی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جراثیم سلتیہ
جو پہلے سے جسم میں موجود ہوتے ہیں۔ مقام مرض پر جہاں کی قوت مدافعت مرض ضعیف
ہو جاتی ہے۔ اپنے قدم جما لیتے ہیں۔

(۱۰) ضعف عصبی سے۔ کبھی ضعف عصبی (نیورس تھینیا) مرض سل میں بطور عرض
دلچ ہو تا ہے۔ لیکن کبھی کبھی وہ مرض سل سے پہلے بھی واقع ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں
نہایت غور سے تشخیص کرنے پر مرض سل کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔

(۱۱) ملیریا سے۔ جو لوگ ملیریائی مقامات میں رہتے ہیں۔ ان کو اکثر بخار آتا رہتا
ہے۔ جس میں کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ جس کو ملیریائی بخار خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن
حقیقت میں یہ تپ دق ہوتا ہے۔

(۱۲) دیگر امراض کے ساتھ کبھی مرض خسرہ (میزلس) نزلہ و بائیر (انفلوئنزا)
اور کالی کھانسی (ہوپنگ کف) کے ساتھ بالخصوص جب ان کے ساتھ برانکو نیومونیا
ہو جاتا ہے۔ تو مرض سل بھی جلد ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی امراض مذکورہ کے کچھ مدت
بعد بھی مرض سل ہو جایا کرتا ہے۔

نوٹ:- یہ مرض عموماً بائیں پھیپھے کی چوٹی سے شروع ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض تسہیل بیان کی خاطر اس مرض کی علامات کو درجات مرض کے
محاذ سے تین درجوں میں منقسم کر کے تحریر کیا جاتا ہے۔

علامات درجہ اول۔ (انتھائی سس انسپیری ٹینس Phthisis Incepiencia.

ابتداءً مرض میں مریض پڑمردہ اور اداس رہتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی آتی
ہے یعنی فقط ٹھسکا آتا ہے خصوصاً سوتے جاگتے یا صبح کے وقت اور کھانا کھانے کے بعد

چھاتی میں منسل کی ہڈی کے اوپر نیچے درو ہوتا ہے جس کی شیسیں شانوں بلکہ پشت تک جاتی ہیں۔ اور اگر ذات الجنب (پلیوری) بھی ہمراہ ہو تو درد شدید ہوتا ہے۔ کھانتے وقت درد کو شدت ہوا کرتی ہے کبھی کھانا کھانے کے بعد کھانسی آنے سے قے بھی ہو جایا کرتی ہے بدھمی کی شکایت رہتی ہے چرب اور روغنی اغذیہ سے مریض کو نفرت ہو جاتی ہے۔ حرکت قلب و نبض تیز ہو جاتی ہیں یعنی دل ذرا دھڑکنے لگتا ہے اور نبض تیز چلنے لگتی ہے۔ حرکت تنفس بھی کسی قدر تیز ہو جاتی ہیں۔ دم لینے میں قدرے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ذرا سی محنت سے سانس پھول جاتا ہے۔ مریض روز بروز لاغراور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ پہلے تو خشک کھانسی آتی رہتی ہے لیکن کچھ عرصہ بعد کھانسی میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے جس میں خون کی آمیزش پائی جاتی ہے کبھی بلغم کے ہمراہ بہت سا خون خارج ہو جاتا ہے۔ اگر حشرہ بھی مبتلائے مرض ہو جائے۔ تو تکلم اور کھانسی کی آواز بھاری پڑ جاتی ہے۔ عموماً شام کے وقت مریض کو خفیف سی حرارت بھی ہو جایا کرتی ہے۔

انتباہ: بعض مریضوں کو شروع میں صرف تبخیر کی شکایت ہوتی ہے یعنی ہضم کے وقت خفیف سی حرارت ہو جاتی ہے جس کو طب میں تبخیر یا می تبخیر اور ڈاکٹری میں ڈال جیسٹو فور کہتے ہیں۔

علامات درجہ دوم۔ (تھائی سیس کنفرمڈیا۔ Phthisis Confirmata) جھوک مر جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں۔ کھانسی زیادہ آنے لگتی ہے خصوصاً صبح کو خواب سے بیدار ہونے پر کھانسی میں بلغم بھی زیادہ خارج ہوتا ہے جو پیپ آمیز ہوتا ہے۔ اگر ایسے بلغم کو پانی میں ڈالیں۔ تو وہ تہ نشین ہو جاتا ہے۔ اور اگر خردبین سے اس کا ملاحظہ کیا جائے۔ تو اس میں جراثیم سل پیپ اور بوسیدہ پھیپھڑے کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ سانس وقت سے آتا ہے۔ کمزوری اور لاغری بڑھتی جاتی ہے نبض جلد جلد چلتی ہے۔ اگر مرض ترقی پر نہ ہو تو بخار ہر وقت نہیں چڑھتا۔ صرف شام کے وقت خفیف سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔ اور اگر مرض رو بہ ترقی ہو۔ تو بخار لازمی ہوتا ہے یعنی ہر وقت چڑھتا رہتا ہے اور رات کے وقت لرزے سے تیز ہو جاتا اور صبح کے وقت بخار اترنے کے بعد بہت پسینہ آتا ہے۔ اس درجہ مرض میں مریضوں پر مریخی آجاتی ہے۔ جسے ڈاکٹری اصطلاح میں ہیک ٹک فلش اور طب میں حمرة الدق کہتے ہیں۔

علامات درجہ سوم۔ (تھائی سیس ڈیپسی ریٹا۔ Phthisis Desperata)

اس درجہ مرض میں مذکورہ بالا علامات کو شدت ہوتی ہے پھیپھڑوں میں غار پڑ جاتے ہیں۔ صبح

کے وقت کھانسی زور سے آتی ہے۔ اور بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے۔ جو زیادہ پیپ آمیز ہوتا ہے۔ رات کو بخارتیز ہوتا ہے۔ اور صبح پسینہ اس کثرت سے آتا ہے کہ مریض کا لباس اور بستر تر ہو جاتا ہے۔ طاقت و توانائی جاتی رہتی ہے۔ بلل گر جاتے ہیں۔ ناخن سفید اور گول ہو جاتے ہیں۔ چھاتی اور پیٹھ پر چھائیاں اور داغ پڑ جاتے ہیں۔ زبان اکثر سرخ اور صاف رہتی ہے۔ لیکن بھوک مر جاتی ہے کبھی کبھی قے آجاتی ہے۔ اور بالآخر دست آنے لگتے ہیں۔ مریض سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ورم کر آتے ہیں اور آخر کار مریض نہایت ضعف کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے +
نوٹ:- اس مرض کا مریض تمام مذکورہ بالا علامات کی موجودگی میں بھی اپنی زندگی سے نا اُمید نہیں ہوتا اور مرتے دم تک اس کے ہوش و حواس قائم رہتے ہیں +

مرض سئل کی بڑی بڑی علامات حسب ذیل ہیں:-

(۱) کھانسی۔ مختلف قسم کی سئل میں کھانسی بھی مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ شدید سئل عامہ و خفیف

(اکیوٹ ملیئر می ٹوبرکولوسس Acute Miliary Tuberculosis) یا سئل دیوانہ (ٹوبر کو لوسس فدی ان سین T. of the insane) میں کھانسی بہت خفیف ہوتی ہے۔ یا بالکل ہی نہیں ہوتی اور بعض اوقات خشک کھانسی بار بار آتی ہے۔ خصوصاً جبکہ پھیپھڑے میں مرض زیادہ منتشر ہوتا ہے۔ یا جب مرض ہوائی نالیوں کے غدود میں سرایت کر جاتا ہے۔ یا ذات الجنب سئل میں جبکہ ساتھ ہی ہوائی نالیوں میں ورم ہوتا ہے (برنکائیٹس) تو پھیپھڑے کا ماؤف حصہ تجبئی یا پنییری حالت میں گل جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں کھانسی میں بلغم خارج ہوا کرتا ہے۔ جو اگر زیادہ پسندہ ہو۔ تو تہوع اور غشیان کی نوبت پہنچتی ہے بالخصوص صبح کے وقت۔ سئل حنجری میں کھانسی ٹھسکے دار ہوتی ہے۔ اور اکثر درد ہوتا ہے +

(۲) بلغم تھوکتا۔ (تھیفٹ۔ ایکس پیکیٹوریشن) ابتدائے مرض میں بالعموم بلغم

خارج نہیں ہوتا۔ اور بعض مریضوں بالخصوص مریضان سئل لیفی (فیبرائڈ ٹوبرکولوسس) میں باوجود وسعت مرض کے مریض تقریباً بالکل بلغم نہیں تھوکتا۔ لیکن جب پھیپھڑے کا ماؤف حصہ تجبئی یا پنییری حالت اختیار کر لیتا ہے۔ یا جب قصبۃ الریہ یعنی ہوائی نالیوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ تو پھر بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی چوبیس گھنٹے میں دس چھٹانک (بیس اونس) تک خارج ہوتا ہے۔ یہ بلغم کبھی تو قویہ اشتقاق

کبھی سفید اور کبھی خلیظ مخاطی پسندہ اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اور کبھی پیپ امیز ہوتا ہے۔ اگر یہ مخاطی ہو۔ تو اس میں زرد رنگ کے پیپیری مادے کے چھوٹے چھوٹے ذرات ہوتے ہیں۔ اور جب ماؤف پھیپھڑے میں غار پڑ جاتے ہیں۔ تو بلغم کے بڑے بڑے ٹکٹے خارج ہوتے ہیں۔ جو عموماً پیپ امیز ہوتے ہیں۔ مرضِ سِل میں بلغم عموماً متعفن نہیں ہوتا۔ لیکن کبھی سخت متعفن یعنی بدبودار ہوتا ہے۔ اور جب ہوائی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ یا ماؤف پھیپھڑہ مردار پڑ جاتا یا گل جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں متعفن بلغم خارج ہوا کرتا ہے۔ کبھی مریض کی بلغم کے ساتھ چونے کی خست کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں (پلمونری کینکیٹولائی) خارج ہوتی ہیں۔ جو دانہ خشخاش سے لے کر دانہ مٹر کے برابر ہوتی ہیں۔ ان کے خارج ہونے سے بھی بعض اوقات پھیپھڑے میں غار پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کنکریوں کے خارج ہونے کے چند روز بعد بخار نیز ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ہیر یا عناب کے برابر بھی کنکری خارج ہوتی ہے۔ جس سے فوراً خطرناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں +

تنگی تنفس۔ ابتدائے مرضِ سِل میں جو تھوڑی سی تنگی تنفس ہوتی ہے۔ وہ ماؤف جانب کے دیافرغما کی حرکت کے کم ہو جانے سے واقع ہوتی ہے۔ زیادہ شدید مریضوں میں جس قدر پھیپھڑا زیادہ ماؤف ہوتا ہے۔ اسی قدر تنگی تنفس زیادہ ہوتی ہے۔ کھانسی اور بخار کی حالت میں بھی تنگی تنفس کی شکایت بڑھ جاتی ہے۔ اور جب مرضِ سِل کے ساتھ ذات الجنب یا نفع الریہ یا ضعف قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تو تنگی تنفس کی شکایت بھی زیادہ ہو جاتی ہے +

ورد سینہ۔ ہر ایک مریضِ سِل اپنے سینے میں درد محسوس نہیں کرتا۔ درد کا عام سبب ذات الجنب یعنی پھیپھڑے کے غلاف کا درم ہوتا ہے۔ اور جب ذات الجنب دیاورنی ہو جاتا ہے یعنی دیافرغما کے اوپر کی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ تو مریض فم معدہ پر یا ماؤف جانے کے کندھے میں درد کی شکایت کرتا ہے۔ مزمن سِل یعنی (کرائنگ فیبرائیڈ تھائی سس) میں مریض اکثر چھاتی میں درد کی شکایت کرتا ہے۔ خصوصاً جب کہ ہو امطوب ہو۔ کبھی کھانسی کے ساتھ بھی مریض درد کی شکایت کرتا ہے۔ اور جب پسلیوں میں پٹا

رات کو پسینہ آنا۔ اگرچہ رات کو پسینہ آنا مرضِ سِل کی تشخیصی علامت نہیں۔ لیکن دیگر امراض کی نسبت اکثر مرضِ سِل میں ہی رات کو پسینہ آیا کرتا ہے۔ اور شدتِ مرض کے تمام درجات میں مریض کو کچھلی رات میں کثرت سے پسینہ آیا کرتا ہے۔ جس سے مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے +

وزنِ جسم کا کم ہونا۔ یہ مرضِ سِل کی اکثر ابتدائی علامت ہوتی ہے۔ شدید حالتِ مرض اور آخر درجہِ مرض میں یہ علامت زیادہ نمایاں ہوتی ہے +

بخارِ سِل رُوئی کے ہر ایک درجہ میں بخار کا ہونا ایک نہایت ضروری علامتِ مرض ہے۔ لیکن اگر کبھی بخار نہ ہو۔ تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ مرضِ سِل بھی رُک گیا ہے۔ دورانِ علاج میں دن کے خاص خاص اوقات میں مریض کی ٹیمپریچر چاہیئے چنانچہ صبح بیدار ہونے پر، یا ۸ بجے مریض کے مٹنہ کی ٹیمپریچر، ۹ یا ۹.۸ ف ہوتی ہے۔ کچھ کھانے پینے سے پہلے ہی جب کہ مریض بستر میں ہو۔ اس کی ٹیمپریچر چاہیئے۔ پھر دن کے ایک بجے۔ لیکن جب کہ مریض نے بستر میں ایک گھنٹہ آرام کیا ہو۔ پھر شام کو ۶ بجے اور پھر رات کو ۹ بجے سوتے وقت۔ شام کو ۴ سے ۶ بجے کے درمیان بخار انتہائی تیز ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ۸ سے ۹ بجے رات تک بھی تیز رہتا ہے اکثر صحت گاہوں (سینی ٹوریم) میں مقعد میں سینٹی گریڈ تھرماسٹر لگا کر درجہ حرارت معلوم کیا کرتے ہیں۔ ٹیمپریچر یعنی درجہ حرارت کی کمی پیشی مرض کی شدت و خفت اور مریض کی ریاضت کی مقدار پر منحصر ہوتی ہے۔ چنانچہ شدید سِل دُغنیہ (ایکٹوٹ ملٹری ٹوبرکولوسس) میں بخار لازمی ہوتا ہے۔ جو عموماً صبح کے وقت کم ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی برعکس صبح کے وقت تیز ہوتا ہے۔ اور شام کے وقت خفیف ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک خطرناک علامت خیال کی جاتی ہے۔ شدید سِل جُبّنی (ایکٹوٹ کیئرٹس ٹوبرکولوسس) میں مرضِ نیونیا کی طرح بخار لازمی اور تیز ہوتا ہے۔ جب ماؤف پھیپھڑے میں جُبّنی حالت رُو نما ہوتی ہے۔ تو بخار تپدق کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یا نوہتی ہو جاتا ہے۔ جس میں روزانہ ۴ یا ۵ درجہ کا بخار چڑھاؤ ہوتا ہے۔ اور یہ غالباً جراثیمِ سِل کی سمیت کے سبب سے ہوتا ہے۔ اور کسی عدویٰ شائیہ (سیکنڈری انفیکشن) کے سبب نہیں ہوتا۔ مزمن سِل (لیٹنٹ)

جُبنی (کرائیک فیبروکنیزسٹس) میں کوئی خاص طور پر بُخار نہیں ہوتا صرف چند روز کے وقفہ سے خفیف سا بُخار ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ جب مریض آرام کرتا ہے۔ تو اُسے بُخار نہیں ہوتا۔ لیکن جب چلتا پھرتا ہے۔ تو اُسے بُخار ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ایسے مریضوں میں زیادہ جدوجہد یا تکان سے بخار ہو جاتا ہے۔ جو چند روز آرام کرنے سے جاتا رہتا ہے۔ بخار کی مذکورہ بالا مختلف حالات سے تشخیص مرض اور علاج میں رہنمائی ہو سکتی ہے سِلّ لیفی (فیبراڈ ٹو برکولوسس) میں بخار بالعموم تبتک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ مریض زیادہ جدوجہد یا کام کاج نہ کرے۔ یا جب تک کہ اُس کو تکان نہ ہو جائے یا مرض بڑھ نہ جائے۔

خون تھوکنا۔ نفث الدّم یعنی خون تھوکنے کا بخار پر خاص اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض مریضوں میں تو خون تھوکنے کے بعد بخار نہیں ہوتا۔ لیکن اگر خون تھوکتے وقت کسی قدر خون بذریعہ استنشاق یا تنفس ہوائی نالیوں میں جا کر خراش پیدا کر دے تو پھر چند روز تک خفیف بخار ہو جاتا ہے۔ اور جب چند روز تک بخار لازمی ہو جائے۔ تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے۔ کہ مقام مرض کے گرد اجتماع خون ہو گیا ہے۔ یا مرض پھیپھڑے کے کسی تندرست حصّہ میں سرایت کر گیا ہے۔

نفث الدّم۔ یعنی خون تھوکنا۔ سِلّ ریوئی کے تقریباً ۵ فیصدی مریضوں میں نفث الدّم یا خون تھوکنے کی شکایت ہوتی ہے شروع مرض میں تو بلغم میں صرف خون کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اور اگر برونیمو نیاسیا یا برونکیو نیومیا ہو۔ تو بلغم زنگاری رنگ کا آتا ہے۔ لیکن شدید نفث الدّم کی شکایت صرف سِلّ مزمن یعنی پرانی سِلّ میں ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن کبھی سِلّ جُبنی میں بھی ایسی صورت ہو جاتی ہے۔ کبھی تو دو تین پائینٹ (ڈیڑھ دو سیر) خون تھوک کر آرام ہو جاتا ہے۔ اور کبھی خون تھوکتے تھوکتے ہی دم بند ہو کر مریض جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔ خون بند ہو جانے کے بعد بلغم کئی روز تک رنگین آتا رہتا ہے۔ کثرت سے خون تھوکنے کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ ماؤف پھیپھڑے کے قروح یا غار میں کوئی شریان یا شریانی رسولی (اینوریزم) پھٹ جاتی ہے۔ اکثر مریضان سِلّ میں نفث الدّم

اس وقت شروع ہوتا ہے۔ جب کہ مریض لیٹا ہوا یا آرام کرتا ہوتا ہے۔ پس ریاضت یا کام وغیرہ لغت الدم کے اسباب محرم نہیں۔ جب خون آنے لگتا ہے۔ تو مریض پہلے اپنے منہ میں نمکین ذائقہ محسوس کرتا ہے۔ پھر ایک گرم گھونٹ اس کے منہ میں بھر جاتا ہے۔ اور وہ خون تھوک دیتا ہے۔ مریض بالعموم بہت گھبرا جاتا ہے۔ اس کا چہرہ سُرخ ہو جاتا اور وہ پسینے پسینے ہو جاتا ہے اور اس کا دل شدت سے دھڑکتا ہے۔ پہلے تو سُرخ سُرخ رنگ کا جھاگدار خون آتا ہے جس میں جمے ہوئے خون کے چھوٹے چھوٹے ٹھکے یا ٹکڑے ہوتے ہیں۔ لیکن بعد کو خون بلغم کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے یعنی بلغم خون آمیز آتا ہے +

عوارضات۔ اس قسم کی سل کے دوران میں کئی ایک دیگر امراض بطور عوارض پیدا ہو جایا کرتے ہیں مثلاً (۱) قروح حنجرہ و زبان (۲) ذات الریہ (نیمونیا) (۳) ذات الجنب (پلیوری) (۴) نفخ الریہ (ایمفائیسیما) (۵) پھیپھڑوں کے غلاف میں ہوا بھر جانا۔ (نیمو تھوریکس) (۶) پھیپھڑے کا مردار پر جانا (گینگریں آف دی لنگز) (۷) گردوں میں مادہ سل کے سرایت کر جانے سے پیشاب میں ریم کا خارج ہونا (۸) اعشیہ دمل غلیں مرض کے سرایت کر جانے سے سرسام کا ہو جانا وغیرہ +

مدت و انجام مرض۔ جب یہ مرض شروع ہی سے مزمن ہو۔ اور آہستہ آہستہ ترقی کرے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پھیپھڑے کا ماؤف حصہ ریشہ دار ساخت سے محصور ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ اور مرض کی ترقی رُک جاتی ہے اور مریض بیس تیس سال تک زندہ رہتا ہے چنانچہ ایسے کئی مریضوں کا کتب طبیہ میں بیان کیا گیا ہے۔ جب یہ مرض نزلہ وغیرہ کے بعد لاحق ہوا ہو اور پھیپھڑے میں غارتہ پڑا ہو۔ بخار شدید نہ ہو۔ مریض روز بروز موتا ہوتا جائے اسکے جسم کا وزن بڑھتا جائے۔ بخار اور کھانسی میں افاقہ ہو اور بلغم کی کیفیت میں بہتر تبدیلی ہو تو مرض میں افاقہ کی امید ہو سکتی ہے لیکن جب پھیپھڑے میں بڑے بڑے غار پڑ جائیں یا مرض جلد ترقی کرے یا مریض خنازیری مزاج ہو یا ہر وقت وقت تنفس رہے۔ کھانسی بہت آئے اور بلغم بکثرت اور بدبودار خارج ہو یا خون زیادہ مقدار میں خارج ہو اور بخار تیز ہو اور دن رات میں کئی بار جاڑے سے چڑھے۔ کثرت سے پسینہ آئے یا دست آئے لگ جائیں اور مریض بہت لاغر و کمزور ہو جائے۔ تو انجام اس کا موت ہوتی ہے +

نوٹ ۱۔ جسم پرانی سل میں ٹیوبرکل یا مادہ سل ریشہ دار ساخت میں بدل جاتا ہے۔

تو ایسی صورت میں مرض میں بہت افاقہ ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات بظاہر مریض بالکل تندرست معلوم ہونے لگتا ہے لیکن ایسی صورت میں اگر وہ اپنی صحت کو محفوظ رکھنے کے لئے بہت محتاط نہ ہو اور کسی وجہ سے کمزور ہو جائے یا اسے زکام و کھانسی بخار وغیرہ ہو جائے تو پھر مرض کے عود کر آنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے +

تشخیص مرض - شروع میں اس مرض کا تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے البتہ اگر کسی نازک مزاج شخص کو خشک یا تر کھانسی اور بدامنی وغیرہ ہو اور وہ روز بروز دُجلا اور کمزور ہوتا جائے تو اس مرض کا شبہ کرنا چاہئے جیسا کہ مذکور ہوا یہ مرض عموماً پھیپھڑے کی چوٹی سے شروع ہوا کرتا ہے خصوصاً ہنسلی کی ہڈی کے عین وسط کے نیچے یا اس کے بیرونی نصف حصہ کے دو تین انچ نیچے +

ملاحظہ سیلنہ - سینہ کو ملاحظہ کرنے سے مسلسل پہلو کی حرکات بہت کمزور دکھائی دیتی ہیں - سینہ تنگ اور سکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے - اگر مریض کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنے دو ہاتھ مریض کی چھاتی پر اس طرح سے رکھے جائیں کہ انگوٹھے تو دونوں جانب کی ہنسلی کی ہڈی کے اوپر رہیں اور انگلیاں ہڈی سے نیچے اور پھر مریض کو لمبا سانس لینے کے لئے کہا جائے تو ایسی صورت میں ماؤف اور تندرست پھیپھڑے کے پھیلنے کا اور اس میں ہوا کے جانے کا بخوبی اندازہ یا احساس ہو سکتا ہے +

سیلنے کو ٹھوکن - سینے کو ٹھوک کر سننے سے ماؤف حصہ شش پر آواز ٹھوس سنائی دیتی ہے اور اگر دم دور تک پھیل جائے تو ٹھوکنے سے ایسی آواز سنائی دیتی ہے جیسے کسی کھوکھلے یا نا ایدار برتن کو ٹھکورنے سے سنائی دیتی ہے اور جب پھیپھڑے میں غار پڑ جاتے ہیں تو سینے کو ٹھوکنے سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے کسی ٹوٹے ہوئے برتن کو ٹھکورنے سے نکلتی ہے

مسلم صدریہ - (سے تھس کوپ) کے ذریعے سننے سے سانس باہر جانے کی آوازیں بلند اور لمبی سنائی دیتی ہیں اور سانس اندر آنے کی آوازیں بہت کمزور سنائی دیتی ہیں اور جب پھیپھڑے کے ماؤف حصہ میں پیپ پیدا ہو کر وہاں غار بن جاتے ہیں تو طح طح کی بلبلاہٹ یا پھوکنی کی سی آوازیں سموع ہو کرتی ہیں اور ذات الجنب یا نفخ غلاف ربہ (نیمو تھوریکس) وغیرہ کے عارض ہونے کی صورت میں ان عوارضات کی مختصہ میں آوازیں سنائی دیا کرتی ہیں +

نوٹ۔ ۱۔ جکل اس مرض کی تشخیص اور علاج کے لئے ٹیوبرکولیوسس **Tuberculin** یعنی سلین یا جوہر مادہ سل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ابتدائے مرض میں جبکہ دیگر طبی طریق سے اس مرض کی تشخیص بہت مشکل ہوتی ہے تو ایسی صورت میں ٹیوبرکولیوسس کے امتحان سے اکثر اسکی کامل تشخیص ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ٹیوبرکولیوسس سے اس مرض کی تشخیص کے مندرجہ ذیل تین طریق ہیں +
 (۱) کلخ کی اصل ٹیوبرکولیوسس بمقدار ایک ملی گرام محلول کر کے اس کی جلدی پچکاری کرتے ہیں اور پھر دو تین روز بعد پانچ یا دس ملی گرام کی پچکاری کرتے ہیں۔ اگر اس کے استعمال سے مریض کو خفیف بخار ہو جائے تو سمجھا جاتا ہے کہ مریض مسلول ہے یعنی اسکے جسم میں مادہ سل موجود ہے۔
 (۲) ٹیوبرکولیوسس کی پہلی پچکاری کرتے وقت مریض کو بخار نہیں ہونا چاہئے یعنی اگر اسے بخار ہو تو پچکاری نہیں کرنی چاہئے +

(۳) نصف یا ایک فیصدی ولے ٹیوبرکولیوسس سو لیوشن کے ایک یا دو قطرے مریض کی آنکھ میں پچکا دیتے ہیں اگر مریض مسلول ہو یعنی اس کے جسم میں مادہ سل موجود ہو تو تین چار گھنٹے میں اسکی آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ عمل خطرناک ثابت ہوا ہے۔ اسلئے اب متروک ہے۔
 (۴) قطرے پُرانی ٹیوبرکولیوسس کے لیکر اس میں دو قطرے پانچ فیصدی فینول والی گلیسرین اور چار قطرے نارل سیلان سو لیوشن کے ملا کر اس کو اس طرح سے استعمال کرتے ہیں کہ بازو کی جلد کو تین مقامات پر دراز اسے پچھنے لگا کر اوپر اور نیچے والے پچھنوں پر تو دو دوائے مذکور مل دیتے ہیں لیکن درمیانی ایک پچھنے کو ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر مریض مسلول ہو تو وہ ۲ گھنٹوں کے اندر اندر اوپر نیچے والے پچھنوں کے ارد گرد سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو دو تین روز تک برابر قائم رہتی ہے لیکن درمیانی پچھنے پر کسی قسم کا اثر نہیں ہوتا۔
 (۵) نسبتاً ۳۰ سال سے کم عمر بچوں میں یہ تجربہ زیادہ معتبر ہوتا ہے لیکن جوانوں میں اسکے معتبر ہونے پر روز بروز شک و شبہ بڑھ رہا ہے۔ مرض سل کے علاج میں ٹیوبرکولیوسس کا استعمال دیکھو آگے علاج میں +

علاج ڈاکٹری

مرض سل کا علاج دو قسم کا ہوتا ہے (۱) حفظاً ما تقدم (۲) علاج شافی جو درج ذیل ہے :-
 (۱) حفظاً ما تقدم۔ یہ بات پہلے بنائی جا چکی ہے کہ جب تک انسان کی صحت و تندرستی قائم رہتی ہے تب تک اس کے جسم کی قدرتی طاقت و قوت مدافعت مرض اسل یا دیگر متعدی امراض کے جراثیم کے زہریلے اثر سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے لیکن جب کسی نہ کسی طرح سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے تو پھر اسکے جسم کی قوت مدافعت مرض بھی کمزور ہو جاتی ہے اور تب وہ ایسے امراض کا با آسانی شکار ہو جاتا ہے +

مرض سل یا تپق سے بچنے کیلئے ان ہدایات عمل کرنا چاہئے

- (۱) اندھیرے یا نمناک و ٹائیٹ مکانات میں جہاں دھوپ و ہوا کا گزر نہ ہو یا ایسے مقامات میں کہ جہاں گرد و غبار زیادہ ہو نہیں رہنا چاہئے اور نہ ہی بہت گنجان آبادی میں رہنا چاہئے کیونکہ سوسن جکی روشنی اور تازہ ہوا اس مرض کی دشمن ہیں اور اندھیرا در نمی و کثافت و غلاظت اور گرد و غبار اس مرض کے دوست یا بھولی ہیں +
- (۲) ناکافی یا ناقص غذا کہ جس سے جسم کی کجی پرورش نہ ہو سکے نہیں کھانی چاہئے بلکہ غذا لطیف اور مقوی کھانی چاہئے اور اس میں دودھ مکھن اور نمی کی مقدار زیادہ ہونی چاہئے لیکن کھانے پینے میں بے اعتدالی بھی نہیں کرنی چاہئے۔ تاکہ ہاضمہ خراب نہ ہو جائے ورنہ جسم کمزور ہو کر اس مرض کو آسانی قبول کرنے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے +
- (۳) اکثر شراب نوشی اور دیگر مسکرات و منشیات سے پرہیز رکھنا چاہئے کیونکہ ایسی چیزوں کے استعمال سے صحت عامہ خراب ہو کر طبیعت کمزور ہو جاتی اور قبول مرض کے لئے مستعد ہو جاتی ہے +
- (۴) کثرت مجامعت اور دیگر بد عادات مثلاً جلق وغیرہ سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ان سے بھی جسم کمزور ہو کر قبول مرض بل کے لئے مستعد ہو جاتا ہے +
- (۵) بچپن کی شادی یا نیز قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے اور بالخصوص ایسے خاندانوں میں کہ جس میں مرض سل کی استعداد موروٹی ہو +
- (۶) اس قدر دماغی یا جسمانی محنت نہیں کرنی چاہئے کہ جس سے تکان پیدا ہو +
- (۷) رنج و غم و فکر و تروڑ سے آزاد اور ہمیشہ دل شاد رہنا چاہئے +
- (۸) ایسی مستورات جو کہ بہت ستیا پر وہ میں رہتی ہیں خصوصاً جبکہ مکان فراخ اور ہوا دار نہ ہو تو وہ کمزور ہو کر اس مرض میں جلد مبتلا ہو جاتی ہیں پس اس بات کا مناسب انتظام کرنا چاہئے جہاں تک ہم سکے مستورات کو کھلے اور ہوا دار مکانات میں رہنا چاہئے +
- (۹) ہر شخص کو علیحدہ سونا چاہئے اور بہت سے اشخاص کو ایک ہی کموین نہیں سونا چاہئے +

(۱۰) سانس ہمیشہ ناک کے ذریعے لینا چاہئے منہ کے ذریعے سانس نہیں لینا چاہئے اور سانس جہاں تک ہو سکے لمبا اور گہرا لینا چاہئے تاکہ ہوا پھیپھڑوں کے ہر حصے میں پہنچ جائے۔ نیز سوتے وقت منہ ڈھانپ کر نہیں سونا چاہئے بلکہ سردی گرمی میں ہمیشہ منہ کھلا رکھ کر سونا چاہئے +

(۱۱) سونے کے کمرے کی کھڑکیاں اور ہوادان کھلے رکھنے چاہئیں تاکہ کمرہ میں تازہ ہوا کی آمد و رفت رہے سردی میں بھی روشن دان اور ہوادان ضرور کھلے رکھنے چاہیں +

(۱۲) سونے کے کمرے میں کسی قسم کا دھواں نہ ہو۔ چراغ یا لیمپ کو کمرے میں جلتے نہیں چھوڑنا چاہئے یعنی سوتے وقت اسے ضرور بجھا دینا چاہئے البتہ بجلی کی روشنی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں +

(۱۳) کچا دودھ خصوصاً گائے کا کچا دودھ کبھی نہیں پینا چاہئے کیونکہ گائے کا کچا دودھ پینے سے مرض سل (سلطانی) کے ہو جانے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے اس لئے دودھ کو ہمیشہ اچھی طرح جوش دیکر اور پھر نیم گرم یا سرد جیسے جی چاہے پینا چاہئے +

(۱۴) گوشت بھی ہمیشہ اچھی طرح سے پکا کر کھانا چاہئے مسلول جانور کے مثلاً مسلول گائے یا سور کے نیم بخت یا کچے پکے گوشت کے کھانے سے بھی مرض سل ہو جاتا ہے +

(۱۵) چونکہ دودھ مکھن اور گوشت کا مسئلہ جمہوری یا عمومی ہے یعنی اس کا تعلق پبلک یا عوام سے ہے۔ اس لئے سرکاری محکمہ حفظان صحت کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ چنانچہ طبیخی اسپیکٹر مقرر کرنے چاہئیں جو دیہات و قصبات اور شہروں میں جو گائیوں کا معائنہ کر کے مسلول گائیوں کی تشخیص اور مناسب علاج کریں یا ان کے مالکوں کو خاص ہدایات دیں دودھ اور مکھن کا بھی امتحان کیا جایا کرے۔ اور جن مقامات میں گائے اور سور کا گوشت بکتا ہے۔

وہاں پر اس کا بھی طبی ملاحظہ کیا جایا کرے۔ اور ایسے ناقص دودھ مکھن اور گوشت کی فروخت کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ نیز پبلک کو بھی متنبہ کیا جائے کہ وہ گائے کا کچا دودھ یا کچے دودھ کا مکھن استعمال نہ کریں اور مسلول جانور کا گوشت بھی نہ کھائیں۔ اس طرح سے اس مرض کا کافی انسداد ہو سکتا ہے +

(۱۷) کھانا کھاتے وقت ہمیشہ ہاتھوں کو دھو کر اور کلی کر کے کھانا کھانا چاہئے +

(۱۸) مسلول یا تپ دق کے مریض کا جھوٹا حقہ نہ پینا چاہئے بلکہ متعدی امراض سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے حقے سے کسی دوسرے شخص کا حقہ ہرگز پیا ہی نہ جائے۔
(۱۸) مسلول یا تپ دق کے مریض کے ساتھ نہ کھانا پینا چاہئے بلکہ متعدی امراض سے بچنے کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ نہ کسی کے ساتھ کھانا کھایا جائے اور نہ کسی کا جھوٹا کھانا کھایا جائے اور نہ جھوٹے برتنوں میں کھانا کھایا جائے +

مسلول کے جھوٹے برتنوں کو کھولنے ہوئے پانی سے دھولینا چاہئے +

(۱۹) مسلول یا مریض تپ دق کو شفا خانہ دق و سل میں یا ایک علیحدہ مکان میں رہنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے تندرست اشخاص کو اس سے زیادہ ملنا جلنا نہیں چاہئے۔
(۲۰) مریض سل یا مریض تپ دق سے بوس و کنار نہیں کرنا چاہئے اور نہ اس کے ساتھ سونا چاہئے بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے ایسے مریض کے کمرہ میں بھی نہیں سونا چاہئے جس کمرہ یا مکان میں مریض سل یا تپ دق کا مریض رہ چکا ہو ہمیں بود و باش اختیار کرنے سے پہلے اسکو بہت اچھی طرح سے ڈس این فیکٹ یعنی پاک و صاف کر لینا چاہئے +
(۲۱) مسلول کے رومال وغیرہ کو جس میں بلغم لگی ہو اول تو جلادینا چاہئے اور اگر اسے دھلوانا ہی ہو تو پہلے کھولتے ہوئے پانی میں جوٹن دیکر اور پھر مری لوشن یا کار بالک لوشن میں تر کر کے پھر اسے صاف پانی سے دھلوانا چاہئے اور وقت ضرورت اس کے بستر و لباس وغیرہ کو بھی ٹھیک طور پر پاک و صاف کرنا چاہئے۔ ورنہ کم از کم اسے ہر روز دھوپ میں ڈلوانا چاہئے +

(۲۲) پھیپھڑوں کی سل یا تپ دق کا مریض جو بلغم نھوکتا ہے اس میں بیشمار جرثیم سل موجود ہوتے ہیں اور جب یہ بلغم خشک ہو جاتا ہے تو جرثیم سل گرد و غبار میں مل کر ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں اور بذریعہ تنفس تندرست آدمیوں کے پھیپھڑوں میں پہنچ کر اس نہایت موزی مرض کا بیج بو دیتے ہیں پس مریض سل کو بلکہ کسی شخص کو بھی فرش یا دیوار پر یا کوچہ و بازار میں یا گاڑی یا ریل میں یا ادھر ادھر جہاں جی چاہے نھوکتا نہیں چاہئے۔ اگرچہ بڑی بڑی سرکاری عمارتوں میں یہ نوٹس لگا ہوا ہوتا ہے کہ ”یہاں نھوکتا منع ہے“ لیکن بہتر ہو کہ آئندہ بچوں کو اس بات کی تعلیم دی جائے

کہ ادھر ادھر ہرگز تھوکن نہیں چاہئے۔ بلکہ جیسا کہ اکثر بڑے بڑے شہروں میں کو چہ
 و بازار میں بول و براز کرنا قانوناً ممنوع ہے اسی طرح سے کو چہ و بازار میں ادھر ادھر تھوکن
 بھی قانوناً ممنوع قرار دیا جائے اور مختلف مقامات پر اس قسم کے بورڈ لگا دئے جائیں کہ
 کو چہ و بازار میں تھوکنے والا گرفتار کیا جائیگا۔ اس طرح اس مرض کا انسداد ہو سکتا ہے +
 (۲۳) اگر والد مسلول ہو تو اسکے بچے کو اس کا دود نہیں پلانا چاہئے بلکہ کسی قوی اور
 تندرست دایہ کا دود پلانا چاہئے لیکن اگر بچہ مسلول ہو تو چونکہ اس سے دایہ کو مرض سل کے لگ
 جانے کا اندیشہ ہوتا ہے پس ایسی صورت میں بچے کو بکری یا گدھی یا گائے کا دود دینا چاہئے +
 (۲۴) مسلول والدین یا مسلول خاندان کے بچوں کی پرورش اور صحت کا بہت خیال رکھنا چاہئے
 ایسے بچوں کو کھلی اور صاف ہوا میں رکھنا چاہئے۔ ہر قسم کے تنگ لباس پہننے سے جو سینے پر
 دباؤ ڈالتے ہوں ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ایسے بچوں کو سردی اور نمی سے بچانا چاہئے۔
 ان کی تعلیم کا انتظام بھی بالکل کھلی اور صاف ہوا میں ہونا چاہئے اور اگر ایسا بچہ نزلہ یا زکام
 یا کھانسی اور بالخصوص کلی کھانسی یا خسہ میں مبتلا ہو جائے تو نہایت احتیاط اور توجہ
 سے اس کا علاج و معالجہ کرنا کرنا چاہئے۔ اور اگر کسی سبب سے بچہ دن بدن لاغر ہوتا جائے تو
 اسکے مسلول ہونیکا شبہ کرنا چاہئے اور کسی لائق ڈاکٹر سے اس کا امتحان کرنا چاہئے +
 (۲۵) مستعد بن سہل کو کوئی ایسی ملازمت یا پیشہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ جیسے
 بند مکان میں اور میٹھ کر کام کرنا پڑے بلکہ ایسا پیشہ وغیرہ اختیار کرنا چاہئے کہ جس
 میں کھلی ہوا میں اور چل پھر کر کام کاج کرنا پڑے +

(۲۶) اس زمرہ میں اصول کو اچھی طرح سے یاد رکھو اور اس پر ہمیشہ کاربند رہو کہ
 ”احتیاط علاج سے بہتر ہے“

مرض سل یا تپ دق کا علاج شافی

جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرض سل لا علاج ہے درحقیقت یہ لا علاج
 نہیں بشرطیکہ شروع ہی میں اس مرض کی صحیح تشخیص اور مناسب علاج کیا جائے البتہ
 جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو پھر یہ کم علاج پذیر ہوتا ہے اور چونکہ یہ مرض عموماً ایسے
 نامعلوم طور سے شروع ہوتا اور اس قدر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے کہ ایک عرصہ تک مرض

کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس موذی مرض میں مبتلا ہو گیا ہے پس یہ نہایت ضروری بات ہے کہ جب کسی شخص کو مہینہ ڈیرٹھ مہینہ تک خفیف ہی ٹھسکے وار کھانسی آتی ہے اور معمولی علاج سے اچھی نہ ہو بلکہ ساتھ ہی شام کو خفیف سی حرارت بھی ہونے لگے ۔ بھوک کم ہو جائے اور جسم لاغر ہونے لگے تو اسے چاہئے کہ وہ فوراً کسی لائق ڈاکٹر سے اپنا متحان کر لے اور اگر یہی مرض تشخیص ہو تو فوراً مناسب علاج شروع کر دینا چاہئے ۔

مرضِ سِل کے تمام اقسام (سِلِ رئوی ۔ سِلِ غدوی ۔ سِلِ بطنی وغیرہ) میں اصول علاج ایک ہی ہے یعنی (۱) مریض کو صاف اور کھلی ہوا میں رکھنا اور اسے عمدہ معوی غذا دینا تاکہ اس کی صحت عامہ بحال ہو کر اس کی جسمانی قوت مدافعت مرض قوی ہو جائے اور (۲) مرض کی ترقی کے اسباب کو روکنا اور اس کے موذی اثر سے جسم میں جو نقصانات پیدا ہو گئے ہوں ان کا مناسب علاج کرنا ۔

علاج کی غرض سے بھی اس مرض کو تین قسموں میں منقسم کیا گیا ہے (۱) خفیف سِلِ جسمیں کہ مرض بالکل محدود ہوتا ہے ۔ علامات بہت خفیف ہوتی ہیں ۔ بخار بالعموم نہیں ہوتا یا کبھی کبھی صرف خفیف سی حرارت ہو جاتی ہے وغیرہ (۲) مزمن سِل اور (۳) شدید سِل جن کی علامات کا مفصل بیان کیا جا چکا ہے ۔

اگرچہ ایک دو مہینے کے علاج کے بغیر مریض کی صحت کے متعلق رائے دینا مشکل ہوتا ہے تاہم اگر ابتداء ہی میں مریض کی تشخیص ہو جائے اور فوراً مناسب علاج کیا جائے تو اکثر صورتوں میں مرض کی ترقی رک جاتی ہے یعنی مرض رُک جاتا ہے اور بڑھتا نہیں بشرطیکہ مریض اپنی صحت کو بحال کرنے کی خود پوری کوشش کرے اور معالج کی ہدایات پر ٹھیک طور پر عمل کرتا ہے اس لئے مریض کو اس کی حالت مرض سے بخوبی آگاہ کر دینا چاہئے اور اسے اچھی طرح سے سمجھا دینا چاہئے کہ علاج کی کامیابی زیادہ تر اس کی اپنی کوشش اور ہدایات کی پابندی کرنے پر منحصر ہے کیونکہ اکثر مریض جب اپنی حالت مرض سے بخوبی آگاہ نہیں ہوتے تو وہ علاج و معالجہ میں عموماً لاپرواہی کیا کرتے ہیں ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر (۱) شروع ہی میں مرضِ سِل کی تشخیص ہو جائے ۔

(۲) مریض زیادہ کمزور نہ ہوا ہو یعنی اسکے جسم کی قوت مدافعت اچھی ہو اور (۳) وہ معالج کی ہدایات پر کاربند ہو تو اکثر صورتوں میں چند ماہ کے علاج و معالجہ سے مرض

رُک جاتا ہے لیکن مرض کے رُک جانے سے یہ ہرگز نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ اب مرض بالکل رفع ہو گیا ہے یا مرض کو شغلے کُلی ہو گئی ہے اور مرض کے عود کرنے یا پھر دوبارہ جانیکا کوئی اندیشہ نہیں رہا۔ یہ ایک نہایت سخت غلطی ہے۔ کیونکہ مرض کے رُک جانیکے کم از کم دو سال بعد تک مریض کو علاج کی سب متعلقہ ہدایات پر کار بند رہنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اب ہم ان ہدایات کو تحریر کرتے ہیں جو کہ مریض تب دق کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہیں اور جو کہ علاج شافی کا جزو اعظم بلکہ اصل اصول ہیں۔

مریض سَلِّ ودق کے لئے چند ضروری و مفید ہدایات

(۱) پاک و صاف ہوا۔ مریض تب دق کو کھلی اور صاف ہوا میں رہنا نہایت ہی مفید اور ضروری ہے۔ جس قدر فائدہ صرف اس بات سے ہوتا ہے اُس قدر اور کسی علاج یا دوا سے نہیں ہوتا پس مریض کو چاہئے کہ وہ دن رات ایسی کھلی جگہ میں رہے کہ جہاں اُسے صاف اور تازہ ہوا با ذرا طمّتی رہے پس سب سے بہتر تو یہ ہے کہ وہ کسی اچھے پہاڑ پر چلا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی اچھے گاؤں کو چلا جائے اور وہاں درختوں کے سایہ میں چھپر ڈال کر رہے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو شہر کے قریب کسی باغ میں جا کر رہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنے مکان کی چھت پر سائبان کے نیچے یا برآمدہ میں رہے۔ صرف بارش اور دھوپ کی تیزی سے بچنا چاہئے اور سردی سے بھی محفوظ رہنا چاہئے۔ لیکن سردی سے بہت ڈرنا نہیں چاہئے کیونکہ سردی بذات خود کچھ نقصان نہیں پہنچاتی البتہ اگر سردی زیادہ ہو تو زیادہ گرم مگر ہلکے کپڑے پہنا اور زیادہ گرم بستر میں سونا چاہئے لیکن بہر صورت کھلی اور صاف ہوا میں رہنا چاہئے کیونکہ بند کمرے میں سونا مریض تب دق کے لئے زہر قاتل کا اثر رکھتا ہے۔

اسی اصول اور غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے یورپ میں بعض پرفسنا پہاڑوں یا مرتفع مقامات پر بہت سے سیننی ٹوریم (صحت نگاہ یا شناختاؤں) بنوا دیئے گئے ہیں جہاں تب دق کے مریضوں کو رکھا جاتا ہے۔ ایسے شفاخانوں کے کمروں کے دروازے اور کھڑکیاں دن رات کھلی رکھی جاتی ہیں۔ اس میں رہنے سے مریض گویا شب و روز باہر رہتا ہے۔

نوٹ۔ ایسے سینٹی ٹوریم یا شفا خانے بنوانے اس قدر ضروری اور مفید خیال کئے گئے ہیں کہ صرف گورنمنٹ انگلستان نے ۱۹۱۱ء کے مالی بجٹ میں اس غرض کیلئے پندرہ لاکھ پونڈ منظور کئے اور چھ لاکھ پونڈ وہاں کی میونسپل کمیٹیوں نے دیگر کل رقم کی تعداد اکیس لاکھ پونڈ (۳۱۵) کروڑ روپیہ تک بڑھا دی +

سینٹی ٹوریم میں رہ کر جو مریض اچھے ہو جاتے ہیں انہیں ایک سخت شہروں میں نہیں بھیج دیا جاتا بلکہ وہیں قریب کے کھیتوں میں کام پر لگا دیا جاتا ہے جس سے وہ تندرست بھی ہوتے جاتے ہیں اور روزی بھی کھاتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ کی طرف سے کئی ایک ایسے انسٹی ٹیوشنز تعلیم گاہیں۔ نظامت خیرہ بنائے گئے ہیں جن میں مریضانہ طبقہ کو اس مرض کے علاج کے متعلق ایسی تعلیم دی جاتی ہے کہ جس سے ان کی صحت بحال ہو جائے اور وہ دوسروں کے لئے موجب خطرہ نہ رہیں۔ پہاڑوں پر سینٹی ٹوریم بنوادینے کے علاوہ بعض جگہ جہازوں یا کشتیوں میں بھی اس قسم کے شفا خانے بنوادئے ہیں جنہیں سکرمرین سمندر کی پاک و صاف اور مفرح ہوا کھلنے سہتے ہیں لیکن ہے کہ زمانہ موجودہ میں ہوائی جہازوں میں بھی اس قسم کے شفا خانے بنوادئے جائیں جو یقیناً مفید ترین ثابت ہونگے جنگلوں میں ایسے مریضوں کے رہنے کے لئے گھر بنوادئے ہیں۔ ایسے بچوں کی تعلیم کے لئے کہ جن کے اس مرض میں مبتلا ہو جائیں گے اندیشہ ہوتا ہے کھلے ہوا دار مدارس بنوادئے ہیں غرضیکہ اس مرض کے مریضوں کے امتحان اور علاج کے لئے بڑی سہولتیں ہم پہنچائی گئی ہیں۔ پہلک کو اس مرض سے آگاہ کرنے کے لئے لیکچر دئے جاتے ہیں سینما یعنی متحرک تصاویر اور مینیجک لیٹرن (جادو کی لائٹیں) کی تصاویر دکھا کر ایسے لیکچروں کو زیادہ دلچسپ اور آسان فہم بنایا جاتا ہے وغیرہ +

اگرچہ ہندوستان میں بھی دو چار پہاڑوں پر ایسے سینٹی ٹوریم بنوادئے گئے ہیں اور چند ایک بڑے بڑے شہروں میں تپ دق کے علاج کے لئے انسٹی ٹیوشن بھی بنوادئے ہیں لیکن اتنے بڑے ملک میں تو کم از کم ایسے سینکڑوں سینٹی ٹوریم اور ایسے ہزاروں انسٹی ٹیوشنز کی ضرورت ہے امید ہے ہماری گورنمنٹ عالیہ یعنی سرکار دولت مند اس طرف مزید توجہ فرمائیگی۔ لیکن یہ ہم سب کا بھی ایک بڑا بھاری فرض ہے کہ ہم متفقہ طور پر اس موذی و مہلک مرض کے انسداد اور استیصال کے لئے اپنی پوری کوشش سے کام لیں +

ہندوستان میں ایسے سینے ٹوریم بنانے کے لئے اگرچہ آلو۔ ۱۔ لموڑہ۔ دارجلنگ
شملہ۔ مری۔ منصورہ۔ یمنی تال اور نیلگری وغیرہ بہت سے پُر فضا پہاڑ ہیں لیکن
کاشمیر جنت نظیر ہیں اس کام کے لئے بعض بہترین مقامات ہیں کاشمیر کی آب و ہوا
کی تعریف میں عربی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائے ۷

ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر درآید گر مرغ کباب است کہ بابل و پرآید
لیکن یہ یاد رہے کہ تقریباً چھ ہزار فٹ بلند پہاڑ جن پر بارش کم ہوتی ہوا وہ ہوا
زیادہ مزوہ نہ ہو وہ اس مطلب کے لئے زیادہ مناسب ہوتے ہیں +

مریض کو پاک مصات ہوا میں رکھنے کا یہ طریق علاج نہایت قدیمی ہے چنانچہ
قدیم اطباء یونان و اطباء ہند نے بھی اس کا بیان کیلے موجودہ کتب طب اور
دیدک مثلاً قانون شیخ و اکبر اعظم وغیرہ میں بھی اس کا بیان ہے +

(۲) غذا مستعدین مریضانِ بزل کے لئے لطیف و زود مصمم اور مقوی غذا نہایت

ضروری ہے۔ اسے مریض کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی غذا بیت بڑھائے تاکہ
جسم کے وزن میں جس قدر کمی آگئی ہو وہ پوری ہو جائے۔ اگر شروع ہی کاشتہ کم ہو تو
آہستہ آہستہ غذا کی مقدار بڑھانی چاہئے۔ بطور بدل مایہ تحلیل یعنی جب جسم گھل جائے
یا لاغر ہو جائے تو اس کو بحال کرنے یا اس کا وزن بڑھانے کے لئے چرب یا روغنی
اغذیہ و اشربہ مثلاً دود۔ بالائی۔ مکھن۔ گھی وغیرہ بہت مفید ہوتی ہیں چنانچہ کاڈلور آئل
در و عنجگر مایہ مچھلی کا تیل جو اس مرض میں عام طور پر مفید مانا جاتا ہے اور بکثرت
استعمال کیا جاتا ہے وہ بھی درحقیقت دوائے غذائی ہے یعنی وہ جسم میں غذا کا کام
دیتا ہے جس سے جسم کا وزن بڑھتا اور اس میں قوت آتی ہے۔ تپ دق کے مریضوں
کے لئے دود سے بڑھ کر اور کوئی مفید غذا نہیں لیکن دود کو ہمیشہ جوش دیکر پینا
چاہئے۔ دود میں پھٹے ہوئے انڈے۔ شوربا و تخنی اور نادرہ مچھلی سب لطیف اور
مقوی اغذیہ ہیں۔ بعض تازہ ترکاریاں اچھی طرح سے پکائی ہوئیں بھی مفید ہوتی ہیں۔
غرضیکہ مریض تپ دق اعتدال کے ساتھ سب قسم کی غذا کھا سکتا ہے لیکن ثقیل
اور نفخ اغذیہ اور ترشی بالخصوص وہی اور لسی وغیرہ اسے ضرور ہیر رکھنا چاہئے۔
زیادہ کمزور مریضوں کو سنے ٹو جن یا اول ٹین وغیرہ دینی بہت مفید ہوتی ہے +

نوٹ :- غذا کے متعلق متقدمین اطباء کا بھی یہی اصول ہے +

(۱۳) صفائی و پاکیزگی - مسلول یا مریض تپ دق کو ہمیشہ صاف ستھرا رہنا چاہئے۔ چنانچہ اسے روزانہ - دیا ٹھنڈے یا نیم گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے غسل کے بعد تولیہ سے رگڑ کر جسم کو خشک کرنا چاہئے تاکہ جلد کا دوران خون ذرا تیز ہو جائے۔ لباس بھی ہمیشہ صاف ستھرا ہونا چاہئے۔ کپڑوں کے نیچے گرم بنیان یا باریک فلائین کی قمیض پہننی چاہئے اور اس کو ہر تیسرے چوتھے روز بدلتے رہنا چاہئے۔ کپڑے صرف اس قدر پہننے چاہئیں کہ سردی معلوم نہ ہو۔ زیادہ اور بوجھل کپڑے نہیں پہننے چاہئیں مریض کا بستر بھی صاف ستھرا ہونا چاہئے۔ اس کے کمرے میں کسی قسم کا فالتویا آرائشی سامان نہ ہو۔

(۱۴) تھوکنہ - جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے چونکہ اس مرض کی چھوٹ عموماً تھوکنہ اور بلغم کے ذریعے پھیلا کرتی ہے یعنی بلغم کے خشک ہو کر ہوا میں اڑنے سے اس میں جو سل کے جراثیم ہوتے ہیں وہ دیگر تندرست اشخاص کے پھیپھڑوں میں پہنچ کر اس مرض کا بیج بودیتے ہیں۔ اس لئے یہ نہایت ضروری بات ہے کہ مسلول یا مریض سل کو فرش یا دیوار پر ہرگز نہ تھوکنہ چاہئے بلکہ اگال دان وغیرہ میں تھوکنہ چاہئے۔ اگال دان میں کاربالک لوشن (۵ فیصدی کی طاقت کا) یا لائی سول ڈال دینا چاہئے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک مٹی کے پیالے وغیرہ میں چونا یا راکھ ڈال کر اس میں مریض تھوکتا ہے اور جب اگال دان کو صاف کرنا ہو تو بلغم کو لکڑی کے برادہ میں ملا کر اور اس پر مٹی کا تیسل ڈال کر اسے جلا دیں۔ پھر اگال دان کو کھولتے ہوئے گرم پانی سے دھوا کر اور اس میں کاربالک لوشن وغیرہ ڈال کر مریض کے پاس رکھ دیں۔ چلتے پھرتے وقت مریض کو تھوکنے کے لئے اپنی جیب میں روغنی لفافہ یا جا پانی کا غدی رومال یا معمولی رومال رکھنا چاہئے جس کو بعد از استعمال جلا دینا چاہئے +

(۱۵) مریض کے کھانا کھانے کے برتنوں کو بھی ہر روز کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر دھونا چاہئے۔ اور ان کو علیحدہ رکھنا چاہئے +

(۱۶) مریض کو چاہئے کہ نہ وہ کسی کے ساتھ کھانا کھائے اور نہ اپنا جھوٹا کھانا یا پانی یا حقہ وغیرہ کسی کو کھانے پینے دے اور نہ کسی کے ساتھ بوس و کنار کرے +

(۱۷) کھانستے یا چھینکتے وقت بھی مریض کو اپنے ناک اور منہ کے سامنے رومال

یا غذر کھنا چاہئے جسے بعد کو جلا دینا چاہئے یا اگر رو مال قیمتی ہو تو اسے اُبلتے ہوئے پانی میں ڈال کر دھو لینا چاہئے +

(۸) مریض اگر مجرد یا کنوارا ہو تو اسے شادی نہیں کرنی چاہئے اور اگر شادی شدہ ہو تو اسے مباشرت سے قطعی پرہیز رکھنا چاہئے +

(۹) راحت و آرام۔ مریض تپ و دق کو کسی قسم کی جسمانی یا دماغی محنت نہیں کرنی چاہئے بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے آرام کرنا چاہئے اور جب ذرا سا بھی بخار ہو تو بالکل آرام سے بستر میں لیٹے رہنا چاہئے کیونکہ بخار کی حالت میں چلنے پھرنے سے بیماری بڑھتی ہے + کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے اور کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد ضرور آرام کرنا چاہئے۔ کھانا کھانے کے بعد کھلی ہوا میں یا کمرہ کے دروازہ یا کھڑکی کے پاس سو فایا آرام کرسی پر آرام کرنا بہت مفید ہوتا ہے +

(۱۰) ورزش۔ مریض تپ و دق کو ہمیشہ اس قدر ورزش یا سیر کرنی چاہئے کہ جس سے اسے تکان پیدا نہ ہو کیونکہ تکان سے جسم کی قوت مدافعت مضمر کمزور ہو جاتی ہے اور دورہ خون کے تیز ہو جانے سے ماؤف حصص جسم سے جراثیم مرض یا ان کی زہر جذب ہو کر مرض کی ترقی کا باعث ہوتی ہے +

پیدل چلنا یا ہوا خوری کرنا بہترین ورزش ہے لیکن جب اس سے تنگی تنفس یا بدہضمی کی شکایت ہو یا نبض تیز چلنے لگے جسم کا وزن گھٹنے لگے کھانسی زیادہ آنے لگے یا مریض زیادہ خون تھوکنے لگے تو ایسی صورتوں میں پیدل ہوا خوری نہیں کرنی چاہئے۔ پس اس قسم کی ورزش کو رفتہ رفتہ بڑھانا چاہئے +

(۱۱) سیر و تفریح۔ مریض کو سیر و تفریح سے ہمیشہ دل شاد رہنا چاہئے اور سنج و غم اور فکر و تردد سے بالکل آزاد رہنا چاہئے۔ پر فضا اور خوشنما مقامات کے نظارے اور مذاقیہ کھیل تماشے اکثر دل خوش کن اور روح افزا ہوتے ہیں لیکن کوئی اس قسم کا منظر یا تماشہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ جس سے طبیعت افسردہ ہو یا حد سے زیادہ جوش خوشی یا رنج کا باعث ہو کیونکہ سب و دق کے مریض کے لئے ہر قسم کی بے اعتدالی مضر ہے +

(۱۲) حقہ یا سگریٹ نوشی۔ اول تو حقہ یا سگریٹ نوشی ترک کر دینی چاہئے لیکن اگر مریض اس کا بہت عادی ہو تو اسے اعتدال کے ساتھ کھلی ہوا میں حقہ نوشی

کی اجازت دیں لیکن اگر اس سے کھانسی زیادہ آنے لگے تو ضرور ترک یا بہت کم کرا دیں +
(۱۳۱) حوصلہ اور ہمت مریض سل کو ہمیشہ اپنا حوصلہ بڑھانا اور اپنے دل میں یخیال قائم کرنا چاہئے کہ ہم اچھے ہو رہے ہیں۔ بخار کا گھٹنا اور جسم کے وزن کا بڑھنا اس بات کی علامات ہیں کہ آپ اچھے ہو رہے ہیں +

(۱۳۲) تبدیل آب و ہوا۔ جب مرض خفیف یا مزمن ہو تو ایسی صورت میں کسی پر فضا پہاڑ پر جہاں بارش زیادہ نہ ہوتی ہو اور نمی کم ہو یا کسی ایسے مقام پر جو صحت بخش ہو۔ تبدیل آب و ہوا کرنا بہت مفید ہوتا ہے بشرطیکہ وہاں پر مریض کو ہر طرح سے آرام و آسائش ہو اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو لیکن شدید سل میں یا جبکہ دونوں پھیپھڑے مبتلائے مرض ہوں یا بیماری بہت بڑھ گئی ہو تو تبدیل آب و ہوا سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایسی صورت میں مریض کو گھر سے باہر کسی دوسرے مقام پر بھیجنا گویا اس کو گھر کی آسائش سے بھی محروم کرنا ہے۔ البتہ ایسی صورت میں کسی پہاڑی سینی ٹوریم پر رہنا ضرور مفید ہوتا ہے +

نوٹ۔ دریائی یا سمندری سفر پہاڑوں اور صحرا کی سیروسیات خشک مقامات کی آب و ہوا معدن نمک کے قریب کی آب و ہوا اور چار پانچ ہزار فٹ اونچے پہاڑوں کی آب و ہوا ایسے مریضوں کے لئے مفید ہوتی ہے بمبئی اور کراچی میں کتناہ سمندر پر جو بعض مکانات بنے ہوئے ہیں وہ موسم برسات کے سوا ایسے مریضوں کی تبدیل آب و ہوا یا رہائش کے لئے بہت موزوں اور مناسب ہیں +

(۱۳۳) نہایت ضروری۔ انگلستان کی طرح ہندوستان میں بھی یہ امر ضروری قرار دیا جائے کہ سلق و ق کے مریضوں کا ضروری اور لازمی طور پر اعلان کر دیا جائے اور مشتبہ مریض کی فوراً تشخیص کی جائے۔ مدرسہ۔ کالج۔ ہوٹل یا سرائے اور کارخانہ یا کسی مکان میں جہاں کہیں اس مرض کا مشتبہ یا یقینی مریض ہو فوراً اس کی اطلاع ہیلتھ آفیسر (افسر حفظان صحت) کو دینی چاہئے تاکہ اس شخص اور اسکے علاج کا مناسب بندوبست کیا جائے اور دیگر تندرست اشخاص اس مرض کی چھوت سے محفوظ رہیں +
(۱۳۴) امتحان صحت۔ مریض تپ و ق کے رشتہ دار یا بال بچے جو تشخیص مرض سے پہلے اسکے ساتھ رہتے رہے ہیں ان کا امتحان بھی اس مرض کے کسی ماہر ڈاکٹر سے کرایا لینا

چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ ان کو بھی مرض سِل کی چھوٹ لگ گئی ہو یعنی ان میں بھی مرض سرایت کر گیا ہو خواہی ظاہر نہ ہوا ہو ایسی صورت میں مرض کے فوری تشخیص ہو جانے سے اور بعد کو مناسب علاج سے اس کا بچاؤ ہو سکتا ہے *

خلاصہ ہدایات - مذکورہ بالا ہدایات کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) کھلی اور تازہ ہوا میں رہنے (۲) مقوی اور زود ہضم غذا کے کھانے (۳) آرام و چین کی زندگی بسر کرنے اور (۴) مناسب علاج کرنے سے اس مرض کے ۵۰ سے ۶۰ فیصدی مریض شفا یاب ہو جاتے ہیں چنانچہ برطانیہ عظمیٰ کے سینی ٹوریا (شفا خانہ سِل و ق) کے سالانہ شمار و اعداد اس امر کے مصدق ہیں *

علاج دوائی

(۱) کاڈیور آئل (روغن جگر مای) - مچھلی کا تیل اس مرض میں ایک نہایت ضروری اور بہترین دوا ہے۔ یہ درحقیقت دوائے غذائی ہے استعمال سے مریض کی قوت قائم رہتی ہے۔ اس کا جسم فربہ ہو جاتا ہے اور اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ اس کو ہمیشہ تھوڑی مقدار (مثلاً ایک ڈرام یا ایک چمچ چائے بھر) سے دینا شروع کرنا چاہئے اور رفتہ رفتہ اس کی مقدار خوراک کو چار ڈرام تک بڑھانا چاہئے اور روزانہ ایک سے دو اونس (نصف سے ایک چھٹانک) تک دینا چاہئے۔ اس کو بعد از غذا دن رات میں دو یا تین بار دینا چاہئے۔ شروع شروع میں مثلاً پہلے ہفتے میں ہر روز اس کی صرف ایک ایک خوراک رات کے کھانے کے بعد دینی بہتر ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ بد مزہ ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات اس کو لچکدار کیپ ٹیو لزمیں ڈال کر اور اکثر اس کا ایسلشن (شیرہ) بنا کر دیا کرتے ہیں لیکن بعض مریض اس کو دودھ یا چائے یا کافی یا اور سنج وائن (شراب نارنج) وغیرہ میں ملا کر پینا پسند کرتے ہیں مگر بہترین طریق اسکو ایکسٹریکٹ آف مالت میں ملا کر دینا ہے خصوصاً جبکہ بچوں کو دینا ہو۔ اگر اس روغن کو پینے سے قبل پے ہوئے نمک کی ایک چٹکی زبان پر رکھ دی جائے یا لیموں کا ایک ٹکڑا چوسا جائے یا اس کو پینے کے بعد نمک روٹی کا ایک ذرا سا ٹکڑا چبایا جائے یا ذرا سا ادک یا سوٹھ چبا کر اس کا رس چوسا جائے تو پھر اس کا بد ذائقہ محسوس نہیں ہوتا اور جب یہ ہضم نہ ہو تو پھر اس کی بجائے ماریٹھول (Morrhoul) یعنی جوہر روغن جگر مای یا اسکا ایک خاص مرکب پیلول (Palol) *

جو خاصکر مفید ہے۔ جسکے بیان دیکھو آگے یاوائن آف کاڈیور آئل کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر کسی طرح سے بھی یہ روغن مضہم نہ ہو تو پھر مریض کے جسم پر اسکی مالش کرتی بھی مفید ہوتی ہے کاڈیور آئل (روغن جگر ماہی) کے استعمال سے عیساکہ مذکور ہوا مریض کا جسم موٹا ہو جاتا اور اس کا وزن بڑھ جاتا ہے اس لئے اسکی قوت مدافعت مرض بھی بڑھ جاتی ہے پس اس مرض کی ابتدائی حالت میں یا جبکہ مرض خفیف ہو یا مرض من ہوا اور مریض روز بروز لاغر و کمزور ہوتا جائے تو اسکے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے لیکن جب کھانسی زیادہ آتی ہو اور بلغم متعفن خارج ہوتا ہو تو اس کے ساتھ کریازوٹ یا گوائے کول وغیرہ ملا کر دیا کرتے ہیں چنانچہ اس قسم کے اسکے کئی مرکبات بنے بنائے انگریزی دوا فروشوں کی دکانوں پر فروخت کے لئے موجود ہوتے ہیں۔

نوٹ:- اگر جسم کے کسی عضو مثلاً جگر یا گردہ وغیرہ میں ویکسی ڈی جنرے عین (مومی فساد) موجود ہو یعنی ان کی ساخت ناقص و فاسد ہو کر موم وغیرہ کی مانند ہو گئی ہو تو ایسی صورت میں روغن ماہی کا استعمال جائز نہیں۔

دوائیں

کریازوٹ اور گوائے کول یہ دونوں بھی مرض سل میں خاص طور پر مفید ہیں۔ سلول و مدقوق یعنی مریض سل و دق کے پھیپھڑوں وغیرہ میں جو جراثیم سل موجود ہوتے ہیں۔ انکی ترقی کو مسدود کرنے اور انکی سمیت کے اثر کو زائل کرنے کے لئے بلکہ ان کو ہلاک اور طبیعت تالو کر کے لئے جو ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں سے کریازوٹ (Creasote) اور گوائے کول (Guaiacol) بہترین اور مفید ترین ادویہ ہیں۔ کیونکہ ان کے استعمال سے جراثیم سل یعنی سل کے جرمز پر مہلک اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اس مرض میں ان کے استعمال سے کھانسی اور بلغم کا آنا کم ہو جاتا ہے۔ اور بلغم میں جراثیم سل کی تعداد بہت گھٹ جاتی ہے۔ نیز بخار وغیرہ کو بھی فائدہ ہوتا ہے بشرطیکہ ان کا استعمال دراز یا دیر عرصہ تک جاری رکھا جائے۔ کریازوٹ یا گوائے کول کو کاڈیور آئل وغیرہ کے ساتھ ملا کر دینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اس لئے اکثر ایسے مرکبات مثلاً کریازوٹ یا ٹیمائشن آف کاڈیور آئل وغیرہ زیادہ مستعمل ہیں۔ ایسے مرکبات کا بیان دیکھو آگے۔

(۱) کریازوٹ (Creasote) اس کو ۲ یا ۴ بوند کی مقدار میں کاڈیوڑ آئل یا کیپ شول میں ڈالکر یا ڈبل روٹی کے گودے میں ملاکر اور گولیاں بنا کر دن میں تین بار بعد از غذا دیں لیکن اگر مریض کا ہاضمہ خراب ہو یا وہ خون قھوکنے لگے تو اس کو دینا بند کر دیں۔

(۲) کریازوٹال (Creasotal) ایک تقریباً بے رنگ بے بو روغنی سیال ہے۔ جو کہ پانی میں حل نہیں ہوتا۔ اس میں ۹ فیصدی کریازوٹ ہوتا ہے۔ مرضِ سل و دق میں جب کھانسی کی زیادہ شکایت ہو تو اس کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۵ سے ۱۵ منم (بوند) گرم و شیریں دود کی ایک پیالی میں ملاکر یا کیپ شول میں ڈالکر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ بچوں کو بمناسبت عمر ۳ سے ۵ بوند تک دیں۔ (۳) گولے کول (Guaiacol) یہ جوہر قطرانِ چوبی تقریباً ایک بے رنگ سیال ہے۔ اس کو ایک سے ۵ بوند کی مقدار میں شیری دائرن یا ادرنج دائرن (شرابِ شیری یا نارنج) وغیرہ میں ملا کر دیتے ہیں۔ اس کو بھی مرضِ سل میں بجلے کریازوٹ کہتے ہیں۔ اس کا فائدہ خراب نہیں ہوتا۔ (۴) گولے کول کاربونیٹ (Guaiacol Carbonate) اس کو ڈیوٹال (Duotal) بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک تقریباً بے ذائقہ سفوف ہے۔ جس میں ۹ فیصدی گولے کول ہوتا ہے۔ شروع مرضِ سل میں اس کے دینے سے بعض اوقات بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مقدار خوراک اس کو بمقدار ۳ سے اگرین دن میں دو تین بار دیں۔ (۵) تھی اوکول (Theocol) یہ بھی گوائیکول کا ایک مرکب ہے۔ اس کی سفید چمکدار ٹھیکیں ہوتی ہیں جو کہ پانی میں آسانی سے حل ہو جاتی ہیں۔ اس کا ذائقہ خوشگوار ہوتا ہے۔ اس میں کریازوٹ اور گولے کول کی سب خوبیاں موجود ہیں۔ یہ دو بچوں کی سل خصوصاً سلِ بطنی (پیٹ کی سل) میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ مقدار خوراک اگرین دن میں دوبارہ (۶) ہا پوفاس فائٹس (۷) سے

یہ سب کچھ زیادہ استعمال نہیں ہوتے کیونکہ یہ مقوی اھصاب میں پھلپھروں کے امراض یا مرضِ سل میں یہ چنداں مفید نہیں۔ تاہم ان کو کاڈیوڑ آئل کے ہمراہ بھی دیتے ہیں اور شربت کی شکل میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ آئندہ مرکبات کے بیان میں ظاہر ہوگا۔ (۸) آرسینک (Arsenic) سنکھیا اگر احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ بالخصوص جبکہ مریض کو انیمیا یا نقصِ خون کی شکایت ہو۔ چنانچہ لاٹووار آرسینی کیلس ۲ یا ۴ بوند ایک گھونٹ پانی میں ملا کر صبح و شام بعد از غذا دینا مفید ہوتا ہے اور سل آتشکی میں سلورسان (Salvarsan) یا نوور سینوبیلون (Novar senobillon) کی جلدی پچکاری نہایت مفید ہوتی ہے۔ (۹) آیوڈین (Iodin) "Nasant" نیسینٹ آیوڈین۔ اس خیال سے کہ آیوڈین جسم میں آزاد ہو کر جراثیمِ سل پر اپنا مہلک اثر کرے۔ پٹاسیم آیوڈائیڈ

نصف گلاس یا پاؤ سو پاؤ پانی میں ڈال کر صبح کا کھانا کھانے کے بعد پلا دیتے ہیں اور پھر دن بھر میں ۳ سے ۵ اونس کلورین وائرلیموئیڈ میں ملا کر دیتے ہیں۔ سل لیفی وزن (کرائنک فیبرائڈ تھائی سیس) کے بعض مریضوں میں یہ علان مفید ہوتا ہے لیکن عام طور پر جیسا کہ اسکی شہرت تھی یہ ویسا مفید ثابت نہیں ہوا اور اس سے ہاضمہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔ (۹) یو کے لیٹس ایٹل (Eucalyptus Oil) یا یو کے لیٹول (Eucalyptol) بھی اس مرض میں یقیناً مفید ہے۔ اسکے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے بلغم میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اس روغن کو ۵ سے ۲۰ نم کی مقدار میں شیمل میں فاکریا کا ڈور آئل کیساتھ ملوڈا ملیشن دیتے ہیں۔ اگر گردے ماؤف ہوں تو یو کے لیٹول کا استعمال جائز نہیں۔ (۱۰) سوڈیم سٹے میٹ (Sodium Cinnamate) یا ایٹول (Hetol) بھی اس مرض میں ایک مفید دوا ہے۔ اسکو آب مقطر یا فارمل سیلائن سوڈیوشن مطہر میں حل کر کے اسکی زیر جلد یا درجی پچکاری کیا کرتے ہیں۔ اور کبھی روغن یا گلیسر میں بھی حل کر کے استعمال کرتے ہیں۔ یا ۳ سے ۵ گریں کی مقدار میں برادہن دیتے ہیں۔ یا روغن دایرینی یا روغن قرفہ کی شکل میں (چونکہ نمایاں سٹے بک ایسڈ موجود ہوتا ہے) بمقدار ۵ سے ۱۰ البوڈ روغن جگرہا کی شیرینی ملیشن میں ملا کر دیتے ہیں۔ روغن بلسان بلسان پر جو مختلف طریقوں سے مستعمل و مفید ہے۔ آمیں بھی سٹے بک ایسڈ ہی مفید جو ہر ہوتا ہے۔ (۱۱) کافور (کیمفر) بھی اس مرض میں مفید ہے۔ یونانی اطباء تو اس دوا کو اس مرض میں عرصہ سے استعمال کرنے لگے تھے لیکن اب ڈاکٹر صاحبان بھی اسکے مفید ہونیکے معترف ہوئے ہیں چنانچہ کیمفورک ایسڈ (Camphoric Acid) یعنی جوہر کافور بمقدار ۵ سے ۲۰ گریں دیتے ہیں۔ یہ رات کے پسینہ آئینکو خاص طور پر کم کرتا ہے۔ آج کل کافور روغن زیتون مطہر میں حل کر کے اسکو زیر جلد حنجرہ میں اور پھیپھڑے میں بھی بذریعہ پچکاری استعمال کرتے ہیں (۱۲) کولائیڈیل کیلیم (Colloidum Calcium) یہ بھی ادویہ جدیدہ میں سے ہے۔ مرض سل یا ٹوبرکولوسس میں اس دوا کی ورید میں یا عضلات میں ۵ سے ایک سی سی کی ہفتے میں ایک یا دو بار پچکاری کرتے ہیں بعض ڈاکٹر اس دوا کی تعریف کرتے ہیں۔ (۱۳) ایلیکسٹر سٹونجی لول (Histogenol) یا نکھیا اور فاسفورس کی ایک مرکب دوا ہے۔ اسکو بھی مرض سل میں مفید بتاتے ہیں۔ (۱۴) کیلیم کلورائیڈ (Calcium Chloride) کو براہ دہن تو اس مرض میں استعمال کرتے تھے لیکن اب آب مقطر میں ۵ فیصدی دوائے کیلیم کلورائیڈ سوڈیوشن کی ۵ سے ۱۰ سی سی ہر دوسرے روز وریدی پچکاری کرنی مفید بتاتے ہیں۔ اس طرح سے کل ۲۰ پچکاریاں کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کلزانا پلز (Kalsana Pills) کی دو دو گولیاں دن میں تین بار

دینا نیز بڑا تھا میسر ایڈمیٹیلایڈ گریں (۱) (ساختہ بروٹیکم) دن دن میں دو بار بعد از غذا دینا مفید بتاتے ہیں

(۳) کرائی سولوگان (Krysolagon) ایٹالیس کے ایک ڈاکٹر نے مرض سِل کے لئے یہ ایک دوا تیار کی ہے۔ اس میں سونے کا شستہ بھی شامل ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ مرض سِل میں مفید ہے۔ اطباء اسلام اور اطباء ہند تو پہلے ہی سے سونے کے کشتے وغیرہ کو اس مرض میں مفید خیال کرتے اور استعمال کرتے ہیں +

(۱۴) انجیو لیمفٹ (Angio Lymph) فرانس کے ڈاکٹر روس نے یہ دوا ایجاد کی ہے یہ ایک بناتی جوہر ہے۔ اس کی زیر صدف پیکاری کیجاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مرض سِل میں یہ دوا مفید ہے۔ یورپ میں اس کے مزید تجربات ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی بعض ڈاکٹر اس کے تجربات کر رہے ہیں +

علاوہ ازیں جنرل ٹائکس یعنی عام مٹھوی ہادیہ مثلاً آٹھن (آہن - فولاد) سسٹرکین - (جو ہر کچلے) اور میٹرل ایسڈز (معدنی قیاب) وغیرہ بھی مناسب موقع و مقدار میں دینے مفید ہوتے ہیں۔

اب ہم ذیل میں کاڈلور آئل - کریازوٹ اور گوائیکول وغیرہ کے ایسے مرکبات تحریر کرتے ہیں جو عام طور پر اس مرض میں مفید ہیں اور بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں ایملسن آف کاڈلور آئل (Emulsion of Cod Liver Oil) یا کمپونڈ ایملسن آف کاڈلور آئل (Comp : Emulsion of Cod Liver Oil) بھی عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں لیکن زیادہ تر کاڈلور آئل کے ایسے مرکبات استعمال ہوتے ہیں جنہیں کریازوٹ یا گوائیکول اور ہائیپوفاسفائیٹس وغیرہ ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند ایک ایسے بہترین مرکبات حسب ذیل ہیں۔

(۱) کریازوٹ و ڈی ایملسن آف کاڈلور آئل (Creosoted Emulsion of Cod Liver Oil) یعنی شیرہ ماہی یا کریازوٹ - شروع مرض سِل میں یا جب بلغم متعفن اور زیادہ خارج ہوتا ہو اور مریض کمزور ہو تو ایسی صورت میں یہ دوا بہت مفید ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ایک سے چار چمچ چائے بھر دن میں دو بار بعد از غذا +

(۲) کاڈلور آئل کریازوٹ و ڈی ایملسن و ڈی ہائیپوفاسفائیٹس (Cod Liver Oil Creosoted Emulsion with Hypophosph) یعنی شیرہ روغن ماہی یا کریازوٹ و ہائیپوفاسفائیٹس یہ بھی مرض سِل یا دق کے لئے ایک بہت

مفید دوا ہے۔ جو بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ جب مریض روز بروز لاغر و کمزور ہوتا جائے اور کھانسی بھی زیادہ آتی ہو۔ تو اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ایک سے چار چمچے چائے بھر دن میں دوبار بعد از غذا +

(۳) کریم آف مالت و دھ کاڈ لور آئل و دھاپٹوفاسفائٹس
(Cream of Malt with Cod Liver Oil with

Myophosphites Creasoted. یعنی شیریہ روغن مایہ باخلاصہ جو کر یوزوٹ و دھاپٹوفاسفائٹس۔ یہ دوا بھی مرض سل و دق میں بہت مفید ہے اور بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ شروع مرض میں یا مزمن مرض میں جبکہ کھانسی زیادہ آتی ہو اور بلغم متعفن خارج ہوتا ہو اور مریض کمزور و لاغر ہوتا جاتا ہو۔ تو اس کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔

(۴) سٹریٹس وائن آف کاڈ لور آئل
Stear's Wine of Cod Liver Oil
یعنی شراب روغن مایہ ساختہ سٹریٹس وائن سگریٹس نہیں ہوتا یہ لاغر و کمزور اور مسلول مریضوں کے لئے مفید ہے۔ مقدار خوراک نصف سے ایک چمچ میز بھر دن میں دوبار بعد از غذا +

(۵) واٹربری متابولیزڈ کاڈ لور آئل - (Waterberry-metabolized Cod Liver Oil)
یہ بھی کاڈ لور آئل۔ کر یوزوٹ۔ گوائیکول اور دھاپٹوفاسفائٹس کا ایک مرکب ہے جو کہ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی مرض سل و دق میں بہت مفید ہے +

(۶) پٹیول (Patol.) یہ جوہر روغن جگر مایہ (Marrhuol.) کا ایک مرکب ہے جس میں ماسٹ ایسٹریکٹ اور گلیسر و فاسفائٹس وغیرہ ادویہ بھی ہوتی ہیں۔ یہ ایک مقوی و مغذی دوا ہے جو مرض سل و دق وغیرہ میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک سے ۴ ڈرام تک (ساختہ پارک ڈیوس کمپنی امریکہ) یہ دوا ہمارے تجربے میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے

(۷) مارہٹول کر یوزوٹ (Morrhua Creosote) ساختہ شاپٹوکلیٹی فرانس اس دوا کے کیپ شولز ہوتے ہیں۔ ہر ایک کیپ شول میں مارہٹول (جوہر روغن جگر مایہ)

۳ منہم اور کر یوزوٹ (خالص بیج وڈ کا) ایک منہم ہوتا ہے۔ یہ بھی مرض سل میں مفید ہے + (۸) گگلایڈز (Kugloids) یہ امریکہ کے بنے ہوئے کیپ شولز ہیں۔ ہر ایک

کیپ شول میں کر یوزوٹ ایک بوند۔ یو کے لپٹول ایک بوند اور کوئین گلسر و فاسفٹ ۲ گوزن ہوتی ہے۔ یہ دوا مرض سل و دق کے شروع میں یا خفیف یا پرانی سل میں اکثر مفید

ثابت ہوتی ہے مقدار خوراک ایک ایک کیپ شول بہترین تین گھنٹے بعد یا دو دو کیپ شول دن میں تین بار (۹) نیوکلیین (Nuclein) اس دوا کے بھی کیپ شول ہوتے ہیں۔ ہر ایک کیپ شول میں ۲ گرین نیوکلینک ایسڈ ہوتا ہے مقدار خوراک ایک یا دو کیپ شول دن میں تین بار درمیان غذا اور ایک بار رات کو سوتے وقت دیں۔ مرض سل کے تمام اقسام میں اس دوا سے فائدہ ہوتا ہے۔ بالخصوص شروع مرض میں دینے سے اسکو کاڈلورائیل اور کریوزوٹال کے ہمراہ دینے سے اسکا فائدہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے (۱۰) ہائپوفاسفائیٹس Hypophosphites چونکہ یہ مقوی اعصاب ہیں پھپھروں کے امراض یا مرض سل میں یہ چنداں مفید نہیں۔ اس لئے اب یہ پہلے کی طرح مرض سل ووق میں زیادہ استعمال نہیں ہوتے تاہم ان کے یہ شربت مستعمل ہیں +

(۱۱) رسیروپس روبراٹس (Syrupus Robrahs) یعنی لال شربت۔ اس شربت میں ہائپوفاسفائیٹس کمپونڈ۔ کوئین سٹرکینین اور مینگے بنز ہوتی ہے۔ یہ مقوی ہے اور کمزوری مرض سل اور دمہ وغیرہ میں مفید ہے +

(۱۲) گرمیالٹ شربت (Grimault Syrup) یہ بھی تقریباً اسی قسم کا لال شربت ہے جس کو اکثر ڈاکٹر شروع مرض سل میں دیتے ہیں۔ یہ بعض حالتوں میں مفید بھی ہوتا ہے اب مرض سل کے لئے ذیل میں چند مفید و تجربہ نسجات تحریر کئے جاتے ہیں۔

مرض سل ووق کیلئے چند مفید تجربات

(104) نسخہ جو کہ مرض سل (تھائی سیس) میں مفید ہے	(105) نسخہ جو کہ مرض سل (تھائی سیس) میں مفید ہے
کریوزوٹ (ہینچ وڈ) ۳ منم	کریوزوٹ (ہینچ وڈ) ۳ منم
ٹینکچر ٹو کے پیٹس ۲۰ منم	کاڈلورائیل ۱ ڈرام
ٹینکچر بنز وٹن کمپونڈ ۱۰ منم	پیرافین لیکوئڈ ۱/۲ ڈرام
سرپ ٹولو ۱/۲ ڈرام	پلو اکیفیشیائی ۲۰ گرین
ایکواسے مومائی (ایڈ) ۱ اونس	سرپ آرٹیشیائی ۱/۲ ڈرام
ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو یا تین بار بعد از غذا دیں۔ دوا کھلتے وقت غیشی کو خوب ہلا لیا کریں +	ایکواسے مومائی (ایڈ) ۱ اونس
	ایسی ایک ایک خوراک ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں تین بار بعد از غذا دیں +

(106)

نسخہ جو کہ مرض سل (تھائی سیس) میں مفید ہے

گواکول ۳ منم

شکیر بنزدین کو ۱۰ منم

سرپ ٹولو ڈرام ۱۰

سبحورا ایمگڈیلی (ایڈ) اونس ۱۰

ایسی ایک ایک خوراک قدر سے پانی ملا کر

دن میں تین بار بعد از غذا دیں

(107)

(107)

نسخہ جو کہ مرض سل (تھائی سیس) میں مفید ہے

گواکول ۳ منم

شکیر بنزدین کو ۱۰ منم

سرپ ٹولو ڈرام ۱۰

واٹسانی زیر پیکانی (ایڈ) اونس ۱۰

ایسی ایک ایک خوراک قدر سے پانی ملا کر

دن میں تین بار بعد از غذا دیں

(108)

(108)

نسخہ جو مرض سل (تھائی سیس) میں مفید ہے

گواکول ۳ منم

سرپ پانی سیس ایرو میٹک ڈرام ۱۰

سرپ گلسرو فاسفاس کو ڈرام ۱۰

ایلو اسنے مومائی (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین بار

بعد از غذا دیں

(109)

(109)

نسخہ جو شروع مرض سل (تھائی سیس) میں مفید ہے

گواکول بنزدین ۳۶ گرین

آر سی نال ۶ گرین

کونی فی گلسرو فاسفاس ۱۲ گرین

ایکسٹریکٹ نکس وایکی ۳ گرین

سرپ گلیو کوز حسب ضرورت

سب کو بخوبی ملا کر ۱۲ گولیاں بنائیں اور ایک

ایک گولی دن میں تین بار دیں

نسخہ جو شروع مرض سل (تھائی سیس) میں مفید ہے

سوڈیائی کاکوڈائیڈاس ۶ گرین

نشی وکول ۴۸ گرین

کونی فی گلسرو فاسفاس ۱۲ گرین

ایکسٹریکٹ نکس وایکی ۳ گرین

سرپ گلیو کوز حسب ضرورت

سب کو بخوبی ملا کر ۱۲ گولیاں بنائیں اور ایک

ایک گولی دن میں تین بار دیں

مرضیں سنگھانے کے لئے مفید و مجرب نسخہ جات

نسخہ ٹخوہ (ان بے شن) جو کہ مرضیں سنگھانے کے لئے مفید ہے +
جب کہ بلغم بکثرت و متعفن خارج ہو۔ تو
سنگھانا مفید ہے +

نسخہ ٹخوہ (ان بے شن) جو کہ مرضیں سنگھانے کے لئے مفید ہے +
جب کہ بلغم متعفن اور زیادہ خارج ہو
تو سنگھانا مفید ہے +

کریوژوٹ ڈرام ۱
اولیم یو کے لیٹائی ڈرام ۱
ایوڈو فارمائی گون ۲۰
پیرٹ اینٹر ڈرام ۲
پیرٹ کلوروفارم ڈرام ۲

کریوژوٹ ڈرام ۱
ایسڈ کاربالک ڈرام ۱
ٹینکچر آئیوڈائی مائیس ڈرام ۱
پیرٹ اینٹر ڈرام ۱
پیرٹ کلوروفارم ڈرام ۱

اس میں سے پانچ پانچ قطرات گھٹنے گھٹنے بعد
ٹخوہ برنیوزر Yeo's Inhaler پر ڈال کر

اس میں سے پانچ پانچ قطرات گھٹنے گھٹنے بعد
ٹخوہ برنیوزر Yeo's Inhaler پر ڈال کر

سنگھاتے ہیں +

سنگھاتے ہیں +

مرضیں سنگھانے کے عوارضات کا علاج

بخار کی حالت میں مرضیں کو بالکل آلام سے بستر میں رکھنا نہایت ضروری اور مفید ہوتا ہے
صرف آرام کرے بخار میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے۔

(۱) بخار اگر مسلسل یا تبق کو بخار تیز ہو تو اسے ایٹمی پارین یا ایٹمی فیمبرن وغیرہ کوئی معرق
دوا نہیں دینی چاہئے کیونکہ ایسی دواؤں سے مرضیں کمزور ہو جاتا ہے پس اگر بخار تیز ہو یعنی ۱۰۱ اور جب فارن
ہائٹ سے زیادہ ہو تو سرد پانی سے سہج کر دینا بہت مفید ہوتا ہے لیکن اگر مرضیں زیادہ کمزور ہو تو نیم
گرم پانی میں قدرے یوڈی کولن یعنی خوشبودار سرکہ ملا کر اس سے سہج کوں۔ رفع شدت بخار کے لئے
سرد پانی یا برفاب میں رومال تر کر کے نصف گھنٹہ تک مرضیں کے پیٹ پر رکھنا اور دو دو گھنٹے بعد
دو تین بار یہ عمل کرنا بھی مفید ہوتا ہے بطور دوا پیرامیدون (Pyramidon) اس بخار میں دینے
سے بخار تین گھنٹے میں کم ہو جاتا یا اتر جاتا ہے۔ لیکن پیرامیدون کیمفوریت ۵ سے ۱۰ گریں کی مقدار
میں دینا زیادہ مفید ہے کیونکہ اس سے سینہ نہیں آہا کر ایٹو جے مین (Cryogenine) یہ بھی
اس بخار میں ایک مفید دوا ہے مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ گریں لیکن بخار کو روکنے کے لئے کوٹین

اور ٹنگر جنشن کو نم ۲۰۔ ایک گھونٹ پانی میں ملا کر ایک گھنٹہ قبل از غذا دیں یا (۲) ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل نم ۲۰۔ نصف گلاس پانی میں ملا کر بعد از غذا دیں +

(۵) اسپہال۔ جب مسلسل کو دست بکشت آتے ہوں۔ تو غذا کی درستی کا انتظام کریں۔ کسی قسم کی ثقیل غذا ہرگز نہ دیں۔ اگر پیٹ میں نفع و قراقری زیادہ شکایت ہو تو پہلے ۴ ڈرام کیسٹریل ویکریٹ کو صاف کریں اور پھر سوڈیم سٹریٹ ایک یا دو گرین فی اونس دودھ میں یا قدرے لائٹ وائٹر ملا کر دیتے رہیں اور بطور دوائیل بین بمقدار ۱ سے ۵ گرین دن میں دو تین بار دیں۔ یا ان دونوں نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔

(۱۱۳) نسخہ جو اسپہال سل میں مفید ہے +
 بسموتھائی سیلی سلاس ۵ گرمین ۵
 سیلول ۳ گرمین ۳
 ڈورس پاؤڈر ۳ گرمین ۳
 ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین چار بار دیں +

(۱۱۴) نسخہ جو اسپہال سل میں بہت مفید ہے +
 گوائلکول سنے میٹ ۵ گرمین ۵
 ڈرمے ٹول ۵ گرمین ۵
 آرفول ۵ گرمین ۵
 ٹینی جین ۵ گرمین ۵
 ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں دو بار دیں +

(۶) اگر قے آتی ہو تو غذا لطیف اور زود ہضم کم مقدار میں دیں۔ دودھ میں قدرے ٹائٹ وائٹر ملا کر دینا مفید ہوتا ہے ورنہ لائکوار اوپیاٹی سیڈے ٹائیوس بمقدار ۵ بوند۔ ایک اونس کلورو فارم وائٹر میں ملا کر دن میں ایک دو بار دیں۔ نم معدہ پر رانی کا پلستر لگانا بھی مفید ہے +

(۷) درد سپینہ۔ اگر چھاتی میں درد ہو۔ تو کریازوٹ ایک حصہ اور پنی منٹ آئیوڈین دو حصہ باہم ملا کر اس میں سے تھوڑی سی دوا مقام درد پر ملا کریں یا صرف ٹنگر آف آئیوڈین یا پنی منٹ آف آئیوڈین لگائیں +

(۸) درد سر۔ اگر درد سر ہو تو پوڈی کولن نصف اونس میں مینتھول ۲۰ گرمین حل کر کے اس میں سے تھوڑی سی دوا لیکر دونوں طرف کی کنپٹیوں پر لگائیں۔ اور پھر جلد جلد مریض کو نپکھا کریں +

(۹) بیخوابی۔ اگر بے خوابی کی شکایت ہو تو پیرالڈی ہائیڈ ۳ گرمین یا سلفونل ۵ گرمین گرم دودھ یا گرم پانی میں حل کر کے دیں۔ یا کلورل امائیڈ بمقدار ۲۰ گرمین قدرے پانی میں ملا کر رات کو سوتے وقت دیں

(۱۰) منہ کو صاف رکھنا۔ منہ کو پاک و صاف رکھنے کے لئے (۱) اوڈول یا (۲) سٹرین یا (۳) گلائیکو تھائیولین میں سے کوئی ایک دوا بمقدار ایک چمچہ چائے بھر (ایک ڈرام) چار اونس پانی میں ملا کر اس سے دودھ گھسنے بعد ایک دو بار گلی یا غرغہ کرتے رہیں +

مرض سل کا علاج ٹیوبرکولین سے

نوٹ۔ ٹیوبرکلر ٹیسی لائی (جراثیم سل) کو شوہر بے گلیسرینی میں پرورش کر کے پھر اس سیال کو بوش ویکر فلٹر کرنے وغیرہ سے ٹیوبرکولین بنائی جاتی ہے۔ یعنی رنگ کا ایک سیال ہوتا ہے۔ اس کا موجودہ اکثر کاغذ تو اس کو مرض سل کے علاج میں نشانی خیال کرتا تھا لیکن دیگر تجربین کے تجربات سے یہ ایسی مفید ثابت نہیں ہوئی۔ البتہ اس کو انسان اور حیوان میں مرض سل کی تشخیص کے لئے استعمال کر کے نہیں اور پیچیدہ قسم کی سل اور سل لٹنی اور سل غلی وغیرہ میں بطور نشانی مرض بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے جسم کی قوت مدافعت مرض کو بڑھانا مقصود ہوتا ہے۔ اگرچہ اب تک کئی قسم کی (قدیم و جدید) ٹیوبرکولین ایجاد ہو چکی ہیں اور بعض ڈاکٹر اس کو نہایت قلیل مقدار (۰.۵ سے ۱.۰) میں اور بعض

ذرا بڑی مقدار (۰.۵ سے ۱.۰) میں استعمال کرتے ہیں لیکن اب اس کا استعمال وزیر مقرر ہوا ہے۔
مندرجہ ذیل صورتوں میں ٹیوبرکولین کا استعمال مفید ہوتا ہے
 (۱) خفیف قسم کی سل میں، کم شدید قسم کی سل میں، بعض کو کبھی کبھی خفیف بخار ہوتا ہو، وہ زیادہ کمزور نہ ہو اور اس کا ہضم خراب نہ ہو۔

(۲) مرض سل کے پہلے اور دوسرے درجے کے مسلسل مریضوں میں جن میں کہ دیگر عوارض پیدا نہ ہوئے ہوں اگرچہ ان کے تھوک یا اشیاء میں جراثیم سل موجود ہوں۔
 (۳) ریشہ دار سل کے ایسے مریضوں میں کہ جن میں بخار نہ ہوتا ہو، یہ خاص طور پر مفید ہے۔

(۴) ایسے مریضوں میں کہ جن میں بخار صرف جراثیم کے سبب سے ہو وغیرہ
مندرجہ ذیل صورتوں میں ٹیوبرکولین کا استعمال جائز نہیں

(۱) شدید قسم کی سل میں یا شدت مرض میں اس کا استعمال ہرگز جائز نہیں۔
 (۲) مرض سل کے تیسرے درجے کے تمام ایسے مریضوں میں کہ جن میں شدید مرض مخلوط ہو۔
 (۳) مرض سل کے دوسرے درجے کے ایسے مریضوں میں کہ جو زیادہ طاقتور و کمزور ہوں وغیرہ
 (۴) جب بعض زیادہ خون تھکے ہو، ایسی صورت میں اس کا استعمال بند کر دینا چاہئے۔
 (۵) جب دل کمزور ہو اور بعض سرخ اور کمزور چلتی ہو، ایسی صورت میں بھی اس کا استعمال جائز نہیں۔
 (۶) کمزور اور زیادہ لاغر مریضوں میں اور ایسے مریضوں میں کہ جن کے اندرونی اعضاء میں بعض عوارضات پیدا ہو گئے ہوں ٹیوبرکولین کا استعمال جائز نہیں۔

زیادہ تر مریضوں میں یعنی علاج سرنی بھی مرض سل میں مفید ثابت نہیں ہوا۔

مرض سَلّ کا علاج طبی

مرض سَلّ کا طبی علاج لکھنے سے پہلے ہم اس کے اسباب میں حکیم طبری کا قول نیز استعدی موروٹی اور مستعدین سَلّ کا بیان کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں *

اگرچہ اسباب سَلّ میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ کمزور کرینے والے امراض مریض کو قبول مرض سَلّ کے لئے زیادہ مستعد بناتے ہیں۔ اس بارہ میں طبائے یونانی کا بھی قول ہے چنانچہ ہم حکیم طبری کے قول کو ذیل میں بیان کرتے ہیں *

حکیم طبری کہتا ہے کہ چھ امراض ایسے ہیں کہ اگر ان کا مناسب علاج معالجہ نہ کیا جائے تو وہ مرض سَلّ میں منجر بنتی ہوتے ہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل امراض ہیں *

(۱) سوء مزاج مُمِ مَعْدَہ یا مَعْدَہ۔ اس مرض میں بھوک فتنہ کم ہو جاتی ہے اور اگر مُمِ مَعْدَہ میں سوء مزاج حار ہو یا فساد ہضم بخیزی ہو یا اگر تمام مَعْدَہ میں سوء مزاج حار ہو جس سبب سے غذا فاسد ہو جائے۔ اور بدن کو غذا نہ پہنچے۔ اس لئے وہ روز بروز لاغر ہوتا جائے۔ اور ایسی صورت میں جب معالج اصلاح مزاج مَعْدَہ نہ کرے۔ تو پھر اس کا سوء مزاج مؤدی بذوبان و سَلّ ہو جاتا ہے۔ اور اس مرض کو طب میں ہاس بھی کہتے ہیں *
نوٹ۔ ہاس کے معنی ہیں ضعف ہضم عروقی یعنی رگوں کے ہضم کا ضعیف ہو جانا جس سے بدن کی پرورش نہ ہو سکے اور بدن لاغر ہو جائے۔

(۲) امراض گِرْدَہ۔ مثلاً (۱) بول الدم یعنی خونی پیشاب آنا یا (۲) قروح کلبیہ یعنی زخم گِرْدَہ یا بول المذہ یعنی پیپ دار پیشاب آنا کیونکہ مَرْدَہ تک خون اور پیپ کے آتے رہنے سے مریض ضعیف و لاغر ہو جاتا ہے یا (۳) اگر گردہ میں کوئی رگ پھٹ جائے یا (۴) اس کی طرف مادہ گرے یا (۵) اس میں خراج یعنی بڑا پھوٹا ہو جائے یا (۶) اس میں سوء مزاج مرکب یا سوء مزاج بسیط واقع ہو جائے یا (۷) اس میں سخت پتھری خراش کرے اور اس سے بہت پیپ خون خارج ہوتا ہے۔ تو یہ بھی مؤدی و منجر بذوبان بدن اور سَلّ ہوتا ہے *

(۳) خَرَج مَرْتَانہ یا مَرْتَانہ ہیں سخت پتھری کا ہونا جس سے مدت تک مادہ و پیپ خارج ہوتی ہے۔ پس یہ بھی بدن کو گھلا کر منجر بذوبان و سَلّ و دق ہوتا ہے *

(۴) عرض ذیابیطس کو جس میں بار بار پیشاب آنے شدت کی پیاس لگنے اور

گرمی مزاج گردہ سے رطوبات بدن فانی ہو کر جسم مریض لاغر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ یہ منجر بہ سَل ہو جاتا ہے +

(۵) خراجات عظیمہ - یعنی بڑے بڑے پھوڑے جو کہ پیڑوں میں یا مالہین یا گردہ کے مقابل نکلتے ہیں - اور انہیں سے پیپ اور کچ لہو زیادہ نکلتا رہتا ہے جس سے بدن مریض لاغر ہو کر آخر کار مرض سَل ہو جاتا ہے +

(۶) سَج امعاء مزمن یعنی آنتوں میں پرانی خراش جس سے عرصہ تک پاخانے میں خون اور پیپ آتا رہتا ہے - اور غذا جسم کو نہیں لگتی - کیونکہ وہ ضعف ہضم طبعی اور ہمیش کے سبب ہضم ہونے سے پہلے ہی آنتوں میں سے گزر جاتی ہے - پس یہ مرتل بھی معوی بذوبان و سَل ہے +

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ مادہ سَل جسم کے مختلف اعضاء و اعضاء میں سرایت کر کے مختلف قسم کے امراض سلیہ پیدا کر دیتا ہے پس بقول علامہ طبری مذکورہ بالا چھ امراض جو منتہی بہ سَل ہوتے ہیں - یعنی سَل میں انجام پاتے ہیں - بقول متاخرین طبائے یورپ وہ درحقیقت سَل میں انجام نہیں پاتے بلکہ وہ سَل امراض سے زیادہ قریب کریم

ان اعضاء میں مادہ سَل سرایت کر کے مرض سَل پیدا کر دیتا ہے - پس مذکورہ بالا امراض حقیقت اقسام سَل ہیں - جیسا کہ ان کے مندرجہ ذیل ڈاکٹری ناموں سے بھی بخوبی واضح اور عیان مثلاً (۱) تھانی سبس وینٹری کوئلٹی VENTRICULI منضجہ یعنی سَل معدی یا ہلکا

س میں معدہ کی اندورنی بھٹی اور معدہ کے دیگر طبقات تپلے اور کمزور ہو جاتے ہیں جس سے ہضم ضعیف ہو جاتا ہے - طبری نے اسی کو سوء مزاج معدہ سے تعبیر کیا ہے +

(۲) ٹوبرکولوسس آندی کڈنی یعنی سَل کلونی یا قرح الکلیہ یا گردہ کی سَل +

(۳) ٹوبرکولوسس آندی بلینڈ یعنی سَل مثانوی یا قرح مثانہ یا مثانہ کی سَل اور

(۴) ڈایابی ٹمک تھانی سبس یعنی سَل فیا بیلوسی کے ناموں سے بھی یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ سَل

(۵) ٹوبرکولوسس یا خراجات سلیہ ہی ایسے بڑے بڑے پھوڑے ہوتے ہیں جنہیں یا چھچھ

وغیرہ نکل کر مریض لاغر ہو جاتا ہے - اور اس کو ساتھ ہی تپدق بھی ہوتا ہے +

(۶) ان ٹشائٹل ٹوبرکولوسس یعنی سَل معوی یا آنتوں کی سَل یا ایب ڈوی ٹل تھانی سبس

یعنی سَل بطنی یا پیٹ کی سَل کو ہی علامہ طبری اور دیگر اطباء یونانی نے سَج و قروح امعاء سودا

سے تعبہ کیا۔ ہے دآئندہ صفحہ ۸۴۵ میں اس مرض کا مفصل بیان کیا جائے گا۔
استعداد و فراچی۔ چونکہ وقوع مرض سِل میں استعداد مزاجی کو بڑا دخل ہے۔ بلکہ یہ سبب
 اعظم ہے۔ اور چونکہ مرض سِل متعدی و مُسری ہے۔ یعنی یہ مریض سے تندرست کو لگاتا
 ہے۔ یہاں تک کہ مریض کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بلکہ اس کے بوئے تنفس یعنی سانس کے
 ذریعے بھی لگ جاتا ہے۔ نیز یہ مرض امراض متوارثہ میں سے ہے یعنی باپ دادا سے اولاد کو
 موروثی طور پر بھی ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مناسب بلکہ ضروری ہے کہ یہاں پر مستعدین سِل
 کا بیان کر دیا جائے۔

مُسْتَعِدِّین سِل۔ جو لوگ مرض سِل کے نئے مستعد ہوتے ہیں (۱) اُن کا سینہ تنگ
 ہوتا ہے اور وہ (۲) لاغر ہوتے ہیں (۳) اُن کے شانے اُبھرے ہوئے اور گوشت سے
 خالی ہوتے ہیں۔ اور خصوصاً پرند کے بازو کی طرح پھیپے سے آگے کو جھکے ہوئے ہوتے
 ہیں۔ (۴) اُن کی گردن تپلی لمبی اور سامنے مائل ہوتی ہے۔ کینٹھ یا ہر کون نکلا ہوا ہوتا ہے۔
 (۵) ایسے لوگوں کے سینے اور اُس کے حوالی میں ریا ح اور لہج کی کثرت ہوتی ہے اور (۶) اگر
 سانس لینے کو ضعف دماغ کی شکایت ہو اور (۷) ماضیہ ضعیف ہو تو پھر استعداد مرض سِل
 کی تمام شرائط پوری سمجھیں نیز جو لوگ کثیف رہتے ہیں۔ اور جن کا مزاج سرد ہوتا ہے۔ اور سرد
 محالک کے رہنے والے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ (۹) عمر کے لحاظ سے یہ مرض
 ۱۸ سے ۳۰ سال کی عمر میں نسبتاً زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اور (۱۰) زیادہ تر فصل خریف میں واقع
 ہوتا ہے (۱۱) بہر صورت جن لوگوں کا سینہ تنگ اور گوشت سے خالی ہوتا ہے اور اُن کے
 رخسارے پچکے ہوئے یعنی دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ گلے اور کینٹی کی ہڈیاں نمایاں ہوتی ہیں
 وغیرہ وہ اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔

یہ نانی اطباء تو مرض سِل کو موروثی خیال کرتے ہیں۔ لیکن اطباء یورپ اس بناء پر کہ لطف
 میں بعض سِل مورتوں کو منتقل نہیں ہوتا۔ اس کو موروثی خیال نہیں کرتے۔ البتہ وہ اس بات کے
 قائل ہیں کہ مسلمان والدین کی اولاد میں اس مرض کے قبول کرنے کی استعداد موروثی ضرور ہوتی
 ہے۔ چنانچہ اکثر ڈاکٹروں کے مشاہدات و تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بعض خاندانوں میں
 ایسا دیکھا گیا ہے کہ اگر ایک شخص کے بائیں بھتیڑے میں یہ مرض ہوا ہو تو اُس کے بیٹے کے بھی
 بائیں بھتیڑے میں یہ مرض ہوا بلکہ اُس کے پوتے کے بھی بائیں بھتیڑے میں یہ مرض ہوا۔

حفظ بالقدم مستعدین سِلّ کو یعنی ایسے اشخاص کو جن کے مزاج میں مرض سِلّ کے قبول کرنے کی استعداد ہو۔ ان کو چاہئے کہ رنج و غم فکر و تردد غصہ تکان بیدار خوالی کثرت جملع کثرت ریاضت کثرت تکلم اور مداوی بیشیشہ گری اور دیگر تمام ایسے پیشوں سے جن سے سینہ کو تکلیف ہو پرہیز کریں۔ سردی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ اور زکام و نزلہ وغیرہ نہ ہونے دیں۔ اگر ہو تو اس کا فوری مناسب علاج کریں بسکن ہو اور اگر سرد و مرطوب نہ ہو۔ اور غذا ایسے شخص کی مقوی ہونی چاہئے۔ جیسے شوربانے چوزہ مرغ مرغین گوشت خروس خقی کباب برہ زردی ہضہ حلویات شکر خفاش و نشاستہ روغن بادام وغیرہ مستعدین سِلّ کو ہر تیسرے ہفتے تین تین روز گدھی کا دودھ پینا بھی مفید ہوتا ہے۔

اصول علاج سِلّ ولوی چونکہ سِلّ کے ساتھ تپدق کا ہونا لازمی ہے۔ پس دق کے لئے تبرید ترتیب۔ بدل مایہ تخلل اور تقویت اعضاء رئیسہ کی سعایت ضروری ہے۔ اور سِلّ یعنی قرعہ کے لئے ترتیب مع التحفیف تری پیدا کرنے کے ساتھ خشکی پیدا کرنا اس لئے کہ قروح کا علاج تحفیف ہے۔ اور چونکہ اکثر یوست پیدا کرنے والی دوائیں بلغم اور مدہ متعفنہ کو خارج ہونے سے روکتی اور تنگی پیدا کرتی ہیں۔ اور اکثر بلغم کو خارج کرنے والی ترد وائیں قرعہ میں نرمی اور تری پیدا کر کے پھیپھڑے کے زخموں کو مندمل ہونے سے روکتی ہیں اور محض سرد دوائیں مقام قروح تک نفوذ نہیں کرتی ہیں۔ اسی طرح صرف گرم دوائیں بخار کو جو سِلّ کے لئے لازم ہے۔ زیادہ کرتی ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ دواؤں کے ایسے اثرات ہونے کی صورت میں بالاشتراك علاج کریں یعنی تحفیف کے ساتھ تنقیف صدید خشکی پیدا کرنے کے ساتھ اخراج بلغم و مدہ متعفنہ کا خیال رکھیں۔ اور ترتیب و تبرید کے ساتھ تسخین لطیف کا لحاظ رکھیں تاکہ قروح میں صفائی پیدا ہو ایسا نہ ہو کہ شریحات کے کثرت استعمال کر نیسے ضعف معدہ ضعف اشتہا اور خرابی وغیرہ شکایات لاحق ہوں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صرف سردی پیدا کرنی والی دوائیں یکسر ہلاکت ارواح اور تخریب حرارت غریزی کا باعث ہوتی ہیں۔ اس لئے حتی الامکان ان کے استعمال سے اجتناب کریں

علاج بالمفردات۔ اگرچہ یہ مرض بہت کم علاج پذیر ہے۔ لیکن ابتدائی حالت میں

مناسب دوا و غذا و پرہیز وغیرہ سے مریض کی حالت رُوبا صلاح ہو بھی جاتی ہے۔ چنانچہ (۱) تند رست عورت کا دودھ اس کے پستان سے پیاد (۲) تند رست گدھی کا دودھ اور (۳) تند رست بکری کا دودھ پلانا سِلّ کے مریضوں کو نہایت موافق و مفید ہوتا ہے حکیم

اہرن لکھتا ہے کہ کئی ایسے مریض جن کے پھیپھڑوں میں سے خون نیز نہایت گاڑھی بدبو
 وار پیپ نکلا کرتی تھی وہ سب کے سب بکری اور گدھی کے دود سے شفا یاب ہو گئے
 پیپ کے زیادہ بدبو دار ہونے کی صورت میں گدھی کا دود بالخصوص مفید پڑتا ہے کیونکہ تنقیہ
 کرنے میں یہ زیادہ نافع ہے (۴) ، ماء الشعیر میں سرطان نہری ، ماشہ پکا کر دینا مسدول کیلئے
 مفید چیز ہے۔ اور سرطان نہری یعنی کیکر طے کو پکا کر اسکا شور باکھلانا بھی مفید ہے
 (۵) برگ اڑوسہ ۳ عدد گرم پانی میں بھگو اور چھان کر شربت اعجاز یا مصری سے شیریں
 کر کے پینے سے بھی اس مرض میں بڑا فائدہ ہوتا ہے (۶) خاکشی ، ماشہ بکری کے دود پر
 چھڑک کر پینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے روغن کنجد پر مداومت کر نیے بھی اس مرض کو شفا یاب
 ہے (۷) ، غری التماک چھلی کا سریش ، لیکن اب اسکی بجائے مچھلی کا تیل نیگرم دودھ میں ملا کر دینا مفید ہے
 امام رازی اور بقراط دونوں متفق ہیں کہ مریض سہل کو صمغ عربی یعنی کیکر کا گوند نہایت مفید ہے
علاج بالمرکیبات (۱) ، حب غری التماک ایک یا دو عدد دکھا کر اوپر سے عرق سرطان
 خاص ۸ تولہ شربت کطان خاص ، اتولہ یا شربت فریادرس ۲ تولہ ملا کر پینا کھانسی سہل لغت الدم
 نزلہ حار اور بخار کی حالت میں مفید ہے۔ اسیطرح (۲) ، حب السمل علوی غانی شب روز
 ، گولی کی تعداد چو سنا یا (۳) ، حب لباب کو ہر وقت منہ میں رکھنا نفع مند ہے۔ علی ہذا (۴) ،
 حب جواہر کا فوری ۵ ماشہ شربت فریادرس ۲ تولہ میں ملا کر ہمراہ عرق گاؤ زبان ۹ تولہ شربت
 خشتی ۲ تولہ ملا کر استعمال کرنا سینہ کے نرم کرنے کھانسی اور ضعف و نقاہت کے دور
 کرنے اور قروح ریتہ کے مندمل کرنے میں عجیب الاثر ہے۔ اسیطرح (۵) ، خمیرہ ابرشم شیر غلاب
 والا ۷ ماشہ یا (۶) ، خمیرہ خشتی ۱ تولہ ہمراہ عرق گاؤ زبان اتولہ شربت اعجاز ۲ تولہ ملا کر استعمال
 کرنا سرفہ یا بس سہل اور لوازل حارہ کے دور کرنے میں نہایت مؤثر ہے علی ہذا (۷) ، دیا قوزہ
 علوی غانی اتولہ یا (۸) ، سفوف سرطان ۷ ماشہ یا (۹) ، سفوف خشتی ۹ ماشہ ہمراہ شیر خر
 ۸ تولہ استعمال کرنا اور بقدر ہضم شیر خر کی مقدار میں روزانہ اضافہ کرتے رہنا یہاں تک کہ دود
 کی مقدار چالیس تولہ تک پہنچ جائے بعدہ کچھ دنوں تک اسی مقدار کے ساتھ استعمال کر
 کے کم کرتے جانا اس مرض میں بالخاصہ مفید ہے۔ لیکن اگر بخار تیز ہو تو مذکورہ سفوف کو
 بجائے دود کے ساتھ استعمال کرنے کے ہمراہ عرق سرطان خاص ۸ تولہ شربت سرطان پڑھ
 تولہ ملا کر استعمال کرنا عظیم النفع ہے۔

اور سہل کے ساتھ اسہال یا نفث الدم کی صورت میں (۹) سفوف ست مگلوہ ماشہ ہمراہ
شیرہ انجبار شیرہ حب الاس شیرہ خرفہ سیاہ لعاب بہدانہ ہر ایک ۳ ماشہ عرق بارتنگ ۲ تولہ
میں نکال کر شربت حب الاس ۲ تولہ ملا کر صبح کو استعمال کرنا اور شام کو (۱۰) سفوف غری التک
۴ ماشہ ہمراہ شیرہ خرفہ ۸ تولہ شربت سرطان خاص ۱ تولہ ملا کر یا (۱۱) لعاب بہدانہ یا شیرہ انجبار
شامی ہر ایک ۳ ماشہ عرق بارتنگ ۲ تولہ میں نکال کر شربت حب الاس ۲ تولہ ملا کر استعمال
کرنا عجیب اثر ہے۔ علی ہذا (۱۲) سفوف حب الطین، ماشہ روغن بادام سے چرب کر کے ہمراہ
لعاب بہدانہ لعاب ریشہ خطمی شیرہ خرفہ سیاہ عرق بارتنگ ۲ تولہ عرق سرطان خاص ۲ تولہ
میں نکال کر شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر استعمال کرنا مسلول و مدقوق کے لئے جید الاثر ہے۔
اور شدت بخار اسہال اور کھانسی کی حالت میں (۱۳) قرص سرطان ۴ ماشہ یا (۱۴) قرص
سرطان خاص ۲ ماشہ یا (۱۵) قرص سرطان کافوری ۴ ماشہ یا (۱۶) قرص سرطان لؤلوی ۴
ماشہ یا (۱۷) قرص خشنکاش ۴ ماشہ شربت خشنکاش ۲ تولہ ہمراہ عرق سرطان خاص ۵ تولہ عرق
گاؤ زبان ۴ تولہ شربت سرطان خاص ۱ تولہ ملا کر استعمال کرنا مسلول و مدقوق کے لئے شافی اثر رکھتا
ہے۔ علی ہذا (۱۸) قرص طباشیر سادہ یا کافوری ۴ ماشہ یا (۱۹) قرص طباشیر کافوری لؤلوی
۳ ماشہ یا (۲۰) قرص طباشیر قابض ۴ ماشہ شربت خشنکاش ۲ تولہ میں ملا کر ہمراہ لعاب بہدانہ
شیرہ خرفہ سیاہ شیرہ انجبار عرق بارتنگ ۲ تولہ عرق ہر ابھرا ۲ تولہ میں نکال کر شربت حب الاس
۲ تولہ ملا کر استعمال کرنا اسہال و نفث الدم کے روکنے اور حرارت شدید دجی محرقہ عفنہ کے
کم کرنے میں نہایت مؤثر ہے۔

اور مسلول کو قبض ہونے کی موت میں (۲۱) قرص طباشیر ملین ۴ ماشہ یا (۲۲) لعوق
خیار شیر تولہ ہمراہ عرق گاؤ زبان ۱۰ تولہ استعمال کرنا مفید ہے۔ لیکن سوائے شدید ضرورت
کے قبض کشادہ کا استعمال مضر ہے۔ کیونکہ بقول علامہ قرشی و نیز جہور اطباء قبض کا رہنا
اسہال سے بہتر ہے۔ اور شدت حرارت و کھانسی اور دستوں کی حالت میں (۲۳) گلقد
۲ تولہ میں قرص کافور ۳ ماشہ ملا کر ہمراہ عرق سرطان خاص ۱۰ تولہ ملا کر صبح و شام استعمال کرنا
اور (۲۴) لعوق سہل یا (۲۵) لعوق سہل شریف خانی قبل و بعد غذا اور دن میں چند بار
تھوڑی سی چائے پیتے رہنا نہایت مفید ہے۔

اقسام سِلّ لَوّی کے مجربات

(۱) نسخہ جو تسکین حرارت - رفع سعال و امتناع نوازل - یسہولت بلغم کے اخراج اور قروح ریبہ کے مُندمل کرنے کے لئے دیگر اقسام سِلّ کے علاوہ سِلّ ذات الرئوی حاسرہ ایکٹوٹ نیمونیک تھانی سیس (یعنی ذات الرئہ دموی یا صفراوی کے ساتھ ہونے والی سِلّ یا سِلّ شدید میں خصوصیت سے معمول و مفید ہے۔ اجزاء بہدانہ ۳ ماشہ - عناب ۵ دانہ - سیستان ۱۱ عدد - تخم خطمی - عنب الثعلب خشک ہر ایک ۷ ماشہ سب کو عرق گاؤزبان عرق مکو ہر ایک ۹ تولہ میں جوش دیکر مل چھان کر اس میں شیرہ تخم کا ہو مقشر شیرہ تخم خرفہ سیا ہر ایک ۵ ماشہ عرق گاؤزبان ۸ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں + اگر حرارت زیادہ ہو تو مزید تسکین و ترطیب کے لئے شیرہ مغز کدو ۲ شیریں - شیرہ مغز تخم ثربہ بریان ہر ایک ۵ ماشہ بدستور نکال کر اضافہ کریں + اگر نفث الدم بھی عارض ہو تو شیرہ بنج انجبار شامی ۵ ماشہ عرق بارتنگ میں نکال کر اضافہ کریں +

اگر طبیعت موسم سرما یا ہوائے بار دیا نقاہت وغیرہ کے سبب اخراج بلغم پر قادر نہ ہو تو ترطیب اور یسہولت اخراج بلغم کے لئے بجائے بہدانہ اصل السوس مقشر - پرسیاوشان ہر ایک ۵ ماشہ زوفاٹے خشک ۳ ماشہ جوشاندہ مذکور میں شامل کریں اور ساتھ ہی بدستور شیرہ جات مرطبہ و منقبہ و جالیہ (شیرہ مغز تخم کدو - شیرہ خرفہ - شیرہ تخم کا ہو وغیرہ) اضافہ کریں اور درد سینہ وغیرہ شکایات رفع کرنے کے لئے خارجی طور پر حسب دستور ضماد قیروطی آرڈر سنہ باضافہ ایلوہ وزعفران وغیرہ تلمید جوشاندہ پوست خشکاش اور دیگر تمام تدابیر مناسبہ مرض اصلی یعنی ذات الرئہ وغیرہ کی عمل میں لائیں - علاوہ ازیں ہر ایک شکایت کی زیادتی میں اس کی مخصوص و مفید ادویہ بالاشتراك سِلّ یعنی قرعہ ریبہ میں بھی مفید ہوں - مثلاً شدت سعال میں حب سعال - حب غری السمک - شربت اعجاز - شربت خشکاش - شربت فریادرس - دیاقوزہ سادہ یا علوی خالی لعوق سِلّ شریف خانی وغیرہ اور کثرت نفث الدم میں ست گلو - سفوف سرطان - سفوف غری السمک - قرص کربادیہ نفث الدم کے لئے ہی مخصوص ہے، وغیرہ - اور تنگی تنفس میں خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا لعوق ابریشم

لعوق سئل۔ لعوق سئل شریف خانی وغیرہ۔ اور سوء تنفس و ضعف و نقاہت پیرج و الدمک
مقندل جواہر و نالی۔ مفرح شیخ الرشید۔ اور حالت اسہال میں قرص سرطان کا فوری
قرص طباشیر کا فوری ٹوٹوی وغیرہ۔ اور بصورت قبض یا بغرض تلبیس قرص طباشیر
ملیں۔ لعوق خیا شنبیری وغیرہ بدستور دس طرح سے کہ علاج بالمکربات میں اور اپنے موقع
پر طریقی استعمال درج ہے) بدرقات مناسبہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اور جب مرض
مزمین صورت اختیار کرے۔ تو حسب ضرورت سئل مزمین یا نفث المذہ کے طریق پر علاج کریں
(۲) نسخہ جو بدستور مذکور تسکین حرارت رفع سعال و نفث الدم اند مال قرص وغیرہ
کے لئے دیگر اقسام سئل رٹوی کے علاوہ سئل شدید ذات الرٹوی حادہ ایکٹوٹ
نیمونک تھائی سیس، یعنی سئل شدید میں خصوصیت سے مفید و معمول ہے۔ اجزاء گوند کتیرا
رب السوس شکر تیغال۔ کربائے شمع ہر ایک ایک ماشہ سب کو بار یک پس کر خیرہ خشخاش
اتول میں ملا کر کھلائیں اور سے بہدانہ ۳ ماشہ۔ عذاب ۵ دانہ۔ سپستان ۱۱ دانہ۔ مکونشک۔ گل
نیلوفر ہر ایک ۴ ماشہ سب کو عرق گاؤزبان بقدر حاجت میں جوش دیکر مل چھان کر
اس میں شیرہ انجیر۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ شیرہ تخم کاہو ہر ایک ۵ ماشہ عرق بارتنگ ۹ تول میں
نکال کر اضافہ کر کے اور شربت بنفشہ ۲ تول ملا کر خاکشی ۶ ماشہ چمک کر پلائیں +
(۳) نسخہ جو مسلول و مدقوق کے لئے شدت حرارت اور سعال کی حالت میں دیگر
اقسام کے علاوہ سئل شدید ذات الرٹوی نزلی دایکٹوٹ نیمونک تھائی سیس،
یعنی سئل شدید میں خصوصیت سے معمول و مفید ہے۔ اجزاء گوند کتیرا۔ رب السوس۔
شکر تیغال۔ فاکستر مرجان۔ سرطان محرق ہر ایک ایک ماشہ سب کو بار یک پس کر
دیا قوزہ علوی خانی ایک تول میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے لعاب بہدانہ ۳ ماشہ
شیرہ عذاب ۵ دانہ۔ شیرہ منہر تخم کدوئے شیریں۔ شیرہ اصل السوس موصوف ہر ایک
۵ ماشہ عرق گاؤزبان ہر ایک ۲ تول میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تول ملا کر پلائیں +
(۴) نسخہ جو مسلول و مدقوق کے لئے بخار۔ کھانسی اور نفث الدم کے دور کرنے اور
قرصہ کے مندمل کرنے کے لئے دیگر اقسام سئل کے علاوہ سئل مزمین دکرانک تھائی سیس،
درجہ اول میں خصوصیت سے معمول و مفید ہے۔ اجزاء۔ فاکستر سرطان ایک ماشہ
گوند کتیرا۔ رب السوس۔ طباشیر۔ دانہ ہیل بست گلو۔ کربائے شمع ہر ایک نصف ماشہ۔

سب کو باریک پیکر شربت بنفشہ ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ اور اوپر سے گلوئے سبز۔ نمائے سبز
اصل السوس موصوف ہر ایک ۳ ماشہ برگ اڑوسہ زرد ۵ عدد (جو پختہ ہو گئے ہوں) پانی
کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر پلائیں۔

(۴) نسخہ جو بدستور مذکور مسلول و مدقوق کی کھانسی اور اندمال قرصہ یہ کے لئے دیگر درجات
سل مزمن کے علاوہ درجہ اول میں خصوصیت سے معمول و مفید ہے۔
اجزاء۔ نمک برگ اڑوسہ ۳ ماشہ خاکستر سرطان گوند کثیر ارب السوس گل یعنی ہر ایک
۶ ماشہ سب کو باریک پیکر قدرے قدرے لے کر اور شربت خشکاش میں ملا کر دن میں چند
بار چٹایا کریں۔

(۵) نسخہ جو مسلول کے لئے سل مزمن میں دیگر درجات کے علاوہ درجہ اول میں خاص
طور پر مفید ہے۔ اجزاء برگ اڑوسہ برگ پیایا نسہ ہر ایک ۵ عدد۔ فلفل سیاہ ۵ دانہ سب
کو پانی میں پیس چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر عدم اندمال قرصہ یہ کے سبب بلغم
آمیز پیپ زیادہ خارج ہو رہی ہو۔ اور دیگر علامات رو برقی ہوں۔ یعنی درجہ دوم شروع
ہو۔ تو نسخہ جات ذیل استعمال کریں۔

(۶) نسخہ جو قرصہ کے مندمل کرنے اور حرارت وغیرہ کے کم کرنے کے لئے سبب مزمن
کے دیگر درجات کے علاوہ درجہ دوم میں خصوصیت سے معمول و مفید ہے اجزاء
قرص سرطان کا فوری ۴ ماشہ باریک پیس کر خمیر خشکاش اولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے
عقاب بہدانہ ۳ ماشہ شیر تخم خرفہ سیاہ شیر تخم کدوئے شیریں ہر ایک ۵ ماشہ شیرہ
عقاب ۵ دانہ عرق سرطان خاص ۸ تولہ عرق گاؤ زبان ۴ تولہ میں نکال کر شربت سرطان خاص
۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور بطور غذا کھانسی وغیرہ کی رعایت سے آتش جو سرطانی (جس میں سرطان
مغسول۔ عقاب سپستان تخم کا ہو وغیرہ ادویہ شامل کی ہوں) استعمال کریں۔ اگر حرارت
و بیہوش زیادہ ہو۔ تو بیرونی طور پر تربیب اور رفع حرارت کے لئے مختل قسم کے حمام
اور آبرن و گل بنفشہ گل نیلوفر برگ کدو برگ کا ہو تخم خٹمی۔ تراشہ کدو۔ تراشہ خیار
جو نیم کو فٹہ ہر ایک ایک چھٹانک دس سیر پانی کے ساتھ جوش دیکر اور ایک ٹب میں ڈال کر
نہایت آرام سے مریض کو تھوڑی دیر بٹھلائیں۔ پانی اتنا ہو کہ گردن تک آجائے اس کو
آبرن کہتے ہیں۔ یہ آبرن بے حد مفید ہے اسکا استعمال کیا کریں۔ اور حمام کرنے کے

بعد مرطب روغنوں جیسے روغن بادام۔ روغن کدو۔ روغن بنفشہ اور روغن نیلو فروغیرہ کی جسم پر مالش کریں اور ذیل کا نسخہ استعمال ہے۔

(۷) نسخہ۔ جو مسلول و مدقوق کے لئے بغرض تبرید و ترطیب بحالت ضعف اعضاء و ریسہ و معدہ بہت عام۔ سرفہ یا بس اور شدت حرارت سل مزمن کے دیگر درجات کے علاوہ درجہ دوم میں خصوصیت سے مفید ہے۔ اجزاء خمیرہ ابرشیم شیرہ عناب والا، ماشہ کھلائیں۔ اور اوپر سے لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ عدد شیرہ مغز تخم کدو شیریں شیرہ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ماشہ عرق سرطان خاص عرق گزریہ نسخہ دیگر ہر ایک ۷ تولہ میں نکال کر شربت نیلو فروغیرہ ۲ تولہ شربت سرطان خاص ۲ تولہ ملا کر خاکشی، ماشہ چھڑک کر پائیں اُتراسہال و موی و ذوبانی اور نفث الدم وغیرہ کا روکنا مطلوب ہو تو قرص طباشیر کا نوری ۳ ماشہ بھی باریک پیس کر خمیرہ مذکور میں ملا لیا کریں۔

(۸) کشتہ جو مسلول و مدقوق کے لئے درجات مختلفہ میں معمول و مفید ہے۔ نسخہ۔ مروارید محلول۔ شاخ مرجان۔ ابرک مقرض۔ سرطان۔ برادہ نقرہ ہر ایک ۳ ماشہ برادہ طلا ایک ماشہ کہر یا ۲ ماشہ پہلے ہر ایک دوا کو علیحدہ علیحدہ اچھی طرح باریک پیسیں بعد سب کو جمع کر کے لعاب گھیلو اور آب برگ بھنگرہ سیاہ میں کھل کر کے قرص بنائیں۔ اور گل سُرخ کا نغذہ (لگدی) بنا کر اور قرص مذکور اس کے درمیان میں رکھ کر کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے سات سیرپوں کی آگ دیکر کشتہ تیار کریں۔ سرد ہونے پر گلاب اور بید مشک میں کھل کر کشتہ نکال کر کے محفوظ رکھیں۔ خوراک ایک رتی سے ۲ رتی تک ہمراہ شیر بن یا شربت خشناش اگر زیادتی حرارت اور تنگی تنفس وغیرہ شکایات رونما ہوں۔ تو یہ نسخہ استعمال کریں۔

(۹) نسخہ جو سل مزمن کے دیگر درجات کے علاوہ درجہ سوم میں اسہال۔ ورم اطراف عام کمزوری اور زیادتی حرارت وغیرہ کی حالت میں خصوصیت سے مفید ہے اجزاء مغز تخم خیارین۔ تخم بتان افزونہ گوند کثیرا۔ رب السوس ہر ایک ۲ ماشہ تخم خطمی طباشیر زہر جہرہ خطائی ہر ایک نصف ماشہ۔ کافور و زعفران ہر ایک دو رتی سب کو باریک پیس کر شربت خشناش ۲ تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے شیرہ اصل السوس مقشر شیرہ برگ گاوزبان ہر ایک ۵ ماشہ شیرہ تخم کا ہو مقشر شیرہ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ۳ ماشہ عرق گاوزبان عرق کو ہر ایک ۶ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر خاکشی، ماشہ چھڑک کر

پلائیں اور شام کو تقویت وغیرہ کے لئے یہ نسخہ دیں +

نسخہ شام جب انتہائی غلیظ خانی ۳ ماشہ یا حب جو اہر کا فوری ۳ ماشہ باریک کر کے دیا تو زہ غلیظ خانی اولیٰ میں ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ اصل السوس شیرہ تخم کا ہو ششیرہ انجبار ہر ایک ۵ ماشہ عرق بارتنگ عرق گذر بہ نسخہ دیگر ہر ایک ۲ تولہ میں نکال کر شربت سرطان خاص ۳ تولہ ملا کر پلائیں +

(۱۰) نسخہ جو بطور مذکور انتہائی سئل فرمن کے درجہ سوم میں پھیڑوں سے بلغم غلیظ لزج اور مدہ متعفنہ کے باسانی خارج کرنے قرص شش و سینہ کے پاک و صاف و خشک و مندرج کرنے خون و اسہال کے بند کرنے بیہوش و حرارت اور کمزوری وغیرہ کے کے دور کرنے کے لئے معمول و مفید ہے۔ اجزاء قرص طباشیر کا فوری گولی ۳ ماشہ گلابند آفتابی ۲ تولہ ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے شیرہ اصل السوس شیرہ خرفہ سیاہ ہر ایک ۵ ماشہ عرق مکو عرق بارتنگ ہر ایک ۲ تولہ میں نکال کر دیا تو زہ اولیٰ ملا کر پلائیں اور پندرہ روز کے بعد یہ نسخہ استعمال کریں +

(۱۱) نسخہ جو سائل و مفرق کے لئے مذکورہ فوائد کے علاوہ اصلاح و تقویت معدہ و تقویت اعضاء رئیس رفع حرارت و بیہوش و منع اسہال وغیرہ کے لئے بدستور درجہ سوم میں خصوصیت سے معمول و مفید ہے۔ اجزاء حب جو اہر کا فوری غلیظ خانی ۳ ماشہ باریک پیس کر شیرہ بر شیم شیرہ عناب والا ۵ ماشہ ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بارتنگ ۵ ماشہ شیرہ دانہ سیل ۳ ماشہ عرق الہنجی۔ اولیٰ میں نکال کر اور جوش دیکر اس میں شیرہ اصل السوس۔ شیرہ مغز ہندوانہ بریان شیرہ عنب الثعلب ہر ایک ۵ ماشہ عرق مکو ۲ تولہ میں نکال کر اضافہ کر کے اور شربت پشیر میں ۲ تولہ ملا کر اور صمغ عربی نیم بریان ایک ماشہ زعفران خشک ۳ ماشہ باریک پیس کر چھڑک کر پلائیں +

مریضیان سئل و مفرق کے لئے مرکب دوائیں

(۱) شہید بخاری الشک جو کھانسی سئل نزلات حارہ اور نفث الدم کے روکنے قرص ربیعہ کے مندرج کرنے اور مدہ متعفنہ کے خارج کرنے میں نہایت مفید ہے۔ نسخہ تخم شش و سینہ سفید صمغ عربی کثیرا شکر تیغال مغز بادام نقشہ غبار الریحی (جنگی کی گرد و غباری الشک

تخم خلیج کل کا ڈیزبان۔ رب السوس ہر ایک ۲ ماشہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں تخم کاہو مقشر ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون مصری۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ سب کو کوٹ چھان کر لعاب بیدانہ میں ملا کر بہ مقدار دانہ موٹھ گولیاں بنائیں۔ اور ایک یا دو گولی سوتے وقت منہ میں رکھ کر لعاب جو سیس یا نگل جائیں +

(۲) حب لبان جبکہ مریض کو شدت سعال کے سبب تھے ہو جاتی ہو مفید ہے۔
 نسخہ۔ لبان (کندر) آر دبا قلا۔ مغز بیدانہ ہر ایک ۲ ماشہ۔ رب السوس۔ کیترا۔ گل بنفشہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ یوز منقی ۴ ماشہ۔ انیسوں۔ بادیان۔ مغز بادام مقشر مقند سفید ہر ایک ۲ ماشہ۔ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں بہ مقدار نخود گولیاں بنائیں۔ اور بوقت ضرورت ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوسا کریں +

(۳) حب السمل علوی ثنائی جو مسلول کے لئے بحالت نزلات عارضہ اور نفث الدم نہایت مفید ہے۔ نسخہ۔ کاغذ قیصری ہر تلی۔ طبا شیریں پو ستہ بیخ انجبار۔ دم الاخویں۔ کمرہ پائے شمع۔ شاد بیخ و دسی منسول۔ کل انہی۔ نشاستہ۔ غبار آسیا۔ کیترا۔ رب السوس۔ فاوانیا۔ (عود صلیب مادہ) مغز بادام مقشر۔ تخم کاہو مقشر۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ مغزی السملک۔ اقا قیا۔ عصا۔ لجنۃ التیس ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ افیون ایک رتی۔ زعفران ایک ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر بہ مقدار نخود گولیاں بنائیں۔ اور ۲ سے ۳ گولی تک بقدر ہضم شیر خور کیا تھے استعمال کریں۔ اور شیر خور کی مقدار میں بدستور زیادتی اور کمی کو ملحوظ رکھیں۔ اور کثرت سیدان و اذالہ کی حالت میں ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں +

(۴) حب السمل بہ نسخہ خاص۔ جو قروح ربہ کے مندمل کرنے پرانی کھانسی کے دور کرنے۔ سینہ کے نرم کرنے اور آواز کے صاف کرنے میں معمول و مفید ہے۔ نسخہ۔ مغز بادام شیریں مقشر۔ بریان۔ مغز بادام تلخ مقشر۔ بریان۔ تخم کتان بریان۔ مغز حب الصنوبر کبار۔ بریان (مغز چلغوزہ بریان) نبات سفید ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ۔ صمغ اقباص (صمغ آلو بخارا) ایرسار۔ رب السوس ہر ایک ۳ ماشہ سب کو بار بار میکس کر آب بادیان سبز میں ملا کر بہ مقدار نخود گولیاں بنائیں اور ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسا کریں +

(۵) حب جواہر کا فوسری شریف خوانی۔ جو مسلول و مدقوق کے لئے تقویت اعضاء و تشکین حرارت مزاج اور دستوں کے روکنے میں نہایت مفید ہے۔ نسخہ۔

مردارید تا سفتہ۔ زمر و سودہ د عرق کیوڑہ کے ساتھ کہل میں ہار یک کیا ہوا یا قوت رسانی
سودہ۔ زہر مہرہ سودہ۔ لعل بد خشی سودہ۔ یشب سفید سودہ۔ کہربائے شمع۔ کافور قیوی
ہر ایک ۳ ماشہ رب السوس۔ صمغ عربی۔ کثیرا۔ نشاستہ۔ گل نیلوفر۔ سرطان محرق
طباشیر سفید۔ پوست خشتاش سفید۔ گل گاؤ زبان ہر ایک ۴ ماشہ زعفران ایک ماشہ ریشہ
پوست بیج انجبار شامی۔ صندل سفید گل ارمنی ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر لعاب
بہدانہ میں لاکر گولیاں بنائیں۔ اور ۲ ماشہ سے ۷ ماشہ تک بدرقات مناسبہ کے ساتھ
استعمال کریں۔

(۶) حسب سعال۔ جو مرض سل میں کھانسی کی تسکین کے لئے معمول مفید ہے نسخہ
مغز تخم کدو۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خرپڑہ۔ مغز بہدانہ ہر ایک ۵ ماشہ تخم خشتاش
سفید۔ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ۷ ماشہ صمغ عربی۔ نشاستہ کثیرا۔ طباشیر ہر ایک ۳ ماشہ نبات
سفید برابر نصف وزن جمل ادویہ ۱۶ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اور لعاب بہدانہ میں
چبٹی گولیاں بنائیں۔ اور بروقت ایک گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

(۷) خمیرہ ایریشم شیرہ عذاب والا۔ جو خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت
باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے۔ سعدہ کو قوت بخشتا ہے۔ سل و دق و خشک کھانسی میں
نہایت مفید ہے۔ نسخہ ایریشم خام ۴ اتولہ پانی سے دھو کر صاف کر کے ۱۰ سیر پانی
میں تین رات دن بھگوئیں۔ بعد اس قدر جوش دیں۔ کہ پانی کا پانچواں حصہ یعنی قریب ڈیڑھ
پاؤرہ جائے۔ اس کو ل چھان کر رب سیب شیریں رب سیب ترش رب انار شیریں۔ رب
انار ترش۔ رب انگور شیریں۔ رب ہی۔ شیرہ عذاب۔ شیرہ گاؤ زبان د عذاب گاؤ زبان کو جوش
مے کر شیرہ نکالیں) شیرہ صندل سفید د گلاب میں نکالا ہوا ہر ایک ۳ اتولہ۔ عرق گلاب
قند سفید ہر ایک ۵ اتولہ سب کو ایک برتن میں ڈال کر آگ پر رکھ کر خمیرہ کے قوام پہنائیں اور
قوام کے درست ہونے پر زعفران ۳ ماشہ۔ انبر اشب۔ مشک تبتی ہر ایک ۲ ماشہ قدرے
عرق گلاب میں حل کر کے قوام میں اچھی طرح شامل کریں۔ اگر اس نسخہ کو ٹھنڈا بنانا چاہیں تاکہ
گرم مزاجوں کو زیادہ مفید پڑ سکے۔ تو عرق بید مشک ۵ اتولہ۔ آب زبلوز ۲ اتولہ اضافہ کریں اور
۲ ماشہ سے ۷ ماشہ تک بہرہ عرق گاؤ زبان ۲ اتولہ دیگر بدرقات مناسبہ کے ساتھ استعمال کریں۔
(۸) دیافوزہ علوی خانی۔ جو سل و دق نزلات حارہ سے پیدا ہونے والے سینہ اور

پھیپھڑوں کے جملہ امراض اسہال مراری و ذوبانی۔ نفث الدم اور ضعف قلب میں معمول و مفید ہے نسخہ۔ کوکنار مسلم نیم کوفتہ ۳۰ عدد بہدانہ تخم خطمی سفید اصل السوس مقشر نیم کوفتہ سرطان نہری مغسول د اطراف کو علیحدہ کر کے اور شکم میں شکاف دیکر آلائش نکال کر اول مرتبہ خاکستر جو ب جھاؤ کے پانی سے قدرے نمک ملا کر دھوئیں۔ بعدہ آب شیریں دھوئیں تاکہ خاکستر اور نمک کا اثر دور ہو جائے۔ اسی کو سرطان مغسول یا مذکر کہتے ہیں ہر ایک گالٹنے دو تولہ تمام دوائیں رات کو پوتے میں سیر بارش کے پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں کہ نصف ہو جاؤ بعدہ مل چھان کر اس میں لعاب سبغول چار تولہ قند سفید نصف سیر شامل کر کے خمیرہ کے قوام پر لائیں۔ اور آخر قوام میں افاقیا۔ ست گلو۔ طباشیر گل ارمنی۔ ہر ایک ۴۰ ماشہ صمغ عربی کثیرا سفید ہر ایک پونے دو تولہ زعفران۔ بزرالنج سفید ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ کھربائے شمع۔ مروارید ناسفتہ ہر ایک سوا دو ماشہ سب کو باریک پیکر اچھی طرح شامل کریں۔

(۹) سفوف سرطان جو بل ووق و نفث الدم میں نہایت مفید ہے نسخہ۔ گل ارمنی۔ گل محسوم۔ نشاستہ گل سرخ ہر ایک ۴ ماشہ۔ طباشیر سفید۔ شادنج عدسی مغسول۔ کثیرا ہر ایک ۵ ماشہ خاکستر سرطان مادہ ڈیڑھ ماشہ۔ رب السوس ۳ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۴ ماشہ ہمراہ شیر بزر بقدر ہضم و شربت خشتیاش ۲ تولہ۔

(۱۰) سفوف خشتیاش جو بل کھانسی۔ نزلات حارہ اور خشونت صدر میں معمول و مفید ہے نسخہ۔ تخم خشتیاش سفید ڈیڑھ تولہ تخم خرفہ مقشر ۱۱ ماشہ۔ صمغ عربی۔ نشاستہ بریان تخم خطمی مقشر۔ تخم خبازی۔ کثیرا۔ بہدانہ مقشر رب السوس ہر ایک ۹ ماشہ۔ طباشیر سفید ۴ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۹ ماشہ ہمراہ شیر بزر یا شیر خرفہ بقدر ہضم کبھی اس نسخہ میں شکر تیغال ڈیڑھ تولہ۔ مروارید ناسفتہ دیکلاب سائیدہ ۴ ماشہ بھی شامل کرتے ہیں۔

(۱۱) سفوف ست گلو۔ بل ووق کھانسی اور اسہال میں مفید ہے۔ نسخہ۔ طباشیر سفید۔ تخم گاؤزبان۔ ست گلو ہر ایک ۲ ماشہ۔ صمغ عربی۔ سرطان نہری سوختہ۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ کوکنار ۲ رقی۔ دانہ ہیل ۴ رقی کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ شیر خرفہ یا شیر بزر۔

(۱۲) سفوف غری السمک جو بل ووق اور نفث الدم میں نہایت مفید ہے نسخہ۔ پوست بنج ابنہار۔ دم الاخوین۔ مروارید۔ کھربائے شمع۔ غری السمک۔ عود صلیب

رب السوس - انیسوں - سرطان سوخته - نشاستہ بریان - گل ارمنی - طباشیر شاد رخ منسول
منغز تخم کدو - صمغ عربی - کیترا - مغز بادام - نقشہ ہر ایک ۲ ماشہ - کافور قیصری - زعفران ہر ایک ایک
ماشہ - فیون ۴ رتی - سب کو کوٹ چھان کر سات حصہ کریں - ایک حبصہ صبح کو شیر خر کے ہمراہ
اور ایک حصہ دو پہر کو لعاب بہدانہ ۳ ماشہ - شیرہ بیخ انجبار ۵ ماشہ - عرق یازنگ ۲ تولہ
میں نکال کر شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر استعمال کریں - اور اسی طرح شام کو تیسرا حصہ شیرہ جاتا
کے ہمراہ استعمال کریں +

(۱۳) سفوف سل شریف خانی جو سل ودق اور نفث الدم میں نہایت مفید ہے
سنخہ - طباشیر - غری التمک - گل ارمنی - گل داغستانی - گوند بول - آفتاب - دانہ ہیل خورد ہر ایک
۳ ماشہ مصطکی - ست گلو ہر ایک ۲ ماشہ - کافور قیصری ایک ماشہ - سرطان محرق ۴ ماشہ
نخم کا ہو نقشہ ۷ ماشہ - زعفران - فیون ہر ایک ایک ماشہ - نبات مفید ۳ ماشہ - سب کو
کوٹ چھان کر سفوف بنائیں - خوراک ۲ ماشہ ہمراہ شربت خنکاش +

(۱۴) شربت سرطان خاص جو سل ودق میں نہایت مفید ہے - سنخہ - سرطان
منسول - برگ اڑوسہ سفید گل ہر ایک آدھ پاؤ - تخم خنکاش سفید - گل اڑوسہ تخم خطمی -
تخم خیازی - گاؤ زبان - گل بنفشہ ہر ایک اتولہ گل گاؤ زبان - اصل السوس نقشہ ہر ایک
۹ ماشہ - بہدانہ ۶ ماشہ - عناب - ۱۰ دانہ - سپستان ۲۵ دانہ - رات کو تمام دوائیں مارا جھن
ڈیڑھ سیر میں جو گدھی کے دودھ سے تیار کیا گیا ہو تر کر کے صبح جوش دیں - جب نصف
رہ جائے صاف کر کے قند سفید ایک سیر داخل کر کے مثل شربت کے قوام کریں - اور
آخر قوام میں سریش ماہی ۳ تولہ عرق گاؤ زبان ۶ تولہ میں خوب حل کر کے اضافہ کریں اور
ایک جوش دے کر شربت تیار کریں - خوراک ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک دن میں دو تین بار +

(۱۵) شربت اعجاز - جو سل ودق اور خشک اور تر کھانسی میں مفید ہے - سنخہ
عناب - ۱۰ دانہ - سپستان ۳۰ دانہ - گل بنفشہ - اصل السوس - تخم خطمی - تخم خیازی -
گل نیلوفر - گل اڑوسہ سفید ہر ایک اتولہ - بہدانہ ۹ ماشہ - برگ اڑوسہ سفید آدھ پاؤ
رات کو تمام دوائیں گرم پانی میں بھگوئیں - صبح مل چھان کر قند سفید تین پاؤ شامل کر کے
شربت کے قوام پر لائیں - اور آخر قوام میں صمغ عربی - کیترا - رب السوس - شکر تیغال
ست گلو ہر ایک ۵ ماشہ ہر ایک پیکر شامل کریں +

(۱۶) عرق سرطان خاص جو سٹل و دق میں نہایت مفید ہے۔ نسخہ۔ سرطان مفسول ایک سیر۔ برگ بید سادہ۔ برگ اڑوسہ ہر ایک ایک پاؤ۔ سپستان آدھ پاؤ مقشر آدھ سیر۔ تخم جھوا۔ تخم پالک ہر ایک ۳ تولہ۔ تخم خطمی تخم خبازی۔ گل بنفشہ۔ گاؤ زبان۔ گل گاؤ زبان۔ اصل السوس مقشر۔ کوبہ ابریشم ہر ایک ۲ تولہ۔ مغز تخم کدوے شیریں۔ مغز تخم تربیزہ۔ مغز پیچیدہ۔ مغز تخم خیاریں۔ مغز تخم خرپڑہ۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ چرائتہ۔ خس گجراتی۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو مقشر ہر ایک ۳ تولہ۔ پوست خنخاش۔ تخم خنخاش سفید ہر ایک آدھ پاؤ۔ سبغول ہمدانہ ہر ایک ۲ تولہ۔ گلوے سبز۔ خاکشی ہر ایک ایک چھٹانک۔ انتر چھال نیبا آدھ پاؤ شکاعی۔ باد آرد۔ گل عافیت ہر ایک آتولہ سب دو ایس رات کو آب نقرہ تاب۔ آب طلا۔ تاب۔ آب آہن۔ تاب ہر ایک ۲ سیر۔ آب مکو سبز سوا سیر اضافہ کر کے صبح آب کدو۔ آب پیچیدہ۔ آب خیاریں۔ شیر خرم ہر ایک ۲ سیر۔ آب مکو سبز سوا سیر اضافہ کر کے زعفران ۳ ماشہ کافور ۴ ماشہ۔ گل ارمنی آتولہ۔ سریش ماہی ۲ تولہ نیچے کے منہ میں باندھ کر سات سیر عرق کھینچیں۔ خوراک ۴ تولہ سے۔ آتولہ تک صبح و شام۔ اگر اس نسخہ میں ترانہ سید۔ اعداد آب انار شیریں آدھ سیر بھی شامل کریں تو بہتر ہے۔

(۱۷) قرص سرطان جو سٹل دق۔ لفت الدم اور کھانشی میں مفید ہے۔ نسخہ۔ سرطان محرق ۲ تولہ۔ طباشیر۔ کربائے شمع۔ پوست خنخاش بریان۔ کافور سنگ جراثیم۔ گل ارمنی ہر ایک ۳ ماشہ۔ نشاستہ گندم۔ مغز تخم خیاریں ہر ایک ایک تولہ۔ گل سرخ۔ رب السوس کثیرا سفید۔ صمغ عربی۔ تخم خرفہ بریان ہر ایک ۵ ماشہ۔ افیون ایک ماشہ کوٹ چھان کر لعاب ہمدانہ کے ساتھ اقراص بنائیں خوراک ۴ ماشہ ہمراہ عرق گاؤ زبان ۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ۔

(۱۸) قرص سرطان خاص۔ سرطان محرق ۲ تولہ۔ صدف مروارید محرق مفسول عقیق یمنی محرق مفسول۔ لبسہ احمر محرق مفسول۔ طباشیر۔ کربائے شمع ہر ایک ۶ ماشہ۔ گل ارمنی۔ گل مخنوم۔ آفاقیا۔ گلناہ فارسی۔ صندل سفید۔ مغز تخم کدوے شیریں۔ مغز تخم تربیزہ۔ مغز تخم پیچیدہ۔ مغز تخم کاہو مقشر۔ مغز تخم خیاریں۔ ست گلو۔ رب السوس۔ صمغ عربی۔ کثیرا۔ نشاستہ۔ کافور قیصوری۔ شکر تیغال ہر ایک ۳ ماشہ۔ ورق نقرہ۔ زعفران ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ سب کو پیس کر دوا ب اسبغول ۶ ماشہ میں ملا کر اقراص بنائیں خوراک

ڈیڑھ ماشہ صبح و شام ہمراہ بدرقات مناسبہ +

(۱۹) قرص سرطان کافوری - جو سل ووق - تپ محرقہ اور کھانسی میں نہایت مفید

ہے - نسخہ - صمغ عربی شکر طبرزد - کثیر اسفید - گل سرخ طباشیر سفید ہر ایک ۴ ماشہ

اصل دوس مقشرہ ماشہ - نشاستہ - تخم خرفہ ہر ایک ۷ ماشہ - صندل سرخ صندل سفید صندل

زرد ہر ایک دو ماشہ - تخم کاہو مقشرہ ۱۰ ماشہ رب السوس ۵ ماشہ کافور قیصوری ایک ماشہ

مغز تخم کدوے شیریں مغز تخم خیارین - مغز تخم خرپڑہ - تخم خشنانش سفید ہر ایک ۵ ماشہ

سرطان محرق اتولہ سب کو کوٹ چھان کر لعاب اسبغول میں اقراص بنائیں - خوراک ۷ ماشہ

ہمراہ عرق گاؤ زبان ۱۲ اتولہ ہمراہ دیگر بدرقہ مناسبہ استعمال کریں +

(۲۰) قرص سرطان لولوی جو سل ووق میں نہایت مفید ہے - نسخہ - عصافہ لجمیتہ

البتیس دریش برگد ۱۰ مروارید ناسفتہ - تخم بارتنگ ہر ایک ۷ ماشہ طباشیر گل سرخ ہر ایک

۱۰ اتولہ - گل ارمنی ۱۰ اتولہ مغز تخم کدوے شیریں - مغز تخم خیارین - تخم خرفہ مقشرہ سرطان

محرق - کہربائے شمع ہر ایک ۱۱ ماشہ صندل سفید دگلاب میں گھسا ہوا ۳ ماشہ

زعفران ۱۰ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر عرق گلاب میں ملا کر اقراص بنائیں - خوراک ۵ ماشہ

ہمراہ عرق گاؤ زبان ۱۲ اتولہ یا دیگر بدرقہ مناسبہ +

(۲۱) قرص خشنانش - جو سل ووق - کھانسی اور اتنارع لواز ل کے لئے نہایت

مفید ہے - نسخہ - تخم خشنانش سفید مغز تخم کدوے شیریں - تخم خرفہ سیاہ - مغز تخم خیارین - مغز

بہدانہ ہر ایک ایک اتولہ صمغ عربی - طباشیر - گل ارمنی - تخم حاض - نشاستہ گل سرخ

ہر ایک ۷ ماشہ کافور قیصوری ڈیڑھ ماشہ - تمام مغزیات بیجوں - اور صمغ عربی بھون کر

بعدہ جملہ دوائیں کوٹ چھان کر لعاب اسبغول میں ملا کر اقراص تیار کریں خوراک ۶ ماشہ

ہمراہ عرق اڑوسہ عرق بارتنگ دیگر بدرقات مناسبہ +

(۲۲) قرص طباشیر - جو تسکین حرارت اور دستوں کے روکنے کے لئے سل ووق

اور ذیابیطس میں معمول و مفید ہے - نسخہ - تخم خرفہ - گل سرخ - گل ارمنی - گلانا طباشیر

تخم کاہو - ہر ایک ایک اتولہ کوٹ چھان کر پانی میں اقراص بنائیں - خوراک ۵ ماشہ ہمراہ عرق

گاؤ زبان ۱۲ اتولہ +

(۲۳) قرص طباشیر ملیں - جو سل ووق - محرقہ خشک کھانسی - خنونت سینہ

تسکین عطش اور تبیین طبع کے لئے معمول و مفید ہے۔ نسخہ۔ طباشیر سفید ۱۲ تولہ ۱۲ زنجبین
 فراسانی ۱۱ ماشہ ۱۲ مغز تخم کدو ۱۲ شیریں ۱۲ مغز تخم خیابرن ۱۲ نشاستہ ۱۲ صمغ عربی ۱۲ کثیرا ۱۲ تخم
 خشتا ۱۲ ہر ایک ۳ ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسبغول میں ملا کر اقراص تیار کریں خوراک
 ۳ ماشہ ہمراہ عرق گاؤ زبان ۲۰ تولہ یا دیگر بد رقات مناسبہ ۱۲

(۲۴) قرص طباشیر قالیچہ۔ جو اسہال ذوبانی و صفراوی اور حمیات کہنتہ میں مفید
 ہے۔ نسخہ۔ طباشیر گل سرخ ۱۲ تخم کاسنی ۱۲ تخم کاہو ۱۲ تخم خرفہ ۱۲ سماق ہر ایک ۲ ماشہ ۱۲ کلنار
 صندل سفید ۱۲ تخم حاض ۱۲ ہر ایک ۲ ماشہ ۱۲ افیون ۱۲ زعفران ہر ایک ۱۲ ڈیڑھ ماشہ سب
 کو کوٹ چھان کر ہمراہ عرق گلاب اقراص تیار کریں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ شربت انجبار
 یا دیگر بد رقات مناسبہ ۱۲

(۲۵) قرص طباشیر کافوری ٹولوی۔ جو سہل و دوق اسہال ذوبانی و کبدی و موی
 نفث الدم۔ حمیات محرقة و غیرہ امراض میں نفع بخش ہے۔ اور دستوں کی حالت میں
 نہایت مفید ہے۔ نسخہ۔ سرورید ناسفتہ ۱۲ طباشیر سفید ۱۲ سرطان محرق ۱۲ تخم خشتا ۱۲ سفید
 تخم کاہو ۱۲ تخم خرفہ مقشر ۱۲ کثیرا ہر ایک ۱۲ تولہ ۱۲ ڈیڑھ ماشہ ۱۲ کبریا ۱۲ شمع رب السوس
 غنچہ گل سرخ ہر ایک ۹ ماشہ ۱۲ مغز تخم خیابرن ۱۲ تولہ ۱۲ صمغ عربی ۱۲ بسد محرق ہر ایک ۳۱ ماشہ
 کافور قیصوری ۱۲ ماشہ ۱۲ زعفران ابریشم مقرض ہر ایک ایک ماشہ سب کو کوٹ چھان کر
 آب بارتنگ سبز میں ملا کر اقراص تیار کریں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ عرق شیر، ماشہ یا دیگر
 بد رقات مناسبہ ۱۲

(۲۶) لعوق سل جو مسلول کے لئے نفع مند ہے۔ نسخہ عتاب ۳۰ دانہ سپستان
 آدھ پاؤ۔ مویز منقی ۱۲ تخم خشتا ۱۲ سفید ہر ایک ۲ تولہ ۱۲ اصل السوس ۱۲ پر سیاوشان ہر ایک
 ۱۲ ڈیڑھ تولہ سب کو ڈھانی سیر پانی میں یہاں تک جوش دیں۔ کہ پاؤ بھر باقی ہے۔ بعدہ
 مل چھان کر اس میں شکر سفید آدھ پاؤ۔ آب انگور ڈیڑھ پاؤ شامل کر کے دوبارہ ملائم آگ
 پر سکھ کر لعوق کے قوام پر لائیں۔ اور آخر قوام میں مغز تخم کدو ۱۲ مغز بہدانہ ۱۲ نشاستہ ۱۲ کثیرا
 صمغ عربی ۱۲ خشتا ۱۲ سفید ۱۲ مغز بادام مقشر ہر ایک ۱۲ ماشہ ہر ایک ۱۲ پس کر شامل کریں خوراک
 ۲ تولہ قبل بعد غذا صبح و شام ۱۲

(۲۷) لعوق سل شریف خانی۔ جو مسلول و مدقوق کے لئے نہایت مفید ہے۔

لبنخہ - مغز تخم کدو - مغز تخم خیارین - مغز ہلدانہ - مغز پنہ دانہ - تخم خشتاش - انزروت سفید
کثیرا - حلبہ - سرطان حرق - مغز چلغوزہ - ایرسا - زوفا - خشک ہر ایک ۹ ماشہ سب کو
اچھی طرح کوٹ چھان کر شربت زونا ایک پاؤں بل کر محفوظ رکھیں - خوراک ۵ ماشہ +

مریضان سل و دق کی مناسب غذائیں

اس مرض میں جبکہ بیمار کو دود اور ماء الشیر وغیرہ غذائیں بخوبی ہضم ہو جاتی ہوں تو دوسری
غذائیں دینا بھی بہتر ہے۔ مگر یہ دوسری غذائیں اسی وقت کھانا جائز ہیں۔ جبکہ دود وغیرہ
غذائیں ہضم ہو کر ہلکے کی طرف منتقل ہو گئی ہوں۔ اور ان کو کھائے ہوئے خاصی دیر ہو گئی ہو
اور یہ یقینی طور پر اطمینان ہو جائے کہ فی الواقع ہضم معدی مکمل ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی
نہایت ضروری ہے کہ اس شحم کی دیگر اغذیہ بمقدار قلیل وقفات کے ساتھ استعمال کی
جائیں تاکہ غذا بخوبی ہضم ہو جائے۔ اور مریض ثقل و گرانی یعنی اچھارہ ہو جانے اور دستوں
سے محفوظ رہے۔ چنانچہ ایسی غذاؤں میں سے جو مریضان سل کے لئے مناسب ہیں۔ دال
مونگ منقشر جو کہ ویا پالک یا ہنڈہ یا توری کے ساتھ پکائی گئی ہو۔ اور جس کے ساتھ تھوڑا
سا مغز بادام شیریں بھی کھل کر ڈالا گیا ہو نہایت مناسب ہے۔ اسی طرح کدو - گکڑی -
بھنڈی - توری - پالک اور دوسری فصلی سرد تر کاریاں پکا کر کھلانا بھی نفع مند ہے۔
ایسے ہی ماء الشیر عدس مسلم یا کدو سے دراز کے ساتھ پکا کر اور روغن بادام سے داغ دیکھا
دیکر کھلانا بھی مفید ہے۔ علی ہذا مرغ کے نیم برشت انڈے کی زردی اور اس کے انڈوں کا
شوربہ ایک سریع المضم اور جید الکیموس غذا ہے۔ اور حلوان (بزغالہ - بکری کا بچہ) اور
مرغ کے بچے کی بخنی اور شوربا بھی ایک بہترین غذا ہے۔ علی ہذا بکری یا گائے کے تازہ
دودھ کے ساتھ چاول ڈال کر پکا کر اور شکر ملا کر د شیر برنج - کھیر، کھلانا بھی مریضان سل
کے لئے نہایت مناسب ہے۔ ایسے ہی فیرنی بھی کھلانا بہتر ہے۔ علاوہ ازیں تیتیر - بیڑا اور
تازہ کپڑی ہوئی فھلی کا شوربا پکا کر دینا بھی مسلولین کے لئے نہایت مناسب ہے۔ علی ہذا
بخنی دم بخت بھی صلح الکیموس - کثیر الغذا اور سریع المضم ہے۔ اور مند رجہ ذیل غذائیں بھی
مریضان سل و دق کے لئے مناسب حال اور قابل استعمال ہیں +

(۱) آشنجو جو دافع عطش و مسکن حرارت ہے۔ امراض تھوڑے سینہ - سل و دق - اسہال

وچیش اور گرم بخاروں میں دیتے ہیں۔ ترکیب۔ چھلکا اتارے ہوئے جو جن کو اردو میں گھاٹ کہتے ہیں ایک چھٹانک کے کران کو دھو کر۔ اچھٹانک پانی میں نصف گھنٹہ تک بھگوئیں۔ بعد ۴۵ منٹ تک دھیمی آنچ پر قلعی دار دیگچی میں جوش دیں۔ اور جوش کے وقت کف دو کرتے رہیں۔ اور سرد ہونے پر ایک صاف ملل کے کپڑے میں چھان کر استعمال کریں۔ ذائقے کے لئے اس میں تھوڑی سی مصری بھی ملا دینی چاہئے۔ اگر آتش جو گاڑھا بنانا ہو تو اسے بجائے ۴۵ منٹ کے دو گھنٹہ تک جوش دے کر اور سرد کر کے چھان لیں۔ اگر بخار زیادہ ہو۔ یا تلخیف و تلبیس اور ادرار بول کی ضرورت ہو تو بجائے جو مقشر کے جو غیر مقشر استعمال کریں۔ لیکن اس ترکیب میں پہلے جوش کا پانی پھینک کر دوبارہ بدستور دس گنا پانی اور شکر ڈال کر دھیمی آنچ پر رکھیں اور اچھی طرح پک جانے کے بعد اتاریں۔ اور سرد ہونے پر چھانکر استعمال کریں۔

(۲) آبجو سرطانی جو مریضان سل و دق کی ایک خاص غذا ہے۔ ترکیب مہرطان نہری مادہ کو پکڑ کر اس کے پاؤں اور آلائش شکم علیحدہ کر کے نمک اور سبوس گندم مل کر صاف پانی سے دھوئیں۔ بعد ۴۵ منٹ جھاؤ مل کر صاف پانی سے دھوئیں پھر مارا شیر میں ڈال کر پکائیں۔ اگر ساتھ ہی عناب۔ خشتا ش سفید۔ روغن بادام بھی مارا شیر میں ڈال کر سرطان کے ساتھ پکا لیا کریں تو بہتر ہے۔

(۳) بیضہ نیم برشت جو مسلولین کے لئے اچھی غذا ہے۔ ترکیب۔ کھولتے ہوئے پانی میں انڈا ڈال کر دو تین منٹ جوش دے کر نکال لیں تاکہ اس کی سفیدی چم جائے۔ مگر زردی نہ جمے۔ پھر انڈے کو ذرا اوپر سے توڑ کر اس کی صرف زردی نئے کر قدرے نمک اور سیاہ مرچ بار یک پیس کر چھلک کر مریض کو دیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ مریض کو صرف انڈے کی زردی ہی دینا چاہئے۔ کیونکہ سفیدی دیرہضم ہوتی ہے۔

(۴) ادا روٹ۔ یہ ایک درخت کی جڑ کا سفوف ہوتا ہے۔ ہلکی غذا ہونے کے سبب دیگر قسم کے مرضاء کے علاوہ متاولین و مدقوقین کے لئے بھی نہایت مناسب ہے۔ مگر ادا روٹ خالص ہونا چاہئے۔ کیونکہ دوکاندار مستافروخت کرنے کے لئے اس میں چاول کے آٹے کی آمیزش کر دیتے ہیں۔ ترکیب۔ دو تولہ ادا روٹ اور ٹوڑھ پاؤ پانی یا دودھ پہلے تھوڑے سے پانی یا دودھ سے ادا روٹ کو گھول کر پھر باقی پانی یا دودھ

آگ پر رکھ کر جوش دیں۔ اور قدرے قدرے محلول گھلایا ہوا، اراوٹ اس میں ڈال کر چمچے سے ہلاتے رہیں۔ اور چار پانچ منٹ تک جوش دے کر اتار لیں۔ اور قدرے مصری یا جینی ملا کر مریض کو تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

(۵) بادام کے بسکٹ جو دیگر مریضوں کے علاوہ مریضوں بیل و دق کے لئے بھی اچھی غذا ہے۔ ترکیب بادام کا آٹا آدھی چھٹانک سفیدی بیضہ مرغ و دودھ تک حسب ضرورت انڈے کی سفیدی کو خوب پھینٹ کر اس میں آرد بادام اور نمک ملا کر چھوٹے چھوٹے بسکٹ بنا کر ایک تنور میں پندرہ یا بیس منٹ تک پکائیں۔ اور استعمال کریں ذیابیطس شکر میں بھی یہ بسکٹ مفید ہوتے ہیں۔

(۶) وال کا پانی یہ بھی ہلکی غذا ہونے کے سبب دیگر مریضوں کے علاوہ مریضوں بیل و دق کے لئے بھی مناسب ہے۔ ترکیب۔ وال موٹک مقشر ایک چھٹانک پانی تین پاؤنٹ بقدر ذائقہ۔ پانک ایک پاؤنٹ اور خوب جوش دیں بعدہ اتار کر سرد کر کے چھان لیں اور چھینے ہوئے پانی کو استعمال کریں۔

(۷) ساگو دانہ۔ یہ بھی ہلکا ہونے کے سبب اچھی غذا ہے۔ ترکیب۔ آدھی چھٹانک صاف کیا ہوا ساگو دانہ آدھ سیر پانی یا دودھ میں ڈال کر جوش دیں۔ اور متواتر چمچے سے ہلاتے رہیں۔ ذرا تپلا ہوتے ہی اتار کر اس میں قدرے شکر ملا کر مریض کو دیں۔

(۸) شور بہ انڈے کا یہ بھی ہلکی غذا ہونے کے سبب نہایت مناسب ہے۔ ترکیب مرغی کے دو انڈوں کی زردی لے کر خوب پھینٹیں۔ اور دھیمی آنچ پر گرم کریں۔ اور اس میں تھوڑا تھوڑا نصف سیر پانی ملا دیں۔ پھر ذرا سا مکھن اور مصری ملا دیں۔ جب جوش کھانے لگے۔ تو اُسے کسی اور برتن میں کٹی بارالٹیں پلٹیں۔ یہاں تک کہ وہ خوب مل جائے۔ اور اُس پر جھاگ اٹھنے لگے۔ پھر حسب ضرورت مریض کو دیں۔

(۹) فیورنی۔ جو دیگر مریضوں کے علاوہ مریضوں بیل و دق کے لئے بھی مناسب ہے۔ ترکیب۔ چاول عمدہ ایک چھٹانک دہوئے ہوئے۔ مغز بادام شیریں مقشر، دانہ تخم خشخاش سفید، ماشہ۔ تخم کا ہو مقشر، ماشہ سب کو تھوڑی دیر تک آدھ پاؤ تازہ بکری کے دودھ میں رکھیں۔ بعدہ تھوڑا پانی ملا کر ایک مسلسل کے باریک

کپڑے میں چھان لیں۔ اور تین پاؤ بکری کا تازہ دودھ اور ملا کر ملائم آنچ پر رکھ کر ایک گھنٹہ تک جوش دیں۔ اور چھپے سے حرکت دیتے رہیں۔ اور دوران جوش میں تھوڑی مصری ملائیں۔ اور غلیظ ہو جانے پر اتار کر سرد کر کے مریض کو دیں۔ اگر اس فیرفی میں کھانسی کی رعایت سے گوند کثیر ایک ماشہ باریک پیس کر ملا دیا کریں۔ تو بہتر ہے۔ اور اگر دستوں کی رعایت مطلوب ہو تو طباشیر۔ گل ارمنی ہر ایک ایک ماشہ باریک کر کے شامل کریں۔ اور اگر کھانسی اور سہل شدید کی رعایت مطلوب ہو۔ تو بجائے تین پاؤ شیر بڑے کے ڈیڑھ پاؤ بکری کا دودھ اور ڈیڑھ پاؤ ماء الشیر سرطانی شامل کر کے آنچ پر رکھ کر تیار کیا کریں۔

(۱۱) ماء اللحم۔ جو کہ سلوین وہ توقین کے لئے جبکہ شدید ضعف کے باعث غشی کے دورے پڑتے ہوں۔ مفید ہے۔ ترکیب۔ جوان بکری کا گوشت لے کر سفیدی علیحدہ کر کے صاف کئے ہوئے سرخ گوشت کے کباب بنائیں۔ اور ایک قلعی دار دیگی میں ان کبابوں کو رکھ کر اوپر سے تھوڑا سا عرق گلاب ڈال کر دیگی کا منہ بند کر کے نرم آنچ پر رکھیں اور آہستہ آہستہ آنچ دے کر پکائیں۔ تاکہ آگ کی حرارت سے گوشت پانی چھوڑ دے۔ بعدہ دیگی کا منہ کھول کر پانی نکال لیں۔ اور گوشت یعنی کبابوں کو بھی اچھی طرح داب داب کر اسی پانی میں چھوڑ لیں۔ بعدہ اس پانی کو لے کر دوبارہ پکائیں۔ اور قدر سے زرشک کشنیر خشک اور نمک باریک پیس کر ملائیں۔ اور استعمال کریں۔ اس قسم کے ماء اللحم سے موت نہایت جلد عود کرتی ہے۔

(۱۲) بخنی دم پختہ۔ یہ غذا بھی نہایت مقوی اور سرلیج الہضم ہونے کے باعث جملہ قسم کے مریضوں کے لئے نہایت مناسب ہے۔ ترکیب بکری یا بھیڑی کی گردن یا سینہ کا پتلا گوشت صحت سیر لے کر اور اسے صاف کٹا کر چھوٹے سے روغنی مرتبان میں ڈال کر اور اس میں ذرا سانک ملا کر آٹے سے اس کا منہ خوب مضبوط طور پر بند کر کے بعدہ ایک بڑی دیگی میں پانی بھر کر جوش دینا شروع کریں۔ جب پانی کھولنے لگے۔ تو مرتبان کو اس دیگی میں ڈال کر دو تین گھنٹہ تک جوش دیتے رہیں۔ بعدہ مرتبان نکال کر اس کا منہ کھول کر گوشت پھینک دیں۔ اور صرف بخنی نکال کر کام میں لائیں۔

مرض سبل وق میں دودھ پلانے کی ترکیب اور اسکے شرائط

چونکہ اس مرض میں خشکی غایت درجہ کی ہوتی ہے۔ اس لئے دودھ باخصوص گدھی کے دودھ سے علاوہ ترطیب کے دیگر ضروری مفاد بھی حاصل ہوتے ہیں بقول متقدین سب سے بہتر گدھی کا دودھ ہے۔ اس کے بعد عورت کا بعد ازاں بکری کا خصوصاً پستان منہ میں لیکر پینا، مگر کچل ایسے مریضوں کے لئے بالعموم شیر خرا اور شیر نہی مستعمل ہے۔ دودھ کے استعمال کے مختلف طریقوں میں سے بہتر اور مروج طریقہ یہ ہے کہ شیر خرا یا شیر نر پہلے روز ۴ تولہ پلائیں۔ اور دوسرے روز ۸ تولہ اور تیسرے روز ۱۲ تولہ اسی طرح روزانہ چار چار تولہ بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ ساتویں روز دودھ کی مقدار ۲۸ تولہ ہو جائے۔ اس وقت اسی مقدار میں ایک ہفتہ تک پلاتے رہیں۔ بعد ازاں بدستور روزانہ چار چار تولہ گھٹا کر موقوف کر دیں۔ اور دوسرا طریقہ جو نسبتاً کم مروج ہے لیکن مقدار میں تدریجی ترقی ہوتی ہے اور زیادہ عرصہ تک استعمال کرنے کے سبب زیادہ مفید ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے روز ۲ تولہ دودھ پلائیں۔ اور ہر روز ایک ایک تولہ دودھ کی مقدار میں اضافہ کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ پچیسویں روز دودھ کی مقدار اکتالیس تولہ ہو جائے۔ اس وقت اسی مقدار میں ایک ہفتہ تک پلاتے رہیں۔ بعد ازاں بدستور روزانہ ایک تولہ کم کرنا شروع کریں۔ اور سات تولہ کی سابقہ مقدار پر پہنچ کر موقوف کر دیں۔ اگر ممکن ہو تو اس جانور کو جس کا دودھ استعمال میں لایا جائے مناسب مرض دوائل جیسے برگ بازنگ۔ بید برگ اور برگ پستان۔ برگ حبیب۔ برگ خرفہ۔ پالک۔ برگ کھاسہ۔ گدھی جو کی سبز پتیاں۔ باد رنگ دیکھو وغیرہ بطور چارہ کھلائیں اور نیز شیر دار خند رست اور جوان ہو اور کسی قسم کی متعدی شکایت میں مبتلا نہ ہو۔ اگر دودھ گدھی کا ہوا اس کو بیات ہوئے چنانچہ ماہ سے زیادہ نہ گزرے ہوں۔ اگر شیر دار عورت یا بکری پہنچو پید ہونے کے ۴۰ روز بعد دودھ استعمال کریں۔ بکری کے دودھ کو اگر جوش دیکر پلائیں تو زیادہ مناسب ہے۔ اور گدھی کا دودھ کچا ہی بہتر ہے۔ مگر دیکر فوراً ہی مریض کو پلائیں۔ تاکہ حرارت طبعی قائم رہے۔ اور سرد نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ایک بڑے پیالہ کو گرم پانی سے بھر کر اور اسکے اندر ایک چھوٹا سا چینی کا صاف پیالہ رکھ کر اس میں دودھ دوں۔ اور فوراً مریض کو پلائیں۔

دودھ اس طرح بھی دیتے ہیں۔ کہ بمقدار مطلوب دودھ لے کر اس میں دو چند بارش یا دریا وغیرہ کا شیریں پانی ملا کر جوش دیا جائے۔ جب نصف رہ جائے۔ تو شکر یا مصری ڈال کر پلا دیا جائے۔ اس طرح مریض کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر دودھ کے پلانے کے دوران میں بد ہضمی یا غصہ وغیرہ پیدا ہو کر بخار تیز ہو جائے یا دست آنے لگیں۔ یا کمزوری بڑھ جائے۔ تو کچھ دنوں کے لئے دودھ موقوف کر دیں۔ اور رفع حرارت کے لئے شربت آلو اور فواکھات رطبہ سے طبیعت کی تلپین کریں۔ اگر ضعف ہضم۔ اسہال اور کمزوری کے سبب دودھ ہضم نہ ہو سکتا ہو تو دودھ موقوف کرنے کے بعد تازہ مٹی یعنی چھاچھ آہن تاب بقدر ہضم کوئی قابض چیز جیسے طباشیر وغیرہ ملا کر پلائیں۔ اور کھانسی کی رعایت سے اگر دودھ میں صمغ عربی اور کثیرا ہر دو ایک ماشہ بھی شامل کر لیا کریں تو زیادہ مناسب ہوگا

پیٹ کی سِل

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیٹ کی سِل	سِلِ بطنی	آئبڈومیٹل ٹوبیکولوسس
آنتوں کی سِل	دِق الامعاء	انٹسٹائنل
ماساریقی سِل	سِل ماساریقی	ٹبیس مینٹریکا
		Abdom. Tuberculosis
		Intestinal Tuberculosis
		Tabes Mesentrica

تعریف۔ اس مرض میں مادہ سِل کے آنتوں میں سرایت کر جانے سے اُن میں زخم پڑ جاتے ہیں نیز دست آتے ہیں۔ بخار ہوتا ہے اور مریض لاغر و کمزور ہو جاتا ہے۔

جس طرح سے سینہ کی سِل میں پھیپھڑوں کے اندر زخم ہو جاتے ہیں اور کھانسی آتی ہے۔ اسی طرح سے پیٹ کی سِل میں آنتوں کے اندر زخم ہو جاتے ہیں۔ دست آتے ہیں جو مریض کے جسم کو گھلا کر اسے لاغر یعنی دُبالا کر دیتے ہیں۔ اسی لئے اطباء نے یونانی نے اس مرض کو **اسہال ذوبانی یا قروح امعاء سوداوی** کے نام سے بیان کیا ہے۔ مثلاً

گھلانیوالے دست اسہال ذوبانی کالی کوئی ٹوڈاٹریا Colliquative Diarrhoea

سِل کے دست اسہال سِلی ٹوبیکولوس ڈائریا Tuberculous Diarrhoea

اس قسم کے دست سِل و دِق کے اخیر میں اعضاء و رطوبات کے گھلنے اور پگھلنے کے باعث

آیا کرتے ہیں۔

Tuberculous
Ulceration

آنتوں کے زخم سیٹ قروح امعاء سوداوی ٹوبرکولر انشائٹس
گذشتہ صفحات میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ سیٹ امعاء فرمن یا سیٹ سوداوی ٹوڈی بدوبان
وسل ہوتی ہے۔ گویا متقدمین اطباء نے یونانی نے جس مرض کو سیٹ سوداوی یا اسہال سخی یا

Colliquative
Diarrhoea.

اسہال ذوبانی لکھا ہے۔ موجودہ اطباء یورپ اسی مرض کو پہلے کالی کوئی ٹوڈا یا
اور پھر ٹوبرکولس ڈائریا Tuberculous
Diarrhoea کہتے تھے۔ لیکن اب ٹوبرکولس اینڈی رائٹس

Intestinal

(یا انشائٹس ٹوبرکولوسس)

Tuberculous Enteritis

Tuberculosis) وغیرہ کہتے ہیں +

نوڈل۔ سیٹ و قروح امعاء سیٹ کے لغوی معنی ہیں خراش۔ پس جب آنتوں کی اندرونی سطح میں خراش
ہوتی ہے تو اس کو سیٹ کہتے ہیں۔ اور جب مقام سیٹ میں دم ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں تو اس کو قروح
امعاء کہتے ہیں۔ اور ایسے ٹیبلے اور پرائے زخموں کو قروح امعاء سوداوی کہتے ہیں جب کہ
ڈاکٹری میں ٹوبرکولر انشائٹس کہتے ہیں +

اور جب بچوں میں سیٹ کی سیٹ ہو کر دست آتے ہیں اور بچہ سوکھ کر کاٹا ہو جاتا ہے تو ایسی
حالت میں اس مرض کو اردو میں شوکھا اور طب میں وق اطفال کہتے ہیں +

ماہیت مرض۔ اگرچہ ساری آنتیں بھی اس مرض میں مبتلا ہو سکتی ہیں لیکن بالخصوص

باریک آنت (دقاق ایلیم) کافی آنت (اعور شکم) اور فراخ آنت (قونون کولن) ہی مبتلا
مرض ٹو کرتی ہے۔ آنتوں کے غد کیسیہ (سائٹری گلینڈز) اور غد خشخاشیہ (پائریچر)
میں مادہ سیٹ کے سرایت کر جانے سے پہلے تو ان میں ناڈیولز یعنی چھوٹی چھوٹی گانٹھیں سی
من جاتی ہیں جو کبھی تو خشک ہو جاتی ہیں۔ لیکن بالعموم یکے بعد دیگرے متفرج ہو کر آنتوں میں
زخم پڑ جاتے ہیں۔ جو اکثر بدوڑ اور کبھی مضموی ہوتے ہیں۔ ان زخموں کے کنارے ذرا بھرے ہوئے
ہوتے ہیں۔ اور ان کی گہرائی مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض اوقات یہ زیادہ گہرے ہوتے
ہیں۔ اور آنتوں کے لحمی طبق کو بھی مبتلا کر لیتے ہیں جس سبب سے آنت کے چھند جلتے یعنی
اس میں سوراخ ہو جانے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ لیکن اکثر یہ زخم ہیشہ دار ساخت سے منسلک
ہو جاتے ہیں جس وجہ سے چھوٹی آنتیں ایک یا کئی مقام پر مسکڑ کر تنگ ہو جاتی ہیں۔ لیکن
چونکہ یہ انقباضات نامکمل ہوتے ہیں۔ اور آنتوں کے شمولات رقیق ہوتے ہیں۔ اس لئے
ان میں انسداد یا رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر آنتیں باہر کی طرف سے باہم جڑ جائیں یا ان کے

گر دریشہ دار بند پیدا ہو جائیں تو پھر آنتوں میں شدید رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جو نہایت تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔

اور چونکہ آنتوں کے ان زخموں کے مقابل باریطون کی سطح پر بھی ٹوہر کلی ابھار پائے جاتے ہیں۔ پس باریطون اور غدما ساریقیہ میں بھی مرض سہل سرایت کر جاتا ہے۔ اور جب مرض سہل معائے ذفاق اور اعور میں سرایت کر جاتا ہے تو زائدہ اعور داپینڈیکس بھی مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں **ورم زائدہ** داپینڈیکس سائٹس کو ورم زائدہ سیلیہ (ٹوہر) کو داپینڈیکس سائٹس سے تنفیض کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض۔ اس مرض کا بڑا بھاری سبب مسلول گائے کا کچا دودھ پینا۔ یا ایسے دودھ کا مکھن کھانا ہے۔ چنانچہ مسلول گائے کا دودھ پینے سے بالخصوص بچوں کی آنتوں میں مرض سہل سرایت کر جاتا ہے لیکن کبھی کبھی جوانوں کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ مرض ابتدائی یا اولی (پرائمری) ہوتا ہے۔ اور جب بھیسٹروں کی سہل میں مرض اپنی بلغم نکل جاتا ہے۔ اور بلغم میں جو جراثیم سہل ہوتے ہیں وہ آنتوں میں سرایت کر کے اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں تو ایسی صورت میں یہ مرض ثانوی (سیکنڈری) ہوتا ہے۔ چنانچہ مہلک سہل ٹوہر کے ۵ فیصدی مریضوں کی آنتوں میں زخم سہل ہوتے ہیں۔

علامات مرض۔ اس مرض کی علامات ہمیشہ نمایاں اور یکساں نہیں ہوتیں بلکہ اکثر مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس مرض کے بہت سے مریضوں میں تو کوئی علامات موجود ہی نہیں ہوتیں۔ اگرچہ تشریح بعد وفات میں آنکھوں کے بہت سے حصوں میں قروح پائے جاتے ہیں۔ یہ صورت اگر یہ مرض ابتدائی (پرائمری) ہو یا خفیف ہو تو مریض کو کبھی کبھی بالخصوص جب کبھی ثقیل یا ناموافق غذا کھائی جائے تو پیٹ میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس کی بھوک اور ماضیہ خراب ہو جاتا ہے دودھ پینے سے اکثر نفخ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور غذا کے ٹھیک طور پر ہضم و جذب نہ ہونے سے مریض رفتہ رفتہ کمزور و لاغر ہوتا جاتا ہے کبھی کبھی تیسرے پر یارات کو بخار بھی ہو جاتا ہے لیکن جب یہ مرض شدید ہو تو پھر اسہال یعنی دست ضرور آتے ہیں۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے اور اکثر خفیف بخار بھی ہوتا ہے۔ اور دائیں پیٹرو میں مقام اعور پر دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے چونکہ آنتوں کی سہل شدید میں اسہال ضرور آتے ہیں۔ اس لئے اطباء نے یونانی نے اس مرض کو اسہال ذوبانی کے نام سے لکھا ہے۔ اور جب یہ مرض بچوں میں ہوتا ہے تو اسکو **دولال** (اسہال) کہتے ہیں۔

کہتے ہیں۔ چنانچہ بچوں میں جب دست آتے ہوں اور بخار ہو۔ پیٹ پھولا ہو اور اس کے غدد جاذبہ بڑھے ہوئے ہوں۔ بچہ روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا جائے تو اس مرض کا شبہ کرنا چاہئے۔ اور جب سینہ کی سہل میں دست آنے لگیں تب بھی اس مرض کا شبہ کرنا چاہئے بالخصوص جبکہ پیٹ میں درد ہو یا وہ ہاتھ لگانے سے درد کرے۔ لیکن اس مرض کی یقینی تشخیص اسی وقت ہوتی ہے جبکہ برازیں جراثیم سہل پائے جائیں۔ یا اگر پاخانے میں خون آئے تب بھی اس مرض کے ہونے کا بہت کچھ امکان ہو سکتا ہے۔ **آغور کی سہل رسولی** دما پیر پلاسٹک ٹوبیکو لوسس آف دی سیلیم یا ورم زائڈہ سہل (ٹوبیکو لری اینڈے سائٹس) یہ مرض کم واقع ہوتا ہے۔ اس مرض میں پیٹ کو ٹوٹنے پر پیرو میں دائیں طرف مقام اعور پر ایک رسولی سی محسوس ہوتی ہے۔ جو دبانے سے درد کرتی ہے۔ اس کے ساتھ کبھی کبھی پیٹ میں درد ہوتا ہے اور دست بھی آتے ہیں۔ لیکن بخار بالعموم نہیں ہوتا۔ اس مرض کو تشخیص کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جب اس سہل رسولی کی صحیح تشخیص ہو ہو جائے تو پھر عمل جراحی (آپریشن) سے اس کو قطع کر کے نکھوا دینے سے مرض رفع ہو کر مریض کی جان بچ جاتی ہے۔ اس مرض کے پرانے مریضوں میں مقام ماؤف پر کبھی صرف سختی محسوس ہوتی ہے اور کبھی کبھی دناں دمل یعنی پھوڑا بن جاتا ہے۔ جو کبھی باہر کو پھوٹ کر باکٹریا سوربن جاتا ہے اور کبھی اندر کو پھوٹ کر مقعد یا مثانہ یا اندام نہانی میں ناصور بن جاتا ہے۔ اور اگر مقعد کے حوالی میں مادہ مرض سرایت کر جائے۔ جو اکثر ہوا کرتا ہے۔ تو مقعد اور اس کے حوالی میں ورم ہو کر دناں پر پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ پھوٹ کر نواسیر یعنی کٹی ایک ناصور بن جاتے ہیں جن کو **نواسیر مقعد** اور سہدی میں پکھنڈر کہتے ہیں۔

جب مرض سہل میں مریض کو رات کو دست آنے لگیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ مرض مریض کی آنتوں میں سرایت کر گیا ہے۔ ان دستوں کا ہم ذیل میں بھی بیان کر دیتے ہیں:-

گھلانیوالے دست اسہال ذوبانی کالی کوئی ٹوڈا ٹریا Colliquative Diarrhoea
سہل کے دست اسہال سہلی ٹوبیکو لری Tuberculous Diarrhoea

اسہال سہلی یعنی سہل کے دست شدید اور موذی اور کم علاج پذیر ہوتے ہیں۔ یہ دست نہایت متغض اور بدبودار ہوتے ہیں اور بالعموم مٹیائے رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی سبزی مائل بھی ہوتے ہیں۔ اور ان میں اکثر بلغم غیر منہضم غذا اور چربی ہوتی ہے۔ کسی قدر خون اور پیپ کی بھی آمیزش ہوتی ہے لیکن وہ بغیر خوردبین نظر نہیں آتی۔ ان دستوں کا کم و بیش آنا موقع مرض

پر منحصر ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر مرض باریک آنت (الی ٹم) میں ہو تو بہت کم دست آتے ہیں۔ اور بعض اوقات آتے ہی نہیں بلکہ کبھی قبض ہوتی ہے۔ لیکن اگر قوتوں کے نچلے حصے یا رودہ مستقیم میں مرض ہو تو ہمیشہ اسہال کی شکایت ہوتی ہے۔ مگر آخر درجہ مرض میں کبھی مروڑ یا درد کے سبب دست رک بھی جایا کرتے ہیں۔ دستوں کے ساتھ تقریباً ہمیشہ پیٹ میں گرگراہٹ ہوتی ہے جس سبب سے پیٹ میں درد بھی ہونے لگتا ہے اور یہ اس بات کی بھی علامت ہوتی ہے کہ آنتوں میں کسی مقام پر ان کا منفذ تنگ ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں یعنی جب قروح کے مندل ہونے سے چھوٹی آنتوں کا کوئی حصہ سکڑ کر تنگ ہو جاتا ہے تو اکثر اوقات مقام تفتیق پر فضلہ وغیرہ کے گزرنے میں رکاوٹ ہونے سے پیٹ بھول جاتا ہے اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ فراق ہوتا ہے جی ہنستا ہے اور ٹھیکر کر پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ قہیں آتی ہیں جن میں آخر کار برا زخارج ہونے لگتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پیٹ کی سہل میں ماضیہ خراب ہوتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی اور غذا اٹھیک ہضم نہیں ہوتی۔ پیٹ تنار ہوتا ہے اور عموماً اس میں درد رہتا ہے۔ اکثر دست آتے ہیں۔ ساتھ ہی تپ دق ہوتا ہے۔ یعنی سرورہ زنجار ہو جاتا ہے۔ مریض روز بروز لاغر اور ضعیف ہوتا جاتا ہے۔

ابستدائی طور پر یہ مرض اکثر بچوں کو ہوا کرتا ہے چنانچہ یہ سوکھ کر کاٹا ہو جاتا ہے اس کا پیٹ بڑا ہو جاتا ہے اور تنار ہوتا ہے دست آتے رہتے ہیں۔ پیٹ کو دبانی سے متورم غدود محسوس بھی ہوتے ہیں رات کے وقت خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے وغیرہ۔ عام لوگ اسی مرض کو سوکھا کہتے ہیں۔
تشخیص مرض۔ مذکورہ بالا علامات مرض کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی تشخیص چنداں مشکل نہیں ہوتی جبکہ کسی دوسرے عضو بالخصوص پیپٹروں میں یہ مرض موجود ہو اور اگر یہ صورت نہ ہو تو تشخیص میں دقت ہوتی ہے۔ پھر بخار کی نوعیت اور مریض کی صورت و حالت سے نیز اس کے خاندانی اور موجودہ مرض کے حالات دریافت کرنے سے پتہ چل سکتا ہے۔ جب اسہال میں خون آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ مرض رودہ مستقیم میں ہے۔

انجام مرض۔ اس مرض کا انجام ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے بالخصوص جبکہ یہ مرض بچپن میں ہو اور پیپٹروں کی سہل کے اخیر درجہ میں ہو۔ البتہ نوجوانوں میں اور محدود و خفیف سہل رٹوٹی کے مریضوں میں بعض اوقات مناسب علاج و معالجہ سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن پدر طب حکیم بقراط جس کو گذرے دو ہزار برس ہو گئے۔ اس کا یہ قول کہ ”مریضان سہل میں اسہال نہ لگ سکتے ہیں“ آج بھی بالعموم صحیح ثابت ہوتا ہے۔

علاج ڈاکٹری چونکہ پیٹ کی سہل زیادہ تر بچوں میں مسلول گائے کا دودھ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ مریض گائے یا مخصوص مسلول گائے کا دودھ

ہرگز نہ پیا جائے اور گائے کا کچا دودھ یا کچے دودھ سے نکالا ہوا مکھن بھی کبھی استعمال کیا جائے اگر گائے لاغر ہو یا اس کو کھانسی آتی ہو تو کسی ہوشیار و طبری نری سرجن سے اس کا امتحان کرایا جاوے۔ بلکہ سرکاری طور پر گائیوں اور دودھ کو دیکھنے والے سینٹری انسپکٹر ز مقرر ہونے چاہئیں۔ اور گوبر یا گوائے جو زیادہ تعداد میں گائیں رکھتے اور دودھ بیچتے ہیں انہیں گائیوں کو ہوا دار مکانوں میں رکھنے اور اچھی غذا دینے کی ہدایات کرنی چاہئے۔

(۲) سہل رٹوئی یعنی پھیپھڑے کے مریضوں کو کھانستے ہوئے اپنی بلغم کو ہرگز نگلنا نہیں چاہئے کیونکہ اس بلغم کے ذریعے ہی یہ مرض آنتوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ مریض کی غذا لطیف اور مقوی ہو اور مریض جس قدر دودھ بالائی یا مکھن ہضم کر سکے اسی قدر اسے دینا چاہئے۔ لیکن جب دست آتے ہوں تو دودھ تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینا چاہئے۔ اور اگر پھر بھی ہضم نہ ہو یا سفر ثابت ہو تو نہ دینا چاہئے ایسی صورت میں ایلٹیومن وائرڈ ایک دو تازہ انڈوں کی سفید پاؤ بھر پانی میں بھینٹ کر، دینا مفید ہوتا ہے۔ نیز گاڑھا شوربا (بکری کے بچہ کی گردن کے گوشت میں ولایتی جو یا گھاٹ یا اس میں اراروٹ یا چاولوں کی پیچ لپکا کر) دے سکتے ہیں ایسے دستوں کے پرانے مریضوں میں چوڑے مرغ یا بٹیر یا حلوان کے گوشت کا شوربا جس کو چاول یا گھاٹ وغیرہ ڈال کر غلیظ کر لیا ہو، یا اس میں بالک یا لو کی یا آلو وغیرہ ڈال کر ان کا بھی صرف شوربا ہی دے سکتے ہیں۔ مٹا چربہ یا گوشت۔ چرب مچھلی۔ شیرینی شیریں میوہ جاتا آچار چٹنی وغیرہ اور بقولات یعنی ساگ پات وغیرہ کے کھانے سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ اگر دودھ سے دست نہ آتے ہوں تو بکری یا گائے یا گدھی کا دودھ جوش دے کر نیم گرم یا سرد کر کے تھوڑی تھوڑی مقدار میں ملائیں اور اس میں ہر بار ایک چمچ چاء بھر لائیم وائر ملا کر پلانا اور اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو ایک چمچ چاء بھر برانڈی ملا کر پلانا مفید ہوتا ہے۔ دودھ کو چاء یا کو کو یا آتش جو میں ملا کر بھی دے سکتے ہیں۔ گائے کے دود کا تازہ اور ٹھنڈا ہی یا اسکی لسی اگر موافق آئے تو مفید ہے۔ آنتوں کو صاف کرنے کے لئے علی الصبح نصف پائینٹ (پاؤ بھر) کسی کھارے چشمہ کا پانی (مثلاً کارلس باڈواٹریا وچھی وائر یا اینٹ) یا سوڈا وائر پلانا مفید ہوتا ہے۔ زیادہ سیال اور خصوصاً سرد مشروبات سے پرہیز چاہئے علاج

غذائی کے ساتھ ہی مرض کو آرام کی تاکید کریں۔ شروع مرض میں جبکہ بخار نہ آتا ہو اگر مرض کی تسخیر ہو جائے تو ٹوٹرکولین ٹریٹمنٹ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اس مرض میں دستوں کو بند کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ مفید ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا استعمال کریں بچوں میں دوا بمنا سبت عمر دیں (۱) ٹے نل بین Tannalbin.

۵ سے ۵ گریں۔ (۲) ٹینی جین Tannigin. ۷ سے ۵ گریں (۳) ٹینو فارم Tannoform.

۷ سے ۵ گریں۔ (۴) ٹینول ۵ سے ۵ گریں (۵) بسمتھ سب گیلیٹ (Bismuth Subgal.)

۴ سے ۸ گریں۔ ان میں سے کوئی ایک دوا دن میں تین چار بار دیں۔ (۶) کیلیم کاربونیٹ۔

(۷) کیلیم فاسفیٹ Calcium Carb. یا (۸) کیلیم فاسفیٹ Calcium Phosph. بقدر ۵ گریں دن

میں دو تین بار دینا بھی مفید ہے۔ شدت درد میں ٹنکچر اوپیم بمقدار ۵ یا ۱۰ بوند دن میں دو تین

بار دینا مفید ہوتا ہے۔ اگر پیٹ میں مروڑ ہو تو اوپیم سپاڑیٹری کا استعمال کریں۔ پنٹوپون

(جس کے لغوی معنی ہیں ہمہ افیون اور جو افیون کا ایک مرکب ہے) ۲ فیصدی والا جو اول

کو ۱۰ سے ۳۰ بوند شبانہ روز میں تین چار بار قدرے پانی میں ملا کر دیں اور دو سال کنچے

کو ۲ بوند پھر ایک سال کے لئے ایک بوند زیادہ کرتے جائیں تا ۶ بوند۔ لیکن ۲ سال سے کم عمر کے

بچوں کو یہ دوا نہ دیں۔ اور افیون کا بھی کوئی مرکب نہ دیں۔ اگر دستوں میں خون کی آمیزش

ہو تو جیلے ٹین دیں۔ اگر نذکونہ بالامفرد ادویہ کے استعمال سے چنداں فائدہ نہ ہو یا دست

زیادہ آتے ہوں تو پھر ان شخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔ باقی مرض سل کے علاج کے

عام اصولوں کے مطابق علاج کریں۔ دیگر عوارضات کا علاج حسب معمول کریں۔

نسخہ ۱۱۷ جو اسہال سل میں نہایت مفید ہے

نسخہ ۱۱۸ جو اسہال سل میں بہت مفید ہے

۵ گریں گوٹکول سٹے میٹ

۵ گریں بسمتھ سب گیلیٹ

۱ گریں آر فوول

۵ گریں ٹینی جین

سب کو باہم ملا کر ایک پٹریہ بنائیں۔ ادویہ

ایک ایک پٹریہ پانی کے ہمراہ دن میں دو

بار دیں۔

۵ گریں

۳ گریں

منم ۱۵

منم ۵

منم ۲

ڈرام ۱

اونس ۱

ایکواکلور و فارمائی

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

بسمتھ سب گیلیٹ

سیلول

ٹنکچر اکوٹو

ٹنکچر اوپیاٹی

ٹنکچر اکیٹی کتو

میوسلج اکیٹیائی

ایکواکلور و فارمائی

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

علاج طبی۔ تپ ذق کی طرح اسہال ذوبانی بھی علاج پذیر نہیں ہوتے تاہم ان کا علاج

بھی مثل ذق کے علاج کے ہوتا ہے۔ اس قسم کے اسہال میں بطور دوا (۱) قرص طباشیر کا فوری یا (۲) قرص طباشیر قابض یا (۳) قرص خشتخاش یا قرص کا فور قابض ۴ ماشہ ہمراہ شربت انجبار یا شربت حب الہی یا شربت خشتخاش ۲ تولہ ہر روز صبح دیں۔ یا یہ سفوف دیں **لنسخہ سفوف** جو کہ اسہال ذوبانی میں نہایت مفید ہے۔ **لنسخہ** مروارید ناسفتہ ایک تولہ عصارہ ریشہ برگد۔ طباشیر۔ دم الاخوین۔ آفاقیا مغسول۔ گلنار فارسی۔ شکر تیغال۔ پوست بیرون پستہ۔ حب الہی۔ ریشہ انجبار۔ کیترا۔ کربا۔ جفت بلوط۔ بریان۔ نشاستہ بریان۔ بید۔ گل گاؤ زبان۔ برگ بارتنگ خشک۔ گل ارمنی۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ یشب سبز، ماشہ۔ تخم بارتنگ و تخم شربت ہر ایک ایک تولہ۔ سب ادویہ کو باریک کوٹ پیس اور چھانک لے اب بہدانہ ملا کر چھوٹے چھوٹے قرص بنائیں۔ مقلد اسر خومراک، ماشہ ہمراہ عرق کا فور علوی خانی یا عرق بارتنگ یا عرق گاؤ زبان، تولہ دیں +

نوٹ۔ غریب مریض مروارید کی بجائے صدف سوختہ ڈال کر نسخہ تیار کر سکتا ہے۔

یا یہ سفوف قابض دیں جو کہ اسہال سلی میں مفید ہے۔ **لنسخہ**۔ صمغ عربی۔ طباشیر۔ گل ارمنی۔ حب الہی۔ ہر ایک ایک تولہ۔ کندر پر سیا و شاں ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب ادویہ کو سفوف کر کے بمقدار ۹ ماشہ اور اس میں بمقدار ۲ رتی کشتہ ابرک سیاہ ملا کر شربت خشتخاش ۲ تولہ اور عرق گاؤ زبان، تولہ کے ہمراہ ہر روز صبح دیا کریں +

(۳) **مفرح قابض** جو کہ اسہال سہل میں جبکہ کمزوری بڑھ گئی ہو تو مفید ہے۔ **لنسخہ** مروارید ناسفتہ۔ بید۔ سرخ۔ کبر یا شمعی۔ صمغ عربی۔ طباشیر۔ رب السوس ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ مفر تخم خیارین۔ صندل سفید سودہ۔ پوست بیرون پستہ۔ گل سرخ۔ گل ارمنی ہر ایک ۱ ماشہ۔ کشنیز متقشر بریان۔ تخم خرفہ بریان۔ گل نیلوفر ہر ایک ۴ ماشہ۔ تخم خشتخاش بریان۔ زیرہ ہرہ خطائی۔ سودہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ شربت سیب۔ شربت حب الہی تمام ادویہ سے ڈیوڑھا بطریق معروف مفرح بنا کر بمقدار ۱ سے ۹ ماشہ صبح و شام دیں +

باقی عوارضات کا علاج حسب ہدایات کریں جو اگلے صفحات میں تحریر ہیں +

سِل غدوی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گلیٹیوں کی سِل	سِل غدوی	گلینڈیو لریو برکیو کوسس
Glandular Tuberculosis.		
<p>کیفیت مرض۔ اس مرض میں مادہ سِل جسم کے غد دِلِ مفادیہ یا غدِ جاذبہ میں سرایت کر جاتا ہے چنانچہ جسم کے تمام غدِ جاذبہ کم و بیش متورم ہو کر پھول جاتے ہیں خصوصاً گردن و سینہ اور پیٹ کے چنانچہ جب گردن کے غد و دِھچل جاتے ہیں تو اس مرض کو کنٹھ مالا یا خنازیر کہتے ہیں اور جب پیٹ کے غد ماسہاریقی پھول جاتے ہیں تب اس مرض کو سِلِ لُہنی کہتے ہیں یہ ان دونوں کا مختصر سا بیان کر دیا جاتا ہے +</p>		

کنٹھ مالا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کنٹھ مالا	خنازیر	سکرافولا
Scurfula.		
<p>کیفیت مرض۔ اس مرض میں گردن کے غد و جاذبہ پھول کر مالا کی طرح ہو جاتے ہیں اس لئے اردو میں اس کو کنٹھ مالا کہتے ہیں اور چونکہ اس مرض میں گردن پھول کر سُر کی گردن کی طرح ہو جاتی ہے اس لئے عربی میں اس کو خنازیر کہتے ہیں۔ لفظ سکرافولا کی بھی تقریباً یہی وجہ تسمیہ ہے +</p> <p>نوٹ۔ متقدمین اطباء یونان و ہند اور متوسطین اطباء یورپ تو اس کو مرضِ سِل کے سوا ایک مستقل مرض مانتے رہے ہیں بلکہ یورپی اطباء تو خنازیری مزاج کے بھی قائل رہے ہیں جن میں اس مرض کے قبول کرنے کی ایک خاص استعداد مانی جاتی تھی لیکن تحقیقات جدیدہ سے محقق و معلوم ہوا ہے کہ اس مرض کا باعث بھی درحقیقت مادہ سِل ہے یعنی یہ بھی ایک قسم کی سِل ہے +</p> <p>اسباب مرض۔ اصل سبب تو اس مرض کا وہی مادہ سِل ہے جو کسی نہ کسی طرح سے غدِ جاذبہ میں سرایت کر جاتا ہے لیکن اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ مسلول یا آشکی یا شرابی یا ضعیف والیوں کے بچے جو پیدا ہوتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہو کر رہتے ہیں۔ سیلا کھیلا رہنا۔ کثیف آب و ہوا اور خرابی غذا وغیرہ اس کے اسباب مؤیدہ ہیں +</p>		

نوٹ۔ اب سکرافولا کے نام سے اس مرض کو ڈاکٹری کتب میں بیان نہیں کیا جاتا۔ بلکہ لمفیڈی نوما یا غدِ عقد یعنی ورم غدِ مفادیہ کے نام سے لکھا جاتا ہے۔

Lymphadenoma.

مرض کا بیان کیا جاتا ہے اور اس کا ایک سبب مادہ سِل بھی بتایا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو
بیان مفیدی نو مادہ غدد و عقدہ کا۔

علامات مرض۔ گردن کے غدیاں گلیاں متورم ہوجاتی ہیں شروع میں ان کے اوپر کی جلد ادھر
ادھر سرکتی رہتی ہے۔ اور ان میں درد نہیں ہوتا۔ منورم گلیاں علیحدہ علیحدہ محسوس ہو سکتی ہیں لیکن
بعد کو وہ باہم مل جاتی ہیں اور ان کے اوپر کی جلد جڑ جاتی ہے اور وہ درد کرنے لگتی ہیں یا آخر کا
ان میں مواد پیدا ہو کر وہ پھوٹ جاتی ہیں اور وہاں پر زخم اور ناسور بن جاتے ہیں جو دہینوں اور
برسوں تک اچھے نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی خفیف بخا بھی ہو جاتا ہے۔ مریض روز بروز لاغر و کمزور
ہوتا جاتا ہے۔ اگر پھیپھڑوں میں یہ مرض سرایت کر جائے تو ساتھ ہی سِل رٹوی رتپ دق، بھی
ہو جاتا ہے۔

علاج ڈاکٹری۔ اگر کوئی مقامی خراش ہو مثلاً کوئی دانت بوسیدہ ہو یا پرانے گلے پرکے
ہوئے ہوں یا سر میں جوٹیں وغیرہ پڑی ہوئی ہوں وغیرہ تو اس کو رفع کریں۔ مریض کو پاک
وصاف اور کھلی ہوا میں رکھیں۔ کنارہ سمندر کی ہوا بمعدہ غسل سمندری اس مرض میں بہت مفید
ہوتی ہے۔ صبح و شام ہوا خوری کریں۔ سردی اور کھینکے سے بچائیں۔ غذا لطیف اور نفوی
دیں اور بطور دوا ان نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔

نسخہ (119) جو خنازیر میں مفید ہے۔ نسخہ (120) جو خنازیر میں مفید ہے۔

کاڈلورائل	ڈرام ۳	کاڈلورائل	ڈرام ۴
سیرپ آف کیلیم ٹاپو فاسفیٹ	ڈرام ۶	سیرپ آف آئیوڈائیڈ آف آئرن	ڈرام ۴
آئل آف سینین	منم ۵	سیرپ آف کیلیم لیکٹو فاسفیٹ	ڈرام ۴
کریازوٹ	منم ۹	لائم واٹر چوئے کا پانی،	اونس ۳
واٹر	اونس ۳	اس میں سے بمقدار نصف اونس دن	
اس میں سے نصف ایک اونس دن ۲ بار دیں دہ برس		میں تین بار دیں۔ بچوں کو بمنا سب عمر	
بچے کو اس کا چوتھا حصہ اور ۱۰ برس کے بچے کو نصف دیں		دیں۔	

کاڈلورائل کے وہ تمام مرکبات جو صفحہ (۸۳۵) پر تحریر کئے گئے ہیں نیز گریماٹ سیرپ اور سیرپ
آف آئیوڈائیڈ آف آئرن اور سکھیا کے بعض مرکبات اس مرض میں مفید و مستعمل ہیں لیکن آج کل اس مرض
میں ٹیوبریکولین کا استعمال نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے اس کو بذریعہ دھن یا بذریعہ جلد

پچکاری استعمال کرتے ہیں۔ منورم غد پر کچھ عرصہ تک ہر روز دو بار ٹنگی پڑھیں گے۔ مالا مالا مفید ہوتا ہے۔ ماؤف غد کو چیرا دیکر نکال دینا بھی اکثر مفید ہوتا ہے۔ جب کسی غد و دیں میں پیپ پڑ جائے۔ تو اسے شکاف دیکر مواد کو خارج کریں اور زخم کو آئیوڈو فارم سے ڈریں کریں

علاج طبی۔ پہلے یہ منضج و مسهل دیں۔ اور بعد میں چالیس روز تک اطریفیل غدی

کا استعمال کریں۔ نسخہ منضج۔ اسطوخودوس۔ بسفاج۔ بادیان۔ بادرنجبویہ۔ پوستبج بادیان

شاہترہ۔ مکوشک ہر ایک ۷ ماشہ انیسوں ۳ ماشہ۔ انجیر ۳ عدد۔ مویز متقی ۲ تولہ رات کو

آدھ سیر گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح جوش دیکر اور مل چھان کر گلقتند ۴ تولہ ملا کر آٹھ سات روز

برابر پلائیں۔ آٹھویں یا نویں روز اسی نسخہ میں سناؤنی ایک تولہ۔ تربد سفید ریوند خطائی ہر ایک

۵ ماشہ۔ زنجبیل ۲ ماشہ۔ بلبلہ سیاہ ایک تولہ۔ مغز خیار شنبہ ۵ تولہ۔ ترنجبین ۴ تولہ۔ شربت دینار

۲ تولہ۔ بشیرہ مغز بادام ۵ عدد اضافہ کر کے اور تین مسهل دیں۔ بعدہ اس اطریفیل غدی کا استعمال کریں

(۲) **اطریفیل غدی**۔ جو کنٹھ مالا میں معمول و مفید ہے۔ بلبلہ سیاہ ۴ تولہ۔ افیتون ۳ تولہ

بلبلہ آملہ تربد سفید ہر ایک ۲ تولہ۔ بسفاج۔ اسطوخودوس۔ بھڑکے گردن کے غد و ہر ایک ۱ تولہ

سناؤنی ۱۴ ماشہ۔ غار یقون۔ زرنباد۔ شیطرج۔ نوشادر ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ انیسوں۔ قرفہ۔

سنبل الطیب۔ قرفل۔ جوز بوا۔ مصطکی۔ رومی ہر ایک ۷ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سہ چند

شہد ملا کر بدستور اطریفیل تیار کریں۔ اور ایک تولہ روزانہ سوتے وقت کھلائیں +

علاج مقامی۔ تنقیہ کے بعد (۳) بیج سوسن ۲ ماشہ۔ باریک پس کر ایک تولہ مرہم

داخلیون میں ملا کر منورم غد و دوں پر ضما د کر یا (۴) نم سرس پانی میں پس کر لگائیں یا سرخ رنگ کی

بھٹکری کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکا خنازیر پر اس کا ہر روز لپیٹ کر نا بھی مفید ہوتا ہے یا (۵) ایک

ماشہ سونے کے با۔ یک پترہ کا ایک تعویذ بنوائیں اور اس میں ۹ رتی شکھیا باریک پیس کر

بھروس۔ یا (۶) چھپکلی ایک عدد سرسوں کے نیل میں جلا کر حل کریں اور کنٹھ مالا پر لگائیں۔ اگر زخم

ہو گیا ہو تو اسی دوا میں فنتیلہ تر کر کے زخم پر رکھیں۔ (۷) ضما د جو خنازیر میں معمول و مفید ہے۔

مرکی۔ ایلوا۔ اجوائن دیسی۔ سوسن کی جڑ۔ اسی ہر ایک ۲ ماشہ۔ زراوند حرج۔ کالی مرچ

پینل کی جڑ۔ مینھی۔ چرائنتہ۔ اشق۔ گوگل۔ رال۔ ہینگ۔ گٹھہ فرقیون۔ بہروزہ ہر ایک ایک ماشہ

سب کو کوٹ چھان کر قدرے پانی ملا کر چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر رکھ چھوڑیں اور ہر روز حسب

ضرورت ٹکیہ پانی میں گھس کر منورم غد و پر ضما د کر دیا کریں۔ اگر گلٹیاں پک کر پھوٹ جائیں

تونسہ جذیل مرہم استعمال کریں +

(۸) مرہم جو خنازیر متقرص کے لئے مفید ہے۔ گرگٹ ۲ عدد کو پاؤسیر روغن کتان میں جلا کر استخوان کچھوہ سوختہ ۲ عدد استخوان سر آدمی سوختہ ۲ تول سنگھراحت ۴ ماشہ۔ مردار سنگ توتیا شکر ف ہر ایک ۳ ماشہ پس کر اس میں مخلوط کریں اور مرہم کے طریقہ پر استعمال کریں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو ماؤف غدو کو حیرا دیکر نکال دیں۔ بعد اند مال زخم کے لئے مرہم استعمال کریں +

ریشہ دارسل

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ریشہ دارسل	سٹل نیفی	Fibroid Phthisis
پھیپھڑے کا سخت ہونا	صلابت الریه	Girrhosis of the Lungs.

کیفیت مرض۔ اس مرض میں پھیپھڑے کے تنفسی اجزاء کے باہر کی طرف پڑنے ورم کے سبب سے سختی پیدا ہو جاتی ہے اور سوائی کیسوں پر اس کا دباؤ پڑنے سے پھیپھڑے دب کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور اس کی رنگت بھوری ہو جاتی ہے لیکن ہوا کی مالیاں کشادہ ہو جاتی ہیں جن میں ہوا اور کم و بیش بلغم پایا جاتا ہے +

اسباب مرض۔ اگرچہ پھیپھڑے کا پیرنا ورم یا مرض سٹل وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ لیکن اکثر یہ شدید نمونیا یا کھانسی کا نمونیا یا ذات الجنب یعنی درد پسلی کے بعد جبکہ ورم تحلیل نہ ہو تو ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی براہ تنفس خاک دھول یا دیگر خراشدار ذرات کے پھیپھڑوں میں چلے جانے سے بھی اس قسم کا ورم ہو جایا کرتا ہے +

علامات مرض۔ شروع میں تو کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن عموماً پسلیوں میں درد ہوتا رہتا ہے۔ کوتاہ دمی ہوتی ہے خراشدار کھانسی آتی ہے جس میں تھوڑا سا بلغم بدوقت خارج ہوتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ کوتاہ دمی بڑھ جاتی ہے اور کھانسی کچھ عرصہ کھیر کھیر کر آتی ہے جس میں متعفن بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے عضلات تحلیل ہو جاتے ہیں بعد وہ دُبل ہو جاتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اور کبھی رات کو پسینہ بھی آ جاتا ہے +

انجام مرض۔ یہ مرض دیر تک رہتا ہے اور بالآخر کمزوری یا دم بند ہونے سے مرض مر جاتا ہے +

علاج ڈاکٹری۔ مریض کو غذا اور دوا مقوی دیں۔ سٹرنس وائن آف کاڈو اور آئل (شراب روغن ماسی)، اور مرکبات فولادیں۔ سینہ پر ٹنکچر آیوڈین لگائیں۔ کھانسی کو کم کرنے اور بلغم کو نکالنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں۔ آرام کی زندگی بسر کر لیں یعنی محنت یا مشقت نہ کرنے دیں۔ کسی عمدہ مقام یا کنارہ سمندر کی طرف تبدیل آب و ہوا کر لیں +

سیل آنشکی

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
پھیپھڑے کی آتشک	زہری رٹونی	Syphilis of the Lungs.
آنشکی سیل	سیل زہری	Syphilitic Phthisis.

اسباب مرض۔ یوں تو پھیپھڑے کی آتشک شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے لیکن یہ مرض مولودی اور مکسوبہ دونوں حالتوں میں پایا جاتا ہے۔ یعنی آنشکی والدین کی اولاد میں یا آنشکی مریضوں میں مرض آتشک پھیپھڑوں میں بھی سرایت کر جاتا ہے +

ماہیت مرض۔ اگرچہ تشریح بعد وفات (پوسٹ مارٹم) میں بھی پھیپھڑے کی آتشک کا تشخیص کرنا اکثر مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ مرض آتشک کے پھیپھڑوں میں سرایت کر جانے سے وہاں پر جو قروح وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ اکثر مندمل ہو کر صرف ایسے خفیف سے داغ رہ جاتے ہیں کہ جن کا تشخیص کرنا مشکل بلکہ محال ہوتا ہے۔ لیکن

پھیپھڑے کی آتشک مولودی دکنج نیٹیل سنٹس Congenital Syphilis میں خاص کر مندرجہ ذیل تغیرات نمایاں ہوتے ہیں:-

(۱) ہوائی نالیوں اور ہوائی کیسوں کے ارد گرد کچھ گول گول ذرات اور ریشے سے پیدا ہو جاتے ہیں +

(۲) چھوٹی چھوٹی شرانیں کے بیرونی طبقات میں ورم ہو جاتا ہے +

(۳) ہوائی نالیوں اور ہوائی کیسوں کی غشاء قشری (ایپی تھلیام) ناقص و فاسد ہو جاتی ہے۔ اور ام صمغیہ یعنی چھوٹی چھوٹی گمیاں یا ابھار (گم پٹیا) بھی شاذ و نادر پائے جاتے ہیں +

طبی امتحان سے مقام ماؤف میں آتشکی جراثیم (سپاؤٹیرونیٹیا) بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر درجہ امتحان سے پھیپڑے کے ماؤف حصہ کی ساخت سفیدی مائل معلوم ہوتی ہے جس اعتبار سے اس کو سفید نیونیاد (وٹائٹ نیونیا) بھی کہتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر وہ ریشہ دار ساخت کے پیدا ہو جانے سے سخت معلوم ہوتی ہے جس لحاظ سے اس کو پھیلا ہوا نیونیاد (انٹرسٹی ٹیل نیونیا) بھی کہتے ہیں۔ اور کبھی یہ دونوں صورتیں یکجا موجود ہوتی ہیں۔ جو بچے مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہونے کے بعد جلد مر جاتے ہیں۔ ان کے پھیپڑوں میں بھی سفید نیونیا کے آثار پائے جاتے ہیں۔ بہر صورت یہ مرض کبھی تو ماؤف پھیپڑے کے کسی خاص حصہ میں محدود ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ سارے پھیپڑے میں منتشر ہوتا ہے۔ ماؤف مقامات سخت مضبوط۔ چکنے اور رنگت میں فاکستری مائل سفید ہوتے ہیں۔ اور ہوائی کیسوں میں فاسد فشری مواد کے بھر جانے سے پھیپڑے کے ماؤف حصہ کی ساخت سخت ہو جاتی ہے۔ اور جب انسج واصل (کانیکٹو ٹشو) بتلائے مرض ہو کر ماؤف پھیپڑے زیادہ مضبوط اور سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کی رنگت سیاہی مائل بھوری ہو جاتی ہے تو ایسی حالت کو تلبلب ریہ (پینکریٹ ٹائیرنٹین آف دی لنگ) یعنی پھیپڑے کی ساخت کا تلبلبہ کی مانند ہو جانا کہتے ہیں۔

آتشک کشوبہ (ایکوائریڈ سفلس Acquired Syphilis) میں پھیپڑوں کی ساخت میں ہوائی نالیوں کے آس پاس آتشکی ابھار (گم ٹیٹا) پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو کبھی ایک اور کبھی متعدد ہوتے ہیں۔ اور باجرے کے دانے سے لے کر مرغی کے انڈے کے برابر ہوتے ہیں۔ اس قسم کے ابھار بالعموم گہرے یعنی پھیپڑے کے زیرین حصے میں اس کی جڑ کے آس پاس ہوتے ہیں۔ اور ان میں بھی ویسے ہی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اور آتشکی ابھاروں میں ہوتے ہیں لیکن گلنے کی بجائے زیادہ تر ان میں ریشہ دار ساخت پیدا ہو کر وہ سکڑ جاتے ہیں۔ ان ثانوی تغیرات کے سبب مندرجہ ذیل حالات منتج ہوتے ہیں۔ یعنی ہوائی نالیوں میں سوزشی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ زیادہ حصے میں ریشہ دار ساخت کے پیدا ہونے اور سکڑنے سے پھیپڑے کا غلاف مختلف مقامات پر جڑ جاتا ہے۔ ہوائی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور اکثر ان میں غار پڑ جاتے ہیں۔

علامات۔ جب پھیپڑے میں چھوٹے چھوٹے آتشکی ابھار پیدا ہوتے ہیں۔ تو اکثر وہ خفیف ہوتے ہیں۔ اور ان سے کوئی علامات مرض پیدا نہیں ہوتیں۔ لیکن جب ریشہ دار ساخت پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ دیگر اسباب سے پھیپڑوں میں ریشہ دار

ساخت پیدا ہوتی ہے۔ اسی حالت کو پہلے سِل آتشکی دسفلشک تھائی سس سے تعبیر کرتے تھے۔ اس کے علامات سِل لفی و جُنْبی کی علامات کے بہت مشابہ ہوتی ہیں

عوارض و نتائج۔ حلق۔ جگر اور قصبۃ الریہ میں آتشک کے سرایت کر جانے سے یہ مرض دیر تک رہتا ہے۔ ہوائی نالیوں کے پھیل جانے اور اُن میں غار پڑ جانے کا اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور بطور عرض اس میں مرض سِل واقع ہو جاتا ہے +

تشخیص۔ اس مرض کی تشخیص اکثر مشکل ہوتی ہے اور بعض اوقات مُہمل ہوتی ہے جب آتشکی مریضوں میں پھیپڑے کے ماؤف ہونے کی مبہم علامات پائی جائیں تو سِل آتشکی کا شبہ ہوتا ہے پس جب مشتبه مسلول کی بلغم کے امتحان کرنے سے اس میں جراثیم سِل نہ پائے جائیں اور پھیپڑوں میں ریشہ دار ساخت پیدا ہو جائے اور اُن میں غار پڑ جائیں تو ایسی صورت میں تفاعل و اشتریک رو اشتریک رسی ایکشن میں کا بیان دیکھو آتشک میں سے اس مرض کی تشخیص کرنی چاہئے۔ نیز دیگر علامات آتشک کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے اور جب آتشک اور سِل دونوں بیماریاں ایک ساتھ ہوتی ہیں سیسا کہ اوپر بیان کیا گیا تو پھر تشخیص میں بہت دقت ہوتی ہے +

رفتار و انجام مرض۔ اگر مرض محدود ہو۔ اور شروع میں ہی تشخیص ہو جائے تو دافع آتشک علاج کرنے سے انجام خاطر خواہ ہوتا ہے۔ مگر جب ریشہ دار ساخت کے تغیرات پیدا ہو جائیں۔ اور ہوائی نالیاں پھیل جائیں۔ اور پھیپڑے کی ساخت بوسیدہ ہو جائے۔ تو رفتار و انجام مرض عموماً خطرناک ہوتا ہے۔ اور اگر پھیپڑوں کی آتشک کے ساتھ ہی مرض سِل بھی ہو جائے تو یہ صورت زیادہ خطرناک ہوتی ہے +

علاج جب پھیپڑے کے آتشک کی صحیح تشخیص ہو جائے تو قوی دافع آتشک علاج افتیا کرنا چاہئے۔ اور اگر مریض کو کھلی ہوا میں رکھا جائے۔ اور قواعد حفظانِ صحت کی پابندی کی جائے۔ تو یہ علاج زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ جب آتشک کے ساتھ مرض سِل بھی ہو جائے تو ایسی صورت میں بھی آتشک کا خاص علاج کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حکماء فرما کہ کاہی طریق عمل ہے اور وہ اسی علاج کی سفارش کرتے ہیں جو قابل قبول اور قابل تقلید ہے +

اگرچہ مرض سِل کے ضروری اقسام کا مفصل بیان و علاج لکھا جا چکا ہے۔ لیکن اب آخر میں مرض سِل کا خاتمی علاج (اور) مسلول کے لئے ضروری ہدایات بطور خلاصہ علاج مکرر تحریر کی جاتی ہیں تاکہ عوام اس سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ اب وہ ہول کے

محافظ سے مسلول یا مدقوق کو ایسے مقام پر نہیں رہنا چاہئے کہ جہاں پر (۱) گرد و غبار یا (۲) تیز ہوا یا (۳) سخت گرمی ہو۔ پس کسی صحت گاہ (سینی ٹوریم) کے علاوہ اگر کسی اور مقام پر بغرض تبدیل آب و ہوا جانا ہو تو مذکورہ بالاتینوں امور کا ضرور خیال رکھیں۔ یعنی ایسے مقام پر نہ جائیں کہ جہاں پر گرد و غبار یا تیز ہوا یا سخت گرمی ہو۔ ایسے مریضوں کے لئے کسی عمدہ آب و ہوا کی پر فضا صحت گاہ (سینی ٹوریم) میں جا کر قیام کرنا تو نہایت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جہاں یہ صورت ممکن نہ ہو۔ وہاں کھلی اور صاف ہوا میں رہنا یا تریہ کے بہترین آب و ہوا کے مقام پر جا رہنا بھی مفید ہوتا ہے۔ اس مضمون کے آخر میں ہم نے ان تمام صحت گاہوں (سینی ٹوریا) کی بھی فہرست دیدی ہے جو ہندوستان کے مختلف مقامات میں مریضان سِلّ کے لئے بنائی گئی ہیں +

ایک اور ضروری بات ہے جس کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلول عورت کا حاملہ ہو جانا نہایت خطرناک بات ہے۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب مسلول عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ تو پھر مرض سِلّ جلد ترقی کر کے عموماً مہلک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اکثر تجربہ کار حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس بات کا بغور مشاہدہ کیا ہے۔ کہ اکثر ایسی مسلول عورتیں جن کی صحت بحال ہو رہی تھی جب حاملہ ہو گئیں تو پھر مرض نے ایسی شدت اور غلبہ کیا کہ وہ بیچاری جانبر نہ ہو سکیں +

(۱) جہاں تک ہو سکے تازہ ہوا میں رہیں۔ مریضان سِلّ کے لئے تازہ ہوا میں رہنا نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر دیگر تمام تدابیر علاج بالکل بے فائدہ ہیں +

(۲) یہ بخوبی سمجھ لیں کہ تازہ ہوا سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے خواہ وہ ہوا دن کی ہویا رات کی۔ عوام کا یہ خیال غلط ہے کہ تازہ یا سرد ہوا مریضان سِلّ کے لئے مضر ہوتی ہے۔ تازہ یا سرد ہوا سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا بشرطیکہ آپ نے کافی گرم لباس پہنا ہوا ہو +

(۳) اگر آپ کو سردی محسوس ہوتی ہو تو آپ زائد گرم کپڑے پہن کر اور کمبل وغیرہ اوڑھ کر اپنے آپ کو گرم رکھیں مگر تازہ ہوا کی آمد و رفت کو ہرگز بند نہ کریں اور نہ منڈھانپ کر سٹوئیں (۴) یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ مرض سِلّ کے علاج میں پہلی ضروری بات تازہ ہوا ہے۔ اور

دوسری ضروری بات آرام کرنا ہے پس ہر قسم کے جسمانی اور نفسانی تکان سے بچیں اور آرام و چین کی زندگی بسر کرنے کی ٹھان لیں نیز صبر و استقلال سے اپنی بھالی صحت کا انتظار کریں +

(۵) جس وقت بخار موجود ہو اس وقت آرام کریں۔ آرام کرنے کا بہترین طریق و مقام کھلی ہوا میں یا برآمدے میں لیستر میں آرام کرنا ہے۔

(۶) بخار کا اندازہ اس طرح سے کریں کہ تھرمائیٹر خواہ وہ نصف منٹ کا ہو اس کو پورے پانچ منٹ تک مکنہ میں لگائے رکھیں تاکہ بخار کا صحیح درجہ حرارت معلوم ہو جائے۔

(۷) ٹمپریچر چارٹ یعنی نقشہ حرارت بخار نیز مندرجہ ذیل ہدایات کے مطابق اپنی ٹمپریچر یا درجہ حرارت بخار کو نہایت باقاعدہ طور پر لیتے رہیں۔

دلی صبح بیدار ہونے پر (ب) صبح کو سیر کے دس منٹ بعد یا بارہ بجے دوپہر کو (ج) شام کی سیر کے دس منٹ بعد یا چھ بجے شام کو (د) رات کو لیستر میں لیٹ جانے کے دس منٹ بعد۔
(۸) اس بات کو ہرگز نہ بھولیں کہ ٹمپریچر لینے سے پہلے تھرمائیٹر کو با احتیاط جھٹک کر پارے کو ۹۰ تک نیچے اتار دینا چاہئے۔

(۹) اپنی صحت کے رو بہ ترقی ہونے کا اندازہ تھرمائیٹر سے کریں۔ جس قدر رفتہ رفتہ بخار کم ہوتا ہے اسی قدر اس کے عود کرنے یا واپس آنے کا کم اندیشہ ہوتا ہے۔

(۱۰) جب آپ کو بخار کے متعلق شبہ ہو کہ وہ موجود ہے یا ذرا بڑھ رہا ہے تو آپ کو لیستر میں آرام کرنا چاہیے۔ آرام کرنے سے ہی بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

(۱۱) مسلول یا مدقوق کو صرف اسی قدر ورزش دریافت کرنی چاہیے کہ وہ ہموار زمین پر آہستہ آہستہ چلے اور سیر کرے۔

(۱۲) مریض ان سِل کوئی گھنٹہ دو میل کی رفتار سے زیادہ نہیں چلنا چاہئے اور دن کی گرمی میں بھی کسی قسم کی ورزش یا ریاضت نہیں کرنی چاہئے۔

(۱۳) اگر صبح کے وقت کی (د) ٹمپریچر ۹۸ ف سے زیادہ ہو تو پھر دن بھر آرام کرنا چاہئے۔

(۱۴) اگر صبح کی سیر کے بعد کی (ب) ٹمپریچر یا تقریباً وسط روز کی ٹمپریچر ۹۹ ف یا اس سے زیادہ ہو تو پھر بقیہ دن بھر آرام کریں۔

(۱۵) اگر شام کی سیر کے بعد کی (ج) یا چھ بجے شام کی ٹمپریچر ۹۹ ف سے زیادہ ہو تو اگلے روز تمام دن آرام کریں۔

(۱۶) اگر رات کو سوتے وقت کی (د) ٹمپریچر ۹۹ ف سے زیادہ ہو تب بھی اگلے روز تمام دن آرام کریں۔

(۱۷) مذکورہ بالا حالات یا اشغال ٹمپریچر میں مسلول عورتوں میں ۵۴ یعنی تقریباً نصف درجہ ٹمپریچر زیادہ

ہو تو مضائقہ نہیں +

(۱۸) اس امر کی احتیاط کریں کہ آپ کی غذا عمدہ ہے اور اس قدر غذا کھائیں جس قدر آپ ہضم کر سکیں +

(۱۹) آپ کی غذا میں مکھن گھی۔ دودھ اور بالائی وغیرہ زیادہ ہونی چاہئے +

(۲۰) دن بھر میں مناسب وقفوں کے بعد پیٹ بھر کر غذا کھانی چاہئے لیکن اسی قدر کہ جلد ہضم ہو سکے +

(۲۱) آپ کو اس امر کا پورا اطمینان کر لینا چاہئے کہ آپ کی غذا عمدہ ہے اور آپ کا دودھ تازہ ہے

اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔ کیونکہ معمولی باناری یا ناقص غذا یا ایسا دودھ مکھن وغیرہ کہ جس میں ملاوٹ ہو وہ مضر ہوتا ہے۔ اگر ہضم ہو سکے تو مسلول کے لئے بھیمنس کا دودھ سب سے بہتر ہے۔

ورنہ گائے۔ بکری اور بالخصوص گدھی کا دودھ جو بھی پیتر آئے اور ہضم ہو سکے مفید ہے۔ دودھ

جہاں تک ہو سکے تازہ لے کر اور اس کو ایک جوش دے کر دگائے کے دودھ کو بالخصوص اس

میں کم پیٹھا ڈال کر یا بغیر پیٹھے کے پینا چاہئے۔ اگر بھیمنس گدھی یا بکری بالکل تندرست ہو تو اس کے

حقنوں کو خوب دھو کر اور صاف کر کے اور پھر حقن کو منہ میں لے کر دودھ چوسنا یا منہ میں دھال لینا

یا تازہ نکالا ہو اگر گرم گرم دودھ پینا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو اور ہضم ہو سکے تو روزانہ ڈیڑھ سیر

دودھ پینا چاہئے۔ مگر دو کھانوں کے درمیان وقت میں نہ دودھ نہیں پینا چاہئے۔ کیونکہ اس سے بھوک

خراب ہو جاتی ہے +

(۲۲) صبح اٹھتے ہی یا ورزش یا چل قدمی کرنے کے بعد فوراً ہی غذا نہیں کھانی چاہئے۔ بلکہ دوپہر

کو کھانا کھانے سے پہلے ایک گھنٹہ اور صبح کا ناشتہ کرنے اور شام کا کھانا کھانے سے پہلے آدھ گھنٹہ

کھلی ہو اس ایک کوچ یا پلنگ پر لیٹ کر آرام کرنا چاہئے۔ اور ہر ایک کھانے کے بعد بھی ایک گھنٹہ

تک آرام کرنا چاہئے +

(۲۳) ہفتے میں ایک بار ہمیشہ اپنا وزن کرنا چاہئے۔ لیکن معینہ روز میں ایک ہی وقت مقررہ پسلی

بیاں میں جو پہلے وزن کرتے وقت پہنا ہوا تھا۔ وزن کرنا چاہئے۔ اور اس کو نوٹ کرتے رہنا چاہئے۔ اگر وزن

بڑھ رہا ہے تو سمجھیں کہ مریض رو بہ صحت ہو رہا ہے۔ اور اگر وزن گھٹ رہا ہے تو سمجھیں کہ مرض

ترقی کر رہا ہے +

(۲۴) غذا کے متعلق یہ ایک نہایت ضروری بات ہے کہ مسلول کی غذا ایسی ہونی چاہئے

جس میں غذا یت زیادہ ہو بالخصوص دودھ مکھن۔ بالائی وغیرہ +

(۲۵) مریض سِل کو جب دست آنے لگیں تو فوراً مناسب علاج سے ان کو بند کرنا چاہئے۔ اس

بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایسے مریضوں میں دستوں کی نسبت قبض کا رہنا بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر دست نہ رکھیں تو نتیجہ ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے +

(۲۶) مسوڑوں اور دانتوں کو جہاں تک ہو سکے صاف رکھیں۔ مُنہ کی صفائی نہایت ہی ضروری ہے۔ تمام بوسیدہ دانت یا تو نکلوا دینے چاہئیں اور یا ان کو بھر وادینا اور ٹھیک کر وادینا چاہئے اور اگر مسوڑوں میں ناصور ہوں (نواصیر لثہ۔ پائی اور یا ایلوی اولیرس) تو اس کا فوراً مناسب علاج کرنا چاہئے۔ اور ہر ایک کھانے کے بعد دانتوں کو رُطبہ کے بنے ہوئے ملایم برش یا نیم یا زرشک کے ضلال سے ضلال کر کے اور کلی اور غرغہ کر کے مُنہ اور حلق خوب صاف کر دینا چاہئے +

بستر میں ایک جھٹہ تیس حصے پانی میں ملا کر اس سے گلی اور غرغہ کرنا اور اگر یہ ممکن ہو تو ذرا سا نمک پانی میں ملا کر غرغہ کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے +

(۲۷) تبا کو نوشی یعنی سگریٹ۔ سگار یا حقیر پینا مرض سِل میں نہایت مضر ہے۔ یہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ مرض سِل کے علاج میں سب سے ضروری بات مسلول کا کھلی اور صاف ہونا اور اس میں رہنا ہے جس میں گرد و غبار اور دھواں نہ ہو پس اگر کوئی مریض سِل کھلی ہو میں رہ کر سگریٹ سگار یا حقہ نوشی کرتا رہے اور اپنے ماؤف پھیپھڑوں میں بجائے لطیف اور صاف ہوا کے محرش اور نصرت دھواں پہنچاتا رہے۔ تو وہ گویا بجائے صحت یا بھونے کے خود اپنی صحت کو تباہ و برباد کر رہا ہے +

(۲۸) مرض سِل کے علاج میں زیادہ تر دواؤں پر بھروسہ اور اعتماد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس مرض کے لئے ابھی تک کوئی خاص یا مفید یا شافی دوا معلوم نہیں ہوئی بلکہ اس کے علاج میں سب سے مقدم کھلی اور صاف ہونا ہے۔ اور اس کے بعد آرام اور لطیف اور زود ہضم غذا ہے۔ اور پھر دوا ہے۔ بالخصوص جب کہ اس کو قواعد حفظانِ صحت کی پابندی کرنے ہوئے مناسب طور پر استعمال کیا جائے۔ اس مرض کے علاج میں اشتہاری دواؤں پر وقت اور روپیہ ضائع کرنا بالکل فضول اور عبث ہے +

(۲۹) مریض سِل کو رات کو بہت دیر تک نہیں جاگنا چاہئے بلکہ رات کو جلدی سونا اور ذکوہ دیر سے اٹھنا چاہئے

(۳۰) مسلول کی بلغم کو اس میں مٹی کانیل ڈال کر کسی علیحدہ مقام پر نہایت احتیاط سے جلا دینا چاہئے

اور اس کے بول و براز میں کاربالک لوشن یا چونا وغیرہ ڈلو کر اس کو دلوادینا چاہئے +

(۳۱) اس بات کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے کہ مریض سِل ایک نہایت موذی مرض کے ساتھ مقابلہ

کر رہا ہے۔ اس لئے اسے تمام ہدایات کی نہایت سختی کے ساتھ پابندی کرنا ضروری بلکہ لازمی ہے +

فہرست ان صحت گاہوں سینی ٹوریا کی جو مرض سِل کے علاج کے لئے ہندوستان کے مختلف حصص میں قائم کی گئی ہیں

احاطہ بنگال - افسوس ہے کہ احاطہ بنگال میں مرض سِل کے علاج کیلئے کوئی سرکاری یا غیر سرکاری صحت گاہ نہیں ہے امید کرتے ہیں کہ احاطہ بھٹی کی طرح احاطہ بنگال میں بھی بعض پر فضا اور بہترین آب و ہوا کے مقامات پر جلد ایسی چند ایک صحت گاہیں بن جائیں گی۔ کیونکہ بنگال میں مرض سِل نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔
احاطہ بھٹی - اگرچہ احاطہ بھٹی میں ٹور کو نو سس یا مرض سِل کے علاج کے لئے کوئی سرکاری شفا خانہ یا صحت گاہ نہیں لیکن بعض لوگوں کے خصوصی یا خیراتی شفا خانے ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔
شہر بھٹی میں - (۱) آوم ولی ہاسپٹل (۲) سینٹ جوزف فاؤنڈیشننگ ہاؤس اگرہی پاد - روڈ
یہ صرف رومن کیتھولک عیساویوں کیلئے ہے (۳) ہوسی وادہ ہل سینی ٹوریم بمقام پریل مفصلات بھٹی میں
(۴) بہادر جی سینی ٹوریم بمقام دیوالالی صرف پارسیوں کیلئے ہے (۵) ہندو سینی ٹوریم بمقام کرلہ
یہ سینی ٹوریم جو ۱۹۱۲ء سے قائم شدہ ہے۔ سطح سمندر سے ۲۰۲۵ فٹ بلند ہے۔ اور صرف ہندوؤں
کے لئے مخصوص ہے۔ کرلہ - بھٹی - پونا - جی - آئی - پی لائن پر ریلوے سٹیشن ہے۔ اس میں تیس
مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔ دس بارہ غریب مریض تو مفت رکھے جاتے ہیں۔ اور باقیوں
سے ۵ روپے ماہوار کرایہ رہائش لیا جاتا ہے۔ طبی مشورہ تو مفت ملتا ہے۔ لیکن مریضوں
کو اپنے قیام و طعام اور لباس وغیرہ ضروریات کا خود انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اس سینی ٹوریم میں
داخل ہونے کے لئے فارم درخواست طلب کر کے اور اس کی خانہ پر ہی کر کے مندرجہ ذیل تپوں
پر بھیج دینا چاہئے۔ (۱) راؤ بہادر سندرداس نرائن داس - (۲) بی - بی کٹینز اسکواڈر آئری
سکرٹری ہندو سینی ٹوریم نمبر ۴ میڈوز سٹریٹ فورٹ بھٹی - (۳) بلقیہ سینی ٹوریم بمقام پنج گانی +
افسوس ہے کہ مسلمانوں کی کوئی سینی ٹوریم نہیں۔ امید ہے کہ بھٹی کے کوئی نیک دل مخیر
مسلمان اس کمی کو جلد پورا کر دیں گے +

بمہما - افسوس ہے برہمن بھی مرض سِل کیلئے کوئی سرکاری یا غیر سرکاری سینی ٹوریم نہیں
بہار و اڑیسہ - افسوس ہے کہ اس علاقے میں بھی مرض سِل کے لئے کوئی سرکاری یا
غیر سرکاری سینی ٹوریم نہیں ہے +

پنجاب - (۱) بیٹیا سٹیٹ سینی ٹوریا بمقام دھرم پور جو علاقہ شمال میں کوہ سولن کے قریب ہے +

(۲) گنگ آئیڈور ڈسینی ٹوریم۔ دھرم پور۔ سینی ٹوریم کنٹرولڈ ہومز سوسائٹی ہٹی کی طرف سے ۱۹۱۹ء میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ سطح سمندر سے پانچ ہزار فٹ بلند ہے۔ یہ سوائیکر زمین پر واقع ہے۔ جہاں کہ صنوبر کے درخت بکثرت ہیں۔ یہ کالکاشملہ ریلوے پر دھرم پور سٹیشن سے کوئی پانچ سو قدم کے فاصلے پر ہے۔ اس صحت گاہ میں داخل ہونے کے لئے پہلے اس کے میڈیکل آفیسر انچارج سے فام داخلہ طلب کر کے اور اس کو پُر کر کے بھیجنے پر اجازت ملتی ہے اس میں مندرجہ ذیل مرضی کے لئے گنجائش قیام ہے :-

(۱) ناقین یعنی مرض سے شفا یاب کمزوروں کی رہائش کے لئے دو متصلہ مکان ہیں جن میں سے ہر ایک کا کرایہ اتنی روپے ماہوار ہے +

(۲) تین درجہ اول کے دو منزلہ مکان ہیں جن میں سے ہر ایک کا کرایہ ساٹھ روپے ماہوار ہے یہ عورتوں کے لئے مخصوص ہیں +

(۳) تین درجہ اول کے دو منزلہ مکان ہیں جن میں سے ہر ایک کا کرایہ پچپن روپے ماہوار ہے یہ پارسیوں کے لئے مخصوص ہیں +

(۴) پانچ درجہ دوم کے علیحدہ علیحدہ مکانات ہیں جن میں سے ہر ایک کا کرایہ پچاس روپے ماہوار ہے +

(۵) بارہ درجہ سویم کے کمرے ہیں جن میں سے ہر ایک کا کرایہ چالیس روپے ماہوار ہے
(۶) بارہ درجہ چارم کے کمرے ہیں جن میں سے ہر ایک کا کرایہ تیس روپے ماہوار ہے
نوکروں کے لئے بھی چند کمرے ہیں جو اگر خالی ہوں تو بالترتیب دس۔ بارہ پندرہ روپے ماہوار پر مل سکتے ہیں +

ہندو مریضوں کا چالیس روپے ماہوار پر اور مسلمان یا عیسائی مریضوں کا ساٹھ روپے ماہوار پر کھانے کا انتظام بھی سینی ٹوریم کی طرف سے ہی کیا جاتا ہے +

راجپوتانہ - (۱) ٹوبرکولوسس سینی ٹوریم بمقام مدار۔ اس میں عیسائی عورتوں اور لڑکیوں کے لئے ہی گنجائش ہے۔ اس میں قیام و طعام کی فیس صرف دس روپے ماہوار ہے +

(۲) ٹوبرکولوسس سینی ٹوریم بمقام سیلونیا۔

مدرا اس (۱) یونین مشن ٹوبرکولوسس سینی ٹوریم بمقام مدنیالی ضلع چٹوڑ۔ اس سینی ٹوریم میں قیام کرنے والے مریضوں سے جو کہ یونین مشن کے ممبروں پانچ روپے ماہوار اور غیر ممبروں

سے پندرہ روپے ماہوار لئے جاتے ہیں۔ لیکن بعض غریب ممبروں کو مفت بھی رکھا جاتا ہے۔ عام کمروں (جنرل وارڈز) میں ٹھہرنے والے مریضوں کے لئے وٹاں پر کھانے کا بھی انتظام ہے۔ لیکن اگر کوئی چاہے۔ تو وہ اپنے لئے خاص انتظام بھی کر سکتا ہے خاص کمروں (پرائیویٹ وارڈز) میں ٹھہرنے والے مریضوں سے حسبِ حیثیت چالیس روپے ماہوار یا زیادہ لٹ جاتے ہیں مریض کو اپنے خرچ پر کھانے پینے کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ان کمروں میں یورپین مریض بھی رکھے جاتے ہیں کسی مریض کو اپنے ساتھ کسی بچے کو بچانے کی اجازت نہیں۔ ہر مہینے کے پہلے ہفتے میں رقم واجب الادا پیشگی دینی پڑتی ہے +

مریض کو اپنی روانگی کے پندرہ دن پہلے اطلاع دینی چاہئے ورنہ پورے مہینے کی مقررہ رقم لی جاتی ہے۔ اس صحت گاہ میں مریض کو کم از کم تین مہینے رہنے کا انتظام کرنا چاہئے۔ ۲۵ گونٹا ٹوبہ کو لو سس ہاسپٹل مدراس +

ممالک متحدہ دیوناٹھ پراولسنر (دکنگ ایڈورڈ ہتھ سینی ٹوریم بمقام بھوانی منلیج

بینی تال سینی ٹوریا ۱۹۱۲ء میں عوام کے چندے سے بنایا گیا تھا۔ اس میں صرف مریضان ہل ٹوی رکھے جاتے ہیں۔ سطح سمندر سے چھ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اور رانی کیفیت ریلوے کے آخری کاٹھ گودام سٹیشن سے ایکس میل کے فاصلے پر ہے۔ اس میں صوبہ جات متحدہ کے مریضوں کو قیام کے لئے ترجیح دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس صحت گاہ میں داخل ہونے کے لئے درخواست کرنے پر ہتھ صاحب کی طرف سے صرف ان مریضوں کو داخلے اور قیام کی اجازت ملتی ہے۔ کہ جن کو کوہستانی آب و ہوا سے فائدے کی زیادہ توقع ہو سکتی ہے۔ اس سینی ٹوریم میں داخلے کے لئے جناب مینٹنڈنٹ صاحب سے فارم طلب کر کے اور اس کو پر کر کے اور اپنے معالج ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ اس کے ساتھ شامل کر کے بھیج دینا چاہئے۔ یورپین مریضوں سے قیام کی فیس حسبِ حیثیت و حالات پچاس روپے سے لیکر دو سو روپے ماہوار تک ہے کسی دوست کو ہمراہ رہنے کی اجازت نہیں۔ لیکن ہر ایک مریض اپنے ہمراہ ایک ملازم رکھ سکتا ہے +

ہندوستانی مریضوں کو درجہ اول۔ دویم و سویم میں تقسیم کیا جاتا ہے +

درجہ اول کے مریض کو کم از کم پچاس روپے ماہوار دینے پر ایک دو منزلہ مکان رہائش کے لئے ملتا ہے جس میں اس کے ساتھ دو تیمار دار بھی رہ سکتے ہیں +

درجہ دویم کے مریضوں کو بیس روپے ماہوار پر ایک مکان ملتا ہے جس میں اس

کے ساتھ ایک تیمار دار بھی رہ سکتا ہے۔ کھانے کا خرچ یومیہ ۱۲ روپے کی گرانٹ دینے کی

جو چیزیں قرب و جوار سے میا ہو سکتی ہیں وہ قیمت کے کم فروخت کی جاتی ہیں +
در جد سویم کے مریضوں سے کوئی فیس نہیں لی جاتی لیکن وہ اپنی مرضی سے چاہیں
تو کسی قسم کا چندہ دے دیں۔ یا اپنی خوراک کا خرچ وغیرہ دے دیں۔ لیکن ہر ایک مریض
کو اپنے کھانے پینے کے برتن اپنے ساتھ لانے چاہئیں۔ ایسے مریضوں سے دھو بی اور
نائی کا خرچ بھی نہیں لیا جاتا +

تمام مریضوں کو اپنی واجب الادا قوم فیس وغیرہ پیشگی ادا کرنی پڑتی ہیں۔ اور روانگی
سے پندرہ روز قبل اطلاع دینی پڑتی ہے۔ ورنہ مہینے بھر کی فیس وغیرہ دینی پڑتی ہے +
ممالک متوسط (سینٹرل پرووینسز) (۱) ٹوبرکولوسس سینی ٹوریم بمقام ہینڈرا ضلع بلا سپو
وسط ہند (سینٹرل انڈیا) (۱) سینی ٹوریم برائے علاج ٹوبرکولوسس (رسل) راؤ
در بار اندور +

ہم مذکورہ بالا ہر سہ مقامات جہاں کہ کوئی سینی ٹوریم نہیں کی مقامی حکومتوں کی اس کا رخصر
کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں کہ جہاں تک جلد ہو سکے وہاں پر سینی ٹوریم قائم کر دئے جائیں
(نوٹ) (۱) تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ایسے مریض جن کو سو درجہ فارن ہیٹ سے زیادہ
بخار ہوتا ہے۔ یا جن کی نبض کی رفتار فی منٹ ۱۱۰ ہوتی ہے۔ اُن کی صحت پہاڑی مقامات
پر جا کر بہتر نہیں ہوتی +

(۲) کسی صحت گاہ پر جا کر کم از کم تین مہینے قیام کرنا چاہئے۔ اس عرصہ سے کم قیام کرنے سے کوئی
معتد بہ اور مستقل فائدہ نہیں ہوتا۔ (از میڈیکل گائیڈ۔ امیرا)

سِل کاذب

اردو نام	طبی نام (مجزوہ)	ڈاکٹری نام
پھیپھڑوں کی پھیپھوندی لگنا	فطریت الریہ	ایکٹینومایکوسس آف دی لنگز
سل پھیپھوندی	سِل فطری	سٹریپٹوٹریکوسس
مجبوئی سل	سِل غیر حقیقی	سینوڈوگوبروکولوسس
		Pseudo Tuberculosis

اس مرض میں پھیپھڑے کو ایک قسم کی پھیپھوندی (سٹریپٹوٹریکس Streptothrix)

لگ جاتی ہے جس سے مرض سِل کی علامات کے مشابہات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن چونکہ اس مرض کا باعث

جراثیم سیلیہ ڈوٹر کل ہسی لائی، نہیں ہوتے اور نہ ہی یہ جراثیم جسم میں موجود ہوتے ہیں اس لئے اس کو بزل کاذب کہتے ہیں +

پھپھوندی کی قسم کے بلد ار بال کی مانند جراثیم دشمن مفتول بشرطو تھرکس، کے قبیلہ کے چند ایک جراثیم انسان میں بھی مرض پیدا کر دیتے ہیں جن میں سے ایک مرض پھپھوند شعاعی راکٹینوما کی کو سس، ہے جس کا بیان دیکھو اپنے موقع پر۔ اسی قسم کی پھپھوندی پھیپڑے میں لگ کر یا اس قسم کی پھپھوندی کے جراثیم پھیپڑے میں سرایت کر کے بزل کاذب کو پیدا کر دیتے ہیں +

اسباب مذکورہ بالا پھپھوندی کی قسم کے بلد ار بال کی مانند جراثیم دشمن مفتول بشرطو تھرکس، پھیپڑوں میں سرایت کر کے اس مرض کی پیدائش کا سبب ہوتے ہیں چونکہ اس قسم کے جراثیم خشک گھاس جو گیہوں، گندم دیوانہ، وغیرہ اناج میں پائے جاتے ہیں اس لئے اکثر کاشتکار یا آٹا پیسنے والے یا غلہ کا کام کرنے والے یا ایسا ناقص غلہ کھانے والے لوگ ہی اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور یہ جراثیم بذریعہ استنشاق یا تنفس اور بذریعہ اگل و شرب ہی داخل جسم ہوتے ہیں +

ماہیت مرض مذکورہ بالا جراثیم پھیپڑوں میں سرایت کر کے دانہ بزل کی مانند بٹویا دانے پیدا کر دیتے ہیں جن میں پھر سیپ پیدا ہو جاتی ہے یا وہ ریشہ دار ساخت میں بدل جاتے ہیں۔ برعکس مرض سل حقیقی کے یہ مرض پھیپڑوں میں جہاں پر سرایت کرتا ہے وہیں تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ یہ ملامت سے اس پاس کی ساخت میں پھیل جاتا ہے +

جب یہ مرض ابتداء پھیپڑے میں ہوتا ہے تو اس کا انتشار پہلے بالکل مرض سل کی طرح سے ہوتا ہے۔ اور یہ مرض بعینہ اسی طرح سے پھیلتا ہے۔ اور جب یہ مرض دیگر اعضاء مثلاً جگر وغیرہ سے پھیلتا ہے۔ تو پہلے پھیپڑے کا قاعدہ مبتلا مرض ہوتا ہے۔ اور جب یہ گردن سے نیچے کی طرف پھیلتا ہے تو طریق تعدیہ یا سانی معلوم ہو سکتا ہے +

چونکہ یہ مرض ملامت سے متصلہ ساختوں میں پھیلتا ہے۔ اس لئے سینے کی جلد کے نیچے خراج پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پسلیاں بوسیدہ ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر پھیپڑے کا غلاف کمیں کمیں سے باہم چپک جاتا ہے لیکن نفع الریہ کی بھی شکایت ہو جاتی ہے جب جلد کے نیچے کا کوئی بھوڑا بھوڑا ہے یا اس میں شگاف دیا جاتا ہے۔ تو اس کے مواد میں رگندہک کے ذرات، کی طرح دلنے پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کھوڑے بھوٹ کر نا صوریں جاتے ہیں۔ اور ایسے نو صیر کے ارد گرد کی جلد اکثر کچھ خاص طور پر سگری ہوئی ہوتی ہے +

علامات۔ اس مرض کی علامات بالعموم سل مرض کی علامات کے مشابہ ہوتی ہیں مثلاً کھانسی بلغم جو کہ متعفن ہوتی ہے تنگی تنفس بخار اور رات کا پسینہ وغیرہ جب جلد کے نیچے مقامی خراج پیدا ہو جاتے ہیں یا اس مرض کے جراثیم کسی اور جگہ موجود ہوتے ہیں تو خاص قسم کی علامات پیدا کرتے ہیں لیکن اگر مرض ابتداءً پھیپھڑے میں ہو تو پھر ایسی علامات دیر سے نمایاں ہوتی ہیں۔

عوارض و نتائج۔ جب جراثیم مرض دیگر مقامات میں ممکن ہوتے ہیں تو بالعموم بعض عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ علاوہ براں تقيج الدم (خون میں پیپ کا مل جانا) اور ارتفاع شعب (ہوائی نالیوں کا پھیل جانا) کی بھی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔
رفتار مرض۔ یہ مرض آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور بالآخر مریض ضعیف و نحیف ہو کر انتقال کر جاتا ہے۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص مریض کے بلغم اور اس کے پھوڑے یا نواصیر کے مواد میں اس مرض کے مخصوص جراثیم کو دریافت اور تشخیص کرنے سے ہی ہو سکتی ہے بلغم یا مواد میں گندھک کے ذرات کی طرح کے دانے ہمیشہ موجود نہیں ہوتے۔ اور اگر انہیں بغور نہ دیکھا جائے تو وہ نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ پھیپھڑے کے کسی ایسے مبہم یا مخفی مرض میں جس میں کہ بار بار تلاش کرنے سے بھی جراثیم سل نہ پائے جائیں تو ایسی صورت میں اس مرض کے ہونیکا شبہ کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کے جراثیم کی بھی ٹھہری ہوئی متحان سے ہی تشخیص ہو سکتی ہے۔

انجام مرض۔ اس مرض کا انجام ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض مریضوں کو علاج سے کچھ فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔

علاج۔ اس مرض میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ کو زیادہ مقدار میں دینا چاہیے۔ چنانچہ پہلے ۵ سے ۱۰ گرین کی مقدار میں دن میں تین بار دیں۔ اور اس کو رفتہ رفتہ بڑھا کر ہر قدر ایک ایک ڈرام دن میں تین بار دیں۔ اگر اس مرض کے جراثیم کاشت کرنے سے بخوبی آگ سکیں تو ٹیکسین تیار کر کے اس کا باحیاط استعمال کرنا چاہیے۔ با محض جبکہ پوٹاسیم آیوڈائیڈ کے دینے سے کامیابی نہ ہو۔ مقامی خراجات اور نفخ الریہ کا علاج عمل جراحی سے کیا جاتا ہے۔

ہیضہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہیضہ	ہیضہ	کالرا Cholera

کیفیت مرض۔ یہ ایک متعدی مرض ہے جو اکثر وباء پھیلا کرتا ہے۔ اس میں کثرت سے دست و قے آکر مریض سخت مڈھال ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا باعث ایک قسم کا بلڈر جراثیم جسے انگریزی میں کالرا اسپائرلیم Cholera Spirillum یا کالرا بیسیلئس Cholera Bacillus یعنی جراثیم ہیضہ کہتے ہیں۔ اس جراثیم کو ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۳ء میں دریافت کیا تھا۔

نوٹ۔ انسان کے سوا شاید یہ مرض کسی اور حیوان کو نہیں ہوتا۔ ہندوستان کے بعض مقامات بالخصوص وادی نگاد برہم پتر میں مرض ہیضہ دائمی و مقامی ہے یہیں سے یہ مرض وباء اطراف عالم میں پھیلتا ہے۔

اسباب مرض۔ اصل سبب تو اس مرض کی چھوت کا لگنا ہے یعنی جرم ہیضہ کا آنتوں میں پہنچ جانا ہے۔ یہ جرم ہیضہ مریض کے دست و قے میں خارج ہو کر اوپانی یا دھوئیں لکڑیاں دیگر کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ تندرست اشخاص کی آنتوں میں پہنچ کر اس مرض کو کو پیدا کرتے ہیں۔ دست و قے کا مادہ بستر یا کپڑوں میں لگ کر مدت تک اس مرض کی زہر کو قائم رکھتا ہے کبھی کبھی جراثیم ہیضہ یا زہر ہیضہ کنویں۔ تالاب یا چشمہ وغیرہ کے پانی میں مل کر اس مرض کے وباء پھیلنے کا سبب ہوتے ہیں موسم گرما اور برسات میں اور خصوصاً لیشی مقامات میں یہ مرض زیادہ اور شدید ہوتا ہے۔ لیکن بلند مقامات میں یہ عموماً کم اور خفیف ہوتا ہے۔

مازک مزاج۔ کمزور اور ڈرپوک اشخاص جن کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ مکان۔ محتاجگی و کمزوری۔ غذا میں بد پرہیزی۔ رنج و غم و خرد و خوف۔ ایام ہیضہ میں تیز مہل لہیا وغیرہ اور بالخصوص کثافت و غلاظت اس مرض کے اسباب مٹوتے ہیں۔

مدت حضانت (پرید آف ان کیوبیشن) یعنی مرض کے جسم میں پوشیدہ رہنے کی مدت اگرچہ ایک سے چار دن تک ہے لیکن بالعموم ایک آدھ دن سے زیادہ نہیں ہوتی یعنی زہر ہیضہ کے جسم میں داخل ہونے کے چند گھنٹوں بعد ہی علامات مرض ظاہر ہو جایا کرتی ہیں۔

زمانہ حضانہ میں طبیعت میں کمی کلامی بچپنی اور وحشت سی ہوتی ہے کبھی خفیف اور بد
بادوران سر اور جسم میں گرانی محسوس ہوتی ہے۔ ماضیہ خراب ہو جاتا ہے اور اصل مرض شروع
ہونے سے عموماً ایک روز پہلے مریض کو تین چار دست آجاتے ہیں جس سے وہ زیادہ
متفکر اور متوحش ہو جاتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رات کو سوتے سوتے اچانک من
کا حملہ شروع ہو جاتا ہے کبھی بلا علاماتِ مُذِرہ اچانک مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض۔ بعض ڈاکٹر ان یورپ مرض ہیفنہ کے یہ پانچ اقسام بیان کرتے ہیں:-
(۱) ہیفنہ منقلہ (Ambulatory Cholera) (۲) آئیبولیٹری کالا (Ambulatory Cholera) مرض
ہیفنہ سے شفا یاب بعض اشخاص کے براز میں عرصہ تک جراثیم ہیفنہ پائے جاتے
ہیں لیکن ان میں اور کوئی علامت مرض موجود نہیں ہوتی۔ ایسے اشخاص حاملانِ ہیفنہ
کہلاتے ہیں اور وہ مرض ہیفنہ کو پھیلاتے ہیں۔

(۳) ہیفنہ سہال - اکالرائک ڈائریا (Choleraic Diarrhoea) یا سہال
مانند ہیفنہ اس قسم میں زرد یا پھیکے رنگ کے پتلے پتلے بہت درست آتے ہیں جن میں
جراثیم ہیفنہ ہوتے ہیں کبھی قیئیں بھی آتی ہیں۔ اور تشنج بھی ہوتا ہے لیکن مناسب
علاج سے اس کو اکثر آرام ہو جاتا ہے۔ ورنہ یہ مرض شدید ہیفنہ میں تبدیل ہو جاتا ہے
(۴) ہیفنہ کالرین (Cholera) اس قسم کے ہیفنہ میں دفعتاً مریض کے
پیٹ میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ پھر اس کو دست آنے لگتے ہیں جن میں پہلے براز
خارج ہوتا ہے۔ اور پھر چاروں کے پانی کی مانند دست آنے لگتے ہیں جو جلد ختم ہو
جاتے ہیں۔ اور دیگر علامات پیدا ہونے کے بغیر ہی آرام ہو جاتا ہے۔

(۵) ہیفنہ یابسہ (Cholera Sicca) یا باندہ ہیفنہ اس قسم
کے ہیفنہ میں مریض کو دست دقت نہیں آتے۔ بلکہ اس کو نہایت ضعف ہو کر اس کا
جسم سرد ہو جاتا ہے اور وہ انتقال کر جاتا ہے۔ ایسے مریضوں میں تشنج بعد وفات
یا آنتوں کے مشمولات کا امتحان کرنے سے مرض کی تشخیص ہوتی ہے۔

(۶) ہیفنہ شدید (Cholera Gravis) یا گریوٹس (Cholera Gravis) اس قسم کے ہیفنہ
میں دو چار ہی دست آنے کے بعد ماتہ یا ڈاں شدت سے اینٹھنے لگتے ہیں اور
دیگر ردی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات مرض۔ علامات کے لحاظ سے یہ مرض چار درجوں پر تقسیم ہے۔

(۱) درجہ ابتدائے مرض یعنی اسہال ابتدائی۔ اس درجہ میں پہلے پیٹ میں ذرا درد ہو کر دست وقفے وقفے آنے لگتے ہیں دست اکثر علی الصباح شروع ہوا کرتے ہیں جن میں پہلے فضلہ برآمد ہوتا ہے اور پھر کانچی یعنی چااولوں کی پیچھ کی مانند دست آنے لگتے ہیں۔ دستوں کے ساتھ ہی یا ذرا دیر کے بعد قٹیں آنے لگتی ہیں۔ قے میں بھی پہلے کھائی ہوئی غذا نکلتی ہے۔ پھر صفراوی قے آتی ہے۔ اوپر چااولوں کی پیچھ کی مانند قٹیں آنے لگتی ہیں۔

(۲) درجہ اشتداد مرض یعنی مرض کی شدت کا درجہ۔ اس درجہ میں مرض کو شدت ہوتی ہے۔ دست وقفے زیادہ آتے ہیں۔ ٹانگیں اور پاؤں انیٹھنے لگتے ہیں۔ سر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے لیکن مریض ادھر پانی پیتا ہے اُدھر قے کر دیتا ہے پیچینی اور گھبراہٹ بڑھتی جاتی ہے۔ یہ حالت دو تین گھنٹے سے دس بارہ گھنٹے تک رہ کر پھر درجہ ضعف شدید (کولیس سٹیج) شروع ہو جاتا ہے۔

(۳) درجہ انتہائے مرض یعنی ضعف شدید کا درجہ (کولیس سٹیج) چونکہ شدت مرض میں دست وقفے کے ذریعے آب خون کے زیادہ مقدار میں نکل جانے سے خون کا رٹھا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دورہ کُست ہو جاتا ہے۔ اس لئے خارجی حرارت جسم کم ہو جاتی ہے۔ (۹۵ درجہ یا اس سے بھی کم لیکن مقعد یا اندام نہانی کی حرارت ۱۰۲ یا ۱۰۴

درجہ ہوتی ہے) اس درجہ میں مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے سر دپینہ آتا ہے اور سارا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے مریض سے بولا نہیں جاتا چہرہ دب جاتا ہے۔ آنکھیں پتھر جاتی ہیں۔ اور ان کے گرد نیلگوں حلقے پڑ جاتے ہیں شدت کی پیاس لگتی ہے پیشاب بالکل نہیں آتا ہیض بہت کمزور اور اٹک اٹک کر چلتی ہے لبیں نیلی پڑ جاتی ہیں۔ کمال درجہ کی بے چینی ہوتی ہے۔ چہرہ پر مُردہ پن چھا جاتا ہے دست وقفے آنے بند ہو جاتے ہیں لیکن اکثر قے آتی رہتی ہے یہ حالت دو تین گھنٹے سے زیادہ نہیں رہا کرتی۔ اور عموماً ۳ سے ۸ گھنٹے کے اندر اندر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے اور اگر یہ مدت گزر جائے تو پھر امید شفا ہوتی ہے اور چوتھا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔

(۴) درجہ انحطاط مرض یعنی مرض کے گھٹنے کا درجہ (ری ایکشن سینج) اس درجہ میں رفتہ رفتہ علامات میں تخفیف ہوتی جاتی ہے چنانچہ قے کا آنا بند ہو جاتا ہے دست کم ہو جاتے ہیں پیشاب زیادہ مقدار میں آنے لگتا ہے پیٹ کا درد موقوف ہو جاتا ہے خشکی رفع ہو جاتی ہے نبض تیز چلنے لگتی ہے بدن گرم ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ چہرے پر شگفتگی اور آنکھوں میں تراوت آنے لگتی ہے۔ غرضیکہ مریض ہر طرح سے رو بصحت ہونے لگتا ہے لیکن کبھی ان علامات محمودہ کے بعد مریض کو پھر دست آنے لگ جاتے ہیں اور وہ انتقال کر جاتا ہے۔ یا بعض مریضوں میں نہایت ردی علامات پیدا ہو جاتی ہیں یعنی ہڈیاں ہوتا ہے نبض تیز اور باریک چلتی ہے۔ بخار بھی تیز ہوتا ہے۔ پیشاب کم مقدار میں آتا ہے عضلات کانپتے ہیں۔ اور بالآخر کوما یعنی بیہوشی ہو جاتی ہے۔

(۱) شدید قسم کے میضہ میں دو چار ہی دست آنے کے بعد ہاتھ پاؤں شدت سے انٹھنے لگتے ہیں۔ اور دیگر ردی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

(۲) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ابتداء ہی سے مریض کا جسم سرد ہو جاتا ہے۔ اسے دست وغیرہ نہیں آتے۔ اور مریض انتقال کر جاتا ہے اس قسم کے میضہ کو ڈاکٹری میں کالا اسکالہ اور مین ہیضہ کہتے ہیں۔

(۳) کبھی اہل مرض کی علامات رفع ہو جانیکے بعد مریض پر غنودگی سی سی ہو جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

(۴) کبھی رو بصحت ہونے کے بعد مریض کو پھر دست وغیرہ آنے لگ جاتے ہیں یا ہڈیاں یا بیہوشی یا تشنج ہو کر وہ انتقال کر جاتا ہے۔

عوارضات و نتائج۔ عوارض و نتائج میں زیادہ تر (۱) نمونیا (۲) ورم امعا اور (۳) ورم گردہ کی شکایت ہوتی ہے۔ نیز (۴) کلن کی ٹکٹھی میں ورم ہو کر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے (فوجیلا۔ پیروٹامیٹس) اور کبھی (۵) پنڈلیوں میں اینٹھن تشنج۔ کریمپ ہوتی رہتی ہے وغیرہ۔

درجہ انحطاط مرض (ری ایکشن سینج) میں بخار ہوتا ہے اس میں بعض جلدی امراض مثلاً شری مپتی تاملہ ہرپیز اور وریڈیہ (روزی اولہ) پیدا ہو جاتے ہیں حلق اور قھوک کی گلیٹیاں متورم ہو کر ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ آنکھ کا پردہ قرصہ رکارینا میں زخم ہو جاتا ہے یا وہ گل جاتا ہے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں جسم پر جابجا پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں پیشاب میں پہلے المبیو من اور پھر شکر آنے لگتی ہے۔ اگر یہ مرض زیادہ دنوں تک ہے تو اینیمیا اور کمزوری عرصہ تک

انیمیا اور کمزوری عرصے تک رہتی ہے وغیرہ۔

تشخیص صلی مرض ہیضہ کو اسہال صفراوی یا اسہال نند ہیضہ ^۲ زہر سنکھیا اور بعض بخاروں کے ابتدائی دستوں سے تشخیص کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ چاولوں کی پیچھ کی مانند وقت کا آنا بدن کا جلد سرد پڑ جانا۔ کثرت سے پسینہ آنا۔ اور تشنج وغیرہ ہوا اس مرض کی کافی تشخیصی علامات ہیں لیکن (۱) اسہال صفراوی میں دست دتے آتے ہیں (۲) اسہال نند ہیضہ جسکو کارک ڈار یا اورکالون بھی کہتے ہیں، ہیضہ کی ایک علامت مسذیرہ خیال کی جاتی ہے چنانچہ وباء ہیضہ کے دنوں میں بعض اشخاص کو پھیکے رنگ کے پتلے پتلے دست آنے لگتے ہیں قئیں بھی آتی ہیں اور تشنج وغیرہ بھی ہوتا ہے بعض اوقات اس قسم کے اسہال صلی مرض ہیضہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن اکثر مناسب علاج سے ان کو آرام بھی ہو جاتا ہے (۳) زہر سنکھیا میں پہلے قئیں اور پھر دست آتے ہیں جو خون آمیز تھلے میں حلق خشک ہوتا ہے وغیرہ۔ بعض بخاروں کے شروع میں جو دست آتے ہیں ان سے زیادہ کمزوری نہیں ہوتی اور نہ جسم سرد پڑ جاتا ہے وغیرہ۔

نوٹ۔ بند ہیضہ اس قدر شدید اور مہلک ہوتا ہے کہ دست دتے سے ہونے کی نوبت ہی نہیں پہنچتی۔ کہ مریض مر جاتا ہے۔ ایسی صورت میں تشخیص مشکل ہوتی ہے۔

انجام مرض۔ انجام اس مرض کا اکثر خراب ہوتا ہے اگر وباء شدید ہو تو اموات زیادہ ہوتی ہیں۔ اور اگر خفیف ہو تو کم ہوتی ہیں شروع وباء میں موت کا بازار گرم ہوتا ہے اور اخیر میں سرد پڑ جاتا ہے کثیف و غلیظ رہنے والے کمزور اور بڑھے اشخاص اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے گریے ماؤں ہوتے ہیں وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو کر کم شفا یاب ہوتے ہیں۔ ضعف و تقاہت کو بپس کا درجہ اگر زیادہ دیر تک ہے تو بھی نتیجہ خراب ہوتا ہے درجہ انحطاط مرض (ری ایکشن سٹیج) میں بھی مریض کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن اگر طو بات معمولی طور پر تراوش پانے لگیں تو شفا یابی کی امید ہوتی ہے۔

حفظ مالتقدم۔ وباء ہیضہ کے دنوں میں مندرجہ ذیل ہدایات پر ضرور کار بند ہونا چاہیئے۔

(۱) چونکہ مرض ہیضہ کثافت و غلاظت کی بیماری ہے اسلئے جہاں تک ہو سکے صفائی کا انتظام کریں پس جسم و لباس اور مکان وغیرہ کو خوب پاک و صاف رکھنا چاہیئے۔

(۲) اس مرض کا خوف دل میں آنے نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ اپنے حوصلہ کو قوی اور مضبوط رکھنا

چلے یہ کیونکہ خوف زدہ ہونے سے آدمی کمزور ہو کر اس مرض میں جلد مبتلا ہو جاتا ہے۔
(۳) چونکہ یہ مرض زیادہ تر پانی کے ذریعے پھیلتا ہے۔ اس لئے وباء ہیضہ کے دنوں میں پانی بغیر جوش دیئے ہوئے ہرگز نہیں پینا چاہیئے۔ بلکہ ہاتھ منہ دھونے اور کھلی غیر کرنے کے لئے بھی جوش دیکر سرد کیا ہوا پانی ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

وباء ہیضہ کے دنوں میں کنوؤں میں پٹا سیم پر مینگے نیٹ ضرور ڈال دینی چاہیئے۔
پینے کے پانی کو کسی صاف برتن میں پانچ سات منٹ تک اچھی طرح جوش دیکر اور پھر اسکو پاک صاف صراحی وغیرہ میں بھر کر محفوظ رکھیں صرف ایسا ہی پانی پینا چاہئے فلٹر کیا ہوا پانی بھی چنداں معتبر نہیں ہوتا بلکہ اگر فلٹر صاف نہ ہو تو فلٹر کیا ہوا پانی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔
(۴) دودھ بھی ہمیشہ جوش دیکر پینا چاہیئے۔ کچا دودھ ہرگز نہیں پینا چاہیئے۔

(۵) وباء ہیضہ کے دنوں میں برف لیونیڈ اور سوڈا وغیرہ بھی نہیں پینا چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ برف یا لیونیڈ وغیرہ کثیف پانی سے بناٹے گئے ہوں اور ان میں جراثیم ہیضہ موجود ہوں۔ نوٹ۔ کہ یہ ہیضہ برف میں بھی نہیں مرتا۔

(۶) صراحی یا بوتل کو برف میں لگا کر پانی سرد کر کے پینے کا مضائقہ نہیں۔
جن مقامات میں ہیضہ پھیلا ہوا ہو ان مقامات میں جانے والے تمام لوگوں کو جانے سے پہلے محفوظ ٹیکہ لگوانا چاہئے۔ جو اکثر مفید ہوتا ہے۔

(۷) وباء ہیضہ کے دنوں میں خالی معدہ یعنی بلا ناشتہ کئے ہوئے ہرگز گھر سے باہر نہ جائیں کیونکہ جرم ہیضہ معدہ میں پہنچ کر مچتا ہے بشرطیکہ معدہ خالی نہ ہو بلکہ اس میں غذا ہو کیونکہ جب اس میں غذا ہوتی ہے تو اس میں ترش طوبت ہاضمہ تراش پاتی ہے جس میں جرم ہیضہ نہیں ہوتا لیکن اگر معدہ خالی ہو یا اس میں صرف پانی ہو تو اس میں اس وقت ترش طوبت (رطوبت معدی۔ گیسٹرک جوس) پیدا نہیں ہوتی اسلئے جرم ہیضہ نہیں مرتا بلکہ معدے سے گزر کر انٹریوں میں چلا جاتا ہے اور ان کی کھارسی طوبت میں نشوونما پاتا یا بڑھ جاتا ہے۔ انٹریوں میں پہنچ کر جرم ہیضہ بہت جلد بے شمار تعداد میں بڑھ جاتا ہے اور اس کی زہریلیں سبب جرم میں سرایت کر جاتی ہے مذکورہ بالا بیان سے یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ بھوکے ہوتے یا خالی معدہ گھر سے باہر چلے جاتے ہیں وہ ہی اس مرض میں زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۸) غذا لطیف و زود ہضم اور وقت معینہ پر کھانی چاہئے۔ اور کھانا ہمیشہ بھوک کھل کر کھانا چاہئے۔

پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے اور تداخل تو ہرگز نہیں کرنا چاہئے یعنی جب تک پہلے کھایا ہوا کھانا بخوبی ہضم نہ ہو جائے دوسرا کھانا نہیں کھانا چاہئے کچے اور گلے ٹڑے میوہ جاذبہ مثلاً کھیرا لکڑی خرپڑہ ہندوانہ آمروہ آڑو کیلے اور آم وغیرہ ہرگز نہ کھانے چاہئیں بلکہ ایام ہیضہ میں کسی قسم کا میوہ نہ کھانا ہی بالکل بہتر ہے۔

(۹) ایام وبائے ہیضہ میں حلوائی پوری کچوری نان۔ ایک پیٹری اور مٹھائی وغیرہ بھی کھانی چاہئے۔ کیونکہ ان سے ماضی خراب ہو کر مرض کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۱۰) ایام ہیضہ میں بازاری اور کچے دودھ میں سے نکالے ہوئے مکھن کے کھانے سے بھی ویسا ہی پرہیز رکھنا چاہئے جیسا کہ کچا دودھ پینے سے ایسے دنوں میں ہی اور پیاز بڑی وغیرہ اور دی بڑے باوندی وغیرہ بھی نہیں کھانی چاہئے۔

(۱۱) ہر قسم کی غذا کو ڈھانپ کر رکھنا چاہئے تاکہ اس پر مکھیاں بیٹھیں کیونکہ مکھیاں ہیضہ کی نجاست وغیرہ پر بیٹھ کر اس کی سمیت یا جراثیم ہیضہ کو اپنی ٹانگوں وغیرہ کے ذریعے کھانے وغیرہ میں پہنچا دیتی ہیں پس جہاں تک ہو سکے مکھیوں کو دور کریں۔

(۱۲) کھانے پینے کے برتنوں کو کھولتے ہوئے پانی سے دھو دھا کر اور پھر آگ پر سینک کر یا پاک و صاف تولیہ وغیرہ سے خشک کر کے بالکل صاف رکھنا چاہئے۔

(۱۳) وباء ہیضہ کے دنوں میں گھر کو بھی بہت صاف ستھرا رکھنا چاہئے کسی قسم کا کوڑا کرکٹ گھر میں یا اس کے آس پاس پڑا نہ رہنے دینا چاہئے اور فرش کو جہاں تک ہو سکے خشک رکھنا

چاہئے۔ درسی۔ قالین اور چاندنی وغیرہ کو خوب جھڑوا دینا چاہئے۔ درکروں میں تازہ ہوا کی آمد و رفت کا بخوبی انتظام ہونا چاہئے۔ گھر کے تمام پاخانے جہاں تک ہو سکے صاف کھوانے

چاہئیں اور ان میں ن میں باریناٹل یا کاربالک روشن (۱۰ فیصدی قتلکا) یا مری روشن (۱۰۰) میں ایک سی طاقت کا چھڑکوا دینا چاہئے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم اس پر چونہ یا رکھ لوانی چاہئے۔

(۱۴) ایام ہیضہ میں منناک یا سیلے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں اور اپنے بستر کو ہر روز دھوپ اور ہوا لگوالینی چاہئے۔

(۱۵) وبائے ہیضہ کے دنوں میں کبھی کوئی نمکین یا تیز مسہل یعنی جلاب نہیں لینا چاہئے بلکہ اگر کبھی تیلی اجابت ہو یا دست آجائے تو فوراً کلورٹین ایک دو خوراک دینی چاہئے۔

(۱۶) ایام وبائے کثرت محنت جسمانی و دماغی سے پرہیز کرنا چاہئے اور رنج و غم و فکر و تردد اور خوف

وغیرہ سے آزاد رہنا چاہئے کیونکہ کثرت کار وغیرہ سے جب آدمی کمزور ہو جاتا ہے تو وہ آسانی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۱۷) وبائے ہیضہ کے دنوں میں ہر روز سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ بمقدار ۱۵ یا ۲۰ پونڈ ایک گھونٹ پانی میں ملا کر پلانا اور اگر دست آنے لگیں تو کلوروڈین ۱۰ سے ۲۰ پونڈ یا میفورون ۱۰ سے ۲۰ پونڈ درے پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دینا مفید ہوتا ہے۔

(۱۸) مریض ہیضہ کے بیمار دار کو چاہئے کہ وہ کدوا کھلے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کارباک لوشن ۴۰ میں ایک کی طاقت کا سے دھو لیا کرے۔

(۱۹) چونکہ ہیضہ کی سمیت مریض کے مادہ دست و قے میں موجود ہوتی ہے اسلئے اس میں مرکزی لوشن (۱۰۰) میں ایک کی طاقت کا یا فینائیل یا چونہ ڈلو ایک گھنٹہ بعد آبادی اور پانی (کنوئیں یا تالاب یا نہر) سے دور زمین میں گرا کر گڑھا کھدوا کر اس میں دبا دینا چاہئے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو اس میں لکڑی کا برادہ اور مٹی کا تیل ڈلو کر اسے جلو دینا چاہئے نیز مریض کے تمام مشتبہ کپڑے جن پر مادہ دست و قے لگے ہونے کا شبہ ہو انہیں جلو دینا چاہئے۔

(۲۰) مریض ہیضہ کو تاشفایابی دیگر اشخاص سے علیحدہ رکھنا چاہئے بلکہ اگر ممکن ہو تو وبائے ہیضہ کے دنوں میں آبادی سے ذرا دور چھپر بنوا کر کالراکیمپ بنوا کر ان میں مریضوں کو رکھنا چاہئے۔

(۲۱) مریض کے کمرہ سے جو چیز باہر آئے اُسے خوب پاک و صاف کرنا چاہئے اور تیماردار کے سوا دیگر اشخاص کو خواہ مخواہ بیمار پر سی وغیرہ کے لئے مریض کے لباس جانے دینا چاہئے۔

(۲۲) اُس کمرے کو جس میں کہ مریض ہیضہ رہا ہو بخوبی ڈس این فیکٹ (پاک و صاف) کر دینا چاہئے چنانچہ پہلے اس کی دیواروں اور فرش کو اس لوشن سے نم کر دینا چاہئے اور اس کے ۲۴ گھنٹہ بعد اس پر مندرجہ ذیل طریق سے سفیدی کر دینی چاہئے ایک ایسے کھلے برتن میں کہ جس میں ۲۰ سیر پانی آسکے ۱۰ پونڈ ۵ سیر آن بجھا چونہ رکھ کر اس پر آمستہ آہستہ ایک گیلن (۵ سیر) پانی چھڑکیں۔ جب چونہ اچھی طرح شگفتہ ہو کر سرد ہو جائے تب اس گیلن کو پانی سے بھریں یعنی اس چونہ میں تین گیلن

لشٹی ۱ پر کلورائیڈ آف مرکری (دار چکنہ) ایک حصہ
سٹرانگ ٹیڈروکلورک ایسڈ تیزاب نمک ۲ حصہ
یتھی لین بلیو (نیلارنگ) ۱ حصہ
واٹر (پانی) ۱۰۰۰ حصہ

اس فرش و دیواروں کو نم کر دیں۔

(۵) اسیر پانی اور ڈال کر اسے چھانیں اور پھر اس میں ایک پونڈ کلوری نیڈ لائم ملا کر اسے دوبارہ چھانیں اور پھر اس سیال سے فرش اور دیواروں کو ڈھونڈالیں،

(۲۳) ایام وبائے ہیضہ میں سلفیورک ایسڈ ڈیالٹیوٹ بمقدار دس پندرہ پونڈ قد کے پانی میں ملا کر روز پینا اور کھانے میں سرکہ پیاز یا ترشی وغیرہ کھانا بھی مفید ہوتا ہے،

(۲۴) جدید تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رمضان ہیضہ جو شفا یاب ہو جاتے ہیں وہ بعد میں مہینوں تک اس مرض کو پھیلا سکتے ہیں کیونکہ ایسے اشخاص کے پتوں وغیرہ میں جراثیم ہیضہ جمع ہو جاتے ہیں اور وہ بازار یا خانہ میں خارج ہو کر بطریق معمول اس مرض کو پھیلا سکتے ہیں ایسے اشخاص جو بظاہر تندرست معلوم ہوتے ہیں لیکن اس طرح سے مرض ہیضہ یا محرقہ بطنی یا پیچش کو پھیلاتے ہیں انہیں اصطلاح میں حاملان ہیضہ یا محرقہ یا زحیر کہتے ہیں ایسے اشخاص کا پہچانا نہایت مشکل ہے پس ہمارے لئے مرض سے محفوظ رہنے کے لئے جو کچھ ممکن ہے وہ یہی ہے کہ ہم مذکورہ بالا ہدایات حفظ القدم پر کار بند ہیں اور اس سنہری قول کو کبھی نہ بھولیں کہ "احتیاط علاج سے بہتر ہے"

مرض ہیضہ کا علاج ڈاکٹری

چونکہ مرض ہیضہ کا نیا علاج (مجوزہ و مجرب) ڈاکٹر راجرس صاحب نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس لئے پہلے ہم اسی علاج کو تحریر کرتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو اسی علاج کو اختیار کریں لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر انا معمولی علاج ہی کریں جس کو بھی ہم نے نہایت وضاحت سے لکھ دیا ہے اور اس میں بھی بہترین نسخہ جات درج کئے ہیں۔

مرض ہیضہ کا نیا مجرب و شافی علاج

یہ علاج ڈاکٹر سر۔ ایل۔ راجرس صاحب ایم۔ ڈی کا ایجاد کردہ اور مجرب ہے لیکن ہندوستان اور یورپ کے دیگر ڈاکٹروں نے بھی اس کے تجربات کر کے اس کو نہایت مفید اور شافی بتایا ہے۔ اور اب تو یہ اس مرض کا بہترین مجرب و شافی علاج مانا جاتا ہے ڈاکٹر راجرس صاحب موصوف نے مئی ۱۹۲۳ء میں اس علاج میں کچھ مزید اصلاحات کیں ہیں۔ چنانچہ ذیل میں یہ اصلاح کردہ علاج بھی لکھا جاتا ہے۔ پس جہاں تک تو

مرض ہیضہ کا یہی علاج کرنا چاہئے۔ لیکن جہاں پر یہ ممکن نہ ہو وہاں پر وہی پُرانا علاج کرنا چاہئے۔ جو کہ آگے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

یہ نیا مجرب و شافی علاج صدفی پلے ہے

(۱) کیلسیم پرمینگینیٹ وائر (Calcium Permanganate Water) یا آب شفا بنانے کی ترکیب۔ کیلسیم پرمینگینیٹ ایک سے ۶ گریں تک ایک پاؤنٹ یا دس پھٹانک پانی میں حل کر لیں۔

مقدار خوراک جس قدر مرض پی سکے یا پینا چاہے اُسے یہ پانی پلاتے رہیں۔
نوٹ۔ پہلے ایک گریں فی پاؤنٹ پانی میں دوا ڈالیں پھر ۲ گریں پھر ۳ گریں اور اگر مرض شدید ہو تو شروع سے ہی ۳ سے ۶ گریں تک دوا فی پاؤنٹ پانی میں ملا کر وہ پانی پلاتے رہیں (مؤلف،
(۲) پوٹاشیم پرمینگینیٹ پلز (Potassium Permanganate Pills) حشفا بنانے کی ترکیب۔ پوٹاشیم پرمینگینیٹ ۲ گریں کو باریک میکس اور اس میں ایک یا دو گریں کے اوفینن (Kaolin) ملا کر اور ایک دو بوند پانی ملا کر اس کی ایک گولی بنالیں اور پھر اس گولی کو (۱) بکرے ٹین یا (۲) سندھ (سندوس) وارش یا (۳) سیول سے کوٹ کریں یعنی وارنش کریں۔ اس طرح کی گولی بنا کر دینے سے پوٹاشیم پرمینگینیٹ معدہ میں آہستہ آہستہ حل ہوتی ہے اور معدہ میں خراش پیدا نہیں کرتی۔
مقدار خوراک 'ایسی ایک ایک یا دو دو گولیاں پہلے دو گھنٹہ تک ہر پندرہ پندرہ منٹ بعد دیں۔ اور

(۲) پھر ایک ایک گولی نصف نصف گھنٹے بعد دیں۔

(۳) اگر کوئی گولی بذریعہ قے نکل جائے تو اس کی بجائے فوراً اور گولی دیدیں۔

(۴) اور یہ گولیاں تین تک تھیں جب تک کہ دست سبز رنگ کے اور کم پتلے یعنی گاڑھے آنے لگیں۔ عموماً ۱۲ سے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ایسے دست آنے لگ جاتا کرتے ہیں۔ جب اس علاج کو پورے چوبیس گھنٹے یا پورا ایک دن ہو جائے تو

(۵) پھر اگلے چوبیس گھنٹے یا اگلے دن کے شروع سے ایسی دو دو گولیاں ایک ایک گھنٹے بعد چار بار دیں یعنی کل ۸ گولیاں چار گھنٹے میں دیں۔

(۶) شدید مریضوں میں تیسرے روز یعنی تیسرے چوبیس گھنٹوں میں بھی اسی طرح سے

اورہ گولیاں دیں۔

د، خفیف مریضوں میں یعنی جب مرض خفیف ہو تو پہلے ۲۴ گھنٹے گزر جانے کے بعد پھر ایک ایک یا دو دو گویاں ہر چار گھنٹے بعد چار بار دیں۔

(۳) ہائپرٹانک سیڈلائن (Hypertonic Saline) یا قوی نمکین سیال
بنانیکی ترکیب سوڈیم کلورائیڈ ۲۰ گرام، پوٹاشیم کلورائیڈ ۱۰ گرام اور کیلسیئم کلورائیڈ
۴ گرام تینوں کو پائینٹ (۱) اچھٹانک پانی میں ملا لیں۔ لیکن پہلے پانی کو صاف برتن
میں ڈال کر جوش دے لینا چاہئے ۛ

نوٹ:- سولائیڈ سوڈیائی کلورائیڈ کمپونڈ کی چالیں گرین کی موٹیکہ یا ۸۰ گرین کی ایک ٹیکہ ایک پائینٹ جوش دیئے ہوئے پانی میں ملانے سے بھی مذکورہ بالا طاقت کا ٹیپر ٹانک سیلائن سولیوشن بن جاتا ہے (بروز ویکم کمپنی کے بنائے ہوئے یہ سولائیڈز یا ٹکیاں استعمال کرنی چاہئیں)۔

آلکلائن سولیوشن (Alkaline Solution.) یعنی کھاری سیال یہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بنانے کی ترکیب۔ سوڈیم بائی کاربونیٹ ۱۰۰ گریں اور سوڈیم کلورائیڈ ۹۰ گریں دونوں کو ایک پائینٹ (اچھٹانک) جوش دیئے ہوئے پانی میں ملا لیں۔ استعمال کرتے وقت ایک پائینٹ یہ آلکلائن سولیوشن اور دو سے چار پائینٹ مذکورہ بالا ہائپرٹانک سیلائن سولیوشن ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ یعنی ایک حصہ کھاری سیال اور ۲ سے چار حصہ مذکورہ بالا نمکین سیال ملا کر استعمال کرتے ہیں اور وقت استعمال مریض کی مقعد کے درجہ حرارت کو مد نظر رکھ کر اس سیال کو گرم یا نیگرم یا سرد استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ

اگر مقدم کی حرارت ۹۰ درجہ ف سے کم ہو	تو اس تکین سیال کی حرارت تقریباً ۱۰۲° ف ہونی چاہئے
اگر " " " ۹۰ درجہ یا اس سے زیادہ ہو	تو " " " " " ۱۰۰° ف ہو
اگر " " " ۱۰۰° درجہ سے زیادہ ہو	تو " " " " " ۹۹° ف ہو۔
اگر " " " ۱۰۲° درجہ ہو	تو پھر اس سیال کو گرم نہیں کرنا چاہئے۔

چونکہ مرض مہینہ میں بذریعہ دست و قے آپ خون یعنی خون کا پانی خارج ہو کر خون گاڑھا ہو جاتا ہے! اسلئے وہ ٹھیک طور پر دورہ نہیں کر سکتا پس اس خارج شدہ آب خون کی کمی کو پورا

کرنے کے لئے مذکورہ بالا سیلائن سولیوشن یعنی نمکین سیال کی وریدی پچکاری کی جاتی ہے۔ جس سے خون رقیق ہو جاتا ہے۔ اس کی شوریت (الکلائینیٹی) بڑھ جاتی ہے پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے۔ اور دیگر ردی علامات رفع ہو کر مریض بحال ہونے لگتا ہے؛

اس نمکین سیال کو کب و کس قدر استعمال کرنا چاہئے؟ اس کا اندازہ مریض کے خون کے وزن مخصوص (سپتے سے فک گریویٹی) سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر خون کا وزن مخصوص ۱۰۶۳ ہو تو تین پاؤنڈ نمکین سیال ندیہ وریدی پچکاری داخل خون کرتے ہیں۔ اور اگر خون کا وزن مخصوص ۱۰۶۴ ہو تو چار پاؤنڈ اور اگر ۱۰۶۵ ہو تو پانچ پاؤنڈ سیال مذکور داخل خون کرتے ہیں خواہ خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) کچھ ہی ہو لیکن بے چینی تیشج آنکھوں کے دب جانے اور لبوں کے نیلگوں ہو جانے وغیرہ علامات کو بھی مد نظر رکھا کرتے ہیں؛

نوٹ خون کا وزن مخصوص (سپتے سے فک گریویٹی) خون کا طبعی وزن مخصوص ۱۰۵۵ ہے۔ پس خون کے وزن مخصوص کا اندازہ اس طرح سے کیا جاتا ہے کہ ایک شیشی میں گلیسرین اور پانی ملا کر ڈالتے ہیں لیکن دونوں کو اس تناسب کے کم و بیش کر کے ملاتے ہیں کہ اس بکسچر یا مخلوط سیال کا وزن مخصوص ۱۰۵۵ ہو جو اس میں یورینومیسٹر (مقیاس البول) ڈال کر معلوم ہو سکتا ہے پھر اس بکسچر یا سیال میں مریض کی انگلی سے ایک قطرہ خون لیکر ڈالتے ہیں پس اگر وہ قطرہ خون اس سیال کی سطح پر تیرے تو اس میں ذرا سا پانی ملا دیتے ہیں۔ اگر وہ قطرہ خون تہ نشین ہو جائے تو اس میں ذرا سی گلیسرین ملا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قطرہ خون اس سیال میں معلق یا آدیزاں رہے پھر اس سیال یا بکسچر میں یورینومیسٹر ڈال کر اس کا وزن مخصوص باسپتے سے فک گریویٹی معلوم کر لیتے ہیں۔ پس جو اس بکسچر کی سپتے سے فک گریویٹی ہوتی ہے وہی خون کی سپتے سے فک گریویٹی ہوتی ہے؛

ماٹیر ٹانک سیلائن کا وقت استعمال "۱" ابتداء مرض میں ہی یعنی جبکہ علامات ہیضہ ظاہر ہوں؛ ماٹیر ٹانک سیلائن سولیوشن کی پچکاری کرنی شروع کر دینی چاہئے تاکہ کوئیس سٹیج (درجہ ضعف و نقاہت) یا غشی کی ذبت نہ آئے مگر سکر پچکاری کرنے کی ضرورت جیسا کہ مذکور ہوا بلڈ پریشر اور سپتے سے فک گریویٹی سے معلوم ہو سکتی ہے؛

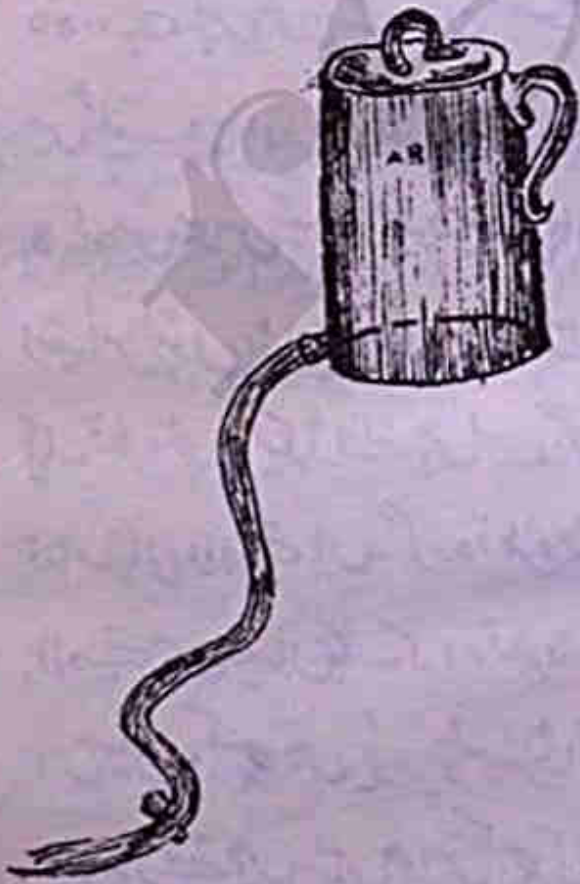
(۲) درجہ انتہا و مرض اور (۳) درجہ انتہا کے مرض (کوئیس سٹیج) یا ضعف و نقاہت

میں جیسا کہ بیان کیا گیا اگر خون کی سپتیسے فک گر ٹیوٹی ۱۰۶۳ ہو تو دو تین پاؤنڈ ہائپرٹرانک سیلان سولیوشن کی وریدی پچکاری کریں۔ اور اگر سپتیسے فک گر ٹیوٹی ۱۰۶۵ یا اس سے بھی زیادہ ہو تو پانچ پاؤنڈ ہائپرٹرانک سولیوشن کی وریدی پچکاری کرنی چاہئے! ابتدائے مرض میں گرم ہائپرٹرانک سولیوشن کی وریدی پچکاری کرنے کے علاوہ اس کی زیر جلد پچکاری بھی کر سکتے ہیں نیز آئسوٹرانک سولیوشن کی مقعد میں پچکاری کر سکتے ہیں۔

(۴) درجہ انحطاط مرض (ری ایکشن سٹیج، یعنی مرض کے کم ہو جانے کی حالت میں اگر مریض کو بخار ہو جائے اور خون کی سپتیسے فک گر ٹیوٹی ۱۰۶ ہو تو ایسی صورت میں بلا گرم کئے سیلان سولیوشن کی وریدی پچکاری کرنی چاہئے۔

نوٹ:- سالٹ سولیوشن کی پیری ٹونیم (باریطون- صفاق) میں بھی پچکاری کیا کرتے ہیں۔

ہائپرٹرانک سیلان کا طریق استعمال:- اس سولیوشن کی وریدی یا زیر جلد پچکاری کرنے کے لئے شیشے کا ایک گلاس بنا کر ہوتا ہے جس کے ساتھ بڑی ٹالی اور اسکے آگے ایک کارڈ منال اور اس میں ایک پولی سوئی لگی ہوتی ہے جسکی تصویر سامنے ہے۔ بازو میں جہاں وریدی پچکاری کرنی ہوتی ہے پہلے وہاں بازو کے گرد ایک فیتہ یا ڈوری باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ ورید اچھی طرح سے نمایاں ہو جائے پھر اس مقام پر ورید میں سوئی داخل کرنی ہوتی ہے اس مقام کو گرم پانی اور صابن سے دھو کر اور پھر اس پر



ٹنکچر آئیوڈین لگا کر اور سوئی کی نوک کو کندھے کی طرف کر کے اس ورید میں داخل کر دیں اور منال کا سٹاپ کارک کھول کر نمکین سیال کو آہستہ آہستہ ایک منٹ میں چھ اوونس کی مقدار سے، ورید میں جانے دیں۔ یہاں تک کہ مریض کی نبض متلی ہو جائے یعنی کسی رفتار ٹھیک ہو جائے۔ تب اس سولیوشن کو ورید میں اور بھی آہستہ آہستہ جانے دیں پھر ورید میں سے سوئی کو نکال کر مقام زخم پر کلوڈین لگا کر اور اس پر روئی یا کپڑے کی چھوٹی سی صفا گدی رکھ کر اوپر سے پٹی باندھ دیں اور اگر ضرورت ہو تو اس عمل کو کر سکتے ہیں۔

اگر مریض کے بازو کے گرد فیتہ یا ڈوری باندھنے سے اس کی ورید نمایاں نہ ہو یعنی نہ پھولے۔ تب ورید کے متوازی جلد میں شکاف دیکر ورید کو نمایاں کریں اور اس کے نیچے کی طرف دو لگیچرز (بند) لگا کر اور اس کے طول میں نایک شکاف دیکر اس میں سٹچ کو داخل کر کے نزدیکی بند کو ڈھیلا کریں۔ اگر یوریمیا سمیت بول ہکا اندیشہ ہو تو پچولی ٹرین کی زیر جلد پچکاری کرتے ہیں۔ یا ڈیجیٹل لین سٹروفرین تھین اور کیفین پچولی ٹرین کی جلدی پچکاری کرتے ہیں اور باقی علامات کا علاج حسب معمول کرتے ہیں۔

خلاصہ۔ ابتدائے ہیضہ میں ایک پائینٹ ہائپوٹانک سلائٹ سولیوشن (جسکی حرارت... اور جو) کی مریض کے بازو کی ورید میں پچکاری کرنے سے بالعموم ضعف و نقاہت کا درجہ واقع نہیں ہوا کرتا اور ضعف و نقاہت یا غشی کے درجہ میں ۲ سے ۵ پائینٹ سولیوشن کی ایک ہی بار یا مکرر سہ کر وریدی پچکاری کرنے سے مریض کی حالت بہت بہتر ہو جا یا کرتی ہے۔

مرض ہیضہ کا پُرانا ڈاکٹری علاج جس کے آخر میں مرنے کا شرج ہیں

نوٹ۔ جہاں تک ممکن ہو سکے مرض ہیضہ کا نیا علاج جو صفحہ ۸۹۹ پر درج ہے اور جو نہایت مفید ثابت ہوا ہے کریں۔ لیکن جہاں پر وہ علاج ممکن نہ ہو وہاں چرب ذیل علاج کریں مریض کو ایک علیحدہ مواد ارکمرے میں آرام سے بستر میں ٹائے رکھیں لیکن اچھے گرم رکھیں پیٹ میں در دیا مروڑ ہوتی ہو تو اسے گرم پانی کی بوتل وغیرہ سے سینکیں۔ روشنی بُری معلوم ہوتی ہو تو دروازوں سے پردہ گرا کرے کو فدا تا ریک کریں مریض کے سر کو نیکھا کریں اور اگر اسے نیند آجائے تو آرام سے سونے دیں سونے کے بعد مریض کی طبیعت اکثر بہتر ہو جا یا کرتی ہے۔

درجہ ابتدائے مرض یعنی ابتدائے ہیضہ میں جبکہ دست وقفے آتے ہوتے نہیں فوراً بند کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ طبیعت کی جو کہ زہریلے مواد کو جسم سے براہ دست وقفے خارج کرنا چاہتی ہے مدد کرنی چاہئے۔ اس لئے پہلے ایک خفیف مسهل دینا چاہئے جس سے معدہ اور آنتیں صاف ہو جائیں۔ اور پھر دافع لقمین امعا و محرک ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے پس اس غرض کے لئے کیسٹر ایل آئیلیشن نسخہ (121) بمقدار ایک بڑا چمچہ (چار ڈرام یا سوا تولہ) ہر پندرہ پندرہ منٹ بعد دیں اور اگر کوئی خوراک دو ابزیر یعنی نکل جائے۔

تو اس کی بجائے فوراً دوسری خوراک پلا دیں۔ اور اگر قیئیں شدت سے آتی ہوں و کیسٹرائل بالکل سفیم ہو سکے یا مریض اس سے متنفر ہو تو پھر کیسٹرائل کی بجائے کیلول کا استعمال کریں حج اکثر زیادہ مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے پانچ گرین کیلول کی ایک خوراک دیں اور پھر ایک ایک گرین کیلول گھنٹے گھنٹے بعد پانچ مرتبہ اور دیں اور پھر دافع تعفن فائے کے لئے ۱۶ گرین کی مقدار میں دو دو گھنٹے بعد کیلول دیتے رہیں۔

نوٹ، کیلول ہمیشہ کسی معتبر کارخانے کا بنا ہوا دینا چاہئے۔ چنانچہ کیلول کی پانچ پانچ گرین کی لو ایک ایک گرین کی ٹکیہ (ٹے بلیٹ) ساختہ بروٹیکم کمپنی، استعمال کریں یا کیلول مسفون کو سوڈا بائیکارب ۵ سے ۱۰ گرین میں ملا کر یا اسی قدر بگ شوگر میں ملا کر استعمال کریں۔ پانچ گرین کیلول کو دس گرین۔ پلوریمائی کو۔ میں ملا کر اور ایک گرین کیلول کو تین سے پانچ گرین پلوریمائی کو میں ملا کر دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ جب قلیل مقدار مثلاً ۱۶ یا ۱۶ گرین میں کیلول دینا ہو تو اس کو ایک یا دو گرین بگ شوگر میں ملا کر دینا بہتر ہوتا ہے۔

انتباہ۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر مریض افیونی ہو یعنی افیون کھانے کا عادی ہو تو اس کو کیلول ہرگز ندیں۔ کیونکہ ایسے مریضوں میں تھوڑی مقدار میں کیلول دینے سے بھی منہ آجایا کرتا ہے یعنی مسوڑھے اور زبان وغیرہ متورم ہو جاتے ہیں ایسا ہی کیلول کے دینے کے بعد افیون یا اس کے مرکبات کا استعمال بھی نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے بھی منہ آجاتا ہے۔ جب مذکورہ بالا کیسٹرائل آئملشن یا کیلول دینے سے دو چار کھلے دست اگر مرض کا موزی مادہ آنتوں میں سے خارج ہو جائے۔ تو پھر دافع تعفن یعنی جرم کش اور محرک دویہ کا استعمال کرنا چاہئے لیکن اگر مریض کو پہلے ہی زیادہ دست دتے آچکے ہوں تو پھر کیسٹرائل یا کیلول کے دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اور چونکہ ہیضہ کے مریضوں کو زیادہ تر ایسی حالت میں ہی دیکھنے کا اتفاق ہوا کرتا ہے۔ جب کہ انہیں دست دتے زیادہ آچکے ہوتے ہیں اور مریض کمزور ہو چکا ہوتا ہے۔ پس ایسی صورت میں شروع سے ہی دافع تعفن یعنی جرم کش اور محرک دویہ کا استعمال کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے بلکہ ایسی حالت میں مرض ہیضہ کا نیا علاج جو کہ گزشتہ صفحات میں لکھا گیا ہے۔ وہ خاص طور پر مفید ہوتا ہے۔

پس مرض ہیضہ کے درجہ ابتدائی میں جب کیسٹرائل آئملشن دینے کے بعد دو چار کھلے دست آچکیں تو پھر نسخہ 122 کی دو دو گھنٹے بعد تین چار خوراکیں دیں یا نسخہ 123 کی چار پانچ خوراکیں

دیں یا نسخہ 124) شفاء ہیضہ دو چاقطرے مصری کی ڈلی یا پتاشہ پر ڈال کر چار پانچ باؤں او
اگر کیسٹر ایل کی بجائے مریض کو کیلوئل دیا ہو تو پہلے پانچ گرین کیلوئل کی ایک خوراک دوپہر گھنٹے
گھنٹے بعد ایک ایک گرین کیلوئل کی پانچ خوراکیں دے چکنے کے بعد جب مریض کو دوپہر کھلے
دست آچکیں۔ تو ۱/۲ گرین کیلوئل بھی ہر دو دو گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ اور ساتھ ہی نسخہ (125)
کی ایک ایک خوراک بھی گھنٹے گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ یا کیلوئل کی صرف پانچ گرین کی ایک
خوراک دے چکنے کے بعد پھر اور کیلوئل نہ دیں بلکہ اس کی بجائے نسخہ (126) کی ایک ایک
خوراک گھنٹے گھنٹے بعد تین چار بار دیں۔

درجہ اشتداد مرض یا شدت ہیضہ میں یعنی جبکہ علامات مرض شدید ہو جائیں تو یہی حالت میں
بھی نسخہ 123 یا نسخہ 124 اور بالخصوص نسخہ 125 یا نسخہ 126 کا استعمال
جاری رکھنا مفید ہوتا ہے لیکن نسخہ 123 یا نسخہ 124 کو بجائے پندرہ پندرہ منٹ کے
ایک ایک یا دو دو گھنٹے بعد دیں اور نسخہ 125 یا نسخہ 126 کو بجائے ایک ایک گھنٹے کے
تین تین یا چار چار گھنٹے بعد دیں اور اگر قبض زیادہ آتی ہوں تو فم معدہ پر رانی کا پلستر (۱۰ پیم) لگا
لگائیں اور مریض کو برف چٹائیں یا گرم گرم ہتھو پلائیں یا (۲) کلوری ٹون بمقدار دو دو گرین
گھنٹے گھنٹے بعد تین بار دیں۔ اور اگر دست زیادہ آتے ہوں تو نسخہ 127 یا نسخہ 128
کا استعمال کریں لیکن اس درجہ اشتداد مرض میں نیز آئندہ درجہ یا انتہائے مرض میں بھی ضعف
و لقاہت یا غشی کی حالت میں افیون کا استعمال نہ کریں۔ اور نہ دستوں کو بند
کرنے کے واسطے تیز قابضات استعمال کریں۔

فائدہ ۱۰۔ جہاں تک ممکن ہو اس درجہ مرض میں نیا علاج ہیضہ ہی کریں جو زیادہ مفید ہوتا

ہے جس کو دیکھو صفحات گزشتہ میں۔

درجہ انتہائے مرض رکولینپس سیٹج، میں جب کہ دست وقفے کم یا بند ہو کر مریض سخت
نڈھال ہو جاتا ہے۔ اس کے ماتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں چہرہ نیلگون اور آنکھیں اندر کو دب
جاتی ہیں نبض کمزور اور ایک ایک کھپاتی ہے اور بیوشی غالب ہوتی ہے مریض کی نبض کا خیال رکھیں
کہ وہ نہایت کمزور یا بند نہ ہو جائے ورنہ ایسی صورت میں موت فوراً واقع ہو جاتی ہے ایسی حالت میں
نیا علاج ہیضہ یعنی ٹمپریٹائیک سیٹن کی جلدی یا وریدی پمپکاری نہایت مفید ہوتی ہے لیکن یہ
عمل ایک ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے پس اگر یہ عمل ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں محرکات کا استعمال کرنا

چاہئے۔ چنانچہ برانڈی شراب و سکی بمقدار دو یا چار ڈرام قدر سے سوڈا واٹر میں ملا کر ایک ایک گھنٹے بعد چار پانچ مرتبہ دیں یا نسخہ (۹) دیں۔ علاوہ ازیں مریض کو گرم رکھیں پس اس پر گرم کبیل یا لحاف اوڑھائیں۔ گرم پانی کی بوتلیں اس کے تلووں ٹانگوں اور بغلوں میں رکھیں نیز ہاتھوں اور ٹانگوں وغیرہ پر مالش کر کے مریض کے جسم کو گرم کریں۔ اگر سرد اور چھپا پسینہ آتا ہو تو گرم تولیے سے جسم کو خشک کر دیں شدت ضعف میں آیتھر اور سٹرکینین کی جلدی پچکاری کریں۔

درجہ انخراط مرض رری انکشن سٹیج، یعنی مرض کے گھٹنے کے درجہ میں یعنی جب علامات مرض میں تخفیف ہو کر مریض بحال ہونے لگتا ہے۔ اس کے ہوش و حواس بجا ہونے لگتے ہیں اور تبص کی رفتار بخوبی محسوس ہونے لگتی ہے۔ چہرہ پر رونق اور آنکھوں میں تراوت محسوس ہونے لگتی ہے وغیرہ تو ایسی صورت میں محرکات نہ دیں اور اگر ضرورت ہو تو نسخہ 129 کی ایک ایک خوراک چار چار چھ گھنٹے بعد ایک دو بار دیں۔ لیکن اگر مریض کو بخار ہو جائے تو پھر اسے یہ نسخہ نمویں۔ بلکہ اگر دوسری شکایت ہو تو سر پر برف لگائیں رفع تشنگی کے لئے برف چسائیں اور رفع شدت بخار کے لئے جسم پر نیم گرم یا سرد پانی کا سفنج کریں۔ ایسی صورت میں مقعد میں سرد سیلائن سولیوشن کی پچکاری کرنی بھی مفید ہوتی ہے اس درجہ مرض میں اگر مریض کا پیشاب بند ہو تو گردوں کے مقام پر سینک دیں یا گلاس یا سینگیال لگوائیں اسہال شدید میں ٹینک آیسڈ کا حقنہ کریں۔ انخراط مرض میں یعنی جب مرض میں تخفیف ہو جائے تو نسخہ 130 دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

جب شفا ہو جائے تو مریض کو تبدیل آب و ہوا کرائیں۔ اور کچھ عرصہ آرام کرائیں نقاہت میں غذا لطیف دیں۔ اور زیادہ محنت کا کام نہ کرنے دیں۔

غذا۔ شدت ہیفنہ میں کسی قسم کی غذا بالکل نہیں دینی چاہئے۔ صرف تھوڑا تھوڑا پانی یا سوڈا واٹر تھوری تھوری دیر بعد دیں۔ محرکات بھی اگر ضرورت ہو تو احتیاط سے دینے چاہئیں۔ جب مرض کی شدت رفع ہو جائے یعنی مرض میں تخفیف ہو جائے تو پھر بھی غذا بہت احتیاط سے دینی چاہئے۔ چنانچہ پہلے پتلا آتش جو دیں پھر تپلا اراروٹ یا دھے اور پھر پپ ٹوناڑ کیا ہوا یعنی زود ہضم بنایا ہوا دودھ اس میں آتش جو ملا کر اور پھر خالص دودھیں اور نہایت احتیاط سے غذا کو رفتہ رفتہ بڑھائیں ورنہ نقاہت بالکل دور ہو جائے تو پھر دیگر رفتہ رفتہ معمولی غذا کھانے کی جائے

مُحَرَّبِ نَسْخَجات جو کہ مرضِ ہیضہ میں مفید ہیں

(122) نسخہ جو کہ مرضِ ہیضہ میں بعدِ مہل مفید ہے	(121) نسخہ کُثر ایل لٹن جو شروعِ ہیضہ میں بہتر ہے
آئسڈ سلفیٹورک ڈائلٹیوٹ منم ۲۰	کُثر ایل ڈرام ۶
کلوروڈائن منم ۲۰	کلورو فارم منم ۲۰
ٹینکچر کیپ سی سائی منم ۵	آئی سینیس آف پیرمنٹ منم ۴۰
ایکوا منتھی پیپ (ایڈ) اونس ۱	سرب آف اوریج ڈرام ۳
ایسی ایک ایک خوراک دو گھنٹے بعد	میٹو سیلج تا اونس ۲
تین چار بار دیں	اس میں چوتھا حصہ ہر پیرہ متل بعد دیں

(124)

(123)

نسخہ کاراکٹریا اشتقاء ہیضہ میں نہایت مفید
 تھائی مول (جواہر جواٹن) ڈرام ۱
 مینتھول (جوہر دینہ) ڈرام ۱
 کیمفر (کافور) ڈرام ۲
 کلورو فارم ڈرام ۲
 اس میں چاچا قطرے مصری کی دلی یا پتاشہ پڑا کر
 نصف نصف یا ایک ایک گھنٹے بعد چار یا پنج بار دیں

(126)

نسخہ جو کہ ہیضہ میں ہے لیکن ایفونی مرض کو نہ دیں
 لائکواریٹا ایداراجیرائی پر کلورہ منم ۱۰
 سپرٹس کیمفوری منم ۱۰
 سپرٹس کلورو فارمائی منم ۱۰
 ایکوا اینی سائی ڈاڈ، اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک گھنٹے بعد تین چار بار دیں
 دو انکالتے وقت شیشی کو ملا لیا کریں

نسخہ جو مرضِ ہیضہ میں مفید ہے
 سپرٹ ایونیو ایرو میٹک منم ۳۰
 کلوروڈائن منم ۱۰
 برانڈری ڈرام ۲
 ٹینکچر جنجر منم ۱۰
 ایکوا منتھی پیپ (ایڈ) اونس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک گھنٹے بعد چار یا پنج بار دیں

(125)

نسخہ جو ہل کے بعد مرضِ ہیضہ میں مفید ہے
 کلورو فارم منم ۸۰
 سپرٹ آف کیمفر ڈرام ۲
 سپرٹ ایونیو ایرو میٹک ڈرام ۲
 میٹو سیلج اونس ۱
 ایکوا منتھی پیپ (ایڈ) اونس ۸
 ایک ایک اونس ایک ایک دو دو گھنٹے بعد دیں

(127)

نسخہ جو ہیضہ میں جب دست زیادہ آتے ہو تو مفید ہے

بسمتھ سیلی سیلاس گرین ۱۰

ٹینکچر کلوروفارم کو منم ۲۰

سپرٹ ایمنیائیرو میٹک منم ۲۰

اے ٹینس آف پیرمینٹ منم ۵

چاک لکسچر (ایڈ) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے

تین چار بار دیں۔

(129)

نسخہ جو ہیضہ میں بحالت ضعف مفید ہے

سپرٹ ایمنیائیرو میٹک منم ۳۰

سپرٹ ایٹھر منم ۲۰

سپرٹ کلوروفارم منم ۲۰

ڈائینائی گیلے سائی ڈرام ۴

ایکوا مینتھی پپ (ایڈ) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک گھنٹے بعد چار پانچ بار دیں۔

چونکہ بعض عوارضات ہیضہ نہایت شدید

علاج لکھ دیا جاتا ہے۔

(128)

نسخہ جب ہیضہ میں دست زیادہ آتے ہو تو مفید ہے

بسمتھ سیلی سیلاس گرین ۱۰

بسمتھ سب نائٹراس گرین ۱۰

سیلول گرین ۵

میو سلج ڈرام ۱

ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دو دو یا تین تین

گھنٹے بعد تین چار بار دیں۔

(130)

نسخہ جب علائقا ہیضہ میں بحالت ضعف مفید ہے

بسمتھ سیلی سیلاس گرین ۱۵

سوڈا بائیکرب گرین ۵

لاگور اپیائی سیڈ ٹیٹھے وکس منم ۵

میو سلج ڈرام ۴

ایکوا کلوروفارم (ایڈ) اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

و خطرناک ہوتے ہیں اس لئے ذیل میں انکا بھی

عوارضات ہیضہ کا علاج

(۱) قے و تشنگی اگر شدت کی پیاس لگتی ہو اور بار بار قے آتی ہو تو مریض کو رب کی ڈلیاں چٹائیں منہ

پرانی کی پستری لگائیں سوڈا یا لیونیڈ یا آر بنجیڈ برف سے سرو کر کے گھونٹ گھونٹ پلاویں یا مارینا کی

جلدی بچکاری کریں کسی قسم کی غذا مریض کو کھانے کو نہ دیں۔

(۲) تشنگی اگر بہت ماتھ پاؤں کا اینٹھنا چونکہ زیادہ تر پنڈلیوں میں اینٹھن ہوا کرتی ہے اسلئے

گرم پانی میں راٹی مسفوف ڈالکر اس میں مریض کا پاشویہ کرائیں۔ اگر پیٹ کے عضلات میں تشنج ہو تو ٹرین ٹائٹن سوپ کریں۔ تیز گرم پانی کی بوتلیں لگائیں۔ اگر سارے جسم یا زیادہ حصہ جسم میں تشنج ہو تو سوئٹھ مسفوف کی مالش کرائیں یا مریض کو گرم پانی کے ٹب یا ناندیں بٹھائیں یا کلوروفارم اور آکسیجن سنگھائیں (جو ایک ڈاکٹر ہی سنگھاسکتا ہے) مرفین کی جلدی پچکاری بھی مفید ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات دینی منٹ آف بیلٹوونا۔ دینی منٹ آف کیمفر۔ دینی منٹ آف مینتھول اور دینی منٹ آف سوپ ہر ایک مادی باہم ملا کر اس سے عضو تشنج پر مالش کرنے سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔

(۳) ضعف و نقاہت (کولیس) تاکہ ایسی حالت واقع نہ ہونے پائے ابتدائے مرض میں ہی ڈاکٹر اجروس کا مذکورہ بالا علاج یعنی ہائپرٹانک سیلان کی وریڈی پچکاری کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پہلے ہی سے مریض کو کبیل وغیرہ میں گرم رکھنے کی کوشش کریں اور جب ایسی صورت واقع ہو تو گرم پانی کی بوتلیں لگائیں سردا پچھے پینے کو خشک تھیلے سے پونچھیں۔ سٹرنین کی یا اس کے ساتھ ایسٹرومین ملا کر اس کی جلدی پچکاری کوں بشرطیکہ شدید تشنج نیز آکسیجن یا نائٹریٹ آف ایمائیل سنگھائیں محرکات شدائد برانڈی یا مہسکی وغیرہ دیں۔

(۴) جنس بول کی حالت میں پیشاب لائیکٹے گروویں کے مقام پر سنیک کریں یا ٹرین ٹائٹن سوپ یا راٹی کا پلٹر لگائیں یا خشک گلاس لگائیں۔ ٹرینٹھائی ٹرینٹھائی میں داخل کر کے اگر پیشاب نہ آ رہا ہو تو اسے نکال دینا سیلان سولیوشن کی وریڈی یا زیر جلد پچکاری کریں اور پچھوٹی ٹرین یا ایڈری نے لین کی جلدی پچکاری کوں کبھی ٹنکچر آف کنٹھیرڈیز کو ایک ایک بوند کی مقدار میں قید سے پانی میں ملا کر نصف نصف گھنٹے بعد تین چار بار دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن یہی اس حالت میں اکثر مفید ہوتا ہے۔

(۵) ہڈیاں۔ اگر ہڈیاں پریٹیریم ہو جائے

ٹوٹیلایڈ ٹرائی نائٹرائٹی بمقدار ایک ایک

ٹبلایڈ دو دو گھنٹے بعد تین چار بار دیں۔ یا

بروایڈز اور ٹنکچر ہائیوسائٹس کا استعمال کریں۔

(۶) انحطاط مرض میں اگر مریض کو ضعف محسوس ہو

تو محرکات دیں لیکن اگر اسے بخار وغیرہ ہو تو محرکات

لینتھے جو جس بول ہیفینہ میں مفید ہے

ٹھاسائی نائٹراس گرین ۱۰

سپرٹرائیٹرس نائٹروسائی منم ۲۰

سپرٹس جونی ہرائی منم ۲۰

افنیوزم بیروکو ایڈ اولس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دو دو گھنٹے بعد دو تین بار دیں۔

نہ دیں۔ بلکہ مبروات کا استعمال کریں۔

(۷) مرض کے بعد کی کمزوری میں مریض کو غذائیں کبھی قسم کی بد پرہیزی نہ کرنے دیں چند روز تک پرہیزی لطیف اور زود ہضم غذا دیتے رہیں۔ اور اُسے چند ہفتوں تک علیحدہ رکھیں اور اُسے علیحدہ پاخانہ پھرنے کی ہدایت کریں اور اُس کے پاخانے میں فیسیٹین وغیرہ ڈال دیا کریں اگر قبض وغیرہ کی شکایت ہو تو گلیسرین یا سوپا ٹرائینما (حقنہ) سے اُسے رفع کریں اور جلاب دیں تقویت ہضم کے لئے کوئی مناسب دوا دیں اور کسی عمدہ مقام پر تبدیل آب و ہوا کرائیں۔

غذائے مریض ہیضہ شروع مرض اور شدت مرض میں مریض کو کسی قسم کی غذا نہ دیں فبرکے سر دیا ہوا پانی گھونٹ گھونٹ پلاتے ہیں ایسی حالت میں کسی قسم کی غذا ہضم ہی نہیں ہوا کرتی صرف پیاس کی شدت کو روکنے کے لئے برن کی ڈیاں چسٹاتے ہیں لیکن اگر قبض آتی ہوں تو مریض کو حسبِ اہل پانی بھی پلاتے ہیں۔ اور یہ آب و دوا ایسی حالت میں زیادہ مفید ہوتا ہے

لطیف افشردہ انار یا سنگترہ برن سے سرد کر کے	نسخہ سوڈائی کلورائیڈ	گرین ۴
گھونٹ گھونٹ پلانا بھی نافع ہوتا ہے ضعف و	ایڈہائیڈرو کلورکٹل	منم ۱۰
نقاہت کی حالت میں محرکات دیں جب مریض	ایکوا ایسیٹائی (برق سرد کیا ہوا) یا ٹینٹ	۱
کی حالت ذرا بہتر ہو جائے تو اسے عمدہ آشنج	اس میں حسبِ خواہش مریض کو پلاتے رہیں۔	

(بالے وار) تھوڑی تھوڑی مقدار میں پلاتے ہیں اور جب طبیعت ذرا اور بحال ہو جائے تو بالے وار میں تھوڑا تھوڑا دودھ ملا کر اور برن سے سرد کر کے دیتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو دودھ کو پٹوٹا کر کے دیں۔ وچھے یعنی آب پنیر (پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی) بھی مفید ہوتا ہے بعدہ اراروٹ یا ساگو وغیرہ دیں اور پھر کھجڑی یا شوربا چاول میں پھر شوربا یا بخنی اور ڈبل دلی وغیرہ دیں اور پھر رفتہ رفتہ معمولی غذا دیں لیکن عرصہ تک بغیر نفاخ اور ہضم آغذیہ وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

علاجِ طبی۔ اصول علاج میں بقاعد طب یونانی بھی ابتداء سے مرض میں مستحقے کو فوراً بند کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنا اکثر مہلک ہوتا ہے بلکہ متقی اور مسہلہ اور کبھی معدہ اور آنتوں کو مادہ سستی سے صاف کرنا چاہئے۔ چنانچہ شروع میں سیر بھر گرم پانی میں ایک تولہ کھائے کانک ملا کر یا پینچ تولہ کنجبین سرکہ ملا کر پلا دیں تاکہ ایک وقتہ آکر معدہ بخوبی صاف ہو جائے پھر ایک خوراک کھنی یا ایاج فیقر یا یہ نسخہ دیکر تنقیہ امعا کریں:-

لنسخہ:- (۱) شربت و روکڑ کنجبین سادہ سترق باویاں سترق نعناع گلاب۔ کلقد ہر ایک تین تین تولہ سب کو ملا کر دو تین بار کے مریض کو پلا دیں۔

جب معدہ اور اعصاب ہو جائیں۔ تو پھر نسخہ جات مندرجہ ذیل ہیں کسی ایک کو کام میں لائیں۔
یہ سارے نسخہ جات بھی مجرب ہیں زیادہ اس واسطے لکھ دیئے کہ بزرگ جو ممکن ہو سکے کام میں لادیں۔

نسخہ ۱۱، زہر مرہ خطائی بقدر دو تین تی گلاب عرق بیدر شک میں گھسکر اور اس میں شربت انار منعج
۲ تولیہ سکنجبین لیمو ۲ تولیہ ملا کر گھنٹہ گھنٹہ بعد تین یا چار بار پلا دیں۔

۳، تریاق افامی بقدر ایک شہ گلاب دو آتشہ میں گھسکر گھنٹہ گھنٹہ یا دو دو گھنٹہ بعد دو تین بار دیں۔

۳، پاپیتا جہدار باجیل دریائی زہر مرہ خطائی۔ فادر ہر حیوانی ہر ایک ایک تی عرق کیوڑہ و گلاب
میں گھسکر سکنجبین لیمو ۲ تولیہ ملا کر گھنٹہ گھنٹہ بعد دو تین بار دیں۔

۴، تہری کنول گٹھ۔ دانہ لاپٹی خورد۔ زرشک پوست سماق طباشیر کشنیز مقشر ہر ایک ایک شہ
سب عرق نعناع میں ہیں کر اور چھانکر شربت انار دو تولیہ ملا کر ایسی ایک ایک خوراک ہر دو دو گھنٹہ بعد دیں
۵، زہر مرہ خطائی طباشیر شیرہ زرشک شربت لیمو عرق کیوڑہ و گلاب عرق نعناع زہر مرہ و گلاب میں گھسکر اور
طباشیر کو نہایت بار یک پس کر پھر سب دویہ کو باہم ملا کر ایسی ایک خوراک ہر دو تین گھنٹہ بعد دیں۔

۶، عرق شفاء لاپٹی سفید و اچینی ہر ایک نیم پاؤ زرشک براؤہ صندل سفید۔ انار دانہ ترش ہر ایک
ایک پاؤ آلو بخارا بادیاں ہر ایک نصف سیر پودینہ ایک سیر طباشیر ۲ تولیہ کاؤر قیسوی ۲ تولیہ سوائے کافور
کے سب ادویہ کو ۱۰ سیر پانی میں شبانہ روز بھگو دیں و معمولی عرق کھینچیں۔ نوٹ کافور کی پوٹی باندھ کر
بچہ یعنی بھکے کے منہ میں کھیں خوراک ۲ تولیہ قدر سے شربت لیمو میں ملا کر گھنٹہ گھنٹہ بعد دیں۔

۷، حب مدار غنچہ مدار ۲ تولیہ فلفل سیاہ ۲ تولیہ نمک طعام ۳ تولیہ قزقل کلہ دار ۹ ماشادہ ۹ شمع صندل ۹
۱۲ آہک بنا رید ۳ ماشہ افیون خاص ۱۲ رتی سب ادویہ کو ایک ن بھارد رک کے پانی میں
کھل کر کے پھر خشک کر کے ایک ن عرق لیموئے کاغذی میں کھل کر کے چنے کے برابر گویاں بنادیں ۳ بار
ہر تک کے بچے کو ایک گولی اور جوان شخص کو دو گویاں ہمراہ عرق گلاب دیں۔

۸، حب پیارا نگا پیارا نگا ۲ تولیہ زنجبیل ۲ تولیہ بادیاں ۲ تولیہ ناسخوہ ۲ تولیہ شیطح ہندی ایک تولیہ
فلفل سیاہ ایک تولیہ نمک سیاہ ۱۰ تولیہ نمک شیشہ ۲ تولیہ زجاج بریاں ۲ تولیہ و ج ترکی ایک تولیہ سب ادویہ کو دن بھر
عرق لیمو میں کھل کر کے چنے کے برابر گویاں بنادیں خوراک ایک دو گویاں ہمراہ عرق نعناع۔

۹، نیم کی چھال ایک تولیہ مرچ سیاہ ایک تولیہ دو نو کو پاؤ بھریانی میں جو ش میں۔ جب تین چاؤ تولیہ ر جلے
تو چھان کر پلا دیں۔

حب حلیت جو دست و قے او تسکین درد کے لئے مفید ہیں مینگ افیون کاؤر فلفل

ہر ایک اماشہ بکھڑیکر چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک یا دو گولی کھلائیں۔

دیکر جو ہیضہ میں عجیب لاشیں رہ رہ کر آتی ہیں۔ ناجیل دریائی۔ قفل گرد سفید سفید سفید
پوست بیخ مدار ہر ایک اتولہ کوٹ چھان کر تین چار روز گلاب عرق کیوڑہ عرق بید مشک میں
حوب کھل کر کے ایک ایک تی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گھنٹہ بعد ایک ایک گولی ہمراہ
گلاب تے ہیں۔ دیکر کافور اماشہ قفل سیاہ ۳ تولہ تخم لیمو کاغذی جبرزد ہر ایک ۳ تولہ پوست
بیخ مدار ۴ تولہ۔ انگورہ پیستہ صلیح ناجیل دریائی ہر ایک ۲ تولہ مرنگی اتولہ زعفران جبرزد ہر ایک
۳ اماشہ بدستور عرق ادزک میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور بعد ہر اجابت کے ایک گولی
ہمراہ گلاب کھلائیں عموماً چار گولیاں ہی کافی ہوتی ہیں۔

اگر ہیضہ میں دست قبل از وقت بند ہو جائیں پیٹ میں نفخ و گرانی نمایاں ہو تو یہ نسخہ پلاویں
لنخہ جو بند ہیضہ و نفخ شکم کے لئے مفید ہے۔ انتر چھال نیم۔ بادیان۔ گل سرخ زرخور ہر ایک
ایک تولہ قفل سیاہ۔ قفل ہر ایک ۵ عدد زنجبیل سیاہ ہر ایک ۲ تا پانی میں جوش دیکر صاف
کر کے گلقد ۴ تولہ سکجین ۴ تولہ ملا کر پلاویں۔ اور درد شکم کی حالت میں گلاب ۲ تولہ سرکہ ۲ تولہ
دونوں کو خفیف جوش دیکر اس میں کپڑا بھگو کر پیٹ پر تکیہ (سینک) کریں۔

رفع شدت کے لئے رانوں اور بازوؤں کو باغدھیں بالائے ناف خالی سینگیان کھینچیں
لیمو چٹائیں یا خالص آب لیمو ذرا ذرا سا پلاویں نسخہ نمبر (۱) و (۲) پلاویں۔
رفع تشنگی کے لئے عرق بید مشک کیوڑہ و گلاب میں برف ڈال کر جرعة جرعة پلاویں یا آب
یا آب انار دانہ یا زرشک یا سکجین لیمو تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیتے رہیں۔

شدت دردمعدہ میں۔ ضاد کرین آقا قیاساق۔ گلزار کمون۔ گل آرمی۔ پوست انار۔
آرد عدس یعنی مسور۔ آرد جو سب مساوی وزن لیکر بیکر اور آب مورد میں گوندھ کر مقام مقدر ضاد
ہچکی میں گلاب قنفل دو تولہ اور ماء اللحم ۲ تولہ ملا کر دیں اور نمک و سوس گندم کی خم معدہ
پر تکیہ (ٹکڑ) کریں۔

رفع تشنگی و برد اطراف کے لئے۔ جوز بوا اور قنفل سوغن بنجد میں جلا کر اور اسے چھان کر نیم گرم
کی تمام جسم پر مالش کریں گرم اینٹیں کپڑے میں لپیٹ کر یا گرم پانی کی بوتلیں رانوں و بطنوں
میں رکھیں اور ماتھ پاؤں و تلوؤں پر رکھیں اور جواہر مرہ ایک تی دیوا الماسک اماشہ میں
ملا کر ماء اللحم یا گلاب ۲ تولہ کے ہمراہ دیں۔

ضعف و نفاہست کی حالت میں شر و ملطوس یا تریاق فاروق بقدر رتی ہمراہ
گلاب دیں یا شربت مشک یا دواء المسک ۹ ماشہ ماللحم میں گھس کر یا ماء اللحم مرکب ۵ تولہ
شربت یہ کافی ۵ تولہ ملا کر پلاویں +
حبس بول میں گردوں کے مقام پر سینک کریں قیروٹی کو گرم کر کے کمر اور شانہ پر مالش
کریں۔ گل پلاس اور برگ قنب پانی میں پکا کر گرم گرم گردوں اور مشانہ کے مقام پر
باندھیں اور کباب عینی ۵ ماشہ اور خارخسک ۵ ماشہ دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں خوش دیں
جب نصف رہ جائے اس میں ۵ رتی قلمی شورہ ملا کر پلاویں +
غشٹی کی حالت میں سینکیاں کھنچوائیں اور پاشوبہ کوس اور نخلخہ سنگسائیں اور یہ دوا
تھوڑی تھوڑی حلق میں ٹپکائیں۔ نارجیل دریائی۔ زہر مرہ خطائی عید و اخطائی۔ پیپٹا۔
پیپٹا۔ نگاہر ایک ۴ رتی گلاب میں پیسکر حلق میں ٹپکائیں +
نفع شکم میں پیٹ کو سینکیں اور بادیان ۹ ماشہ۔ پودینہ ۹ ماشہ۔ قرنفل ۵ عدد
الایچی ترہ ۵ عدد سبکو آدھ پاؤ پانی میں خوش دیں جب نصف رہ جائے نوچھان کر پلاویں +

پیش

اردو نام	پیش	پیش	ڈاکٹری
پیش	تدجیر	ڈی سینٹری	Dysentery.

تعریف۔ پیش بھی ایک متعدی مرض ہے اس میں بڑی آنٹوں (قوون اور روده) مستقیم
میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور اکثر ان کی اندرونی سطح پر زخم پڑ جاتے ہیں پیٹ میں درد اور
مرور ہوتی ہے۔ بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اس میں آؤں اور لہو آتا ہے
اور اگر مرض شدید ہو تو ساتھ ہی بخار بھی ہو جاتا ہے +
آسیاب اور اقسام پیش کا سبب (۱) نہاتی مادہ یعنی جراثیم یا (۲) حیوانی مادہ یعنی پروڈروآیا
(۳) کرم یعنی ورمز۔ ہوتے ہیں پس مادہ مرض کے اعتبار سے مرض پیش تین قسم کا ہوتا ہے۔
(۱) پیش جراثیمی (۲) پیش حیوانی (۳) پیش کرمی جن کا ذیل میں علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔
قائدہ۔ زیادہ ۱۱ جراثیمی پیش ہی واقع ہوا کرتی ہے۔ اور جب یہ وبائی صورت
اختیار کر لیتی ہے۔ تب اس کو وبائی پیش کہتے ہیں۔

پیش

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیش جراثیمی	زحیر جراثیمی	بیکٹیری ڈی سنٹری
پیش ورمی	زحیر ورمی	بیکٹیریڈی سنٹری
پیش وبائی	زحیر وبائی	ایپیڈیمک ڈی سنٹری

Bacillary Dysentery

Bacterial Dysentery

Epidemic

Dysentery

تشریح :- بڑی آنتوں میں اور بعض اوقات چھوٹی آنتوں میں جراثیم پیش (ڈی سنٹری) جینی المی کے سببیت کرنے کو پیش جراثیمی (بیکٹری ڈی سنٹری) کہتے ہیں۔ چونکہ جراثیمی پیش اکثر وباء پھیلا کرتی ہے اس لئے اس کو وبائی پیش بھی کہتے ہیں۔

چونکہ اس قسم کی پیش میں بڑی آنتوں خصوصاً رودہ مستقیم میں ورم ہوتا ہے اس لئے اطباء یونانی اس قسم کی پیش کو زحیر ورمی کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس قسم کی پیش اکثر وباء پھیلا کرتی ہے پس یونانی اطباء نے بھی اس قسم کی پیش کو زحیر وبائی کے نام سے لکھا ہے۔ اسباب مرض :- اگرچہ اس قسم کی پیش کا باعث کئی قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ لیکن خاص کر جرثومہ شیکا (Shiga's Bacillus) اور جرثومہ فلیکس (Flexner's Bacillus) ایسی پیش کا باعث ہوتے ہیں جرثومہ شیکا کو جاپانی ڈاکٹر شیکا نے ۱۸۹۰ء میں دریافت کیا تھا۔

دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جہاں اس قسم کی پیش نہ پائی جاتی ہو۔ اگرچہ اس قسم کی پیش گرم ممالک میں زیادہ ہوا کرتی ہے۔ لیکن یہ دنیا کے ہر ایک حصہ میں خواہ وہ گرم ہو یا معتدل ہو یا سرد پائی جاتی ہے۔ اور وباء پھیل سکتی ہے بعض مقامات میں اس قسم کی پیش مدامی ہوتی ہے۔ یعنی وہاں پر یہ کم و بیش ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ مثلاً خط استوا کے نشیبی ممالک میں۔

اس قسم کی پیش میں کالیے دگورے مرد و عورت بچے جوان بوڑھے سب مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مقیم و مسافر ملکی و غیر ملکی بھی سب اس قسم کی پیش سے یکساں متاثر ہوتے ہیں لیکن جہاں پر لوگ بکثرت جمع ہوتے ہیں اور مصطفیٰ کا پورا پورا انتظام نہیں ہوتا یا فلیط پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں پر اس قسم کی پیش عموماً وبائی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس لئے پرنے زمانے میں فریب خانوں۔ پاگل خانوں۔ جہازوں اور لشکروں میں وبائی پیش پھیلا کرتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء کے

جنگ فرانس و جرمن میں اور پھر ۱۹۱۴ء کے جنگ جنوبی افریقہ میں و بانی ہیچس پھیلی تھی۔ لیکن جوں جوں صفائی کی طرف توجہ ہوئی گئی یہ و بانی ہیچس بھی بہت کم ہوتی گئی چنانچہ یورپ کے گزشتہ جنگ عظیم میں شاید ہی کہیں و بانی ہیچس پھیلی ہو +

جراثیمی ہیچس یا و بانی ہیچس کا زہریلی جراثیم ہیچس جو کہ مریض کے براز میں ہوتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح سے پینے کے پانی میں مل کر یا غذا کے ذریعے تندرست اشخاص کی آنتوں میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ علاوہ انہیں ہوا اور مکھیاں بھی ان موفی جراثیم ہیچس کو مریض کے براز سے تندرست اشخاص تک پہنچا دیتی ہیں۔ یعنی مکھیاں جب براز پر بیٹھتی ہیں۔ تو جراثیم ان کی ٹانگوں وغیرہ کو لگ جاتے ہیں اور پھر جب وہ کھانے پینے کی چیزوں پر جا بیٹھتی ہیں تو وہی جراثیم ان چیزوں میں لگ جاتے ہیں اور پھر ایسی لکھن چیزوں کے کھانے پینے سے وہ تندرست اشخاص کی آنتوں میں پہنچ کر مرض ہیچس پیدا کرتے ہیں۔ مرض مہینہ اور محرقہ بطنی دٹائیفائڈ فیور کی طرح جراثیمی ہیچس سے شفا یاب ہونے پر بھی اکثر اشخاص کے براز میں عرصہ تک ہیچس کے جراثیم خارج ہوتے رہتے ہیں۔ پس ایسے بظاہر تندرست اشخاص بھی جن کو حاملان زحیرہ ڈی سنٹری کیسری ٹرڈا کہتے ہیں اس قسم کی ہیچس کے پھیلانے کا اکثر باعث ہوتے ہیں۔ کیونکہ آبدست کتے وقت ان کے ہاتھوں میں جو جراثیم لگ جاتے ہیں۔ پھر ان کے لکھن ہاتھوں سے وہ کھانے پینے کی چیزوں میں لگ جاتے ہیں۔ یا انکے براز سے بطریق مذکورہ بالا پانی وغیرہ میں مل جاتے ہیں۔ ماہیت مرض۔ جراثیمی ہیچس میں بڑی آنتوں (اعور۔ قولون اور رود۔ مستقیم) کی اندرونی سطح میں ورم ہو کر مثل خناق و بانی کے وہاں پر سبزی یا ل یا خاکستری رنگ کی فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے یعنی بڑی آنتوں کی استری جھلی (میو کس ممبرین) میں ورم ہو کر وہ جابجا سبزی یا ل یا خاکستری ہو جاتی ہے اگرچہ یہ مرض بالعموم بڑی آنتوں میں ہی ہوا کرتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی یہ چھوٹی آنتوں میں بھی سرایت کر جاتا ہے تب اس کو چھوٹی آنتوں کی ہیچس طب میں سچ اور ڈاکٹری میں ایپیٹروڈی سنٹری Enterodysentery کہتے ہیں ابتداء مرض میں تو آنتوں کے ماؤف حصہ میں خراش ہونے سے وہاں پر خون زیادہ آکر وہ سرخ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں جابجا دلغ یا خون کے نشان پڑ جاتے ہیں (و بانی پریمیا) پھر اس میں ورم ہو جاتا ہے (اڈیم) پھر وہاں کی ساخت فاسد ہو کر مردار پڑ جاتی ہے (نیکروسیس) اور پھر

وہاں پر ایک فاسد جھلتی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو بالعموم منتفخ اور اکثر سبزی بائلنگ کی ہوتی ہے۔ پھر یہ مردار جھلی علیحدہ ہو جاتی ہے اور اس کے نیچے کی زخمی ساخت برہنہ ہو جاتی ہے۔ اکثر تو اس قسم کے زخم سطحی ہوتے ہیں۔ لیکن بعض گہرے ہوتے ہیں۔ مگر زحیر آمیزی کی طرح ان زخموں کے اوپر آنتوں کی استری جھلی موجود نہیں ہوتی جب آنتوں کی استری جھلی مردار پڑ جاتی ہے تو پھر وہ مثل سیاہ چھچھڑوں کے دسلوں میں خارج ہوتی ہے +

پُرانی پیش میں بڑی آنتوں کی استری جھلی پٹلی اور کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اس کے غدو میں استری آجاتی ہے اور وہ اکثر متورم ہوتے ہیں۔ اعور۔ قولون اور روده مستقیم میں ناقص طور پر مندرج شدہ زخم باقی رہ جاتے ہیں وغیرہ +

اقسام مرض۔ علامات مرض کی شدت و خفت کے لحاظ سے نیز چھوٹی آنتوں میں سرایت کرنے کے لحاظ سے جراثیمی پیش مندرجہ ذیل چار قسم کی ہوتی ہے (۱) خفیف پیش (۲) شدید پیش (۳) پرانی پیش (۴) چھوٹی آنتوں کی پیش۔ چنانچہ ذیل میں ہر ایک کی علامات کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے +

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
(۱) خفیف پیش	زحیر بلغمی	Sub-acute Bacillary D

نوٹ۔ یونانی اطباء اس قسم کی پیش کو زحیر بلغمی کہتے ہیں اسی قسم کی پیش زیادہ تر واقع ہوا کرتی ہے + علامات خفیف پیش میں پہلے درد اور مروڑ سے پتلے پتلے آؤں آمیز دست آتے ہیں بھوک کم ہو جاتی ہے اور خفیف بخار ہو جاتا ہے۔ پھر پیش کی خاص علامات نمایاں ہوتی ہیں یعنی بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے رفع حاجت کے وقت کونٹھنا اور زور لگانا پڑتا ہے۔ پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتی ہے۔ لیکن پاخانہ کم مقدار میں آؤں یا خون آمیز خارج ہوتا ہے۔ کبھی کونٹھنے سے کالنج بھی نکل آتی ہے۔ شروع میں پیٹ دبا ہوا لیکن جب لفتح ہو تو پھول جاتا ہے وغیرہ۔ زیادہ تر اسی قسم کی یعنی خفیف جراثیمی پیش ہی ہوا کرتی ہے جب اس مرض کو آرام ہونے لگتا ہے تو رفتہ رفتہ بخار اور دیگر علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ اجابت میں حسب معمول فضلہ خارج ہونے لگتا ہے اور چند روز میں مریض اچھا ہو جاتا ہے صرف کمزوری باقی رہ جاتی ہے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
(۲) شدید پیش	زحیر دہی۔ زحیر وبائی	Acute Bacillary D

نوٹ۔ یونانی اطباء نے اسی قسم کی بیچش کو زجیر دہمی سے تعبیر کیا ہے اور جب اس قسم کی بیچش وہابی صورت اختیار کرتی ہے تو اس کو زجیر وہابی کہتے ہیں +

علامات۔ اس قسم کی شدید بیچش کی مدتِ حصانت یعنی جراثیم موبہ کے جسم میں پوشیدہ رہنے اور نشوونما پانے کی مدت ایک دو روز اور بعض اوقات پانچ سات روز تک اور کبھی گیارہ روز تک ہوتی ہے یعنی چھوت لگنے کے عموماً ایک دو روز بعد لیکن کبھی پانچ سات روز یا گیارہ روز بعد علامات مرض ظہر ہو ا کرتی ہیں لیکن عموماً اس قسم کی بیچش دفعتاً ہو جاتی ہے چنانچہ پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتی ہے۔ اور بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ رفع حاجت کے وقت بہت کونٹھنا اور زور لگانا پڑتا ہے۔ دن رات میں دس بیس بار اور کبھی تیس بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے لیکن پاخانہ بہت کم مقدار میں آتا ہے۔ شروع میں تو اجابت میں براز یعنی فضلہ خراج ہوتا ہے لیکن پھر صرف ٹھوڑی ٹھوڑی آؤں اور لہو آنے لگتا ہے۔ درد اور مروڑ از حد بڑھ جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا آنتیں اندر سے کٹ کٹ کر آرہی ہیں۔ بخار بھی نیز یعنی ۱۰۰ یا ۱۰۴ درجے کا ہوتا ہے نبض تیز چلتی ہے زبان میلی ہوتی ہے اور شدت کی پیاس لگتی ہے جی متلانا اور قیئیں آتی ہیں۔ پیشاب بھی سوزش اور تکلیف سے آتا ہے۔ اور اس میں ایلپیو من آنے لگتی ہے۔ نفخ اور مد و قلم ہوتا ہے۔ بیچینی اور بے خوابی ہوتی ہے اور مریض جلد لاغر و کمزور ہو جاتا ہے +

جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو سبزیاز و درنگ کے پیمپ آمیز بدبو دار دست آنے لگتے ہیں بعض وقت دستوں میں بہت سا خون خراج ہو جاتا ہے جس سے مریض نہایت کمزور و نڈھال ہو جاتا ہے جب آنت کا مآؤف یعنی زحمتی حصہ مُردار پڑ جائے تب یہ مرض ردی حالت کو پہنچ جاتا ہے اُس وقت چھوٹے چھوٹے سیاہی مائل لیسیدار متعفن دست آنے لگتے ہیں۔ جن میں چھچھرے بھی خارج ہوتے ہیں پیٹ پھول جاتا ہے مریض نڈھال ہو جاتا ہے ٹھنڈا پسینا آتا ہے اور ہڈیاں ہو جاتا ہے۔ اور اگر زحمتی آنت چھید جائے تو آنتوں کی غلافی جھلی باریطیوں میں دم ہو کر اکثر موت واقع ہو ا کرتی ہے۔ نہایت شدید حالتوں میں مریض تیسرے چوتھے روز انتقال کر جاتا ہے + جب مریض رُوبستحت ہونے لگتا ہے تو چھ سے آٹھ روز کے اندر اندر مدد۔ بخار اور دیگر علامات میں تسخیف ہو جاتی ہے۔ اجابت میں بجائے آؤں اور لہو کے حسب معمول براز یا فضلہ خراج ہونے لگتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ مرض رفع ہو کر صرف نقابت باقی رہ جاتی ہے لیکن

غذا کی بد پرہیزی سے مرض پھر عود کر آیا کرتا ہے۔ اس مرض کے اکثر مریضوں کو مناسب علاج سے شفا یاب ہو جاتے ہیں لیکن بعض مریضوں میں یہ مرض مزمن صورت اختیار کرتا ہے جو مہینوں اور برسوں تک ہا کرتا ہے جب یہ شدید جراثیمی پیش و بائی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اسی کو و بائی پیش طلب میں زحیر و بائی اور ڈاکٹری میں ایسی ڈیگسٹائی سینٹری کہتے ہیں +

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
(۲) پرانی پیش سنگرہنی زحیر مزمن گرانیک ڈی سینٹری Chronic Dysentery

علامات - پرانی پیش عموماً شدید پیش کے بعد ہوا کرتی ہے یعنی شدید پیش سے شفا یاب ہونے کے بعد مریض کچھ عرصہ کے لئے بالکل تندرست رہتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد غذا کی بد پرہیزی وغیرہ سے مرض پھر عود کرتا ہے یعنی دوبارہ پیش ہو جاتی ہے اسی طرح سے مرض کے کئی حملے ہو کر یعنی بار بار پیش ہو کر وہ مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے یعنی پرانی پیش ہو جاتی ہے جس حالت میں کہ آنتوں میں ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے دن بھر میں عموماً چھ سات بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ اور پاخانے میں لہو اور آڈن آتی رہتی ہے۔ اس کا چہرہ پھیکا پھیکا ہوا اور تکلیف زدہ ہوتا ہے۔ جلد خشک اور کھردری ہوتی ہے جس سے بھوسی جھڑتی ہے۔ اس کے جسم سے ایک خاص قسم کی ناگوار بو آیا کرتی ہے۔ زبان مسخ چمکدار اور پٹی ہوئی ہوتی ہے اور پیٹ مثل سارنگی کے دبا ہوا ہوتا ہے کبھی پیپ اور خون آمیز نیم سیال و متعفن دست آتے ہیں۔ اور کبھی ایک دو روز قبض ہو جاتی ہے عموماً بخار بھی ہوتا ہے بھوک مر جاتی ہے۔ رات کو پسینہ آتا ہے۔ اور مریض روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور کبھی اس قدر دردموڑ اور ضعف کی شکایت ہوتی ہے کہ مریض زندگی سے تنگ آ جاتا ہے +

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
(۴) چھوٹی آنتوں کی پیش سنج بلغمی انیٹرو ڈی سینٹری Ehemo-dysentery

علامات - اس قسم کی پیش میں عموماً پیٹ میں مروڑ نہیں ہوتی۔ اور پاخانے کی حاجت بھی ایسی بار بار نہیں ہوتی۔ اور آڈن و لہو پاخانے میں ملا ہوا آتا ہے اس قسم کی پیش بہت خطرناک ہوتی ہے۔ اور اس میں زہریلی علامات زیادہ نمایاں ہوتی ہیں چنانچہ تیز بخار ہر وقت موجود رہتا ہے منہ میں اور زبان پر میل (سار ڈیگامی) رہتی ہے۔ اور مریض ضعف و بذیان یا بیہوشی کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے +

عوارض و نتائج۔ جراثیمی قسم کی پیش میں جگر میں پھوڑے پیدا نہیں ہوتے بلکہ آنٹوں کے زخمی مقامات باہم جڑ جانے سے یا زخمی آنت کے چھڑ جانے سے (۱) آنٹوں کی غذائی جھلی باریکوں میں ورم (پیری ٹوائٹس) ہو جاتا ہے (۲) کان کے نیچے کی کعبہ پیدا کرنے والی گلی میں ورم (پیری ٹوائٹس) ہو جاتا ہے (۳) جوڑوں میں ورم۔ (آئٹھ آئیٹس) ہو جاتا ہے اور (۴) محیطی اعصاب میں ورم (پیری فرل نیو رائٹس) ہو جانے سے جسم میں درد ہونے لگتا ہے اور کبھی کبھی (۵) نیچے کا دھواں (پیری پلیمیا) ہو جاتا ہے مذکورہ بالا سب علامات جراثیمی پیش کی پیدا کردہ زہر کے خون میں جذب ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں تشخیص۔ جراثیمی پیش کو دیگر اقسام پیش سے تشخیص کیا کرتے ہیں لیکن چونکہ مختلف اقسام پیش کی علامات مشترک اور مشابہ ہوتی ہیں۔ اس لئے مختلف قسم کی پیش میں براؤنرڈینی امتحان کے بغیر تشخیص کرنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ علامات کے اعتبار سے (۱) جراثیمی پیش بالعموم شدید قسم کی ہوتی ہے۔ اس کا حملہ اچانک ہوتا ہے اور ساتھ ہی بخار بھی ہوتا ہے۔ اور اسی قسم کی پیش اکثر وبائی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے یعنی وبائی پیش ہوتی ہے لیکن (۲) ایسی پیش عموماً خفیف یا مزمن قسم کی پیش ہوتی ہے اور خفیف یا نامعلوم طور پر شروع ہوتی ہے جس کے ساتھ کبھی خفیف بخار ہوتا ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتا۔ لیکن اگر عوارضات شدید ہوں۔ تو بخار نیز ہو جاتا ہے۔ جراثیمی پیش میں اکثر جوڑوں میں درد ہوتا ہے لیکن دماغ جگر میں پھوڑا کبھی نہیں ہوتا۔ برخلاف ایسی پیش میں جوڑوں میں ورم یا درد نہیں ہوتا۔ لیکن جگر میں اکثر پھوڑا ہو جاتا ہے (۳) لیکن ٹیڈی پیش بھی خفیف یا مزمن قسم کی ہوتی ہے اور اسکی علامات کو لیڈی پیش کی علامات سے تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے (۴) گرمی پیش میں مریض کو جوا جابت ہوتی ہے اس میں خون آمیز درد رنگ کی آؤں خراج ہوتی ہے جس میں گرم پیش کے تخم یا آندے ہوتے ہیں چنانچہ ہی تخم جب آنٹوں کو زخمی کر دیتے ہیں تو پاخانے میں خن آنے لگتا ہے۔ مذکورہ بالا مختلف اقسام پیش کو لیڈی یا پیش (ڈیپیل ڈی سینٹری) و کالا آزار یا پیش (کالا آزار ڈی سینٹری) اور دقتی پیش (ڈوٹر کوئر ڈی سینٹری) سے بھی تشخیص و تمیز کرنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ (۵) لیڈی یا پیش جو لیڈیا کے اثر سے یا لیڈی یا بخار کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس میں پاخانہ خون آمیز آتا ہے اور بعض اوقات پاخانے میں صرف خون آتا ہے مریض کی تلی جھمی ہوتی ہوتی ہے اور اس کا رنگ لہر دی یا مائل یا میٹلا ہوتا ہے۔ اور اس کو اکثر پسینہ آتا ہوتا ہے (۶) کالا آزار

پیش میں چونکہ آنتوں کے اندر کرم کالا آزار سے زخم پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے پاخانے میں خون اور لہو آنے لگتا ہے۔ مریض کی تلی اور جگر دونوں بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے (۷) دقتی پیش یا سلی پیش میں جو دق الا معایا رسل الامعاء کے سبب ہوتی ہے اور جو اکثر قبلک ہوتی ہے۔ اس کا مریض جو مسلسل و مددوق ہوتا ہے نہایت لاغر و ضعیف ہوتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو ملیریا۔ کالا آزار رسل و دق کا بیان اپنے اپنے موقع پر +

انجام مرض۔ جراثیمی پیش ایک خطرناک مرض ہے مختلف مریضوں اور اس قسم کی پیش کی مختلف ہاؤں میں اس مرض کی شدت کم و بیش ہوتی ہے اور تعداد اموات تیس سے اسی فیصدی تک ہوتی ہے۔ انتہائے مرض میں سبز رنگ کے متعفن دستوں کا آنا جن میں کہ آنتوں کا مردار حصہ خارج ہوتا ہے نیز خون کا زیادہ خارج ہونا۔ زیادہ قیئیں آنا۔ اور شدید ضعف کا ہونا خطرناک علامات ہوتی ہیں غریب اور بھوکے لوگ اس قسم کی وبائی پیش میں مبتلا ہو کر زیادہ مرتے ہیں۔

بچے۔ بوڑھے۔ کمزور اور شراب خوار اشخاص بھی اس قسم کی پیش میں مبتلا ہو کر زیادہ مرتے ہیں + حفظ مالتقدم۔ چونکہ مرض پیش بھی مثل مہینہ اور محرقہ بطنی کے کھلنے پینے کی چیزوں کے ذریعے ہی پھیلتا ہے۔ اس لئے جو تدابیر حفظ مالتقدم ان امراض میں بیان کی گئی ہیں۔ انکو مدنظر

رکھیں۔ بہر صورت مرض پیش سے محفوظ رہنے یا اس کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ (۱) پاک و صاف پانی پیئیں۔ اور (۲) ثقیل کثیف یا غلیظ اور نامرغوب اغذیہ و آشربہ کے کھانے پینے سے پرہیز رکھیں چنانچہ (۳) گرم ممالک میں کچی سبزی زرکاری مثلاً گھیرا۔ گلکڑی۔ گاجر۔ مولیٰ پیاز۔ سبز پودینہ اور دھنیا یا سبز کا ہوا (سلاڈ) وغیرہ جن پر کھاد کے ذرات غلاظت اور جراثیم وغیرہ لگے ہوتے ہیں۔ ہرگز نہ کھلائیں نیز (۴) کچے اور گلے ٹڑے میوہ جات وغیرہ بھی نہ کھائیں۔

(۵) سردی سے محفوظ رہیں خصوصاً موسم برسات میں رات کے وقت پیٹ کو سردی سے بچائیں۔

(۶) پینے کا پانی جوش دیکر پیئیں (۷) صفائی کا ہر طرح سے خیال رکھیں (۸) لمبیوں کو پاخانے پر نہ بیٹھنے دیں اور کھلے پینے کی چیزوں پر تو ہرگز نہ بیٹھنے دیں (۹) مریض پیش کو ایک علیحدہ کمرے میں رکھیں

(۱۰) اس کے براز میں لکڑی کا برادہ اور مٹی کا تیل ڈلو کر اسے حلوا دیں یا اس میں فینائل یا پانچ

فیصدی کلارو مالک لوشن یا سفید پیے چونہ یا بھوجیل یعنی تیز گرم راکھ ڈلو کر اسے حلوا دیں (۱۱) مریض

سے متعلقہ ظروف اور پارچات وستر وغیرہ کو بھی اچھی طرح پاک و صاف کرائیں (۱۲) اور ایسا شخص جو

مختلہ و اعراضہ پہلے مرض پیش میں مبتلا رہا ہو۔ اس کو کسی ایسے کام پر ملازم نہ رکھیں کہ جس میں کھانے

پینے کی چیزوں کو ہاتھ لگتا ہے۔ کیونکہ بعض ایسے اشخاص (حاملانِ زحیرہ کے براہ میں عرصہ تک جراثیم یا کرمِ پچش خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے کثیف ہاتھوں سے وہ کھانے پینے کی چیزوں میں لگ کر دیگر تندرست اشخاص میں اس مرض کے پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں ایسے اشخاص کو خود بھی حلوائی یا نانِ بانی وغیرہ کا شغل اختیار نہیں کرنا چاہئے (۱۳) مریض پچش کے شفا یاب ہونے یا اس کے مرجھانے پر اس کے کمرے کو ٹھیک اسی طرح سے صاف کرائیں جیسا کہ مریض مہینہ کے کمرے کو اور (۱۴) جب بانی پچش پھیلے تو ہر طرح سے صفائی کا خوب انتظام کریں۔ بالخصوص آبِ سانی کا نہایت مناسب انتظام کریں۔ اور پانی ہمیشہ جوش دے کر پیئیں +

ایسے تندرست اشخاص کو جنہیں پچش کی چھوٹ لگنے کا اندیشہ ہو اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے محافظ ویکسین یعنی پچش کا ٹیکہ لگانا چاہئے +

علاج ڈاکٹری

مریض پچش کو بالکل آرام سے بستر میں لٹے رکھیں۔ رفعِ درد اور مروڑ کے لئے پیٹ کو سینک دیں۔ چنانچہ گرم جوشاندہ پوسٹ سے ٹکور کریں۔ یا گرم پانی کی بوتل وغیرہ سے پیٹ کو سینکیں +

خفیف پچش میں نمکین ملیات (سیلائنز) دینے بہت مفید ہوتے ہیں مثلاً (۱) سوڈیم سلفیٹ دو ڈرام (۲) میگ نے شیم سلفیٹ دو ڈرام دو گھونٹ پانی میں حل کر کے ایسی ایک ایک خوراک ہر دو دو گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ یا ایسی نصف نصف خوراک ایک ایک گھنٹے بعد دیتے ہیں جب تک کہ دست باوخت آنے لگیں اور انہیں فضلہ یعنی پاخانہ خارج ہونے لگے۔ اور خونِ اوّل کا آنا اور درد اور مروڑ کا ہونا کم یا موقوف ہو جائے وغیرہ سوڈیم سلفیٹ یا میگ نے شیم سلفیٹ کی دو ڈرام کی پوری چار پانچ خوراکیوں کے پلانے سے یا ایک ایک ڈرام کی آٹھ دس خوراکیوں کے دینے سے ہی بالعموم مرض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے۔ یا مرض کو بالکل آرام ہو جایا کرتا ہے پس جب اس دوا کی چند خوراکیں دینے کے بعد علامات میں تخفیف ہو کر اجابت میں فضلہ یا پاخانہ آنے لگے تو پھر نصف خوراک دو دو ایک ایک کی بجائے دو دو یا تین تین گھنٹے بعد دین یا پوری خوراک کو دو دو کی بجائے چار چار یا چھ چھ گھنٹے بعد دیں۔ اور اس علاج کو ایک دو روز تک

جاری رکھیں بخفیف قسم کی پچش میں اکثر یہی علاج کافی دستانی ہوتا ہے ۔
 اس قسم کی پچش میں یہ علاج بھی مفید ہے کہ پہلے ایک اولس کیسٹرائل میں دس بوند
 ٹینکچر اوپیم ملا کر مریض کو پلائیں۔ اور جب دو تین دست کھل کر آجائیں تو مخزن مادہ یا شد سے
 وغیرہ خارج ہو کر درد اور مروڑ میں تخفیف ہو جائے تو پھر (۱) کلوروڈائن دس سے بیس بوند یا
 (۲) کیمنوروڈائن دس سے بیس بوند نصف چھٹانک یا ایک گھونٹ پانی میں ملا کر ایسی ایک
 ایک خوراک دن میں دو یا تین بار دیں (۳) ڈورس پاؤڈر بمقدار پانچ پانچ گرین دن میں تین بار
 دین یا ان دونوں نسخوں میں سے کوئی ایک دیں ۔

(133)

(132)

نسخہ جو پچش میں بعد از مسہل مفید ہے۔

ٹینکچر کیٹی کسو منم ۳۰
 ٹینکچر اوپیمائی منم ۵
 ٹینکچر کوٹو منم ۱۰
 ٹینکچر سیلاڈونا منم ۳
 ایکو امینتھی ریپ (ایٹھا) اولس ۱

اسی ایک ایک خوراک دو یا پانی ملا کر نہیں چار بار دیں ۔

نسخہ جو تخفیف پچش میں بعد از مسہل کیسٹرائل مفید ہے

رسمتہ سیلی سیٹ گرین ۵
 سیلول گرین ۵
 ڈورس پاؤڈر گرین ۵
 سوڈیم بائیکار بونیٹ گرین ۵
 سب کی ایک پوڑیہ بنائیں۔ اور ایسی ایک

ایک پوڑیہ دن میں تین بار دیں ۔

شدید پچش۔ میں بھی مذکور بالا علاج مفید ہوتا ہے یعنی پہلے کیسٹرائل دیکر پھر نسخہ (۱)
 دیں۔ اگر درد اور پچش کی زیادہ شکایت ہو تو اوپیم (افینون) یا مارفین (جو ہر افینون) کی سپازیٹری
 یعنی شیاف ساختہ بروڈیکم کمپنی کے استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

لیکن اس قسم کی شدید پچش یا وبائی پچش میں جدید علاج سیری نہایت مفید ثابت ہوا ہے
 چنانچہ تمام شدید مریضان جراثیم پچش میں جہاں تک ہو سکے جلد تر موجودہ جراثیم پچش کے
 مطابق یعنی جو جراثیم مریض کے براز میں موجود ہوں ان کے لحاظ سے (۱) شینگامیرم یا
 (۲) فلیکس نرسیرم کا استعمال کرنا چاہئے۔ یہ پالی ویلیٹ سیرم بھی تیار کی جاتی ہیں ۔

شدید مریضوں میں سیرم کو ۸۰۰ کی مقدار میں استعمال کرنا چاہئے۔ اور ضرورت ہو
 تو دوبارہ اسی قدر سیرم استعمال کرنی چاہئے ۔

پُرانی پچش کا علاج۔ مریض کو چاہئے کہ وہ آرام چین سے ایسی جگہ رہے جہاں صاف اور

تازہ ہوا بافراط ہو۔ سردی سے محفوظ رہے پیٹ کو ہمیشہ گرم رکھے یا فلالمین کی پیٹی
پیٹ پر لپیٹ رکھے۔ سرد پانی سے غسل نہ کرے قبض نہ ہونے دے۔ غذا لطیف اور زود ہضم
کھایا کرے اور شراب سے قلعی پرہیز رکھے کسی معتدل مقام پر تبدیل آئے ہو اگر نائیت مفید
ہوتا ہے بطور دوا پہلے چار ڈرام کیسٹرائل میں ۵ بوند شکر اوپیم ملا کر دیں۔ یا کیسٹرائل امیلسن
نسخہ نمبر (134) دیں جب دو تین دست اگر انٹریاں صاف ہو جائیں تو پھر نسخہ نمبر (135) یا
نمبر (136) دیں اور جب پافانہ نیم بستہ آنے لگے تو نسخہ نمبر (137) دیں +

ایسی حالت میں اگر بیمار بسموٹھائی آئٹ پیپ پینی کمپارز میں ساتھ ہیو لیس کمپنی
بمقدار ایک ایک ڈرام قدر سے پانی میں ملا کر دن میں تین بار بعد از غذا دینے سے بھی اکثر فائدہ
ہوتا ہے لیکن یہ دوا کسی مسلمان مریض کو نہ دیں +

پُرانی پچھتی میں نائٹریٹ آف سلور کی پچکاری دھقنہ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے
اور اکثر آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا طریق استعمال اس طرح سے ہے کہ پہلے مریض کو ایک ہفتہ
تک آرام سے رکھیں اور اسے دودھ کی غذا دیتے رہیں پھر اسے ایک ڈرام کیسٹرائل پلا کر
اس کے آٹھ گھنٹہ بعد تین پائینٹ (قریباً ۲ سیر) گرم پانی میں دو ڈرام سوڈیم بائی کاربونیٹ
ملا کر اس سے پختی طرح اینما یعنی حقہ کریں۔ تاکہ انٹریاں بخوبی صاف ہو جائیں جب اس حقہ کا
پانی اپنی طرح سے خارج ہو جائے تو پھر ۲ پائینٹ نائٹریٹ آف سلور سولیوشن (دس سے
بیس گزین سلور نائٹریٹ فی پائینٹ آب مقطر میں حل کر کے) بذریعہ فنل یعنی قیف اور
بربط کی لمبی نالی کے آہستہ آہستہ مریض کی مقعد میں داخل کریں وقت استعمال حقہ مریض
گھٹنوں اور کہنیوں کے بل چوڑاؤ پیچھے کر کے لیٹا ہوا ہو۔ اور جب حقہ ہو چکے تو پیریک بل لیٹ
جائے اور ذرا ادھر ادھر کروٹ لیتا ہے اور جب تک ممکن ہو سکے دوا مذکور کو اندر رکھے اور پھر اسے
خارج کر دے۔ اگر دوا پورے طور پر خارج نہ ہو تو سلور نائٹریٹ کے جذب ہو جانے کے اندیشہ
سے اب نمک (دو پائینٹ پانی میں ایک ڈرام کھانے کا نمک ملا کر اسے پچکاری کر دینی چاہیے +
سلور نائٹریٹ کی بجائے پروٹار گول یا نار گول ۲۰ گزین فی پائینٹ پانی میں حل کر کے
استعمال کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے +

یوسول سولیوشن (Eusol Solution) ایک پائینٹ سے ہر دوسرے

روز حقہ کرنا اور ساتھ ہی دیکسی مینی علاج کرنا بھی اکثر مفید ہوتا ہے +

اگر اس علاج سے فائدہ ہو تو اس کو ہر چوتھے روز کرنا چاہئے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو بورک لوشن ۲ ڈرام بورک ایسڈ ۲ پائنٹ میں حل کر کے انکی پچکاری کوہن یا بیڈر جن پر کٹناٹ دواؤں کو ایک پائنٹ پانی میں ملا کر بطریق مذکورہ بالا پچکاری کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے لیکن ایسی پیشگی کے مریضوں میں کوہن سلف کی پچکاری بہت مفید ہوتی ہے +

پرانی جراثیمی پیشگی میں جو اکثر بار بار ہو جایا کرتی ہے علاج سے جلد فائدہ نہیں ہوتا۔ اس قسم کی پیشگی میں ذرا دیر تک استقلال سے علاج کرنا چاہئے غذا میں خاص طور پر پرہیز رکھنا چاہئے کیونکہ اکثر غذا کی بد پرہیزی یا قبض سے ہی یہ مرض عود کر آیا کرتا ہے پیشگی کے بعد قبض اکثر تکلیف دہ صورت اختیار کر لیتی ہے جس کا رفع کرنا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ اکثر ایسے مریضوں میں صنف امعاء کے سبب قبض کی شکایت ہو جایا کرتی ہے پس ایسی صورت میں کھاری چشموں کا پانی یا یہ نسخہ مفید ہوتا ہے +

جب قبض رفع ہو جائے ایک دو شب	نسخہ جو پرانی پیشگی کے بعد قبض میں مفید ہے
نصف نصف خوراک یہ دوا دیں اور پھر	ایکسٹریکٹ میسکارا لیکوئٹ
اُسے بند کر دیں بعض مریضوں میں رفع قبض	منم ۱۰
کے لئے پیرو لین (Paroline)	منم ۵
نہایت مفید ہوتی ہے شروع میں پیرو لین	ایکوا کلور و فارم
کو ایک یا دو ڈرام کی مقدار میں دن میں دو بار یعنی صبح شام نصف گھنٹہ قبل از غذا دیں اور پھر	ایسی ایک ایک خوراک ہر شب سوتے وقت دیں :-
ایک یا دو ڈرام کی مقدار میں صرف رات کو سوتے وقت دیں۔ اور پھر ایک ڈرام کی مقدار میں	
ہفتے میں دو شب دیتے رہیں اور پھر بند کر دیں +	

پرانی پیشگی کے مریض کے پاخانے کا بھی خورد بینی امتحان کرنا چاہئے۔ چنانچہ اگر مریض کے پاخانے میں متحرک آب یا آن کے آندوں بچوں کی باریک باریک تھیلیاں یا کیسے پائے جاتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں ایسے مین بسمتھ آیوڈائڈ B. B. I تین گزین کی مقدار میں روزانہ دس یا بارہ دن تک دینی اکثر مفید ہوتی ہے اور اگر مریض کے پاخانے میں جراثیم پیشگی (جراثیم شیدک یا فلیکس) میں پائے جائیں تو ایسی صورت میں فیکسینی علاج اکثر مفید ہوتا ہے +

جب پرانی پیشگی میں آؤں آئے تو بسمتھ اور قابضات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ البتہ

افیون یا اس کے مرکبات کو احتیاط سے دینا چاہئے کیونکہ آفتیں آگے ہی کمزور ہوتی ہیں۔ اور افیون کے استعمال سے پیٹ میں ریاح پیدا ہونے لگ جاتے ہیں جس سے مریض کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے +

پُرانی جراثیمی قسم کی ہٹیلی پیش میں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے سٹورنایٹریٹ سولوشن کا حقنہ اکثر مفید ہوتا ہے۔ لیکن جہاں پر یہ طریق علاج ممکن نہ ہو یا مریض اسکو پسند نہ کرے تو ایسی صورت میں مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کسی ایک کا استعمال کریں +

نسخات جو کہ پرانی پیش میں مفید ہیں

(135) نسخہ جو کہ پرانی پیش میں مفید ہے:-

فیرائی ایلم	گرین ۲
سیلول	گرین ۲
ڈوورس پاؤڈر	گرین ۲
لیکٹوپپ ٹین	گرین ۱۰

ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں جب تک کہ براز نیم بستہ آنے لگے +

(137) نسخہ جو پرانی پیش میں مفید ہے لیکن

جب پاخانہ نیم بستہ آنا ہو تب نسخہ دینا چاہئے

گلائیکوتھائیمولین	ڈرام ۲۲
ایکسٹریکٹ سنکونی لیکوئڈ	ڈرام ۲۲
ایکسٹریکٹ ہیلی لیکوئڈ	اونس ۱
ایکسٹریکٹ کریچی لیکوئڈ	اونس ۱

سیروپن سیمی ڈس مس (ایڈل اونس ۴)

اس میں سے (، ماشہ) نصف چھٹا تک

سے من واٹر (عرق دار چینی) میں ملا کر

دن میں تین بار دیں +

(134) نسخہ جو رفع قبض کیلئے پرانی پیش میں مفید ہے

کیسٹل	ڈرام ۲
لائگوارا دیپائی سیڈے ٹائوس منم	۵
میوسلج ایکے شیا	ڈرام ۱
ایکوائیفوری (ایڈ)	اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد چار پانچ بار دیں +

(136) نسخہ جو پرانی پیش میں مفید ہے -

ایڈسلف ایرومیک	منم ۱۵
ٹینچوراکٹی کٹو	منم ۲۰
ٹینچوراکاٹنو	منم ۱۵
سپرس کلوروفارمائی	منم ۱۰
ایکوائسے مومائی ایڈ	اونس ۱

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار

دیں اور جب اس سے پاخانہ نیم بستہ

آنے لگے تو پھر نسخہ نمبر (137) دیں +

(138) نسخہ جو پڑانی پچش میں مفید ہے

کبچو پرائی سلفاس گرین ۱/۲

کونی فی سلفاس گرین ۱/۲

ایکسٹریکٹ امپائی گرین ۱/۲

ایکسٹریکٹ جنشیبانی گون ۱/۲

سب ادویہ کی ایک گولی بنائیں اور ایسی

ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں +

(139) نسخہ جو پڑانی پچش میں مفید ہے

ایکسٹریکٹ ہیلی لیکوئڈ ڈرام ۱/۲

شکچو رائیٹی کیو منم ۲۰

شکچو را اوپیائی منم ۵

پیرٹس کلوروفارمائی منم ۵

ایکوا سے مومائی (ایڈ) اونس ۱

ایسی ایک ایک عمارک دن میں تین بار دیں +

پچش کا علاج طبی

بقول اطباء یونانی زحیر یا پچش وہ مرض ہے جس میں مریض کو بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے لیکن پاخانہ نہیں آتا بلکہ اس کی بجائے ٹھوڑی ٹھوڑی آؤں اور لمو آتا رہتا ہے اور زحیر کی یہ دو قسمیں ہیں (۱) زحیر کا ذب جسمیں سدا یا خشک براز باریک یا چھوٹی آنتوں میں اکٹک کر باعث مرض ہوتا ہے یعنی پچش پیدا کرتا ہے۔ اس میں مریض کو بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے لیکن پاخانے کے خشک ہونے کے سبب اور اسکے رودہ مستقیم سے دور یعنی باریک یا چھوٹی آنتوں میں ہونے کے سبب وہ خارج نہیں ہوتا اور پیٹ میں درد و مروڑ ہو کر ٹھوڑی سی آؤں اور کبھی آنتوں کی خراش کے سبب خون بھی خارج ہوتا ہے۔

(۲) زحیر صادق جس کا سبب کہ صفرائے تیز سوزندہ یا بلغم شور سوزندہ ہوتا ہے جو اوپر سے رودہ مستقیم میں نزاعش پا کر اپنی تیزی اور تندگی کے سبب وہاں پر خراش و جھلن پیدا کر کے مرض پچش کا باعث ہوتا ہے۔ یا رودہ مستقیم میں ورم گرم ہو کر اس کی گرانی سے مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہاں پر برازا ٹسکا ہوا ہے۔ اس لئے مریض کو بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔

زحیر صادق کی پھر یہ چند قسمیں ہیں (۱) زحیر صفراوی (۲) زحیر بلغمی (۳) زحیر ورمی (۴) زحیر و بانی وغیرہ۔

زحیر سندی کی مذکورہ بالا علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسکو زحیر کا ذب خیال کرنا صحیح

معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خفیف قسم کی زحیر صادق ہی ہے۔

علاماتِ مرض کے اعتبار سے زحیر صفراوی کی مطالبقت تو زحیر آمیبی (ایمیکٹائی سنٹری) سے ہوتی ہے یعنی زحیر صفراوی تو شدید زحیر آمیبی ہے۔ اور زحیر سُدی و زحیر بلغمی و زحیر ورمی و زحیر وبائی کی مطالبقت زحیر جراثیمی (بے سٹری ڈی سینٹری) سے ہوتی ہے چنانچہ زحیر سُدی اور زحیر بلغمی تو خفیف جراثیمی پچش میں اور زحیر ورمی شدید جراثیمی پچش اور جیسا کہ بیان کیا گیا جب شدید جراثیمی پچش وبائی مصورت اختیار کر لیتی ہے۔ تو اسی کو وبائی پچش یا زحیر وبائی کہتے ہیں۔

علاج زحیر سُدی۔ اس کو بھی درحقیقت زحیر صادق ہی سمجھنا چاہئے کیونکہ علامات و علاج کے اعتبار سے یہ خفیف جراثیمی پچش کے مشابہ ہے۔ اس قسم کی پچش میں شروع علاج میں قابض دوائیں ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ جب تک سُدہ (پاخانہ) خارج نہ ہو اُس وقت تک سُدہ کو پھسلانے والی اور نکالنے والی (مُؤلقات و ملیکات) دوائیں پلائیں چنانچہ اگر مرض خفیف ہو رفع سُدہ یا دفع برانکے لے (۱) اسبغول مُسلم ۱۶ تولہ۔ روغن بادام سے چرب کر کے شربتِ بنفشہ ۲ تولہ کے ہمراہ کھلائیں یا (۲) ریشہ خطمی ۵ ماشہ اور ہمدانہ ۳ ماشہ پاؤ بھر پانی میں لعاب نکال کر اور اُس میں شربتِ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ (۳) روغن بید بخیر و لایتی ۴ تولہ پاؤ بھر گائے کے گرم دودھ میں ملا کر اور قدر سے میٹھا ڈال کر پلا دیں۔ اگر مرض شدید ہو تو یہ نسخہ دیں نسخہ (۳) ہمدانہ ۳ ماشہ۔ ریشہ خطمی ۵ ماشہ دو تولہ کو ۱۲ تولہ عرقِ کومیں بھگو کر لعاب نکالیں بعدہ مغزِ فلوس خیارِ شیریں ۴ تولہ گُلَقند ۴ تولہ تلِ جھان کر اور روغن بادامِ چھ ماشہ ملا کر پلائیں اور جب ان تدابیر سے سُدہ دفع ہو جائے تو پھر ہلکے قابضات مثلاً (۱) شربتِ حبِ آلاس یا (۲) شربتِ خشخاش یا (۳) شربتِ انجبار یا (۴) شربتِ بارتنگ کوئی ایک ۲ تولہ پانی میں ملا کر پلائیں اگر زیادہ قبض کی ضرورت ہو تو (۱) سفوفِ ہلیہ یا (۲) سفوفِ الطین وغیرہ کھلائیں یا یہ نسخہ دیں نسخہ (۴) سفوفِ مقلیاتا ۹ ماشہ پھنکا کر اوپر سے لعابِ ہمدانہ ۳ ماشہ۔ لعابِ ریشہ خطمی ۴ ماشہ پانی میں نکال کر شیرہ مغز بادام شیریں ۵ عدد ملا کر پلائیں +

نسخہ سفوفِ ہلیہ (۵) ہلیہ سیاہ (گلے کے گھی میں بریان کیا ہوا) ضمغ عربی بریاں زیرہ سیاہ بریاں۔ انیسوں بریاں ہر ایک ایک حصہ اسبغول بریاں جب الرشاد بریاں

ہر ایک ۲ حصہ پھلی چاروں دواؤں کو کوٹ کر اور آخری دونوں کو سالم باہم ملا کر روزانہ صبح کو ایک ٹولہ ہمراہ شربت حب آلاس ۲ ٹولہ کے کھلائیں +

علاج زحیر بلغمی (خفیف جراثیمی پچش) جیسا کہ بیان کیا گیا۔ زیادہ تر اسی قسم کی پچش کا علاج بھی زحیر صفراوی کے علاج کی مانند کیا جاتا ہے چنانچہ یہ نسخہ دین نسخہ (۱) ریشہ خطمی ۵ ماشہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ دونوں پاؤں بھر پانی میں لعاب نکال کر اور شربت بنفشہ دونوں ملا کر اور اسبغول مستلم، ماشہ چھڑک کر پلائیں یا (۲) روغن بیدانجیر ۴ ٹولہ گرم گلاب ۱۰ ٹولہ یا گرم شیر گاؤ۔ دو تین چھٹانک میں ملا کر پلائیں یا (۳) مغز فلوس خیار شبنم ۴ ٹولہ پاؤں بھر گائے کے دودھ میں جوش دیکر صاف کر کے تھوڑی سی مصری ملا کر پلائیں، جب کھل کر دو تین دست آچکیں تو پھر یہ تیزید دیں۔ نسخہ تیزید خمیرہ گاؤں ۹ ماشہ ایک چھوٹے چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اور اوپر سے لعاب بہدانہ و لعاب ریشہ خطمی ہر ایک ۳ ماشہ پانی میں نکال کر اور صاف کر کے ۲ ٹولہ شربت بنفشہ ملا کر اور، ماشہ اسبغول مستلم چھڑک کر پلائیں اور اگلے روز اگر ضرورت ہو تو سفوف مقلیانہ بمقدار ۹ ماشہ ہمراہ لعاب بہدانہ و لعاب ریشہ خطمی ہر ایک ۳ ماشہ پانی میں نکال کر اور شربت حب آلاس یا شربت انجبار ۲ ٹولہ ملا کر پلائیں۔ مزید علاج کے لئے دیکھو علاج زحیر صفراوی صفحہ (۹۳۵) +

علاج زحیر ورمی (شدید جراثیمی پچش) اس قسم کی پچش کا علاج بھی مذکورہ بالا طریق پر ہی کیا جاتا ہے۔ پہلے روغن بیدانجیر یا خیار شبنم کا بطریق مذکورہ بالا مسہل دیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد تیزید وغیرہ دے کر پھر ہلکے قابضات مثلاً سفوف سہ تخم یا سفوف طین وغیرہ کا جنہیں دیکھو صفحہ (۹۳۵) استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی پچش میں تحلیل ورم و نسکین درد اور رفع پچش کے لئے آبرن و نطول۔ شبیاف و ضماد اور تکبید و حقنہ کا استعمال کریں اور کمر کے نیچے سینگیاں کھجوائیں اور مطلقیات خون (جوش خون کو کم کرنے والی دوائیں) پلائیں اور غذا میں نہایت احتیاط سے کام لیں چنانچہ ابتداء میں اگر ممکن ہو تو ایک دو روز تک غذا دیں بعد آتش جو پلائیں اور نسکین درد و تحلیل ورم کے لئے یہ حقنہ و آبرن کام میں لائیں نسخہ حقنہ خطمی۔ خباری۔ بنفشہ۔ مکو۔ تخم کتان ہر ایک ۳ ٹولہ سب کو سیر بھر پانی میں جوشا کر صاف کریں اور ۲ ٹولہ روغن گل ملا کر آہستگی سے حقنہ کریں +

نسخہ آبرزن، بنفشہ، گل مسخ، کونجلی، عدس، برگ کرنب ہر ایک ۳ تولہ سب کو دس سیر پانی میں پکا کر اس میں مریض کو کمر تک بٹھا بیٹھ اور مقام درد پر سینک کریں یا بنفشہ و مٹھی اور کونجلی وغیرہ کا لیپ کریں اور تاکہ انتریاں بخونی صاف ہو جائیں نسخہ نمبر (۴) مذکورہ علاج زحیر سدی استعمال کرائیں اور اگر درد کی زیادہ شکایت ہو تو پھر یہ شیاں مفید میں رکھیں نسخہ شیاں جھلی۔ بزرگ کتان ہر ایک ۳ ماشہ باریک پسکر اور شخص ایک ماشہ ایون و زعفران ہر ایک ایک رقی گلاب میں گھسکر شیاں بنائیں اور روغن گل سے چرب کر کے استعمال کریں اور باقی علاج قوی و رومی کا کریں اور تلبین و تنقیہ امعاء کے بعد اگر ضرورت ہو تو پھر ان قابض ادویہ میں سے جو کہ زحیر صفراوی میں تحریر کی گئی ہیں کسی ایک کا استعمال کریں۔

علاج زحیر و بانی۔ اگر مریض قوی ہو تو دائیں طرف کی فصد باسلیق کھولیں اور بندہ پس تو لے خون نکالیں لیکن اگر مریض کمزور ہو تو فصد نہ لیں۔ تخم فرخ مشک یا تخم شربتی ۴ ماشہ کو عرق کیوڑہ و بید مشک ہر ایک، تولہ میں ڈالکر اور شربت سیب ۲ تولہ ملا کر دیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تخم ریحان یا تخم بالنگو ۴ ماشہ کو گلاب ۴ تولہ میں ڈال کر اور اس میں شربت انار یا شربت لیموں کا غذی ۲ تولہ ملا کر پلائیں اور غذا چکیدہ دہی (دہی کو ایک رومال یا صافی میں ڈال کر ٹکادیں کہ اسکا پانی ٹپک جائے) اور مونگ کی وال کی کچڑی یا خشک دیں مریض کو سرد پانی میں بٹھانا اور اس کے سر پر سرد پانی ڈالنا بہت نافع ہوتا ہے۔ ایسا ہی مریض کو گلے کے دہی کی چھاچھی یا لسی میں تابکر بندہ منٹ تک بٹھانا اور پھر صندل سفید اور گل ارمنی کو عرق بید مشک اور کیوڑہ میں گھسکر اور اس میں ملل کا باریک پارچہ تڑکر کے اس کو پیٹ اور سینہ پر رکھنا اور اسے خشک نہ ہونے دینا بلکہ ایک رومال کو گھسے ہوئے صندل میں تڑکر کے اس سے مریض کو نیکی کرنا بہت مفید ہوتا ہے جب اخیر موسم سرما میں اس قسم کی وبائی پیش واقع ہو کہ جس میں مریض کو شدید بخار ہو۔ سخت پیش ہو کر ذرا سی سیاہی مائل متعفن آؤں لیکن خون زیادہ آئے اور اشتہا زائل ہو جائے تو جوار خطائی ایک ماشہ اور زہرہرہ دو ماشہ کو عرق بہار میں گھسکر اور اس میں دو تولہ شربت سیب اور ایک عدد ورق طلا ملا کر چٹائیں اور اوپر سے شیرہ زرشک، ماشہ عرق بید مشک و کیوڑہ ہر ایک، تولہ عرق بہار ناسخ پارچ

تولہ میں نکال کر اور شربت یا قوت و کبوترہ ہر ایک دو تولہ اور تخم شربتی ۹ ماشہ دیں شدت کی پیاس میں مریض کو برف چسائیں وغیرہ *

علاج زحیر مزمن یعنی پرانی پچیش کا

تمام ہدایات مذکورہ علاج ڈاکٹری کو ملحوظ و مد نظر رکھیں اور مندرجہ ذیل دواؤں میں سے کسی ایک کو استعمال کریں :-

سفوف زحیر (۱) بادیاں - پوست خنخاش - ہلبیلہ سیاہ ہر ایک - ایک تولہ - تینوں کو روغن گاؤ میں بریاں کر کے سفوف بنائیں اور ۷ ماشہ روزانہ استعمال کریں *

سفوف قنطرب (۲) اندر جو تلخ - موچرہ - گل دھواؤ زنجبیل ہر ایک ۲ ماشہ - برگ بنگ بریاں ۸ ماشہ سکوبار ایک پیکر ۲ ماشہ روزانہ صبح کیوقت پانی کیساتھ کم از کم ایک ہفتہ کھلائیں *

سفوف (۳) ہلبیلہ سیاہ - زنجبیل بادیاں ہر ایک مساوی انکو گھی میں نیم بریاں کر کے اور کوٹ کر ہوزن شکر سفید ملا کر اس میں سے بمقدار ۷ ماشہ دن میں دو تین بار دیں اگر قبض

مطلوب ہو تو بجائے ہلبیلہ سیاہ کے کوکنار بریاں ڈالیں یا مندرجہ ذیل سفوفوں میں سے کوئی ایک استعمال کریں *

سفوف قابض (۴) ہال کتنہ پیل گری تخم کوچ تینوں مساوی لے کر اور سفوف بنا کر ۵ ماشہ روزانہ صبح و شام شربت حب آلاس کے ہمراہ دیں *

سفوف اہٹل (۵) ہالون بریاں - اسپنول بریاں - اہل بریاں - زیرہ کرمانی - تخم گندنا ہر ایک ۴ ماشہ - تخم ثلث - تخم خنخاش سفید - ایسوں - تخم کرفس - بزرالینج - ہر ایک ۵ ماشہ - انیون خالص ۲ ماشہ سوائے اسپنول و ہالون کے باقی سب دوائیں کوٹ

چھان کر سفوف بنائیں خوراک دورتی سے ڈیڑھ ماشہ تک *

اور اگر اس قسم کی پچیش میں نفع نہ ہو تو یہ سفوف دیں *

سفوف (۶) ہلبیلہ سیاہ ایک تولہ کو روغن گاؤ میں چرب کر کے لوبہ کی کڑاہی میں بریاں کریں بعد زنجبیل بے ریشہ ایک تولہ لیکر بھوسیل میں بھونیں پھر بادیاں بریاں - کشینہ خشک بریاں ہر ایک ۵ ماشہ مروڑ پھلی ۳ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ کے ہمراہ کوٹ کر

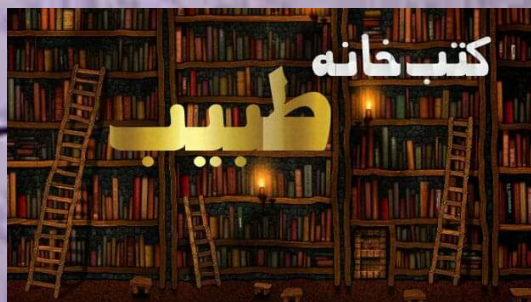
سفوف بنائیں اور ۴ ماشہ سے لیکر ۷ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ استعمال کریں اور بچوں کی پچیش میں انیون سے مرکب کوئی سفوف استعمال نہ کرائیں بلکہ یہ سفوف دیں :-

سفوف (۷) بادیاں ۵ ماشہ زیرہ سفید زنجبیل ۳ آملا خشک ۳ ہلیہ سیاہ ہر ایک ۴ ماشہ پوست خشخاش ۵ ماشہ سب کو علیحدہ علیحدہ گھی میں بریاں کر کے نبات سفید ۲ تولہ ملا کر سفوف بنائیں خوراک ۲ برس سے ۵ برس تک کھچکے کو ایک یا دو ماشہ اور جوان کو چار یا پانچ ماشہ دن میں دو مرتبہ دیں +

حب زنجبیل (۸) زنجبیل ۴ تولہ ۲ فلغل سیاہ ۲ تولہ دارچینی ایک تولہ سب کو سفوف کر کے بھون لیں بعد ذیون ۳ ماشہ داخل کر کے پانی کے ساتھ چنے برابر گولیاں بنائیں خوراک ۲ گولی اگر خون بھی آنا ہو تو خشخاش بریاں ۲ ماشہ کے شہرہ کیساتھ کھادیں +
نوٹ: یہ گولیاں زہرہ کی پیش میں بھی بہ خصوص صیت مفید ہوتی ہیں +
خدا میں کچھڑی یا مونگ کی دال کے ساتھ خشک کھلائیں +

پیش حوینی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیش حوینی	زحیر حوینی	Prozoal Dysentery
اس قسم کی پیش جو کہ حیوانی مادہ (پرڈوڈو) سے پیدا ہوتی ہے مندرجہ ذیل دو قسم کی ہوتی ہے۔		
پیش ایلی	زحیر ایلی	Amoebic Dysentery
اس قسم کی پیش میں جرم پیش (ایٹامیبا ہسٹولائیٹیکا) Antamoeba Histolytica		
بڑی آنتوں میں سرایت کر کے باعث رص ہوتا ہے یعنی رص پیش پیدا کرتا ہے۔		
پیش ٹیلن ٹیڈی	زحیر ٹیلن ٹیڈی	Balantidium Dysentery
اس قسم کی پیش میں جرم پیش (ٹیلن ٹیڈیم کولائی - Balantidium Coli)		
بڑی آنتوں میں سرایت کر کے باعث رص پیش ہوتا ہے۔		
مذکورہ بالا دونوں قسموں میں سے جو کہ پیش ایلی زیادہ واقع ہوتی ہے اس لئے ہم پہلے اسی کا بیان کرتے ہیں +		



پیشانی امینی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشانی امینی	زخیر امینی	Amoebic Dysentery.
پیشانی صغراوی	زخیر صغراوی	Amoebic Dysentery.

تعریف۔ اینٹامیبا ہسٹولائیٹیکا (Antamoeba Histolytica) یعنی ایک قسم کے اینٹامیبا جرم پیشانی کے بڑی آنتوں میں سرايت کر جانے کو پیشانی کہتے ہیں۔

اسی قسم کی پیشانی کو یونانی اطباء زخیر صغراوی یا پیشانی صغراوی سے تعبیر کرتے ہیں + اسباب مرض۔ یہ ایک خطرناک قسم کی پیشانی ہے جو کہ ہندوستان، مصر، اور دیگر گرم ممالک میں نیز معتدل ممالک میں پائی جاتی ہے۔ مرد و عورت سبکے جوان اور بوڑھے سب اس قسم کی پیشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یعنی اس قسم کی پیشانی ہر جنس اور ہر عمر میں ہو جاتی ہے۔ ایک قسم کا امیبا یعنی اونی اتریں خرد بینی حیوان جس کو اینٹامیبا ہسٹولائیٹیکا

(Antamoeba Histolytica) یا جرم پیشانی کہتے ہیں۔ اس مرض کا باعث ہوتا ہے یہ جرم پیشانی یا امیبا اپنی باریک کبیسہ نما یا تھیلی نما شکل (سٹیک فارم Cystic Form) میں

براہ دہن یعنی کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ امیبا کی یہ باریک سی تھیلی یا کبیسہ (سٹ - Cyst) جس میں اسکے بچے ہوتے ہیں معدہ میں سے صحیح

وسامت گذر کر جب آنتوں میں پہنچتا ہے۔ تو وہاں پر اسکا غلاف پھٹ جاتا ہے۔ اور اس کبیسہ میں سے ایسی بچے آزاد ہو جاتے ہیں جو بڑی آنتوں میں پہنچ کر اور وہاں پر مقیم ہو کر

نشوونما پاتے ہیں۔ اور ان کی ساخت کو غراب کرنے ہیں۔ آنتوں میں یہ پرورش یافتہ امیبا پھر چھوٹی چھوٹی باریک تھیلیاں یا کیسے بناتے ہیں جن میں کہ ان کے بچے ہوتے ہیں یہی

باریک باریک امیبا تھیلیاں یا کیسے مریض کے براز میں خارج ہو کر اپنی چھوت سے مرض پیشانی کے پھیلائے کا باعث ہوتی ہیں۔ مذکورہ بالا جرم پیشانی مریض کے براز میں سے

کسی نہ کسی طرح کھانے پینے کی چیزوں میں مل کر اور تندرست انسان کی آنتوں میں پہنچ کر مرض پیشانی پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ مریض کے براز پر جو مکھیاں بیٹھتی ہیں ان کی ٹانگوں

وغیرہ میں یہ جرم لگ جاتے ہیں۔ اور جب وہ مکھیاں کھانے پینے کی چیزوں پر بیٹھتی ہیں۔

تو ان کھلے پینے کی چیزوں میں وہ جرم لگ جاتے ہیں یا جب ایسا مرین پیش بدست لیتا ہے اور پھر اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح سے پاک و صاف نہیں کرتا۔ تو اس کے کشیف ہاتھوں سے یہ جرم پیش کھلے پینے کی چیزوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔ یا جب کسی نہ کسی طرح سے پینے کے پانی میں یہ جرم پیش مل جاتے ہیں۔ تو پھر ایسے کشیف پانی کے پینے سے بھی وہ آنتوں میں چلے جاتے ہیں یا کھیتوں میں جہاں کھاو ڈالی جاتی ہے۔ وہاں پر ایسے جرم سبزی ترکاریوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اور اس قسم کی کچی سبزی ترکاریاں مثلاً مولی گاجر۔ بالخصوص ان کے پتے۔ سبز دھنیا۔ یا پودینہ یا کاہو یا پیاز وغیرہ کے کھانے سے یہ جرم پیٹ میں چلے جاتے ہیں۔ +

ماہیت مرض۔ جب یہ جرم پیش (امیبیا) بڑی آنتوں میں پہنچتے ہیں تو یہ ان کی استری جھلی (میو کس ممبرین) میں سوراخ کر کے اور اس کے نیچے جا کر بڑے بڑے لمبے زخم بنادیتے ہیں پس استری جھلی میں اور تو ایک چھوٹا سا سوراخ دکھائی دیتا ہے لیکن اس کے نیچے بڑے زخم ہوتے ہیں۔ ان زخموں کے مابین کی استری یا العابدل جھلی متورم ہوتی ہے جس سے میو کس یعنی آؤں بکثرت تراوش پائی ہے۔ کبھی تو یہ زخم چند ایک ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کافی آنت سے لے کر مقعد تک تمام قون میں ہوتے ہیں علاج کے بغیر یہ زخم پڑنے ہو جانے ہیں اور اگرچہ بعض اوقات پھر یہ اچھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن دیگر مقامات پر پیدا ہونے رہتے ہیں۔ امیبی (Amoebae) یعنی جرم پیش ان زخموں میں بکثرت پائے جاتے ہیں جو وہاں کی ساخت کو بوسیدہ اور مڑا کر دیتے ہیں جب کوئی زخم مندمل ہوتا ہے تو وہاں پر ایک چھٹا داغ رہ جاتا ہے۔

مرض مہینہ اور محرقہ بطنی کی طرح مرض پیش سے شفا یاب ہونے پر بھی اکثر اشخاص کے براز میں عرصہ تک جرم پیش کی باریک باریک تھیلیاں (سیسٹس Cysts) خارج ہوتی رہتی ہیں پس ایسے تندرست اشخاص بھی جن کو حاملان زحیر (ڈی سینٹری کیرٹیرا) کہتے ہیں اس مرض کے پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں +

علامات مرض۔ اس قسم کی پیش میں عموماً پہلے ایک دو روز تک زرد یا بھوسے رنگ کے پتلے پتلے دست آتے ہیں (امیبک ڈائریا) جن میں بعد خون اور آؤں آنے لگتی ہے۔ دو تین روز کے بعد سخت پیش ہو جاتی ہے یعنی پیٹ میں مروڑ ہو کر بار بار پاخانے

کی حاجت ہوتی ہے۔ رفع حاجت کے وقت بہت کوفتھنا اور زور لگانا ہڑت ہے۔ اور دن رات میں دس بیس بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے جس میں سے آنوں اور لہو خارج ہوتا ہے ساتھ ہی خفیف بخار بھی ہوتا ہے۔ لیکن کبھی نہیں بھی ہوتا اگر بخار ہو تو نبض تیز چلتی ہے۔ پیاس لگتی ہے جی مستلاتا ہے اور کبھی تے بھی آجاتی ہے۔ لفع اور درد شکم ہوتا ہے۔ بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے ایسی پیش کو خاص علاج کے بغیر بھی عام طور پر آرام ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اکثر یہ مرض پھر عود کرتا ہے۔ ایسی یعنی جرمز پیش آنوتوں سے جگر پھپھڑوں اور دماغ میں چلے جاتے ہیں جس حالت کو سرایت ایسی ثانوی (سیکنڈری) ایسی لے کہتے ہیں۔ جب جرمز پیش جگر میں سرایت کر جاتے ہیں تو جگر میں پھوڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس حالت میں کہ مرض کو اکثر ازہ سے بے قاعدہ بخار چڑھنے لگتا ہے۔ رات کو پسینہ آتا ہے۔ دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے اور دائیں کندھے میں درد ہوتا ہے۔ جگر بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور دردناک ہوتا ہے اگر علاج نہ کیا جائے تو مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جس میں مریض کا رنگ درد ہو جاتا ہے۔ اور وہ نہایت لاغراہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جب جرمز پیش دماغ میں سرایت کر جانے میں تو اسی قسم کی علامات پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ دماغ میں دُل یا پھوڑا ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں +

عوارض و نتائج۔ ایسی پیش میں جگر میں پھوڑے کا پیدا ہونا ایک نہایت خطرناک عارضہ ہوتا ہے۔ جب اس قسم کا پھوڑا جگر میں پیدا ہونے لگتا ہے۔ تو پہلے جگر بڑھ جاتا اور درد کرنے لگتا ہے۔ اور لہزہ سے نوبتی قسم کا بخار ہونے لگتا ہے۔ کبھی تو یہ پھوڑا پھیپھڑے میں پھوٹتا ہے۔ اور ایسی صورت میں پیپ ہڈیہ کھانسی بلغم میں خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی یہ جگر کا پھوڑا پھیپھڑے کے فلاٹ یا دل کے فلاٹ یا معدہ یا بڑی آنوتوں میں پھوٹتا ہے۔ پیش سے جو آنوتوں میں زخم ہو جاتے ہیں تو کبھی زخم چھد جاتا ہے۔ یا دوزخم آپس میں جڑ کر آنت کے سوراخ کو تنگ یا بند کر دیتے ہیں +

مذت مرض۔ جب ایک بار شدید علامات مرض رفع ہو جاتی ہیں تو جرمز پیش کی نشوونما پانے کی حالتیں بھی زائل ہو جاتی ہیں۔ اب وہ باریک باریک کیسوں یا چھوٹی چھوٹی تھیلیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں رودہ تو لون کے پیچھے کبھی بڑے بڑے پھوڑے بھی بن جاتے ہیں ایسی حالت میں مریض حامل پیش بن جاتا ہے۔ جس

میں کبھی کبھی یہ مرض پھر شدت سے خود کرانا ہے۔
 تشخیص۔ امیبی پچش کی تشخیص براز کے خوردبینی امتحان سے ہو سکتی ہے جس
 میں کہ زندہ جرم پچش یعنی آئینٹ امیبا ہسٹولائیٹیکا یا اُس کے باریک باریک کیسے
 یا چھوٹی چھوٹی تمغیلیاں (سیسٹس Cysts) جو بالادوسط ۱۰ سے ۱۲ میکر میٹر ہوتی ہیں
 اور جس میں امیبا کے پتے ہوتے ہیں پائی جاتی ہیں جب امیبا یا جرم پچش کے دماغ میں
 سرایت کرنے سے اُس میں پھوڑے پھلنے لگتی ہیں (ایمبلیسیس) ہو جاتے ہیں۔
 تو اُن کا دماغ کے معمولی پھوڑوں سے تشخیص کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

انجام مرض۔ پہلے تو امیبی پچش کا انجام اکثر خطرناک اور خراب ہوتا تھا۔ لیکن اب
 نئے طریق علاج سے اس کا انجام بہتر ہوتا ہے۔ اس علاج سے اکثر مریض اچھے ہو جاتے
 ہیں لیکن بعض مریض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کو کسی قسم کے علاج سے آرام نہیں ہوتا
 لیکن جب پچش کے دوران یا اُس کے نتیجہ میں جگر میں پھوڑا ہو جائے۔ تو اس کا انجام
 اکثر خطرناک ہوتا ہے۔ اور جب جرم پچش کے دماغ میں سرایت کر جانے سے اُس میں
 پھوڑے پیدا ہو جائیں تو اُس کا انجام ہمیشہ مہلک ہوتا ہے۔
 حفظ ماتقدم۔ جو حفظ ماتقدم پچش جراثیمی ہیں مذکور ہوا اسی کو خاص طور پر مد نظر رکھیں۔

علاج ڈاکٹری

مریض کو آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں اُس کو اٹھنے بیٹھنے یا چلنے پھرنے نہ دینا
 رفع درد و شکم کے لئے مریض کے پیٹ کو سینک دیں۔

امیبی پچش کا نیا شافی علاج ایکے ٹین (Emetine) یعنی جو ہرا پنی کاک ہے
 جس کو جلدیجہ دہن یا جلدی پچکاری استعمال کرتے ہیں۔ یہ بذریعہ دہن دینے سے زیادہ
 موثر ہوتا ہے۔ اور اکثر مریض اس طریق علاج سے بالکل اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کا مرکب
 ایکے ٹین بسمتھ آئیوڈائیڈ (Bismuth Iodide) جسکو مختصر طور پر B.E.I بھی کہتے ہیں۔

لہذا اپنی کیو ائٹا جنوبی امریکہ کے ملک برازیل کی ایک نباتی دوا ہے۔ جو امیبی پچش میں خاص طور پر
 مفید و مستعمل ہے۔ اٹلین اپنی کیو ائٹا جسے ہندی میں آنت مول کہتے ہیں۔ اور بنگال۔ آسام۔ برما
 لکھنؤ میں پیدا ہوتی ہے۔ نیز مدار کی جڑ کی چھال بھی امریکی کاک کا عمدہ بدل ہیں۔

بمقدار تین گرین سخت جیلاٹین کیپ شول میں ڈاکر متواتر بارہ روز تک ہر روز رات کو دیتے رہیں۔ یا اس دوا کے ایک ایک گرین کے جیلاٹین کیپ شول دیں یا (۲) آئیے ٹین ہائیڈروکلورائیڈ ایک گرین کی متواتر بارہ روز تک ہر شام جلدی پچکاری کرتے ہیں۔ اگر ایک دور علاج کے بعد مرض پھر عود کر آئے تو پھر اسی طرح سے بجائے بارہ کے چوبیس روز متواتر ہر شب تین گرین آئیے ٹین بسمتھ آئیوڈائیڈ دیتے رہیں۔ پڑانے مریضان پچیش میں صبح کے وقت آئیے ٹین ہائیڈروکلورائیڈ کی جلدی پچکاری کریں اور رات کے وقت تین گرین آئیے ٹین بسمتھ آئیوڈائیڈ کا ایک کیپ شول دیں۔ لیکن ایسی صورت میں مریض کے قلب یا اس کی نبض کا بغور امتحان کرتے رہیں۔ کیونکہ بعض اوقات آئیے ٹین کے زہریلے اثر سے قلب نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور نبض نہایت کمزور چلنے لگتی ہے۔ ایسی صورت میں یا تو دوا کی مقدار خوراک کو کم کر دیں یا اس کے استعمال کو دو روز کے لئے موقوف کر دیں۔ مذکورہ بالا دگنی مقدار میں اس دوا کا استعمال عموماً آٹھ دس روز تک کر کے ہی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ عورتوں میں ماہواری آیام سے چار پانچ روز قبل آئیے ٹین کا استعمال کرنا چاہئے۔

کم از کم ایک ہفتہ تک روزانہ ایک گرین آئیے ٹین کی پچکاری کرنے سے اسی فیصدی مریضان پچیش شفا یاب ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں مرض عود نہیں کرتا۔ لیکن اگر ایک ہفتہ سے کم دوا کا استعمال کیا جائے تو مرض پورے طور پر رفع نہیں ہوتا اور اکثر پھر عود کرتا ہے۔ نوٹ۔ اول تو حاملہ مریضہ پچیش کو آئیے ٹین دینی ہی نہیں چاہئے کیونکہ اس سے اسقاط حمل کا سخت اندیشہ ہوتا ہے لیکن اگر دینی ہی پڑے تو اسکو معمول سے نصف خوراک میں یعنی چار گرین روزانہ خوراک میں ایک ہفتہ تک دیں۔ اس سے پچیش کے جرمز ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وضع حمل کے بعد قطعی شافی علاج کیا جاسکتا ہے۔ +

غذا۔ مریض کو غذا نہایت احتیاط سے دیں شروع مرض میں دودھ میں آتش جو ملا کر یا انڈے کی سفیدی پانی میں بھینٹ کر (ایلیکٹیو من وائر) دیں اور جب مرض میں کچھ تخفیف ہو جائے تو پھر دودھ یا دودھ میں ساگودانہ یا آراوٹ پکا کر دیں۔ اور مرض رفع ہونے کے بعد جب صرف نقاہت باقی رہ جائے تو پھر لطیف اور زود ہضم غذا مثلاً گاڑھا ساگودانہ یا مونگ کی دال کی نرم کچھڑی یا چورہ مرع کا شوربا یا بکری کی گردن کے گوشت کا شوربا

اور چاول وغیرہ دیں۔ لیکن زیادہ تر دودھ کی غذا ہی مفید ہوتی ہے۔ شراب اس مرض میں ہرگز نہ دیں۔ نیز نقاہت میں مریض کو تکان اور سردی لگنے سے محفوظ رکھیں اور غذا میں کسی قسم کی بد پرہیزی نہ کرنے دیں۔

جہاں پر ایمبی پچیش کا نیا علاج یعنی آئیمے ٹین سے علاج کرنا ممکن نہ ہو وہاں پر ایسی پچیش کا پرانا علاج یعنی اپنی کاک سے علاج کرنا چاہئے۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
یہ علاج بھی ایمبی پچیش میں خاص طور پر مفید ہے۔

ایمبی پچیش کا علاج اپنی کاک سے

چونکہ اپنی کاک کے دینے سے آنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے اس دوا کے دینے سے تین گھنٹے پہلے مریض کو کوئی چیز کھانے پینے کو نہ دیں۔ اور ایک گھنٹہ پہلے اس کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں نیز اس کو ہدایت کر دیں کہ وہ اپنا لعاب دہن بھی نہ نکلے پھر اس دوا کے دینے سے نصف گھنٹہ یا بیس منٹ پہلے مریض کو (۱) دس یا پندرہ پوند شکیرہ اوپیم یا (۲) پندرہ پوند کلور و ڈائن یا (۳) کلورل ہائیڈریٹ بیس گریں دو گھونٹ پانی میں ملا کر دیں۔ پھر اپنی کاک کا پندرہ سے تیس گریں سفوف پانی میں ملا کر اس کی ذرا بڑی بڑی گولیاں بنا لیں اور ان کو نگھلے ہوئے سببول یا کبرائین سے کوٹ کر کے یعنی غلاف چڑھا کر تھوڑے سے پانی کے ساتھ مریض کو کھلا دیں یا پندرہ سے تیس گریں سفوف اپنی کاک میں دو ڈرام شربت نارنج یا کوئی اور شربت یا شہد اور ایک گھونٹ پانی ملا کر مریض کو پلا دیں اور پھر اسے آرام سے لٹا دیں اور چلتے پھرنے نہ دیں۔ اور نہ پانی وغیرہ پینے دیں۔ ورنہ قشیں آنے لگ جائیں گی لیکن اگر مریض کو شدت کی پیاس لگے تو اسے برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چساکتے ہیں۔ سفوف اپنی کاک کو لیچٹ یا کبرائین کیپ شول میں ڈال کر بھی دیا کرتے ہیں۔

فائدہ۔ اپنی کاک اور اسکا جوہر آئیمے ٹین زجیر ایمبی میں بھی مفید ہے۔ یہ زجیر ایمبی یہ نہیں جب زجیر ایمبی سے تکرر میں گرم ہو کر آہیں بھجوتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی آئیمے ٹین کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو مایہ مرضیہ پچیش کو آئیمے ٹین نہیں دینی چاہئے۔ کیونکہ اس سے استفادہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اگر دینی ہی پڑے تو پانچ گریں روزانہ سے زیادہ نہ دیں۔

زحیر ایٹمی (یا) زحیر صفراوی کا طبی علاج

نوٹ :- جیسا کہ مذکورہ بالا نوٹ میں تحریر کیا گیا علامات کی مشابہت کے اعتبار سے اس قسم کی زحیر کو زحیر ایٹمی شدید سمجھنا چاہئے۔ اس قسم کی پچش میں آؤں اور لہو ملا ہوا زرد رنگ کا پاخانہ آتا ہے یعنی آؤں اور لہو کے ساتھ صفرا بھی خارج ہوتا ہے۔ مقعد میں سوزش ہوتی ہے۔ تیز بخار ہوتا ہے نبض تیز چلتی ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ پیٹ میں مروڑ ہوتی ہے اور بار بار اجابت کی حاجت ہوتی ہے وغیرہ +

اس قسم کی پچش میں پہلے سر و لعاب دار دوائیں استعمال کرائیں اور پھر قالضات کا استعمال کریں چنانچہ اگر مرض معمولی ہو یعنی شدید نہ ہو تو یہ نسخہ دیں۔ نسخہ (۱) ہمدانہ ۳ ماشہ۔ ریشہ عظمیٰ ۴ ماشہ کا عرق کو دھلا کر ہر ایک ۲ تولہ میں لعاب نکال کر اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور چار تخم ۴ ماشہ چھڑک کر ایسی ایک ایک خوراک دو صبح و شام پلائیں۔ اگر زیادہ بے چینی ہو اور پیاس کا غلبہ ہو تو یہ نسخہ دیں نسخہ (۲) لعاب ہمدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب ریشہ عظمیٰ ۴ ماشہ۔ شیرہ زرشک۔ شیرہ تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خیارین ہر ایک ۴ ماشہ۔ گلاب و عرق نیلوفر ہر ایک ۴ تولہ میں نکال کر یعنی پہلی دو دواؤں کو عرق نیلوفر میں بھگو کر ان کا لعاب نکالیں اور دوسری تین دواؤں کو گلاب میں پیس کر ان کا شیرہ نکالیں اور پھر دو کو یا ہم ملا کر اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور سبوس اسبغول، ماشہ چھڑک کر صبح و شام پلائیں تین چار روز کے بعد جب علامات مرض میں نمایاں تخفیف ہو جائے تو پھر دو تین روز تک نسخہ سفوف الطین، ماشہ کور و عن بادام یا گائے کے گھی سے چرب کر کے پہلے کھلائیں اور اوپر سے لعاب ہمدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ حب آلاس ۵ ماشہ پانی میں نکال کر اور شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر پلائیں +

(۳) نسخہ سفوف الطین۔ گل ارمنی ایک تولہ۔ نشاستہ بریاں۔ تخم خرفہ بریاں۔ تخم حاض بریاں۔ سمخ عربی بریاں ہر ایک ۳۰ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ بعدہ بارنگ۔ تخم کنوچہ۔ تخم ریحان۔ اسبغول مسلم بریاں ہر ایک ۳۰ ماشہ سالم ملا کر اور پھر اس سفوف میں سے ۴ یا ۹ ماشہ لیکر اور اسے روغن بادام یا مسک کا دیا روغن

گھاؤ سے چرب کر کے کھلائیں +

اگر خون زیادہ آتا ہو تو سفوف الطین ۹ ماشہ بطریق مذکورہ کھلا کر اوپر سے نسخہ نمبر ۱ پلانا بھی مفید ہوتا ہے یا ایسی صورت میں یہ نسخہ دیں نسخہ (۴) بازنگ ۴ ماشہ تخم ریحان ۵ ماشہ دانہ الاچئی سفید ۳ ماشہ ان سب کو پیس کر اور اتولہ گلاب میں پکا کر بعدہ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ لعاب ریشہ خطمی لعاب اسغول ہر ایک ۴ ماشہ اسی جوشاندہ میں نکال کر اور اس میں ثربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور چار تخم ۴ ماشہ روغن بادام سے چرب کر کے (دوا پر چھڑک کر پلائیں یا یہ سفوف سے تخمہ استعمال کریں +

سفوف سے تخم (۷) ضمغ عربی تخم کنوچہ اسغول بازنگ ہر ایک ایک تولہ پہلے تمام دواؤں کو بریاں کریں بعدہ ضمغ عربی کو باریک پیس کر اور باقی تخم مسلم ملا کر سفوف بنائیں اور روزانہ ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک قدیمے روغن بادام سے چرب کر کے کھلائیں اور خون زیادہ آتا ہو تو یہ سفوف دیں +

سفوف قابض (۸) تخم حماض بازنگ نشاستہ دانہ بیل ضمغ عربی پہل گری دھملہ بریاں ہر ایک ۵ ماشہ کرباؤ طباشیر دم الاخوین ہر ایک ۳ ماشہ پوست خشخاش (روغن بادام میں بریاں کیا ہوا) ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر سفوف بنائیں اور حسب عمر و مزاج ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک ہمراہ شیرہ تخم کاسنی دیں اگر قبض زیادہ منظور ہو تو یہ حب قابض استعمال کرائیں +

حب قابض (۹) مائیں خرد کچھ سفید افیون ہر ایک ۳ ماشہ تینوں کو پیس کر سیاہ مرچ کی برابر گولیاں بنائیں اور ایک یا دو گولی ساٹھی کے چاولوں کی پیچ کے ساتھ دیں +

غذا شدت مرغن میں آتش جو آمد پھر دسی اور خشک کھلائیں مگر دہی تازہ چکیدہ ہو اور چاول بھی عمدہ ہوں +

نوٹ: چونکہ یہ مرغن اکثر ہوا کرتا ہے اس لئے اس کے متعلق بہت سے نسخے لکھ دیئے گئے ہیں جو سب مفید و معرب ہیں +

پیش کرمی

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
کرمی پیش	زجیر دیدانی	ورمی ٹنٹ ڈی سینٹری
پیش کرمی	زجیر کرمی	بلہارزیکل ڈی سینٹری
		Schistosoma
		(Mansoni)

مندرجہ ذیل تین قسم کے خردبینی کرم (۱) سکس ٹوسوما مینسونیائی (Mansoni) (۲) سکس ٹوسوما جاپانیکم (S. Japonicum) اور (۳) سکس ٹوسوما ہیماٹوبیئم (S. Hamatobium) اس قسم کی پیش کا باعث ہوتے ہیں۔ چونکہ پہلے ان کرموں کو بلہارڈیا کہتے تھے اس لئے اس قسم کی پیش کو انگریزی میں بلہارزیکل ڈی سینٹری بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کی پیش زیادہ تر مصر۔ سوڈان اور بعض دیگر مقامات افریقہ میں ہوتی ہے۔

(نوٹ) سکس ٹوسومی قسم کے کرموں کے جسم انسان میں سرایت کر جانے کو انگریزی میں سکس ٹوسومی ایسیس (Schistosomiasis) یا بلہارزی ایسیس (Bilharziasis) یا مرین بلہارزیا (Bilharzia) کہتے ہیں جس کا بیان دیکھو اپنے موقع پر) یہ کرم عروق دموئیہ یا مخصوص باب الکبد کی شاخوں یا اوردہ ماساریقیہ یعنی معدہ آموزوں۔ بلبہ اور گردے کی وریدوں میں رہتے ہیں۔ ان کرموں کے اڈے براہ بول و براز خارج ہوتے ہیں جب وہ براہ بول خارج ہوتے ہیں۔ تو پیشاب میں خون آنے لگتا ہے (اسی مرین کو بلہارزیا کہتے ہیں) اور جب وہ براہ براز خارج ہوتے ہیں۔ تو اس قسم کی پیش ہو جاتی ہے +

علامات۔ اس قسم کی پیش میں بھی مریض کے پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتی ہے۔ اور اسکے پاخانے میں خون اور آؤں آتی ہے۔ جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں اور ہاتھ لگانے سے درد کرتے ہیں۔ بخار ہوتا ہے۔ وغیرہ +

تشخیص۔ اس قسم کی پیش کی تشخیص بھی مریض کے براز کا خردبینی امتحان کر لیا ہی ہو سکتی ہے۔ علاج۔ اس قسم کی پیش میں اینٹی منی ٹارڈر ٹارڈر امیشک کی جلدی پکپکاری جبکا طویل استعمال دیکھو کالائڈرین۔ نہایت مفید ہے گو با اس قسم کی پیش کا یہ حکمی اور شافی علاج ہے +

غذا۔ ہر قسم کی شدید بحیش میں غذا کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ چنانچہ شروع میں (۱) گائے کے جوش دیئے ہوئے دودھ میں نصف آتش جو ملا کر تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں۔ لیکن اگر دودھ سے نفع نہ ہو تو پھر (۲) تنہا آتش جو یا (۳) وہی یعنی بھارک ہوئے دودھ کا پانی یا (۴) ایلٹیوسن و اٹو یعنی انڈے کی سفیدی کو پانی میں بھینٹ کر دینا مفید ہوتا ہے۔ جب علامات میں ذرا تخفیف ہو جائے تو پتلا اراروٹ یا ساگو دیں۔ اور پھر دودھ چاول یا ملائم کھجڑی یا وال چاول اور پھر سیاہ مرچ والا یا کم مرچ والا شوربا اور خمیری روٹی وغیرہ لطیف اور زود ہضم غذا دیتے رہیں اور رفتہ رفتہ معمولی غذا ہڈ لائیں کیونکہ غذا کی بدہضمی سے یہ مرض خود کرائے یعنی لوٹ آیا کرتا ہے۔ شراب مرض بحیش میں نہیں دینی چاہیئے۔

ملیریا ٹی بحیش

اردو نام: ملیریا ٹی بحیش
 طبی نام: زحیر ملیریا ٹی
 ڈاکٹری نام: ملیریل ڈی سینٹری
 English Name: Malarial Dysentery

اس قسم کی بحیش ملیریا بخار کیساتھ ہوا کرتی ہے۔ اس میں مریض کی جگر و تلی بھی بڑھ جاتے ہیں وغیرہ جب ملیریا بخار کیساتھ بحیش ہو تو کوئین ایسڈ ہائیڈرو کلورائیڈ یا کوئین ہائیڈرو کلورائیڈ بمقدار پانچ پانچ گرین صبح و شام دیں اور ان دونوں نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔

نسخہ نمبر (۱) جو ملیریا ٹی بحیش میں مفید ہے
 ایونیائی کلورائیڈ ۵ گرین
 پلو۔ الی کاک ۵ گرین
 لائیو اراوپیائی سیٹے ٹالوٹس ۱۰ منم
 میو سلج ایکے سنیا ڈرام ۲
 ایکو اسٹے سوماتی ایڈ اوٹس ۱
 ایسی ایک ایک خوراک ۳ بار دیں۔

نسخہ نمبر (۲) جو ملیریا ٹی بحیش میں مفید ہے
 ایسڈ سلف ایروٹیک ۱۰ منم
 ٹنیکچور اویپیائی ۵ منم
 ٹنیکچور اشکونی کپیازٹس ڈرام ۱
 ٹنیکچور کارڈی سوماتی کو۔ ۳۰ منم
 سپرٹس کلوروفارمائی ۱۵ منم
 ایکو امینٹی پیڈ ۱ انس
 ایسی ایک ایک خوراک ۳ بار دیں۔

رستہ بحیش (ڈاکٹر کو ڈی سینٹری) میں وہی علاج کریں جو اسہال رستہ میں آنٹوں کی سل میں بیان کیا گیا ہے

مرض بی کولائی

اردو نام (مجزوہ) طبی نام ڈاکٹری نام

B. Coli
Infection.

سرایت بی کولائی عدوی جرثومہ قولونیہ

بیسٹی لس کولائی انفیکشن

نوٹ: یہ مرض امراض جدید میں سے ہے اور نہایت موذی ہے اس کا بیان نہایت غور سے مطالعہ فرمائیں علم الجراثیم کی بدولت اور بالخصوص اس کے اس سریع دور ترقیات میں فلسفہ امراض میں بہت کچھ تغیر آگیا ہے۔ اور بہت سے امراض کی علامتوں کے جو جدید اکتشافات ہوئے ہیں۔ ان سب میں سے اہم ترین اکتشاف بیسٹی لس کولائی انفیکشن ہے جس کا مطلب ہے بی کولائی یا جراثیم قولونیہ کی چھوت لگنا یعنی ان کا جسم میں سرایت کر جانا۔

عدوی یا چھوت کے بیان میں صفحہ ۵۹۵ پر یہ بتایا جا چکا ہے کہ چھوت دار امراض کی چھوت کا مادہ مختلف جراثیم ہی ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی طرح جسم میں سرایت کر جاتے ہیں اور جب جراثیم جسم کے کسی ایک عضو میں موجود ہوں اور پھر اس عضو ماؤف سے کسی دوسرے عضو میں سرایت کر جائیں تو اسکو بھی ذاتی چھوت لگنا (عدوی ذاتیہ) کہتے ہیں۔ چنانچہ بی کولائی یعنی جراثیم قولونیہ بھی مذکورہ بالا دونوں یعنی خارجی و داخلی طریق سے مختلف اعضائے جسم میں سرایت کر کے مختلف امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ بی کولائی گروپ یا جماعت کے جراثیم سے جس قدر امراض پیدا ہوتے تھے اگرچہ وہ اطباء کو معلوم تھے لیکن چونکہ اکثر اطباء علم الجراثیم سے بخوبی واقف نہ تھے۔ اس لئے ان کو درحقیقت ان امراض کی صحیح ماہیت معلوم نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ماہیت کی تحقیق کی ابتداء ۱۸۸۸ء سے شروع ہوتی ہے۔ جبکہ اولاً ٹائیفائیڈ بیس (جرثومہ محرقہ بطنی) دریافت کیا گیا اور اس کے پانچ سال بعد درست اشخاص کی آنتوں میں سے بیسٹی لس کولائی میکبائن (B. Coli Communis) یعنی عام جرثومہ قولونیہ معلوم کیا گیا۔ لیکن مابعد مسلسل تحقیقات و مشاہدات سے بیسٹی لس کولائی جماعت کے اکثر ایک جراثیم معلوم ہوئے جو مختلف امراض کی پیدائش کا باعث ہوتے ہیں۔ زنجیر دار جراثیم کی

جماعت (سٹریپٹوکوکس گروپ) کی طرح بی کولائی جماعت (بی کولائی گروپ) میں بھی کئی قسم کے جراثیم ہیں۔ جن میں سے بعض بے ضرر ہیں بعض کم زہریلے اور بعض زیادہ زہریلے۔

بی کولائی (جرثومہ قولونیہ) کے مختلف اعضائے جسم میں سرایت کرنے سے جو مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر تو معلوم ہو چکے ہیں لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو تا حال معلوم نہیں ہوئے۔ بہت سی صورتوں میں ہم قطعی طور پر یہ فیصلہ کرنے سے بھی قاصر ہیں کہ بعض امراض میں بی کولائی جو غیر طبعی مقامات میں سرایت کر جاتا ہے کیا وہی اس مقامی مرض کا باعث ہوتا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ بی کولائی (جراثیم قولونیہ) بعض غیر طبعی مقامات میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض تندرست اشخاص کے مثانوں میں جہاں یہ وہ جراثیم عفونہ (سیپروفاٹیکس) کی حالت اختیار کر لیتے ہیں لیکن ان میں مرض پیدا کرنے کی تاثیر یا طاقت بھی ہوتی ہے۔

بی کولائی کا طریق سرایت۔ بحالت صحت بی کولائی (B Coli.)

یعنی جراثیم قولونیہ رودہ قولون یا آنتوں میں محدود ہوتے ہیں آنتوں کے سوا دیگر اعضائے جسم میں ان جراثیم کے سرایت کرنے کا طریق کبھی تو ظاہر لیکن کبھی پوشیدہ ہوتے ہیں چنانچہ کسی عضو یا کسی ایک خاص ساخت جسم میں ان جراثیم کے سرایت کرنے کے یہ تین طریق ہوتے ہیں۔

(۱) یہ جراثیم آنتوں سے براہ راست مقام ماؤف میں پہنچ جاتے ہیں۔ یا (۲) بذریعہ عروق جاؤبہ (ٹیفٹیکس) یا (۳) بذریعہ دوران خون (بلڈ سٹریم) یہ آنتوں سے مقام ماؤف میں پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ مرارہ یعنی پتہ میں اور رودہ قولون یعنی فراخ آنت کی آس پاس کی ساختوں میں اور پیڑ و کی خانہ دار ساخت (سیج خلوی۔ سیلیولر ٹیشو) میں یہ جراثیم براہ راست ہی سرایت کرتے ہیں لیکن یہ امر مشتبہ

۱۵ اطباء یونانی نے بھی جو بعض ایسے امراض میں الفیاب مواد موذیہ کا بیان کیا ہے اسکی بھی صحیح تاویل یہی ہو سکتی ہے کہ عروق دموہ کے ذریعے مواد موذیہ (جن کو اب جراثیم سے تعبیر کرتے ہیں) تراوش پاکر باعث مرض ہوتے ہیں۔

ہے کہ یہ جراثیم مٹانے میں بذریعہ عروق جاذبہ یا عروق دمویہ سرایت کرتے ہیں بلکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ جراثیم مٹانے میں براہ مجری بول سرایت کرتے ہیں۔ چنانچہ کبھی ٹریا پیشاب نکلنے کی سلائی کے مٹانے میں داخل کر لے کے بعد جو ورم مٹانہ (سٹائٹس) ہو جاتا ہے۔ وہ اس امر کی ایک بین دلیل ہے۔ چھوٹے لاکوں کی بجائے چھوٹی لڑکیوں میں حج زیادہ تر ورم مٹانہ بی کولائی (بی کولائی سٹائٹس) ہوتا ہے۔ اس میں یہ جراثیم یعنی بی کولائی مجری بول کی راہ ہی مٹانے میں سرایت کرتے ہیں ٹائیفائیڈ بخار کے دوران میں یا اس کے بعد جو شدید ورم حوض گردہ (ایکٹیوٹ پائی لائیٹس) ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق یہ غالب خیال ہے کہ بی کولائی عروق دمویہ کے ذریعے گردہ و حوض گردہ میں سرایت کرتے ہیں لیکن آلات بول کے اُن شدید امراض میں جو کسی دوسری مرض کا نتیجہ یا عرض نہیں ہوتے۔ بلکہ ابتدا بطور اصل مرض واقع ہوتے ہیں۔ ان میں ان جراثیم کے سرایت کرنے کا طریق نامہنوز بالکل مبہم و نامعلوم ہے۔

بی کولائی کے مواقع سرایت۔ بی کولائی یعنی جراثیم قولونیہ کے مواقع سرایت تو بہت ہیں لیکن ان میں سے صرف اُن چند ایک کا بیان کیا جاتا ہے جو بعض امراض کا اصل سبب ہوتے ہیں اور جنکی تشخیص و علاج کی ضرورت لاحق ہوتی ہے (۱) آنتیں۔ یہ بتایا جا چکا ہے کہ عام جراثیم قولونیہ (بی کولائی کیٹونس) تندرست اشخاص کی آنتوں میں بھی پائے جاتے ہیں مگر یہ موزی نہیں ہوتے لیکن اگر (۲) زہریلی قسم کے بی کولائی جو موزی اور مرض پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ آنتوں میں سرایت کر جائیں یا (ب) وہ بی کولائی جو پہلے سے آنتوں میں مقیم ہو کر خاصیت عفونہ (سپروفائیٹک) اختیار کر چکے ہیں ان میں سے بعض جراثیم زیادہ زہریلے بن جائیں۔ یا (ج) آنتوں کی استری جھلی (میوکس میمبرین) کسی نہ کسی طرح سے کمزور ہو جائے یعنی اس کی قوت مدافعت گھٹ جائے تو پھر یعنی مذکورہ بالا ایک یا بعض اسباب سے آنتوں میں بی کولائی کے سرایت کرنے سے چھوٹی آنتوں میں شدید یا مزمن قسم کا ورم (اینٹی رائٹس) یا چھوٹی و بڑی آنتوں میں ورم (اینٹیروکولائٹس) ہو جاتا ہے۔ یا بڑی آنتوں میں ورم (کولائٹس) ہو

جاتا ہے۔ چنانچہ فاسد یا متعفن یعنی بٹری لٹی غذا کے کھانے پینے سے جو معدہ اور آنتوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ وہ صورت (۱) یعنی زہریلی قسم کے بی کولائی کے سرایت کرنے اور (ج) یعنی آنتوں کی استری جھلی کے کمزور ہوجانے کی بہترین مثال ہے۔ شدید تخمہ (کالانامسٹس) جس میں کہ فاسد یا متعفن غذا کے کھانے سے معدہ اور آنتوں میں ورم ہو کر شدت سے تھوہ و دست آتے ہیں اور شدید ورم قولون (ایکٹوٹ کولائٹس) جس میں کہ مریض کو شدت سے دست آتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہی لسن کولائی کے سرایت کرنے سے ہی ہوا کرتے ہیں مذکورہ بالا امراض کے مریضوں کے معدہ و آنتوں میں جراثیم مذکور کا طریق سرایت تو معلوم ہے لیکن پرانے ورم قولون (کرائک کولائٹس) کے بعض مریضوں میں بی کولائی کے سرایت کرنے کا طریقہ درحقیقت مبہم ہے۔ یہ اغلب ہے کہ بہت سے ایسے مریض جن کو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ تسمم معویہ (انٹسٹائٹل انٹاکسیکیشن) کے مریض ہیں وہ درحقیقت خفیف قسم کے بی کولائی انفیکشن کے مریض ہوتے ہیں لیکن تاہنوز اس قسم کے مریضوں کی صحیح تشخیص ذرا مشکل ہے۔

(۲) عفونت مرارہ۔ (گال بلیڈر سیپس) یہ بی کولائی انفیکشن کے بہت مشابہ ہے۔ چنانچہ اب یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ مرارہ میں جو صفراوی پتھریاں (کولی لیٹھی سیس) بنتی ہیں۔ وہ اس میں بی کولائی کے سرایت کرنے سے ہی بنا کرتی ہے بہر حال یہ یقینی امر ہے کہ شدید اور مزمن ہر دو قسم کے ورم مرارہ (کول سیسٹائٹس) کے پیدا کرنے والے عام طور پر بی کولائی ہی ہوتے ہیں اور محرقہ بطنی (ٹائیفائیڈ فیور) میں عام طور پر مرارہ میں ان جراثیم کے سرایت کر جانے سے بھی اس امر کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔

(۳) ورم زائندہ و ویر اور حوالی قولوں میں پیپ پڑنا نیز مقامی ورم باریطون جن میں آنتیں بھی شریک ہوتی ہیں بی کولائی کے سرایت کرنے سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض اوقات تو صرف ان کے سرایت کرنے ہی سے پیدا ہوتے ہیں مگر اس بات کو ضرور یاد رکھنا چاہیے۔ کہ پیشاب میں بی کولائی کی صرف موجودگی اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آلات بول میں مرض پیدا ہو گیا ہے۔

خواہ کبھتی ٹر کے ذریعے پیشاب نکال کر امتحان کیا گیا ہو یا اس بات کا کافی ثبوت موجود ہو کہ جراثیم مثانہ کے اندر سے ہی پیشاب میں ملے ہیں۔ کیونکہ پیشاب میں بی کولائی کی موجودگی ذیل کی باتوں میں سے ایک بات کو ظاہر کرتی ہے (۱) یہ کہ جراثیم گردہ یا مثانہ میں مرض پیدا کرنے کے بغیر ہی جسم سے گردے کے راستے پیشاب میں بطور فضلہ کے خارج ہو رہے ہیں۔ مگر یہ حالت بالعموم گاہے گاہے مختلطی اور کے لئے ہو سکتی ہے۔

(۳) جب جراثیم مذکور پیپ کے ہمراہ خارج ہوتے ہوں تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ یا تو وہ ماؤف گردہ سے خارج ہو رہے ہیں۔ یا آلات بول کے آس پاس کی ماؤف ساختوں مثلاً غدہ مذی یا مجری بول یا حوالے قولون میں سے کہ جہاں ان کے مرکز عفونت موجود ہوتے ہیں خارج ہو رہے ہیں۔ یا (۴) یہ کہ یہ جراثیم خاص آلات بول میں سرایت کئے ہوئے ہیں۔ پس یا ورم حوض گردہ (پانی لائٹس) ہے یا ورم مثانہ (سٹائٹس) ہے۔ یا ورم حوض گردہ و مثانہ (پائوسٹائٹس) ہے۔ یعنی حوض گردہ و مثانہ دونوں میں ورم ہے یا (۵) یہ کہ بول جراثیمی (سٹائٹس) ہے۔ یعنی بول میں جراثیم خارج ہوتے ہیں۔ ان میں سے نمبر (۱) اور (۲) کے متعلق یہاں کسی خاص تفصیل کی ضرورت نہیں ہے البتہ نمبر (۳) زیادہ محتاج تفصیل ہے۔ اور اسکو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے

سرایت بی کولائی اعضائے بول میں بی کولائی کے اعضائے بول میں سرایت کرنے کے جس قدر مریض دیکھے جاتے ہیں تسہیل بیان کے لئے وہ مندرجہ ذیل تین اقسام میں منقسم کئے جاتے ہیں۔

(۱) شدید بیمار (ایکیوٹ کیسز) اس قسم کے شدید مریضوں میں زیادہ تر مریض ایسے ہوتے ہیں جن میں کہ بی کولائی اولاً حوض گردہ میں سرایت کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں بی کولائی پہلے مثانہ میں سرایت کرتے ہیں۔ اور چند ایک ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن میں ان جراثیم کی ابتداء سرایت صحیح طور پر معلوم نہیں ہوتی۔ یعنی یہ کہ آیا جراثیم مذکور پہلے گردہ میں سرایت کئے ہیں یا مثانہ وغیرہ میں۔ بہر صورت بی کولائی کے گردہ یا مثانہ میں سرایت کرنے سے ان میں ورم ہو جاتا ہے۔ جس کو

بنی کولائی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

ورم گردہ بنی کولائی ورم کلیہ جرثومہ قولونہ بنی کولائی پائی لائٹس B. Coli
Pylitis.
ورم مثانہ بنی کولائی ورم مثانہ جرثومہ قولونہ بنی کولائی سیسٹائٹس B. Coli
Cystitis

بنی کولائی کے حوصل گردہ میں سرایت کر نیسے جب اس میں ورم ہو جاتا ہے تو نہایت شدید علامات مرض پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ مریض کو لرزے سے شدید بخار (۱۰۳) سے (۱۰۵) تک) چرطہ جاتا ہے۔ ہڈیاں اور سخت غنودگی ہوتی ہے اکثر اوقات یہ علامات دفعتاً اور شدید ہوتی ہیں لیکن خطرناک نہیں ہوتیں۔ چنانچہ کمر میں درد ہوتا ہے اور کمر کو چھونے یا ہاتھ لگانے سے درد میں شدت ہوتی ہے اور دونوں ہاتھوں سے امتحان کرنے یا ٹیٹلنے پر کسی ایک طرف کا گردہ بھی وردناک ہوتا ہے لیکن تعجب ہے کہ بعض مریضوں میں دونوں قسم کی یعنی ظاہری اور مقامی علامات بالکل موجود نہیں ہوتیں۔ حتیٰ کہ اگر اس مرض کا دل میں خیال کر کے پیشاب کا بغور امتحان نہ کیا جائے تو یہی گمان ہوتا ہے کہ شاید مریض کو مرض انفلوینزا ہے۔

لیکن ان مریضوں میں جن میں کہ شروع سے مثانہ ہی خاص طور پر ماؤف ہوتا ہے۔ عسر بول (ڈس یوریا) کی علامات موجود ہوتی ہیں چنانچہ در و ہو کر بار بار قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہے وغیرہ۔ اس قسم کے مریضوں کے بول کی حالت بھی بہت مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض اوقات پیشاب میں جو خون آتا ہے۔

(ہیمچوریا) وہ اکثر اوقات بنی کولائی کے مثانہ میں سرایت کرنے سے ہی آیا کرتا ہے مگر تا حال اطباء کو یہ حقیقت بخوبی بطور پر معلوم نہیں۔ پیشاب میں جو پیپ خارج ہوتی ہے اس کی مقدار بھی بہت مختلف ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ بہت زیادہ ہوتی ہے اور بعض اوقات اس قدر کم ہوتی ہے کہ خرد بینی امتحان سے پیپ کے صرف چند ذرات ہی دکھائی دیتے ہیں۔ نہایت شدید مریضوں کے بول میں چھوٹے چھوٹے پیپ ٹکڑے خارج ہوتے ہیں جو مثانہ کی استری جھلی (عشائے مخاطی میوئس میمبرین) کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ پیپ کی طرح پیشاب میں جراثیم کی مقدار بھی بہت مختلف ہوتی ہے چنانچہ بعض مریضوں کے پیشاب میں تو اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ پیشاب میں جو قغور یا رسوب پائے جاتے ہیں ان میں زیادہ تر

یہی جراثیم ہوتے ہیں اگر بخار شدید ہو تو پیشاب سرخ رنگ کا اور کم مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ لیکن اگر بخار خفیف ہو یا مریض نے پانی۔ دودھ یا دیگر سیال چیزیں زیادہ پی ہوں تو پیشاب کم رنگ اور زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ قبض کی عموماً شکایت ہوتی ہے۔ زبان پر بالائی کی مانند میل جمی ہوئی ہوتی ہے اور بالعموم غذا کی خواہش نہیں ہوتی طبیعت پڑمردہ اور سست ہوتی ہے وغیرہ

یہ مرض اکثر بچوں میں زیادہ شدید ہوتا ہے چنانچہ شدت کا بخار ہوتا ہے جس کیساتھ بے چینی اور ہڈیاں ہوتا ہے لیکن اعصاب زخمی سے زیادہ خطرناک اثرات نہیں ہوتے۔ بخار اکثر ۱۰۵ یا ۱۰۶ درجہ کا ہوتا ہے۔ لیکن عموماً نہ بتی قسم کا ہوتا ہے جس کی نوبتوں میں بڑے بڑے وقفے ہوتے ہیں۔ بخار کی حالت میں بچہ بہت بیمار ہوتا ہے۔ اسکی طبیعت نہایت بے چین و بیقرار ہوتی ہے لیکن جب بخار رفع ہو جاتا ہے تو وہ نسبتاً اچھا ہوتا ہے۔

مختلف مریضوں میں اس مرض کی مدت بھی مختلف ہوتی ہے چنانچہ اگر مرض کی تشخیص جلد ہو جائے اور مناسب علاج کیا جائے تو بالعموم مرض جلد رفع ہو کر صرف نقاہت باقی رہ جاتی ہے۔ اور سات سے چودہ دن کے اندر اندر پیپ اور جراثیم مذکور پیشاب میں سے غائب ہو جاتے ہیں اور پیشاب صاف آنے لگتا ہے مگر بعض مریض کئی ہفتے تک بیمار پڑے رہتے ہیں لیکن وہ بالعموم ایسے ہی مریض ہوتے ہیں جن کی مرض کی جلد صحیح تشخیص نہیں کی جاتی یا مرض کا مناسب علاج نہیں کیا جاتا مرض کا عود کر آنا۔ یہ مرض اکثر عود کر آیا کرتا ہے۔ اور اس کے عوارضات میں سے سب سے زیادہ ورم غدۃ مذی (پراسٹٹائٹس) دیکھنے میں آتا ہے۔ یعنی اس مرض کے دوران میں مریض کا غدۃ مذی اکثر متورم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی ورم خصیہ فوقانی یا ورم غدۃ وس (ایپی ڈیڈیٹائٹس) کی بھی شکایت ہو جاتی ہے اور یہ نہایت عجیب بات ہے۔ کہ کبھی یہ ورم اس مرض کی پہلی علامت ہوتی ہے اور کبھی مریض کو ورم نائیزہ (پوسٹھرائٹس) کی شکایت ہو جاتی ہے۔

نوبتی بیمار (ری کرنیٹ کیسین) یعنی ایسے مریض جن میں یہ مرض عود کر آتا ہے اس مرض کے بعض ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن میں آرام ہونے کے ایک دو سال

بعد۔ جس عرصے میں کہ مریض بالکل تندرست رہتا ہے۔ اور اس کا پیشاب بھی بالکل ٹھیک ہوتا یہ مرض پھر شدید یا کم شدید صورت میں عود کرتا ہے B. Coli

خونی پیشاب بی کولائی B. Coli لول الدم جرثومہ قولونیہ بی کولائی ہیپے چوریا Hæmaturia. خونی پیشاب (ہیپے چوریا) کے بار بار عود کر آنے کے متعلق اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ شدید گرم گردہ (ایکیوٹ نفرائٹس) یا سنگ گردہ و مثانہ (کیلیکولس) کے سبب سے ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات گردہ یا مثانہ میں بی کولائی کے سرایت کرنے سے اس قسم کا خونی پیشاب آیا کرتا ہے اس قسم کے بعض خاص مریضوں میں ان جراثیم کے مکرر سرایت (ری انفیکشن) کرینکا اصل مقام قولون ہی ہوتا ہے۔ یعنی رودہ قولون میں سے ہی جراثیم مذکورہ گردہ یا مثانہ میں مکرر سے مکرر سرایت کر کے اس مرض کے بار بار عود کر آنے کا باعث ہوتے ہیں۔

(۳) پرانے بیمار (کرائیک کیسز) اس قسم کے مریض یا تو (۱) ایسے مریض ہوتے ہیں کہ جن میں شدید حملہ مرض کے بعد جس کو پورے طور پر آرام نہیں ہوتا۔ کچھ نہ کچھ مرض باقی رہ جاتا ہے۔ جو مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے یا (ب) ایسے مریض ہوتے ہیں جن میں کہ یہ مرض نامعلوم طور پر شروع ہوتا ہے یا (ج) ایسے مریض ہوتے ہیں۔ کہ جن کے مثانے میں سمیٹی ٹری یعنی پیشاب نکالنے کی سلائی وغیرہ داخل کرتے یا آلات بول پر کسی قسم کا عمل جراحی کرنے کے بعد بی کولائی سرایت کر جاتے ہیں یا (د) بعض ایسے مریض غیر طبعی اُلی نقائص مثلاً پیشاب کی نالی کے تنگ ہو جانے (سٹرکچر) اور غدہ مذی کے بڑھ جانے (انڈارجنڈ پراسٹیٹ) کے سبب سے ہوتے ہیں یا (۴) بعض ایسے مریض ہوتے ہیں کہ جن میں پہلے سنگ گردہ (رینل کیلیکولس) یا سنگ مثانہ (ویسیکل کیلیکولس) یا سیل گردہ یا سیل مثانہ کی شکایت ہوتی ہے۔ اور پھر ان کے گردہ یا مثانہ میں بی کولائی سرایت کر کے یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں۔

اس قسم کے پرانے مریضوں میں علامات مرض بہت مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ بعض ایسے مریضوں میں تو جراثیم مذکور کی پیدا کردہ زہر کے خون میں جذب ہونے سے یہ علامات عامہ پیدا ہوتی ہیں۔ کہ مریض کا چہرہ زردی مائل ہوتا ہے وہ ناطقت اور کمزور ہوتا ہے۔ اس کا دوران خون سُست ہوتا ہے نبض کمزور

جلتی ہے۔ سوئے ہضم قولونی ہوتا ہے یعنی بڑی آنتوں کا ہضم ناقص ہو جاتا ہے
 درد سراور درد کمزوری کی شکایت ہو جاتی ہے وغیرہ بعض مریضوں میں پہلے مقامی علامات
 نمایاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور درد سے قطرہ قطرہ
 پیشاب آتا ہے۔ مثانے کے مقام پر اور اس کے آس پاس درد ہوتا ہے۔ اور
 بعض مریضوں کی صحت عامہ میں کسی قسم کا نقص یا فتور نہیں آتا۔ لیکن جب کبھی
 مریض کو مرض کا خیال آ جاتا ہے تو اس کو وہی طور پر اپنے گردے یا مثانے کے
 مبتلائے مرض ہونے کا خیال ہو جاتا ہے۔

اس قسم کے پرانے مریضوں میں جس طرح علامات مذکورہ بہت مختلف
 ہوتی ہیں اسی طرح سے حالت پیشاب بھی بہت مختلف ہوتی ہے چنانچہ ایسے
 مریضوں کے پیشاب میں سے عموماً مچھلی کی بو کی سی بو آیا کرتی ہے۔ پیشاب
 کی کیفیت بالعموم ترش ہوتی ہے۔ اس میں پیپ بھی کم و بیش موجود ہوتی ہے
 اگر پیشاب میں پیپ زیادہ خارج ہو تو مریض کو زیادہ تکلیف ہوا کرتی ہے اور
 اگر پیپ کم خارج ہو تو تکلیف بھی کم ہوا کرتی ہے۔ پیشاب میں بلغم مخاطی
 (میوکس) بھی زیادہ خارج ہوا کرتی ہے۔ پیپ کی طرح جراثیم تو لونیہ یعنی بی کولائی
 بھی پیشاب میں کم و بیش موجود ہوتے ہیں۔ ایسے پرانے مریضوں کو بالعموم پیشاب
 میں خون نہیں آیا کرتا۔ لیکن اگر ان کے مثانے میں کبھی سلائی وغیرہ داخل کی جائے
 تو پھر خون آنے لگ جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی پرانا مرض دفعتاً بھڑک پڑتا
 ہے۔ یعنی پرانے مرض کی علامات دفعتاً نمایاں ہو جاتی ہیں چنانچہ مریض کو لرزے
 سے تیز بخار چڑھ جاتا ہے۔ سخت بے چینی ہوتی ہے اور پیشاب تکلیف سے
 قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔ اس لئے یعنی مذکورہ بالانتاج کو مد نظر رکھتے ہوئے
 سلائی وغیرہ نہایت سوچ سمجھ کر داخل ہونی چاہیئے۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے سلائی
 داخل ہی نہ کرنی چاہیئے۔

جراثیمی پیشاب بول جراثیمی بیسی لیوریا (Bacilluria)

بول جراثیمی (بیسی لیوریا) کی اصطلاح صحیح طور پر ایسے پیشاب کے لئے
 بولی جاتی ہے کہ جس میں بیسی لائی یا جراثیم بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ لیکن

اس میں پیپ موجود نہیں ہوتی۔ یا زیادہ سے زیادہ خروہنی امتحان سے اس میں چند ایک سفید ذرات خون (لیوکوسائٹس) دکھائی دیتے ہیں ایسی صورت میں جراثیم جسم میں سرائت نہیں کرتے بلکہ گردوں سے براہ پیشاب خارج ہو کر تے ہیں پیشاب کی یہ حالت تھوڑا ہی عرصہ رہا کرتی ہے۔ یعنی تھوڑے عرصہ تک ہی جراثیم پیشاب میں خارج ہوتے ہیں اس پیشاب کی کیفیت خاص قسم کی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب اس کو ہلا کر اور اس میں شعلع ڈال کر اس کو دیکھا جاتا ہے۔ تو وہ چمکدار دکھائی دیتا ہے اور اس کی بو عسیا کہ ابھی اوپر بیان کیا جا چکا ہے مچھلی کی بو کی مانند ہوتی ہے۔

سرائت بی کولائی کے دیگر مواقع یعنی آلات بول کے سوا بی کولائی اور کھان

کہاں سرائت کرتے ہیں۔ (۱) رحم اور قاذبین یا نفرین۔ بعض اوقات بی کولائی ابتدا رحم یا قاذبین (رحم و خصیۃ الرحم کی درمیانی ٹالیاں) میں سرائت کرتے ہیں۔ جیسا کہ عفونت نفاسیہ (پیو رپل سیکس) میں ہوتا ہے لیکن ایسی حالت میں مخلوط قسم کے جراثیم سرائت کرتے ہیں۔ یعنی صرف بی کولائی ہی سرائت نہیں کرتے بلکہ ان کیساتھ گول قسم کے پیپ پیدا کرنے والے زنجیری جراثیم (سٹرپٹوکاکائی) بھی سرائت کرتے ہیں (۲) بعض اوقات بی کولائی یا جراثیم قولونیہ آنتوں سے بہت دور کے مقامات میں بھی سرائت کر جاتے ہیں مثلاً درمیانی کان (مڈل ائر) خلاف ریہ (پلیورا) ہوائی نالیاں (براکیل ٹریکٹ) ہڈیاں (بونز) اور مفاصل (جوائنٹس) وغیرہ

B. Coli

تعضن خون بی کولائی تعفن دم جراثیمہ قولونیہ بی کولائی سیپٹی سیمیا Septicemia.

جب بی کولائی گروہ یا مشتائے دیگر اعضا میں سرائت کر جاتے ہیں۔ تو پھر بالآخر وہ خون میں سرائت کر کے خون کو بھی متعفن کر دیتے ہیں ایسی حالت کو بی کولائی سیپٹی سیمیا کہتے ہیں اور جب یہ حالت واقع ہو تو عموماً مہلک ہوتی ہے ورم باطن قلب عفونی۔ ابتداً بی کولائی کے سرائت کرنے سے پیدا نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اس قسم کے مریضوں میں بی کولائی آخر مرض میں سرائت کیا کرتا ہے جس کو عدوی اختتامیہ یا ٹرینل انفیکشن سے تعبیر کرتے ہیں (جسے دیکھو اپنے موقع پر)

علاج مرض بی کولائی (یا) بی کولائی انفیکشن

بی کولائی انفیکشن یا سرایت بی کولائی کا علاج تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) علاج

عمومی (۲) علاج مقامی (۳) علاج خصوصی یا علاج ویکسینی۔

(۱) علاج عمومی۔ شدید قسم کے اس مرض میں مریض کو بالکل آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں اور گرم رکھیں یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں بلکہ خفیف یا پُرانے قسم کے اس مرض میں بھی یہ نہایت ضروری بات ہے کہ مریض کی سردی اور تکان سے بچائیں۔ چونکہ تقریباً تمام مریضوں میں آنتوں سے ہی بی کولائی دیگر اعضا جسم میں سرایت کر کے باعث مرض ہوا کرتے ہیں اس لئے اس بات پر خاص طور پر توجہ رکھنی چاہیئے۔ یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ اس مرض کے علاج میں آنتوں اور قولوں کو خاص طور پر مد نظر رکھنے سے کامیابی یا شفا کی کہاں تک امید کی جاسکتی ہے۔ بالخصوص شدید اور کم شدید قسم کے مریضوں میں امعاء کی حالت میں صرف قبض کو رفع کر دینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض اوقات قبض موجود نہیں ہوتی بلکہ اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ آنتوں کے مشمولات ایسے متغیر ہو جائیں جن میں جراثیم مذکور نشوونما ہی نہ پاسکیں پس اس غرض کیلئے مریض کو حیوانی غذا مثلاً گوشت، اُندے۔ اور دودھ وغیرہ بالکل نہیں دینی چاہیئے البتہ جھکٹ یا وہ یعنی بھاڑے ہوئے دودھ کا پانی اور مہوا دودھ یعنی مکھن لکالا ہوا دودھ دے سکتے ہیں مفصلہ ذیل غذائیں بھی دی جاسکتی ہیں (۱) مونگ کی دال کا پانی۔ (۲) موٹے آٹے کی روٹی اور دلیا وغیرہ (۳) عجرہ اُبلے ہوئے چاول یا مونگ کی دال کی کھچڑی (۴) نرم آج پر لپکائی ہوئی بسری ترکاریاں (۵) چوزہ مرغ اور دیگر پرندوں کا گوشت (۶) مڑے (۷) شہد۔ مریض کو اس قسم کی غذا دیتے ہوئے اس کے براز یعنی فضلہ کا توام ٹھیک ہو جاتا ہے اور اس کی بد مضمی کی صورت جاتی رہتی ہے نیز اس میں بلغم یا آؤں وغیرہ نہیں ہوتی۔ اور اس میں تعفن یا بو بھی کم ہو جاتی ہے۔ مریض کو پانی اور سادہ مشروبات بھی ذرا زیادہ دینے چاہئیں۔ اور انکو بین الطعائین

یعنی دو کھانوں کے درمیانی وقت میں دینا بہتر ہوتا ہے۔

شدید مرض میں جبکہ بخار بھی تیز ہو ایسی صورت میں ہر ایک ڈاکٹر بالعموم مریض کو دودھ کا استعمال کراتا ہے اور دودھ کو ہر ایک قسم کے شدید بخار میں بہترین و لطیف غذا خیال کیا جاتا ہے لیکن مرض بی کولائی کے بخار میں دودھ دینا مضر ہوتا ہے پس اس مرض میں اگر مریض کو دودھ نہ دیا جائے تو اس کو جلد آرام ہوتا ہے۔

اس مرض کے علاج میں معالج کے لئے مینات و مسہلات کا انتخاب بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ اس مرض کے شدید مریضوں میں رات کو ۳ سے ۵ گرین کیلو ملے کر اگلی صبح چار ڈرام میگنیشیا سلفاس یا سوڈا سلفاس چار اونس نیم گرم پانی میں ملا کر دینا بہتر ہوتا ہے اس مرض کے پرانے مریضوں میں بکے مینات مثلاً کیسکارا اوکیوینس (Cascara Evecuans) ۳ بوند کیس کاگر (Cascager) ریگولین (Regulin) وغیرہ مفید ہوتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو ان کیساتھ ذہبی ٹیبل کسٹینٹارٹک پلنز یا

کیوٹڈ ایلوٹن پلز بھی دے سکتے ہیں۔ ادویہ دافع تعفن امعاء کا بھی استعمال کرنا مفید ہوتا ہے لیکن ان کو چند روز متواتر استعمال کرنا چاہیے۔ چنانچہ سیلولو اگرین ہائیڈر جیبرائی کم کرٹیا ۱۲ گرین کو ایک کچیٹ میں ڈال کر ایسا ایک ایک کچیٹ صبح شام پانی کے ہمراہ دینا مفید ہوتا ہے۔ آئی زال آئل (Zal oil) ۳ بوند کو کیپ شول میں ڈال کر ایسا ایک ایک کیپ شول دن میں تین بار دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ سٹین

(Cyllin) اور کیرول (Kerol) اسی طریق سے کیپ شول میں ڈال کر دے سکتے ہیں اگر پاخانے میں بغم یا آؤں (میوکس) زیادہ خارج ہوتی ہو تو دافع تعفن ادویہ دینے کے علاوہ بذریعہ ریگریٹ یا پچکاری تو لون کو دھو دینا بہت مفید ہوتا ہے۔ پہلے

اس علاج کو شروع کیا جائے اور بعد ازاں خورونی ادویہ کا استعمال کیا جائے جب آلات بول مثلاً گروہ اور مثانہ میں یہ مرض ہو تو ہیکسے مین (Hexamine) وغیرہ کے دینے سے فائدہ ہوتا ہے جب مہارہ یا پتہ میں یہ مرض سرایت کر گیا ہو تب

Hexamine.

بھی ان دواؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ آلات بول کی اس مرض میں ہیکسے مین کے استعمال سے تب ہی فائدہ ہوتا ہے جب کہ پیشاب کی کیفیت قدرے ترش ہے کھاری نہ ہو۔ پس اس غرض کیلئے ایڈ سوڈیم فاسفیٹ کو بیس بیس گرین کی

مقدار میں ۱۰ میں دو بار دیں۔ اور ہیکسے مین (Hexamine) کو ۵ سے ۵ گریں کی مقدار میں نصف گلاس پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں چند روز ہیکسے مین (Hexamine) دینے کے بعد پھر سسٹوپورین (Cystopurin) یا ہیکسے مین سوڈیا یا ایسی ٹیٹ (Hexamine) گریں ۳۰ یا ہیلمی ٹول (Helmitol) گریں ۵ سے ۱۰ تک دیں یہ دوا میں بدل بدل کر دینی زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

۱۱۔ **مقامی علاج** اگر بی کولائی وغیرہ کے سرایت کرنے سے کسی مقام پر پیپ پڑ جائے تو ایسی صورت میں جراحی علاج کی ضرورت ہوتی ہے جو غایت احتیاط و ہوشیاری سے کرنا چاہیے۔

۱۲۔ **علاج خصوصی یا ویکسینی** اس مرض کے شدید مریضوں میں مذکورہ بالا علاج کے سوا ویکسینی علاج کرنا چاہیے۔ لیکن ان کی بجائے صرف ویکسینی علاج کرنے سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا ویکسین کو ہمیشہ کھوڑی مقدار میں شروع کرنا چاہیے۔ اور پھر مناسب وقفوں سے اس کا استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن اس مرض کے پرانے مریضوں میں ویکسین کے استعمال سے اکثر بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن ایسے بہت پرانے بیمار کہ جن میں مزاحی علامات موجود نہیں ہوتیں ان میں ویکسین کے علاج سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔

ورم گردہ بی کولائی اور ورم مثانہ بی کولائی میں مذکورہ دافع تعفن ادویہ دینے کے علاوہ بی کولائی ویکسین بھی اکثر مفید ہوتی ہے بشرطیکہ مریض کے بول میں جراثیم کو علیحدہ کر کے اُن سے تازہ ویکسین (آؤجینٹس ویکسین) تیار کی جائے ایسی ویکسین کو ہفتہ وار استعمال کیا کرتے ہیں۔ ورم قولون (کولائٹس) میں خواہ وہ سادہ ہو یا بلغمی یا قروحی اس میں بھی دیگر علاج کے ساتھ ویکسین کا استعمال اکثر مفید ہوتا ہے۔

طبی علاج۔ اس مرض کے طبی علاج میں ان تمام اصول و ہدایات کو مد نظر رکھیں جو کہ اس کے علاج ڈاکٹری میں بیان کئے گئے ہیں۔

طاعون

اردو نام

طبی نام

ڈاکٹری نام

طاعون

طاعون

پلیگ (Plague)

کیفیت مرض۔ یہ ایک قسم کا شدید متعدی و بائی مرض ہے جس میں شدت کا بخار ہوتا ہے عموماً جگاسہ یا بغل میں یا کان کے پیچھے گردن میں گلٹیاں سوچ کر نڈیں نکل آتی ہیں اور کمال درجہ کا ضعف ہوتا ہے اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا جرم ہے جسے اصطلاح میں بیسیس ٹیس ٹیس یعنی جرثومہ طاعون یا طاعون کا جرم کہتے ہیں (نوٹ ۱) طاعون درحقیقت چوہوں کی وبار ہے جو آدمیوں کو طاعونی چوہوں کے پیسوؤں کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے انسان میں اس مرض سے شدید بخار ہو جاتا ہے جسم کے مختلف مقامات میں بڑیں نکل آتی ہیں اور بعض اوقات جریان خون اور نیمہ نیا ہو جاتا ہے (۲) لفظ پلیگ کو جو ایک یونانی لغت ہے یورپ کے زمانہ وسطی میں ہر ایک شدید و بار (مرگا مرگی مہامری) کیلئے استعمال کرتے تھے لیکن اب اس لفظ کا اطلاق طاعون پر ہوتا ہے (۳) عربی لفظ طاعون جو طعن سے مشتق ہے پہلے اس لفظ کا اطلاق ہر دم غدی پر ہوتا تھا پھر دم غدی قتال پر ہونے لگا اور بعدہ ہر دم قتال پر پس مطلق طاعون سے مراد وہ طاعون ہے جس میں جنگا سبیا پس گوش کے غد و حاذ بہ متورم ہو کر بڑیں ہو جاتی ہیں۔

تاریخ مرض یہ مرض نہایت پرانا ہے اور وقتاً فوقتاً دنیا کے تقریباً ہر ایک حصے میں پھیل چکا ہے اگرچہ بقول بعض اہل چین حضرت مسیح کی پیدائش سے ہزاروں سال قبل مرض طاعون کے حالات سے واقف تھے۔ مگر تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہر ایٹھنز قدیم دار الخلافہ یونان کے مفتد مصنف تھیوسی لیبڈین نے غالباً سب سے پہلے حضرت مسیح کی پیدائش سے ۴۲۰ سال قبل اس مرض کا حال قلمبند کیا ہے مگر بقول ڈاکٹر ریڈ کلف قریب تین سو برس پیش از ولادت حضرت مسیح مقام لیبیا (شمالی افریقہ) مصر اور شام میں طاعون بطور ایک مقامی متعدی یا و بائی مرض کے معلوم تھا۔ چنانچہ اری بیسیس اس حکیم شہنشاہ جولین نے جو سلاسلہ میں گزرا ہے بحوالہ مؤرخ روفس بن اسکندر اس مرض کا ذکر اپنی تصنیف میں کیا ہے۔ شہنشاہ جیٹینا کے زمانہ سلطنت

(۱۲۵۶ء سے ۱۲۵۷ء) میں یہ مرض مصر سے شروع ہو کر نہایت شدت اور تیزی کے ساتھ بڑا عظیم افریقہ و ایشیا کے ممالک متصل میں پھیل گیا پھر کل بڑا عظیم یورپ پر چھا گیا اور رفتہ رفتہ تمام پرانی دنیا (ایشیا۔ یورپ و افریقہ) میں پھیل کر کروڑوں نفوس کے انکلاف کا باعث ہوا۔ اُس وقت سے تیرہویں صدی عیسوی تک یہ مرض یورپ میں کبھی خفیف اور کبھی شدید صورت میں واقع ہوتا رہا لیکن چودہویں صدی مسیحی میں یہ مرض (جو کالی موت کے نام سے موسوم ہوا) نہایت شدت سے تمام یورپ میں پھیل گیا جس سے یورپ کی قریب دس کروڑ آبادی میں سے اڑھائی کروڑ جانیں تلف ہو گئیں تین سہا خدہ بند رہوئیں صدی مسیحی میں یہ مرض وقتاً فوقتاً شمالی افریقہ۔ مصر۔ مغربی حصہ عرب۔ شام و فلسطین۔ ایشیائے کوچک۔ ایران۔ غالباً ہندوستان اور چین میں بھی اور یورپ میں عموماً ظاہر ہوتا رہا۔ سولہویں اور سترہویں صدی مسیحی میں ممالک مذکورہ بالا کے مختلف مقامات میں یہ مرض خفیف یا شدید صورت میں نمودار ہوتا رہا مگر سترہویں صدی کے آخری نصف میں یورپ میں یہ مرض بہت کم ہونے لگا۔ چنانچہ سلسلہ میں ممالک اطالیہ۔ انگلستان۔ مغربی جرمن۔ سویٹزرلینڈ اور ہسپانیہ اور ندرلینڈ اس مرض سے بالکل پاک ہو گئے اٹھارہویں صدی مسیحی میں یہ اور بھی کمتر ہو گیا اور سلسلہ میں تمام یورپ یہ مرض بالکل معدوم ہو گیا ابھی ایام میں مصر کے سوا شمالی افریقہ اور ملک ایران سے بھی یہ مرض غائب ہو گیا لیکن ۱۸۵۹ء میں شام اور مغربی حصہ عرب میں یہ مرض پھر پیدا ہوا اور ۱۸۶۰ء میں بعض حصص ایران میں اور ۱۸۶۱ء میں یورپی روس میں بھی یہ مرض پھر نمودار ہو کر لاکھوں جانوں کی ہلاکت کا باعث ہوا۔

ہندوستان میں مرض طاعون پہلی مرتبہ ۱۶۱۲ء میں شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں واقع ہوا اور ۶ برس تک رہا دوسری مرتبہ ۱۶۸۵ء میں پیدا ہو کر سات برس تک رہا اور پھر تیسری مرتبہ ۱۸۱۷ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۹ء تک جاری رہا۔ اور قریب ڈیڑھ کروڑ جانوں کی ہلاکت کا باعث ہو چکا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

اسباب مرض اصل سبب اس مرض کا ایک نہایت چھوٹا سا جرثومہ ہے جسکو اصطلاح میں بیکٹیریئس پیسٹس *Bacillus Pestis* یعنی جرثومہ طاعون کہتے ہیں یہ جرثومہ تمام مریضان طاعون کی بدول اور متوم غدودوں یا ٹیٹھیوں میں۔ تمام

مریضانِ نیمونیائی طاعون کے تھوک اور بلغم میں تمام مریضانِ عفونتی طاعون کے خون میں۔ اور موت سے ذرا پہلے تمام دیگر اقسام کے مریضانِ طاعون کے خون میں پایا جاتا ہے۔ جرثومہ طاعون سیدھا لیکن اکثر ذرا بیضوی ہوتا ہے۔ جس کے دونوں سرے قدرے گول ہوتے ہیں یہ غیر متحرک ہوتا ہے۔ اور کیمیادی و خوردبینی تشخیص میں رنگ کو بخوبی قبول نہیں کرتا یہ ۱ ملل سے ۱.۵ ملل لمبا ہوتا ہے۔

مرض طاعون انسان میں کیونکر سراپت کرتا ہے؟ اس میں اب ذرا شک نہیں رہا کہ گلطی وار طاعون جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں "بیوٹونک پلیگ" کہتے ہیں انسان کو طاعون زدہ چوہوں کے پسٹوؤں (زینوسلا کیولپس) کے کاٹنے سے ہوتا ہے اور یہ بات عرصہ دراز سے یقینی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ اس مرض کی وبا پہلے چوہوں میں پڑتی ہے اور پھر آدمیوں میں۔ اس قسم کا یہ مرض یعنی گلطی وار طاعون بذاتِ خود متعدی نہیں یعنی یہ ایک طاعونی چوہے سے دوسرے تندرست چوہے کو نہیں لگ جاتا اور نہ ایک ایسے مریض طاعون سے کسی تندرست شخص کو لگ جاتا ہے۔ بلکہ یہ ہمیشہ چوہوں اور انسانوں میں طاعونی پسٹوؤں کے ذریعے سے سراپت کرتا ہے یعنی جب طاعون زدہ چوہے کے جسم کے پسٹو دوسرے تندرست چوہے یا آدمی کو کاٹتے ہیں تب ان کو یہ مرض ہوتا ہے۔ ایسے پسٹوؤں کا خوردبینی امتحان کرنے سے اُن میں بیشمار طاعونی جراثیم پائے گئے ہیں اور ایسے طاعونی پسٹو چوہوں اور آدمیوں اور ان کے لباس و بستر کے ذریعے دور و دراز مقامات پر پہنچ کر اس مرض کو پھیلا دیتے ہیں۔

لیکن نیمونیائی طاعون جس کو انگریزی میں نیومونک پلیگ کہتے ہیں اس کی چھوت بذریعہ تنفس وغیرہ مریض سے تندرست کو لگ جاتی ہے کیونکہ مریض کے تھوک اور بلغم میں بے شمار طاعونی جراثیم موجود ہوتے ہیں جو بذریعہ تنفس تندرست اشخاص کے پھیپھڑوں میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کرتے ہیں اس قسم کی طاعون کے پھیلانے میں چوہوں یا پسٹوؤں کا کچھ تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ براہِ راست انسان سے انسان کو لگ جاتی ہے۔ یعنی مریض طاعون سے اس کی چھوت تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ اگرچہ مرض طاعون ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن بچوں اور بوڑھوں کی نسبت یہ جوانوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ غریب و مفلس محتاج لوگ جو کہ بالعموم کثیف مکانات یا

گنجان آبادی میں رہتے ہیں۔ اور مناسب غذائے ملنے کے سبب کمزور ہوتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

نوٹ: ہوں کے سوا گلہری، خرگوش، اور بلی کو بھی مرض طاعون ہو جاتا ہے۔

ہندوستان میں دبائے طاعون ہر سال مختلف مقامات میں مختلف موسموں میں واقع ہوتی ہے بالخصوص یہ ایسے وقت یا موسم میں پھیلتی ہے کہ جس میں پستو زیادہ نشوونما پاتے یا بڑھتے ہیں خط استوا سے جس قدر آگے جائیں اسی قدر وقت کے لحاظ سے یہ سال کے پچھلے حصے میں واقع ہوتی ہے۔ مثلاً بمبئی میں ماہ مارچ میں لاہور میں ماہ اپریل میں جہلم میں ماہ مئی میں اور راولپنڈی میں ماہ جون میں۔ اور آگے شمال کی طرف کے مقامات میں جولائی سے ستمبر میں۔ جب خشک گرمی زیادہ پڑنے لگتی ہے (۸۵ درجہ فارن ہائٹ سے زیادہ) تو دوبارہ کا زور گھٹ جاتا ہے کیونکہ پستو اس درجہ کی خشک گرمی میں جلد مر جاتے ہیں۔ لیکن اگر ہوا مرطوب ہو تو وہ ایسی گرمی میں بھی نہیں مرتے۔

ماہیت مرض: خفیف طاعون کمزور جراثیم طاعون سے ہوتی ہے جراثیم طاعون جو زہرین پیدا کرتے ہیں وہ جسم میں سرایت کر کے بہت سے مرضی تغیرات کا باعث ہوتی ہیں۔ چنانچہ طاعون غدوی میں کنج ران وغیرہ کے غدود جاذبہ متوہم ہو کر بدیں بن جاتی ہیں اور تمام جسم کے غدود جاذبہ بھی کم و بیش ماؤف ہو جاتے ہیں بلکہ نیونیائی طاعون اور عفونی طاعون میں بھی غدود جاذبہ کم و بیش متاثر ہوتے ہیں دل کا دایاں اذن و بطن پھیل جاتا ہے اور دل کی ساخت نرم اور چربییلی ہو جاتی ہے۔ اور اس کے غلاف کی اندرونی سطح پر خونی نقاط پائے جاتے ہیں جگر کی ساخت میں بھی کئی تغیرات اور اجتماع خون ہو کر وہ بڑھ جاتا ہے۔ تلی بھی بڑھ جاتی اور پیلی ہو جاتی ہے۔ اور گردوں میں اجتماع خون اور کئی تغیرات واقع ہوتے ہیں جلد کے نیچے باریک خونی عروق کے پھٹ جانے سے جریان خون ہو کر سیاہ سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں جس وجہ سے اس مرض کو انگریزی میں بلیک ڈیٹھ یعنی سیاہ موت بھی کہتے ہیں۔

زمانہ حضانت چھوت لگنے کے کم از کم دو روز بعد لیکن عموماً پانچ سات روز بعد اور کبھی دس روز بعد علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں۔

اقسام طاعون: مختلف علامات کی شدت و خفت کے اعتبار سے مرض

طاعون مندرجہ ذیل آکٹہ قسم کا ہوتا ہے (۱) طاعون خفیف (۲) طاعون غدوی (۳) طاعون خون (۴) طاعون عفونتی (۵) طاعون نیمونیائی (۶) طاعون شکمی (۷) طاعون دماغی (۸) طاعون فلغمونی۔ چنانچہ ذیل میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

طاعون خفیف

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
طاعون خفیف	طاعون خفیف	ابارٹو پلیگ Abortive P.
خفیف طاعون	طاعون دوار	امیبو لیٹری پلیگ Ambulatory P.

نوٹ: چونکہ اس قسم کی طاعون میں مریض جتنا بچتا رہتا ہے اس لئے اسکو انگریزی میں امیبو لیٹری اور عربی میں دوار کہتے ہیں۔ اور اس قسم کی خفیف طاعون کو انگریزی میں مینسٹس ٹنر (Pestis Minor) بھی کہتے ہیں

اس قسم کی طاعون بعض مقامات میں مقامی یا وطنی ہوتی ہے جیسے گڑھ وال اور کمال میں اور دوار طاعون کے شروع یا آخر میں بھی اس قسم کی طاعون ہوا کرتی ہے اس قسم کی طاعون میں علامات مرض بہت خفیف ہوتی ہیں سوائے ایک دو خفیف علامات کے کوئی ایسی شدید علامت موجود نہیں ہوتی جس سے مرض کا گمان ہو بلکہ خود مریض کو بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ وہ بیمار ہے یا مبتلائے مرض طاعون ہے۔ گردن یا بغل یا گتھ ران کے متورم غدود جن کو مریض ایک معمولی گلٹی خیال کر کے کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اور جو بہت متورم بھی نہیں ہوتے۔ دو ہفتے کے بعد بھیجے جاتے ہیں یا کبھی کبھی ان میں سب پڑ جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی طاعون کبھی مہلک نہیں ہوتی لیکن اس قسم کی طاعون کے مریض درحقیقت خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس مرض کے پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔

انتباہ ایسے مریضوں کو بھی ضرور علیحدہ رکھنا چاہیئے اور ان کا بھی مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان سے دوسروں کو یہ سوذی اور مہلک مرض نہ ہو جائے خود ایسے مریضوں کو بھی محتاط رہنا چاہیئے کہ وہ اس مرض کے پھیلانے کا باعث نہ ہوں۔

گلٹی دار طاعون

اردو نام: گلٹی دار طاعون
 طبی نام: طاعون غدوی
 ڈاکٹری نام: بیو بونک پلیگ Bubonic P.

نوٹ۔ جیسا کہ صفحہ ۹۵۵ پر تحریر کیا گیا لفظ طاعون کا اطلاق ورم غدوی قتال پر ہوتا ہے پس نہ لفظ طاعون ہی بیو بونک پلیگ کا صحیح مترادف ہے لیکن تاکہ اقسام مرض کے سمجھنے میں کسی قسم کا مغالطہ نہ ہو میں نے اس کے مذکورہ بالا اردو اور طبی نام وضع کر دیے ہیں۔
 شدید طاعون کے دیگر اقسام کی نسبت اس قسم کی طاعون زیادہ تر ہوتی ہے چنانچہ ۵۷ فیصدی اس قسم کی طاعون ہوتی ہے اور باقی ۲۵ فیصدی دیگر اقسام کی ہے۔
 علامات مرض۔ چھوٹ لگنے کے عموماً دو سے پانچ روز بعد یعنی حملہ مرض سے دو چار روز پہلے سرد کر اور جوڑوں میں خفیف درد ہوتا ہے طبیعت پریشان اور معموم ہوتی ہے اور پھر یکا یک مرض کا حملہ ہوتا ہے۔

حملہ مرض۔ مرض کا حملہ یکا یک ہوتا ہے چنانچہ لرزے سے شدید بخار چڑھ جاتا ہے۔ جس کی حرارت عموماً ۱۰۴ درجہ ہوتی ہے مگر کبھی ۱۰۶ یا ۱۰۷ درجہ بھی ہوتی ہے پیشانی اور سر درد کرتا ہے۔ بخوانی اور بے چینی ہوتی ہے اگر بخار زیادہ شدید ہو (۱۰۶ یا ۱۰۷ درجہ) تو ہڈیاں یا ہڈی ہوشی ہو جاتی ہے۔ جو ایک ردی علامت ہے شدت کی پیاس لگتی ہے بھوک مر جاتی ہے جی منٹا نا اور قبض آتی ہیں نبض تیز (فی منٹ ۱۲۰ سے ۱۴۰ مرتبہ) چلتی ہے۔ آنکھیں خماری کہیں نرمی مائل ہوتی ہیں اور انکے گرد حلقے پڑے ہوئے ہوتے ہیں مریض کی چال متوالی ہوتی ہے۔ یعنی وہ لڑکھڑاکر چلتا ہے کبھی تو بخار کیسا اٹھتا ہے اور کبھی شروع مرض سے دو چار روز بعد کنج ران بغل یا گردن کے غدود متورم ہو کر بدین نکل آتی ہیں تن میں شدت کا درد اور جلن ہوتی ہے اور ایک دو روز بعد ان میں پیپ پڑ جاتی ہے شروع مرض میں بخار تیز ہوتا ہے لیکن جب بدین نکل آتی ہیں تو بخار میں کسی قدر تخفیف ہو جاتی ہے مگر بعدہ پھر بخار تیز ہو کر قائم رہتا ہے یا اس میں کسی وقت قدرے تخفیف ہو جاتی ہے جسم کے تمام غدود جاذبہ بڑھ جاتے ہیں شدت مرض میں تیز بخار ہر وقت چڑھ رہتا ہے غایت درجہ کا ضعف ہو جاتا ہے آنکھیں اندر کو دب جاتی ہیں۔

مریض کے چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے کبھی پیشاب بند ہو جاتا ہے اور کبھی ناک
منہ یا مقعد سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ اور کبھی جلد کے نیچے جریان خون ہو کر کالے کالے
داغ پڑ جاتے ہیں۔ جو اکثر کثرت ہوں تو جسم کی رنگت سیاہ معلوم ہوتی ہے حاملہ
عورت میں ہمیشہ استقاط حمل ہو جاتا ہے *

نوٹ (۱) زیادہ تر بدیں (۶۰ سے ۷۰ فیصدی) کنج ران میں نکلا کرتی ہیں اس سے کم
(۱۵ سے ۲۰ فیصدی) بئل میں اور اس سے کم (۵ سے ۱۵ فیصدی) گردن میں اور شاذ و نادر
پیٹ کے غدود جاذبہ (غذو ماساریتی) متورم ہو کر ان میں بھی بدیں پیدا ہو جاتی ہیں *

(۲) بدیں صرف ایک طرف نکلا کرتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی یا بڑی بڑی ہوتی ہیں۔
بڑی بڑی بدیں نکلنا اور ان کا نرم ہو کر بھوٹ جانا ایک اچھی علامت سمجھی جاتی ہے
کیونکہ اس طرح سے موزی مادہ براہ مواد جسم سے خارج ہو جاتا ہے *

(۳) جب اس قسم کی طاعون اور بالخصوص عفونتی طاعون میں مریض کے ناک۔ منہ یا
مقعد وغیرہ سے جریان خون ہوتا ہے تو اس مناسبت سے اس کو خونی طاعون بھی کہتے ہیں

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خونی طاعون	طاعونِ خونی	ہیوراجک پلگ
		Haemorrhagic P

اس قسم کی طاعون یا عفونتی طاعون میں جلد کے نیچے جریان خون ہو کر جسم پر سیاہ
سیاہ داغ پڑ جانے یا جسم کی رنگت سیاہ ہو جانے کے سبب سے یورپ میں اسکو بلیک ڈیٹھ
یعنی کالی موت کے نام سے نامزد کیا گیا تھا۔ اس قسم کی طاعون میں ۷۰ یا ۸۰ فیصدی
مریض ہلاک ہو جاتے ہیں *

عفونتی طاعون

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
عفونتی طاعون	طاعونِ عفونہ	سپٹی سیمک پلگ
		Septicaemic P.
مہلک طاعون	طاعونِ مہلک	فلمی ٹینٹ پلگ
		Fulminant P.

نوٹ۔ چونکہ اس قسم کی طاعون مہلک ہوتی ہے۔ اسلئے اس کو مہلک طاعون بھی کہتے ہیں
اس قسم کی طاعون میں مریض کی سمیت غدودوں یا کسی خاص حصہ جسم میں محدود

نہیں ہوتی۔ بلکہ سائے خون میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس قسم کی طاعون نہایت مہلک ہوتی ہے۔ اول تو اس قسم میں عموماً بدیں پیدا ہی نہیں ہوتیں اور اگر ہوں بھی تو چھوٹی چھوٹی اور خراب ہوتی ہیں۔ لیکن دیگر علامات مرض شدید تر ہوتی ہیں مثلاً درد سر۔ دوران سر۔ بے چینی۔ بے خوابی۔ ہڈیاں اور بیہوشی وغیرہ بہت شدید ہوتی ہیں ضعف قلب بھی زیادہ تر ہوتا ہے۔ دست و پے لگتے ہیں۔ جلد یا غشائے مخاطی کے نیچے اکثر جریان خون ہو جاتا ہے۔ تمام خون میں جراثیم طاعون پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کی طاعون نہایت مہلک ہوتی ہے۔ اس کا مریض عموماً ۲۴ یا ۳۶ گھنٹے کے اندر اندر انتقال کر جاتا ہے +

جب طاعونی پسو کسی شخص کی ورید پر کاٹے یا اس شخص کی قوتِ باغتِ مرض کمزور ہو تب اس قسم کی طاعون بٹو آرتی ہے +

نمونیا فی طاعون

اردو نام طبی نام ڈاکٹری نام
نمونیا فی طاعون طاعون نمونیا پنمونک پلیگ Pneumonic P.

اس قسم کی طاعون نہایت ہی مہلک اور نہایت متعدی یعنی چھوندار ہوتی ہے اس قسم کی طاعون ایسے اشخاص کو ہوتی ہے۔ جنکے پیچھے پہلے ہی سے بعض مریض امراض سے ماؤف اور کمزور ہوتے ہیں۔ اس کی چھوت بذریعہ تنفس مریض سے تندرست کو لگ جاتی ہے چنانچہ اکثر ڈاکٹروں اور تیمار داروں کو مریض سے مرض لگ جاتا ہے اس میں زہر طاعون زیادہ تر پھیپھڑوں میں سرایت کر جاتا ہے جس سبب طاعونی نمونیا ہو جاتا ہے چنانچہ شدید بخار ہوتا ہے۔ بے چینی ضعف اور کھانسی ہوتی ہے۔ پہلے خشک کھانسی آتی ہے۔ پھر بلغم خارج ہونے لگتا ہے بعد ازاں خون امیز بلغم خارج ہونے لگتا ہے جس میں لاکھوں جراثیم طاعون ہوتے ہیں۔ چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ سخت تنگی تنفس ہوتی ہے۔ مریض نہایت مدھال ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی طاعون نہایت ہی مہلک ہوتی ہے۔ اس میں ۴۷ یا ۹۸ فیصدی مریض مر جاتے ہیں

طاعون شکمی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام	Gastro-Intestinal P.
پیٹ کی طاعون	طاعون لپٹی	گینسٹروانٹسٹائٹل پلگ	
آنتوں کی طاعون	طاعون معوی	انٹسٹائٹل پلگ	Intestinal P.

اس قسم کی طاعون میں معدے، آنتوں اور جگر میں زہر طاعون کے سرایت کر جانے سے خونی دست دے آتے ہیں جنہیں سے نہایت خراب قسم کی بو آتی ہے۔ اس قسم کی طاعون کم واقع ہوا کرتی ہے۔ لیکن ۱۸۹۶ء کی وبائے طاعون میں اس قسم کی طاعون کے مریض پائے گئے ہیں۔

طاعون دماغی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام	Cerebral P.
دماغی طاعون	طاعون دماغی۔ طاعون سرسامی۔	سیری برل پلگ	

اس قسم کی طاعون میں دماغی علامات مثلاً دروسر۔ دوران سر۔ بیچینی۔ بیخوابی۔ ہڈیاں سرسام۔ تشنج اور بے ہوشی وغیرہ بہت شدید ہوتی ہیں۔ اور صنفِ قلب بھی شدید ہوتا ہے۔ چونکہ اس قسم کی طاعون میں سرسام ضرور ہوتا ہے یعنی دماغ و پردہائے دماغ میں دم ہوتا ہے اس لئے اس کو طاعون سرسامی بھی کہتے ہیں +

طاعون فلغمونی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام	Cellulo-Cutaneous P.
فلغمونی طاعون	طاعون فلغمونی	سیلیوٹو کوٹینیئس پلگ	

(نوٹ) جلد کے نیچے کی خانہ دار ساخت (سیلیوٹوٹشو) کے درم کو طب میں فلغمونی کہتے ہیں اسی مناسبت سے اس قسم کی طاعون کا نام طاعون فلغمونی رکھا گیا ہے۔

اس قسم کی طاعون میں مرض کا زہر زیادہ تر جلد اور اس کے نیچے کی خانہ دار ساخت (سیلیوٹوٹشو) میں سرایت کرتا ہے جس سبب سے جلد میں بڑے بڑے پھوڑے یعنی شب چراغ (کارنبگلز) پیدا ہو جاتے ہیں جنکو معمولی قسم کے کارنبگل سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے چنانچہ طاعون فلغمونی میں جب اس قسم کے خراجات (شب چراغ۔ یا قوتِ احر۔ کارنبگلز) نکلتے ہیں تو ان کے پیپ یا مواد کا خردبینی امتحان کرنے پر اس میں جراثیم طاعون پائے جاتے ہیں +

عوارضات و نتائج

بدریں میں پیپ پڑ کر ان کے پھوٹنے سے گہرے زخم بن جاتے ہیں۔
ضعف قلب ہو جاتا ہے اور کبھی طاعون کے بعد نیمو نیا ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر
مریضیں توتلے ہو جاتے ہیں۔ یعنی متلا کر بولنے لگتے ہیں +

تشخیص مرض۔ بخار کے ساتھ بدوں کے نفل آنے سے (۱) گلٹی دار طاعون
کی تشخیص تو آسان ہو جاتی ہے۔ البتہ خفیف طاعون کی تشخیص میں معمولی بد آتشک
یا ملیریا وغیرہ کا اشتباہ ہو سکتا ہے (۲) عفونی طاعون کی تشخیص میں ٹائیفس (مخرقہ
دماغی) اور دیگر شدید امراض کا شبہ ہو سکتا ہے اور (۳) نیمونیائی طاعون میں معمولی
نیمونیا کا شبہ ہو سکتا ہے لیکن گلٹی دار طاعون میں بد کی رطوبت کا اور عفونی طاعون
میں خون کا اور نیمونیائی طاعون میں نھوک یا بلغم کا خوردبینی امتحان کرنے سے اگر ان
میں جراثیم طاعون موجود پائے جائیں تو پھر اس مرض کی کامل تشخیص ہو جاتی ہے +
انجام مرض۔ خفیف طاعون تو مہلک نہیں ہوتی۔ لیکن شدید طاعون نہایت
مہلک ہوتی ہے۔ اس میں ۶۰ سے ۹۰ فیصدی اموات ہوتی ہیں۔ معمولی گلٹی دار
طاعون میں ۵۰ فیصدی اموات ہوتی ہیں۔ لیکن عفونی اور نیمونیائی طاعون میں
تو کوئی قسمت سے ہی بچتا ہے +

اگر بخار شدید ہو ضعف بہت زیادہ ہو۔ ہڈیں جلد نہ پکیں بلکہ دب جائیں۔ یا ہڈیاں
یا بیہوشی یا تشنج ہو یا شدت سے قبض آئیں۔ یا پیشاب بند ہو جائے۔ یا منہ ناک یا مقعد
وغیرہ سے جریان خون ہو جائے۔ تو ایسی صورتوں میں انجام عموماً بخیر نہیں ہوتا۔ البتہ
اگر بدیں جلد نمودار ہو کر پک جائیں اور مریض ہفتہ عشرہ تک زندہ رہے تو پھر انجام
بخیر ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے +

علاج ڈاکٹری۔ حفظ مالتعلک

(۱) السداد و استیصال طاعون کیلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ گھروں میں ہننے والے چوہوں
کو نیست و نابود کریں۔ اسی لئے ہماری مہربان سرکار نے بھی چوہوں کی ہلاکت کیلئے لاکھوں
روپے خرچ کرائے ہیں۔ پس چوہوں کو مناسب طریقوں سے ہلاک کرنے کیلئے نہایت کوشش
کرنی چاہئے۔ چوہوں کو لوہے کی تار کے پنجروں میں پکڑ کر اور پھر آبادی سے دوران پنجروں کو

پانی میں ڈبو کر جب تک ہے مرجائیں تو انہیں لوہے کی ایک بھٹی میں مٹی کا تیل ڈلو کر جلوا دینا چاہئے
اکثر شہروں میں محکمہ صفائی کی طرف سے جوہروں کو اس طرح سے ہلاک کرنے کیلئے حلال خوردنی بھنگی منفر ہیں
گھروں میں انج یا اور ایسی چیزیں ذخیرہ نہیں کرنی چاہئیں کہ جن پر چوہے
پرورش پاتے رہیں۔ حتی الامکان گھر کے کمروں کا فرش چھتہ ہونا چاہئے تاکہ چوہے
ان میں اپنی بلیں نہ بنا سکیں۔ موریوں وغیرہ پر جالیاں رکھنی چاہئیں غرضیکہ ہر
ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ گھروں میں کوئی چوہا نہ آئے اور نہ رہ سکے +

(۲) مریض طاعون کو تندرست اشخاص سے علیحدہ رکھنا نہایت ضروری ہے +

(۳) جس مکان میں طاعون کی واردات ہو چکی ہو اس مکان کو خالی کر دینا چاہئے
اور اُسے اچھی طرح سے پاک و صاف کرانا چاہئے۔ کمروں کی دیواروں اور فرش پر
پیسٹی رائٹن (Pesterine) یا کیروسن آئل ایمیشن (مٹی کا تیل ایک حصہ پانی
ہزار حصہ) یا مرکری لوشن بخوبی چھڑکوائیں تاکہ اگر کوئی چوہوں کے پستوان میں رہ
گئے ہوں تو وہ مرجائیں۔ پھر دیواروں کو اچھی طرح سے سفیدی وغیرہ کرا دیں +

(۴) جو لوگ و باءزدہ علاقوں سے آئیں انہیں قرنطینہ میں رکھیں اور جب ان سے
اس مرض کے پھیلنے کا کوئی اندیشہ نہ رہے۔ تب انہیں آبادی یعنی قصبہ یا شہر میں گئے دیں +
(۵) اگر کسی گاؤں میں مرض طاعون نمودار ہو جائے تو گاؤں والوں کو چاہئے کہ
فوراً گاؤں چھوڑ کر کھلے میدانوں میں جا رہیں۔ اور مہینہ ڈیڑھ مہینہ تک اپنے گھروں
کو خالی پڑا رہنے دیں اس مرض سے محفوظ رہنے کیلئے یہ تدبیر بہت مفید ثابت ہوئی ہے +
(۶) تمام ایسی چیزیں جن کو طاعون کی چھوٹ یعنی اس کے زہر کے لگے ہو نیکا اندیشہ
ہو مثلاً لباس و بستر و چارپائی مریض وغیرہ انہیں جلوا دینا چاہئے ورنہ بخوبی پاک و
صاف (ڈس ان فیکٹ کر کر لینا چاہئے) +

(۷) مریض کے تمام فضلات یعنی بول و براز اور تھوک و بلغم مادہ فاسد اور بدوں کی
آلائش وغیرہ کو ان میں نلکڑی کا برادہ اور مٹی کا تیل ڈلو کر جلوا دینا چاہئے +

(۸) طاعون سے محفوظ رہنے کیلئے ڈاکٹر ہافکن صاحب کا مجوزہ طاعونی ٹیکا کرنا بہت
مفید ثابت ہوا ہے۔ طاعون کا ٹیکا کرنے سے اول تو آدمی اس مرض سے محفوظ رہتا ہے
اور اگر مبتلائے مرض بھی ہو جائے تو اکثر شفا یاب ہو جاتا ہے و سبب تجربات کے بعد یہ

ٹیکا طاعون کا ایسا عمدہ حفظ ماتقدم ثابت ہوا ہے کہ اب طاعون سے بچنے کے لئے طاعون کا ٹیکا لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ طاعون کی تاثیر چھ ماہ تک رہتی ہے پس اگر ضرورت ہو تو دوبارہ ٹیکا کرا لینا چاہیے مفصلہ ذیل حالتوں میں طاعونی ٹیکا لگوانا نہایت مفید ہے:-

- (۱) اگر طاعون آب کے قصبہ یا شہر میں موجود ہے یا اس کے ہونے کا اندیشہ ہے +
- (۲) اگر آپ کو ایسے اشخاص سے تعلق رکھتا پڑتا ہے جو کہ طاعونی علاقوں سے آتے ہیں +
- (۳) اگر آپ ایسی جگہ جانا چاہتے ہیں جہاں پر طاعون موجود ہے +
- (۴) اگر آپ کو مریضان طاعون کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے یعنی انکو دیکھنا بھالنا یا ان کا علاج و معالجہ کرنا پڑتا ہے یا مریضان طاعون کے مکالوں یا اسباب وغیرہ کو پاک و صاف (ڈس ان فیکٹ) کرنا کرنا پڑتا ہے +

علاج نشانی۔ تا حال اس مرض کا کوئی نشانی علاج معلوم نہیں ہوا۔ زیادہ تر علامات کا علاج کیا جاتا ہے۔ بہر کیف مریض کو ایک علیحدہ فراخ ہوا دار اور روشنی دار کمرے میں بالکل آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ اور تاکہ مریض کمزور نہ ہونے پائے اس کو شروع ہی سے لطیف زود ہضم اور مقوی غذا مثلاً دودھ بشور یا۔ پختی اور انڈے وغیرہ نیز محرکات اور تازہ میوہ جات مثلاً انار۔ انگور۔ سیب اور ناشپاتی وغیرہ کا پانی دیتے رہیں اور پانی جس قدر مریض پینا چاہے اسے برابر پلاتے رہیں +

بطور دوا پہلے رات کو مریض کو ہ گرہن کیلو مل کھلا کر انگلی صبح کو ایک خوراک سڈ لٹنر پاؤڈر یا چار ڈرام میگ نے شیا سلفاس قدرے پانی میں ملا کر دیں تاکہ دو چار دست آجائیں اور پھر قبض نہ ہونے دیں۔ اور جب دو چار دست آچکیں تو پھر (۱) آئیوڈین یا (۲) کاربالک ایسڈ وغیرہ کا استعمال کریں۔ گلیٹی دار طاعون اور عفونی طاعون میں پہلے نسخہ نمبر (۱۶۷) یا (۱۶۸) یا (۱۶۹) یا (۱۷۰) دیں اور جب بخار میں تخفیف ہو جائے تو نسخہ نمبر (۱۷۱) دیں۔ نیمو نیائی طاعون میں نسخہ نمبر (۱۷۲) مفید ہے یعنف قلب وغیرہ میں نسخہ نمبر (۱۷۳) و (۱۷۴) مفید ہیں +

آئیوڈین کا داخلی و خارجی استعمال بلیگ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ ہندوستان میں "سیل دین آرمی" ذمکتی فوج والوں نے اسکے بہت سے تجربات کر کے مفید نتائج شائع کئے ہیں اور واقعی یہ مفید دوا ہے۔ اس کا طریق استعمال حسب ذیل ہے:-